شرح معانی الآثار مترجم

المعروف طحاوی شریف اردو

جلد سوم

تالیف

امام ابی جعفر احمد بن محمد الازدی المصری الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

استاذ الحدیث مولانا شمس الدین صاحب

مکتبۃ العلم
۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان
Ph: 37211788 - 37231788

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

کتاب وسنت
کی
نشرواشاعت
کے لیے
کوشاں

اشاعت ——— 2012ء

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، ۱۱: در۔ 37224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار، لاہور 37221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸- اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان 37211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہِ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

مکتبۃ العلم
۱۸- اردو بازار لاہور پاکستان
خالد مقبول نے آر آر پرنٹرز سے چھپوا کر شائع کی۔
Ph: 37211788 - 37231788

فہرست

كِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح کا بیان

بَابُ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنْ سَوْمِ الرَّجُلِ عَلَى سَوْمِ أَخِيْهِ وَخِطْبَتِهِ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيْهِ

کسی مسلمان کے سودے پر سودا اور منگنی پر منگنی کرنا ممنوع ہے

خلاصۃ المرام: علماء کی اس سلسلہ میں دو آراء ہیں:

نمبر①: کسی مسلمان کی منگنی پر منگنی کا پیغام مطلقاً ممنوع ہے جس کی دلیل حضرت ابن عمر، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم کی روایات ہیں اس کو ظاہریہ نے اختیار کیا۔

نمبر②: ائمہ احناف اور تمام دیگر ائمہ کے ہاں منگنی کے پیغام پر پیغام درست ہے بشرطیکہ ادھر مکمل جھکاؤ نہ ہو۔ ان کی مستدل ۴۱۵۵ تا آخر روایات ہیں۔

۴۱۴۰: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيْهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ .

۴۱۴۰: حضرت نافع رحمہ اللہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کے سودے پر نہ تو سودا کرے اور نہ ہی اس کی منگنی کے پیغام پر پیغام دے۔

تخریج : بخاری فی النکاح باب٤٥' والبیوع باب٥٨' واشروط باب٨' مسلم فی البیوع ٨' فی النکاح ٤٩/٣٨' ابو داؤد فی النکاح باب١٧' ترمذی فی النکاح باب٣٨' نسائی فی البیوع باب١٩' ابن ماجه فی النکاح باب١٠' دارمی فی النکاح باب٧' مالك فی النکاح باب ١'٢' مسند احمد ١٢٢/٢' ٤٦٢' ٤٨٧' ٥٥٨' ١١/٥۔

۴۱۴۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

۴۱۴۱: امام مالک رحمہ اللہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : موطا مالك ١'٢' ١٢۔

۴۱۴۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَّاسَةَ الْمُهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ ، لَا يَحِلُّ لَهٗ أَنْ يَبْتَاعَ عَلٰى بَيْعِ أَخِيْهِ حَتّٰى يَذَرَ أَيْ يَتْرُكَ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ حَتّٰى يَذَرَ .

۴۱۴۲: جناب عبدالرحمن بن شمامہ مہری رحمہ اللہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو مسلمان بھائی کے سودے پر سودا نہ کرنا چاہئے جب تک کہ وہ اس کو چھوڑ نہ دے یا خرید نہ لے اور کسی مسلمان بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دینا چاہئے یہاں تک کہ وہ اس پیغام کو ترک نہ کر دے۔

تخریج : مسلم فی النکاح روایت ٥٦۔

۴۱۴۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۱۴۳: ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ سے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

۴۱۴۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ ، وَلَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ حَتّٰى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ أَوْ يَأْذَنَ لَهٗ فَيَخْطُبَ .

۴۱۴۴: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم ایک دوسرے کے سودے پر سودا مت کرو اور نہ اپنے مسلمان بھائی کی منگنی کے پیغام پر دوسرا پیغام بھیجے جب تک کہ پہلا شخص اسے چھوڑ دے یا اجازت دے دے تو پھر وہ پیغام دے سکتا ہے۔

تخریج : ٤١٤٠ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۱۴۵: حَدَّثَنَا :أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسُومُ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيْهِ.

۴۱۴۵: داؤدابن صالح بن دینار نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے سودے پر سودا نہ کرے۔

اللُّغَات: المساومہ۔ سودابازی کرنا۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب٥٧' ابن ماجه فی التجارات باب١٣' مسند احمد ٢' ٤١١/٣٩٣' ٤٢٧' ٤٥٧' ٥١٦/٥٢٩۔

۴۱۴۶: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، يَعْنِي أَنَّهُ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ، حَتّٰى يَنْكِحَ ، أَوْ يَتْرُكَ .

۴۱۴۶: سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے یعنی انہوں نے فرمایا تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کی منگنی کے پیغام پر پیغام نہ دے یہاں تک کہ یا تو خود نکاح کرلے یا بالکل چھوڑ دے (تو پھر پیغام دینا درست ہے)

تخریج : اخرجه البخاری فی النکاح باب٤٥۔

۴۱۴۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُكَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ، وَلَا يَسُومُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيْهِ .

۴۱۴۷: محمد رحمہ اللہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مسلمان اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے اور نہ ہی اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے۔

تخریج : روایت ٤١٤٥ کی تخریج ملاحظہ فرمائیں۔

۴۱۴۸: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۴۱۴۸: علاء بن عبدالرحمن نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۱۴۹: وَحَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۱۴۹: ابوصالح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۱۵۰: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ، حَتّٰى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ .

۴۱۵۰: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے یہاں تک کہ وہ خود نکاح کر لے یا چھوڑ دے۔

تخریج : روایت ۴۱۴۶ کی تخریج ملاحظہ کریں۔

۴۱۵۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ .

۴۱۵۱: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کی منگنی کے پیغام پر پیغام نہ دے۔

۴۱۵۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۴۱۵۲: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۱۵۳: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا كَثِيْرٍ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَامُ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيْهِ، حَتّٰى يَشْتَرِيَ ، أَوْ يَتْرُكَ ، وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ، حَتّٰى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ .

۴۱۵۳: ابوکثیر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے سودے پر سودا نہ کرے یہاں تک کہ وہ یا تو خرید لے یا ترک کر دے اور نہ ہی کسی مسلمان کی منگنی پر منگنی کرے یہاں تک کہ وہ یا تو نکاح کرے یا بالکل چھوڑ دے۔

تخریج : بخاری فی الشروط باب ۱۱' والبیوع باب ۵۸' مسلم فی البیوع ۹'۱۰/۱۲' نسائی فی البیوع باب ۱۹/۱۶' مسند احمد ۲'۴۵۷/۴۸۹۔

۴۱۵۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كَرِيزٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ ، وَلَا يَخْطُبُ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا وَقَالُوْا :لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَسُوْمَ بِشَيْءٍ قَدْ يُسَاوِمُ بِهِ غَيْرُهُ حَتّٰى يَتْرُكَهُ الَّذِي قَدْ سَاوَمَ بِهِ .فَكَذٰلِكَ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَخْطُبَ امْرَأَةً قَدْ خَطَبَهَا غَيْرُهُ، حَتّٰى يَتْرُكَهَا الْخَاطِبُ لَهَا ، وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :إِنْ كَانَ الْمُسَاوِمُ أَوِ الْخَاطِبُ قَدْ رُكِنَ إِلَيْهِ، فَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَسُوْمَ عَلَى سَوْمِهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَتِهِ، حَتّٰى يَتْرُكَ .قَالُوْا :وَهٰذَا السَّوْمُ وَالْخِطْبَةُ الْمَذْكُوْرَانِ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُمَا ، إِنَّمَا النَّهْيُ فِيْهَا عَمَّا ذَكَرْنَاهُ .فَأَمَّا مَنْ سَاوَمَ رَجُلًا بِشَيْءٍ ، أَوْ خَطَبَ إِلَيْهِ امْرَأَةً هُوَ وَلِيُّهَا ، فَلَمْ يُرْكَنْ إِلَيْهِ، فَمُبَاحٌ لِغَيْرِهِ مِنَ النَّاسِ أَنْ يَسُوْمَ بِمَا سَاوَمَ بِهِ ، وَيَخْطُبَ بِمَا خَطَبَ .وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ .

۴۱۵۴: مولیٰ عبداللہ بن عامر بن کریز نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ ایک دوسرے کی منگنی کے پیغام پر پیغام نکاح بھیجے۔ امام طحاوی نے ان ہی روایات سے استدلال کیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان ایک چیز کا سودا کر چکا ہو تو دوسرے کو اس پر سودا نہ کرنا چاہئے اگر وہ اپنا سودا چھوڑ دیتا ہے تو پھر سودا کرنا جائز ہے بالکل اسی طرح کسی عورت کو اگر کسی مسلمان نے پیغام نکاح دیا ہو تو جب تک وہ اپنا پیغام نکاح ترک نہ کرے دوسرے کو پیغام پر پیغام درست نہیں ہے۔ فریق ثانی کا مؤقف یہ ہے کہ اگر بولی لگانے والا یا پیغام نکاح بھیجنے والا اس سودے کی طرف مکمل طور پر جھک چکا ہو تو کسی دوسرے کو اس کی بولی پر بولی لگانا یا منگنی کا پیغام دینا جائز نہیں جب تک کہ پہلا اس کو ترک نہ کر دے۔ جس سودے پر سودے کی ممانعت کی گئی ہے اس سے مراد وہی ہے جس کی طرف پہلے خریدار کا مکمل رجحان ہو چکا ہو اسی طرح منگنی کے پیغام پر بھی وہی پیغام ممنوع ہے جس کا وہ خود ولی ہے اور اس کا جھکاؤ اگر پیغام دینے والے کی طرف ہی ہے اور اگر اس کا جھکاؤ نہ ہو تو اس کو پیغام دینا ممنوع نہیں ہے اور انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

فریق اوّل: نے ان ہی روایات سے استدلال کیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان ایک چیز کا سودا کر چکا ہو تو دوسرے کو اس پر سودا نہ کرنا چاہئے اگر وہ اپنا سودا چھوڑ دیتا ہے تو پھر سودا کرنا جائز ہے بالکل اسی طرح کسی عورت کو اگر کسی مسلمان نے پیغام نکاح دیا ہو تو

جب تک وہ اپنا پیغام نکاح ترک نہ کرے دوسرے کو پیغام پر پیغام درست نہیں ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: یہ ہے کہ اگر بولی لگانے والا یا پیغام نکاح بھیجنے والا اس سودے کی طرف مکمل طور پر جھک چکا ہو تو کسی دوسرے کو اس کی بولی پر بولی لگانا یا منگنی کا پیغام دینا جائز نہیں جبکہ پہلا اس کو ترک نہ کردے۔

فریق اوّل کا جواب: مذکورہ بالا روایات میں جس سودے پر سودے کی ممانعت کی گئی ہے اس سے مراد وہی ہے جس کی طرف پہلے خریدار کا مکمل رجحان ہو چکا ہو اسی طرح منگنی کے پیغام پر بھی وہی پیغام ممنوع ہے جس کا وہ خود ولی ہو اور اس کا جھکاؤ پیغام دینے والے کی طرف ہو اور اگر اس کا جھکاؤ نہ ہو تو اس کو پیغام دینا ممنوع نہیں ہے۔

فریق دوم کی متدل روایات درج ذیل ہیں۔

۴۱۵۵: بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ :سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُوْلُ :إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَآذِنِيْنِي .قَالَتْ :فَخَطَبَنِيْ خُطَّابٌ جَمْعُ خَاطِبٍ فِيْهِمْ مُعَاوِيَةُ ، وَأَبُو الْجَهْمِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُعَاوِيَةَ خَفِيْفُ الْحَالِ أَيْ فَقِيْرٌ وَأَبُو الْجَهْمِ يَضْرِبُ النِّسَاءَ أَوْ فِيْهِ شِدَّةٌ عَلَى النِّسَاءِ ، وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ .

۴۱۵۵: ابوبکر بن ابی جہم کہتے ہیں کہ میں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو کہتے سنا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اطلاع کر دینا (جب عدت اختتام پذیر ہوئی تو میں نے آپ کو اطلاع کر دی) تو میری طرف کئی لوگوں کے پیغامات نکاح پہنچے جن میں معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم رضی اللہ عنہ بھی تھے (میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاویہ کمزور حالات والا ہے (تنگ درست ہے) ابوجہم عورتوں کو مارتا ہے یا اس کے مزاج میں عورتوں سے متعلق سختی پائی جاتی ہے البتہ تم اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے نکاح کرلو۔

اللغات: خطاب۔ جمع خاطب پیغام نکاح دینے والا۔

تخریج: مسلم فی الرضاع ۱۱۵' مسند احمد ۴۱۱/۶۔

۴۱۵۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، نَحْوَهُ.

۴۱۵۶: ابوبکر بن جہم نے حضرت فاطمہ بنت حبیش سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۱۵۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۴۱۵۷: ابوسلمہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۱۵۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ أَبِي سَلْمَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ، خَطَبَهَا أَبُو الْجَهْمِ وَمُعَاوِيَةُ ، كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ أُسَامَةَ ؟ .

۴۱۵۸: ابوسلمہ نے فاطمہ بنت قیس ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جب میری عدت ختم ہوئی تو ابوجہم اور معاویہ ؓ نے مجھے پیغام نکاح بھیجا تو ان میں سے ہر ایک کو آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا اسامہ سے کیا مقابلہ؟

۴۱۵۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ ، مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ : لَمَّا حَلَلْتُ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرْتُ لَهٗ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ ، وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَبُوْ جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ مِنْ عَاتِقِهٖ، وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهٗ، وَلٰكِنْ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ .قَالَتْ :فَكَرِهْته ، ثُمَّ قَالَ انْكِحِيْ أُسَامَةَ فَنَكَحْتُهٗ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا ، وَاغْتَبَطْتُ بِهٖ ـ

۴۱۵۹: ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے فاطمہ بنت قیس ؓ سے نقل کیا جب میری عدت کے ایام ختم ہوئے تو میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے آپ ﷺ سے مشورہ لیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم دونوں کی طرف سے مجھے پیغام نکاح آیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ابوجہم تو اپنے کندھے سے لاٹھی نہیں اتارتا۔ باقی رہا معاویہ تو وہ تنگدست وفقیر ہے اس کے پاس کچھ بھی مال نہیں لیکن تم اسامہ بن زید سے نکاح کرلو۔ فاطمہ کہتی ہیں میں نے ناپسند کیا تو آپ نے فرمایا اسامہ سے نکاح کرلو۔ پس میں نے اسامہ سے نکاح کرلیا تو اللہ تعالیٰ نے اسی میں بھلائی ڈال دی اس کی وجہ سے مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔

اللغات: اغتبطت۔ قابل رشک ہونا۔

تخریج: مسلم فی الرضاع ۱۰۱، ابو داؤد فی الطلاق باب ۳۹، موطا مالک فی الطلاق ۶۷، مسند احمد ۴۱۲/۶۔

۴۱۶۰: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي سَلْمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ :لَمَّا حَلَلْتُ ، خَطَبَنِيْ مُعَاوِيَةُ وَرَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ .فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اِنْكِحِي أُسَامَةَ فَكَرِهْتُهٗ، فَقَالَ اِنْكِحِيْهِ فَنَكَحْتُهٗ.

۴۱۶۰: محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے فاطمہ بنت قیس ؓ سے نقل کیا ہے کہ جب میری عدت ختم ہوگئی تو معاویہ

اور قریش کے ایک اور آدمی نے مجھے پیغام نکاح دیا تو مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسامہ سے نکاح کرلو میں نے اس بات کو پسند نہ کیا تو مجھے باردیگر فرمایا تم اس سے نکاح کرلو تو میں نے اس سے نکاح کرلیا۔

تخریج : مسلم فی الطلاق ۳۰' ابو داؤد فی الطلاق باب۳۹' ترمذی فی النکاح باب۳۷' نسائی فی النکاح باب ۲۰' ۲۲' موطا مالك فی الطلاق ۶۷' مسند احمد ۶' ۴۱۱/۴۱۲۔

۴۱۶۱: حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا یَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّا بْنِ أَبِیْ زَائِدَةَ ، قَالَ :ثَنَا الْمُجَالِدُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَیْشٍ خَطَبَهَا ، فَأَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُزَوِّجُكِ رَجُلًا أُحِبُّهُ؟ فَقَالَتْ :بَلٰی، فَزَوَّجَهَا أُسَامَةَ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَلَمَّا خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلٰی أُسَامَةَ ، بَعْدَ عِلْمِهٖ بِخِطْبَةِ مُعَاوِیَةَ وَأَبِی الْجَهْمِ اِیَّاهَا ، کَانَ فِیْ ذٰلِكَ دَلِیْلٌ عَلٰی أَنَّ تِلْكَ الْحَالَ یَجُوْزُ لِلنَّاسِ أَنْ یَخْطُبُوْا فِیْهَا، وَثَبَتَ أَنَّ الْمَنْهِیَّ عَنْهُ بِالْآثَارِ الْأُوَلِ ، خِلَافُ ذٰلِكَ ، فَیَکُوْنُ مَا تَقَدَّمَ ذِکْرُنَا لَهٗ فِیْ هٰذَا الْبَابِ، مَا فِیْهِ الرُّکُوْنُ اِلَی الْخَاطِبِ ، وَمَا ذَکَرْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ ، مَا لَیْسَ فِیْهِ رُکُوْنٌ اِلَی الْخَاطِبِ، حَتّٰی تُصْبِحَ هٰذِهِ الْآثَارُ ، وَتَتَّفِقَ مَعَانِیْهَا ، وَلَا تَضَادُّ .وَکَذٰلِكَ الْمُسَاوَمَةُ هِیَ عَلٰی هٰذَا الْمَعْنٰی أَیْضًا ، قَدْ بَیَّنَ ذٰلِكَ .

۴۱۶۱: مجاہد بن سعید بن عامر نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ قریش کے ایک آدمی نے مجھے پیغام نکاح دیا تو میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہارا نکاح ایسے شخص سے نہ کر دوں جس سے مجھے زیادہ محبت ہے؟ تو میں نے گزارش کی کیوں نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نکاح اسامہ سے کر دیا۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس کو اسامہ کے لئے پیغام نکاح دیا جبکہ آپ کو معاویہ وابوجہم رضی اللہ عنہما کے پیغامات نکاح کا علم تھا تو اس سے یہ بات خود ثابت ہوگئی کہ وہ ایسی حالت تھی جس میں پیغام نکاح کی ممانعت نہ تھی جبکہ پہلے آثار وروایات اس کے مخالف ہیں پس ان آثار کی توجیہ کی صورت یہ ہوگی کہ ان میں جس پیغام کی ممانعت کا تذکرہ ہے اس سے مراد وہی ہے جس میں پیغام دینے والے کی طرف جھکاؤ پایا جاتا ہو اور جہاں پیغام والے کی طرف رجحان نہ ہو وہ بعد والی روایات میں مراد ہے اس طرح آثار میں تضاد باقی نہیں رہتا اور آثار باہم متفق نظر آتے ہیں۔ اس طرح سودے پر سودا کرنے کا مطلب بھی یہی ہے۔ مندرجہ ذیل روایات اس بات کو ثابت کرتی ہیں۔

تبصرہ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس کو اسامہ کے لئے پیغام نکاح دیا جبکہ آپ کو معاویہ وابوجہم رضی اللہ عنہما کے

پیغامات نکاح کا علم تھا تو اس سے یہ بات خود ثابت ہوگئی کہ وہ ایسی حالت تھی جس میں پیغام نکاح کی ممانعت نہ تھی جبکہ پہلے آثار وروایات اس کے مخالف ہیں پس ان آثار کی توجیہ کی صورت یہ ہوگی کہ ان میں جس پیغام کی ممانعت کا تذکرہ ہے اس سے مراد وہی ہے جس میں پیغام دینے والے کی طرف جھکاؤ پایا جاتا ہو اور جہاں پیغام والے کی طرف رجحان نہ ہو وہ بعد والی روایات میں مراد ہے اس طرح آثار میں تضاد باقی نہیں رہتا اور آثار باہم متفق نظر آتے ہیں اور سودا پر سودا کرنے کے سلسلہ میں یہی معنی مراد ہے اور مندرجہ ذیل روایت اس کی مؤید ہے۔

۴۱۶۲: مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبَغْدَادِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْأَخْضَرُ بْنُ عَجْلَانَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ، ثُمَّ عَادَ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَقَدْ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ أَهْلِ بَيْتٍ ، مَا أُرٰى أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْهِمْ حَتّٰى يَمُوْتَ بَعْضُهُمْ جُوْعًا ، قَالَ انْطَلِقْ هَلْ تَجِدُ مِنْ شَيْءٍ .فَانْطَلَقَ فَجَاءَ بِحِلْسٍ وَقَدَحٍ ، فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا الْحِلْسُ، كَانُوْا يَفْتَرِشُوْنَ بَعْضَهُ وَيَلْتَفُّوْنَ بِبَعْضِهِ، وَهٰذَا الْقَدَحُ كَانُوْا يُشْرِبُوْنَ فِيْهِ .فَقَالَ مَنْ يَأْخُذُهُمَا مِنِّيْ بِدِرْهَمٍ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ :أَنَا ، فَقَالَ مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ :أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ ، قَالَ هُمَا لَكَ .فَدَعَا بِالرَّجُلِ فَقَالَ اشْتَرِ بِدِرْهَمٍ طَعَامًا لِأَهْلِكَ، وَبِدِرْهَمٍ فَأْسًا ثُمَّ ائْتِنِيْ فَفَعَلَ ، ثُمَّ جَاءَ ، فَقَالَ انْطَلِقْ إِلَى هٰذَا الْوَادِيْ فَلَا تَدَعَنَّ فِيْهِ شَوْكًا وَلَا حَطَبًا ، وَلَا تَأْتِنِيْ إِلَّا بَعْدَ عَشْرٍ فَفَعَلَ، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ بُوْرِكَ فِيْمَا أَمَرْتَنِيْ بِهِ .قَالَ هٰذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِيْ وَجْهِكَ نُكَتٌ مِنَ الْمَسْأَلَةِ ، أَوْ خُمُوْشٌ مِنَ الْمَسْأَلَةِ الشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَحْرٍ .فَلَمَّا أَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْمُزَايَدَةَ ، وَفِيْ ذٰلِكَ سَوْمٌ بَعْدَ سَوْمٍ إِلَّا أَنَّ مَا تَقَدَّمَ عَنْ ذٰلِكَ السَّوْمِ سَوْمٌ لَا رُكُوْنَ مَعَهُ. فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ مَا نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَوْمِ الرَّجُلِ عَلٰى سَوْمِ أَخِيْهِ، بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَبَانَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَعْنٰى مَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ مِنْ سَوْمِ الرَّجُلِ عَلٰى سَوْمِ أَخِيْهِ .وَبِحَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ، مَا نَهٰى عَنْهُ مِنْ خِطْبَةِ الرَّجُلِ ، عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ وَهٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ صَحَّحْنَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآثَارَ ، فِيْمَا أَبَحْنَا فِيْهِ مِنَ السَّوْمِ وَالْخِطْبَةِ ، وَفِيْمَا مَنَعْنَا فِيْهِ مِنَ السَّوْمِ وَالْخِطْبَةِ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ إِجَازَةِ بَيْعِ مَنْ يَزِيْدُ عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا .

۴۱۶۲: ابوبکر حنفی نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک انصاری آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے فاقہ کی شکایت ظاہر کی پھر دوبارہ لوٹ کر کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسے گھر والوں کی جانب سے حاضر ہوا کہ جن کے متعلق میرا خیال یہ ہے کہ جب میں ان کے ہاں لوٹ کر جاؤں گا تو بعض بھوک سے مر چکے ہوں گے آپ نے فرمایا جاؤ اور جا کر دیکھو ان کے ہاں کوئی چیز موجود ہے وہ چلا گیا اور پھر اپنے ساتھ ایک ٹاٹ اور پیالہ لے کر واپس لوٹا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ٹاٹ ہے جس کا کچھ حصہ گھر والے بچھاتے اور باقی اوپر ڈالتے ہیں اور یہ پیالہ ہے جس سے وہ پیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ دونوں اشیاء کون شخص مجھ سے ایک درہم کے بدلے میں خرید لے گا؟ ایک شخص کہنے لگا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سے زیادہ کون دے گا دوسرا اصحابی کہنے لگا میں دو درہم کے بدلے لیتا ہوں آپ نے فرمایا یہ دونوں چیزیں تمہاری ہیں۔ پھر آپ نے اس آدمی کو بلایا اور فرمایا ایک درہم کا اپنے گھر والوں کے لئے کھانا خریدو! اور ایک درہم کی کلہاڑی لو۔ پھر اسے میرے پاس لے آؤ! چنانچہ اس نے اسی طرح کیا کچھ دیر بعد وہ آیا تو آپ نے فرمایا تم وادی کی طرف جاؤ اور اس میں کوئی کانٹا اور لکڑی مت رہنے دو اور میرے پاس دس دن بعد آؤ۔ اس نے اسی طرح کیا پھر آیا اور کہنے لگا جو آپ نے حکم فرمایا ہے اس میں برکت ہوئی ہے آپ نے فرمایا یہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ تم قیامت کے دن آؤ اور تمہارے چہرے پر سوال کرنے کی وجہ سے نشانات یا خراشیں پڑی ہوں (دونوں الفاظ میں کون سا ہے اس میں محمد بن بحر راوی کو شک ہوا ہے) جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں چیز کی قیمت بڑھانے کی اجازت فرمائی ہے تو یہ سودے پر سودے کی قسم سے ہو گیا تو اس سے ثابت ہوا کہ پہلے سودے میں بتلائی جانے والی قیمت ایسی قیمت تھی جس کی طرف مالک ولی کو جھکاؤ نہ تھا اس سے دوسری بات یہ بھی ثابت ہوئی کہ جس سودے پر سودے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی اس میں یہ قسم داخل نہیں بلکہ یہ اس کے علاوہ ہے۔ پس اس روایت نے جس سودے پر سودے کی ممانعت فرمائی اس کی وضاحت کر دی اور فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی روایت سے جس پیغام نکاح پر پیغام کی ممانعت ہے اس کا مفہوم بھی واضح ہو گیا۔ یہ مفہوم جس سے ہم نے منگنی اور سودے کی روایات کے جواز و منع کو بیان کیا ہے یہ امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور اس کی اجازت کے سلسلہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تابعین رحمہم اللہ کا عمل موجود ہے۔ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

تبصرہ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے فرمایا یہ دونوں اشیاء کون شخص مجھ سے ایک درہم کے بدلے میں خرید لے گا؟ ایک شخص کہنے لگا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سے زیادہ کون دے گا دوسرا اصحابی کہنے لگا میں دو درہم کے بدلے لیتا ہوں آپ نے فرمایا یہ دونوں چیزیں تمہاری ہیں۔

پھر آپ نے اس آدمی کو بلایا اور فرمایا ایک درہم کا کھانا اپنے گھر والوں کے لئے خریدو! اور ایک درہم کی کلہاڑی لو۔ پھر اسے میرے پاس لے آؤ! چنانچہ اس نے اسی طرح کیا کچھ دیر بعد وہ آیا تو آپ نے فرمایا تم وادی کی طرف جاؤ اور اس میں کوئی کانٹا اور لکڑی مت رہنے دو اور میرے پاس دس دن بعد آؤ۔ اس نے اسی طرح کیا پھر آیا اور کہنے لگا جو آپ نے حکم فرمایا ہے اس میں برکت ہوئی ہے آپ نے فرمایا یہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ تم قیامت کے دن آؤ اور تمہارے چہرے پر سوال کرنے کی وجہ سے نشانات یا خراشیں پڑی ہوں (دونوں الفاظ میں کون سا ہے اس میں محمد بن بحر راوی کو شک ہوا ہے)

خلاصۂ روایت: جب جناب رسول اللہ ﷺ نے اس روایت میں چیز کی قیمت بڑھانے کی اجازت فرمائی ہے تو یہ سودے پر سودے کی قسم سے ہوگیا تو اس سے ثابت ہوا کہ پہلے سودے میں بتلائی جانے والی قیمت ایسی قیمت تھی جس کی طرف مالک دل کو جھکاؤ نہ تھا اس سے دوسری بات یہ بھی ثابت ہوئی کہ جس سودے پر سودے سے آپ ﷺ نے ممانعت فرمائی اس میں یہ قسم داخل نہیں بلکہ یہ اس کے علاوہ ہے۔ پس اس روایت نے جس سودے پر سودے کی ممانعت فرمائی اس کی وضاحت کر دی اور فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی روایت سے جس پیغام نکاح پر پیغام کی ممانعت ہے اس کا مفہوم بھی واضح ہوگیا۔

یہ مفہوم جس سے ہم نے منگنی اور سودے کی روایات کے جواز و منع کو بیان کیا ہے یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تابعین رحمۃ اللہ علیہم سے اس کی تائید:

جناب نبی اکرم ﷺ کے بعد بھی اس قسم کی بیع کا جواز ثابت ہوتا ہے جیسا کہ یہ روایات شاہد ہیں۔

۴۱۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ ، قَالَ : أَدْرَكْتُ النَّاسَ يَبِيْعُوْنَ الْغَنَائِمَ ، فِيْمَنْ يَزِيْدُ .

۴۱۶۳: لیث بن سعد نے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ ہم نے لوگوں کو دیکھا کہ غنائم کے امـ ـ لوگ ان کو فروخت کرتے ہیں جو زیادہ قیمت دیتے ہیں۔

۴۱۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُوْسُفُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَسُوْمَ عَلَى سَوْمِ الرَّجُلِ إِذَا كَانَ فِيْ صَحْنِ السُّوْقِ ، يَسُوْمُ هٰذَا وَهٰذَا ، فَأَمَّا إِذَا خَلَا بِهٖ رَجُلٌ ، فَلَا يَسُوْمُ عَلَيْهِ .

۴۱۶۴: ابن ابی نجیح نے مجاہد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ کسی شخص کی بولی دینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ بازار میں ہو ہر ایک بھاؤ لگائے۔ اگر علیحدگی میں سودا کرے تو پھر یہ اس کے سودے پر سودا نہ کرے۔

نوٹ: اس باب میں بھی امام طحاوی رحمہ اللہ فریق ثانی کے مؤقف کو راجح قرار دے کر ثابت کیا البتہ اس میں نظری دلیل پیش نہیں کی۔

بَابُ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيِّ عَصَبَةٍ

عصبہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح

خلاصۃ المرام: اس میں علماء کی دو رائے ہیں۔

نمبر ①: ولی عصبہ کے بغیر نکاح منعقد نہ ہو جائے گا اس کو ائمہ ثلاثہ اور حسن بصری وسفیان رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: ولی کی اجازت کے بغیر کفو میں نکاح درست ہوگا غیر کفو میں ان کو حق اعتراض ہے اس کو ائمہ احناف اور زہری، شعبی اوزاعی، قاسم رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ (نخبۃ التعلیق)

فریق اوّل کا مؤقف: عورت کو اجازت نہیں کہ وہ بغیر ولی کی اجازت کے اپنا نکاح کرے اگر اس نے نکاح کر لیا تو اس کا نکاح باطل ہے۔

۴۱۶۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ، فَاِنْ أَصَابَهَا فَلَهَا مَهْرُهَا ، بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا ، فَاِنْ اِشْتَجَرُوْا ، فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهٗ.

۴۱۶۵: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمایا ہے کہ جو عورت ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے اگر مرد نے اس سے قربت بھی کر لی تو اس عورت کو مہر ملے گا کیونکہ اس نے اس کی شرمگاہ کو استعمال کیا پھر اگر ان میں باہمی اختلاف ہو جائے تو حکمران اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی (نسباً) موجود نہ ہو۔

تخریج : ترمذی فی النکاح باب ۱۵، ابن ماجه فی النکاح باب ۱۵، دارمی فی النکاح باب ۱۱، مسند احمد ۶/۴۷، ۶۶، ۱۶۶، ابو داؤد فی النکاح باب ۹، دارمی فی النکاح باب ۱۱۔

۴۱۶۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۱۶۶: یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۱۶۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۱۶۷: حجاج بن ارطاۃ نے ابن شہاب سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۱۶۸: **حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.**

۴۱۶۸: جعفر بن ربیعہ نے ابن شہاب سے انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۴۱۶۹: **حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيزِيُّ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ جَعْفَرٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ إِلَى هٰذَا قَوْمٌ ، فَقَالُوْا : لَا يَجُوْزُ تَزْوِيجُ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا إِلَّا بِإِذْنِ وَلِيِّهَا .وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ ، أَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا: لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُزَوِّجَ نَفْسَهَا مِمَّنْ شَاءَتْ ، وَلَيْسَ لِوَلِيِّهَا أَنْ يَعْتَرِضَ عَلَيْهَا فِيْ ذٰلِكَ إِذَا وَضَعَتْ نَفْسَهَا حَيْثُ كَانَ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَضَعَهَا .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ جُرَيْجٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى ، قَدْ ذَكَرَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَنْهُ ابْنَ شِهَابٍ ، فَلَمْ يَعْرِفْهُ .**

۴۱۶۹: ابن لہیعہ نے عبیداللہ بن ابی جعفر سے انہوں نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کا رجحان یہ ہے کہ کسی عورت کو ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لینا جائز نہیں اس قول کو ہمارے ائمہ میں سے امام ابو یوسف رحمہ اللہ محمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے اور انہوں نے مذکورہ بالا آثار سے استدلال کیا ہے۔علماء کی دوسری جماعت نے بالغہ عورت کو اپنے نکاح کا اختیار دیا ہے ولی کو اس کے اس حق میں تعرض کی اجازت نہیں مگر اس میں اس شرط کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ وہ عورت اس مقام پر نکاح کرے جہاں نکاح مناسب ہو (کفو میں)۔مندرجہ بالا روایت جو ابن جریج کے حوالہ سے مذکور ہوئی ہے یہ خود ثابت نہیں اس کے متعلق جب ابن شہاب زہری سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے اس کی پہچان سے انکار کر دیا۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: علماء کی ایک جماعت کا رجحان یہ ہے کہ کسی عورت کو ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لینا جائز نہیں اس قول کو ہمارے ائمہ میں سے امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے اور انہوں نے مذکورہ بالا آثار سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: علماء کی دوسری جماعت نے بالغہ عورت کو اپنے نکاح کا اختیار دیا ہے ولی کو اس کے اس حق میں تعرض کی اجازت نہیں مگر اس میں اس شرط کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ وہ عورت اس مقام پر نکاح کرے جہاں نکاح مناسب ہو (کفو میں)

فریق اوّل کا جواب: مندرجہ بالا روایت جو ابن جریج کے حوالہ سے مذکور ہوئی ہے یہ خود ثابت نہیں اس کے متعلق جب ابن

شہاب زہری سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے اس سے لاعلمی کا اظہار کیا (پس مرکزی راوی کے انکار سے روایت قابل حجت نہ رہی)۔

اعتراض: یحییٰ بن معین نے ابن علیہ عن ابن جریج اس روایت کی خبر دی ہے (پس زہری کے انکار پر اس کو ساقط الاعتبار کہنا درست نہیں)۔

جواب: امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محدثین کرام تو اس سے کم درجہ کا عیب نکلنے پر روایت کو ترک کر دیتے ہیں جبکہ یہاں حجاج بن ارطاۃ کا زہری سے سماع ہی ثابت نہیں اور حجاج زہری سے جو بھی روایت کریں وہ مرسل شمار ہوتی ہے اور مرسل فریق اوّل کے ہاں قابل حجت نہیں چہ جائیکہ بنیادی دلیل میں اس کو پیش کیا جائے۔

نمبر ۲: ابن لہیعہ اس روایت کی سند میں پایا جاتا ہے اور فریق اوّل موقعہ حجت میں ابن لہیعہ کی روایت کو قبول نہیں کرتے تو خود ایسی روایت سے استدلال کیونکر کرتے ہیں جس میں ابن لہیعہ موجود ہے۔

نمبر ۳: اگر بالفرض زہری سے یہ روایت ثابت بھی ہو جائے اور نیچے والی سے قطع نظر کر لی جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اس کے خلاف موجود ہے جو ہم پیش کئے دیتے ہیں۔

روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:

۴۱۷۰: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِیْ عِمْرَانَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ مَعِینٍ ، عَنِ ابْنِ عُلَیَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ بِذٰلِكَ .قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :وَهُمْ یُسْقِطُوْنَ الْحَدِیْثَ بِأَقَلَّ مِنْ هٰذَا ، وَحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ ، فَلَا یُثْبِتُوْنَ لَهٗ سَمَاعًا عَنِ الزُّهْرِیِّ ، وَحَدِیْثُهٗ عَنْهُ عِنْدَهُمْ ، مُرْسَلٌ ، وَهُمْ لَا یَحْتَجُّوْنَ بِالْمُرْسَلِ ، وَابْنُ لَهِیْعَةَ ، فَهُمْ یُنْكِرُوْنَ عَلَی خَصْمِهِمْ الِاحْتِجَاجَ عَلَیْهِمْ بِحَدِیْثِهٖ، فَكَیْفَ یَحْتَجُّوْنَ بِهٖ عَلَیْهِ فِیْ مِثْلِ هٰذَا ؟ ثُمَّ لَوْ ثَبَتَ مَا رَوَوْا مِنْ ذٰلِكَ عَنِ الزُّهْرِیِّ ، لَكَانَ قَدْ رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ، مَا یُخَالِفُ ذٰلِكَ .

۴۱۷۰: امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محدثین کرام تو اس سے کم درجہ کا عیب نکلنے پر روایت کو ترک کر دیتے ہیں جبکہ یہاں حجاج بن ارطاۃ کا زہری سے سماع ہی ثابت نہیں اور حجاج زہری سے جو بھی روایت کریں وہ مرسل شمار ہوتی ہے اور مرسل فریق اوّل کے ہاں قابل حجت نہیں چہ جائیکہ بنیادی دلیل میں اس کو پیش کیا جائے۔ ابن لہیعہ اس روایت کی سند میں پایا جاتا ہے اور فریق اوّل موقعہ حجت میں ابن لہیعہ کی روایت کو قبول نہیں کرتے تو خود ایسی روایت سے استدلال کیونکر کرتے ہیں جس میں ابن لہیعہ موجود ہے۔ اگر بالفرض زہری سے یہ روایت ثابت بھی ہو جائے اور نیچے والی سے قطع نظر کر لی جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اس کے خلاف موجود ہے جو ہم پیش کئے دیتے ہیں۔

تخریج : موطا مالك فی الطلاق ۱۵۔

اللغات :یفتات علیه۔ رائے کو مسلط کرنا۔

۴۱۷۱: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِیهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا زَوَّجَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، الْمُنْذِرَ بْنَ الزُّبَیْرِ ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ غَائِبٌ بِالشَّامِ .فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ :أَمِثْلِی یُصْنَعُ بِهِ هٰذَا، وَیُفْتَاتُ عَلَیْهِ؟ فَکَلَّمَتْ عَائِشَةُ عَنِ الْمُنْذِرِ فَقَالَ الْمُنْذِرُ :إِنَّ ذٰلِكَ بِیَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ :مَا کُنْتُ أَرُدُّ أَمْرًا قَضَیْتِهِ ، فَقَرَّتْ حَفْصَةُ عِنْدَهُ، وَلَمْ یَکُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا .

۴۱۷۱: عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہ امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حفصہ بنت عبدالرحمٰن کا نکاح منذر بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کر دیا اس وقت حضرت عبدالرحمٰن موجود نہ تھے بلکہ وہ شام میں تھے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو (ناراضی سے) فرمایا کیا میرے جیسے آدمی سے یہ معاملہ کیا جاتا ہے کہ میری رائے کے بغیر کام کیا جائے پس عائشہ رضی اللہ عنہا نے منذر کی طرف سے گفتگو کی۔ تو منذر نے کہا کہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو اختیار ہے اس پر عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ایسے کام کو بالکل رد نہ کروں گا جو تم نے کر دیا پس حفصہ کو منذر کے نکاح میں رہنے دیا اور عبدالرحمٰن کا یہ قول طلاق نہ ہوا (یعنی نکاح ثابت و برقرار رہا)۔

۴۱۷۲: وَحَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِی اللَّیْثُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۱۷۲: لیث نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے روایت نقل کی پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔

حاصل روایات : تین اسناد کے ساتھ پیش کی جانے والی روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی عدم موجودگی میں ان کی بیٹی کا نکاح کر دیا اور اس کو جائز سمجھا اور اس عقد سے تملیک بضعہ کو جائز قرار دیا جو ہمارے ہاں ثبوت نکاح اور اس کے ثبوت کے بغیر نہیں ہو سکتی اور یہ بات قطعاً غیر ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لا نکاح الا بولی کو جانتے ہوئے اس کو بغیر ولی کے جائز قرار دیا ہو پس اس بات سے زہری کی روایت کا نقص ظاہر ہو گیا۔

فریق اوّل کی طرف سے دوسرا اعتراض: اس روایت میں نقص نکل آیا تو کیا ہوا ابو اسحاق نے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے اسی مضمون کی روایت نقل کی ہے جو ہم پیش کر رہے ہیں۔

روایت ابوبردہ رضی اللہ عنہ:

۴۱۷۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِیْ حَنْظَلَةُ وَأَفْلَحُ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، فِیْ حَفْصَةَ ، بِمِثْلِ ذٰلِكَ .فَلَمَّا كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدْ رَأَتْ أَنَّ تَزْوِيْجَهَا بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِغَيْرِهِ جَائِزٌ ، وَرَأَتْ ذٰلِكَ الْعَقْدَ مُسْتَقِيْمًا حَتّٰى أَجَازَتْ فِيْهِ التَّمْلِيْكَ الَّذِیْ لَا يَكُوْنُ اِلَّا عَنْ صِحَّةِ النِّكَاحِ وَثُبُوْتِهٖ، اسْتَحَالَ -عِنْدَنَا -أَنْ يَكُوْنَ تَرَىٰ ذٰلِكَ .وَقَدْ عَلِمَتْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ . فَثَبَتَ بِذٰلِكَ فَسَادُ مَا رُوِیَ عَنِ الزُّهْرِیِّ فِیْ ذٰلِكَ .وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَيْضًا لِقَوْلِهِمْ ،

۴۱۷۳: حنظلہ اور افلح نے قاسم بن محمد سے حفصہ بنت عبدالرحمن سے متعلق اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ تین اسناد کے ساتھ پیش کی جانے والی روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی عدم موجودگی میں ان کی بیٹی کا نکاح کر دیا اور اس کو جائز سمجھا اور اس عقد سے تمسیک بضعہ کو جائز قرار دیا جو ہمارے ہاں ثبوت نکاح اور اس کے ثبوت کے بغیر نہیں ہو سکتی اور یہ بات قطعاً غیر ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لانکاح الابولی کو جانتے ہوئے اس کو بغیر ولی کے جائز قرار دیا ہو پس اس بات سے زہری کی روایت کا نقص ثابت ہو گیا۔ اوّل قول والوں نے اپنی دلیل میں اس روایت کو پیش کیا ہے۔

تخریج : بخاری فی النکاح باب۳۶‘ ابو داؤد فی النکاح باب۱۹‘ ترمذی فی النکاح باب ۱۴‘ ۱۷‘ ابن ماجه فی النکاح باب ۱۵‘ دارمی فی النکاح باب ۱۱‘ مسند احمد ۱/ ۲۵۰‘ ۴/ ۳۹۴‘ ۴۱۸‘ ۶/ ۲۶۰۔

الجواب بالصواب:

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت فریق اوّل کے ضابطہ کے مطابق استدلال کے لئے کافی نہیں کیونکہ اسرائیل سے زیادہ حفظ وضبط و اتقان والے روات مثلاً سفیان‘ شعبہ وغیرہ نے اس کو اسحاق سے انقطاع کے ساتھ نقل کیا ہے تو منقطع روایت سے استدلال درست نہ ہوا۔

شعبہ وسفیان کی روایات ملاحظہ ہوں:

۴۱۷۴: بِمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ ، عَنْ أَبِیْ اِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِیْ بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ أَیْ اِلَّا بِاِذْنِهٖ . فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِیْ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ ، عَلٰى أَصْلِهِمْ أَيْضًا ، لَا تَقُوْمُ بِهٖ حُجَّةٌ وَذٰلِكَ أَنَّ مَنْ هُوَ

أَثْبَتُ مِنْ إِسْرَائِيلَ ، وَأَحْفَظُ مِنْهُ، مِثْلَ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ ، قَدْ رَوَاهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مُنْقَطِعًا .

۴۱۷۴: ابواسحاق نے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے اورانہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ان کے اصول کے مطابق استدلال کے لئے کافی نہیں کیونکہ اسرائیل سے زیادہ حفظ وضبط واتقان والے روات مثلاً سفیان' شعبہ وغیرہ نے اس کواسحاق سے انقطاع کے ساتھ نقل کیا ہے تو منقطع روایت سے استدلال درست نہ ہوا۔

۴۱۷۵: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِي .

۴۱۷۵: شعبہ نے ابواسحاق سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں۔

حاصل جواب:

یہ ہے کہ اصل کے لحاظ سے یہ روایت حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس کو شعبہ و سفیان نے اپنی سند سے روایت کیا ہے۔ ہر دو راوی اکیلے اکیلے بھی اسرائیل کے خلاف حجت ہیں تو جب دونوں جمع ہوں تو پھر ان کی روایت اسرائیل کے خلاف حجت کیوں نہ ہوگی۔

ایک اور اعتراض: لیجئے ابوعوانہ رحمہ اللہ نے اس روایت کو اسرائیل کی طرح مرفوعاً نقل کیا پھر آپ اس کو منقطع کیوں کر کہہ سکتے ہیں۔

روایت ابوعوانہ ملاحظہ ہو:

۴۱۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ. فَصَارَ أَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِرِوَايَةِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ ، وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا -عِنْدَهُمْ -حُجَّةٌ عَلَى إِسْرَائِيلَ ، فَكَيْفَ إِذَا اجْتَمَعَا جَمِيعًا .فَإِنْ قَالُوْا :فَإِنَّ أَبَا عَوَانَةَ قَدْ رَوَاهُ مَرْفُوْعًا ، كَمَا رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ .وَذَكَرُوْا فِي ذٰلِكَ ،

۴۱۷۶: سفیان ثوری نے ابواسحاق سے انہوں نے ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے تو اصل کے لحاظ سے یہ روایت حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس کو شعبہ وسفیان نے اپنی سند سے روایت کیا ہے۔ ہر دو راوی اکیلے اکیلے بھی اسرائیل کے خلاف

حجت ہیں تو جب دونوں جمع ہوں تو پھر ان کی روایت اسرائیل کے خلاف حجت کیوں نہ ہوگی۔

۴۱۷۷: مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ وَأَبُوْ عَوَانَةَ .ح .وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ .ح .

۴۱۷۷: فہد نے ابوغسان سے انہوں نے ابوعوانہ سے بسند دیگر۔صالح بن عبدالرحمٰن نے سعید بن منصور سے انہوں نے ابوعوانہ سے۔

۴۱۷۹:وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيْ مُوْسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ . قِيْلَ لَهُمْ :قَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ عَوَانَةَ هٰذَا كَمَا ذَكَرْتُمْ ، وَلٰكِنَّا نَظَرْنَا فِيْ أَصْلِ ذٰلِكَ ، فَإِذَا هُوَ عَنْ أَبِيْ عَوَانَةَ ، عَنْ إِسْرَائِيْلَ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، فَرَجَعَ حَدِيْثُ أَبِيْ عَوَانَةَ أَيْضًا إِلَى حَدِيْثِ إِسْرَائِيْلَ .

۴۱۷۸:ابوالولید نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اس روایت کو ابوعوانہ نے نقل کیا ہے مگر جب سند پر نگاہ ڈالی تو ابوعوانہ نے بھی اسرائیل سے ہی روایت کی ہے پس دوبارہ لوٹ کر معاملہ تو اسرائیل پر چلا گیا۔

تخریج : ابو عوانہ۔

جواب:اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اس روایت کو ابوعوانہ نے نقل کیا ہے مگر جب سند پر نگاہ ڈالی تو ابوعوانہ نے بھی اسرائیل سے ہی روایت کی ہے پس دوبارہ لوٹ کر معاملہ تو اسرائیل پر آ گیا۔ملاحظہ فرمائیں۔

روایات ابوعوانہ عن اسرائیل:

۴۱۷۹: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّازِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ إِسْرَائِيْلَ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .فَانْتَفٰى بِذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ ، عِنْدَ أَبِيْ عَوَانَةَ فِيْ هٰذَا، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، شَيْءٌ .فَإِنْ قَالُوْا :فَإِنَّهُ قَدْ رَوَاهُ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ أَيْضًا ، كَمَا رَوَاهُ إِسْرَائِيْلُ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۴۱۷۹:معلی بن منصور رازی نے ابوعوانہ سے انہوں نے اسرائیل عن ابی اسحاق سے انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔اب اس بات کی تو نفی ہوگئی کہ ابوعوانہ کے پاس ابواسحاق کی طرف سے کسی اور سند سے کوئی چیز پہنچی ہو۔اسرائیل نے فقط ابواسحاق سے یہ روایت نقل نہیں کی بلکہ قیس بن ربیع نے بھی بالکل روایت

اسرائیل کی طرح نقل کی ہے۔

حاصل روایات: پس اب اس بات کی تو نفی ہوگئی کہ ابوعوانہ کے پاس ابواسحاق کی طرف سے کسی اور سند سے کوئی چیز پہنچی ہو۔

اعتراض ثالث:

اسرائیل نے فقط ابواسحاق سے یہ روایت نقل نہیں کی بلکہ قیس بن ربیع نے بھی بالکل روایت اسرائیل کی طرح نقل کی ہے۔

روایت ابن ربیع ملاحظہ ہو:

۴۱۸۰: مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ الْكُوفِيُّ .ح .وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَا :ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ قِيلَ لَهُمْ :صَدَقْتُمْ ، قَدْ رَوَاهُ قَيْسٌ كَمَا ذَكَرْتُمْ ، وَقَيْسٌ -عِنْدَهُمْ -دُونَ إِسْرَائِيلَ ، فَإِذَا انْتَفَى أَنْ يَكُونَ إِسْرَائِيلُ مُضَادًّا لِسُفْيَانَ وَلِشُعْبَةَ ، كَانَ قَيْسٌ أَحْرَى أَنْ لَا يَكُونَ مُضَادًّا لَهُمَا فَإِنْ قَالُوا :فَإِنَّ بَعْضَ أَصْحَابِ سُفْيَانَ قَدْ رَوَاهُ عَنْ سُفْيَانَ مَرْفُوعًا ، كَمَا رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ وَقَيْسٌ ، وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو كَامِلٍ قَالَ :

۴۱۸۰: فہد نے محمد بن صلت کوفی سے۔ابوالولید نے قیس بن ربیع سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ابو بردہ عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لا نکاح الا بولی اجازت ولی کے بغیر نکاح نہیں۔یہ بات شک سے بالاتر ہے کہ اس روایت کو قیس نے اسی طرح روایت کیا ہے جس طرح تم نے اس کو نقل کیا ہے مگر قیس سے اسرائیل کی توثیق تو کیا ہوتی وہ تو مرتبہ میں اسرائیل سے بھی کم درجہ ہے جب اسرائیل خود سفیان و شعبہ کے مقابل نہیں تو جو ان سے کم تر ہے وہ ان کا مقابل کیونکر ہوگا۔اس روایت کو سفیان کے بعض شاگردوں نے اس طرح بیان مرفوع کیا ہے جس طرح کہ اسرائیل اور قیس رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے جیسا کہ اس روایت میں موجود ہے۔یہ بات شک سے بالاتر ہے کہ اس روایت کو قیس نے اسی طرح روایت کیا ہے جس طرح تم نے اس کو نقل کیا ہے مگر قیس سے اسرائیل کی توثیق تو کیا ہوتی وہ تو مرتبہ میں اسرائیل سے بھی کم درجہ ہے جب اسرائیل خود سفیان و شعبہ کے مقابل نہیں تو جو ان سے کم تر ہے وہ ان کا مقابل کیونکر ہوگا۔اس روایت کو سفیان کے بعض شاگردوں نے اس طرح مرفوع بیان کیا ہے جس طرح کہ اسرائیل اور قیس رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے اور وہ روایت درج ذیل ہے۔

۴۱۸۱: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ قِيْلَ لَهُمْ :قَدْ صَدَقْتُمْ ، قَدْ رَوَى هَذَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ كَمَا ذَكَرْتُمْ ، وَلٰكِنَّكُمْ لَا تَرْضَوْنَ مِنْ خَصْمِكُمْ بِمِثْلِ هٰذَا إِنْ احْتَجُّوْا عَلَيْهِ بِمَا رَوَاهُ أَصْحَابُ سُفْيَانَ أَوْ أَكْثَرُهُمْ عَنْهُ، عَلَى مَعْنًى ، وَيَحْتَجُّ هُوَ عَلَيْكُمْ بِمَا رَوَاهُ بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، بِمَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ الْمَعْنَى ، وَتَعُدُّوْنَ الْمُحْتَجَّ عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ هٰذَا جَاهِلًا بِالْحَدِيْثِ ، فَكَيْفَ تُسَوِّغُوْنَ أَنْفُسَكُمْ عَلَى مُخَالِفِكُمْ مَا لَا يُسَوِّغُوْنَهُ عَلَيْكُمْ ؟ إِنَّ هَذَا لَجَوْرٌ بَيِّنٌ وَمَا كَلَامِيْ فِيْ هٰذَا إِرَادَةٌ مِنِّي الْإِزْرَاءَ عَلَى أَحَدٍ مِمَّنْ ذَكَرْتُ ، وَلَا أَعُدُّ مِثْلَ هَذَا طَعْنًا .وَلٰكِنِّيْ أَرَدْتُ بَيَانَ ظُلْمِ هٰذَا الْمُحْتَجِّ ، وَإِلْزَامَهُ مِنْ حُجَّةِ نَفْسِهِ مَا ذَكَرْتُ ، وَلٰكِنِّي أَقُوْلُ : إِنَّهُ لَوْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ حُجَّةٌ لِمَا قَالَ الَّذِيْنَ احْتَجُّوْا بِهِ لِقَوْلِهِمْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ؛ لِأَنَّهُ قَدْ يَحْتَمِلُ مَعَانِيَ .فَيَحْتَمِلُ مَا قَالَ هٰذَا الْمُخَالِفُ لَنَا إِنَّ ذٰلِكَ الْوَلِيَّ هُوَ أَقْرَبُ الْعَصَبَةِ إِلَى الْمَرْأَةِ .وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْوَلِيُّ ، مَنْ تُوَلِّيْهِ الْمَرْأَةُ مِنَ الرِّجَالِ ، قَرِيْبًا كَانَ مِنْهَا أَوْ بَعِيْدًا .وَهٰذَا الْمَذْهَبُ يَصِحُّ بِهِ قَوْلُ مَنْ يَقُوْلُ :لَا يَجُوْزُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَتَوَلَّى عَقْدَ نِكَاحِ نَفْسِهَا ، وَإِنْ أَمَرَهَا وَلِيُّهَا بِذٰلِكَ ، وَلَا عَقْدَ نِكَاحِ غَيْرِهَا ، وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يَتَوَلَّى ذٰلِكَ إِلَّا الرِّجَالُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مِثْلُ ذٰلِكَ .

۴۱۸۲: بشر بن منصور نے سفیان سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ ان کے جواب میں کہا جائیگا کہ تم نے بالکل درست کہا کہ بشر بن منصور نے سفیان سے اسی طرح روایت نقل کی ہے جس طرح تم نے بیان کیا مگر فریق ثانی کی طرف سے اگر سفیان کے اکثر شاگردوں نے ایک روایت بیان کی ہو اور بشر بن منصور جیسا راوی دوسرے شاگردوں کے خلاف روایت کر رہا ہو تو تم فریق ثانی کی بشر بن منصور والی روایت کو کبھی قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہو گے بلکہ ایسی روایت بیان کرنے والے کو حدیث سے جاہل و ناواقف قرار دو گے تو جو چیز اپنے حق میں قبول نہیں کرتے دوسروں کے حق میں وہ کیوں استعمال کرتے ہو کیا یہ ظلم نہیں اور کھلی زیادتی نہیں۔ میرے اس کلام سے ہرگز یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ میں (نعوذ باللہ) ان روات پر الزام لگا رہا ہوں اور اس قسم کی بات کو میں طعن شمار بھی نہیں کرتا بلکہ اس سے مقصود یہ ظاہر کرنا ہے کہ فریق اوّل نے جو کچھ کہا ہے یہ اس کے اپنے بیان کا لازمہ ہے۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت ثابت ہو جائے کہ ولی کے بغیر نکاح درست نہیں تو پھر بھی فریق اوّل کے لئے استدلال کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ اس کے معنی میں کئی احتمالات ہیں: نمبر ①: ولی سے قریب ترین عصبہ مراد ہے جیسا کہ تم نے مراد لیا ہے۔ نمبر ②: ولی سے عورت کا مرد رشتہ دار

مراد ہو خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہو یا نہ ہو اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے اس آدمی کا قول بالکل درست ہے جس کے ہاں عورت اپنا نکاح نہیں کر سکتی اگر چہ ولی اسے اس بات کی اجازت بھی دے اور نہ ہی وہ کسی دوسرے کا نکاح کر سکتی ہے کیونکہ ولایت نکاح صرف مردوں کو حاصل ہوتی ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس سلسلہ میں روایت ہے۔

جواب: یہ بات بالکل درست ہے کہ بشر بن منصور نے سفیان سے اسی طرح روایت نقل کی ہے جس طرح تم نے بیان کیا مگر فریق ثانی کی طرف سے اگر سفیان کے اکثر شاگردوں نے ایک روایت بیان کی ہو اور بشر بن منصور جیسا راوی دوسرے شاگردوں کے خلاف روایت کر رہا ہو تو تم فریق ثانی کی بشر بن منصور والی روایت کو کبھی قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے بلکہ ایسی روایت بیان کرنے والے کو حدیث سے جاہل و ناواقف قرار دو گے تو جو چیز اپنے حق میں قبول نہیں کرتے دوسروں کے حق میں وہ کیوں استعمال کرتے ہو کیا یہ ظلم اور کھلی زیادتی نہیں۔

معذرت: میرے اس کلام سے ہرگز یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ میں (نعوذ باللہ) ان روات پر الزام لگا رہا ہوں اور اس قسم کی بات کو میں طعن شمار بھی نہیں کرتا بلکہ اس سے مقصود یہ ظاہر کرنا ہے کہ فریق اوّل نے جو کچھ کہا ہے یہ اس کے اپنے بیان کا لازمہ ہے۔

بر سبیل اعتراف: میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت ثابت ہو جائے کہ ولی کے بغیر نکاح درست نہیں تو پھر بھی فریق اوّل کے لئے استدلال کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ اس کے معنی میں کئی احتمالات ہیں۔

احتمال نمبر ①: ولی سے قریب ترین عصبہ مراد ہے جیسا کہ تم نے مراد لیا ہے۔

نمبر ②: ولی سے عورت کا مرد رشتہ دار مراد ہو خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہو یا نہ ہو اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے اس آدمی کا قول بالکل درست ہے جس کے ہاں عورت اپنا نکاح نہیں کر سکتی اگر چہ ولی اسے اس بات کی اجازت بھی دے اور نہ ہی وہ کسی دوسرے کا نکاح کر سکتی ہے کیونکہ ولایت نکاح صرف مردوں کو حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ اس روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے واضح ہوتا ہے۔

۴۱۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِي قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَنْكَحَتْ رَجُلًا مِنْ بَنِي أَخِيهَا جَارِيَةً مِنْ بَنِي أَخِيهَا فَضَرَبَتْ بَيْنَهُمَا بِسِتْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَتْ ، حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا النِّكَاحُ ، أَمَرَتْ رَجُلًا فَأَنْكَحَ ، ثُمَّ قَالَتْ : لَيْسَ إِلَى النِّسَاءِ النِّكَاحُ . وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا قَوْلُهُ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ أَنْ يَكُونَ الْوَلِيُّ هُوَ الَّذِي إِلَيْهِ وِلَايَةُ الْبُضْعِ مِنْ وَالِدِ الصَّغِيرَةِ ، أَوْ مَوْلَى الْأَمَةِ أَوْ بَالِغَةٍ حُرَّةٍ لِنَفْسِهَا .فَيَكُونُ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَعْقِدَ نِكَاحًا عَلَى بُضْعٍ إِلَّا وَلِيُّ ذٰلِكَ الْبُضْعِ، وَهٰذَا جَائِزٌ فِي اللُّغَةِ ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ . فَقَالَ قَوْمٌ :وَلِيُّ الْحَقِّ ، هُوَ

الَّذِی لَهُ الْحَقُّ ، فَإِذَا كَانَ مَنْ لَهُ الْحَقُّ يُسَمَّى وَلِيًّا ، كَانَ مَنْ لَهُ الْبُضْعُ أَيْضًا يُسَمَّى وَلِيًّا لَهُ. فَلَمَّا احْتَمَلَ مَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ هٰذِهِ التَّأْوِيْلَاتِ ، انْتَفٰى أَنْ يُصْرَفَ إِلٰى بَعْضِهَا دُوْنَ بَعْضٍ ، إِلَّا بِدَلَالَةٍ تَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ ، إِمَّا مِنْ كِتَابٍ وَإِمَّا مِنْ سُنَّةٍ ، وَإِمَّا مِنْ إِجْمَاعٍ وَاحْتَجَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا ،

۴۱۸۳: عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے کسی بھتیجے اور بھتیجی کا باہم نکاح کیا تو انہوں نے ان دونوں کے درمیان پردہ ڈال کر گفتگو کی یہاں تک کہ جب نکاح کے سوا کوئی بات باقی نہ رہی تو ایک مرد کو حکم دیا چنانچہ اس نے نکاح کر دیا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا عورتوں کو نکاح کر کے دینے کا کوئی اختیار نہیں۔ سے مراد وہ ہے جس کو ولایت بضع حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً چھوٹی بچی کے لئے والد یا لونڈی کے لئے اس کا مالک یا بالغہ حرہ بذات خود۔ پس اس احتمال کے مطابق مطلب یہ ہوا کہ بضع کا عقد نکاح صرف وہی کر سکتا ہے جس کو بضع کی ولایت حاصل ہوگی اور لغوی اعتبار سے ولایت کا یہ معنی درست ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے فلیملل ولیه بالعدل پس چاہئے کہ اس کا ولی انصاف سے لکھوائے۔ ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ ولی حق اس کو کہا جاتا ہے جو صاحب حق ہو اب اس اطلاق کے مطابق جب صاحب حق کو بھی ولی کہا جا سکتا ہے تو جس کو ولایت بضعہ حاصل ہو اس کو تو بدرجہ اولیٰ ولی کہا جائے گا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جب لا نکاح الا بولی میں ولی کا لفظ ان تمام معانی کا احتمال رکھتا ہے تو کسی ایک معنی کو ترک کر کے دوسرا معنی اس وقت تک نہیں لے سکتے جب تک قرآن مجید' سنت و اجماع سے اس پر دلیل نہ پائی جاتی ہو۔ جو حضرات نکاح کو ولی کے بغیر جائز قرار نہیں دیتے ان کی دلیل اس روایت سے بھی ہے۔

نمبر ③: ولی سے مراد وہ ہے جس کو ولایت بضع حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً چھوٹی بچی کے لئے والد یا لونڈی کے لئے اس کا مالک یا بالغہ حرہ بذات خود۔ پس اس احتمال کے مطابق مطلب یہ ہوا کہ بضع کا عقد نکاح صرف وہی کر سکتا ہے جس کو بضع کی ولایت حاصل ہوگی اور لغوی اعتبار سے ولایت کا یہ معنی درست ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے فلیملل ولیه بالعدل پس چاہئے کہ اس کا ولی انصاف سے لکھوائے۔

ایک جماعت کا قول: یہ کہ ولی حق اس کو کہا جاتا ہے جو صاحب حق ہو اب اس اطلاق کے مطابق جب صاحب حق کو بھی ولی کہا جا سکتا ہے تو جس کو ولایت بضعہ حاصل ہو اس کو تو بدرجہ اولیٰ ولی کہا جائے گا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ جب لا نکاح الا بولی میں ولی کا لفظ ان تمام معانی کا احتمال رکھتا ہے تو ان میں سے کسی ایک احتمال کو مراد لینے کے لئے کتاب وسنت اجماع کی دلیل ہونا ضروری ہے۔

ایک اور روایت سے فریق اوّل کا استدلال:

۴۱۸۴: بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ .ح

۴۱۸۴: محمد بن سعید نے شریک سے نقل کی۔

۴۱۸۵: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا الْحِمَّانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنِ ابْنِ أَخِيْ مَعْقِلٍ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أُخْتَهٗ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ ، فَطَلَّقَهَا ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ، فَأَبٰى عَلَيْهِ مَعْقِلٌ ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ . قَالُوْا :فَلَمَّا أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلِيَّهَا بِتَرْكِ عَضْلِهَا دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ إِلَيْهِ عَقْدَ نِكَاحِهَا وَكَانَ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا -قَدْ يَحْتَمِلُ مَا قَالُوْا ، وَيَحْتَمِلُ غَيْرَ ذٰلِكَ .يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ عَضْلُ مَعْقِلٍ كَانَ تَزْهِيْدَهٗ لِأُخْتِهٖ فِي الْمُرَاجَعَةِ ، فَتَقِفُ عِنْدَ ذٰلِكَ ، فَأُمِرَ بِتَرْكِ ذٰلِكَ .فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، نَظَرْنَا فِيْمَا سِوَاهَا، هَلْ نَجِدُ فِيْهِ شَيْئًا يَدُلُّ عَلَى الْحُكْمِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، كَيْفَ هُوَ ؟ .

۴۱۸۵: حمانی نے شریک سے معقل کے بھتیجے نے معقل بن یسار سے روایت نقل کی ہے کہ ان کی بہن ایک شخص کے نکاح میں تھیں اس نے اس کو طلاق دی (پھر عدت کے اندر) رجوع کا ارادہ کیا معقل نے انکار کر دیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ "فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن اذا تراضوا بینھم بالمعروف" اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ولی کو حکم فرمایا کہ وہ ان عورتوں کو نکاح سے نہ روکیں تو اس سے یہ بات خود ثابت ہوگئی کہ دوسرا عقد کا ولی وہی ہے جس نے پہلا نکاح کر کے دیا۔ اس آیت میں دو احتمال ہیں۔ نمبر ①: وہی احتمال ہے جس کا تذکرہ فریق اوّل نے کیا ہے۔ نمبر ②: دوسرا احتمال یہ ہے کہ معقل کا روکنا اس بات سے تھا کہ انہوں نے اس کے رجوع کرنے سے بے رغبتی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ وہ اس بے توجہی کو چھوڑ دیں بلکہ اس میں دلچسپی لے کر اس کا نکاح کر دیں۔

حاصل کلام یہ ہے اس روایت میں فریق اوّل کے لئے کوئی دلیل میسر نہیں ہو سکتی تو اب ہم دیگر روایات پر نگاہ ڈالتے ہیں جو اس باب میں کسی بات کے فیصلہ پر دلالت کرنے والی ہوں کہ کیا ہے؟

مندرجہ روایات ملاحظہ ہوں:

۴۱۸۶: فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا ، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا ، وَاِذْنُهَا صِمَاتُهَا .

۴۱۸۶: نافع بن جبیر بن مطعم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حقدار ہے اور باکرہ عورت سے اس کے نفس کے متعلق اجازت لی جائے گی اور اس کی اجازت خاموشی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی النکاح باب۲۵' ترمذی فی النکاح باب۱۸' ابن ماجه فی النکاح باب۱۱' دارمی فی النکاح باب۱۳' موطا مالك فی النکاح ٤' مسند احمد ۲۱۹/۱' ۲۶۱' ۳٤٥' ۳۵۵' ۳٦۲۔

۴۱۸۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۱۸۷: قعنبی نے مالک سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔

۴۱۸۸: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ : ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. فَبَيَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِقَوْلِهٖ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا اَنَّ اَمْرَهَا فِيْ تَزْوِيْجِ نَفْسِهَا اِلَيْهَا لَا اِلٰى وَلِيِّهَا ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا .

۴۱۸۸: عبداللہ بن عبداللہ بن موہب نے نافع بن جبیر سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت اسی طرح نقل کی ہے۔اس روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد: الایم احق بنفسها من ولیها سے یہ بات واضح فرمادی کہ بیوہ عورت کو نکاح کے سلسلہ میں اختیار ہے ولی کو اختیار نہیں ہے اور اس مفہوم پر دلالت کرنے والی مزید روایات یہ ہیں۔

حاصل روایات : اس روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد الایم احق بنفسها من ولیها سے یہ بات واضح فرمادی کہ بیوہ عورت کو نکاح کے سلسلہ میں اختیار ہے ولی کو اختیار نہیں ہے اور اس مفہوم پر دلالت کرنے والی مزید روایات یہ ہیں۔

۴۱۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ : اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ . ح .

۴۱۸۹: یزید بن ہارون نے حماد بن سلمہ سے روایت کی ہے۔

۴۱۹۰: وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ . ح .

۴۱۹۰: موسیٰ بن اسماعیل نے حماد بن سلمہ سے روایت نقل کی ہے۔

۴۱۹۱: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ أَيْضًا ، قَالَ :ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَا :ثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَعْدَ وَفَاةِ أَبِي سَلَمَةَ ، فَخَطَبَنِي إِلَى نَفْسِي .فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِي شَاهِدًا ، فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْهُمْ شَاهِدٌ وَلَا غَائِبٌ يَكْرَهُ ذٰلِكَ .قَالَتْ :قُمْ يَا عُمَرُ ، فَزَوِّجِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَتَزَوَّجَهَا . فَكَانَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهَا إِلَى نَفْسِهَا ، فَفِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّ الْأَمْرَ فِي التَّزْوِيجِ إِلَيْهَا دُونَ أَوْلِيَائِهَا .فَإِنَّمَا قَالَتْ لَهُ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِي شَاهِدًا قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْهُمْ شَاهِدٌ وَلَا غَائِبٌ يَكْرَهُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ قُمْ يَا عُمَرُ ، فَزَوِّجِ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ . وَعُمَرُ هٰذَا ابْنُهَا ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ طِفْلٌ صَغِيرٌ غَيْرُ بَالِغٍ ، لِأَنَّهَا قَدْ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِنِّي امْرَأَةٌ ذَاتُ أَيْتَامٍ يَعْنِي عُمَرَ ابْنَهَا ، وَزَيْنَبَ بِنْتَهَا وَالطِّفْلُ لَا وِلَايَةَ لَهُ، فَوَلَّتْهُ هِيَ أَنْ يَعْقِدَ النِّكَاحَ عَلَيْهَا ، فَفَعَلَ .فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائِزًا ، وَكَانَ عُمَرُ بِتِلْكَ الْوَكَالَةِ ، قَامَ مَقَامَ مَنْ وَكَّلَهُ.فَصَارَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، كَأَنَّهَا هِيَ عَقَدَتِ النِّكَاحَ عَلَى نَفْسِهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَلَمَّا لَمْ يَنْتَظِرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُضُورَ أَوْلِيَائِهَا ، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ بُضْعَهَا إِلَيْهَا دُونَهُمْ .وَلَوْ كَانَ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ حَقٌّ ، أَوْ أَمْرٌ ، لَمَا أَقْدَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَقٍّ هُوَ لَهُمْ قَبْلَ إِبَاحَتِهِمْ ذٰلِكَ لَهُ.فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ. قِيلَ لَهُ : صَدَقْتَ ، هُوَ أَوْلَى بِهِ مِنْ نَفْسِهِ، يُطِيعُهُ فِي أَكْثَرَ مِمَّا يُطِيعُ فِيهِ نَفْسَهُ، فَأَمَّا أَنْ يَكُونَ هُوَ أَوْلَى بِهِ مِنْ نَفْسِهِ فِي أَنْ يَعْقِدَ عَلَيْهِ عَقْدًا بِغَيْرِ أَمْرِهِ، مِنْ بَيْعٍ ، أَوْ نِكَاحٍ ، أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَلَا ، وَإِنَّمَا كَانَ سَبِيلُهُ فِي ذٰلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَسَبِيلِ الْحُكَّامِ مِنْ بَعْدِهِ، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، لَكَانَتْ وَكَالَةُ عُمَرَ ، إِنَّمَا تَكُونُ مِنْ قِبَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَا مِنْ قِبَلِ أُمِّ سَلَمَةَ ، لِأَنَّهُ هُوَ وَلِيُّهَا .وَلَمَّا لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، وَكَانَتِ الْوَكَالَةُ إِنَّمَا كَانَتْ مِنْ قِبَلِ أُمِّ سَلَمَةَ ، فَعَقَدَ بِهَا النِّكَاحَ ، فَقَبِلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّمَا كَانَ مَلَكَ ذٰلِكَ الْبُضْعَ ، بِتَمْلِيكِ أُمِّ سَلَمَةَ إِيَّاهُ، لَا بِحَقِّ وِلَايَةٍ كَانَتْ لَهُ فِي بُضْعِهَا .أَوَ لَا تَرَى أَنَّهَا قَدْ قَالَتْ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِي شَاهِدًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ شَاهِدٌ وَلَا غَائِبٌ ، يَكْرَهُ ذٰلِكَ . وَلَوْ كَانَ هُوَ أَوْلَى بِهَا مِنْهُمْ لَمْ يَقُلْ لَهَا ذٰلِكَ ،

وَلَقَالَ لَهَا أَنَا وَلِيُّكِ دُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ لَمْ يُنْكِرْ مَا قَالَتْ وَقَالَ لَهَا إِنَّهُمْ لَا يَكْرَهُوْنَ ذٰلِكَ . فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ عَقْدَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا النِّكَاحَ عَلٰى بُضْعِهَا كَانَ جَائِزًا دُوْنَ أَوْلِيَائِهَا ، وَجَبَ أَنْ يُحْمَلَ مَعَانِي الْآثَارِ الَّتِي قَدَّمْنَا ذِكْرَهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى أَيْضًا ، حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ شَيْءٌ مِنْهَا وَلَا يَتَنَافٰى وَلَا يَخْتَلِفَ .وَأَمَّا النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْمَرْأَةَ قَبْلَ بُلُوْغِهَا ، يَجُوْزُ أَمْرُ وَالِدِهَا عَلَيْهَا فِيْ بُضْعِهَا وَمَالِهَا ، فَيَكُوْنُ الْعَقْدُ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ إِلَيْهِ لَا إِلَيْهَا ، وَحُكْمُهُ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ، حُكْمٌ وَاحِدٌ غَيْرُ مُخْتَلِفٍ ، فَإِذَا بَلَغَتْ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ وِلَايَتَهُ عَلٰى مَالِهَا قَدْ ارْتَفَعَتْ .وَأَنَّ مَا كَانَ إِلَيْهِ مِنَ الْعَقْدِ عَلَيْهَا فِيْ مَالِهَا فِيْ صِغَرِهَا ، قَدْ عَادَ إِلَيْهَا ، فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْعَقْدُ عَلٰى بُضْعِهَا يَخْرُجُ ذٰلِكَ مِنْ يَدِ أَبِيْهَا بِبُلُوْغِهَا .فَيَكُوْنُ مَا كَانَ إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ قَبْلَ بُلُوْغِهَا ، قَدْ عَادَ إِلَيْهَا ، وَيَسْتَوِي حُكْمُهَا فِيْ مَالِهَا وَفِيْ بُضْعِهَا بَعْدَ بُلُوْغِهَا ، فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ إِلَيْهَا دُوْنَ أَبِيْهَا ، وَيَكُوْنُ حُكْمُهَا مُسْتَوِيًا بَعْدَ بُلُوْغِهَا ، كَمَا كَانَ مُسْتَوِيًا قَبْلَ بُلُوْغِهَا .فَهٰذَا حُكْمُ النَّظَرِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَيْضًا ، إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ :إِنْ زَوَّجَتِ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا مِنْ غَيْرِ كُفْءٍ فَلِوَلِيِّهَا فَسْخُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا ، وَكَذٰلِكَ إِنْ قَصَّرَتْ فِيْ مَهْرِهَا ، فَتَزَوَّجَتْ بِدُوْنِ مَهْرِ مِثْلِهَا ، فَلِوَلِيِّهَا أَنْ يُخَاصِمَ فِيْ ذٰلِكَ ، حَتّٰى يَلْحَقَ بِمَهْرِ مِثْلِ نِسَائِهَا .وَقَدْ كَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ كَانَ يَقُوْلُ :إِنَّ بُضْعَ الْمَرْأَةِ إِلَيْهَا الْوَلَاءُ فِيْ عَقْدِ النِّكَاحِ عَلَيْهِ لِنَفْسِهَا ، دُوْنَ وَلِيِّهَا .يَقُوْلُ :إِنَّهُ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ أَنْ يَعْتَرِضَ عَلَيْهَا فِيْ نُقْصَانِ مَا تَزَوَّجَتْ عَلَيْهِ، عَنْ مَهْرِ مِثْلِهَا ، ثُمَّ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ هٰذَا كُلِّهِ إِلٰى قَوْلِ مَنْ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ. وَقَوْلُهُ الثَّانِيْ هٰذَا، قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ .

۴۱۹۱: ثابت نے عمر بن ابی سلمہ سے اور انہوں نے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ کی وفات کے بعد میرے ہاں تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ نکاح کا پیغام دیا میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اولیاء میں سے کوئی یہاں موجود نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے حاضر و غائب کوئی بھی اس کو ناپسند نہ کرے گا تو اس پر حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے عمر کو فرمایا اے عمر اٹھو اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا نکاح کر دو چنانچہ عمر نے ان کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا۔ اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذاتی طور پر ان کو پیغام نکاح دیا یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ نکاح کے معاملہ کا اختیار عورت کو

حاصل ہے اس کے اولیاء کو نہیں۔ چنانچہ جب امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ گزارش کی کہ میرے اولیاء میں سے کوئی بھی یہاں موجود نہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان میں سے کوئی حاضر و غائب اس بات کو ناپسند نہ کرے گا اس کے بعد امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے عمر کو فرمایا اے عمر اٹھو! اور حضور علیہ السلام کے ساتھ میرا نکاح کر دو اور یہ عمر رضی اللہ عنہ امّ سلمہ کے بیٹے تھے اور وہ ان دنوں ابھی بالغ بھی نہ تھے کیونکہ اسی روایت میں یہ بات بھی موجود ہے کہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں ایسی عورت ہوں جس کے یتیم بچے ہیں یعنی عمر اور زینب اور بچوں کو ولایت حاصل نہیں ہوتی لیکن اس کے باوجود انہوں نے عمر بن سلمہ کو نکاح کرنے کا اختیار دیا۔ چنانچہ انہوں نے نکاح کر دیا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو جائز قرار دیا۔ پس عمر بن سلمہ اس نکاح میں وکیل کے قائم مقام قرار پائے تو گویا حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اپنا نکاح خود کیا آپ ﷺ کا اس کے کسی ولی کا انتظار نہ کرنا۔ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ امّ سلمہ اپنی بضع کی خود مالک تھیں ان کے ولی مالک نہ تھے اور اگر اس سلسلہ میں ان ولیاء کا کوئی حق یا اختیار ہوتا تو جناب رسول اللہ ﷺ ان اولیاء کی اجازت سے پہلے ان کے حق پر اقدام نہ فرماتے۔ کیا اس بات پر تم نے غور نہیں کیا کہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میرا کوئی ولی یہاں موجود نہیں تو آپ نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے کوئی بھی حاضر و غائب اس نکاح کو ناپسند نہ کرے گا۔ تو اگر جناب نبی اکرم ﷺ ان اولیاء سے زیادہ ولایت رکھتے تو یہ بات نہ فرماتے بلکہ اس طرح فرماتے کہ تمہارا ولی میں ہوں۔ وہ نہیں ہیں۔ لیکن آپ نے حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی بات کا انکار نہیں فرمایا اور ان کے جواب میں یہ فرمایا کہ تمہارے اولیاء اس کو ناپسند نہ کریں گے۔ آثار کے معانی کی تصحیح کے لحاظ سے تو یہ وضاحت ہے پس جب یہ بات ثابت ہو چکی کہ حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح اولیاء کے بغیر اجازت جائز تھا تو ضروری ہے کہ جن روایات کو فریق اوّل نے) شروع میں ذکر کیا ہے ان کے معانی کو بھی اس پر محمول کیا جائے تاکہ ان روایات میں تضاد و اختلاف اور منافات نہ رہے۔ اس مسئلہ پر غور و فکر کا تقاضا یہ ہے کہ ہم نے عورت کے بارے میں دیکھا کہ بلوغت سے پہلے اس کے بضع اور مال میں اس کے والد کو ولایت حاصل ہوتی ہے اور اس وقت عقد کا اختیار مکمل طور پر باپ کو حاصل ہوتا ہے نابالغہ کے ہاتھ میں نہیں ہوتا۔ اس سلسلہ میں تمام معاملات کا حکم ایک ہی ہوتا ہے اس میں اختلاف نہیں ہوتا پھر جب وہ بالغ ہو جاتی ہے تو اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس کے مال سے باپ کی ولایت اٹھ جاتی ہے اور اس کے مال کا عقد جو بچپن کی وجہ سے باپ کے اختیار میں تھا اب اس کی طرف لوٹ آتا ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ عقد بضع بھی اسی طرح ہو کہ بالغ ہونے کی وجہ سے باپ کے ہاتھ سے نکل جائے اور بلوغت سے پہلے جو اختیار والد کو حاصل تھا اب اس لڑکی کی طرف لوٹ آئے اور بلوغت کے بعد اس کے مال اور بضع کے سلسلہ میں اس کا حکم برابر ہو پس یہ اختیار خود اسے حاصل ہوگا والد کو نہیں اور جس طرح بلوغت سے پہلے اس کا حکم (مال و بضع) میں یکساں تھا بلوغت کے بعد بھی برابر ہو نظر کے اعتبار سے اس باب کا یہی حکم ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک

ہے البتہ وہ اتنی بات مزید فرماتے ہیں کہ اگر عورت غیر کفو میں خود اپنا نکاح کرے تو ولی کو فسخ کا حق حاصل ہے اسی طرح اگر مہر کم رکھا جائے اور مہر مثل سے کم پر نکاح کرے تو ولی اس سلسلے میں مخاصمت کر سکتا ہے اس وقت تک وہ جھگڑا کر سکتا ہے یہاں تک کہ اس کا مہر اس کی ہم مثل لڑکیوں کے برابر ہو جائے۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ عورت کو اپنے بضع کی ولایت اپنا نکاح کرنے کے سلسلہ میں حاصل ہے پھر اگر وہ مہر مثل سے کم پر نکاح کر لیتی ہے تو ولی کو اعتراض کا حق حاصل نہیں ہے پھر انہوں نے اپنے اس قول سے رجوع کر کے ان لوگوں کے قول کو اختیار کر لیا جو لانکاح الا بولی کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا کے قائل ہیں۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی انہی کے موافق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

تخریج: مسند احمد ۲۸/٤۔

حاصل روایات: اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذاتی طور پر ان کو پیغام نکاح دیا یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ نکاح کے معاملہ کا اختیار عورت کو حاصل ہے اس کے اولیاء کو نہیں۔ چنانچہ جب امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ گزارش کی کہ میرے اولیاء میں سے کوئی بھی یہاں موجود نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان میں سے کوئی حاضر و غائب اس بات کو ناپسند نہ کرے گا اس کے بعد امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے عمر کو فرمایا اے عمر اٹھو! اور حضور علیہ السلام کے ساتھ میرا نکاح کر دو اور یہ عمر رضی اللہ عنہ امّ سلمہ کے بیٹے تھے اور وہ ان دنوں ابھی بالغ بھی نہ تھے کیونکہ اسی روایت میں یہ بات بھی موجود ہے کہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں ایسی عورت ہوں جس کے یتیم بچے ہیں یعنی عمر اور زینب اور بچوں کو ولایت حاصل نہیں ہوتی لیکن اس کے باوجود انہوں نے عمر بن سلمہ کو نکاح کرنے کا اختیار دیا۔ چنانچہ انہوں نے نکاح کر دیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جائز قرار دیا۔

پس عمر بن سلمہ اس نکاح میں وکیل کے قائم مقام قرار پائے تو گویا حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا نکاح خود کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے کسی ولی کا انتظار نہ کرنا۔ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ امّ سلمہ اپنی بضع کی خود مالک تھیں ان کے ولی مالک نہ تھے اور اگر اس سلسلہ میں ان ولیاء کا کوئی حق یا اختیار ہوتا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اولیاء کی اجازت سے پہلے ان کے حق کا اقدام نہ فرماتے۔

سوال: اس مقام پر ایک سوال ذہن میں ابھرتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر مؤمن پر اس کے اپنے نفس سے زیادہ حق والے ہیں۔

جواب: تمہاری یہ بات بالکل درست ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق مسلمانوں کی جان سے بھی زیادہ ہے اور ہر مؤمن اپنی بات کی نسبت آپ کی بات کو زیادہ مانتا ہے مگر آپ کے اولیٰ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کسی کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح یا خرید و فروخت کر سکتے ہیں اس سلسلہ میں آپ کا معاملہ وہی ہے جو آپ کے بعد والے حکام کا ہے اور اگر یہ بات اسی طرح ہوتی (جس طرح تم نے سمجھی) تو حضرت عمر بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی وکالت جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوتی حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے نہ

ہوتی کیونکہ آپ ہی امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ولی ہوتے حالانکہ بات اس طرح نہیں اور یہ وکالت حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے تھی تو انہوں نے نکاح کیا اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نکاح کو قبول فرمایا تو یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی ملکیت بضع ان کے مالک بنانے سے حاصل ہوئی اس وجہ سے نہیں کہ آپ کو سب مؤمنوں پر حق ولایت حاصل تھا۔

کیا اس بات پر تم نے غور نہیں کیا کہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میرا کوئی ولی یہاں موجود نہیں تو آپ نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے کوئی بھی حاضر و غائب اس نکاح کو ناپسند نہ کرے گا۔ تو اگر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان اولیاء سے زیادہ ولایت رکھتے تو یہ بات نہ فرماتے بلکہ اس طرح فرماتے کہ تمہارا ولی میں ہوں۔ وہ نہیں ہیں۔ لیکن آپ نے حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی بات کا انکار نہیں فرمایا اور ان کے جواب میں یہ فرمایا کہ تمہارے اولیاء اس کو ناپسند نہ کریں گے۔

آثار کے معانی کی تصحیح کے لحاظ سے تو یہ وضاحت ہے پس جب یہ بات ثابت ہو چکی کہ حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح اولیاء کے بغیر اجازت جائز تھا تو ضروری ہے کہ جن روایات کو فریق اوّل نے) شروع میں ذکر کیا ہے ان کے معانی کو بھی اس پر محمول کیا جائے تاکہ ان روایات میں تضاد اور اختلاف اور منافات نہ رہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اس مسئلہ پر غور و فکر کا تقاضا یہ ہے کہ ہم نے عورت کے بارے میں دیکھا کہ بلوغت سے پہلے اس کے بضع اور مال میں اس کے والد کو ولایت حاصل ہوتی ہے اور اس وقت عقد کا اختیار مکمل طور پر باپ کو حاصل ہوتا ہے نابالغہ کے ہاتھ میں نہیں ہوتا۔ اس سلسلہ میں تمام معاملات کا حکم ایک ہی ہوتا ہے اس میں اختلاف نہیں ہوتا پھر جب وہ بالغ ہو جاتی ہے تو اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس کے مال سے باپ کی ولایت اٹھ جاتی ہے اور اس کے مال کا عقد جو بچپن کی وجہ سے باپ کے اختیار میں تھا اب اس کی طرف لوٹ آتا ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ عقد بضع بھی اسی طرح ہو کہ بالغ ہونے کی وجہ سے باپ کے ہاتھ سے نکل جائے اور بلوغت سے پہلے جو اختیار والد کو حاصل تھا اب اس لڑکی کی طرف لوٹ آئے اور بلوغت کے بعد اس کے مال اور بضع کے سلسلہ میں اس کا حکم برابر ہو پس یہ اختیار خود اسے حاصل ہوگا والد کو نہیں اور جس طرح بلوغت سے پہلے اس کا حکم (مال و بضع) میں یکساں تھا بلوغت کے بعد بھی برابر ہو نظر کے اعتبار سے اس باب کا یہی حکم ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے البتہ وہ اتنی بات مزید فرماتے ہیں کہ اگر عورت غیر کفو میں خود اپنا نکاح کرے تو ولی کو فسخ کا حق حاصل ہے اسی طرح اگر مہر کم رکھا جائے اور مہر مثل سے کم پر نکاح کرے تو ولی اس سلسلے میں مخاصمت کر سکتا ہے اس وقت تک وہ جھگڑا کر سکتا ہے یہاں تک کہ اس کا مہر اس کی ہم مثل لڑکیوں کے برابر ہو جائے۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ عورت کو اپنے بضع کی ولایت اپنا نکاح کرنے کے سلسلہ میں حاصل ہے پھر اگر وہ مہر مثل سے کم پر نکاح کر لیتی ہے تو ولی کو اعتراض کا حق حاصل نہیں ہے پھر انہوں نے اپنے اس قول سے رجوع کر کے ان لوگوں

کے قول کو اختیار کر لیا جو لا نکاح الا بولی کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا کے قائل ہیں۔امام محمد رحمہ اللہ کا قول بھی انہی کے موافق ہے۔واللہ اعلم بالصواب۔

بَابُ الرَّجُلِ يُرِيْدُ تَزَوُّجَ الْمَرْأَةِ هَلْ يَحِلُّ لَهُ النَّظْرُ اِلَيْهَا أَمْ لَا ؟

جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو کیا اسے پہلے دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟

خلاصۃ المرام: اس میں علماء کے دو قول ہیں:

نمبر ①: نکاح کرنا چاہتا ہو تو عادۃ اعضا ظاہرہ پر ایک نظر ڈالنا درست ہے۔جمہور علماء ائمہ اربعہ کا یہی قول ہے۔

نمبر ②: مطلقاً ممنوع ہے نہ نکاح کے لئے نہ غیر کے لئے اس کو علماء حدیث کی ایک جماعت نے اختیار کیا ہے۔

(نخبۃ الافکار ج ۷)

فریق اوّل کا موقف: یہ ہے اگر کسی عورت سے نکاح کا ارادہ ہو تو اسے نکاح کی غرض سے دیکھنے میں حرج نہیں اس کا ثبوت مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

۴۱۹۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ الْحَنَّاطُ ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ ، عَنْ عَمِّهِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ يُطَارِدُ ثُبَيْتَةَ بِنْتَ الضَّحَّاكِ فَوْقَ إِجَارٍ لَهَا بِبَصْرَةَ ، طَرْدًا شَدِيْدًا .فَقُلْتُ :أَتَفْعَلُ هٰذَا، وَأَنْتَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : اِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا أُلْقِيَ فِيْ قَلْبِ امْرِءٍ خِطْبَةُ امْرَأَةٍ ، فَلَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ اِلَيْهَا .

۴۱۹۲: حجاج بن ارطاۃ نے محمد بن سلیمان بن ابی حثمہ سے انہوں نے اپنے چچا سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ بصرہ میں اپنی ایک کھلی چھت سے ثبیتہ بنت ضحاک کو خوب غور سے دیکھ رہے ہیں میں نے کہا آپ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہوتے ہوئے ایسا کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب کسی شخص کے دل میں کسی عورت کے نکاح کا خیال ڈال دیا جائے تو اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

تخریج : ابن ماجه فی النکاح باب ۹' مسند احمد ۴۹۳/۳' ۲۲۵/۴۔

اللغات: اجارہ۔ وہ چھت جس کے اطراف میں منڈیر نہ ہو۔ نطارد طرداً۔ خوب غور سے دیکھنا۔

۴۱۹۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيْسٰى، عَنْ مُوْسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ ، وَكَانَ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً ، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا إِذَا كَانَ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِلْخِطْبَةِ وَإِنْ كَانَتْ لَا تَعْلَمُ .

۴۱۹۳: موسیٰ بن عبداللہ بن یزید نے ابوحمید رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی وہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص عورت کو پیغام نکاح دے تو وہ اس کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اس کا یہ دیکھنا صرف نکاح کے لئے ہو۔ اگرچہ اس عورت کو معلوم نہ ہو۔

۴۱۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ ، فَقَدَرَ عَلٰى أَنْ يَرٰى مِنْهَا مَا يُعْجِبُهُ، فَلْيَفْعَلْ قَالَ جَابِرٌ : فَلَقَدْ خَطَبْتُ امْرَأَةً مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ ، فَكُنْتُ أَتَخَبَّأُ أَيْ : أَخْتَفِيْ فِيْ أُصُوْلِ النَّخْلِ ، حَتّٰى رَأَيْتُ مِنْهَا بَعْضَ مَا يُعْجِبُنِيْ فَخَطَبْتُهَا ، فَتَزَوَّجْتُهَا .

۴۱۹۴: عمرو بن سعد بن معاذ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو پیغام نکاح دے اور اس کو پسند والے حصہ (چہرہ وغیرہ) دیکھنے کی بساط ہو تو دیکھ لے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے بنی سلمہ کی ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا میں کھجور کے درختوں کی جڑوں میں چھپ گیا یہاں تک کہ میں نے اس کا بعض پسند آنے والا حصہ دیکھ لیا تو میں نے منگنی کو پختہ کر کے اس سے نکاح کر لیا۔

تخریج : ابو داؤد فی النکاح باب۱۸، بنحوہ، ترمذی فی النکاح باب۵، مسند احمد ۳۳۴/۳، ۳۶۰۔

۴۱۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ ، قَالَ : ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ الْيَشْكُرِيُّ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِيْ أَعْيُنِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا يَعْنِي الصِّغَرَ .

۴۱۹۵: ابوحازم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے انصار کی ایک عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے دیکھ لو۔ اس لئے کہ انصار کی عورتوں کی آنکھوں میں کوئی چیز یعنی چھوٹا پن پایا

جاتا ہے۔

تخریج: مسلم فی النکاح ۷۵/۷۴' مسند احمد ۲۷۶/۲' ۲۹۹۔

۴۱۹۶: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِی ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَحْوَلُ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ أَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا .

۴۱۹۶: بکر بن عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے دیکھ لو یہ دائمی تعلق کے لئے زیادہ مناسب ہے۔

تخریج: ترمذی فی النکاح باب۵' نسائی فی النکاح باب۱۷' ماجه فی النکاح باب۹' دارمی فی النکاح باب۵' مسند احمد ۴' ۲۴۶/۲۴۵۔

۴۱۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ :خَطَبْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا ؟ فَقُلْتُ لَا .فَقَالَ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ إِبَاحَةُ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِ الْمَرْأَةِ ،لِمَنْ أَرَادَ نِكَاحَهَا ، فَذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ قَوْمٌ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ لِمَنْ أَرَادَ نِكَاحَ الْمَرْأَةِ ، وَلَا لِغَيْرِ مَنْ أَرَادَ نِكَاحَهَا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ زَوْجًا لَهَا أَوْ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهَا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

۴۱۹۷: بکر بن عبداللہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے میں نے ایک عورت کو پیغام نکاح بھیجا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اسے دیکھ لیا ہے میں نے نفی میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا اس کو دیکھ لو یہ تمہارے مابین دائمی موافقت کے لئے زیادہ مناسب ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو آدمی کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو وہ اس کے چہرے کو دیکھ سکتا ہے یہ مذکورہ بالا آثار انہی کی دلیل ہیں۔دوسرے فریق نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ عورت کے چہرہ وغیرہ کو نکاح کا ارادہ ہو یا نہ ہو کسی صورت دیکھنا جائز نہیں بس خاوند اور ذی رحم محرم کو اس کے مقامات زینت کا دیکھنا درست ہے فریق ثانی نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

تخریج: سابقہ روایت ۴۱۹۷ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات کا حاصل یہ ہے کہ جو آدمی کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو وہ اس کے چہرے کو دیکھ سکتا ہے یہ مذکورہ بالا آثار انہی کی دلیل ہیں۔

فریق ثانی: عورت کے چہرہ وغیرہ کو نکاح کا ارادہ ہو یا نہ ہو کسی صورت دیکھنا جائز نہیں بس خاوند اور ذی رحم محرم کو اس کے مقامات زینت کا دیکھنا درست ہے فریق ثانی نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

۴۱۹۸: بِمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانَ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ سَلْمَةَ بْنِ أَبِيْ طُفَيْلٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ اِنَّ لَكَ كَنْزًا فِي الْجَنَّةِ ، وَاِنَّكَ ذُو قَرْنَيْهَا فَلَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ ، فَاِنَّمَا لَكَ الْأُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْأُخْرٰى .

۴۱۹۸: سلمہ بن ابی طفیل نے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے علی! جنت میں تمہارے لئے ایک خزانہ ہے اور تم اس کے دونوں کناروں کے مالک ہو۔ تم ایک نظر کے بعد دوسری نظر مت ڈالو۔ بیشک تمہارے لئے پہلی بار (اچانک دیکھنے سے جو پڑ جائے دیکھنا مقصود نہ ہو جائز ہے) ہے اور دوسری بار تمہارے لئے (جائز و درست) نہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی النکاح باب۴۳' ترمذی فی الادب باب۲۸' دارمی فی الرقاق باب۳' مسند احمد ۵' ۳۵۳/۳۵۱' ۳۵۱۔

۴۱۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَامّ ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَسَّانٍ ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ ، وَأَبُوْ شِهَابٍ ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ ، عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفَجْأَةِ قَالَ : اِصْرِفْ بَصَرَكَ .

۴۱۹۹: ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک پڑ جانے والی نگاہ کے متعلق سوال کیا تو فرمایا اپنی نظر پھیر لو (دوسری بار مت دیکھو)

تخریج : مسلم فی الادب ۴۵' ابو داؤد فی النکاح باب۴۳' ترمذی فی الادب باب۲۸' دارمی فی الاستیذاء باب۱۵' مسند احمد ۳۵۸/۴' ۳۶۱۔

۴۲۰۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ يُوْنُسَ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۴۲۰۰: خصیب بن ناصح نے وہیب سے انہوں نے یونس سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۲۰۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ : ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُوْنُسَ ، فَذَكَرَ

بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۲۰۱: اسماعیل بن علیہ نے یونس سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۴۲۰۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ أَبِىْ رَبِيْعَةَ الْإِيَادِيِّ ، عَنْ أَبِىْ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ رَفَعَهُ مِثْلَهٗ. يَعْنِىْ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ ، فَإِنَّمَا لَكَ الْأُوْلٰى ، وَلَيْسَتْ لَكَ الثَّانِيَةُ .

۴۲۰۲: ابو ربیعہ ایادی نے ابو بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح مرفوع روایت نقل کی ہے یعنی جناب رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ اے علی رضی اللہ عنہ ایک بار نظر پڑ جانے کے بعد دوبارہ نظر نہ ڈالو۔ بلاشبہ تمہارے لئے پہلی نظر (جائز) ہے اور دوسری تمہارے لئے (جائز) نہیں ہے۔

۴۲۰۳: وَحَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ أَبِىْ رَبِيْعَةَ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّظْرَةُ الْأُوْلٰى لَكَ ، وَالْآخِرَةُ عَلَيْكَ . قَالُوْا :فَلَمَّا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّظْرَةَ الثَّانِيَةَ ، لِأَنَّهَا تَكُوْنُ بِاخْتِيَارِ النَّاظِرِ ، وَخَالَفَ بَيْنَ حُكْمِهَا وَبَيْنَ حُكْمِ مَا قَبْلَهَا ، إِذَا كَانَتْ بِغَيْرِ اخْتِيَارٍ مِنَ النَّاظِرِ ، دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهٗ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى وَجْهِ الْمَرْأَةِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا مِنَ النِّكَاحِ أَوِ الْحُرْمَةِ ، مَا لَا يُحَرِّمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهَا .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِىْ ذٰلِكَ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، أَنَّ الَّذِىْ أَبَاحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْآثَارِ الْأُوَلِ ، هُوَ النَّظَرُ لِلْخِطْبَةِ لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ ، فَذٰلِكَ نَظَرٌ بِسَبَبٍ هُوَ حَلَالٌ .أَلَا تَرٰى أَنَّ رَجُلًا لَوْ نَظَرَ إِلٰى وَجْهِ امْرَأَةٍ ، لَا نِكَاحَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا ، لِيَشْهَدَ عَلَيْهَا ، وَلِيَشْهَدَ لَهَا أَنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ .فَكَذٰلِكَ إِذَا نَظَرَ إِلٰى وَجْهِهَا لِيَخْطُبَهَا ، كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا لَهٗ أَيْضًا .فَأَمَّا الْمَنْهِيُّ عَنْهُ فِىْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ ، وَجَرِيْرٍ ، وَبُرَيْدَةَ ، رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ ، فَذٰلِكَ لِغَيْرِ الْخِطْبَةِ ، وَلِغَيْرِ مَا هُوَ حَلَالٌ ، فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ مُحَرَّمٌ .وَقَدْ رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِىْ نَظَرِ الرَّجُلِ إِلٰى صَدْرِ الْمَرْأَةِ الْأَمَةِ ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهَا أَنَّ ذٰلِكَ لَهٗ جَائِزٌ حَلَالٌ ، لِأَنَّهٗ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلٰى ذٰلِكَ مِنْهَا ، لِيَبْتَاعَهَا لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ .وَلَوْ نَظَرَ إِلٰى ذٰلِكَ مِنْهَا ، لَا لِيَبْتَاعَهَا ، وَلٰكِنْ لِغَيْرِ ذٰلِكَ ، كَانَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَرَامًا .فَكَذٰلِكَ نَظَرُهٗ إِلٰى وَجْهِ الْمَرْأَةِ إِنْ كَانَ فَعَلَ ذٰلِكَ لِمَعْنًى هُوَ حَلَالٌ ، فَذٰلِكَ غَيْرُ مَكْرُوْهٍ لَهٗ ، وَإِنْ كَانَ فَعَلَهٗ لِمَعْنًى هُوَ عَلَيْهِ حَرَامٌ ، فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ لَهٗ وَإِذَا ثَبَتَ أَنَّ النَّظَرَ إِلٰى وَجْهِ الْمَرْأَةِ لِيَخْطُبَهَا حَلَالٌ ، خَرَجَ بِذٰلِكَ حُكْمُهٗ مِنْ حُكْمِ الْعَوْرَةِ وَلِأَنَّا رَأَيْنَا مَا هُوَ

عَوْرَةٌ لَا يُبَاحُ لِمَنْ أَرَادَ نِكَاحَهَا النَّظَرُ إِلَيْهَا .أَلَا تَرَى أَنَّ مَنْ أَرَادَ نِكَاحَ امْرَأَةٍ ، فَحَرَامٌ عَلَيْهِ النَّظَرُ إِلَى شَعْرِهَا ، وَإِلَى صَدْرِهَا ، وَإِلَى مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنْ ذَلِكَ فِي بَدَنِهَا ، كَمَا يَحْرُمُ ذَلِكَ مِنْهَا ، عَلَى مَنْ لَمْ يُرِدْ نِكَاحَهَا .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِهَا ، حَلَالٌ لِمَنْ أَرَادَ نِكَاحَهَا ، ثَبَتَ أَنَّهُ حَلَالٌ أَيْضًا لِمَنْ لَمْ يُرِدْ نِكَاحَهَا ، إِذَا كَانَ لَا يَقْصِدُ بِنَظَرِهِ ذَلِكَ لِمَعْنًى هُوَ عَلَيْهِ حَرَامٌ .وَقَدْ قِيلَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا إِنَّ ذَلِكَ الْمُسْتَثْنَى ، هُوَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ ، فَقَدْ وَافَقَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا التَّأْوِيلَ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هَذَا التَّأْوِيلِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، كَمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ بِذَلِكَ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدٍ .وَهَذَا كُلُّهُ، قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ.

۴۲۰۳: ابو ربیعہ نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی نظر تمہارے لئے (جائز) ہے اور دوسری نظر تم پر (گناہ) ہے۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری نظر کو حرام قرار دیا کیونکہ وہ دیکھنے والے کے اختیار سے ہوتی ہے اور اس کے اور پہلی اچانک پڑنے والی نظر کے حکم میں فرق کیا جبکہ پہلی نظر دیکھنے والے کے اختیار سے نہ ہو تو یہ اس بات کی کھلی دلالت ہے کہ جب تک کسی مرد اور عورت کے مابین نکاح یا اسی طرح کی حرمت والا رشتہ نہ ہو جس کی وجہ سے دیکھنا حرام نہیں تو اس کی طرف دیکھنا جائز نہیں۔ مذکورہ بالا روایات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات کو مباح اور جائز قرار دیا وہ منگنی کے سلسلہ میں دیکھنا ہے اس کے علاوہ نہیں اور یہ حلال سبب کی بناء پر دیکھنا ہے اس کی نظیر ملاحظہ ہو کہ اگر کوئی شخص کسی عورت کو جو اس کے نکاح میں نہیں اس کے خلاف یا حق میں گواہی دینے کے لئے اس کو دیکھے تو یہ جائز ہے بالکل اسی طرح یہاں بھی اگر منگنی کرنے کی نیت رکھتا ہو اور اس غرض سے دیکھے تو یہ بھی جائز ہے (کیونکہ حلال غرض ہے) حضرت علی، حضرت جریر، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں جس دیکھنے کی ممانعت مذکور ہے وہ منگنی اور کسی دوسری حلال غرض کے لئے نہیں بلکہ اس کے علاوہ ہے پس مکروہ اور حرام ہے۔ ذرا فقہاء کرام کے طرز عمل کو ملاحظہ فرمائیں کہ وہ مرد کے لئے ایسی لونڈی کے سینے کو دیکھنا جائز قرار دیتے ہیں جس کو خریدنے کا ارادہ ہو اور یہ اس لئے جائز ہے کہ وہ اسے خریدنا چاہتا ہے کسی اور مقصد کے لئے نہیں اور اگر وہ اسے خریدنے کے علاوہ دیکھے تو یہ دیکھنا حرام ہے۔ بالکل اسی طرح اگر کسی جائز غرض کے لئے کسی عورت کے چہرے کو دیکھے تو یہ اس کے لئے مکروہ (تحریمی) نہیں اور اگر کسی حرام غرض کے پیش نظر دیکھے تو یہ حرام ہے۔ پس جب ثابت ہو گیا کہ عورت سے منگنی کے لئے اس کے چہرہ کی طرف دیکھنا جائز ہے تو اس سے وہ (چہرہ) حکم ستر سے نکل گیا۔

نیز ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جو شخص نکاح کا ارادہ کرے وہ بھی عورت کے ستر کی طرف نہیں دیکھ سکتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو تو اس پر اس عورت کے بالوں اور اس کے سینے اور اس کے نیچے کے بدن کی طرف دیکھنا حرام ہے جیسا کہ یہ اس شخص کے لئے حرام و ممنوع ہیں جو نکاح کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ جب ثابت ہو چکا کہ نکاح کا ارادہ کرنے والے کے لئے عورت کے چہرے کی طرف نگاہ حلال ہے تو ثابت ہو گیا کہ اس شخص کے لئے بھی دیکھنا حلال ہے جو نکاح کا ارادہ نہ رکھتا ہو جبکہ اس کا مقصد کسی حرام کام کا ارتکاب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا...... کہ وہ عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر وہ جو اس میں سے ظاہر ہو۔ تو وہ جس کا یہاں استثناء کیا گیا وہ چہرہ اور ہتھیلیاں ہیں تو اس سے یہ تاویل اس حدیث کے موافق ہو گئی۔ اس تاویل کو امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے جیسا کہ سلیمان بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے امام محمد رحمہ اللہ سے اس کو نقل کیا ہے۔ یہ سب امام ابوحنیفہ، ابویوسف اور محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

فریق ثانی کا طریق استدلال: جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری نظر کو حرام قرار دیا کیونکہ وہ دیکھنے والے کے اختیار سے ہوتی ہے اور اس کے اور پہلی اچانک پڑنے والی نظر کے حکم میں فرق کیا جبکہ پہلی نظر دیکھنے والے کے اختیار سے نہ ہو تو یہ اس بات کی کھلی دلالت ہے کہ جب تک کسی مرد اور عورت کے مابین نکاح یا اسی طرح کی حرمت والا رشتہ نہ ہو جس کی وجہ سے دیکھنا حرام نہیں تو اس کی طرف دیکھنا جائز نہیں۔

فریق اوّل کی طرف سے اس استدلال کا جواب: مذکورہ بالا روایات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات کو مباح اور جائز قرار دیا وہ منگنی کے سلسلہ میں دیکھنا ہے اس کے علاوہ نہیں اور یہ حلال سبب کی بناء پر دیکھنا ہے اس کی نظیر ملاحظہ ہو کہ اگر کوئی شخص کسی عورت کو جو اس کے نکاح میں نہیں اس کے خلاف یا حق میں گواہی دینے کے لئے اس کو دیکھے تو یہ جائز ہے بالکل اسی طرح یہاں بھی اگر منگنی کرنے کی نیت رکھتا ہو اور اس غرض سے دیکھے تو یہ بھی جائز ہے (کیونکہ حلال غرض ہے) حضرت علیؓ حضرت جریرؓ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں جس دیکھنے کی ممانعت مذکور ہے وہ منگنی اور کسی دوسری حلال غرض کے لئے نہیں بلکہ اس کے علاوہ ہے پس مکروہ اور حرام ہے۔

ذرا فقہاء کرام کے طرز عمل کو ملاحظہ فرمائیں کہ وہ مرد کے لئے ایسی لونڈی کے سینے کو دیکھنا جائز قرار دیتے ہیں جس کو خریدنے کا ارادہ ہو اور یہ اس لئے جائز ہے کہ وہ اسے خریدنا چاہتا ہے کسی اور مقصد کے لئے نہیں اور اگر وہ اسے خریدنے کے علاوہ دیکھے تو یہ دیکھنا حرام ہے۔ بالکل اسی طرح اگر کسی جائز غرض کے لئے کسی عورت کے چہرے کو دیکھے تو یہ اس کے لئے مکروہ (تحریمی) نہیں اور اگر کسی حرام غرض کے پیش نظر دیکھے تو یہ حرام ہے۔

پس جب ثابت ہو گیا کہ عورت سے منگنی کے لئے اس کے چہرہ کی طرف دیکھنا جائز ہے تو اس سے وہ (چہرہ) حکم ستر سے نکل گیا۔ نیز ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جو شخص نکاح کا ارادہ کرے وہ بھی عورت کے ستر کی طرف نہیں دیکھ سکتا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو تو اس پر اس عورت کے بالوں اور اس کے سینے اور اس کے

نیچے کے بدن کی طرف دیکھنا حرام ہے جیسا کہ یہ اس شخص کے لئے حرام وممنوع ہیں جو نکاح کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔

حاصل کلام یہ ہے کہ جب ثابت ہو چکا کہ نکاح کا ارادہ کرنے والے کے لئے عورت کے چہرے کی طرف نگاہ حلال ہے تو ثابت ہو گیا کہ اس شخص کے لئے بھی دیکھنا حلال ہے جو نکاح کا ارادہ نہ رکھتا ہو جبکہ اس کا مقصد کسی حرام کام کا ارتکاب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ **ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا۔ الایہ** کہ وہ عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر وہ جو اس میں سے ظاہر ہو۔ تو وہ جس کا یہاں استثناء کیا گیا وہ چہرہ اور ہتھیلیاں ہیں تو اس سے یہ تاویل اس حدیث کے موافق ہو گئی۔

اس تاویل کو امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے جیسا کہ سلیمان بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے امام محمد رحمہ اللہ سے اس کو نقل کیا ہے۔

یہ سب امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

تخریج: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنی عادت کے خلاف راجح مذہب کے دلائل کو پہلے بیان کیا پھر مرجوح کے دلائل اور ان کے جوابات اور فریق اوّل کی وجہ ترجیح بیان کی ان کا اپنا رجحان مسلک اوّل کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

بَابُ التَّزْوِيجِ عَلٰى سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ

قرآن مجید کی کسی سورت کے بدلے نکاح

خلاصۃ المرام:

نمبر①: اس مسئلہ میں علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ قرآن مجید، نماز اور سورۃ کی تعلیم کے بدلے نکاح درست ہے اس کو امام شافعی احمد وظاہریہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر②: ائمہ احناف اور امام مالک واحمد کی صحیح روایت یہ ہے کہ قرآن مجید کی کوئی سورۃ یا احکام حلال وحرام یہ مال نہیں اس لئے نکاح درست نہیں اگر کیا تو مہر مثل لازم ہوگا (نکاح کے اندر بلا ذکر مہر نکاح بالاتفاق درست عدم ذکر میں مہر مثل لازم ہے)۔

(نخب الافکار ج ۷)

فریق اوّل: کہ قرآن مجید، نماز اور سورۃ کی تعلیم کو مہر قرار دیا جا سکتا ہے جس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۴۲۰۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِیْ حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ ، فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيْلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا إِيَّاهُ؟ فَقَالَ: مَا

عِنْدِیْ اِلَّا اِزَارِیْ هٰذَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ أَعْطَيْتَهَا اِيَّاهُ، جَلَسْتَ لَا اِزَارَ لَكَ، فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ: لَا أَجِدُ شَيْئًا، قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمَ حَدِيْدٍ قَالَ: فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ فَقَالَ: نَعَمْ، سُوْرَةُ كَذَا، وَسُوْرَةُ كَذَا، السُّوَرُ سَمَّاهَا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجْتُكَ بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

۴۲۰۴: ابوحازم نے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کیا وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک شخص کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں تو اسے میرے نکاح میں دے دیں۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس کا مہر ادا کرنے کے لئے تیرے پاس کچھ ہے اس نے عرض کیا میرے پاس صرف یہ تہبند ہے آپ نے فرمایا اگر یہ تہبند اسے دے دے گا تو تو بلا ازار بیٹھ رہے گا پس کچھ تلاش کرو۔ اس نے عرض کیا کہ مجھے تو کچھ بھی میسر نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا تلاش کرو اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی کیوں نہ ہو۔

راوی کہتے ہیں کہ اس نے تلاش کیا مگر کچھ نہ پایا تو اسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس قرآن مجید میں سے کچھ (یاد) ہے تو اس نے جواب دیا فلاں فلاں سورت' ان سورتوں کا نام لیا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس کا نکاح اس کے ساتھ اس قرآن مجید کے بدلے کر دیا جو تمہیں یاد ہے۔

تخریج : بخاری فی النکاح باب ۳۲' ۴۰' مسلم فی النکاح ۷۶' ابو داؤد فی النکاح باب ۳۰' ترمذی فی النکاح ۲۳' نسائی فی النکاح باب ۶۹' مسند احمد ۳۳۶/۵۔

۴۲۰۵: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَدْ أَنْكَحْتُكَ مَعَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

۴۲۰۵: ابوحازم نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔ البتہ اس میں یہ الفاظ ہیں میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ اس قرآن کے بدلے کر دیا جو تمہارے ساتھ ہے یعنی یاد ہے۔

تخریج : بخاری فی النکاح باب ۵۰' نسائی فی النکاح باب ۴۱' موطا مالک فی النکاح ۸' مسند احمد ۳۳۰/۵۔

۴۲۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامِ الرُّعَيْنِيُّ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. قَالَ اللَّيْثُ: لَا يَجُوْزُ هٰذَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يُزَوِّجَ

بِالْقُرْآنِ. قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ التَّزْوِيْجَ عَلَى سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ مُسَمَّاةٍ ، جَائِزٌ ، وَقَالُوْا مَعْنَى ذٰلِكَ ، عَلَى أَنْ يُعَلِّمَهَا تِلْكَ السُّوْرَةَ ، وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :مَنْ تَزَوَّجَ عَلَى ذٰلِكَ ، فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ ، وَهُوَ فِيْ حُكْمِ مَنْ لَمْ يُسَمِّ مَهْرًا ، فَلَهَا مَهْرُ مِثْلِهَا ، إِنْ دَخَلَ بِهَا ، أَوْ مَاتَا ، أَوْ مَاتَ أَحَدُهُمَا ، وَإِنْ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، فَلَهَا الْمُتْعَةُ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى ، أَنَّ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ سَهْلٍ ، مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجْتُكَ عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ أَنَّ حَمْلَ ذٰلِكَ عَلَى الظَّاهِرِ ، وَكَذٰلِكَ مَذْهَبُ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى فِيْ غَيْرِ هٰذَا، فَذٰلِكَ عَلَى السُّوْرَةِ ، لَا عَلَى تَعْلِيْمِهَا ، وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى السُّوْرَةِ ، فَهُوَ عَلَى حُرْمَتِهَا ، وَلَيْسَتْ مِنَ الْمَهْرِ فِيْ شَيْءٍ ، كَمَا تَزَوَّجَ أَبُو طَلْحَةَ، أُمَّ سُلَيْمٍ عَلَى إِسْلَامِهِ .

۴۲۰۶: ہشام بن سعد نے ابو حازم سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام لیث رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد قرآن مجید کے بدلے نکاح کرنا جائز نہیں۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ قرآن مجید کی کسی مقررہ سورت کے بدلے نکاح کرنا جائز ہے وہ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کو وہ سورت سکھائے انہوں نے مذکورہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔ مگر دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جو شخص قرآن مجید کے بدلے نکاح کرے تو نکاح جائز ہو جائے گا لیکن اس کا حکم اس شخص کا ہے جس نے مہر مقرر نہ کیا ہو۔تو اس عورت کے لئے مہر مثلی ہے اگر اس نے اس سے جماع کر لیا یا دونوں مر گئے یا ان میں سے ایک کا انتقال ہو گیا اور اگر اس نے جماع سے پہلے طلاق دے دی تو اس عورت کے لئے کپڑوں کا جوڑا بطور متعہ ہوگا۔دوسرے فریق کی فریق اوّل کے خلاف حجت یہ ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تیرا نکاح قرآن پاک کے بدلے کیا جو تجھے یاد ہے۔اگر اس کو ظاہر پر محمول کیا جائے جیسا کہ فریق اوّل کا اس کے علاوہ میں قول ہے تو پھر اس سے سورۃ مراد ہوگی اس کی تعلیم مراد نہ ہوگی اور اگر اس سے سورت مراد لی جائے تو پھر اس کی تعظیم مقصود ہے اس کا مہر ہونا مراد نہیں جیسا کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم سے ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے نکاح کیا (مطلب یہ ہوا کہ چونکہ تمہیں قرآن پاک یاد ہے پس اس فضیلت کی وجہ سے تیرا نکاح اس سے کرتا ہوں) روایت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ یہ ہے:

تشریح امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ قرآن مجید کی کسی مقررہ سورت کے بدلے نکاح کرنا جائز ہے وہ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کو وہ سورت سکھائے انہوں نے مذکورہ بالا روایت سے استدلال کیا

ہے۔مگر دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جو شخص قرآن مجید کے بدلے نکاح کرے تو نکاح جائز ہو جائے گا لیکن اس کا حکم وہی ہے کہ جس نے مہر مقرر نہ کیا ہو۔تو اس عورت کے لئے مہر مثلی ہے اگر اس نے اس سے جماع کر لیا یا دونوں مر گئے یا ان میں سے ایک کا انتقال ہو گیا اور اگر اس نے جماع سے پہلے طلاق دے دی تو اس عورت کے لئے کپڑوں کا جوڑا بطور متعہ ہوگا۔

فریق ثانی کی دلیل: فریق اوّل کے خلاف حجت یہ ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیرا نکاح قرآن پاک کے بدلے کیا جو تجھے یاد ہے۔اگر اس کو ظاہر پر محمول کیا جائے جیسا کہ فریق اوّل کا اس کے علاوہ میں قول ہے تو پھر اس سے سورۃ مراد ہوگی اس کی تعلیم مراد نہ ہوگی اور اگر اس سے سورت مراد لی جائے تو پھر اس کی تعظیم مقصود ہے اس کا مہر ہونا مراد نہیں جیسا کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیمؓ سے ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے نکاح کیا (مطلب یہ ہوا کہ چونکہ تمہیں قرآن پاک یاد ہے پس اس فضیلت کی وجہ سے تیرا نکاح اس سے کرتا ہوں)۔

روایت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ یہ ہے:

۴۲۰۷: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ الْفَوْزِیُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِیْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ تَزَوَّجَ أُمَّ سُلَيْمٍ عَلَى اِسْلَامِهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَحَسَّنَهُ . فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الْاِسْلَامُ مَهْرًا فِی الْحَقِيْقَةِ ، وَاِنَّمَا مَعْنٰى تَزَوَّجَهَا عَلٰى اِسْلَامِهٖ، أَیْ تَزَوَّجَهَا لِاِسْلَامِهٖ، وَقَدْ زَادَ بَعْضُهُمْ فِیْ حَدِيْثِ أَنَسٍ هٰذَا .قَالَ أَنَسٌ وَاللّٰهِ مَا كَانَ لَهَا مَهْرًا غَيْرُهُ .فَمَعْنٰى ذٰلِكَ -عِنْدَنَا -وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ، أَیْ :مَا أَرَادَتْ مِنْهُ مَهْرًا غَيْرَهٗ، فَكَذٰلِكَ مَعْنٰى حَدِيْثِ سَهْلٍ فِی الْمَرْأَةِ الَّتِیْ ذَكَرْنَا .وَمِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ ، أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى أَنْ يُؤْكَلَ بِالْقُرْآنِ ، أَوْ يُتَعَوَّضَ بِهٖ شَیْءٌ مِنْ أُمُوْرِ الدُّنْيَا .

۴۲۰۷: ابوبکر بن عبیداللہ بن انس نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیمؓ سے ان کے اسلام کی وجہ سے نکاح کیا تو میں نے یہ بات جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کی تو آپ نے اس کی تحسین فرمائی۔پس یہ اسلام حقیقت میں مہر نہ تھا۔تزوجھا علی اسلامہ کا مطلب یہ ہے کہ ام سلیم سے ابو طلحہ کی شادی ان کے اسلام کی وجہ سے ہوئی بعض محدثین نے اس روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم ام سلیم کا اس کے علاوہ کوئی مہر نہ تھا۔تو اب ہمارے ہاں اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ام سلیم نے اس کے علاوہ ان سے کسی مہر کا مطالبہ ہی نہ کیا واللہ اعلم۔اسی طرح سہل والی روایت میں جس عورت کا تذکرہ ہوا اس روایت کا مطلب بھی یہی ہے۔فریق ثانی کا کہنا یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے بدلے کھانے

اوراس کاعوض دنیوی مفادکی صورت میں حاصل کرنے سے منع کیا ہے جیسا کہ اس روایت میں مذکور ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۰۶/۳ '۱۸۱۔

پس یہ اسلام حقیقت میں مہر نہ تھا۔ تزوجها علی اسلامه کا مطلب یہ ہے کہ ام سلیم سے ابوطلحہ کی شادی ان کے اسلام کی وجہ سے ہوئی بعض محدثین نے اس روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم ام سلیم کا اس کے علاوہ کوئی مہر نہ تھا۔ تو اب ہمارے ہاں اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ام سلیم نے اس کے علاوہ ان سے کسی مہر کا مطالبہ ہی نہ کیا واللہ اعلم۔ اسی طرح سہل والی روایت میں جس عورت کا تذکرہ ہوا اس روایت کا مطلب بھی یہی ہے۔

فریق ثانی کی دلیل: یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے بدلے کھانے اور اس کا عوض دنیوی مفاد کی صورت میں حاصل کرنے سے منع کیا ہے جیسا کہ اس روایت میں مذکور ہے۔

۴۲۰۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ دِيْنَارٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ نَسِيٍّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ عُبَادَةَ قَالَ : كُنْتُ أُعَلِّمُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْقُرْآنَ ، فَأَهْدَى اِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا ، عَلٰى أَنْ أَقْبَلَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ أَرَدْتَ أَنْ يُطَوِّقَكَ اللّٰهُ بِهَا طَوْقًا مِنَ النَّارِ ، فَاقْبَلْهَا

۴۲۰۸: اسود بن ثعلبہ نے عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں اہل صفہ میں سب سے زیادہ قرآن مجید کا ماہر تھا ان میں سے ایک آدمی نے مجھے کمان بطور ہدیہ دی کہ میں اس کو اللہ تعالیٰ کی خاطر قبول کروں تو میں نے اس بات کا تذکرہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کا طوق ڈالے تو اسے قبول کرلو۔

تخریج : مسند احمد ۳۱۵/۵۔

۴۲۰۹: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ ، عَنْ أَبِيْ سَلَّامٍ ، عَنْ أَبِيْ رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ الْاَنْصَارِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اقْرَئُوْا الْقُرْآنَ وَلَا تَغْلُوْا فِيْهِ، وَلَا تَجْفُوَا عَنْهُ، وَلَا تَأْكُلُوْا بِهٖ ، وَلَا تَسْتَكْثِرُوْا بِهٖ

۴۲۰۹: ابوراشد حبرانی نے عبدالرحمن بن شبل انصاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا قرآن مجید پڑھو مگر اس میں غلو نہ کرو اور نہ اس سے بے رخی اختیار کرو اور نہ اس کو کھانے کا ذریعہ بناؤ اور نہ اس سے مال میں کثرت کے طالب بنو۔

تخریج : مسند احمد ۴۲۸/۳' ٤٤٤۔

۴۲۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ .ح .

۴۲۱۰: ابان بن یزید نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۲۱۱: وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ ، مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :ثَنَا أَبَانٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى ، قَالَ :ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي حَدِيثِهِ، عَنْ زَيْدٍ ، وَقَالَ :ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا زَيْدٌ ثُمَّ اجْتَمَعَا جَمِيعًا فَقَالَا :عَنْ أَبِي سَلَامٍ ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اقْرَئُوا الْقُرْآنَ وَلَا تَغْلُوا فِيهِ وَلَا تَأْكُلُوا بِهِ . فَحَظَرَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَعَوَّضُوا بِالْقُرْآنِ شَيْئًا مِنْ عِوَضِ الدُّنْيَا .فَعَارَضَ ذٰلِكَ مَا حَمَلَ عَلَيْهِ الْمُخَالِفُ مَعْنَى الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ ، لَوْ ثَبَتَ أَنَّ مَعْنَاهُ كَذٰلِكَ ، وَلَمْ يَثْبُتْ ذٰلِكَ ، إِذْ كَانَ يَحْتَمِلُ تَأْوِيلُهُ بِمَا وَصَفْنَا .وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَيْضًا مَعْنًى آخَرَ ، وَهُوَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَبَاحَ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِلْكَ الْبُضْعِ بِغَيْرِ صَدَاقٍ ، وَلَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ غَيْرِهِ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ قَدْ كَانَ مِمَّا خَصَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ أَنْ يُمَلِّكَ غَيْرَهُ مَا كَانَ لَهُ تَمَلُّكُهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ فَيَكُونُ ذٰلِكَ خَاصًّا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ اللَّيْثُ .وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَ إِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ ، فَزَوِّجْنِيهَا . فَكَانَ هٰذَا مَا ذُكِرَ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيثِ ، وَلَمْ يُذْكَرْ فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَهَا فِي نَفْسِهَا ، وَلَا أَنَّهَا قَالَتْ لَهُ زَوِّجْنِي مِنْهُ . فَدَلَّ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ تَزْوِيجُهُ إِيَّاهَا مِنْهُ لَا بِقَوْلٍ تَأْتِي بِهِ بَعْدَ قَوْلِهَا قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ وَإِنَّمَا هُوَ بِقَوْلِهَا الْأَوَّلِ وَلَمْ تَكُ قَالَتْ لَهُ قَدْ جَعَلْتُ لَكَ أَنْ تَهَبَنِي لِمَنْ شِئْتَ بِالْهِبَةِ الَّتِي لَا تُوجِبُ مَهْرًا ، جَازَ النِّكَاحُ وَقَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ الْهِبَةَ خَالِصَةٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ اخْتِصَاصِ اللّٰهِ تَعَالَى إِيَّاهُ بِهَا دُونَ الْمُؤْمِنِينَ .غَيْرَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا خَالِصَةً لَكَ أَيْ :بِلَا مَهْرٍ ، وَجَعَلُوا الْهِبَةَ نِكَاحًا لِغَيْرِهِ، يُوجِبُ الْمَهْرَ وَقَالَ آخَرُونَ خَالِصَةً لَكَ أَيْ إِنَّ الْهِبَةَ تَكُونُ لَكَ نِكَاحًا ، وَلَا تَكُونُ نِكَاحًا لِغَيْرِكَ .فَلَمَّا كَانَتِ الْمَرْأَةُ الْمَذْكُورُ أَمْرُهَا فِي حَدِيثِ سَهْلٍ ، مَنْكُوحَةً بِهِبَتِهَا نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا ، ثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ النِّكَاحَ

خَاصٌّ كَمَا قَالَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلَى ذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَعَ مَا ذَكَرْنَا فِي الْحَدِيْثِ سُؤَالٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا أَنْ يُزَوِّجَهَا مِنْهُ، وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ يُنْقَلْ إِلَيْنَا فِي ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ .قِيْلَ لَهُ :وَكَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا غَيْرَ السُّوْرَةِ ، وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ يُنْقَلْ إِلَيْنَا فِي الْحَدِيْثِ فَإِنْ حَمَلْتَ الْحَدِيْثَ عَلَى ظَاهِرِهِ عَلَى مَا تَذْهَبُ إِلَيْهِ أَنْتَ ، لَزِمَكَ مَا ذَكَرْنَا ، مِنْ أَنَّ ذٰلِكَ النِّكَاحَ كَانَ بِالْهِبَةِ الَّتِي وَصَفْنَا. وَإِنْ حَمَلْتَ ذٰلِكَ عَلَى التَّأْوِيْلِ عَلَى مَا وَصَفْتُ ، فَلِغَيْرِكَ أَنْ يُحَمِّلَهُ أَيْضًا مِنَ التَّأْوِيْلِ عَلَى مَا ذَكَرْنَا ، ثُمَّ لَا تَكُوْنُ أَنْتَ بِتَأْوِيْلِكَ أَوْلَى مِنْهُ بِتَأْوِيْلِهِ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا النِّكَاحَ إِذَا وَقَعَ عَلَى مَهْرٍ مَجْهُوْلٍ ، لَمْ يَثْبُتِ الْمَهْرُ ، وَرُدَّ حُكْمُ الْمَرْأَةِ إِلَى حُكْمِ مَنْ لَمْ يُسَمِّ لَهَا مَهْرًا ، فَاحْتِيْجَ إِلَى أَنْ يَكُوْنَ الْمَهْرُ مَعْلُوْمًا ، كَمَا تَكُوْنُ الْأَثْمَانُ فِي الْبِيَاعَاتِ مَعْلُوْمَةً ، وَكَمَا تَكُوْنُ الْأُجْرَةُ فِي الْإِجَارَاتِ مَعْلُوْمَةً. وَكَانَ الْأَصْلُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ، أَنَّ رَجُلًا لَوِ اسْتَأْجَرَ رَجُلًا عَلَى أَنْ يُعَلِّمَهُ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْآنِ سَمَّاهَا بِدِرْهَمٍ ، لَا يَجُوْزُ وَكَذٰلِكَ لَوِ اسْتَأْجَرَهُ عَلَى أَنْ يُعَلِّمَهُ شِعْرًا بِعَيْنِهِ بِدِرْهَمٍ كَانَ ذٰلِكَ غَيْرَ جَائِزٍ أَيْضًا ، لِأَنَّ الْإِجَارَاتِ لَا تَجُوْزُ إِلَّا عَلَى أَحَدِ مَعْنَيَيْنِ .إِمَّا عَلَى عَمَلٍ بِعَيْنِهِ، مِثْلِ غَسْلِ ثَوْبٍ بِعَيْنِهِ، أَوْ عَلَى خِيَاطَتِهِ، أَوْ عَلَى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ لَا بُدَّ فِيْهَا مِنْ أَنْ يَكُوْنَ الْوَقْتُ مَعْلُوْمًا ، أَوِ الْعَمَلُ مَعْلُوْمًا .وَكَانَ إِذَا اسْتَأْجَرَهُ عَلَى تَعْلِيْمِ سُوْرَةٍ ، فَتِلْكَ إِجَارَةٌ لَا عَلَى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ ، وَلَا عَلَى عَمَلٍ مَعْلُوْمٍ ، إِنَّمَا اسْتَأْجَرَهُ عَلَى أَنْ يُعَلِّمَهُ ذٰلِكَ ، وَقَدْ يَتَعَلَّمُ بِقَلِيْلِ التَّعْلِيْمِ وَبِكَثِيْرِهِ، وَفِي قَلِيْلِ الْأَوْقَاتِ وَكَثِيْرِهَا .وَكَذٰلِكَ لَوْ بَاعَهُ دَارَهُ عَلَى أَنْ يُعَلِّمَهُ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْآنِ ، لَمْ يَجُزْ ذٰلِكَ ، لِلْمَعَانِي الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي الْإِجَارَاتِ .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فِي الْإِجَارَاتِ وَالْبِيَاعَاتِ ، وَقَدْ وَصَفْنَا أَنَّ الْمَهْرَ لَا يَجُوْزُ عَلَى أَمْوَالٍ وَلَا عَلَى مَنَافِعَ ، إِلَّا عَلَى مَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ الْبَيْعُ وَالْإِجَارَةُ وَغَيْرُ ذٰلِكَ ، وَكَانَ التَّعْلِيْمُ لَا تُمْلَكُ بِهِ الْمَنَافِعُ وَلَا أَعْيَانُ الْأَمْوَالِ ، ثَبَتَ بِالنَّظَرِ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ لَا يُمْلَكَ بِهِ الْأَبْضَاعُ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ، وَأَبِي يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۴۲۱۱: یحییٰ نے ابن خزیمہ سے اپنی روایت میں عن زید اور ابوداؤد نے اپنی روایت میں حدثنا زید سے روایت ذکر کی ہے پھر دونوں نے ابوسلام سے انہوں نے ابوراشد حبرانی سے انہوں نے عبدالرحمن بن شبلؓ سے روایت کی ہے کہ

جناب رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے قرآن مجید پڑھو اس میں غلو مت کرو اور نہ اس کو کھانے پینے کا ذریعہ بناؤ۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ وہ قرآن مجید کے بدلے میں دنیا کی کوئی چیز حاصل کریں۔
اب یہ روایت فریق اوّل کی مستدل روایت کے خلاف آرہی ہے جبکہ اس کا وہی معنی لیا جائے جو فریق اوّل نے لیا ہے اور اگر اس سے وہ محتمل معنی مراد لیں جو ہم نے لیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے لئے ملک بضع کو بلامہر کے جائز قرار دیا تھا اور آپ کے علاوہ یہ کسی کے لئے جائز نہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وامراۃ مؤمنة ان وهبت نفسها للنبی ان اراد النبی ان یستنکحها خالصة لك من دون المؤمنین** (الاحزاب ۵۰) اور اگر کوئی مؤمنہ عورت اپنا آپ جناب رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کردے اور آپ ﷺ اس سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہوں تو یہ حکم آپ ﷺ کے لئے جائز ہے عام مؤمنوں کے لئے نہیں۔ پس اس بات کا احتمال ہے کہ اس کا تعلق اس معاملے سے ہو جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ خاص کیا ہے مگر کوئی دوسرا شخص بلامہر مالک نہیں بن سکتا تو یہ جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ خاص ہوا جیسا کہ لیث رحمہ اللہ نے فرمایا ہے اور اس کے لئے دلالت روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ اس نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں خود عرض کیا "قد وهبت نفسی لك" اسی گھڑی اس آدمی نے کھڑے ہو کر کہا ان لم یکن لك بها حاجة فزوجنیها" اس روایت میں یہی مذکور ہے اس میں یہ بات مذکور نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے اس کے نفس کے سلسلہ میں مشورہ کیا اور نہ یہ مذکور ہے کہ اس نے خود یہ عرض کیا کہ اس مرد سے میرا نکاح کردیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے جب اس عورت کا نکاح اس شخص سے کیا تو یہ اس عورت کی پہلی بات کی بنیاد پر کیا جو وهبت نفسی لك تھی۔ اس کے بعد اس عورت نے کوئی نئی بات نہیں کی۔ کہ قد جعلت لك ان تهبنی لمن شئت۔ کہ میں نے آپ کو یہ حق دے دیا ہے کہ تم مجھے جس کو چاہو اسے ہبہ کردو جس میں مہر لازم نہ ہوتا ہو تو اس سے وہ نکاح جائز ہوا اور اس پر تو سب کا اتفاق ہے ہبہ تو جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص تھا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ خاص کیا تھا کسی دوسرے مؤمن کے لئے اس کی اجازت نہ تھی۔ البتہ بعض حضرات نے "خالصة لك" کی تفسیر میں یہ فرمایا کہ اس سے مراد مہر کے بغیر ہے اور دوسروں کے لئے انہوں نے ہبہ کو نکاح قرار دیا جس سے مہر لازم ہوتا ہے۔ بعض نے "خالصة لك" کی تفسیر میں فرمایا کہ ہبہ کردینا فقط آپ کے حق میں نکاح ہوگا دوسروں کے حق میں نکاح نہ بنے گا۔
پس جب وہ مذکورہ عورت جس کا تذکرہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی روایت میں موجود ہے جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنے نفس کو ہبہ کردینے سے منکوحہ ہوگئی جیسا کہ ہم نے نقل کیا تو اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ یہ نکاح خاص ہے جیسا کہ اس بات کے قائلین نے فرمایا۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہماری اس مذکورہ گفتگو کے باوجود یہ ممکن ہے کہ اس شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا ہو کہ آپ اس عورت کا اس سے نکاح کردیں اگرچہ یہ بات اس روایت میں تو منقول نہیں تو اس کے جواب میں عرض کریں گے کہ اگر مذکورہ احتمال ہو سکتا ہے تو یہ احتمال بھی ہو

سکتا ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے سورت کے علاوہ مہر مقرر کیا ہو اگرچہ یہ بات اس حدیث میں نقل ہو کر ہم تک نہیں پہنچی۔ (ماهو جوابكم فهو جوابنا) اور اگر اس روایت کو ظاہر پر محمول کرتے ہو جیسا کہ تمہارا مذہب ہے تو تم پر وہ بات لازم آئے گی کہ یہ نکاح ہبہ کی صورت میں ہوا جیسا ہم نے ذکر کیا اور اگر بالفرض تم اس کو اپنی تاویل پر اصرار کرتے ہوئے محمول کرتے ہو تو دوسرے کو بھی تاویل کا حق حاصل ہے۔ جیسا کہ ہم نے تاویل ذکر کردی ہے۔ پھر آخر اس تاویل کے مقابلے میں آپ کی تاویل کو اولیت کیوں کر حاصل ہوگی روایات و آثار کے معانی کی تصحیح کے پیش نظر ہم نے اس بات کا یہ مطلب بیان کر دیا اور اگر آپ نظری اعتبار سے دیکھیں تو ہم عرض کریں گے کہ جب نکاح مہر مجہول پر واقع ہوا ہو اور مہر ثابت نہ ہو رہا ہو تو اس عورت کے مہر کا حکم اس عورت کے حکم کی طرف لوٹایا جاتا ہے جس کا مہر سرے سے مقرر نہ ہوا ہو۔ (اور مہر مثلی پر فیصلہ ہوتا ہے) پس یہاں بھی ضروری ہے کہ مہر معلوم ہو جیسا کہ خرید و فروخت میں قیمت معلوم ہوتی ہے اور جس طرح اجارات میں اجرت طے شدہ ہوتی ہے اور یہ متفق علیہ ضابطہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کے ساتھ اس طرح اجارہ کرے کہ وہ اس کو چند مقررہ دراہم کے بدلے قرآن مجید سکھادے تو یہ جائز نہیں (متاخرین نے تعلیم قرآن کے ضیاع کے خطرے سے تعلیم قرآن پر اجرت کے جواز کا فتویٰ دیا ہے) اسی طرح اگر چند مقررہ دراہم کے بدلے اشعار سکھانے کا اجارہ ہو تو یہ بھی جائز نہیں کیونکہ اجارہ کے جواز کی دو صورتیں ہیں: نمبر ①: کام مقرر ہو مثلاً چند معین کپڑے دھونا یا ان کی سلائی کرنا وغیرہ۔ نمبر ②: وقت و مدت معلوم ہو کہ اتنی مدت میں ہوگا جب تعلیم قرآن پر اجارہ کرے گا تو یہ معلوم وقت کے لئے نہیں بلکہ یہ اجارہ تو صرف اس سورت کے سکھانے کے لئے ہے اور تعلیم حاصل کرنے والا کبھی کم تعلیم حاصل کرتا ہے اور کبھی زیادہ اسی طرح کبھی تھوڑے وقت میں سیکھ لیتا ہے اور کبھی زیادہ وقت میں اور کبھی تھوڑا سکھانے سے زیادہ سیکھ لیتا ہے اور کبھی زیادہ سکھانے سے تھوڑا سا سیکھتا ہے۔ بالکل اسی طرح اگر کسی نے اپنا مکان اس شرط پر فروخت کیا کہ وہ اس کو قرآن مجید کی ایک سورت سکھادے تو یہ اجارہ جائز نہیں کیونکہ اجارہ کی شرائط اس میں مفقود ہیں۔ پس جب عقد نکاح اجارے اور خرید فروخت کی طرح ہے اور ہم بیان کر آئے کہ مہر صرف اس مال یا منافع کی صورت میں جائز ہے جو خرید و فروخت اور اجارے کی صورت میں جائز ہوتا ہے اور تعلیم کے ذریعہ نہ تو منافع کی ملکیت حاصل ہوتی ہے اور نہ کسی چیز کی۔ تو اس پر قیاس سے یہ ثابت ہوا کہ اس تعلیم قرآن سے بضع عورت کی ملکیت بھی ثابت نہیں ہوتی۔ تقاضا قیاس بھی یہی ہے اور ہمارے امام ابوحنیفہ، ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

حاصل روایات: جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ وہ قرآن مجید کے بدلے میں دنیا کی کوئی چیز حاصل کریں۔ اب یہ روایت فریق اوّل کی مستدل روایت کے خلاف آ رہی ہے جبکہ اس کا وہی معنی لیا جائے جو فریق اوّل نے لیا ہے اور اگر اس سے وہ محتمل معنی مراد لیں جو ہم نے لیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے لئے ملک بضع کو بلا مہر کے جائز قرار دیا تھا اور آپ

کے علاوہ یہ کسی کے لئے جائز نہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۚ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (الاحزاب ۵۰) اور اگر کوئی مؤمنہ عورت اپنے آپ جناب رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کر دے اور آپ ﷺ اس سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہوں تو یہ حکم آپ ﷺ کے لئے جائز ہے عام مؤمنوں کے لئے نہیں۔ پس اس بات کا احتمال ہے کہ اس کا تعلق اس معاملے سے ہو جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ خاص کیا ہے مگر کوئی دوسرا شخص بلا مہر مالک نہیں بن سکتا تو یہ جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ خاص ہوا جیسا کہ لیث رحمہ اللہ نے فرمایا ہے اور اس کے لئے دلالت روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ اس نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں خود عرض کیا "قد وهبت نفسي لك" اسی گھڑی اس آدمی نے کھڑے ہو کر کہا ان لم يكن لك بها حاجة فزوجنيها" اس روایت میں یہی مذکور ہے اس میں یہ بات مذکور نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے اس کے نفس کے سلسلہ میں مشورہ کیا اور نہ یہ مذکور ہے کہ اس نے خود یہ عرض کیا کہ اس مرد سے میرا نکاح کر دیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے جب اس عورت کا نکاح اس شخص سے کیا تو یہ اس عورت کی پہلی بات کی بنیاد پر کیا جو وهبت نفسي لك تھی۔ اس کے بعد اس عورت نے کوئی نئی بات نہیں کی۔ کہ قد جعلت لك ان تهبني لمن شئت" کہ میں نے آپ کو یہ حق دے دیا ہے کہ آپ مجھے جسے چاہیں ہبہ کر دیں جس میں مہر لازم نہ ہوتا ہو تو اس سے وہ نکاح جائز ہوا اور اس پر تو سب کا اتفاق ہے ہبہ تو جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص تھا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ خاص کیا تھا کسی دوسرے مؤمن کے لئے اس کی اجازت نہ تھی۔

البتہ بعض حضرات نے "خالصة لك" کی تفسیر میں یہ فرمایا کہ اس سے مراد مہر کے بغیر ہے اور دوسروں کے لئے انہوں نے ہبہ کو نکاح قرار دیا جس سے مہر لازم ہوتا ہے۔

بعض نے "خالصة لك" کی تفسیر میں فرمایا کہ ہبہ کر دینا فقط آپ کے حق میں نکاح ہوگا دوسروں کے حق میں نکاح نہ بنے گا۔ پس جب وہ مذکورہ عورت جس کا تذکرہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی روایت میں موجود ہے جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنے نفس کو ہبہ کر دینے سے منکوحہ ہوگئی جیسا کہ ہم نے نقل کیا تو اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ یہ نکاح خاص ہے جیسا کہ اس بات کے قائلین نے فرمایا۔

ایک اعتراض: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہماری اس مذکورہ گفتگو کے باوجود یہ ممکن ہے کہ اس شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا ہو کہ آپ اس عورت کا اس سے نکاح کر دیں اگرچہ یہ بات اس روایت میں تو منقول نہیں۔

جواب: تو اس کے جواب میں عرض کریں گے کہ اگر مذکورہ احتمال ہو سکتا ہے تو یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے سورت کے علاوہ مہر مقرر کیا ہو اگرچہ یہ بات اس حدیث میں نقل ہو کر ہم تک نہیں پہنچی۔ (ماهو جوابكم فهو جوابنا) اور اگر اس روایت کو ظاہر پر محمول کرتے ہو جیسا کہ تمہارا مذہب ہے تو تم پر وہ بات لازم آئے گی کہ یہ نکاح ہبہ کی صورت میں ہوا جیسا ہم نے ذکر کیا اور اگر بالفرض تم اس کو اپنی تاویل پر اصرار کرتے ہوئے محمول کرتے ہو تو دوسرے کو بھی تاویل کا حق حاصل ہے۔ جیسا کہ ہم نے تاویل ذکر کر دی ہے۔

پھر آخر اس تاویل کے مقابلے میں آپ کی تاویل کو اولیت کیوں کر حاصل ہوگی روایات و آثار کے معانی کی تصحیح کے پیش نظر ہم نے اس باب کا یہ مطلب بیان کر دیا۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اور اگر آپ نظری اعتبار سے دیکھیں تو ہم عرض کریں گے کہ جب نکاح مہر مجہول پر واقع ہوا ہو اور مہر ثابت نہ ہو رہا ہو تو اس عورت کے مہر کا حکم اس عورت کے حکم کی طرف لوٹایا جاتا ہے جس کا مہر سرے سے مقرر نہ ہوا ہو۔ (اور مہر مثلی پر فیصلہ ہوتا ہے) پس یہاں بھی ضروری ہے کہ مہر معلوم ہو جیسا کہ خرید و فروخت میں قیمت معلوم ہوتی ہے اور جس طرح اجارات میں اجرت طے شدہ ہوتی ہے۔

اور یہ متفق علیہ ضابطہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کے ساتھ اس طرح اجارہ کرے کہ وہ اس کو چند مقررہ دراہم کے بدلے قرآن مجید سکھا دے تو یہ جائز نہیں (متاخرین نے تعلیم قرآن کے ضیاع کے خطرے سے تعلیم قرآن پر اجرت کے جواز کا فتویٰ دیا ہے) اسی طرح اگر چند مقررہ دراہم کے بدلے اشعار سکھانے کا اجارہ ہو تو یہ بھی جائز نہیں کیونکہ اجارہ کے جواز کی دو صورتیں ہیں۔

نمبر ①: کام مقرر ہو مثلاً چند معین کپڑے دھونا یا ان کی سلائی کرنا وغیرہ۔

نمبر ②: وقت و مدت معلوم ہو کہ اتنی مدت میں ہوگا جب تعلیم قرآن پر اجارہ کرے گا تو یہ معلوم وقت کے لئے نہیں بلکہ یہ اجارہ تو صرف اس سورت کے سکھانے کے لئے ہے اور تعلیم حاصل کرنے والا کبھی کم تعلیم حاصل کرتا ہے اور کبھی زیادہ اسی طرح کبھی تھوڑے وقت میں سیکھ لیتا ہے اور کبھی زیادہ وقت میں اور کبھی تھوڑا سکھانے سے زیادہ سیکھ لیتا ہے اور کبھی زیادہ سکھانے سے تھوڑا سا سیکھتا ہے۔

بالکل اسی طرح اگر کسی نے اپنا مکان اس شرط پر فروخت کیا کہ وہ اس کو قرآن مجید کی ایک سورت سکھا دے تو یہ اجارہ و بیع جائز نہیں کیونکہ اجارہ کی شرائط اس میں مفقود ہیں۔

پس جب عقد نکاح اجارے اور خرید و فروخت کی طرح ہے اور ہم بیان کر آئے کہ مہر صرف اس مال یا منافع کی صورت میں جائز ہے جو خرید و فروخت اور اجارے کی صورت میں جائز ہوتا ہے اور تعلیم کے ذریعہ نہ تو منافع کی ملکیت حاصل ہوتی ہے اور نہ کسی چیز کی۔ تو اس پر قیاس سے یہ ثابت ہوا کہ اس تعلیم قرآن سے بضع عورت کی ملکیت بھی ثابت نہیں ہوتی۔

تقاضا قیاس بھی یہی ہے اور ہمارے امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُعْتِقُ أَمَتَهُ عَلَى أَنَّ عِتْقَهَا صَدَاقُهَا

کیا آزادی مہر کا بدل بن سکتی ہے؟

لونڈی کو اگر اس شرط پر آزاد کرے کہ اس کی آزادی اس کا مہر بن جائے گی وہ اگر اس سے نکاح کرے گا تو اس پر مہر لازم

نہ ہوگا تو وہی عتق کافی ہوگا اس کو امام ابو یوسف اور سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔ جبکہ اس کے بالمقابل امام ابوحنیفہ' امام زفر' محمد رحمہ اللہ نے آزادی کو مہر تسلیم نہیں کیا بلکہ آزادی کا مہر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص تھا کسی اور کو جائز نہیں۔

۴۲۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :ثَنَا اَبَانُ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَا :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا . قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَعْتَقَ اَمَتَهٗ، عَلٰى اَنَّ عِتْقَهَا صَدَاقُهَا ، جَازَ ذٰلِكَ ، فَاِنْ تَزَوَّجَهَا ، فَلَا مَهْرَ لَهَا غَيْرُ الْعَتَاقِ .وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ ، سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، وَاَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَيْسَ لِاَحَدٍ غَيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اَنْ يَفْعَلَ هٰذَا، فَيَتِمُّ لَهُ النِّكَاحُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ سِوَى الْعَتَاقِ ، وَاِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصًّا ، لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ، جَعَلَ لَهٗ اَنْ يَتَزَوَّجَ بِغَيْرِ صَدَاقٍ ، وَلَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرِهٖ. قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَامْرَاَةً مُؤْمِنَةً اِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ . فَلَمَّا اَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ اَنْ يَتَزَوَّجَ بِغَيْرِ صَدَاقٍ ، كَانَ لَهٗ اَنْ يَتَزَوَّجَ عَلَى الْعَتَاقِ الَّذِيْ لَيْسَ بِصَدَاقٍ .وَمَنْ لَمْ يُبِحِ اللّٰهُ لَهٗ اَنْ يَتَزَوَّجَ عَلٰى غَيْرِ صَدَاقٍ ، لَمْ يَكُنْ لَهٗ اَنْ يَتَزَوَّجَ عَلَى الْعَتَاقِ الَّذِيْ لَيْسَ بِصَدَاقٍ .وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَزُفَرُ ، وَمُحَمَّدٌ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .وَمِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَدْ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ فَعَلَ فِيْ جُوَيْرِيَةَ ذٰلِكَ ، مِثْلَ مَا رَوٰى عَنْهُ اَنَسٌ اَنَّهٗ فَعَلَهٗ فِيْ صَفِيَّةَ .

۴۲۱۲: شعیب بن حبحاب نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا اور اس کی آزادی کو اس کا مہر قرار دیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر کسی نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا اور شرط یہ قرار دی کہ اس کی آزادی اس کا مہر ہوگا تو یہ درست ہے پھر اگر وہ اس سے نکاح کرے تو وہ عتق اس کا مہر کافی ہے اس قول کو امام سفیان ثوری رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اختیار فرمایا۔ ان کے ہاں عتق مہر بن سکتا ہے اس کی دلیل مندرجہ بالا روایت ہے۔ دوسروں نے کہا یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے اور کسی کے لئے درست نہیں کہ آزادی اس کا مہر قرار پا سکے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "وامراۃ مؤمنة ان وهبت نفسها للنبی ان ارادالنبی ان یستنکحها خالصة لك من دون المؤمنین الایه الاحزاب ۵۰" پس جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کے لئے بلا مہر نکاح کو جائز قرار دیا تو آپ کے لئے یہ بھی جائز ہے کہ آزادی کے بدلے نکاح کریں

جو کہ مہر نہیں اور جس شخص یعنی امتی کے لئے اللہ تعالیٰ نے بغیر مہر کے نکاح کو جائز قرار نہیں دیا تو اس کے لئے آزادی کے بدلے بھی نکاح جائز نہیں کیونکہ وہ مہر نہیں ہے اس کو امام ابوحنیفہ، محمد و زفر رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی کے دلائل: یہ روایات ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جویریہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ میں اسی طرح کا فعل نقل کیا ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کے متعلق نقل کیا ہے۔ روایت یہ ہے۔

تخریج: بخاری فی النکاح باب۱۳، ۶۸، مسلم فی النکاح ۸۵، ابو داؤد فی النکاح باب۵، ترمذی فی النکاح باب۲۴، ابن ماجه فی النکاح باب۴۲، دارمی فی النکاح باب۴۵، مسند احمد ۳، ۹۹/۲۳۹، ۱۶۵/۱۷۰، ۱۸۱/۲۹۱، ۲۴۲/۲۸۰۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: اگر کسی نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا اور شرط یہ قرار دی کہ اس کی آزادی اس کا مہر ہوگا تو یہ درست ہے پھر اگر وہ اس سے نکاح کرے تو وہ عتق اس کا مہر کافی ہے اس قول کو امام سفیان ثوری رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اختیار فرمایا۔

فریق اوّل: اس سے مراد حضرت سفیان اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ ہیں ان کے ہاں عتق مہر بن سکتا ہے اس کی دلیل مندرجہ بالا روایت ہے اس قول کو حسن بصری، زہری، عطاء، نخعی، سعید ابن المسیب رحمہم اللہ سے اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے اور کسی کے لئے درست نہیں کہ آزادی اس کا مہر قرار پا سکے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "**وامراۃ مؤمنة ان وهبت نفسها للنبی إن ارادالنبی ان یستنکحها خالصة لك من دون المؤمنين الايه الاحزاب ۵۰**" پس جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کے لئے بلا مہر نکاح کو جائز قرار دیا تو آپ کے لئے یہ بھی جائز ہے کہ آزادی کے بدلے نکاح کریں جو کہ مہر نہیں اور جس شخص یعنی امتی کے لئے اللہ تعالیٰ نے بغیر مہر کے نکاح کو جائز قرار نہیں دیا تو اس کے لئے آزادی کے بدلے بھی نکاح جائز نہیں کیونکہ وہ مہر نہیں ہے یہ امام ابوحنیفہ، محمد و زفر رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

فریق ثانی کے دلائل: یہ روایات ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جویریہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ میں اسی طرح کا فعل نقل کیا ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کے متعلق نقل کیا ہے۔ روایت یہ ہے۔

۴۲۱۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ نَافِعٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ جُوَيْرِيَةَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ ، فَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا أَخْبَرَنِي بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، وَكَانَ فِي ذٰلِكَ الْجَيْشِ . فَقَدْ رَوَى هٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرْنَا ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِثْلِ هٰذَا ، أَنَّهُ يُجَدِّدُ لَهَا صَدَاقًا .

۴۲۱۳: حماد بن زید نے ابن عون سے نقل کیا کہ میری طرف نافع رحمہ اللہ نے لکھا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بنو

مصطلق میں جویریہ کو قید کیا پھر ان کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا گیا یہ بات عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتلائی ہے وہ اس لشکر میں موجود تھے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جیسا ہم نے ذکر کیا پھر انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس قسم کے معاملے میں حکم دیا کہ اس مرد کو مہر جدید دینا ہوگا یعنی آزادی مہر نہ بنے گی۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب ۳۸۔

۴۲۱۴: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلُ ذٰلِكَ .فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَدْ ذَهَبَ اِلٰى أَنَّ الْحَكَمَ فِيْ ذٰلِكَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَلٰى غَيْرِ مَا كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ سَمَاعًا سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ دَلَّهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَعْنَى الَّذِى اسْتَدْلَلْنَا بِهِ نَحْنُ ، عَلٰى خُصُوْصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ ، بِمَا وَصَفْنَا ، دُوْنَ النَّاسِ .ثُمَّ نَظَرْنَا فِيْ عَتَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُوَيْرِيَةَ الَّتِيْ تَزَوَّجَهَا عَلَيْهِ وَجَعَلَهُ صَدَاقَهَا ، كَيْفَ كَانَ ؟ فَاِذَا

۴۲۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے وہ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ حکم نہ ہوگا جو آپ کے لئے تھا۔اس روایت میں احتمال ہے کہ آپ نے یہ بات جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ انہوں نے اس معنی کی نشان دہی کی ہے جس پر ہم نے استدلال کیا ہے کہ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے تمام لوگوں کے لئے یہ حکم نہیں۔اب اس بات کی وضاحت کے لئے کہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی آزادی کس طرح عمل میں آئی اور کس طرح ان کی آزادی کو مہر قرار دیا ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت پیش کرتے ہیں۔

تشریح اس روایت میں احتمال ہے کہ آپ نے یہ بات جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ انہوں نے اس معنی کی نشان دہی کی ہے جس پر ہم نے استدلال کیا ہے کہ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے تمام لوگوں کے لئے یہ حکم نہیں۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا عتاق کیونکر ہوا: اب اس بات کی وضاحت کے لئے کہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی آزادی کس طرح عمل میں آئی اور کس طرح ان کی آزادی کو مہر قرار دیا ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت پیش کرتے ہیں۔

۴۲۱۵: رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا هُوَ ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ ، قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :

لَمَّا أَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا بَنِى الْمُصْطَلِقِ ، وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ فِىْ سَهْمٍ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ أَوْ لِابْنِ عَم لَهُ، فَكَاتَبَتْ عَلَى نَفْسِهَا قَالَتْ وَكَانَتِ امْرَأَةً حُلْوَةً ، لَا يَكَادُ يَرَاهَا أَحَدٌ اِلَّا أَخَذَتْ بِنَفْسِهِ، فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَعِينُهُ فِىْ كِتَابَتِهَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا أَنْ رَأَيْتُهَا عَلَى بَابِ الْحُجْرَةِ فَكَرِهْتُهَا ، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَرَى مِنْهَا مِثْلَ مَا رَأَيْتُ فَقَالَتْ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَنَا جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ أَبِىْ ضِرَارٍ ، سَيِّدِ قَوْمِهِ، وَقَدْ أَصَابَنِىْ مِنَ الْأَمْرِ مَا لَمْ يَخْفَ فَوَقَعْتُ فِىْ سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ، أَوْ لِابْنِ عَم لَهُ، فَكَاتَبْتُهُ ، فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ أَسْتَعِينُهُ عَلَى كِتَابَتِى .قَالَ فَهَلْ لَك مِنْ خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ قَالَتْ :وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ أَقْضِىْ عَنْك كِتَابَتَكَ وَأَتَزَوَّجُك قَالَتْ :نَعَمْ ، قَالَ فَقَدْ فَعَلْتَ .وَخَرَجَ الْخَبَرُ اِلَى النَّاسِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ ، فَقَالُوْا : صَاهَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَرْسَلُوْا مَا فِىْ أَيْدِيهِمْ .قَالَتْ :فَلَقَدْ أَعْتَقَ بِتَزْوِيجِهِ إِيَّاهَا مِائَةَ أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ بَنِى الْمُصْطَلِقِ ، فَلَا نَعْلَمُ امْرَأَةً كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً عَلَى قَوْمِهَا مِنْهَا .فَبَيَّنَتْ عَائِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ، الْعَتَاقَ الَّذِىْ ذَكَرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، أَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا عَلَيْهِ، وَجَعَلَهُ مَهْرَهَا كَيْفَ هُوَ ؟ وَأَنَّهُ اِنَّمَا هُوَ أَدَاؤُهُ عَنْهَا مُكَاتَبَتَهَا اِلَى الَّذِىْ كَانَ كَاتَبَهَا لِتَعْتِقَ بِذٰلِكَ الْأَدَاءِ .ثُمَّ كَانَ ذٰلِكَ الْعَتَاقُ الَّذِى وَجَبَ بِأَدَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُكَاتَبَةَ اِلَى الَّذِىْ كَانَ كَاتَبَهَا مَهْرًا لَهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا فِىْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .وَلَيْسَ هَذَا لِأَحَدٍ غَيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْفَعَ عَنْ مُكَاتَبَةٍ مُكَاتَبَتَهَا اِلَى مَوْلَاهَا ، عَلَى أَنْ تَعْتِقَ بِأَدَائِهِ ذٰلِكَ عَنْهَا ، وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ الْعَتَاقُ مَهْرًا لَهَا مِنْ قِبَلِ الَّذِى أَدَّى عَنْهَا مُكَاتَبَتَهَا ، وَتَكُوْنُ بِذٰلِكَ زَوْجَةً لَهُ.فَلَمَّا كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلَ هَذَا مَهْرًا عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ خَاصٌّ لَهُ دُوْنَ أُمَّتِهِ، كَانَ لَهُ أَنْ يَجْعَلَ الْعَتَاقَ الَّذِى تَوَلَّاهُ هُوَ أَيْضًا ، مَهْرًا لِمَنْ أَعْتَقَهُ، عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ خَاصٌّ لَهُ دُوْنَ أُمَّتِهِ.فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّ أَبَا يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ :النَّظَرُ -عِنْدِى -فِىْ هٰذَا ، أَنْ يَكُوْنَ الْعَتَاقُ مَهْرًا لِلْمُعْتَقَةِ عَلَيْهِ، لَيْسَ لَهَا مَعَهُ غَيْرُهُ. وَذٰلِكَ لِأَنَّا رَأَيْنَاهَا اِذَا وَقَعَ الْعَتَاقُ ، عَلَى أَنْ تُزَوِّجَهُ نَفْسَهَا ، ثُمَّ أَبَتْ التَّزْوِيجَ ، أَنَّ عَلَيْهَا أَنْ تَسْعٰى فِىْ قِيمَتِهَا .قَالَ :فَمَا كَانَ يَجِبُ عَلَيْهَا أَنْ تَسْعَى فِيهِ اِذَا أَبَتِ التَّزْوِيجَ ، يَكُوْنُ

مَهْرًا لَهَا ، إِذَا أَجَابَتْ إِلَى التَّزْوِيجِ .قَالَ :وَإِنْ طَلَّقَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ ، كَانَ عَلَيْهَا أَنْ تَسْعَى فِي نِصْفِ قِيمَتِهَا .وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا أَيْضًا عَنِ الْحَسَنِ .

۴۲۱۵: حضرت عروہ نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی ہے کہ جب بنو مصطلق کے قیدی جناب رسول اللہ ﷺ نے پالیے اور ان کو تقسیم کر دیا تو جویریہ بنت حارث ؓ ثابت بن قیس بن شماس یا ان کے بھتیجے کے حصہ میں آئیں انہوں نے اس سے مکاتبت کر لی۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ یہ شیریں گفتار عورت تھیں اس کو جو بھی دیکھ پاتا وہ اس کے دل میں اتر جاتیں۔ پس وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بدل کتابت میں اعانت کے لئے حاضر ہوئیں جوں ہی میں نے اس کو جناب رسول اللہ ﷺ کے حجرہ کے دروازہ پر دیکھا تو مجھے ان کی آمد ناپسند ہوئی میں نے اسی وقت بھانپ لیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اس کی وہی باتیں دیکھ پائیں گے جو میں نے دیکھیں وہ کہنے لگیں یارسول اللہ ﷺ میں جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار سردار قبیلہ کی بیٹی ہوں مجھ پر جو مصیبت آئی ہے وہ آپ پر مخفی نہیں چنانچہ میں ثابت بن قیس بن شماس یا اس کے بھتیجے کے حصہ میں آئی ہوں اور میں نے ان سے مکاتبت کر لی ہے میں آپ کی خدمت اقدس میں بدل کتابت کی ادائیگی میں معاونت کی غرض سے حاضر ہوئی ہوں آپ نے فرمایا کیا تم اس سے بہتر میں رغبت رکھتی ہو اس نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ وہ کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا بدل کتابت ادا کر کے میں تم سے شادی کر لیتا ہوں انہوں نے منظور کر لیا۔ آپ نے فرمایا میں نے بدل کتابت ادا کر دیا (یعنی اس کی بات طے کر لی) لوگوں میں اسی وقت یہ خبر پھیل گئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جویریہ بنت الحارث سے نکاح کر لیا ہے تو سب نے کہا وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے سسرالی رشتہ دار بن گئے ہیں پس انہوں نے اپنے ہاں کے تمام قیدی آزاد کر دیئے۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں ان کے نکاح سے بنو مصطلق کے سو گھرانے آزاد ہو گئے ہم جویریہ سے بڑھ کر اپنی قوم کے لئے کسی عورت کو زیادہ باعث برکت نہیں سمجھتے۔ پس حضرت عائشہ ؓ نے اس آزادی کی نوعیت خوب واضح کر دی جس کا تذکرہ روایت ابن عمر ؓ میں موجود ہے کہ اس آزادی کے بدلے میں آپ نے ان سے نکاح کیا اور اس کو مہر قرار دیا اس کی کیفیت کیا تھی دراصل وہ ان کی طرف سے بدل کتابت کی ادائیگی تھی جس پر انہوں نے آزادی کے لئے مکاتبت کی تھی پھر وہ آزادی جو جناب رسول اللہ ﷺ کے مال کتابت کی ادائیگی سے حاصل ہوئی تھی وہ ان کا مہر قرار پائی جس کا تذکرہ ابن عمر ؓ کی روایت میں موجود ہے جناب رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی کو اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ کسی مکاتب کو اس کا بدل کتابت ادا کر دے اور یہ آزادی بدل کتابت ادا کرنے والے کی طرف سے مہر قرار پائے اور وہ عورت مکاتبہ اس کی بیوی بن جائے۔ پس جب اس کو مہر قرار دینا آپ کی خصوصیت ہے تو امت کے لئے جائز نہیں تو جس آزادی کی آپ کو ولایت حاصل ہوئی اس کو مہر قرار دینا بھی آپ کے ساتھ خاص تھا امت کے لئے جائز نہیں۔ آثار کے انداز سے ہم نے اس باب کی صورت پیش کر دی اب طریق نظر ملاحظہ ہو۔ امام ابو یوسف ؒ کہتے ہیں میرے ہاں قیاس کا

تقاضا یہ ہے کہ جس عورت کو اس شرط پر آزادی ملے کہ اس کی آزادی ہی مہر ہو اور اس کے ساتھ اور کچھ نہ ہو تو ہم دیکھتے ہیں کہ جب آزادی اس شرط پر واقع ہوئی ہے کہ وہ عورت اس آزاد کنندہ سے نکاح کرے گی پھر وہ عورت نکاح سے انکاری ہوگئی تو اب عورت پر لازم ہے کہ وہ ادائیگی قیمت کے لئے محنت و مشقت کرے کیونکہ نکاح سے انکار کی صورت میں جس چیز کے لئے اس پر محنت و مشقت لازم ہوئی ہے یہی چیز اس کے لئے مہر قرار پاتی اگر وہ نکاح سے انکار نہ کرتی۔ اگر وہ مرد (نکاح کی صورت میں) جماع کے بعد طلاق دے تو عورت پر نصف قیمت کے لئے مال کمانا ضروری ہوگا اس بات کو حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے بھی ذکر فرمایا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل روایت سے ظاہر ہوتا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی العتاق باب ۲' مسند احمد ۲۷۷/۶۔

۴۲۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ فِيْ رَجُلٍ أَعْتَقَ أَمَتَهُ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا ، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، قَالَ : عَلَيْهَا أَنْ تَسْعٰى فِيْ نِصْفِ قِيْمَتِهَا .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ فِيْ هٰذَا عَلٰى أَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، أَنَّ مَا ذَكَرَهُ مِنْ وُجُوْبِ السِّعَايَةِ عَلَيْهَا ، إِذَا أَبَتْ فِيْ قِيْمَتِهَا ، قَدْ قَالَ هُوَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا فَمَا لَزِمَهُمَا مِنْ ذٰلِكَ فِيْ قَوْلِهَا إِذَا أَجَابَتْ إِلَى التَّزْوِيْجِ ، فَهُوَ لَازِمٌ لَهُمَا .وَأَمَّا زُفَرُ فَكَانَ يَقُوْلُ : لَا سِعَايَةَ عَلَيْهِمَا إِذَا أَبَتْ لِأَنَّهُ وَإِنْ كَانَ شَرَطَ عَلَيْهَا النِّكَاحَ فِيْ أَصْلِ الْعَتَاقِ ، فَإِنَّمَا شَرَطَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا بِبَدَلٍ شَرَطَهُ لَهَا عَلٰى نَفْسِهِ، وَهُوَ الصَّدَاقُ الَّذِيْ يَجِبُ لَهَا فِيْ قَوْلِهِ إِذَا أَجَابَتْ ، فَكَانَ الْعَتَاقُ وَاقِعًا عَلَيْهَا لَا بِبَدَلٍ ، وَالنِّكَاحُ الْمَشْرُوْطُ عَلَيْهَا لَهُ بَدَلٌ ، غَيْرُ الْعَتَاقِ .فَصَارَ ذٰلِكَ ، كَرَجُلٍ أَعْتَقَ عَبْدَهُ عَلٰى أَنْ يَخْدُمَهُ سَنَةً بِأَلْفِ دِرْهَمٍ ، فَقَبِلَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ ثُمَّ أَبٰى أَنْ يَخْدُمَهُ، فَلَا شَيْءَ لَهُ عَلَيْهِ، لِأَنَّهُ لَوْ خَدَمَهُ، لَكَانَ يَسْتَحِقُّ عَلَيْهِ بِاسْتِخْدَامِهِ إِيَّاهُ أَجْرًا ، بَدَلًا مِنَ الْخِدْمَةِ .فَكَذٰلِكَ إِذَا كَانَ مِنْ قَوْلِ زُفَرَ فِي الْأَمَةِ الْمُعْتَقَةِ عَلَى التَّزْوِيْجِ ، أَنَّهَا إِذَا أَجَابَتْ إِلَى التَّزْوِيْجِ ، وَجَبَ لَهَا مَهْرٌ بَدَلًا مِنْ بُضْعِهَا ، فَإِذَا أَبَتْ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهَا بَدَلٌ مِنْ رَقَبَتِهَا ، لِأَنَّ رَقَبَتَهَا عَتَقَتْ لَا بِبَدَلٍ ، وَاشْتُرِطَ عَلَيْهَا نِكَاحٌ بِبَدَلٍ .وَلَا يَثْبُتُ الْبَدَلُ مِنَ النِّكَاحِ ، إِلَّا بِثُبُوْتِ النِّكَاحِ ، كَمَا لَا يَثْبُتُ الْبَدَلُ عَلَى الْخِدْمَةِ إِلَّا بِثُبُوْتِ الْخِدْمَةِ .فَلَيْسَ بُطْلَانُهُمَا ، وَلَا بُطْلَانُ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ، بِمُوْجِبٍ فِي الْعَتَاقِ الَّذِيْ وَقَعَ عَلٰى غَيْرِ شَيْءٍ بَدَلًا .فَهٰذَا هُوَ النَّظْرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، كَمَا قَالَ زُفَرُ ، لَا كَمَا قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَقَدْ

كَانَ أَيُّوبُ السِّخْتِيَانِيُّ ، يَذْهَبُ فِي تَزْوِيجِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ عَلَى عِتْقِهَا ، إِلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ ، وَزُفَرُ ، وَمُحَمَّدٌ ، رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ أَيْضًا .

۴۲۱۶: اشعث رحمۃ اللہ علیہ نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو اپنی لونڈی کو آزاد کر دے جبکہ اس نے لونڈی کی آزادی کو اس کا مہر ٹھہرایا ہو۔ پھر اس نے اس عورت کو طلاق قبل از دخول دے دی (تو اس کا کیا حکم ہے؟) تو فرمایا وہ عورت اپنی نصف قیمت کی ادائیگی کے لئے کام کاج کرے۔ اس میں امام ابو یوسف کے خلاف دلیل یہ ہے کہ انہوں نے عورت کے نکاح سے انکار کی صورت میں اپنی قیمت کی ادائیگی کے لئے محنت و مشقت کو لازم قرار دیا ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے نکاح کو قبول کر لینے کی صورت میں اسی کو واجب قرار دیا ہے۔ امام زفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت شادی سے انکار کرے تو اس پر سعی و مشقت لازم نہیں کیونکہ آزادی کے سلسلہ میں اس پر نکاح کی شرط اگرچہ رکھی گئی ہے مگر یہ اس شرط کے بدلے میں ہے جو اس عورت کی طرف سے مرد پر لازم آتی ہے یعنی وہ مہر جو قبولیت نکاح کی صورت میں عورت کے لئے (مرد کے ذمہ) لازم ہوگا تو گویا عورت کو آزادی بغیر کسی عوض کے حاصل ہوگئی اور مرد نے جس نکاح کی شرط رکھی ہے اس کے لئے آزادی کے علاوہ بدل ہے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے کہ جس نے اپنا غلام اس شرط پر آزاد کیا کہ وہ ایک ہزار درہم کے بدلے ایک سال اس کی خدمت کرے گا غلام نے شرط منظور کر لی پھر خدمت سے انکار کر دیا تو اس کے ذمہ کچھ بھی واجب نہ ہوگا کیونکہ اگر وہ اس کی خدمت کرتا تو اس کے بدلے میں وہ اجرت کا حقدار ٹھہرتا جو کہ خدمت کا بدل قرار پاتا بالکل اسی طرح نکاح کی شرط پر آزاد کی گئی لونڈی کے متعلق بھی حکم یہی ہوگا کہ جب وہ عورت نکاح کو قبول کرے تو اس کے بضع کے بدلے میں مرد پر مہر واجب ہوگا اور اگر وہ انکار کر دے تو آزادی کی وجہ سے اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا کیونکہ اسے کسی عوض کے بغیر آزاد کیا گیا اور نکاح کی شرط بدل کے ساتھ رکھی گئی ہے (اصل کے ساتھ نہیں) نکاح کا بدل تب ثابت ہوگا جب نکاح ثابت ہوگا جس طرح کہ خدمت کا بدل خدمت کرنے کی صورت میں ثابت ہوتا ہے (اس کے بغیر نہیں) پس ان دونوں یعنی ثبوت نکاح اور ثبوت خدمت کا بطلان یا ایک کا بطلان آزادی کے سلسلہ میں کسی چیز کو واجب نہیں کرتا کیونکہ وہ بدل سے واقع ہوتی ہے اس باب میں قیاس اسی طرح ہے جس طرح کہ امام زفر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ مگر یہ امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کی نظری دلیل ہے امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمۃ اللہ علیہم کی نظری دلیل نہیں۔ ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے جس طرح نکاح کیا اس سلسلہ میں ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابوحنیفہ امام زفر محمد رحمۃ اللہ علیہم کا مؤقف ہی اختیار کیا ہے۔ اثر ملاحظہ ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس آزادی کی نوعیت خوب واضح کر دی جس کا تذکرہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما میں موجود ہے کہ اس آزادی کے بدلے میں آپ نے ان سے نکاح کیا اور اس کو مہر قرار دیا اس کی کیفیت کیا تھی دراصل وہ ان کی طرف سے بدل کتابت کی ادائیگی تھی جس پر انہوں نے آزادی کے لئے مکاتبت کی تھی پھر وہ

آزادی جو جناب رسول اللہ ﷺ کو مال کتابت کی ادائیگی سے حاصل ہوتی تھی وہ ان کا مہر قرار پائی جس کا تذکرہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں موجود ہے جناب رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی کو اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ کسی مکاتب کو اس کا بدل کتابت ادا کر دے اور یہ آزادی بدل کتابت ادا کرنے والے کی طرف سے مہر قرار پائے اور وہ عورت مکاتبہ اس کی بیوی بن جائے۔ پس جب اس کو مہر قرار دینا آپ کی خصوصیت سے ہے امت کے لئے جائز نہیں تو جس آزادی کی آپ کو ولایت حاصل ہوئی اس کو مہر قرار دینا بھی آپ کے ساتھ خاص تھا امت کے لئے جائز نہیں۔ آثار کے انداز سے ہم نے اس باب کی صورت پیش کر دی اب طریق نظر ملاحظہ ہو۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول: میرے ہاں قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جس عورت کو اس شرط پر آزادی ملے کہ اس کی آزادی ہی مہر ہو اور اس کے ساتھ اور کچھ نہ ہو تو ہم دیکھتے ہیں کہ جب آزادی اس شرط پر واقع ہوئی ہے کہ وہ عورت اس آزاد کنندہ سے نکاح کرے گی پھر وہ عورت نکاح سے انکاری ہو گئی تو اب عورت پر لازم ہے کہ وہ ادائیگی قیمت کے لئے محنت و مشقت کرے کیونکہ نکاح سے انکار کی صورت میں جس چیز کے لئے اس پر محنت و مشقت لازم ہوئی ہے یہی چیز اس کے لئے مہر قرار پاتی اگر وہ نکاح سے انکار نہ کرتی۔ اگر وہ مرد (نکاح کی صورت میں) جماع کے بعد طلاق دے تو عورت پر نصف قیمت کے لئے مال کمانا ضروری ہوگا اس بات کو حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے بھی ذکر فرمایا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل روایت سے ظاہر ہوتا ہے۔ امام یوسف رحمہ اللہ کے قول کا جواب یہ ہے کہ انہوں نے عورت کے نکاح سے انکار کی صورت میں اپنی قیمت کی ادائیگی کے لئے محنت و مشقت کو لازم قرار دیا ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ نے نکاح کو قبول کر لینے کی صورت میں اسی کو واجب قرار دیا ہے۔

امام زفر رحمہ اللہ کی نظری دلیل:

امام زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت شادی سے انکار کرے تو اس پر سعی و مشقت لازم نہیں کیونکہ آزادی کے سلسلہ میں اس پر نکاح کی شرط اگرچہ رکھی گئی ہے مگر یہ اس شرط کے بدلے میں ہے جو اس عورت کی طرف سے مرد پر لازم آتی ہے یعنی وہ مہر جو قبولیت نکاح کی صورت میں عورت کے لئے (مرد کے ذمہ) لازم ہوگا تو گویا عورت کو آزادی بغیر کسی عوض کے حاصل ہو گئی اور مرد نے جس نکاح کی شرط رکھی ہے اس کے لئے آزادی کے علاوہ بدل ہے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے کہ جس نے اپنا غلام اس شرط پر آزاد کیا کہ وہ ایک ہزار درہم کے بدلے ایک سال اس کی خدمت کرے گا غلام نے شرط منظور کر لی پھر خدمت سے انکار کر دیا تو اس کے لئے غلام کے ذمہ کچھ بھی واجب نہ ہوگا کیونکہ اگر وہ اس کی خدمت کرتا ہے تو اس کے بدلے میں وہ اجرت کا حقدار ٹھہرتا جو کہ خدمت کا بدل قرار پاتا بالکل اسی طرح نکاح کی شرط پر آزاد کی گئی لونڈی کے متعلق بھی حکم یہی ہوگا کہ جب وہ عورت نکاح کو قبول کرے تو اس کے بضع کے بدلے میں مرد پر مہر واجب ہوگا اور اگر وہ انکار کر دے تو آزادی کی وجہ سے اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا کیونکہ اسے کسی عوض کے بغیر آزاد کیا گیا اور نکاح کی شرط بدل کے ساتھ رکھی گئی ہے (اصل کے ساتھ نہیں)

نکاح کا بدل تب ثابت ہوگا جب نکاح ثابت ہوگا جس طرح کہ خدمت کا بدل خدمت کرنے کی صورت میں ثابت ہوتا ہے (اس کے بغیر نہیں) پس ان دونوں یعنی ثبوت نکاح اور ثبوت خدمت کا بطلان یا ایک کا بطلان آزادی کے سلسلہ میں کسی چیز کو واجب نہیں کرتا کیونکہ وہ بدل سے واقع ہوتی ہے اس باب میں قیاس اسی طرح ہے جس طرح کہ امام زفر رحمہ اللہ نے فرمایا۔ مگر یہ امام زفر رحمہ اللہ کی نظری دلیل ہے امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کی نظری دلیل نہیں۔

ایوب سختیانی رحمہ اللہ کا موقف: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے جس طرح نکاح کیا اس سلسلہ میں ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ، امام زفر، محمد رحمہم اللہ کا موقف ہی اختیار کیا ہے۔ اثر ملاحظہ ہو۔

۴۲۱۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ : أَعْتَقَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ أُمَّ وَلَدٍ لَهُ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَيُّوبَ فَقَالَ : لَوْ كَانَ أَبَتَّ عِتْقَهَا ؟ فَقُلْتُ : أَلَيْسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا ؟ فَقَالَ : لَوْ أَنَّ امْرَأَةً وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذٰلِكَ لَهُ . فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ هِشَامًا ، فَأَبَتَّ عِتْقَهَا وَتَزَوَّجَهَا ، وَأَصْدَقَهَا ، أَرْبَعَمِائَةٍ . فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : قَدْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ يُعْتِقُ أَمَتَهُ عَلَى مَالٍ ، وَتَقْبَلُ ذٰلِكَ مِنْهُ ، فَتَكُوْنُ حُرَّةً ، وَيَجِبُ لَهُ عَلَيْهَا ذٰلِكَ الْمَالُ ، فَمَا تُنْكِرُ أَنْ يَكُوْنَ إِذَا أَعْتَقَهَا عَلٰى أَنَّ عِتْقَهَا صَدَاقُهَا ، فَقَبِلَتْ ذٰلِكَ مِنْهُ أَنْ تَكُوْنَ حُرَّةً ، وَيَجِبُ لَهُ ذٰلِكَ الْمَالُ عَلَيْهَا ؟ قِيْلَ لَهُ : إِذَا أَعْتَقَهَا عَلٰى مَالٍ ، فَقَبِلَتْ ذٰلِكَ مِنْهُ ، وَجَبَ لَهَا عَلَيْهِ الْعَتَاقُ ، وَوَجَبَ لَهُ عَلَيْهَا الْمَالُ ، فَوَجَبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِذٰلِكَ الْعَقْدِ الَّذِي تَعَاقَدَا بَيْنَهُمَا ، شَيْءٌ أَوْجَبَهُ لَهُ ذٰلِكَ الْعَقْدُ ، لَمْ يَكُنْ مَالِكًا لَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ . وَإِذَا أَعْتَقَهَا عَلٰى أَنَّ عِتْقَهَا صَدَاقُهَا ، فَقَدْ مَلَّكَهَا رَقَبَتَهَا ، عَلٰى أَنْ مَلَّكَتْهُ بُضْعَهَا ، فَمَلَّكَهَا رَقَبَةً هُوَ لَهَا مَالِكٌ ، وَلَمْ تَكُنْ هِيَ مَالِكَةً لَهَا قَبْلَ ذٰلِكَ عَلٰى أَنْ مَلَّكَتْهُ بُضْعَهَا هُوَ لَهُ مَالِكٌ قَبْلَ ذٰلِكَ ، فَلَمْ تُمَلِّكْهُ بِذٰلِكَ الْعَتَاقِ شَيْئًا ، لَمْ يَكُنْ مَالِكًا لَهُ قَبْلَهُ إِنَّمَا مَلَّكَتْهُ بَعْضَ مَا قَدْ كَانَ لَهُ . فَكَذٰلِكَ لَمْ يَجِبْ لَهُ عَلَيْهَا بِذٰلِكَ الْعَتَاقِ شَيْءٌ ، وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الْعَتَاقُ لَهَا صَدَاقًا . هٰذِهِ حُجَّةٌ عَلٰى مَنْ يَقُوْلُ تَكُوْنُ زَوْجَةً لَهُ بِالْعَتَاقِ الَّذِي هُوَ لَهَا صَدَاقٌ . فَأَمَّا مَنْ يَقُوْلُ : لَا تَكُوْنُ زَوْجَتَهُ إِلَّا بِنِكَاحٍ مُسْتَأْنَفٍ بَعْدَ الْعَتَاقِ ، وَالصَّدَاقُ لَهُ وَاجِبٌ عَلَيْهَا بِالْعَتَاقِ ، وَيَتَزَوَّجُهَا عَلَيْهِ مَتٰى أَحَبَّ ، فَإِنَّ الْحُجَّةَ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ أَنْ يُقَالَ لَهُ : فَلِمُعْتِقِهَا أَنْ يَأْخُذَهَا بِغُرْمِ ذٰلِكَ الصَّدَاقِ الَّذِي قَدْ وَجَبَ لَهُ عَلَيْهَا بِالْعَتَاقِ . فَإِنْ قَالَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهَا بِهِ ، خَرَجَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْعِلْمِ جَمِيْعًا . وَإِنْ قَالَ : لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهَا بِهِ ، قِيْلَ لَهُ : فَمَا الصَّدَاقُ الَّذِي أَوْجَبَ لَهُ عَلَيْهَا الْعَتَاقُ ؟

أَمَالٌ هُوَ أَمْ غَيْرُ مَالٍ ؟ فَإِنْ كَانَ مَالًا ، فَلَهُ أَنْ يَأْخُذَهَا بِمَا لَهُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَالِ مَتَى أَحَبَّ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مَالٍ ، فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا عَلَى غَيْرِ مَالٍ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا ، فَسَادُ هٰذَا الْقَوْلِ أَيْضًا ، وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ .

۴۲۱۷: حماد بیان کرتے ہیں کہ ہشام بن حسان نے اپنی ام ولد کو آزاد کیا اور اس کی آزادی کو اس کا مہر قرار دیا میں نے یہ بات حضرت ایوب رحمہ اللہ سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا اگر وہ اپنی آزادی سے انکار کر دے تو (پھر کیا حکم ہو گا) میں نے عرض کیا کہ کیا نبی اکرم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے ان کی آزادی کو مہر قرار نہ دیا تھا؟ تو ایوب فرمانے لگے اگر کوئی عورت اپنا آپ جناب رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کر دے تو یہ آپ کے لئے خاص تھا پھر میں نے ہشام کو اس کی اطلاع دی تو لونڈی نے آزادی سے انکار کر دیا اس پر ہشام نے اس کو چار سو درہم دے کر اس سے نکاح کر لیا۔ اگر کسی کو یہ اعتراض پیدا ہو کہ میں نے دیکھا کہ ایک شخص اپنی لونڈی کو مال کے بدلے آزاد کرتا ہے اور وہ اس شرط کو قبول کر کے آزاد ہو جاتی ہے اور اس شخص کے لئے اس لونڈی کے ذمہ مال واجب ہو جاتا ہے تو جب وہ اس کو اسی طرح آزاد کر دے کہ اس کی آزادی کو اس کا مہر قرار دے اور وہ اسے قبول بھی کرے تو وہ آزاد ہو جاتی ہے اور اس پر مالک کے لئے مال واجب ولازم ہو جاتا ہے۔ تو ہم جواب میں عرض کریں گے کہ جب وہ اسے مال کے بدلے آزاد کرتا ہے اور وہ لونڈی اس شرط کو قبول کر لیتی ہے تو مالک کا اس کو آزاد کرنا اور لونڈی پر اس (مالک کو) مال دینا واجب ہو جاتا ہے پس اس عقد کی وجہ سے دونوں کے لئے ایک دوسرے پر وہ چیز واجب ہو جاتی ہے جس کے وہ پہلے مالک نہ تھے اور جب وہ اسے اس شرط پر آزاد کرتا ہے کہ اس کی آزادی مہر قرار پائے گی تو اس نے اسے یعنی لونڈی کو اس شرط پر اس کی گردن کا مالک بنایا جس وقت وہ اسے اپنے بضع (شرمگاہ) کا مالک بنائے۔ پس وہ لونڈی کو اس کی گردن کا اس شرط پر مالک بناتا ہے کہ وہ اسے اپنی شرمگاہ کی مالک بنائے حالانکہ وہ پہلے اپنی گردن کی مالک نہ تھی جب کہ یہ پہلے بھی اس کی شرمگاہ کا مالک بن چکا تھا۔ فلہٰذا لونڈی اس آزادی کے ذریعہ اس کو کسی ایسی چیز کا مالک نہیں بناتی جس کا وہ پہلے مالک نہ ہو۔ بلکہ وہ اس کو اس بعض چیز کا مالک بناتی ہے جس کا وہ پہلے بھی مالک تھا تو اس طرح اس آزادی کے بدلے مرد کے لئے اس عورت پر کوئی چیز لازم نہ ہو گی اور نہ ہی یہ آزادی اس کا مہر بنے گی یہ دلیل تو اس کے خلاف ہے جو یہ کہتا ہے کہ لونڈی اس آزادی کے بدلے جو کہ مہر قرار پائی ہے اس کی بیوی بن جائے گی۔ بعض کا قول یہ ہے کہ جب تک آزاد کرنے کے بعد نیا نکاح نہ کیا جائے وہ عورت اس کی بیوی نہ بنے گی اور آزادی کی وجہ سے مرد کے لئے عورت پر مہر واجب ہو گیا اسی لئے وہ جب چاہے اس سے نکاح کر سکتا ہے۔ ان حضرات کا جواب یہ ہے کہ تم بتلاؤ کہ کیا آزاد کرنے والے کو اس بات کا حق میسر آ گیا کہ اس مہر کے بدلے جو آزادی کی وجہ سے اس پر واجب ہوا بطور تاوان اس لونڈی کو پکڑ سکتا ہے اب اس کا جواب اگر ہاں میں دیا جائے کہ وہ اسے پکڑ سکتا ہے تو یہ کہنے والا تمام اہل علم کے قول کے خلاف بات کر رہا ہے اور اگر وہ نہ

میں جواب دے کہ وہ اسے حاصل نہیں کرسکتا تو پھر اس سے استفسار ہوگا کہ وہ مہر جو آزادی کی وجہ سے مرد کے لئے عورت پر لازم ہوا ہے بتلائیں وہ مال ہے یا کوئی اور چیز۔ اگر تو وہ مال ہے تو مالک کو حق پہنچتا ہے کہ اپنے اس مال کی وصولی کے لئے جو اس عورت پر لازم ہے جب چاہے اسے قید کرائے اور اگر تم کہتے ہو وہ مال تو نہیں ہے تو غیر مال پر اس عورت سے نکاح کرسکتا ہے۔ پس اس تفصیل سے اس قول کی قلعی کھل گئی۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

سوال: اگر کسی کو یہ اعتراض پیدا ہو کہ میں نے دیکھا کہ ایک شخص اپنی لونڈی کو مال کے بدلے آزاد کرتا ہے اور وہ اس شرط کو قبول کر کے آزاد ہو جاتی ہے اور اس شخص کے لئے اس لونڈی کے ذمہ مال واجب ہو جاتا ہے تو جب وہ اس کو اسی طرح آزاد کر دے کہ اس کی آزادی کو اس کا مہر قرار دے اور وہ اسے قبول بھی کرنے تو وہ آزاد ہو جاتی ہے اور اس پر مالک کے لئے مال واجب و لازم ہو جاتا ہے۔

جواب: ہم جواب میں عرض کریں گے کہ جب وہ اسے مال کے بدلے آزاد کرتا ہے اور وہ لونڈی اس شرط کو قبول کر لیتی ہے تو مالک کا اس کو آزاد کرنا اور لونڈی پر اس (مالک کو) مال دینا واجب ہو جاتا ہے پس اس عقد کی وجہ سے دونوں کے لئے ایک دوسرے پر وہ چیز واجب ہو جاتی ہے جس کے وہ پہلے مالک نہ تھے اور جب وہ اسے اس شرط پر آزاد کرتا ہے کہ اس کی آزادی مہر قرار پائے گی تو اس نے اسے یعنی لونڈی کو اس شرط پر اس کی گردن کا مالک بنایا جس وقت وہ اسے اپنے بضع (شرمگاہ) کا مالک بنائے۔ پس وہ لونڈی کو اس کی گردن کا اس شرط پر مالک بناتا ہے کہ وہ اسے اپنی شرمگاہ کی مالک بنائے حالانکہ وہ پہلے اپنی گردن کی مالک نہ تھی جب کہ یہ پہلے بھی اس کی شرمگاہ کا مالک بن چکا تھا۔ فلہذا لونڈی اس آزادی کے ذریعہ اس کو کسی ایسی چیز کا مالک نہیں بناتی جس کا وہ پہلے مالک نہ ہو۔ بلکہ وہ اس کو اس بعض چیز کا مالک بناتی ہے جس کا وہ پہلے بھی مالک تھا تو اس طرح اس آزادی کے بدلے مرد کے لئے اس عورت پر کوئی چیز لازم نہ ہوگی اور نہ ہی یہ آزادی اس کا مہر بنے گی یہ دلیل تو اس کے خلاف ہے جو یہ کہتا ہے کہ لونڈی اس آزادی کے بدلے جو کہ مہر قرار پائی ہے اس کی بیوی بن جائے گی۔

بعض کا قول: جب تک آزاد کرنے کے بعد نیا نکاح نہ کیا جائے وہ عورت اس کی بیوی نہ بنے گی اور آزادی کی وجہ سے مرد کے لئے عورت پر مہر واجب ہو گیا اسی لئے وہ جب چاہے اس سے نکاح کرسکتا ہے۔

جواب: ان حضرات کا جواب یہ ہے کہ تم بتلاؤ کہ کیا آزاد کرنے والے کو اس بات کا حق میسر آ گیا کہ اس مہر کے بدلے جو آزادی کی وجہ سے اس پر واجب ہوا بطور تاوان اس لونڈی کو پکڑ سکتا ہے اب اس کا جواب اگر ہاں میں دیا جائے کہ وہ اسے پکڑ سکتا ہے تو یہ کہنے والا تمام اہل علم کے قول کے خلاف بات کر رہا ہے اور اگر وہ نہ میں جواب دے کہ وہ اسے حاصل نہیں کرسکتا تو پھر اس سے استفسار ہوگا کہ وہ مہر جو آزادی کی وجہ سے مرد کے لئے عورت پر لازم ہوا ہے بتلائیں وہ مال ہے یا کوئی اور چیز۔ اگر تو وہ مال ہے تو مالک کو حق پہنچتا ہے کہ اپنے اس مال کی وصولی کے لئے جو اس عورت پر لازم ہے جب چاہے اسے قید کرائے اور اگر تم کہتے ہو وہ مال تو نہیں ہے تو غیر مال پر اس عورت سے نکاح کرسکتا ہے۔ پس اس تفصیل سے اس قول کی قلعی کھل گئی۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

بَابُ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

نکاح متعہ کا حکم

خلاصۃ المرام: متعہ کے متعلق دو فریق ہیں:

نمبر①: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں متعہ درست ہے منسوخ نہیں ہوا۔

نمبر②: دوسرا جمہور صحابہ کرام اور جمہور فقہاء و محدثین متعہ کے نسخ کے قائل ہیں اور اب اسے حرام و ممنوع قرار دیتے ہیں۔

فریق اوّل کا مؤقف اور مستدل روایات مندرجہ ذیل ہیں۔ متعہ کا حکم منسوخ نہیں ہوا جیسا ان روایات میں ہے۔

۴۲۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ :اِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِىْ خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِىْ حَازِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ ، فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَلَا نَسْتَخْصِىْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ، وَرَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ بِالثَّوْبِ اِلٰى أَجَلٍ ، ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ .

۴۲۱۸: قیس بن ابی حازم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے ہمارے ساتھ بیویاں نہ تھیں تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم شہوت کو ختم کرنے کے لئے خصی نہ ہو جائیں تو آپ نے ہمیں اس سے منع فرمایا اور ہمیں ایک کپڑے کے بدلے ایک خاص مدت تک نکاح کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ "**لاتحرموا طیبات مااحل اللہ لکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین (المائدہ ۸۷)**"

تخریج : بخاری فی النکاح باب٦' ٨' مسلم فی النکاح ١١/١٢' مسند احمد ١' ٣٨٥/٣٩٠' ٤٢٩/٤٣٢۔

۴۲۱۹: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ وَهُوَ يُعَرِّضُ بِابْنِ عَبَّاسٍ ، يَعِيْبُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فِى الْمُتْعَةِ .فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :يَسْأَلُ أُمَّهُ اِنْ كَانَ صَادِقًا ، فَسَأَلَهَا ، فَقَالَتْ : صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَدْ كَانَ ذٰلِكَ .فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ وُلِدُوْا فِيْهَا .

۴۲۱۹: سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ خطبہ دیتے ہوئے ابن عباس رضی اللہ عنہما پر متعہ

کے متعلق تعریض کرتے تھے ابن عباس ﷺ نے فرمایا اگر وہ سچے ہیں تو وہ اپنی والدہ سے پوچھ لیں تو عبداللہ کی والدہ نے پوچھنے پر فرمایا ابن عباس ﷺ سچ کہتے ہیں یہ حکم تھا۔ پھر ابن عباس ﷺ نے فرمایا اگر میں چاہوں تو قریش کے ان چند افراد کے نام بتا سکتا ہوں جن کی ولادت اس متعہ سے ہوئی۔

۴۲۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فِي الْمُتْعَةِ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوْا :لَا بَأْسَ أَنْ يَتَمَتَّعَ الرَّجُلُ مِنَ الْمَرْأَةِ أَيَّامًا مَعْلُوْمَةً ، بِشَيْءٍ مَعْلُوْمٍ فَإِذَا مَضَتْ تِلْكَ الْأَيَّامُ ، حَرُمَتْ عَلَيْهِ، لَا بِطَلَاقٍ .وَلٰكِنْ بِانْقِضَاءِ الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَا تَعَاقَدَا عَلَى الْمُتْعَةِ فِيْهَا ، وَلَا يَتَوَارَثَانِ بِذٰلِكَ فِيْ قَوْلِهِمْ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا يَجُوْزُ هٰذَا النِّكَاحُ. وَاحْتَجُّوْا بِأَنَّ الْآثَارَ الَّتِي احْتَجَّ بِهَا عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى قَدْ كَانَتْ ، ثُمَّ نُسِخَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ ، وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ .وَذَكَرُوْا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهِ عَنْهَا مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ فِيْهَا النَّسْخُ .

۴۲۲۰: جابر بن عبداللہ نے سلمہ بن اکوع ﷺ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور آپ نے متعہ کی اجازت دی۔ امام طحاوی ﷫ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے ان آثار سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ اس میں کچھ حرج نہیں کہ مقررہ دنوں کے لئے کسی معلوم چیز کے بدلے میں کوئی مرد کسی عورت سے متعہ کرے جب وہ دن گزر جائیں گے تو وہ عورت بلاطلاق اس کے لئے حرام ہو جائے گی جس کی وجہ اختتام عدت ہوگی جس پر دونوں کا معاہدہ ہوا تھا وہ ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔ دوسروں کا قول یہ ہے کہ یہ حکم پہلے تھا پھر دوسرے منسوخ شدہ احکام کی طرح منسوخ ہوا اور متعہ کی ممانعت کر دی گئی اور اس سلسلہ میں انہوں نے ان روایات کا ذکر کیا ہے جن میں ممانعت متعہ وارد ہے اس ممانعت کے نسخ کی کوئی روایت نہیں۔ دوسرے حضرات کہتے ہیں متعہ جائز نہیں اس کا حکم منسوخ ہو چکا جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات اس کی دلیل ہیں۔

تخریج : مسلم فی النکاح ۱۹/۱٤' ۲۰' نسائی فی النکاح باب ۷۱' ابن ماجه فی النکاح باب ٤٤' مسند احمد ٤٠٥/٣۔

امام طحاوی ﷫ کا قول: بعض لوگوں نے ان آثار سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ اس میں کچھ حرج نہیں کہ مقررہ دنوں کے لئے کسی معلوم چیز کے بدلے میں کوئی مرد کسی عورت سے متعہ کرے جب وہ دن گزر جائیں گے تو وہ عورت بلاطلاق اس کے لئے حرام ہو جائے گی جس کی وجہ اس کا مدت اختتام عدت ہوگا جس پر دونوں کا معاہدہ ہوا تھا وہ ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔

دوسروں کا قول یہ ہے کہ یہ حکم پہلے تھا پھر دوسرے منسوخ شدہ احکام کی طرح منسوخ ہوا اور متعہ کی ممانعت کر دی گئی اور انہوں نے اس سلسلہ میں انہوں نے ان روایات کا ذکر کیا ہے جن میں ممانعت متعہ وارد ہے اس ممانعت کے نسخ کی کوئی روایت نہیں۔

فریق ثانی کا موقف اور مستدل روایات: متعہ جائز نہیں اس کا حکم منسوخ ہو چکا جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات اس کی دلیل ہیں۔

۴۲۲۱: مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ ، قَالَ :ثَنَا جُوَيْرِيَةُ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِي أَخْبَرَاهُ أَنَّ أَبَاهُمَا أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّكَ رَجُلٌ تَائِهٌ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ .

۴۲۲۱: عبداللہ بن محمد بن علی بن ابی طالب اور محمد بن علی دونوں نے خبر دی کہ ان کے والد نے بتلایا کہ میں نے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرماتے تھے تم بھٹکے ہوئے مرد ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عورتوں کے متعہ سے منع فرمایا ہے۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب۳۸' والنکاح باب۳۱' مسلم فی النکاح ۲۵/ ۳۰' ترمذی فی النکاح باب۲۸' نسائی فی النکاح باب۷۱' ابن ماجه فی النکاح باب۴۴' دارمی فی النکاح باب۱۶' موطا مالك فی النکاح ۴۱' مسند احمد ۱/ ۷۹۔

۴۲۲۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، وَأُسَامَةُ ، وَمَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ إِنَّكَ رَجُلٌ تَائِهٌ .

۴۲۲۲: یونس' اسامہ' مالک نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت کی البتہ اس میں یہ الفاظ نہیں کہ تم بھٹکے ہوئے آدمی ہو۔

اللغات: تائہ۔ بھٹکا ہوا' متکبر۔

۴۲۲۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ أَبِيْهِمَا أَنَّ عَلِيًّا مَرَّ بِابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ يُفْتِي بِالْمُتْعَةِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ ، أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهَا .فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :قَدْ نَهٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ .

۴۲۲۳: عبداللہ اور حسن بن محمد بن حنفیہ نے اپنے والد سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ان کا گزر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے ہوا جبکہ وہ لوگوں کو عورتوں کے متعہ کے سلسلہ میں فتویٰ دے رہے تھے کہ اس میں کوئی حرج نہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن اس (متعہ) سے اور

گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔ ان روایات سے صاف طور پر متعہ کی ممانعت جناب رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو رہی ہے اب رہی وہ روایات جن کو ہم شروع میں ذکر کر آئے ان میں اجازت معلوم ہوتی ہے تو ان روایات سے ان میں احتمال پیدا ہو گیا کہ وہ ممانعت سے پہلے کی روایات ہیں تو یہ نہی پہلے جواز کی ناسخ بن گئی۔ پس اس میں ہم نے غور کیا۔

۴۲۲۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ : حَرَامٌ .قَالَ :فَإِنَّ فُلَانًا يَقُوْلُ فِيْهَا ، قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ ، وَمَا كُنَّا مُسَافِحِيْنَ فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ النَّهْيُ ، مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ مَا ذَكَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِذْنِ فِيْهَا ، كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ قَبْلَ النَّهْيِ ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا فَكَانَ ذٰلِكَ النَّهْيُ نَاسِخًا ، لِمَا كَانَ مِنَ الْإِبَاحَةِ قَبْلَ ذٰلِكَ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ،

۴۲۲۴: سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعہ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ حرام ہے۔ اس آدمی سے دوسرا سوال کیا کہ فلاں یہ کہتا ہے تو فرمانے لگے اللہ کی قسم! اس آدمی کو معلوم ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن اس کو حرام قرار دیا اور ہم زنا کار نہیں ہیں۔

تخریج : مسند احمد ۲/۹۵‘ ۱۰۴۔

حاصل روایات : ان روایات سے صاف طور پر متعہ کی ممانعت جناب رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو رہی ہے اب رہی وہ روایات جس کو فریق اوّل نے استدلال میں پیش کیا ان میں اجازت معلوم ہوتی ہے تو ان روایات سے ان میں احتمال پیدا ہو گیا کہ وہ ممانعت سے پہلے کی روایات ہیں تو یہ نہی پہلے جواز کی ناسخ بن گئی۔

نسخ کی تائیدی روایات:

۴۲۲۵: فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ اللَّيْثِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَكَّةَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، فَأَذِنَ لَنَا فِي الْمُتْعَةِ .فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِيْ إِلٰى امْرَأَةٍ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ ، كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَنَطْنَطَةٌ ، فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا .فَقَالَتْ :مَا تُعْطِيْنِيْ؟ فَقُلْتُ رِدَائِيْ ، وَقَالَ :صَاحِبِيْ :رِدَاءَيْنِ ، وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِيْ أَجْوَدَ مِنْ رِدَائِيْ وَكُنْتُ أَشَبَّ مِنْهُ إِذَا نَظَرَتْ

اِلَیٰ رِدَائِیْ صَاحِبِیْ أَعْجَبَهَا ، وَإِذَا نَظَرَتْ اِلَیَّ أَعْجَبْتُهَا ، فَقَالَتْ :أَنْتَ وَرِدَاؤُكَ تَكْفِيْنِیْ فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ .ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَیْءٌ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِیْ يُتَمَتَّعُ بِهِنَّ ، فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهَا .

۴۲۲۵: عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز نے ربیع بن سبرہ جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے لئے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تو آپ نے ہمیں متعہ کی اجازت مرحمت فرمائی چنانچہ میں اور میرا ساتھی بنو عامر کی ایک عورت کے پاس گئے گویا کہ وہ جوان موٹی ہے ہم نے اپنے کو اس کے سامنے پیش کیا اس نے کہا مجھے کیا دو گے؟ میں نے کہا میں اپنی چادر دوں گا اور میرے دوست نے کہا دو چادریں دوں گا میرے ساتھی کی چادر میری چادر سے عمدہ تھی اور میں اس کے مقابلہ میں زیادہ جوان تھا جب اس عورت نے میرے ساتھی کی چادروں کو دیکھا تو اسے پسند کیا اور جب مجھے دیکھا تو میں اس کو پسند آ گیا اس نے کہا تو اور تیری چادر مجھے کافی ہے۔ چنانچہ میں اس کے پاس تین دن ٹھہرا پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی کے پاس متعہ والی عورتیں ہوں وہ ان کا راستہ چھوڑ دے یعنی ان سے الگ ہو جائے۔

تخریج : مسلم فی النکاح ۱۹' نسائی فی النکاح باب ۷۱' مسند احمد ۴۰۵/۳۔

۴۲۲۶: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ، مِثْلَهٗ.

۴۲۲۶: لیث نے ربیع بن سبرہ جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۲۲۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ الْفَتْحِ . فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهٗ ؟ فَقَالَ :حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَزَعَمَ مَعْمَرٌ أَنَّهُ الرَّبِيْعُ بْنُ سَبْرَةَ .

۴۲۲۷: ایوب نے زہری سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن عورتوں سے متعہ کی ممانعت فرما دی میں نے زہری سے سوال کیا یہ بات تم نے کس سے سنی تو انہوں نے کہا مجھے ایک آدمی نے اپنے والد سے انہوں نے عمر بن عبدالعزیز سے روایت نقل کی ہے۔ معمر راوی کا خیال یہ ہے کہ وہ رجل ربیع بن سبرہ ہے۔

۴۲۲۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِی الْمُتْعَةِ ، فَتَزَوَّجَ رَجُلٌ امْرَأَةً فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ ، إِذَا هُوَ يُحَرِّمُهَا أَشَدَّ التَّحْرِيْمِ ، وَيَقُوْلُ فِيْهَا أَشَدَّ الْقَوْلِ .

۴۲۲۸: عبدالعزیز بن عمر نے ربیع بن سبرہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کی رخصت دی تو ایک آدمی نے ایک عورت سے نکاح متعہ کیا تو اس کے بعد آپ نے اس کو سختی سے حرام کر دیا اور آپ اس کے متعلق سخت بات فرماتے تھے۔

۴۲۲۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَيْسٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : أَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ ، ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا .

۴۲۲۹: ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ نساء کی اجازت دی پھر اس سے منع فرما دیا۔

۴۲۳۰: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، قَالَ :ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَنَزَلَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَى مَصَابِيْحَ وَنِسَاءً يَبْكِيْنَ فَقَالَ مَا هٰذَا ؟ فَقِيْلَ :نِسَاءٌ تَمَتَّعَ بِهِنَّ أَزْوَاجُهُنَّ وَفَارَقُوْهُنَّ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ أَوْ هَدَرَ الْمُتْعَةَ بِالطَّلَاقِ وَالنِّكَاحِ وَالْعِدَّةِ وَالْمِيْرَاثِ فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، تَحْرِيْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتْعَةَ بَعْدَ إِذْنِهِ فِيْهَا وَإِبَاحَتِهِ إِيَّاهَا .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا ، نَسْخُ مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمُ النَّهْيُ عَنْهَا أَيْضًا .

۴۲۳۰: سعید بن ابی سعید مقبری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک کے لئے روانہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثنیۃ الوداع میں قیام فرمایا آپ نے وہاں کچھ چراغ دیکھے اور کچھ عورتوں کو دیکھا جو رو رہی تھیں آپ نے دریافت فرمایا یہ کیا۔ تو بتلایا گیا کہ ان عورتوں سے ان کے خاوندوں نے متعہ کیا اور پھر ان کو چھوڑ دیا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے متعہ کو طلاق' نکاح' عدت اور وراثت کے ساتھ حرام یا باطل قرار دیا ہے۔ پس ان روایات و آثار سے ثابت ہو رہا ہے کہ متعہ کی اجازت دینے اور اسے جائز قرار دینے کے بعد اس کو حرام قرار دیا گیا تو باب کے شروع میں مذکورہ روایات کا نسخ ثابت ہو گیا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس سلسلہ میں ممانعت کی روایات موجود ہیں جو اس نسخ کی توثیق کرتی ہیں۔

روایاتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین:

۴۲۳۱: حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْجِيزِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :مَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ إِلَّا رَحْمَةً رَحِمَ اللَّهُ بِهَا هٰذِهِ الْأُمَّةَ ، وَلَوْلَا نَهْيُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهَا مَا زَنَى إِلَّا شَقِيٌّ .قَالَ عَطَاءٌ :كَأَنِّي أَسْمَعُهَا مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا شَقِيٌّ .

۴۲۳۱: عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ متعہ ایک رحمت تھی جس سے اللہ تعالیٰ نے اس امت پر رحم فرمایا اور اگر عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس سے منع نہ کرتے تو کوئی بدبخت ہی زنا کا مرتکب ہوتا گویا میں الاشقی کے الفاظ کی گونج اب بھی سن رہا ہوں۔

۴۲۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :إِنَّمَا كَانَتْ مُتْعَةُ النِّسَاءِ لَنَا خَاصَّةً .

۴۲۳۲: خیثمہ بن عبدالرحمن نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے عورتوں سے متعہ کا حکم ہمارے ساتھ مخصوص تھا۔

۴۲۳۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيدٌ ، قَالَ هِشَامٌ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يَتَمَتَّعُونَ مِنَ النِّسَاءِ ، حَتّٰى نَهَاهُمْ عُمَرُ .

۴۲۳۳: عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ عورتوں سے متعہ کیا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے منع فرمادیا۔

۴۲۳۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ مَوْلًى لَهُ :إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْغَزْوِ ، وَالنِّسَاءُ قَلِيلٌ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :صَدَقْتَ .قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ ، بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ ، وَفِي هٰذَا دَلِيلٌ عَلٰى مُتَابَعَتِهِمْ لَهُ عَلٰى مَا نَهٰى عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ ، وَفِي إِجْمَاعِهِمْ عَلَى النَّهْيِ فِي ذٰلِكَ عَنْهَا ، دَلِيلٌ عَلٰى نَسْخِهَا وَحُجَّةٌ .ثُمَّ هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ إِنَّمَا أُبِيحَتْ وَالنِّسَاءُ قَلِيلٌ أَيْ :فَلَمَّا كَثُرْنَ ، ارْتَفَعَ الْمَعْنَى الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ أُبِيحَتْ .وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :إِنَّمَا

كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً ، فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَتْ لَهُمُ الْمَعْنَى الَّذِىْ ذَكَرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهَا أُبِيْحَتْ مِنْ أَجْلِهِ ، وَأَمَّا قَوْلُ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنَّا نَتَمَتَّعُ حَتّٰى نَهَانَا عَنْهَا عُمَرُ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ لَمْ يَعْلَمْ بِتَحْرِيْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا ، حَتّٰى عَلِمَهُ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَفِيْ تَرْكِهِ مَا قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاحَهُ لَهُمْ ، دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ الْحُجَّةَ قَدْ قَامَتْ عِنْدَهُ عَلٰى نَسْخِ ذٰلِكَ وَتَحْرِيْمِهِ. فَوَجَبَ بِمَا ذَكَرْنَا ، نَسْخُ مَا رَوَيْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِنْ إِبَاحَةِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ .وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ :إِنَّ النِّكَاحَ إِذَا عُقِدَ عَلٰى مُتْعَةِ أَيَّامٍ ، فَهُوَ جَائِزٌ عَلَى الْأَبَدِ ، وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ .فَمِنَ الْحُجَّةِ عَلٰى هٰذَا الْقَوْلِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَهَاهُمْ عَنِ الْمُتْعَةِ ، قَالَ لَهُمْ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِىْ يُتَمَتَّعُ بِهِنَّ شَيْءٌ ، فَلْيُفَارِقْهُنَّ . فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الْعَقْدَ الْمُتَقَدِّمَ ، لَا يُوْجِبُ دَوَامَ الْعَقْدِ لِلْأَبَدِ ، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ يُوْجِبُ دَوَامَ الْعَقْدِ لِلْأَبَدِ ، لَكَانَ يُفْسَخُ الشَّرْطُ الَّذِىْ كَانَا تَعَاقَدَا بَيْنَهُمَا ، وَلَا يُفْسَخُ النِّكَاحُ إِذَا كَانَ قَدْ ثَبَتَ عَلٰى صِحَّةٍ وَجَوَازٍ قَبْلَ النَّهْيِ .فَفِيْ أَمْرِهِ إِيَّاهُمْ بِالْمُفَارَقَةِ ، دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ الْعَقْدِ لَا يَجِبُ بِهِ مِلْكُ بُضْعٍ ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِىْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِىْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .

۴۲۳۴: شعبہ نے ابو جمرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عورتوں کے متعہ کے متعلق سوال کیا تو ان کے ایک آزاد کردہ غلام نے کہا یہ جہاد کے موقعہ پر ہوتا تھا جبکہ عورتوں کی تعداد تھوڑی ہوتی تھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ سن کر فرمایا تو نے سچ کہا۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے صحابہ کرامؓ کی موجودگی میں متعہ سے منع فرمایا مگر ان میں سے کسی نے بھی ان کی اس بات کی مخالفت نہیں کی۔ پس یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ اس ممانعت کے سلسلہ میں انہوں نے آپ کی اتباع کی اس متعہ کی ممانعت پر اتفاق کیا نیز یہ اس متعہ کے منسوخ ہونے کی دلیل اور حجت ہے۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول کہ یہ اس وقت جائز کیا گیا جب عورتیں کم تعداد میں تھیں جب ان کی تعداد زیادہ ہوگئی تو وہ علت اور وجہ ختم ہوگئی جس کے باعث اسے جائز کیا گیا تھا۔ اسی طرح حضرت ابو ذرؓ کا قول کہ یہ ہمارے ساتھ مخصوص تھا تو اس میں اس بات کا احتمال ہے جس کا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا کہ عورتوں کی تعداد کم تھی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ ہم متعہ کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس سے منع کر دیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت کا علم نہ ہوا ہو یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے ان کو معلوم ہوا اور ان کا اس کو ترک کر دینا جسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے جائز قرار دیا تھا اس بات کی بین دلیل ہے کہ ان کے ہاں بھی اس

کے منسوخ اور حرام ہونے پر دلیل قائم ہو چکی تھی۔ اِس باب کے شروع میں متعہ کے جواز کے سلسلہ میں جو روایات نقل کی ہیں اس مذکورہ کلام سے ان کا منسوخ ہونا ضروری قرار پایا۔ بعض اہل علم نے فرمایا کہ جب چند دنوں کے لئے متعہ پر نکاح کیا جائے تو وہ نکاح ہمیشہ کے لئے جائز ہو جائے گا اور شرط ایام باطل ٹھہرے گی۔ اس کی دلیل یہ ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب متعہ سے منع فرمایا تو ان صحابہ کرام سے فرمایا کہ جس شخص کے پاس ان عورتوں میں سے کوئی عورت ہو جن سے متعہ کیا جاتا ہے تو وہ اس کو جدا کر دے تو یہ اس بات کی دلالت ہے کہ پہلے ہونے والا یہ عقد (متعہ) دائمہ عقد کو لازم نہیں کرتا کیونکہ اگر وہ اس عقد کو ہمیشہ کے لئے واجب کرتا تو وہ شرط جس پر ان دونوں نے عقد کیا ہے باطل ہو جاتی اور نکاح فسخ نہ ہوتا اور جب نہی سے پہلے اس کی صحت اور جواز ثابت ہو گیا تو ان عورتوں کو جدا کرنے کے سلسلہ میں صحابہ کرام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ملا جو اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ اس قسم کے عقود سے ملک بضع حاصل نہیں ہوتی یہی امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: یہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے صحابہ کرامؓ کی موجودگی میں متعہ سے منع فرمایا مگر ان میں سے کسی نے بھی ان کی اس بات کی مخالفت نہیں کی۔ پس یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ اس ممانعت کے سلسلہ میں انہوں نے آپ کی اتباع کی اس متعہ کی ممانعت پر اتفاق کیا نیز یہ اس متعہ کے منسوخ ہونے کی دلیل اور حجت ہے۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول کہ یہ اس وقت جائز کیا گیا جب عورتیں کم تعداد میں تھیں جب ان کی تعداد زیادہ ہو گئی تو وہ علت اور وجہ ختم ہو گئی جس کے باعث اسے جائز کیا گیا تھا۔ اسی طرح حضرت ابو ذرؓ کا قول کہ یہ ہمارے ساتھ مخصوص تھا تو اس میں اس بات کا احتمال ہے جس کا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا کہ عورتوں کی تعداد کم تھی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ ہم متعہ کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس سے منع کر دیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت کا علم نہ ہوا ہو یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے ان کو معلوم ہوا اور ان کا اس کو ترک کر دینا جسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے جائز قرار دیا تھا اس بات کی بین دلیل ہے کہ ان کے ہاں بھی اس کے منسوخ اور حرام ہونے پر دلیل قائم ہو چکی تھی۔

حاصل کلام یہ ہوا اس باب کے شروع میں متعہ کے جواز کے سلسلہ میں جو روایات نقل کی ہیں اس مذکورہ کلام سے ان کا منسوخ ہونا ضروری قرار پایا۔

بعض اہل علم کا قول: بعض اہل علم نے فرمایا کہ جب چند دنوں کے لئے متعہ پر نکاح کیا جائے تو وہ نکاح ہمیشہ کے لئے جائز ہو جائے گا اور شرط ایام باطل ٹھہرے گی۔ اس کی دلیل یہ ہے۔

دلیل: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب متعہ سے منع فرمایا تو ان صحابہ کرام سے فرمایا کہ جس شخص کے پاس ان عورتوں میں سے کوئی عورت ہو جن سے متعہ کیا جاتا ہے تو وہ اس کو جدا کر دے تو یہ اس بات کی دلالت ہے کہ پہلے ہونے والا یہ عقد (متعہ) دائمہ عقد کو لازم نہیں کرتا کیونکہ اگر وہ اس عقد کو ہمیشہ کے لئے واجب کرتا تو وہ شرط جس پر ان دونوں نے عقد کیا ہے باطل ہو جاتی اور نکاح فسخ نہ ہوتا اور جب نہی سے پہلے اس کی صحت اور جواز ثابت ہو گیا تو ان عورتوں کو جدا کرنے کے سلسلہ میں صحابہ کرام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کا حکم ملا جو اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ اس قسم کے عقود سے ملک بضع حاصل نہیں ہوتی یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابٌ مِقْدَارِ مَا يُقِيمُ الرَّجُلُ عِنْدَ الثَّيِّبِ أَوِ الْبِكْرِ إِذَا تَزَوَّجَهَا

باکرہ یا ثیبہ سے جب شادی کرے تو اس کے ہاں مدت قیام کتنی ہو؟

اس سلسلہ میں کل دو معروف مذاہب بنتے ہیں:

نمبر ①: ثیبہ پر جب باکرہ سے نکاح کرے تو پہلے سات یا تین ایام اس کے لئے مخصوص کرے آئندہ سب میں برابری کرے اس کو ائمہ ثلاثہ اور ابراہیم نخعی' سفیان رحمہم اللہ وغیرہ نے اختیار کیا۔

نمبر ②: نئی اور پرانی بیویوں میں برابر اقامت اختیار کرے یہ ائمہ احناف' حماد رحمہم اللہ وغیرہ کا قول ہے۔

فریق اوّل: باکرہ سے شادی کرنے پر اس کے پاس زیادہ دن گزارنے ہوں گے پھر آئندہ باری ایام کے لحاظ سے ہوگی کسی کو دوسری پر برتری نہ ہوگی دلیل یہ روایات ہیں۔

۴۲۳۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :لِلْبِكْرِ سَبْعٌ ، وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ .

۴۲۳۵: حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا بکارہ عورت کے لئے سات دن اور ثیبہ کے لئے تین دن ہیں۔

۴۲۳۶: حَدَّثَنَا صَالِحٌ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيدٌ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ، ثُمَّ قَسَمَ ، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا .قَالَ خَالِدٌ فِي حَدِيثِهِ : وَلَوْ قُلْتُ إِنَّهُ قَدْ رَفَعَ الْحَدِيثَ لَصَدَقْتُ ، وَلَكِنَّهُ قَالَ :السُّنَّةُ كَذٰلِكَ .

۴۲۳۶: ابوقلابہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ثیبہ کے بعد بکرہ سے نکاح کرے تو اس کے ہاں سات دن ٹھہرے پھر باری مقرر کرے اور جب ثیبہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن ٹھہرے۔

خالد راوی نے اپنی روایت میں فرمایا کہ اگر میں کہوں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس کو مرفوعاً روایت کیا ہے تو یہ یقیناً میں سچ بولنے والا ہوگا لیکن انہوں نے فرمایا کہ سنت طریقہ اسی طرح ہے۔

تخریج : بخاری فی النکاح باب ۱۰۰، ۱۰۱/۱۰۰، مسلم فی الرضاع روایت ۴۳، ابو داؤد فی النکاح باب ۳۴، ترمذی فی النکاح باب ۴۱، ابن ماجہ فی النکاح باب ۲۶، دارمی فی النکاح ۳۷، موطا مالک فی النکاح ۱۵، مسند احمد ۱۷۸/۲۔

۴۲۳۷: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا قِلَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا .

۴۲۳۷: ابوقلابہ نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ سنت یہ ہے کہ جب باکرہ سے شادی کرے تو اس کے ہاں سات روز قیام کرے اور جب ثیبہ سے نکاح کرے تو اس کے ہاں تین روز قیام کرے۔

۴۲۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، مِثْلَهُ.

۴۲۳۸: سفیان نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۲۳۹: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :لِلْبِكْرِ سَبْعٌ ، وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ

۴۲۳۹: حمید الطّویل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا باکرہ کے لئے سات اور ثیبہ کے لئے تین دن ہیں۔

۴۲۴۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۲۴۰: ابن وہب نے مالک سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۲۴۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ ، قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :سُنَّةُ الْبِكْرِ سَبْعٌ ، وَالثَّيِّبِ ثَلَاثًا .

۴۲۴۱: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ باکرہ کے لئے سنت سات روز اور ثیبہ کے لئے تین روز ہیں۔

۴۲۴۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ وَعِنْدَهُ غَيْرُهَا ، فَلَهَا سَبْعٌ ، ثُمَّ يَقْسِمُ .وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ ، فَثَلَاثٌ ، ثُمَّ يَقْسِمُ.

۴۲۴۲: حمید نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جب آدمی باکرہ سے شادی کرے اور اس کے ہاں اور بیوی بھی ہو تو باکرہ کے لئے سات دن گزارے پھر وقت تقسیم کرے اور جب ثیبہ سے شادی کرے تو پھر تین دن گزارے پھر باہمی

تقسیم کرے۔

۴۲۴۳: حَدَّثَنَا صَالِحٌ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، وَزَادَ أَنَّهُ قَالَ وَلَوْ قُلْتُ إِنَّهُ قَدْ رَفَعَ الْحَدِيْثَ لَصَدَقْتُ ، وَلٰكِنَّهُ قَالَ : السُّنَّةُ كَذٰلِكَ .

۴۲۴۳: حمید کہتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ بھی اسی طرح فرماتے تھے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اگر میں یہ کہوں کہ انہوں نے حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے تو میں کہنے میں سچا ہوں گا لیکن انہوں نے فرمایا سنت اسی طرح ہے۔

۴۲۴۴: حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَصَابَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ وَاتَّخَذَهَا أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَنَّهُ بِالْخِيَارِ ، إِنْ شَاءَ سَبَّعَ لَهَا، وَسَبَّعَ لِسَائِرِ نِسَائِهِ وَإِنْ شَاءَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ، وَدَارَ عَلٰى بَقِيَّةِ نِسَائِهِ يَوْمًا يَوْمًا ، أَوْ لَيْلَةً لَيْلَةً ، وَاحْتَجُّوْا فِيْمَا ذَكَرُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ، وَبِحَدِيْثِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا .

۴۲۴۴: حمید نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صفیہ بنت حیی سے نکاح کیا تو اس کے ہاں تین روز قیام فرمایا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ جب کوئی شخص ثیبہ سے نکاح کرے تو اسے اختیار ہے اگر چاہے تو اس کے لئے سات روز مقرر کرے اور باقی بیویوں کے لئے بھی سات دن مقرر کرے اور اگر چاہے تو اس کے ہاں تین روز قیام کرے اور باقی بیویوں کے پاس ایک ایک روز اور ایک ایک رات چکر لگائے ان کی مستدل یہ روایت ہے جو کہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: علماء کی ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ جب کوئی شخص ثیبہ سے نکاح کرے تو اسے اختیار ہے اگر چاہے تو اس کے لئے سات روز مقرر کرے اور باقی بیویوں کے لئے بھی سات سات دن مقرر کرے اور اگر چاہے تو اس کے ہاں تین روز قیام کرے اور باقی بیویوں کے پاس ایک ایک روز اور ایک ایک رات چکر لگائے ان کی مستدل یہ روایت ہے جو کہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے۔

روایت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا:

۴۲۴۵: كَمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : لَمَّا بَنٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَ لَهَا

لَيْسَ بِكَ عَلٰى أَهْلِكَ هَوَانٌ إِنْ شِئْتُ سَبَّعْتُ لَكَ، وَإِلَّا فَثَلَّثْتُ ، ثُمَّ أَدُوْرُ .

۴۲۴۵: عبدالملک بن ابی بکر نے بیان کیا کہ جب شب زفاف کے لئے آپ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو آپ نے ان سے فرمایا تمہاری وجہ سے تمہارے خاندان کو کچھ سبکی نہ ہوگی اگر تم پسند کرو تو میں تمہارے پاس سات دن رہوں ورنہ تین دن قیام کروں گا پھر دوسری ازواج کے ہاں جاؤں گا۔

تخریج : مسلم فی الرضاع روایت ٤٢/٤١' ابو داؤد فی النکاح باب٣٤' ابن ماجه فی النکاح باب٢٦' دارمی فی النکاح باب٢٧' مالك فی النکاح ١٤' مسند احمد ٦' ٢٩٥/٢٩٢' ٣١٤/٣٠٨' ٣٢١/٣٢٠۔

۴۲۴۶: حَدَّثَنَا صَالِحٌ ، قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ .ح

۴۲۴۶: قعنبی نے مالک سے روایت نقل کی ہے۔

۴۲۴۷: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلْمَةَ ، فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَيْسَ بِكِ عَلٰى أَهْلِكِ هَوَانٌ ، إِنْ شِئْتُ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ ، وَإِنْ شِئْتُ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ قَالَتْ :ثَلِّثْ.

۴۲۴۷: ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے حارث بن عبدالرحمٰن سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی اور ان کے ہاں صبح کی تو آپ نے فرمایا تمہاری وجہ سے تمہارے خاندان کو کچھ بھی سبکی نہ ہوگی اگر تم چاہو تو میں تمہارے ہاں سات دن گزارتا ہوں اور سات دن ان کے ہاں گزاروں گا اور اگر تم پسند کرو تو تین روز تمہارے ہاں قیام کروں گا پھر دوسری بیویوں کے ہاں جاؤں گا انہوں نے تین پر رضامندی ظاہر کی۔

تخریج : گزشته روایت ٤٢٤٦ کی تخریج پیش نظر رهے۔

۴۲۴۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُمِّ سَلْمَةَ ، حِيْنَ تَزَوَّجَهَا مَا بِكِ عَلٰى أَهْلِكِ هَوَانٌ ، إِنْ شِئْتُ سَبَّعْتُ لَكِ، وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ، سَبَّعْتُ لِنِسَائِيْ . قَالُوْا :فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتُ سَبَّعْتُ لَكِ، وَإِلَّا فَثَلَّثْتُ ، ثُمَّ أَدُوْرُ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الثَّلَاثَ حَقٌّ لَهَا دُوْنَ سَائِرِ النِّسَاءِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :إِنْ ثَلَّثَ لَهَا ، ثَلَّثَ لِسَائِرِ نِسَائِهِ، وَإِنْ سَبَّعَ لَهَا ، سَبَّعَ لِسَائِرِ نِسَائِهِ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنْ سَبَّعْت

عِنْدَكَ، سَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ .

۴۲۴۸: عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے اپنے والد سے انہوں نے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا جبکہ ان سے شادی کی۔ تمہاری وجہ سے تمہارے خاندان کی بے عزتی نہ ہوگی اگر تم پسند کرو تو تمہارے ہاں سات دن گزاروں گا ورنہ تین ایام۔ پھر دیگر ازواج کے ہاں جاؤں گا۔ فریق ثانی کا مؤقف یہ ہے کہ اگر اس کے ہاں تین دن گزارے گا تو تمام عورتوں کے لئے تین دن گزارنے ہوں گے اور اگر ان کے لئے سات دن گزارے تو دیگر تمام بیویوں کے لئے بھی سات دن ہوں گے اس سلسلہ میں حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر میں تمہارے ہاں سات دن گزاروں گا تو ان کے ہاں بھی سات دن گزاروں گا۔

حاصل روایات: ان روایات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ دوسری عورتوں کے علاوہ تین ایام ان کا حق ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: اگر اس کے ہاں تین دن گزارے گا تو تمام عورتوں کے لئے تین دن گزارنے ہوں گے اور اگر ان کے لئے ساتھ گزارے تو دیگر تمام بیویوں کے لئے بھی تین دن ہوں گے اس سلسلہ میں حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر میں تمہارے ہاں سات دن گزاروں گا تو ان کے ہاں بھی سات دن گزاروں گا۔

روایت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا:

۴۲۴۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ .ح .

۴۲۴۹: یزید بن ہارون نے حماد بن سلمہ سے روایت نقل کی ہے۔

۴۲۵۰: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ سَلْمَةَ ، مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْمُنْقِرِيُّ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ح .

۴۲۵۰: موسیٰ بن اسماعیل منقری نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے روایت نقل کی ہے۔

۴۲۵۱: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا -لَمَّا بَنَى بِهَا وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ -إِنْ شِئْتُ سَبَّعْتُ لَكَ وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكَ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي .

۴۲۵۱: سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب زفاف جب ان کے ہاں گزاری اور ان کے ہاں صبح کی تو فرمایا اگر تم چاہو تو تمہارے ہاں سات دن گزارتا ہوں اور

سات یوم دوسری عورتوں کے لئے ہوں گے۔

۴۲۵۲: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جُرَيْجٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو ، وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَاهُ، أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ يُخْبِرُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰه عَنْهَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ، فَذَكَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.قَالُوْا :فَلَمَّا قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ سَبَّعْتُ لَكِ، سَبَّعْتُ لِنِسَائِي أَيْ :أَعْدِلُ بَيْنَكِ وَبَيْنَهُنَّ ، فَأَجْعَلُ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعًا ، كَمَا أَقَمْتُ عِنْدَكِ سَبْعًا .كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا إِذَا جَعَلَ لَهَا ثَلَاثًا ، جَعَلَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ كَذٰلِكَ أَيْضًا .وَقَالَ أَصْحَابُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى :فَمَا مَعْنٰى قَوْلِهِ ثُمَّ أَدُوْرُ ؟ . قِيْلَ لَهُمْ :يَحْتَمِلُ ، ثُمَّ أَدُوْرُ بِالثَّلَاثِ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا ، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَتِ الثَّلَاثُ حَقًّا لَهَا ، دُوْنَ سَائِرِ النِّسَاءِ ، لَكَانَ إِذَا أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ، كَانَتْ ثَلَاثٌ مِنْهُنَّ ، غَيْرَ مَحْسُوْبَةٍ عَلَيْهَا ، وَلَوَجَبَ أَنْ يَكُوْنَ لِسَائِرِ النِّسَاءِ أَرْبَعٌ أَرْبَعٌ فَلَمَّا كَانَ الَّذِي لِلنِّسَاءِ إِذَا أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا سَبْعًا ، لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ ، كَانَ كَذٰلِكَ ، إِذَا أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ، لِكُلِّ ، وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ ثَلَاثٌ .هٰذَا هُوَ النَّظَرُ الصَّحِيْحُ ، مَعَ اسْتِقَامَةِ تَأْوِيْلِ هٰذِهِ الْآثَارِ عَلَيْهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ، وَأَبِي يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۴۲۵۲: ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے امّ سلمہ امّ المؤمنین ؓ سے روایت کی ہے انہوں نے خود اسے بتلایا پھر جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ جب ان کو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تمہارے ہاں سات دن گزاروں گا تو سات دن دوسری بیویوں کے لئے ہوں گے اور جب تین مقرر ہوں تو پھر دوسری بیویوں کے لئے بھی تین ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک کے لئے اتنے دن ہوں گے۔ پہلے قول والوں نے کہا اگر آپ کا مطلب لیا جائے تو ثم ادور علی النساء کا کیا مطلب ہوگا۔

اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ اگر اس کا مطلب یہ ہو کہ پھر میں تین تین دن کے ساتھ سب پر چکر لگاؤں گا کیونکہ اگر تین دن صرف امّ سلمہ ؓ کا حق ہوتا باقی ازواج کا حق نہ ہوتا تو باقی ازواج کے ہاں سات دن ٹھہرنے کی صورت میں ان کے تین دن امّ سلمہ ؓ کی باری سے شمار نہ ہوتے اور اس سے یہ لازم آتا کہ ہر ایک کے لئے چار چار دن ہوں تو جب حضرت امّ سلمہ ؓ کے پاس سات یوم ٹھہرنے کی صورت میں ہر ایک کے لئے سات سات ہوئے تو اسی طرح اُن امّ سلمہ ؓ کے پاس تین دن ٹھہرنے سے ان میں سے ہر ایک کے لئے تین تین دن مقرر ہوئے۔

حاصل روایات: ان روایات کے معانی کو قائم رکھتے ہوئے صحیح قیاس یہی ہے اور امام ابوحنیفہ اور ابویوسف محمد ؒ کا قول بھی

یہی ہے۔

بَابُ الْعَزْلِ

مسئلہ عزل

صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت اس کو مکروہ بلکہ زندہ درگور کرنا قرار دیتی ہے۔ابن حزم نے اس کی نسبت ابن عمرؓ ابن مسعودؓ ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہم کی طرف کی ہے۔

نمبر②: جمہور فقہاء اس میں کوئی حرج قرار نہیں دیتے البتہ حرہ کے لئے اجازت کی قید لگاتے ہیں۔

نمبر②: حرہ اجازت دے یا نہ دے بہرصورت جائز ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: عزل مکروہ ہے اس کی دلیل مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

۴۲۵۳: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ ، وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ أَيُّوْبَ ، عَنْ أَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :حَدَّثَتْنِيْ جُدَامَةُ قَالَتْ : ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَزْلُ ، فَقَالَ ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ

۴۲۵۳: عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ مجھے حضرت جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ خفی زندہ درگور کرنا ہے۔

تخریج : مسلم فی النکاح ۱۴۱' ابن ماجه فی النکاح باب ۶۱' مسند احمد ۳۶۱/۶' ۴۳۴۔

۴۲۵۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أَبُو الْاَسْوَدِ ، قَالَ :ثَنَا عُرْوَةُ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْاَسْدِيَةِ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۴۲۵۴: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا انہوں نے جدامہ بنت وہب اسدیہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۲۵۵: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ ، قَالَ :قَالَ أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ ، عَنْ أَبِي الْاَسْوَدِ أَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ جُدَامَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَكَرِهَ قَوْمٌ الْعَزْلَ لِهٰذَا الْاَثَرِ الْمَرْوِيّ فِيْ كَرَاهَةِ ذٰلِكَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ،

فَلَمْ يَرَوْا بِهِ بَأْسًا إِذَا أَذِنَتِ الْحُرَّةُ لِزَوْجِهَا فِيهِ، فَإِنْ مَنَعَتْهُ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يَسَعْهُ أَنْ يَعْزِلَ عَنْهَا .وَقَدْ خَالَفَهُمْ فِي هٰذَا قَوْمٌ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَهُ :أَنْ يَعْزِلَ عَنْهَا ، إِنْ شَاءَتْ ، أَوْ أَبَتْ .وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ فِي هٰذَا -عِنْدَنَا -أَصَحُّ الْقَوْلَيْنِ ، وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الزَّوْجَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ الْمَرْأَةَ بِأَنْ يُجَامِعَهَا وَإِنْ كَرِهَتْ ذٰلِكَ ، وَلَهُ أَنْ يَأْخُذَهَا بِأَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا وَلَا يَعْزِلَ عَنْهَا .فَكَانَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهَا بِأَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا فِي جِمَاعِهِ إِيَّاهَا ، كَمَا يَأْخُذُهَا بِأَنْ يُجَامِعَهَا .وَكَانَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْخُذَ زَوْجَهَا بِأَنْ يُجَامِعَهَا ، فَكَانَ لَهَا أَنْ تَأْخُذَهُ بِأَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا ، كَمَا لَهُ أَنْ يَأْخُذَهَا بِأَنْ يُجَامِعَهَا وَأَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا .وَكَانَ حَقُّ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي ذٰلِكَ عَلٰى صَاحِبِهِ سَوَاءً ، وَكَانَ مِنْ حَقِّهِ أَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا فِي جِمَاعِهَا إِنْ أَحَبَّتْ وَإِنْ هَرَّتْ أَيْ كَرِهَتْ هِيَ ذٰلِكَ .فَالنَّظَرُ -عَلٰى مَا ذَكَرْنَا -أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ مِنْ حَقِّهَا هِيَ أَيْضًا عَلَيْهِ، أَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا فِي جِمَاعِهِ إِيَّاهَا إِنْ أَحَبَّ ذٰلِكَ وَإِنْ كَرِهَ .وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .وَلِلْمَوْلٰى فِي قَوْلِهِمْ جَمِيعًا عِنْدَ مَنْ كَرِهَ الْعَزْلَ أَصْلًا ، أَنْ يُجَامِعَ أَمَتَهُ وَيَعْزِلَ عَنْهَا فِي جِمَاعِهِ، وَلَا يَسْتَأْذِنَهَا فِي ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَتْ لِرَجُلٍ زَوْجَةٌ مَمْلُوْكَةٌ ، فَأَرَادَتْ أَنْ يَعْزِلَ عَنْهَا ، فَإِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ ، وَأَبَا يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدًا ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ فِي ذٰلِكَ -فِيمَا حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي يُوْسُفَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ -أَنَّ الْإِذْنَ فِي ذٰلِكَ إِلَى مَوْلَى الْأَمَةِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي يُوْسُفَ خِلَافُ هٰذَا الْقَوْلِ .

۴۲۵۵: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جدامہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ بعض لوگوں نے اس اثر کی وجہ سے عزل کو مکروہ قرار دیا ہے۔ دوسری جماعت کا قول یہ ہے کہ اس میں کچھ کراہت نہیں جبکہ حرہ اپنے خاوند کو اجازت دے اور اگر عورت اس سے منع کرے تو وہ عزل نہیں کر سکتا۔ عورت چاہے یا نہ چاہے بہرصورت خاوند کو عزل کا حق حاصل ہے۔ ہمارے ہاں قول اول زیادہ درست ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ خاوند کو حق حاصل ہے کہ وہ جماع کے لئے زبردستی کرے۔ اگرچہ عورت اس بات کو ناپسند کرے اور خاوند کو یہ بھی اختیار ہے کہ اسے انزال کے لئے زبردستی کرے اور اس سے انزال کے وقت الگ نہ ہو تو جب خاوند کو جماع کی صورت میں جبراً انزال کا حق ہے جس طرح کہ وہ جماع کے سلسلہ میں اسے قابو کر سکتا ہے اور عورت بھی جماع کے لئے خاوند کو زبردستی پکڑ سکتی ہے اس کو یہ بھی اختیار ہے کہ خاوند کو اپنے (اندر) انزال پر مجبور کرے جیسا کہ اس کو جماع پر مجبور کر سکتی ہے جب دونوں کا حق ایک دوسرے پر برابر ہے خاوند کا حق ہے کہ وہ

جماع کی صورت میں عورت تک پہنچے (قربت کرے) خواہ عورت پسند کرے یا ناپسند۔ گزشتہ بات پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ عورت کا بھی اسی طرح حق ہے کہ خاوند جماع کرتے ہوئے اس تک پہنچے (رحم میں منی پہنچائے) مرد خواہ اس بات کو پسند کرے یا ناپسند۔ اس سلسلہ میں قیاس یہی ہے اور امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ لونڈی کے سلسلہ میں حکم: مالک کو اپنی لونڈی کے سلسلہ میں تمام ائمہ کے ہاں عزل کرنا درست ہے جو حرہ کے متعلق عزل کو مکروہ قرار دیتے ہیں یہاں وہ بھی درست قرار دیتے ہیں اس میں لونڈی سے اجازت قطعاً ضروری نہیں۔ اگر کسی شخص کی بیوی کسی دوسرے کی مملوکہ ہو اور وہ خاوند اس سے عزل کرنا چاہتا ہو تو اس سلسلہ میں امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول علی بن حسن کی روایت کے مطابق یہ ہے کہ امام ابو یوسف ابوحنیفہ رحمہما اللہ آقا سے اذن کو ضروری قرار دیتے ہیں اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے اس کے خلاف قول بھی منقول ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۴۲۵۶: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي يُوسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ قَالَ: الْإِذْنُ فِي ذٰلِكَ إِلَى الْأَمَةِ لَا إِلَى مَوْلَاهَا. قَالَ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ: هٰذَا هُوَ النَّظَرُ عَلَى أُصُوْلِ مَا بُنِيَ عَلَيْهِ هٰذَا الْبَابُ، لِأَنَّهَا لَوْ أَبَاحَتْ لِزَوْجِهَا تَرْكَ جِمَاعِهَا، كَانَ مِنْ ذٰلِكَ فِي سَعَةٍ، وَلَمْ يَكُنْ لِمَوْلَاهَا أَنْ يَأْخُذَ زَوْجَهَا بِأَنْ يُجَامِعَهَا. فَلَمَّا كَانَ الْجِمَاعُ الْوَاجِبُ عَلَى زَوْجِهَا إِلَيْهَا، أَخَذَ زَوْجُهَا بِهِ، لَا إِلَى مَوْلَاهَا، كَانَ ذٰلِكَ الْإِفْضَاءُ فِي ذٰلِكَ الْجِمَاعِ الْآخِذُ بِهِ إِلَيْهَا، لَا إِلَى مَوْلَاهَا، فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا. وَأَنْكَرَ هٰؤُلَاءِ جَمِيعًا، الَّذِيْنَ أَبَاحُوا الْعَزْلَ، مَا فِي حَدِيْثِ جُدَامَةَ مِمَّا رَوَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ فِيهِ إِنَّهُ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ وَرَوَوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْكَارَ ذٰلِكَ الْقَوْلِ عَلَى مَنْ قَالَهُ. وَذَكَرُوْا فِي ذٰلِكَ،

۴۲۵۶: حسن بن زیادہ نے اب و یوسف رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ اس سلسلہ میں لونڈی کو اختیار ہوگا آقا کو اختیار نہ ہوگا۔ ابن ابی عمران کہتے ہیں کہ جن اصولوں پر اس باب کی بنیاد ہے اس میں نظر کا تقاضا یہی ہے کیونکہ اگر اس نے اپنے خاوند کے لئے ترک جماع کو مباح کر دیا تو یہ اس کو اختیار ہے اس کے مالک کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس کے خاوند کو اس کے جماع پر مجبور کرے۔ پس جبکہ جماع واجب کا اختیار لونڈی کو ہے کہ وہ اپنے خاوند کو زبردستی اس کے لئے مجبور کر سکتی ہے تو آقا کو اختیار نہیں کہ بس جماع میں انزال کرانے کے لئے خاوند کو پکڑے اور مجبور کرنے کا اختیار لونڈی کو ہے اس کے مالک کو نہیں۔ تقاضائے نظر تو اس سلسلہ میں یہی ہے ان تمام حضرات نے جنہوں نے عزل کو جائز قرار دیا انہوں نے حضرت جدامہ رضی اللہ عنہا والی روایت کے الفاظ جو انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کئے ہیں کہ یہ مخفی زندہ در گور کرنا ہے اس قول کی صحت سے انکار کیا ہے اور اس سلسلہ میں یہ روایت نقل کی ہے۔

۴۲۵۷: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ. ح.

۴۲۵۷: ابوداؤد نے ہشام بن ابی عبداللہ سے روایت کی۔

۴۲۵۸: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً ، وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا ، وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ ، وَأَشْتَهِي مَا يَشْتَهِي الرِّجَالُ ، وَإِنَّ الْيَهُوْدَ يَقُوْلُوْنَ هِيَ الْمَوْءُ وْدَةُ الصُّغْرَى .فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَذَبَتْ يَهُوْدُ ، لَوْ أَنَّ اللّٰهَ أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهُ، لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَصْرِفَهُ .

۴۲۵۸: ہشام نے یحییٰ بن ابی کثیر انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن انہوں نے ابو رفاعہ سے انہوں نے ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس ایک لونڈی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں کیونکہ مجھے اس کا حاملہ ہونا پسند نہیں اور میں اس سے وہی کچھ چاہتا ہوں جو دوسرے مرد عورت سے چاہتے ہیں (یعنی جماع) اور یہودی کہتے ہیں کہ یہ چھوٹا زندہ درگور ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی جھوٹ بولتے ہیں اللہ تعالیٰ کسی بچے کو پیدا کرنا چاہے تو تم اس کو روک نہیں سکتے۔

تخریج : ابو داؤد فی النکاح باب۴۸، مسند احمد ۳، ۵۳/۳۳۔

۴۲۵۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي مُطِيْعِ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۴۲۵۹: ابو مطیع بن رفاعہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۲۶۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيُّ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ وَرْدَانَ ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْيَهُوْدَ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ الْعَزْلَ هُوَ الْمَوْءُ وْدَةُ الصُّغْرَى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَتْ يَهُوْدُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَفْضَيْتَ لَمْ يَكُنْ إِلَّا بِقَدَرٍ .

۴۲۶۰: موسیٰ بن وزدان نے ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی کہ یہود عزل کو چھوٹا زندہ درگور کہتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہودی جھوٹ بولتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید یہ بات فرمائی اگر تم عورت تک پہنچ بھی جاؤ تو وہی ہوگا جو تقدیر میں ہے۔

۴۲۶۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :أَقَمْتُ جَارِيَةً لِي بِسُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ ، فَمَرَّ بِي يَهُودِيٌّ ، فَقَالَ :مَا هٰذِهِ الْجَارِيَةُ ؟ قُلْتُ جَارِيَةٌ لِي .قَالَ :أَكُنْتُ تُصِيبُهَا ؟ قُلْتُ نَعَمْ ، قَالَ :فَلَعَلَّ فِي بَطْنِهَا مِنْكَ سَخْلَةً ؟ قَالَ :قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ أَعْزِلُ عَنْهَا ، قَالَ تِلْكَ الْمَوْءُ وْدَةُ الصُّغْرَى .فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ كَذَبَتْ يَهُودُ ، كَذَبَتْ يَهُودُ . فَهٰذَا أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَدْ حَكٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِكْذَابَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْعَزْلَ مَوْءُ وْدَةٌ .ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفْعُ ذٰلِكَ ، وَالتَّنْبِيهُ عَلٰى فَسَادِهِ، بِمَعْنًى لَطِيفٍ حَسَنٍ .

۴۲۶۱: ابوسلمہ بن سہل نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں بنوقینقاع کے بازار میں اپنی لونڈی کے ساتھ مقیم تھا میرے پاس ایک یہودی آیا اس نے کہا یہ لونڈی کون ہے؟ میں نے کہا یہ میری لونڈی ہے اس نے کہا کیا تم اس سے جماع کرتے ہو میں نے کہا ہاں اس نے کہا شاید اس کے پیٹ میں تمہارا بچہ ہوگا میں نے کہا میں تو اس سے عزل کرتا ہوں یہودی کہنے لگا یہ تو چھوٹے قسم کا زندہ درگور کرنا ہے ابوسعید کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمت میں یہ بات پیش کی آپ نے فرمایا یہودی نے جھوٹ بولا ہے یہودی نے جھوٹ بولا ہے۔ حضرت ابوسعیدؓ خدری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر رہے ہیں کہ عزل کو زندہ درگور کہنے والا کذاب ہے کذاب ہے۔ پھر اس سلسلہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد اس قول کی غلطی پر خوبصورت انداز سے شاندار تنبیہ ہے۔

حاصل روایات: یہ ابوسعیدؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر رہے ہیں کہ عزل کو زندہ درگور کہنے والا کذاب ہے کذاب ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد:

اس سلسلہ میں علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد اس قول کی غلطی پر خوبصورت انداز سے شاندار تنبیہ ہے۔

۴۲۶۲: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَعْمَرُ بْنُ أَبِي حَبِيبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ ، قَالَ :تَذَاكَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ عُمَرَ الْعَزْلَ ، فَاخْتَلَفُوا فِيهِ .فَقَالَ عُمَرُ :قَدِ اخْتَلَفْتُمْ وَأَنْتُمْ أَهْلُ بَدْرٍ الْأَخْيَارُ ، فَكَيْفَ بِالنَّاسِ بَعْدَكُمْ ؟ إِذْ تَنَاجَى رَجُلَانِ فَقَالَ عُمَرُ :مَا هٰذِهِ الْمُنَاجَاةُ ؟ قَالَ :إِنَّ الْيَهُودَ تَزْعُمُ أَنَّهَا الْمَوْءُ وْدَةُ الصُّغْرَى .فَقَالَ عَلِيٌّ :إِنَّهَا لَا تَكُونُ مَوْءُ وْدَةً حَتّٰى تَمُرَّ بِالتَّارَاتِ

السَّبْعِ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِيْنٍ اِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

۴۲۶۲: معمر بن ابی حبیبہ نے عبداللہ بن عدی بن خیارؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں صحابہ کرامؓ نے عزل کے مسئلہ میں باہم گفتگو کی تو ان کے درمیان اختلاف ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگ اختلاف کرتے ہو حالانکہ تم منتخب شدہ اہل بدر ہو تمہارے بعد والے لوگوں کا اس سلسلہ میں کیا حال ہوگا اس دوران دو آدمی باہمی سرگوشی کرنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سرگوشی کیا ہے؟ کسی نے کہا یہود کا خیال یہ ہے کہ یہ چھوٹے قسم کا زندہ درگور کرنا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ زندہ درگور کرنا نہیں یہاں تک کہ تم سات باروں سے گزر جاؤ اور آپ نے استشہاد میں یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طین سورة المؤمنون ۱۲ سے آیت کے آخر تک۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ زندہ درگور وہاں ہوتا ہے جہاں پہلے سے روح پھونکی جا چکی ہو اور اس سے پہلے پہلے جب تک اس میں روح پھونکی نہیں جاتی وہ بے جان ہے زندہ درگور نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مشابہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول بھی موجود ہے۔

۴۲۶۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءِ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ رِفَاعَةَ الْأَنْصَارِيَّ، قَالَ: تَذَاكَرَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَزْلَ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ فَتَعَجَّبَ عُمَرُ مِنْ قَوْلِهِ، وَقَالَ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا. فَأَخْبَرَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَا مَوْءُوْدَةَ إِلَّا مَا قَدْ نُفِخَ فِيْهِ الرُّوْحُ قَبْلَ ذٰلِكَ، وَأَمَّا مَا لَمْ يُنْفَخْ فِيْهِ الرُّوْحُ، فَإِنَّمَا هُوَ مَوَاتٌ غَيْرُ مَوْءُوْدَةٍ. وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا نَظِيْرُ مَا ذَكَرْنَاهُ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۴۲۶۳: معمر بن ابی حبیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عبید بن رفاعہ انصاری رضی اللہ عنہ سے میں نے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عزل کے متعلق باہمی مذاکرہ کیا پھر انہوں نے پہلی روایت کی طرح روایت نقل کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کی بات کو بہت پسند کیا اور فرمایا جزاک اللہ تعالیٰ۔

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ زندہ درگور وہاں ہوتا ہے جہاں پہلے سے روح پھونکی جا چکی ہو اور اس سے پہلے پہلے جب تک اس میں روح پھونکی نہیں جاتی وہ بے جان ہے زندہ درگور نہیں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مشابہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول بھی موجود ہے۔

قول ابن عباس رضی اللہ عنہما:

۴۲۶۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ أَنَّ قَوْمًا سَأَلُوْا

ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَزْلِ ، فَذَكَرَ مِثْلَ كَلَامِ عَلِيٍّ سَوَاءً .فَهٰذَا عَلِيٌّ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، قَدْ اجْتَمَعَا فِيْ هٰذَا ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ، وَتَابَعَ عَلِيًّا عَلٰى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، وَمَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِمَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ الْعَزْلَ غَيْرُ مَكْرُوْهٍ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَزْلِ أَيْضًا مَا

۴۲۶۴: ابوالوداک سے مروی ہے کہ ایک گروہ نے جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عزل کا مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کلام کی مثل بات فرمائی۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم ہیں جن کا اس مسئلہ میں اتفاق ہے جو ہم نے ذکر کیا اور جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرامؓ نے جو اس وقت وہاں موجود تھے اس کی اتباع و پیروی کی۔ پس اس سے اس بات کی واضح دلیل مل گئی کہ عزل اس اعتبار سے مکروہ نہیں ہے۔اس سلسلہ کی دیگر روایات بھی عزل کے سلسلہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں وہ ملاحظہ ہوں۔

حاصل روایات: امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم ہیں جن کا اس مسئلہ میں اتفاق ہے جو ہم نے ذکر کیا اور جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرامؓ نے جو اس وقت وہاں موجود تھے اس کی اتباع و پیروی کی۔ پس اس سے اس بات کی واضح دلیل مل گئی کہ عزل اس اعتبار سے مکروہ نہیں ہے۔

مزید تائیدی روایات:

اس سلسلہ کی دیگر روایات بھی عزل کے سلسلہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں وہ ملاحظہ ہوں۔

۴۲۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَصَبْنَا نِسَاءً فَكُنَّا نَطَؤُهُنَّ فَنَعْزِلُ عَنْهُنَّ .فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ أَتَفْعَلُوْنَ هٰذَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى جَنْبِكُمْ لَا تَسْأَلُوْنَهُ؟ .قَالَ :فَسَأَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَيْسَ مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ ، إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ ، فَلَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَعْزِلُوْا .

۴۲۶۵: ابوالوداک نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کر لیا تو ہمیں کچھ قیدی عورتیں حاصل ہوئیں ہم ان سے وطی کرتے ہوئے عزل کرتے تھے ہم نے ایک دوسرے سے کہا کہ تم ایسا کرتے ہو حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس موجود ہیں تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں کیوں نہیں پوچھ لیتے۔ابوسعید کہتے ہیں کہ انہوں نے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پانی سے بچہ پیدا نہیں

ہوتا بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی فلہٰذا اگر تم عزل نہ بھی کرو تو مضائقہ نہیں۔

تخریج : بخاری فی النکاح باب ۹۶ ' مسلم فی الطلاق ۱۷ ' مسند احمد ۶۳/۳ ' ۸۳۔

۴۲۶۶: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ بَعْضَ النَّاسِ كَلَّمُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَأْنِ الْعَزْلِ ، وَذٰلِكَ لِشَأْنِ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ ، فَأَصَابُوا سَبَايَا وَكَرِهُوا أَنْ يَلِدْنَ مِنْهُمْ .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَعْزِلُوا ، فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَدَّرَ مَا هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۴۲۶۶: ابن محیریز نے بیان کیا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعض صحابہ کرام نے عزل کے سلسلہ میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی اور غزوہ بنو مصطلق کی وجہ سے اس کی ضرورت پیش آئی کیونکہ وہاں سے قیدی عورتیں حاصل ہوئیں تھیں انہوں نے ان عورتوں سے ہم بستر ہونا ناپسند کیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم عزل نہ کرو تو بھی کوئی حرج نہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے قیامت تک جس کو پیدا کرنا ہے اس کو مقدر فرما دیا ہے۔

۴۲۶۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَاد ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ أَنَّ ابْنَ ، مُحَيْرِيزٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُمْ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۲۶۷: ابن محیریز نے بیان کیا کہ ابوسعیدؓ نے ہمیں بتلایا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۲۶۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۲۶۸: ربیعہ بن عبدالرحمٰن نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے پھر اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۲۶۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيبُ ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ ، عَنِ ابْنِ الْمُحَيْرِيزِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمْ أَصَابُوا سَبَايَا يَوْمَ أَوْطَاسٍ ، فَأَرَادُوا أَنْ يَسْتَمْتِعُوا مِنْهُنَّ وَلَا تَحْمِلْنَ .فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ : لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۴۲۶۹: ابن محیریز نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اوطاس کے دن ہمیں کچھ قیدی عورتیں ملیں پس

صحابہ کرام نے ان سے اس طور پر نفع اٹھانے کا ارادہ کیا کہ وہ حاملہ نہ ہوں تو انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں دریافت کیا پس آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں بیشک اللہ تعالیٰ نے قیامت تک پیدا ہونے والوں کو لکھ دیا ہے۔

۴۲۷۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَيْرِيزٍ الْجُمَحِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّا نُصِيْبُ سَبْيًا ، وَنُحِبُّ الْأَثْمَانَ فَكَيْفَ تَرٰى فِي الْعَزْلِ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ ؟ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوْا ذٰلِكُمْ ، فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللّٰهُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَّا هِيَ خَارِجَةٌ .

۴۲۷۰: ابن محیریز جمحی کہتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا اسی اثنا میں آپ کے پاس ایک انصاری آدمی آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے قیدی پائے ہیں ہمیں ان کی قیمتیں پسند ہیں پس آپ عزل کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں؟ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم ایسا کرنا چاہتے ہو؟ اگر تم ایسا نہ بھی کرو تو بھی کوئی گناہ نہیں کیونکہ جس جان کا پیدا ہونا لکھا جا چکا ہے وہ ضرور نکلے گی۔

تخریج : بخاری فی القدر باب ٤' مسند احمد ٨٨/٣۔

۴۲۷۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَعْبَدَ بْنَ سِيْرِيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ :لَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوْهُ ، فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ .

۴۲۷۱: ابن سیرین نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے عزل کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا تم پر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں وہ تو تقدیر الٰہی ہے (اگر بچہ مقدر ہوگا تو پیدا ہو جائے گا)

۴۲۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْوَدَّاكِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :لَمَّا أَصَبْنَا سَبْيَ خَيْبَرَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ :لَيْسَ مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ ، فَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ .

۴۲۷۲: ابوالوراک نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جب ہمیں خیبر کے قیدی ملے تو ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا ہر پانی سے لڑکا پیدا نہیں ہوتا جب اللہ تعالیٰ پیدا کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے لئے کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنتی۔

تخریج : مسلم فی القدر حدیث ٤' ترمذی فی النکاح ٣٩' ابو داؤد فی النکاح باب٤٨۔

۴۲۷۳: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلٌ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِی الْوَدَّاكِ ، عَنْ أَبِیْ سَعِيْدٍ ، قَالَ .أَصَبْنَا سَبْيًا يَوْمَ خَيْبَرَ ، فَكُنَّا نَعْزِلُ عَنْهُنَّ ، نُرِيْدُ الْفِدَاءَ ، فَقُلْنَا لَوْ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ..

۴۲۷۳: ابوالوداک نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم نے خیبر کے روز قیدی عورتیں پائیں ہم ان سے عزل کرتے تھے ہم ان کو فروخت کر کے فدیہ چاہتے تھے تو ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں سوال کیا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۲۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو ظُفْرٍ ، قَالَ :ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِی الْعَالِيَةِ ، عَنْ أَبِیْ سَعِيْدٍ ، قَالَ : تَذَاكَرْنَا الْعَزْلَ .فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :لَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوْا ، فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ .

۴۲۷۴: ابن سیرین نے ابوالعالیہ سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم نے عزل کا مذاکرہ کیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا تمہیں ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اولاد تو تقدیر کا معاملہ ہے۔

تخریج : مسلم فی النکاح ١٢٩/١٢٨' ١٣١/١٣٠' نسائی فی النکاح باب٥٥' دارمی فی النکاح باب٣٦' مسند احمد ٣' ٢٢/١١' ٥٣/٤٩' ٧٨/٦٨۔

۴۲۷۵: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِی الْفَيْضِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِیْ سَعِيْدٍ الزُّرَقِیِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَشْجَعَ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ ، فَقَالَ :مَا يُقَدِّرُ اللّٰهُ فِی الرَّحِمِ يَكُوْنُ .

۴۲۷۵: عبداللہ بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ اشجع کے ایک آدمی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم میں جس کا پیدا کرنا مقدر کر دیا وہ ہو کر رہے گا۔

تخریج : نسائی فی النکاح باب٥٥' مسند احمد ٣٨٨/٣' ٤٥٠۔

۴۲۷۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِی الْمُغِيْرَةِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی

الْهُذَيْلِ ، عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ :مَا وَصَلْتُ اِلَيْكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِلَّا بِغُنْيَةٍ لِيْ أَوْ بِقُنْيَةٍ أَعْزِلُ عَنْهَا أُرِيْدُ بِهَا السُّوْقَ فَقَالَ :جَاءَ هَا مَا قُدِّرَ .قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَيْضًا ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْعَزْلَ غَيْرُ مَكْرُوْهٍ ؛ لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَخْبَرُوْهُ أَنَّهُمْ يَفْعَلُوْنَهُ، لَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ ، وَلَمْ يَنْهَهُمْ عَنْهُ وَقَالَ : لَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوْهُ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ . أَيْ :فَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا كَانَ قَدْ قَدَّرَ أَنَّهُ يَكُوْنُ ذٰلِكَ ، كَانَ ذٰلِكَ الْوَلَدُ ، وَلَمْ يَمْنَعْهُ عَزْلٌ وَلَا غَيْرُهُ، لِأَنَّهُ قَدْ يَكُوْنُ مَعَ الْعَزْلِ إِفْضَاءٌ بِقَلِيْلِ الْمَاءِ الَّذِيْ قَدْ قَدَّرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَكُوْنَ مِنْهُ وَلَدٌ ، فَيَكُوْنُ مِنْهُ وَلَدٌ ، وَيَكُوْنُ مَا بَقِيَ مِنَ الْمَاءِ الَّذِيْ قَدْ يَمْتَنِعُوْنَ مِنَ الْإِفْضَاءِ بِهِ بِالْعَزْلِ ، فَضْلًا .وَقَدْ يَكُوْنُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَدَّرَ أَنْ لَا يَكُوْنَ مِنْ مَاءٍ وَلَدٌ ، فَيَكُوْنُ الْإِفْضَاءُ بِذٰلِكَ الْمَاءِ وَالْعَزْلُ سَوَاءً فِيْ أَنْ لَا يَكُوْنَ مِنْهُ وَلَدٌ .فَكَانَ الْإِفْضَاءُ بِالْمَاءِ لَا يَكُوْنُ مِنْهُ وَلَدٌ اِلَّا بِأَنْ يَكُوْنَ فِيْ تَقْدِيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَكُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ وَلَدٌ ، فَيَكُوْنُ كَمَا قَدَّرَ .وَكَانَ الْعَزْلُ إِذَا كَانَ قَدْ تَقَدَّمَ فِيْ تَقْدِيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَكُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ الَّذِيْ يُعْزَلُ وَلَدٌ ، وَصَّلَ اللّٰهُ إِلَى الرَّحِمِ مِنْهُ شَيْئًا ، وَإِنْ قَلَّ ، فَيَكُوْنُ مِنْهُ الْوَلَدُ فَأَعْلَمَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْإِفْضَاءَ لَا يَكُوْنُ بِهِ وَلَدٌ اِلَّا أَنْ يَكُوْنَ قَدْ سَبَقَ ذٰلِكَ فِيْ تَقْدِيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَّ الْعَزْلَ لَا يَمْنَعُ أَنْ يَكُوْنَ وَلَدٌ ، إِذَا كَانَ قَدْ سَبَقَ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ أَنَّهُ كَائِنٌ ، وَلَمْ يَنْهَهُمْ فِيْ جُمْلَةِ ذٰلِكَ عَزْلٌ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِبَاحَتِهِ أَيْضًا مَا قَدْ .

۴۲۷۶: عبداللہ بن ابی ہذیل نے جریرؓ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی آ کر کہنے لگا میں آپ کے ساتھ مشرکین سے کٹ کر اس لئے ملا ہوں تا کہ غنیمت حاصل کروں یا لونڈی حاصل کروں جس سے میں عزل کروں اور جب چاہوں اس کو فروخت کر دوں آپ ﷺ نے فرمایا اس سے وہ پیدا ہوگا جو تقدیر میں لکھا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان آثار سے بھی یہ دلالت ملتی ہے کہ عزل مکروہ نہیں کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ کو جب یہ اطلاع ملی کہ وہ عزل کرتے ہیں تو آپ نے ان کے اس فعل کا انکار نہیں فرمایا اور نہ ہی ان کو روکا بلکہ فرمایا اگر تم ایسا نہ بھی کرو تو اولاد تو تقدیر سے ہوگی یعنی اللہ تعالیٰ نے اگر تقدیر میں لکھا ہوگا تو وہ لڑکا پیدا ہوگا اور عزل سے ان کو نہیں روکا اور نہ حکم دیا کیونکہ بسا اوقات عزل کے باوجود نطفہ رحم میں معمولی پانی سے استقرار اختیار کر لیتا ہے جس کے متعلق اولاد ہونا تقدیر میں لکھا جا چکا ہوتا ہے اور باقی پانی جسے وہ عزل کے ذریعہ مقام تک پہنچنے سے روکتے ہیں وہ زائد بچ جاتا ہے اور بعض اوقات اللہ تعالیٰ تقدیر میں لکھ دیتے ہیں کہ اس پانی سے بچہ پیدا نہ ہوگا پس

اس وقت پانی کا اندر جانا اور عزل دونوں برابر ہیں کیونکہ بچہ تو پیدا نہیں ہوتا پس پانی کے اندر جانے سے بچہ اسی صورت میں پیدا ہوگا جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقدیر میں طے ہوگا اور اگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں ہو کہ جس پانی کا عزل کیا گیا ہے اسی سے بچہ پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ اس میں سے کچھ رحم میں پہنچا دیتے ہیں اگرچہ معمولی ہی ہو پس اس سے بچہ ضرور پیدا ہو جائے گا۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو بتلایا کہ محض انزال سے بچہ پیدا نہیں ہوتا جب تک پہلے سے تقدیر میں نہ لکھا ہو اور عزل سے بچے کی پیدائش کو روکا نہیں جا سکتا جبکہ علم الٰہی میں بچے کا پیدا ہونا لکھا ہو۔ حاصل کلام یہ ہے کہ آپ ﷺ نے عزل سے منع نہیں فرمایا۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کی اباحت میں بہت سی روایات وارد ہیں۔ چند ملاحظہ ہوں:

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: ان آثار سے بھی یہ دلالت ملتی ہے کہ عزل مکروہ نہیں کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ کو جب یہ اطلاع ملی کہ وہ عزل کرتے ہیں تو آپ نے ان کے اس فعل کا انکار نہیں فرمایا اور نہ ہی ان کو روکا بلکہ فرمایا اگر تم ایسا نہ بھی کرو تو اولاد تو تقدیر سے ہوگی یعنی اللہ تعالیٰ نے اگر تقدیر میں لکھا ہوگا تو وہ لڑکا پیدا ہوگا اور عزل سے ان کو نہیں روکا اور نہ حکم دیا کیونکہ بسا اوقات عزل کے باوجود نطفہ رحم میں معمولی پانی سے استقرار اختیار کر لیتا ہے جس کے متعلق اولاد ہونا تقدیر میں لکھا جا چکا ہوتا ہے اور باقی پانی جسے وہ عزل کے ذریعہ مقام تک پہنچنے سے روکتے ہیں وہ زائد بچ جاتا ہے۔

اور بعض اوقات اللہ تعالیٰ تقدیر میں لکھ دیتے ہیں کہ اس پانی سے بچہ پیدا نہ ہوگا پس اس وقت پانی کا اندر جانا اور عزل دونوں برابر ہیں کیونکہ بچہ تو پیدا نہیں ہوتا پس پانی کے اندر جانے سے بچہ اسی صورت میں پیدا ہوگا جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقدیر میں طے ہوگا اور اگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں ہو کہ جس پانی کا عزل کیا گیا ہے اسی سے بچہ پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ اس میں سے کچھ رحم میں پہنچا دیتے ہیں اگرچہ معمولی ہی ہو پس اس سے بچہ ضرور پیدا ہو جائے گا۔

تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو بتلایا کہ محض انزال سے بچہ پیدا نہیں ہوتا جب تک پہلے سے تقدیر میں نہ لکھا ہو اور عزل سے بچے کی پیدائش کو روکا نہیں جا سکتا جبکہ علم الٰہی میں بچے کا پیدا ہونا لکھا ہو۔

حاصل کلام یہ ہے کہ آپ ﷺ نے عزل سے منع نہیں فرمایا۔

اسی سلسلہ میں مزید تائیدی روایات:

جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کی اباحت میں بہت سی روایات وارد ہیں۔ چند ملاحظہ ہوں۔

۴۲۷۷: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ جَارِيَةً تَسِيْرُ تَسْتَقِيْ عَلٰى نَاضِحِيْ وَأَنَا أُصِيْبُ مِنْهَا ، أَفَأَعْزِلُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَاعْزِلْ .فَلَمْ يَلْبَثِ الرَّجُلُ أَنْ جَاءَ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَزَلْتُ

عَنْهَا فَحَمَلَتْ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَّرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَفْسٍ أَنْ يَخْلُقَهَا اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ .

۴۲۷۷: سالم بن ابو جعد نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک انصاری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری ایک لونڈی ہے جو اونٹ پر پانی لادنے آتی جاتی ہے اور میں اس سے جماع بھی کرتا ہوں کیا میں ،اس سے عزل کر لیا کروں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں۔ اس سے عزل کر سکتے ہو۔ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ وہ آدمی آ گیا اور آپ سے عرض کرنے لگا میں نے اس سے عزل کیا وہ تو حاملہ ہو گئی اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نفس اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گا۔

۴۲۷۸: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلٌ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَهٰذَا جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ حَكٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظِيْرَ مَا حَكٰى عَنْهُ أَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا أَنَّهُ قَدْ أَذِنَ مَعَ ذٰلِكَ فِي الْعَزْلِ .ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ اِبَاحَةِ الْعَزْلِ أَيْضًا

۴۲۷۸: سالم بن ابو جعد نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد ان روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے جو بات فرمائی وہی جابر رضی اللہ عنہ نقل کر رہے ہیں اور اس سے پہلی فصل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کی اجازت دی ہے پھر جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی اباحت منقول ہوئی۔

۴۲۷۹: مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ فِي الْعَزْلِ .

۴۲۷۹: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۴۲۸۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ .

۴۲۸۰: عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عزل کرتے تھے اور قرآن مجید اترتا تھا (مگر اسے روکا نہیں گیا)

۴۲۸۱: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ . قَالَ شُعْبَةُ :فَقُلْتُ لِعَمْرٍو :أَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ جَابِرٍ ؟ فَقَالَ :لَا .

۴۲۸۱: عمرو بن دینار نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم عزل کرتے تھے اور قرآن مجید اترتا تھا (مگر ہمیں روکا نہ گیا) شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے عمرو کو کہا کیا تم نے یہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت سنی ہے وہ کہنے لگے نہیں۔

۴۲۸۲: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَنْهَانَا عَنْ ذٰلِكَ . فَلَمَّا انْتَفَى الْمَعْنَى الَّذِي بِهٖ كُرِهَ الْعَزْلُ ، وَمَا ذَكَرَ مَنْ ذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُ مِنَ الْمَوْءُ وْدَةِ ، وَثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ مِنْ إِبَاحَتِهٖ، ثَبَتَ أَنْ لَا بَأْسَ بِالْعَزْلِ لِمَنْ أَرَادَهُ عَلَى الشَّرَائِطِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا وَفَصَّلْنَاهَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۴۲۸۲: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عزل کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں منع نہ فرماتے تھے۔ پس جب عزل کی کراہت والی وجہ نہ رہی کہ اس کے زندہ درگور ہونے کا ثبوت میسر ہو بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اباحت کی روایات پایہ ثبوت کو پہنچیں تو اس سے ثابت ہوا کہ مذکورہ شرائط کے مطابق جو ہم ذکر کرآئے عزل میں حرج نہیں۔ ان شرائط کا تذکرہ ہم نے باب کی ابتداء میں کر دیا۔ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْحَائِضِ مَا يَحِلُّ لِزَوْجِهَا مِنْهَا

خاوند حائضہ عورت سے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے؟

خلاصۃ المرام :

نمبر ۱: مباشرت فاحشہ تو بالاجماع حرام ہے۔

نمبر ۲: مباشرت مافوق السرہ اور ماتحت الرکبہ معانقہ لمس' قبلہ کی صورت میں بالاجماع حلال ہے۔

نمبر ۳: مباشرت مابین السرہ والرکبہ کپڑے کے نیچے سے قبل و دبر کے علاوہ بھی حرام ہے یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' مالک' قتادہ رحمہم اللہ کا قول ہے یہ فریق اوّل ہے۔ دوسرے فریق کے ہاں شرمگاہ سے بچ کر ماتحت الازار درست ہے۔ اس کو امام محمد' شافعی' احمد

شعبی و نخعی رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے فریق اول کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۴۲۸۳: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ إِحْدَانَا أَنْ تَتَّزِرَ وَهِيَ حَائِضٌ ، ثُمَّ يُضَاجِعُهَا . قَالَ شُعْبَةُ :وَقَالَ مَرَّةً :يُبَاشِرُهَا .

۴۲۸۳: اسود نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہر ایک کو ازار باندھنے کا حکم فرماتے جبکہ وہ حالت حیض میں ہوتیں پھر ان کے ساتھ لیٹ جاتے شعبہ کہتے ہیں کہ کبھی مباشرت کا لفظ ذکر کیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطھارة باب۱۰۶ مسند احمد ۱۷٤/٦۔

اللغات :یضاجع۔ ساتھ لیٹنا۔ مباشو۔ مباشرت کرنا۔ جسم سے جسم ملانا۔

۴۲۸۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا حُرَيْثُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : رُبَّمَا بَاشَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ فَوْقَ الْإِزَارِ .

۴۲۸۴: مسروق نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا ازار کے اوپر حالت حیض میں مباشرت فرمائی ہے۔

۴۲۸۵: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَسْبَاطٌ .ح .

۴۲۸۵: ربیع موذن نے اسد سے انہوں نے اسباط سے روایت نقل کی ہے۔

۴۲۸۶: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ نِسَاءَهُ فَوْقَ الْإِزَارِ ، وَهُنَّ حُيَّضٌ .

۴۲۸۶: اسباط نے ابو اسحاق شیبانی سے انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر سے اوپر اپنی بیویوں سے مباشرت فرماتے جبکہ وہ حالت حیض میں ہوتیں۔

تخریج : مسلم فی الحیض ۳' ابو داؤد فی الطھارة باب۱۰۶' والنکاح باب٤٦' نسائی فی الطھارة باب۱۷۹' الحیض باب۱۳' دارمی فی الوضو باب۱۰۷' موطا مالك فی الطھارة ۹۵' مسند احمد ٦' ۵۵/۳۳' ۱۱۳/۷۲' ۲۰٤' ۲۰۹' ۲۳۵۔

۴۲۸۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَاللَّيْثُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ حَبِيْبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ نَدْبَةَ ، قَالَ ابْنُ وَهْبٍ :إِنَّ اللَّيْثَ يَقُوْلُ بُدَيَّةُ مَوْلَاةُ

مَیْمُوْنَةَ ، عَنْ مَیْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ، وَهِيَ حَائِضٌ ، اِذَا كَانَ عَلَيْهَا اِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ أَوْ الرُّكْبَتَيْنِ ، وَفِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ مُحْتَجِزَةٌ بِهٖ .

۴۲۸۷: لیث کہتے ہیں کہ بدیہ میمونہ ؓ کی لونڈی نے امّ المؤمنین میمونہ ؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں میں سے کسی حیض کی حالت میں اس طرح مباشرت فرماتے جبکہ نصف ران تک پہنچنے والا ازار یا گھٹنوں تک پہنچنے والا ازار باندھے ہوتیں۔ لیث کی روایت میں مُحْتَجِزَةٌ بِهٖ کے الفاظ ہیں۔

اللغات: محتجزة۔ ازار کا پردہ اور روک بنانے والی۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۱۰٦، نسائی فی الطهارة باب۱۷۹، والحیض باب۱۳، دارمی فی الوضو باب۱۰۷، مسند احمد ٦/۳۳٦۔

۴۲۸۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، فَذَكَرَ مِثْلَ مَا ذَكَرَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ ، سَوَاءً قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى أَنَّ الْحَائِضَ لَا يَنْبَغِيْ لِزَوْجِهَا أَنْ يُجَامِعَهَا اِلَّا كَذٰلِكَ ، وَلَا يَطَّلِعَ مِنْهَا عَلٰى عَوْرَةٍ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِفِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا ، وَمِمَّنْ قَالَ بِهٖ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا رُوِيَ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

۴۲۸۸: اسد نے لیث سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت کی جیسا ابن وہب نے لیث سے بیان کی ہے۔ امام طحاوی ؒ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ حائضہ کے ساتھ مباشرت ستر پر چادر کے استعمال کی صورت میں درست ہے اس کی شرمگاہ کو بھی نہیں دیکھ سکتا اور مندرجہ بالا روایات سے انہوں نے استدلال کیا ہے جن میں فعل رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ ہے یہ امام ابوحنیفہ ؒ کا قول ہے اور کے لئے مندرجہ ذیل اقوال رسول اللہ ﷺ کو بھی مزید احتجاج میں پیش کیا ہے۔

امام طحاوی ؒ کا قول: بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ حائضہ کے ساتھ مباشرت کی صورت ستر پر چادر کے استعمال کی صورت میں درست ہے اس کی شرمگاہ کو بھی دیکھ نہیں سکتا اور اور مندرجہ بالا روایات سے انہوں نے استدلال کیا ہے جن میں فعل رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ ہے یہ امام ابوحنیفہ ؒ کا قول ہے اور کے لئے مندرجہ ذیل اقوال رسول اللہ ﷺ کو بھی مزید احتجاج میں پیش کیا ہے۔

اقوال رسول اللہ ﷺ سے استشہاد:

۴۲۸۹: فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو الشَّامِيِّ ، عَنْ أَحَدِ النَّفَرِ الَّذِينَ أَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَكَانُوا ثَلَاثَةً ، فَسَأَلُوهُ :مَا لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ إِذَا أَحْدَثَتْ ؟ يَعْنُونَ الْحَيْضَ .فَقَالَ : سَأَلْتُمُونِي عَنْ شَيْءٍ ، مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : لَهُ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْإِزَارِ ، مِنَ التَّقْبِيلِ وَالضَّمِّ ، وَلَا يَطَّلِعُ عَلَى مَا تَحْتَهُ .

۴۲۸۹: عاصم بن عمرو شامی نے اس وفد کے ارکان میں سے ایک سے دریافت کیا جو عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے تھے ان کی تعداد تین تھی انہوں نے آپ سے مسئلہ دریافت کیا؟ جب عورت حیض کی حالت میں ہو تو مرد کو اس سے کس طرح فائدہ اٹھانا ممکن ہے احدثت سے ان کی مراد حیض تھی آپ نے فرمایا تم نے آج مجھ سے وہ مسئلہ دریافت کیا جو آج تک مجھ سے کسی نے دریافت نہیں کیا جب سے میں نے مسئلہ جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا آپ نے فرمایا ازار کے اوپر سے وہ فائدہ اٹھا سکتا ہے یعنی بوسہ اور اپنے جسم کے ساتھ ملانا وغیرہ مگر اس کے مقام ستر کو جھانک نہیں سکتا۔

۴۲۹۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو الْبَجَلِيِّ ، أَنَّ قَوْمًا أَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَسَأَلُوهُ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۲۹۰: عاصم بن عمرو بجلی کہتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور انہوں نے آپ سے سوال کیا پھر اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔

۴۲۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيِّ ، أَنَّ قَوْمًا أَتَوْا عُمَرَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۲۹۱: عاصم بن عمرو بجلی نے بیان کیا ہے کہ کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے پھر اسی طرح کی روایت نقل کی۔

۴۲۹۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَيْرٍ ، مَوْلًى لِعُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ. وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ ، فَقَالُوا :لَا بَأْسَ بِمَا فَوْقَ الْإِزَارِ مِنْهَا ، وَمَا تَحْتَ الْإِزَارِ إِذَا اجْتَنَبَ مَوَاضِعَ الدَّمِ .وَقَالُوا :أَمَّا مَا ذَكَرْتُمْ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَا

حُجَّةَ لَكُمْ فِي ذٰلِكَ ، لِأَنَّا نَحْنُ لَا نُنْكِرُ أَنَّ لِزَوْجِ الْحَائِضِ مِنْهَا ، مَا فَوْقَ الْإِزَارِ ، فَيَكُوْنُ هٰذَا الْحَدِيْثُ حُجَّةً عَلَيْنَا .بَلْ نَحْنُ نَقُوْلُ :لَهُ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَمَا تَحْتَهُ، إِذَا اجْتَنَبَ مَوَاضِعَ الدَّمِ، كَمَا لَهُ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ قَبْلَ حُدُوْثِ الْحَيْضِ .وَإِنَّمَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثُ ، حُجَّةٌ عَلٰى مَنْ أَنْكَرَ أَنَّ لِزَوْجِ الْحَائِضِ مِنْهَا ، مَا فَوْقَ الْإِزَارِ .فَأَمَّا مَنْ أَبَاحَ ذٰلِكَ لَهُ، فَإِنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ لَيْسَ بِحُجَّةٍ عَلَيْهِ، وَعَلَيْكُمُ الْبُرْهَانُ بَعْدُ ، لِقَوْلِكُمْ :إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ مِنْهَا إِلَّا ذٰلِكَ .فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي هٰذَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ نَحْنُ ، وَيُخَالِفُ مَا ذَهَبْتُمْ أَنْتُمْ إِلَيْهِ، وَهِيَ أَحَدُ مَنْ رَوَيْتُمْ عَنْهَا ، مِمَّا كَانَ يَفْعَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِسَائِهِ إِذَا حِضْنَ ، مَا ذَكَرْتُمْ مِنْ ذٰلِكَ .

۴۲۹۲: عاصم نے ابن عمرو سے انہوں نے عمیر مولیٰ سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔دوسروں نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ ازار سے اوپر نفع اٹھانے میں کوئی حرج نہیں بلکہ ازار سے نیچے بھی نفع اٹھا سکتا ہے بشرطیکہ خون حیض کے مقام (شرمگاہ) سے اجتناب کرے۔دوسروں نے ان سے کہا کہ روایات متدلہ میں جس فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہے اس میں تمہارے لئے کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہم بھی اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ حائضہ کے خاوند کو چادر کے اوپر استعمال کا حق حاصل ہے (اگر اس کا انکار کرتے تو یہ روایت ہمارے خلاف حجت ہوتی) بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اسے تہبند کے اوپر اور نیچے دونوں پر یکساں طرز کا حق ہے بشرطیکہ وہ خون کی جگہ سے بچے (جماع سے باز رہے) جس طرح کہ اس کو حیض سے قبل حق حاصل ہوتا ہے یہ روایت تو ان لوگوں کے خلاف حجت ضرور ہے جو تہبند کے اوپر بھی خاوند کے حق کو تسلیم نہیں کرتے لیکن جن حضرات کے ہاں وہ جائز ہے ان کے خلاف ہرگز حجت نہیں آپ کو اگر اپنی اسی بات پر اصرار ہے تو اس پر واضح دلیل پیش کرو۔کیونکہ اس سلسلہ میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک جس کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا ہے وہ ہمارے مذہب کے موافق ہے اور تمہارے مؤقف کے خلاف ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ازواج مطہرات سے ان کے ساتھ حالت حیض میں کیا جانے والا معاملہ جو تم نے روایت کیا وہ صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہ ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: حالت حیض میں ازار سے اوپر نفع اٹھانے میں کوئی حرج نہیں بلکہ ازار سے نیچے بھی نفع اٹھا سکتا ہے بشرطیکہ خون حیض کے مقام (شرمگاہ) سے اجتناب کرے۔

فریق اوّل کے مؤقف ودلائل کا جواب: مذکورہ بالا روایات میں جس فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہے اس میں تمہارے لئے کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہم بھی اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ حائضہ کے خاوند کو چادر کے اوپر کا حق حاصل ہے (اگر اس کا انکار کرتے تو

یہ روایت ہمارے خلاف حجت ہوتی) بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اسے تہبند کے اوپر اور نیچے دونوں پر یکساں طرز کا حق ہے بشرطیکہ وہ خون کی جگہ سے بچے (جماع سے باز رہے) جس طرح کہ اس کو حیض سے قبل حق حاصل ہوتا ہے یہ روایت تو ان لوگوں کے خلاف حجت ضرور ہے جو تہبند کے اوپر بھی خاوند کے حق کو تسلیم نہیں کرتے لیکن جن حضرات کے ہاں وہ جائز ہے ان کے خلاف ہر گز حجت نہیں آپ کو اگر اپنی اسی بات پر اصرار ہے تو اس پر واضح دلیل پیش کرو۔ کیونکہ اس سلسلہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کا عمل مبارک جس کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا ہے وہ ہمارے مذہب کے موافق ہے اور تمہارے مؤقف کے خلاف ہے جناب رسول اللہ ﷺ کا اپنی ازواج مطہرات سے ان کے ساتھ حالت حیض میں کیا جانے والا عمل جو تم نے روایت کیا وہ صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہ ہے:

۴۲۹۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يُبَاشِرُنِي وَأَنَا فِي شِعَارٍ وَاحِدٍ ، وَأَنَا حَائِضٌ ، وَلٰكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِأَرَبِهِ ، أَوْ أَمْلَكَ لِأَرَبِهِ . فَهٰذَا عَلٰى أَنَّهُ كَانَ يُبَاشِرُهَا فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ ، فَفِي ذٰلِكَ إِبَاحَةُ مَا تَحْتَ الْإِزَارِ .فَلَمَّا جَاءَ هٰذَا عَنْهَا ، وَقَدْ جَاءَ عَنْهَا أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا ، كَانَ هٰذَا -عِنْدَنَا -عَلٰى أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ هٰكَذَا مَرَّةً ، وَهٰكَذَا مَرَّةً ، وَفِي ذٰلِكَ إِبَاحَةُ الْمَعْنَيَيْنِ جَمِيعًا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ، مَا يُوَافِقُ هٰذَا الْقَوْلَ الَّذِي صَحَّحْنَا عَلَيْهِ حَدِيثَيْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، لِلَّذِينَ ذَكَرْنَا .

۴۲۹۳: ابومیسرہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ مجھ سے اس حالت میں مباشرت فرماتے جبکہ میں حالت حیض سے ہوتی اور صرف شعار (جسم سے لگا رہنے والا کپڑا) پہنے ہوئے ہوتی۔ لیکن آپ ﷺ اپنی خواہش پر تم سب سے زیادہ قابو رکھنے والے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ املککم یا املک لاربہ فرمایا۔ اس روایت میں جو کیفیت مذکور ہے یہ اسی صورت میں ہے کہ آپ ایک تہبند میں ان کے جسم کے ساتھ جسم ملاتے اس سے ازار کے نیچے والے حصہ سے فائدہ اٹھانے کی اباحت ثابت ہوتی ہے۔ جب یہ بات ان سے مروی ہے حالانکہ دوسری روایت میں ازار باندھنے کا حکم بھی مذکور ہے کہ ان کو ازار باندھنے کا حکم فرماتے پھر ان سے مباشرت فرماتے اس کا مطلب ہمارے نزدیک یہ ہے کہ کبھی اس طرح کرتے اور کبھی وہ جو دوسری روایت میں مذکور ہے اس کو اختیار فرماتے پس دونوں کا جواز ثابت ہوا ایک دوسرے انداز سے اس قسم کی بات مروی ہے جو ہماری اس بات کے موافق ہے جس کو ہم نے امّ المؤمنین سے مروی دونوں حدیثوں کی تصحیح کے لئے معیار بنایا ہے ان لوگوں کے لئے جن کا ہم نے تذکرہ کیا۔

اللُّغَاتُ: مباشرت سے یہاں جسم سے جسم چمٹانا مراد ہے۔ ارب۔ خواہش۔

حاصل روایات: اس روایت میں جو کیفیت مذکور ہے یہ اسی صورت میں ہے کہ آپ ایک تہبند میں ان کے جسم کے ساتھ جسم ملاتے اس سے ازار کے نیچے حصہ سے فائدہ اٹھانے کی اباحت ثابت ہوتی ہے۔

جب یہ بات ان سے مروی ہے حالانکہ دوسری روایت میں ازار باندھنے کا حکم بھی مذکور ہے کہ ان کو ازار باندھنے کا حکم فرماتے پھران سے مباشرت فرماتے اس کا مطلب ہمارے نزدیک یہ ہے کہ کبھی اس طرح کرتے اور کبھی وہ جو دوسری روایت میں مذکور ہے اس کو اختیار فرماتے پس دونوں کا جواز ثابت ہوا ایک دوسرے انداز سے اس قسم کی بات مروی ہے جو ہماری اس بات کے موافق ہے جس کو ہم نے ام المؤمنین سے مروی دونوں حدیثوں کی تصحیح کے لئے مذکورہ بالا لوگوں کے لیے معیار بنایا ہے۔

۴۲۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا لَا يَأْكُلُوْنَ ، وَلَا يَشْرَبُوْنَ ، وَلَا يَقْعُدُوْنَ مَعَ الْحُيَّضِ فِي بَيْتٍ .فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوْا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيْضِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ ، مَا خَلَا الْجِمَاعَ . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، أَنَّهُمْ كَانُوْا قَدْ أُبِيْحُوْا مِنَ الْحَائِضِ كُلَّ شَيْءٍ مِنْهَا ، غَيْرَ جِمَاعِهَا خَاصَّةً ، وَذٰلِكَ عَلَى جِمَاعِ الْفَرْجِ دُوْنَ مَا سِوَاهُ .وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْقَوْلُ بِعَيْنِهٖ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا .

۴۲۹۴: ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ یہود حائضہ عورتوں کے نہ تو گھروں میں بیٹھتے نہ ان کے ساتھ کھاتے پیتے تھے اس بات کا تذکرہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: یسئلونك عن المحیض قل ھوا ذی فاعتزلوا النساء فی المحیض (البقرہ:۲۲۲) تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماع کے علاوہ اس کے ساتھ سب معاملات کر سکتے ہو۔ اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے حائضہ کے ساتھ میاں بیوی والی سب باتیں جماع کے علاوہ درست ہیں اور جماع سے مراد حقیقی جماع ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بعینہ یہ قول مروی ہے۔

تخریج: ابو داؤد فی النکاح باب ۴۶، ابن ماجه فی الطهارة باب ۱۲۵۔

۴۲۹۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَائِشَةَ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهٖ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا ؟ فَقَالَتْ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا فَرْجَهَا .

۴۲۹۵: ابوقلابہ سے منقول ہے کہ ایک آدمی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ سوال کیا کہ حیض کی حالت میں خاوند کو اپنی بیوی کے جسم میں کون سا حصہ حلال ہے۔ تو انہوں نے فرمایا شرمگاہ کے علاوہ سارا جسم حلال ومباح ہے۔

۴۲۹۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی دَاوُدَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِی مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، مِثْلَ ذٰلِكَ .

۴۲۹۶: ابراہیم نے مسروق سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۲۹۷: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِی مُرَّةَ ، مَوْلَى عَقِيلٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ عِقَالٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا يَحْرُمُ عَلَیَّ مِنِ امْرَأَتِی إِذَا حَاضَتْ ؟ قَالَتْ :فَرْجُهَا .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِی الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا رَأَيْنَا الْمَرْأَةَ قَبْلَ أَنْ تَحِيضَ ، لِزَوْجِهَا أَنْ يُجَامِعَهَا فِی فَرْجِهَا ، وَلَهُ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْإِزَارِ ، وَمَا تَحْتَ الْإِزَارِ أَيْضًا .ثُمَّ إِذَا حَاضَتْ ، حَرُمَ عَلَيْهِ الْجِمَاعُ فِی فَرْجِهَا ، وَحَلَّ لَهُ مِنْهَا ، مَا فَوْقَ الْإِزَارِ بِاتِّفَاقِهِمْ .وَاخْتَلَفُوا فِيمَا تَحْتَ الْإِزَارِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ، فَأَبَاحَهُ بَعْضُهُمْ ، فَجَعَلَ حُكْمَهُ حُكْمَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ ، وَمَنَعَ مِنْهُ بَعْضُهُمْ فَجَعَلَ حُكْمَهُ حُكْمَ الْجِمَاعِ فِی الْفَرْجِ .فَلَمَّا اخْتَلَفُوا فِی ذٰلِكَ ، وَجَبَ النَّظَرُ ، لِنَعْلَمَ أَیُّ الْوَجْهَيْنِ هُوَ أَشْبَهُ بِهِ ، فَيُحْكَمَ لَهُ بِحُكْمِهِ؟ .فَرَأَيْنَا الْجِمَاعَ فِی الْفَرْجِ ، يُوجِبُ الْحَدَّ وَالْمَهْرَ وَالْغُسْلَ ، وَرَأَيْنَا الْجِمَاعَ فِيمَا سِوَى الْفَرْجِ لَا يُوجِبُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَيَسْتَوِی فِی ذٰلِكَ حُكْمُ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ ، وَمَا تَحْتَ الْإِزَارِ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ حُكْمَ مَا تَحْتَ الْإِزَارِ أَشْبَهُ بِمَا فَوْقَ الْإِزَارِ مِنْهُ بِالْجِمَاعِ فِی الْفَرْجِ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ هُوَ فِی حُكْمِ الْحَائِضِ ، فَيَكُونُ حُكْمُهُ حُكْمَ الْجِمَاعِ فَوْقَ الْإِزَارِ ، لَا حُكْمَ الْجِمَاعِ فِی الْفَرْجِ .وَهٰذَا قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَبِهِ نَأْخُذُ .قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : ثُمَّ نَظَرْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِی هٰذَا الْبَابِ ، وَفِی تَصْحِيحِ الْآثَارِ فِيهِ، فَإِذَا هِیَ تَدُلُّ عَلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، لَا عَلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مُحَمَّدٌ .وَذٰلِكَ أَنَّا وَجَدْنَاهَا عَلٰى ثَلَاثَةِ أَنْوَاعٍ : فَنَوْعٌ مِنْهَا مَا رُوِیَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُبَاشِرُ نِسَاءَهُ وَهُنَّ حُيَّضٌ ، فَوْقَ الْإِزَارِ ، فَلَمْ يَكُنْ فِی ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلٰى مَنْعِ الْمَحِيضِ مِنَ الْمُبَاشَرَةِ تَحْتَ الْإِزَارِ ، لِمَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِی مَوْضِعِهِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .وَنَوْعٌ آخَرُ مِنْهَا ، وَهُوَ مَا رَوَى عُمَيْرٌ ، مَوْلَى عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ فِی مَوْضِعِهِ. فَكَانَ

فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى الْمَنْعِ مِنْ جِمَاعِ الْحُيَّضِ تَحْتَ الْإِزَارِ ، لِأَنَّ مَا فِيْهِ مِنْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَذِكْرُهُ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ ، فَإِنَّمَا هُوَ جَوَابٌ لِسُؤَالِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِيَّاهُ مَا لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا ؟ فَقَالَ لَهُ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ فَكَانَ ذٰلِكَ جَوَابَ سُؤَالِهِ ، لَا نُقْصَانَ فِيْهِ وَلَا تَقْصِيْرَ .وَنَوْعٌ آخَرُ مَا هُوَ ، مَا رُوِيَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ، فَذٰلِكَ مُبِيْحٌ لِإِتْيَانِ الْحُيَّضِ دُوْنَ الْفَرْجِ ، وَإِنْ كَانَ تَحْتَ الْإِزَارِ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ أَيُّ هٰذَيْنِ النَّوْعَيْنِ تَأَخَّرَ عَنْ صَاحِبِهِ ، فَنَجْعَلَهُ نَاسِخًا لَهُ؟ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، فَإِذَا حَدِيْثُ أَنَسٍ ، فِيْهِ إِخْبَارٌ عَمَّا كَانَتِ الْيَهُوْدُ عَلَيْهِ، وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِخِلَافِهِمْ ، قَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، فِيْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ وَكَذٰلِكَ أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ قَوْلِهِ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ فَكَانَ عَلَيْهِ اتِّبَاعُ مَنْ تَقَدَّمَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ حَتّٰى يَحْدُثَ لَهُ شَرِيْعَةٌ تَنْسَخُ شَرِيْعَتَهُ. فَكَانَ الَّذِيْ نَسَخَ مَا كَانَتِ الْيَهُوْدُ عَلَيْهِ، مِنِ اجْتِنَابِ كَلَامِ الْحَائِضِ وَمُؤَاكَلَتِهَا وَالْاِجْتِمَاعِ مَعَهَا فِيْ بَيْتٍ ، هُوَ مَا هُوَ فِيْ حَدِيْثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَا وَاسِطَةَ بَيْنَهُمَا .فَفِيْ حَدِيْثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا، إِبَاحَةُ جِمَاعِهَا فِيْمَا دُوْنَ الْفَرْجِ .وَكَانَ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ عُمَرَ ، الْإِبَاحَةَ لِمَا فَوْقَ الْإِزَارِ ، وَالْمَنْعَ مَا تَحْتَ الْإِزَارِ .فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مُتَقَدِّمًا لِحَدِيْثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا كَانَ حَدِيْثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هُوَ النَّاسِخَ ، لِاجْتِنَابِ الْاِجْتِمَاعِ مَعَ الْحَائِضِ ، وَمُؤَاكَلَتِهَا وَمُشَارَبَتِهَا .فَثَبَتَ :أَنَّهُ مُتَأَخِّرٌ عَنْهُ، وَنَاسِخٌ لِبَعْضِ الَّذِيْ أُبِيْحَ فِيْهِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مِنْ هٰذَا ، بِتَصْحِيْحِ الْآثَارِ ، وَانْتَفٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

۴۲۹۷: حکیم بن عقال کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ میرے لئے اپنی بیوی کے جسم میں سے حیض کی حالت میں کیا کچھ حلال نہیں ہے انہوں نے کہا اس کی شرمگاہ۔ پس آثار کے معانی کی درستی کے پیش نظر تو معنی اسی طرح ہوگا۔ حیض سے پہلے خاوند کو اپنی بیوی سے ازار سے نیچے اور اوپر ہر دو طرح مجامعت کا حق حاصل ہے پھر جب حالت حیض پیش آئی تو مجامعت کو شرمگاہ تو حرام قرار پائی اور ازار سے اوپر استعمال بالاتفاق حلال رہا۔ البتہ ازار کے نیچے شرمگاہ کے علاوہ میں اختلاف ہوا بعض نے اس کو مباح کہا اور ازار سے اوپر والے حکم کی طرح قرار دیا اور بعض نے اس سے منع کر کے اس کو مجامعت شرمگاہ کی طرح قرار دیا اب اختلاف کی صورت میں یہ بات لازم ہوگئی کہ ہم غور وفکر سے کام لیں تا کہ ان میں زیادہ مشابہت والی جانب متعین ہو کر اسی پر اس کا حکم لگ

سکے۔ چنانچہ غور سے معلوم ہوا کہ شرمگاہ میں جماع سے حد، مہر، غسل لازم ہو جاتے ہیں اور شرمگاہ کے علاوہ جماع کی صورت میں ان میں سے کوئی چیز لازم نہیں آتی اس سلسلے میں چادر اور اس کے نیچے کا حکم برابر ہے تو جو ہم نے ذکر کیا اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ چادر کے نیچے کا حکم جماع فی الفرج کی بنسبت چادر کے اوپر والے حکم کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہے تو اس سے نظر وقیاس کا تقاضا یہ ہوا کہ حائضہ کے سلسلہ میں بھی حکم اسی طرح ہو فلہٰذا اس کا حکم چادر کے اوپر جماع کے حکم جیسا ہوگا شرمگاہ میں جماع کے حکم جیسا نہیں ہوگا۔ یہ امام محمد کا قول اور ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں امام طحاوی رحمہ اللہ کا اپنا رجحان بھی اس طرح معلوم ہوتا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سلسلہ میں بار دیگر غور کیا تو روایات کی تصحیح کا یہ تقاضا پایا کہ وہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک کی تائید کرتی ہیں امام محمد رحمہ اللہ کے قول کے مؤید نہیں ہیں۔ اس سلسلہ کی روایات تین اقسام پر مشتمل ہیں: قسم اوّل: وہ روایات ہیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مذکور ہے کہ آپ اپنی ازواج کے ساتھ لیٹ جاتے جب کہ انہوں نے ازار باندھی ہوتی۔ مگر اس قسم کی روایات میں چادر کے نیچے شرمگاہ میں مباشرت کے علاوہ پر ان میں کوئی دلیل نہیں پائی جاتی۔ جیسا کہ پہلے ہم ذکر کر آئے ہیں۔ قسم دوم: دوسری قسم کی روایات میں مثلاً عمیرؓ جو عمر رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جیسا کہ ہم ان کو پیچھے نقل کر آئے ان میں حائضہ عورت سے چادر کے نیچے جماع سے منع کیا گیا ہے کیونکہ ان میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد چادر سے اوپر والے حصہ سے متعلق ہے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک سوال کا جواب ہے ان کا سوال یہ تھا کہ اگر عورت حائضہ ہو تو اس کا خاوند اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا چادر کے اوپر سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے اور اس سوال کا تو بغیر کمی بیشی کے تذکرہ ہے۔ قسم ثالث: ایک قسم روایات کی ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے یہ روایت حائضہ عورت سے شرمگاہ میں مجامعت کے علاوہ کو جائز قرار دیتی ہے اگرچہ چادر کے نیچے ہو۔ اب ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ ان گزشتہ روایات میں متاخر روایت کون سی ہے تاکہ اسے دوسری روایت کے لئے ناسخ قرار دیا جائے چنانچہ غور کرنے پر معلوم ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہود کا تذکرہ موجود ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قسم کے معاملات میں جب تک وحی سے واضح حکم نہ ہوتا اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے یہ بات ہم نے کتاب الجنائز میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے لی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد میں بھی اس بات کا حکم دیا ہے۔ اولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده (الانعام۔ ۹۰) پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی اتباع لازم تھی جب تک آپ کو شریعت کا وہ حکم نہ ملتا جو ان کی شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو۔ تو یہود کا یہ طرز عمل کہ حائضہ سے مکمل پرہیز یعنی کھانے، پینے رہنے سہنے سے گریز ہو اور گفتگو بھی نہ ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کا مضمون یہی ہے۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ان کے ساتھ شرمگاہ کے علاوہ جماع ثابت ہوتا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی روایت میں چادر سے اوپر کا جواز اور چادر کے نیچے کی ممانعت مذکور

ہے پس اگر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کو یہود کے حائضہ عورتوں کے ساتھ طرز عمل کا ناسخ قرار دیا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت اس سے مقدم ثابت نہیں ہوسکتی۔ پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ بعد کی روایت ہے اور اس بعض حکم کے لئے بھی ناسخ ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں جائز قرار دیا گیا ہے۔ فلہٰذا روایات کی تطبیق وتصحیح سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ثابت ہوگیا اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے جس بات کو اختیار کیا ہے اس کی نفی ہوگئی۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

حیض سے پہلے خاوند کو اپنی بیوی سے ازار سے نیچے اور اوپر ہر دو طرح مجامعت کا حق حاصل ہے پھر جب حالت حیض پیش آئی تو مجامعت شرمگاہ تو حرام قرار پائی اور ازار سے اوپر استعمال بالاتفاق حلال رہا۔

البتہ ازار کے نیچے شرمگاہ کے علاوہ میں اختلاف ہوا بعض نے اس کو مباح کہا اور ازار سے اوپر والے حکم کی طرح قرار دیا اور بعض نے اس سے منع کر کے اس کو مجامعت شرمگاہ کی طرح قرار دیا اب اختلاف کی صورت میں یہ بات لازم ہوگئی کہ ہم غور وفکر سے کام لیں تاکہ ان میں زیادہ مشابہت والی جانب متعین ہوکر اسی پر اسی کا حکم لگ سکے۔

چنانچہ غور سے معلوم ہوا کہ شرمگاہ میں جماع سے حد، مہر، غسل لازم ہو جاتے ہیں اور شرمگاہ کے علاوہ جماع کی صورت میں ان میں سے کوئی چیز لازم نہیں آتی اس سلسلے میں چادر اور ان کے نیچے کا حکم برابر ہے تو جو ہم نے ذکر کیا اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ چادر کے نیچے کا حکم جماع فی الفرج کی بنسبت چادر کے اوپر والے حکم کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہے تو اس سے نظر و قیاس کا تقاضا یہ ہوا کہ حائضہ کے سلسلہ میں بھی حکم اسی طرح ہو فلہٰذا اس کا حکم چادر کے اوپر جماع کے حکم جیسا ہوگا شرمگاہ میں جماع کے حکم جیسا نہیں ہوگا۔

یہ امام محمد کا قول اور ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا رجحان بھی اس طرف معلوم ہوتا ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر ثانی:

میں نے اس سلسلہ میں بار دیگر غور کیا تو معلوم ہوا کہ روایات امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی تائید کرتی ہیں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی مؤید نہیں ہیں۔

احادیث کی تین اقسام:

قسم اوّل: اس سلسلہ کی روایات تین اقسام پر مشتمل ہیں قسم اوّل وہ روایات ہیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مذکور ہے کہ آپ اپنی ازواج کے ساتھ لیٹ جاتے جب کہ انہوں نے ازار باندھی ہوتی۔ مگر اس قسم کی روایات میں چادر کے نیچے شرمگاہ میں مباشرت کے علاوہ پر ان میں کوئی دلیل نہیں پائی جاتی۔ جیسا کہ پہلے ہم ذکر کر آئے ہیں۔

قسم دوم: دوسری قسم کی روایات میں مثلاً عمیر رحمہ اللہ جو عمر رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جیسا

کہ ہم ان کو پیچھے نقل کر آئے ان میں حائضہ عورت سے چادر کے نیچے جماع سے منع کیا گیا ہے کیونکہ ان میں جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد چادر سے اوپر والے حصہ سے متعلق ہے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک سوال کا جواب ہے ان کا سوال یہ تھا کہ اگر عورت حائضہ ہو تو اس کا خاوند اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا چادر کے اوپر سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے اور یہ سوال کا تو بغیر کمی بیشی کے تذکرہ ہے۔

قسم ثالث: وہ روایت ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے یہ روایت حائضہ عورت سے شرمگاہ میں مجامعت کے علاوہ کو جائز قرار دیتی ہے اگرچہ چادر کے نیچے ہو۔

اب ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ ان گزشتہ روایات میں متاخر روایت کون سی ہے تاکہ اسے دوسری روایت کے لئے ناسخ قرار دیا جائے چنانچہ کرنے پر معلوم ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں پہلو کا تذکرہ موجود ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ اس قسم کے معاملات میں جب تک وحی سے واضح حکم نہ ہوتا اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے یہ بات ہم نے کتاب الجنائز میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے لی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد میں بھی اس بات کا حکم دیا ہے۔ اولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده (الانعام-۹۰) پس آپ ﷺ پر گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی اتباع لازم تھی جب تک آپ کو شریعت کا وہ حکم نہ ملتا جو ان کی شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو۔

تو یہود کا یہ طرزِ عمل تھا کہ حائضہ سے کھانے' پینے رہنے سہنے حتیٰ کہ گفتگو بھی نہ کرتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کا مضمون یہی ہے۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ان کے ساتھ شرمگاہ کے علاوہ جماع ثابت ہوتا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی روایت میں چادر سے اوپر کا جواز اور چادر کے نیچے کی ممانعت مذکور ہے پس اگر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کو یہود کے حائضہ عورتوں کے ساتھ طرز عمل کا ناسخ قرار دیا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت اس سے مقدم ثابت نہیں ہو سکتی۔ پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ بعد کی روایت ہے اور اس بعض حکم کے لئے بھی ناسخ ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں جائز قرار دیا گیا ہے۔ فلہذا روایات کی تطبیق و تصحیح سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ثابت ہو گیا اور امام محمد رحمہ اللہ نے جس بات کو اختیار کیا ہے اس کی نفی ہو گئی۔

نوٹ: یہ پہلا موقع ہے کہ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنے نزدیک غیر راجح قول کو دلائل و روایات کی توفیق و توثیق سے مضبوط قرار دیا ہے اور اپنے عام طرز عمل کے خلاف اس راجح بالروایات مذہب کو شروع میں ذکر کیا ہے۔

بَابُ وَطْءِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ

عورتوں سے لواطت کا حکم

خلاصۃ المرام: اس کے متعلق دو آراء ہیں:

نمبر①: بعض لوگوں نے اس کو جائز کہا ہے اس کو محمد بن کعب قرظی، مالک اور بعض شوافع نے اختیار کیا ہے۔
نمبر②: جمہور فقہاء صحابہ وتابعین نے اس کو مکروہ وحرام قرار دیا ہے۔
فریق اوّل: نے اپنے موقف کے لئے مندرجہ روایت اور آیت نساؤکم حرث لکم...... کے شان نزول سے استدلال کیا ہے۔

۴۲۹۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِىْ سَعِيْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ امْرَأَتَهُ فِىْ دُبُرِهَا ، فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، وَقَالُوْا :أَثْغَرْتَهَا ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ وَطْءَ الْمَرْأَةِ فِىْ دُبُرِهَا جَائِزٌ .وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ، وَتَأَوَّلُوْا هٰذِهِ الْآيَةَ عَلٰى إِبَاحَةِ ذٰلِكَ .وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَكَرِهُوْا وَطْءَ النِّسَاءِ فِىْ أَدْبَارِهِنَّ ، وَمَنَعُوْا مِنْ ذٰلِكَ ، وَتَأَوَّلُوْا هٰذِهِ الْآيَةَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا التَّأْوِيْلِ .

۴۲۹۸: عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے غیر فطری حرکت کی تو لوگوں نے اس کو ناپسند کیا اور کہا کہ تو اس کو ایسی عورت بنانا چاہتا ہے جس کا خاوند نہ ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم (البقرہ ۲۲۳) امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ اس طرف گئے ہیں کہ عورتوں سے غیر فطری فعل جائز ہے اور انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا اور اس آیت کی تاویل کر کے اس کی اباحت کو ثابت کیا مگر دیگر علماء نے اس کی مخالفت کی اور اس کو حرام قرار دیا اور اس سے سخت منع کیا اور اس آیت کی تفسیر بھی دوسرے انداز سے کی۔ جو نیچے مذکور ہے۔ دوسری تفسیر یہ ہے۔

۴۲۹۹: فَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ الْيَهُوْدَ قَالُوْا :مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِىْ فَرْجِهَا ، عَنْ دُبُرِهَا ، خَرَجَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ .

۴۲۹۹: محمد بن منکدر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہود کہا کرتے تھے کہ جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ دبر والی جانب سے شرمگاہ میں جماع کرے گا اس سے پیدا ہونے والا بچہ بھینگا پیدا ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم (البقرہ ۲۲۳) کہ تمہاری بیویاں تمہارے لئے بمنزلہ کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو جاؤ۔

۴۳۰۰: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ ، عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ.

۴۳۰۰: محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۳۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا أَبُوْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۳۰۱: فریابی نے سفیان ثوری سے انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۳۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَتِ الْيَهُوْدُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ أَهْلَهُ بَارِكَةً ، جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ. قَالُوْا : فَإِنَّمَا كَانَ مِنْ قَوْلِ الْيَهُوْدِ ، مَا ذَكَرْنَا ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ ، دَفْعًا لِقَوْلِهِمْ ، وَإِبَاحَةً لِلْوَطْءِ فِي الْفَرْجِ مِنَ الدُّبُرِ وَمِنَ الْقُبُلِ جَمِيْعًا. وَقَدْ رَوَى آخَرُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَزَادَ فِيْهِ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْفَرْجِ.

۴۳۰۲: محمد بن منکدر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہود کہنے لگے جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو اونٹ کی طرح بٹھا کر جماع کرے تو اولاد بھینگی پیدا ہوتی ہے اس بات کا تذکرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا گیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ اس روایت کے پیش نظر دوسرے علماء نے کہا کہ یہ آیت یہود کے اس قول کی تردید میں اتری ہے اور اس آیت سے عورت کے ساتھ شرمگاہ میں وطی اگلی یا پچھلی جانب دونوں سے درست ہے۔ دوسروں نے کہا یہ روایت ابن منکدر نے دیگر سے بھی نقل کی ہے اور اس میں یہ اضافہ بھی موجود ہے "اذا کان ذلك فی الفرج" جبکہ یہ شرمگاہ میں وطی کی جائے۔ روایات یہ ہیں۔

طریق استدلال: اس روایت کے پیش نظر فریق ثانی کے علماء نے کہا کہ یہ آیت یہود کے اس قول کی تردید میں اتری ہے اور اس آیت سے عورت کے ساتھ شرمگاہ میں وطی اگلی یا پچھلی جانب دونوں سے درست ہے۔

یہ روایت ابن منکدر نے دیگر روات سے بھی نقل کی ہے اور اس میں یہ اضافہ بھی موجود ہے "اذا کان ذلك فی الفرج" جبکہ یہ شرمگاہ میں وطی کی جائے۔ روایات ملاحظہ ہوں:

۴۳۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ ، قَالَ : سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ ، يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ يَهُوْدِيًّا قَالَ إِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ امْرَأَةً مُجَبِّيَةً ، خَرَجَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ مُجَبِّيَةً ، وَإِنْ شِئْتُمْ غَيْرَ مُجَبِّيَةٍ ، إِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِي صِمَامٍ وَاحِدٍ .

۴۳۰۳: محمد بن منکدر نے جابر بن عبداللہ سے نقل کیا کہ ایک یہودی کہنے لگا جب کوئی آدمی اپنی بیوی سے چہرہ کے بل الٹا لٹا کر وطی کرے تو اس سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ بھینگی ہوگی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم (البقرہ۲۲۳) خواہ الٹا لٹا کر کرو خواہ سیدھا لٹا کر کرو۔ جبکہ مقام حرث یعنی شرمگاہ میں ہو۔

تخریج : مسلم فی النکاح ۱۱۹' ترمذی فی التفسیر سورۃ ۲' باب ۲۶' مسند احمد ۶' ۳۰۵/۳۱۰۔

اللغات: مجبیۃ۔ الٹا لٹانا۔ صمام سوراخ' مراد عورت کی شرمگاہ (فرج)

۴۳۰۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِلْمُسْلِمِينَ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُدْبِرَةٌ ، جَاءَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلَةً وَمُدْبِرَةً ، مَا كَانَ فِي الْفَرْجِ . فَفِي تَوْقِيفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ فِي ذٰلِكَ عَلَى الْفَرْجِ ، إِعْلَامٌ مِنْهُ إِيَّاهُمْ أَنَّ الدُّبُرَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ . وَقَدْ قِيلَ فِي تَأْوِيلِ هٰذِهِ الْآيَةِ أَيْضًا غَيْرُ هٰذَا التَّأْوِيلِ .

۴۳۰۴: محمد بن منکدر نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہود مسلمانوں کو کہنے لگے جو اپنی بیوی کو الٹا لٹا کر جماع کرے اس کی اولاد بھینگی ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم (البقرہ۲۲۳) پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سیدھا لٹا کے یا الٹا کر بیوی سے جماع درست ہے۔ ان تمام روایات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماع کو قبل یعنی فرج سے خاص کیا تا کہ معلوم ہو جائے کہ پاخانہ والی جگہ کا استعمال درست نہیں۔ اس آیت کی تفسیر میں اور اقاویل بھی پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ اگلی روایات میں مذکور ہے۔

تخریج : دارمی فی الوضو باب ۱۱۳' والنکاح باب ۳۰۔

حاصل روایات : ان تمام روایات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماع کو قبل یعنی فرج سے خاص کیا تا کہ معلوم ہو جائے کہ پاخانہ والی جگہ کا استعمال درست نہیں۔ اس آیت کی تفسیر میں اور بھی اقوال ہیں۔ چنانچہ درج ذیل روایات ملاحظہ ہوں:

۴۳۰۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ ، إِنْ شِئْتَ فَاعْزِلْ ،

وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَعْزِلْ . وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى أَيْضًا لِقَوْلِهِمْ فِي ذٰلِكَ ، مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مِنْ اِبَاحَةِ ذٰلِكَ .

۴۳۰۵: ابواسحاق نے زائدہ سے انہوں نے ابن عباس ؓ سے عزل کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا تمہاری بیویاں کھیت کی مانند ہیں اگر چاہو تو عزل کرو اور اگر نہ چاہو تو مت کرو۔ فریق اوّل نے اپنے مضمون کے ثبوت کے لئے ابن عمر ؓ کی اس کمزور منقولہ روایت کا سہارا لیا ہے اس سے اس کی اباحت معلوم ہوتی ہے۔

تخریج : دارمی فی الوضو باب۱۱۳۔

روایت ابن عمر ؓ:

۴۳۰۶: كَمَا حَدَّثَنَا أَبُو قُرَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ ، وَأَبُو زَيْدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْغُمْرِ قَالَا : قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ : وَحَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْهُ ، يَعْنِي عَنْ وَطْءِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ ، فَقَالَ : لَا بَأْسَ بِهِ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ : قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، كَمَا ذَكَرْتُمْ ، وَرُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ .

۴۳۰۶: ابوالحباب سعید بن یسار نے ابن عمر ؓ سے اپنی بیویوں کے ساتھ وطی دبر کا سوال کیا تو انہوں نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں۔

حاصل: حضرت ابن عمر ؓ کی اس روایت کے بالکل برعکس روایت موجود ہے جس سے اس روایت کا نادرست ہونا ثابت ہوتا ہے۔ روایت ابن عمر ؓ یہ ہے۔

۴۳۰۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ . ح .

۴۳۰۷: فہد نے عبداللہ بن صالح سے روایت نقل کی ہے۔

۴۳۰۸: وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، قَالَا : ثَنَا اللَّيْثُ ، قَالَ ابْنُ وَهْبٍ فِي حَدِيثِهِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ ، وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي الْحُبَابِ ، قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ ، مَا تَقُولُ فِي الْجَوَارِي الْحَمِضُ بِهِنَّ ، قَالَ : وَمَا التَّحْمِيضُ فَذَكَرْتُ الدُّبُرَ . فَقَالَ : وَهَلْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ؟ . فَقَدْ ضَادَّ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، مَا قَدْ رَوَاهُ عَنْهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى ، مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي ذٰلِكَ . وَالدَّلِيلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا ، اِنْكَارُ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ أَبِيهَا.

۴۳۰۸: عبداللہ بن صالح نے حارث بن یعقوب سے انہوں نے سعید بن یسار ابی الحباب سے نقل کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ لونڈیوں کے متعلق کیا فرماتے ہیں کیا میں ان سے احماض کر سکتا ہوں انہوں نے پوچھا تحمیض کیا ہے میں نے لواطت کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کیا کوئی مسلمان ایسا کر سکتا ہے؟ (یعنی نہیں کر سکتا) امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایات فریق اوّل کی نقل کردہ روایت کے بالکل متضاد ہے اور اس روایت کی صحت پر مندرجہ ذیل روایات دلالت کرتی ہیں جن میں سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پہلی روایت کی اپنے والد کی طرف نسبت سے انکار کیا ہے۔

تخریج: دارمی فی الوضو باب ۱۱٤۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایات فریق اوّل کی نقل کردہ روایت کے بالکل متضاد ہے اور اس روایت کی صحت پر مندرجہ ذیل روایات دلالت کرتی ہیں جن میں سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ پہلی روایت کی اپنے والد کی طرف نسبت سے انکار کیا ہے۔ (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تصرف روات ہے)

۴۳۰۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مُوْسَی بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ أَبَاهُ سَأَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَنْ یُحَدِّثَهُ بِحَدِیْثِ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّهُ کَانَ لَا یَرَی بَأْسًا بِإِتْیَانِ النِّسَاءِ فِیْ أَدْبَارِهِنَّ .فَقَالَ سَالِمٌ :کَذَبَ الْعَبْدُ ، أَوْ أَخْطَأَ ، إِنَّمَا قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ یُؤْتَیْنَ فِیْ فُرُوْجِهِنَّ ، مِنْ أَدْبَارِهِنَّ . وَلَقَدْ قَالَ مَیْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ : إِنَّ نَافِعًا إِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا کَبِرَ وَذَهَبَ عَقْلُهُ .

۴۳۰۹: موسیٰ بن عبیداللہ بن حسن نے بیان کیا کہ میرے والد نے سالم بن عبداللہ سے سوال کیا کہ وہ ان کو نافع کی وہ روایت بیان کرے جو اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس طرح نقل کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ عورتوں کے ساتھ وطی فی الدبر کو غلط خیال نہ کرتے تھے۔ تو سالم کہنے لگے اس بندے نے جھوٹ بولا یا خطاء کی عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تو اس طرح فرمایا کہ پشت کی جانب سے عورت کے ساتھ فرج (عورت کی شرمگاہ) میں جماع کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ میمون بن مہران کہنے لگے کہ یہ بات نافع نے بڑھاپے کی حالت میں کہی ہے جبکہ ان کی عقل زائل ہو چکی تھی۔ روایت میمون یہ ہے۔

۴۳۱۰: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ .فَقَدْ یَضْعُفُ مَا هُوَ أَکْثَرُ مِنْ هٰذَا بِأَقَلَّ مِنْ قَوْلِ مَیْمُوْنٍ .وَلَقَدْ أَنْکَرَهُ نَافِعٌ ابْتِدَاءً ، عَلٰی مَنْ رَوَاهُ عَنْهُ أَیْضًا .

۴۳۱۰: عبداللہ نے میمون بن مہران سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ میمون نے تو بہت بڑی بات کہی ہے اس سے کم

درجہ کی بات سے وہ روایت جو اس سے بھی زیادہ سخت ہو وہ ضعیف ہو جاتی ہے۔ مزید یہ کہ ابتداء میں نافع نے خود ان روات کا انکار کیا جنہوں نے ان کی طرف نسبت کر کے یہ روایت بیان کی۔ روایات سے انکار ملاحظہ ہو۔

تبصرہ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

میمون نے تو بہت بڑی بات کہی ہے اس سے کم درجہ کی بات سے وہ روایت جو اس سے بھی زیادہ سخت ہو وہ ضعیف ہو جاتی ہے۔ مزید یہ کہ ابتداء میں نافع نے خود ان روات کا انکار کیا جنہوں نے ان کی طرف نسبت کر کے یہ روایت بیان کی۔ روایات انکار ملاحظہ ہو۔

۴۳۱۱: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی ، کَاتِبُ الْعُمَرِیِّ ، قَالَ :ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَیَّاشٍ ، عَنْ کَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ أَبِی النَّضْرِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِنَافِعٍ ، مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ :إِنَّهُ قَدْ أُکْثِرَ عَلَیْکَ الْقَوْلُ أَنَّكَ تَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَفْتٰی أَنْ تُؤْتَی النِّسَاءُ فِیْ أَدْبَارِهِنَّ .قَالَ نَافِعٌ :کَذَبُوْا عَلَیَّ ، وَلٰکِنْ سَأُخْبِرُکَ کَیْفَ الْأَمْرُ، إِنَّ ابْنَ عُمَرَ عَرَضَ الْمُصْحَفَ یَوْمًا وَأَنَا عِنْدَهُ حَتّٰی بَلَغَ نِسَاؤُکُمْ حَرْثٌ لَکُمْ فَأْتُوْا حَرْثَکُمْ أَنّٰی شِئْتُمْ فَقَالَ :یَا نَافِعُ ، هَلْ تَعْلَمُ مِنْ أَمْرِ هٰذِهِ الْآیَةِ ؟ قُلْتُ لَا قَالَ :إِنَّا کُنَّا -مَعْشَرَ قُرَیْشٍ -نُجْبِی النِّسَاءَ ، فَلَمَّا دَخَلْنَا الْمَدِیْنَةَ وَنَکَحْنَا نِسَاءَ الْأَنْصَارِ ، أَرَدْنَا مِنْهُنَّ مِثْلَ مَا کُنَّا نُرِیْدُ ، فَإِذَا هُنَّ قَدْ کَرِهْنَ ذٰلِكَ وَأَعْظَمْنَهُ، وَکَانَتْ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ قَدْ أَخَذْنَ بِحَالِ الْیَهُوْدِ ، وَإِنَّمَا یُؤْتَیْنَ عَلٰی جُنُوْبِهِنَّ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاؤُکُمْ حَرْثٌ لَکُمْ فَأْتُوْا حَرْثَکُمْ أَنّٰی شِئْتُمْ .فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ إِنْکَارُ نَافِعٍ لِمَا قَدْ رُوِیَ عَنْهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا مِنْ إِبَاحَةِ وَطْءِ النِّسَاءِ فِیْ أَدْبَارِهِنَّ وَإِخْبَارٍ مِنْهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ تَأْوِیْلَ قَوْلِهِ نِسَاؤُکُمْ حَرْثٌ لَکُمْ فَأْتُوْا حَرْثَکُمْ أَنّٰی شِئْتُمْ لَیْسَ عَلٰی مَا تَأَوَّلَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰی ، وَلٰکِنْ عَلٰی إِبَاحَةٍ ، وَعَلَی النِّسَاءِ بِأَرْکَانِ فُرُوْجِهِنَّ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَیْضًا نَحْوٌ مِنْ ذٰلِكَ .

۴۳۱۱: ابوالنضر بیان کرتے ہیں کہ میں نے نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہا تیری طرف نسبت کر کے بہت سے لوگ بیان کرتے ہیں کہ تم ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کرتے ہو کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فتویٰ دیا کہ عورتوں کے ساتھ دبر میں جماع ہو سکتا ہے تو نافع کہنے لگے جن لوگوں نے میری طرف نسبت کی انہوں نے مجھ پر جھوٹ بولا مگر میں تمہیں اصل بات کی خبر دیتا ہوں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے ایک دن مصحف پیش کیا گیا وہ تلاوت کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچے: ﴿نِسَاؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْص فَأْتُوْا حَرْثَکُمْ أَنّٰی شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِأَنْفُسِکُمْ ط

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (البقرہ:۲۲۳) پھر کہنے لگے اے نافع! کیا تمہیں اس آیت کا شان نزول معلوم ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو فرمانے لگے ہم قریشی لوگ عورتوں کو اوندھا کر کے ان سے جماع کرتے تھے جب ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو ہم (میں سے بعض) نے انصاری عورتوں سے نکاح کیا ہم نے ان سے اسی طرح جماع کرنے کا ارادہ کیا جس طرح ہم اپنی قریشی عورتوں سے کرتے تھے۔ انہوں نے اس کو ناپسند کیا اور بہت بڑا گناہ خیال کیا۔ انصار کی عورتیں یہود کی حالت کو اپنانے والی تھیں ان سے پہلو کے بل لٹا کر جماع کیا جاتا تھا۔ (اسی کو انہوں نے لازم سمجھا) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: نساؤكم حرث لكم فاتوا حرثكم انى شئتم (البقرہ:۲۲۳) اس روایت سے نافع رحمہ اللہ کا انکار صاف طور پر ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور آیت نساؤكم حرث لكم الایہ کی تفسیر حقیقی بھی بتلائی کہ فریق اوّل کی تاویل درست نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو گھٹنوں کے بل بٹھا کر شرمگاہوں میں ان سے وطی درست ہے اور مباح ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: اس روایت اور مفہوم کی تائید امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے بھی ہوتی ہے۔ روایت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا یہ ہے

حاصل روایات: اس روایت سے نافع رحمہ اللہ کا انکار صاف طور پر ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور آیت نساؤكم حرث لكم الایہ کی تفسیر حقیقی بھی بتلائی کہ فریق اوّل کی تاویل درست نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو گھٹنوں کے بل بٹھا کر ان کی آگے کی شرمگاہوں میں وطی کرنا درست ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: اس روایت اور مفہوم کی تائید امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے بھی ہوتی ہے۔ روایت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا یہ ہے۔

۴۳۱۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ، اَبُوْ سَلَمَةَ التَّبُوْذَكِيُّ ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : اَتَيْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لَهَا : اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَكِ عَنْ شَيْءٍ وَاَنَا اَسْتَحِيْ مِنْكِ ، فَقَالَتْ : سَلْ يَا ابْنَ اَخِيْ عَنْ مَا بَدَا لَكَ . قُلْتُ عَنْ اِتْيَانِ النِّسَاءِ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ ، قَالَتْ : حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ سَلَمَةَ اَنَّ الْاَنْصَارَ كَانُوْا لَا يُجَبُّوْنَ وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يُجَبُّوْنَ وَكَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ مَنْ جَبَّى ، خَرَجَ وَلَدُهُ اَحْوَلَ . فَلَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ ، نَكَحُوْا نِسَاءَ الْاَنْصَارِ ، فَنَكَحَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْمَرْاَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ فَجَبَّا ، فَاَبَتْ ، وَاَتَتْ اُمَّ سَلَمَةَ فَذَكَرَتْ لَهَا ذٰلِكَ . فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ اُمُّ سَلَمَةَ ، فَاسْتَحْيَتِ الْاَنْصَارِيَّةُ وَخَرَجَتْ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعِيْهَا فَدَعَتْهَا ، فَقَالَ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ صِمَامًا وَاحِدًا . فَقَدْ اَخْبَرَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِتَاْوِيْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اَيْضًا ، وَبِتَوْقِيْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِيَّاهُ بِقَوْلِهٖ صِمَامًا وَاحِدًا . فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّ حُكْمَ ضِدِّ ذٰلِكَ الصِّمَامِ ، بِخِلَافِ حُكْمِ ذٰلِكَ الصِّمَامِ ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ ، لَمَا كَانَ لِقَوْلِهٖ صِمَامًا وَاحِدًا مَعْنًى .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ تَأْوِيْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ مَا يَرْجِعُ مَعْنَاهُ اِلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى أَيْضًا .

۴۳۱۲: عبدالرحمٰن بن سابط کہتے ہیں کہ میں حفصہ بنت عبدالرحمٰن کی خدمت میں آیا اور میں نے انہیں کہا میں آپ سے ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہوں مگر مجھے پوچھتے حیاء آتی ہے۔ وہ کہنے لگیں جو چاہے دریافت کروائے بھیجے! میں نے کہا عورتوں سے دبر میں جماع کا کیا حکم ہے؟ وہ کہنے لگیں مجھے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ انصاری لوگ اپنی عورتوں کو الٹا لٹا کر ان سے جماع نہ کرتے تھے اور مہاجرین عورتوں کو اوندھا لٹا کر جماع کرتے تھے یہود مدینہ کہتے تھے کہ جس نے عورت کو اوندھا لٹا کر جماع کیا اس کی اولاد بھینگی پیدا ہوگی جب مہاجرین مدینہ منورہ آئے تو انہوں نے بعض انصاری عورتوں سے نکاح کئے تو مہاجرین میں سے ایک مرد نے ایک انصاریہ سے نکاح کیا اور اس نے اپنی بیوی کو اوندھا کرنا چاہا مگر اس نے انکار کیا اور وہ جناب امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان سے اپنی بات بیان کی پس جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات آپ کی خدمت میں پیش کی۔ انصاریہ عورت حیاء کی وجہ سے باہر نکل گئی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو بلاؤ۔ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس کو بلایا تو آپ نے یہ آیت پڑھی: نساؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم۔ یعنی فقط ایک سوراخ (فرج) میں وہ جماع کرسکتا ہے۔ یہ روایت اس بات کی واضح دلیل ہے اس خاص سوراخ (فرج) کا حکم اس سوراخ کے علاوہ سے مختلف ہے اگر ان دونوں کا حکم یکساں ہوتا تو صماماً واحداً کہنے کا کوئی معنی نہ تھا۔

تخریج : دارمی فی الوضو باب ۱۱۳، مسند احمد ۶/ ۳۰۵، ۳۱۰، ۳۱۸، ۳۱۴۔

اور اس کی تائید ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے بھی ہوتی ہے۔

قول ابن عباس رضی اللہ عنہما:

۴۳۱۳: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ ، قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ أَنَّ عَامِرَ بْنَ يَحْيَى الْمَعَافِرِيَّ حَدَّثَهٗ أَنَّ حَنَشَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّيْبَانِيَّ حَدَّثَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ حِمْيَرٍ أَتَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُوْنَهٗ عَنِ النِّسَاءِ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْتِهَا مُقْبِلَةً وَمُدْبِرَةً ، اِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْفَرْجِ . ثُمَّ جَاءَتِ الْاٰثَارُ مُتَوَاتِرَةً بِالنَّهْيِ عَنْ اِتْيَانِ النِّسَاءِ فِيْ أَدْبَارِهِنَّ .فَمِنْ ذٰلِكَ ،

۴۳۱۳: حنش بن عبداللہ شیبانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حمیری لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ سے عورتوں کے سلسلہ میں سوالات کئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ نساؤ کم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم (البقرہ ۲۲۳) تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو اوندھا چت لٹا کر یا سیدھا لٹا کر جماع درست ہے جبکہ شرمگاہ (فرج) میں ہو۔

تخریج : دارمی فی الوضو باب ۱۱٤۔

ان کے علاوہ متواتر روایات عورتوں سے دبر میں وطی کے ممنوع ہونے پر وارد ہیں چند روایات یہ ہیں۔

ممانعت کی روایات:

۴۳۱۴: مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ، لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِيْ أَدْبَارِهِنَّ .

۴۳۱۴: عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حق سے حیاء نہیں کرتے عورتوں سے دبر میں وطی مت کرو۔

تخریج : ترمذی فی الرضاع باب ۱۲، ابن ماجه فی النکاح باب ۲۹، دارمی فی النکاح باب ۳۰۔

۴۳۱۵: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عُمَرُ مَوْلَى عَفْرَةَ بِنْتِ رَبَاحٍ أُخْتِ بِلَالٍ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرَمِيِّ الْخَطْمِيِّ ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۳۱۵: عبداللہ بن حصین نے عبداللہ بن حرمی خطمی سے انہوں نے خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۳۱۶: حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ :يَا أَبَا حَمْزَةَ ، مَا تَرَى فِيْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِيْ أَدْبَارِهِنَّ ؟ فَأَعْرَضَ أَوْ سَكَتَ .فَقَالَ :هٰذَا شَيْخُ قُرَيْشٍ فَسَلْهُ، يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ قَذِرًا ، وَلَوْ كَانَ حَلَالًا قَالَ حَرَمِيٌّ وَلَمْ يَكُنْ سَمِعَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ :ثُمَّ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّهُ لَقِيَ عَمْرَو بْنِ أَبِيْ أُحَيْحَةَ بْنِ الْجِلَاحِ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ

فَقَالَ :أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ يَقُولُ : أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ، آتِي امْرَأَتِي مِنْ دُبُرِهَا ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا .قَالَ :ثُمَّ فَطِنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :فِي أَيِّ الْخُرْبَتَيْنِ أَوْ فِي أَيِّ الْخُرْزَتَيْنِ ؟ أَمَّا مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا فَنَعَمْ ، وَأَمَّا فِي دُبُرِهَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى نَهَاكُمْ أَنْ تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ .

۴۳۱۶: محمد بن علی نے نقل کیا کہ میں محمد بن کعب قرظی کے ساتھ تھا کہ ان سے ایک آدمی نے سوال کیا۔ اے ابوحمزہ! عورتوں کے ساتھ دبر میں وطی کا کیا حکم ہے تو انہوں نے اس سے منہ موڑ لیا یا سکوت اختیار کیا پھر کہنے لگے یہ قریش کے شیخ ہیں ان سے دریافت کرو یعنی عبداللہ بن علی بن سائب سے تو عبداللہ کہنے لگے اگر یہ حلال بھی ہوتا تب بھی گندگی تھی حرمی کہنے لگے انہوں نے اس سلسلہ میں کوئی چیز نہیں سنی تھی تو انہوں نے کہا۔ پھر مجھے عبداللہ بن علی نے بتلایا کہ میں عمرو بن ابی احیحہ بن جلاح سے ملا اور ان سے اس سلسلہ میں سوال کیا تو وہ کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ان خزیمہ بن ثابت انصاری سے سنا ہے جن کی گواہی کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے برابر قرار دیا وہ فرماتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اپنی عورت کے ساتھ دبر کی طرف سے وطی کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ یہ نعم کا کلمہ دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ خزیمہ کہتے ہیں پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سوال کا مطلب بھانپ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں سوراخوں میں سے کس سوراخ کی بات کرتے ہو اگر پشت کی طرف سے جا کر فرج میں جماع کرو تو یہ درست ہے اور اگر پشت سے دبر میں جماع کرو تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا کہ تم اپنی عورتوں سے لواطت کرو۔ (جب حلال بیوی سے لواطت حرام ہے تو مرد سے تو پہلے ہی حرام ہے۔ فلیحذر)

۴۳۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُودِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْأَنْصَارِيُّ ثُمَّ الْوَائِلِيُّ ، عَنْ حَرَمِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَائِلِيِّ ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ .

۴۳۱۷: حرمی بن عبداللہ واکلی نے خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے ساتھ دبر میں وطی مت کرو۔

۴۳۱۸: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِي ، قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ لَهِيعَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ

حَرَمِيّ بْنِ عَلِي الْخطمِيّ ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۳۱۸: حرمی بن علی خطمی نے خزیمہ بن ثابتؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۳۱۹: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۴۳۱۹: صالح بن عبدالرحمٰن نے ابوعبدالرحمٰن سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۴۳۲۰: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَسَّانُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۴۳۲۰: ابوزرعہ کہتے ہیں ہمیں حیوہ نے انہوں نے حسان سے روایت کی پھر اس نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۴۳۲۱: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ :أَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ حَسَّانَ ، مَوْلٰى سَهْلِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، عَنْ سَعِيْدٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۴۳۲۱: حسان سے مولیٰ سہل بن عبدالعزیز سے انہوں نے سعید سے پھر سعید نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۴۳۲۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهٖ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : هِيَ اللُّوْطِيَّةُ الصُّغْرٰى يَعْنِيْ وَطْءَ النِّسَاءِ فِيْ أَدْبَارِهِنَّ.

۴۳۲۲: عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ یہ چھوٹی لواطت ہے یعنی عورتوں کی دبر میں جماع کرنا۔

تخریج : مسند احمد ۱۸۲/۲، ۲۱۰۔

۴۳۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِيْ أَدْبَارِهِنَّ.

۴۳۲۳: حارث بن مخلد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ عورتوں سے

ان کے دبر میں جماع مت کرو۔

۴۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلٰى رَجُلٍ وَطِءَ امْرَأَةً فِيْ دُبُرِهَا .

۴۳۲۴: حارث بن مخلد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نگاہ رحمت نہیں فرماتے جو اپنی عورت کے ساتھ دبر میں جماع کرتا ہے۔

۴۳۲۵: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ :أَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ :أَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : امْرَأَتَهٗ.

۴۳۲۵: حیوہ بن شریح نے یزید بن ہاد سے نقل کیا انہوں نے پھر اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے البتہ انہوں نے امرأته کا لفظ امراۃ کی بجائے کہا ہے۔

۴۳۲۶: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۳۲۶: لیث نے ابن الہاد سے انہوں نے سہیل سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۳۲۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِيْ دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ .

۴۳۲۷: حارث بن مخلد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آدمی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہوئی وحی کا انکار کیا جو اپنی بیوی کے پاس حیض کی حالت میں گیا یا اپنی بیوی سے لواطت کی یا کسی نجومی کے پاس گیا۔

تخريج : ترمذی فی الطهارة باب۱۰۲، والرضاع باب۱۲، ابن ماجه فی النکاح باب۲۹، دارمی فی الوضو باب۱۱٤، مسند احمد ۸٦/۱، ۳۰۵/٦۔

۴۳۲۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ حَكِيْمٍ الْأَثْرَمِ ، عَنْ أَبِيْ تَمِيْمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِيْ دُبُرِهَا ، أَوْ كَاهِنًا ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ .

۴۳۲۸: ابوتمیمہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ جو شخص حیض والی عورت سے جماع کرے یا اپنی بیوی سے لواطت کرے یا نجومی کے پاس جائے وہ اس وحی کا منکر ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی ہے۔

تخریج : سابقہ روایت کی تخریج ملاحظہ کریں۔

۴۳۲۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ، لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي مَحَاشِّهِنَّ .

۴۳۲۹: محمد بن منکدر نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے باز نہیں رہتے اپنی بیویوں کے ساتھ دبر میں جماع مت کرو۔

اللغات :محاش۔ دبر۔

۴۳۳۰: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، وَعُمَرَ ، مَوْلَى عُفْرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ، لَا يَحِلُّ إِتْيَانُ النِّسَاءِ فِي حُشُوشِهِنَّ أَيْ : أَدْبَارِهِنَّ .

۴۳۳۰: محمد بن منکدر نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ حق بات فرمانے سے باز نہیں رہتے عورتوں کے ساتھ دبر میں جماع حلال نہیں ہے۔

اللغات :حشوش۔ دبر۔

۴۳۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُونُسَ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ ، عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ، لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ

۴۳۳۱: مسلم بن سلام نے علی بن طلق سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات کو کہنا نہیں چھوڑتے اپنی بیویوں کے دبر میں جماع مت کرو۔

تخریج : ترمذی فی الرضاع باب ۱۲، دارمی فی النکاح باب ۳۰، والوضو باب ۱۱۴، مسند احمد ۵/۱، ۲۱۳/۸۶۔

اللغات :اعجاز۔ چوتڑ۔ دبر۔

۴۳۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ : ثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ . ح

۴۳۳۲: معلی بن منصور نے جریر سے انہوں نے عاصم احول سے روایت نقل کی ہے۔

۴۳۳۳: وَحَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ، قَالَ :ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.وَقَدْ احْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَيْضًا لِقَوْلِهِمْ ،

۴۳۳۳: اسماعیل بن زکریا نے عاصم احول سے روایت نقل کی پھر اپنی اسناد سے روایت بیان کی۔

فریق اوّل کا محمد بن کعب قرظی کی روایت سے ایک بودا استدلال:

۴۳۳۴: بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ أَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بَأْسًا بِاِتْيَانِ النِّسَاءِ فِيْ أَدْبَارِهِنَّ وَيَحْتَجُّ فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ أَتَأْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِيْنَ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُوْنَ أَيْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ مِثْلَ ذٰلِكَ ، اِنْ كُنْتُمْ تَشْتَهُوْنَ .قِيْلَ لَهُمْ :وَمَنْ يُوَافِقُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ عَلٰى هٰذَا التَّأْوِيْلِ ؟ قَدْ قَالَ مُخَالِفُوْهُ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ مِمَّا قَدْ أَحَلَّ لَكُمْ مِنْ جِمَاعِهِنَّ فِيْ فُرُوْجِهِنَّ .وَهٰذَا التَّأْوِيْلُ -عِنْدَنَا -أَوْلٰى مِنَ التَّأْوِيْلِ الْأَوَّلِ ، لِمُوَافَقَتِهٖ لِمَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَا .وَلَئِنْ وَجَبَ أَنْ نُقَلِّدَ فِيْ هٰذَا الْقَوْلِ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ ، فَاِنَّ تَقْلِيْدَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَوْلٰى .

۴۳۳۴: یزید بن مہاجر نے محمد بن کعب قرظی کے متعلق نقل کیا کہ وہ عورتوں کے ساتھ دبر میں جماع کرنے میں کوئی حرج خیال نہ کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿أَتَأْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ ۭبَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ﴾ (الشعراء:۱۶۵'۱۶۶) سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ تا کہ تم اپنی بیویوں سے اسی جیسی چیز چھوڑتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے پیدا کی ہے اگر تم خواہش رکھتے ہو۔ اس آیت سے اس کا جواز ثابت ہو رہا ہے۔ محمد بن کعب قرظی کی یہ تاویل فاسد ہے۔ مردوں کے متعلق جس چیز سے منع کیا تو کیا عورتوں سے متعلق اسی کو ثابت کرنا تھا۔ هذا شئی عجیب اس آیت کی تاویل یہ ہے کہ تم اس چیز کو چھوڑتے ہو جو تمہارے رب نے تمہارے لئے تمہاری بیویوں میں رکھی ہے وہ ان کے ساتھ (فرج) شرمگاہ میں جماع ہے جو کہ حلال کیا گیا اور نسل آدم کے بڑھنے کا ذریعہ بنایا گیا ہے یہ تاویل ہمارے ہاں مخالفت والی روایات کے موافق ہونے کی وجہ سے درست و اولیٰ ہے اور اگر اس بات کو تقلیداً ماننا ہے تو محمد بن کعب کی تقلید سے پھر سعید بن المسیب رأس التابعین کی تقلید بہتر ہے۔

حاصل روایات: اس آیت سے اس کا جواز ثابت ہو رہا ہے۔

جواب: محمد بن کعب قرظی کی یہ تاویل فاسد ہے۔ مردوں کے متعلق جس چیز سے منع کیا تو کیا عورتوں سے متعلق اسی کو ثابت کرنا

تھا۔ھذا شیٔ عجیب اس آیت کی تاویل یہ ہے کہ تم اس چیز کو چھوڑتے ہو جو تمہارے رب نے تمہارے لئے تمہاری بیویوں میں رکھی ہے وہ ان کے ساتھ (فرج) شرمگاہ میں جماع ہے جو کہ حلال کیا گیا اور نسل آدم کے بڑھنے کا ذریعہ بنایا گیا ہے یہ تاویل ہمارے ہاں مخالفت والی روایات کے موافق ہونے کی وجہ سے درست و اولیٰ ہے۔

دوسرا جواب: اگر اس بات کو تقلیداً ماننا ہے تو محمد بن کعب کی تقلید سے پھر سعید بن المسیب رأس التابعین کی تقلید بہتر ہے۔

اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین و تابعین رحمہم اللہ سے فریق ثانی کی تائید:

۴۳۳۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :كَانَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَأَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ -وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهُ أَبُوْبَكْرٍ -يَنْهَيَانِ أَنْ تُؤْتَى الْمَرْأَةُ فِيْ دُبُرِهَا أَشْهَدُ النَّهْيَ ، وَكَيْفَ ؟ وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ مَنْ هُوَ أَجَلُّ مِنْهُمَا .

۴۳۳۵: سعید بن المسیب اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور میرا زیادہ خیال یہ ہے کہ وہ ابوبکر ہیں۔ یہ دونوں اس بات سے منع کرتے تھے کہ عورتوں کے ساتھ دبر میں جماع کیا جائے اور اس کی ممانعت شدید ہے اور کیونکر نہ ہو؟ جبکہ یہ بات اس ہستی نے فرمائی جو ان دونوں سے بہت اعلیٰ ہیں۔

۴۳۳۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ أَبِي الْقَعْقَاعِ الْجَرْمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ :مَحَاشُّ النِّسَاءِ حَرَامٌ .

۴۳۳۶: ابوالقعقاع جرمی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے تھے عورتوں کے ساتھ دبر میں وطی حرام ہے۔

۴۳۳۷: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بَعْدَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ فِي الَّذِيْ يَأْتِي امْرَأَتَهُ فِيْ دُبُرِهَا ، قَالَ : اللُّوْطِيَّةُ الصُّغْرَى . وَمَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ وَتَابِعِيهِمْ فِيْ مُوَافَقَةِ هٰذَا الْمَعْنَى إِلَى هُنَا ، فَأَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُسْتَقْصَى ، وَلٰكِنَّا حَذَفْنَا لَكَ مِنْ كِتَابِنَا لِكَثْرَتِهِ وَطُوْلِهِ .فَلَمَّا تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ وَطْءِ الْمَرْأَةِ فِيْ دُبُرِهَا ، ثُمَّ جَاءَ عَنْ أَصْحَابِهِ ، وَعَنْ تَابِعِيهِمْ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ وَجَبَ الْقَوْلُ بِهِ ، وَتَرْكُ مَا يُخَالِفُهُ .وَهٰذَا أَيْضًا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ .

۴۳۳۷: ابوایوب نے عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنی عورت سے دبر میں جماع کرے تو اس نے چھوٹی لواطت کا ارتکاب کیا۔ صحابہ کرام اور تابعین سے اس مؤقف کی تائید لاتعداد دلائل سے ہوتی ہے مگر ہم نے ان میں چند کا تذکرہ کر دیا تاکہ باب طویل نہ ہو جائے۔ جب ممانعت کے یہ آثار متواتر ہیں کہ وطی فی الدبر ناجائز ہے صحابہ کرام تابعین عظام سے ان کی موافقت و تائید ہوتی ہے تو ضروری ہے کہ اسی کے موافق قول کیا جائے اور جو قول اس کے مخالف ہے اسے ترک کر دیا جائے۔ یہی قول امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ اجمعین کا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

خلاصۃ الباب: صحابہ کرام اور تابعین سے فریق ثانی کے مؤقف کی تائید لاتعداد دلائل سے ہوتی ہے مگر ہم نے ان میں چند کا تذکرہ کر دیا تاکہ باب طویل نہ ہو جائے۔

جب ممانعت کے یہ آثار متواتر ہیں کہ وطی فی الدبر ناجائز ہے صحابہ کرام تابعین عظام کے اقوال سے ان کی موافقت و تائید ہوتی ہے تو ضروری ہے کہ اسی کے موافق قول کیا جائے اور جو قول اس کے مخالف ہے اسے ترک کر دیا جائے۔ یہی قول امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ اجمعین کا ہے۔

بَابُ وَطْءِ الْحَبَالٰی

حاملہ سے وطی کا حکم

خلاصۃ المرام: اس سلسلہ میں دو اقوال ہیں:

نمبر ①: قتادہ سعید بن المسیب ابوقلابہ رحمہم اللہ حاملہ عورت سے جماع کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

نمبر ②: تمام فقہاء و مجتہدین حاملہ سے وطی کو درست قرار دیتے ہیں ان میں عطاء مجاہد ابوحنیفہ شافعی مالک احمد رحمہم اللہ شامل ہیں۔

فریق اوّل کا مؤقف: حاملہ سے جماع کی کراہت کا ہے انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

۴۳۳۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيَّةِ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَإِنَّ قَتْلَ الْغَيْلِ يُدْرِكُ الْفَارِسَ الْبَطَلَ أَيْ الشُّجَاعَ فَيُدَعْثِرُهُ عَنْ ظَهْرِ فَرَسِهِ .

۴۳۳۸: محمد بن مہاجر انصاری نے اپنے والد سے انہوں نے اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ تم اپنی اولاد کو غیر شعوری طور پر قتل مت کرو۔ بے شک حالت حمل میں دودھ پلانے کا قتل بہادر نوجوان کو گھوڑے کی پیٹھ سے گرا دیتا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطب باب ١٦' ابن ماجه فی النکاح باب ٦١' مسند احمد ٦' ٤٥٣/٤٥٧' ٤٥٨۔

اللغات: الغیل۔ حالت حمل میں دودھ پلانا۔ البطل۔ بہادر زبر عشر۔ لڑکھڑا کر گرانا۔ ہلاک کرنا۔

۴۳۳۹: حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِيهَا عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا ، فَإِنَّ قَتْلَ الْغَيْلِ يُدْرِكُ الْفَارِسَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ ، فَيُدَعْثِرُهُ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَكَرِهُوْا وَطْءَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ أَوْ جَارِيَتَهُ إِذَا كَانَتْ حُبْلَى ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

۴۳۳۹: اسماء بنت یزید بن سکن انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اپنی اولاد کو خفیہ قتل مت کرو۔ حالت حمل میں دودھ پلانے کا قتل شہسوار کو گھوڑے کی پشت پر بھی آلیتا ہے اور اس کو گھوڑے سے گرا دیتا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ حاملہ بیوی یا لونڈی سے جماع مکروہ ہے انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے اور انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا۔

تخریج : سابقہ تخریج ملاحظہ ہو۔

روایت کا مطلب یہ ہے کہ حالت حمل میں دودھ مضر اثرات پیدا کرتا ہے۔ جو جوانی کی نشوونما پر اثر انداز ہوتا ہے۔

امام جعفر کا قول: بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ حاملہ بیوی یا لونڈی سے جماع مکروہ ہے انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا مستدل:

۴۳۴۰: بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ أَبُو النَّضْرِ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ ، أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَ وَالِدَهُ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ : إِنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ أَعْزِلُ عَنْ امْرَأَتِيْ قَالَ لِمَ ؟ قَالَ : شَفَقَةً عَلَى الْوَلَدِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَلَا ، مَا كَانَ لِيَضُرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِبَاحَةُ وَطْءِ الْحَبَالَى ، وَإِخْبَارٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ لَا يَضُرُّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ ، فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ غَيْرَهُمْ .فَخَالَفَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، حَدِيْثَ أَسْمَاءَ ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ أَيُّهُمَا النَّاسِخُ لِلْآخَرِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ .فَوَجَدْنَا يُوْنُسَ قَدْ

۴۳۴۰: عامر بن سعد کہتے ہیں کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے میرے والد سعد کو بتلایا کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں آیا اور کہنے لگا۔ میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں یعنی جماع نہیں کرتا آپ ﷺ نے فرمایا کیوں؟ اس نے عرض کیا۔ بچے کے متعلق خطرہ محسوس کرتے ہوئے اس پر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر اسی طرح ہے تو ایسا مت کرو۔ وہ فارس و روم کو نقصان دینے والا نہیں (یعنی وہ حالت حمل میں جماع کرتے ہیں اور اس سے بچے کو نقصان نہیں پہنچتا تو تمہارے بچے کو کیوں کر پہنچ جائے گا) روایت سے حاملہ عورت سے وطی کا ثبوت مل رہا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب فارس و روم کو نقصان دہ نہیں تو تمہیں بھی اس سے کچھ نقصان نہ ہوگا یہ روایت فریق اوّل کی مستدل روایت اسماءؓ کے خلاف ہے اب ہمیں ان میں سے ناسخ کی تلاش کے لئے روایت تلاش کرنا ضروری ہے۔

حاصل روایات: اس روایت سے حاملہ عورت سے وطی کا ثبوت مل رہا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب فارس و روم کو نقصان دہ نہیں تو تمہیں بھی اس سے کچھ نقصان نہ ہوگا یہ روایت فریق اوّل کی مستدل روایت اسماءؓ کے خلاف ہے اب ہمیں ان میں سے ناسخ کی تلاش کے لئے روایت تلاش کرنا ضروری ہے۔

مندرجہ روایات ملاحظہ ہوں۔

۴۳۴۱: حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ .

۴۳۴۱: ابن وہب نے بیان کیا کہ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا۔

۴۳۴۲: وَوَجَدْنَا مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُو مِسْهَرٍ قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ . ح

۴۳۴۲: ابو مسہر نے مالک بن انس رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے۔

۴۳۴۳: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرَةَ ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ يَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ ، فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ .

۴۳۴۳: عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جدامہ بنت وہب سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے ارادہ کرلیا کہ حمل کی حالت میں جماع سے منع کردوں یہاں تک کہ مجھے یاد آیا کہ فارس و روم یہ کرتے ہیں تو یہ چیز ان کی اولاد کو نقصان نہیں دیتی۔

تخریج : مسلم فی النکاح ۱۴۰' ابو داؤد فی الطب باب ۱۶' ترمذی فی الطب باب ۲۷' نسائی فی النکاح باب ۵۴' دارمی فی النکاح باب ۳۳' مالك فی الرضاع ۱۷' مسند احمد ۳۶۱/۶' ۴۳۴۔

۴۳۴۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَ :

حَدَّثَنِی اَبُو الْاَسْوَدِ ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ ، قَالَ : ثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْاَسَدِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ هَمَّ اَنْ يَنْهَى عَنِ الْغِيلِ ، قَالَ : فَنَظَرْتُ فَاِذَا فَارِسُ وَالرُّوْمُ يُغِيلُوْنَ ، فَلَا يَضُرُّ ذٰلِكَ اَوْلَادَهُمْ .

۴۳۴۴: عروہ بن زبیر نے عائشہ ؓ سے انہوں نے جدامہ بنت وہب اسدیہ ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے ارادہ کیا حاملہ عورت جس کا بچہ دودھ پیتا ہو اس کے ساتھ جماع سے منع کر دیا جائے آپ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے دیکھا کہ فارس وروم حاملہ عورتوں سے جماع کرتے ہیں۔ پس یہ چیز ان کی اولاد کو نقصان دہ نہیں (تو مسلمانوں کی اولاد کو کیوں کر نقصان دہ ہوگی)

تخریج : سابقہ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۳۴۵: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ ، وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا : ثَنَا الْمُقْرِی ، يَعْنِی اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِی اَيُّوْبَ ، عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ : حَدَّثَتْنِی جُدَامَةُ ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۴۳۴۵: عروہ نے عائشہ صدیقہ ؓ سے نقل کیا وہ فرماتی ہیں کہ مجھے جدامہ اسدیہ ؓ سے نقل کیا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۳۴۶: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ ، قَالَ : ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ ، قَالَ : اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ ، عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ جُدَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.فَفِی هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَمَّ بِالنَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ ، حَتّٰى بَلَغَهُ، اَوْ حَتّٰى ذَكَرَ اَنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ يَفْعَلُوْنَهُ، فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ .فَفِی ذٰلِكَ اِبَاحَةُ مَا قَدْ حَظَرَهُ الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ اَحَدُ الْاَمْرَيْنِ نَاسِخًا لِلْآخَرِ .فَنَظَرْنَا فِی ذٰلِكَ .

۴۳۴۶: عروہ نے عائشہ ؓ سے انہوں نے جدامہ ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے حالت حمل میں جماع منع کرنے کا ارادہ فرمایا یہاں تک کہ آپ کو یہ بات پہنچی یا آپ نے غور فرمایا فارس وروم ایسی حالت میں جماع کرتے ہیں مگر یہ چیز ان کی اولاد کے لئے باعث ضرر نہیں (تو ہمیں کیوں باعث ضرر ہوگا) پہلی روایت میں جس چیز سے ڈرایا گیا اس روایت سے اس کی اباحت ثابت ہو رہی ہے اور احتمال پیدا ہوا کہ دو میں سے ایک چیز دوسری کے لئے ناسخ ہو۔ پس ہم نے غور کیا۔

حاصل روایات : اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے حالت حمل میں جماع سے منع کرنے کا ارادہ فرمایا یہاں تک آپ کو یہ بات پہنچی یا آپ نے غور فرمایا کہ فارس وروم ایسی حالت میں جماع کرتے ہیں مگر یہ چیز ان کی اولاد کے لئے باعث ضرر نہیں (تو ہمیں کیوں باعث ضرر ہوگا) پہلی روایت میں جس چیز سے ڈرایا گیا اس روایت سے اس کی اباحت ثابت ہو رہی ہے۔

اب کسی فیصلہ پر پہنچنے کے لئے ایک کا ناسخ اور دوسرے کا منسوخ ہونا معلوم کرنا ضروری ہے چنانچہ مندرجہ ذیل روایات اس سلسلہ میں ملاحظہ ہوں۔

۴۳۴۷: فَإِذَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْاِغْتِيَالِ ، ثُمَّ قَالَ :لَوْ ضَرَّ أَحَدًا ، لَضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ فَثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الْإِبَاحَةُ بَعْدَ النَّهْيِ ، فَهٰذَا أَوْلَى مِنْ غَيْرِهٖ، وَجَاءَ نَهْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ أَنَّهٗ كَانَ مِنْ جِهَةِ خَوْفِهِ الضَّرَرَ مِنْ أَجْلِهٖ ، ثُمَّ أَبَاحَهٗ لَمَّا تَحَقَّقَ عِنْدَهٗ أَنَّهٗ لَا يَضُرُّ .وَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ مَنَعَ مِنْهُ فِيْ وَقْتِ مَا مَنَعَ مِنْهُ، مِنْ طَرِيْقِ الْوَحْيِ ، وَلَا مِنْ طَرِيْقِ مَا يَحِلُّ وَيَحْرُمُ ، وَلٰكِنَّهٗ عَلٰى طَرِيْقِ مَا وَقَعَ فِيْ قَلْبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَيْءٌ ، فَأَمَرَ بِهٖ عَلَى الشَّفَقَةِ مِنْهُ، عَلٰى أُمَّتِهٖ لَا غَيْرَ ذٰلِكَ كَمَا قَدْ أَمَرَ فِيْ تَرْكِ تَأْبِيْرِ النَّخْلِ .

۴۳۴۷: عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت نقل کی ہے آپ ﷺ حالت حمل میں جماع سے منع فرماتے پھر آپ نے فرمایا اگر اس سے کسی کو نقصان پہنچتا تو فارس وروم کو پہنچتا۔ اس روایت سے ممانعت کے بعد اباحت ثابت ہوئی یہ دوسری روایت سے اولیٰ ہے آپ کا اس سے روکنا اندیشہ نقصان کے پیش نظر تھا جب آپ کے ہاں عدم نقصان ثابت ہوگیا تو اس کو مباح قرار دیا اور اس سے یہ دلالت میسر آگئی کہ آپ کا روکنا شفقۃً تھا۔ وحی الٰہی سے نہ تھا اور نہ یہ روکنا تحلیل وتحریم کے قبیل سے تھا بلکہ قلب اطہر میں شفقت امت کے پیش نظر بات آئی اور اس سے روک دیا اس کی نظیر تابیر نخل کی ممانعت والا واقعہ ہے۔

حاصل روایات : اس روایت سے ممانعت کے بعد اباحت ثابت ہوئی یہ دوسری روایت سے اولیٰ ہے آپ کا اس سے روکنا اندیشہ نقصان کے پیش نظر تھا جب آپ کے ہاں عدم نقصان ثابت ہوگیا تو اس کو مباح قرار دیا۔

ایک اور مسئلہ کا ثبوت:

اس سے یہ دلالت میسر آگئی کہ آپ کا روکنا شفقۃً تھا۔ وحی الٰہی سے نہ تھا اور نہ یہ روکنا تحلیل وتحریم کے قبیل سے تھا بلکہ قلب

اطہر میں شفقت امت کے پیش نظر بات آئی اور اس سے روک دیا اس کی نظیر تابیر نخل کی ممانعت والا واقعہ ہے۔

تابیر نخل کی روایت:

۴۳۴۸: فَإِنَّهُ قَدْ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيلُ ، قَالَ :ثَنَا سِمَاكٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ :مَرَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَخْلِ الْمَدِينَةِ، فَإِذَا أُنَاسٌ فِي رُءُوْسِ النَّخْلِ ، يُلَقِّحُوْنَ النَّخْلَ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ؟ فَقِيلَ :يَأْخُذُوْنَ مِنَ الذَّكَرِ فَيَجْعَلُوْنَهُ فِي الْأُنْثَى ، فَقَالَ :مَا أَظُنُّ ذٰلِكَ يُغْنِي شَيْئًا فَبَلَغَهُمْ فَتَرَكُوْهُ وَنَزَعُوْا عَنْهَا .فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِنَّمَا هُوَ ظَنٌّ ظَنَنْته ، إِنْ كَانَ يُغْنِي شَيْئًا فَلْيَصْنَعُوْهُ ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ ، وَإِنَّمَا هُوَ ظَنٌّ ظَنَنْته ، وَالظَّنُّ يُخْطِءُ وَيُصِيبُ ، وَلٰكِنْ مَا قُلْتُ لَكُمْ قَالَ اللَّهُ، فَلَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ .

۴۳۴۸: موسیٰ بن طلحہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ وہ فرماتے تھے میرا گزر عبیداللہ کی معیت میں مدینہ منورہ کے باغات نخل میں سے کسی کے پاس سے ہوا۔ لوگ کھجوروں پر چڑھ کران کی تابیر کر رہے تھے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ آپ سے عرض کیا گیا یہ نر کھجور سے مادہ کی پیوند کاری کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میرے خیال میں تو یہ کچھ بھی فائدہ مند نہیں ہے جب ان صحابہ کرام کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے اس کام کو چھوڑ دیا اور اس سے ہاتھ کھینچ لیا آپ ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا وہ تو میرا ایک گمان تھا جو میں نے کیا اور گمان درست و نادرست دونوں طرح ہوتا ہے۔ اگر اس سے کچھ فائدہ ہے تو انہیں کرنا چاہئے۔ بلاشبہ میں تمہاری طرح ایک انسان ہوں وہ میرا گمان ہے جو میں نے کیا گمان دونوں طرح ہوتا ہے میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہرگز جھوٹی نسبت نہیں کر سکتا۔

تخریج : مسلم فی الفضائل روایت ۱۴۱' مسند احمد ۱۵۲/۳۔

۴۳۴۹: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ جُمَيْعٍ ، قَالَ :ثَنَا سِمَاكٌ أَنَّهُ سَمِعَ مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۴۳۴۹: موسیٰ بن طلحہ نے اپنے والد سے وہ جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کرتے ہیں۔

۴۳۵۰: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَيَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أُمِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَ مِثْلَهُ.

۴۳۵۰: موسیٰ بن طلحہ نے اپنی والدہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے پھر اسی طرح کی روایت بیان کی۔

۴۳۵۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. فَأَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ مَا قَالَهُ مِنْ جِهَةِ الظَّنِّ، فَهُوَ فِيْهِ كَسَائِرِ النَّاسِ فِيْ ظُنُوْنِهِمْ ، وَأَنَّ الَّذِيْ يَقُوْلُهُ، مِمَّا لَا يَكُوْنُ عَلٰى خِلَافِ مَا يَقُوْلُهُ هُوَ مَا يَقُوْلُهُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . فَلَمَّا كَانَ نَهْيُهُ عَنِ الْغَيْلَةِ ، لِمَا كَانَ خَافَ مِنْهَا عَلٰى أَوْلَادِ الْحَوَامِلِ ، ثُمَّ أَبَاحَهَا ، لَمَّا عَلِمَ أَنَّهَا لَا تَضُرُّهُمْ ، دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَا كَانَ نَهٰى عَنْهُ، لَمْ يَكُنْ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَأَنَّهُ لَوْ كَانَ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَكَانَ يَقِفُ بِهِ عَلٰى حَقِيْقَةِ ذٰلِكَ . وَلٰكِنَّهُ مِنْ قِبَلِ ظَنِّهِ الَّذِيْ قَدْ وَقَفَ بَعْدَهُ عَلٰى أَنَّ مَا فِي الْحَقِيْقَةِ مِمَّا نَهٰى عَمَّا نَهٰى عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِهِ ، بِخِلَافِ مَا وَقَعَ فِيْ قَلْبِهِ مِنْ ذٰلِكَ . فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَاهُ أَنَّ وَطْءَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَأَمَتَهُ حَامِلًا ، حَلَالٌ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ قَطُّ . وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

۴۳۵۱ ابو عوانہ نے سماک سے روایت نقل کی پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت بیان کی۔اس روایت میں یہ بتلایا گیا کہ آپ ﷺ جو بات اپنے گمان سے فرمائیں تو اس گمان کا حکم عام لوگوں کے گمان کی طرح ہے اور وہ جو آپ اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کر کے فرمائیں وہ اسی طرح ہے اس کے الٹ ہو جانا ممکن نہیں ہے۔جبکہ حالت حمل میں جماع سے ممانعت کا خیال ان بچوں کے سلسلہ میں شفقت وخوف کی وجہ سے تھا جو حاملہ عورتوں کے پیٹ میں ہوتا ہے پھر جب آپ کو معلوم ہوا کہ اس سے نقصان نہیں ہوتا تو اس کو مباح کر دیا۔اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہ ممانعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ تھی اگر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا تو آپ اس کی حقیقت سے واقف ہوتے بلکہ وہ آپ کا گمان تھا جس کے متعلق پتہ چلا کہ یہ درحقیقت ان امور سے نہیں ہے جس کی بناء پر آپ نے منع فرمایا ہے اور وہ جو خیال آیا تھا وہ اس کے خلاف تھا' جو دل میں اترا تھا۔پس ثابت ہوا کہ آدمی کا اپنی بیوی اور حاملہ لونڈی سے وطی کرنا درست ہے اس کی علت میں کوئی کلام نہیں۔یہی ہمارے امام ابو حنیفہ' ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

حاصل روایات: اس روایت میں یہ بتلایا گیا کہ آپ ﷺ جو بات اپنے گمان سے فرمائیں تو اس گمان کا حکم عام لوگوں کے گمان کی طرح ہے اور وہ جو آپ اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کر کے فرمائیں وہ اسی طرح ہے اس کے الٹ ہو جانا ممکن نہیں ہے۔

جب کہ حالت حمل میں جماع سے ممانعت کا خیال ان بچوں کے سلسلہ میں شفقت وخوف کی وجہ سے تھا جو حاملہ عورتوں کے پیٹ میں ہوتا ہے پھر جب آپ کو معلوم ہوا کہ اس سے نقصان نہیں ہوتا تو اس کو مباح کر دیا۔

اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہ ممانعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ تھی اگر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا تو آپ اس کی حقیقت سے واقف ہوتے بلکہ وہ آپ کا گمان تھا جس کے متعلق پتہ چلا کہ یہ درحقیقت ان امور سے نہیں ہے جس کی بناء پر آپ

نے منع فرمایا ہے اور وہ جو خیال آیا تھا وہ اس کے خلاف جو دل میں اترا تھا۔

پس ثابت ہوا کہ آدمی کا اپنی بیوی اور حاملہ لونڈی سے وطی کرنا درست ہے اس کی علت میں کوئی کلام نہیں۔ یہی ہمارے امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

بَابُ انْتِهَابِ مَا يُنْثَرُ عَلَى الْقَوْمِ مِمَّا يَفْعَلُهُ النَّاسُ فِي النِّكَاحِ

نکاح کے موقعہ پر نچھاور اشیاء کا لوٹنا

نمبر ①: اس سلسلہ میں عطاء عکرمہ ابراہیم شافعی رحمہم اللہ نے نکاح کے موقعہ پر نچھاور کیے جانے والے چھوارے کو لوٹ مار کی قسم سے قرار دے کرنا جائز کہا ہے یہ فریق اوّل ہے۔

فریق ثانی: امام شعبی، حسن ابن سیرین، ائمہ احناف، شافعی رحمہم اللہ نے اس کو درست قرار دیا ہے لوٹ کی دو قسمیں ہیں ایک تو بلا اذن ہے وہ بالاتفاق حرام ہے البتہ بالا جازت کے متعلق اختلاف ہے بعض نے درست کہا جبکہ دوسرے نے ناجائز۔

(نخبۃ الافکار ج:۷)

فریق اوّل: نکاح کے موقعہ پر پیسے لوٹانے حرام ہیں وہ لوٹ کی قسم سے ہیں۔

۴۳۵۲: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ :بَايَعْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ لَا نَنْتَهِبَ .

۴۳۵۲: ابوالخیر صنابحی نے عبادہ بن صامت سے روایت کی ہے کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس شرط پر بیعت کی کہ ہم لوٹ مار نہیں کریں گے۔

تخریج : بخاری فی المظالم باب ۳۰، مناقب الانصار باب۴۳، والدیات باب۲، مسلم فی الحدود ۴۴، مسند احمد ۳۲۱/۵۔

۴۳۵۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ انْتَهَبَ ، فَلَيْسَ مِنَّا .

۴۳۵۳: حسن نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الحدود باب١٤، ترمذی فی النکاح باب٢٩، سیر باب٤٩، نسائی فی النکاح باب٦٠، والخیل باب١٥، ابن ماجه فی الفتن باب٣، مسند احمد ١٤٠/٣، ١٩٧، ٢١٢، ٣٨٠، ٣٩٥۔

۴۳۵۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيّ ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ أَنَسٍ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبَةِ وَقَالَ :مَنْ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا .

۴۳۵۴: ابوجعفر رازی نے ربیع بن انس اور حمید نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ سے منع فرمایا اور فرمایا جس نے لوٹ مار کی وہ ہم سے نہیں۔

۴۳۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنْ مَوْلًى لِجُهَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيّ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَلِيسَةِ وَالنُّهْبَةِ .

۴۳۵۵: عبدالرحمٰن بن زید بن خالد جہنی نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اچکنے اور لوٹ مار کرنے سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی المظالم باب٣٠، والذبائح باب٢٥، ابو داؤد فی الجهاد باب١٢٨، نسائی فی الزینه باب٢٠، ابن ماجه فی الفتن باب٣، مسند احمد ٣٢٥/٢، ٣٢٣/٣، ١١٧/٤، ١٩٣/٥۔

۴۳۵۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ :ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : أَنْبَأَنِيْ ثَعْلَبَةُ بْنُ الْحَكَمِ أَخُوْبَنِيْ لَيْثٍ أَنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقُدُوْرٍ فِيْهَا لَحْمُ غَنَمٍ انْتَهَبُوْهَا فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ فَقَالَ :إِنَّ النُّهْبَةَ لَا تَحِلُّ

۴۳۵۶: سماک بن حرب کہتے ہیں کہ مجھے ثعلبہ بن حکم جو بنی لیث سے ہیں انہوں نے بتلایا کہ میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کا گزر ایسی ہنڈیا کے پاس سے ہوا جن میں لوٹ مار کی بکری کا گوشت تھا آپ نے حکم فرمایا کہ ان کو الٹ دیا جائے وہ الٹ دی گئیں آپ نے فرمایا لوٹ مار جائز نہیں۔

تخریج : نسائی فی الصید باب٢٨، ابن ماجه فی الفتن باب٢، مسند احمد ١٩٤/٤۔

۴۳۵۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالَ: أَصَابَ النَّاسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا ، فَانْتَهَبُوْهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ النُّهْبَةُ ثُمَّ أَمَرَ بِالْقُدُوْرِ فَأُكْفِئَتْ .

۴۳۵۷: سماک نے ثعلبہ بن حکم سے روایت کی لوگوں کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک لوٹ کی بکری ملی

جس کو لوٹا گیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا لوٹ مار جائز نہیں پھر تمام ہنڈیوں کے متعلق الٹ دینے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ وہ الٹ دی گئیں۔

تخریج : سابقہ تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۳۵۸: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ، قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، قَالَ :ثَنَا سِمَاكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۳۵۸: اسرائیل نے سماک سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۴۳۵۹: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ : ثَنَا أَبِي وَغَيْرُهُ عَنْ سِمَاكٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا نَثَرَ عَلَى قَوْمٍ شَيْئًا ، وَأَبَاحَهُمْ أَخْذَهُ أَنَّ أَخْذَهُ مَكْرُوْهٌ لَهُمْ وَحَرَامٌ عَلَيْهِمْ وَذَهَبُوْا فِي ذٰلِكَ إِلَى أَنَّهُ مِنَ النُّهْبَةِ الَّتِي نَهَى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :النُّهْبَةُ الَّتِي نَهَى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ هِيَ نُهْبَةُ مَا لَمْ يُؤْذَنْ فِي انْتِهَابِهِ .فَأَمَّا مَا نَثَرَهُ رَجُلٌ عَلَى قَوْمٍ وَأَبَاحَهُمُ انْتِهَابَهُ وَأَخْذَهُ، فَلَيْسَ كَذٰلِكَ ، لِأَنَّهُ مَأْذُوْنٌ فِيْهِ وَالْأَوَّلَ مَمْنُوْعٌ مِنْهُ .وَقَدْ وَجَدْنَا مِثْلَ ذٰلِكَ ، قَدْ أَبَاحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۳۵۹: ابوزائدہ کہتے ہیں کہ میرے والد اور دوسروں نے سماک سے روایت نقل کی۔ پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فریق اوّل کا خیال یہ ہے کہ جب کوئی چیز لوٹ لینے کا کہے تب بھی وہ چیز لوٹنی مکروہ تحریمی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس لوٹ میں داخل ہے جس کا تذکرہ مندرجہ بالا روایات میں آیا ہے۔ فریق ثانی کا مؤقف یہ ہے کہ آدمی اگر اپنی چیز لوگوں پر بکھیرے تاکہ لوگ اس کو جتنی ہاتھ آئے لے لیں اس کا لینا درست ہے اس کی شرعاً اجازت ہے۔ فریق اوّل کا جواب: ان روایات میں جس لوٹ کی ممانعت کی گئی ہے وہ وہی ہے جو کسی کی اجازت کے بغیر لوٹ مار کرے اس کا لینا بلاشبہ ناجائز ہے۔ یہ خوشی کے موقعہ پر کوئی چیز ذاتی بکھیرنا اور لوگوں پر مباح کرنا اس قسم میں داخل نہیں۔ مندرجہ ذیل روایات سے اس کی اباحت ظاہر ہوتی ہے آپ ﷺ نے اس کو مباح قرار دیا ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فریق اوّل کا خیال یہ ہے کہ جب کوئی چیز لوٹ لینے کا کہے تب بھی وہ چیز لوٹنی مکروہ تحریمی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس لوٹ میں داخل ہے جس کا تذکرہ مندرجہ بالا روایات میں آیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: آدمی اگر اپنی چیز لوگوں پر بکھیرے تاکہ لوگ اس کو جتنی ہاتھ آئے لے لیں اس کا لینا درست ہے اس کی

شرعاً اجازت ہے۔

فریق اوّل کا جواب: ان روایات میں جس لوٹ کی ممانعت کی گئی ہے وہ وہی ہے جو کسی کی اجازت کے بغیر لوٹ مار کرے اس کا لینا بلاشبہ ناجائز ہے۔ یہ خوشی کے موقعہ پر کوئی چیز ذاتی بکھیرنا اور لوگوں پر مباح کرنا اس قسم میں داخل نہیں۔ مندرجہ ذیل روایات سے اس کی اباحت ظاہر ہوتی ہے آپ ﷺ نے اس کو مباح قرار دیا۔

۴۳۶۰: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا :ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ، قَالَ :ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لُحَی ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْاَيَّامِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ، ثُمَّ يَوْمُ عَرَفَةَ .فَقَرَّبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٍ خَمْسًا أَوْ سِتًّا ، فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ، بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ فَلَمَّا وَجَبَتْ أَیْ سَقَطَتْ جُنُوْبُهَا ، قَالَ كَلِمَةً خَفِيفَةً لَمْ أَفْهَمْهَا .فَقُلْتُ لِلَّذِیْ كَانَ اِلٰی جَنْبِیْ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ :قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ . فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ وَأَبَاحَ ذٰلِكَ ، دَلَّ هٰذَا أَنَّ مَا أَبَاحَهُ رَبُّهُ لِلنَّاسِ مِنْ طَعَامٍ ، أَوْ غَيْرِهٖ، فَلَهُمْ أَنْ يَأْخُذُوْا مِنْ ذٰلِكَ ، وَهٰذَا خِلَافُ النُّهْبَةِ الَّتِیْ نَهٰی عَنْهَا فِی الْاٰثَارِ الْاُوَلِ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ النُّهْبَةَ الَّتِیْ فِی الْاٰثَارِ لِلْاَوَّلِ ، هِیَ نُهْبَةٌ مَا لَمْ يُؤْذَنْ فِيْهِ، وَأَنَّ مَا أُبِيحَ مِنْ ذٰلِكَ وَأُذِنَ فِيْهِ، فَعَلٰی مَا فِیْ هٰذَا الْاَثَرِ الثَّانِی .وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ مُنْقَطِعٌ قَدْ فَسَّرَ حُكْمَ النُّهْبَةِ الْمَنْهِیِّ عَنْهَا وَالنُّهْبَةِ الْمُبَاحَةِ ، وَاِنَّمَا أَرَدْنَا بِذِكْرِهٖ هٰهُنَا تَفْسِيْرَهٗ لِمَعْنٰی هٰذَا الْمُتَّصِلِ .

۴۳۶۰: عبداللہ بن لحی نے عبداللہ بن قرطؓ سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں نحر کا دن محبوب ترین ایام میں سے ہے۔ پھر اس کے بعد عرفہ کا دن ہے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پانچ یا چھ اونٹ پیش کئے گئے تو ان میں سے ہر ایک کھسک کر آپ کے قریب ہونے لگا تا کہ ان میں سے جس سے چاہیں نحر میں ابتداء کریں۔ جب ان کو نحر کر دیا گیا تو وہ اپنے پہلوؤں کے بل گر پڑے تو اس وقت آپ ﷺ نے آہستہ سے ایک بات فرمائی جس کی مجھے سمجھ نہیں آئی۔ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے اس روایت میں "من شاء اقتطع" فرمایا اور اس کو تمام کے لئے مباح کر دیا اس سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کھانا وغیرہ لوگوں کے لئے مباح کیا ہے اس میں سے لینا جائز ہے یہ وہ لوٹ نہیں جس کا تذکرہ ان آثار میں وارد ہے جن سے فریق اوّل کا استدلال ہے۔ جناب نبی اکرم ﷺ سے ایک منقطع روایت وارد ہے۔ جس میں ممنوعہ اور مباح لوٹ کا تذکرہ ہے ہم اس روایت کو یہاں اس لئے ذکر کریں گے کیونکہ اس کا مفہوم تو اتصال سے ثابت ہے۔ روایت یہ ہے:

تشریح میں نے اس شخص سے پوچھا جو میرے پہلو میں تھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا۔ اس نے بتلایا کہ

آپ ﷺ نے فرمایا ہے جو چاہے ان میں سے گوشت کاٹ لے۔

تخریج : مسند احمد ۳۵۰/٤۔

حاصل روایات : جب جناب رسول اللہ ﷺ نے اس روایت میں "من شاء اقتطع" فرمایا اور اس کو تمام کے لئے مباح کر دیا اس سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کھانا وغیرہ لوگوں کے لئے مباح کیا ہے اس میں سے لینا جائز ہے یہ وہ لوٹ نہیں جس کا تذکرہ ان آثار میں وارد ہے جن سے فریق اوّل کا استدلال ہے۔

جناب نبی اکرم ﷺ سے ایک منقطع روایت وارد ہے۔ جس میں ممنوعہ اور مباح لوٹ کا تذکرہ ہے ہم اس روایت کو یہاں اس لئے ذکر کریں گے کیونکہ اس کا مفہوم تو اتصال سے ثابت ہے۔ روایت یہ ہے۔

۴۳۶۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْعَتَّابِيُّ ، قَالَ : ثَنَا عَوْنُ بْنُ عُمَارَةَ ، قَالَ : ثَنَا زِيَادُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ خَالِدٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : شَهِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِلَاكَ شَابٍ مِنَ الْاَنْصَارِ ، فَلَمَّا زَوَّجُوْهُ قَالَ عَلَى الْاُلْفَةِ وَالطَّيْرِ الْمَيْمُوْنِ وَالسَّعَةِ فِي الرِّزْقِ ، بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمْ دَفِّفُوْا عَلٰى رَأْسِ صَاحِبِكُمْ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ تِ الْجَوَارِي مَعَهُنَّ الْاَطْبَاقُ ، عَلَيْهَا اللَّوْزُ وَالسُّكَّرُ ، فَأَمْسَكَ الْقَوْمُ أَيْدِيَهُمْ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَنْتَهِبُوْنَ ؟ فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ كُنْتَ نَهَيْتَ عَنِ النُّهْبَةِ ، قَالَ تِلْكَ نُهْبَةُ الْعَسَاكِرِ ، فَأَمَّا الْعُرُسَاتُ فَلَا قَالَ : فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاذِبُهُمْ وَيُجَاذِبُوْنَهُ . وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ اخْتِلَافٌ أَيْضًا .

۴۳۶۱: خالد بن معدان نے معاذ بن جبلؓ سے نقل کیا جناب رسول اللہ ﷺ ایک انصاری نوجوان کی شادی میں تشریف لے گئے جب اس کا نکاح کر دیا تو آپ نے فرمایا الفت' نیک فالی' وسعت رزق میسر ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے اپنے دولہا کے پاس دف بجاؤ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ انصاری بچیاں آگئیں ان کے پاس تھال تھے جن میں اخروٹ' شکر تھی لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لئے تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم لوٹتے کیوں نہیں؟ انہوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! آپ نے لوٹ سے منع فرمایا آپ نے فرمایا وہ لشکروں کی لوٹ ہے (جس کی ممانعت ہے) شادیوں کی لوٹ ممنوع نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ تھال لینے میں ان سے کھینچا تانی کر رہے تھے اور وہ آپ سے کھینچا تانی کرتے تھے۔

اختلاف متقدمین کا تذکرہ:

متقدمین کی ایک جماعت نے بھی اس میں اختلاف کیا ہے۔

۴۳۶۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :أَنَا اِسْرَائِيْلُ ، عَنْ أَبِیْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهٗ كَانَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ صِبْيَانٌ فِی الْكُتَّابِ فَأَرَادَ أَنْ يَنْتَهِبُوْا عَلَيْهِمْ ، فَاشْتَرٰی لَهُمْ جَوْزًا بِدِرْهَمَيْنِ ، وَكَرِهَ أَنْ يَنْتَهِبُوْا مَعَ الصِّبْيَانِ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ ، عَلَی الْخَوْفِ مِنْهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النُّهْبَةِ ، لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ .

۴۳۶۲: عبداللہ بن یسار کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بچے لکھنے میں مصروف تھے انہوں نے چاہا کہ وہ آپس میں چھینا جھپٹی کریں تو دو درہم کے اخروٹ خرید کر انہیں دیئے اور خود بچوں کے ساتھ چھینا جھپٹی میں شرکت کو ناپسند کیا۔

حاصل روایات: بچوں کے ساتھ شریک نہ ہونے میں عین ممکن ہے یہ بات پیش نظر ہو کہ ان کا نقصان نہ ہو اور کوئی وجہ مانع نہ ہو۔

۴۳۶۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِیُّ ، قَالَ :ثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنِ الْهَيْثَمِ أَنَّهٗ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُوْضَعَ السُّكَّرُ فِی الْمِلَاكِ وَيَكْرَهُ أَنْ يُنْثَرَ .

۴۳۶۳: سعودی نے ہیثم سے بیان کیا کہ وہ اپنے ہاں میٹھی چیز رکھنا اچھا خیال کرتے تھے مگر مٹھائی کو لوٹ کے لئے بکھیرنا ناپسند کرتے تھے۔

۴۳۶۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سَعِيْدٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّهٗ كَرِهَهٗ .

۴۳۶۴: سعید نے حصین سے انہوں نے عکرمہ سے نقل کیا کہ وہ چھینا جھپٹی کو ناپسند کرتے تھے۔

۴۳۶۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : كُنْتُ أَمْشِیْ بَيْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِیِّ ، فَتَذَاكَرَا اِنْثَارَ الْعُرْسِ ، فَكَرِهَهٗ اِبْرَاهِيْمُ ، وَلَمْ يَكْرَهْهُ الشَّعْبِیُّ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ اِبْرَاهِيْمُ ، كَرِهَ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِ مَا ذَكَرْنَا مِنْ خَوْفِ الْعَطَبِ عَلَی الْمُنْتَهِبِيْنَ .فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ ،

۴۳۶۵: حکم کہتے ہیں کہ میں ابراہیم اور شعبی کے درمیان چلا جا رہا تھا دونوں نے شادی کی لوٹ کے سلسلہ میں باہمی مذاکرہ کیا ابراہیم نے اس کو ناپسند کیا جبکہ شعبی نے اس کو ناپسند نہ کیا۔

<u>ایک تاویل:</u> ابراہیم کے ناپسند کرنے میں ممکن ہے کہ لوٹنے والوں کی ہلاکت کا خطرہ ناپسندیدگی کا باعث ہو۔ چنانچہ اس تاویل کی تائید صالح بن عبدالرحمٰن کے قول سے ہوتی ہے۔

۴۳۶۶: فَاِذَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ

مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، فِي النِّهَابِ فِي الْعُرْسِ ، قَالَ كَانُوا يَأْخُذُونَهُ لِلصِّبْيَانِ . فَدَلَّ مَا رُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي هٰذَا ، مَعَ ذِكْرِهِ عَمَّنْ كَانَ قَبْلَهُ ، مِمَّنْ يُقْتَدَى بِهِ ، أَنَّهُمْ كَانُوا يَأْخُذُونَهُ لِلصِّبْيَانِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ -أَنَّ كَرَاهَتَهُ لَهُ فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ ، لَيْسَ مِنْ جِهَةِ تَحْرِيمِهِ، وَلٰكِنْ مِنْ جِهَةِ مَا ذَكَرْنَاهُ .

۴۳۶۶: مغیرہ نے ابراہیم سے شادی کی لوٹ کے متعلق نقل کیا کہ وہ بچوں کے لئے اس کو لے لیتے تھے۔

حاصل اثر: ابراہیم کے اس طرز عمل اور دیگر قابل اقتداء شخصیات کے طرز عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بچوں کے لئے لوٹ لیتے تھے اور باب اوّل میں اس کی مذکورہ کراہت کی وجہ حرمت نہ تھی بلکہ لوٹنے والوں کی ہلاکت کا خدشہ تھا جیسا کہ ہم نے ذکر کردیا۔

عدم کراہت کے اقوال:

۴۳۶۷: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِذٰلِكَ بَأْسًا .

۴۳۶۷: یونس نے حسن رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ وہ شادی کی لوٹ میں کوئی حرج خیال نہ کرتے تھے۔

۴۳۶۸: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِانْتِهَابِ الْجَوْزِ ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ :يَضَعُونَ فِي أَيْدِيهِمْ .وَمَا فِيهِ الْإِبَاحَةُ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ -عِنْدَنَا -أَوْجَهُ فِي النَّظَرِ ، مِمَّا فِيهِ الْكَرَاهِيَةُ مِنْهَا ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .

۴۳۶۸: اشعث نے حسن رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ اخروٹ کی لوٹ میں کوئی حرج نہیں ابن سیرین کہتے ہیں وہ لوٹ کی چیز ان کے ہاتھوں میں رکھ دیں گے۔ ہمارے ہاں جن آثار سے اباحت ثابت ہوتی ہے وہ زیادہ بہتر ہیں ان آثار سے جن سے کراہت و حرمت ثابت ہوتی ہے یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد بن حسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

ارشاد طحاوی رحمہ اللہ:

ہمارے ہاں جن آثار سے اباحت ثابت ہوتی ہے وہ زیادہ بہتر ہیں ان آثار سے جن سے کراہت و حرمت ثابت ہوتی ہے یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد بن حسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔
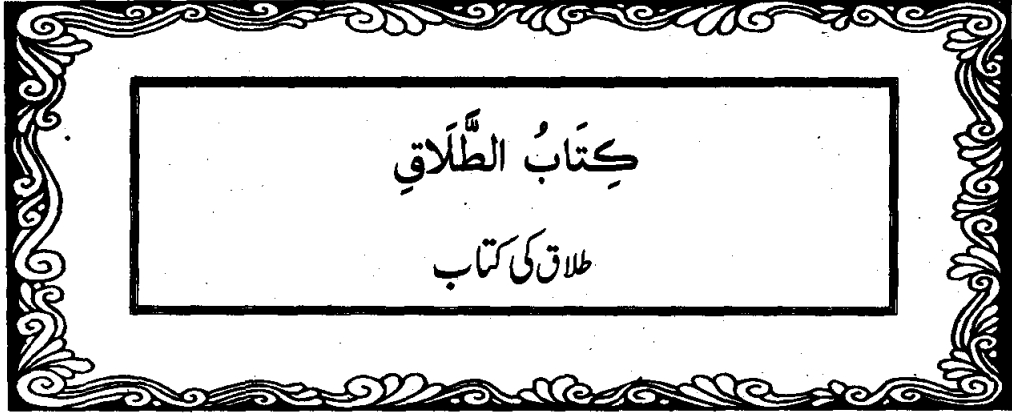
بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ثُمَّ يُرِيْدُ أَنْ يُطَلِّقَهَا لِلسُّنَّةِ، مَتٰى يَكُوْنُ لَهُ ذٰلِكَ ؟

حیض میں طلاق دے کر پھر سنت طلاق کا ارادہ کرنا

خلاصۃ المرام :

نمبر ①: طلاق لغت میں بند کو کھولنا اور شریعت میں میسر نکاح کو اٹھا دینا ہے جو آدمی خلاف سنت حیض میں طلاق دے وہ گنہگار ہے اس کو رجوع کرنا چاہئے پھر طلاق دینا چاہتا ہو تو سنت طریق سے طلاق دے۔ نخعی، مزنی، شافعی، ابوحنیفہ رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نمبر ②: حائضہ کو اگر طلاق دی تو اس حیض اور بعد والے دو حیضوں سے طہارت ہونے سے پہلے وہ دوبارہ طلاق نہیں دے سکتا اس کو حسن، زہری، مالک، شافعی، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا۔

فریق اوّل کا مؤقف: حیض میں طلاق دینا گناہ ہے مگر طلاق پڑ جائے گی اس کو رجوع کر کے غلط طلاق کے اسباب سے نکل جانا چاہئے۔ رجوع کر کے جب حیض سے پاک ہو تو پھر طلاق سنت دے اگر اس میں رجوع کر لیا تو عدت باطل ورنہ طلاق سنت کی عدت سے خود بائنہ ہو جائے گی۔

فریق اوّل کی مستدل روایات یہ ہیں۔

۴۳۶۹: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَيْمَنَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، قَالَ :فَعَلَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ .فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا ، قَالَ :ثُمَّ تَلَا إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ أَيْ فِيْ قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ .

۴۳۶۹: ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن ایمن کو سنا کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس آدمی کے متعلق دریافت کر رہے تھے جو اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دے دے وہ کہنے لگے یہ فعل تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خود کیا ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو انہوں نے کہا اس کو کہو کہ وہ رجوع کرے یہاں تک کہ وہ عورت حیض سے پاک ہو جائے پھر وہ اس کو طلاق دے پھر یہ آیت تلاوت ﴿إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَّأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا﴾ (الطلاق:۱) یعنی ایسے وقت میں جو عدت کے سامنے ہو یعنی جس میں وہ عدت کا استقبال کر سکیں اور ان کو عدت میں داخل ہونا ممکن ہو۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورة ٦٥' باب١' طلاق باب١' ٤٤' الاحکام باب١٣' مسلم فی الطلاق ١' ٢' ٣' ٨' ابو داؤد فی الطلاق باب٤' ابن ماجه فی الطلاق باب٢' دارمی فی الطلاق باب١' مالك فی الطلاق ٥٣' مسند احمد ٥٤/٢' ٦١/٧٤' ٨١/٧٨' ١٠٢/٨٩۔

۴۳۷۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، قَالَ :ثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ ، أَوْ حَامِلٌ .

۴۳۷۰: سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ وہ حالت حیض میں تھی تو اس کے متعلق عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اس پر آپ نے فرمایا رجوع کا حکم دو پھر وہ اسے ایسی حالت میں طلاق دے جبکہ وہ پاکیزگی میں ہو یا حاملہ ہو۔

تخریج : ابن ماجه فی الطلاق باب٣' دارمی فی الطلاق باب١' مسند احمد ٥٩/٢۔

۴۳۷۱: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَرَدَّهَا عَلَيَّ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى طَلَّقْتُهَا ، وَهِيَ طَاهِرٌ .

۴۳۷۱: سعید بن جبیر نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مجھے واپس کرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ میں نے اس کو طہر میں طلاق دی۔

تخریج : مسلم فی الطلاق ۴/۲' ۱۲/۱۰' نسائی فی الطلاق ۷۶/۱' مسند احمد ۱۳۰/۲۔

۴۳۷۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدِ الْحِمَّانِيُّ ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۳۷۲: ہشیم نے ابوبشر سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۴۳۷۳: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَقَالَ: هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ؟ قُلْتُ .نَعَمْ ، قَالَ : فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَأَتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ، فَإِذَا طَهُرَتْ ، فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ: وَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ ، قَالَ فَمَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ ؟ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُوْبَكْرَةَ فِي حَدِيْثِهِ هٰذَا، غَيْرَ مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْهِ .

۴۳۷۳: یونس بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ جو آدمی حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دے اس نے کہا کیا تم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ وہ کہنے لگے انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تو عمر رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اس بات کا تذکرہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو رجوع کرنے کا حکم دو جب طہر کے ایام آ جائیں تو اس کو طلاق دے دے۔ میں نے کہا کیا وہ اسی طلاق سے وہ عدت گزارے گی یعنی کیا وہ تین طلاقوں میں شمار ہو گی یا نہیں تو کہنے لگے بس رک جا۔ تیرا کیا خیال ہے اگر وہ عاجز آئے اور اظہار حماقت کرے تو پھر کیا حکم ہے؟ ابوبکرہ نے اپنی روایت میں اس جملے کو ذکر نہیں کیا۔

۴۳۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ : طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا فَقِيْلَ : أَيَحْتَسِبُ بِهَا ؟ قَالَ : فَمَهْ .

۴۳۷۴: انس بن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی

جبکہ وہ حالت حیض میں تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو رجوع کا حکم دو جب وہ پاک ہو جائے تو وہ اس کو طلاق دے دے پوچھا گیا کیا وہ طلاق شمار ہوگی۔ تو انہوں نے کہا بس رک جا۔

تخریج : بخاری فی الطلاق باب۲' نسائی فی الطلاق باب۷۶۔

۴۳۷۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا الْفَضْلُ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِيْنَ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ صَنَعْتَ فِيْ امْرَأَتِكَ الَّتِي طَلَّقْتَ؟ قَالَ :طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ ، فَأَتٰى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ، ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا عِنْدَ طُهْرٍ .قَالَ : فَقُلْتُ، جُعِلْتُ فِدَاكَ، فَيُعْتَدُّ بِالطَّلَاقِ الْأَوَّلِ؟ قَالَ :وَمَا يَمْنَعُنِيْ إِنْ كُنْتَ أَسَأْتَ وَاسْتَحْمَقْتَ.

۴۳۷۵: انس بن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تم نے اپنی مطلقہ عورت کے متعلق کیسے معاملہ کیا؟ تو وہ کہنے لگے میں نے اس کو حیض میں طلاق دی جب یہ بات عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور ان سے سوال کیا آپ نے فرمایا اس کو رجوع کا کہو پھر وہ طہر میں طلاق دے۔ میں نے کہا میں آپ پر قربان جاؤں! کیا طلاق اوّل کو شمار کیا جائے گا۔ کہنے لگے۔ مجھے اس کو شمار کرنے سے کیا چیز مانع ہے اگر تو نے زیادتی اور حماقت کی ہو۔

تخریج : مسلم فی الرضاع ۷۸' مسند احمد ۱/۴۴۔

۴۳۷۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُغِيْرَةُ بْنُ يُوْنُسَ ، هُوَ ابْنُ جُبَيْرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، قُلْتُ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ؟ قَالَ :أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ ، قَالَ :فَإِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَأَتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ، ثُمَّ يُطَلِّقَهَا فِيْ قُبُلِ عِدَّتِهَا . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ ، فَقَالُوْا :مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَقَدْ أَثِمَ ، وَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ، فَإِنَّ طَلَاقَهُ ذٰلِكَ ، طَلَاقٌ خَطَأٌ ، فَإِنْ تَرَكَهَا تَمْضِي فِي الْعِدَّةِ ، بَانَتْ مِنْهُ بِطَلَاقٍ خَطَأً ، وَلٰكِنَّهُ يُؤْمَرُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ، لِيُخْرِجَهَا بِذٰلِكَ مِنْ أَسْبَابِ الطَّلَاقِ الْخَطَأِ ، ثُمَّ يَتْرُكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ هٰذِهِ الْحَيْضَةِ ، ثُمَّ يُطَلِّقَهَا طَلَاقًا صَوَابًا ، فَتَمْضِي فِيْ عِدَّةٍ مِنْ طَلَاقٍ صَوَابٍ ، فَإِنْ شَاءَ رَاجَعَهَا ، فَكَانَتِ امْرَأَتَهُ وَبَطَلَتِ الْعِدَّةُ ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهَا حَتّٰى تَبِيْنَ مِنْهُ بِطَلَاقٍ صَوَابٍ .فَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ

عَلَيْهِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، مِنْهُمْ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَزَعَمُوْا أَنَّهُ إِذَا طَلَّقَهَا حَائِضًا ، لَمْ يَكُنْ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ يُطَلِّقَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ هٰذِهِ الْحَيْضَةِ ، ثُمَّ تَحِيْضَ حَيْضَةً أُخْرٰى، ثُمَّ تَطْهُرَ مِنْهَا .وَعَارَضُوْا الْآثَارَ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا فِيْ مُوَافَقَةِ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ ،

۴۳۷۶: مغیرہ بن یونس جو کہ ابن جبیر ہیں کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر ؓ سے سوال کیا ایک آدمی نے اگر حالت حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی کہنے لگے کیا تو ابن عمر ؓ کو پہچانتا ہے؟ میں نے کہ جی ہاں! کہنے لگے عبداللہ نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دے دی تھی تو عمر ؓ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور اس کے متعلق دریافت کیا تو جناب نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ وہ رجوع کرے پھر اس کو عدت کے ایام (طہر) میں طلاق دے۔امام طحاوی ؒ کہتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے ان آثار کو دلیل بنایا اور کہا کہ جو شخص اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دے تو وہ گنہگار ہے اسے مناسب ہے کہ رجوع کرے اس کی یہ طلاق خطاء ہے اگر اس نے اس کو اسی طرح رہنے دیا تو عدت گزرنے سے وہ عورت گناہ والی طلاق سے بائنہ ہو جائے گی لیکن اس کو رجوع کا حکم کیا جائے تا کہ اس رجوع کے ذریعہ وہ گناہ والی طلاق کے اسباب سے نکل جائے پھر اس کو طہر تک چھوڑ دے پھر طہر میں سنت طلاق دے وہ سنت طلاق کی عدت گزارے اگر چاہے رجوع کر لے تو وہ اس کی بیوی ہے عدت باطل ہو جائے گی اور اگر (رکھنا نہیں چاہتا) تو اس کو چھوڑے رکھے۔ یہاں تک کہ طلاق سنت سے وہ بائنہ ہو جائے۔اس قول کو امام ابو حنیفہ ؒ نے اختیار کیا ہے۔علماء کی دوسری جماعت نے اس سے اختلاف کیا ان میں امام ابو یوسف ؒ بھی ہیں ان کا خیال یہ ہے کہ جب حیض میں طلاق دے دی تو اس کو طلاق دینے کا اس وقت تک حق نہیں جب تک کہ وہ اس حیض سے پاک نہ ہو جائے پھر دوسرا حیض آئے پھر طہر کی حالت آئے۔ انہوں نے اپنے اس مؤقف کی حمایت میں مندرجہ ذیل روایات پیش کی ہیں۔

حاصل روایات اور فریق اوّل: امام طحاوی ؒ کہتے ہیں کہ علماء ایک جماعت نے ان آثار کو دلیل بنایا اور کہا کہ جو شخص اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دے تو وہ گنہگار ہے اسے مناسب ہے کہ رجوع کرے اس کی یہ طلاق خطاء ہے اگر اس نے اس کو اسی طرح رہنے دیا تو عدت گزرنے سے وہ عورت گناہ والی طلاق سے بائنہ ہو جائے گی لیکن اس کو رجوع کا حکم کیا جائے تا کہ اس رجوع کے ذریعہ وہ گناہ والی طلاق کے اسباب سے نکل جائے پھر اس کو طہر تک چھوڑ دے پھر طہر میں سنت طلاق دے وہ سنت طلاق کی عدت گزارے اگر چاہے رجوع کر لے تو وہ اس کی بیوی ہے عدت باطل ہو جائے گی اور اگر (رکھنا نہیں چاہتا) تو اس کو چھوڑ رکھے۔ یہاں تک کہ طلاق سنت سے وہ بائنہ ہو جائے۔اس قول کو امام ابو حنیفہ ؒ نے اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف اور مستدل: علماء کی دوسری جماعت نے اس سے اختلاف کیا ان میں امام ابو یوسف ؒ بھی ہیں ان کا خیال یہ ہے کہ جب حیض میں طلاق دے دی تو اس کو طلاق دینے کا اس وقت تک حق نہیں جب تک کہ وہ اس حیض سے پاک نہ ہو جائے پھر دوسرا حیض آئے پھر طہر کی حالت آئے۔انہوں نے اپنے اس مؤقف کی حمایت میں مندرجہ ذیل روایات پیش کی

ہیں۔

۴۳۷۷: بِمَا حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، وَابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِی اللَّیْثُ ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ ، وَهِیَ حَائِضٌ ، فَذَکَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَتَغَیَّظَ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُرَاجِعْهَا ، ثُمَّ لِیُمْسِكْهَا حَتّٰی تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِیْضَ فَتَطْهُرَ ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ یُطَلِّقَهَا ، فَلْیُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ یَمَسَّهَا ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ کَمَا أَمَرَ اللّٰهُ .

۴۳۷۷: سالم بن عبداللہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتلایا کہ میں نے اپنی ایک بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی اس بات کا تذکرہ عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ناراضی کا اظہار فرمایا پھر فرمایا وہ رجوع کرے پھر وہ رک جائے یہاں تک کہ وہ حیض گزرے پھر طہر آئے پھر حیض اور اس کے بعد طہر آئے پھر اگر طلاق دینا چاہے تو طہر چھونے سے پہلے طلاق دے دے پس یہ وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔

تخریج : بخاری فی الاحکام باب۱۳' تفسیر سورہ ٦٥' مسلم فی الرضاع ٧٠' طلاق ٥' ابو داؤد فی الطلاق باب٤' نسائی فی الطلاق باب۱۳' مسند احمد ۱۳۰/۱۔

۴۳۷۸: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ ، فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۳۷۸: یزید بن سنان نے ابوصالح سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۳۷۹: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِکًا أَخْبَرَهٗ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ وَهِیَ حَائِضٌ ، عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْیُرَاجِعْهَا ، ثُمَّ لِیُمْسِکْهَا حَتّٰی تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِیْضَ ، ثُمَّ تَطْهُرَ ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِیْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ یُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ .

۴۳۷۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں طلاق دے دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا اس کو رجوع کا حکم دو پھر اس کو روکے رکھے یہاں تک کہ طہر کی حالت آئے پھر حیض ثانی آئے پھر طہر ثانی آئے۔ پس یہ وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ عورتیں اس کو گزاریں۔

تخریج : بخاری فی الطلاق باب۱'٤٤' مسلم فی الرضاع ٦٦/٦٧' ٦٨/٦٩' والطلاق ٢/٣' ابو داؤد فی الطلاق باب٤'

نسائی فی الطلاق باب ۱/ ۳' ابن ماجه فی الطلاق باب ۲' دارمی فی الطلاق باب ۱' مالك فی الطلاق ۵۳' مسند احمد ۲/ ۶'
۶۴/۶۳' ۲/ ۱۰۲/ ۱۲۴۔

۴۳۸۰: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِيْضَ ، ثُمَّ تَطْهُرَ ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ .

۴۳۸۰: صالح بن عبدالرحمٰن نے قعنبی سے انہوں نے مالک سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی البتہ ان الفاظ کا فرق ہے: ثُمَّ یَتْرُکُهَا حَتّٰی تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِیْضَ، ثُمَّ تَطْهُرَ، پھر اگر چاہے تو طلاق دے (مفہوم ایک ہی ہے)۔

۴۳۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوْبَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ .ح

۴۳۸۱: حجاج نے حماد سے انہوں نے ایوب وعبیداللہ سے روایت نقل کی ہے۔

۴۳۸۲: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۳۸۲: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۳۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَرْقِیُّ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِیْ سَلَمَةَ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِیْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، وَمُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ وَزَادَ قَبْلَ أَنْ يُّجَامِعَهَا .

۴۳۸۳: نافع سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت اسی طرح نقل کی پھر اس میں قبل ان یجامعها کا اضافہ ہے۔

۴۳۸۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَا :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ.فَقَدْ أَخْبَرَ سَالِمٌ وَنَافِعٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهٗ أَنْ يُّمْسِكَهَا ، حَتّٰى تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِيْضَ ، ثُمَّ تَطْهُرَ .فَزَادَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا فِی الْآثَارِ الْأُوَلِ ، فَهُوَ أَوْلٰى مِنْهَا .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا وَجَدْنَا الْأَصْلَ فِیْ ذٰلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ نُهِيَ أَنْ يُّطَلِّقَ امْرَأَتَهٗ حَائِضًا ، وَنُهِيَ أَنْ يُّطَلِّقَهَا فِیْ طُهْرٍ قَدْ جَامَعَهَا فِيْهِ، وَقَدْ ، نُهِيَ عَنِ الطَّلَاقِ فِی الطُّهْرِ الَّذِیْ قَدْ جَامَعَهَا فِيْهِ، كَمَا نُهِيَ عَنِ الطَّلَاقِ فِی الْحَيْضِ .ثُمَّ رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ ، فِیْ رَجُلٍ جَامَعَ امْرَأَتَهٗ حَائِضًا ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُّطَلِّقَهَا لِلسُّنَّةِ ، أَنَّهٗ مَمْنُوْعٌ مِنْ ذٰلِكَ

حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ هٰذِهِ الْحَيْضَةِ الَّتِي كَانَ الْجِمَاعُ فِيهَا ، وَمِنْ حَيْضَةٍ أُخْرَى بَعْدَهَا ، وَجُعِلَ جِمَاعُهُ إِيَّاهَا فِي الْحَيْضَةِ ، كَجِمَاعِهِ إِيَّاهَا فِي الطُّهْرِ الَّذِي يَعْقُبُ تِلْكَ الْحَيْضَةَ .فَلَمَّا كَانَ حُكْمُ الطُّهْرِ الَّذِي بَعْدَ كُلِّ حَيْضَةٍ ، كَحُكْمِ نَفْسِ الْحَيْضَةِ فِي وُقُوعِ الطَّلَاقِ فِي الْجِمَاعِ فِي ذٰلِكَ ، وَكَانَ مَنْ جَامَعَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ ، حَتّٰى يَكُونَ بَيْنَ ذٰلِكَ الْجِمَاعِ وَبَيْنَ الطَّلَاقِ الَّذِي يُوقِعُهُ حَيْضَةٌ كَامِلَةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ .كَانَ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ أَنَّهُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، ثُمَّ أَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ يُطَلِّقَهَا ، لَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُونَ بَيْنَ الطَّلَاقِ الْأَوَّلِ الَّذِي كَانَ طَلَّقَهَا إِيَّاهُ وَبَيْنَ طَلَاقِهِ إِيَّاهَا الثَّانِي، حَيْضَةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ .فَهٰذَا وَجْهُ النَّظَرِ -عِنْدَنَا -فِي هٰذَا الْبَابِ مَعَ مُوَافَقَةِ الْآثَارِ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .وَفِي مَنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ ، أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ بَعْدَ الطَّلَاقِ الْأَوَّلِ ، حَتّٰى يَكُونَ بَعْدَ ذٰلِكَ حَيْضَةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ ، فَيَكُونُ بَيْنَ التَّطْلِيقَتَيْنِ حَيْضَةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ ، دَلِيلٌ أَنَّ حُكْمَ طَلَاقِ السُّنَّةِ أَنْ لَا يُجْمَعَ مِنْهُ تَطْلِيقَتَانِ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ .فَافْهَمْ ذٰلِكَ ، فَإِنَّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ .

۴۳۸۴: نافع نے روایت کی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے پھر اسی طرح روایت کی۔ سالم و نافع دونوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ان آثار میں خبر دی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رو کے رکھنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ طہر آئے پھر دوسرا حیض اور دوسرا طہر آئے (تب طلاق دے) تو ان آثار میں اسی راوی سے اضافہ منقول ہے اور ثقہ کا اضافہ قابل قبول ہے پس یہ آثار پہلے سے اولیٰ ہیں پس ان کو ترجیح ہوگی امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مسلک ثابت ہو جائے گا۔ طریق آثار سے تو اس باب کی صورت یہی ہے۔ باقی طریق نظر سے اس کی صورت یہ ہے کہ یہ قاعدہ تو معروف و معلوم ہے کہ مرد کو حالت حیض میں طلاق دینے سے روکا گیا ہے اور اس بات سے بھی روکا گیا ہے کہ جس طہر میں طلاق دی جائے اس میں دوسری طلاق دے تو گویا جس طہر میں طلاق دے چکا ہے اس میں طلاق دینے سے اس طرح ممانعت کی گئی جس طرح حالت حیض میں طلاق کی ممانعت کی گئی۔ پھر غور سے معلوم ہوا کہ ائمہ اس پر متفق ہیں کہ جس نے حالت حیض میں بیوی سے جماع کر لیا پھر اسے طلاق سنت دینے کا ارادہ رکھتا ہو تو جب تک اس حیض سے پاک نہ ہو جائے جس میں جماع کیا گیا اور بعد والے حیض سے پاک نہ ہو جائے اور اس حیض میں اس عورت سے جماع کو اس طہر کے جماع کی طرح قرار دیا گیا جو اس حیض کے بعد آنے والا ہے۔ تو جب پھر اس طہر کا حکم جو اس حیض کے بعد آئے بذات خود حق جماع میں اس حیض کی طرح ہے۔ جس میں طلاق دی ہے اور وہ شخص جس نے اپنی بیوی سے حیض میں جماع کیا اس کو اس کے بعد اس وقت تک طلاق جائز نہیں یہاں تک کہ اس جماع اور اس طلاق کے درمیان جس کو دینا چاہتا ہے آئندہ ایک کامل مستقل حیض نہ گزر جائے نظر کا تقاضا یہی ہے جبکہ

اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دے دے پھر اس کے بعد طلاق دینا چاہتا ہو اس کو ایسا کرنا ممکن نہیں جب تک کہ پہلی طلاق جو کہ وہ دے چکا اس کے اور دوسری طلاق جو وہ دینا چاہتا ہے آئندہ ایک کامل مستقل حیض کا فاصلہ نہ آ جائے۔ ہمارے نزدیک اس سلسلہ میں تقاضا نظر یہی ہے اور آثار بھی اس کے مؤید ہیں اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی یہی ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو پہلی طلاق کے بعد دوسری طلاق سے منع فرمایا جب تک کہ اس کے بعد آنے والا ایک مستقل حیض نہ گزر جائے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ دو طلاقوں کے درمیان ایک آنے والے مستقل حیض کا فاصلہ ضروری ہے اس میں یہ دلیل مل گئی کہ طلاق سنت یہ ہے کہ دو طلاق ایک طہر میں جمع نہ کی جائیں۔ اس بات کو خوب سمجھ لو یہی امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات: سالم و نافع دونوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان آثار میں خبر دی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو روکے رکھنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ طہر آئے پھر دوسرا حیض اور دوسرا طہر آئے (تب طلاق دے) تو ان آثار میں اسی راوی سے اضافہ منقول ہے اور ثقہ کا اضافہ قابل قبول ہے پس یہ آثار پہلے سے اولیٰ ہیں پس ان کو ترجیح ہوگی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ثابت ہو جائے گا۔

طریق آثار سے تو اس باب کی صورت یہی ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

یہ قاعدہ تو معروف و معلوم ہے کہ مرد کو حالت حیض میں طلاق دینے سے روکا گیا ہے اور اس بات سے بھی روکا گیا ہے کہ جس طہر میں طلاق دی جائے اس میں دوسری طلاق دے تو گویا جس طہر میں طلاق دے چکا ہے اس میں طلاق دینے سے اس طرح ممانعت کی گئی جس طرح حالت حیض میں طلاق کی ممانعت کی گئی۔

پھر غور سے معلوم ہوا کہ ائمہ اس پر متفق ہیں کہ جس نے حالت حیض میں بیوی سے جماع کر لیا پھر اسے طلاق سنت دینے کا ارادہ رکھتا ہو تو جب تک اس حیض سے پاک نہ ہو جائے جس میں جماع کیا گیا اور بعد والے حیض سے پاک نہ ہو جائے اور اس حیض میں اس عورت سے جماع کو اس طہر کے جماع کی طرح قرار دیا گیا جو اس حیض کے بعد آنے والا ہے۔

تو جب ہر اس طہر کا حکم جو اس حیض کے بعد آئے بذات خود حق جماع میں اس حیض کی طرح ہے جس میں طلاق دی ہے اور وہ شخص جس نے اپنی بیوی سے حیض میں جماع کیا اس کو اس کے بعد اس وقت تک طلاق جائز نہیں یہاں تک کہ اس جماع اور اس طلاق کے درمیان جس کو دینا چاہتا ہے آئندہ ایک کامل مستقل حیض نہ گزر جائے، نظر کا تقاضا یہی ہے جبکہ اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دے دے پھر اس کے بعد طلاق دینا چاہتا ہو اس کو ایسا کرنا ممکن نہیں جب تک کہ پہلی طلاق جو کہ وہ دے چکا اس کے اور دوسری طلاق جو وہ دینا چاہتا ہے آئندہ ایک کامل مستقل حیض کا فاصلہ نہ آ جائے۔

ہمارے نزدیک اس سلسلہ میں تقاضا نظر یہی ہے اور آثار بھی اس کے مؤید ہیں اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی یہی

ہے۔

دوطلاقوں میں مستقل حیض کا فاصلہ:

مندرجہ بالا تمام روایات میں یہ بات موجود ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو پہلی طلاق کے بعد دوسری طلاق سے منع فرمایا جب تک کہ اس کے بعد آنے والا ایک مستقل حیض نہ گزر جائے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ دوطلاقوں کے درمیان ایک آنے والے مستقل حیض کا فاصلہ ضروری ہے اس میں یہ دلیل مل گئی کہ طلاق سنت یہ ہے کہ دوطلاق ایک طہر میں جمع نہ کی جائیں۔ اس بات کو خوب سمجھ لو یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کی طرف ہے اسی وجہ سے اس کو بعد میں ذکر فرمایا اور اس کی حمایت میں دلیل نظری بھی پیش کی۔ باب کے آخر میں ایک اتفاقی مسئلہ ذکر فرما دیا۔ (مترجم)

بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا مَعًا

بیک وقت تین طلاق کا حکم

نمبر ①: اس سلسلہ میں بعض لوگوں نے تین کو ایک طلاق قرار دیا یہ طاؤس ابن اسحاق اور نخعی رحمہم اللہ اور ظاہر یہ کا قول ہے۔

نمبر ②: جمہور علماء تابعین جملہ فقہاء کے ہاں تین طلاق واقع ہوں گی مگر وہ گنہگار ہوگا یہ طلاق بدعی ہوگی یہ اذان جمعہ کے وقت بیع کی طرح ہے اور مغصوبہ زمین میں نماز کی طرح ہے۔ (مختصر من الخب)

فریق اوّل: ایک وقت میں دی جانے والی تین طلاق ایک ہوگی جبکہ وہ اس طہر میں ہو جس میں جماع نہ کیا گیا ہو۔

۴۳۸۵: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ : أَتَعْلَمُ أَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : نَعَمْ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ۝ ثَلَاثًا مَعًا ، فَقَدْ وَقَعَتْ عَلَيْهَا وَاحِدَةٌ إِذَا كَانَتْ فِي وَقْتِ سُنَّةٍ ، وَذٰلِكَ أَنْ تَكُوْنَ طَاهِرًا فِي غَيْرِ جِمَاعٍ . وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا : لَمَّا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا أَمَرَ عِبَادَهُ أَنْ يُطَلِّقُوْا لِوَقْتٍ عَلَى صِفَةٍ ، فَطَلَّقُوْا عَلَى غَيْرِ مَا أَمَرَهُمْ بِهِ ، لَمْ يَقَعْ طَلَاقُهُمْ . وَقَالُوْا : أَلَا تَرَوْنَ أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَمَرَ رَجُلًا أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ فِي وَقْتٍ عَلَى صِفَةٍ ، فَطَلَّقَهَا فِي غَيْرِهٖ ، أَوْ أَمَرَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا عَلَى شَرِيْطَةٍ ، فَطَلَّقَهَا عَلَى غَيْرِ تِلْكَ الشَّرِيْطَةِ ، أَنَّ ذٰلِكَ لَا يَقَعُ ، إِذْ كَانَ قَدْ خَالَفَ مَا أَمَرَ بِهِ.

قَالُوْا :فَكَذٰلِكَ الطَّلَاقُ ، الَّذِی أَمَرَ بِهِ الْعِبَادَ ، فَإِذَا أَوْقَعُوْهُ كَمَا أُمِرُوْا بِهٖ ، وَقَعَ ، وَإِذَا أَوْقَعُوْهُ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ ، لَمْ يَقَعْ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ ، فَقَالُوْا :الَّذِی أَمَرَ بِهِ الْعِبَادَ مِنْ إِيْقَاعِ الطَّلَاقِ ، فَهُوَ كَمَا ذَكَرْتُمْ ، إِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ طَاهِرًا ، مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ ، أَوْ كَانَتْ حَامِلًا ، وَأُمِرُوْا بِتَفْرِيْقِ الثَّلَاثِ إِذَا أَرَادُوْا إِيْقَاعَهُنَّ ، وَلَا يُوْقِعُوْنَهُنَّ مَعًا .فَإِذَا خَالَفُوْا ذٰلِكَ ، فَطَلَّقُوْا فِی الْوَقْتِ الَّذِی لَا يَنْبَغِی لَهُمْ أَنْ يُطَلِّقُوْا فِيْهِ، وَأَوْقَعُوْا مِنَ الطَّلَاقِ أَكْثَرَ مِمَّا أُمِرُوْا بِإِيْقَاعِهِ، لَزِمَهُمْ مَا أَوْقَعُوْا مِنْ ذٰلِكَ ، وَهُمْ آثِمُوْنَ فِی تَعَدِّيهِمْ مَا أَمَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ .وَلَيْسَ ذٰلِكَ كَالْوَكَالَاتِ ، لِأَنَّ الْوُكَلَاءَ إِنَّمَا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ لِلْمُوَكِّلِيْنَ ، فَيَحِلُّوْنَ فِیْ أَفْعَالِهِمْ تِلْكَ مَحَلَّهُمْ فَإِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ كَمَا أُمِرُوْا لَزِمَ وَإِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَلَى غَيْرِ مَا أُمِرُوْا بِهٖ لَمْ يَلْزَمْ .وَالْعِبَادُ فِیْ طَلَاقِهِمْ إِنَّمَا يَفْعَلُوْنَهُ لِأَنْفُسِهِمْ لَا لِغَيْرِهِمْ ، لَا لِرَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ ، وَلَا يَحِلُّوْنَ فِیْ فِعْلِهِمْ ذٰلِكَ مَحَلَّ غَيْرِهِمْ ، فَيُرَادُ مِنْهُمْ فِیْ ذٰلِكَ إِصَابَةُ مَا أَمَرَهُمْ بِهِ الَّذِيْنَ يَحِلُّوْنَ فِیْ فِعْلِهِمْ ذٰلِكَ مَحَلَّهُمْ .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، لَزِمَهُمْ مَا فَعَلُوْا ، وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ نُهُوْا عَنْهُ، لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ ، مِمَّا قَدْ نَهَى اللّٰهُ تَعَالٰى الْعِبَادَ عَنْ فِعْلِهَا ، أَوْجَبَ عَلَيْهِمْ إِذَا فَعَلُوْهَا أَحْكَامًا .مِنْ ذٰلِكَ أَنَّهٗ نَهَاهُمْ عَنِ الظِّهَارِ ، وَوَصَفَهٗ بِأَنَّهٗ مُنْكَرٌ مِنَ الْقَوْلِ وَزُوْرٌ ، وَلَمْ يَمْنَعْ مَا كَانَ كَذٰلِكَ أَنْ تَحْرُمَ بِهِ الْمَرْأَةُ عَلٰى زَوْجِهَا ، حَتّٰى يَفْعَلَ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ مِنَ الْكَفَّارَةِ .فَلَمَّا رَأَيْنَا الظِّهَارَ قَوْلًا مُنْكَرًا وَزُوْرًا ، وَقَدْ لَزِمَتْ بِهٖ حُرْمَةٌ ، كَانَ كَذٰلِكَ الطَّلَاقُ الْمَنْهِیُّ عَنْهُ، هُوَ مُنْكَرٌ مِنَ الْقَوْلِ وَزُوْرٌ ، وَالْحُرْمَةُ بِهٖ وَاجِبَةٌ .وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمَّا سَأَلَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ طَلَاقِ عَبْدِ اللّٰهِ امْرَأَتَهٗ وَهِیَ حَائِضٌ ، أَمَرَهٗ بِمُرَاجَعَتِهَا ، وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُ بِذٰلِكَ الْآثَارُ ، وَقَدْ ذَكَرْتُهَا فِی الْبَابِ الْأَوَّلِ وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يُؤْمَرَ بِالْمُرَاجَعَةِ ، مَنْ لَمْ يَقَعْ طَلَاقُهٗ .فَلَمَّا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَلْزَمَهُ الطَّلَاقَ فِی الْحَيْضِ ، وَهُوَ وَقْتٌ لَا يَحِلُّ إِيْقَاعُ الطَّلَاقِ فِيْهِ، كَانَ كَذٰلِكَ مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ ثَلَاثًا ، فَأَوْقَعَ كُلًّا فِیْ وَقْتِ الطَّلَاقِ لَزِمَهٗ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَلْزَمَ نَفْسَهٗ، وَإِنْ كَانَ قَدْ فَعَلَهٗ عَلٰى خِلَافِ مَا أُمِرَ بِهٖ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ .وَفِیْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، مَا لَوِ اكْتَفَيْنَا بِهٖ كَانَ حُجَّةً قَاطِعَةً ، وَذٰلِكَ أَنَّهٗ قَالَ فَلَمَّا كَانَ زَمَانُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ ، قَدْ كَانَتْ لَكُمْ فِی الطَّلَاقِ أَنَاةٌ وَإِنَّهٗ مَنْ تَعَجَّلَ أَنَاةَ اللّٰهِ فِی الطَّلَاقِ أَلْزَمْنَاهُ إِيَّاهُ .

۴۳۸۵: ابن طاؤس نے والد سے نقل کیا کہ ابوالصہباء نے ابن عباس ﷺ سے کہا کیا تم جانتے ہو کہ جناب رسول

اللہ ﷺ کے زمانہ نبوت میں تین طلاق کو ایک قرار دیا جاتا تھا اسی طرح ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی تینوں سالوں میں یہی سلسلہ تھا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے ہاں یہ درست ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاق دے دے تو اس پر ایک طلاق واقع ہوگی بشرطیکہ اس نے وہ طلاق اس وقت میں دی ہو جس میں طلاق دینا سنت ہے (طہر) اور اس طہر میں ہو جس میں جماع نہ کیا گیا ہو انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے اس طرح استدلال کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ طلاق وقت میں دیں اور ایک خاص طریقے پر دیں وہ وقت طہر ہے جس میں جماع نہ کیا ہو۔ دلیل میں اس روایت کو پیش کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ حکم دیا کہ وہ خاص وقت میں خاص انداز سے دیں تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف طلاق دی تو ان کی طلاق ہی واقع نہیں ہوئی اور دوسری بات یہ ہے کہ معاملات میں بھی اگر ایک آدمی کسی آدمی کو کہے کہ وہ اس کی کو اس وقت میں اس انداز سے طلاق دے اس نے اس کی شرط کے بغیر طلاق دی یا اس کو کہا گیا کہ وہ اس شرط پر طلاق دے اس سے اس نے کسی اور شرط پر طلاق دی تو وہ واقع نہ ہوگی کیونکہ اس نے مامور کی مخالفت کی ہے۔ بالکل اسی طرح طلاق کا بھی حکم ہے کہ بندوں کو جس طرح دینے کا حکم دیا اگر وہ اسی طرح بجالائیں تو واقع ہوگی اور جب وہ اس کے برخلاف دیں گے تو وہ واقع نہ ہوگی۔ اکثر اہل علم نے اس بات کی مخالفت کی ہے اور طلاق بدعی کو بھی واقع قرار دیا اس کی وجوہ بھی ذکر فرمائیں۔ دلائل کی روایات مذکور ہوں گی اور اگر سابقہ مؤقف کا جواب دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو طلاق کے سلسلہ میں جو حکم فرمایا ہے وہ بالکل اسی طرح ہے جیسا کہ تم نے ذکر کیا ہے۔ کہ جب عورت طہر کی حالت میں ہو اور اس طہر میں خاوند نے مجامعت بھی نہ کی ہو یا وہ حاملہ ہو (تو اس وقت طلاق دی جائے) اور تین طلاق الگ الگ دینے کا حکم دیا جبکہ وہ طلاق واقع کرنا چاہتے ہو ان کو اکٹھا واقع نہ کریں۔ مگر جب انہوں نے مخالفت کر دی اور ایسے وقت میں طلاق دے دی جس میں انہیں طلاق نہ دینا چاہئے تھی اور طلاق کی تعداد میں جتنی دینی چاہیے تھیں اس سے زیادہ دیں تو جتنی انہوں نے واقع کی ہیں وہ لازم ہو جائیں گی مگر وہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم میں تجاوز کی وجہ سے گنہگار ہوں گے۔ بقیہ رہا آپ کا طلاق کو دیگر وکالات پر قیاس کرنا تو یہ درست نہیں کیونکہ طلاق کا حکم عام وکالتوں کی طرح نہیں ہے کیونکہ وکلاء اپنا وہ فعل اپنے موکلین کی خاطر کرتے ہیں اس لئے وہ اپنے موکل کے مقام پر شمار کر لئے جاتے ہیں اور وکیل کا فعل ان کا اپنا فعل شمار ہوتا اور کیا جاتا ہے اسی وجہ سے وکلاء اگر انہی شرائط کے ساتھ انجام دیں تو ان پر لازم ہو جاتا ہے اور اگر ان شرائط کا پاس نہ کریں تو موکل پر وہ فعل لازم نہیں ہوتا۔ یہاں معاملہ طلاق میں طلاق کا یہ فعل بندے اپنی ذات کے لئے کرتے ہیں کسی دوسرے کے لئے نہیں کرتے اور نہ اپنے رب کے لئے کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے اس فعل میں دوسروں کے قائم مقام ہوتے ہیں کہ ان سے اس بات کا ارادہ کیا جائے کہ وہ ان لوگوں کے حکم کے مطابق صحیح طلاق دیں جن کے یہ قائم مقام ہیں۔ پس جب بات بالکل اسی طرح ہے تو جو کچھ انہوں نے

کیا وہ ان پر لازم ہو جائے گا خواہ یہ ان امور سے ہے جن سے منع کیا گیا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بعض کاموں سے منع فرمایا مگر عمل کی صورت میں حکم لازم کر دیا ان میں سے ایک ظہار ہے کہ اس سے منع کیا گیا اور اس کو بری بات اور جھوٹا قول قرار دیا گیا مگر اس کے باوجود جو شخص ظہار کرے اس کی بیوی خاوند پر اس وقت تک کے لئے حرام ہو جاتی ہے جب تک وہ اس کا کفارہ ادا نہ کرے تو جب ہم دیکھتے ہیں کہ ظہار بری بات اور جھوٹ ہے لیکن اس کے باوجود لازم ہو گئی۔ اسی طرح جس طلاق سے روکا گیا وہ بھی بری بات اور جھوٹ ہونے کے باوجود حرمت لازم ہو گئی۔ جب ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس طلاق کے متعلق دریافت کیا جو انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں دی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو رجوع کا حکم دیا جیسا کہ متواتر روایات سے ثابت ہے جن کا تذکرہ گزشتہ باب الطلاق میں ہوا اور یہ بات تو ظاہر ہے اگر طلاق واقع نہیں ہوئی تو رجوع کا کیا معنی ہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض میں دی ہوئی طلاق کو نافذ اور لازم قرار دیا جبکہ حیض میں طلاق دینا جائز نہیں۔ تو بالکل اسی طرح جو شخص بیک وقت تین طلاق دے تو طلاق نافذ ہو جائے گی اور جو اس نے اپنے اوپر لازم کیا وہ لازم ہو جائے گا اگرچہ اس نے یہ عمل ما مور بہ کے خلاف کیا ہے اس باب میں قیاس کا یہی تقاضا ہے۔ رہی ابن عباس رضی اللہ عنہما والی روایت جو شروع باب میں مذکور ہوئی اگر اسی پر اکتفاء کریں تو وہ قطعی دلیل ہے کیونکہ ان کا فرمان یہ ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے فرمایا اے لوگو! تمہارے لئے طلاق میں ٹھہراؤ تھا اور شان یہ ہے کہ جو شخص طلاق کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی تاخیر و مہلت میں جلد بازی کرے تو وہ طلاق اس پر لازم ہو جائے گی۔ جیسا اس روایت میں ہے۔

امام ابو جعفر رحمہ اللہ کا قول: بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاق دے دے تو اس پر ایک طلاق واقع ہو گی بشرطیکہ اس نے وہ طلاق اس وقت میں دی ہو جس میں طلاق دینا سنت ہے (طہر) اور اس طہر میں ہو جس میں جماع نہ کیا گیا ہو انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے اس طرح استدلال کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ طلاق وقت میں دیں اور ایک خاص طریقے پر دیں وہ وقت طہر ہے جس میں جماع نہ کیا ہو۔ دلیل میں اس روایت کو پیش کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ حکم دیا کہ وہ خاص وقت میں خاص انداز سے دیں تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف طلاق دی تو ان کی طلاق ہی واقع نہیں ہوئی اور دوسری بات یہ ہے کہ معاملات میں بھی اگر ایک آدمی کسی آدمی کو کہے کہ وہ اس کی بیوی کو اس وقت میں اس انداز سے طلاق دے اس نے اس کی شرط کے بغیر طلاق دی یا اس کو کہا گیا کہ وہ اس شرط پر طلاق دے اس سے اس نے کسی اور شرط پر طلاق دی تو وہ واقع نہ ہو گی کیونکہ اس نے مامور کی مخالفت کی ہے۔

بالکل اسی طرح طلاق کا بھی حکم ہے کہ بندوں کو جس طرح دینے کا حکم دیا اگر وہ اسی طرح بجالائیں تو واقع ہو گی اور جب وہ اس کے برخلاف دیں گے تو وہ واقع نہ ہو گی۔

فریق ثانی کا قول: اکثر اہل علم نے اس بات کی مخالفت کی ہے اور طلاق بدعی کو بھی واقع قرار دیا اس کی وجوہ بھی ذکر فرمائیں۔ دلائل کی روایات مذکور ہوں گی اور اگر سابقہ مؤقف کا جواب دیا جائے گا۔

سابقہ مؤقف کا جواب: اللہ تعالیٰ نے بندوں کو طلاق کے سلسلہ میں جو حکم فرمایا ہے وہ بالکل اسی طرح ہے جیسا کہ تم نے ذکر کیا ہے۔ کہ جب عورت طہر کی حالت میں ہو اور اس طہر میں خاوند نے مجامعت بھی نہ کی ہو یا وہ حاملہ ہو (تو اس وقت طلاق دی جائے) اور تین طلاق الگ الگ دینے کا حکم دیا جبکہ وہ طلاق واقع کرنا چاہتے ہوان کو اکٹھا واقع نہ کریں۔

مگر جب انہوں نے مخالفت کر دی اور ایسے وقت میں طلاق دے دی جس میں انہیں طلاق نہ دینا چاہئے تھی اور طلاق کی تعداد میں جتنی دینی چاہئے تھیں اس سے زیادہ دیں تو جتنی انہوں نے واقع کی ہیں وہ لازم ہو جائیں گی مگر وہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم میں تجاوز کی وجہ سے گنہگار ہوں گے۔

بقیہ رہا آپ کا طلاق کو دیگر وکالات پر قیاس کرنا تو یہ درست نہیں کیونکہ طلاق کا حکم عام وکالتوں کی طرح نہیں ہے کیونکہ وکلاء اپنا وہ فعل اپنے مؤکلین کی خاطر کرتے ہیں اس لئے وہ اپنے مؤکل کے مقام پر شمار کر لئے جاتے ہیں اور وکیل کا فعل ان کا اپنا فعل شمار ہوتا اور کیا جاتا ہے اسی وجہ سے وکلاء اگر انہی شرائط کے ساتھ انجام دیں تو ان پر لازم ہو جاتا ہے اور اگر ان شرائط کا پاس نہ کریں تو مؤکل پر وہ فعل لازم نہیں ہوتا۔

یہاں معاملہ طلاق میں طلاق کا یہ فعل بندے اپنی ذات کے لئے کرتے ہیں کسی دوسرے کے لئے نہیں کرتے اور نہ اپنے رب کے لئے کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے اس فعل میں دوسروں کے قائم مقام ہوتے ہیں کہ ان سے اس بات کا ارادہ کیا جائے کہ وہ ان لوگوں کے حکم کے مطابق صحیح طلاق دیں جن کے یہ قائم مقام ہیں۔

پس جب بات بالکل اسی طرح ہے تو جو کچھ انہوں نے کیا وہ ان پر لازم ہو جائے گا خواہ یہ ان امور سے ہے جن سے منع کیا گیا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بعض کاموں سے منع فرمایا مگر عمل کی صورت میں حکم لازم کر دیا ان میں سے ایک ظہار ہے کہ اس سے منع کیا گیا اور اس کو بری بات اور جھوٹا قول قرار دیا گیا مگر اس کے باوجود جو شخص ظہار کرے اس کی بیوی خاوند پر اس وقت تک کے لئے حرام ہو جاتی ہے جب تک وہ اس کا کفارہ ادا نہ کرے تو جب ہم دیکھتے ہیں کہ ظہار بری بات اور جھوٹ ہے لیکن اس کے باوجود لازم ہو گئی۔ اسی طرح جس طلاق سے روکا گیا وہ بھی بری بات اور جھوٹ ہونے کے باوجود حرمت لازم ہو گئی۔

جب ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس طلاق کے متعلق دریافت کیا جو انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں دی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو رجوع کا حکم دیا جیسا کہ متواتر روایات سے ثابت ہے جن کا تذکرہ گزشتہ باب الطلاق میں ہوا۔

اور یہ بات تو ظاہر ہے کہ اگر طلاق واقع نہیں ہوئی تو رجوع کا کیا معنی ہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض میں دی ہوئی طلاق کو نافذ اور لازم قرار دیا جبکہ حیض میں طلاق دینا جائز نہیں۔ تو بالکل اسی طرح جو شخص بیک وقت تین طلاق دے تو

طلاق نافذ ہو جائے گی اور جو اس نے اپنے اوپر لازم کیا وہ لازم ہو جائے گا اگرچہ اس نے یہ عمل مامور بہ کے خلاف کیا ہے اس باب میں قیاس کا یہی تقاضا ہے۔

رہی ابن عباس رضی اللہ عنہما والی روایت جو شروع باب میں مذکور ہوئی اگر اسی پر اکتفاء کریں تو وہ قطعی دلیل ہے کیونکہ ان کا فرمان یہ ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے فرمایا اے لوگو! تمہارے لئے طلاق میں ٹھہراؤ تھا اور شان یہ ہے کہ جو شخص طلاق کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی تاخیر و مہلت میں جلد بازی کرے تو وہ طلاق اس پر لازم ہو جائے گی۔ جیسا اس روایت میں ہے۔

۴۳۸۶: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ ، قَالَ ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ أَبِيْ اِسْرَائِيْلَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ .ح .وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ طَاوٗسٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، مِثْلَ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، غَيْرَ أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا أَبَا الصَّهْبَاءِ وَلَا سُؤَالَهُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، وَاِنَّمَا ذَكَرَا مِثْلَ جَوَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الَّذِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ ، وَذَكَرَا بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ كَلَامِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ قَبْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ .فَخَاطَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِذٰلِكَ النَّاسَ جَمِيْعًا ، وَفِيْهِمْ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ ، الَّذِيْنَ قَدْ عَلِمُوْا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ، فِيْ ذٰلِكَ ، فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ ، وَلَمْ يَدْفَعْهُ دَافِعٌ ، فَكَانَ ذٰلِكَ أَكْبَرَ الْحُجَّةِ فِيْ نَسْخِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذٰلِكَ .لِأَنَّهُ لَمَّا كَانَ فِعْلُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا ، فِعْلًا يَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ ، كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا اِجْمَاعُهُمْ عَلَى الْقَوْلِ اِجْمَاعًا يَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ .وَكَمَا كَانَ اِجْمَاعُهُمْ عَلَى النَّقْلِ بَرِيْئًا مِنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ ، كَانَ كَذٰلِكَ اِجْمَاعُهُمْ عَلَى الرَّأْيِ بَرِيْئًا مِنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ .وَقَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ قَدْ كَانَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَعَانِيْ، فَجَعَلَهَا أَصْحَابُهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهٖ، عَلٰى خِلَافِ تِلْكَ الْمَعَانِيْ، لَمَّا رَأَوْا فِيْهِ مِمَّا قَدْ خَفِيَ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ ، فَكَانَ ذٰلِكَ حُجَّةً نَاسِخًا ، لِمَا تَقَدَّمَهُ .مِنْ ذٰلِكَ ، تَدْوِينُ الدَّوَاوِينِ وَالْمَنْعُ مِنْ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ ، وَقَدْ كُنَّ يُبَعْنَ قَبْلَ ذٰلِكَ .وَالتَّوْقِيْتُ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ ، وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ تَوْقِيْتٌ قَبْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ مَا عَمِلُوْا بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ ، وَوَقَفْنَا عَلَيْهِ، لَا يَجُوْزُ لَنَا خِلَافُهُ اِلٰى مَا قَدْ رَأَيْنَاهُ، مِمَّا قَدْ تَقَدَّمَ فِعْلُهُمْ لَهُ كَانَ كَذٰلِكَ مَا وَقَفُوْنَا عَلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ ، الْمُوْقَعِ مَعًا ، أَنَّهُ

يَلْزَمُ ، لَا يَجُوزُ لَنَا خِلَافُهُ إِلَى غَيْرِهِ، مِمَّا قَدْ رُوِيَ أَنَّهُ كَانَ قَبْلَهُ عَلَى خِلَافِ ذَلِكَ .ثُمَّ هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ، قَدْ كَانَ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ يُفْتِي مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا مَعًا ، أَنَّ طَلَاقَهُ قَدْ لَزِمَهُ، وَحَرَّمَهَا عَلَيْهِ .

۴۴۸۶: ابن طاؤس نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی جیسا باب کے شروع میں ذکر ہوا۔ البتہ فرق یہ ہے کہ اس روایت میں ابوالصہباء اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے سوال کا تذکرہ اس روایت میں موجود نہیں البتہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا جواب اسی انداز سے مذکور ہے اور اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کا وہ کلام مذکور ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا اور ان میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے جن کو اس سے پہلے والی بات معلوم تھی جو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی مگر ان میں سے کسی نے بھی انکار نہیں کیا اور نہ کسی تردید کرنے والے نے تردید کی۔ پس یہ بات پہلی بات کے نسخ کی عظیم ترین دلیل بن گئی۔ کیونکہ جب صحابہ کرام کا فعل ایسا فعل ہے کہ جس سے حجت قائم ہوئی ہے تو ان کا کسی بات پر اتفاق بھی قابل استدلال اجماع ہے جس طرح ان کا کسی روایت کے نقل پر اجماع وہم ولغزش سے بری ہے اسی طرح ان کا ایک رائے پر اتفاق لغزش و وہم سے بری ہے۔ ایک اور دلیل یہ ہے کہ ہم نے کئی باتوں میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ان کا کچھ مفہوم تھا اور آپ کے بعد صحابہ کرام نے اس سے کچھ اور مراد لیا کیونکہ انہوں نے ان میں وہ باتیں دیکھیں جو بعد والوں پر پوشیدہ تھیں تو یہ پہلے قول کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے ان میں دفاتر کا نظام ام ولد کی بیع کی ممانعت حالانکہ اس سے پہلے ان کی فروخت ہوتی تھی حد شراب میں کوڑوں کی تعداد کی تعیین جبکہ اس سے پہلے ان کی تعداد متعین نہ تھی تو جب انہوں نے اس پر عمل کیا تو ہمیں بھی اس سے واقفیت ہوگئی تو ہمارے لئے بھی ان کے اس پہلے فعل کو دیکھ کر دوسرے حکم کی خلاف ورزی جائز نہیں۔ اسی طرح تین طلاقیں جو بیک وقت دی جائیں وہ لازم ہو جائیں گی۔ اس کو چھوڑ کر ہمیں اس کی مخالفت جائز نہیں اس کو دیکھ کر جو کہ مروی ہے کہ اس سے پہلے وہ حکم تھا۔ پھر یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جن کی روایت شروع باب میں مذکور ہے اور اسی پر دارومدار ہے ان کا فتویٰ اس کے خلاف موجود ہے انہوں نے طلاق ثلاثہ کو نافذ العمل قرار دے کر بیوی کو اس پر حرام قرار دیا۔

تشریح یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تمام لوگوں! کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا اور ان میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے جن کو اس سے پہلے والی بات معلوم تھی جو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی مگر ان میں سے کسی نے بھی انکار نہیں کیا اور نہ کسی تردید کرنے والے نے تردید کی۔ پس یہ بات پہلی بات کے نسخ کی عظیم ترین دلیل بن گئی۔ کیونکہ جب صحابہ کرام کا فعل ایسا فعل ہے کہ جس سے حجت قائم ہوئی ہے تو ان کا کسی بات پر اتفاق بھی قابل استدلال اجماع ہے۔ جس طرح ان کا کسی روایت کی نقل پر اجماع وہم ولغزش سے بری ہے اسی طرح ان کا ایک رائے پر اتفاق لغزش و وہم سے بری ہے۔

ایک اور دلیل یہ ہے کہ ہم نے کئی باتوں میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ان کا کچھ مفہوم تھا اور آپ کے بعد صحابہ کرام نے اس سے کچھ اور مراد لیا کیونکہ انہوں نے ان میں وہ باتیں دیکھیں جو بعد والوں پر پوشیدہ تھیں تو یہ پہلے قول کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے ان میں دفاتر کا نظام ام ولد کی بیع کی ممانعت حالانکہ اس سے پہلے ان کی فروخت ہوتی تھی حد شراب میں کوڑوں کی تعداد کی تعیین جبکہ اس سے بعد ان کی تعداد متعین نہ تھی تو جب انہوں نے اس پر عمل کیا تو ہمیں بھی اس سے واقفیت ہوگئی تو ہمارے لئے بھی ان کے اس پہلے فعل کو دیکھ کر دوسرے حکم کی خلاف ورزی جائز نہیں۔ اسی طرح تین طلاقیں جو بیک وقت دی جائیں وہ لازم ہو جائیں گی۔ اس کو چھوڑ کر ہمیں اس کی مخالفت جائز نہیں اس کو دیکھ کر جو کہ مروی ہے کہ اس سے پہلے وہ حکم تھا۔

اس قول کی تائیدی روایات:

یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جن کی روایت شروع باب میں مذکور ہے اور اسی پر دارومدار ہے ان کا فتویٰ اس کے خلاف موجود ہے انہوں نے طلاق ثلاثہ کو نافذ العمل قرار دے کر بیوی کو اس پر حرام قرار دیا۔

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما:

۴۳۸۷: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ :إِنَّ عَمِّي طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا ، فَقَالَ :إِنَّ عَمَّكَ عَصَى اللّٰهَ فَأَثَمَهُ اللّٰهُ وَأَطَاعَ الشَّيْطَانَ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا .فَقُلْتُ :كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ يَحِلُّهَا لَهُ؟ فَقَالَ مَنْ يُخَادِعِ اللّٰهَ يُخَادِعْهُ .

۴۳۸۷: اعمش نے مالک بن حارث سے نقل کیا کہ ایک شخص ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی ہیں انہوں نے کہا تیرے چچا نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس طلاق کو پورا کر دیا ہے تیرے چچا نے شیطان کی اتباع کی ہے اب اس کے لئے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ میں نے سوال کیا آپ اس آدمی کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں جو اس عورت کو اس کے لئے حلال کر دے؟ آپ نے فرمایا۔ جو اللہ تعالیٰ سے فراڈ کا معاملہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے اس کے فراڈ کا بدلہ چکائیں گے۔

۴۳۸۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ ، قَالَ :طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا ، فَجَاءَ يَسْتَفْتِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ أَسْأَلُ لَهُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ ذٰلِكَ .فَقَالَا :لَا نَرَى أَنْ تَنْكِحَهَا ، حَتّٰى تَتَزَوَّجَ زَوْجًا غَيْرَكَ .فَقَالَ :إِنَّمَا كَانَ طَلَاقِي

إِيَّاهَا وَاحِدَةً .فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :إِنَّكَ أَرْسَلْتَ مِنْ يَدِكَ، مَا كَانَ لَكَ مِنْ فَضْلٍ .

۴۳۸۸: محمد بن ایاس بن بکیر نے نقل کیا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیں ابھی وہ اس کے ہاں داخل بھی نہ ہوا تھا پھر اس کے دل میں خیال آیا کہ وہ اس سے نکاح کرے تو وہ استفتاء کے لئے آیا میں اس کے ساتھ گیا تا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے لئے استفسار کروں۔ دونوں نے فرمایا ہم اس شخص کا اس عورت سے نکاح جائز قرار نہیں دیتے جب تک کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے وہ آدمی کہنے لگا میں نے اسے ایک طلاق دی ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جو زائد تیرے ہاتھ میں تھا تو نے اس کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ دیا۔

۴۳۸۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ أَخْبَرَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، وَعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ، فَجَاءَ هُمَا مُحَمَّدُ بْنُ إِيَاسِ بْنُ الْبُكَيْرِ ، قَالَ :إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، فَمَاذَا تَرَيَانِ ؟ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ :إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ مَا لَنَا فِيْهِ مِنْ قَوْلٍ، فَاذْهَبْ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .فَاسْأَلْهُمَا ثُمَّ ائْتِنَا فَأَخْبِرْنَا. فَذَهَبَ فَسَأَلَهُمَا ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِأَبِي هُرَيْرَةَ :أَفْتِهِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، فَقَدْ جَاءَ تْكَ مُعْضِلَةٌ أَيْ مَسْأَلَةٌ صَعْبَةٌ مُشْكِلَةٌ . فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ :الْوَاحِدَةُ تُبِيْنُهَا ، وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا ، حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ .

۴۳۸۹: معاویہ بن ابی عیاش انصاری نے بتایا کہ میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اور عاصم بن عمر بھی وہاں موجود تھے کہ اچانک محمد بن ایاس بن بکیر آ کر کہنے لگا کہ ایک دیہاتی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی ہیں اور اس بیوی سے ابھی اس نے جماع بھی نہیں کیا تم دونوں اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہو؟ ابن زبیر کہنے لگے ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے تم عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے دریافت کر کے پھر ہمارے پاس آ کر ہمیں بتلاؤ۔ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں گیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ اس کو بتلاؤ تمہارے پاس مشکل مسئلہ آیا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ایک طلاق تو اس کو بائنہ کر دے گی اور تین حرام کر دیں گی جب تک کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔

۴۳۹۰: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ ، وَابْنَ عُمَرَ ، عَنْ طَلَاقِ الْبِكْرِ ثَلَاثًا وَهُوَ مَعَهُ، فَكُلُّهُمْ قَالَ حُرِّمَتْ

عَلَيْكَ.

۴۳۹۰: محمد بن ایاس بن بکیر نے نقل کیا کہ ایک آدمی نے ابن عباس ﷺ ابو ہریرہ ﷺ اور ابن عمر ﷺ سے سوال کیا جبکہ میں اس کے ساتھ تھا کہ باکرہ کو تین طلاق مل جانے کا کیا حکم ہے۔ تمام نے یہی جواب دیا وہ تجھ پر حرام ہے۔

۴۳۹۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا قَالَا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا :لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ .

۴۳۹۱: ابوسلمہ نے ابو ہریرہ ﷺ اور ابن عباس ﷺ سے روایت کی ہے کہ دونوں نے فرمایا کہ جو آدمی باکرہ عورت کو تین طلاق دے دے وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں جب تک کہ کسی اور سے نکاح نہ کرے۔

۴۳۹۲: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلٌ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةً .فَقَالَ :ثَلَاثٌ تُحَرِّمُهَا عَلَيْهِ، وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ فِيْ رَقَبَتِهِ، إِنَّهُ اتَّخَذَ آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا .

۴۳۹۲: سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن عباس ﷺ سے سوال کیا ایک آدمی نے اپنی بیوی کو سو طلاق دی ہیں آپ نے فرمایا تین طلاقیں اس عورت کو اس پر حرام کر دیں گی اور ستانوے اس کی گردن میں (وبال) ہوں گی اس لئے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اڑایا ہے۔

۴۳۹۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلٰى، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، مِثْلَهُ.

۴۳۹۳: سعید بن جبیر نے ابن عباس ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطلاق باب ۱۰ ' نسائی فی الطلاق باب ۷' ۷۲' ۷۶۔

۴۳۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ ، وَحُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ :رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةً ، فَقَالَ :عَصَيْتُ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ، لَمْ تَتَّقِ اللّٰهَ فَيَجْعَلَ لَكَ مَخْرَجًا ، مَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ فِيْ قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ . ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ ، مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۴۳۹۴: مجاہد روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن عباس ﷺ سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سو

طلاق دی ہیں تو آپ نے فرمایا تم نے اپنے رب کی نافرمانی کی تیری عورت تجھ سے جدا ہو گئی۔ تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا کہ تیرے لئے وہ کوئی راہ نکالتا۔ (چونکہ) جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے نکلنے کی راہ پیدا فرما دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا﴾ (الطلاق:۱)

دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے فتاویٰ جات:

اور کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فتاویٰ جات بھی اس کے موافق ہیں:

۴۳۹۵: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ وَأَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ - فِيمَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا - قَالَ : لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ .

۴۳۹۵: ابو وائل سے روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے دریافت کیا کہ جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے اور یہ طلاق بھی قبل الدخول ہو۔ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے وہ عورت اب اس کے لئے حلال نہیں جب تک کہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے۔

۴۳۹۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةً قَالَ ثَلَاثٌ تُبِينُهَا مِنْكَ ، وَسَائِرُهَا عُدْوَانٌ .

۴۳۹۶: علقمہ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ان سے ایسے آدمی کے متعلق سوال ہوا جو اپنی بیوی کو سو طلاق دے تو انہوں نے فرمایا تین طلاقوں نے اس کو مرد سے جدا کر دیا بقیہ ستانوے تو اس کا ظلم و زیادتی ہے (جس کا وبال اس پر پڑے گا)

۴۳۹۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَسَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا ، قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا . قَالَ عَطَاءٌ : فَقُلْتُ لَهُ ، طَلَاقُ الْبِكْرِ وَاحِدَةٌ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّمَا أَنْتَ قَاصٌّ ، الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا ، وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ .

۴۳۹۷: نعمان بن ابوعیاش انصاری نے عطاء بن یسارؒ سے نقل کیا کہ ایک شخص عبداللہ بن عمروؓ کی خدمت میں آیا اور ان سے دریافت کیا کہ جس نے اپنی بیوی کو تین طلاق چھونے سے پہلے دے دی تو عطاء کہنے لگے میں نے کہا کہ باکرہ کی طلاق ایک ہے؟ تو عبداللہ نے فرمایا تو تو قصہ گو ہے جو اس کو جدا کر دے گی اور تین اس کو حرام کر دیں گی وہ اس کے لئے دیگر خاوند سے نکاح کے بغیر حلال نہ ہوگی۔

۴۳۹۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَا :ثَنَا ابْنُ الْهَادِ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا .

۴۳۹۸: عطاء بن یسار نے عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کی ہے کہ ایک طلاق اس کو جدا کر دے گی اور تین اس کو حرام کر دیں گی۔

۴۳۹۹: حَدَّثَنَا صَالِحٌ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ :عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ . قَالَ :وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا أُتِيَ بِرَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا أَوْجَعَ ظَهْرَهُ .

۴۳۹۹: شقیق نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ عورت اس کے لئے اس وقت تک دوبارہ حلال نہیں جب تک وہ عورت کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے۔ شقیق کہتے ہیں کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایسا آدمی لایا جاتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی ہوتی تھیں تو آپ اس کی پشت پر کوڑے برساتے۔

۴۴۰۰: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ -فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا -إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ، حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ .حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي شَقِيقٌ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عُمَرَ ، مِثْلَهُ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :قَدْ رَأَيْنَا الْعِبَادَ أُمِرُوْا أَنْ لَا يَنْكِحُوا النِّسَاءَ إِلَّا عَلَى شَرَائِطَ ، مِنْهَا أَنَّهُمْ مُنِعُوْا مِنْ نِكَاحِهِنَّ فِي عِدَّتِهِنَّ ، فَكَانَ مَنْ نَكَحَ امْرَأَةً فِي عِدَّتِهَا ، لَمْ يَثْبُتْ نِكَاحُهُ عَلَيْهَا ، وَهُوَ فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يَعْقِدْ عَلَيْهَا نِكَاحًا ، فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ ، أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ هُوَ إِذَا عَقَدَ عَلَيْهَا طَلَاقًا ، فِي وَقْتٍ قَدْ نُهِيَ عَنْ إِيقَاعِ الطَّلَاقِ فِيهِ، أَنْ لَا يَقَعَ طَلَاقُهُ ذٰلِكَ ، وَأَنْ يَكُوْنَ فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يُوقِعْ طَلَاقًا .فَالْجَوَابُ فِي ذٰلِكَ ، أَنَّ مَا ذُكِرَ مِنْ عَقْدِ النِّكَاحِ كَذٰلِكَ هُوَ ، وَكَذٰلِكَ الْعُقُوْدُ كُلُّهَا الَّتِي يَدْخُلُ الْعِبَادُ بِهَا فِي أَشْيَاءَ لَا يَدْخُلُوْنَ فِيهَا إِلَّا مِنْ حَيْثُ أُمِرُوْا بِالدُّخُوْلِ فِيهَا .وَأَمَّا الْخُرُوْجُ مِنْهَا

، فَقَدْ يَجُوْزُ بِغَيْرِ مَا أُمِرُوْا بِالْخُرُوْجِ بِهٖ ، مِنْ ذٰلِكَ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الصَّلَوَاتِ قَدْ أُمِرَ الْعِبَادُ بِدُخُوْلِهَا ، أَنْ لَا يَدْخُلُوْهَا إِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ وَالْأَسْبَابِ الَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ فِيْهَا ، وَأُمِرُوْا أَنْ لَا يَخْرُجُوْا مِنْهَا إِلَّا بِالتَّسْلِيْمِ .فَكَانَ مَنْ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ بِغَيْرِ طَهَارَةٍ وَبِغَيْرِ تَكْبِيْرٍ ، لَمْ يَكُنْ دَاخِلًا فِيْهَا ، وَكُلُّ مَنْ تَكَلَّمَ فِيْهَا بِكَلَامٍ مَكْرُوْهٍ أَوْ فَعَلَ فِيْهَا شَيْئًا مِمَّا لَا يُفْعَلُ فِيْهَا ، مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ ، وَالْمَشْيِ ، وَمَا أَشْبَهَهٗ، خَرَجَ بِهٖ مِنَ الصَّلَاةِ ، وَكَانَ مُسِيْئًا فِيْمَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ صَلَاتِهٖ .فَكَذٰلِكَ الدُّخُوْلُ فِي النِّكَاحِ ، لَا يَكُوْنُ إِلَّا مِنْ حَيْثُ أُمِرَ الْعِبَادُ بِالدُّخُوْلِ فِيْهِ .وَالْخُرُوْجُ مِنْهُ، قَدْ يَكُوْنُ بِمَا أُمِرُوْا بِالْخُرُوْجِ مِنْهُ وَبِغَيْرِ ذٰلِكَ .فَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۴۴۰۰: شقیق نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ آدمی جو اپنی باکرہ بیوی کو تین طلاق دے وہ عورت اس کے لئے اور خاوند سے نکاح کے بغیر حلال نہ ہوگی اس روایت کو سفیان نے براہ راست بھی شقیق عن انس' عن عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح نقل کیا ہے۔ بندوں کو اس بات کا حکم ملا ہے کہ وہ عورتوں سے کچھ شرائط کی بنیاد پر نکاح کریں ان میں سے ایک شرط یہ ہے کہ ان عورتوں کی عدت کے دوران نکاح سے روکا۔ پس جو آدمی کسی عورت سے اس کی عدت کے دوران نکاح کرے اس کا اس سے نکاح بھی ثابت نہ ہوگا اور وہ نکاح نہ کرنے والوں کے حکم میں ہوگا۔ تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اگر وہ ایسے وقت میں طلاق دے جبکہ طلاق دینا منع ہے تو طلاق واقع نہ ہوگی اور وہ طلاق نہ دینے والوں کے حکم میں ہوگا۔ عقد نکاح کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ان تمام عقود کا معاملہ تو اسی طرح ہے جن کے ذریعہ بندے کسی کام میں داخل ہوتے ہیں یعنی وہ صرف اسی صورت میں ہی اس کام میں داخل ہوتے ہیں جو حکم کے مطابق ہو مگر کسی کام سے نکلنے کی صورت میں مامور بہ طریقہ کے علاوہ بھی نکلا جا سکتا ہے۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ بندوں کو حکم ہے کہ وہ نماز کو تکبیر اور ان اسباب و ذرائع سے شروع کر سکتے ہیں جن کے ذریعہ وہ نماز میں داخل ہوتے ہیں اور ان کو حکم ہے کہ سلام کے بغیر نماز سے نہ نکلیں اب جو شخص طہارت اور تکبیر کے بغیر نماز کو شروع کرے تو وہ نماز میں داخل شمار ہی نہ ہوگا اور جو شخص نماز میں ناجائز کلام کرے یا کوئی ایسا فعل کرے جو نماز میں کیا نہیں جا سکتا مثلاً کھانا' پینا اور چلنا وغیرہ تو وہ ان میں سے کسی ایک کے ارتکاب سے نماز سے خارج ہو جاتا ہے۔ البتہ جو عمل اس سے دوران نماز کیا اس سے وہ گنہگار ہوگا اسی طرح نکاح میں داخلہ کے لئے ان شرائط پر عمل ضروری ہے جس کا بندوں کو حکم دیا گیا مگر نکاح سے نکلنے کے لئے بعض اوقات تو وہی امور ہوتے ہیں جن کے ساتھ نکلنے کا حکم ملا اور بعض اوقات دیگر ایسے امور ذریعہ بن جاتے ہیں جن کا حکم نہیں دیا گیا (مثلاً بیک وقت تین طلاق وغیرہ)۔ یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْاَقْرَاءِ قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي الْاَقْرَاءِ الَّتِي تَجِبُ عَلَى الْمَرْأَةِ إِذَا طَلُقَتْ

مسئلہ حیض کا بیان

فَقَالَ قَوْمٌ :هِيَ الْحَيْضُ ، وَقَالَ آخَرُوْنَ :هِيَ الْأَطْهَارُ .فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّهَا الْأَطْهَارُ ، قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ ، حِيْنَ طَلَّقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ مُرْهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ، ثُمَّ يَتْرُكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ، ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا إِنْ شَاءَ ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ .قَالُوْا : فَلَمَّا أَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فِي الطُّهْرِ ، وَجَعَلَهُ الْعِدَّةَ دُوْنَهَا ، وَنَهَاهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فِي الْحَيْضِ ، وَأَخْرَجَهُ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ عِدَّةً ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْأَقْرَاءَ هِيَ الْأَطْهَارُ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْآخَرِيْنَ ، أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، كَمَا ذَكَرُوْا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا هُوَ أَتَمُّ مِنْ ذٰلِكَ .فَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عُمَرَ أَنْ يَأْمُرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا ، حَتّٰى تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِيْضَ ، ثُمَّ تَطْهُرَ ، ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا إِنْ شَاءَ وَقَالَ :تِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ . وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ .فَلَمَّا نَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِيْقَاعِ الطَّلَاقِ فِي الطُّهْرِ الَّذِي بَعْدَ الْحَيْضَةِ ، الَّتِي طَلَّقَ فِيْهَا ، حَتّٰى يَكُوْنَ طُهْرٌ وَحَيْضَةٌ أُخْرٰى بَعْدَهَا ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَوْ كَانَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ الْأَطْهَارُ إِذًا لَجَعَلَ لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا بَعْدَ طُهْرِهَا مِنْ هٰذِهِ الْحَيْضَةِ ، وَلَا يَنْتَظِرُ مَا بَعْدَهَا ، لِأَنَّ ذٰلِكَ طُهْرٌ .فَلَمَّا لَمْ يُبِحْ لَهُ الطَّلَاقَ فِي ذٰلِكَ الطُّهْرِ حَتّٰى يَكُوْنَ طُهْرًا آخَرَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ الطُّهْرِ حَيْضَةٌ ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ تِلْكَ الْعِدَّةَ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ ، إِنَّمَا هِيَ وَقْتُ مَا تُطَلَّقُ النِّسَاءُ ، وَلَيْسَ لِأَنَّهَا عِدَّةٌ تُطَلَّقُ لَهَا النِّسَاءُ يَجِبُ بِذٰلِكَ أَنْ تَكُوْنَ هِيَ الْعِدَّةُ الَّتِي تَعْتَدُّ بِهَا النِّسَاءُ ، لِأَنَّ الْعِدَّةَ مُخْتَلِفَةٌ .مِنْهَا :عِدَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا ، أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ .وَمِنْهَا :عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثَةُ قُرُوْءٍ .وَمِنْهَا :عِدَّةُ الْحَامِلِ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا ، فَكَانَتِ الْعِدَّةُ اسْمًا وَاحِدًا ، لِمَعَانٍ مُخْتَلِفَةٍ.

وَلَمْ يَكُنْ كُلُّ مَا لَزِمَهُ اسْمُ عِدَّةٍ وَجَبَ أَنْ يَكُونَ قُرْءًا . فَكَذٰلِكَ لَمَّا لَزِمَ اسْمَ الْوَقْتِ الَّذِي تَطْلُقُ فِيهِ النِّسَاءُ اسْمُ عِدَّةٍ ، لَمْ يَثْبُتْ لَهُ بِذٰلِكَ اسْمُ الْقُرْءِ . فَهٰذِهِ مُعَارَضَةٌ صَحِيحَةٌ ، وَلَوْ أَرَدْنَا أَنْ نُكْثِرَ هَاهُنَا ، فَنَحْتَجَّ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْتَحَاضَةِ دَعِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِكِ فَنَقُوْلُ : الْأَقْرَاءُ هِيَ : الْحَيْضُ عَلَى لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَانَ ذٰلِكَ مَا قَدْ تَعَلَّقَ بِهِ بَعْضُ مَنْ تَقَدَّمَ وَلٰكِنَّا لَا نَفْعَلُ ذٰلِكَ ، لِأَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تُسَمِّي الْحَيْضَ قُرْءًا ، وَتُسَمِّي الطُّهْرَ قُرْءًا ، وَتَجْمَعُ الْحَيْضَ وَالطُّهْرَ ، فَتُسَمِّيهِمَا قُرْءًا .

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اقراء کے لفظ میں لوگوں کا اختلاف ہے۔بعض نے کہا اس کا معنی حیض ہے۔دوسروں نے کہا کہ اس کا معنی طہر ہے ان کی دلیل وہ روایات ہیں جن میں جناب رسول اللہ ﷺ عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دے دی۔اس کو حکم دو کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کرے پھر اس کو چھوڑے رکھے یہاں تک کہ طہر آجائے پھر وہ اس کو طلاق دے اگر مرضی ہو۔یہی وہ عدت ہے جس کے گزارنے کا اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو حکم فرمایا ہے۔اس روایت کتاب الطلاق کے باب اوّل میں ذکر کر آئے ہیں۔جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو طہر میں طلاق کا حکم دیا اور اسی کو عدت قرار دیا اس کے علاوہ کو نہیں اور حالت حیض میں طلاق سے منع فرمایا اور اس کو عدت بننے سے خارج کیا تو اس سے ثابت ہوا کہ اقراء سے مراد طہر ہے۔اس کے خلاف دوسروں کی دلیل یہ ہے کہ یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس طرح بھی مروی ہے جس طرح تم نے ذکر کی ہے مگر اس سے زیادہ کامل انداز سے یہ روایت مروی ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ عبداللہ کو رجوع کا حکم فرمائیں اور یہ فرمائیں کہ وہ بیوی کو چھوڑے رکھیں (نہ طلاق دیں نہ جماع کریں) یہاں تک کہ ایک طہر اور آئے پھر حیض آئے پھر پاک ہو پھر اگر چاہیں تو طلاق دے دیں اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ گنتی ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اس کے پورا کرنے پر عورتوں کو طلاق دی جائے۔یہ روایت بھی اپنی اسناد کے ساتھ کتاب الطلاق کے باب اوّل میں گزر چکی وہاں ملاحظہ کر لی جائے وہاں تخریج دیکھ لیں۔پس جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس طہر میں طلاق سے روکا جو اس حیض کے بعد ہے جس میں طلاق دی گئی یہاں تک رکا جائے کہ ایک طہر گزرے اور پھر حیض آجائے۔اس سے ثابت ہوا کہ اگر آپ کے ارشاد گرامی میں اس طرح ہوتا کہ یہ وہ عدت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق کا حکم دیا ہے۔اس سے مراد طہر ہوتا تو آپ اس حیض کے بعد وہ طہر میں طلاق دینے کو جائز قرار دیتے اور جو کچھ اس کے بعد ہے اس کا انتظار نہ فرماتے۔کیونکہ یہ تو طہر ہے تو جب اس طہر میں طلاق دینا جائز قرار نہیں دیا یہاں تک کہ ایک اور طہر آجائے اور ان دونوں طہروں کے درمیان حیض ہو تو اس سے ثابت ہوا کہ جس گنتی کے پورا ہونے پر اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق

دینے کی اجازت مرحمت فرمائی اس سے مراد وہ وقت ہے جس میں عورتوں کو طلاق دی جائے۔ یہ بات نہیں کہ چونکہ اس گنتی پر عورتوں کو طلاق دی جائے۔ یہ بات نہیں کہ چونکہ اس گنتی پر عورتوں کو طلاق دی جاتی ہے۔ تو ضروری ہے کہ یہی وہ عدت ہو جس عدت کو عورتیں گزارتی ہیں۔ کیونکہ عدت تو کئی قسم پر مشتمل ہے اور مختلف ہے نمبر ①: عدۃ متوفیٰ عنہا زوجہا: بیوہ کی عدت یہ چار ماہ دس دن ہیں۔ نمبر ②: عدت مطلقہ: یہ عدت تین قرأ ہے۔ نمبر ۳ عدت حاملہ: یہ عدت وضع حمل سے پوری ہوگی۔ اس سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ لفظ عدت کئی معانی کا حامل ہے یہ نہیں کہ جہاں بھی لفظ عدت آ گیا تو اس سے قروء ہی مراد ہو۔ اس کے مطابق جب اس وقت کو عدت کہا گیا جس میں عورتوں کو طلاق دی گئی ہے اور دی جاتی ہے تو اس کے لئے لفظ قروء کا نام ثابت نہیں ہوگا۔ یہ معارضہ کے اعتبار سے درست ہے اگر اس گفتگو کو مزید بڑھانا چاہیں تو ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کر سکتے ہیں۔ آپ ﷺ نے مستحاضہ عورت کو فرمایا تم اپنے اقرأ کے دنوں میں نماز چھوڑ دو۔ تو یہاں واضح طور پر اقرأ سے مراد حیض ہی ہے جو کہ زبان نبوت سے جاری ہوا اور یہ وہی دلیل ہے جس سے ہمارے بعض متقدمین نے استدلال کیا مگر ہم اس سے صرف نظر کرتے ہوئے کہتے ہیں چونکہ اہل عرب بعض اوقات حیض وطہر دونوں پر قروء کا اطلاق کرتے ہیں اور بسا اوقات دونوں پر مجموعی طور پر قرء کا لفظ بول دیتے ہیں۔ یہ بات علامہ مازنی نحوی رحمہ اللہ نے فرمائی جس کی سند یہ ہے۔

خلاصۃ المرام: اقرء اس کا معنی جمع، وقت، طہور، حمل ہے علماء کی ایک جماعت اقراء سے حیض مراد لیتی ہے اور دوسرا فریق طہر مراد لیتا ہے۔ پہلی جماعت میں امام ابوحنیفہ، ابویوسف، محمد، احمد رحمہم اللہ انہوں نے یہ مسلک ابوبکر وعمر وعلی ابن مسعود رضی اللہ عنہم دیگر اکابر صحابہ کرام سے نقل کیا ہے۔ فریق ثانی میں امام مالک وشافعی، مسلم، عروہ دیگر تابعین رحمہم اللہ ہیں انہوں نے طہر کا معنی حضرت عائشہ، زید بن ثابت، عبداللہ بن عمر، ابن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے۔

فریق اوّل کا موقف اور دلائل پہلے مذکور ہیں ملاحظہ ہوں۔

__ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ کا قول:__ طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اقراء کے لفظ میں لوگوں کا اختلاف ہے۔

__فریق اوّل کا قول:__ اس کا معنی حیض ہے۔

__فریق ثانی کا قول:__ اس کا معنی طہر ہے ان کی دلیل وہ روایات ہیں جن میں جناب رسول اللہ ﷺ عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دے دی۔ اس کو حکم دو کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کرے پھر اس کو چھوڑے رکھے یہاں تک کہ طہر آ جائے پھر وہ اس کو طلاق دے اگر مرضی ہو۔ یہی وہ عدت ہے جس کے گزارنے کا اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو حکم فرمایا ہے۔ اس روایت کتاب الطلاق کے باب اوّل میں ذکر کر آئے ہیں۔

تخریج : کتاب الطلاق باب ۱، طحاوی رحمہ اللہ۔

__طریق استدلال:__ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو طہر میں طلاق کا حکم دیا اور اسی کو عدت قرار دیا اس کے علاوہ کو

نہیں اور حالت حیض میں طلاق سے منع فرمایا اور اس کو عدت بننے سے خارج کیا تو اس سے ثابت ہوا کہ اقراء سے مراد طہر ہے۔

فریق اوّل کا استدلال اور جواب: یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس طرح بھی مروی ہے جس طرح تم نے ذکر کی ہے مگر اس سے زیادہ کامل انداز سے یہ روایت مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ عبداللہ کو رجوع کا حکم فرمائیں اور یہ فرمائیں کہ وہ بیوی کو چھوڑے رکھیں (نہ طلاق دیں نہ جماع کریں) یہاں تک کہ ایک طہر اور آئے پھر حیض آئے پھر پاک ہو پھر اگر چاہیں تو طلاق دے دیں اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ گنتی ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اس کے پورا کرنے پر عورتوں کو طلاق دی جائے۔ یہ روایت بھی اپنی اسناد کے ساتھ کتاب الطلاق کے باب اوّل میں گزر چکی وہاں ملاحظہ کر لی جائے وہاں تخریج دیکھ لیں۔

روایت سے طریق استدلال: جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس طہر میں طلاق سے روکا جو اس حیض کے بعد ہے جس میں طلاق دی گئی یہاں تک رکا جائے کہ ایک طہر گزرے اور پھر حیض آ جائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اگر آپ کے ارشاد گرامی میں اس طرح ہوتا کہ یہ وہ عدت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق کا حکم دیا ہے۔ اس سے مراد طہر ہوتا تو آپ اس حیض کے بعد اس طہر میں طلاق دینے کو جائز قرار دیتے اور جو کچھ اس کے بعد ہے اس کا انتظار نہ فرماتے۔ کیونکہ یہ تو طہر ہے تو جب اس طہر میں طلاق دینا جائز قرار نہیں دیا یہاں تک کہ ایک اور طہر آ جائے اور ان دونوں طہروں کے درمیان حیض ہو تو اس سے ثابت ہوا کہ جس گنتی کے پورا ہونے پر اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کی اجازت مرحمت فرمائی اس سے مراد وہ وقت ہے جس میں عورتوں کو طلاق دی جائے۔ یہ بات نہیں کہ چونکہ اس گنتی پر عورتوں کو طلاق دی جاتی ہے۔ تو ضروری ہے کہ یہی وہ عدت ہو جس عدت کو عورتیں گزارتی ہیں۔ کیونکہ عدت تو کئی قسم پر مشتمل ہے۔

نمبر ①: عدۃ متوفی عنہا زوجہا: بیوہ کی عدت یہ چار ماہ دس دن ہیں۔

نمبر ②: عدت مطلقہ: یہ عدت تین قروء ہے۔

نمبر ۳ عدت حاملہ: یہ عدت وضع حمل سے پوری ہوگی۔

اس سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ لفظ عدت کئی معانی کا حامل ہے یہ نہیں کہ جہاں بھی لفظ عدت آ گیا تو اس سے قروء ہی مراد ہو۔

اس کے مطابق جب اس وقت کو عدت کہا گیا جس میں عورتوں کو طلاق دی گئی ہے اور دی جاتی ہے تو اس کے لئے لفظ قروء کا نام ثابت نہیں ہوگا۔

یہ معارضہ کے اعتبار سے درست ہے اگر اس گفتگو کو مزید بڑھانا چاہیں تو ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کر سکتے ہیں۔

دلیل نمبر ①: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ عورت کو فرمایا تم اپنے اقراء کے دنوں میں نماز چھوڑ دو۔ (یہ روایت ابوداؤد باب فی الطہارۃ ص ۱۰۷ ترمذی باب فی الطہارۃ ص ۹۶ میں ہے) تو یہاں واضح طور پر اقراء سے مراد حیض ہی ہے جو کہ زبان نبوت سے جاری ہوا

اور یہ وہی دلیل ہے جس سے ہمارے بعض متقدمین نے استدلال کیا مگر ہم اس سے صرف نظر کرتے ہوئے کہتے ہیں چونکہ اہل عرب بعض اوقات حیض وطہر دونوں پر قروء کا اطلاق کرتے ہیں اور بسا اوقات دونوں پر مجموعی طور پر قرء کا لفظ بول دیتے ہیں۔ یہ بات علامہ مازنی نحوی رحمہ اللہ نے فرمائی جس کی سند یہ ہے۔

۴۴۰۱: حَدَّثَنِي بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ حَسَّانَ النَّحْوِيُّ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ . وَفِي ذٰلِكَ أَيْضًا حُجَّةٌ أُخْرٰى ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، هُوَ الَّذِي خَاطَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ : فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ -عِنْدَهُ- دَلِيْلًا أَنَّ الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارُ ، إِذْ قَدْ جَعَلَ الْأَقْرَاءَ الْحَيْضَ ، فِيْمَا رُوِيَ عَنْهُ . فَإِذَا كَانَ هٰذَا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَقَدْ خَاطَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ ، لَا دَلِيْلَ فِيْهِ عَلٰى أَنَّ الْقُرْءَ الطُّهْرُ ، كَانَ مَنْ بَعْدَهُ فِيْهِ أَيْضًا كَذٰلِكَ ، وَسَنَذْكُرُ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي هٰذَا ، فِي مَوْضِعِهِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى . وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارَ أَيْضًا ،

۴۴۰۱: یہ علامہ مازنی المقری کا قول ہے: حدثنی محمود بن حسان نحوی عبدالملک بن ہشام عن ابی زید عن ابی عمرو بن علاء المازنی النحوی المقرئی۔ یہ سبعہ قراء سے ہیں تبع تابعین سے ہیں۔ اس روایت میں دوسری دلیل یہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فتلك العدة التی امر الله عزوجل ان تطلق لها النساء" حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں اقراء سے طہر مراد ہونے کی دلیل نہ نفی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد میں اقراء کو حیض قرار دیا۔ پس جب عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں جن کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مخاطب فرمایا تو اس میں کوئی دلیل نہ رہی کہ قروء سے مراد طہر ہے اور ان کے بعد بھی یہ اس طرح ہے عنقریب ہم جناب عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کریں گے۔ فریق ثانی اقراء سے طہر مراد لیتا ہے ان کے دلائل درج ذیل ہیں۔

دلیل نمبر ۲: روایت میں دوسری دلیل یہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فتلك العدة التی امر الله عزوجل ان تطلق لها النساء" حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں اقراء سے طہر مراد ہونے کی دلیل نہ نکلی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد میں اقراء کو حیض قرار دیا۔ پس جب عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں جن کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مخاطب فرمایا تو اس میں کوئی دلیل نہ رہی کہ قروء سے مراد طہر ہے اور ان کے بعد بھی یہ اس طرح ہے عنقریب ہم جناب عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کریں گے۔

فریق ثانی اقراء سے طہر مراد لیتا ہے ان کے دلائل درج ذیل ہیں۔

۴۴۰۲: مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا نَقَلَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، حِيْنَ دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ

الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ .قَالَ ابْنُ شِهَابٍ :فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ ، فَقَالَتْ : صَدَقَ عُرْوَةُ ، قَدْ جَادَلَهَا فِيْ ذٰلِكَ أُنَاسٌ ، وَقَالُوْا :اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ . فَقَالَتْ عَائِشَةُ صَدَقْتُمْ ، أَتَدْرُوْنَ مَا الْاَقْرَاءُ ؟ اِنَّمَا الْاَقْرَاءُ الْاَطْهَارُ

۴۴۰۲: عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے نقل کیا کہ جب ان کا تیسرا حیض شروع ہوا تو انہوں نے اس کو اپنے ہاں منتقل کرلیا۔زہری کہتے ہیں میں نے یہ بات عمرہ بنت عبدالرحمٰن کو بتلائی تو وہ کہنے لگیں عروہ نے درست بات کہی کچھ لوگوں نے امّ المؤمنین سے اس سلسلہ میں جھگڑا بھی کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے ثلاثة قروء۔تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم نے درست کہا۔کیا تم جانتے ہو کہ اقراء کس کو کہتے ہیں۔وہ تو طہر کا نام ہے۔

۴۴۰۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ قَالَ :قَالَ ابْنُ شِهَابٍ :سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ :مَا أَدْرَكْتُ أَحَدًا مِنْ فُقَهَائِنَا اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ هٰذَا، يُرِيْدُ الَّذِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ .

۴۴۰۳: زہری کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو کہتے سنا کہ میں جتنے فقہاء سے ملا ہوں ان کو یہی کہتے پایا ان کی مراد عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے۔

۴۴۰۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ : اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، فَدَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ، وَبَرِءَ مِنْهَا وَلَا تَرِثُهُ وَلَا يَرِثُهَا .

۴۴۰۴: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی وہ تیسرے حیض میں داخل ہوگئی تو اپنے خاوند کی عدت سے فارغ ہوگئی اور وہ اس سے بری الذمہ ہوگیا۔وہ اس کا وارث نہیں بن سکتا اور نہ یہ اس کی وارث ہوسکتی ہے۔

۴۴۰۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْاَزْرَقُ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : اِذَا طَعَنَتْ أَيْ دَخَلَتِ الْمُطَلَّقَةُ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِءَ مِنْهَا .

۴۴۰۵: سلیمان بن یسار نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ جب مطلقہ تیسرے حیض میں داخل ہو جائے تو وہ خاوند کی عدت سے فارغ ہوگئی اور خاوند اس کی ذمہ داری سے فارغ ہوگیا۔

۴۴۰۶: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۴۰۶: یونس نے سفیان سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۴۰۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : قَضَى زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : وَأَخْبَرَنِي بِذٰلِكَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ .

۴۴۰۷: ابن شہاب کہتے ہیں کہ زید بن ثابتؓ نے فیصلہ کیا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے خبر دی ہے۔

۴۴۰۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْأَلُهُ ، فَكَتَبَ إِنَّهَا إِذَا دَخَلَتْ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ ، فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ قَالَ نَافِعٌ : وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُهُ . قَالُوْا : فَهٰذِهِ أَقَاوِيْلُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، فِي ذٰلِكَ ، تَدُلُّ عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ . قِيْلَ لَهُمْ : هٰذَا لَوْ لَمْ يَخْتَلِفْ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ ، فَأَمَّا إِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ مَا ذَكَرْتُمْ . وَقَالَ آخَرُوْنَ مِنْهُمْ بِخِلَافِ ذٰلِكَ ، لَمْ يَجِبْ بِمَا ذَكَرْتُمْ لَكُمْ حُجَّةٌ فَمِمَّا رُوِيَ خِلَافُ مَا احْتَجُّوْا بِهِ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْمَذْكُوْرَةِ عَمَّنْ رُوِيَتْ عَنْهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّالَّةِ عَلَى أَنَّ الْأَقْرَاءَ غَيْرُ الْأَطْهَارِ .

۴۴۰۸: نافع سے روایت ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابتؓ کی طرف یہ سوال لکھا (عدت مطلقہ کب ختم ہوگی) تو انہوں نے جواب میں تحریر فرمایا جب مطلقہ تیسرے حیض میں داخل ہوگئی تو وہ اپنے خاوند سے جدا ہوگئی نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ یہی کہتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ اقوال دلالت کر رہے ہیں کہ عدت طہر سے شمار ہوگی۔ ان کے جواب میں کہا جائے گا فقط طہر کا عدت ہونا تو تبھی ثابت ہوسکتا ہے جبکہ اس میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اختلاف نہ ہو اور اس پر سب کا اتفاق ہو۔ حالانکہ دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے آثار ثابت ہیں جو ثابت کرتے ہیں کہ اقراء طہر نہیں بلکہ اس کے علاوہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ پس جو تم نے ذکر کیا اس میں اس کے خلاف تو کوئی دلیل نہیں؛ جس سے انہوں نے استدلال کیا کہ اقراء طہر کے علاوہ کوئی چیز ہو۔

حاصل روایات: اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ اقوال دلالت کر رہے ہیں کہ عدت طہر سے شمار ہوگی۔

جواب: فقط طہر کا عدت ہونا تو تبھی ثابت ہوسکتا ہے جبکہ اس میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اختلاف نہ ہو اور اس پر سب کا اتفاق ہو۔ حالانکہ دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے آثار ثابت ہیں جو ثابت کرتے ہیں کہ اقراء طہر نہیں بلکہ اس کے علاوہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

۴۴۰۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : زَوْجُهَا أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ تَغْتَسِلْ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ .

۴۴۰۹: سعید بن المسیب نے علی بن ابی طالبؓ سے نقل کیا کہ مطلقہ رجعیہ کا خاوند اس کا زیادہ حق دار ہے جب تک کہ وہ تیسرے حیض کا غسل کر کے پاک نہ ہو۔

۴۴۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَحَاضَتْ حَيْضَتَيْنِ ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ وَدَخَلَتِ الْمُغْتَسَلَ ، أَتَاهَا زَوْجُهَا فَقَالَ قَدْ رَاجَعْتُكِ ثَلَاثًا فَارْتَفَعَا إِلَى عُمَرَ ، فَأَجْمَعَ عُمَرُ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ عَلٰى أَنَّهُ أَحَقُّ بِهَا ، مَا لَمْ تَحِلَّ لَهَا الصَّلَاةُ ، فَرَدَّهَا عُمَرُ عَلَيْهِ .

۴۴۱۰: ابراہیم نے علقمہ سے نقل کیا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ اسے دو حیض آ گئے۔ جب تیسرا حیض شروع ہوا اور وہ غسل خانہ میں غسل کرنے داخل ہوئی تو اس کا خاوند اس کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے تم سے رجوع کر لیا اور یہ تین بار دہرایا۔ پھر دونوں اپنا مقدمہ عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لائے آپ نے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں نے اتفاق کیا کہ وہ اس کا زیادہ حقدار ہے جب تک کہ اس کو نماز درست نہ ہو جائے اور عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی بیوی اس کو لوٹا دی۔

۴۴۱۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، كَانَ يَقُوْلُ : إِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَأَتَهُ اثْنَتَيْنِ ، فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ ، حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ، حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً ، وَعِدَّةُ الْحُرَّةِ ثَلَاثُ حِيَضٍ ، وَعِدَّةُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، وَهُوَ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ لَمْ يَدُلَّهُ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارُ ، إِذَا كَانَ قَدْ جَعَلَهَا الْحِيَضَ .

۴۴۱۱: نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جب کوئی غلام اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دے۔ تو وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے اور رہتی ہے یہاں تک کہ وہ کسی اور خاوند سے نکاح کرے وہ عورت حرہ ہو یا امہ آزاد عورت کی عدت تین حیض اور لونڈی کی عدت دو حیض ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ آپ لوگوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی فتلك العدة التی امر اللہ عزوجل ان تطلق لها النساء" جس کا مفہوم آپ نے طہر لینا چاہا مگر اس روایت کا راوی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود اقراء کا مفہوم طہر کی بجائے حیض لے رہا ہے پس آپ کو اس روایت سے استدلال کا حق نہیں۔ راوی کا عمل روایت کے خلاف نسخ کی

علامت ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے فریق ثانی کو ضمنی جواب:

آپ لوگوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی فتلك العدة التي امر اللہ عزوجل ان تطلق لها النساء" جس کا مفہوم آپ نے طہر لینا چاہا مگر اس روایت کا راوی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود اقراء کا مفہوم طہر کی بجائے حیض لے رہا ہے پس آپ کو اس روایت سے استدلال کا حق نہیں۔ راوی کا اپنا عمل روایت کے خلاف ہونا نسخ کی علامت ہے۔

۴۴۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ ، فَذَكَرَ لَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ :إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَرَأَتْ أَوَّلَ قَطْرَةٍ مِنْ دَمٍ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ ، فَلَا رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا .قَالَ :فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ بِالْمَدِينَةِ ، فَبَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ ، وَأَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، كَانُوا يَجْعَلُونَ لَهُ عَلَيْهَا الرَّجْعَةَ ، حَتّٰى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ .

۴۴۱۲: مکحول کہتے ہیں کہ میں مدینہ حاضر ہوا مجھے سلیمان بن یسار نے بتلایا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ اگر مرد نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور اس نے اپنے تیسرے حیض کے خون کا ایک قطرہ بھی دیکھ لیا تو اس کو رجعت کا حق حاصل نہ رہا۔ سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے اس سلسلہ میں مدینہ منورہ میں دریافت کیا تو مجھے یہ بات پہنچی کہ عمر بن خطاب معاذ بن جبل اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم اس مرد کو رجوع کا حق اس وقت تک دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ تیسرے حیض کے غسل سے فارغ ہو جائے۔

۴۴۱۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي قَبِيصَةُ بْنُ أَبِي ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ الطَّلَاقُ إِلَى الرَّجُلِ ، وَالْعِدَّةُ إِلَى الْمَرْأَةِ ، إِنْ كَانَ الرَّجُلُ حُرًّا ، وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ أَمَةً ، فَثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ ، وَالْعِدَّةُ :عِدَّةُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا ، وَامْرَأَتُهُ حُرَّةً ، طَلَّقَ طَلَاقَ الْعَبْدِ تَطْلِيقَتَيْنِ ، وَاعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْحُرَّةِ ثَلَاثَ حِيَضٍ . فَلَمَّا جَاءَ هٰذَا الِاخْتِلَافُ عَنْهُمْ ، ثَبَتَ أَنَّهُ لَا يُحْتَجُّ فِي ذٰلِكَ بِقَوْلِ أَحَدٍ مِنْهُمْ ، لِأَنَّهُ مَتَى احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِي ذٰلِكَ بِقَوْلِ بَعْضِهِمْ ، احْتَجَّ مُخَالِفٌ عَلَيْهِ بِقَوْلِ مِثْلِهِ ، فَارْتَفَعَ ذٰلِكَ كُلُّهُ أَنْ يَكُونَ فِيهِ حُجَّةٌ لِأَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ عَلَى الْفَرِيقِ الْآخَرِ .وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ جَعَلَ الْأَقْرَاءَ الْحَيْضَ عَلٰى مُخَالِفِهِ أَنْ قَالَ :فَإِذَا كَانَتِ الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارَ ، فَإِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَهِيَ طَاهِرَةٌ ، فَحَاضَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسَاعَةٍ ، فَحُسِبَ ذٰلِكَ لَهَا قُرْءٌ مَعَ قُرْأَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ، كَانَتْ عِدَّتُهَا

قُرْأَيْنِ وَبَعْضَ قُرْءٍ ، وَإِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّ الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارُ فِيْ ذٰلِكَ أَنْ قَالَ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُوْمَاتٌ فَكَانَ ذٰلِكَ عَلٰى شَهْرَيْنِ وَبَعْضِ شَهْرٍ ، فَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا الْأَقْرَاءَ الثَّلَاثَةَ عَلٰى قُرْأَيْنِ وَبَعْضِ قُرْءٍ .فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فِي الْأَقْرَاءِ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ ، وَلَمْ يَقُلْ فِي الْحَجِّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ ، وَإِنْ قَالَ فِيْ ذٰلِكَ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ فَأَجْمَعُوْا أَنَّ ذٰلِكَ عَلٰى شَهْرَيْنِ وَبَعْضِ شَهْرٍ ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُخَالِفُ لَنَا ، وَلٰكِنَّهُ إِنَّمَا قَالَ أَشْهُرٌ ، وَلَمْ يَقُلْ ثَلَاثَةٌ .فَأَمَّا مَا حَصَرَهُ بِالثَّلَاثَةِ ، فَقَدْ حَصَرَهُ بِعَدَدٍ مَعْلُوْمٍ ، فَلَا يَكُوْنُ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ الْعَدَدِ ، كَمَا أَنَّهُ لَمَّا قَالَ وَاللَّائِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ . فَحَصَرَ ذٰلِكَ بِالْعَدَدِ ، فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰى أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ الْعَدَدِ ، فَكَذٰلِكَ لَمَّا حَصَرَ الْأَقْرَاءَ بِالْعَدَدِ ، فَقَالَ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰى أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ الْعَدَدِ .وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّ الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارُ أَيْضًا أَنْ قَالَ :لَمَّا كَانَتِ الْهَاءُ تَثْبُتُ فِيْ عَدَدِ الْمُذَكَّرِ فَيُقَالُ ثَلَاثَةُ رِجَالٍ وَتَنْتَفِيْ مِنْ عَدَدِ الْمُؤَنَّثِ ، فَيُقَالُ ثَلَاثُ نِسْوَةٍ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ فَأَثْبَتَ الْهَاءَ ، ثَبَتَ أَنَّهُ أَرَادَ بِذٰلِكَ مُذَكَّرًا ، وَهُوَ الطُّهْرُ لَا الْحَيْضُ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ الشَّيْءَ إِذَا كَانَ لَهُ اسْمَانِ ، أَحَدُهُمَا مُذَكَّرٌ وَالْآخَرُ مُؤَنَّثٌ ، فَإِنْ جُمِعَ بِالْمُذَكَّرِ أُثْبِتَتِ الْهَاءُ ، وَإِنْ جُمِعَ بِالْمُؤَنَّثِ أُسْقِطَتِ الْهَاءُ .مِنْ ذٰلِكَ أَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثَوْبٌ ، وَهٰذِهِ مِلْحَفَةٌ فَإِنْ جَمَعْتُ بِالثَّوْبِ قُلْتَ ثَلَاثَةُ أَثْوَابٍ وَإِنْ جَمَعْتَ بِالْمِلْحَفَةِ قُلْتَ ثَلَاثُ مَلَاحِفَ وَكَذٰلِكَ هٰذِهِ دَارٌ ، وَهٰذَا مَنْزِلٌ لِشَيْءٍ وَاحِدٍ .فَكَانَ الشَّيْءُ قَدْ يَكُوْنُ وَاحِدًا يُسَمَّى بِاسْمَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ أَحَدُهُمَا مُذَكَّرٌ ، وَالْآخَرُ مُؤَنَّثٌ فَإِذَا جُمِعَ بِالْمُذَكَّرِ ، فَعَلَ فِيْهِ كَمَا يَفْعَلُ فِيْ جَمْعِ الْمُذَكَّرِ فَأُثْبِتَتِ الْهَاءُ ، وَإِنْ جُمِعَ بِالْمُؤَنَّثِ ، فُعِلَ فِيْهِ كَمَا يُفْعَلُ فِيْ جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ ، فَأُسْقِطَتِ الْهَاءُ .فَكَذٰلِكَ الْحَيْضَةُ وَالْقُرْءُ ، هُمَا اسْمَانِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ ، وَهُوَ الْحَيْضَةُ فَإِنْ جُمِعَ بِالْحَيْضَةِ ، سَقَطَتِ الْهَاءُ ، فَقِيْلَ :ثَلَاثُ حِيَضٍ ، وَإِنْ جُمِعَ بِالْقُرْءِ ، ثَبَتَتِ الْهَاءُ فَقِيْلَ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ وَذٰلِكَ كُلُّهُ، اسْمَانِ لِشَيْءٍ وَاحِدٍ ، فَانْتَفٰى بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِمَّا احْتَجَّ بِهِ الْمُخَالِفُ لَنَا .وَأَمَّا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَمَةَ جُعِلَ عَلَيْهَا فِي الْعِدَّةِ ، نِصْفُ مَا جُعِلَ عَلَى الْحُرَّةِ .فَكَانَتِ الْأَمَةُ إِذَا كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيْضُ ، كَانَ عَلَيْهَا نِصْفُ عِدَّةِ الْحُرَّةِ ، إِذَا كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيْضُ ، وَذٰلِكَ شَهْرٌ وَنِصْفٌ فَإِذَا كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيْضُ جُعِلَ عَلَيْهَا -

بِاتِّفَاقِهِمْ -حَيْضَتَانِ ، وَأُرِيْدَ بِذٰلِكَ نِصْفُ مَا عَلَى الْحُرَّةِ ؛ وَلِهٰذَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدِرْتُ أَنْ أَجْعَلَهَا حَيْضَةً وَنِصْفًا ، لَفَعَلْتُ . فَلَمَّا كَانَ مَا عَلَى هٰذِهِ الْأَمَةِ هُوَ الْحَيْضَ لَا الْأَطْهَارَ ، وَذٰلِكَ نِصْفُ مَا عَلَى الْحُرَّةِ ، ثَبَتَ أَنَّ مَا عَلَى الْحُرَّةِ أَيْضًا ، هُوَ مِنْ جِنْسِ مَا عَلَى الْأَمَةِ ، وَهُوَ الْحَيْضُ لَا الْأَطْهَارُ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا فِي الْقُرْءِ إِلٰى أَنَّهَا الْحَيْضُ ، وَانْتَفٰى قَوْلُ مُخَالِفِهِمْ ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عِدَّةِ الْأَمَةِ ،

۴۴۱۳: قبیصہ بن ابی ذوَیب نے بتلایا کہ میں نے زید بن ثابتؓ کوفرماتے سنا طلاق کا اعتبار مرد کے لحاظ سے ہوگا اور عدت کا اعتبار عورت کے لحاظ سے ہوگا اگر مرد آزاد ہے اور عورت لونڈی ہے تو وہ تین طلاق سے مغلظہ ہوگی اور لونڈی کی عدت دو حیض ہے (تو دو حیض کے بعد وہ فارغ ہو جائے گی) اور اگر خاوند غلام ہے اور اس کی بیوی آزاد ہے تو وہ دو طلاق سے مغلظہ ہو جائے گی اور عدت آزاد عورتوں کی طرح تین حیض گزارے گی۔ جب صحابہ کرامؓ سے یہ مختلف روایات منقول ہیں اگر کوئی فریق ایک صحابی کے قول سے دلیل پکڑ لے گا تو دوسرا ان کے دوسرے قول سے دلیل دے گا۔ اس سے دونوں قول مرتفع ہو جائیں گے اور فریقین میں سے کسی کے پاس دوسرے فریق کے خلاف حجت نہ رہے گی۔ مثلاً فریق اوّل کی یہ دلیل کہ اقراء سے مراد حیض ہے کیونکہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طہر میں طلاق دی پھر تھوڑی دیر بعد اس کو حیض آ گیا تو یہ حیض اور دو اور حیض سے اس کی عدت پوری ہو جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ثلاثۃ قروء جبکہ طہر سے عدت شمار کرنے میں تین کا عدد پورا نہیں ہوتا کیونکہ طلاق والا طہر شمار کریں تب بھی کم رہے اور شمار نہ کریں تو زیادہ ہونے کی وجہ سے تین نہ بنے۔ جبکہ آیت میں ثلاثہ کا لفظ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عدت طہر سے شمار ہوگی نہ حیض سے پورے نہ بھی ہوں تب بھی شرعی اطلاق میں ثلاثہ کا اطلاق اس طرح ہوتا رہتا ہے کہ تین سے کم پر بھی بولا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''الحج اشهر معلومات'' اور یہ اطلاق جمع کے مطابق تین ماہ ہونے چاہئیں حالانکہ وہ دو ماہ اور تیسرے ماہ کا بعض حصہ ہے۔ اسی طرح ہم نے قروء کو دو حیض اور تیسرے کا اکثر حصہ پر تین کا لفظ بول دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اقراء میں تو خاص تین کا لفظ استعمال فرمایا جبکہ حج میں ثلاثہ اشہر نہیں فرمایا۔ اگر ثلاثہ اشہر فرمایا جاتا تو پھر بالاتفاق معنی دو ماہ اور تیسرے کا کچھ حصہ بن جاتا۔ مگر یہاں تو صرف جمع بولا گیا جس میں احتمال معنی سے یہ مراد لی گئی۔ مگر یہاں تین کے عدد میں محصور کرنا اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس سے معلوم عدد مراد ہے جو کہ تین سے کم نہ ہو۔ جیسا کہ اس آیت میں فرمایا: ﴿وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ﴾ (الطلاق: ٤) تو آئسہ اور نابالغہ کی عدت کو تین ماہ میں محصور کیا گیا جس میں کمی نہیں ہوسکتی بالکل اسی طرح ثلاثہ

قروء میں تین سے کم پر اطلاق درست نہ ہوگا اور معدود مؤنث ہو تو عدد میں ھا نہ آئے گی۔ مثلاً: ثلاث نسوۃ۔ ثلاثہ میں ھا موجود ہو تو اس کی تمیز مذکر آئے گی مثلاً ثلاثہ یسوۃ۔ اب آیت پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ ثلاثۃ قروء ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قروء کا لفظ مذکر ہے اور اس کے معانی میں سے طہر کا معنی ظاہراً اور معناً اس کے موافق ہے کیونکہ حیض کا لفظ مونث ہے۔ پس طہر مراد ہے اور اس سے عدت شمار ہوگی۔ اس سلسلہ میں ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ جب کسی چیز کے دو نام ہوں جن میں ایک مذکر اور دوسرا مونث ہو۔ اگر لفظ مذکر سے جمع بنائیں تو ھا کو سلامت رکھیں گے اور مونث سے جمع کی صورت میں ھا ساقط ہوگی۔ مثلاً "ھذا ثوب ھذہ ملحفۃ" اگر ثوب کو جمع پڑھیں تو ثلاثۃ اثواب کہیں گے اور ملحفہ کو جمع بنائیں تو ثلاث ملحفات کہیں گے۔ اسی طرح لفظ دار' منزل۔ ھذہ دار' ھذا منزل ایک چیز پر بولے جاتے ہیں۔ پس ایک چیز کے بعض اوقات دو نام ہوتے ہیں اور وہ تذکیر و تانیث کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ مذکر کی جمع مذکر کے مطابق اور مونث کی جمع اس کے مطابق لائیں گے۔ مثلاً ھا کو ساقط کر دیں گے۔ بالکل اسی طرح حیض و قروء کا لفظ ہے کہ یہ دو اسماء ہیں معنی تو ایک ہے مگر ان کی جمع مختلف ہیں اور وہ اختلاف لفظ کی وجہ سے ہے مثلاً ثلاث حیض' ثلاثۃ قروء۔ تو اس استعمال سے ثابت ہوا ہر مفرد اپنی جمع رکھتا ہے اس کے معنی کی جمع سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اس سے ہمارے مخالف کے دلائل کا جواب ہو گیا۔ البتہ بطور نظر اس بات کی صورت یہ بنے گی کہ ہم نے غور کیا کہ لونڈی کی عدت آزاد عورت کی عدت کے مقابلے میں آدھی مقرر کی گئی ہے۔ جبکہ لونڈی ان عورتوں میں سے ہو جن کو حیض آتا ہے۔ تو اس کی عدت اس آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے جس کو حیض نہیں آتا اور یہ ڈیڑھ ماہ ہے اور اگر اس کو حیض آتا ہو تو بالاتفاق اس لونڈی کی عدت دو حیض ہے اور اس سے مراد آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے۔ اسی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں فرمایا کہ اگر میں اس کو ڈیڑھ حیض کرنے پر قادر ہوتا تو ڈیڑھ حیض کر دیتا (مگر یہ قدرت الٰہی کا مسئلہ ہے)۔ پس جب لونڈی کی عدت حیض سے شمار ہوئی طہر سے نہیں اور یہ عدت آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے۔ تو اس سے ثابت ہو گیا کہ آزاد عورت کی عدت لونڈی کی عدت کی ہم جنس ہوگی اور وہ حیض ہے طہر نہیں۔ پس اس سے فریق اوّل کا قول ثابت ہو گیا جو کہ حیض سے عدت کو شمار کرتے ہیں اور مخالف کے قول کی نفی ہو گئی اور یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

منصفانہ قول: جب صحابہ کرامؓ سے یہ مختلف روایات منقول ہیں اگر کوئی فریق ایک صحابی کے قول سے دلیل پکڑے گا تو دوسرا ان کے دوسرے قول سے دلیل دے گا۔ اس سے دونوں قول مرتفع ہو جائیں گے اور فریقین میں سے کسی کے پاس دوسرے فریق کے خلاف حجت نہ رہے گی۔ مثلاً فریق اوّل کی یہ دلیل۔

فریق اوّل کی دلیل: کہ اقراء سے مراد حیض ہے کیونکہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طہر میں طلاق دی پھر تھوڑی دیر بعد اس کو حیض آ گیا تو یہ حیض اور دو اور حیض سے اس کی عدت پوری ہو جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ثلاثۃ قروء جبکہ طہر سے عدت

شمار کرنے میں تین کا عدد پورا نہیں ہوتا کیونکہ طلاق والا طہر شمار کریں تب بھی کم رہے اور شمار نہ کریں تو زیادہ ہونے کی وجہ سے تین نہ بنے۔ جبکہ آیت میں ثلاثہ کا لفظ ہے۔

فریق ثانی کی دلیل: وہ کہتے ہیں کہ عدت طہر سے شمار ہوگی نہ حیض سے پورے نہ بھی شرعی اطلاق میں ثلاثہ کا اطلاق اس طرح ہوتا رہتا ہے کہ تین سے کم پر بھی بولا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **الحج اشهر معلومات**" اور یہ اطلاق جمع کے مطابق تین ماہ ہونے چاہئیں حالانکہ وہ دو ماہ اور تیسرے ماہ کا بعض حصہ ہے۔ اسی طرح ہم قروء کو دو حیض اور تیسرے کے اکثر پر تین کا لفظ بول دیا۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے اقراء میں تو خاص تین کا لفظ استعمال فرمایا جبکہ حج میں ثلاثہ اشہر نہیں فرمایا۔ اگر ثلاثہ اشہر فرمایا جاتا تو پھر بالاتفاق معنی دو ماہ اور تیسرے کا کچھ حصہ بن جاتا۔ مگر یہاں تو صرف جمع بولا گیا جس میں احتمال معنی سے یہ مراد لی گئی۔ مگر یہاں تین کے عدد میں محصور کرنا اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس سے معلوم عدد مراد ہے جو کہ تین سے کم نہ ہو۔ جیسا کہ اس آیت میں فرمایا۔ "**والآئی یئسن من المحیض من نساء کم ان ارتبتم فعدتهن ثلاثة اشهر واللآئی لم یحضن**" (الطلاق ۴) تو آئسہ اور نابالغہ کی عدت کو تین ماہ میں محصور کیا گیا جس میں کمی نہیں ہو سکتی بالکل اسی طرح ثلاثۃ قروء میں تین سے کم پر اطلاق درست نہ ہوگا۔

فریق ثانی کی دوسری دلیل: ثلاثہ میں ھا موجود ہو تو اس کی تمیز مذکر آئے گی مثلاً ثلاثہ رجال اور معدود مؤنث ہو تو عدد میں ھا نہ آئے گی مثلاً ثلاث نسوۃ اب آیت پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ ثلاثۃ قروء ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قروء کا لفظ مذکر ہے اور اس کے معانی میں سے طہر کا معنی ظاہراً اور معناً اس کے موافق ہے کیونکہ حیض کا لفظ مونث ہے۔ پس طہر مراد ہے اور اس سے عدت شمار ہوگی۔

الجواب من الفریق الاوّل: جب کسی چیز کے دو نام ہوں جن میں ایک مذکر اور دوسرا مونث ہو۔ اگر لفظ مذکر سے جمع بنائیں تو ھا کو سلامت رکھیں گے اور مونث سے جمع کی صورت میں ھا ساقط ہوگی۔ مثلاً "**هذا ثوب هذه ملحفة**" اگر ثوب کو جمع پڑھیں تو ثلاثۃ اثواب کہیں گے اور ملحفہ کو جمع بنائیں تو ثلاث ملحفات کہیں گے۔ اسی طرح لفظ دار' منزل۔ **هذه دار' هذا منزل** ایک چیز پر بولے جاتے ہیں۔ پس ایک چیز کے بعض اوقات دو نام ہوتے ہیں اور وہ تذکیر و تانیث کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ مذکر کی جمع مذکر کے مطابق اور مونث کی جمع اس کے مطابق لائیں گے۔ مثلاً ھا کو ساقط کر دیں گے۔ بالکل اسی طرح حیض و قروء کا لفظ ہے کہ یہ دو اسماء ہیں معنی تو ایک ہے مگر ان کی جمع جموع یا مختلف ہیں اور وہ اختلاف لفظ کی وجہ سے ہے مثلاً ثلاث حیض' ثلاثۃ قروء۔ تو اس استعمال سے ثابت ہوا کہ ہر مفرد اپنی جمع رکھتا ہے اس کے معنی کی جمع سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

فریق ثانی کی طرف سے ابھرنے والے استدلالات کے جواب ذکر کر دیئے گئے۔ اب نظری دلیل پیش کی جاتی ہے۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ علیہ:

ہم نے غور کیا کہ لونڈی کی عدت آزاد عورت کی عدت کے مقابلے میں آدھی مقرر کی گئی ہے۔ جبکہ لونڈی ان عورتوں میں سے ہو جن کو حیض آتا ہے۔ تو اس کی عدت اس آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے جس کو حیض نہیں آتا اور یہ ڈیڑھ ماہ ہے اور اگر اس کو حیض آتا ہو تو بالاتفاق اس لونڈی کی عدت دو حیض ہے اور اس سے مراد آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے۔ اسی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں فرمایا کہ اگر میں اس کو ڈیڑھ حیض کرنے پر قادر ہوتا تو ڈیڑھ حیض کر دیتا (مگر یہ قدرت الٰہی کا مسئلہ ہے)

پس جب لونڈی کی عدت حیض سے شمار ہوئی طہر سے نہیں اور یہ عدت آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے۔ تو اس سے ثابت ہو گیا کہ آزاد عورت کی عدت لونڈی کی عدت کی ہم جنس ہو گی اور وہ حیض ہے طہر نہیں۔

پس اس سے فریق اوّل کا قول ثابت ہو گیا جو کہ حیض سے عدت کو شمار کرتے ہیں اور مخالف کے قول کی نفی ہو گئی اور یہ امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لونڈی کی عدت کا ثبوت:

۴۴۱۴: مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُظَاهِرِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْتَدُّ الْاَمَةُ حَيْضَتَيْنِ ، وَتَطْلُقُ تَطْلِيْقَتَيْنِ . فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .

۴۴۱۴: مظاہر بن اسلم نے قاسم سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی دو حیض سے عدت گزارے گی اور اس کو دو طلاقیں دی جائیں گی یعنی جن سے اس کو طلاق مغلظہ ہو جائے گی۔ اس روایت نے قروء کا مفہوم حیض لینے کی تائید کر دی دوسری سند سے یہ روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : یہ روایت طلاق الامة تطلیقتان و عدتها حیضتان کے الفاظ سے ابو داؤد فی الطلاق باب۶، ترمذی فی الطلاق باب۷، ابن ماجہ فی الطلاق باب ۳۰، دارمی فی الطلاق باب۱۷، ۱۸، مالک فی الطلاق ۹۱/۶۹، مسند احمد ۱۱۷/۶۔

۴۴۱۵: وَقَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْجَحْدَرِيُّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ شَبِيْبٍ الْمُسْلِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقِ .

۴۴۱۵: عبداللہ بن عیسیٰ نے عطیہ سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تشریح یہ روایت بھی اس مفہوم کی مزید تائید کرتی ہے۔ وباللہ التوفیق۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنے مزاج کے خلاف امام صاحب کا قول پہلے ذکر کیا مگر دلائل سے اسی قول کو ترجیح دی اور سوالات کے جوابات دے کر مسئلہ مبرہن کر دیا۔ آخر میں اپنے مفہوم کی تائید دو مرفوع روایات سے کر دی۔ جو کہ سونے پر سہاگہ ہے اور خصوصاً آخری روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ ہی سے پیش کی۔

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ طَلَاقًا بَائِنًا مَاذَا لَهَا عَلٰی زَوْجِهَا فِیْ عِدَّتِهَا

مطلقہ بائنہ کا دوران عدت خاوند پر کیا حق ہے؟

خلاصۃ المرام: وہ عورت جس کو طلاق بائنہ ملے اس کے لئے نفقہ و سکنیٰ میں اختلاف ہے فریق اوّل جس کو امام احمد، شعبی، عکرمہ، عطاء، حسن رحمہم اللہ نے اختیار کیا کہ اس کا نفقہ و سکنیٰ ساقط ہے۔

فریق ثانی طلاق کی جو قسم بھی ہو نفقہ و سکنیٰ ساقط نہ ہوگا۔ امام ابوحنیفہ، مالک، شافعی، شریح و نخعی رحمہم اللہ اور تابعین کی کثیر تعداد نے اس کو اختیار کیا ہے۔ اس میں حاملہ وغیر حاملہ کی بھی قید نہیں ہے۔

فریق اوّل کا موقف: جس عورت کو طلاق بائنہ ہو جائے اس کے لئے نفقہ و سکنیٰ ساقط ہو جاتا ہے نفقہ و سکنیٰ اس عورت کے لئے ہے جس کو طلاق رجعی دی جائے۔ دلیل یہ روایات فاطمہ بنت قیس ہیں۔

۴۴۱۶: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِیُّ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :ثَنَا مُغِيْرَةُ ، وَحُصَيْنٌ ، وَأَشْعَثُ ، وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِیْ خَالِدٍ ، وَدَاوُدَ ، وَيَسَارٌ وَمُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰی فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِالْمَدِيْنَةِ ، فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا .قَالَتْ :طَلَّقَنِیْ زَوْجِیْ اَلْبَتَّةَ فَخَاصَمْته اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی السُّكْنٰی وَالنَّفَقَةِ ، فَلَمْ يَجْعَلْ لِیْ سُكْنٰی وَلَا نَفَقَةً وَأَمَرَنِیْ أَنْ أَعْتَدَّ فِیْ بَيْتِ ابْنِ مَكْتُوْمٍ .وَقَالَ مُجَالِدٌ فِیْ حَدِيْثِهٖ :يَا ابْنَةَ قَيْسٍ اِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰی عَلٰی مَنْ كَانَ لَهُ الرَّجْعَةُ .

۴۴۱۶: امام شعبی کہتے ہیں کہ میں فاطمہ بنت قیس کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اور میں نے ان سے اس فیصلے کے متعلق دریافت کیا جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق کیا تھا۔ وہ کہنے لگیں میرے خاوند نے مجھے طلاق بائنہ دے دی میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا قضیہ پیش کیا تاکہ سکنیٰ اور نفقہ حاصل ہو۔ مگر آپ نے میرے لئے نفقہ و سکنیٰ کسی کا بھی فیصلہ نہ فرمایا اور مجھے حکم دیا کہ میں ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے مکان پر اپنی عدت کے ایام پورے کروں۔ مجالد کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ اے قیس کی بیٹی نفقہ اور سکنیٰ تو اس عورت کے لئے ہے جس کے متعلق خاوند کو رجوع کا اختیار ہو۔

تخریج: مسلم فی الطلاق ٤٢' نسائی فی الطلاق باب ٧٠' ٧٢/٧' ترمذی فی الطلاق باب ٥' والنکاح باب ٣٨' مسند احمد ٦' ٤١٣/٤١٦۔

۲۴۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ ، قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ :حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلْمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ الْمَخْزُوْمِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ، فَاَمَرَ لَهَا بِنَفَقَةٍ ، فَاسْتَقَلَّتْهَا ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ نَحْوَ الْيُمَنِ .فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فِيْ نَفَرٍ مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ ، فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَ فَاطِمَةَ ثَلَاثًا ، فَهَلْ لَهَا نَفَقَةٌ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا سُكْنٰى وَاَرْسَلَ اِلَيْهَا اَنْ تَنْتَقِلَ اِلٰى اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهَا اَنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ يَاْتِيْهَا الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ ، فَانْتَقِلِيْ اِلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ، فَاِنَّكِ اِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ

۲۴۱۷: ابوسلمہ کہتے ہیں کہ مجھے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابوعمرو بن حفص مخزومی نے مجھے تین طلاق دے دیں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے نفقہ کا حکم فرمایا۔ میں نے اس نفقہ کی مقدار کو قلیل قرار دیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے خاوند کو یمن بھیج رکھا تھا۔ چنانچہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بنی مخزوم کا ایک نمائندہ وفد لے کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ خالد نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کہ ابوعمرو بن حفص نے فاطمہ کو طلاق ثلاثہ دے دی ہیں کیا اس کو نفقہ دیا جائے گا۔ تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کو نہ نفقہ ملے گا اور نہ سکنیٰ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ کی طرف پیغام بھیجا کہ ام شریک کے مکان میں منتقل ہو جاؤ۔ پھر اس کی طرف دوبارہ پیغام بھیجا کہ ام شریک کے مکان پر تو مہاجرین اولین آتے جاتے ہیں۔ پس تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے مکان میں منتقل ہو جاؤ۔ کیونکہ اگر کسی وقت تم اپنا دوپٹہ گھر میں اتار بھی لوگی تو وہ نابینا ہونے کی وجہ سے تمہیں نہ دیکھ سکیں گے۔

تخریج: مسلم فی الطلاق ٤٤' ابو داؤد فی الطلاق باب ٣٩' نسائی فی النکاح باب ٢١' والطلاق باب ٧' مسند احمد ٦' ٤١٢/٤١٤۔

۲۴۱۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ :ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۲۴۱۸: بشر بن بکر نے اوزاعی سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۲۴۱۹: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :قُرِئَ عَلٰى شُعَيْبِ اللَّيْثِ اَخْبَرَكَ اَبُوْكَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ، عَنْ اَبِيْ سَلْمَةَ ، اَنَّهُ قَالَ : سَاَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ ، فَاَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ زَوْجَهَا الْمَخْزُوْمِيَّ طَلَّقَهَا ،

وَاَنَّهٗ اَبٰی اَنْ يُّنْفِقَ عَلَيْهَا ، فَجَاءَ تْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكِ، انْتَقِلِیْ اِلَی ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ، فَكُوْنِیْ عِنْدَهٗ، فَاِنَّهٗ رَجُلٌ اَعْمٰی تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ عِنْدَهٗ

۴۴۱۹: ابوسلمہ نے بیان کیا کہ میں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے سوال کیا انہوں نے مجھے بتلایا کہ میرے مخزومی خاوند نے مجھے طلاق دے دی اور اس نے خرچہ دینے سے انکار کر دیا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اس معاملے کی اطلاع دی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں نفقہ نہ ملے گا تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے مکان میں منتقل ہو جاؤ اور وہیں رہو۔ وہ نابینا ہے تم ان کے ہوتے ہوئے اضافی کپڑے اتار سکو گی۔

تخریج : مسلم فی الطلاق ۳۷۔

۴۴۲۰: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۴۲۰: عمرو بن خالد نے لیث سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۴۴۲۱: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَی بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِی اللَّيْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ الْمَكِّیِّ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ الْحَمِيْدِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ عَمْرِو بْنِ الْحَفْصِ ، عَنْ طَلَاقِ جَدِّهٖ اَبِیْ عَمْرَ ، وَفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ .فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الْحَمِيْدِ ، طَلَّقَهَا اَلْبَتَّةَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْيَمَنِ ، وَوَكَّلَ عَيَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِيْعَةَ ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا عَيَّاشٌ بِبَعْضِ النَّفَقَةِ فَسَخِطَتْهَا .فَقَالَ لَهَا عَيَّاشٌ :مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ نَفَقَةٍ ، وَلَا مَسْكَنٍ ، فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلِيْهِ، فَسَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا قَالَ ، فَقَالَ :لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ وَلَا مَسْكَنٌ ، وَلٰكِنْ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ ، اُخْرُجِیْ عَنْهُمْ .فَقَالَتْ :اَاَخْرُجُ اِلٰی بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ؟ فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اِنَّ بَيْتَهَا يُوْطَاُ انْتَقِلِیْ اِلٰی بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰی ، فَهُوَ اَوْلٰی .

۴۴۲۱: ابوالزبیر مکی کہتے ہیں کہ میں نے عبدالحمید بن عبداللہ بن ابی عمرو بن حفص سے ابوعمرو کی طلاق کے متعلق دریافت کیا جو کہ انہوں نے فاطمہ بنت قیس کو دی تھی۔

تو عبدالحمید کہنے لگے انہوں نے طلاق بائنہ دی اور پھر ابوعمرو یمن چلے گئے اور انہوں نے وہاں سے عیاش بن ابی ربیعہ کو وکیل بنایا تو عیاش رضی اللہ عنہ نے تھوڑا سا نفقہ اس کی طرف بھیجا اس پر وہ نالاں ہوئیں۔ عیاش کہنے لگے۔ ہمارے ذمہ تمہارا کوئی نفقہ نہیں اور نہ رہائش ہمارے ذمہ ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں ان سے دریافت کر لو۔ چنانچہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا جو عیاش نے کہا تھا تو آپ نے فرمایا۔ تمہارے لئے نفقہ و رہائش نہیں ہے لیکن دستور کے مطابق کھانا پینا

ہے تم ان کے ہاں سے نکل جاؤ۔ فاطمہ کہنے لگی کیا میں ام شریک کے مکان پر چلی جاؤں؟ آپ نے فرمایا اس کا گھر تو آنے جانے کی جگہ ہے۔ تم عبداللہ بن ام مکتوم نابینا کے مکان میں منتقل ہو جاؤ وہ جگہ بہتر ہے۔

تخریج : مسلم فی الطلاق ٣٦' ابو داؤد فی الطلاق باب٣٩' نسائی فی النکاح باب ٢٢' مالك فی الطلاق ٦٧۔

۴۴۲۲: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ ، مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ نَفْسِهَا ، بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ ، حَرْفٌ بِحَرْفٍ .

۴۴۲۲: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے فاطمہ بنت قیس سے بذات خود اسی طرح روایت بیان کی جیسا کہ لیث نے ابوالزبیر سے حرف بحرف بیان کی ہے۔

۴۴۲۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ ، مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ ، عَنْ اَبِيْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا اَلْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلَهُ بِشَعِيْرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ :وَاللّٰهِ مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ .فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَتْ لَهُ فَقَالَ :لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ ، وَاعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ .

۴۴۲۳: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے فاطمہ بنت قیس سے روایت کی ہے کہ ابوعمرو بن حفص نے فاطمہ کو طلاق دے دی اور وہ خود وہاں موجود نہ تھے۔ پھر انہوں نے اپنے وکیل کے ہاتھ کچھ جو بھیجے تو فاطمہ ناراض ہوئی تو وکیل نے کہا اللہ کی قسم! تمہارا ہم پر کوئی حق نہیں بنتا۔ فاطمہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا ابوعمرو کے ذمہ تمہارا خرچہ نہیں ہے۔ تم ام شریک کے مکان پر عدت گزارو۔

تخریج : روایت ٤٤٢١ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۴۲۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، وَابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلْمَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ ، حَدَّثَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً .

۴۴۲۴: ابوسلمہ نے بیان کیا کہ فاطمہ بنت قیس نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ بات بیان کی اور بالکل اسی جیسی روایت کی ہے۔

۴۴۲۵: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ : فَاَنْكَرَ النَّاسُ عَلَيْهَا مَا كَانَتْ تُحَدِّثُ مِنْ خُرُوْجِهَا قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ .

۴۴۲۵: یحییٰ بن عبداللہ نے لیث سے بیان کیا پھر اس نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی اس میں صرف یہ اضافہ ہے "فانکر الناس علیها ماکانت تحدث من خروجها قبل ان تحل" (عدت گزرنے سے پہلے ان کے مکان سے فاطمہ کے نکلنے پر لوگوں سے تعجب کیا)

۴۴۲۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ فَطَلَّقَهَا أَلْبَتَّةَ ، فَأَرْسَلَتْ اِلٰى أَهْلِهِ ، تَبْتَغِي النَّفَقَةَ ، فَقَالُوْا :لَيْسَ لَكِ عَلَيْنَا نَفَقَةٌ .فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِمُ النَّفَقَةُ ، وَعَلَيْكِ الْعِدَّةُ ، فَانْتَقِلِيْ اِلٰى أُمِّ شَرِيْكٍ .ثُمَّ قَالَ :اِنَّ أُمَّ شَرِيْكٍ يَدْخُلُ عَلَيْهَا اِخْوَتُهَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ ، انْتَقِلِيْ اِلٰى ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ .

۴۴۲۶: ابوسلمہ نے فاطمہ بنت قیس سے روایت نقل کی ہے کہ وہ ایک ابوعمرو نامی مخزومی کی بیوی تھیں اس نے طلاق بائنہ دے دی فاطمہ نے اس کے اقارب کو پیغام دیا کہ وہ عدت کا خرچہ ادا کریں انہوں نے جواب دیا تمہارا ذرہ بھر خرچہ ہمارے ذمہ نہیں۔ یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ تمہارا ان کے ذمہ کوئی خرچہ نہیں البتہ عدت لازم ہے اس کے لئے ام شریک کے مکان پر منتقل ہو جاؤ۔ پھر آپ نے فرمایا ام شریک کے ہاں تو اس کے مہاجر بھائی آتے جاتے ہیں پس تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں منتقل ہو جاؤ۔

تخریج : نسائی فی النکاح باب۸، ۹، دارمی فی النکاح باب۷، مسند احمد ۴۱۳/۶، ۴۱۴۔

۴۴۲۷: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَا :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكِ عِنْدَهُ وَلَا سُكْنٰى وَكَانَ يَأْتِيْهَا أَصْحَابُهُ فَقَالَ :اعْتَدِّيْ عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهُ أَعْمٰى .

۴۴۲۷: ابوسلمہ اور محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے فاطمہ بنت قیس سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے اس وقت جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا جبکہ میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی آپ ﷺ نے فرمایا اس پر نہ تمہارا نفقہ ہے اور نہ سکنٰی۔ (ام شریک کے ہاں آپ کے صحابہ کرام کی آمد و رفت رہتی تھی) اس لئے آپ نے فرمایا تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں عدت گزار دو۔ وہ نابینا ہے۔

تخریج : مسلم فی الطلاق ۳۵/۴۵، نسائی فی النکاح باب۲۲، مالك فی الطلاق ۶۷۔

۴۴۲۸: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَاصِمٍ ، عَنْ ثَابِتٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ، وَكَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ ، فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ، وَخَرَجَ إِلَى بَعْضِ الْمَغَازِي وَأَمَرَ وَكِيلًا لَهُ أَنْ يُعْطِيَهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ فَاسْتَقَلَّتْهَا .فَانْطَلَقَتْ إِلَى إِحْدَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عِنْدَهَا ، فَقَالَتْ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَهَا فُلَانٌ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ فَرَدَّتْهَا ، وَزَعَمَ أَنَّهُ شَيْءٌ تَطَوَّلَ بِهٖ ، قَالَ :صَدَقَ .وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :انْتَقِلِيْ إِلَى أُمِّ شَرِيْكٍ ، فَاعْتَدِّيْ عِنْدَهَا ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّ أُمَّ شَرِيْكٍ يَكْثُرُ عُوَّادُهَا ، وَلٰكِنِ انْتَقِلِيْ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ ، فَإِنَّهُ أَعْمَى فَانْتَقَلَتْ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ، فَاعْتَدَّتْ عِنْدَهُ، حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا .

۴۴۲۸: عبدالرحمٰن بن عاصم نے ثابت سے روایت کی کہ فاطمہ بنت قیس نے مجھے بتلایا کہ وہ بنی مخزوم کے ایک آدمی کی بیوی تھیں اس نے فاطمہ کو تین طلاق دے دیں اور کسی غزوہ میں چلے گئے اور اپنے وکیل کو کہا کہ ان کو کچھ خرچہ دیتے رہو۔ فاطمہ نے وہ قلیل خیال کیا۔ تو فاطمہ ازواج مطہرات میں سے ایک کے ہاں گئیں اچانک جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے جبکہ فاطمہ ابھی وہاں موجود تھیں اس زوجہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ فاطمہ بنت قیس ہیں ان کے خاوند نے ان کو طلاق دے دی ہے اور تھوڑا سا خرچہ اس کی طرف بھیجا وہ بھی اس نے واپس کر دیا ہے اور ان کا خیال یہ ہے کہ یہ معمولی خرچہ بھی محض امتنان و احسان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ انہوں نے درست کہا اور آپ ﷺ نے فاطمہ کو مخاطب کر کے فرمایا تم ام شریک کے مکان پر منتقل ہو جاؤ اور عدت گزارو پھر فرمایا: ام شریک کے ہاں آنے جانے والے بہت ہیں لیکن تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے مکان میں منتقل ہو جاؤ وہ نابینا ہیں چنانچہ فاطمہ عبداللہ کے ہاں منتقل ہو گئیں اور وہیں اپنی عدت آخر تک گزاری۔

تخریج : نسائی فی الطلاق باب ۷۰' مسند احمد ٦/٤١٤۔

۴۴۲۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ ، قَالَ :دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُوْ سَلَمَةَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ، فَحَدَّثَتْ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا بَائِنًا وَأَمَرَ أَبَا حَفْصِ بْنَ عَمْرٍو أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا بِنَفَقَتِهَا خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ :إِنَّ زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ، وَلَمْ يَجْعَلْ لِيَ السُّكْنَى وَلَا النَّفَقَةَ ، فَقَالَ :صَدَقَ فَاعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُوْمٍ رَجُلٌ يُغْشَى فَاعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ أُمِّ فُلَانٍ .

۴۴۲۹: ابوبکر بن جہم کہتے ہیں کہ میں اور ابو سلمہ ساتھ مل کر فاطمہ بنت قیس کے ہاں گئے انہوں نے بیان کیا کہ ان کے خاوند نے ان کو طلاق بائنہ دے دی اور ابو حفص نے حکم دیا کہ اس کی طرف اس کا نفقہ پانچ وسق بھیج دیا جائے فاطمہ خود جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئیں اور کہنے لگیں میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی اور میرے لیے سکنیٰ اور نفقہ بھی مقرر نہیں کیا آپ ﷺ نے فرمایا اس نے درست کیا ہے پس تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر میں عدت گزارو۔ پھر فرمایا۔ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں لوگوں کی آمدورفت ہے تم ام فلاں کے ہاں عدت گزارو۔

۴۴۳۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ :أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سَخْبَرَةَ قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُوْ سَلَمَةَ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ، وَكَانَ زَوْجُهَا قَدْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ، فَقَالَتْ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً .

۴۴۳۰: ابوبکر بن صخیرہ کہتے ہیں کہ میں اور ابو سلمہ فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے اس کے خاوند نے اسے تین طلاقیں دے دیں فاطمہ کہنے لگی میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گئی آپ نے میرے لئے رہائش و نفقہ مقرر نہ فرمایا۔

۴۴۳۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِتْبَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَلَّدُوْهَا وَقَالُوْا :لَا تَجِبُ النَّفَقَةُ وَلَا السُّكْنٰى إِلَّا لِمَنْ كَانَتْ عَلَيْهِ الرَّجْعَةُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :كُلُّ مُطَلَّقَةٍ فَلَهَا فِيْ عِدَّتِهَا السُّكْنٰى إِلَّا لِمَنْ كَانَتْ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا ، وَسَوَاءٌ كَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا أَوْ غَيْرَ بَائِنٍ فَأَمَّا النَّفَقَةُ فَإِنَّمَا تَجِبُ لَهَا أَيْضًا إِنْ كَانَ الطَّلَاقُ غَيْرَ بَائِنٍ ، وَأَمَّا إِذَا كَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا ، فَهُمْ مُخْتَلِفُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ :لَهَا النَّفَقَةُ أَيْضًا مَعَ السُّكْنٰى ، حَامِلًا كَانَتْ أَوْ غَيْرَ حَامِلٍ ، وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَقَالَ بَعْضُهُمْ :لَا نَفَقَةَ لَهَا إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ حَامِلًا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ دَفْعِ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

۴۴۳۱: عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض علماء نے ان آثار سے استدلال کرتے ہوئے اس عورت کے متعلق جس کو طلاق بائنہ مل جائے یہ کہا کہ اس کو سکنیٰ اور نفقہ نہ ملے گا وہ صرف طلاق رجعی والی عورت کو دیا جائے گا۔ دوسروں نے کہا کہ ہر مطلقہ کو سکنیٰ دیا جائے گا اور یہ اختتام عدت تک ہوگا خواہ طلاق بائن ہو یا رجعی۔ البتہ نفقہ اس عورت کو ملے گا جو طلاق رجعی والی ہے جب بائن ہوگی تو اس میں اختلاف ہے بعض نفقہ کے

قائل ہیں خواہ وہ حاملہ ہو یا غیر حاملہ۔ جن علماء کا یہ قول ہے ان میں ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ اجمعین شامل ہیں۔
بعض نے کہا صرف حاملہ کو نفقہ ملے گا اس سلسلہ میں انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے تا کہ
روایت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جواب ہو جائے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فریق اوّل نے ان آثار سے استدلال کرتے ہوئے اس عورت کے متعلق جس کو طلاق بائنہ مل جائے یہ کہا کہ اس کو سکنیٰ اور نفقہ نہ ملے گا وہ صرف طلاق رجعی والی عورت کو دیا جائے گا۔

فریق ثانی کا مؤقف: ہر مطلقہ کو سکنیٰ دیا جائے گا اور یہ اختتام عدت تک ہوگا خواہ طلاق بائن ہو یا رجعی۔ البتہ نفقہ اس عورت کو ملے گا جو طلاق رجعی والی ہے جب بائن ہوگی تو اس میں اختلاف ہے بعض نفقہ کے قائل ہیں خواہ وہ حاملہ ہو یا غیر حاملہ۔ جن علماء کا یہ قول ہے ان میں ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ اجمعین شامل ہیں۔ بعض نے کہا صرف حاملہ کو نفقہ ملے گا اس سلسلہ میں انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے۔

۴۴۳۲: بِمَا أَخْبَرَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :ثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، قَالَ :كُنْتُ عِنْدَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ ، وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ ، فَذَكَرُوْا الْمُطَلَّقَةَ ثَلَاثًا .فَقَالَ الشَّعْبِيُّ :حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَا سُكْنَى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ .قَالَ :فَرَمَاهُ الْأَسْوَدُ بِحَصَاةٍ ، قَالَ : وَيْلَكَ، أَتُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا، قَدْ رُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ :لَسْنَا بِتَارِكِيْ كِتَابِ رَبِّنَا وَسُنَّةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ امْرَأَةٍ ، لَا نَدْرِي لَعَلَّهَا كَذَبَتْ ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ الْآيَةَ .

۴۴۳۲: ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں اسود بن یزید کے ساتھ مسجد اعظم میں موجود تھا ہمارے ساتھ شعبی بھی تھے انہوں نے مطلقہ ثلاثہ کا تذکرہ کیا شعبی کہنے لگے مجھے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمایا تمہیں نہ رہائش ملے گی نہ نفقہ یہ بات سن کر اسود نے شعبی کو ایک کنکری ماری اور کہا کیا تم ایسی روایت بیان کرتے ہو۔ حالانکہ یہ معاملہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا تو انہوں نے فرمایا ہم ایک عورت کے کہنے پر اپنے رب کی کتاب اور اپنے پیغمبر کی سنت ترک نہیں کر سکتے ہم نہیں جانتے کہ شاید اس نے غلط کہا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے لا تخرجوھن من بیوتھن ولا یخرجن (الطلاق۔۱)

۴۴۳۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ فَاطِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا حِيْنَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً .فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ :قَدْ رُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ :لَا

نَدَعُ كِتَابَ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ ، وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ ، لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ

۴۴۳۳: شعبی نے فاطمہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے اس کا نفقہ وسکنیٰ مقرر نہیں فرمایا جب اس کو اس کے خاوند نے طلاق دے دی یہ بات میں نے ابراہیم نخعی کو ذکر کی تو انہوں نے فرمایا یہ معاملہ عمر بن خطابؓ کی خدمت میں پہنچا تو انہوں نے فرمایا۔ ہم اپنے رب کی کتاب اور اس کے پیغمبر ﷺ کی سنت کو ایک عورت کی خاطر نہیں چھوڑ سکتے۔ اس کو سکنیٰ اور نفقہ دونوں ملیں گے۔

۴۴۳۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ :أَنَا أَبِي ، قَالَ :أَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى . وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يَذْكُرُ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا سُكْنٰى .

۴۴۳۴: ابراہیم نے عمر اور عبداللہ ؓ سے نقل کیا کہ وہ دونوں مطلقہ ثلاثہ کے لئے نفقہ وسکنیٰ دونوں کا حکم فرماتے تھے۔ حالانکہ شعبی خود فاطمہ سے اور وہ جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو نفقہ و سکنیٰ نہ ملے گا۔

۴۴۳۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَا :ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ وَلَا سُكْنٰى .قَالَ :فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ النَّخَعِيَّ ، فَقَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ لَسْنَا بِتَارِكِي آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ ، لَعَلَّهَا أَوْهِمَتْ ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ .

۴۴۳۵: شعبی نے فاطمہ بنت قیس ؓ سے روایت کی ہے کہ اس کے خاوند نے اس کو تین طلاق دے دیں وہ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا تمہیں خرچہ ورہائش نہ ملے گی۔ شعبی کہتے ہیں میں نے یہ بات ابراہیم نخعی کو بتلائی تو وہ فرمانے لگے کہ عمر بن خطابؓ کو اس کی اطلاع دی گئی تو انہوں نے فرمایا ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور قول رسول اللہ ﷺ کو ایک عورت کی بات پر چھوڑنے والے نہیں شاید اس کو وہم ہو گیا ہو میں نے تو جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا اس کو رہائش ونفقہ دونوں ملیں گے۔

۴۴۳۶: حَدَّثَنَا نَصْرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْخَصِيبُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ ، قَالَا فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا : لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ . قَالُوْا : فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ، قَدْ أَنْكَرَ حَدِيْثَ فَاطِمَةَ هٰذَا ، وَلَمْ يَقْبَلْهُ ، وَقَدْ أَنْكَرَهُ عَلَيْهَا أَيْضًا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ .

۴۴۳۶: اسود سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم دونوں نے کہا مطلقہ مغلظہ ثلاثہ کو سکنٰی اور نفقہ ملے گا۔ اس روایت کا جس طرح عمر بن خطاب نے انکار کیا اسی طرح اسامہ بن زیدؓ نے بھی اس کا انکار کیا۔

روایتِ اُسامہ رضی اللہ عنہ:

۴۴۳۷: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ ، تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَهَا اعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ . وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَقُوْلُ : كَانَ أُسَامَةُ إِذَا ذَكَرَتْ فَاطِمَةُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ، رَمَاهَا بِمَا كَانَ فِيْ يَدِهِ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، قَدْ أَنْكَرَ مِنْ ذٰلِكَ أَيْضًا ، مَا أَنْكَرَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَقَدْ أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا .

۴۴۳۷: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیس نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے اس کو فرمایا تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر میں عدت گزارو۔ محمد بن اسامہ کہا کرتے تھے کہ اسامہ کے سامنے جب فاطمہ بنت قیس اس بات کا تذکرہ کرتیں تو آپ اس کو جو چیز ہاتھ میں ہوتی مار دیتے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں جس طرح کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس روایت کا انکار کیا اسی طرح اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بھی انکار کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی انکار کی روایت ملاحظہ ہو۔

روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا:

۴۴۳۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ ، فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَكَمِ .فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ إِلَى مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ أَنْ

اتَّقِ اللّٰهَ وَارْدُدِ الْمَرْأَةَ اِلَى بَيْتِهَا . فَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ غَلَبَنِي وَقَالَ فِي حَدِيْثِ الْقَاسِمِ اَمَا بَلَغَكِ حَدِيْثُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ؟ . فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيْثَ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ . فَقَالَ مَرْوَانُ :اِنْ كَانَ بِكِ الشَّرُّ ، فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ .

۴۴۳۸: قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار بیان کرتے تھے کہ یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی کو طلاق دے دی عبدالرحمٰن بن حکم نے اس کو منتقل کر لیا۔ حضرت عائشہ ؓ نے مروان کی طرف پیغام بھیجا مروان اس وقت مدینہ منورہ کا امیر تھا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور عورت کو اس کے گھر بھیج دو۔ مروان کہنے لگا۔ یہ سلیمان کی روایت میں ہے۔ کہ عبدالرحمٰن مجھ پر غالب آ گیا ہے اور قاسم کی روایت میں ہے "اما بلغك حديث فاطمة بنت قيس؟" تو عائشہ ؓ نے فرمایا اگر تو حدیث فاطمہ کا تذکرہ نہ کرے تو تیرا کچھ نہ بگڑے گا مروان کہنے لگا۔ اگر آپ کا مقصد شر ہے تو پھر تمہیں اسی شر پر اکتفا کر لینا چاہئے جو ان دونوں کے درمیان ہے۔

۴۴۳۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۴۳۹: مالک نے یحییٰ بن سعید سے خبر دی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۴۴۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ مَا لِفَاطِمَةَ مِنْ خَيْرٍ فِي اَنْ تَذْكُرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ يَعْنِي قَوْلَهَا لَا نَفَقَةَ وَلَا سُكْنَى . فَهٰذِهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، لَمْ تَرَ الْعَمَلَ بِحَدِيْثِ فَاطِمَةَ اَيْضًا ، وَقَدْ صَرَفَ ذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ اِلَى خِلَافِ الْمَعْنَى الَّذِيْ صَرَفَهُ اِلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلَى .

۴۴۴۰: قاسم نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ عائشہ ؓ فرمانے لگیں فاطمہ کی اس بات کے نقل کرنے میں کوئی فائدہ نہیں یعنی اس کا یہ قول کہ نہ نفقہ ہے اور نہ سکنٰی۔

تشریح یہ حضرت عائشہ ؓ بھی فاطمہ کی روایت پر عمل کو پسند نہیں کرتیں۔ بلکہ سعید بن المسیب نے اس کا دوسرا معنی بیان کیا ہے جس سے فریق اوّل کا اعتراض ہی سر سے اٹھ جاتا ہے۔

۴۴۴۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُعَاوِيَةُ الضَّرِيْرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ :اَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا ؟ فَقَالَ :فِي بَيْتِهَا ، فَقُلْتُ لَهُ :اَلَيْسَ قَدْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ؟ فَقَالَ :

تِلْكَ الْمَرْأَةُ فَتَنَتْ النَّاسَ وَاسْتَطَالَتْ عَلٰى أَحْمَائِهَا بِلِسَانِهَا فَأَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ ، وَكَانَ رَجُلًا مَكْفُوْفَ الْبَصَرِ .قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَكَانَ مَا رَوَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ لَهَا لَا سُكْنٰى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ لَا دَلِيْلَ فِيْهِ عِنْدَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنْ لَا نَفَقَةَ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَلَا سُكْنٰى إِذَا كَانَ قَدْ صَرَفَ ذٰلِكَ إِلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ .

۴۴۴۱: عمرو بن میمون نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں نے سعید بن المسیب کو کہا جس عورت کو تین طلاق مل جائیں وہ کہاں عدت گزارے؟ انہوں نے جواب دیا اپنے گھر میں۔ میں نے کہا کیا اللہ کے رسول ﷺ نے فاطمہ بنت قیس کو ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر میں عدت کا حکم نہیں فرمایا۔ تو سعید کہنے لگے۔ اس عورت نے لوگوں کو آزمائش میں ڈال دیا اور اپنے دیور پر اپنی زبان کو خوب لمبا کیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے مکان پر عدت گزارنے کا حکم فرمایا یہ نابینا تھے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے قول کے مطابق فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت: لا سکنی ولا نفقة" تین طلاق والی عورت کے لئے نفقہ وسکنی نہ دیئے جانے کی کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ گھر سے نکالنے اور خرچہ بند کرنے کی وجہ ان کی زبان کا کنٹرول میں نہ ہونا تھا۔

۴۴۴۲: وَقَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَأَنْكَرَ النَّاسُ عَلَيْهَا مَا كَانَتْ تُحَدِّثُ بِهٖ مِنْ خُرُوْجِهَا قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ . فَهٰذَا أَبُوْ سَلَمَةَ يُخْبِرُ أَيْضًا أَنَّ النَّاسَ قَدْ كَانُوْا أَنْكَرُوْا ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ ، وَفِيْهِمْ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ لَحِقَ بِهِمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ .فَقَدْ أَنْكَرَ عُمَرُ ، وَأُسَامَةُ ، وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ ، مَعَ مَنْ سَمَّيْنَا مَعَهُمْ فِيْ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ هٰذَا، وَلَمْ يَعْمَلُوْا بِهٖ ، وَذٰلِكَ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ .فَدَلَّ تَرْكُهُمُ النَّكِيْرَ فِيْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، أَنَّ مَذْهَبَهُمْ فِيْهِ كَمَذْهَبِهٖ .فَقَالَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى حَدِيْثِ فَاطِمَةَ وَعَمِلُوْا بِهٖ :إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا أَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا لِأَنَّهَا خَالَفَتْ عِنْدَهُ كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، يُرِيْدُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ . فَهٰذَا إِنَّمَا هُوَ فِيْ

الْمُطَلَّقَةِ طَلَاقًا ، لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا فِيْهِ الرَّجْعَةُ .وَفَاطِمَةُ كَانَتْ مَبْتُوْتَةً لَا رَجْعَةَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا ، وَقَدْ قَالَتْ :إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى لِمَنْ كَانَتْ عَلَيْهِ الرَّجْعَةُ وَمَا ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ مِنْ ذٰلِكَ ، إِنَّمَا هُوَ فِي الْمُطَلَّقَةِ الَّتِيْ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ، وَفَاطِمَةُ لَمْ تَكُنْ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ .فَمَا رَوَتْ مِنْ ذٰلِكَ فَلَا يَدْفَعُهُ كِتَابُ اللّٰهِ، وَلَا سُنَّةُ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ تَابَعَهَا غَيْرُهَا عَلٰى ذٰلِكَ ، مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ .وَالْحَسَنُ .

۴۴۴۲: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر میں عدت گزارو۔ لوگوں نے عدت کے ختم ہونے سے پہلے عدت والے گھر سے نکلنے کو نہایت تعجب سے دیکھا۔ ابوسلمہ کی اس روایت نے بتلایا کہ لوگوں نے بہت محسوس کیا کہ عدت گزارنے سے پہلے فاطمہ نے اپنا مکان کیوں چھوڑا ہے ان انکار کرنے والوں میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تو تھے اور تابعین ان کا زمانہ پانے والے یہ عمر ابن مسعود اسامہ رضی اللہ عنہم اور جن کا روایات میں نام لیا گیا انہوں نے انکار کیا سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے اپنے زمانہ میں انکار کیا اور اس پر عمل نہ کیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں انکار کیا مگر ان کے انکار پر کسی نے نکیر نہیں فرمائی۔ پس صحابہ کرام کا نکیر ترک کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان کا مذہب وہی تھا جو عمر رضی اللہ عنہ کا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انکار کی وجہ یہ تھی کہ ان کے بقول فاطمہ بنت قیس اس ارشاد الٰہی کی مخالفت کرنے والی تھیں "اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم" (الطلاق ۷) حالانکہ یہ آیت اس عورت سے متعلق جس کو ایک رجعی طلاق ملی ہو۔ جبکہ فاطمہ طلاق ثلاثہ مغلظہ والی تھیں اور وہ یہ کہتی تھیں کہ خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نفقہ و سکنٰی تو اس عورت کے لئے ہے جس پر رجعت ہے اور اللہ تعالیٰ نے جس کا ذکر فرمایا ہے وہ مطلقہ رجعیہ ہے اور فاطمہ پر رجعت نہ تھی پس ان کی روایت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف نہیں اور جن لوگوں کا مسلک اس روایت کی متابعت فاطمہ بنت قیس کے علاوہ لوگوں نے بھی کی ہے جن میں سے ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حسن بصری بھی ہیں۔

تشریح ابوسلمہ کی اس روایت نے بتلایا کہ لوگوں نے بہت محسوس کیا کہ عدت گزارنے سے پہلے فاطمہ نے اپنا مکان کیوں چھوڑا ہے ان انکار کرنے والوں میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تو تھے (تابعین جو ان کا زمانہ پانے والے تھے) فانتبہ۔

عمر ابن مسعود اسامہ رضی اللہ عنہم اور جن کا روایات میں نام لیا گیا انہوں نے انکار کیا سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے اپنے زمانہ میں انکار کیا اور اس پر عمل نہ کیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں انکار کیا مگر ان کے انکار پر کسی نے نکیر نہیں فرمائی۔

پس صحابہ کرام کا نکیر نہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان کا مذہب وہی تھا جو عمر رضی اللہ عنہ کا تھا۔

اشکال:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انکار کی وجہ یہ تھی کہ ان کے بقول فاطمہ بنت قیس اس ارشاد الٰہی کی مخالفت کرنے والی تھیں "اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم" (الطلاق: ۷) حالانکہ یہ آیت اس عورت سے متعلق ہے جس کو ایک رجعی طلاق ملی ہو۔ جبکہ فاطمہ طلاق ثلاثہ مغلظہ والی تھیں اور وہ یہ کہتی تھیں کہ خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نفقہ و سکنی تو اس عورت کے لئے ہے جس پر رجعت ہے اور اللہ تعالیٰ نے جس کا ذکر فرمایا ہے وہ مطلقہ رجعیہ ہے اور فاطمہ پر رجعت نہ تھی پس ان کی روایت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف نہیں اور اس روایت کے ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حسن بصری بھی ہیں چنانچہ روایات ملاحظہ ہوں۔

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما:

۴۴۴۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .ح .

۴۴۴۳: ہشیم نے حجاج سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

۴۴۴۴: وَحَدَّثَنَا صَالِحٌ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا ، وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا نَفَقَةَ لَهُمَا ، وَتَعْتَدَّانِ حَيْثُ شَاءَتَا. قَالُوْا :فَإِنْ كَانَ عُمَرُ ، وَعَائِشَةُ ، وَأُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، أَنْكَرُوْا عَلٰى فَاطِمَةَ مَا رَوَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا بِخِلَافِهِ .فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ وَافَقَهَا عَلٰى مَا رَوَتْ مِنْ ذٰلِكَ فَعَمِلَ بِهِ ، وَتَابَعَهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْحَسَنُ .فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلٰى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ ، أَنَّ مَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ دَفْعِ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ حُجَّةٌ صَحِيْحَةٌ ، وَذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ ثُمَّ قَالَ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا وَأَجْمَعُوْا أَنَّ ذٰلِكَ الْأَمْرَ هُوَ الْمُرَاجَعَةُ .ثُمَّ قَالَ أَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ ثُمَّ قَالَ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ يُرِيْدُ فِي الْعِدَّةِ .فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اثْنَتَيْنِ لِلسُّنَّةِ ، عَلٰى مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ ، ثُمَّ رَاجَعَهَا ، ثُمَّ طَلَّقَهَا أُخْرٰى لِلسُّنَّةِ ، حَرُمَتْ عَلَيْهِ ، وَوَجَبَتْ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهَا فِيْهَا السُّكْنٰى ، أَوْ أَمَرَهَا فِيْهَا أَنْ لَا تَخْرُجَ ، وَأَمَرَ الزَّوْجَ أَنْ لَا يُخْرِجَهَا .وَلَمْ يُفَرِّقِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ هٰذِهِ الْمُطَلَّقَةِ لِلسُّنَّةِ

الَّتِیْ لَا رَجْعَةَ عَلَیْهَا ، وَبَیْنَ الْمُطَلَّقَةِ لِلسُّنَّةِ الَّتِیْ عَلَیْهَا الرَّجْعَةُ .فَلَمَّا جَاءَ تْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَیْسٍ ، فَرَوَتْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَهَا اِنَّمَا السُّكْنٰی وَالنَّفَقَةُ لِمَنْ كَانَتْ عَلَیْهَا الرَّجْعَةُ خَالَفَتْ بِذٰلِكَ كِتَابَ اللّٰهِ نَصًّا ، لِاَنَّ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰی قَدْ جَعَلَ السُّكْنٰی لِمَنْ لَا رَجْعَةَ عَلَیْهَا ، وَخَالَفَتْ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَوٰی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ مَا رَوَتْ ، فَخَرَجَ الْمَعْنَی الَّذِیْ مِنْهُ اَنْكَرَ عَلَیْهَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا اَنْكَرَ خُرُوْجًا صَحِیْحًا ، وَبَطَلَ حَدِیْثُ فَاطِمَةَ ، فَلَمْ یَجِبِ الْعَمَلُ بِهٖ اَصْلًا ، لِمَا ذَكَرْنَا وَبَیَّنَّا .فَقَالَ قَائِلٌ :لَمْ یَجِءْ تَخْلِیطُ حَدِیْثِ فَاطِمَةَ اِلَّا مِمَّا رَوَاهُ الشَّعْبِیُّ عَنْهَا ، وَذٰلِكَ اَنَّهٗ هُوَ الَّذِیْ رَوٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، لَمْ یَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰی وَلَا نَفَقَةً .قَالَ : اَوَلَیْسَ ذٰلِكَ فِیْ حَدِیْثِ اَصْحَابِنَا الْحِجَازِیِّیْنَ .قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ :فَاَغْفَلَ فِیْ ذٰلِكَ ، اَوْ ذَهَبَ عَنْهُ، لِاَنَّهٗ لَمْ یَرْوِ مَا فِیْ هٰذَا الْبَابِ بِكَمَالِهٖ ، كَمَا رَوَاهُ غَیْرُهٗ، فَتَوَهَّمَ اَنَّهٗ جَمَعَ كُلَّ مَا رُوِیَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ ، فَتَكَلَّمَ عَلٰی ذٰلِكَ فَقَالَ مَا حَكَیْنَاهُ عَنْهُ، مِمَّا وَصَفْنَا وَلَیْسَ كَمَا تَوَهَّمَ ، لِاَنَّ الشَّعْبِیَّ اَضْبَطُ مِمَّا یَظُنُّ ، وَاَتْقَنُ ، وَاَوْثَقُ ، وَقَدْ وَافَقَهٗ عَلٰی مَا رَوٰی مِنْ ذٰلِكَ مَنْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِیْ حَدِیْثِهٖ فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، مَا یُغْنِیْنَا ذٰلِكَ عَنْ اِعَادَتِهٖ فِیْ هٰذَا الْمَوْضِعِ .وَیُقَالُ لَهٗ :اِنَّ حَدِیْثَ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ ، الَّذِیْ لَمْ یُذْكَرْ فِیْهِ لَا سُكْنٰی لَكِ قَدْ رَوَاهُ اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، بِمِثْلِ مَا رَوَاهُ الشَّعْبِیُّ عَنْهَا .فَمَا جَاءَ مِنَ الشَّعْبِیِّ فِیْ هٰذَا تَخْلِیطٌ ، وَاِنَّمَا جَاءَ التَّخْلِیطُ مِمَّنْ رَوٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ فَحَذَفَ بَعْضَ مَا فِیْهِ، وَجَاءَ بِبَعْضٍ ، فَاَمَّا اَصْلُ الْحَدِیْثِ ، فَكَمَا رَوَاهُ الشَّعْبِیُّ .وَكَانَ مِنْ قَوْلِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا اَیْضًا اَنْ قَالَ: وَلَوْ كَانَ اَصْلُ حَدِیْثِ فَاطِمَةَ كَمَا رَوَاهُ الشَّعْبِیُّ ، لَكَانَ مُوَافِقًا اَیْضًا لِمَذْهَبِنَا ، لِاَنَّ مَعْنٰی قَوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكِ اَیْ :لِاَنَّكِ غَیْرُ حَامِلٍ وَلَا سُكْنٰی لَكِ لِاَنَّكِ بَذِیئَةٌ ، وَالْبُذَاءُ: هُوَ الْفَاحِشَةُ الَّتِیْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اَنْ یَاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَیِّنَةٍ . وَذَكَرَ فِیْ ذٰلِكَ

۴۴۴۴: ہشیم نے یونس سے انہوں نے حسن سے روایت کی دونوں کہا کرتے تھے کہ تین طلاق والی عورت اور جس کا خاوند مر جائے ان دونوں کا نفقہ نہیں اور دونوں جہاں چاہیں عدت گزاریں۔ اگرچہ حضرت عمر عائشہ اسامہ رضی اللہ عنہم نے فاطمہ کی روایت کا انکار کیا مگر ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حسن رحمہ اللہ نے اس کی موافقت کی ہے جس کی وجہ سے روایت میں کمزوری نہیں آئی۔ اس قول والوں کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا استدلال

فاطمہ رضی اللہ عنہا والی روایت کے خلاف بالکل درست ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: یاایھاالنبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن لعدتھن (الطلاق۔۱) پھر فرمایا لاتدری لعل اللّٰہ یحدث بعد ذلك امرا" اس بات پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ اس امر سے مراجعت مراد ہے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔"اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم" (الطلاق۔٦) پھر فرمایا"لاتخرجوھن من بیوتھن ولا یخرجن" (الطلاق۔۱) اس سے عدت مراد ہے۔عورت کو جب اس کا خاوند دو طلاق بطریق سنت دے پھر اس سے رجوع کرے پھر اس کو ایک طلاق سنت دے تو وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے اور اس پر وہ عدت لازم ہو جاتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے سکنیٰ کا حق مقرر کیا ہے یا اس عورت کو حکم دیا کہ وہ مقام عدت سے نہ نکلے اور خاوند کو حکم فرمایا کہ وہ اس کو مت گھر سے نکالے۔اللہ تعالیٰ نے مطلقہ سنت کہ جس میں رجوع نہ ہو اور مطلقہ سنت جس میں رجوع ہو میں کوئی فرق بیان نہیں فرمایا بلکہ ان کا حکم یکساں رکھا جب فاطمہ بنت قیس آئیں اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کی آپ نے اس کو فرمایا سکنیٰ اور نفقہ اس کے لئے ہے جس کو رجوع کا حق ہے اس نے فاطمہ نے کتاب اللہ کی نص کی مخالفت کی کیونکہ کتاب اللہ میں سکنیٰ اس کو بھی دیا گیا جس پر رجوع نہیں اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرح مخالفت کی کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف روایت نقل کی جو اس نے نقل کی۔اس سے وہ مفہوم نکل آیا جس سے عمر رضی اللہ عنہ نے انکار کیا اور درست انکار کیا اور روایت فاطمہ رضی اللہ عنہا واجب العمل نہ رہی اور نادرست ثابت ہوگئی۔اگر کوئی معترض یہ کہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں خلط شعبی کی روایت کی وجہ سے پیدا ہوا کیونکہ شعبی نے ہی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے رہائش اور نفقہ مقرر نہیں فرمایا ہمارے حجازی اساتذہ کی روایت میں یہ بات نہیں ہے۔طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کہنے والے نے اس سلسلہ میں غفلت سے کام لیا یا اس کو سہو ہو گیا کیونکہ اس بات میں جس طرح شعبی رحمہ اللہ نے مکمل روایت نقل کی ہے اور کسی دوسرے راوی نے ایسی مکمل روایت نقل نہیں کی۔فلہذا اس قائل کو وہم ہوا کہ اس نے اس میں مروی تمام روایات کو جمع کر لیا ہے اور پھر اس پر گفتگو کی اور کہا کہ جو کچھ ہم نے بیان کیا وہ اسی طرح ہے جیسا ہم نے وضاحت کی ہے۔حالانکہ یہ اس طرح نہیں جیسا اس نے وہم کیا کیونکہ شعبی رحمہ اللہ نہایت پختہ حافظے والے' معتبر اور قابل اعتماد ہیں ان شعبی سے مروی روایت کی ان لوگوں نے بھی موافقت کی ہے جن کا ہم نے اس حدیث کے ضمن میں باب کے شروع میں ذکر کیا اب یہاں اس کو دوبارہ لوٹانے کی حاجت نہیں۔حضرت عبداللہ بن یزید کی روایت جس میں مذکور ہے کہ تمہارے لئے رہائش نہیں ہے اس کو لیث بن سعد نے حضرت عبداللہ بن یزید سے انہوں نے ابو سلمہ سے اور انہوں نے حضرت فاطمہ سے انہوں نے حضرت شعبی کی روایت کی طرح روایت کی ہے تو شعبی رحمہ اللہ سے جو خلط ملط پیش آیا وہ ان روات کی وجہ سے ہوا جنہوں نے امّ سلمہ کے واسطہ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔کیونکہ انہوں نے بعض حصے کو حذف کیا جبکہ بعض کو نقل کر دیا باقی اصل روایت کا

جہاں تک تعلق ہے وہ تو اسی طرح ہے جیسا امام شعبی رحمہ اللہ نے بیان کی ہے اور ہمارے مخالف نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر روایت فاطمہ رضی اللہ عنہا اسی طرح ہے جیسا کہ شعبی نے بیان کی ہے تو پھر وہ فریق اوّل کے مذہب کے موافق ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کہ تمہارے لئے نفقہ نہیں ہے۔ کا مطلب یہ ہوگا کیونکہ تم غیر حاملہ ہو اور تمہارے لئے رہائش نہیں کیونکہ تم بدکلام ہو اور بدکلامی یہ اس فاحشہ میں داخل ہے جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا﴾ (النساء:۱۹) میں کیا ہے اور اس سلسلہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ روایت ذکر کی ہے۔

تشریح اگرچہ عمر، عائشہ، اسامہ رضی اللہ عنہم نے فاطمہ کی روایت کا انکار کیا مگر ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حسن رحمہ اللہ نے اس کی موافقت کی ہے جس کی وجہ سے روایت میں کمزوری نہیں آئی۔

حل: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا استدلال فاطمہ رضی اللہ عنہا والی روایت کے خلاف بالکل درست ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ **یاایھاالنبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن لعدتھن** (الطلاق۔۱) پھر فرمایا **لاتدری لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا**"

اس بات پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ اس امر سے مراجعت مراد ہے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "**اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم**" (الطلاق:٦) پھر فرمایا "**لاتخرجوھن من بیوتھن ولا یخرجن**" (الطلاق۔۱) اس سے عدت مراد ہے۔

عورت کو جب اس کا خاوند دو طلاق بطریق سنت دے پھر اس سے رجوع کرے پھر اس کو ایک طلاق سنت دے تو وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے اور اس پر وہ عدت لازم ہو جاتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے سکنیٰ کا حق مقرر کیا ہے یا اس عورت کو حکم دیا کہ وہ مقام عدت سے نہ نکلے اور خاوند کو حکم فرمایا کہ وہ اس کو مت گھر سے نکالے۔

اللہ تعالیٰ نے مطلقہ سنت کہ جس میں رجوع نہ ہو اور مطلقہ سنت جس میں رجوع ہو کوئی فرق بیان نہیں فرمایا بلکہ ان کا حکم یکساں رکھا جب فاطمہ بنت قیس آئیں اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کی تو آپ نے اس کو فرمایا سکنیٰ اور نفقہ اس کے لئے ہے جس کو رجوع کا حق ہے اس سے فاطمہ نے کتاب اللہ کی نص کی مخالفت کی کیونکہ کتاب اللہ میں سکنیٰ اس کو بھی دیا گیا جس پر رجوع نہیں اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرح مخالفت کی کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف روایت نقل کی جو اس نے نقل کی۔ اس سے وہ مفہوم نکل آیا جس سے عمر رضی اللہ عنہ نے انکار کیا اور درست انکار کیا اور روایت فاطمہ رضی اللہ عنہا واجب العمل نہ رہی اور نادرست ثابت ہوگئی۔

اعتراض:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں خلط شعبی کی روایت کی وجہ سے پیدا ہوا کیونکہ شعبی نے ہی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے رہائش اور نفقہ مقرر نہیں فرمایا ہمارے حجازی اساتذہ کی روایت میں یہ بات نہیں ہے۔

طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کہنے والے نے اس سلسلہ میں غفلت سے کام لیا یا اس کو سہو ہو گیا کیونکہ اس بات میں جس طرح شعبی رحمہ اللہ نے مکمل روایت نقل کی ہے اور کسی دوسرے راوی نے ایسی مکمل روایت نقل نہیں کی۔ فلہٰذا اس قائل کو وہم ہوا کہ اس نے اس میں مروی تمام روایات کو جمع کر لیا ہے اور پھر اس پر گفتگو کی اور کہا کہ جو کچھ ہم نے بیان کیا وہ اسی طرح ہے جیسا ہم نے وضاحت کی ہے حالانکہ یہ اس طرح نہیں جیسا اس نے وہم کیا کیونکہ شعبی رحمہ اللہ نہایت پختہ حافظے والے معتبر اور قابل اعتماد ہیں ان شعبی سے مروی روایت کی ان لوگوں نے بھی موافقت کی ہے جن کا ہم نے اس حدیث کے ضمن میں باب کے شروع میں ذکر کیا اب یہاں اس کو دوبارہ لوٹانے کی حاجت نہیں۔

جواب: حضرت عبداللہ بن یزید کی روایت جس میں مذکور ہے کہ تمہارے لئے رہائش نہیں ہے اس کو لیث بن سعد نے حضرت عبداللہ بن یزید سے انہوں نے ابو سلمہ سے اور انہوں نے حضرت فاطمہ سے انہوں نے حضرت شعبی کی روایت کی طرح روایت کی ہے تو شعبی رحمہ اللہ سے جو خلط ملط پیش آیا وہ ان روات کی وجہ سے ہوا جنہوں نے ام سلمہ کے واسطہ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ کیونکہ انہوں نے بعض حصے کو حذف کیا جبکہ بعض کو نقل کر دیا باقی اصل روایت کا جہاں تک تعلق ہے وہ تو اسی طرح ہے جیسا امام شعبی رحمہ اللہ نے بیان کی ہے۔

ایک اور اعتراض:

اگر روایت فاطمہ رضی اللہ عنہا اسی طرح ہے جیسا کہ شعبی نے بیان کی ہے تو پھر وہ فریق اول کے مذھب کے موافق ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کہ تمہارے لئے نفقہ نہیں ہے۔ کا مطلب یہ ہوگا کیونکہ تم غیر حاملہ ہو اور تمہارے لئے رہائش نہیں کیونکہ تم بدکلام ہو اور بدکلامی یہ اس فاحشہ میں داخل ہے جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ۭ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـــًٔـا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا﴾ (النساء:۱۹) اور اس سلسلہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ روایت ذکر کی ہے۔

۴۴۴۵: مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ

يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَقَالَ :اَلْفَاحِشَةُ الْمُبَيِّنَةُ أَنْ تُفْحِشَ عَلَى أَهْلِ الرَّجُلِ وَتُؤْذِيهِمْ ، فَقَالَ : فَفَاطِمَةُ حُرِمَتِ السُّكْنَى لِبَذَائِهَا وَالنَّفَقَةُ لِأَنَّهَا غَيْرُ حَامِلٍ .قَالَ :وَهٰذَا حُجَّةٌ لَنَا فِي قَوْلِنَا :إِنَّ الْمَبْتُوتَةَ لَا يَجِبُ لَهَا النَّفَقَةُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا .قِيلَ لَهُ :لَوْ خَرَجَ مَعْنَى حَدِيثِ فَاطِمَةَ مِنْ حَيْثُ ذَكَرْتُ ، لَوَقَعَ الْوَهْمُ عَلَى عُمَرَ ، وَعَائِشَةَ ، وَأُسَامَةَ ، وَمَنْ أَنْكَرَ ذٰلِكَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، عَلَى فَاطِمَةَ مَعَهُمْ ، وَقَدْ كَانَ يَنْبَغِي أَنْ يُتْرَكَ أَمْرُهُمْ عَلَى الصَّوَابِ حَتَّى يُعْلَمَ يَقِينًا مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَكَيْفَ ، وَلَوْ صَحَّ حَدِيثُ فَاطِمَةَ ، لَكَانَ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَاهُ عَلَى غَيْرِ مَا حَمَلْتَهُ أَنْتَ عَلَيْهِ .وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَمَهَا السُّكْنَى لِبَذَائِهَا كَمَا ذَكَرْتُ ، وَرَأَى أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْفَاحِشَةُ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، وَحَرَمَهَا النَّفَقَةَ لِنُشُوزِهَا بِبَذَائِهَا الَّذِي خَرَجَتْ بِهِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا ، لِأَنَّ الْمُطَلَّقَةَ لَوْ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا فِي عِدَّتِهَا ، لَمْ يَجِبْ لَهَا عَلَيْهِ نَفَقَةٌ حَتّٰى تَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ .فَكَذٰلِكَ فَاطِمَةُ مُنِعَتْ مِنَ النَّفَقَةِ لِنُشُوزِهَا الَّذِي بِهِ خَرَجَتْ مِنْ مَنْزِلِ زَوْجِهَا .فَهٰذَا مَعْنًى قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَهُ، إِنْ كَانَ حَدِيثُ فَاطِمَةَ صَحِيحًا ، وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ مَا وَصَفْتُ أَنْتَ .وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ مَعْنًى غَيْرَ هٰذَيْنِ ، مِمَّا لَا يَبْلُغُهُ عِلْمُنَا .وَلَا يُحْكَمُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَرَادَ فِي ذٰلِكَ مَعْنًى بِعَيْنِهِ، دُونَ مَعْنًى كَمَا حَكَمْتُ أَنْتَ عَلَيْهِ ؛ لِأَنَّ الْقَوْلَ عَلَيْهِ بِالظَّنِّ حَرَامٌ ، كَمَا أَنَّ الْقَوْلَ بِالظَّنِّ عَلَى اللّٰهِ حَرَامٌ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْفَاحِشَةِ الْمُبَيِّنَةِ ، غَيْرُ مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا .

۴۴۴۵: عکرمہ نے ابن عباس ؓ سے نقل کیا کہ ان سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق دریافت کیا گیا: ﴿وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ﴾ تو انہوں نے فرمایا فاحشہ مبینہ یہ ہے کہ مرد کے عزیز واقارب کو فحش گوئی کرے اور ان کو ایذاء پہنچائے تو فرمانے لگے فاطمہ کو سکنیٰ سے محروم اسی لئے کیا گیا تھا کیونکہ وہ بدکلام تھیں اور نفقہ سے محرومی کی وجہ ان کا حاملہ نہ ہونا تھا۔ معترض نے کہا کہ اس روایت سے ثابت ہوا کہ مبتوتہ کا نفقہ صرف حامل ہونے کی صورت میں ہے۔ ورنہ نہیں۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا۔ اگر روایت فاطمہ ؓ کا مفہوم وہی لیا جائے جو آپ نے نکالا ہے تو اس سے حضرت عمر' عائشہ' اسامہ رضی اللہ عنہم اور دیگر صحابہ کرام جنہوں نے روایت فاطمہ ؓ سے انکار کیا ہے ان کے متعلق وہم پیدا ہو جائے گا بہتر تو یہی تھا کہ ان کی بات کو درست مان لیا جاتا تا کہ اس کے علاوہ بات یقین سے معلوم ہو جائے اور وہ کیوں کر درست نہ ہوگا اگر بالفرض روایت فاطمہ ؓ کو

درست قرار دیا جائے تو یہ بھی درست ماننا ہوگا کہ اس روایت کا معنی اس کے علاوہ ہو جو آپ نے بیان کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ عین ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی بدکلامی سے اسے رہائش سے محروم فرمایا جیسا کہ تم نے ذکر کیا اور آپ نے یہ خیال فرمایا ہو کہ یہ وہی فاحشہ ہے جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور نفقہ سے محروم اس لئے کیا کہ وہ بدکلامی کی وجہ سے نافرمان قرار پائی۔ کہ وہ اسی بدکلامی کی وجہ سے خاوند کے گھر سے نکالی گئی کیونکہ جب مطلقہ عدت کے دوران خاوند کے گھر سے چلی جائے تو اس کے خاوند پر نفقہ لازم نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ گھر واپس لوٹ آئے اسی طرح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نافرمانی کی وجہ سے نفقہ نہ دیا گیا جس کی بناء پر وہ خاوند کے گھر سے چلی گئیں اور ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے یہی معنی مراد لیا ہو اگر حدیث فاطمہ رضی اللہ عنہا درست ہو اور ہو سکتا ہے کہ وہ مفہوم مراد لیا ہو جو تم نے بیان کیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کی مراد ان دونوں کے علاوہ کوئی اور معنی ہو اور ہمیں وہ معلوم نہ ہوا ہو کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ کے متعلق یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ آپ نے فلاں معنی ہی مراد لیا ہو کوئی دوسرا معنی مراد نہیں لیا جیسا کہ تم نے جناب نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ فیصلہ کیا کیونکہ محض گمان سے آپ کے بارے میں کوئی بات کہنا حرام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں محض گمان سے بات کہنا حرام ہے۔ لیجئے! ابن عمر رضی اللہ عنہما سے فاحشہ مبینہ کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہما کے معنی کے خلاف معنی مروی ہے۔

روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما:

۴۴۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ قَالَ :خُرُوجُهَا مِنْ بَيْتِهَا ، فَاحِشَةٌ مُبَيِّنَةٌ .وَقَدْ قَالَ آخَرُونَ :إِنَّ الْفَاحِشَةَ الْمُبَيِّنَةَ أَنْ تَزْنِيَ فَتَخْرُجَ لِيُقَامَ عَلَيْهَا الْحَدُّ .فَمَنْ جَعَلَ لَكَ أَنْ تُثْبِتَ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي تَأْوِيلِ هٰذِهِ الْآيَةِ ، وَتَحْتَجَّ بِهِ عَلَى مُخَالِفِكَ، وَتَدَعَ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِي حَدِيثِهَا مَعْنًى غَيْرَ مَا ذَكَرْنَا ، وَذٰلِكَ

۴۴۴۶: حضرت نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے قول: "لاتخرجوھن من بیوتھن" کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اس کا گھر سے نکلنا فاحشہ مبینہ ہے۔ حالانکہ دوسروں نے فاحشہ مبینہ سے مراد یہ لیا ہے کہ وہ زنا کرے پس اس کو نکالا جائے تا کہ اس پر حد قائم کی جا سکے۔ اب جب تفسیر میں اس قدر اختلاف ہوا ہو تو آپ کو کس نے حق دیا ہے کہ اس آیت کے معنی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو ثابت کریں اور اس کو اپنے مخالف کے خلاف بطور دلیل پیش کریں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی تفسیر کو ترک کر دیں حالانکہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی بیان کردہ روایت تو اس معنی کے خلاف ہے روایت ملاحظہ ہو۔

۴۴۴۷: أَنَّ أَبَا شُعَيْبِ الْبَصْرِيَّ صَالِحَ بْنَ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الزَّمِنُ ، قَالَ : ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي، وَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَقْتَحِمَ ، قَالَ انْتَقِلِي عَنْهُ . فَهٰذِهِ فَاطِمَةُ تُخْبِرُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ حِينَ خَافَتْ زَوْجَهَا عَلَيْهَا . فَقَالَ قَائِلٌ : وَكَيْفَ يَجُوزُ هٰذَا وَفِي بَعْضِ مَا قَدْ رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ أَنَّهُ طَلَّقَهَا وَهُوَ غَائِبٌ ، أَوْ طَلَّقَهَا ثُمَّ غَابَ فَخَاصَمَتْ ابْنَ عَمِّهِ فِي نَفَقَتِهَا ، وَفِي هٰذَا أَنَّهَا كَانَتْ تَخَافُهُ، فَأَحَدُ الْحَدِيثَيْنِ يُخْبِرُ أَنَّهُ كَانَ غَائِبًا ، وَالْآخَرُ يُخْبِرُ أَنَّهُ كَانَ حَاضِرًا ، فَقَدْ تَضَادَّ هٰذَانِ الْحَدِيثَانِ . قِيلَ لَهُ : مَا تَضَادَّا ، لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ فَاطِمَةُ لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا ، خَافَتْ عَلَى الْهُجُومِ عَلَيْهَا وَسَأَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا بِالنَّفَقَةِ ثُمَّ غَابَ بَعْدَ ذٰلِكَ ، وَوَكَّلَ ابْنَ عَمِّهِ بِنَفَقَتِهَا ، فَخَاصَمَتْ حِينَئِذٍ فِي النَّفَقَةِ وَهُوَ غَائِبٌ ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سُكْنَى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ . فَاتَّفَقَ مَعْنَى حَدِيثِ عُرْوَةَ هٰذَا، وَمَعْنَى حَدِيثِ الشَّعْبِيِّ وَأَبِي سَلَمَةَ ، وَمَنْ وَافَقَهُمَا عَلَى ذٰلِكَ عَنْ فَاطِمَةَ . فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ . وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُوا أَنَّ الْمُطَلَّقَةَ طَلَاقًا بَائِنًا ، وَهِيَ حَامِلٌ مِنْ زَوْجِهَا ، أَنَّ لَهَا النَّفَقَةَ عَلَى زَوْجِهَا ، وَبِذٰلِكَ حَكَمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا فِي كِتَابِهِ فَقَالَ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ . فَاحْتَمَلَ أَنْ تَكُونَ تِلْكَ النَّفَقَةُ جُعِلَتْ عَلَى الْمُطَلِّقِ ، لِأَنَّهُ يَكُونُ عَنْهَا مَا يُغَذِّي الصَّبِيَّ فِي بَطْنِ أُمِّهِ فَيَجِبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ لِوَلَدِهِ، كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُغَذِّيَهُ فِي حَالِ رَضَاعِهِ بِالنَّفَقَةِ عَلَى مَنْ تُرْضِعُهُ، وَتُوَصِّلُ الْغِذَاءَ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُغَذِّيَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمِثْلِ مَا يُغَذَّى بِهِ مِثْلُهُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ . فَيُحْتَمَلُ أَيْضًا إِذَا كَانَ حَمْلًا فِي بَطْنِ أُمِّهِ، أَنْ يَجِبَ عَلَى أَبِيهَا غِذَاؤُهُ بِمَا يُغَذَّى بِهِ مِثْلُهُ فِي حَالِهِ تِلْكَ مِنَ النَّفَقَةِ عَلَى أُمِّهِ، لِأَنَّ ذٰلِكَ يُوَصِّلُ الْغِذَاءَ إِلَيْهِ . وَيُحْتَمَلُ أَنْ تَكُونَ تِلْكَ النَّفَقَةُ إِنَّمَا جُعِلَتْ لِلْمُطَلَّقَةِ خَاصَّةً ، لِعِلَّةِ الْعِدَّةِ ، لَا لِعِلَّةِ الْوَلَدِ الَّذِي فِي بَطْنِهَا . فَإِنْ كَانَتْ النَّفَقَةُ عَلَى الْحَامِلِ إِنَّمَا جُعِلَتْ لَهَا لِمَعْنَى الْعِدَّةِ ، ثَبَتَ قَوْلُ الَّذِينَ قَالُوا لِلْمَبْتُوتَةِ النَّفَقَةُ وَالسُّكْنَى حَامِلًا كَانَتْ أَوْ غَيْرَ حَامِلٍ . وَإِنْ كَانَتِ الْعِلَّةُ الَّتِي بِهَا وَجَبَتْ النَّفَقَةُ هِيَ الْوَلَدُ ، فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ النَّفَقَةَ وَاجِبَةٌ لِغَيْرِ الْحَامِلِ ، فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ لِنَعْلَمَ كَيْفَ الْوَجْهُ فِيمَا أُشْكِلَ مِنْ ذٰلِكَ . فَرَأَيْنَا الرَّجُلَ يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُنْفِقَ عَلَى ابْنِهِ الصَّغِيرِ فِي رَضَاعِهِ

حَتّٰى يَسْتَغْنِيَ عَنْ ذٰلِكَ ، وَيُنْفِقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا يُنْفِقُ عَلٰى مِثْلِهِ ، مَا كَانَ الصَّبِيُّ مُحْتَاجًا اِلٰى ذٰلِكَ .فَاِنْ كَانَ غَنِيًّا عَنْهُ بِمَالٍ لَهٗ، قَدْ وَرِثَهٗ عَنْ اُمِّهٖ، اَوْ قَدْ مَلَكَهٗ بِوَجْهٍ سِوٰى ذٰلِكَ ، مِنْ هِبَةٍ اَوْ غَيْرِهَا لَمْ يَجِبْ عَلٰى اَبِيْهِ اَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ ، وَاَنْفَقَ عَلَيْهِ مِمَّا وَرِثَ ، اَوْ مِمَّا وُهِبَ لَهٗ.فَكَانَ اِنَّمَا يُنْفِقُ عَلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ لِحَاجَتِهٖ اِلٰى ذٰلِكَ ، فَاِذَا ارْتَفَعَ ذٰلِكَ ، لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ الْاِنْفَاقُ عَلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ .وَلَوْ اَنْفَقَ عَلَيْهِ الْاَبُ مِنْ مَالِهٖ عَلٰى اَنَّهٗ فَقِيْرٌ اِلٰى ذٰلِكَ ، بِحُكْمِ الْقَاضِيْ عَلَيْهِ، ثُمَّ عَلِمَ اَنَّ الصَّبِيَّ قَدْ كَانَ وَجَبَ لَهٗ مَالٌ قَبْلَ ذٰلِكَ ، بِمِيْرَاثٍ اَوْ غَيْرِهٖ، كَانَ لِلْاَبِ اَنْ يَرْجِعَ بِذٰلِكَ الْمَالِ الَّذِيْ اَنْفَقَهٗ فِيْ مَالِ الصَّبِيِّ الَّذِيْ وَجَبَ لَهٗ، بِالْوَجْهِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا .وَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَامِلٌ ، فَحَكَمَ الْقَاضِيْ لَهَا عَلَيْهِ بِالنَّفَقَةِ ، فَاَنْفَقَ عَلَيْهَا حَتّٰى وَضَعَتْ وَلَدًا حَيًّا ، وَقَدْ كَانَ اَخٌ لَهٗ مِنْ اُمِّهٖ مَاتَ قَبْلَ ذٰلِكَ ، فَوَرِثَهُ الْوَلَدُ وَاُمُّهٗ حَامِلٌ بِهٖ ، لَمْ يَكُنْ لِلْاَبِ ، فِيْ قَوْلِهِمْ جَمِيْعًا ، اَنْ يَرْجِعَ عَلَى ابْنِهٖ بِمَا كَانَ اَنْفَقَ عَلٰى اُمِّهٖ بِحُكْمِ الْقَاضِيْ لَهَا عَلَيْهِ بِذٰلِكَ ، اِذَا كَانَتْ حَامِلًا بِهٖ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ النَّفَقَةَ عَلَى الْمُطَلَّقَةِ الْحَامِلِ ، هِيَ لِعِلَّةِ الْعِدَّةِ الَّتِيْ هِيَ فِيْهَا ، مِنَ الَّذِيْ طَلَّقَهَا ، لَا لِعِلَّةِ مَا هِيَ بِهٖ حَامِلٌ مِنْهُ .فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ ، ثَبَتَ اَنَّ كُلَّ مُعْتَدَّةٍ مِنْ طَلَاقٍ بَائِنٍ ، فَلَهَا مِنَ النَّفَقَةِ مِثْلُ مَا لِلْمُعْتَدَّةِ مِنَ الطَّلَاقِ ، اِذَا كَانَتْ حَامِلًا ، قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِمَّا وَصَفْنَا وَبَيَّنَّا .وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَاَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللّٰهِ، وَقَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا، وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، وَاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ .

۴۴۴۷: عروہ نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کے اقارب ان کے پاس خوب آئیں جائیں۔ (میرا رہنا وہاں مشکل ہے) تو آپ نے فرمایا وہاں سے تم منتقل ہو جاؤ۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا ہیں جو اس روایت میں بتلا رہی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس لئے منتقل ہونے کا حکم دیا جبکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے متعلق خاوند سے خطرہ محسوس ہوا۔ یہ مفہوم درست تسلیم نہیں کیا جا سکتا جبکہ اس سلسلہ کی روایت میں وارد ہے کہ جب ان کے خاوند نے ان کو طلاق دی تو وہ خود موجود نہ تھے یا طلاق کے بعد غائب ہو گئے۔ تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خاوند کے بھتیجے سے نفقہ کے متعلق جھگڑا کیا اور یہ روایت بتلا رہی ہے کہ خاوند کی طرف سے ان کو خطرہ محسوس ہوا اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ غائب تھے (یمن گئے تھے) اور ایک

روایت میں ہے کہ وہ موجود تھے۔ان دونوں روایات میں تضاد ہے تو اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ ان دونوں روایات میں تضاد نہیں کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جب ان کے خاوند نے طلاق دی ہو تو انہوں نے اپنے ہاں ہجوم کا خطرہ محسوس کیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں استفسار کیا پھر ان کے خاوند نفقہ لے کر آئے (انہوں نے انکار کیا) پھر وہ (جہاد میں) چلے گئے اور اپنے بھتیجے کو خرچ کے سلسلہ میں کہہ کر گئے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نفقہ قلیل سمجھ کر اس سے جھگڑا کیا (جب کہ خاوند) غائب تھا۔تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تمہارے لئے رہائش ونفقہ کچھ نہیں اب حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا مفہوم حضرت شعبی اور ابو سلمہ رحمہ اللہ کی روایت کے موافق حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرنے والوں کی روایات کے مفہوم کے مطابق ہو گیا۔روایات میں موافقت معنی کے لحاظ سے تو یہی ہے جو ہم نے بیان کر دی اب بطریق نظر اس کا معنی ملاحظہ ہو۔پھر طریق نظر کی صورت یہ ہوگی ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے متعلق تمام علماء کا اتفاق ہے کہ جس عورت کو خاوند تین طلاق بائنہ دیدے اور وہ حاملہ ہو تو اس کے لئے خاوند کے ذمہ نفقہ لازم ہے اللہ تعالیٰ نے بھی اس بات کا حکم فرمایا ہے ارشاد قرآنی ہے۔"وان کن اولات حمل فانفقوا علیھن حتی یضعن حملھن" اگر وہ حاملہ ہوں تو تم ان پر وضع حمل تک خرچ کرو۔اب اس میں تین احتمال ہیں۔اس بات کا بھی احتمال کہ طلاق دینے والے پر یہ خرچہ اس وجہ سے لازم ہو کہ وہ اس نفقہ سے ماں کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ اس کو غذا پہنچاتا ہے۔فلہٰذا یہ خرچہ بچے کی وجہ سے واجب ہو جیسا کہ بچے کے دودھ پینے کی حالت میں دودھ پلانے والی کو نفقہ دے کر بچے کو غذا پہنچانا والد پر لازم ہے اس کے بعد بھی اس بچے کو کھانے پینے کی ان اشیاء سے غذا پہنچانا ضروری ہے جو اس کو بطور غذا دی جاتی ہیں تو اس بات کا احتمال بھی ہے کہ جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہو تو اس کے باپ پر اس کے مناسب حال غذا لازم ہو جو ماں کو دیئے جانے والے نفقہ سے ہو کیونکہ اسی کے ذریعہ غذا بچے تک پہنچتی ہے (براہ راست نہیں پہنچتی) اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ نفقہ صرف عورت کے لئے ہو اور اس کی وجہ عدت ہو اس کے پیٹ میں موجود بچہ اس کی علت نہ ہو۔پھر اگر خرچہ اس وجہ سے حاملہ کے لئے مقرر رہا تو ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو یہ کہتے ہیں کہ مطلقہ بائنہ کے لئے نفقہ اور رہائش لازم ہے خواہ وہ حاملہ ہو یا غیر حاملہ اور اگر نفقہ کے لازم ہونے کی علت بچے کو تسلیم کیا تو یہ اس بات پر دلالت نہیں کہ غیر حاملہ کے لئے بھی نفقہ ہوگا پھر ہم نے اس میں غور وفکر کیا تا کہ اس گنجلک کا حل ظاہر ہو۔چنانچہ وہ مل گیا کہ مرد پر اپنے چھوٹے بچے کا جو دودھ پیتا ہو خرچہ لازم ہے اور اس وقت تک لازم ہے یہاں تک کہ اسے دودھ کی حاجت نہ رہے اس کے بعد بھی جب تک بچہ ضرورت مند رہتا ہے اس کی حالت کے مطابق باپ اس پر خرچ کرتا ہے اور اگر وہ بچہ اپنے ذاتی مال کی وجہ سے بے نیاز ہو یعنی وہ مال جو اسے ماں کی طرف سے وراثت میں میسر آیا ہو یا کسی دوسرے ذرائع مثلاً ہبہ وغیرہ سے اس کا مالک بنا ہو تو اس صورت میں والد پر واجب نہیں ہے کہ وہ اپنے مال میں سے اس پر خرچ کرے بلکہ وہ اس بچے کو وراثت و ہبہ کے ذریعہ ملنے

والے مال میں سے خرچ کرے۔ پس باپ تو اپنے مال میں سے بچے پر اس لئے خرچ کرتا ہے کیونکہ بچے کو اس کی ضرورت ہوتی ہے پس اب جبکہ اس کی حاجت نہ رہی تو باپ پر اپنے مال میں سے اس بچے پر خرچ کرنا لازم نہ رہا اور اگر والد قاضی کے حکم پر بچے پر اس لئے خرچ کرتا ہے کہ وہ فقیر ہے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ اس سے پہلے بچے کو وراثت و ہبہ وغیرہ سے مال مل گیا تھا تو اس صورت میں والد بچے کے مال میں سے وہ مال واپس لے سکتا ہے۔ جو اس نے بچے پر اس دوران میں خرچ کیا ہے اس وجہ سے ہم نے اوپر ذکر کر دی۔ اب جب کوئی شخص اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دے اور قاضی کے کہنے پر اس کو خرچہ دے یہاں تک کہ اس کا زندہ بچہ پیدا ہو جائے اور اس سے پہلے اس کا ماں کی طرف سے بھائی فوت ہو چکا ہو اور وہ ماں کے پیٹ میں اس کا وارث بن گیا ہو تو تمام حضرات ائمہ کے ہاں اس بچے سے وہ مال واپس نہیں لیا جا سکتا جو اس نے قاضی کے کہنے پر اس بچے کی ماں پر اس وقت خرچ کیا جب وہ حاملہ تھی۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ حاملہ مطلقہ کا نفقہ اس کی عدت کی وجہ سے ہے جو وہ گزار رہی ہے اس بچے کی وجہ سے نہیں جس کے ساتھ وہ حاملہ ہے۔ تو جب بات اس طرح ہے جس طرح ہم نے بیان کی تو ثابت ہو گیا کہ ہر مطلقہ بائنہ کے لئے اسی طرح نفقہ ہوگا جس طرح مطلقہ حاملہ کے لئے ہوتا ہے۔ قیاس و نظر کا یہی تقاضا ہے یہ امام ابوحنیفہ، ابویوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ مزید اقوالِ تابعین رحمہم اللہ ذیل میں ہیں:

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا ہیں جو اس روایت میں بتلا رہی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس لئے منتقل ہونے کا حکم دیا جبکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے متعلق خاوند سے خطرہ محسوس ہوا۔

ایک مزید اشکال:

یہ مفہوم درست تسلیم نہیں کیا جا سکتا جبکہ اس سلسلہ کی روایت میں وارد ہے کہ جب ان کے خاوند نے ان کو طلاق دی تو وہ خود موجود نہ تھے یا طلاق کے بعد غائب ہو گئے۔ تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خاوند کے بھتیجے سے نفقہ کے متعلق جھگڑا کیا اور یہ روایت بتلا رہی ہے کہ خاوند کی طرف سے ان کو خطرہ محسوس ہوا اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ غائب تھے (یمن گئے تھے) اور ایک روایت میں ہے کہ وہ موجود تھے۔ ان دونوں روایات میں تضاد ہے۔

حل: ان دونوں روایات میں تضاد نہیں کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جب ان کے خاوند نے طلاق دی ہو تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاں ہجوم کا خطرہ محسوس کیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں استفسار کیا پھر ان کے خاوند نفقہ لے کر آئے (انہوں نے انکار کیا) پھر وہ (جہاد میں) چلے گئے اور اپنے بھتیجے کو خرچ کے سلسلہ میں کہہ کر گئے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نفقہ قلیل سمجھ کر اس سے جھگڑا کیا (جب کہ خاوند) غائب تھا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تمہارے لئے رہائش و نفقہ کچھ نہیں اب حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا مفہوم حضرت شعبی اور ابوسلمہ رحمہما اللہ کی روایت کے موافق حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرنے والوں کی روایات کے مفہوم کے مطابق ہو گیا۔ روایات میں موافقت معنی کے لحاظ سے تو یہی معنی ہے جو ہم نے

بیان کر دیا اب بطریق نظر اس کا معنی ملاحظہ ہو۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اس کے متعلق تمام علماء کا اتفاق ہے کہ جس عورت کو خاوند تین طلاق بائنہ دے دیں اور وہ حاملہ ہو تو اس کے لئے خاوند کے ذمہ نفقہ لازم ہے اللہ تعالیٰ نے بھی اس بات کا حکم فرمایا ہے ارشاد قرآنی ہے۔" **وان كن اولات حمل فانفقوا عليهن حتى يضعن حملهن**" اگر وہ حاملہ ہوں تو تم ان پر وضع حمل تک خرچ کرو۔ اب اس میں تین احتمال ہیں۔

احتمال اوّل: اس بات کا بھی احتمال ہے کہ طلاق دینے والے پر یہ خرچہ اس وجہ سے لازم ہو کہ وہ اس نفقہ سے ماں کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ اس کو غذا پہنچاتا ہے۔ فلہٰذا یہ خرچہ بچے کی وجہ سے واجب ہو جیسا کہ بچے کے دودھ پینے کی حالت میں دودھ پلانے والی کو نفقہ دے کر بچے کو غذا پہنچانا والد پر لازم ہے اس کے بعد بھی اس بچے کو کھانے پینے کی ان اشیاء سے غذا پہنچانا ضروری ہے جو اس کو بطور غذا دی جاتی ہیں۔

احتمال دوم: تو اس بات کا احتمال بھی ہے کہ جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہو تو اس کے باپ پر اس کے مناسب حال غذا لازم ہو جو ماں کو دیئے جانے والے نفقہ سے ہو کیونکہ اسی کے ذریعہ غذا بچے تک پہنچتی ہے (براہ راست نہیں پہنچتی)

احتمال سوم: اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ نفقہ صرف عورت کے لئے ہو اور اس کی وجہ عدت ہو اس کے پیٹ میں موجود بچہ اس کی علت نہ ہو۔ پھر اگر خرچہ اس وجہ سے حاملہ کے لئے مقرر ہوا تو ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو یہ کہتے ہیں کہ مطلقہ بائنہ کے لئے نفقہ اور رہائش لازم ہے خواہ وہ حاملہ ہو یا غیر حاملہ۔

اور اگر نفقہ کے لازم ہونے کی علت بچے کو تسلیم کیا تو یہ اس بات پر دلالت نہیں کہ غیر حاملہ کے لئے بھی نفقہ ہو گا پھر ہم نے اس میں غور و فکر کیا تا کہ اس گتھلک کا حل ظاہر ہو۔ چنانچہ وہ مل گیا کہ مرد پر اپنے چھوٹے بچے کا جو دودھ پیتا ہو خرچہ لازم ہے اور اس وقت تک لازم ہے یہاں تک کہ اسے دودھ کی حاجت نہ رہے اس کے بعد بھی بچہ جب تک ضرورت مند رہتا ہے اس کی حالت کے مطابق باپ اس پر خرچ کرتا ہے اور اگر وہ بچہ اپنے ذاتی مال کی وجہ سے بے نیاز ہو یعنی وہ مال جو اسے ماں کی طرف سے وراثت میں میسر آیا ہو یا کسی دوسرے ذرائع مثلاً ہبہ وغیرہ سے اس کا مالک بنا ہو تو اس صورت میں والد پر واجب نہیں ہے کہ وہ اپنے مال میں سے اس پر خرچ کرے بلکہ وہ اس بچے کو وراثت و ہبہ کے ذریعہ ملنے والے مال میں سے خرچ کرے۔

پس باپ تو اپنے مال میں سے بچے پر اس لئے خرچ کرتا ہے کیونکہ بچے کو اس کی ضرورت ہوتی ہے پس اب جبکہ اس کی حاجت نہ رہی تو باپ پر اپنے مال میں سے اس بچے پر خرچ کرنا لازم نہ رہا اور اگر والد قاضی کے حکم پر بچے پر اس لئے خرچ کرتا ہے کہ وہ فقیر ہے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ اس سے پہلے بچے کو وراثت و ہبہ وغیرہ سے مال مل گیا تھا تو اس صورت میں والد بچے کے مال میں سے وہ مال واپس لے سکتا ہے۔ جو اس نے بچے پر اس دوران میں خرچ کیا ہے اس کی وجہ ہم نے اوپر ذکر کر دی۔

اب جب کوئی شخص اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دے اور قاضی کے کہنے پر اس کو خرچہ دے یہاں تک کہ اس کا زندہ بچہ پیدا ہو

جائے اور اس سے پہلے اس کا ماں کی طرف سے بھائی فوت ہو چکا ہو اور وہ ماں کے پیٹ میں اس کا وارث بن گیا ہو تو تمام حضرات ائمہ کے ہاں اس بچے سے وہ مال واپس نہیں لیا جا سکتا جو اس نے قاضی کے کہنے پر اس بچے کی ماں پر اس وقت خرچ کیا جب وہ حاملہ تھی۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ حاملہ مطلقہ کا نفقہ اس کی عدت کی وجہ سے ہے جو وہ گزار رہی ہے اس بچے کی وجہ سے نہیں جس کے ساتھ وہ حاملہ ہے۔ تو جب بات اس طرح ہے جس طرح ہم نے بیان کی تو ثابت ہو گیا کہ ہر مطلقہ بائنہ کے لئے اسی طرح نفقہ ہوگا جس طرح مطلقہ حاملہ کے لئے ہوتا ہے۔

قیاس و نظر کا یہی تقاضا ہے یہ امام ابو حنیفہ ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم:

یہی بات حضرت عمر، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم و سعید بن میتب اور ابراہیم نخعی رحمہما اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے چنانچہ ملاحظہ ہو۔

۴۴۴۸ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى .

۴۴۴۸: عبدالکریم جزری نے سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا جس مطلقہ کو تین طلاق دی گئیں ہوں اس کو نفقہ و سکنیٰ ملے گا۔

۴۴۴۹ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، مِثْلَهٗ.

۴۴۴۹: شجاع بن ولید نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

بَابُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا ، هَلْ لَهَا أَنْ تُسَافِرَ فِيْ عِدَّتِهَا ؟ وَمَا دَخَلَ ذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ الْمُطَلَّقَةِ فِيْ وُجُوْبِ الْإِحْدَادِ عَلَيْهَا فِيْ عِدَّتِهَا ؟

دوران عدت بیوہ و مطلقہ کا حکم

خلاصۃ الرام: اس میں تابعین کے اقوال مختلف ہوئے ہیں فریق اوّل جس میں حسن بصری، طاوس، عکرمہ، عطاء رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ مطلقہ یا بیوہ معتدہ جہاں چاہیں دن رات میں سفر کر سکتی ہیں۔

فریق ثانی: اس کو ائمہ اربعہ کے علاوہ ثوری و لیث رحمہم اللہ نے نقل کیا ہے کہ معتدہ دن میں نکل سکتی ہے رات اسی گھر میں گزارنا

ضروری ہے۔ البتہ امام شافعی طلاق رجعی والی عورت کو دن رات نکلنے کی اجازت نہیں دیتے جبکہ احناف تمام قسم کی معتدات کو دن میں اجازت دیتے ہیں رات اسی گھر میں گزارنا پڑے گی۔ (نخبۃ الافکار ج ۷)

فریق اوّل کا مؤقف: دوران عدت بیوہ جہاں چاہے جا سکتی ہے اسے روک ٹوک نہیں۔ اس کی دلیل مندرجہ ذیل روایات جابر رضی اللہ عنہ ہیں۔

۴۴۵۰: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ . ح .

۴۴۵۰: ابراہیم بن مرزوق نے ابوعاصم سے روایت کی ہے۔

۴۴۵۱: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَا جَمِيْعًا ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : طُلِّقَتْ خَالَةٌ لِيْ ، فَأَرَادَتْ أَنْ تَخْرُجَ فِيْ عِدَّتِهَا اِلَى نَخْلٍ لَهَا ، فَقَالَ لَهَا رَجُلٌ : لَيْسَ ذٰلِكَ لَكِ . فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُخْرُجِيْ اِلَى نَخْلِكِ وَجُدِّيْهِ ، فَعَسٰى أَنْ تَصَدَّقِيْ ، وَتَصْنَعِيْ مَعْرُوْفًا .

۴۴۵۱: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میری خالہ کو طلاق ہوگئی دوران عدت انہوں نے اپنے کھجوروں کے باغ میں جانے کا ارادہ کیا ان سے ایک شخص نے کہا تمہارے لئے یہ جائز نہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے کھجوروں کے درختوں کی طرف جا سکتی ہو اور انہیں توڑ بھی سکتی ہو۔ قریب ہے کہ تم صدقہ کرو اور اچھا کام کرو۔

تخریج : مسلم فی الرضاع ۱۲۲/۵۷، ابو داؤد فی الطلاق باب ۴۱، دارمی فی الطلاق باب ۱۴، مسند احمد ۳۲۱/۳۔

اللغات: جدیہ۔ کھجور توڑنا۔ صرام۔ قطع کرنا۔

۴۴۵۲: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ أَخْبَرَتْنِيْ خَالَتِيْ أَنَّهَا طُلِّقَتْ اَلْبَتَّةَ ، فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا ، فَزَجَرَهَا رِجَالٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلٰى فَجُدِّيْ نَخْلَكِ ، فَإِنَّكِ عَسٰى أَنْ تَصَدَّقِيْ وَتَفْعَلِيْ مَعْرُوْفًا . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى أَنَّ لِلْمُطَلَّقَةِ وَلِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا أَنْ تُسَافِرَا فِيْ عِدَّتِهِمَا اِلٰى حَيْثُ مَا شَاءَتَا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ . وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا : أَمَّا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا ، فَإِنَّ لَهَا أَنْ تَخْرُجَ فِيْ عِدَّتِهَا مِنْ بَيْتِهَا ، نَهَارًا وَلَا تَبِيْتُ اِلَّا فِيْ بَيْتِهَا . وَأَمَّا الْمُطَلَّقَةُ فَلَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا فِيْ عِدَّتِهَا ، لَا لَيْلًا وَلَا نَهَارًا . وَفَرَّقُوْا بَيْنَهُمَا ، لِأَنَّ الْمُطَلَّقَةَ ، فِيْ قَوْلِهِمْ ، لَهَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى فِيْ عِدَّتِهَا ، عَلٰى زَوْجِهَا الَّذِيْ طَلَّقَهَا ، فَذٰلِكَ

يُغْنِيهَا عَنِ الْخُرُوجِ مِنْ بَيْتِهَا .عَنْهَا زَوْجُهَا ، لَا نَفَقَةَ ، فَلَهَا أَنْ تَخْرُجَ فِي بَيَاضِ نَهَارِهَا ، تَبْتَغِي مِنْ فَضْلِ رَبِّهَا .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ ، فِي حَدِيثِ جَابِرٍ ، الَّذِي احْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى ، أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَا ذَكَرَ فِيهِ، كَانَ فِي وَقْتٍ مَا لَمْ يَكُنِ الْإِحْدَادُ ، يَجِبُ فِي كُلِّ الْعِدَّةِ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ .

۴۴۵۲: ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میری خالہ کو طلاق بائن ہوگئی تھی انہوں نے اپنی کھجوریں توڑنے کا ارادہ کیا ان کو بعض آدمیوں نے ڈانٹا۔ تو وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا۔ کیوں نہیں۔ تم اپنی کھجوروں کو توڑ سکتی ہو اور ممکن ہے کہ تم صدقہ کرو اور کوئی اور نیک کام کرو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مطلقہ اور بیوہ عدت کے دوران جہاں تک چاہیں سفر کر سکتی ہیں انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔ دوسرے حضرات نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ بیوہ عورت اپنی عدت کے ایام میں گھر سے باہر جا سکتی ہے لیکن رات اپنے گھر میں گزارے گی اور مطلقہ عورت دن اور رات میں سے کسی وقت بھی گھر سے باہر نہیں نکل سکتی۔ انہوں نے ان دونوں کے حکم میں یہ فرق کیا ہے کیونکہ دورانِ عدت مطلقہ کا خرچہ اور رہائش خاوند پر واجب و لازم ہے۔ جس خاوند نے اسے طلاق دی ہے اس وجہ سے اسے گھر سے نکلنے کی چنداں حاجت و ضرورت نہیں ہوتی اور بیوہ کا معاملہ اس سے مختلف ہے اس کے لئے نفقہ نہیں ہے۔ پس وہ دن کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرنے کے لئے جا سکتی ہے۔ ان کی دلیل حدیث جابر رضی اللہ عنہ ہے۔ فریق اوّل نے جس روایت کو استدلال میں پیش کیا تو اس میں بالکل ممکن ہے کہ جو اس میں مذکور ہو وہ پہلے حکم ہو جبکہ پوری عدت میں سوگ نہ تھا اور یہ حکم پہلے اسی طرح تھا کہ تھوڑا سا وقت سوگ کے لئے خاص تھا۔ جیسا ان روایات میں معلوم ہوتا ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مطلقہ اور بیوہ عدت کے دوران جہاں تک چاہیں سفر کر سکتی ہیں انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: بیوہ عورت اپنی عدت کے ایام میں گھر سے باہر جا سکتی ہے لیکن رات اپنے گھر میں گزارے گی اور مطلقہ عورت دن اور رات میں سے کسی وقت بھی گھر سے باہر نہیں نکل سکتی۔ انہوں نے ان دونوں کے حکم میں یہ فرق کیا ہے کیونکہ دورانِ عدت مطلقہ کا خرچہ خاوند پر اور رہائش واجب و لازم ہے۔ جس خاوند نے اسے طلاق دی ہے اس وجہ سے اسے گھر سے نکلنے کی چنداں حاجت و ضرورت نہیں رہتی اور بیوہ کا معاملہ اس سے مختلف ہے اس کے لئے نفقہ نہیں ہے۔ پس وہ دن کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرنے کے لئے جا سکتی ہے۔

روایت جابر رضی اللہ عنہ کا جواب: فریق اوّل نے جس روایت کو استدلال میں پیش کیا اس میں اس بات کا قوی احتمال ہے کہ جو اس

میں مذکور ہو وہ پہلے حکم ہو جبکہ پوری عدت میں سوگ نہ تھا اور یہ حکم پہلے اسی طرح تھا کہ تھوڑا سا وقت سوگ کے لئے خاص تھا۔ جیسا ان روایات سے معلوم ہوتا ہے۔

۴۴۵۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ .ح .

۴۴۵۳: ابن مرزوق نے حبان بن ہلال سے روایت کی ہے۔

۴۴۵۴: وَحَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ أَيْضًا قَالَ :ثَنَا حِبَّانُ .ح .

۴۴۵۴: ابوبکرہ نے حبان سے روایت کی ہے۔

۴۴۵۵: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ .ح

۴۴۵۵: فہد نے احمد بن یونس سے روایت کی ہے۔

۴۴۵۶: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ .ح .

۴۴۵۶: ابوداؤد نے جبارہ بن مغلس سے روایت کی ہے۔

۴۴۵۷: وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَا :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالُوْا :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ :لَمَّا أُصِيْبَ جَعْفَرٌ ، أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَكَّبِيْ ثَلَاثًا ، ثُمَّ اصْنَعِيْ مَا شِئْتِ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الْإِحْدَادَ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْمُعْتَدَّةِ فِيْ كُلِّ عِدَّتِهَا ، وَإِنَّمَا كَانَ فِيْ وَقْتٍ مِنْهَا خَاصٍ ، ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ وَأُمِرَتْ بِأَنْ تَحُدَّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا .فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ

۴۴۵۷: عبداللہ بن شداد نے اسماء بنت عمیس ؓ سے روایت کی ہے کہ جعفرؓ کی شہادت ہوئی تو مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا۔ تم تین دن گھر میں ٹھہرو پھر جو چاہو کرو۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ معتدہ پر سوگ عدت کی پوری مدت میں لازم نہیں بلکہ اس میں سے خاص وقت تک کے لئے ہے پھر یہ حکم منسوخ ہو کر پورے چار ماہ دس دن سوگ کا حکم ہوا اس پر مندرجہ ذیل روایات دلالت کرتی ہیں۔

۴۴۵۸: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ ، فَإِنَّهَا تَحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا .

۴۴۵۸: عروہ نے عائشہ ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کو میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے البتہ اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ کر سکتی

ہے۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب۳۱' والحیض باب۱۲' والطلاق باب۴۶' مسلم فی الرضاع ۱۲۵' ابو داؤد باب۴۳' ۴۶' ترمذی فی الطلاق باب۱۸' نسائی فی الطلاق باب۵۸/۵۹' ابن ماجه فی الطلاق باب۳۵' دارمی فی الطلاق باب۱۲' ۱۳' مالك فی الطلاق ۱۰۱/۱۰۲' مسنداحمد ۱۸۴/۶' ۲۸۱/۲۸۴۔

۴۴۵۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِیْ سَلَمَةَ قَالَتْ :لَمَّا جَاءَ نَعِیُّ أَبِیْ سُفْيَانَ ، دَعَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ بِصُفْرَةٍ ، فَمَسَحَتْ بِذِرَاعَيْهَا وَعَارِضَيْهَا ، وَقَالَتْ إِنِّیْ عَنْ هٰذَا لَغَنِيَّةٌ ، لَوْلَا أَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَتْ مِثْلَ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا سَوَاءً .

۴۴۵۹: حمید بن نافع نے زینب بنت ابی سلمہ سے روایت کی کہ جب ابوسفیان کی وفات کی خبر ملی تو ام حبیبہ نے زرد خوشبو منگوائی اور اس کو اپنے بازوؤں اور رخساروں پر لگایا اور کہنے لگیں مجھے اس خوشبو کی چنداں حاجت نہ تھی۔ اگر میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نہ سنا ہوتا پھر عائشہ رضی اللہ عنہا والی روایت جیسی روایت نقل کی ان میں کوئی فرق نہیں۔

تخریج : سابقه روایت کی تخریج ملاحظه هو۔

۴۴۶۰: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ أُمِّ حَبِيْبَةَ ثُمَّ ذَكَرَتْ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ .قَالَ حُمَيْدٌ :وَحَدَّثَتْنِیْ زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : جَاءَتِ امْرَأَةٌ اسْمُهَا عَاتِكَةُ مِنْ قُرَيْشٍ بِنْتِ النَّحَّامِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ :إِنَّا نَخَافُ عَلٰى بَصَرِهَا ، فَقَالَ لَا ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ، قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تُحِدُّ عَلٰى زَوْجِهَا السَّنَةَ ، ثُمَّ تَرْمِیْ عَلٰى رَأْسِ السَّنَةِ بِالْبَعْرِ .

۴۴۶۰: حمید بن نافع نے زینب بنت ام سلمہ سے روایت کی کہ میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں موجود تھی پھر یونس جیسی روایت نقل کی ہے۔ حمید کہتے ہیں کہ مجھے زینب بنت ام سلمہ نے اپنی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی کہ ایک عورت عاتکہ نامی جو قریش خاندان سے تھی اور نحام کی بیٹی کہلاتی تھی وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی ہمیں تو اس کی نگاہ کے جانے کا خطرہ ہے آپ نے فرمایا نہیں چار ماہ دس دن تک سوگ ہے پہلے عورت اپنے خاوند پر ایک سال سوگ کرتی پھر سال پورا ہونے پر وہ مینگنی پھینکتی (اور سوگ سے باہر آتی)۔

۴۴۶۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ

، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلْمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهَا وَأُمِّ حَبِيبَةَ اسْمُهَا رَمْلَةُ مِثْلَ مَا فِي حَدِيثِ رَبِيعٍ عَنْهُمَا .قَالَ حُمَيْدٌ :فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ ، وَمَا رَأْسُ الْحَوْلِ ؟ فَقَالَتْ :كَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا مَاتَ زَوْجُهَا ، عَمَدَتْ إِلَى شَرِّ بَيْتٍ لَهَا ، فَجَلَسَتْ فِيهِ سَنَةً ، فَإِذَا مَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ ، خَرَجَتْ وَرَمَتْ بِبَعْرَةٍ مِنْ وَرَائِهَا .

۴۴۶۱: حمید بن نافع مولی انصار کہتے ہیں کہ میں نے زینب بنت ام سلمہ کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کرتے سنا جیسا کہ ربیع کی روایت میں ہے۔

حمید کہتے ہیں میں نے زینب رحمۃ اللہ علیہا سے پوچھا سال کے آخر کا کیا معنی ہے؟ تو انہوں نے بتلایا کہ زمانہ جاہلیت میں جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ نہایت گندے مکان میں چلی جاتی اور اس میں ایک سال تک بیٹھتی۔ جب سال گزر جاتا تو باہر نکلتی اور اپنے پیچھے ایک مینگنی پھینکتی۔

تخریج : بخاری فی الطلاق باب۴۶'۴۷' ابو داؤد فی الطلاق باب۴۳' ترمذی فی الطلاق باب۱۸' نسائی فی الطلاق باب۵۵' ۶۳' ۶۷' ابن ماجه فی الطلاق باب۳۴' مالك فی الطلاق ۱۰۱' مسند احمد ۲۹۲/۶' ۳۱۱۔

۴۴۶۲: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلْمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ قَالَتْ :دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ ، ثُمَّ ذَكَرَتْ عَنْهَا مِثْلَ مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْهَا ، فِيمَا تَقَدَّمَهُ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَتْ :وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلْمَةَ تَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَتْ نَحْوَ مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْهَا ، فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ .قَالَتْ :دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَذَكَرْتُ عَنْهَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَفِي حَدِيثِ رَبِيعٍ ، عَنْ شُعَيْبٍ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ فِي حَدِيثِهِمَا ، عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِنْتِ النَّحَّامِ .

۴۴۶۲: حمید بن نافع سے روایت ہے کہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے ان تینوں احادیث کی خبر دی ہے وہ فرماتی ہیں میں ام حبیبہ کے ہاں حاضر ہوئی۔ اس کے بعد زینب نے ان (ام حبیبہ رضی اللہ عنہا) سے اسی طرح کی روایت کی جو ہم نے گزشتہ روایات میں ان کی وساطت سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر دی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی ہیں کہ ایک عورت جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی پھر انہوں نے اس کی مثل بیان کیا جو ہم گزشتہ روایات میں بیان کر آئے ہیں۔

تشریح وہ یہ بھی کہتی ہیں کہ میں زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئی تو ان سے اسی طرح کا قول بیان کیا جو کہ یونس نے علی

بن معبد سے اور ربیع نے شعیب کی روایت میں ذکر کیا ہے جس کو دونوں نے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنت النحام کے سلسلہ میں نقل کیا ہے۔

۴۴۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ عَنْ عَائِشَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ عَنْهُمَا كِلَيْهِمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ، أَنْ تَحِدَّ عَلَى مُتَوَفًّى فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ .

۴۴۶۳: نافع نے صفیہ بنت ابو عبید سے انہوں نے امّ المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے روایت کی یا حضرت عائشہ امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا سے یا دونوں سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مؤمنہ عورت کے لئے جائز نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ کسی فوت ہونے والے پر تین راتوں سے زائد سوگ کرے سوائے خاوند کے۔

تخریج : ٤٤٥٨ روایت کی تخریج ملاحظہ کریں۔

۴۴۶۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهِيَ أُمُّ سَلَمَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ . وَزَادَ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا .

۴۴۶۴: نافع نے صفیہ بنت ابو عبید سے انہوں نے کسی بھی زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور وہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے وہ اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ کرے گی۔

۴۴۶۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ : ثَنَا أُبَيٌّ ، قَالَ : سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ ، عَنْ بَعْضِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ .

۴۴۶۵: نافع نے صفیہ بنت ابی عبید سے انہوں نے امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن میں سے کسی سے روایت نقل کی ہے کہ

کسی مؤمنہ عورت کے لیے حلال نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے اپنے خاوند کے۔

۴۴۶۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَارِمٌ أَبُو النُّعْمَانِ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۴۶۶: ایوب نے نافع سے روایت کی پھر اپنی اسناد سے اسی طرح بیان کی۔

۴۴۶۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ :أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تُحِدَّ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ ، وَلَا تَكْتَحِلَ ، وَلَا تَطَّيَّبَ ، وَلَا تَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا ، إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ.

۴۴۶۷: حفصہ نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ عورت اپنے خاوند کے علاوہ تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے سوگ میں وہ نہ سرمہ لگائے' نہ خوشبو اور نہ عصفر سے رنگا ہوا کپڑا پہنے البتہ یمنی موٹا کپڑا پہن سکتی ہے۔

تخریج : بخاری فی الطلاق باب۴۸' مسلم فی الرضاع ۱۳۲' الطلاق ۶۷' ابو داؤد فی الطلاق باب۴۶' نسائی فی الطلاق باب ۶۴' ابن ماجه فی الطلاق باب۳۵' دارمی فی الطلاق باب۱۳' مسند احمد ۴۰۸/۶۔

اللُّغَاتُ: عصب۔ بنا ہوا یمنی موٹا کپڑا۔

۴۴۶۸: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ .

۴۴۶۸: حفصہ نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ اس میں الاثوب' عصب کے لفظ نہیں ہیں۔

۴۴۶۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُخْبِرُ عَنْ زَيْنَبَ :أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ بِنْتَ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيَّ أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ مُحِدَّةٌ ، وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا ، أَفَتَكْتَحِلُ ؟ فَقَالَ لَا .فَقَالَتْ :يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، إِنَّهَا تَشْتَكِي عَيْنَيْهَا ، فَوْقَ مَا تَظُنُّ ، أَفَتَكْتَحِلُ ؟ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمَةٍ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ ثُمَّ قَالَ أَوَنَسِيتُنَّ ؟ كُنْتُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تُحِدُّ الْمَرْأَةُ السَّنَةَ ، وَتُجْعَلُ فِي السَّنَةِ فِي بَيْتٍ وَحْدَهَا إِلَّا أَنَّهَا تُطْعَمُ

وَتُسْقَى، حَتّٰى اِذَا كَانَ رَأْسُ السَّنَةِ أُخْرِجَتْ ، ثُمَّ أُتِيَتْ بِكَلْبٍ أَوْ دَابَّةٍ ، فَإِذَا مَسَّتْهَا مَاتَتْ ، فَخُفِّفَ ذٰلِكَ عَنْكُنَّ ، وَجُعِلَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا . فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، مَا قَدْ دَلَّ أَنَّ اِحْدَادَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا ، قَدْ جُعِلَ فِيْ كُلِّ عِدَّتِهَا ، وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ فِيْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ عِدَّتِهَا خَاصَّةً ، عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ أَسْمَاءَ .ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَمْرِ الْفُرَيْعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ ، مَا قَدْ

۴۴۶۹: زینب نے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نعیم بن عبداللہ عدوی کی بیٹی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) میری بیٹی کا خاوند فوت ہوگیا اور وہ سوگ میں ہے اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے کیا وہ سرمہ لگا سکتی ہے؟ فرمایا نہیں۔ وہ عرض کرنے لگی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی آنکھ میں تکلیف ہے اور اس کو تکلیف آپ کے گمان سے بڑھ کر ہے کیا وہ سرمہ لگا سکتی ہے آپ نے فرمایا کسی مسلمان عورت کو مناسب نہیں کہ تین دن سے زائد سوگ کرے سوائے اس کے کہ اس کا خاوند ہو۔ پھر فرمایا کیا تم بھول بیٹھی ہو؟ زمانہ جاہلیت میں عورت کو خاوند پر ایک سال سوگ کرنا ہوتا تھا اور وہ پورا سال ایک اکیلے گھر میں گزارتی بس اس کو کھانا پینا دیا جاتا۔ جب سال کا اختتام ہوتا اس کو گھر سے نکالا جاتا پھر ایک کتا یا کوئی جانور رلایا جاتا جب یہ عورت اس کو چھوتی تو وہ مرجاتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے تم سے یہ چیز دور کر کے آسانی کر دی اور عدت چار ماہ دس دن مقرر کر دی۔ یہ تمام روایات ظاہر کرتی ہیں کہ عورت کی عدت کے تمام ایام ہی سوگ کے ہوں گے۔ شروع میں عدت میں تین دن خاص سوگ کے تھے جیسا کہ اسماءؓ کی روایت میں گزرا۔ پھر فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا کے سلسلہ میں مروی ہے۔

تخریج : نسائی فی الطلاق باب۶۷۔

حاصل روایات : یہ تمام روایات ظاہر کرتی ہیں کہ عورت کی عدت کے تمام ایام ہی سوگ کے ہوں گے۔ شروع میں عدت میں تین دن خاص سوگ کے تھے جیسا کہ اسماءؓ کی روایت میں گزرا۔ پھر فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا کے سلسلہ میں مروی ہے۔

۴۴۷۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ قَالَتْ :أَخْبَرَتْنِي الْفُرَيْعَةُ بِنْتُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ ، وَهِيَ أُخْتُ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ أَتَاهَا نَعْيُ زَوْجِهَا ، خَرَجَ فِيْ طَلَبِ أَعْلَاجٍ لَهُ فَأَدْرَكَهُمْ بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ ، فَقَتَلُوْهُ .قَالَتْ :فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّهُ أَتَانِيْ نَعْيُ زَوْجِيْ ، وَأَنَا فِيْ دَارٍ مِنْ دُوْرِ الْأَنْصَارِ شَاسِعَةٍ أَيْ بَعِيْدَةٍ عَنْ دُوْرِ أَهْلِيْ وَأَنَا أَكْرَهُ الْقَعْدَةَ فِيْهَا ، وَإِنَّهُ لَمْ يَتْرُكْنِيْ فِيْ مَسْكَنٍ ، وَلَا مَالَ يَمْلِكُهُ، وَلَا نَفَقَةَ تُنْفَقُ عَلَيَّ ، فَإِنْ رَأَيْتَ

أَنْ أَلْحَقَ بِأَخِي فَيَكُونُ أَمْرُنَا جَمِيعًا ، فَإِنَّهُ أَجْمَعُ لِي فِي شَأْنِي وَأَحَبُّ إِلَيَّ ، قَالَ إِنْ شِئْتِ فَالْحَقِي بِأَهْلِكِ .قَالَتْ :فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرَةً بِذٰلِكَ ، حَتّٰى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ ، أَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِي أَوْ دُعِيتُ لَهُ، فَقَالَ كَيْفَ زَعَمْتِ؟ فَرَدَّدْتُ عَلَيْهِ الْحَدِيثَ مِنْ أَوَّلِهِ ، فَقَالَ امْكُثِي فِي الْبَيْتِ الَّذِي جَاءَكِ فِيهِ نَعْيُ زَوْجِكِ، حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ :فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا . قَالَتْ :فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا عُثْمَانُ ، فَسَأَلَهَا ، فَأَخْبَرَتْهُ فَقَضٰى بِهِ .

۴۴۷۰: زینب بنت کعب کہتی ہیں کہ فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ نے بتلایا یہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ ہیں ان کو اپنے خاوند کی موت کی اطلاع ملی وہ اپنے بعض عجمی کسانوں کی تلاش میں نکلے تو انہوں نے ان کو اپنی کسیوں کی اطراف سے آلیا اور قتل کر دیا۔

فریعہ کہتی ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اپنے خاوند کی موت کی اطلاع ملی ہے اور میں انصار کے ایک ایسے مکان میں ہوں جو میرے قبیلہ کے مکانات سے فاصلہ پر واقع ہے میں اس میں بیٹھنا ناپسند خیال کرتی ہوں۔ مرحوم میرے لئے رہائشی مکان اور مال وراثت میں چھوڑ نہیں گیا اور کوئی خرچہ بھی نہیں جو مجھ پر خرچ کیا جائے اگر آپ کو پسند ہو تو میں اپنے بھائی کے ہاں رہوں تو ہمارا معاملہ اکٹھا ہو جائے گا اور یہ میری حالت کے لحاظ سے زیادہ مناسب و پسندیدہ ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تو چاہتی ہے تو اپنے اہل کے ہاں چلی جا۔

فریعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اس سے خوش ہو کر وہاں سے نکلی یہاں تک کہ میں جب حجرہ ہی میں تھی یا مسجد میں پہنچی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آواز دی یا مجھے بلا بھیجا اور فرمایا تم نے کیا خیال کیا؟ میں نے تمام بات دہرائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اپنے اسی گھر میں ٹھہرو جہاں خاوند کی موت کی اطلاع ملی ہے۔ یہاں تک کہ عدت کا وقت پورا ہو۔ فریعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اسی گھر میں چار ماہ دس دن گزارے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (زمانہ خلافت میں) میری طرف پیغام بھیج کر مسئلہ دریافت کیا تو میں نے ان کو اطلاع دی پس عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فیصلہ کر دیا۔

۴۴۷۱: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

۴۴۷۱: یزید بن محمد نے سعد بن اسحاق بن کعب سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۴۷۲: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۴۷۲: یحییٰ بن سعید نے سعد بن اسحاق سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۴۴۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَ :

حَدَّثَنِیْ شُعْبَةُ وَرَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، جَمِيْعًا عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ.

۴۴۷۳: شعبہ اور روح بن قاسم دونوں نے سعد بن اسحاق سے روایت کی پھر اپنی اسناد سے روایت بیان کی ہے۔

۴۴۷۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِیْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۴۷۴: یحییٰ بن عبداللہ بن سالم نے سعد بن اسحاق سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۴۷۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهٗ ، عَنْ سَعْدٍ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۴۷۵: مالک نے سعد سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۴۴۷۶: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ : ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ ، عَنْ سَعْدٍ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَ عُثْمَانَ اِيَّاهَا وَلَا تَضَادَّ بِهٖ .

۴۴۷۶: سفیان ثوری نے سعد سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی البتہ انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے سوال کا تذکرہ نہیں کیا اور نہ ان سے متضاد روایت کی۔

۴۴۷۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِیُّ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدٍ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ الْفُرَيْمَةُ وَلَمْ يَقُلِ الْفُرَيْعَةُ وَذَكَرَ أَيْضًا سُؤَالَ عُثْمَانَ اِيَّاهَا ، وَلَمْ يَذْكُرْ قَضَاءَهٗ بِهٖ .

۴۴۷۷: ابن اسحاق نے سعد سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی البتہ انہوں نے فریعہ کی بجائے فریمہ نام ذکر کیا۔ البتہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سوال کا تو تذکرہ کیا مگر ان کے فیصلے کا تذکرہ نہیں کیا۔

۴۴۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ ، أَوْ اِسْحَاقَ بْنِ سَعْدٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَقَالَ : الْفُرَيْعَةُ ، وَلَا أَدْرِیْ أَذَكَرَ سُؤَالَ عُثْمَانَ اِيَّاهَا وَقَضَاءَهٗ بِهٖ ، أَمْ لَا ؟ قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ : فَمَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُرَيْعَةَ مِنَ الْاِنْتِقَالِ مِنْ مَنْزِلِهَا ، فِیْ عِدَّتِهَا ، وَجَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ اِحْدَادِهَا ، وَقَدْ ذَكَرْنَا فِیْ حَدِيْثِ أَسْمَاءَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا تَسَكَّنِیْ ثَلَاثًا ، ثُمَّ اصْنَعِیْ مَا شِئْتِ حِيْنَ تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا ، وَهُوَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ . فَفِیْ ذٰلِكَ أَنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْهَا أَنْ تُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ ، وَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ ، لِتَرْكِهِمْ ذٰلِكَ ، وَاسْتِعْمَالِهِمْ حَدِيْثَ زَيْنَبَ بِنْتِ

جَحْشٍ ، وَعَائِشَةَ ، وَأُمِّ سَلْمَةَ ، وَأُمِّ حَبِيْبَةَ .وَمَا ذَكَرْنَا مَعَ ذٰلِكَ مِمَّا يُوْجِبُ الْإِحْدَادَ فِي الْعِدَّةِ ، كُلِّهَا وَكُلُّ مَا ذَكَرْنَا فِي الْإِحْدَادِ إِنَّمَا قُصِدَ بِذِكْرِهِ إِلَى الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ فِي الْعِدَّةِ ، الَّتِيْ تَجِبُ بِعَقْدِ النِّكَاحِ ، فَتَكُوْنُ كَذٰلِكَ الْمُطَلَّقَةُ عَلَيْهَا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْإِحْدَادِ فِيْ عِدَّتِهَا ، مِثْلُ مَا عَلَى الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا .وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ خُصَّتْ بِهِ الْعِدَّةُ مِنَ الْوَفَاةِ خَاصَّةً فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، إِذْ كَانُوْا قَدْ تَنَازَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ ، وَاخْتَلَفُوْا .فَقَالَ قَائِلُوْنَ .لَا يَجِبُ عَلَى الْمُطَلَّقَةِ فِيْ عِدَّتِهَا إِحْدَادٌ .وَقَالَ آخَرُوْنَ :بَلْ الْإِحْدَادُ عَلَيْهَا فِيْ عِدَّتِهَا ، كَمَا هُوَ عَلَى الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا .فَرَأَيْنَا الْمُطَلَّقَةَ مَنْهِيَّةً عَنْ الْاِنْتِقَالِ مِنْ مَنْزِلِهَا فِيْ عِدَّتِهَا ، كَمَا نُهِيَتِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا ، وَذٰلِكَ حَقٌّ عَلَيْهَا ، لَيْسَ لَهَا تَرْكُهُ، كَمَا لَيْسَ لَهَا تَرْكُ الْعِدَّةِ .فَلَمَّا سَاوَتِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فِيْ وُجُوْبِ بَعْضِ الْإِحْدَادِ عَلَيْهَا ، سَاوَتْهَا فِيْ وُجُوْبِ كُلِّيَّتِهِ عَلَيْهَا .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا وُجُوْبُ الْإِحْدَادِ عَلَى الْمُطَلَّقَةِ فِيْ عِدَّتِهَا ، وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ .

۴۴۷۸: زہیر بن معاویہ نے سعد بن اسحاق یا اسحاق بن سعد سے روایت نقل کی پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے اور نام الفریعہ ہی لائے اور مجھے معلوم نہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے ان سے سوال کرنے اور پھر اس کے مطابق فیصلہ کرنے کا تذکرہ کیا ہے یا نہیں۔ یہ روایت فریعہ جو متعدد اسناد سے مروی ہے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فریعہ رضی اللہ عنہا کو مکان سے منتقل ہونے سے روک دیا جبکہ وہ عدت میں تھیں اور اسی مکان میں رہائش کو سوگ کا حصہ قرار دیا ہم نے پہلے اسماءؓ کی روایت میں ذکر کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا تم تین روز وہاں قیام کرو پھر جہاں چاہو جاسکتی ہو جب کہ ان کے خاوند جعفر بن ابی طالبؓ کا انتقال ہوا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ان پر سوگ صرف تین روزہ ہے اور تمام ائمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ منسوخ ہے کیونکہ تمام نے اس روایت کو چھوڑ دیا اور زینب بنت جحشؓ والی روایت کو اختیار کیا اسی طرح وہ روایت جس کو عائشہ صدیقہؓ ام سلمہ وام حبیبہ رضی اللہ عنہن نے بیان کیا اس کو اختیار کیا۔ عدت کے سوگ کے سلسلہ میں جس قدر روایات ہم نے ذکر کی ہیں یہ اس عورت کی ہیں جس کا خاوند فوت ہو جائے اگرچہ اس میں دو احتمال اور ہیں۔ ممکن ہے کہ یہی حکم اس عدت کا بھی ہو جو عقد نکاح سے لازم آتی ہے اسی طرح مطلقہ کی عدت کا سوگ ہے جیسا کہ اس عورت کا جس کا خاوند وفات پا جائے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ عدت وفات سے خاص ہو چنانچہ فیصلہ تک پہنچنے کے لئے غور وفکر ضروری ہے کیونکہ اس میں شدید اختلاف ہے۔ مطلقہ پر ایام عدت میں سوگ نہیں۔ اس پر بھی عدت میں اسی طرح سوگ لازم ہے جس طرح اس پر لازم ہے جس کا خاوند فوت ہو جائے۔ چنانچہ ہم نے غور کیا کہ مطلقہ کو ایام عدت میں اپنے مکان سے دوسری جگہ منتقل ہونا ممنوع ہے جیسا کہ اس عورت کو مکان سے منتقل ہونا ممنوع ہے جس کا خاوند

فوت ہو جائے اور یہ اس کے خاوند کا حق ہے جو اس پر لازم ہے اس کو اس کا ترک اسی طرح جائز نہیں جیسا کہ عدت کا ترک کرنا جائز نہیں۔ پس جب متوفی عنہا زوجہا کے ساتھ وہ بعض غم اور سوگ میں برابر ہے تو تمام سوگ میں بھی اس کے برابر ہو گی اس سے ثابت ہوا کہ مطلقہ کو بھی عدت میں سوگ کی کیفیت لازم ہے۔ متقدمین علماء کی ایک جماعت نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

حاصل روایات: یہ روایت فریعہ جو متعدد اسناد سے مروی ہے امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں جناب رسول اللہ ﷺ نے فریعہ رضی اللہ عنہا کو مکان سے منتقل ہونے سے روک دیا جبکہ وہ عدت میں تھیں اور اسی مکان میں رہائش کو سوگ کا حصہ قرار دیا ہم نے پہلے اسماءؓ کی روایت میں ذکر کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا تم تین روز وہاں قیام کرو پھر جہاں چاہو جا سکتی ہو جب کہ ان کے خاوند جعفر بن ابی طالبؓ کا انتقال ہوا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ان پر سوگ صرف تین روزہ ہے اور تمام ائمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ منسوخ ہے کیونکہ تمام نے اس روایت کو چھوڑ دیا اور زینب بنت جحشؓ والی روایت کو اختیار کیا اسی طرح وہ روایت جس کو عائشہ صدیقہؓ ام سلمہؓ ام حبیبہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا اس کو اختیار کیا۔

عدت کے سوگ کے سلسلہ میں جس قدر روایات ہم نے ذکر کی ہیں یہ اس عورت کی ہیں جس کا خاوند فوت ہو جائے اگرچہ اس میں دو احتمال اور ہیں۔

<u>احتمال نمبر ①</u>: ممکن ہے کہ یہی حکم اس عدت کا بھی ہو جو عقد نکاح سے لازم آتی ہے اسی طرح مطلقہ کی عدت کا سوگ ہے جیسا کہ اس عورت کا جس کا خاوند وفات پا جائے۔

<u>احتمال نمبر ②</u>: یہ بھی احتمال ہے کہ عدت وفات سے خاص ہو چنانچہ فیصلہ تک پہنچنے کے لئے غور و فکر ضروری ہے کیونکہ اس میں شدید اختلاف ہے۔

<u>فریق اوّل کا قول</u>: مطلقہ پر ایام عدت میں سوگ نہیں۔

<u>فریق ثانی</u>: اس پر بھی عدت میں اسی طرح سوگ لازم ہے جس طرح اس پر لازم ہے جس کا خاوند فوت ہو جائے۔

چنانچہ ہم نے غور کیا کہ مطلقہ کو ایام عدت میں اپنے مکان سے دوسری جگہ منتقل ہونا ممنوع ہے جیسا کہ اس عورت کو مکان سے منتقل ہونا ممنوع ہے جس کا خاوند فوت ہو جائے اور یہ اس کے خاوند کا حق ہے جو اس پر لازم ہے اس کو اس کا ترک اسی طرح جائز نہیں جیسا کہ عدت کا ترک کرنا جائز نہیں۔ پس جب متوفی عنہا زوجہا کے ساتھ وہ بعض غم اور سوگ میں برابر ہے تو تمام سوگ میں بھی اس کے برابر ہو گی اس سے ثابت ہوا کہ مطلقہ کو بھی عدت میں سوگ کی کیفیت لازم ہے۔ متقدمین کی ایک جماعت نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

روایت جابر رضی اللہ عنہ:

۴۴۷۹: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، قَالَ :

سَأَلْتُ جَابِرًا :أَتَعْتَدُّ الْمُطَلَّقَةُ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا أَمْ تَخْرُجَانِ ؟ فَقَالَ جَابِرٌ :لَا ، فَقُلْتُ أَتَتَرَبَّصَانِ حَيْثُ أَرَادَتَا فَقَالَ جَابِرٌ :لَا .

۴۴۷۹: ابوالزبیر نے بیان کیا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ کیا مطلقہ اور متوفی عنہا زوجہا عدت گزاریں گی یا اپنے گھر سے نکل جائیں گی جابر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا وہ نہ نکلیں گی میں نے کہا کیا وہ دونوں جہاں چاہیں ٹھہر سکتی ہیں آپ نے فرمایا۔ نہیں۔

۴۴۸۰: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُطَلَّقَةِ :إِنَّهَا لَا تَعْتَكِفُ ، وَلَا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا ، وَلَا تَخْرُجَانِ مِنْ بُيُوْتِهِمَا ، حَتّٰى تُوَفِّيَا أَجَلَهُمَا .فَهٰذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذْنِهٖ لِخَالَتِهٖ فِي الْخُرُوْجِ فِيْ جِدَادِ نَخْلِهَا فِيْ عِدَّتِهَا ، مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ ، ثُمَّ قَدْ قَالَ هُوَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ ، فَهٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى ثُبُوْتِ نَسْخِ ذٰلِكَ عِنْدَهُ .وَفِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِه ، تَسْوِيَتُهُ بَيْنَ الْمُطَلَّقَةِ ، وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فِيْ ذٰلِكَ .فَلَمَّا كَانَتَا فِيْ عِدَّتِهِمَا سَوَاءً فِيْ بَعْضِ الْإِحْدَادِ ، كَانَتَا كَذٰلِكَ فِيْ كُلِّ الْإِحْدَادِ ، وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ فِيْ بَعْضِ الْعِدَّةِ ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ أَسْمَاءَ ، ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ وَجُعِلَ الْإِحْدَادُ فِيْ كُلِّ الْعِدَّةِ .فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ مَا أُمِرَتْ بِهٖ خَالَةُ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ وَالْإِحْدَادُ اِنَّمَا هُوَ فِي الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ مِنَ الْعِدَّةِ ، ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ وَجُعِلَ الْإِحْدَادُ فِيْ كُلِّ الْعِدَّةِ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ ،

۴۴۸۰: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے مطلقہ کے سلسلہ میں فرمایا وہ اعتکاف نہ کرے گی اور نہ وہ عورت اعتکاف کرے گی جس کا خاوند فوت ہو چکا ہو اور وہ عدت کے پورا ہونے تک گھروں سے نہ نکلیں گی۔ یہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہیں جن کی روایت شروع باب میں ہم نقل کر آئے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خالہ کو ایام عدت میں کھجوریں توڑنے کے لئے اپنے باغ میں جانے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی جبکہ اس روایت میں جابر خود اس کے خلاف فتویٰ دے رہے ہیں اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ روایت منسوخ ہے۔ نیز انہی جابر کی روایت میں ہم ذکر کر آئے کہ انہوں نے مطلقہ اور اس عورت کو جو بیوہ ہو اس سلسلے میں برابر قرار دیا۔ پس جب دونوں عدت کے سلسلہ میں بعض سوگ میں برابر ہیں تو تمام سوگ میں کیونکر برابر نہ ہوں گی اور شروع میں اسی طرح تھا کہ بعض عدت میں سوگ تھا جیسا کہ ہم نے اسماء بنت عمیس کی روایت کے حوالہ سے ذکر کیا

ہے۔ پھر یہ بات منسوخ ہوگئی اور سوگ کو پوری عدت میں لازم کردیا گیا۔ اس سے جابرؓ نے اپنی خالہ سے جو روایت نقل کی ہے اس میں احتمال پیدا ہوا کہ بھی عدت کے تین دن سوگ والے معاملے کے ساتھ ہو پھر تین دن کے منسوخ ہونے سے یہ بھی منسوخ ہوگیا اور سوگ پوری عدت میں لازم کر دی گئی اور یہ بات بھی متقدمین سے مروی ہے۔

تبصرہ طحاوی رحمہ اللہ: یہ جابر بن عبداللہ جن کی روایت شروع باب میں ہم نقل کر آئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی خالہ کو ایام عدت میں کھجوریں توڑنے کے لئے اپنے باغ میں جانے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی جبکہ اس روایت میں جابر رضی اللہ عنہ خود اس کے خلاف فتویٰ دے رہے ہیں اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ روایت منسوخ ہے۔

نیز انہی جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہم ذکر کر آئے کہ انہوں نے مطلقہ اور اس عورت کو جو بیوہ ہو اس سلسلے میں برابر قرار دیا۔ پس جب دونوں عدت کے سلسلہ میں بعض سوگ میں برابر ہیں تو تمام سوگ میں کیونکر برابر نہ ہوں گی اور شروع میں اسی طرح تھا کہ بعض عدت میں سوگ تھا جیسا کہ ہم نے اسماء بنت عمیسؓ کی روایت کے حوالہ سے ذکر کیا ہے۔ پھر یہ بات منسوخ ہوگئی اور سوگ کو پوری عدت میں لازم کردیا گیا۔

اس سے جابر رضی اللہ عنہ نے اپنی خالہ سے جو روایت نقل کی ہے اس میں احتمال پیدا ہوا کہ بھی عدت کے تین دن سوگ والے معاملے کے ساتھ ہو پھر تین دن کے منسوخ ہونے سے یہ بھی منسوخ ہوگیا اور سوگ پوری عدت میں لازم کردیا گیا اور یہ بات بھی متقدمین سے مروی ہے۔

متقدمین کے اقوال سے استشہاد:

۴۴۸۱: مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : ثَنَا مَنْصُوْرٌ . ح .

۴۴۸۱: شعبہ نے منصور سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۴۸۲: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ : ثَنَا قَبِيْصَةُ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ عُمَرَ رَدَّ نِسْوَةً مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ، تُوُفِّيَ عَنْهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ ، فَخَرَجْنَ فِي عِدَّتِهِنَّ .

۴۴۸۲: منصور نے مجاہد سے انہوں نے سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذوالحلیفہ سے ان عورتوں کو واپس کردیا جن کے خاوند فوت ہو چکے تھے اور وہ اپنے ایام عدت میں نکل کر حج کرنا چاہتیں تھیں۔

۴۴۸۳: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَزَيْدَ

بْنَ ثَابِتٍ قَالَا فِي الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا ، وَبِهَا فَاقَةٌ شَدِيْدَةٌ ، فَلَمْ يُرَخِّصَا لَهَا أَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا فِيْ بَيَاضِ نَهَارِهَا ، وَتُصِيْبُ مِنْ طَعَامِهِمْ ، ثُمَّ تَرْجِعُ إِلَى بَيْتِهَا فَتَبِيْتُ فِيْهِ .

۴۴۸۳: محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ اور زید بن ثابتؓ دونوں نے بیوہ جس کو شدید فاقہ تھا صرف دن کے اوقات میں گھر سے نکلنے کی اجازت دی تاکہ وہ لوگوں کے کھانے میں کھانا پالے اور پھر لوٹ کر اپنے گھر میں رات گزارے۔

۴۴۸۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا قَبِيْصَةُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَابْنِ أَبِيْ لَيْلَى ، وَمُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ :الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَبِيْتُ فِيْ غَيْرِ بَيْتِهَا.

۴۴۸۴: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ بیوہ عورت ایام عدت میں اپنے گھر کے علاوہ اور کہیں رات نہ گزارے۔

۴۴۸۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ : لَمَّا تُوُفِّيَ السَّائِبُ ، تَرَكَ زَرْعًا بِقَنَاةٍ ، فَجِئْتُ ابْنَ عُمَرَ ، فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، إِنَّ السَّائِبَ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ضَيْعَةً مِنْ زَرْعٍ بِقَنَاةٍ ، وَتَرَكَ غِلْمَانًا صِغَارًا ، وَلَا حِيْلَةَ لَهُمْ ، وَهِيَ لَنَا دَارٌ وَمَنْزِلٌ ، أَفَأَنْتَقِلُ إِلَيْهَا ؟ فَقَالَ :لَا تَعْتَدِّيْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ زَوْجُكِ، اذْهَبِيْ إِلَى ضَيْعَتِكِ بِالنَّهَارِ ، وَارْجِعِيْ إِلَى بَيْتِكِ بِاللَّيْلِ ، فَبِيْتِيْ فِيْهِ فَكُنْتُ أَفْعَلُ ذٰلِكَ .

۴۴۸۵: مسلم بن سائب نے اپنی والدہ سے روایت نقل کی کہ جب سائب کی وفات ہوگئی اور انہوں نے مقام قناۃ میں کھیتی وراثت میں چھوڑی اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے جن کا بظاہر کوئی ذریعہ نہ تھا میں ابن عمر ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور سائب کی وفات اور ان بچوں اور کھیتی کا تذکرہ کیا جو کہ ہمارے لئے گھر اور مکان کی حیثیت رکھتا تھا۔ میں نے پوچھا کیا میں وہاں منتقل ہو جاؤں تو انہوں نے فرمایا تم اپنے اسی گھر میں عدت گزارو جہاں تمہارے خاوند نے وفات پائی ہے دن کے وقت اپنی زمین پر جاؤ اور رات کو اپنے مکان پر لوٹ آؤ اور یہیں رات گزارو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔

۴۴۸۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : سَمِعْتُ أُمَّ مَخْرَمَةَ تَقُوْلُ :سَمِعْتُ أُمَّ مُسْلِمِ بْنِ السَّائِبِ تَقُوْلُ :تُوُفِّيَ السَّائِبُ ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْخُرُوْجِ فَقَالَ : لَا تَخْرُجِيْ مِنْ بَيْتِكِ إِلَّا لِحَاجَةٍ ، وَلَا تَبِيْتِيْ إِلَّا فِيْهِ، حَتّٰى تَنْقَضِيَ

عِدَّتُكَ .

۴۴۸۶: مخرمہ بن بکیر نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں نے ام مخرمہ کو کہتے سنا وہ کہتی تھیں کہ میں نے ام مسلم بن سائب کو کہتے سنا کہ سائب کی وفات ہوئی تو میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے گھر سے باہر نکلنے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا تم اپنے گھر سے ضرورت کی خاطر نکلو اور رات اپنے عدت والے گھر میں گزارو۔ یہاں تک کہ عدت ختم ہو۔

۴۴۸۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : لَا تَنْتَقِلُ الْمَبْتُوْتَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا فِي عِدَّتِهَا.

۴۴۸۷: سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا طلاق بتہ والی عورت ایام عدت میں اپنے خاوند کے گھر سے نہ نکلے۔

۴۴۸۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَالْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَا تَنْتَقِلَانِ وَلَا تَبِيْتَانِ إِلَّا فِيْ بُيُوْتِهِمَا.

۴۴۸۸: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیوہ اور تین طلاق والی عورت کی عدت کے سلسلہ میں پوچھا کہ وہ دونوں اپنے گھر میں رات گزاریں۔

۴۴۸۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :كَانَتِ امْرَأَةٌ فِيْ عِدَّتِهَا ، فَاشْتَكَى أَىْ مَرِضَ أَبُوْهَا ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، أَنْ مَا تَرَيْنَ ، فَإِنَّ أَبِى اشْتَكَى أَفَآتِيْهِ فَأُمَرِّضُهُ؟ فَقَالَتْ : بِيْتِيْ فِيْ بَيْتِكِ طَرَفَيِ اللَّيْلِ .

۴۴۸۹: منصور نے ابراہیم سے نقل کیا کہ ایک عورت عدت میں تھی۔ اس کے والد بیمار ہو گئے تو اس نے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا امّ المؤمنین کے ہاں پیغام بھیجا کہ میرے والد بیمار ہیں کیا میں ان کی تیمارداری کر سکتی ہوں؟ انہوں نے جواب دیا تم اپنے گھر میں رات کے دونوں اطراف گزارو۔ (یعنی دن میں جا سکتی ہو)

۴۴۹۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِىْ مَخْرَمَةُ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَرَى أَنْ تَخْرُجَ الْمُطَلَّقَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ .قَالَ بُكَيْر :وَقَالَتْ عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ : تَخْرُجُ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَبِيْتَ عَنْ بَيْتِهَا .

۴۴۹۰: مخرمہ نے اپنے والد سے انہوں نے قاسم بن محمد سے سنا کہ وہ مطلقہ کے متعلق فتویٰ دیتے ہیں کہ وہ مسجد کی

طرف (نماز کے لئے) جا سکتی ہے۔ بکیر کہنے لگے عمرہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ اپنے گھر سے اسی صورت میں نکل سکتی ہے کہ گھر میں واپس رات گزارے۔

۴۴۹۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ بِنْتَ سَعِيْدٍ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَطَلَّقَهَا اَلْبَتَّةَ ، فَانْتَقَلَتْ ، فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ .

۴۴۹۱: نافع کہتے ہیں کہ سعید کی بیٹی ابن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر میں تھی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو طلاق بائنہ دے دی وہ وہاں سے منتقل ہوگئی عبداللہ نے اس کی اس حرکت کا انکار کیا (ناپسند کیا)۔

۴۴۹۲: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَهُ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَرُدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ مِنَ الْبَيْدَاءِ يَمْنَعُهُنَّ مِنَ الْحَجِّ .

۴۴۹۲: عمرو بن شعیب نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیوہ عورتوں کو (جو عدت میں ہو) اگر حج کے لئے روانہ ہو جاتیں تو مقام بیداء سے ان کو واپس کر دیتے تھے (تاکہ وہ عدت گزاریں)

۴۴۹۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : لَا تَبِيتُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا ، وَلَا الْمُطَلَّقَةُ إِلَّا فِي بَيْتِهِمَا .

۴۴۹۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ بیوہ اور مطلقہ اپنی عدت اپنے خاوندوں کے گھر میں گزاریں گی۔

۴۴۹۴: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّيلِيِّ أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ طَلَّقَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِهِ اَلْبَتَّةَ ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْعِرَاقِ .فَسَأَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ وَالْقَاسِمَ وَسَالِمًا وَخَارِجَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ :هَلْ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا ؟ فَكُلُّهُمْ يَقُوْلُ : لَا ، تَقْعُدُ فِي بَيْتِهَا .

۴۴۹۴: محمد بن عبدالرحمٰن دیلی نے بیان کیا کہ علقمہ بن عبدالرحمٰن بن ابی سفیان نے اپنے خاندان کی ایک عورت کو طلاق بائنہ دے دی پھر خود عراق (جہاد میں) چلے گئے میں نے سعید بن المسیب اور قاسم اور سالم' خارجہ' سلمان بن یسار رحمہم اللہ سے مسئلہ دریافت کیا کیا وہ اپنے گھر سے نکلے گی؟ تمام نے کہا وہ اپنی عدت کے گھر سے باہر نہ نکلے گی۔

۴۴۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا ، وَالْمُخْتَلِعَةُ ، وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا ، وَالْمُلَاعَنَةُ .لَا

تَخْتَضِبْنَ ، وَلَا تَتَطَيَّبْنَ ، وَلَا يَلْبَسْنَ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا ، وَلَا يَخْرُجْنَ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ . فَهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ رَوَيْنَا عَنْهُمْ هٰذِهِ الْآثَارَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ ، قَدْ مَنَعُوْا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنَ السَّفَرِ وَالْاِنْتِقَالِ مِنْ بَيْتِهَا فِيْ عِدَّتِهَا ، وَرَخَّصُوْا لَهَا فِي الْخُرُوْجِ ، فِيْ بَيَاضِ نَهَارِهَا ، عَلٰى أَنْ تَبِيْتَ فِيْ بَيْتِهَا .وَقَدْ قَرَنَ بَعْضُهُمْ مَعَهَا الْمُطَلَّقَةَ الْمَبْتُوْتَةَ ، فَجَعَلَهَا كَذٰلِكَ فِيْ مَنْعِهِ اِيَّاهَا مِنَ السَّفَرِ ، وَالْاِنْتِقَالِ مِنْ بَيْتِهَا فِيْ عِدَّتِهَا وَلَمْ يُرَخِّصْ أَحَدٌ مِنْهُمْ لَهَا فِي الْخُرُوْجِ مِنْ بَيْتِهَا نَهَارًا ، كَمَا رُخِّصَ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ مَنْعِهِمَا مِنَ السَّفَرِ فِيْ عِدَّتِهِمَا وَالْخُرُوْجِ مِنْ مَنْزِلِهِمَا اِلَّا مَا رُخِّصَ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنَ الْخُرُوْجِ مِنْ بَيْتِهَا ، فِيْ بَيَاضِ نَهَارِهَا عَلَى الضَّرُوْرَةِ .وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَاِنَّ عَائِشَةَ قَدْ كَانَتْ سَافَرَتْ بِأُخْتِهَا أُمِّ كُلْثُوْمٍ فِيْ عِدَّتِهَا. وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ .

۴۴۹۵: ہشام کہتے ہیں کہ حماد بن ابراہیم نے بیان کیا کہ جس عورت کو تین طلاق مل جائیں یا اس سے خلع کیا گیا ہو یا بیوہ ہوگئی ہو اور لعان والی عورت یہ تمام عورتیں ایام عدت میں نہ خضاب لگائیں نہ خوشبو اور نہ ہی رنگا ہوا کپڑا زیب تن کریں اور نہ اپنے گھر سے نکلیں۔ یہ صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ جن کے اقوال ہم نے اوپر نقل کئے یہ تمام بیوہ معتدہ کو سفر اور عدت والے گھر سے منتقل ہونے سے منع کرتے ہیں صرف صبح کے سپیدا میں ان کو نکلنے کی اجازت دیتے ہیں اور وہ بھی اس شرط پر کہ وہ رات اپنے گھر میں آکر گزارے اور ان میں سے بعض نے طلاق بائنہ والی عورت کو بھی اس کے ساتھ ہی شمار کر کے سفر سے روکا ہے اور اسی طرح عدت والے مکان سے منتقل ہونے کی اجازت نہیں دی اور بیوہ معتدہ کے علاوہ دوسری کسی عدت والی عورت کو گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں دی اس سے یہ ثابت ہوا کہ عدت والی عورت کو سفر کی اجازت نہیں اور مکان سے بھی نکلنے کی صرف بیوہ معتدہ کو اجازت ہے مگر وہ بھی دن کے وقت شدید ضرورت کی وجہ سے مگر رات وہیں گزارنا ضروری ہے۔ یہ تمام امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ اگر کوئی معترض یہ بات کہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق روایت موجود ہے کہ انہوں نے اپنی بہن امّ کلثوم کو ایام عدت میں ساتھ لے کر سفر کیا۔ روایت یہ ہے۔

تشریح یہ صحابہ کرام اور تابعین رحمہم اللہ جن کے اقوال ہم نے اوپر نقل کئے یہ تمام بیوہ معتدہ کو سفر اور عدت والے گھر سے منتقل ہونے سے منع کرتے ہیں صرف صبح کے سپیدا میں ان کو نکلنے کی اجازت دیتے ہیں اور وہ بھی اس شرط پر کہ وہ رات اپنے گھر میں آکر گزارے اور ان میں سے بعض نے طلاق بائنہ والی عورت کو بھی اس کے ساتھ ہی شمار کر کے سفر سے روکا ہے اور اسی طرح عدت والے مکان سے منتقل ہونے کی اجازت نہیں دی اور بیوہ معتدہ کے علاوہ دوسری کسی عدت والی عورت کو گھر سے نکلنے کی

اجازت نہیں دی اس سے یہ ثابت ہوا کہ عدت والی عورت کو سفر کی اجازت نہیں اور مکان سے بھی نکلنے کی صرف بیوہ معتدہ کو اجازت ہے مگر وہ بھی دن کے وقت شدید ضرورت کی وجہ سے مگر رات وہیں گزارنا ضروری ہے۔

یہ تمام امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد ؒ کا قول ہے۔

سوال: حضرت عائشہ ؓ کے متعلق روایت موجود ہے کہ انہوں نے اپنی بہن ام کلثوم کو ایام عدت میں ساتھ لے کر سفر کیا۔ روایت یہ ہے۔

۴۴۹۶: مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ ، قَالَ :حَدَّثَنِی جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَطَاءً یَقُوْلُ :اِنَّ عَائِشَةَ حَجَّتْ بِأُخْتِهَا أُمِّ كُلْثُوْمٍ فِیْ عِدَّتِهَا .

۴۴۹۶: جریر بن حازم کہتے ہیں کہ میں نے عطاء کو فرماتے سنا کہ حضرت عائشہ ؓ نے اپنی بہن ام کلثوم کو ساتھ لے کر حج کیا جبکہ وہ عدت میں تھی۔

۴۴۹۷: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ :حَدَّثَنِی جَرِیْرٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَطَاءً یَقُوْلُ : حَجَّتْ عَائِشَةُ بِأُخْتِهَا فِیْ عِدَّتِهَا مِنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ .

۴۴۹۷: جریر کہتے ہیں کہ میں نے عطاء کو کہتے سنا کہ عائشہ ؓ نے اپنی بہن ام کلثوم کو ایام عدت میں ساتھ لے کر حج کیا یہ ام کلثوم طلحہ بن عبیداللہ کی زوجہ تھیں۔

۴۴۹۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ ، قَالَ :ثَنَا أَفْلَحُ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَجَّتْ بِأُخْتِهَا أُمِّ كُلْثُوْمٍ فِیْ عِدَّتِهَا .

۴۴۹۸: قاسم نے عائشہ ؓ کے متعلق روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنی بہن ام کلثوم کو ساتھ لے کر اس کی عدت میں حج کیا۔

۴۴۹۹: حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ ، قَالَ :ثَنَا اللَّیْثُ ، عَنْ أَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِیْ رَبَاحٍ ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ .قِیْلَ لَهٗ :اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ لِلضَّرُوْرَةِ ، لِأَنَّهُمْ كَانُوْا فِیْ فِتْنَةٍ ، قَدْ بَیَّنَ ذٰلِكَ

۴۴۹۹: ایوب بن موسیٰ نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے عائشہ ؓ کے متعلق اسی طرح کی روایت کی ہے۔اس کے جواب میں اس طرح کہا جائے گا کہ یہ ایک ضرورت تھی جس کی وجہ سے کیا گیا کیونکہ اس وقت وہ آزمائش میں مبتلا تھے اس کی وضاحت اس روایت میں ہے۔

جواب: یہ ایک ضرورت تھی جس کی وجہ سے کیا گیا کیونکہ اس وقت وہ آزمائش میں مبتلا تھے اس کی وضاحت اس روایت میں ہے۔

۴۵۰۰: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ :ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : لَمَّا قُتِلَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ يَوْمَ الْجَمَلِ وَسَارَتْ عَائِشَةُ إِلَى مَكَّةَ ، بَعَثَتْ عَائِشَةُ إِلَى أُمِّ كُلْثُومٍ وَهِيَ بِالْمَدِينَةِ ، فَنَقَلَتْهَا إِلَيْهَا ، لِمَا كَانَتْ تَتَخَوَّفُ عَلَيْهَا مِنَ الْفِتْنَةِ ، وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا . فَهٰكَذَا نَقُولُ : إِذَا كَانَتْ فِتْنَةٌ ، يُخَافُ عَلَى الْمُعْتَدَّةِ مِنَ الْإِقَامَةِ فِيهَا مِنْ تِلْكَ الْفِتْنَةِ ، فَهِيَ فِي سَعَةٍ مِنَ الْخُرُوجِ فِيهَا إِلَى حَيْثُ أَحَبَّتْ مِنَ الْأَمَاكِنِ الَّتِي تَأْمَنُ فِيهَا مِنْ تِلْكَ الْفِتْنَةِ ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ.

۴۵۰۰: عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جب طلحہ بن عبیداللہ جمل کے دن شہید ہو گئے اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مکہ آ گئیں تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے امّ کلثوم کو جو مدینہ منورہ میں تھی مکہ مکرمہ منتقل کر لیا کیونکہ ان کو ان کے متعلق فتنہ کا خطرہ ہوا اس وقت امّ کلثوم ایام عدت میں تھی۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جب فتنہ کا خوف ہو اور معتدہ کا وہاں اقامت کرنا جان سے ہاتھ دھونے کے مترادف ہو تو اسے وہاں سے نکل کر وہیں چلے جانا چاہئے جہاں وہ فتنہ سے محفوظ ہو۔ وباللہ التوفیق

تشریح ﷺ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جب فتنہ کا خوف ہو اور معتدہ کا وہاں اقامت کرنا جان سے ہاتھ دھونے کے مترادف ہو تو اسے وہاں سے نکل کر وہین چلے جانا چاہئے جہاں وہ فتنہ سے محفوظ ہو۔ وباللہ التوفیق

بَابُ الْأَمَةِ تَعْتِقُ وَزَوْجُهَا حُرٌّ ، هَلْ لَهَا خِيَارٌ أَمْ لَا ؟

جس لونڈی کو آزاد کر دیا جائے جبکہ اس کا خاوند حر ہو تو اس کو خیار حاصل ہو گا یا نہ؟

آزاد کردہ لونڈی کا خاوند خواہ حر ہو یا غلام بہرصورت اس کو عتاق کے بعد خیار حاصل ہو گا اس کو حماد' مجاہد' شعبی' ثوری' ائمہ احناف رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ اگر اس کا خاوند غلام ہو تو تب اس کو خیار حاصل ہو گا اگر آزاد ہو تو خیار نہ ہو گا اس کو حسن' ابن المسیب' شافعی' مالک' احمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے اب اس کا خیار طلاق بائنہ ہے یہ قتادہ وائمہ احناف کا قول ہے اور فقہاء ثلاثہ نے اس کو فسخ قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم (نخب الافکار ج ۷)

فریق اوّل کا مؤقف: جس لونڈی کو آزاد کر دیا جائے اس کا خاوند خواہ آزاد ہو یا غلام بہرصورت اس کو خیار حاصل ہو گا ان کی مستدل یہ روایت ہے۔

۴۵۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ حُرًّا ، فَلَمَّا أُعْتِقَتْ ، خَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا . قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ ، فَجَعَلُوا لِلْمُعْتَقَةِ

الْخِيَارَ، حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا أَوْ عَبْدًا .وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُوْنَ وَقَالُوْا :إِنْ كَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا ، فَلَهَا الْخِيَارُ ، وَإِنْ كَانَ حُرًّا ، فَلَا خِيَارَ لَهَا .وَقَالُوْا :إِنَّمَا كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا .وَذَكَرُوْا فِي ذَلِكَ مَا.

۴۵۰۱: اسود نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا وہ کہتی ہیں کہ بریرہ کا خاوند آزاد تھا جب ان کو آزاد کر دیا گیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اختیار دیا تو اس نے اپنے نفس کو اختیار کر لیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض لوگوں نے آزاد کردہ لونڈی کو خیار کا حق ہر صورت میں تسلیم کیا ہے خواہ اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام۔ دوسروں نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس کا خاوند غلام ہو تو اس کو اختیار ہوگا اور اگر آزاد ہو تو اس کو خیار نہ ہوگا بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا ان کی دلیل مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض لوگوں نے آزاد کردہ لونڈی کو خیار کا حق ہر صورت میں تسلیم کیا ہے خواہ اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام۔

فریق ثانی کا موقف: اگر اس کا خاوند غلام ہو تو اس کو اختیار ہوگا اور اگر آزاد ہو تو اس کو خیار نہ ہوگا بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا ان کی دلیل مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

۴۵۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ ، قَالَ :ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا ، وَلَوْ كَانَ حُرًّا ، لَمْ يُخَيِّرْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۴۵۰۲: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا اگر وہ آزاد ہو تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو خیار نہ دیتے۔

۴۵۰۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ عَائِشَةَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أُعْتِقَتْ بَرِيْرَةُ ، خَيَّرَهَا ، وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا . قَالُوْا :فَهٰذِهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا تُخْبِرُ أَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا ، فَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْهَا .ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا :لَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قِيْلَ لَهُمْ :أَمَّا هٰذَا الْحَرْفُ ، فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مِنْ كَلَامِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا ، وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مِنْ كَلَامِ عُرْوَةَ .وَاحْتَجَّ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ ،

فِیْ تَثْبِیتِ مَا رَوَوْہُ فِیْ زَوْجِ بَرِیْرَۃَ أَنَّہٗ کَانَ عَبْدًا

۴۵۰۳: ہشام بن عروہ نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے عبدالعزیز انہوں نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ اعمش نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور اس کو اختیار دیا تو اس وقت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتلا رہی ہیں کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا۔ یہ اسود کی نقل کردہ روایات کے خلاف ہے پھر ان روایات میں یہ بات بھی مذکور ہے کہ اگر وہ آزاد ہوتا تو بریرہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختیار نہ دیتے۔ ان سے کہا جائے گا فریق ثانی کی مستدل روایات میں جو "لو کان حرا......" کے الفاظ پائے جاتے ہیں ممکن ہے کہ یہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا کلام ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ عروہ کا کلام ہو۔ پس محتمل روایت سے استدلال باقی نہ رہا۔ اگر وہ روایت محتمل ہوگئی تو یہ دوسری روایت حاضر ہے جو ثابت کر رہی ہے کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا۔ ملاحظہ ہو۔

طریق استدلال: یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتلا رہی ہیں کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا۔ یہ اسود کی نقل کردہ روایات کے خلاف ہے پھر ان روایات میں یہ بات بھی مذکور ہے کہ اگر وہ آزاد ہوتا تو بریرہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختیار نہ دیتے۔

فریق اوّل کا جواب: فریق ثانی کی مستدل روایات میں جو "لو کان حرا......" کے الفاظ پائے جاتے ہیں ممکن ہے کہ یہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا کلام ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ عروہ کا کلام ہو۔ پس محتمل روایت سے استدلال باقی نہ رہا۔

ایک اور اشکال:

اگر وہ روایت محتمل ہوگئی تو یہ دوسری روایت حاضر ہے جو ثابت کر رہی ہے کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا۔ ملاحظہ ہو۔

۴۵۰۴: بِمَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ ، يُسَمَّى مُغِيْثًا ، فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ .

۴۵۰۴: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند سیاہ رنگ غلام تھا اس کا نام مغیث تھا۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا اور اس کو عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔

۴۵۰۵: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ، عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :لَمَّا خُيِّرَتْ بَرِيْرَةُ رَأَيْنَا زَوْجَهَا يَتْبَعُهَا فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ وَدُمُوْعُهُ تَسِيْلُ عَلَى لِحْيَتِهِ. فَكَلَّمَ لَهُ الْعَبَّاسُ ، النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْ يَطْلُبَ إِلَيْهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوْجُكِ وَأَبُوْ وَلَدِكِ ؟ فَقَالَتْ :

أَتَأْمُرُنِي بِهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ اِنَّمَا أَنَا شَافِعٌ قَالَتْ :اِنْ كُنْتَ شَافِعًا ، فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ، وَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا ، وَكَانَ يُقَالُ لَهُ مُغِيْثٌ ، وَكَانَ عَبْدًا لِآلِ الْمُغِيْرَةِ مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ قَالُوْا :فَإِنَّمَا خَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِنْ أَجْلِ أَنَّ زَوْجَهَا كَانَ عَبْدًا .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا -اِذَا جَاءَتِ الْآثَارُ هٰكَذَا .فَوَجَدْنَا السَّبِيْلَ اِلٰى أَنْ نَحْمِلَهَا عَلٰى غَيْرِ طَرِيْقِ التَّضَادِّ -أَنْ نَحْمِلَهَا عَلٰى ذٰلِكَ ، وَلَا نَحْمِلُهَا عَلَى التَّضَادِّ وَالتَّكَاذُبِ ، وَيَكُوْنُ حَالُ رُوَاتِهَا -عِنْدَنَا -عَلَى الصِّدْقِ وَالْعَدَالَةِ فِيْمَا رَوَوْا ، حَتّٰى لَا نَجِدَ بُدًّا مِنْ أَنْ نَحْمِلَهَا عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ -وَكَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ قَدْ قِيْلَ فِيْهِ :اِنَّهُ كَانَ عَبْدًا ، وَقِيْلَ فِيْهِ :اِنَّهُ كَانَ حُرًّا -جَعَلْنَاهُ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ عَبْدًا فِيْ حَالٍ ، حُرًّا فِيْ حَالٍ أُخْرَى .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ تَأَخُّرُ اِحْدَى الْحَالَتَيْنِ عَنِ الْأُخْرَى فَكَانَ الرِّقُّ ، قَدْ يَكُوْنُ بَعْدَهُ الْحُرِّيَّةُ ، وَالْحُرِّيَّةُ لَا يَكُوْنُ بَعْدَهَا رِقٌّ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، جَعَلْنَا حَالَ الْعُبُوْدِيَّةِ مُتَقَدِّمَةً ، وَحَالَ الْحُرِّيَّةِ مُتَأَخِّرَةً .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ كَانَ حُرًّا فِيْ وَقْتِ مَا خُيِّرَتْ بَرِيْرَةُ ، عَبْدًا قَبْلَ ذٰلِكَ ، هٰكَذَا تَصْحِيْحُ الْآثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَلَوِ اتَّفَقَتِ الرِّوَايَاتُ كُلُّهَا -عِنْدَنَا -عَلٰى أَنَّهُ كَانَ عَبْدًا ، لَمَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَنْفِيْ أَنْ يَكُوْنَ اِذَا كَانَ حُرًّا ، زَالَ حُكْمُهُ عَنْ ذٰلِكَ ، لِأَنَّهُ لَمْ يَجِئْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ اِنَّمَا خَيَّرْتُهَا لِأَنَّ زَوْجَهَا عَبْدٌ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، لَانْتَفَى أَنْ يَكُوْنَ لَهَا خِيَارٌ اِذَا كَانَ زَوْجُهَا حُرًّا .فَلَمَّا لَمْ يَجِئْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ ، وَجَاءَ عَنْهُ أَنَّهُ خَيَّرَهَا ، وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا -نَظَرْنَا -هَلْ يَفْتَرِقُ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمُ الْحُرِّ وَحُكْمُ الْعَبْدِ ؟ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، فَرَأَيْنَا الْأَمَةَ فِيْ حَالِ رِقِّهَا لِمَوْلَاهَا ، أَنْ يَعْقِدَ النِّكَاحَ عَلَيْهَا لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ ، وَرَأَيْنَاهَا بَعْدَمَا تُعْتَقُ ، لَيْسَ لَهُ أَنْ يَسْتَأْنِفَ عَلَيْهَا عَقْدَ نِكَاحٍ لِحُرٍ وَلَا لِعَبْدٍ ، فَاسْتَوٰى حُكْمُ مَا اِلَى الْمَوْلٰى فِي الْعَبِيْدِ وَالْأَحْرَارِ وَمَا لَيْسَ اِلَيْهِ فِي الْعَبِيْدِ وَالْأَحْرَارِ فِيْ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، وَرَأَيْنَاهَا اِذْ أُعْتِقَتْ بَعْدَ عَقْدِ مَوْلَاهَا نِكَاحَ الْعَبْدِ عَلَيْهَا يَكُوْنُ لَهَا الْخِيَارُ فِيْ حِلِّ النِّكَاحِ عَلَيْهَا ، كَانَ كَذٰلِكَ فِي الْحُرِّ ، اِذَا أُعْتِقَتْ يَكُوْنُ لَهَا حِلُّ نِكَاحِهِ عَنْهَا ، قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا بَيَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ طَاوُسٍ

۴۵۰۵: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار ملا تو ہم نے ان کے خاوند کو دیکھا

کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں مارا مارا اس کے پیچھے پھرتا ہے اور اس کے آنسو اس کی داڑھی پر بہتے ہیں اس کی طرف سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی کہ وہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلا بھیجیں (وہ آئیں) تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا وہ تمہارا خاوند اور تمہارے بیٹے کا والد ہے؟ (یعنی تم رجوع کرلو) تو بریرہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ مجھے حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں سفارشی ہوں۔ بریرہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں اگر آپ سفارش فرمانے والے ہیں تو مجھے مغیث کی کوئی ضرورت نہیں۔ پس اس نے اپنے نفس کو اختیار کرلیا۔ ان کے خاوند کو مغیث کہا جاتا تھا اور یہ آل مغیرہ جو بنی مخزوم کا خاندان ہے اس کا غلام تھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار دیا کیونکہ اس کا خاوند غلام تھا۔ اگر وہ غلام نہ ہوتا تو ہرگز اس کو اختیار نہ ہوتا۔ قول اوّل والے کہتے ہیں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ایسے مواقع میں جہاں آثار میں اختلاف ہو جائے تو وہاں موافقت کی راہ اختیار کریں تضاد وتکاذب کی راہ نہ اپنائیں کیونکہ رواۃ کے صدق وعدالت پر ہم نے اعتماد کیا ہے اور اسی پر قائم رہتے ہوئے ہم اس کے خلاف کی طرف نہ لے جائیں۔ اب ہم عرض کرتے ہیں کہ جب یہ بات ثابت ہو چکی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند ایک قول کے مطابق غلام تھا اور دوسرے قول کے مطابق وہ آزاد تھا تو اس کو اس طرح ٹھہرائیں گے کہ وہ ایک حالت میں غلام تھا اور دوسری حالت میں آزاد تھا۔ اس سے ایک حالت کا دوسری سے متاخر ہونا ثابت ہوگا یہ تو ہوتا ہے کہ غلامی کے بعد آزادی آئے مگر آزادی کے بعد غلامی نہیں آتی جب یہ بات اسی طرح ہے تو ہم غلامی والی حالت کو مقدم قرار دیں گے اور حریت والی حالت کو متاخر مانیں گے۔ اس سے اب خود ثابت ہو گیا کہ جب بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا گیا تو اس وقت وہ آزاد تھا اور اس سے پہلے غلام تھا۔ اس سے اس باب میں تمام آثار کا معنی درست رہتا ہے۔ اگر تمام روایات ہمارے ہاں اس بات پر متفق ہو جائیں کہ وہ غلام تھے تب بھی اس میں ایسی بات نہیں ہے جو ان کے آزاد ہونے کی صورت میں اس حکم کو زائل کردے کیونکہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات نہیں فرمائی کہ میں نے اس کو (بریرہ) اس لئے اختیار دیا ہے کہ اس کا خاوند غلام ہے۔ اگر یہ بات اس طرح ہوتی تو خاوند کے آزاد ہونے کی صورت میں اختیار کی نفی ہو جاتی۔ پس جب اس قسم کی کوئی چیز مروی نہیں ہے اور یہ روایات میں وارد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار دیا اس حال میں کہ اس کا خاوند غلام تھا (عندنا) پس دیکھنا یہ ہے کہ آیا خیار کی حالت میں خاوند کے آزاد و غلام ہونے کی وجہ سے کچھ فرق ہوگا؟ چنانچہ ہم نے غور وفکر کیا کہ کیا آزاد و غلام ہونے کی وجہ سے خیار کے موقعہ پر کچھ فرق پڑتا ہے تو دیکھا کہ لونڈی کا مالک اس کی غلامی کی حالت میں اس کا نکاح آزاد سے بھی کرسکتا ہے اور غلام سے بھی کرسکتا ہے اور ہم نے یہ بھی غور سے پایا کہ اس کی آزادی کے بعد تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ہوتی خاوند خواہ آزاد ہو یا غلام مگر لونڈی کے مالک کا اختیار آزاد یا غلام دونوں کے لئے ایک جیسا ہے اور جو اختیار اس کو حاصل نہیں اس میں بھی آزاد اور غلام برابر ہیں۔ تو جب بات پھر اسی طرح ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب مالک نے اس کا نکاح کسی غلام کے ساتھ کیا تو آزاد ہونے کے بعد اسے

نکاح توڑنے کا اختیار ہوتا ہے تو اس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ آزاد مرد کے ساتھ نکاح کی صورت میں بھی آزادی کے بعد اس کو نکاح توڑنے کا اختیار ہو۔ امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ اجمعین کا قول یہی ہے اور طاوس رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

طریق استدلال: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار دیا کیونکہ اس کا خاوند غلام تھا۔ اگر وہ غلام نہ ہوتا تو ہرگز اس کو اختیار نہ ہوتا۔

فریق اوّل کا جواب: سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ایسے مواقع میں جہاں آثار میں اختلاف ہو جائے تو وہاں موافقت کی راہ اختیار کریں تضاد و تکاذب کی راہ نہ اپنائیں کیونکہ رواۃ کے صدق و عدالت پر ہم نے اعتماد کیا ہے اور اسی پر قائم رہتے ہوئے ہم اس کے خلاف کی طرف نہ لے جائیں۔

اب ہم عرض کرتے ہیں کہ جب یہ بات ثابت ہو چکی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند ایک قول کے مطابق غلام تھا اور دوسرے قول کے مطابق وہ آزاد تھا تو اس کو اس طرح ٹھہرائیں گے کہ وہ ایک حالت میں غلام تھا اور دوسری حالت میں آزاد تھا۔ اس سے ایک حالت کا دوسری سے متاخر ہونا ثابت ہوگا یہ تو ہوتا ہے کہ غلامی کے بعد آزادی آئے مگر آزادی کے بعد غلامی نہیں آتی جب یہ بات اسی طرح ہے تو ہم غلامی والی حالت کو مقدم قرار دیں گے اور حریت والی حالت کو متاخر مانیں گے۔

اس سے اب خود ثابت ہو گیا کہ جب بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا گیا تو اس وقت وہ آزاد تھا اور اس سے پہلے غلام تھا۔ اس سے اس باب میں تمام آثار کا معنی درست رہتا ہے۔ اگر تمام روایات ہمارے ہاں اس بات پر متفق ہو جائیں کہ وہ غلام تھا تب بھی اس میں ایسی بات نہیں ہے جو ان کے آزاد ہونے کی صورت میں اس حکم کو زائل کر دے کیونکہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات نہیں فرمائی کہ میں نے اس کو (بریرہ) اس لئے اختیار دیا ہے کہ اس کا خاوند غلام ہے۔ اگر یہ بات اس طرح ہوتی تو خاوند کے آزاد ہونے کی صورت میں اختیار کی نفی ہو جاتی۔

پس جب اس قسم کی کوئی چیز مروی نہیں ہے اور یہ روایات میں وارد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار دیا اس حال میں کہ اس کا خاوند غلام تھا (عندنا) پس دیکھنا یہ ہے کہ آیا خیار کی حالت میں خاوند کے آزاد و غلام ہونے کی وجہ سے کچھ فرق ہوگا؟ چنانچہ ہم نے غور کیا۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

غور و فکر کیا کہ کیا آزاد و غلام ہونے کی وجہ سے خیار کے موقعہ پر کچھ فرق پڑتا ہے تو دیکھا کہ لونڈی کا مالک اس کی غلامی کی حالت میں اس کا نکاح آزاد سے بھی کر سکتا ہے اور غلام سے بھی کر سکتا ہے اور ہم نے یہ بھی غور سے پایا کہ اس کی آزادی کے بعد تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ہوتی خاوند خواہ آزاد ہو یا غلام مگر لونڈی کے مالک کا اختیار آزاد یا غلام دونوں کے لئے ایک جیسا ہے

اور جواختیار اس کو حاصل نہیں اس میں بھی آزاد اور غلام برابر ہیں۔ تو جب بات پھر اسی طرح ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب مالک نے اس کا ناح کسی غلام کے ساتھ کیا تو آزاد ہونے کے بعد اسے نکاح توڑنے کا اختیار ہوتا ہے تو اس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ آزاد مرد کے ساتھ نکاح کی صورت میں بھی آزادی کے بعد اس کو نکاح توڑنے کا اختیار ہو۔

امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ اجمعین کا قول یہی ہے اور طاوس رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

۴۵۰۶: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :لِلْأَمَةِ الْخِيَارُ إِذَا أُعْتِقَتْ، وَإِنْ كَانَتْ تَحْتَ قُرَشِيِّ

۴۵۰۶: ابن طاوس نے اپنے والد سے نقل کیا کہ لونڈی کو خیار حاصل ہوگا جب کہ آزاد کر دی جائے اگرچہ وہ کسی قرشی کی بیوی ہو۔

۴۵۰۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لَهَا الْخِيَارُ يَعْنِي فِي الْعَبْدِ وَالْحُرِّ ، قَالَ :وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ مِثْلَ ذٰلِكَ .

۴۵۰۷: ابن طاوس نے اپنے والد سے نقل کیا کہ لونڈی کو خیار حاصل ہوگا خواہ اس کا خاوند غلام ہو یا آزاد اور انہوں نے فرمایا حسن بن مسلم نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

تشریح: یہاں اس باب میں فریق اوّل کے مؤقف کو اثر و نظر سے ترجیح دی مگر اپنے عام طریق کے خلاف مؤقف اوّل جو کہ راجح تھا اس کو بعد میں بیان کرنے کی بجائے پہلے بیان کیا۔ واللہ اعلم

بَابُ الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَتٰى يَقَعُ الطَّلَاقُ ؟

لیلۃ القدر سے معلق طلاق کب واقع ہوگی؟

خلاصۃ المرام :

نمبر①: اس میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ہاں یہ طلاق معلق ہے جو کہ اس رمضان اور آئندہ سال کے رمضان گزرنے پر واقع ہوگی۔

نمبر②: ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ کے ہاں اس سال کا رمضان گزرنے پر طلاق پڑ جائے گی۔

نمبر④: امام شافعی اور جمہور علماء کے ہاں اسی رمضان کا آخری عشرہ گزرنے پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ (المبسوط ج ۳، ۱۴۲)
آئندہ سطور میں نام بنام مسالک کی بمع دلائل وضاحت کر دی گئی ہے۔

۴۵۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَفَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَسْمَعُ ، عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، فَقَالَ هِيَ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهَا فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ فَقَالَ قَوْمٌ :هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهَا قَدْ تَكُوْنُ فِيْ أَوَّلِهٖ ، وَفِيْ وَسَطِهٖ، كَمَا قَدْ تَكُوْنُ آخِرَهٗ .وَقَدْ يَحْتَمِلُ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ هٰذَا الْمَعْنٰى ، وَيَحْتَمِلُ أَنَّهَا فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ تَكُوْنُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .مَعَ أَنَّ أَصْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَوْقُوْفٌ ، كَذٰلِكَ رَوَاهُ الْأَثْبَاتُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ.

۴۵۰۸: سعید بن جبیر سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے متعلق دریافت کیا گیا اور میں خود سن رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمام رمضان میں ہوتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ لیلۃ القدر تمام رمضان میں ہے اسی وجہ سے ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ رمضان کی ابتداء، درمیان اور کبھی آخر میں ہوئی ہے۔ یہ پہلا احتمال ہے۔ لیلۃ القدر قیامت تک آنے والے ہر رمضان میں ہے (یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی میں ہو اور کسی میں نہ ہو) یہ روایت موقوف ہے جیسا کہ ثقہ روات نے اس کو ابو اسحاق سے روایت کیا ہے۔

حاصل روایات: اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ لیلۃ القدر تمام رمضان میں ہے اسی وجہ سے ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ رمضان کی ابتداء، درمیان اور کبھی آخر میں ہوئی ہے۔ یہ پہلا احتمال ہے۔
دوسرا احتمال: لیلۃ القدر قیامت تک آنے والے ہر رمضان میں ہے (یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی میں ہو اور کسی میں نہ ہو)

روات ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ:

۴۵۰۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، مِثْلَهٗ ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ

۴۵۰۹: ابو اسحاق نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کی مگر مرفوع روایت نہیں کی۔

۴۵۱۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ بِلَفْظٍ غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ .

۴۵۱۰: شعبہ نے ابواسحاق ہمدانی سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

ابواسحاق کی ابوالاحوص کے واسطہ سے روایت:

۴۵۱۱: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِی ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْاَحْوَصِ ، عَنْ أَبِیْ اِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِیَ فِیْ رَمَضَانَ کُلِّهٖ . فَإِنْ کَانَ هٰذَا هُوَ لَفْظُ هٰذَا الْحَدِیْثِ ، فَقَدْ ثَبَتَ بِهٖ أَنَّ مَعْنَی قَوْلِهٖ هِیَ فِیْ کُلِّ رَمَضَانَ یُرِیْدُ أَنَّهَا فِیْ کُلِّ الشَّهْرِ .وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ.

۴۵۱۱: سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لیلۃ القدر کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا وہ تمام رمضان میں ہے۔ پس اگر بعینہٖ لفظ یہی ہوں تو اس سے ہی فی کل رمضان مطلب یہ ہے کہ وہ تمام مہینے میں ہوتی ہے۔ حالانکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف روایت نقل کی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۴۵۱۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ تَحَرَّوْهَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ .

۴۵۱۲: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس کو رمضان المبارک کے آخر سات دنوں میں تلاش کرو۔

تخریج : مسلم فی الصیام ۲۰۶' ابو داؤد فی رمضان باب۵' ٤' لك فی الاعتكاف باب ۱۱' مسند احمد ۱۱۳/۲۔

اللغات: تحری۔ خوب کوشش سے تلاش کرنا۔

۴۵۱۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۵۱۳: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۵۱۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِی الزُّهْرِیُّ ، عَنْ حَدِیْثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : الْتَمِسُوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ

۴۵۱۴: سالم بن عبداللہ نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر آخری سات

دنوں میں تلاش کرو۔ مسند احمد ۲/ ۳۷۔

۴۵۱۵: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۵۱۵: زہری نے سالم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۴۵۱۶: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَ : قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۵۱۶: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۵۱۷: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ هٰذَا .

۴۵۱۷: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ بھی صحابہ کرام سے اس جیسی روایت مروی ہے۔

حضرت مرثد رضی اللہ عنہ کی روایت:

۴۵۱۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ ، قَالَ : ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوْ زُمَيْلٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ فَقُلْتُ أَسَأَلْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ؟ قَالَ : نَعَمْ كُنْتُ أَسْأَلُ النَّاسَ عَنْهَا قَالَ عِكْرِمَةُ يَعْنِي أُشْبِعَ سُؤَالًا . قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، أَفِي رَمَضَانَ هِيَ ، أَوْ فِي غَيْرِهِ؟ قَالَ : فِي رَمَضَانَ قُلْتُ وَتَكُوْنُ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ مَا كَانُوْا ، فَإِذَا رُفِعُوْا رُفِعَتْ ؟ قَالَ : بَلْ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قُلْتُ فِي أَيِّ رَمَضَانَ هِيَ ؟ قَالَ : فِي الْعَشْرِ الْأُوَلِ ، أَوْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ . ثُمَّ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثْتُ ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فِي أَيِّ الْعِشْرِيْنَ هِيَ ؟ قَالَ : الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ، لَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا . ثُمَّ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَجَدْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ بِحَقِّي عَلَيْكَ لَتُخْبِرَنِي فِي أَيِّ الْعَشْرِ هِيَ ؟ فَغَضِبَ عَلَيَّ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ عَلَيَّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللّٰهَ لَوْ شَاءَ لَأَطْلَعَكُمْ عَلَيْهَا ، الْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ ، لَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا

۴۵۱۸: ابوزمیل نے مالک بن مرثد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوذرؓ سے پوچھا اور کہا کیا آپ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے متعلق پوچھا تھا؟ وہ فرمانے لگے۔ ہاں! میں اس کے متعلق لوگوں میں سب سے زیادہ سوال کرنے والا تھا عکرمہ کی روایت میں "اشبع سوالًا" سوال پر حریص ہے میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے لیلۃ القدر کے متعلق بتلائیں کیا یہ رمضان میں ہے یا غیر رمضان میں آپ ﷺ نے فرمایا وہ رمضان میں ہے۔ میں نے دوسرا سوال کیا کیا یہ انبیاء علیہم السلام کی حیات تک رہتی ہے جب ان کو اٹھا لیا جاتا ہے تو یہ بھی اٹھ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا بلکہ یہ قیامت کے دن تک ہوگی۔ میں نے کہا یہ کون سے رمضان میں ہوتی ہے یعنی اس کے کس حصے میں ہوتی ہے آپ نے فرمایا اوّل عشرہ میں یا آخری عشرہ میں۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے بات کی اور میں نے بھی بات کی کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ کون سے بیس دنوں میں ہوتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو اور آئندہ کسی چیز سے متعلق اس طرح سوال مت کرو۔ پھر آپ ﷺ باتیں کرتے رہے اور میں بھی باتیں کرتا رہا میں نے پھر کہا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو اس حق کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں جو میرا آپ پر ہے۔ آپ مجھے یہ تو ضرور بتلا دیں کہ وہ کون سے عشرہ میں ہوتی ہے؟ آپ ﷺ یہ سن کر اس قدر ناراض ہوئے کہ پہلے اور بعد میں بھی کبھی اتنے ناراض نہیں ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ مناسب خیال فرماتے تو ضرور تمہیں اس کی اطلاع دے دیتے اس کو تم آخری سات روز میں تلاش کرو۔ اس کے بعد مجھ سے کسی چیز کے متعلق مت سوال کرنا۔

تخریج : ابو داؤد فی رمضان باب۲: مسند احمد ۵' ۱۳۰/۱۳۱' ۳۲۱۔

۴۵۱۹: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي جَابِرٌ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُنَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، وَقَدْ خَلَتْ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ لَيْلَةً ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوْهَا فِي هٰذِهِ السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ الَّتِي بَقِيْنَ مِنَ الشَّهْرِ .

۴۵۱۹: ابوالزبیر کہتے ہیں کہ جابر ؓ نے مجھے بتلایا کہ عبداللہ بن انیس انصاری ؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے متعلق سوال کیا اس وقت ۲۲ راتیں گزر چکی تھیں تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس رات کو مہینہ کی ان سات بقیہ راتوں میں تلاش کرو۔

تخریج : بخاری فی لیلة القدر باب۲' ابو داؤد فی رمضان باب۵' دارمی الصوم باب۵۶' مالك فی الاعتكاف ۱۴/۱۱ مسند احمد ۱۳۱/۵۔

۴۵۲۰: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْتَمِسُوْهَا اللَّيْلَةَ وَتِلْكَ اللَّيْلَةَ ، لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ .فَقَالَ رَجُلٌ :هٰذَا إِذًا أُوْلَى ثَمَانٍ ، فَقَالَ بَلْ أُوْلَى سَبْعٍ ، فَإِنَّ الشَّهْرَ لَا يَتِمُّ . فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ ، وَأَنَّهُ إِنَّمَا قَصَدَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ ، لِأَنَّ ذٰلِكَ الشَّهْرَ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ

۴۵۲۰: عبداللہ بن عبداللہ بن حبیب نے عبداللہ بن انیسؓ سے روایت کی ہے کہ ان سے لیلۃ القدر کے متعلق پوچھا گیا تو کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے۔ اس خصوصی رات کو تلاش کرو اور وہ رات تیئیسویں کی رات ہے۔ ایک آدمی کہنے لگا یہ تو بقیہ آٹھ میں سے پہلی ہوئی آپ نے فرمایا بقیہ سات میں سے پہلی کیونکہ مہینہ بسا اوقات پورا نہیں ہوتا۔ اس روایت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ آخری سات راتوں میں ہے اور ان کا قصد تیئیسویں کی رات تھی کیونکہ وہ مہینہ انتیس کا تھا۔

۴۵۲۱: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ زَيْدِ بْنُ أَبِي الْقَمَرِ ، قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ :كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي عَلَى الْبَابِ ، إِذْ مَرَّ بِنَا ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ فَقَالَ أَبِي : مَا سَمِعْتَ مِنْ أَبِيْكَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ؟ فَقَالَ :سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ : أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّي رَجُلٌ يُنَازِعُنِي الْبَادِيَةُ ، فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ آتِ فِيْهَا الْمَدِيْنَةَ ، فَقَالَ ائْتِ فِي لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ

۴۵۲۱: یعقوب بن عبدالرحمن نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں اپنے والد کے ساتھ دروازہ پر بیٹھا تھا جبکہ ہمارے پاس سے عبداللہ بن انیسؓ کا بیٹا گزرا تو میرے والد نے اس کو بلا کر مخاطب کرتے ہوئے پوچھا تم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے متعلق کیا سنا ہے؟ تو اس نے بتلایا میں نے اپنے والد کو کہتے سنا وہ کہتے تھے کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں ایسا آدمی ہوں کہ جنگل مجھے بھاتا ہے آپ مجھے حکم فرمائیں کہ میں کون سی رات مدینہ میں آ کر گزاروں آپ ﷺ نے فرمایا تیئیسویں رات کو آ گزارو۔

۴۵۲۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَكَانَ رَجُلٌ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ ، قَالَ : جَلَسَ اِلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ فِيْ مَجْلِسِ جُهَيْنَةَ فِيْ آخِرِ رَمَضَانَ ، فَقُلْتُ لَهٗ :يَا اَبَا يَحْيٰى ، هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ الْمُبَارَكَةِ شَيْئًا ؟ .فَقَالَ :نَعَمْ ، جَلَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ آخِرِ هٰذَا الشَّهْرِ فَقُلْنَا :يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، مَتٰى نَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ الْمُبَارَكَةَ ؟ فَقَالَ الْتَمِسُوْهَا هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لِمَسَاءِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ .فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ :فَهِيَ اِذًا اُوْلٰى ثَمَانٍ ، فَقَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِاُوْلٰى ثَمَانٍ ، وَلٰكِنَّهَا اُوْلٰى سَبْعٍ ، مَا تُرِيْدُ بِشَهْرٍ لَا يَتِمُّ ؟

۴۵۲۲: معاذ بن عبداللہ نے اپنے بھائی عبداللہ بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ فاروق اعظمؓ کے زمانہ میں ایک آدمی تھا وہ کہنے لگا کہ ہمارے پاس عبداللہ بن انیس قبیلہ جہینہ کی ایک مجلس میں جو آخر رمضان میں تھی آ بیٹھے تو میں نے ان سے کہا اے ابو یحییٰ! کیا تم نے اس مبارک رات کے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا؟ انہوں نے کہا جی ہاں! ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس ماہ کے آخر میں بیٹھے تھے ہم نے عرض کیا یا نبی اللہ! اس مبارک رات کو ہم کب تلاش کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس رات کو تیئیسویں کی رات سے تلاش کرو۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا پھر وہ آٹھ میں سے پہلی ہوئی۔ آپ نے فرمایا سات میں سے پہلی ہے تیری مہینے سے کیا مراد ہے کبھی وہ پورا نہیں ہوتا۔

۴۵۲۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ ، قَالَ :كُنَّا بِالْبَادِيَةِ فَقُلْنَا :اِنْ قَدِمْنَا بِاَهْلِنَا ، شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا ، وَاِنْ خَلَّفْنَاهُمْ اَصَابَهُمْ ضَيْعَةٌ فَبَعَثُوْنِيْ، وَكُنْتُ اَصْغَرَهُمْ ، اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ، فَاَمَرَنَا بِلَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ

۴۵۲۳: عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے عبداللہ بن انیسؓ سے روایت کی ہے کہ ہم دیہات میں رہتے تھے ہم نے خیال کیا کہ اگر ہم اپنے تمام اہل وعیال کو لائیں گے تو یہ ہمارے لئے گراں ہوگا اور اگر ان کو پیچھے چھوڑیں گے تو وہ ضائع ہو جائیں گے۔ پس انہوں نے مجھے بھیج دیا میں ان میں سب سے چھوٹا تھا میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے تیئیسویں کی رات کا حکم فرمایا۔

۴۵۲۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ ، قَالَ :ثَنَا بُكَيْرُ بْنُ الْاَشَجِّ قَالَ : سَاَلْتُ ضَمْرَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، فَقَالَ :سَمِعْتُ اَبِيْ

يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ تَحَرَّوْهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ فَكَانَ يَنْزِلُ كَذٰلِكَ .

۴۵۲۴: بکیر بن اشج کہتے ہیں کہ میں نے ضمرہ بن عبداللہ بن انیس سے لیلۃ القدر کے متعلق پوچھا تو وہ کہنے لگے میں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے متعلق بیان کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو تیئیسویں کی رات تلاش کرو۔ چنانچہ عبداللہ بن انیس تیئیسویں رات کو مدینہ منورہ آتے تھے۔

۴۵۲۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُنِيْ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ كَأَنِّيْ أَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ فَأَصَابَتْنَا لَيْلَةُ مَطَرٍ ، فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَرَأَيْتُهُ يَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ ، فَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ . فَأَمَّا مَا رَوَيْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَأَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، فَإِنَّ فِيْهِ الْأَمْرَ بِتَحَرِّيْهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ تَكُوْنَ فِيْ تِلْكَ السَّبْعِ ، دُوْنَ سَائِرِ الشَّهْرِ ، وَيُحْتَمَلُ أَنْ تَكُوْنَ فِيْ تِلْكَ السَّبْعِ ، وَأَنْ تَكُوْنَ فِيْ غَيْرِهَا مِنَ الشَّهْرِ إِلَّا أَنَّهَا أَكْثَرُ مَا تَكُوْنُ فِيْ تِلْكَ السَّبْعِ ، فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّحَرِّيْ فِيْهَا كَذٰلِكَ . وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَهُمْ بِأَنْ يَتَحَرَّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنَ الشَّهْرِ.

۴۵۲۵: بشر بن سعید نے عبداللہ بن انیس ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں لیلۃ القدر کی رات پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں چنانچہ ایک رات بارش ہوگئی جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز صبح پڑھائی تو میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہے ہیں اور یہ تیسویں شب تھی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم نے اس باب میں حضرت ابن عمر، ابوذر رضی اللہ عنہم کی جو روایات نقل کی ہیں ان میں رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کا حکم ہے اس میں تین احتمال ہیں۔ وہ آخری سات راتوں میں ہو بقیہ مہینہ میں نہ ہو۔ ان سات راتوں میں ہو اور ممکن ہے مہینہ کی ان کے علاوہ راتوں میں ہو۔ مگر اکثر و بیشتر انہی سات راتوں میں آتی ہو اس لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے ان میں تحری کا حکم فرمایا اور حضرت ابن عمر ؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ اس کو آخری عشرہ میں تلاش کریں۔ جیسا کہ یہ روایت ہے۔

تخریج : بخاری فی لیلة القدر باب۲'۳' مسلم فی الصیام ۲۱۳/۲۱۴' ابو داؤد فی رمضان باب۳' مالك فی الاعتکاف ۹'

مسند احمد ۳، ۶۰/۷۰۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم نے اس باب میں ابن عمر ابوذر رضی اللہ عنہم کی جو روایات نقل کی ہیں ان میں رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کا حکم ہے اس میں تین احتمال ہیں۔

نمبر①: وہ آخری سات راتوں میں ہو بقیہ مہینہ میں نہ ہو۔

نمبر②: ان سات راتوں میں اور ممکن ہے مہینہ کی ان کے علاوہ راتوں میں ہو۔ مگر اکثر و بیشتر انہی سات راتوں میں آتی ہے اس لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں تحری کا حکم فرمایا

نمبر③: اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اس کو آخری عشرہ میں تلاش کریں۔ جیسا کہ یہ روایت ہے۔

آخری عشرہ کی روایات:

۴۵۲۶: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْتَمِسُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ ، فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ .

۴۵۲۶: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

تخریج : بخاری فی الاعتکاف باب ۱، ۹، لیلة القدر باب ۲، ۳، ابو داؤد فی رمضان باب ۲، ۳، ابن ماجه فی الصیام باب ۵٦، دارمی فی الصوم باب ۵٦۔

۴۵۲۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : رَأَى رَجُلٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي النَّوْمِ ، كَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ ، فِيْ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ ، أَوْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ ، بِالْهَمْزِ أَيْ :اتَّفَقَتْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ ، فِي الْوِتْرِ فَقَدْ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْمَا رَوَى عَنْهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنْ تُتَحَرَّى فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ ، كَمَا أَمَرَ فِيْمَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ، قَبْلَ هٰذَا، مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا أَنْ يَتَحَرَّوْا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَلَمْ يَكُنْ مَا رُوِيَ عَنْهُ مِنْ أَمْرِهِ اِيَّاهُمْ بِالْتِمَاسِهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ ، مَا يَنْفِيْ أَنْ يَكُوْنَ تُلْتَمَسُ أَيْضًا فِيْمَا قَبْلَهُ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَلَمْ يَدُلَّنَا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ ،

دُوْنَ سَائِرِ الشَّهْرِ ، اِلَّا اَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ السَّبْعُ الْاَوَاخِرُ ، اُمِرَ بِالْتِمَاسِهَا فِيْهَا ، بَعْدَمَا اُمِرَ بِالْتِمَاسِهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ ، عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ ذَرٍّ ، فَتَكُوْنُ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ تُتَحَرّٰى ، دُوْنَ مَا سِوَاهَا مِنَ الشَّهْرِ ، وَذٰلِكَ تَحَرٍّ لَا حَقِيْقَةَ مَعَهُ. فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْلَمَ ، هَلْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ ؟

۴۵۲۷: سالم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے لیلۃ القدر خواب میں دیکھی گویا کہ وہ آخری عشرہ کی ستائیسویں یا انتیسویں رات ہے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میرا خیال ہے کہ تمام خواب موافقت کرنے والے ہیں اور متفق ہونے والے ہیں پس اس کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت میں حکم فرمایا کہ اس کو آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ جیسا کہ اس کو پہلی روایات میں آخری سات راتوں میں تلاش کرنے کا حکم ہے سات راتوں میں تلاش کا حکم دس راتوں میں تلاش کے مخالف اور منافی نہیں ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے بس اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ سات دنوں میں ہے تمام مہینہ میں نہیں۔ صرف یہی ثابت ہوتا ہے کہ سات دنوں میں تلاش کا حکم دس دنوں میں تلاش کے بعد کا ہے جیسا کہ حضرت ابوذرؓ کی روایت میں وارد ہے تو اب سات دنوں میں تلاش کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ مہینے کے دوسرے دنوں میں نہیں اور یہ تلاش بھی کوئی قطعی اور یقینی بات نہیں۔ اب ہم یہ چاہتے ہیں کہ آیا اس مفہوم پر دلالت کرنے والی کوئی بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے براہ راست جناب نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے یا نہیں۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت مل گئی۔

تخریج : بخاری فی التهجد باب ۲۱' لیلة القدر باب۲' مسلم فی الصیام ۲۰۵' مالك فی الاعتکاف ۱٤' مسند احمد ۲' ۸/٦۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت میں حکم فرمایا کہ اس کو آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ جیسا کہ اس کو پہلی روایات میں آخری سات راتوں میں تلاش کا حکم ہے سات راتوں میں تلاش کا حکم دس راتوں میں تلاش کے مخالف اور منافی نہیں ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے بس اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ سات دنوں میں ہے تمام مہینہ میں نہیں۔ صرف یہی ثابت ہوتا ہے کہ سات دنوں میں تلاش کا حکم دس دنوں میں تلاش کے بعد کا ہے جیسا کہ حضرت ابوذرؓ کی روایت میں وارد ہے تو اب سات دنوں میں تلاش کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ مہینے کے دوسرے دنوں میں نہیں اور یہ تلاش بھی کوئی قطعی اور یقینی بات نہیں۔

اب ہم یہ چاہتے ہیں کہ آیا اس مفہوم پر دلالت کرنے والی کوئی بات آیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے براہ راست جناب نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے یا نہیں۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت مل گئی۔

۴۵۲۸: فَاِذَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا آدَمُ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ حُرَيْثٍ

، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَنَّهُ قَالَ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ، فَإِنْ عَجَزَ أَحَدُكُمْ وَضَعُفَ ، فَلَا يُغْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِي . فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهَا قَدْ تَكُوْنُ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ أَحْرَى مِنْ أَنْ تَكُوْنَ فِيْمَا قَبْلَهُ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَأَمَّا مَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَإِنَّ فِيْهِ الْأَمْرَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَهُ أَنْ يَلْتَمِسَهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ ، وَاحْتَمَلَ أَنْ تَكُوْنَ تُلْتَمَسُ فِي كُلِّ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ بِعَيْنِهَا فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ قَبْلَ السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ ، فَيَخْرُجُ ذٰلِكَ مِمَّا أَمَرَ فِيْهِ بِالْتِمَاسِهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ ،لِأَنَّ الشَّهْرَ ، قَدْ يَجُوْزُ أَنْ لَا يَنْقُصَ عَنْ ثَلَاثِيْنَ ، فَتَكُوْنُ تِلْكَ اللَّيْلَةُ أُوْلٰى ثَمَانٍ بَقِيْنَ .فَدَلَّ عَلٰى مَعْنٰى مَا أَشْكَلَ مِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْمَا قَدْ تَقَدَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّمَا أَمَرَهُ بِذٰلِكَ فِي شَهْرٍ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ ، فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ أُوْلٰى سَبْعٍ ، لَا أُوْلٰى ثَمَانٍ فَقَدْ دَخَلَ ذٰلِكَ أَيْضًا فِيْمَا أَمَرَ فِيْهِ بِالْتِمَاسِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ ، وَذٰلِكَ كُلُّهُ عَلَى التَّحَرِّي ، لَا عَلَى الْيَقِيْنِ .

۴۵۲۸: عقبہ بن حریث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے کہ اس کو آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔ اگر تم عاجز آ جاؤ یا ایسا نہ کرسکو تو بقیہ سات راتوں میں وہ سستی غالب نہ آنی چاہئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے دلالت مل گئی کہ یہ رات آخری سات راتوں میں زیادہ قرین قیاس ہے اس سے کہ آخری دس راتوں میں ہو۔ باقی رہی عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ والی روایت اس میں تیئیسویں رات میں اس کو تلاش کرنے کا حکم دیا گیا اس میں یہ احتمال موجود ہے کہ وہ ہر رمضان میں اس متعین رات میں تلاش کریں۔ جب یہ بات اسی طرح ہے تو اس سے یہ بات خود ثابت ہوگئی کہ ممکن ہے کہ وہ سات راتوں سے پہلے بھی ہو۔ تو اس سے یہ آخری ہفتہ میں تلاش کرنے والے حکم سے نکل جائے گا کیونکہ مہینہ بعض اوقات تیس دنوں سے کم نہیں ہوتا تو اس طرح یہ رات آخری آٹھ راتوں میں سے پہلی رات ٹھہرے گی۔ اب اس اشکال کا حل جو یہاں پیدا ہوتا ہے خود عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کی روایت میں موجود ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس بات کا حکم انتیس دنوں والے مہینہ میں دیا تھا۔ تو اس سے ظاہر ہوا کہ یہ رات آخری سات راتوں میں سے پہلی رات ہوگی۔ آٹھ راتوں میں سے نہیں ہوگی تو اس طرح یہ بھی اس حکم میں شامل ہوگی اور شامل رہے گی جو سات آخری ایام میں تلاش کرنے سے متعلق ہے۔ مگر ان سب باتوں کی بیاد آ جا کر تحری پر ہوگی یقین پر نہ ہوگی۔

تخریج : مسلم فی الصیام ۲۰۹، مسند احمد ۹۱/۲۔

۴۵۲۹: وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنِّي أَكُونُ بِبَادِيَةٍ يُقَالُ لَهَا الْوَطَاةُ ، وَإِنِّي -بِحَمْدِ اللّٰهِ -أُصَلِّي بِهِمْ فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ مِنْ هٰذَا الشَّهْرِ ، أَنْزِلُهَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَأُصَلِّيهَا فِيهِ .قَالَ انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ ، فَصَلِّهَا فِيهِ، وَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَسْتَتِمَّ آخِرَ الشَّهْرِ فَافْعَلْ ، وَإِنْ أَحْبَبْتَ فَكُفَّ فَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةَ الْعَصْرِ ، دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، فَلَا يَخْرُجُ إِلَّا لِحَاجَةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ ، فَإِذَا صَلَّى الصُّبْحَ ، كَانَتْ دَابَّتُهُ بِبَابِ الْمَسْجِدِ فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَدْ جَعَلَ لِلَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فِي التَّحَرِّي ، مَا لَمْ يَحْصُلْ لِسَائِرِ السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ .

۴۵۲۹: عبداللہ بن انیسؓ کے بیٹے ان سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میں جنگل و دیہات میں ہوتا ہوں اس کا نام الوطاۃ ہے میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے لوگوں کو نماز پڑھاتا ہوں۔ آپ مجھے اس مہینہ کی ایک رات کو حکم فرما دیں کہ جس میں مسجد نبوی میں حاضر ہو کر نماز ادا کروں آپ نے ارشاد فرمایا تم تیئیسویں رات کو آجانا اور اس میں نماز ادا کرو اور اگر تم پسند کرو تو مہینہ کو آخر تک مکمل کر لینا اور اگر پسند کرو تو رک جانا (یعنی آئندہ دنوں میں نہ آنا) اس روایت میں تحری کے سلسلہ میں تیئیسویں شب کو جو اہمیت دی گئی وہ بقیہ ہفتہ کی راتوں کو نہیں دی گئی۔

چنانچہ عبداللہ بن انیسؓ جب عصر کی نماز (۲۲ رمضان کو) پڑھ لیتے تو مسجد نبوی میں داخل ہوتے اور صبح تک فقط قضائے حاجت کے علاوہ نہ نکلتے پس جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو ان کا گھوڑا مسجد کے دروازہ پر تیار رہتا۔ (اس پر سوار ہو کر واپس لوٹ جاتے)۔

حاصل روایات: اس روایت میں تحری کے سلسلہ میں تیئیسویں شب کو جو اہمیت دی گئی وہ بقیہ ہفتہ کی راتوں کو نہیں دی گئی۔

۴۵۳۰: وَقَدْ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهَا فَأُنْسِيتُهَا ، فَتَحَرَّهَا فِي النِّصْفِ الْآخِرِ .ثُمَّ عَادَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ فِي ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ تَمْضِي مِنَ الشَّهْرِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ :فَأَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُنَيْسٍ كَانَ يُحْيِي لَيْلَةَ سِتَّ عَشْرَةَ إِلَى لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ ، ثُمَّ تُقْصَرُ فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَتَحَرَّاهَا فِي النِّصْفِ الْآخِرِ مِنَ الشَّهْرِ ، ثُمَّ أَمَرَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ يَتَحَرَّاهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ . فَقَدْ رَجَعَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ إِلٰى مَعْنٰى مَا رَوَيْنَا قَبْلَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ . وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُنَيْسٍ بِتَحَرِّي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا ، عَلٰى أَنَّ تَحَرِّيَهُ ذٰلِكَ إِنَّمَا تَكُوْنُ فِي تِلْكَ السَّنَةِ كَذٰلِكَ لِرُؤْيَاهُ الَّتِيْ كَانَ رَآهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَإِنْ كَانَتْ قَدْ تَكُوْنُ فِي غَيْرِهَا مِنَ السِّنِيْنَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنْهُ فِي رُؤْيَاهُ الَّتِيْ كَانَ رَآهَا ، مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهَا عَنْهُ فِي حَدِيْثِ بِشْرِ بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، خِلَافُ ذٰلِكَ .

۴۵۳۰: عطیہ بن عبداللہ نے اپنے والد عبداللہ بن انیسؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔ میں نے لیلۃ القدر کو دیکھا ہے وہ مجھے بھلا دی گئی پس تم اس کو نصف آخر میں تلاش کرلو۔ پھر لوٹ کر سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ جب مہینے کی تیئیس راتیں گزر جائیں تو اس کو تلاش کرو۔ عبدالعزیز کہتے ہیں میرے والد محترم نے بتلایا کہ عبداللہ بن انیسؓ سترہ سے تیئیسویں تک راتوں میں جاگ کر تلاش کرتے پھر اگلی راتوں میں کم کر دیتے۔

حاصل روایات: یہ روایت بتلا رہی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے پہلے ان کو آخری نصف ماہ میں تلاش کا حکم فرمایا پھر تیئیسویں رات میں تحری کا حکم فرمایا۔ اس طرح اس روایت کا معنی بھی عبداللہ بن انیسؓ کی پہلی روایت کی طرف لوٹ آیا۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن انیسؓ کو خاص طور پر اسی رات میں لیلۃ القدر کی تلاش کا حکم فرمایا ہو کہ آپ کی تحری اس سال سے متعلق اسی رات کی ہو کیونکہ آپ ﷺ نے خواب میں اسی طرح دیکھا۔ اگرچہ دوسرے سالوں میں ممکن ہے اس کے خلاف ہو۔

ایک اشکال:

جو بشر بن معید نے عبداللہ بن انیسؓ سے نقل کیا اس کے برخلاف ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے جناب نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے۔ روایت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

۴۵۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ ، قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ ، قَالَ : أَتَيْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ ، فَقُلْتُ : هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ

الْأَوْسَطَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، فَلَمَّا كَانَ صَبِيحَةُ عِشْرِينَ ، قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فَقَالَ مَنْ كَانَ خَرَجَ فَلْيَرْجِعْ فَإِنِّي أُرِيتُ اللَّيْلَةَ وَإِنِّي أُنْسِيتُهَا وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ ، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، فِي وِتْرٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ :وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ، إِذَا سَحَابٌ مِثْلُ الْجِبَالِ فَمُطِرْنَا حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ ، وَسَقْفُهُ يَوْمَئِذٍ ، مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ ، حَتّٰى رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ ، حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي أَنْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ :فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهَا كَانَتْ عَامَئِذٍ ، فِي لَيْلَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ .فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْعَامُ ، هُوَ عَامٌ آخَرُ ، خِلَافُ الْعَامِ الَّذِي كَانَتْ فِيهِ فِي حَدِيثِ ابْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ، وَذٰلِكَ أَوْلَى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هَذَانِ الْحَدِيثَانِ ، حَتّٰى لَا يَتَضَادَّا .

۴۵۳۱: ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور میں نے کہا کیا تم نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کا تذکرہ سنا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک درمیانے عشرہ کا اعتکاف کیا جب بیس کی صبح ہوئی۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا۔ جو مسجد سے نکل چکے انہیں واپس لوٹ آنا چاہئے مجھے رات دکھایا گیا اور مجھے بھلا دیا گیا۔ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں اپنی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پس اس کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر اس سال اکیسویں شب میں تھی۔ ممکن ہے یہ سال اس سال کے علاوہ ہے جو عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جس میں تیئسویں شب میں لیلۃ القدر تھی اور ان دونوں روایتوں کو اس طرح محمول کرنا زیادہ بہتر ہے تا کہ دونوں روایتوں کا باہم تضاد نہ ہو۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ہم آسمان میں بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہیں دیکھ رہے تھے۔ جب رات ہوئی تو پہاڑوں کی طرح بادل چھا گیا۔ پس بارش ہوگئی جس سے مسجد کی چھت ٹپک گئی اس وقت مسجد کی چھت کھجور کی شاخوں کی بنی ہوئی تھی یہاں تک کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے دیکھا اور گیلی مٹی کا نشان میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک پر پایا۔

تخریج : بخاری فی لیلۃ القدر باب۲' ۳' الاعتکاف باب۱' مسلم فی الصیام روایت ۲۱۸/۲۱۳' ابو داؤد فی رمضان باب۳' نسائی فی السھو باب۹۸' ابن ماجه فی الصیام باب۵۶' مالك فی الاعتکاف ۹' مسند احمد ۲۴/۳' ۴۹۵۔

حاصل روایات : اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر اس سال اکیسویں شب میں تھی۔

جواب: ممکن ہے یہ سال اس سال کے علاوہ ہے جو عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جس میں تیئسویں شب میں لیلۃ القدر تھی اور ان دونوں روایتوں کو اس طرح محمول کرنا زیادہ بہتر ہے تا کہ دونوں روایتوں کا باہم تضاد نہ ہو۔

۴۵۳۲: وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ :خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ ، فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ ، فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ ، فَرُفِعَتْ ، وَعَسَى أَنْ تَكُوْنَ خَيْرًا لَكُمْ ، فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ

۴۵۳۲: انس نے عبادہ بن صامتؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تا کہ لیلۃ القدر کی اطلاع دیں دو آدمی باہم جھگڑ رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں لیلۃ القدر کے متعلق اطلاع دینے نکلا مگر فلاں فلاں جھگڑ رہے تھے پس اس کا خصوصی علم اٹھالیا گیا اور ممکن ہے کہ اسی میں خیر ہو۔ پس اس کو تم انتیسویں ستائیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو۔

اللغات: تلاحی۔ باہمی تنازع اور جھگڑا۔

تخریج : بخاری فی الایمان باب۳۶' لیلة القدر باب ٤' والادب باب ٤٤' دارمی فی الصوم باب٥٦' مالك فی الاعكاف ١٣' مسند احمد ٥' ٣١٣/٣١٩۔

۴۵۳۳: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :ثَنَا ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ. فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهَا فِيْ لَيْلَةٍ بِعَيْنِهَا ، وَقَدْ أَمَرَهُمْ -بَعْدَ رُؤْيَتِهِ إِيَّاهَا - أَنْ يَتَحَرَّوْهَا فِيْمَا بَعْدُ ، فِي التَّاسِعَةِ ، وَالسَّابِعَةِ ، وَالْخَامِسَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهَا قَدْ تَكُوْنُ فِيْ عَامٍ ، فِيْ لَيْلَةٍ بِعَيْنِهَا ، ثُمَّ تَكُوْنُ فِيْمَا بَعْدُ ، فِيْ لَيْلَةٍ غَيْرِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ.

۴۵۳۳: انس نے عبادہ بن صامتؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ اس روایت میں یہ مذکور ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اس رات کو معینہ طور پر دیکھا اور اس کو دیکھنے کے بعد ان کو حکم دیا کہ وہ اب اس کی تحری کریں اور وہ نویں' ساتویں اور پانچویں رات میں ہو اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ کسی سال میں معینہ رات ہوگی اور پھر اگلے سال وہ کسی اور رات میں ہوگی پس اس روایت کا مفہوم بھی وہی ہو گیا جو ہم نے عبداللہ بن انیسؓ کی روایت کے سلسلہ میں ذکر کیا ہے اور یہ مفہوم تو حدیث ابو ہریرہ ؓ میں بھی موجود ہے۔

روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ:

۴۵۳۴: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ، ثُمَّ أَيْقَظَنِيْ بَعْضُ أَهْلِيْ فَنَسِيتُهَا ، فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ جَمْعُ غَابِرٍ أَيِ الْبَوَاقِي

۴۵۳۴: ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی پھر مجھے میرے گھر والوں میں سے کسی نے جگادیا تو مجھے بھلادی گئی۔ پس تم اس کو آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

اللُّغَاتِ: الغوابر۔ جمع غابر۔ باقی رہنے والا۔

تخریج : مسلم فی الصیام ۲۰۸' دارمی فی الصوم باب ۵۶۔

۴۵۳۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ، فَأُنْسِيتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ.

۴۵۳۵: ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی اور وہ مجھے بھلادی گئی۔ پس تم اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

تخریج : ۴۵۳٤ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۵۳۶: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْتَمِسُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ ، فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسِيَ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَتْ أُرِيَهَا ، أَنَّهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ، وَذٰلِكَ قَبْلَ كَوْنِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ ، فَأَمَرَ بِالْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِيْمَا بَعْدُ ، مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَهٰذَا خِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ فِيْ عَامَيْنِ فَرَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَحَدِهِمَا مَا ذَكَرَهُ عَنْهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبْلَ كَوْنِ اللَّيْلَةِ الَّتِيْ هِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ، وَذٰلِكَ لَا يَنْفِيْ أَنْ تَكُوْنَ فِيْمَا بَعْدَ ذٰلِكَ الْعَامِ ، مِنَ الْأَعْوَامِ الْجَائِيَةِ فِيْمَا قَبْلَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ وَيَكُوْنُ مَا ذَكَرَهُ عُبَادَةُ عَلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِفَ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ عَلٰى لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِعَيْنِهَا ، ثُمَّ خَرَجَ لِيُخْبِرَهُمْ بِهَا فَرُفِعَتْ ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ بِالْتِمَاسِهَا فِيْمَا بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْأَعْوَامِ ،

فِي السَّابِعَةِ ، وَالْخَامِسَةِ ، وَالتَّاسِعَةِ ، وَذٰلِكَ أَيْضًا كُلُّهُ عَلَى التَّحَرِّيْ لَا عَلَى الْيَقِيْنِ .

۴۵۳۶: عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو جورات دکھائی گئی پھر بھلا دی گئی کہ یہ لیلۃ القدر ہے اور یہ اس رات کے آنے سے پہلے کی بات ہے پھر آپ ﷺ نے بعد میں اس مہینہ کے آخری عشرہ میں تلاش کا حکم فرمایا۔ یہ بات عبادہ بن صامتؓ والی روایت کے خلاف ہے البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ یہ واقعہ دو الگ سالوں کا ہو۔ ایک سال آپ نے وہ کچھ دیکھا جس کا تذکرہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں کیا گیا۔ کہ آپ ﷺ نے لیلۃ القدر کو اس کی آمد سے پہلے دیکھا اور اس میں اس بات کی نفی نہیں کہ آئندہ سالوں میں آپ نے اسے مہینے کے آنے سے پہلے دیکھا ہو اور حضرت عبادہ بن صامتؓ نے جو کچھ ذکر کیا ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ کو لیلۃ القدر کے بارے میں ایک متعین رات کے متعلق اطلاع ہو چکی تھی پھر آپ ﷺ صحابہ کرام کو بتلانے کے لئے باہر تشریف لائے تو اسے بھلا دیا گیا اور اس کا علم اٹھا لیا گیا پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے ان کو آنے والے سالوں میں پچیس ستائیس انتیس کی راتوں میں تلاش کرنے کا حکم فرمایا اور یہ تمام کا تمام تلاش اور غور وفکر پر مبنی ہے۔ قطعی اور یقینی بات نہیں۔ روایت ابو سعید رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

تخریج: بخاری فی الاعتکاف باب ۱، ۹، لیلۃ القدر باب ۲، ۳، ابو داؤد فی رمضان باب ۲، ۳، نسائی فی السهو باب ۹۸، ابن ماجه فی الصیام باب ۵۶، دارمی فی الصوم باب ۵۶۔

حاصل روایات: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو جورات دکھائی گئی پھر بھلا دی گئی کہ یہ لیلۃ القدر ہے اور یہ اس رات کے آنے سے پہلے کی بات ہے پھر آپ ﷺ نے بعد میں اس مہینہ کے آخری عشرہ میں تلاش کا حکم فرمایا۔

تبصرہ طحاوی رحمہ اللہ: یہ بات عبادہ بن صامتؓ والی روایت کے خلاف ہے البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ یہ واقعہ دو الگ سالوں کا ہو۔ ایک سال آپ نے وہ کچھ دیکھا جس کا تذکرہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں کیا گیا۔ کہ آپ ﷺ نے لیلۃ القدر کو اس کی آمد سے پہلے دیکھا اور اس میں اس بات کی نفی نہیں کہ آئندہ سالوں میں آپ نے اسے مہینے کے آنے سے پہلے دیکھا ہو اور حضرت عبادہ بن صامتؓ نے جو کچھ ذکر کیا ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ کو لیلۃ القدر کے بارے میں ایک متعین رات کے متعلق اطلاع ہو چکی تھی پھر آپ ﷺ صحابہ کرام کو بتلانے کے لئے باہر تشریف لائے تو اسے بھلا دیا گیا اور اس کا علم اٹھا لیا گیا پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے ان کو آنے والے سالوں میں پچیس ستائیس انتیس کی راتوں میں تلاش کرنے کا حکم فرمایا اور یہ تمام کا تمام تلاش اور غور وفکر پر مبنی ہے۔ قطعی اور یقینی بات نہیں۔

روایت ابو سعید رضی اللہ عنہ ملاحظہ فرمائیں:

۴۵۳۷: وَقَدْ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ

أَبِیْ نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اُطْلُبُوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ تِسْعًا یَبْقَیْنَ وَسَبْعًا یَبْقَیْنَ ، وَخَمْسًا یَبْقَیْنَ فَقَدْ یَجُوْزُ أَنْ یَکُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ الْعَامَ الَّذِیْ کَانَ اعْتَکَفَ فِیْهِ وَأُرِیَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ فَأُنْسِیَهَا ، إِلَّا أَنَّهٗ کَانَ عَلِمَ أَنَّهَا فِیْ وِتْرٍ ، فَأَمَرَهُمْ بِالْتِمَاسِهَا فِیْ کُلِّ وِتْرٍ مِنْ ذٰلِكَ الْعَشْرِ ، ثُمَّ جَاءَ الْمَطَرُ ، فَاسْتَدَلَّ بِهَا أَنَّهَا کَانَتْ فِیْ عَامِهٖ ذٰلِكَ فِیْ تِلْكَ اللَّیْلَةِ بِعَیْنِهَا .وَلَیْسَ فِیْ ذٰلِكَ دَلِیْلٌ عَلٰی وَقْتِهَا فِی الْأَعْوَامِ الْجَائِیَةِ بَعْدَ ذٰلِكَ ، هَلْ هِیَ فِیْ تِلْكَ اللَّیْلَةِ بِعَیْنِهَا أَوْ فِیْمَا قَبْلَهَا ، أَوْ فِیْمَا بَعْدَهَا ؟ وَقَدْ یَجُوْزُ أَیْضًا أَنْ یَکُوْنَ مَا حَکَاهُ أَبُوْ نَضْرَةَ فِیْ هٰذَا ، عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْأَعْوَامُ کُلُّهَا .فَیَعُوْدُ مَعْنٰی ذٰلِكَ إِلٰی مَعْنٰی مَا رَوَیْنَاهُ مُتَقَدِّمًا فِیْ هٰذَا الْبَابِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، إِلَّا أَنَّ فِیْ حَدِیْثِ أَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ زِیَادَةَ مَعْنًی وَاحِدٍ ، وَهُوَ إِنَّمَا تَکُوْنُ فِی الْوِتْرِ مِنْ ذٰلِكَ .

۴۵۳۷: ابونضرہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی نو راتیں اور سات راتیں اور پانچ راتیں باقی ہوں تو تلاش کرو۔ عین ممکن ہے کہ اس سے وہ سال مراد ہو جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف فرمایا اور جس سال لیلۃ القدر دکھا کر بھلا دی گئی۔ البتہ اس سے آپ نے یہ جان لیا کہ یہ طاق راتوں میں ہے۔ اس لئے صحابہ کرام کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کا حکم فرمایا پھر بارش کا نزول ہوا تو اس سے استدلال کیا گیا کہ وہ رات اس سال اس معینہ رات میں تھی۔ مگر اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ آئندہ سالوں میں بھی اسی طرح ہوگی اسی معینہ رات میں ہوگی یا اس سے پہلے یا اس کے بعد ہوگی اور یہ بھی کہنا ممکن ہے کہ ابونضرہ نے جو ابوسعید رضی اللہ عنہ کی وساطت سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان کیا وہ آئندہ تمام سالوں میں اسی طرح ہو۔ اس صورت میں اس روایت کا معنی وہی ہو جائے گا جو ہم نے اس باب میں پہلے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا البتہ ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ایک معنی زائد ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ طاق راتوں میں ہوگی۔

تخریج : مسند احمد ۱/۱٤، ۴۳، ۲۹۱/۲۔

<u>تبصرہ طحاوی رحمہ اللہ</u>: عین ممکن ہے کہ اس سے وہ سال مراد ہو جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف فرمایا اور جس سال لیلۃ القدر دکھا کر بھلا دی گئی۔ البتہ اس سے آپ نے یہ جان لیا کہ یہ طاق راتوں میں ہے۔ اس لئے صحابہ کرام کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کا حکم فرمایا پھر بارش کا نزول ہوا تو اس سے استدلال کیا گیا کہ وہ رات اس سال اس معینہ رات میں تھی۔

مگر اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ آئندہ سالوں میں بھی اسی طرح ہوگی اسی معینہ رات میں ہوگی یا اس سے پہلے یا اس کے بعد ہوگی اور یہ بھی کہنا ممکن ہے کہ ابونضرہ نے جو ابوسعید رضی اللہ عنہ کی وساطت سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان کیا وہ

آئندہ تمام سالوں میں اسی طرح ہو۔اس صورت میں اس روایت کا معنی وہی ہو جائے گا جو ہم نے اس باب میں پہلے ابن عمر ؓ سے بیان کیا البتہ ابوسعیدؓ کی روایت میں ایک معنی زائد ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ طاق راتوں میں ہوگی۔

۴۵۳۸: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْتَمِسُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ، وِتْرًا . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَالْكَلَامُ فِيْ هٰذَا أَيْضًا مِثْلُ الْكَلَامِ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۵۳۸: ابن عباس ؓ نے عمر ؓ سے انہوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔اس روایت کا مفہوم بھی وہی ہے جو روایت ابونضرہ کا ہے جو کہ حضرت ابوسعید خدری ؓ سے مروی ہے۔

۴۵۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا مُعَاوِيَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْهَا لِعَشْرٍ يَبْقَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَالْكَلَامُ فِيْ هٰذَا أَيْضًا ، مِثْلُ الْكَلَامِ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۴۵۳۹: عروہ نے عائشہ ؓ سے روایت کی ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیلۃ القدر رمضان کے بقیہ دس دنوں میں تلاش کرو۔اس روایت کے متعلق بھی کلام اسی طرح ہے جو حدیث ابونضرہ عن ابی سعیدؓ میں کی ہے۔

۴۵۴۰: وَقَدْ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : تَحَرَّوْهَا لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ يَعْنِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ

۴۵۴۰: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔لیلۃ القدر کو ستائیسویں شب میں تلاش کرو۔

۴۵۴۱: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ ، قَالَ :أَنَا آدَمُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۵۴۱: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۵۴۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَارِمٌ أَبُو النُّعْمَانِ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ

نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَرَىٰ رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ ، أَنَّهَا لَيْلَةُ السَّابِعَةِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا لَيْلَةَ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ . فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ فِيْ عَامٍ بِعَيْنِهٖ، وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ كُلِّ الْأَعْوَامِ كَذٰلِكَ ، إِلَّا أَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهٗ عَلَى التَّحَرِّي ، لَا عَلَى الْيَقِيْنِ وَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلَ هٰذَا، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ ، مِمَّا أَمَرَهٗ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ . يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى التَّحَرِّيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ ، لِمَا قَدْ كَانَ أُرِيَهٗ مِنْ وَقْتِهَا الَّذِيْ تَكُوْنُ فِيْهِ فَأُنْسِيَهَا . فَلَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، مَا يَدُلُّنَا عَلَى لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، أَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ بِعَيْنِهَا ؟ غَيْرَ أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ هِيَ عَشْرُ الْأُوَلِ ، أَوْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ إِذْ سَأَلَهٗ عَنْ وَقْتِهَا عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَنَفٰى بِذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ ، وَثَبَتَ أَنَّهَا فِيْ إِحْدَى الْعَشْرَيْنِ ، إِمَّا فِي الْأُوَلِ ، وَإِمَّا فِي الْآخِرِ . وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا ، رُجُوْعُ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالسُّؤَالِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَيِّ الْعَشْرَيْنِ هِيَ ؟ وَجَوَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِأَنْ يَتَحَرَّاهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ . فَنَظَرْنَا فِيْمَا رُوِيَ فِيْ غَيْرِهِمَا مِنَ الْآثَارِ ، هَلْ فِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهَا فِيْ لَيْلَةٍ مِنْ هٰذَيْنِ الْعَشْرَيْنِ بِعَيْنِهَا ؟ فَإِذَا

۴۵۴۲: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا خیال ہے کہ تمہارے خواب موافقت کرنے والے ہیں۔ وہ آخری عشرہ کی ساتویں رات ہے جو اس کو تلاش کرے تو وہ ستائیسویں رات میں اس کو تلاش کرے۔ اس روایت میں بھی یہ احتمال ہے کہ یہ اسی سال کے ساتھ خاص ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ تمام سالوں میں یہی رات ہو مگر یہ تمام باتیں تحری و غور سے متعلق ہیں۔ یقین سے نہیں کہی جا سکتیں۔ اسی طرح اس سے پہلے عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ والی روایت جس میں ان کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اور یہ بھی احتمال ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کے لئے اس سال کے لئے یہ تحری کی ہو۔ اس لئے کہ وہ آپ کو اپنے وقت کے ساتھ دکھائی گئی پھر بھلا دی گئی۔ ان تمام آثار میں کوئی ایسی دلالت نہیں کہ جس سے ہم لیلۃ القدر کی تعیین کر سکیں؟ سوائے اس روایت کے جس کو ابوذر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا وہ پہلے عشرہ میں یا رمضان کے پچھلے عشرہ میں ہے۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمائی جب ابوذر رضی اللہ عنہ نے آپ سے اس کا وقت دریافت کیا اس روایت سے درمیانہ عشرہ کی نفی ہو گئی اور یہ ثابت ہو گیا کہ وہ بیس میں سے ایک رات ہے خواہ عشرہ اوّل میں ہو خواہ

عشرہ اخیر میں ہو۔اس روایت میں بھی بات روایت ابوذر ؓ کی طرف لوٹ جاتی ہے کہ جس میں یہ سوال کیا گیا کہ وہ کون سے بیس دنوں میں ہے۔تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو جواب دیا کہ وہ آخری عشرہ میں اس کی تحری کریں اب ہم نے غور کیا کہ ان کے علاوہ آثار میں کوئی ایسا اثر موجود ہے جو اس بات پر دلالت کرے کہ ان بیس میں سے کوئی معینہ رات ہے؟

تخریج : بخاری فی لیلۃ القدر باب ۳، والتھجد باب ۲۱، مسلم فی الصیام ۲۰۶/۲۰۵، ابو داؤد فی رمضان باب ۵، ترمذی فی الصوم باب ۷۵، مالک فی الاعتکاف ۱۰، ۱۱/۱۴، مسند احمد ۲/۲، ۲۷، ۶۲، ۱۵۷، ۱۵۸۔

تبصرہ طحاوی ؒ: اس روایت میں بھی یہ احتمال ہے کہ یہ اسی سال کے سال کے ساتھ خاص ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ تمام سالوں میں یہی رات ہو مگر یہ تمام باتیں تحری و غور سے متعلق ہیں۔یقین سے نہیں کہی جا سکتیں۔اسی طرح اس سے پہلے عبداللہ بن انیس ؓ والی روایت جس میں ان کو جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا اور یہ بھی احتمال ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے لیلۃ القدر کے لئے اس سال کے لئے یہ تحری کی ہو۔اس لئے کہ وہ آپ کو اپنے وقت کے ساتھ دکھائی گئی پھر بھلا دی گئی۔

حاصل کلام: ان تمام آثار میں کوئی ایسی دلالت نہیں کہ جس سے ہم لیلۃ القدر کی تعیین کر سکیں؟ سوائے اس روایت کے جس کو ابوذر ؓ نے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا وہ پہلے عشرہ میں یا رمضان کے پچھلے عشرہ میں ہے۔یہ بات آپ ﷺ نے اس وقت فرمائی جب ابوذر ؓ نے آپ سے اس کا وقت دریافت کیا اس روایت سے درمیانہ عشرہ کی نفی ہو گئی اور یہ ثابت ہو گیا کہ وہ بیس میں سے ایک رات ہے خواہ عشرہ اوّل میں ہو خواہ عشرہ اخیر میں ہو۔

اس روایت میں بھی بات روایت ابوذر ؓ کی طرف لوٹ جاتی ہے کہ جس میں یہ سوال کیا گیا کہ وہ کون سے بیس دنوں میں ہے۔تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو جواب دیا کہ وہ آخری عشرہ میں اس کی تحری کریں اب ہم نے غور کیا کہ ان کے علاوہ آثار میں کوئی ایسا اثر موجود ہے جو اس بات پر دلالت کرے کہ ان بیس میں سے کوئی معینہ رات ہے؟

۴۵۴۳: ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ الصُّنَابِحِيِّ ، عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ، لَيْلَةُ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ ، أَنَّهَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ بِعَيْنِهَا ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ

۴۵۴۳: یزید بن ابی حبیب نے ابوالخیر صنابحی سے انہوں نے بلال ؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا لیلۃ القدر چوبیسویں رات ہے۔

حاصل روایات: اس روایت میں ہے کہ لیلۃ القدر اس معین رات میں ہے حالانکہ جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے خلاف روایات وارد ہیں۔

روایت ابی بن کعبؓ:

۴۵۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ ، قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ، قَالَ : ثَنَا بَقِيَّةُ ، عَنْ أَبِي ثَوْبَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ، لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَعَلَامَتُهَا أَنَّ الشَّمْسَ تَصْعَدُ ، لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ كَأَنَّهَا طَسْتٌ .

۴۵۴۴: زربن حبیش نے ابی بن کعبؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیلۃ القدر ستائیسویں رات ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ ٹھوس ہوتا ہے جیسے تھال ہے یعنی اس کی کوئی شعاع نہیں ہوتی۔

اللغات :اصمہ۔ ٹھوس ہونا۔

تخریج : ابو داؤد فی رمضان باب ۲' مسند احمد ۵/۱۳۰' ۱۳۱' ۳۲۱۔

۴۵۴۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي زِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ ، وَبَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ قَامَ السَّنَةَ كُلَّهَا ، أَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ . فَقَالَ أُبَيٌّ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ، إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ ، وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ، إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ لَيْلَةٍ هِيَ ؟ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقُومَهَا لَيْلَةَ صَبِيحَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ

۴۵۴۵: زربن حبیش کہتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعب سے سنا۔ ان کو یہ بات پہنچی کہ ابن مسعود ؓ نے کہا ہے جو تمام سال قیام کرے گا وہ لیلۃ القدر کو پالے گا۔ تو ابی ؓ کہنے لگے مجھے اس اللہ کی قسم ہے جس کے سواء کوئی معبود نہیں بلاشبہ لیلۃ القدر رمضان میں ہے اور اس اللہ کی قسم جس کے سواء کوئی معبود نہیں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ وہ کون سی رات ہے؟ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس رات کو قیام کا حکم دیا جس کی صبح کو ستائیسویں تاریخ ہے۔

۴۵۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ ، قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ يَقُولُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَنْ قَامَ الْحَوْلَ أَدْرَكَهَا فَقَالَ : رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَى أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، أَمَا وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ ، لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ ، وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ : فَلَمَّا رَأَيْتُهُ يَحْلِفُ لَا يَسْتَثْنِي قُلْتُ مَا عَلَّمَكَ بِذٰلِكَ ؟ قَالَ : بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَحَسَبْنَا وَعَدَدْنَا ، فَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ، يَعْنِي أَنَّ الشَّمْسَ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : فَهٰذَا أُبَيُّ بْنُ

كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ ، وَيَنْفِيْ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ يَقُمُ الْحَوْلَ يُصِبْهَا . غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ ، عَلٰى مَا قَدْ حَلَفَ عَلَيْهِ أُبَيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمَهُ وَلٰكِنَّهُ فِيْ خِلَافِ لَيْلَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ

۴۵۴۶: زر بن حبیش کہتے ہیں میں نے ابی بن کعبؓ سے کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس نے تمام سال قیام کیا اس نے لیلۃ القدر کو پالیا۔ تو ابی فرمانے لگے۔ اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن پر رحم کرے۔ خبردار! اچھی طرح سن لو۔ مجھے اس اللہ کی قسم ہے جس کے نام کی قسم اٹھائی جاتی ہے۔ وہ یقیناً جانتے ہیں کہ یہ رمضان المبارک میں ہے اور یہ ستائیسویں رات ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اطلاع دے رہے ہیں کہ وہ ستائیسویں کی رات ہے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کی نفی کر رہے ہیں کہ پورے سال میں قیام کرنے والا لیلۃ القدر کو پانے والا ہے۔ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ مروی ہے کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک میں ہے جیسا کہ ابی رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ وہ رمضان المبارک کی رات ہے۔ لیکن ان کے ہاں ستائیس کے علاوہ ہے۔ جیسا کہ یہ روایت شاہد ہے۔ زر کہتے ہیں جب میں نے ان کو دیکھا کہ وہ ان شاء اللہ کہنے کے بغیر قسم اٹھا رہے ہیں تو میں نے کہا آپ کو اس کا کیسے علم ہوا؟ اس نشانی کے ذریعہ جس کی اطلاع ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی پس ہم نے گنا اور شمار کیا تو وہ ستائیسویں رات تھی کہ جب سورج نکلتے وقت بلا شعاع تھا۔

تبصرہ طحاوی رحمہ اللہ: یہ ابی بن کعبؓ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اطلاع دے رہے ہیں کہ وہ ستائیسویں کی رات ہے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کی نفی کر رہے ہیں کہ پورے سال میں قیام کرنے والا لیلۃ القدر کو پانے والا ہے۔ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ مروی ہے کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک میں ہے جیسا کہ ابی رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ وہ رمضان المبارک کی رات ہے۔ لیکن ان کے ہاں ستائیس کے علاوہ ہے۔ جیسا کہ یہ روایت شاہد ہے۔

روایات عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

۴۵۴۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، عَنْ إِسْرَائِيْلَ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ حُجَيْرٍ التَّغْلِبِيِّ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِلْتَمِسُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ ، فِيْ لَيْلَةِ تِسْعٍ وَعَشَرَةٍ مِنْ رَمَضَانَ ، صَبِيْحَتُهَا صَبِيْحَةُ بَدْرٍ ، وَإِلَّا فَفِيْ لَيْلَةِ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ ، أَوْ فِيْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ . فَأَمَّا مَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهَا فِيْ لَيْلَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقَدْ نَفَاهُ مَا حَكَاهُ أَبُوْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا فِي الْعَشْرَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيْضًا فِي ذَٰلِكَ.

۴۵۴۷: اسود نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے تھے لیلۃ القدر کو انیس رمضان کی رات میں تلاش کرو کہ یہ بدر کی صبح تھی ورنہ اکیس رمضان یا تئیس رمضان میں تلاش کرو۔ باقی اس روایت میں عبداللہ سے انیس رمضان کی جو بات مروی ہے اس کی نفی تو ابوذر رضی اللہ عنہ والی روایت کر رہی ہے جس کو انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ وہ بیس دنوں یعنی اوّل عشرہ اور آخری عشرہ میں ہے اور خود عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس سلسلہ میں تصدیقی روایت موجود ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تبصرہ طحاوی رحمہ اللہ: اس روایت میں عبداللہ سے انیس رمضان کی جو بات مروی ہے اس کی نفی تو ابوذر رضی اللہ عنہ والی روایت کر رہی ہے جس کو انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ وہ بیس دنوں یعنی اوّل عشرہ اور آخری عشرہ میں ہے اور خود عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس سلسلہ میں تصدیقی روایت موجود ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۴۵۴۸: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ جَعْدَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الصَّهْبَاوَاتِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ :أَنَا وَاللَّهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَبِيَدِي تَمَرَاتٌ أَتَسَحَّرُ بِهِنَّ ، وَأَنَا مُسْتَتِرٌ بِمُؤَخِّرَةِ رَحْلِي مِنَ الْفَجْرِ ، وَذَٰلِكَ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمَّا سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، أَخْبَرَهُمْ أَيَّ لَيْلَةٍ هِيَ ، وَأَنَّهَا لَيْلَةُ الصَّهْبَاوَاتِ فَوَصَفَهَا عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بِمَا وَصَفَهَا بِهِ مِنْ ضَوْءِ الْقَمَرِ ، عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ ، وَذَٰلِكَ لَا يَكُونُ إِلَّا فِي آخِرِ الشَّهْرِ .فَقَدْ دَلَّ ذَٰلِكَ أَيْضًا عَلَى مَا قَالَ أُبَيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .وَفِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَدُلُّ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ خَاصَّةً .قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حم وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ فَأَخْبَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ اللَّيْلَةَ الَّتِي يُفْرَقُ فِيهَا كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ فَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ، وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أُنْزِلَ فِيهَا الْقُرْآنُ ثُمَّ قَالَ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ . فَثَبَتَ بِذَٰلِكَ أَنَّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ، وَاحْتَجْنَا إِلَى أَنْ نَعْلَمَ أَيَّ لَيْلَةٍ مِنْ لَيَالِيهِ؟ .فَكَانَ الَّذِي يَدُلُّ عَلَى ذَٰلِكَ ، مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ بِلَالٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا لَيْلَةُ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ . وَالَّذِي رُوِيَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ مُعَاوِیَةَ اَیْضًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلُ مَا رُوِیَ عَنْ اُبَیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ ذٰلِکَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

۴۵۴۸: ابوعبیدہ نے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا۔ تم میں سے کس کو صہباوات کی رات یاد ہے۔ عبداللہ کہنے لگے اللہ کی قسم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے یاد ہے یا رسول اللہ ﷺ! میرے ہاتھ میں کچھ کھجوریں تھیں جن سے میں سحری کر رہا ہوں اور میں اپنے کجاوے کے پچھلے حصہ کی آڑ میں صبح سے بچاؤ کے لئے چھپ رہا ہوں اور یہ طلوع فجر کا وقت ہے۔ اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ سے جب لیلۃ القدر کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ان کو خبر دی کہ وہ کون سی رات ہے اس کو لیلۃ الصہباوات سے تعبیر فرمایا۔ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی چاند کی روشنی سے وضاحت کی کہ چاند کی روشنی طلوع فجر کے وقت جب اس انداز سے ہو (تو وہ لیلۃ القدر ہے) اور چاند کی روشنی اس طرح مہینے کے آخر میں ہوتی ہے پس یہ روایت تو اسی بات پر دلالت کر رہی ہے جس پر ابی رضی اللہ عنہ کی روایت دلالت کرتی ہے۔ قرآن مجید کی آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ لیلۃ القدر خاص طور پر رمضان کے اندر ہے جیسے قولہ تعالیٰ: ﴿حٰمٓ وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ فِیْھَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ﴾ (الدخان:۱۔۴) ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ رات جس میں ہر حکمت والا معاملہ طے ہوتا ہے وہ لیلۃ القدر ہے اور یہی وہ رات ہے جس میں قرآن مجید اتارا گیا۔ پھر فرمایا گیا: ﴿شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ......﴾ (البقرہ:۱۸۵) اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ رات رمضان المبارک میں ہے اب اس بات کی ضرورت پیش آئی کہ یہ معلوم کیا جائے کہ وہ کون سی رات ہے؟ اس پر سب سے پہلی دلالت وہ روایت ہے جو بلال رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہے کہ وہ چوبیس کی رات ہے۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی جو روایت جناب نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے وہ ستائیسویں شب سے متعلق ہے اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ جیسی روایت جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے۔

تخریج: مسند احمد ۳۷۶/۱، ۳۹۶، ۴۵۳۔

تبصرہ طحاوی رحمہ اللہ: اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ سے جب لیلۃ القدر کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ان کو خبر دی کہ وہ کون سی رات ہے اس کو لیلۃ الصہباوات سے تعبیر فرمایا۔ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی چاند کی روشنی سے وضاحت کی کہ چاند کی روشنی طلوع فجر جب اس انداز سے ہو (تو وہ لیلۃ القدر ہے) اور چاند کی روشنی اس طرح مہینے کے آخر میں ہوتی ہے پس یہ روایت تو اسی بات پر دلالت کر رہی ہے جس پر ابی رضی اللہ عنہ کی روایت دلالت کرتی ہے۔

قرآن مجید کی آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ لیلۃ القدر خاص طور پر رمضان کے اندر ہے۔ قولہ تعالیٰ حٰمٓ والکتاب المبین انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ انا کنا منذرین فیھا یفرق کل امر حکیم (الدخان ۱۔۴) ان آیات

میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ رات جس میں ہر حکمت والا معاملہ طے ہوتا ہے وہ لیلۃ القدر ہے اور یہی وہ رات ہے جس میں قرآن مجید اتارا گیا۔ پھر فرمایا گیا۔ شهر رمضان الذى انزل فيه القرآن (البقرہ ۱۸۵) اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ رات رمضان المبارک میں ہے اب اس بات کی ضرورت پیش آئی کہ یہ معلوم کیا جائے کہ وہ کون سی رات ہے؟

نمبر ①: اس پر سب سے پہلی دلالت وہ روایت ہے جو بلالؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہے کہ وہ چوبیس کی رات ہے۔

نمبر ②: ابی بن کعبؓ کی جو روایت جناب نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے وہ ستائیسویں شب سے متعلق ہے۔

نمبر ③: اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ جیسی روایت جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے۔

روایت معاویہ رضی اللہ عنہ:

۴۵۴۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبِيْ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ :سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، قَالَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ . فَهٰذَا مُنْتَهٰى مَا وَقَفْنَا عَلَيْهِ، مِنْ عِلْمِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، أَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ ؟ مِمَّا دَلَّنَا عَلَيْهِ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَسُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَأَمَّا مَا رُوِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَتَابِعِيهِمْ ، فَمَعْنَاهُ دَاخِلٌ فِي الْمَعَانِي الَّتِيْ ذَكَرْنَا .وَإِنَّمَا احْتَجْنَا إِلَى ذِكْرِ مَا رُوِيَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، لِمَا قَدِ اخْتَلَفَ فِيْهِ أَصْحَابُنَا فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَتٰى يَقَعُ بِهِ الطَّلَاقُ .فَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ إِنْ قَالَ لَهَا ذٰلِكَ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ ، لَمْ يَقَعِ الطَّلَاقُ حَتّٰى يَمْضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ ، لِمَا قَدْ أُخْتُلِفَ فِيْ مَوْضِعِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنْ لَيَالِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا هٰذَا الْبَابَ ، مِمَّا رُوِيَ أَنَّهَا فِي الشَّهْرِ كُلِّهِ، وَمِمَّا قَدْ رُوِيَ أَنَّهَا فِيْ خَاصٍ مِنْهُ قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَلَا أَحْكُمُ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ، إِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ الشَّهْرِ ، لِأَنِّيْ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ مَضَى الْوَقْتُ الَّذِيْ أَوْقَعَ الطَّلَاقَ فِيْهِ، وَأَنَّ الطَّلَاقَ قَدْ وَقَعَ . قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَإِنْ قَالَ ذٰلِكَ لَهَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، فِيْ أَوَّلِهِ ، أَوْ فِيْ آخِرِهِ، أَوْ فِيْ وَسَطِهِ، لَمْ يَقَعِ الطَّلَاقُ ، حَتّٰى يَمْضِيَ مَا بَقِيَ مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ ، وَحَتّٰى يَمْضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَيْضًا كُلُّهُ، مِنَ السَّنَةِ الْقَابِلَةِ قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ فِيْمَا مَضٰى مِنْ هٰذَا الشَّهْرِ الَّذِيْ هُوَ فِيْهِ، فَلَا يَقَعُ الطَّلَاقُ حَتّٰى يَمْضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ كُلُّهُ، مِنَ السَّنَةِ الْجَائِيَةِ ، وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ الَّذِيْ هُوَ فِيْهِ، فَيَقَعُ الطَّلَاقُ فِيْهَا ، فَيَكُوْنُ كَمَنْ

قَالَ لِامْرَأَتِهِ، قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ أَنْتِ طَالِقٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيَكُوْنُ الطَّلَاقُ لَا يُحْكَمُ بِهٖ عَلَيْهِ إِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا أَشْكَلَ ذٰلِكَ ، لَمْ أَحْكُمْ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ إِلَّا بَعْدَ عِلْمِي بِوُقُوْعِهٖ، وَلَا أَعْلَمُ ذٰلِكَ ، إِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ شَهْرِ رَمَضَانَ ، الَّذِيْ هُوَ فِيْهِ، وَشَهْرِ رَمَضَانَ الْجَائِيْ بَعْدَهُ . فَهٰذَا مَذْهَبُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ كَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ مَرَّةً بِهٰذَا الْقَوْلِ أَيْضًا ، وَقَالَ مَرَّةً أُخْرٰى إِذَا قَالَ لَهَا ذٰلِكَ الْقَوْلَ فِيْ بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ ، لَمْ يُحْكَمْ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ حَتّٰى يَمْضِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، مِنَ السَّنَةِ الْجَائِيَةِ .قَالَ لِأَنَّ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ ، فَقَدْ كَمَلَ حَوْلٌ ، مُنْذُ قَالَ ذٰلِكَ الْقَوْلَ وَهِيَ فِيْ كُلِّ حَوْلٍ فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ وُقُوْعَ الطَّلَاقِ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :وَهٰذَا قَوْلٌ -عِنْدِي -لَيْسَ بِشَيْءٍ ، لِأَنَّهٗ لَمْ يُقَلْ لَنَا ، إِنَّ كُلَّ حَوْلٍ يَكُوْنُ فَفِيْهِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ، عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الْحَوْلَ لَيْسَ فِيْهِ شَهْرُ رَمَضَانَ بِكَمَالِهٖ مِنْ سَنَةٍ وَاحِدَةٍ وَإِنَّمَا قِيْلَ لَنَا :إِنَّهَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ كُلِّ سَنَةٍ ، هٰكَذَا دَلَّنَا عَلَيْهِ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَقَالَهٗ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، احْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ إِذَا قَالَ لَهَا فِيْ بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ أَنْتِ طَالِقٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ أَنْ تَكُوْنَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِيْمَا مَضٰى مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ .فَيَكُوْنُ إِذَا مَضٰى حَوْلٌ مِنْ حِيْنَئِذٍ ، إِلٰى مِثْلِهٖ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، مِنَ السَّنَةِ الْجَائِيَةِ ، لَا لَيْلَةَ قَدْرٍ فِيْهِ .فَفَسَدَ بِمَا ذَكَرْنَا ، قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ الَّذِيْ وَصَفْنَا ، وَثَبَتَ -عَلٰى هٰذَا التَّرْتِيْبِ -مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ كَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ مَرَّةً أُخْرٰى إِذَا قَالَ لَهَا الْقَوْلَ فِيْ بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ :إِنَّ الطَّلَاقَ لَا يَقَعُ ، حَتّٰى يَمْضِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَذَهَبَ فِيْ ذٰلِكَ -فِيْمَا نَرٰى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -إِلٰى أَنَّ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ أَنَّهَا فِيْ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعَيْنِهَا هُوَ حَدِيْثُ بِلَالٍ ، وَحَدِيْثُ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَإِذَا مَضَتْ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ ، عُلِمَ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَدْ كَانَتْ ، فَحَكَمَ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ وَقَبْلَ ذٰلِكَ فَلَيْسَ بِعِلْمِ كَوْنِهَا فَكَذٰلِكَ لَمْ يُحْكَمْ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ .وَهٰذَا الْقَوْلُ تَشْهَدُ لَهُ الْآثَارُ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا ، فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۴۵۴۹: قتادہ نے مطرف بن عبداللہ سے نقل کیا وہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ وہ ستائیسویں رات ہے۔ یہ ان روایات میں سے آخری روایت ہے جو لیلۃ القدر کے متعلق معلومات کے سلسلہ میں ہمیں میسر و مہیا ہوئیں۔ کہ وہ کون سی رات ہے؟ قرآن مجید اور سنت رسول

اللہ ﷺ سے یہی کچھ معلوم ہوا ہے البتہ جو صحابہ کرام اور تابعین سے منقول ہے اس کا مفہوم تقریباً اس سے ملتا جلتا ہے۔ یہاں ہمیں لیلۃ القدر کے متعلق تفصیل کی اس لئے ضرورت پیش آئی کہ ہمارے علماء کا اس سلسلہ میں باہمی اختلاف کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو کہے انت طالق فی لیلۃ القدر تو اس عورت کو کب طلاق ہو گی۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ہے کہ اگر یہ بات رمضان سے پہلے کہی تو جب تک رمضان کا مہینہ نہ گزرے گا طلاق واقع نہ ہو گی کیونکہ اس میں اختلاف ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کی کون سی رات میں ہے جیسا ہم نے اس سلسلہ میں بیان کر دیا کہ بعض روایات سے اس کا تمام ماہ میں دائر ہونا معلوم ہوتا ہے اور بعض روایات سے خاص راتوں میں پایا جانا معلوم ہوتا ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں طلاق کے وقوع کا اس وقت حکم لگاؤں گا جبکہ مہینہ گزر جائے گا کیونکہ مجھے اس سے پختہ طور پر معلوم ہو جائے گا کہ وہ وقت گزر گیا کہ جس میں اس نے طلاق واقع کی اور طلاق واقع ہو گئی۔ امام صاحب فرماتے ہیں اگر اس نے کہا فی شھر رمضان۔ ابتداء یا انتہا میں یا درمیان میں تو طلاق اس وقت تک واقع نہ ہو گی جب تک مہینے کا بقیہ حصہ نہ گزر جائے اور تمام رمضان نہ گزرے جو آئندہ سال آ رہا ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں کیونکہ یہ ممکن ہے کہ مہینے کا جو حصہ گزرا وہ اس میں گزر چکی تو اس کو طلاق سارا رمضان گزرنے تک نہ ہو گی جو کہ آئندہ سال آ رہا ہے کیونکہ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ رات مہینے کا جو حصہ باقی ہے اس میں ہو تو اس میں طلاق واقع ہو جائے۔ اس صورت میں اس شخص کی طرح ہو گا۔ جس نے اپنی بیوی کو رمضان سے پہلے کہا: انت طالق لیلۃ القدر تو اس کے متعلق طلاق کا فیصلہ ماہ رمضان گزرنے کے بعد ہو سکے گا۔ امام صاحب فرماتے ہیں جب اس میں اشکال پیدا ہو گیا تو میں اس کے متعلق طلاق کے واقع ہونے کا فیصلہ اس وقت ہی کروں گا جب مجھے معلوم ہو جائے گا کہ طلاق واقع ہو گئی ہے اور اس کا مجھے علم نہیں جب تک کہ پورا رمضان نہ گزر جائے جس میں لیلۃ القدر پائی جاتی ہے اور وہ رمضان جو کہ اس کے بعد آنے والا ہے وہ بھی۔ یہ تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اس سلسلہ میں مذہب ہے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے کہ بعض اوقات تو وہ بھی یہی فرماتے ہیں اور بعض اوقات یہ فرماتے ہیں جب اس نے یہ بات رمضان المبارک کے بعض دنوں میں کہی تو اس پر طلاق کا اس وقت حکم کیا جائے گا جب آئندہ سال کے رمضان سے اتنے دن گزر جائیں۔ ابو یوسف کہتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کیونکہ یہ رات مکمل سال میں ہے اور جب اس قول پر پورا سال گزر گیا تو ہم نے یقین سے جان لیا کہ وہ رات اس میں آ گئی پس طلاق واقع ہو جائے گی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میرے نزدیک یہ قول کچھ وزن نہیں رکھتا کیونکہ ہمیں یہ نہیں کہا گیا کہ لیلۃ القدر تمام سال میں اس طور پر کہ جس میں رمضان کا مہینہ ایک سال میں مکمل نہ آتا ہو۔ بلکہ ہمیں یہ بتلایا گیا کہ ہر سال کے رمضان المبارک میں یہ رات پائی جاتی ہے۔ کتاب وسنت کی دلالت اس پر ہے جیسا کہ اس باب میں ہم پہلے ذکر کر آئے۔ پس جب یہ اسی طرح ہے۔ تو متکلم کا کلام جب کہ اس نے رمضان المبارک کا کچھ حصہ گزرنے پر کیا "انت طلاق لیلۃ القدر" میں احتمال ہوا لیلۃ القدر اس مہینہ کے گزشتہ دنوں میں اور اس

وقت سے لے کر اگلے سال کے رمضان تک ہو جس میں لیلۃ القدر نہیں۔ حالانکہ مذکورہ بات سے یہ بات غلط ثابت ہوتی ہے۔ اس ترتیب سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ثابت ہو گیا۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا دوسرا قول ہے کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ بعض اوقات یہ کہتے ہیں کہ اگر رمضان المبارک کے کسی حصہ میں اس کو یہ بات کہے تو جب تک ستائیسویں شب نہ گزرنے پائے طلاق واقع نہ ہوگی۔ ہمارے نزدیک انہوں نے یہ مسلک اس روایت کی بنیاد پر اپنایا ہے کہ جس میں لیلۃ القدر رمضان المبارک کی ایک مخصوص رات ہے جیسا کہ حضرت ابی بن کعب اور بلال رضی اللہ عنہ کی روایات میں وارد ہے اس بناء پر جب ستائیس رمضان گزر جائے گی تو لیلۃ القدر گزر چکی جس سے طلاق کو مشروط کیا تھا۔ فلہٰذا اس کو طلاق پڑ جائے گی اور وقوع طلاق کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس سے پہلے چونکہ اس کے گزرنے کا علم نہیں ہوا پس وقوع طلاق کا حکم نہ دیا جائے گا۔ اس قول کی شاہد وہ روایات ہیں جو ہم گزشتہ اوراق میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر آئے ہیں۔

لیلۃ القدر کے متعلق تفصیل کی وجہ: یہاں ہمیں لیلۃ القدر کے متعلق تفصیل کی اس لئے ضرورت پیش آئی کہ ہمارے علماء کا اس سلسلہ میں باہمی اختلاف کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو کہے انت طالق فی لیلۃ القدر تو اس عورت کو کب طلاق ہوگی۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول: اگر یہ بات رمضان سے پہلے کہی تو جب تک رمضان کا مہینہ نہ گزرے گا طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ اس میں اختلاف ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کی کون سی رات میں ہے جیسا ہم نے اس سلسلہ میں بیان کر دیا کہ بعض روایات سے اس کا تمام ماہ میں دائر ہوا اور بعض روایات سے خاص راتوں میں پایا جانا معلوم ہوتا ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں طلاق کے وقوع کو اس وقت حکم لگاؤں گا جبکہ مہینہ گزر جائے گا کیونکہ مجھے اس سے پختہ طور پر معلوم ہو جائے گا کہ وہ وقت گزر گیا کہ جس میں اس سے طلاق واقع کی اور طلاق واقع ہوگئی۔

امام صاحب فرماتے ہیں اگر اس نے کہا فی شہر رمضان۔ ابتداء یا انتہا میں یا درمیان میں تو طلاق اس وقت تک واقع نہ ہوگی جب تک مہینے کا بقیہ حصہ نہ گزر جائے اور تمام رمضان نہ گزرے جو آئندہ سال والا ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں کیونکہ یہ ممکن ہے کہ مہینے کا جو حصہ گزرا وہ اس میں گزر چکی تو اس کو طلاق سارا رمضان گزرنے تک نہ ہوگی جو کہ آئندہ سال آ رہا ہے کیونکہ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ رات مہینے کا جو حصہ باقی ہے اس میں ہو تو اس میں طلاق واقع ہو جائے۔ اس صورت میں اس شخص کی طرح ہوگا۔ جس نے اپنی بیوی کو رمضان سے پہلے کہا انت طالق لیلۃ القدر تو اس کے متعلق طلاق کا فیصلہ ماہ رمضان گزرنے کے بعد ہو سکے گا۔ امام صاحب فرماتے ہیں جب اس میں اشکال پیدا ہو گیا تو میں اس کے متعلق طلاق کے واقع ہونے کا فیصلہ اس وقت ہی کروں گا جب مجھے معلوم ہو جائے گا کہ طلاق واقع ہوگئی ہے اور اس کا مجھے علم نہیں جب تک کہ پورا رمضان نہ گزر جائے جس میں لیلۃ القدر پائی جاتی ہے اور وہ رمضان جو کہ اس کے بعد آنے والا ہے وہ بھی۔ یہ تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اس سلسلہ میں مذہب ہے۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول: بعض اوقات تو وہ بھی یہی فرماتے ہیں اور بعض اوقات یہ فرماتے ہیں جب اس نے یہ بات رمضان

السبارک کے بعض دنوں میں کہی تو اس پر طلاق کا اس وقت حکم کیا جائے گا جب آئندہ سال کے رمضان سے اتنے دن گزر جائیں۔

ابو یوسف کہتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کیونکہ یہ رات مکمل سال میں ہے اور جب اس قول پر پورا سال گزر گیا تو ہم نے یقین سے جان لیا کہ وہ رات اس میں آگئی پس طلاق واقع ہو جائے گی۔

تبصرہ طحاوی رحمہ اللہ: میرے نزدیک یہ قول کچھ وزن نہیں رکھتا کیونکہ ہمیں یہ نہیں کہا گیا کہ لیلۃ القدر تمام سال میں اس طور پر ہے کہ جس میں رمضان کا مہینہ ایک سال میں مکمل نہ آتا ہو۔ بلکہ ہمیں یہ بتلایا گیا کہ ہر سال کے رمضان المبارک میں یہ رات پائی جاتی ہے۔ کتاب وسنت کی دلالت اس پر ہے جیسا کہ اس باب میں ہم پہلے ذکر کر آئے۔ پس جب یہ اسی طرح ہے۔ تو متکلم کا کلام جب کہ اس نے رمضان المبارک کا کچھ حصہ گزرنے پر کیا" انت طالق لیلة القدر" میں احتمال ہو الیلۃ القدر اس مہینہ کے گزشتہ دنوں میں ہو اور اس وقت سے لے کر اگلے سال کے رمضان تک ہو جس میں لیلۃ القدر نہیں۔ حالانکہ یہ بات غلط ثابت ہوتی ہے۔

اس ترتیب سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ثابت ہو گیا۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا دوسرا قول: امام ابو یوسف رحمہ اللہ بعض اوقات یہ کہتے ہیں کہ اگر رمضان المبارک کے کسی حصہ میں اس کو یہ بات کہے تو جب تک ستائیسویں شب نہ گزرنے پائے طلاق واقع نہ ہو گی۔

تبصرہ طحاوی رحمہ اللہ: ہمارے نزدیک انہوں نے یہ مسلک اس روایت کی بنیاد پر اپنایا ہے کہ جس میں لیلۃ القدر رمضان المبارک کی ایک مخصوص رات ہے جیسا کہ حضرت ابی بن کعب اور بلال رضی اللہ عنہ کی روایات میں وارد ہے اس بناء پر جب ستائیس رمضان گزر جائے گی تو لیلۃ القدر گزر چکی جس سے طلاق کو مشروط کیا تھا۔ فلہٰذا اس کو طلاق پڑ جائے گی اور وقوع طلاق کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس سے پہلے چونکہ اس کے گزرنے کا علم نہیں ہوا پس وقوع طلاق کا حکم نہ دیا جائے گا۔ اس قول کی شاہد وہ روایات ہیں جو ہم گزشتہ اوراق میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر آئے ہیں۔

نوٹ: اس باب کے عنوان کے مضمون کی اس قدر تفصیل اور توجیہ نہیں جتنی ضمنی مسئلہ تعیین لیلۃ القدر کی کی گئی لیلۃ القدر کی مکمل تحقیق بمع دلائل و جوابات یہاں ذکر کر دی اور روایات کی تطبیق کی شاندار کوشش فرمائی۔ جزاہ اللہ عنا جمیعا وعن جمیع الامہ۔

بَابُ طَلَاقِ الْمُكْرَهِ

جبری طلاق کا حکم

خلاصۃ المرام: اس کے متعلق علماء کی دو رائے ہیں۔

نمبر①: ائمہ ثلاثہ اور حضرت حسن ضحاک وعطاء وعکرمہ رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ مکرہ کی طلاق نافذ نہیں ہوتی۔ اسی طرح عتق وغیرہ بھی۔
نمبر②: فریق ثانی ائمہ احناف اور نخعی زہری ابن مسیب رحمہم اللہ طلاق مکرہ کو نافذ العمل مانتے ہیں اسی طرح عتاق وغیرہ بھی۔
(نخب الافکار ج ۷)

فریق اوّل کا موقف: اکراہ کی طلاق واقع نہیں ہوتی اس کی دلیل یہ روایت ہے جس کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے۔

۴۵۵۰: حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَاوَزَ اللّٰهُ لِي عَنْ أُمَّتِي ، الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ ، وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أُكْرِهَ عَلَى طَلَاقٍ ، أَوْ نِكَاحٍ ، أَوْ يَمِينٍ ، أَوْ إِعْتَاقٍ ، أَوْ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ حَتّٰى فَعَلَهُ مُكْرَهًا ، أَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهُ بَاطِلٌ ، لِأَنَّهُ قَدْ دَخَلَ فِيمَا تَجَاوَزَ اللّٰهُ فِيهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُمَّتِهٖ، وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ ، فَقَالُوا :بَلْ يَلْزَمُهُ مَا حَلَفَ بِهٖ فِي حَالِ الْإِكْرَاهِ، مِنْ يَمِينٍ ، وَيَنْفُذُ عَلَيْهِ طَلَاقُهُ، وَعَتَاقُهُ، وَنِكَاحُهُ، وَمُرَاجَعَتُهُ لِزَوْجَتِهِ الْمُطَلَّقَةِ ، إِنْ كَانَ رَاجَعَهَا .وَتَأَوَّلُوا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ ، مَعْنًى غَيْرَ الْمَعْنَى الَّذِي تَأَوَّلَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى فَقَالُوا :إِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الشِّرْكِ خَاصَّةً ، لِأَنَّ الْقَوْمَ كَانُوا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ ، فِي دَارٍ كَانَتْ دَارَ كُفْرٍ ، فَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا قَدَرُوا عَلَيْهِمْ ، اسْتَكْرَهُوهُمْ عَلَى الْإِقْرَارِ بِالْكُفْرِ ، فَيُقِرُّونَ بِذٰلِكَ بِأَلْسِنَتِهِمْ ، قَدْ فَعَلُوا ذٰلِكَ بِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَبِغَيْرِهٖ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَضِيَ عَنْهُمْ ، فَنَزَلَتْ فِيهِمْ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَرُبَّمَا سَهَوْا ، فَتَكَلَّمُوا بِمَا جَرَتْ عَلَيْهِ عَادَتُهُمْ قَبْلَ الْإِسْلَامِ ، وَرُبَّمَا أَخْطَئُوا فَتَكَلَّمُوا بِذٰلِكَ أَيْضًا ، فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ ، لِأَنَّهُمْ غَيْرُ مُخْتَارِينَ لِذٰلِكَ ، وَلَا قَاصِدِينَ إِلَيْهِ .وَقَدْ ذَهَبَ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ إِلَى هٰذَا التَّفْسِيرِ أَيْضًا حَدَّثَنَاهُ الْكَيْسَانِيُّ ، عَنْ أَبِيهَا .فَالْحَدِيثُ يَحْتَمِلُ هٰذَا الْمَعْنَى ، وَيَحْتَمِلُ مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى . فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ ، احْتَجْنَا إِلَى كَشْفِ مَعَانِيهِ، لِيَدُلَّنَا عَلَى أَحَدِ التَّأْوِيلَيْنِ ، فَنَصْرِفُ مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ إِلَيْهِ .فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ ، فَوَجَدْنَا الْخَطَأَ ، هُوَ مَا أَرَادَ الرَّجُلُ غَيْرَهُ، فَفَعَلَهُ، لَا عَنْ قَصْدٍ مِنْهُ إِلَيْهِ، وَلَا إِرَادَةٍ مِنْهُ إِيَّاهُ، وَكَانَ السَّهْوُ مَا قَصَدَ إِلَيْهِ، فَفَعَلَهُ عَلَى الْقَصْدِ مِنْهُ إِلَيْهِ، عَلَى أَنَّهُ سَاهٍ عَنِ الْمَعْنَى الَّذِي يَمْنَعُهُ مِنْ ذٰلِكَ الْفِعْلِ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا نَسِيَ أَنْ تَكُونَ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ لَهُ زَوْجَةً ، فَقَصَدَ إِلَيْهَا ، فَطَلَّقَهَا ، فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ طَلَاقَهُ

عَامِلٌ وَلَمْ يُبْطِلُوْا ذٰلِكَ لِسَهْوِهٖ، وَلَمْ يَدْخُلْ ذٰلِكَ السَّهْوُ فِي السَّهْوِ الْمَعْفُوِّ عَنْهُ فَإِذَا كَانَ السَّهْوُ الْمَعْفُوُّ عَنْهُ، لَيْسَ فِيْهِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الطَّلَاقِ وَالْاَيْمَانِ، وَالْعَتَاقِ، كَانَ كَذٰلِكَ الْاِسْتِكْرَاهُ الْمَعْفُوُّ عَنْهُ، لَيْسَ فِيْهِ أَيْضًا مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ، فَسَادُ قَوْلِ الَّذِيْنَ أَدْخَلُوْا الطَّلَاقَ وَالْعَتَاقَ وَالْاَيْمَانَ فِيْ ذٰلِكَ .وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى أَيْضًا لِقَوْلِهِمْ، بِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ :

۴۵۵۰: عبید بن عمیر رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے میری امت کو خطاء نسیان اور جس پر ان کو مجبور کیا جائے ان کا گناہ معاف کر دیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ جب کسی کو طلاق پر مجبور کیا جائے یا زبردستی نکاح یا قسم لی جائے یا آزاد کیا جائے یا اس کے مشابہہ جو دیگر افعال ہیں وہ کرائے جائیں اور اس نے ان کو مجبوری میں کر لیا۔ تو یہ سب باطل ہیں نافذ نہ ہوں گے۔ کیونکہ یہ اس چیز میں داخل ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اس امت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے معاف کر دیا اور اس کی دلیل یہ روایت ہے۔ دوسروں نے ان سے اختلاف کیا ہے کہ اکراہ کی حالت میں جو اس نے اپنے اوپر لازم کیا وہ نافذ ہو جائے گا۔ مثلاً قسم' طلاق' عتاق' نکاح' مطلقہ کی مراجعت اگر وہ اس سے رجوع کرنے والا ہو۔ اس حدیث کا وہ مفہوم نہیں جو تم نے لیا ہے بلکہ اس ارشاد کا تعلق شرک وغیرہ سے ہے کیونکہ وہ لوگ دارالکفر میں مقیم تھے اور نئے نئے اسلام لانے والے تھے اس لئے کفار کا جب بھی ان پر بس چلتا وہ انہیں اقرار کفر پر مجبور کرتے۔ چنانچہ بسا اوقات وہ اپنی زبانوں سے اس کا اقرار کرتے۔ چنانچہ حضرت عمار بن یاسرؓ اور بعض دیگر صحابہ کرامؓ سے یہی معاملہ کیا گیا۔ اس وقت ان کے حق میں قرآن مجید کی آیت نازل ہوئی ''الامن اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان'' اور بعض اوقات وہ بھول کر اسلام سے پہلے کی عادت کے مطابق کلمہ کفر زبان سے نکال بیٹھتے اور کبھی غلطی سے بھی اس قسم کا کلام ہو جاتا۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر فرمایا کیونکہ اس میں ان کو کوئی اختیار نہ تھا اور نہ ہی وہ ایسا ارادہ سے کرتے تھے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے یہی تفسیر بیان فرمائی ہے اور ہم نے کیسانی کی سند سے امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے یہ بات نقل کی ہے۔ پس حدیث میں اس معنی کا احتمال بھی ہے اور دوسرا احتمال وہ ہے جس کو فریق اوّل نے ذکر کیا ہے جب احتمال ہوا تو اس روایت کے معنی کی پڑتال ضروری ہوئی تاکہ دونوں میں سے ایک مفہوم کی طرف راہنمائی ہو اور پھر ہم اس روایت کو اس معنی کی طرف پھیر دیں۔ ہم نے اس سلسلہ میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ جب کوئی آدمی کسی کام کا ارادہ کرے مگر اس کام کی بجائے جس کا ارادہ ہو دوسرے کام کو کر ڈالے تو یہ خطاء ہے کیونکہ اس نے اس کام کا قصد نہیں کیا اور سہو و نسیان یہ ہے کسی کام کو تو ارادہ سے کرے مگر اس میں جو رکاوٹ تھی وہ بھول گیا۔ (مثلاً روزہ کی حالت میں بھول کر کھا پی لیا) اب اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے متعلق بھول

جائے کہ وہ اس کی بیوی ہے لیکن اس کے باوجود قصداً اس کو طلاق دے دے تو سب اس بات پر متفق ہیں کہ اس کی یہ طلاق واقع ہو جائے گی اور وہ بھول کی وجہ سے اس طلاق کو باطل قرار نہیں دے سکتا اور یہ بھول اس بھول میں داخل شمار نہیں ہوتی جس کو معاف کر دیا گیا تو جب بھول کر دی جانے والی طلاق قسم اور آزادی سب میں بھول کا دخل نہیں اور اس بھول میں شامل نہیں جو معاف کر دی گئی تو جبر کے موقعہ پر مندرجہ امور بھی اس اکراہ میں شامل نہ ہوں گے جو معاف کر دیا گیا ہے۔ پس اس سے ان لوگوں کے قول کی غلطی ظاہر و ثابت ہو گئی جنہوں نے طلاق' آزادی اور قسم کو اس میں شامل کیا۔ دلیل میں فریق اوّل کہتے ہیں کہ مندرجہ ذیل روایت بھی تو اس مؤقف کی تائید کرتی ہے روایت جناب نبی اکرم ﷺ سے یہ ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی الطلاق باب ١٦۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ جب کسی کو طلاق پر مجبور کیا جائے یا زبردستی نکاح یا قسم لی جائے یا آزاد کیا جائے یا اس کے مشابہہ دیگر افعال ہیں وہ کرائے جائیں اور اس نے ان کو مجبوری میں کر لیا۔ تو یہ سب باطل ہیں نافذ نہ ہوں۔ کیونکہ یہ اس چیز میں داخل ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اس امت کو نبی اکرم ﷺ کی وجہ سے معاف کر دیا اور اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: اکراہ کی حالت میں جو اس نے اپنے اوپر لازم کیا وہ نافذ ہو جائے گا۔ مثلاً قسم' طلاق' عتاق' نکاح' مطلقہ کی مراجعت اگر وہ اس سے رجوع کرنے والا ہو۔

اول فریق کے مؤقف کا جواب: اس حدیث کا وہ مفہوم نہیں جو تم نے لیا ہے بلکہ اس ارشاد کا تعلق شرک وغیرہ سے ہے کیونکہ وہ لوگ دارالکفر میں مقیم تھے اور نئے نئے اسلام لانے والے تھے اس لئے کفار کا جب بھی ان پر بس چلتا وہ انہیں اقرار کفر پر مجبور کرتے۔ چنانچہ بسا اوقات وہ اپنی زبانوں سے اس کا اقرار کرتے۔ چنانچہ حضرت عمار بن یاسرؓ اور بعض دیگر صحابہ کرامؓ سے یہی معاملہ کیا گیا۔ اس وقت ان کے حق میں قرآن مجید کی آیت نازل ہوئی "**الا من اکرہ وقلبه مطمئن بالایمان**" اور بعض اوقات وہ بھول کر اسلام سے پہلے کی عادت کے مطابق کلمہ کفر پر زبانی سے نکال بیٹھتے اور کبھی غلطی سے بھی اس قسم کا کلام ہو جاتا۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر فرمایا کیونکہ اس میں ان کو کوئی اختیار نہ تھا اور نہ ہی وہ ایسا ارادہ سے کرے تھے۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے یہی تفسیر بیان فرمائی ہے اور ہم نے کیسانی کی سند سے امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے یہ بات نقل کی ہے۔

پس حدیث میں اس معنی کا احتمال بھی ہے اور دوسرا احتمال وہ جس کو فریق اوّل نے ذکر کیا ہے جب احتمال ہوا تو اس روایت کے معنی کی پڑتال ضروری ہوئی تاکہ دونوں میں سے ایک مفہوم کی طرف راہنمائی ہو اور پھر ہم اس روایت کو اس معنی کی طرف پھیر دیں۔

خطاء ونسیان کے معانی پر غور: ہم نے اس سلسلہ میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ جب کوئی آدمی کسی کام کا ارادہ کرے مگر اس کام

کی بجائے جس کا ارادہ ہو دوسرے کام کو کر ڈالے تو یہ خطاء ہے کیونکہ اس نے اس کام کا قصد نہیں کیا اور سہو ونسیان یہ ہے کسی کام کو تو رادہ سے کرے مگر اس میں جو رکاوٹ تھی وہ بھول گیا۔ (مثلاً روزہ کی حالت میں بھول کا کھا پی لیا) اب اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے متعلق بھول جائے کہ وہ اس کی بیوی ہے لیکن اس کے باوجود قصداً اُس کو طلاق دے دے تو سب اس بات پر متفق ہیں کہ اس کی یہ طلاق واقع ہو جائے گی اور وہ بھول کی وجہ سے اس طلاق کو باطل قرار نہیں دے سکتا اور یہ بھول اس بھول میں داخل شمار نہیں ہوتی جس کو معاف کر دیا گیا تو جب بھول کر دی جانے والی طلاق قسم اور آزادی سب میں بھول کا دخل نہیں اور اس بھول میں شامل نہیں جو معاف کر دی گئی تو جبر کے موقعہ پر مندرجہ امور بھی اس اکراہ میں شامل نہ ہوں گے جو معاف کر دیا گیا ہے۔

پس اس سے ان لوگوں کے قول کی غلطی ظاہر و ثابت ہو گئی جنہوں نے طلاق' آزادی اور قسم کو اس میں شامل کیا۔

ایک اشکال:

فریق اوّل کہتے ہیں کہ مندرجہ ذیل روایت بھی تو اس مؤقف کی تائید کرتی ہے روایت یہ ہے۔

۴۵۵۱: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوْ اِلَى امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا ، فَهِجْرَتُهُ اِلَى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ .

۴۵۵۱: علقمہ بن وقاص لیثی رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو گی اور جس کی ہجرت دنیا کے لئے ہو کہ اس کو حاصل کرے یا کسی عورت کے لئے ہو کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہو گی جس کی جانب اس نے ہجرت کی ہے۔

تخریج : بخاری فی بدء الوحی باب۱' الایمان باب۴۱' الاکراہ فی الترجمہ والنکاح باب۵' الطلاق باب۱۱' مناقب الانصار باب۴۵' العتق باب۶' الایمان باب۲۳' والحیل باب۱' مسلم فی الامارہ ۱۵۵' ابو داؤد فی الطلاق باب۱۱' ترمذی فی فضائل الجہاد باب۱۶' نسائی فی الطہارۃ باب۵۹' والطلاق باب۲۴' والایمان باب۱۹' ابن ماجہ فی الزہد ۲۶' مسند احمد ۱' ۲۵/۴۳۔

۴۵۵۲: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالُوْا :فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ثَبَتَ أَنَّ عَمَلًا لَا يَنْفُذُ مِنْ طَلَاقٍ ، وَلَا عَتَاقٍ ، وَلَا غَيْرِهِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ مَعَهُ نِيَّةٌ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ لَمْ يُقْصَدْ بِهِ إِلَى الْمَعْنَى إِلَى الَّذِيْ ذَكَرَهُ هٰذَا لِلْمُخَالِفُ ، وَإِنَّمَا قَصَدَ بِهِ إِلَى الْأَعْمَالِ الَّتِيْ يَجِبُ بِهَا الثَّوَابُ .أَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى يُرِيْدُ ، مِنَ الثَّوَابِ ثُمَّ قَالَ : فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ فَذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ إِلَّا جَوَابًا لِسُؤَالٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَمَّا لِلْمُهَاجِرِ فِيْ عَمَلِهِ ، أَيْ :هِجْرَتِهِ فَقَالَ : إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ حَتّٰى أَتَى عَلَى الْكَلَامِ الَّذِيْ فِي الْحَدِيْثِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ مِنْ أَمْرِ الْإِكْرَاهِ عَلَى الطَّلَاقِ وَالْعَتَاقِ وَالرَّجْعَةِ وَالْأَيْمَانِ ، فِيْ شَيْءٍ فَانْتَفٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ حُجَّةٌ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الَّتِيْ بَدَأْنَا بِذِكْرِهَا ، عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الَّتِيْ ثَنَّيْنَا بِذِكْرِهَا وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ لِقَوْلِهِمْ الَّذِيْ ذَكَرْنَا ،

۴۵۵۲: حماد بن زید نے یحییٰ بن سعید سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ الاعمال بالنیات تو اس سے ثابت ہوا کہ کوئی عمل اس وقت تک نافذ نہ ہوگا جب تک نیت نہ ہو وہ عمل طلاق' عتاق وغیرہ جو بھی ہو۔ دوسروں نے اپنی دلیل دیتے ہوئے کہا جو معنی آپ نے مراد لیا وہ مقصود نہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اعمال جن پر ثواب ملتا ہے ان کا دارومدار نیتوں پر ہے اگر نیت درست نہ ہوگی تو ثواب نہ ملے گا ذرا غور تو کرو کہ آپ ﷺ کا فرمان یہ ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی کچھ ہے جو اس نے نیت کی ہے پس اس سے ثواب مراد ہے پھر آپ نے فرمایا جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کی غرض سے ہوگی کہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کے لئے ہو کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہے یہ کلام کسی سوال کا جواب ہے گویا اس طرح مہاجر کے عمل ہجرت کا ثواب دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اعمال کا دارومدار نیت پر ہے یہاں تک کہ آپ نے وہ بات فرمائی جو روایت میں وارد ہوئی ہے اس روایت کا تعلق اکراہ سے طلاق' عتاق' رجوع' قسم سے نہیں ہے۔ پس اس سے فریق اوّل کا اعتراض بالکل زائل ہو گیا۔ اس روایت میں ان کی دلیل نہ رہی جن کے تذکرہ سے ہم نے ابتداء کی تھی۔ اب فریق ثانی کی حجت ذکر کی جا رہی ہے جو وہ پیش کرتے ہیں۔

طریق استدلال: جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ الاعمال بالنیات تو اس سے ثابت ہوا کہ کوئی عمل اس وقت تک نافذ نہ ہوگا جب تک نہ ہو وہ عمل طلاق' عتاق وغیرہ جو بھی ہو۔

جواب فریق ثانی: جو معنی آپ نے مراد لیا وہ مقصود نہیں بلکہ اس مراد یہ ہے کہ وہ اعمال جن پر ثواب ملتا ہے ان کا دار و مدار نیتوں پر ہے اگر نیت درست نہ ہوگی تو ثواب نہ نلے گا ذرا غور تو کرو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ ہے کہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی کچھ ہے جو اس نے نیت کی ہے پس اس سے ثواب مراد ہے پھر آپ نے فرمایا جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کی غرض سے ہوگی تو اسے حاصل کر یا کسی عورت کے لئے ہو کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہے یہ کلام کسی سوال کا جواب ہے گویا اس طرح مہاجر کے عمل ہجرت کا ثواب دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے یہاں تک کہ آپ وہ بات فرمائی جو روایت میں وارد ہوئی ہے اس روایت کا تعلق اکراہ سے طلاق، عتاق رجوع، قسم سے نہیں ہے۔

پس اس سے فریق اوّل کا اعتراض بالکل زائل ہو گیا۔

فریق ثانی کی دلیل: سابقہ اعتراض کے ازالہ کے بعد اب فریق ثانی کی حجت ذکر کی جا رہی ہے۔

۴۵۵۳: مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ جُمَيْعٍ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ ، قَالَ :ثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ ، قَالَ مَا مَنَعَنِيْ أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا ، إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِيْ، فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ ، فَقَالُوْا :إِنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا :مَا نُرِيْدُ إِلَّا الْمَدِيْنَةَ فَأَخَذُوْا مِنَّا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ إِلَى الْمَدِيْنَةِ ، وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ فَأَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ انْصَرِفَا مِنَ الْوَفَاءِ نَفِيْ ضِدُّ الْغَدْرِ لَهُمْ بِعُهُوْدِهِمْ ، وَنَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ

۴۵۵۳: ابوالطفیل نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں غزوہ بدر میں شریک ہونے سے اس لئے رکا کہ میرے والد اور میں دونوں نکلے تو ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا اور کہنے لگے تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنا چاہتے ہو؟ ہم نے کہا ہم تو صرف مدینہ طیبہ کا ارادہ رکھتے ہیں تو انہوں نے ہم سے اللہ تعالیٰ کے نام سے پختہ عہد لیا کہ ہم مدینہ منورہ کی طرف لوٹ جائیں گے اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی میں شریک نہ ہوں گے۔ چنانچہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بات کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا تم واپس جاؤ۔ ہم ان کے عہد کو پورا کریں گے اور مشرکین کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد چاہیں گے۔

۴۵۵۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ، عَنِ الْوَلِيْدِ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِيْ حُسَيْلٌ ، وَنَحْنُ نُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .قَالُوْا :فَلَمَّا مَنَعَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنْ حُضُوْرِ بَدْرٍ ، لِاسْتِحْلَافِ الْمُشْرِكِيْنَ الْقَاهِرِيْنَ لَهُمَا ، عَلٰى مَا اسْتَحْلَفُوْهُمَا عَلَيْهِ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْحَلِفَ عَلَى الطَّوَاعِيَةِ وَالْإِكْرَاهِ سَوَاءٌ ، كَذٰلِكَ الطَّلَاقُ وَالْعَتَاقُ وَهٰذَا أَوْلٰى مَا فُعِلَ فِي الْآثَارِ ، إِذَا وُقِفَ عَلٰى مَعَانِيْ بَعْضِهَا أَنْ يُحْمَلَ مَا بَقِيَ مِنْهَا عَلٰى مَا لَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ الْمَعْنَى ، مَتٰى مَا قُدِرَ عَلٰى ذٰلِكَ ، حَتّٰى لَا تَضَادَّ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الشِّرْكِ ، وَحَدِيْثَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الطَّلَاقِ وَالْأَيْمَانِ ، وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ وَأَمَّا حُكْمُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّ فِعْلَ الرَّجُلِ مُكْرَهًا ، لَا يَخْلُو مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ :إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ الْمُكْرَهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْفِعْلِ إِذَا فَعَلَهُ مُكْرَهًا ، فِيْ حُكْمِ مَنْ لَمْ يَفْعَلْهُ، فَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ أَوْ يَكُوْنَ فِيْ حُكْمِ مَنْ فَعَلَهُ، فَيَجِبُ عَلَيْهِ، مَا يَجِبُ عَلَيْهِ لَوْ فَعَلَهُ غَيْرَ مُسْتَكْرَهٍ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، فَرَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا أَكْرَهَهَا زَوْجُهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَوْ حَاجَّةٌ ، فَجَامَعَهَا ، أَنَّ حَجَّهَا يَبْطُلُ ، كَذٰلِكَ صَوْمُهَا وَلَمْ يُرَاعُوْا فِيْ ذٰلِكَ الْاسْتِكْرَاهَ، فَيُفَرِّقُوْا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَاعِيَةِ ، وَلَا جُعِلَتِ الْمَرْأَةُ فِيْهِ فِيْ حُكْمِ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ شَيْئًا ، بَلْ قَدْ جُعِلَتْ فِيْ حُكْمِ مَنْ قَدْ فَعَلَ فِعْلًا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحُكْمُ ، وَرُفِعَ عَنْهَا الْإِثْمُ فِيْ ذٰلِكَ خَاصَّةً وَكَذٰلِكَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَكْرَهَ رَجُلًا عَلٰى جِمَاعِ امْرَأَةٍ اُضْطُرَّتْ إِلٰى ذٰلِكَ ، كَانَ الْمَهْرُ ، فِي النَّظَرِ ، عَلَى الْمُجَامِعِ ، لَا عَلَى الْمُكْرِهِ، وَلَا يَرْجِعُ بِهِ الْمُجَامِعُ عَلَى الْمُكْرِهِ، لِأَنَّ الْمُكْرِهَ لَمْ يُجَامِعْ ، فَيَجِبُ عَلَيْهِ بِجِمَاعِهِ مَهْرٌ ، وَمَا يَجِبُ فِيْ ذٰلِكَ الْجِمَاعِ ، فَهُوَ عَلَى الْمُجَامِعِ ، لَا عَلٰى غَيْرِهِ. فَلَمَّا ثَبَتَ فِيْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ أَنَّ الْمُكْرَهَ عَلَيْهَا مَحْكُوْمٌ عَلَيْهِ بِحُكْمِ الْفَاعِلِ كَذٰلِكَ فِي الطَّوَاعِيَةِ ، فَيُوْجِبُوْنَ عَلَيْهِ فِيْهَا مِنَ الْأَمْوَالِ ، مَا يَجِبُ عَلَى الْفَاعِلِ لَهَا فِي الطَّوَاعِيَةِ ، ثَبَتَ أَنَّهُ كَذٰلِكَ الْمُطَلِّقُ وَالْمُعْتِقُ وَالْمُرَاجِعُ فِي الْإِسْتِكْرَاهِ، يُحْكَمُ عَلَيْهِ بِحُكْمِ الْفَاعِلِ ، فَيَلْزَمُ أَفْعَالَهُ كُلَّهَا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَلِمَ لَا أَجَزْتُ بَيْعَهُ وَإِجَارَتَهُ؟ قِيْلَ لَهُ :إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْبُيُوْعَ وَالْإِجَارَاتِ ، قَدْ تُرَدُّ بِالْعُيُوْبِ وَبِخِيَارِ الرُّؤْيَةِ ، وَبِخِيَارِ الشَّرْطِ ، وَلَيْسَ النِّكَاحُ كَذٰلِكَ ، وَلَا الطَّلَاقُ وَلَا الْمُرَاجَعَةُ وَلَا الْعِتْقُ .فَمَا كَانَ قَدْ تُنْقَضُ بِالْخِيَارِ لِلشُّرُوْطِ فِيْهِ وَبِالْأَسْبَابِ الَّتِيْ فِيْ أَصْلِهِ مِنْ عَدَمِ الرُّؤْيَةِ وَالرَّدِّ بِالْعُيُوْبِ ، نُقِضَ بِالْإِكْرَاهِ، وَمَا لَا يَجِبُ نَقْضُهُ بِشَيْءٍ بَعْدَ ثُبُوْتِهِ، لَمْ يُنْقَضْ بِإِكْرَاهٍ وَلَا بِغَيْرِهِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، وَقَدْ رَأَيْنَا مِثْلَ هٰذَا قَدْ جَاءَتْ بِهِ السُّنَّةُ

۴۵۵۴: حضرت ابوالطفیل نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ میں اور میرا والد جناب رسول

اللہ ﷺ تک پہنچنے کا ارادہ لے کر نکلے پھر انہوں نے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ ان کو بدر کی حاضری سے اس لئے منع کر دیا کہ ظالم مشرکوں نے ان سے زبردستی وعدہ لیا تھا اس سے ثابت ہوا کہ خوشی اور مجبوری دونوں حالتوں کی قسم کا حکم برابر ہے اور طلاق وعتاق کا بھی یہی حکم ہے۔ جب بعض روایات کے معنی کی اطلاع ہوگئی تو بقیہ آثار کو بھی اس معنی پر محمول کرنا زیادہ اولیٰ اور بہتر ہے تاکہ وہ اس معنی کے خلاف نہ ہوں اور روایات میں باہم تضاد نہ ہو۔ مذکورہ بالا بحث کے بعد یہ بات ثابت ہوئی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کا تعلق شرک وغیرہ اعتقادیات سے ہے اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق قسم' طلاق و عتاق جیسے معاملات سے ہے جب فریق ثانی کا مؤقف ثابت بالآثار ہوگیا تو اب بطریق نظر بھی اس کو ثابت کیا جاتا ہے۔ چنانچہ غور وفکر سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی آدمی کا مجبوری کی حالت میں کوئی کام کرنا دو حالتیں رکھتا ہے۔ وہ شخص اس فعل کے کرنے سے اس آدمی کے حکم میں ہو جائے جس نے یہ عمل نہیں کیا تو اب اس شخص پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔ وہ شخص عمل کرنے والے کے حکم میں ہوگا تو اس صورت میں اس پر وہ چیز لازم ہوگی جو مجبور نہ کرنے کی صورت میں عمل کی وجہ سے واجب ہوتی ہے۔ پس ہم نے اس سلسلہ میں جب غور کیا تو دیکھا کہ ان حضرات کا اس عورت کے بارے میں اختلاف نہیں ہے کہ جس کا خاوند اس کو جماع پر مجبور کرے اور اس نے رمضان المبارک کا روزہ رکھا ہوا تھا اور حج کا احرام باندھ رکھا تھا۔ اب جماع سے اس کا حج باطل ہو جائے گا اسی طرح روزہ بھی ٹوٹ جائے گا۔ فریق اوّل نے اس جبر میں کسی قسم کی رعایت نہیں دی کہ وہ اس مجبوری عمل اور مرضی سے عمل کرنے میں فرق کرتے اور اس ضمن میں عورت کو عمل نہ کرنے والے کے حکم میں شمار نہ کرتے بلکہ اس مقام میں وہ عورت کو اس کے حکم میں شمار کرتے ہیں جس نے کوئی فعل کیا ہو اور اس پر حکم لازم ہوا ہو البتہ اس سے صرف گناہ اٹھا لیا گیا ہو۔ بالکل اسی طرح اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو کسی ایسی عورت سے جماع کرنے پر مجبور کرے جو جماع کے لئے بے قرار ہو۔ تو قیاس کے مطابق مہر جماع کرنے والے پر ہوگا جبر کرنے والے پر نہ ہوگا کیونکہ جماع جبر کرنے والے نے نہیں کیا کہ اس کے جماع کرنے سے مہر لازم ہو تو اس جماع کی صورت میں جماع کرنے والے پر مہر لازم ہوگا کسی دوسرے پر لازم نہ ہوگا۔ پس جب ان تمام اشیاء میں ثابت ہوگیا کہ فاعل وہی شخص کہلاتا ہے جس پر جبر کیا گیا ہے جس طرح کہ مرضی سے کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں اور اس پر مال کو اسی طرح لازم کرتے ہیں جس طرح مرضی سے عمل کرنے والے پر لازم قرار دیتے ہیں پس ثابت ہوا کہ جبر کی صورت میں طلاق دینے والے' آزاد کرنے اور رجوع کرنے والے پر فاعل جیسا حکم لگایا جائے گا اور اس کے تمام افعال لازم و نافذ شمار ہوں گے۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ جبر کی حالت میں اجارہ اور تجارت کو تو آپ بھی جائز قرار نہیں دیتے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے خرید و فروخت اور اجارہ پر غور کیا کہ ان کو خیار عیب' خیار رؤیت' خیار شرط پر رد کر دیا جاتا ہے۔ مگر نکاح طلاق وعتاق ایسی چیز نہیں جس کو رد کیا جا سکے۔ پس جو چیز خیار شرط کی وجہ سے ٹوٹ جائے اور اصل میں

پائے جانے والے اسباب عدم رویت سے ٹوٹ جائے اور عیوب کی وجہ سے اس کو مسترد کیا جائے تو وہ مجبوری کی صورت میں بدرجہ اولیٰ ٹوٹ جانی اور رد ہونی چاہئے اور جو چیز ثابت ہونے کے بعد کسی چیز سے نہیں ٹوٹتی تو وہ جبر واکراہ سے بھی نہ ٹوٹنی چاہئے۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور حدیث سے اسی کی تائید ہوتی ہے روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ ہے۔

طریق استدلال: جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بدر کی حاضری سے اس لئے منع کر دیا کہ ظالم مشرکوں نے ان سے زبردستی عدہ لیا تھا اس سے ثابت ہوا کہ خوشی اور مجبوری دونوں حالتوں کی قسم کا حکم برابر ہے اور طلاق وعتاق کا بھی یہی حکم ہے۔

جب بعض روایات کے معنی کی اطلاع ہوگئی تو بقیہ آثار کو بھی اس معنی پر محمول کرنا زیادہ اولیٰ اور بہتر ہے تاکہ وہ اس معنی کے خلاف نہ ہوں اور روایات میں باہم تضاد نہ ہو۔

فریق اوّل کے مستدل کا جواب: مذکور بالا بحث کے بعد یہ بات ثابت ہوئی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کا تعلق شرک وغیرہ اعتقادیات سے ہے اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق قسم‘ طلاق وعتاق جیسے معاملات سے ہے جب فریق ثانی کا مؤقف ثابت بالآثار ہو گیا تو اب بطریق نظر بھی اس کو ثابت کیا جاتا ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

غور وفکر سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی آدمی کا مجبوری کی حالت میں کوئی کام کرنا دو حالتیں رکھتا ہے۔

نمبر ①: وہ شخص اس فعل کے کرنے سے اس آدمی کے حکم میں ہو جائے جس نے یہ عمل نہیں کیا تو اب اس شخص پر کچھ بھی لازم نہ ہو گا۔

نمبر ②: وہ شخص عمل کرنے والے کے حکم میں ہوگا تو اس صورت میں اس پر وہ چیز لازم ہوگی جو مجبور نہ کرنے کی صورت میں عمل کی وجہ سے واجب ہوتی ہے۔ پس ہم نے اس سلسلہ میں جب غور کیا تو دیکھا کہ ان حضرات کا اس عورت کے بارے میں اختلاف نہیں ہے کہ جس کا خاوند اس کو جماع پر مجبور کرے اور اس نے رمضان المبارک کا روزہ رکھا ہوا تھا اور حج کا احرام باندھ رکھا تھا۔ اب جماع سے اس کا حج باطل ہو جائے گا اسی طرح روزہ بھی ٹوٹ جائے گا۔ فریق اوّل نے اس جبر میں کسی قسم کی رعایت نہیں دی کہ وہ اس مجبوری عمل اور مرضی سے عمل کرنے میں فرق کرتے اور اس ضمن میں عورت کو عمل نہ کرنے والے کے حکم میں شمار نہیں کرتے بلکہ اس مقام میں وہ عورت کو اس کے حکم میں شمار کرتے ہیں جس نے کوئی فعل کیا ہو اور اس پر حکم لازم ہوا ہو البتہ اس سے صرف گناہ اٹھا لیا گیا ہو۔

بالکل اسی طرح اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو کسی ایسی عورت سے جماع کرنے پر مجبور کرے جو جماع کے لئے بے قرار ہو۔ تو قیاس کے مطابق مہر جماع کرنے والے پر ہوگا جبر کرنے والے پر نہ ہوگا کیونکہ جماع جبر کرنے والے نے نہیں کیا کہ اس کے جماع کرنے سے مہر لازم ہو تو اس جماع کی صورت میں جماع کرنے والے پر مہر لازم ہوگا کسی دوسرے پر لازم نہ ہوگا۔

پس جب ان تمام اشیاء میں ثابت ہو گیا کہ فاعل وہی شخص کہلاتا ہے جس پر جبر کیا گیا ہے جس طرح کہ مرضی سے کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں اور اس پر مال کو اسی طرح لازم کرتے ہیں جس طرح مرضی سے عمل کرنے والے پر لازم قرار دیتے ہیں پس ثابت ہوا کہ جبر کی صورت میں طلاق دینے والے آزاد کرنے اور رجوع کرنے والے پر فاعل جیسا حکم لگایا جائے گا اور اس کے تمام افعال لازم و نافذ شمار ہوں گے۔

: جبر کی حالت میں اجارہ اور تجارت کو تو آپ بھی جائز قرار نہیں دیتے۔

: اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے خرید و فروخت اور اجارہ پر غور کیا کہ ان کو خیار عیب' خیار روایت' خیار شرط پر رد کر دیا جاتا ہے۔ مگر نکاح طلاق و عتاق ایسی چیز نہیں جس کو رد کیا جا سکے۔ پس جو چیز خیار شرط کی وجہ سے ٹوٹ جائے اور اصل میں پائے جانے والے اسباب عدم رویت سے ٹوٹ جائے اور عیوب کی وجہ سے اس کو مسترد کیا جائے تو وہ مجبوری کی صورت میں بدرجہ اولیٰ ٹوٹ جانی اور رد ہونی چاہئے اور جو چیز ثابت ہونے کے بعد کسی چیز سے نہیں ٹوٹتی تو وہ جبر و اکراہ سے بھی نہ ٹوٹنی چاہئے۔ یہی امام ابو حنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اور حدیث سے اسی کی تائید ہوتی ہے روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ ہے۔

۴۵۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوُحَاظِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكَ أَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يَقُولُ :أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ ، وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ ، النِّكَاحُ ، وَالطَّلَاقُ ، وَالرَّجْعَةُ ۴۵۵۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِيبُ وَأَسَدٌ ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنِ ابْنِ مَاهَكَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۵۵۵: یوسف بن ماہک نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے سنا۔ کہ تین چیزیں ایسی ہیں جو مزاح میں بھی سنجیدگی شمار ہوتی ہیں اور سنجیدگی میں تو سنجیدگی ہی وہ نکاح' طلاق' رجعت ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الطلاق باب ۹' ترمذی فی الطلاق باب ۹' ابن ماجه فی المقرمه باب ۷' والطلاق باب ۱۳۔

۴۵۵۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِيبُ وَأَسَدٌ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنِ ابْنِ مَاهَكَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۵۵۶: یوسف بن ماہک نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

القدر تابعی حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے تائید:

۴۵۵۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنِ ابْنِ مَاهَكَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. فَلَمَّا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِد فَمَنَعَ النِّكَاحَ مِنَ الْبُطْلَانِ بَعْدَ وُقُوعِهِ، وَكَذٰلِكَ الطَّلَاقُ وَالْمُرَاجَعَةُ وَلَمْ نَرَ الْبُيُوعَ حُمِلَتْ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَعْنَى ، بَلْ حُمِلَتْ عَلٰى ضِدِّهِ، فَجُعِلَ مَنْ بَاعَ لَاعِبًا ، كَانَ بَيْعُهُ بَاطِلًا ، وَكَذٰلِكَ مَنْ أَجَرَ لَاعِبًا ، كَانَتْ إِجَارَتُهُ بَاطِلَةً . فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -إِلَّا لِأَنَّ الْبُيُوعَ وَالْإِجَارَاتِ ، مِمَّا يُنْقَضُ بِالْأَسْبَابِ الَّتِي ذَكَرْنَا ، فَنُقِضَتْ بِالْهَزْلِ ، كَمَا نُقِضَتْ بِذٰلِكَ .وَكَانَتِ الْأَشْيَاءُ الْأُخَرُ مِنَ الطَّلَاقِ وَالْعَتَاقِ وَالرَّجْعَةِ ، لَا يَبْطُلُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ، فَجُعِلَتْ غَيْرَ مَرْدُوْدٍ بِالْهَزْلِ .فَكَذٰلِكَ أَيْضًا فِي النَّظَرِ ، مَا كَانَ يُنْقَضُ بِالْأَسْبَابِ الَّتِي ذَكَرْنَا ، نُقِضَ بِالْإِكْرَاهِ، وَمَا كَانَ لَا يُنْقَضُ بِتِلْكَ الْأَسْبَابِ ، لَمْ يُنْقَضْ بِالْإِكْرَاهِ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

۴۵۵۷: امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے حمل کی اپنے سے نفی کرے تو قاضی ان کے درمیان اس حمل کی وجہ سے لعان کرائے گا اور وہ حمل اس کی ماں کی طرف منسوب کر دے گا اور اس عورت کو مرد سے جدا کر دے گا۔ ان کی دلیل یہ روایت ہے جس کو علقمہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کی وجہ سے یہاں لعان کیا ہے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات فرمائی تھی مگر ان کا مشہور مسلک یہ نہیں ہے۔ دوسرے علماء کا قول یہ ہے کہ حمل کی وجہ سے لعان نہ کیا جائے گا کیوں کہ یہ بھی ممکن ہے کہ حمل نہ ہو کیوں کہ جو کچھ ظاہر ہو رہا ہے اور اس کے ذریعہ اس کے حاملہ ہونے کا وہم کیا جا رہا ہے اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ واقعی وہ حمل ہے وہ تو ایک وہم ہے۔ لہٰذا وہم کرنے والے کی نفی سے لعان لازم نہیں ہوتا۔ پہلے قول والوں کے خلاف ان کے پاس دلیل یہ ہے کہ جس روایت سے تم نے استدلال کیا ہے وہ مختصر ہے اس کے راوی نے اس کو مختصر کر کے اس میں غلطی کی ہے اصل روایت یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مابین حالت حمل میں ملاعنت کرائی اور ہمارے نزدیک یہ لعان قذف کی وجہ سے ہے حمل کی نفی کرنے کی وجہ سے لعان نہ تھا راوی کو وہم ہوا کہ یہ حمل کی وجہ سے لعان ہے اس لئے اس نے روایت کو اختصار سے بیان کر دیا جیسا کہ ہم نے ذکر کر دیا۔ یہ روایت فہد کی سند سے بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں سنجیدگی میں بھی سنجیدگی شمار ہوتی ہیں اور مزاح کی صورت میں بھی سنجیدگی شمار ہوتی ہے تو آپ

نے نکاح کے واقع ہونے کے بعد اس کو باطل کرنے سے منع کر دیا اور طلاق و رجوع کا بھی یہی حکم ہے اور اس کے بالمقابل تم خرید و فروخت کو دیکھتے ہو کہ اسے اس معنی پر محمول نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے برعکس معنی پر محمول کیا جاتا ہے فلہٰذا جو آدمی ہنسی مذاق میں کوئی چیز فروخت کرتا ہے اس کو بیع باطل کہتے ہیں۔ اسی طرح جو آدمی بطور کھیل اجارہ کرتا ہے تو اس کا اجارہ بھی باطل ہے اور ہمارے ہاں تو یہ اس وجہ سے ہے کہ خرید و فروخت اور اجارہ ان اسباب سے ٹوٹ جاتے ہیں جن کا تذکرہ ہوا تو جس طرح وہ ان چیزوں سے ٹوٹ جاتے ہیں مذاق بھی ٹوٹ جائیں اور رہے طلاق، عتاق اور رجعت وغیرہ تو یہ ان میں سے کسی چیز سے نہیں ٹوٹتے پس اسی وجہ سے ان کو مذاق سے بھی ٹوٹنے والا قرار دیا گیا۔ پس نظر کا تقاضا یہی ہے کہ جو ان اسباب مذکورہ سے ٹوٹ جاتے ہیں وہ اکراہ و جبر سے بھی ٹوٹ جاتے ہیں اور جو ان اسباب سے نہیں ٹوٹتے وہ اکراہ و جبر سے بھی نہیں ٹوٹتے۔

حاصل روایات: جب جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین چیزیں سنجیدگی میں بھی سنجیدگی شمار ہوتی ہیں اور مزاح کی صورت میں بھی سنجیدگی شمار ہوتی ہے تو آپ نے نکاح کے واقع ہونے کے بعد اس کو باطل کرنے سے منع کر دیا اور طلاق و رجوع کا بھی یہی حکم ہے۔

اور اس کے بالمقابل تم خرید و فروخت کو دیکھتے ہو کہ اسے اس معنی پر محمول نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے برعکس معنی پر محمول کیا جاتا ہے فلہٰذا جو آدمی ہنسی مذاق میں کوئی چیز فروخت کرتا ہے اس کو بیع باطل کہتے ہیں۔ اسی طرح جو آدمی بطور کھیل اجارہ کرتا ہے تو اس کا اجارہ بھی باطل ہے اور ہمارے ہاں تو یہ اس وجہ سے ہے کہ خرید و فروخت اور اجارہ ان اسباب سے ٹوٹ جاتے ہیں جن کا تذکرہ ہوا تو جس طرح وہ ان چیزوں سے ٹوٹ جاتے ہیں مذاق بھی ٹوٹ جائیں اور رہے طلاق، عتاق اور رجعت وغریہ تو ان میں سے کسی چیز سے نہیں ٹوٹتے پس اسی وجہ سے ان کو مذاق سے بھی ٹوٹنے والا قرار دیا گیا۔

پس نظر کا تقاضا یہی ہے کہ جو ان اسباب مذکورہ سے ٹوٹ جاتے ہیں وہ اکراہ و جبر سے بھی ٹوٹ جاتے ہیں اور جو ان اسباب سے نہیں ٹوٹتے وہ اکراہ و جبر سے بھی نہیں ٹوٹتے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْفِيْ حَمْلَ امْرَأَتِهِ أَنْ يَكُوْنَ مِنْهُ

کوئی آدمی اپنی بیوی کے حمل کا انکار کرے

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :ذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا نَفَى حَمْلَ امْرَأَتِهِ، أَنْ يَكُوْنَ مِنْهُ، لَاعَنَ الْقَاضِيْ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ بِذٰلِكَ الْحَمْلِ ، وَأَلْزَمَهُ أُمَّهُ، وَأَبَانَ الْمَرْأَةَ مِنْ زَوْجِهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثٍ يُحَدِّثُهُ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بِالْحَمْلِ وَقَدْ كَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ مَرَّةً ،

وَلَيْسَ هُوَ بِالْمَشْهُوْرِ مِنْ قَوْلِهِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا يُلَاعِنُ بِحَمْلٍ ، لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ لَا يَكُوْنَ حَمْلًا ، لِأَنَّ مَا يَظْهَرُ مِنَ الْمَرْأَةِ مِمَّا يُتَوَهَّمُ بِهِ أَنَّهَا حَامِلٌ ، لَيْسَ يُعْلَمُ بِهِ حَمْلٌ عَلٰى حَقِيْقَةٍ ، إِنَّمَا هُوَ تَوَهُّمٌ ، فَنَفْيُ الْمُتَوَهَّمِ لَا يُوْجِبُ اللِّعَانَ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، أَنَّ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ احْتَجُّوْا بِهِ عَلَيْهِمْ ، حَدِيْثٌ مُخْتَصَرٌ ، اخْتَصَرَهُ الَّذِيْ رَوَاهُ فَغَلِطَ فِيْهِ وَإِنَّمَا أَصْلُهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَهُمَا وَهِيَ حَامِلٌ ، فَذٰلِكَ - عِنْدَنَا -لِعَانٌ بِالْقَذْفِ ، لَا لِعَانٌ بِنَفْيِ الْحَمْلِ فَتَوَهَّمَ الَّذِيْ رَوَاهُ أَنَّ ذٰلِكَ لِعَانٌ بِالْحَمْلِ ، فَاخْتَصَرَ الْحَدِيْثَ كَمَا ذَكَرْنَا وَأَصْلُ الْحَدِيْثِ فِيْ ذٰلِكَ ،

اس سلسلے میں دوقول ہیں۔

نمبر①: فریق اوّل کہتا ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے حمل کی نفی کرے تو ان کے درمیان قاضی ملاعنت کروائے گا اور بچہ ماں سے لازم کردیا جائے گا اور عورت اپنے خاوند سے جدا ہو جائے گی اس کو امام مالک ابو یوسف] ابن ابی لیلیٰ رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی: ان میں ملاعنت نہ کی جائے گی خواہ چھ ماہ سے پہلے بچہ پیدا ہو یا بعد اور صاحبین کے ہاں چھ ماہ سے پہلے پیدا ہو جائے تو تب لعان ہوگا۔ (نخب الافکار ج ۷)

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: ایک جماعت کا مؤقف یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے حمل کی اپنے سے نفی کرے تو قاضی ان کے درمیان اس حمل کی وجہ سے لعان کرائے گا اور وہ حمل اس کی ماں کی طرف منسوب کردے گا اور اس عورت کو مرد سے جدا کردے گا۔ ان کی دلیل یہ روایت ہے جس کو علقمہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کی وجہ سے یہاں لعان کیا ہے امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے یہ بات فرمائی تھی مگر ان کا مشہور مسلک یہ نہیں ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: دوسرے علماء کا قول یہ ہے کہ حمل کی وجہ سے لعان نہ کیا جائے گا کیوں کہ یہ بھی ممکن ہے کہ حمل نہ ہو کیوں کہ جو کچھ ظاہر ہو رہا ہے اور اس کے ذریعہ اس کے حاملہ ہونے کا وہم کیا جا رہا ہے اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ واقعی وہ حمل ہے وہ تو ایک وہم ہے۔ لہٰذا وہم کرنے والے کی نفی سے لعان لازم نہیں ہوتا۔

فریق اوّل کے مستدل کا جواب: جس روایت سے تم نے استدلال کیا ہے وہ مختصر ہے اس کے راوی نے اس کو مختصر کر کے اس میں غلطی کی ہے اصل روایت یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مابین حالت حمل میں ملاعنت کرائی اور ہمارے نزدیک یہ لعان قذف کی وجہ سے ہے حمل کی نفی کرنے کی وجہ سے لعان نہ تھا راوی کو وہم ہوا کہ یہ حمل کی وجہ سے لعان ہے اس لئے اس نے روایت کو اختصار سے بیان کردیا جیسا کہ ہم نے ذکر کردیا۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی اصل روایت:

۴۵۵۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَلَّافُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ سَوَاءٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ سِنَانٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَقُوْلُ : طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَالْمُكْرَهِ جَائِزٌ .

۴۵۵۸: ابوسنان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کوفرماتے سنا کہ نشروالے اور مکرہ (جبروالا) کی طلاق نافذ ہے۔

تخریج : مسلم فی اللعان ۱۰' ابو داؤد فی الطلاق باب۲۷' نسائی فی الطلاق باب۳۸' ابن ماجه فی الطلاق باب۲۷' مسند احمد ۱/۴۲۲۔

اللغات: جلد کوڑے لگانا۔ ابتلى به۔ مبتلا ہوا۔

۴۵۵۹: مَا قَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ عَشِيَّةً فِي الْمَسْجِدِ اِذْ قَالَ رَجُلٌ :اِنَّ أَحَدَنَا رَأٰى مَعَ امْرَأَتِهٖ رَجُلًا ، فَاِنْ قَتَلَهٗ قَتَلْتُمُوْهُ ، وَاِنْ هُوَ تَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوْهُ ، وَاِنْ هُوَ سَكَتَ ، سَكَتَ عَلٰى غَيْظٍ ، لَأَسْأَلَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهٗ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ أَحَدَنَا رَأٰى مَعَ امْرَأَتِهٖ رَجُلًا ، فَاِنْ قَتَلَهٗ قَتَلْتُمُوْهُ ، وَاِنْ هُوَ تَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوْهُ ، وَاِنْ سَكَتَ ، سَكَتَ عَلٰى غَيْظٍ ، اَللّٰهُمَّ احْكُمْ فَأُنْزِلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ :فَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ ، أَوَّلَ مَنْ ابْتُلِيَ بِهٖ.

۴۵۵۹: علقمہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم شام کے وقت مسجد میں تھے کہ ایک شخص نے آ کر کہا اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے پھر اگر وہ اسے قتل کر دے تو تم اسے قتل کر دو گے (قصاص میں) اور اگر وہ اس کے متعلق بات کرے تو تم اسے کوڑے لگاؤ گے اور اگر وہ خاموشی اختیار کرے تو وہ غصے کی حالت میں وہ خاموشی اختیار کرنے والا ہوگا۔ میں اس کے متعلق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور دریافت کروں گا۔ چنانچہ اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی شخص ہم میں سے اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھے پھر اسے اگر وہ قتل کر دے تو آپ اس کو قتل (قصاص میں) کر دیں گے اور اگر وہ اس کے متعلق کلام کرے تو اس کو کوڑے لگائے جائیں گے اور اگر وہ خاموش رہے تو غصے کی حالت میں خاموشی اختیار کرنے والا ہوگا اے اللہ اس سلسلے میں تو حکم نازل فرمایا۔ پس لعان کی آیت نازل ہوئی ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ شخص سب سے پہلے اس میں مبتلا ہوا۔ مسئلہ لعان میں روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی اصل یہ ہے۔ یہ لعان قذف ہے جو اس مرد نے اپنی بیوی کے متعلق حمل کی حالت میں الزام لگایا۔ یہ حمل کی وجہ سے لعان

نہیں ہے اوراس روایت کواس طرح ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی روایت کیا ہے۔

اللغات: مه۔ رک جا۔ باز آ۔ الجعد۔ گھنگھریالے بال۔

۴۵۶۰: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ، قَالَ :ثَنَا حَكِيْمُ بْنُ سَيْفٍ ، قَالَ :ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ، عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : قَامَ رَجُلٌ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ، فَقَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ وَجَدَ رَجُلٌ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا ؟ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْهِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ :فَابْتُلِيَ بِهٖ ، وَكَانَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاعَنَ امْرَاَتَهٗ، فَلَمَّا اَخَذَتِ امْرَاَتُهٗ تَلْتَعِنُ ، قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ فَالْتَعَنَتْ ، فَلَمَّا اَدْبَرَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا اَنْ تَجِيْءَ بِهٖ اَسْوَدَ جَعْدًا فَجَاءَتْ بِهٖ اَسْوَدَ جَعْدًا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ، قَالَ :ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيْقٍ ، قَالَ :ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنِ الْاَعْمَشِ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. فَهٰذَا هُوَ اَصْلُ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي اللِّعَانِ ، وَهُوَ لِعَانٌ بِقَذْفٍ كَانَ مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ لِامْرَاَتِهٖ وَهِيَ حَامِلٌ ، لَا بِحَمْلِهَا .وَقَدْ رَوَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا غَيْرُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ.

۴۵۶۰: علقمہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ایک آدمی جمعہ کے دن مسجد نبوی میں کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ تمہارا کیا خیال ہے اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے؟ پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے اوراس میں یہ اضافہ ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ یہی اس میں پہلے مبتلا ہوا یہ ایک انصاری آدمی تھا وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اوراس نے اپنی بیوی سے لعان کیا۔ جب بیوی لعان کرنے لگی تو اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رک جا اور لعان سے باز رہ مگر اس نے لعان کی جب وہ واپس مڑی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید اس کے ہاں۔ گھنگھریالے بالوں والا سیاہ بچہ پیدا ہو۔ چنانچہ سیاہ گھنگھریالے بالوں والا بچہ پیدا ہوا۔ جریر نے اعمش سے روایت کی پھر اس نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

حاصل روایات: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ والی روایت کی اصل یہ ہے اور یہ لعان قذف ہے جو اس آدمی نے اس عورت کے متعلق حاملہ ہونے کی حالت میں الزام تراشی کی۔ یہ حمل کی وجہ سے لعان نہیں ہے۔

اس روایت کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ صحابہ کرام نے بھی روایت کیا ہے۔ روایات ابن عباس رضی اللہ عنہما ملاحظہ ہوں۔

۴۵۶۱: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ : ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ الْعَجْلَانِيِّ وَامْرَاَتِهٖ وَكَانَتْ حُبْلٰى .فَقَالَ زَوْجُهَا :وَاللّٰهِ مَا قَرِبْتُهَا مُنْذُ عَفَرْنَا ، وَالْعَفْرُ :اَنْ يُسْقَى

النَّخلُ بَعْدَ أَنْ تُتْرَكَ مِنَ السَّقْيِ بَعْدَ الْإِبَارِ بِشَهْرَيْنِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَزَعَمُوْا أَنَّ زَوْجَ الْمَرْأَةِ كَانَ حَمْشَ الذِّرَاعَيْنِ وَالسَّاقَيْنِ ، أَصْهَبَ الشَّعْرَةِ ، وَكَانَ الَّذِيْ رُمِيَتْ بِهِ ابْنُ السَّحْمَاءِ قَالَ :فَجَاءَ تْ بِغُلَامٍ أَسْوَدَ جَعْدٍ ، قَطَطٍ ، عَبْلِ الذِّرَاعَيْنِ ، خَدْلِ السَّاقَيْنِ قَالَ الْقَاسِمُ :فَقَالَ ابْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ ، يَا أَبَا عَبَّاسٍ ، أَهِيَ الْمَرْأَةُ الَّتِي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :لَا :وَلٰكِنْ تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ قَدْ أَعْلَنَتْ فِي الْإِسْلَامِ .

۴۵۶۱: قاسم بن محمد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجلانی اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا وہ حاملہ تھیں اس کے خاوند نے کہا اللہ کی قسم جب سے ہم نے عفر کیا (کھجور کے درختوں کی پیوند کاری کے دو ماہ بعد کھجور کو سیراب کیا جائے) تو میں اس کے قریب نہیں گیا۔تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ خوب واضح فرما۔لوگوں کا خیال یہ تھا کہ اس عورت کا خاوند پتلے بازو اور پنڈلیوں والا ہے اس کے بالوں کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہے اور جس شخص کے ساتھ ملوث ہونے کا الزام تھا وہ ابن السحماء تھا۔راوی کہتے ہیں کہ سیاہ گھنگھریالے بالوں والا بچہ پیدا ہوا جس کے ہاتھ اور پنڈلیاں موٹی تھیں۔

ابن شداد بن الہاد نے کہا اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اگر میں بلا گواہوں کے کسی کو سنگسار کرتا تو اس عورت کو کرتا۔ابن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے نہیں! البتہ یہ پہلی عورت ہے جس کو اسلام میں سب سے پہلے لعان کیا گیا۔

۴۵۶۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَحْوَهُ.

۴۵۶۲: ابی الزناد نے قاسم سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۵۶۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ. ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ ، إِلٰى آخِرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۴۵۶۳: قاسم بن محمد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی روایت بیان کی البتہ انہوں نے عبداللہ بن شداد کا سوال آخر روایت تک ذکر نہیں کیا۔

۴۵۶۴: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :مَا لِيْ عَهْدٌ بِأَهْلِيْ مُنْذُ عَفَرْنَا النَّخْلَ ، فَوَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِيْ رَجُلًا .وَزَوْجُهَا نِضْوٌ حَمْشٌ ، سَبِطُ الشَّعْرِ ، وَالَّذِيْ رُمِيَتْ بِهٖ إِلَى السَّوَادِ جَعْدٌ قَطَطٌ شَدِيْدُ الْجُعُوْدَةِ أَوْ حَسَنَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ ثُمَّ لَاعَنَ بَيْنَهُمَا ، فَجَاءَ تْ بِهٖ يُشْبِهُ الَّذِيْ رُمِيَتْ بِهٖ

۴۵۶۴: قاسم بن محمد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا میں نے اپنے گھر والوں سے اس وقت سے ملاپ نہیں کیا جب سے ہم نے کھجوروں کی تابیرو پیوندکاری کی ہے۔ پس میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو مشغول پایا ہے۔اس عورت کا خاوند کمزور' پتلی پنڈلیوں والا اور سیدھے بالوں والا شخص تھا اور وہ شخص جس کے ساتھ اس کو الزام دیا گیا تھا وہ سیاہ رنگ گھنگھریالے بالوں والا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ ایزدی میں عرض کیا یا اللہ! واضح حکم نازل فرما پھران دونوں کے درمیان لعان کیا۔ پھر اس کے ہاں اس شخص کے مشابہہ بچہ پیدا ہوا جس کے ساتھ اسے الزام دیا گیا تھا۔

اللغات :نضو۔ کمزور۔حمش۔باریک پنڈلیوں والا۔سبط الشعر۔سیدھے بال۔

۴۵۶۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ ، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ شَرِيْكَ ابْنَ سَحْمَاءَ بِامْرَأَتِهٖ ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ، وَإِلَّا فَحَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ .فَقَالَ :وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ إِنِّيْ لَصَادِقٌ قَالَ :فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَهُ أَرْبَعَةٌ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ قَالَ :وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ إِنِّيْ لَصَادِقٌ ، يَقُوْلُ ذٰلِكَ مِرَارًا وَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَا يُبَرِّءُ بِهٖ ظَهْرِيْ مِنَ الْجَلْدِ فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ قَالَ :فَدُعِيَ هِلَالٌ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ ، وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ قَالَ :ثُمَّ دُعِيَتِ الْمَرْأَةُ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ ، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْخَامِسَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِفُوْهَا فَإِنَّهَا مُوْجِبَةٌ قَالَ فَتَلَكَّأَتْ حَتّٰى مَا شَكَكْنَا أَنْ سَتُقِرُّ ، ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ عَلَى الْيَمِيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْا ، فَإِنْ جَاءَ تْ بِهٖ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ ، فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ ، وَإِنْ جَاءَ تْ بِهٖ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ ، فَهُوَ لِشَرِيْكٍ

ابْنِ سَحْمَاءَ .قَالَ :فَجَاءَ تْ بِهِ أَكْحَلَ ، جَعْدًا ، حَمْشَ السَّاقَيْنِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا سَبَقَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى ، كَانَ لِيْ وَلَهَا شَأْنٌ قَالَ :الْقَضِيءُ الْعَيْنَيْنِ : طَوِيْلُ شَعْرِ الْعَيْنَيْنِ ، لَيْسَ بِمَفْتُوْحِ الْعَيْنَيْنِ

۴۵۶۵: ابن سیرین نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہلال بن امیہ نے شریک بن سحماء پر الزام لگایا کہ وہ اس کی بیوی سے ناجائز تعلق رکھتا ہے یہ معاملہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے ہلال کو فرمایا۔ چار گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پشت پر حد لگے گی اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم! بے شک اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ میں سچا ہوں۔ یہ بات ہلال نے کئی مرتبہ دھرائی اور ضرور بضرور اللہ تعالیٰ آپ پر ایسی وحی اتار دیں گے جس سے اللہ تعالیٰ میری پشت کو آپ کے کوڑوں سے بچالیں گے۔ پس آیت لعان نازل ہوئی۔ ”والذین یرمون ازواجھم ولم یکن لھم شھداء الا انفسھم“ (النور۔ ٦) راوی کہتے ہیں کہ ہلال کو بلایا گیا انہوں نے چار مرتبہ قسم اٹھا کر گواہی دی کہ وہ اس کے متعلق الزام لگانے میں سچا ہے اور پانچویں مرتبہ اس طرح کہا اگر میں جھوٹا الزام لگاؤں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت و پھٹکار ہو۔ راوی کہتے ہیں پھر عورت کو بلایا گیا اس نے چار مرتبہ قسم اٹھا کر شہادت دی کہ اس کا خاوند جھوٹا ہے جب وہ پانچویں مرتبہ قسم اٹھانے لگی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے روک دو۔ بے شک یہ قسم لازم کرنے والی ہے راوی کہتے ہیں وہ پیچھے کو ہٹی یہاں تک کہ ہمیں اس میں شک نہ رہا کہ وہ اقرار کرے گی پھر کہنے لگی میں ہمیشہ کے لئے اپنی قوم کو رسوا نہ کروں گی چنانچہ اس نے قسم اٹھالی۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیکھنا اگر اس نے سفید رنگ سیدھے بالوں اور سرخ آنکھوں والا بچہ جنا تو وہ ہلال بن امیہ کا ہے اور اگر سرگیں آنکھوں گھنگھریالے بالوں اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنا تو وہ شریک بن سحماء کا ہے۔ راوی کہتے ہیں اس عورت نے سرگیں آنکھیں اور گھنگھریالے بالوں پتلی پنڈلیوں والے بچے کو جنم دیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تقدیر الٰہی کی بات سبقت کرنے والی نہ ہوتی تو میں اس کے ساتھ اور معاملہ کرتا (مراد چار گواہوں کی شرط ہے) یعنی حد لگاتا۔ راوی کہتے ہیں۔ قضی العینین کا معنی۔ جس کی آنکھوں کے بال لمبے ہوں اور اس کی آنکھیں کھلی نہ ہوں۔

اللغات: تکاکات۔ پیچھے کو ہٹنا۔ السبط۔ سیدھے بال۔ قضی العینین۔ سرخی یا زیادہ آنسوؤں سے بگڑی آنکھیں۔ اکحل۔ آنکھ کی پلک کی سیاہی۔ حمش الساق۔ پتلی پنڈلی۔

۴۵۶۶: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِيْكِ ابْنِ سَحْمَاءَ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرُوْهَا ، فَإِنْ جَاءَ تْ ، بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيْءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ ، وَإِنْ جَاءَ تْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ ، فَهُوَ لِشَرِيْكِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَ تْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ

السَّاقَيْنِ

۴۵۶۶: محمد نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی پر الزام لگایا کہ وہ شریک بن سحماء سے ناجائز تعلق رکھتی ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو دیکھنا اگر اس نے سفید' سیدھے بالوں' بگڑی آنکھوں والا بچہ جنا تو وہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کا ہے اور اگر گھنگھریالے بال' سرگیں آنکھوں' پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنا تو وہ شریک بن سحماء کا ہے تو اس عورت نے سرگیں آنکھوں' پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنا۔

تخریج : اس کی تخریج کے لئے ٤٥٦٤ روایت کی تخریج ملاحظہ کریں۔

۴۵۶۷: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ .ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ، أَنَّ عُوَيْمِرًا جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ :أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ، أَتَقْتُلُوْنَهُ بِهِ ؟ سَلْ لِيْ يَا عَاصِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَجَاءَ عَاصِمٌ ، فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ وَعَابَهَا ، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيكُمْ قُرْآنًا ، فَدَعَاهُمَا ، فَتَقَدَّمَا ، فَتَلَاعَنَا ، ثُمَّ قَالَ :كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَفَارَقَهَا وَمَا أَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا ، فَجَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْا ، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا ، مِثْلَ وَحَرَةٍ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا وَقَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَعْيَنَ ذَا أَلْيَتَيْنِ فَلَا أَحْسَبُهُ إِلَّا وَقَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا قَالَ : فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْأَمْرِ الْمَكْرُوْهِ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا ، أَنْ لَا حُجَّةَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ لِمَنْ يُوْجِبُ اللِّعَانَ بِالْحَمْلِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِنَّ فِيْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا فَهُوَ لِزَوْجِهَا ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا فَهُوَ لِفُلَانٍ دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ الْحَمْلَ هُوَ الْمَقْصُوْدُ إِلَيْهِ بِالْقَذْفِ وَاللِّعَانِ فَجَوَابُنَا لَهُ فِيْ ذٰلِكَ ، أَنَّ اللِّعَانَ لَوْ كَانَ بِالْحَمْلِ ، إِذًا لَكَانَ مُنْتَفِيًا مِنَ الزَّوْجِ ، غَيْرَ لَاحِقٍ بِهِ ، أَشْبَهَهُ أَوْ لَمْ يُشْبِهْهُ .أَلَا تَرَى أَنَّهَا لَوْ كَانَتْ وَضَعَتْهُ قَبْلَ أَنْ يَقْذِفَهَا ، فَنَفَى وَلَدَهَا ، وَكَانَ أَشْبَهَ النَّاسِ بِهِ ، أَنَّهُ يُلَاعَنُ بَيْنَهُمَا وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ، وَيَلْزَمُ الْوَلَدُ أُمَّهُ، وَلَا يَلْحَقُ بِالْمُلَاعِنِ لِشَبَهِهِ بِهِ ؟ فَلَمَّا كَانَ الشَّبَهُ لَا يَجِبُ بِهِ ثُبُوْتُ نَسَبٍ ، وَلَا يَجِبُ بِعَدَمِهِ انْتِفَاءُ نَسَبٍ ، وَكَانَ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا ، فَهُوَ لِلَّذِيْ لَاعَنَهَا دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنِ اللِّعَانُ نَافِيًا لَهُ، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ نَافِيًا لَهُ، إِذًا لَمَا كَانَ شَبَهُهُ بِهِ دَلِيْلًا عَلَى

أَنَّهُ مِنْهُ، وَلَا بُعْدُ شَبَهِهِ إِيَّاهُ، دَلِيْلًا عَلٰى أَنَّهُ مِنْ غَيْرِهِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَعْرَابِيِّ الَّذِيْ سَأَلَهُ، فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ:

۴۵۶۷: سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عویمر عجلانی عاصم بن عدی کے ہاں آیا اور کہنے لگا تمہارا کیا خیال ہے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو مصروف پائے اور وہ اس کو قتل کر دے کیا تم اس کو قتل کر دو گے (قصاص میں) اے عاصم تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھو چنانچہ عاصم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند کیا اور اس کو سخت سست کہا عویمر عجلانی کہنے لگے میں خود جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤں گا۔ (پس وہ حاضر ہوئے) تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے متعلق قرآن مجید اتار دیا ہے پس ان دونوں کو بلایا وہ آگے بڑھے اور دونوں نے لعان کیا۔ پھر عویمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اس کو اپنے پاس رکھوں تو میں اس پر جھوٹا الزام لگانے والا بنتا ہوں پس اس نے اس کو جدا کر دیا حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جدا کرنے کا حکم نہ فرمایا تھا پس لعان کرنے والوں میں یہ طریقہ جاری ہو گیا (جب آپ کے سامنے ہوا اور آپ نے روکا نہیں تو گویا خاموشی سے تصدیق فرما دی۔ ان روایات سے یہ بات ثابت ہوگئی جو حمل کے سبب لعان کو واجب قرار دیتے ہیں ان روایات میں ان کی کوئی دلیل نہیں۔ اگر کوئی کہنے والا یہ کہنے لگے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فان جاء ت به كذا فهو لزوجها وان جاء ت به كذا فهو لفلان ان الفاظ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ لعان وقذف سے مقصود حمل ہے۔ اگر لعان حمل کی وجہ سے ہوتا تو پھر خاوند کے ذمہ نہ ہوتا بلکہ اس سے نفی کی جاتی اس کے ساتھ اس کو نہ ملایا جاتا خواہ اس کے مشابہہ ہو یا نہ ہو۔ اس بات میں ذرا غور کرو کہ اگر قذف سے پہلے وہ جنتی پھر وہ اس کے لڑکے کی نفی کرتا حالانکہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ اس کے مشابہہ ہے تو اس وقت بھی ان کے درمیان لعان کی صورت میں تفریق کر دی جاتی اور لڑکے کو ماں سے ملا دیا جاتا اور مشابہت کی وجہ سے لعان کرنے والے کے حوالے نہ کیا جاتا۔ پس جب مشابہت ثبوت نسب کو لازم نہیں کرتی اور عدم مشابہت انتفاء نسب کو لازم نہیں کرتا۔ رہی وہ روایت جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ان جاء ت به كذا فهو للذى لا عنها" اس سے یہ ثبوت ملا کہ لعان اس کے منافی اور خلاف نہیں۔ اگر لعان اس سے لڑکے کی نفی کرنے والا ہو تو پھر بچے کی اس کے ساتھ مشابہت اس کا بچہ ہونے کی دلیل نہ ہوتی اور نہ ہی اس سے مشابہت کی دوری اس بات کی دلیل ہے کہ وہ غیر سے ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی کو فرمایا جس نے یہ سوال کیا کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ لڑکا جنا ہے شاید کہ اس کی کسی رگ نے کھینچا ہو۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر نگاہ رکھنا اگر وہ سرخ چھوٹے قد والا بچہ جنے جیسے جیسا کہ وحدہ (چھپکلی کی طرح زہریلا جاندار ہے) تو پھر میرے خیال میں اس کے خاوند نے اس پر جھوٹ بولا ہے اور اگر لمبا بڑی آنکھوں، لمبے ہاتھوں والا جنا تو میرے گمان میں اس سے اس کے متعلق سچی بات کہی۔ راوی کہتے ہیں اس

عورت نے برے معاملے کے مطابق جنا۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورۃ ٤، باب١، الطلاق باب ٣٠، الحدود باب٤٣، ابو داؤد فی الطلاق باب٢٧، ابن ماجه فی الطلاق باب٢٧، مسند احمد ٣٣٤/٥۔

اللُّغَاتُ :الوحرہ۔ چھپکلی جیسا زہریلا جانور۔اشجم۔لانبا۔اعین۔ بڑی آنکھوں والا۔ذو الیدین۔ لمبے ہاتھوں والا۔

حاصل روایات : ان روایات سے یہ بات ثابت ہوگئی جو حمل کے سبب لعان کو واجب قرار دیتے ہیں ان روایات میں ان کی کوئی دلیل نہیں۔

ایک اشکال:

جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد فان جاء ت به كذا فهو لزوجها وان جاء ت به كذا فهو لفلان ان الفاظ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ لعان وقذف سے مقصود حمل ہے۔

جواب: اگر لعان حمل کی وجہ سے ہوتا تو پھر خاوند کے ذمہ نہ ہوتا بلکہ اس سے نفی کی جاتی اس کے ساتھ اس کو نہ ملایا جاتا خواہ اس کے مشابہ ہو یا نہ ہو۔اس بات میں ذرا غور کرو کہ اگر قذف سے پہلے وہ جنتی پھر وہ اس کے لڑکے کی نفی کرتا حالانکہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ اس کے مشابہ ہے تو اس وقت بھی ان کے درمیان لعان کی صورت میں تفریق کر دی جاتی اور لڑکے کو ماں سے ملا دیا جاتا اور مشابہت کی وجہ سے لعان کرنے والے کے حوالے نہ کیا جاتا۔

پس جب مشابہت ثبوت نسب کو لازم نہیں کرتی اور عدم مشابہت انتفاء نسب کو لازم نہیں کرتا۔ رہی وہ روایت جس میں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔"ان جاء ت به كذا فهو للذى لا عنها"اس سے یہ ثبوت ملا کہ لعان اس کے منافی اور خلاف نہیں۔اگر لعان اس سے لڑکے کی نفی کرنے والا ہوتو پھر بچے کی اس کے ساتھ مشابہت اس کا بچہ ہونے کی دلیل نہ ہوتی اور نہ ہی اس سے مشابہت کی دوری اس بات کی دلیل ہے کہ وہ غیر سے ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک دیہاتی کو فرمایا جس نے یہ سوال کیا کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ لڑکا جنا ہے شاید کہ اس کی کسی رگ نے کھینچا ہو۔

روایت اعرابی تفصیلی روایت یہ ہے۔

۴۵۶۸: مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ ، وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ .فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ :نَعَمْ .قَالَ مَا أَلْوَانُهَا ؟ قَالَ :حُمْرٌ ، قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ ؟ قَالَ :إِنَّ فِيهَا لَوَرَقًا .قَالَ فَأَنّٰى تَرٰى ذٰلِكَ جَاءَ هَا ؟ قَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، عِرْقٌ نَزَعَهَا .قَالَ فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ .

۴۵۶۸: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دیہاتی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا بے شک میری بیوی نے سیاہ لڑکا جنا ہے اور میں نے اس کو ناپسند کیا ہے آپ نے اس کو فرمایا کیا تیرے پاس اونٹ ہیں۔ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا ان کے کیا رنگ ہیں؟ اس نے کہا سرخ۔ آپ نے فرمایا کیا ان میں کوئی رنگ بھی ہیں اس نے جواب دیا ان میں گندم رنگ سیاہی مائل بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا تمہارے خیال کے مطابق وہ رنگ ان میں کہاں سے آیا؟ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کسی رگ نے کھینچا ہوگا آپ نے فرمایا یہ تیرا بیٹا جو سیاہ ہے یہ بھی کسی رگ نے کھینچا ہوگا۔

تخریج : بخاری فی الطلاق باب٢٦' الحدود باب٤١' والاعتصام باب١٢' مسلم فی اللعان ٢٠/١٨' ابو داؤد فی الطلاق باب٢٨' ترمذی فی الولاء باب٤' نسائی فی الطلاق باب٤٠' ابن ماجه فی النکاح باب٥٨' مسند احمد ٢' ٢٣٤/٢٣٣' ٢٧٩/٢٣٩۔

۴۵۶۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ ، وَابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، وَسُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِيْ نَفْيِهِ لِبُعْدِ شَبَهِهِ مِنْهُ، وَكَانَ الشَّبَهُ، غَيْرَ دَلِيْلٍ عَلٰى شَيْءٍ ، ثَبَتَ أَنَّ جَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَدَ الْمُلَاعَنَةِ مِنْ زَوْجِهَا ، اِنْ جَاءَ تْ بِهٖ عَلٰى شَبَهِهٖ، دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ اللِّعَانَ ، لَمْ يَكُنْ نَفَاهُ مِنْهُ .فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا ، فَسَادُ مَا احْتَجَّ بِهِ الَّذِيْنَ يَرَوْنَ اللِّعَانَ بِالْحَمْلِ وَفِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ أُخْرٰى ، وَهِيَ أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْظِرُوْهَا ، فَاِنْ جَاءَ تْ بِهٖ كَذَا ، فَلَا أُرَاهُ اِلَّا وَقَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا ، وَاِنْ جَاءَ تْ بِهٖ كَذَا ، فَلَا أُرَاهُ اِلَّا وَقَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَكَانَ ذٰلِكَ الْقَوْلُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الظَّنِّ ، لَا عَلَى الْيَقِيْنِ ، وَذٰلِكَ مِمَّا قَدْ دَلَّ أَيْضًا أَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ جَرٰى فِي الْحَمْلِ حُكْمٌ أَصْلًا .فَثَبَتَ فَسَادُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ اِلَى اللِّعَانِ بِالْحَمْلِ وَاِنَّمَا احْتَجَجْنَا بِهٖ لِمَنْ ذَهَبَ اِلٰى خِلَافِهٖ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، مِمَّنْ أَبَى اللِّعَانَ بِالْحَمْلِ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَمُحَمَّدٍ ، وَقَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ الْمَشْهُوْرُ .

۴۵۶۹: سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ پس جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشابہت بعیدہ کی وجہ سے نفی ولد کی اجازت نہیں دی اور مشابہت کسی چیز کی دلیل نہیں اس سے ثابت ہو گیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ملاعنہ کے بچے کو اسی کے خاوند سے قرار دینا اگر وہ اس کے مشابہہ جنے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ لعان نے اس بچے کی نفی اس سے نہیں کی تھی۔ اس مذکورہ بات سے

یہ ثابت ہوگیا کہ جن لوگوں نے لعان کو حمل کے سبب سے قرار دیا ان کا یہ نظریہ غلط ہے۔ اس میں ایک اور بھی دلیل ہے وہ یہ ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کے متعلق دیکھنا کہ اگر وہ اس قسم کا بچہ جنے تو میرے خیال میں اس شخص نے اس پر بہتان طرازی کی ہے اور اگر وہ اس طرح کا بچہ جنے تو میرے خیال میں اس نے اس عورت کے متعلق سچی بات کہی ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول گمان کی بنیاد پر تھا یقین کی بنیاد پر نہ تھا اور یہ بات انہی باتوں میں سے ہے جو حالت حمل میں حکم کے قطعی طور پر جاری نہ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ تو اس سے بھی ان لوگوں کی غلطی ثابت ہوگئی جو حمل کی وجہ سے لعان کو واجب قرار دیتے ہیں۔ ہماری یہ تمام تو تحقیق ان حضرات کی موافقت میں جو حمل کو لعان کا سبب قرار نہیں دیتے بلکہ اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ حمل لعان کا سبب ہوا ہو۔ ہم شروع باب میں ان کا تذکرہ کر آئے ہیں وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور قول یہی ہے۔ واللہ اعلم۔

حاصل روایات: جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشابہت بعیدہ کی وجہ سے نفی ولد کی اجازت نہیں دی اور مشابہت کسی چیز کی دلیل نہیں اس سے ثابت ہوگیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ملاعنہ کے بچے کو اسی کے خاوند سے قرار دینا اگر وہ اس کے مشابہہ جنے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ لعان نے اس بچے کی نفی اس سے نہیں کی تھی۔ اس مذکورہ بات سے یہ ثابت ہوگیا کہ جن لوگوں نے لعان کو حمل کے سبب سے قرار دیا ان کا یہ نظریہ غلط ہے۔

ایک مزید دلیل: اس میں ایک اور بھی دلیل ہے وہ یہ ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کے متعلق دیکھنا کہ اگر وہ اس قسم کا بچہ جنے تو میرے خیال میں اس شخص نے اس پر بہتان طرازی کی ہے اور اگر وہ اس طرح کا بچہ جنے تو میرے خیال میں اس نے اس عورت کے متعلق سچی بات کہی ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول گمان کی بنیاد پر تھا یقین کی بنیاد پر نہ تھا۔

نتیجہ: اور یہ بات انہی باتوں میں سے ہے جو حالت حمل میں حکم کے قطعی طور پر جاری نہ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ تو اس سے بھی ان لوگوں کی غلطی ثابت ہوگئی جو حمل کی وجہ سے لعان کو قرار دیتے ہیں۔

ہمارا مؤقف: ہماری یہ تمام تر تحقیق ان حضرات کی موافقت میں ہے جو حمل کو لعان کا سبب قرار نہیں دیتے بلکہ اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ حمل لعان کا سبب ہوا ہو۔ ہم شروع باب میں ان کا تذکرہ کر آئے ہیں وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کا معروف قول اگرچہ ان کے موافق ہے مگر ان کی طرف ایک قول پہلے مؤقف کے موافق ہے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْفِيْ وَلَدَ امْرَأَتِهٖ حِيْنَ يُوْلَدُ هَلْ يُلَاعِنُ بِهٖ أَمْ لَا ؟

بچے کی ولادت کے بعد اگر خاوند اس کی نفی کرے تو لعان ہے یا نہیں؟

خلاصۃ المرام: یہاں دو فریق ہیں:

نمبر ①: شعبی' ابن ابی ذئب کا قول یہ ہے کہ جب اس نے اپنی بیوی کے بچہ کی نفی کر دی تو اس سے نہ نفی ہوگی اور نہ لعان لازم ہوگا۔

نمبر ②: جمہور فقہاء و تابعین اور ائمہ اربعہ کا قول یہ ہے کہ جب کوئی آدمی اپنے بیٹے کی نفی کر دے تو لعان کیا جائے گا اور اس سے نسب کی نفی ہو کر والدہ سے وہ لڑکا منسوب ہوگا۔

فریق اوّل کا موقف:

نفی ولد سے نہ تو نفی ہوگی اور نہ لعان لازم ہوگا ان کی مستدل مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

۴۵۷۰: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا حِبَّانُ .ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَعْقُوْبَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ رَبِيْعٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ،

۴۵۷۰: ابراہیم بن مرزوق نے حبان سے روایت نقل کی ہے۔

۴۵۷۱: مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ رَبَاحٍ ، قَالَ :أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ .

۴۵۷۱: مولیٰ حسن بن علی نے رباح سے روایت کی کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا وہ فرمانے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا لڑکا خاوند کا (یا لونڈی کے آقا کا)

۴۵۷۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.

۴۵۷۲: عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا بستر والے (خاوند' آقا) کا اور

زانی کے لئے پتھر ہیں۔

تخریج : بخاری فی الوصایا باب٤‘ البیوع باب٣/ ١٠٠‘ والمغازی باب٥٣‘ والفرائض باب١٨‘ ٢٨‘ الحدود باب٢٣‘ والاحکام باب٢٩‘ مسلم فی الرضاع ٣٦/ ٣٨‘ ابو داؤد فی الطلاق باب٣٤‘ ترمذی فی الرضاع باب٨‘ والوصایا باب٥‘ نسائی فی الطلاق باب٤٨‘ ابن ماجه فی النکاح باب٥٩‘ والوصایا باب٦‘ دارمی فی النکاح باب٤١‘ الفرائض باب٤٥‘ مالك فی الاقبضیه ٢٠‘ مسند احمد ١/ ٥٩‘ ٦٥/ ١٠٤‘ ٤/ ١٨٦‘ ٢٣٨/ ٢٣٩‘ ٥‘ ٢٦٧/ ٣٢٦‘ ٦‘ ١٢٩/ ٢٣٧‘ ٢٤٧۔

۴۵۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۴۵۷۳: محمد بن زیاد نے کہا کہ میں نے جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہیں۔

۴۵۷۴: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ ، عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۴۵۷۴: شرحبیل بن مسلم خولانی نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۵۷۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَزِيْدَ ، عَنْ أَبِيْهِ، سَمِعَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ ، إِذَا نَفَى وَلَدَ امْرَأَتِهِ، لَمْ يَنْتَفِ بِهِ ، وَلَمْ يُلَاعِنْ بِهِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَالُوْا : فَالْفِرَاشُ يُوْجِبُ حَقَّ الْوَلَدِ ، فِيْ ثَبَاتِ نَسَبِهِ مِنَ الزَّوْجِ وَالْمَرْأَةِ فَلَيْسَ لَهُمَا إِخْرَاجُهُ مِنْهُ لِلِعَانٍ وَلَا غَيْرِهِ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا : بَلْ يُلَاعِنُ بِهِ ، وَيَنْتَفِيْ نَسَبُهُ وَيَلْزَمُ أُمَّهُ، وَذٰلِكَ إِذَا كَانَ لَمْ يُقِرَّ بِهِ ، وَلَمْ يَكُنْ مِنْهُ مَا حُكْمُهُ حُكْمُ الْإِقْرَارِ وَلَمْ يَتَطَاوَلْ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۴۵۷۵: سفیان نے عبیداللہ بن ابی یزید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بچہ خاوند کا ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں علماء کی ایک جماعت کا یہ کہنا ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی کے ہاں پیدا ہونے والے بچے کی نفی کرے تو اس سے اس کی نفی ثابت نہ ہو سکے گی اور نہ لعان کیا جائے گی انہوں نے مندرجہ بالا روایات کو دلیل بنایا ہے۔بستر (خاوند ہونا) لڑکے کے ثبوت کو لازم کرتا ہے کہ اس

کا نسب بیوی' خاوند سے ثابت ہو۔ وہ اس وجوب سے لعان وغیرہ سے نکل نہیں سکتے۔ اس سے اختلاف کر کے علماء کی دوسری جماعت کہتی ہے کہ ان کے مابین لعان ہوگا اور خاوند سے نسب کی نفی ہو کر ماں کے ساتھ بچے کو لازم کر دیا جائے گا اور یہ اس وقت ہے جبکہ خاوند اس بچے کا اقرار نہ کرے اور نہ ہی اس سے کوئی ایسی بات ظاہر ہو جو اقرار کا حکم رکھتی ہے اور نہ اس دعویٰ میں تاخیر ہوتی ہو۔ ان کی دلیل مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کا یہ کہنا ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی کے ہاں پیدا ہونے والے بچے کی نفی کرے تو اس سے اس کی نفی ثابت نہ ہو سکے گی اور نہ لعان کی جائے گی انہوں نے مندرجہ بالا روایات کو دلیل بنایا ہے۔

طرزِ استدلال:

بستر (خاوند ہونا) لڑکے کے ثبوت کو لازم کرتا ہے کہ اس کا نسب بیوی' خاوند سے ثابت ہو۔ وہ اس وجوب سے لعان وغیرہ سے نکل نہیں سکتے۔

فریق ثانی کا مؤقف:

علماء کی دوسری جماعت کہتی ہے کہ ان کے مابین لعان ہوگا اور خاوند سے نسب کی نفی ہو کر ماں کے ساتھ بچے کو لازم کر دیا جائے گا اور یہ اس وقت ہے جبکہ خاوند اس بچے کا اقرار نہ کرے اور نہ ہی اس سے کوئی ایسی بات ظاہر ہو جو اقرار کا حکم رکھتی ہے اور نہ اس دعویٰ میں تاخیر ہوئی ہو۔ ان کی دلیل مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

۴۵۷۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ ، وَأَلْزَمَ الْوَلَدَ أُمَّهُ . قَالُوْا :فَهٰذِهِ سُنَّةٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَعْلَمْ شَيْئًا عَارَضَهَا وَلَا نَسَخَهَا .فَعَلِمْنَا بِهَا أَنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ لَا يَنْفِيْ أَنْ يَكُوْنَ اللِّعَانُ بِهٖ وَاجِبًا ، إِذَا نُفِيَ ، إِذْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ ، وَأَجْمَعَ أَصْحَابُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهٖ، عَلٰى مَا حَكَمُوْا فِيْ مِيْرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ ، فَجَعَلُوْهُ لَا أَبَ لَهٗ، وَجَعَلُوْهُ مِنْ قَوْمِ أُمِّهٖ وَأَخْرَجُوْهُ مِنْ قَوْمِ الْمُلَاعَنِ بِهٖ .ثُمَّ اتَّفَقَ عَلٰى ذٰلِكَ تَابِعُوْهُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ ، ثُمَّ لَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلٰى ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ شَذَّ هٰذَا الْمُخَالِفُ لَهُمْ ، فَالْقَوْلُ -عِنْدَنَا -فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مَا فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهٖ وَتَابِعُوْهُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۴۵۷۶: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں میں تفریق کر

دی اور لڑکا ماں کے ساتھ لازم کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ جناب رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے اور آپ ﷺ سے کوئی معارض روایات موجود نہیں اور نہ ہی کوئی ناسخ ہے۔ اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ''الولد للفراش'' لعان کے واجب ہونے کی نفی نہیں کرتا جبکہ خاوند اس کی نفی کرے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کیا اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے اس بات پر اجماع کیا کہ انہوں نے لعان کرنے والی عورت کے بچے کے لئے میراث کے سلسلے میں اسے باپ کے بغیر قرار دیا اور اسے ماں کی قوم کا فرد قرار دیا اور لعان کرنے والے کی قوم سے اس کو خارج کر دیا پھر انکے بعد تابعین رحمہم اللہ نے بھی اسی بات پر اتفاق کیا۔ پھر بعد والے لوگوں نے مسلسل اس پر عمل کیا۔ حتیٰ کہ اس مخالفت نے ان سے علیحدگی اختیار کی۔ ہمارے نزدیک اس سلسلے میں جناب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین رحمہم اللہ کے عمل کے مطابق قول کیا جائے گا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورۃ ۲٤، باب٤، ابو داؤد فی الطلاق باب۲۷، دارمی فی النکاح باب۳۹۔
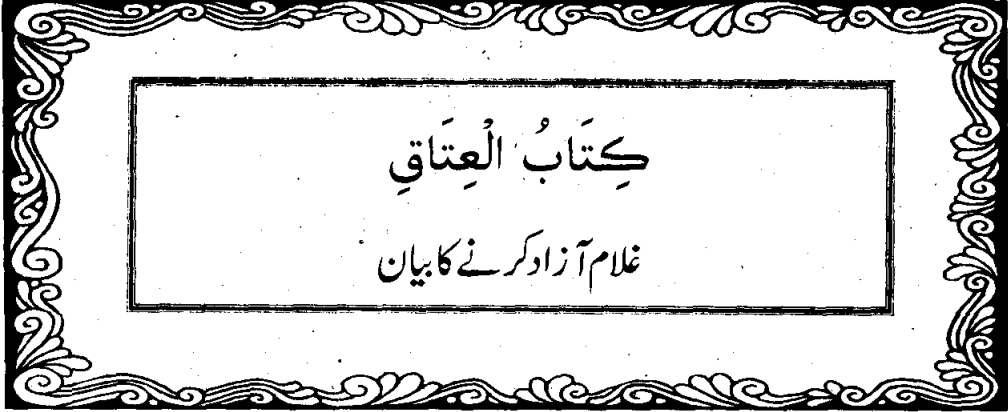
كِتَابُ الْعِتَاقِ

غلام آزاد کرنے کا بیان

بَابُ الْعَبْدِ يَكُوْنُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيُعْتِقُهُ أَحَدُهُمَا

مشترک غلام کی آزادی کا حکم

خلاصۃ الرام: اس میں تین فریق ہیں فریق اوّل ابن سیرین' عروہ' ابراہیم نخعی اور زفر رحمہم اللہ کا قول یہ ہے کہ اگر کسی نے مشترک غلام کو فروخت کر دیا تو وہ دوسرے شریک کے حصہ کا ذمہ دار ہوگا خواہ وہ تنگ دست ہو یا خوش حال۔ دوسرا فریق اس میں امام شافعی' امام احمد اور اسحاق رحمہم اللہ شامل ہیں ان کا قول یہ ہے کہ ضمان اپنے شریک کے حصے کا اس وقت لازم ہوگا جبکہ وہ خوش حال ہو۔ تیسرا فریق اس کو ائمہ احناف اور حسن بصری اور شعبی وغیرہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے ان کا قول یہ ہے کہ آزاد کرنے والا فریق ضامن نہیں ہوگا۔ بلکہ غلام اپنی نصف قیمت کے لئے خود کوشش کرے گا اور کما کر دوسرے فریق کو دے دے گا۔

فریق اوّل کا موقف: جب غلام دو آدمیوں میں مشترک ہو اور ان میں سے ایک نے اپنے حصے کو آزاد کر دیا تو وہ دوسرے شریک کے حصے کا ضامن ہوگا خواہ وہ تنگ دست ہو یا خوش حال۔ ان کی مستدل یہ روایات ہیں۔

۴۵۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِيْ مَمْلُوْكٍ ، ضَمِنَ لِشُرَكَائِهِ حِصَصَهُمْ .

۴۵۷۷: حبیب بن ابی ثابت نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اپنے غلام کا معین حصہ آزاد کر دیا تو وہ آدمی دوسرے شرکاء کے حصوں کا ضامن ہوگا۔

تخریج : بخاری فی العتق باب٥' واشرکه باب١٤/٥' مسلم فی العتق ٣' والایمان ٥٤/٥٣' ابو داؤد فی العتاق باب٥' ترمذی فی الاحکام باب ١٤' ابن ماجه فی العتق باب٧' مسند احمد ١٥/٢' ٣٢٦' ٣٧/٤' ٧٤/٥' ٧٥۔

۴۵۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ شُرَكَائِهِ، قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَتُهُ، وَعَتَقَ

۴۵۷۸: عمرو بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ روایت کی ہے کہ جس نے ایسا غلام فروخت کیا جو مشترک ہے تو اس کے ذمہ اس کی قیمت ہوگی اور وہ غلام مکمل آزاد ہو جائے گا۔

تخریج : بخاری فی العتق باب ٤' مسلم فی العتق١' مسند احمد ٢' ١٠٥/ ١٤٢۔

۴۵۷۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَعْتَقَ جُزْءًا لَهُ مِنْ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ، حُمِلَ عَلَيْهِ مَا بَقِيَ فِيْ مَالِهِ ، حَتّٰى يَعْتِقَ كُلُّهُ جَمِيْعًا قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ، ضَمِنَ قِيمَةَ نَصِيْبِ شَرِيْكِهِ مُوْسِرًا كَانَ أَوْ مُعْسِرًا وَقَالُوْا :قَدْ جُعِلَ الْعَتَاقُ مِنَ الشَّرِيْكِ ، جِنَايَةً عَلٰى نَصِيْبِ شَرِيْكِهِ، يَجِبُ عَلَيْهِ بِهَا ضَمَانُ قِيمَتِهِ فِيْ مَالِهِ ، وَكَأَنَّ مَنْ جَنٰى عَلٰى مَالٍ لِرَجُلٍ وَهُوَ مُوْسِرٌ أَوْ مُعْسِرٌ ، وَجَبَ عَلَيْهِ ضَمَانُ مَا أَتْلَفَ بِجِنَايَتِهِ، وَلَمْ يَفْتَرِقْ حُكْمُهُ فِيْ ذٰلِكَ إِنْ كَانَ مُوْسِرًا أَوْ مُعْسِرًا ، فِيْ وُجُوْبِ الضَّمَانِ عَلَيْهِ قَالُوْا :فَكَذٰلِكَ لَمَّا وَجَبَ عَلَى الشَّرِيْكِ ضَمَانُ قِيمَةِ نَصِيْبِ شَرِيْكِهِ بِعَتَاقِهِ، لَمَّا كَانَ مُوْسِرًا ، وَجَبَ عَلَيْهِ ضَمَانُ ذٰلِكَ أَيْضًا إِذَا كَانَ مُعْسِرًا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا يَجِبُ الضَّمَانُ عَلَيْهِ لِقِيمَةِ نَصِيْبِ شَرِيْكِهِ لِعَتَاقِهِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ مُوْسِرًا وَقَالُوْا :حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا، إِنَّمَا الضَّمَانُ الْمَذْكُوْرُ فِيْهِ، عَلَى الْمُوْسِرِ خَاصَّةً ، دُوْنَ الْمُعْسِرِ ، قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ الْآثَارِ فَمَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ ،

۴۵۷۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جس شخص نے اپنے

غلام یا لونڈی کا کوئی حصہ آزاد کر دیا اس کا بقیہ مال (یعنی قیمت) اس پر ڈال دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ غلام مکمل آزاد ہو جائے گا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ جب ایک غلام دو آدمیوں میں مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے تو وہ اپنے شریک کے حصہ کے مطابق قیمت کا ضامن ہو گا خواہ وہ مالدار ہو یا تنگ دست نیز یہ کہ ایک شریک کی طرف سے غلام کو آزاد کرنا دوسرے شریک کے حصہ میں جنایت و جرم قرار دیا گیا ہے جس کی وجہ سے اس کے مال میں شریک کے حصہ کے مطابق قیمت کا ضمان ہوتا ہے اور جو آدمی کسی کے مال کو نقصان پہنچاتا ہے وہ مالدار ہو یا تنگدست اس پر اس چیز کی ضمان لازم آتی ہے جس مال کو اس نے جنایت کر کے ضائع کیا اور ان کے ہاں وجوب ضمان کے سلسلہ میں تنگدست اور مالدار میں کوئی فرق نہیں ہے وہ فرماتے ہیں کہ اسی طرح جب غلام آزاد کرنے کی وجہ سے ایک شریک پر دوسرے شریک کے حصہ کی قیمت بطور ضمان اس کے مالدار ہونے کی صورت میں لازم ہوتی ہے تو تنگدستی کی حالت میں بھی اسی طرح واجب ہوتی ہے۔ ان سے اختلاف کرتے ہوئے دوسرے علماء کہتے ہیں کہ آزادی کی صورت میں شریک کے حصہ کی قیمت اسی صورت میں لازم ہو گی جب وہ خوش حال ہو۔ انہوں نے کہا کہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما میں مذکورہ ضمان خوش حال ہونے کی حالت میں مذکور ہے تنگ دست ہونے کی حالت اس میں داخل نہیں اور یہ بات ہم اپنی طرف سے نہیں کر رہے ہیں بلکہ خود ابن عمر رضی اللہ عنہما کی دوسری روایت میں مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ جب ایک غلام دو آدمیوں میں مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے تو تو وہ اپنے شریک کے حصہ کے مطابق قیمت کا ضامن ہو گا خواہ وہ مالدار ہو یا تنگ دست نیز یہ کہ ایک شریک کی طرف سے غلام کو آزاد کرنا دوسرے شریک کے حصہ میں جنایت و جرم قرار دیا گیا ہے جس کی وجہ سے اس کے مال میں شریک کے حصہ کے مطابق قیمت کا ضمان ہوتی ہے اور جو آدمی کسی کے مال کو نقصان پہنچاتا ہے وہ مالدار ہو یا تنگدست اس پر اس چیز کی ضمان لازم آتی ہے جس مال کو اس نے جنایت کر کے ضائع کیا اور ان کے ہاں وجوب ضمان کے سلسلہ میں تنگدست اور مالدار میں کوئی فرق نہیں ہے وہ فرماتے ہیں کہ کہتے ہیں کہ اسی طرح جب غلام آزاد کرنے کی وجہ سے ایک شریک پر دوسرے شریک کے حصہ کی قیمت بطور ضمان اس کے مالدار ہونے کی صورت میں لازم ہوتی ہے تو تنگدستی کی حالت میں بھی اسی طرح واجب ہوتی ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: دوسرے علماء کہتے ہیں کہ آزادی کی صورت میں شریک کے حصہ کی قیمت اسی صورت میں لازم ہو گی جب وہ خوش حال ہو۔

فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما میں مذکورہ ضمان خوش حال ہونے کی حالت میں مذکور ہے تنگ دست ہونے کی حالت اس میں داخل نہیں اور یہ بات ہم اپنی طرف سے نہیں کر رہے ہیں بلکہ خود ابن عمر رضی اللہ عنہما کی دوسری روایت میں مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو۔

روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ:

۴۵۸۰: مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ ، فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ ، قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَبْدِ ، فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ ، وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ عَلَيْهِ مَا عَتَقَ

۴۵۸۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جس آدمی نے غلام مشترک میں اپنا حصہ آزاد کر دیا اور اس کے پاس اتنی رقم ہو جو غلام کی قیمت کو پہنچ سکے تو غلام کی قیمت کا اندازہ کر کے وہ اپنے شرکاء کو ان کا حصہ ادا کرے یہ غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا ورنہ اس کی طرف سے اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا وہ آزاد کرے گا۔

تخریج : بخاری فی العتق باب ٤، واشرکه باب ٥، مسلم فی العتق ١، والایمان ٤٧/٤٨، ابو داؤد فی العتاق باب ٦، ترمذی فی الاحکام باب ١٤، ابن ماجه فی العتق باب ٧، مسند احمد ١٥/٢، ٧٧، ١١٢، ١٤٢/١٥٦۔

۴۵۸۱: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي نَافِعٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوْكٍ ، وَكَانَ لِلَّذِي يَعْتِقُ نَصِيبُهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ، فَهُوَ عَتِيقٌ كُلُّهُ

۴۵۸۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے مشترک غلام کو آزاد کیا اور وہ جو اپنا حصہ آزاد کر رہا ہے اس کے پاس اگر اتنی رقم ہو جو غلام کی قیمت کو پہنچتی ہو تو وہ غلام تمام کا تمام آزاد ہو جائے گا۔

تخریج : بخاری فی العتق باب ٤، نسائی فی البیوع باب ١٠٦، مسند احمد ١٥/٢۔

۴۵۸۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوْكٍ ، فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلِّهِ، إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ، فَيُقَوَّمُ قِيمَةَ عَدْلٍ عَلَى الْمُعْتِقِ ، وَقَدْ عَتَقَ بِهِ مَا عَتَقَ

۴۵۸۲: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنا مشترک غلام فروخت کیا تو اس پر لازم ہے کہ اس سارے کو آزاد کرے بشرطیکہ اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت کو پہنچ سکتا ہو اور

اگراس کے پاس مال نہ ہوتو پھر غلام کی قیمت لگائی جائے اور یہ انصاف والی قیمت آزاد کرنے والے کے ذمہ ہوگی اور جتنا اس نے آزاد کیا وہ اتنا ہی آزاد ہوگا۔

تخریج : بخاری فی العتق باب ٤، ١٧/٤' مسلم فی الایمان٤٨' ابو داؤد فی العتاق باب٦' مسند احمد ٦ ٥٣/٦' ١٤٢۔

۴۵۸۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوْكٍ ، فَقَدْ عَتَقَ كُلُّهُ، فَإِنْ كَانَ لِلَّذِي أَعْتَقَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ، فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلِّهِ

۴۵۸۳: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مشترک غلام آزاد کیا تو گویا وہ تمام آزاد ہو گیا اگر آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت کو پہنچ سکتا ہو۔تو غلام کو پورا آزاد کرنا اس پر لازم ہو گیا۔

سابقہ تخریج کو ملاحظہ فرمائیں۔

۴۵۸۴: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، قَالَ :ثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُفْتِي فِي الْعَبْدِ أَوِ الْأَمَةِ ، يَكُوْنُ أَحَدُهُمَا بَيْنَ شُرَكَاءَ ، فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ مِنْهُ، فَإِنَّهُ يَجِبُ عِتْقُهُ عَلَى الَّذِي أَعْتَقَهُ إِذَا كَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ يُقَوَّمُ فِي مَالِهِ قِيمَةَ عَدْلٍ، فَيَدْفَعُ إِلَى شُرَكَائِهِ أَنْصِبَاءَ هُمْ ، وَيُخَلِّي سَبِيلَ الْعَبْدِ ، يُخْبِرُ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۵۸۴: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ ابن عمر ؓ اس غلام یا لونڈی کے متعلق فتویٰ دیتے جو مشترک ہو اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کردے۔تو اب جس نے آزاد کیا اسے سارے غلام کو آزاد کرنا لازم ہو گیا جبکہ اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت تک پہنچ سکتا ہو۔چنانچہ انصاف سے اس کے مال میں قیمت لگائی جائے اور اس کے شرکاء کو ان کے حصہ جات ادا کرے اور غلام کا راستہ چھوڑ دے اور عبداللہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے میں نے اسی طرح سنا ہے۔

۴۵۸۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ، فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ، فَإِنْ كَانَ مُوْسِرًا ، فَإِنَّهُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ بِأَعْلَى الْقِيمَةِ ، ثُمَّ يَعْتِقُ قَالَ سُفْيَانُ :وَرُبَّمَا قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قِيمَةَ عَدْلٍ ، لَا وَكْسَ فِيهَا وَلَا شَطَطَ . فَعَتَ

بِتَصْحِيحِ هٰذِهِ الْآثَارِ ، أَنَّ مَا رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ، إِنَّمَا هُوَ فِي الْمُوْسِرِ خَاصَّةً .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي حُكْمِ عَتَاقِ الْمُعْسِرِ كَيْفَ هُوَ ؟ فَقَالَ قَائِلُوْنَ :قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ مَا بَقِيَ مِنَ الْعَبْدِ لَمْ يَدْخُلْهُ عَتَاقٌ ، فَهُوَ رَقِيْقٌ لِلَّذِي لَمْ يُعْتِقْ عَلٰى حَالِهِ وَخَالَفَهُمْ آخَرُوْنَ فِي ذٰلِكَ ، فَقَالُوْا :بَلْ يَسْعَى الْعَبْدُ فِي نِصْفِ قِيْمَتِهِ لِلَّذِي لَمْ يُعْتِقْهُ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَدْ رَوٰى ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَمَا رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَزَادَ عَلَيْهِ شَيْئًا بَيَّنَ بِهِ كَيْفَ حُكْمُ مَا بَقِيَ مِنَ الْعَبْدِ بَعْدَ نَصِيْبِ الْمُعْتِقِ

۴۵۸۵: سالم نے اپنے والد سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا جب غلام میں دو شریک ہوں ان میں سے ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا اگر وہ خوش حال ہے تو غلام کی اعلیٰ قیمت لگائی جائے گی پھر وہ غلام آزاد ہو جائے گا۔ سفیان کہتے ہیں عمرو بن دینار نے بعض اوقات قیمت عدل "لاو کس فیھا و لا شطط" کہا کہ انصاف والی قیمت لگائی جائے نہ کم نہ زیادہ کے لفظ استعمال کیے۔ ان روایات نے یہ ثابت کر دیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ابتداء باب میں مذکورہ روایات میں عتاق موسر کا تذکرہ ہے۔ اب ہم عتاق معسر کا حکم دیکھنا چاہیں گے کہ وہ کیا ہے تو کہنے والوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ خوشحال نہیں تو اس نے جتنا آزاد کیا آزاد ہو جائے گا اس سے ثابت ہوا کہ غلام کا جو حصہ باقی ہے اس پر آزادی کا اثر نہیں ہوا پس جس نے حصہ آزاد نہیں کیا وہ اس کا اسی طرح غلام رہے گا۔ غلام دوسرے شریک کے لئے جس نے آزاد نہیں کیا سعی کرے گا (اور کما کر قیمت کا بقیہ حصہ ادا کرے گا) اس کی دلیل یہ ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو روایت کیا اور اس میں کچھ اضافہ نقل کیا ہے جس میں آزاد کرنے والے کے آزاد کرنے کے بعد بقیہ حصہ داروں کے حصہ کا حکم واضح بیان فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج : بخاری فی العتق باب ٤' مسلم فی الایمان ٥' ابو داؤد فی العتاق باب ٦' ترمذی فی البیوع باب ٦٥' مسند احمد ١١/٢۔

حاصل روایات : ان روایات نے یہ ثابت کر دیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ابتداء باب میں مذکورہ روایات میں عتاق موسر کا تذکرہ ہے۔

عتاق معسر کا حکم:

اب ہم عتاق معسر کا حکم دیکھنا چاہیں گے۔

فریق اوّل کا موقف: جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ خوشحال نہیں تو اس نے جتنا آزاد کیا آزاد ہو جائے گا اس سے

ثابت ہوا کہ غلام کا جو حصہ باقی ہے اس پر آزادی کا اثر نہیں ہوا پس جس نے حصہ آزاد نہیں کیا وہ اس کا اسی طرح غلام رہے گا۔

فریق ثانی کا مؤقف: غلام دوسرے شریک کے لئے جس نے آزاد نہیں کیا سعی کرے گا (اور کما کر قیمت کا بقیہ حصہ ادا کرے گا)

اس کی دلیل یہ ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو روایت کیا اور اس میں کچھ اضافہ نقل کیا ہے جس میں آزاد کرنے والے کے آزاد کرنے کے بعد بقیہ حصہ داروں کے حصہ کا حکم واضح بیان فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ:

۴۵۸۶: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِىْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ ، عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ شِرْكًا لَهُ فِىْ مَمْلُوْكٍ ، فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ كُلِّهِ فِىْ مَالِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ ، اُسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرُ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ

۴۵۸۶: بشیر بن نھیک نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جس آدمی نے اپنا حصہ یا غلام میں شراکت کو آزاد کر دیا تو اس پر لازم ہو گیا کہ وہ تمام کو اپنے مال میں سے آزاد کرائے اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام کمائی کرے مگر اس پر اتنا کام ڈالا جائے جتنا وہ کر سکے۔

اللغات: استسعاء۔ کمانا۔ غير مشقوق عليه۔ اس پر سخت کام نہ ڈالا جائے۔

۴۵۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۵۸۷: ابان بن یزید نے قتادہ سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی۔

۴۵۸۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِىْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۵۸۸: جریر بن حازم نے قتادہ سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۵۸۹: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِىٍّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۵۸۹: حجاج بن ارطاۃ نے قتادہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۴۵۹۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِىْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، فَذَكَرَ

بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۵۹۰: سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۴۵۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ ، قَالَ :ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ ، وَيَحْيَى بْنِ صُبَيْحٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ فَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، فِيْهِ مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، وَفِيْهِ وُجُوْبُ السِّعَايَةِ عَلَى الْعَبْدِ ، إِذَا كَانَ مُعْتِقُهٗ مُعْسِرًا .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

۴۵۹۱: سعید بن ابی عروبہ اور یحییٰ بن صبیح نے قتادہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔اس روایت کا مضمون ابن عمر ؓ کی روایت کے مضمون سے ملتا جلتا ہے اس میں یہ ہے کہ غلام پر کمائی لازم ہے جبکہ اس کا آزاد کرنے والا تنگ دست ہو اور جناب نبی اکرم ﷺ سے مزید روایات بھی ہیں۔

حاصل روایات: اس روایت کا مضمون ابن عمر ؓ کی روایت کے مضمون سے ملتا جلتا ہے اس میں یہ ہے کہ غلام پر کمائی لازم ہے جبکہ اس کا آزاد کرنے والا تنگ دست ہو۔

اور جناب نبی اکرم ﷺ سے مزید روایات بھی ہیں۔

۴۵۹۲: مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا لَهٗ فِيْ مَمْلُوْكٍ ، فَأَعْتَقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهٗ عَلَيْهِ، وَقَالَ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ .

۴۵۹۲: ابوالملیح نے اپنے والد سے نقل کیا کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا تو جناب نبی اکرم ﷺ نے اس غلام کو مکمل طور پر آزاد کر دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔

تخریج: ابو داؤد فی العتاق باب ٤' مسند احمد ٧٤/٥' ٧٥۔

۴۵۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.فَدَلَّ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ عَلٰى أَنَّ الْعَتَاقَ إِذَا وَجَبَ بِهٖ بَعْضُ الْعَبْدِ لِلّٰهِ، انْتَفٰى أَنْ يَكُوْنَ لِغَيْرِهٖ عَلٰى بَقِيَّتِهٖ مِلْكٌ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ إِعْتَاقَ الْمُوْسِرِ وَالْمُعْسِرِ جَمِيْعًا يُبْرِئَانِ الْعَبْدَ مِنَ الرِّقِّ .فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا حَدِيْثَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزَادَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ، وَعَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، وُجُوْبَ السِّعَايَةِ لِلشَّرِيْكِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْ ، إِذَا كَانَ الْمُعْتِقُ مُعْسِرًا فَتَصْحِيْحُ هٰذِهِ الْآثَارِ ، يُوْجِبُ الْعَمَلَ بِذٰلِكَ ،

وَيُوْجِبُ الضَّمَانَ عَلَى الْمُعْتِقِ الْمُوْسِرِ لِشَرِيْكِهٖ، الَّذِى لَمْ يُعْتِقْ ، وَلَا يُوْجِبُ الضَّمَانَ عَلَى الْمُعْتِقِ الْمُعْسِرِ ، وَلٰكِنَّ الْعَبْدَ يَسْعَى فِىْ ذٰلِكَ لِلشَّرِيْكِ الَّذِى لَمْ يُعْتِقْ ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا ، وَبِهٖ نَأْخُذُ فَأَمَّا أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَكَانَ يَقُوْلُ :اِنْ كَانَ الْمُعْتِقُ مُوْسِرًا ، فَالشَّرِيْكُ بِالْخِيَارِ ، اِنْ شَاءَ أَعْتَقَ كَمَا أَعْتَقَ وَكَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ .وَاِنْ شَاءَ اسْتَسْعَى الْعَبْدَ فِىْ نِصْفِ الْقِيْمَةِ ، فَاِذَا أَدَّاهَا عَتَقَ ، وَكَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ وَاِنْ شَاءَ ضَمِنَ الْمُعْتِقُ نِصْفَ الْقِيْمَةِ ، فَاِذَا أَدَّاهَا عَتَقَ وَرَجَعَ بِهَا الْمُضَمَّنُ عَلَى الْعَبْدِ فَاسْتَسْعَاهُ فِيْهَا ، وَكَانَ وَلَاؤُهُ لِلْمُعْتِقِ وَاِنْ كَانَ الْمُعْتِقُ مُعْسِرًا ، فَالشَّرِيْكُ بِالْخِيَارِ ، اِنْ شَاءَ أَعْتَقَ ، وَاِنْ شَاءَ اسْتَسْعَى الْعَبْدَ فِىْ نِصْفِ قِيْمَتِهٖ، فَأَيُّهُمَا فَعَلَ ، فَالْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ .وَاحْتَجَّ فِىْ ذٰلِكَ

۴۵۹۳: ابوعمرالحوضی نے ہمام سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد "ليس لله شريك" یہ ظاہر کرتا ہے کہ جب عتاق کے ذریعہ غلام کا بعض حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے لازم ہو جائے تو اس کے بقیہ حصہ پر دوسرے کی ملکیت ختم ہو جاتی ہے پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ تنگ دست کا آزاد اور خوشحال کا آزاد دونوں ہی غلام کو غلامی سے بری کر دیتے ہیں۔پس یہ روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس پر اضافہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں تو غلام پر سعی کو لازم قرار دیا گیا تا کہ اس شریک کو وہ رقم ادا کرے جس نے آزاد نہیں کیا یہ اس وقت ہے جبکہ آزاد کرنے والا تنگ دست ہو۔پس ان آثار کی تصحیح کا تقاضا یہ ہے کہ عمل کو لازم قرار دیا جائے اور خوشحال آزاد کرنے والے پر اپنے شریک کا ضمان لازم کیا جائے جس نے آزاد نہیں کیا اور تنگ دست معتق پر ضمان کو لازم نہ کیا جائے لیکن غلام اس دوران آزاد نہ کرنے والے شریک کے لئے کما کر وہ رقم ادا کرے اور یہ امام ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ کا قول ہے اور اسی کو اختیار کرتے ہیں۔امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ہے کہ اگر آزاد کرنے والا خوشحال ہو تو شریک کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس کو آزاد کر دے جیسا دوسرے نے آزاد کیا اور ولاء دونوں میں مشترک رہے گی اور اگر پسند کرے تو نصف قیمت میں غلام کمائی کرے۔جب وہ قیمت ادا کر دے گا تو وہ آزاد ہو جائے گا اور ولاء دونوں میں نصفا نصف ہوگی۔اگر آزاد کرنے والا تنگدست ہو تو شریک کو اختیار ہے اگر چاہے تو آزاد کر دے اور اگر چاہے تو غلام سے نصف قیمت میں کمائی کرائے ان میں جو بھی کرے اس کو اختیار ہے اور ولاء دونوں میں نصفا نصف ہوگی اس کی دلیل یہ روایت ہے جس کو عبدالرحمٰن بن یزید نے نقل کیا۔

حاصل روایات: اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد "ليس لله شريك" یہ ظاہر کرتا ہے کہ جب عتاق کے ذریعہ غلام کا بعض حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے لازم ہو جائے تو اس کے بقیہ حصہ پر دوسرے کی ملکیت ختم ہو جاتی ہے پس اس سے یہ بات

ثابت ہوگئی کہ تنگ دست کا آزاد اور خوشحال کا آزاد دونوں ہی غلام کو غلام سے بری کر دیتے ہیں۔ پس یہ روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس پر اضافہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں تو غلام پر سعی کو لازم قرار دیا گیا تا کہ اس شریک کو وہ رقم ادا کرے جس نے آزاد نہیں کیا یہ اس وقت ہے جبکہ آزاد کرنے والا تنگ دست ہو۔

پس ان آثار کی تصحیح کا تقاضا یہ ہے کہ عمل کو لازم قرار دیا جائے اور خوشحال آزاد کرنے والے پر اپنے شریک کا ضمان لازم کیا جائے جس نے آزاد نہیں کیا اور تنگ دست معتق پر ضمان کو لازم نہ کیا جائے لیکن غلام اس دوران آزاد نہ کرنے والے شریک کے لئے کما کر وہ رقم ادا کرے اور یہ امام ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ کا قول ہے اور اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول: اگر آزاد کرنے والا خوشحال ہو تو شریک کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس کو آزاد کر دے جیسا دوسرے نے آزاد کیا اور ولاء دونوں میں مشترک رہے گی اور اگر پسند کرے تو نصف قیمت میں غلام کمائی کرے۔ جب وہ قیمت ادا کر دے گا تو وہ آزاد ہو جائے گا اور ولاء دونوں میں نصفا نصف ہوگی۔

اگر آزاد کرنے والا تنگدست ہو تو شریک کو اختیار ہے اگر چاہے تو آزاد کر دے اور اگر چاہے تو غلام سے نصف قیمت میں کمائی کرائے ان میں جو بھی کرے اس کو اختیار ہے اور ولاء دونوں میں نصفا نصف ہوگی اس کی دلیل یہ روایت ہے جس کو عبدالرحمٰن بن یزید نے نقل کیا۔

۴۵۹۴: بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ، قَالَ : كَانَ لَنَا غُلَامٌ قَدْ شَهِدَ الْقَادِسِيَّةَ فَأَبْلَى فِيهَا ، وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ أُمِّي وَبَيْنَ أَخِي الْأَسْوَدِ ، فَأَرَادُوْا عِتْقَهُ ، وَكُنْتُ يَوْمَئِذٍ صَغِيرًا ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ الْأَسْوَدُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ أَعْتِقُوْا أَنْتُمْ ، فَإِذَا بَلَغَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، فَإِنْ رَغِبَ فِيمَا رَغِبْتُمْ أَعْتَقَ ، وَإِلَّا ضَمِنَكُمْ . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بَعْدَ بُلُوْغِهِ أَنْ يُعْتِقَ نَصِيبَهُ مِنَ الْعَبْدِ الَّذِيْ قَدْ كَانَ دَخَلَهُ عَتَاقُ أُمِّهِ وَأَخِيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ . فَأَبُوْ حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ : فَلَمَّا كَانَ لَهُ أَنْ يُعْتِقَ بِلَا بَدَلٍ ، كَانَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ الْعَبْدَ بِأَدَاءِ قِيْمَةِ مَا بَقِيَ لَهُ فِيْهِ حَتّٰى يَعْتِقَ بِأَدَاءِ ذٰلِكَ إِلَيْهِ وَلَمَّا كَانَ لِلَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْ ، أَنْ يُعْتِقَ نَصِيبَهُ مِنَ الْعَبْدِ ، فَضَمِنَ الشَّرِيْكُ الْمُعْتِقُ ، رَجَعَ إِلَى هٰذَا الْمُضَمَّنِ مِنْ هٰذَا الْعَبْدِ ، مِثْلُ مَا كَانَ الَّذِيْ ضَمِنَهُ ، فَوَجَبَ لَهُ أَنْ يَسْتَسْعِيَ الْعَبْدَ فِيْ قِيْمَةِ مَا كَانَ لِصَاحِبِهِ فِيْهِ ، وَفِيْمَا كَانَ لِصَاحِبِهِ أَنْ يَسْتَسْعِيَهُ فِيْهِ . فَهٰذَا مَذْهَبُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ الَّذِيْ ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ أَصَحُّ الْقَوْلَيْنِ عِنْدَنَا ، لِمُوَافَقَتِهِ لِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۴۵۹۴: عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ ہمارا ایک غلام تھا وہ قادسیہ میں حاضر ہوا اور وہاں خوب جوہر دکھائے وہ

میرے اور میری والدہ اور اسود کے درمیان مشترک تھا۔ انہوں نے آزاد کرنے کا ارادہ کیا میں اس وقت چھوٹا تھا۔ اسود نے یہ بات جناب عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ذکر کی تو انہوں نے فرمایا تم اس کو آزاد کر دو۔ جب عبدالرحمٰن بالغ ہوگا اگر اس کو بھی آزاد کرنے کی رغبت ہوئی تو وہ آزاد ہو جائے گا ورنہ وہ اپنے حصہ کے مطابق قیمت کا ضمان تم سے لے لے گا۔ اس روایت میں ہے کہ عبدالرحمٰن بلوغت کے بعد اپنا حصہ غلام سے آزاد کر دے گا جس پر والدہ اور بھائی کی طرف سے عتاق پہلے داخل ہو چکا ہے پس ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب اس کو بلا بدل آزاد کرنے کا حق ہے تو اس کو یہ بھی اختیار ہے کہ وہ غلام کو اس قیمت کو ادا کر کے لے لے جو اس کی باقی ہے تاکہ وہ اس قیمت کو ادا کر کے وہ آزاد ہو جائے۔ جبکہ وہ شخص جس نے آزاد نہیں کیا اس کو حق حاصل ہے کہ وہ غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کرے تو آزاد کرنے والا شریک کو ضمان دے گا اور یہ ضمان دینے والا اس مال کے لئے غلام کی طرف رجوع کرے گا جو کہ اس نے بطور ضمان دیا ہے تو اس کے لئے ضروری ہو گیا کہ وہ غلام سے قیمت کے مطابق محنت و مشقت کروائے۔ جو اس کے مالک کے لئے اس پر واجب ہوئی ہے۔ مالک کو قیمت ادا کرنے کے لئے اس غلام سے کمائی کروائے اس سلسلہ میں یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ہے اور پہلا قول جس کو ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے وہ دونوں میں سے صحیح ترین قول ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہونے والی کثیر روایات کے موافق ہے۔ واللہ اعلم۔

تخریج: اس باب میں عتق موسر اور عتق معسر دونوں مسائل کو ذکر کیا عتق معسر میں صاحبین کے قول کو ترجیح دی اور روایات سے اس کو قریب ترین قرار دیا اور اسی کو طحاوی رحمہ اللہ نے خود اختیار کیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَمْلِكُ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ هَلْ يَعْتِقُ عَلَيْهِ أَمْ لَا؟

قرابتدار کے مالک بن جانے پر وہ خود آزاد ہوگا یا نہیں؟

خلاصۃ المرام: اس میں علماء کے دو گروہ ہیں:

نمبر ①: کہ جو آدمی کسی ذی رحم کا مالک بن جائے تو بغیر آزادی کرنے کے وہ آزاد نہیں ہوگا اس کو امام مالک رحمہ اللہ اور مکحول رحمہ اللہ نے اختیار کیا۔

نمبر ②: اس قول کو ابراہیم، ثوری اور ائمہ احناف اور شافعی و احمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا کہ وہ مالک ہوتے ہی آزاد ہو جائے گا۔

فریق اوّل کا مؤقف یہ ہے کہ جو اپنے ذی رحم کا مالک بن جائے وہ آزاد کرنے کے بغیر آزاد نہ ہوگا۔ اس کی دلیل میں

مندرجہ روایت کو پیش کیا گیا ہے۔

۴۵۹۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا ، فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنْ سُفْيَانَ ، هُوَ الثَّوْرِيُّ .ح

۴۵۹۵: سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔کوئی لڑکا اپنے والد کا حق ادا نہیں کرسکتا سوائے اس صورت کے کہ اس کو مملوک پائے پھر خرید کر آزاد کردے۔

تخریج : مسلم فی العتق ۲۵' ابو داؤد فی الادب باب ۱۲۰' ترمذی فی البر باب۸' ابن ماجه فی الادب باب ۱' مسند احمد ۲۳۰/۲' ۴۴۵/۳۷۶۔

۴۵۹۶: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ :ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۵۹۶: سفیان نے سہیل سے روایت کی پھر اس نے اپنی اسناد سے روایت کو اسی طرح ذکر کیا۔

۴۵۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ مَلَكَ أَبَاهُ، لَمْ يَعْتِقْ عَلَيْهِ، حَتَّى يُعْتِقَهُ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ ، فَقَالُوا :يَعْتِقُ عَلَيْهِ بِمِلْكِهِ إِيَّاهُ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذَلِكَ ، أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا، يَحْتَمِلُ مَا قَالُوا ، وَيَحْتَمِلُ فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ بِشِرَائِهِ هَذَا فِي الْكَلَامِ صَحِيحٌ وَهُوَ أَوْلَى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ، هَذَا الْحَدِيثُ ، حَتَّى يَتَّفِقَ هُوَ وَغَيْرُهُ، مِمَّا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَعْنَى .

۴۵۹۷: زہیر بن معاویہ نے سہیل سے پھر اس نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ اگر کوئی جو شخص اپنے باپ کا مالک بن جائے تو وہ اس پر آزاد نہ ہوگا جب تک کہ وہ خود آزاد نہ کرے۔دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ مالک بنتے ہی وہ خود بخود آزاد ہو جائے گا۔پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "فيشتريه فيعتقه" اس میں دو احتمال ہیں۔ایک جو آپ نے ذکر کیا۔دوسرا احتمال یہ ہے پس وہ اس کو خریدے پس وہ اس کے خریدنے سے آزاد ہو جائے گا کلام کے اعتبار سے یہ درست ہے اور اسی معنی پر محمول کرنے سے یہ روایت دیگر روایات کے موافق ہو جائے گی جو اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔اس معنی کی مستدل روایات یہ ہیں۔

امام طحاوی ؒ کا ارشاد: علماء کی ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ شخص اپنے باپ کا مالک بن جائے وہ اس پر آزاد نہ ہوگا جب تک کہ وہ خود آزاد نہ کرے۔

فریق ثانی کا مؤقف: مالک بنتے ہی وہ خود بخود آزاد ہو جائے گا۔

فریق اوّل کی دلیل کا جواب: آپ ﷺ کے ارشاد "فیشتریه فیعتقه" اس میں دو احتمال ہیں۔ایک جو آپ نے ذکر کیا۔دوسرا احتمال یہ ہے کہ وہ اس کو خریدے پس وہ اس کے خریدنے سے آزاد ہو جائے گا کلام کے اعتبار سے یہ درست ہے اور اسی معنی پر محمول کرنے سے یہ روایت دیگر روایات کے موافق ہو جائے گی جو اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں۔

فریق ثانی کی مستدل روایات یہ ہیں۔

۴۵۹۸: فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو عُمَيْرِ بْنُ النَّحَّاسِ ، قَالَ :ثَنَا ضَمْرَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ

۴۵۹۸: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر ؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی ذی رحم محرم کا مالک بن گیا وہ آزاد ہے۔

اللغات: ذارحم۔قرابت دار۔

تخریج: ابو داؤد فی العتاق باب۷' ترمذی فی الاحکام باب۲۸' ابن ماجه فی العتق باب ۵۔

۴۵۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ ، قَالَا :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ

۴۵۹۹: حسن نے سمرہ ؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو ذی رحم رشتہ دار کا مالک بن گیا پس وہ آزاد ہے۔

تخریج: تخریج ۴۵۹۸ کو دیکھیں۔

۴۶۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ .ح

۴۶۰۰: محمد بن خزیمہ نے حجاج سے روایت کی۔

۴۶۰۱: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ

۴۶۰۱: اسد نے حماد بن سلمہ سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۴۶۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَخْلَدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا

يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلْمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ فَتَصْحِيْحُ حَدِيْثَيْ سَمُرَةَ هٰذَيْنِ ، يُوْجِبُ أَنَّ ذَا الرَّحِمِ الْمَذْكُوْرِ فِيْهِمَا ، هُوَ ذُو الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ ، وَأَنَّ ذَا الرَّحِمِ الْمَذْكُوْرِ فِيْهِمَا ، هُوَ ذُو الْمَحْرَمِ مِنَ الرَّحِمِ ، فَيَكُوْنُ مَعْنَاهُمَا لِمَا جُمِعَ مَا فِيْهِمَا ، هُوَ مِثْلُ مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ ، فَهُوَ حُرٌّ . وَقَدْ بَلَغَنِيْ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيَّ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلْمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مِنْ ذِيْ مَحْرَمٍ ، فَهُوَ حُرٌّ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ وَقَدْ رُوِيَ عَمَّنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِهٖ وَتَابِعِيْهِمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، مَا يُوَافِقُ هٰذَا أَيْضًا

۴۶۰۲: قتادہ نے حسن سے انہوں نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ذی رحم رشتہ کا مالک بن گیا وہ آزاد ہے۔ پس حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی ان دونوں روایات کی تصحیح سے یہ لازم آتا ہے کہ ان روایات میں جس ذورحم کا تذکرہ ہے اس نے ذورحم محرم مراد ہے (جس سے نکاح حرام ہو) تو جب دونوں روایتوں کے الفاظ کو جمع کیا جائے تو پھر یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کی طرح بن جائے گی "من ملك ذورحم محرم فهو حر" جو شخص ذی رحم محرم کا مالک بن جائے تو وہ مملوک آزاد ہو جائے گا اور مجھے محمد بن بکر برسانی محدث رحمہ اللہ کی یہ بات پہنچی کہ وہ اس روایت کو عاصم احول عن حسن عن سمرہ رضی اللہ عنہ اس طرح بیان کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من ملك ذا رحم محرم فهو حر" تو اب اس سند سے روایت سمرہ رضی اللہ عنہ بھی بعینہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح ہو گئی۔

تشریح امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی ان دونوں روایات کی تصحیح سے یہ لازم آتا ہے کہ ان روایات میں جس ذورحم کا تذکرہ ہے اس نے ذورحم محرم مراد ہے (جس سے نکاح حرام ہو) تو جب دونوں روایتوں کے الفاظ کو جمع کیا جائے تو پھر یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کی طرح بن جائے گی "من ملك ذارحم محرم فهو حر" جو شخص ذی رحم محرم کا مالک بن جائے تو وہ مملوک آزاد ہو جائے گا اور مجھے محمد بن بکر برسانی محدث رحمہ اللہ کی یہ بات پہنچی کہ وہ اس روایت کو عاصم احول عن حسن عن سمرہ رضی اللہ عنہ اس طرح بیان کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من ملك ذا رحم محرم فهو حر" تو اب اس سند سے روایت سمرہ رضی اللہ عنہ بھی بعینہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح ہو گئی۔

صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ کے اقوال سے توثیق:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ، تابعین سے اس کے موافق اقوال منقول ہیں۔ ملاحظہ ہوں:

۴۶۰۳: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِيْ عَوَانَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ : مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ ، فَهُوَ حُرٌّ

۴۶۰۳: ابراہیم نے اسود سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ”من ملك ذا رحم محرم فهو حر“ جو ذی رحم رشتہ دار کا مالک بنا وہ اس پر آزاد ہو جائے گا۔

۴۶۰۴: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ ، أَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَ أَخِيْهِ مَمْلُوْكَتَهُ، فَوَلَدَتْ أَوْلَادًا ، فَأَرَادَ أَنْ يَسْتَرِقَّ أَوْلَادَهَا ، فَأَتَى ابْنُ أَخِيْهِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ ، فَقَالَ : إِنَّ عَمِّيْ زَوَّجَنِيْ وَلِيْدَتَهُ وَإِنَّهَا وَلَدَتْ لِيْ أَوْلَادًا ، فَأَرَادَ أَنْ يَسْتَرِقَّ وَلَدِيْ . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : كَذَبَ ، لَيْسَ لَهُ ذٰلِكَ

۴۶۰۴: سلمہ بن کھیل نے مستورد سے نقل کیا کہ ایک آدمی نے اپنے بھتیجے کا نکاح اپنی لونڈی سے کر دیا اس سے اولاد ہوئی تو اس آدمی سے چاہا کہ اس کی اولاد کو غلام بنائے تو اس کا بھتیجا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا میرے چچا نے اپنی لونڈی سے میرا نکاح کر دیا اب اس سے میری اولاد ہے۔ میرے چچا ان کو غلام بنانا چاہتے ہیں تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے جھوٹ بولا ہے اس کو غلام بنانے کا حق حاصل نہیں ہے۔

۴۶۰۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ :ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ ، قَالَ : إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ عَمَّتَهُ، أَوْ خَالَتَهُ، أَوْ أَخَاهُ، أَوْ أُخْتَهُ، فَقَدْ عَتَقُوْا ، وَإِنْ لَمْ يُعْتِقْهُمْ .

۴۶۰۵: اسماعیل بن امیہ نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کی ہے کہ جب کوئی آدمی اپنی پھوپھی کا مالک بن جائے یا خالہ کا مالک بن جائے یا بھائی کا یا بہن کا تو وہ آزاد ہو جائیں گے خواہ وہ ان کو آزاد نہ کرے۔

۴۶۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ :أَبُوْ جَعْفَرٍ ، أَظُنُّهُ عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَالشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ. قَالَ :وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ لَا يَعْتِقُ إِلَّا الْوَالِدُ وَالْوَلَدُ فَلَمَّا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا ، وَوَافَقَ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا عَمَّنْ ذَكَرْنَا مِنْ أَصْحَابِهٖ وَتَابِعِيْهِمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَلَمْ نَعْلَمْ فِيْ ذٰلِكَ خِلَافًا عَنْ مِثْلِهِمْ ، وَجَبَ الْقَوْلُ بِمَا رُوِيَ عَنْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ ، وَتَرْكُ خِلَافِهِمْ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

أَجْمَعِيْنَ .

۴۶۰۶: حجاج نے عطاء اور شعبی رحمہ اللہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے اور ابراہیم کا قول یہ ہے کہ صرف والد اور ولد (باپ بیٹا) آزاد ہوں گے۔ پس جب ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا روایات نقل کر دیں اور صحابہ اور تابعین کے اقوال بھی ذکر کر دیئے۔ ہماری معلومات میں تو ان جیسے لوگوں میں سے کسی کا اختلاف بھی نہیں آیا۔ تو لازم ہے کہ ان سے مروی بات کو اختیار کیا جائے اور اس کے خلاف کو ترک کر دیا جائے۔ یہی امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات: جب ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا روایات نقل کر دیں اور صحابہ اور تابعین کے اقوال بھی ذکر کر دیئے۔ ہماری معلومات میں تو ان جیسے لوگوں میں سے کسی کا اختلاف بھی نہیں آیا۔ تو لازم ہے کہ ان سے مروی بات کو اختیار کیا جائے اور اس کے خلاف کو ترک کر دیا جائے۔

یہی امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تشریح: اس باب میں فریق ثانی کے مؤقف کو روایات سے واضح کرنے کے بعد اقوال صحابہ وتابعین سے توثیق کر دی جیسا کہ راجح مسلک کے متعلق پہلے بھی امام طحاوی رحمہ اللہ کی عادت ہے۔ آخر میں اس کی اتباع کو لازم کرنے کی ترغیب دی۔ اس باب میں اور پچھلے باب میں نظر طحاوی رحمہ اللہ ذکر نہیں کی۔

بَابُ الْمُكَاتَبِ مَتٰى يَعْتِقُ ؟

مکاتب کب آزاد ہوگا؟

خلاصۃ البرام: اس میں علماء کی دو رائے ہیں پہلی مکاتب نے جتنی رقم دے دی اتنی مقدار سے وہ آزاد ہو جائے گا اور جتنا حصہ ادا نہیں کیا اس میں اس کی حیثیت غلام جیسی ہوگی اس کو امام شعبی عکرمہ ابراہیم عطاء اور امام احمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

دوسرا فریق اس کو امام زہری ثوری ابن مسیب ائمہ احناف مالک شافعی اور صحیح قول میں امام احمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے کہ مکاتب پر جب تک ایک درہم بھی باقی رہے وہ غلام ہے انہوں نے اپنی دلیل کے لئے حضرت عمر عثمان زید بن ثابت عائشہ صدیقہ جابر رضی اللہ عنہم کے قول کو دلیل بنایا ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: مکاتب جتنا بدل کتابت دے چکا اتنا آزاد ہو گیا اس میں آزاد کا حکم ہوگا اور جس قدر رقم باقی ہو اس میں غلام کا حکم ہے اس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۴۶۰۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُؤَدِّى الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا

أَدَّى دِيَةَ حُرٍّ ، وَمَا بَقِيَ ، دِيَةَ عَبْدٍ

۴۶۰۷: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ مکاتب اگر مقتول ہو جائے تو اس کے مالک کو اس کی دیت اس طرح دی جائے کہ جتنا حصہ آزاد ہو چکا اتنی آزاد کی دیت اور جتنا ابھی غلامی میں باقی ہے اس کی دیت غلام کی دیت کے مطابق۔

تخریج : ترمذی فی البیوع باب ۳۵' مسند احمد ۱/۹٤' ۱۰٤' ۲۹۲/۳٦۹' ۳٦۳/۲٦۰۔

۴۶۰۸: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ .

۴۶۰۸: ایوب نے حضرت عکرمہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے البتہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ درمیان میں ذکر نہیں کیا۔

۴۶۰۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرِ بْنِ حَسَّانَ النَّيْسَابُوْرِيُّ ، قَالَ: ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُكَاتَبٍ قُتِلَ بِدِيَةِ الْحُرِّ ، بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ .قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :وَيُقَامُ عَلَى الْمُكَاتَبِ ، حَدُّ الْمَمْلُوْكِ

۴۶۰۹: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول مکاتب کے متعلق جتنا حصہ آزاد ہو چکا تھا آزاد کی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مکاتب پر غلام کی حد قائم کی جائے گی۔

تخریج : ابو داؤد فی الدیات باب ۲۰' نسائی فی القسامه باب ۳۸' مسند احمد ۱/۳٦۲۔

۴۶۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْدَى الْمُكَاتَبُ بِقَدْرِ مَا أَدّٰى -دِيَةَ الْحُرِّ ، وَبِقَدْرِ مَا رَقَّ مِنْهُ -دِيَةَ الْعَبْدِ قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْمُكَاتَبَ يَعْتِقُ مِنْهُ ، بِقَدْرِ مَا أَدّٰى ، وَيَكُوْنُ حُكْمُهُ فِيْهِ حُكْمَ الْحُرِّ ، وَيَكُوْنُ حُكْمُهُ فِيْمَا لَمْ يُؤَدِّ ، حُكْمَ الْعَبْدِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا يَعْتِقُ الْمُكَاتَبُ إِلَّا بِأَدَاءِ جَمِيْعِ الْكِتَابَةِ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

۴۶۱۰: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب مقتول کی دیت اس طرح ہوگی کہ جس قدر آزاد ہوا اتنی آزاد کی دیت اور جس قدر غلام ہے اسی قدر غلام کی دیت دی جائے گی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ مکاتب جس قدر بدل کتابت ادا کرے اس کا اتنا حصہ آزاد ہو جائے گا اور اس حصہ میں اس کا حکم آزاد کی طرح ہوگا اور جس قدر بدل کتابت ادا نہیں کیا گیا اس میں اس کا حکم غلام جیسا ہے۔ انہوں نے مندرجہ بالا روایت کو مستدل بنایا ہے۔ دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ مکاتب جب تک بدل کتابت ادا نہ کرے وہ غلام ہے وہ اس وقت آزاد ہوگا جب تمام بدل کتابت ادا کر دے گا اس کی دلیل مندرجہ ذیل روایت ہے۔

تخریج: روایت ۴۶۰۷ کی تخریج ملاحظہ کر لیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ مکاتب جس قدر بدل کتابت ادا کرے اس کا اتنا حصہ آزاد ہو جائے گا اور اس حصہ میں اس کا حکم آزاد کی طرح ہوگا اور جس قدر بدل کتابت ادا نہیں کیا گیا اس میں اس کا حکم غلام جیسا ہے۔ انہوں نے مندرجہ بالا روایت کو مستدل بنایا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: مکاتب جب تک بدل کتابت ادا نہ کرے وہ غلام ہے وہ اس وقت آزاد ہوگا جب تمام بدل کتابت ادا کر دے گا اس کی دلیل مندرجہ ذیل روایت ہے۔

۴۶۱۱: بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ ، مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ دِرْهَمٌ . فَكَانَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ قَدْ اُخْتُلِفَ فِيهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْنَا فِيمَا رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ .فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَدْ

۴۶۱۱: عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب پر جب تک بدل کتابت کا ایک درہم بھی باقی ہے وہ غلام ہی ہے۔

تخریج: ابو داؤد فی العتاق باب ۱، ترمذی فی البیوع باب ۳۵، مالک فی المکاتب ۱، ۲۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب ان روایات میں اختلاف ہے تو ہم فیصلہ تک پہنچنے کے لئے صحابہ کرام کی روایات کو دیکھیں گے۔

قول عمر رضی اللہ عنہ:

۴۶۱۲: حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مَعْبَدٍ

الْجُهَنِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ ، مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ .

۴۶۱۲: معبد جہنی نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ مکاتب اس وقت تک غلام شمار ہوگا جب تک اس پر ایک درہم بھی باقی ہے۔

۴۶۱۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :إِذَا أَدَّى الْمُكَاتَبُ النِّصْفَ فَهُوَ غَرِيْمٌ .

۴۶۱۳: جابر بن سمرہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا جب مکاتب نے نصف مال ادا کر دیا تو وہ مقروض ہے۔

۴۶۱۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّكُمْ تُكَاتِبُوْنَ مُكَاتَبِيْنَ ، فَأَيُّهُمْ أَدَّى النِّصْفَ ، فَلَا رَدَّ عَلَيْهِ فِي الرِّقِّ فَهٰذَا خِلَافُ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ قَبْلَهُ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۴۶۱۴: جابر بن سمرہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا اے لوگو! تم مکاتب بناتے ہو۔ ان میں سے جو آدھا مال ادا کر دے اس کو غلامی میں واپس نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اثر اس کے خلاف ہے جو ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے نقل کیا ہے۔

حاصل آثار: یہ اثر عمر رضی اللہ عنہ اس روایت کے خلاف ہے جو ہم ابھی نقل کر آئے۔

۴۶۱۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ بَشِيْرٍ ، عَنْ سَالِمٍ سَبَلَانَ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَاكِ أَنْ لَا تَسْتَحِيَ مِنِّيْ ، فَقَالَتْ :مَالَكَ ؟ فَقَالَ :كَاتَبْتُ ، قَالَتْ : إِنَّكَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ

۴۶۱۵: سالم سبلان سے مروی ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا ام المومنین سے گزارش کی کہ مجھ سے پردہ نہیں کرتیں تو انہوں نے فرمایا تمہیں کیا ہوا سالم کہنے لگے میں نے کہا میں نے آپ سے مکاتبت کر لی ہے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب تک تمہارے ذمہ رقم کا ذرہ بھی باقی ہے تم غلام ہو۔

۴۶۱۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، وَشُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ :اسْتَأْذَنْتُ أَنَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ :كَمْ بَقِيَ عَلَيْكَ مِنْ كِتَابَتِكَ ؟ قُلْتُ :عَشْرُ أَوَاقٍ ، فَقَالَتْ :اُدْخُلْ ، فَإِنَّكَ عَبْدٌ ، مَا بَقِيَ عَلَيْكَ

۴۶۱۶: سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اجازت طلب کی تو وہ فرمانے لگیں تمہارے ذمہ کتنا بدل کتابت ہے؟ میں نے کہا دس اوقیہ۔ تو وہ فرمانے لگیں تم داخل ہو جاؤ۔ جب تک تم پر بدل کتابت ہے تم غلام ہو۔

۴۶۱۷: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۶۱۷: یزید بن ہارون نے عمرو بن میمون سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۶۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِذَا أَدَّى الْمُكَاتَبُ ثُلُثًا ، أَوْ رُبُعًا ، فَهُوَ غَرِيْمٌ

۴۶۱۸: ابراہیم کہنے لگے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب مکاتب بدل کتابت کا ثلث ادا کر دے یا ربع ادا کر دے تو اب وہ مقروض ہے۔

۴۶۱۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِذَا أَدَّى الْمُكَاتَبُ قِيْمَةَ رَقَبَتِهِ، فَهُوَ غَرِيْمٌ

۴۶۱۹: ابراہیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا جب مکاتب اپنی گردن کی قیمت ادا کر دے تو وہ مقروض ہے۔

۴۶۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ وَشُرَيْحٌ يَقُوْلَانِ فِي الْمُكَاتَبِ ، إِذَا أَدَّى الثُّلُثَ ، فَهُوَ غَرِيْمٌ

۴۶۲۰: جابر نے شعبی سے نقل کیا کہ عبداللہ اور شریح دونوں مکاتب کے متعلق کہتے ہیں کہ جب اس نے ثلث مال مکاتبت دے دیا تو اب وہ مقروض ہے۔

۴۶۲۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ، الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ ، مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ شَيْءٌ

۴۶۲۱: سعید بن ابوسعید مقبری کہتے ہیں کہ ام سلمہ کہنے لگیں۔ مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک اس کے ذمہ کتابت میں سے کچھ بھی باقی ہے۔

۴۶۲۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، وَمَالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ ، مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ شَيْءٌ

۴۶۲۲: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ مکاتب غلام ہے جب تک اس پر بدل کتابت میں سے کوئی چیز

باقی ہے۔

۴۶۲۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ :الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ ، مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ كِتَابَتِهِ .وَكَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ :شُرُوْطُهُمْ جَائِزَةٌ فِيْمَا بَيْنَهُمْ فَلَمَّا كَانُوْا قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ ، كَمَا ذَكَرْنَا ، وَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ الْمُكَاتَبَ لَا يَعْتِقُ بِعَقْدِ الْمُكَاتَبَةِ ، وَإِنَّمَا يَعْتِقُ بِحَالٍ ثَانِيَةٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ :تِلْكَ الْحَالُ هِيَ أَدَاءُ جَمِيْعِ الْمُكَاتَبَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ :هِيَ أَدَاءُ بَعْضِ الْمُكَاتَبَةِ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ :يَعْتِقُ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا أَدّٰى مِنْ مَالِ الْمُكَاتَبَةِ .ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ قَدْ خَرَجَ مِنْ حُكْمِ الْمُعْتَقِ عَلَى مَالٍ ، لِأَنَّ الْمُعْتَقَ عَلَى مَالٍ ، يَعْتِقُ بِالْقَوْلِ قَبْلَ أَنْ يُؤَدِّيَ شَيْئًا ، وَالْمُكَاتَبَ لَيْسَ كَذٰلِكَ ، لِإِجْمَاعِهِمْ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الْمُكَاتَبَ لَا يَسْتَحِقُّ الْعَتَاقَ بِعَقْدِ الْمُكَاتَبَةِ ، وَإِنَّمَا يَسْتَحِقُّهُ بِحَالٍ ثَانِيَةٍ ، نَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، وَفِيْ سَائِرِ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ لَا تَجِبُ بِالْعُقُوْدِ ، وَإِنَّمَا تَجِبُ بِحَالٍ أُخْرٰى بَعْدَهَا ، كَيْفَ حُكْمُهَا ؟ فَرَأَيْنَا الرَّجُلَ يَبِيْعُ الرَّجُلَ الْعَبْدَ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ ، فَلَا يَجِبُ لِلْمُشْتَرِيْ قَبْضُ الْعَبْدِ بِنَفْسِ الْعَقْدِ ، حَتّٰى يُؤَدِّيَ جَمِيْعَ الثَّمَنِ وَلَا يَكُوْنُ لَهُ قَبْضُ بَعْضِ الْعَبْدِ بِأَدَائِهِ بَعْضَ الثَّمَنِ وَكَذٰلِكَ الْأَشْيَاءُ الَّتِيْ هِيَ مَحْبُوْسَةٌ بِغَيْرِهَا ، مِثْلُ الرَّهْنِ الْمَحْبُوْسِ بِالدَّيْنِ ، فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ الرَّاهِنَ لَوْ قَضَى الْمُرْتَهِنَ بَعْضَ الدَّيْنِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ الرَّهْنَ أَوْ بَعْضَهُ بِقَدْرِ مَا أَدّٰى مِنَ الدَّيْنِ ، لَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ إِلَّا بِأَدَائِهِ جَمِيْعَ الدَّيْنِ .فَكَانَ هٰذَا حُكْمَ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ تُمْلَكُ بِأَشْيَاءَ إِذَا وَجَبَ احْتِبَاسُهَا ، فَإِنَّمَا تُحْبَسُ حَتّٰى يُؤْخَذَ جَمِيْعُ مَا جُعِلَ بَدَلًا مِنْهَا .فَلَمَّا خَرَجَ الْمُكَاتَبُ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ حُكْمِ الْمُعْتَقِ عَلَى الْمَالِ الَّذِيْ يَعْتِقُ بِالْعَقْدِ ، لَا بِحَالٍ ثَانِيَةٍ ، وَثَبَتَ أَنَّهُ فِيْ حُكْمِ مَنْ يُحْبَسُ لِأَدَاءِ شَيْءٍ ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَهُ فِي الْمُكَاتَبَةِ وَفِي احْتِبَاسِ الْمَوْلٰى إِيَّاهُ، كَحُكْمِ الْمَبِيْعِ فِي احْتِبَاسِ الْبَائِعِ إِيَّاهُ .فَكَمَا كَانَ الْمُشْتَرِيْ غَيْرَ قَادِرٍ عَلٰى أَخْذِهِ إِلَّا بَعْدَ أَدَاءِ جَمِيْعِ الثَّمَنِ ، كَانَ كَذٰلِكَ الْمُكَاتَبُ أَيْضًا غَيْرَ قَادِرٍ عَلٰى أَخْذِ شَيْءٍ مِنْ رَقَبَتِهِ، مِنْ مِلْكِ الْمَوْلٰى إِلَّا بِأَدَاءِ جَمِيْعِ الْمُكَاتَبَةِ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا قَوْلُ الَّذِيْنَ قَالُوْا :لَا يَعْتِقُ مِنَ الْمُكَاتَبِ شَيْءٌ إِلَّا بِأَدَاءِ جَمِيْعِ الْمُكَاتَبَةِ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۴۶۲۳: مجاہد کہتے ہیں کہ زید بن ثابت ؓ کہا کرتے تھے مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک بدل کتابت میں

سے کوئی چیز اس کے ذمہ باقی ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے آقا اور مکاتب کی اپنے مابین شرائط لگانا جائز ہے۔ اب جبکہ اقوال صحابہ وتابعین بھی مختلف ہوئے مگر اس بات پر اتفاق ہے کہ فقط عقد کتابت سے وہ آزاد نہیں ہوتا دوسری حالت سے آزاد ہوگا اب اس میں بعض نے کہا کہ وہ تمام مال کتابت کی ادائیگی ہے اور دوسروں نے کہا کہ بعض مال کتابت کی ادائیگی اسے آزاد کر دے گی اور بعض نے کہا اسی قدر آزاد ہوگا جتنا اس نے بدل کتابت ادا کیا۔ اس سے یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ مکاتب مال پر آزاد کئے جانے والے غلام کے حکم سے خارج ہے کیونکہ مال کی شرط پر آزاد کیا ہوا۔ کسی چیز کی ادائیگی کے بغیر وہ پہلے قول سے آزاد کرتا ہے اور مکاتب کا یہ حال نہیں کیونکہ اس پر تو تمام کا اتفاق ہے۔ جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ مکاتب صرف عقد کتابت کر لینے سے عتاق کا حقدار نہیں بن جاتا۔ بلکہ ثابت ہونے والی حالت سے وہ اس کا مستحق بنتا ہے۔ ہم نے ان تمام اشیاء پر غور کیا جو فقط عقد سے واجب نہیں ہوتی بلکہ اس کے بعد طاری ہونے والی حالت سے واجب ہوتی ہیں کہ ان کا کیا حکم ہے؟ چنانچہ ہم نے دیکھا کہ آدمی اپنا غلام ایک ہزار درہم میں فروخت کرتا ہے تو فقط عقد سے مشتری کے ذمہ لازم نہیں ہوتا کہ وہ غلام پر قبضہ کرے جب تک کہ وہ ثمن ادا نہ کرے اور بعض ثمن ادا کر کے بھی وہ غلام کے بعض حصے پر بعض قیمت ادا کر کے قبضہ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح وہ اشیاء جو کسی اور وجہ سے اس کے قبضہ میں رکی ہوئی ہوں ان کا حکم بھی یہی ہے۔ مثلاً رہن قرض کی وجہ سے قبضہ میں ہے تو اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر رہن رکھنے والا شخص ہر مقروض کے قرض کا کچھ حصہ ادا کر دے اور رہن رکھی چیز واپس لینا چاہے یا جس قدر قرض ادا کیا گیا اس کی مقدار واپس لینا چاہے تو ایسے کرنے کا اختیار نہیں۔ جب تک کہ تمام قرض ادا نہ کر دے۔ تو یہ ان اشیاء کا حکم ہے جن کی ملکیت دوسری اشیاء کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے جب ان کو بھی اس وقت تک روکنا ضروری ہے جب تک کہ ان کا بدل مکمل طور پر نہ لیا جائے تو یہ روکی جائیں گی۔ پس جب مکاتب اس غلام کے حکم سے نکل گیا جس کو مال کے بدلے میں آزاد کیا جاتا ہے کہ وہ محض عقد سے آزاد ہو جاتا ہے۔ وہ دوسری حالت میں شامل نہیں اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ وہ ان چیزوں کے حکم میں داخل ہو گیا ہے جن کو کسی چیز کی ادائیگی کے بدلے روکا نہیں جاتا تو اس سے خود ثابت ہو گیا کہ مکاتبت اور مالک کے اس کو روک لینے کے سلسلہ میں اس کا حکم اس بیع کی طرح ہے جس کو بائع اپنے پاس روکتا ہے تو جس طرح خریدار تمام قیمت ادا کرنے کے بعد ہی اس چیز کو لینے پر قادر ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح مکاتب بھی مالک کی ملک سے اپنی گردن کا کچھ حصہ حاصل کرنے پر اس وقت تک قادر نہیں ہوتا جب تک کہ مکمل بدل کتابت کی ادائیگی نہ کر دے اس تمام گفتگو سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو یہ کہتے ہیں کہ مکاتب کی کوئی چیز تمام مالک کتابت کی ادائیگی کے بغیر آزاد نہ ہوگی اور یہی قول امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا ہے۔

ہم نے ان تمام اشیاء پر غور کیا جو فقط عقد سے واجب نہیں ہوتیں بلکہ اس کے بعد طاری ہونے والی حالت سے واجب ہوتی ہیں کہ ان کا کیا حکم ہے؟ چنانچہ ہم نے دیکھا کہ آدمی اپنا غلام ایک ہزار درہم میں فروخت کرتا ہے تو فقط عقد سے مشتری کے

ذمہ لازم نہیں ہوتا کہ وہ غلام پر قبضہ کرے جب تک کہ وہ ثمن ادا نہ کرے اور بعض ثمن ادا کر کے بھی وہ غلام کے بعض حصے پر بعض قیمت ادا کر کے قبضہ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح وہ اشیاء جو کسی اور وجہ سے اس کے قبضہ میں رکی ہوئی ہوں ان کا حکم بھی یہی ہے۔ مثلاً رہن قرض کی وجہ سے قبضہ میں ہے تو اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر رہن رکھنے والا شخص ہر مقروض کے قرض کا کچھ حصہ ادا کر دے اور رہن رکھی چیز واپس لینا چاہے یا جس قدر قرض ادا کیا گیا اس کی مقدار واپس لینا چاہے تو ایسے کرنے کا اختیار نہیں۔ جب تک کہ تمام قرض ادا نہ کر دے۔ تو یہ ان اشیاء کا حکم ہے جن کی ملکیت دوسری اشیاء کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے جب ان کو بھی اس وقت تک روکنا ضروری ہے جب تک کہ ان کا بدل مکمل طور پر نہ لیا جائے تو یہ روکی جائیں گی۔

بَابُ الْأَمَةِ يَطَؤُهَا مَوْلَاهَا ثُمَّ يَمُوْتُ، وَقَدْ كَانَتْ جَاءَتْ بِوَلَدٍ فِيْ حَيَاتِهِ هَلْ يَكُوْنُ ابْنَهُ وَتَكُوْنُ بِهٖ أُمَّ وَلَدٍ أَمْ لَا ؟

لونڈی سے زندگی میں اولاد ہو جائے تو کیا وہ ام ولد کہلائے گی؟

خلاصۃ الرام: امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک جماعت علماء کا قول یہ ہے۔ جب لونڈی کا مالک اس سے وطی کرے۔ تو جو بچہ وہ جنے گی وہ اسی کا شمار ہوگا خواہ وہ اس کا دعویٰ کرے یا نہ کرے۔ انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد بن زمعہ وہ تیرا بھائی ہے۔ پھر فرمایا "الولد للفراش وللعاهر الحجر" تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو زمعہ کے حوالہ کر دیا اس وجہ سے نہیں کہ اس کے بیٹے نے دعویٰ کیا تھا کیونکہ باپ کے غیر سے نسبت کے لئے بیٹے کا دعویٰ غیر مقبول ہے۔ لیکن اس کو ملانے کی وجہ یہ تھی کہ اس کی زمعہ کی لونڈی اور اس کی موطوءۃ تھی۔ ان کا دوسرا طریق استدلال یہ روایت ہے۔

اس میں دو موقف ہیں پہلا موقف یہ ہے کہ لونڈی سے جب اس کا آقا قربت کرے اور اولاد پیدا ہو جائے خواہ آقا اس کا دعویٰ کرے یا نہ کرے وہ لڑکا اسی کا شمار ہوگا اور وہ اس کی ام ولدہ ہوگی اس کو ائمہ ثلاثہ اور زہری اور اسحاق رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ آقا لونڈی کے جس بچے کا اقرار کرے وہ اس کے ساتھ لازم ہوگا ورنہ نہیں اس کو ائمہ احناف' ابراہیم' ثوری اور امام احمد رحمہ اللہ نے ایک روایت میں اختیار کیا ہے۔

۴۶۲۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ ، عَهِدَ إِلٰى أَخِيْهِ أَيْ وَصّٰى إِلَيْهِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ ، فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ وَقَالَ ابْنُ أَخِيْ قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيْهِ . فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ ، فَقَالَ : أَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ أَبِيْ، وُلِدَ

عَلٰی فِرَاشِهٖ. فَتَسَاوَقَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ابْنُ أَخِیْ قَدْ کَانَ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْهِ .وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ :أَخِیْ وَابْنُ وَلِیْدَةِ أَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِهٖ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ یَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَةِ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِیْ مِنْهُ لِمَا رَأٰی بِهٖ مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ ، فَأَتَتْ ، فَمَا رَآهَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی أَنَّ الْأَمَةَ اِذَا وَطِئَهَا مَوْلَاهَا ، فَقَدْ لَزِمَهٗ کُلُّ وَلَدٍ یَجِیْءُ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ ، ادَّعَاهُ أَوْ لَمْ یَدَّعِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ ، لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : هُوَ لَكَ یَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ . فَأَلْحَقَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِزَمْعَةَ ، لَا لِدَعْوَةِ ابْنِهٖ ، لِأَنَّ دَعْوَةَ الْاِبْنِ لِلنَّسَبِ لِغَیْرِهٖ مِنْ أَبِیْهِ، غَیْرُ مَقْبُوْلَةٍ .وَلٰکِنْ لِأَنَّ أَمَةً کَانَتْ فِرَاشًا لِزَمْعَةَ ، بِوَطْئِهٖ اِیَّاهَا وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ أَیْضًا بِمَا

۴۶۲۴: عروہ بن زبیر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا وہ فرماتی ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی کو وصیت کی یعنی سعد بن ابی وقاص کو کہ زمعہ کی لونڈی کا بچہ مجھ سے ہے۔ پس اس کو اپنے قبضہ میں کر لینا۔ جب مکہ فتح ہوا تو سعد رضی اللہ عنہ نے اس پر قبضہ کر لیا اور دعویٰ کیا کہ یہ میرا بھتیجا ہے میرے بھائی نے اس کے متعلق مجھ سے اقرار لیا تھا۔ تو عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہ میرا بھائی اور میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے اور اس کے ہاں پیدا ہوا دونوں نے اپنا مقدمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی اور میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے اور اس کے بستر پر پیدا ہوا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبد بن زمعہ وہ تیرا بھائی ہے۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الولد للفراش وللعاھر الحجر" پھر آپ نے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا اس سے پردہ کیا کرو۔ اس لئے کہ اس میں عتبہ کی مشابہت دیکھی۔ پس اس نے سودہ کو نہ دیکھا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت علماء کا قول یہ ہے کہ جب لونڈی کا مالک اس سے وطی کرے۔ تو جو بچہ وہ جنے گی وہ اسی کا شمار ہوگا خواہ وہ اس کو دعویٰ کرے یا نہ کرے۔

انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد بن زمعہ وہ تیرا بھائی ہے۔ پھر فرمایا "الولد للفراش وللعاھر الحجر" تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو زمعہ کے حوالہ کر دیا اس وجہ سے نہیں کہ اس کے بیٹے نے دعویٰ کیا تھا کیونکہ باپ کے غیر سے نسبت کے لئے بیٹے کا دعویٰ غیر مقبول ہے۔ لیکن اس کو ملانے کی وجہ یہ تھی کہ وہ زمعہ کی لونڈی اور اس کی موطوءہ تھی۔

ان کا دوسرا طریق استدلال یہ روایت ہے:

۴۶۲۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ :مَا بَالُ رِجَالٍ يَطَئُوْنَ وَلَائِدَهُمْ ، ثُمَّ يَعْزِلُوْنَهُنَّ لَا تَأْتِيْنِيْ وَلِيْدَةٌ يَعْتَرِفُ سَيِّدُهَا أَنْ قَدْ أَلَمَّ بِهَا إِلَّا قَدْ أَلْحَقْتُ بِهٖ وَلَدَهَا ، فَاعْزِلُوْا أَوْ اتْرُكُوْا .

۴۶۲۵: سالم بن عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ وہ فرماتے تھے لوگوں کا کیا حال ہے جو کہ لونڈیوں سے وطی کرتے ہوئے عزل کر لیتے ہیں میرے پاس جو لونڈی لائی جائے گی جس کا آقا یہ اعتراف کرے گا کہ اس نے اس سے جماع کیا ہے میں اس کے لڑکے کو اس سے ملا دوں گا۔ اب تم عزل کرو یا نہ کرو (تمہاری مرضی ہے)

تخریج : موطا مالك في اقضيه ٢٥/٢٤۔

۴۶۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۶۲۶: سالم بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا پھر اسی طرح کی روایت ذکر کی۔

۴۶۲۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِيْ عُبَيْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، قَالَ :مَا بَالُ رِجَالٍ يَطَئُوْنَ وَلَائِدَهُمْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُنَّ يَخْرُجْنَ ، لَا تَأْتِيْنِيْ وَلِيْدَةٌ يَعْتَرِفُ سَيِّدُهَا أَنْ قَدْ أَلَمَّ بِهَا إِلَّا أَلْحَقْتُ بِهٖ وَلَدَهَا ، فَأَرْسِلُوْهُنَّ بَعْدُ ، أَوْ أَمْسِكُوْهُنَّ

۴۶۲۷: صفیہ بنت ابی عبید کہتی ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ اپنی لونڈیوں سے جماع کرتے ہیں پھر ان کو باہر نکلنے دیتے ہیں میرے پاس جو لونڈی اس حال میں لائی جائے گی کہ اس کے مالک نے اس سے جماع کیا ہے تو میں اس کے لڑکے کو اس سے ملا دوں گا۔ خواہ تم ان کو کھلا چھوڑ دو یا روکو (تمہاری مرضی ہے)

تخریج : روایت ٤٦٢٥ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۶۲۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ :مَنْ وَطِئَ أَمَةً ثُمَّ ضَيَّعَهَا فَأَرْسَلَهَا تَخْرُجُ ، ثُمَّ وَلَدَتْ ، فَالْوَلَدُ مِنْهُ، وَالضَّيْعَةُ عَلَيْهِ. قَالَ نَافِعٌ :فَهٰذَا قَضَاءُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، وَقَوْلُ ابْنِ عُمَرَ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :

مَا جَاءَ تْ بِهِ هٰذِهِ الْاَمَةُ مِنْ وَلَدٍ ، فَلَا يَلْزَمُ مَوْلَاهَا اِلَّا أَنْ يُقِرَّ بِهِ ، وَاِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُقِرَّ بِهِ ، لَمْ يَلْزَمْهُ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَالَ لِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ وَلَمْ يَقُلْ هُوَ أَخُوْكَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ هُوَ لَكَ أَيْ :هُوَ مَمْلُوْكٌ لَكَ، لِحَقِّ مَالِكٍ عَلَيْهِ مِنَ الْيَدِ ، وَلَمْ يَحْكُمْ فِي نَسَبِهِ بِشَيْءٍ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ بِالْحِجَابِ مِنْهُ .فَلَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَدْ جَعَلَهُ ابْنَ زَمْعَةَ اِذًا لَمَا حَجَبَ بِنْتَ زَمْعَةَ مِنْهُ، لِأَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَأْمُرُ بِقَطْعِ الْاَرْحَامِ بَلْ كَانَ يَأْمُرُ بِصِلَتِهَا ، وَمِنْ صِلَتِهَا ، التَّزَاوُرُ ، فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يَأْمُرَهَا وَقَدْ جَعَلَهُ أَخَاهَا بِالْحِجَابِ مِنْهُ؟ . هٰذَا لَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَكَيْفَ يَجُوْزُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، وَهُوَ يَأْمُرُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنْ تَأْذَنَ لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ عَلَيْهَا ، ثُمَّ يَحْجُبُ سَوْدَةَ مِمَّنْ قَدْ جَعَلَهُ أَخَاهَا وَابْنَ أَبِيْهَا ؟ ، وَلٰكِنَّ وَجْهَ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ حَكَمَ فِيْهِ بِشَيْءٍ غَيْرِ الْيَدِ ، الَّتِيْ جَعَلَهُ بِهَا لِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ ، وَلِسَائِرِ وَرَثَةِ زَمْعَةَ دُوْنَ سَعْدٍ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَمَا مَعْنٰى قَوْلِهِ الَّذِيْ وَصَلَهُ بِهٰذَا الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ؟ قِيْلَ لَهُ :ذٰلِكَ عَلَى التَّعْلِيْمِ مِنْهُ لِسَعْدٍ ، أَيْ أَنَّكَ تَدَّعِيْ لِأَخِيْكَ، وَأَخُوْكَ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِرَاشٌ ، وَاِنَّمَا يَثْبُتُ النَّسَبُ مِنْهُ لَوْ كَانَ لَهُ فِرَاشٌ ، فَاِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِرَاشٌ ، فَهُوَ عَاهِرٌ ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ .وَقَدْ بَيَّنَ هٰذَا الْمَعْنٰى وَكَشَفَهُ.

۴۶۲۸: اسامہ بن زید نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جس نے اپنی لونڈی سے وطی کی پھر اس کو ضائع کیا اور اس کو باہر نکلنے دیا پھر اس نے بچہ جنا تو یہ لڑکا اس کا شمار ہوگا اور ضائع کرنے کی ذمہ داری اس پر ہے۔ نافع کہتے ہیں کہ یہ عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔ ان سے اختلاف کرتے ہوئے دوسرے علماء کا قول یہ ہے کہ لونڈی کے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا وہ آقا کو لازم نہیں ہوگا البتہ یہ کہ وہ اس کا اقرار کرلے۔ اگر اقرار سے پہلے مرگیا تو وہ بچہ اس سے متعلق نہ کیا جائے گا اس کی دلیل سابقہ روایات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے: "هو لك يا عبد بن زمعة" آپ نے یہ نہیں فرمایا وہ تیرا بھائی ہے اور "هو لك" کا سے یہ معنی لینا درست ہے کہ وہ تیرا غلام ہے کیونکہ تم لوگوں نے اپنے مال سے خریدا ہے اس کے نسب میں کچھ فیصلہ نہ کیا جائے گا اس کی دلیل یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کو اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ابن زمعہ کا بھائی قرار دیا ہوتا تو بنت زمعہ اس سے پردہ نہ کرتیں کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطع رحمی کا حکم

دینے والے نہ تھے بلکہ آپ صلہ رحمی کا حکم دینے والے تھے اور ایک دوسرے کی ملاقات یہ صلہ رحمی کا حصہ ہے پھر یہ کیونکر جائز تھا کہ اس کو اس کا بھائی قرار دے کر پھر اس سے پردے کا حکم دیا گیا؟ اور یہ آپ ﷺ سے ممکن نہیں ہے اور یہ درست کیسے ہوسکتا ہے جبکہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم فرماتے ہیں کہ اپنے رضاعی چچا کو اپنے ہاں آنے کی اجازت دیں پھر سودہ رضی اللہ عنہا کو یہ حکم دیا جائے کہ وہ اپنے بھائی اور باپ کے بیٹے سے پردہ کریں؟ مگر اس کی اصل وجہ ہمارے ہاں (واللہ اعلم) یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے متعلق اور کوئی فیصلہ نہیں فرمایا۔ سوائے اس بات کے کہ وہ عبد بن زمعہ کی ملکیت ہے اور زمعہ کے تمام ورثاء کا اس میں حق ہے سعد کا حق نہیں۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ اگر بات اتنی سی ہے جو آپ نے کہی تو پھر اس ارشاد کو ساتھ ملانے کا کیا مقصد ہے: "**الولد للفراش وللعاهر الحجر**؟" اس سے تو نسب کے ساتھ ان سے ملانا عیاں ہو رہا ہے۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ یہ بات سعد رضی اللہ عنہ کو سمجھانے کے لئے کہی کہ تم اس کے متعلق دعویٰ رکھتے ہو کہ وہ تیرے بھائی کا ہے۔ حالانکہ یہ اس کی ذاتی لونڈی نہیں۔ اگر یہ اس کی ذاتی لونڈی ہوتی تو تب نسب ثابت ہوتا جب اس کی لونڈی نہیں تو وہ زانی ہے اور زانی پتھروں کا حقدار ہے۔ یہ روایت اس معنی کی وضاحت کر رہی ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: دوسرے علماء کا قول یہ ہے لونڈی کے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا وہ اُ ذ لو لازم نہیں ہوگا البتہ یہ کہ وہ اس کا اقرار کر لے۔ اگر اقرار سے پہلے مر گیا تو وہ بچہ اس سے متعلق نہ کیا جائے گا اس کی دلیل سابقہ روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد "**هو لك يا عبد بن زمعة**" آپ نے یہ نہیں فرمایا وہ تیرا بھائی ہے اور "**هو لك**" کا سے یہ معنی لینا درست ہے کہ وہ تیرا غلام ہے کیونکہ تم لوگوں سے اپنے مال سے خریدا ہے اس کے نسب میں کچھ فیصلہ نہ کیا جائے گا اس کی دلیل یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کو اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا۔ اگر آپ ﷺ نے اس کو ابن زمعہ کا قرار دیا ہوتا تو بنت زمعہ اس سے پردہ نہ کرتیں کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ قطع رحمی کا حکم دینے والے نہ تھے بلکہ آپ صلہ رحمی کا حکم دینے والے تھے اور ایک دوسرے کی ملاقات یہ صلہ رحمی کا حصہ ہے پھر یہ کیونکر جائز تھا کہ اس کو اس کا بھائی قرار دے کر پھر اس سے پردے کا حکم دیا گیا؟ اور یہ آپ ﷺ سے ممکن نہیں ہے۔

اور یہ درست کیسے ہوسکتا ہے جبکہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم فرماتے ہیں کہ اپنے رضاعی چچا کو اپنے ہاں آنے کی اجازت دیں پھر سودہ رضی اللہ عنہا کو یہ حکم دیا جائے کہ وہ اپنے بھائی اور باپ کے بیٹے سے پردہ کریں؟

اصل وجہ: مگر اس کی اصل وجہ ہمارے ہاں (واللہ اعلم) یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے متعلق اور کوئی فیصلہ نہیں فرمایا۔ سوائے اس بات کے کہ وہ عبد بن زمعہ کی ملکیت ہے اور زمعہ کے تمام ورثاء کا اس میں حق ہے سعد کا حق نہیں۔

اشکال:

اگر بات اتنی سی ہے جو آپ نے کہی تو پھر اس ارشاد کو ساتھ ملانے کا کیا مقصد ہے "**الولد للفرش وللعاهر الحجر**؟"

اس سے تو نسب کے ساتھ ان سے ملانا عیاں ہو رہا ہے۔

جواب: یہ بات سعد رضی اللہ عنہ کو سمجھانے کے لئے کہ تم اس کے متعلق دعویٰ رکھتے ہو کہ وہ تیرے بھائی کا ہے۔ حالانکہ یہ اس کی ذاتی لونڈی نہیں۔ اگر یہ اس کی ذاتی لونڈی ہوتی تو تب نسب ثابت ہوتا جب اس کی لونڈی نہیں تو وہ زانی ہے اور زانی پتھروں کا حقدار ہے۔ یہ روایت اس معنی کی وضاحت کر رہی ہے۔

روایت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما:

۴۶۲۹: مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ ، قَالَ :ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَتْ لِزَمْعَةَ جَارِيَةٌ يَطَؤُهَا ، وَكَانَ يَظُنُّ بِرَجُلٍ آخَرَ أَنَّهُ يَقَعُ عَلَيْهَا ، فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِيَ حُبْلٰى ، فَوَلَدَتْ غُلَامًا ، كَانَ يُشْبِهُ الرَّجُلَ الَّذِیْ كَانَ يُظَنُّ بِهَا ، فَذَكَرَتْهُ سَوْدَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَّا الْمِيْرَاثُ فَلَهُ، وَأَمَّا أَنْتِ فَاحْتَجِبِیْ مِنْهُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكِ بِأَخٍ فَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ زَمْعَةَ كَانَ يَطَأُ تِلْكَ الْأَمَةَ ، وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسَوْدَةِ لَيْسَ هُوَ لَكِ بِأَخٍ يَعْنِی ابْنَ الْمَوْطُوْءَ ةِ .فَدَلَّ هٰذَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمْ يَكُنْ قَضٰى فِیْ نَسَبِهٖ عَلٰى زَمْعَةَ بِشَیْءٍ ، وَأَنَّ وَطْءَ زَمْعَةَ لَمْ يَكُنْ -عِنْدَهُ- بِمُوْجِبٍ أَنَّ مَا جَاءَ تْ بِهٖ تِلْكَ الْمَوْطُوْءَ ةُ مِنْ وَلَدٍ مِنْهُ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا الْمِيْرَاثُ فَلَهُ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى قَضَائِهٖ بِنَسَبِهٖ .قِيْلَ لَهُ :مَا يَدُلُّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ ، لِأَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ قَدْ كَانَ ادَّعَاهُ، وَزَعَمَ أَنَّهُ ابْنُ أَبِيْهِ، لِأَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدْ أَخْبَرَتْ فِیْ حَدِيْثِهَا الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهَا فِیْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، أَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -حِيْنَ نَازَعَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِیْ وَقَّاصٍ -أَخِی ابْنُ وَلِيْدَةِ أَبِیْ، وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ أَبِیْ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ سَوْدَةُ قَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ ، وَهُمَا وَارِثَا زَمْعَةَ ، فَكَانَا مُقِرَّيْنِ لَهُ بِوُجُوْبِ الْمِيْرَاثِ ، مِمَّا تَرَكَ زَمْعَةُ .فَجَازَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا فِی الْمَالِ الَّذِیْ كَانَ يَكُوْنُ لَهُمَا ، لَوْ لَمْ يُقِرَّ بِمَا أَقَرَّا بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ ، وَلَمْ يَجِبْ بِذٰلِكَ ثُبُوْتُ نَسَبٍ ، يَجِبُ بِهٖ حُكْمٌ ، فَيُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّظَرِ إِلٰى سَوْدَةَ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :إِنَّمَا كَانَ أَمْرُهَا بِالْحِجَابِ مِنْهُ، لِمَا كَانَ رَأٰى مِنْ شَبَهِهٖ بِ عُتْبَةَ كَمَا فِیْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قِيْلَ لَهُ :هٰذَا لَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ ، لِأَنَّ وُجُوْدَ الشَّبَهِ، لَا يَجِبُ بِهٖ ثُبُوْتُ نَسَبٍ ، وَلَا يَجِبُ بِعَدَمِهٖ انْتِفَاءُ نَسَبٍ .أَلَا تَرٰى إِلَى الرَّجُلِ الَّذِیْ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ .فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ ، قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا ؟ فَذَكَرَ كَلَامًا .قَالَ فَهَلْ فِيْهَا مِنْ أَوْرَقَ ؟ قَالَ :اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا .قَالَ مِمَّ تَرَىٰ ذٰلِكَ جَاءَ هَا ؟ قَالَ :مِنْ عِرْقٍ نَزَعَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَعَلَّ هٰذَا مِنْ عِرْقٍ نَزَعَهُ وَقَدْ ذَكَرْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ بِإِسْنَادِهٖ، فِي بَابِ اللِّعَانِ فَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْيِهٖ، لِبُعْدِ شَبَهِهٖ مِنْهُ، وَلَا مَنَعَهُ مِنْ اِدْخَالِهٖ عَلَى بَنَاتِهٖ وَحَرَمِهٖ، بَلْ ضَرَبَهُ لَهُ مَثَلًا ، أَعْلَمَهُ بِهٖ أَنَّ الشَّبَهَ لَا يُوْجِبُ ثُبُوْتَ الْأَنْسَابِ ، وَأَنَّ عَدَمَهُ لَا يَجِبُ بِهِ انْتِفَاءُ الْأَنْسَابِ .فَكَذٰلِكَ ابْنُ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ ، لَوْ كَانَ وَطْءُ زَمْعَةَ لِأُمِّهٖ يُوْجِبُ ثُبُوْتَ نَسَبِهٖ مِنْهُ، اِذًا لَمَا كَانَ لِبُعْدِ شَبَهِهٖ مِنْهُ مَعْنًى ، وَلَكَانَ نَسَبُهُ مِنْهُ ثَابِتُ الدَّخْلِ عَلَى بَنَاتِهٖ، كَمَا يَدْخُلُ عَلَيْهِنَّ غَيْرُهُ مِنْ بَنِيْهِ وَأَمَّا مَا احْتَجُّوْا بِهٖ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا -فِيْ ذٰلِكَ -مِمَّا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُمَا ، فَإِنَّهُ قَدْ خَالَفَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

۴۶۲۹: یوسف بن زبیر نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ زمعہ کی ایک لونڈی تھی جس سے وہ وطی کرتے تھے ان کا گمان یہ تھا کہ اور (فلاں) آدمی بھی اس سے قربت کرتا ہے زمعہ کی وفات ہوگئی جبکہ وہ حاملہ تھی اور اس نے ایک بچہ جنا اور وہ بچہ اس آدمی کے مشابہہ تھا جس کے متعلق زمعہ کو گمان تھا حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا۔ یہ زمعہ ہی کی میراث ہے۔ رہا تیرا معاملہ تو تو اس سے پردہ کیا کرو وہ تمہارا بھائی نہیں ہے۔ اس روایت میں واضح موجود ہے کہ زمعہ اس سے وطی کرتا تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ رضی اللہ عنہا کو صاف فرمایا وہ تمہارا بھائی نہیں ہے۔ بلکہ وہ موطوءۃ کا بیٹا ہے۔ اس سے واضح دلالت مل گئی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمعہ کے لئے نسب کے سلسلہ میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا اور زمعہ کا اس سے وطی کرنا بھی آپ کے ہاں اس بات کو لازم کرنے والا نہ تھا کہ جو بچہ جنا ہے یہ اسی کا ہے۔ اس پر ایک اشکال وارد ہوتا ہے۔ اس حدیث میں ''اما المیراث فله'' کے الفاظ ثابت کر رہے ہیں کہ یہ فیصلہ نسب کے سلسلہ میں تھا۔ اس حدیث میں یہ بات کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المیراث فله یہ جملہ نسبی فیصلے پر دلالت نہیں۔ بلکہ اتنی بات ہے کہ عبد بن زمعہ نے اس کا دعویٰ کیا تھا اور اس کا خیال یہ تھا کہ وہ اس کا باپ جایا ہے کیونکہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں موجود ہے کہ عبد بن زمعہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سعد رضی اللہ عنہ کے جھگڑے کے موقعہ پر کہا یہ میرا بھائی اور میرے باپ کی لونڈی کا لڑکا ہے اور میرے والد کے بستر پر پیدا ہوا اور یہ بات سودہ رضی اللہ عنہا کے لئے بھی درست ہے کہ وہ ایسی بات کہیں کیونکہ زمعہ کے وہی دونوں وارث تھے۔ تو وہ اس کا اقرار زمعہ کی میراث کے وجوب کے لئے کر رہے تھے۔ تو یہ اقرار دونوں کو اس تمام مال کے متعلق درست تھا جو زمعہ چھوڑ کر مرے تھے۔ جیسا کہ اگر وہ دونوں اقرار نہ

بھی کرتے تب بھی وہ وارث تھے مگر اس سے ثبوت نسب نہیں ہوا کہ جس سے کوئی حکم لگ سکے۔ کہ سودہ رضی اللہ عنہا کو اس سے پردہ کرنے کا حکم نہ دیا جائے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ سودہ رضی اللہ عنہا کو پردہ کا حکم تو اس لئے دیا تھا کہ عتبہ سے اس کی مشابہت پائی گئی تھی۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں موجود ہے۔ اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ ایسی بات نہیں ہو سکتی کیونکہ فقط مشابہت کے پائے جانے سے نسب ثابت ہوتا اور نہ ہی عدم مشابہت نسب کی نفی کو لازم کرنے والا ہے۔ اس کے لئے آپ اس روایت کو سامنے رکھیں کہ ایک شخص بارگاہ نبوی میں عرض پیرا ہے کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ بچہ جنا ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ کس رنگ کے ہیں؟ اس نے رنگوں کے متعلق بات بتلائی تو آپ نے فرمایا کیا ان میں گندمی رنگ کے بھی ہیں آپ نے فرمایا وہ گندمی رنگ کہاں سے آئے تیرا کیا خیال ہے۔ اس نے عرض کیا کہ کسی رگ نے اسے کھینچا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہوسکتا ہے کہ یہ بھی کسی رگ نے کھینچا ہو۔ یہ روایت مکمل تفصیل کے ساتھ باب اللعان میں گزری ہے۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدم مشابہت کی وجہ سے نسبت کی نفی کو جائز قرار نہیں دیا اور نہ ہی اس وجہ سے اس کو دوسرے بیٹے اور بیٹیوں اور دیگر مستورات کے پاس آنے جانے سے روکا۔ بلکہ ایک مثال دے کر اسے بتلایا کہ محض مشابہت سے نسب ثابت نہیں ہوتا اور عدم مشابہت سے نسب کی نفی نہیں کی جاتی۔ تو زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کا بھی یہی مسئلہ ہے کہ اگر زمعہ نے اس کی ماں سے وطی کی ہے تو اس کا اس سے نسب ثابت ہوگا اور اس صورت میں عدم مشابہت کا کوئی مطلب نہ ہوگا اور اس کا نسب اس سے ثابت رہے گا اور یہ اس کی بیٹیوں کے پاس دوسرے بیٹوں کی طرح آجا اور داخل ہو سکے گا۔ رہی وہ روایت جو عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس سلسلہ میں منقول ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت موجود ہے۔

تخریج: مسند احمد ٥/٤۔

حاصل روایات: اس روایت میں واضح موجود ہے کہ زمعہ اس سے وطی کرتا تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ رضی اللہ عنہا کو صاف فرمایا وہ تمہارا بھائی نہیں ہے۔ بلکہ وہ موطوءَ کا بیٹا ہے۔ اس سے واضح دلالت مل گئی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمعہ کے لئے نسب کے سلسلہ میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا اور زمعہ کا اس سے وطی کرنا بھی آپ کے ہاں اس بات کو لازم رنے والا نہ تھا کہ جو بچہ جنا ہے یہ اسی کا ہے۔ اس پر ایک اشکال وارد ہوتا ہے۔

اشکال: اس حدیث میں ''اما المیراث فله'' کے الفاظ ثابت کر رہے ہیں کہ یہ فیصلہ نسب کے سلسلہ میں تھا۔

جواب: اس حدیث میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المیراث فله یہ جملہ نسبی فیصلے پر دلالت نہیں۔ بلکہ اتنی بات ہے کہ عبد بن زمعہ نے اس کا دعویٰ کیا تھا اور اس کا خیال یہ تھا کہ وہ اس کا باپ جایا ہے کیونکہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں موجود ہے کہ عبد بن زمعہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سعد رضی اللہ عنہ کے جھگڑے کے موقعہ پر کہا کہ یہ میرا بھائی اور میرے باپ کی لونڈی کا لڑکا ہے اور میرے والد کے بستر پر پیدا ہوا اور یہ بات سودہ رضی اللہ عنہا کے لئے بھی درست ہے کہ وہ ایسی بات کہیں کیونکہ زمعہ کے وہی

دونوں وارث تھے۔ تو وہ اس کا اقرار زمعہ کی میراث کے وجوب کے لئے کر رہے تھے۔ تو یہ اقرار دونوں کو اس تمام مال کے متعلق درست تھا جو زمعہ چھوڑ کر مرے تھے۔ جیسا کہ اگر وہ دونوں اقرار نہ بھی کرتے تب بھی وہ وارث تھے مگر اس سے ثبوت نسب نہیں ہو کہ جس سے کوئی حکم لگ سکے۔ کہ سودہ رضی اللہ عنہا کو اس سے پردہ کرنے کا حکم نہ دیا جائے۔

ایک اور اشکال:

اگر کوئی یہ کہے کہ سودہ رضی اللہ عنہا کو پردہ کا حکم تو اس لئے دیا تھا کہ عتبہ سے اس کی مشابہت پائی گئی تھی۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں موجود ہے۔

جواب: اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ ایسی بات نہیں ہو سکتی کیونکہ فقط مشابہت کے پائے جانے سے نہ نسب ثابت ہوتا اور عدم مشابہت نسب کی نفی کو لازم کرنے والی نہیں ہے۔

اس کے لئے آپ اس روایت کو سامنے رکھیں کہ ایک شخص بارگاہ نبوی میں عرض پیرا ہے کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ بچہ جنا ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ کس رنگ کے ہیں؟ اس نے رنگوں کے متعلق بات بتلائی تو آپ نے فرمایا کیا ان میں گندمی رنگ کے بھی ہیں آپ نے فرمایا وہ گندمی رنگ کہاں سے آئے تیرا کیا خیال ہے۔ اس نے عرض کیا کہ کسی رگ نے اسے کھینچا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہوسکتا ہے کہ یہ بھی کسی رگ نے کھینچا ہو۔

یہ روایت مکمل تفصیل کے ساتھ ۴۵۶۸ باب اللعان میں گزری ہے۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدم مشابہت کی وجہ سے نسبت کی نفی کو جائز قرار نہیں دیا اور نہ ہی اس وجہ سے اس کو دوسرے بیٹے اور بیٹیوں اور دیگر مستورات کے پاس آنے جانے سے روکا۔ بلکہ ایک مثال دے کر اسے بتلایا کہ محض مشابہت سے نسب ثابت نہیں ہوتا اور عدم مشابہت سے نسب کی نفی نہیں کی جاتی۔ تو زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کا بھی یہی مسئلہ ہے کہ اگر زمعہ نے اس کی ماں سے وطی کی ہے تو اس کا اس سے نسب ثابت ہوگا اور اس صورت میں عدم مشابہت کا کوئی مطلب نہ ہوگا اور اس کا نسب اس سے ثابت رہے گا اور یہ اس کی بیٹیوں کے پاس دوسرے بیٹوں کی طرح آ جا اور داخل ہو سکے گا۔

فریق اوّل کی دوسری و تیسری دلیل کا جواب:

رہی وہ روایت جو عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس سلسلہ میں منقول ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت موجود ہے۔

۴۶۳۰: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِيْ حَفْصَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَأْتِيْ جَارِيَةً لَهُ،

فَحَمَلَتْ ، فَقَالَ :لَيْسَ مِنِّىْ ، اِنِّىْ اَتَيْتُهَا اِتْيَانًا ، لَا اُرِيْدُ بِهِ الْوَلَدَ

۴۶۳۰: عکرمہ سے روایت ہے کہ ابن عباس ﷺ اپنی ایک لونڈی کے ہاں تشریف لے جاتے اسے حمل ٹھہر گیا انہوں نے فرمایا یہ مجھ سے نہیں کیونکہ میں نے تو اس کے پاس اس طریقے سے جاتا تھا کہ بچہ اس سے مقصود نہ تھا یعنی عزل کرتا تھا۔

۴۶۳۱: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِىُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِى الزِّنَادِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَعْزِلُ عَنْ جَارِيَةٍ فَارِسِيَّةٍ ، فَحَمَلَتْ بِحَمْلٍ ، فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ :اِنِّىْ لَمْ أَكُنْ أُرِيْدُ وَلَدَكِ، وَاِنَّمَا أَسْتَطِيْبُ نَفْسَكِ، فَجَلَدَهَا ، وَأَعْتَقَهَا وَأَعْتَقَ الْوَلَدَ

۴۶۳۱: ابوالزناد نے خارجہ بن زید سے روایت کی ہے کہ میرے والد ایک فارسی لونڈی سے عزل کرتے تھے پھر بھی اسے حمل ہو گیا تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا اور فرمایا میں تو تمہارے سے اولاد کا ارادہ نہ رکھتا تھا میں تو صرف تمہیں خوش کرتا تھا۔ پھر اسے کوڑے مارے اور اس کو آزاد کر دیا اور اس کے بچے کو بھی آزاد کر دیا۔

۴۶۳۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِى الزِّنَادِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فَأَعْتَقَهَا وَأَعْتَقَ وَلَدَهَا .

۴۶۳۲: خارجہ بن زید نے زید بن ثابتؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ اس روایت میں یہ لفظ نہیں "فاعتقها واعتق ولدها"

۴۶۳۳: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ وَلَدَتْ جَارِيَةٌ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ :اِنَّهُ لَيْسَ مِنِّىْ ، وَاِنِّىْ كُنْتُ أَعْزِلُ عَنْهَا . فَهٰذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، قَدْ خَالَفَا عُمَرَ ، وَابْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِىْ ذٰلِكَ .فَقَدْ تَكَافَأَتْ أَقْوَالُهُمْ ، وَوَجَبَ النَّظَرُ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا .فَرَأَيْنَا الرَّجُلَ اِذَا أَقَرَّ بِأَنَّ هٰذَا وَلَدُهُ مِنْ زَوْجَتِهٖ، ثُمَّ نَفَاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ ، لَمْ يَنْتَفِ .وَكَذٰلِكَ لَوْ ادَّعَى أَنَّ حَمْلَهَا مِنْهُ، ثُمَّ جَاءَ تْ بِوَلَدٍ مِنْ ذٰلِكَ الْحَمْلِ ، لَمْ يَكُنْ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ ، أَنْ يَنْفِيَهُ بِلِعَانٍ وَلَا بِغَيْرِهٖ، لِاَنَّ نَسَبَهُ قَدْ ثَبَتَ مِنْهُ فَهٰذَا حُكْمُ مَا قَدْ وَقَعَتْ عَلَيْهِ الدَّعْوَةُ ، مِمَّا لَيْسَ لِمُدَّعِيْهِ أَنْ يَنْفِيَهُ، وَرَأَيْنَاهُ لَوْ أَقَرَّ أَنَّهُ وَطِئَ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ جَاءَ تْ بِوَلَدٍ فَنَفَاهُ، لَكَانَ الْحُكْمُ فِىْ ذٰلِكَ أَنْ يُلَاعَنَ بَيْنَهُمَا ، وَيَخْرُجَ الْوَلَدُ مِنْ نَسَبِ الزَّوْجِ ، وَيَلْحَقَ بِأُمِّهٖ فَلَمْ يَكُنْ اِقْرَارُهُ بِوَطْءِ امْرَأَتِهٖ، يَجِبُ بِهٖ ثُبُوْتُ نَسَبِ مَا يَلِدُ مِنْهُ، وَلَمْ يَكُنْ فِىْ حُكْمِ مَا قَدْ لَزِمَهُ،

مِمَّا لَيْسَ نَفْيُهُ .فَلَمَّا كَانَ هٰذَا حُكْمَ الزَّوْجَاتِ ، كَانَ حُكْمُ الْإِمَاءِ أَحْرَى أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ فَإِنْ أَقَرَّ رَجُلٌ بِوَلَدِ أَمَتِهِ أَنَّهُ مِنْهُ، أَوْ أَقَرَّ وَهِيَ حَامِلٌ ، أَنَّ مَا فِيْ بَطْنِهَا مِنْهُ، لَزِمَهُ، وَلَمْ يَنْتَفِ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَبَدًا وَإِنْ أَقَرَّ أَنَّهُ قَدْ وَطِئَهَا ، لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ فِيْ حُكْمِ إِقْرَارِهِ بِوَلَدِهَا ، أَنَّهُ مِنْهُ، بَلْ يَكُوْنُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ ، فَيَكُوْنُ لَهُ أَنْ يَنْفِيَهُ، وَيَكُوْنُ حُكْمُهُ .وَإِنْ أَقَرَّ بِوَطْءِ أَمَتِهِ، كَحُكْمِهِ، لَوْ لَمْ يَكُنْ أَقَرَّ بِوَطْئِهَا ، قِيَاسًا عَلٰى مَا وَصَفْنَا ، مِنَ الْحَرَائِرِ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۴۶۳۳: قتادہ نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ زید بن ثابتؓ کی لونڈی نے بچہ جنا تو زید فرمانے لگے یہ میرا بچہ نہیں میں تو اس سے عزل کیا کرتا تھا۔ یہ زید بن ثابت اور ابن عباس ؓ ہیں جنہوں نے اس سلسلے میں جناب عمر ؓ اور ابن عمر ؓ کے خلاف بات کہی ہے اب جب کہ ان کے اقوال برابر برابر ہو گئے تو ہمارے لئے ضروری ہو گیا کہ ہم غور وفکر کریں تا کہ صحیح قول کو معلوم کیا جا سکے۔ ہم نے غور کیا کہ اگر آدمی اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ یہ اس کا بچہ ہے اور اس کی بیوی سے ہے اس کے بعد اس کی نفی کرتا ہے تو اس سے بچے کی نفی نہ ہوگی اسی طرح اگر وہ دعویٰ کرے کہ عورت کا حمل اس سے ہے پھر اس حمل سے بچہ پیدا ہو تو لعان وغیرہ کے ذریعہ اس کی نفی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس بچے کا نسب اس سے ثابت ہو چکا ہے۔ یہ تو اس کا حکم ہے جس کے متعلق دعویٰ ہے کہ اب مدعی اس کی نفی نہیں کر سکتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے وطی کا اقرار کرے پھر اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور اس نے نفی کر دی تو اس کا حکم یہ ہے کہ ان کے درمیان لعان کرایا جائے گا اور بچہ خاوند کے نسب سے خارج ہو کر ماں کے ساتھ مل جائے گا پس بیوی کے ساتھ وطی کا اقرار پیدا ہونے والے بچے کے ثبوت نسب کے لئے ضروری نہ ہوا اور یہ اس کے حکم میں بھی نہیں جس کو اس نے لازم کیا ہے اب اس کی نفی نہیں ہو سکتی۔ پس جب بیویوں کا یہ حکم ہے تو لونڈیوں کا حکم بدرجہ اولیٰ اسی طرح ہونا چاہئے اور ہو گا کہ اگر کوئی شخص اپنی لونڈی کے بچے کے متعلق اقرار کرے کہ یہ اسی کا ہے یا اس وقت اقرار کیا جبکہ وہ حاملہ تھی کہ جو کچھ اس لونڈی کے پیٹ میں ہے یہ اسی کا ہے تو یہ بچہ اس کے ساتھ لازم ہو جائے گا اور اگر اس نے اقرار کیا کہ اس نے اس لونڈی سے وطی کی ہے تو یہ اس بات کا اقرار شمار نہ ہو گا کہ یہ اس کا لڑکا ہے اور اسی سے ہے بلکہ اس کے برعکس ہو گا پس وہ اس کی نفی بھی کر سکتا ہے اگر وہ نفی کر دے گا تو اس کا حکم لگ جائے گا اور اگر اس نے اپنی لونڈی سے وطی کا اقرار کیا تو یہ اقرار نہ کرنے کے حکم کی طرح ہے یعنی دونوں کا حکم برابر ہے اس پر قیاس کرتے ہوئے جو ہم نے آزاد عورتوں کے سلسلہ میں بیان کیا یہ سب امام ابوحنیفہؒ ابو یوسفؒ محمد ؒ کا قول ہے۔

حاصل روایات: یہ زید بن ثابت اور ابن عباس ؓ ہیں جنہوں نے اس سلسلے میں جناب عمر ؓ اور ابن عمر ؓ کے خلاف

بات کہی ہے اب جب کہ ان کے اقوال برابر برابر ہو گئے تو ہمارے لئے ضروری ہو گیا کہ ہم غور و فکر کریں تا کہ صحیح قول کو معلوم کیا جا سکے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

ہم نے غور کیا کہ اگر آدمی اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ یہ اس کا بچہ ہے اور اس کی بیوی سے ہے اس کے بعد اس کی نفی کرتا ہے تو اس سے بچے کی نفی نہ ہوگی اسی طرح اگر وہ دعویٰ کرے کہ عورت کا حمل اس سے ہے پھر اس حمل سے بچہ پیدا ہو تو لعان وغیرہ کے ذریعہ اس کی نفی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس بچے کا نسب اس سے ثابت ہو چکا ہے۔ یہ تو اس کا حکم ہے جس کے متعلق دعویٰ ہے کہ اب مدعی اس کی نفی نہیں کر سکتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے وطی کا اقرار کرے پھر اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور اس نے نفی کر دی تو اس کا حکم یہ ہے کہ ان کے درمیان لعان کرایا جائے گا اور بچہ خاوند کے نسب سے خارج ہو کر ماں کے ساتھ مل جائے گا پس بیوی کے ساتھ وطی کا اقرار پیدا ہونے والے بچے کے ثبوت نسب کے لئے ضروری نہ ہوا اور یہ اس کے حکم میں بھی نہیں جس کو اس نے لازم کیا ہے اب اس کی نفی نہیں ہو سکتی۔

پس جب بیویوں کا یہ حکم ہے تو لونڈیوں کا حکم بدرجہ اولیٰ اسی طرح ہونا چاہئے اور ہو گا کہ اگر کوئی شخص اپنی لونڈی کے بچے کے متعلق اقرار کرے کہ یہ اسی کا ہے یا اس وقت اقرار کیا جبکہ وہ حاملہ تھی کہ جو کچھ اس لونڈی کے پیٹ میں ہے یہ اسی کا ہے تو یہ بچہ اس کے ساتھ لازم ہو جائے گا۔

اور اگر اس نے اقرار کیا کہ اس نے اس لونڈی سے وطی کی ہے تو یہ اس بات کا اقرار شمار نہ ہو گا کہ یہ اس کا لڑکا ہے اور اسی سے ہے بلکہ اس کے برعکس ہو گا پس وہ اس کی نفی بھی کر سکتا ہے اگر وہ نفی کر دے گا تو اس کا حکم لگ جائے گا اور اگر اس نے اپنی لونڈی سے وطی کا اقرار کیا تو یہ اقرار نہ کرنے کے حکم کی طرح ہے یعنی دونوں کا حکم برابر ہے اس پر قیاس کرتے ہوئے جو ہم نے آزاد عورتوں کے سلسلہ میں بیان کیا یہ سب امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

كِتَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

قسموں اور کفاروں کا بیان

بَابُ الْمِقْدَارِ الَّذِيْ يُعْطَى كُلُّ مِسْكِيْنٍ مِنَ الطَّعَامِ وَالْكَفَّارَاتِ

کفارہ میں ہر ایک مسکین کو دی جانے والی کھانے کی مقدار

خلاصۃ البرام: کفارات جمع کفارہ۔ یہ گنہگار کے گناہ کو ڈھانپ لیتا ہے اس لئے اس کو کفارہ کہتے ہیں اس کے متعلق علماء کے مندرجہ ذیل مؤقف ہیں۔

نمبر①: کفارہ قسم میں ہر مسکین کو ایک مد کی مقدار دینا ضروری ہے اس کو ائمہ ثلاثہ اور اوزاعی رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر②: ہر مسکین کو دو دو مد دینے لازم ہیں اور کھجور کا ایک صاع جائز ہے اور اس کو حضرت مجاہد ابن سیرین شعبی و ثوری اور ائمہ احناف اور ایک روایت میں امام احمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل: ہر مسکین کو ایک مد غلہ وغیرہ دیا جائے گا اس کی دلیل یہ روایت ہے جو آئندہ سطور میں مذکور ہے۔

۴۶۳۴: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ وَقَعْتُ بِأَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ لَهُ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ :مَا أَجِدُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ :مَا أَسْتَطِيْعُ ، قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ :مَا أَجِدُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ :فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ فِيْهِ قَدْرُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا تَمْرًا ، فَقَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ :أَعَلَى أَحْوَجَ مِنِّيْ وَأَهْلِ بَيْتِيْ؟ قَالَ فَكُلْهُ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ، وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ، وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْإِطْعَامَ فِيْ كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ إِنَّمَا هُوَ مُدٌّ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الرَّجُلَ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا ، أَنْ يُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ، خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا ، فَالَّذِيْ يُصِيْبُ كُلَّ مِسْكِيْنٍ مِنْهُمْ ، مُدٌّ مُدٌّ قَالُوْا :وَقَدْ ذَهَبَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْ كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ إِلَى مَا قُلْنَا .فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ

۴۶۳۴: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے رمضان (کے دن) میں اپنی بیوی سے جماع کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک گردن آزاد کر دو۔ اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس نہیں ہے آپ نے فرمایا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو۔ اس نے کہا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا دو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ راوی کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں پندرہ صاع کے برابر کھجوریں تھیں پس آپ نے فرمایا اس کو لے کر صدقہ کر دو۔ اس نے کہا کیا اپنے اور اپنے گھر والوں سے زیادہ محتاج پر صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا پھر تم اور تمہارے گھر والے ان کو کھا لیں اور اس کی بجائے ایک دن کا روزہ رکھو اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو۔ علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ کفارہ قسم میں ہر مسکین کے لئے ایک مد کھانا ہے کیونکہ اس روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو حکم فرمایا کہ ساٹھ مساکین کو پندرہ صاع کھانا دے تو اس حساب سے ہر مسکین کو ایک ایک مد ملے گا اور صحابہ کرام کی ایک جماعت کفارہ قسم میں اسی بات کو اختیار کرنے والی ہے جو ہم نے ذکر کی ہے۔

تخریج : بخاری فی الصیام باب ۳٬ والھبة باب ۱۱٬ والنفقات باب ۱۳٬ والکفارات باب ۲٬ ٤٬ مسلم فی الصوم ۸۱٬ ابو داؤد فی الصوم باب ۳۷٬ ترمذی فی الصوم باب ۲۸٬ ابن ماجه فی الصیام باب ۱٤٬ مسند احمد ۲٤۱/۲۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ کفارہ قسم میں ہر مسکین کے لئے ایک مد کھانا ہے کیونکہ اس روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو حکم فرمایا کہ ساٹھ مساکین کو پندرہ صاع کھانا دے تو اس حساب سے ہر مسکین کو ایک ایک مد ملے گا اور صحابہ کرام کی ایک جماعت کفارہ قسم میں اسی بات کو اختیار کرنے والی ہے جو ہم نے ذکر کی ہے۔

اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس قول کی تائید:

۴۶۳۵: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، أَنَّ أَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ :فِيْ كَفَّارَاتِ

الْاَیْمَانِ اِطْعَامُ عَشَرَۃِ مَسَاکِیْنَ ، کُلُّ مِسْکِیْنٍ مُدٌّ بَیْضَاءُ

۴۶۳۵: ابوجعفر مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کفارات قسم میں دس مساکین کو کھانا کھلانا ہے۔ ہر مسکین کو ایک مد بیضاء دیا جائے گا۔

اللُّغَاتِ: مد بیضاء۔ بڑے مد کا نام ہے۔

۴۶۳۶: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِیْ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِیْ هِنْدٍ ، عَنْ عِکْرَمَۃَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، مِثْلَہٗ.

۴۶۳۶: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۶۳۷: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِیْ أُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ اللَّیْثِیُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّہٗ کَانَ اِذَا کَفَّرَ یَمِیْنَہٗ فَأَطْعَمَ عَشَرَۃَ مَسَاکِیْنَ بِالْمُدِّ الْأَصْغَرِ .رَأٰی أَنَّ ذٰلِکَ یُجْزِیْ عِنْدَہٗ

۴۶۳۷: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب وہ اپنی قسم کا کفارہ دیتے تو دس مساکین کو مد اصغر سے کھانا کھلاتے اور ان کا خیال یہ تھا کہ یہ ان کے ہاں کفایت کرنے والا ہے۔

اللُّغَاتِ: مد اصغر۔ چھوٹا مد۔

۴۶۳۸: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِکًا أَخْبَرَہٗ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِیَمِیْنٍ فَوَکَّدَهَا ثُمَّ حَنِثَ فَعَلَیْہِ عِتْقُ رَقَبَۃٍ ، أَوْ کِسْوَۃُ عَشَرَۃِ مَسَاکِیْنَ ، وَمَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَلَمْ یُوَکِّدْهَا ، ثُمَّ حَنِثَ ، فَعَلَیْہِ اِطْعَامُ عَشَرَۃِ مَسَاکِیْنَ ، لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَۃٍ

۴۶۳۸: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ وہ کہا کرتے تھے جس نے قسم اٹھائی پھر اس کو موکد کیا پھر قسم توڑ دی تو اس پر ایک گردن کا آزاد کرنا لازم ہے یا دس مساکین کے کپڑے۔ جس نے قسم اٹھائی مگر اس کو موکد نہ کیا پھر اس کو توڑا تو اس کے ذمہ دس مساکین کو کھانا کھلانا ہے۔ ہر مسکین کو ایک مد گندم کا ادا کرے۔

تخریج : مالک فی النذور ۱۲ '۱۳۔

۴۶۳۹: حَدَّثَنَا أَبُوْبَکْرَۃَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ یَحْیٰی عَنْ أَبِیْ سَلْمَۃَ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّہٗ قَالَ یُجْزِیْ فِیْ کَفَّارَۃِ الْیَمِیْنِ مُدٌّ مِنْ حِنْطَۃٍ ، لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ .

۴۶۳۹: ابوسلمہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کفارہ قسم میں ہر مسکین کے لئے گندم کا ایک مد کفایت کرنے

والا ہے۔

۴۶۴۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي الْخَلِيْلُ بْنُ مُرَّةَ ، أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيْرٍ حَدَّثَهُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا يُجْزِى فِي الْإِطْعَامِ فِيْ كَفَّارَةِ الْأَيْمَانِ إِلَّا مُدَّيْنِ مُدَّيْنِ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ ، وَيُجْزِى مِنَ التَّمْرِ صَاعٌ كَامِلٌ ، وَكَذَا مِنَ الشَّعِيْرِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عَلِمَ حَاجَةَ الرَّجُلِ ، أَعْطَاهُ مَا أَعْطَاهُ مِنَ التَّمْرِ ، لِيَسْتَعِيْنَ بِهٖ فِيْمَا وَجَبَ عَلَيْهِ، لَا عَلٰى أَنَّهُ جَمِيْعُ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ، كَالرَّجُلِ يَشْكُو إِلَى الرَّجُلِ ضَعْفَ حَالِهِ ، وَمَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ ، فَيَقُوْلُ لَهُ :خُذْ هٰذِهِ الْعَشَرَةَ الدَّرَاهِمَ فَاقْضِ بِهَا دَيْنَكَ، لَيْسَ عَلٰى أَنَّهَا تَكُوْنُ قَضَاءً عَنْ جَمِيْعِ دَيْنِهِ، وَلٰكِنْ عَلٰى أَنْ يَكُوْنَ قَضَاءً بِمِقْدَارِهَا مِنْ دَيْنِهِ. وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِقْدَارُ مَا يَجِبُ مِنَ الطَّعَامِ فِيْ كَفَّارَةٍ مِنَ الْكَفَّارَاتِ ، وَهِيَ مَا يَجِبُ فِيْ حَلْقِ الرَّأْسِ فِي الْإِحْرَامِ مِنْ أَذًى ، فَجَعَلَ ذٰلِكَ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ

۴۶۴۰: خلیل بن مرہ نے یحییٰ بن کثیر سے روایت کی پھر اپنی اسناد سے اسی طرح بیان کی ہے۔ دیگر حضرات نے اس میں ان کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کفارہ قسم میں ہر مسکین کو دو مد (گندم) دے اور کھجور اور جو سے مکمل صاع دیا جائے۔ عین ممکن ہے کہ جب جناب نبی اکرم ﷺ کو اس آدمی کی محتاجی کا علم ہوا تو آپ نے جتنی کھجوریں تھیں اس کو دے دیں تا کہ ان سے اپنے ذمہ جو چیز لازم ہوئی اس کو ادا کرے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کے ذمہ یہی واجب تھا جیسا کوئی آدمی کسی کو اپنی تنگدستی بتلائے اور قرض بیان کرے تو وہ یہی کہتا ہے یہ دس درہم تو لو اور اس سے اپنا قرض ادا کرو۔ یہ اس طور پر نہیں کہ اس کے سارے قرضہ کی ادائیگی کے لئے یہی کافی ہے بلکہ اس کے قرض میں سے ایک مقدار کی ادائیگی ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ سے کفارات میں جس قدر طعام لازم ہوتا ہے اس کی مقدار سے متعلق روایات وارد ہیں وہ حالت احرام میں تکلیف کی وجہ سے جو آدمی اپنے بال منڈوائے تو اس میں ہر مسکین کے لئے گندم کے دو مد مقرر کئے گئے ہیں۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

فریق ثانی کا موقف: کفارہ قسم میں ہر مسکین کو دو مد (گندم) کھلائے اور کھجور اور جو سے مکمل صاع دیا جائے۔

فریق اوّل کے موقف کا جواب: عین ممکن ہے کہ جب جناب نبی اکرم ﷺ کو اس آدمی کی محتاجی کا علم ہوا تو آپ نے جتنی کھجوریں تھیں اس کو دے دیں تا کہ ان سے اپنے ذمہ جو چیا لازم ہوئی اس کو ادا کرے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کے ذمہ یہی واجب تھا جیسا کوئی آدمی کسی کو اپنی تنگدستی بتلائے اور قرض بیان کرے تو وہ یہی کہتا ہے یہ دس درہم تو لو اور اس سے اپنا قرض ادا کرو۔ یہ اس طور پر نہیں کہ اس کے سارے قرضہ کی ادائیگی کے لئے یہی کافی ہے بلکہ اس کے قرض میں سے ایک مقدار کی ادائیگی

ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ کفارات میں جس قدر طعام لازم ہوتا ہے اس کی مقدار سے متعلق روایات وارد ہیں وہ حالت احرام میں تکلیف کی وجہ سے جو آدمی اپنے بال منڈوائے تو اس میں ہر مسکین کے لئے گندم کے دو مد مقرر کئے گئے ہیں۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

۴۶۴۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ ، قَالَ : قَعَدْتُ اِلٰى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَقَالَ : فِيَّ أُنْزِلَتْ ، حُمِلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِي ، فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ هٰذَا وَبَلَغَ بِكَ مَا أَرَى فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَلَكُمْ عَامَّةً ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَحْلِقَ رَأْسِي ، وَأَنْسُكَ نُسُكَةً ، وَأَصُوْمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، أَوْ أُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ ، لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ

۴۶۴۱: عبدالرحمٰن بن الاصبہانی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مغفل ؓ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے میں کعب بن عجرہ ؓ کے ساتھ مسجد میں بیٹھا تھا تو میں نے ان سے اس آیت کے متعلق سوال کیا ففدية من صيام او صدقة او نسك" (البقرہ ۱۹۶) وہ کہنے لگے میرے بارے میں اتری۔ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سوار کر کے لے جایا گیا میرا حال یہ تھا کہ جوئیں میرے چہرے پر بکھری جا رہی تھیں آپ ﷺ نے فرمایا۔ میرا گمان نہ تھا کہ تکلیف تمہیں اس حالت تک پہنچائے گی اور اس حالت تک پہنچائے گی جو میں دیکھ رہا ہوں۔ یہ آیت خاص میرے بارے میں اتری اور اس کا حکم تمہارے لئے عام ہے پس جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں سر منڈوا دوں اور ایک دم بطور قربانی دوں اور تین دن کے روزے رکھوں یا چھ مساکین کو کھانا کھلا دوں ہر مسکین کو نصف صاع گندم دوں۔

تخریج : بخاری فی المحصر باب۷' والمغازی باب۳۵' تفسیر سورہ ۲' باب۲۲' والطب باب ۱۶' مسلم فی الحج ۸۰/۸۵' ترمذی فی تفسیر سورہ ۲' باب ۲۱' ابن ماجہ فی المناسك باب۸۶' مسند احمد ۲۴۲/۴۔

۴۶۴۲: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ، قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَأَطْعِمْ فَرَقًا ، فِيْ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ

۴۶۴۲: عبداللہ بن مغفل نے کعب بن عجرہ ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے البتہ اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں۔ اطعم فرقا فی ستة مساكين

۴۶۴۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ دَاوٗدَ بْنِ

أَبِيْ هِنْدٍ ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُلَّ مِسْكِيْنٍ ، نِصْفَ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ

۴۶۴۳: عامر شعبی نے کعب بن عجرہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے صرف یہ الفاظ مختلف ہیں۔ کل مسکین' نصف صاع من تمر"

۴۶۴۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِيْ لَيْلَى ، عَنْ كَعْبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، وَلَمْ يَذْكُرِ التَّمْرَ .

۴۶۴۴: ابولیلیٰ نے کعب سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے اور کھجور کا تذکرہ نہیں کیا۔

۴۶۴۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ شُرَيْحٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا ، قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ .ح

۴۶۴۵: فریابی نے سفیان ثوری سے روایت کی ہے۔

۴۶۴۶: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ ، قَالَ :ثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَا جَمِيْعًا عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۴۶۴۶: ابوایوب نے مجاہد سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۶۴۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۴۶۴۷: عبدالکریم جزری نے مجاہد سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۶۴۸: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۴۶۴۸: ابوبشر نے مجاہد سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۶۴۹: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ ، قَالَ :أَنَا مَالِكٌ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۴۶۴۹: حمید بن قیس نے مجاہد سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۶۵۰: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۴۶۵۰: ابن عون نے مجاہد سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۶۵۱: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۴۶۵۱: یحییٰ بن جعدہ نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۶۵۲: يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ. وَزَادَ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّهٗ لَيْسَ عِنْدِي مَا أَنْسُكُ بِهٖ .

۴۶۵۲: محمد بن کعب قرظی نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے اور اس میں یہ بھی اضافہ ہے وقد علم انه ليس عندي ما انسك بهاور یہ جان لیا کہ میرے پاس وہ مال موجود نہیں جس سے میں قربانی کروں۔

۴۶۵۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ مَالِكٍ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ. غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ ، الَّتِي فِيْهِ، عَلٰى مَا فِي الْأَحَادِيْثِ الَّتِي قَبْلَهٗ.فَكَانَ الَّذِي أَمَرَهٗ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِطْعَامِ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ -مَعَ تَوَاتُرِهَا -هُوَ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ ، لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ ، وَأَجْمَعُوْا عَلَى الْعَمَلِ بِذٰلِكَ ، فِي كَفَّارَةِ حَلْقِ الرَّأْسِ .وَجَاءَ عَنْهُ فِي إِطْعَامِ الْمَسَاكِيْنِ فِي الظِّهَارِ مِنَ التَّمْرِ ،

۴۶۵۳: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا جو گزشتہ احادیث میں پایا جاتا ہے۔ ان آثار میں جس اطعام کا حکم دیا گیا ہے وہ ہر مسکین کے لئے نصف صاع گندم ہے اور اس کے عمل پر اجماع ہے اس آدمی کے متعلق جو سر منڈوائے جبکہ احرام کی حالت میں ہو اور ظہار کے کفارہ میں کھجور کا تذکرہ ہے جیسا کہ روایت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ۔

حاصل روایات: ان آثار میں جس اطعام کا حکم دیا گیا ہے وہ ہر مسکین کے لئے نصف صاع گندم ہے اور اس کے عمل پر اجماع ہے اس آدمی کے متعلق جو سر منڈوائے جبکہ احرام کی حالت میں ہو اور ظہار کے کفارہ میں کھجور کا تذکرہ ہے جیسا کہ روایت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ہے۔

۴۶۵۴: مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا فَرْوَةُ ، عَنْ أَبِي الْمُغِيْرَةِ ، قَالَ :أَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ مُحَمَّدِ

بْنِ اِسْحَاقَ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ ، حَدَّثَتْنِي خَوْلَةُ ابْنَةُ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَخِي عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَانَ زَوْجَهَا حِيْنَ ظَاهَرَ مِنْهَا بِعَرَقٍ مِنْ تَمْرٍ ، وَأَعَانَتْهُ هِيَ بِعَرَقٍ آخَرَ ، وَذٰلِكَ سِتُّوْنَ صَاعًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِهٖ وَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَارْجِعِي إِلَى زَوْجِكِ . فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ، أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ اِطْعَامُ كُلِّ مِسْكِيْنٍ فِيْ كُلِّ الْكَفَّارَاتِ ، مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفُ صَاعٍ ، وَمِنَ التَّمْرِ صَاعٌ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۴۶۵۴: خولہ بنت مالک بن ثعلبہ جو کہ عبادہ بن صامت کی بھتیجی ہیں وہ روایت کرتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے میرے خاوند کی اس وقت ایک فرق کھجور سے اعانت فرمائی جبکہ اس نے مجھ سے ظہار کیا اور ایک فرق سے میری اعانت فرمائی اور یہ ساٹھ صاع ہو گئے پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کو صدقہ کر دو اور فرمایا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے خاوند کی طرف لوٹ آؤ۔

تقاضاء نظر: تمام کفارات میں اطعام مسکین گندم کا نصف صاع اور کھجور کا ایک صاع ہونا قیاس ونظر کا تقاضا ہے جناب رسول اللہ ﷺ کے اصحاب ؓ کی ایک جماعت سے یہ ثابت ہے۔

۴۶۵۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلْمَةَ ، عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ لِيْ عُمَرُ إِنِّيْ أَحْلِفُ أَنْ لَا أُعْطِيَ أَقْوَامًا ، ثُمَّ يَبْدُو لِي أَنْ أُعْطِيَهُمْ ، فَإِذَا رَأَيْتَنِي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ، فَأَطْعِمْ عَنِّيْ عَشَرَةَ مَسَاكِيْنَ ، كُلَّ مِسْكِيْنٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

۴۶۵۵: یسار بن نمیر کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر ؓ نے فرمایا میں بعض اوقات بعض لوگوں کے متعلق نہ دینے کا حلف اٹھالیتا ہوں پھر مجھے دینا بہتر معلوم ہوتا ہے تو ایسا معلوم ہونے پر ان کو میں دے دیتا ہوں۔ کفارہ قسم میں دس مساکین کو کھانا کھلا دیتا ہوں۔ ہر مسکین کو ایک صاع کھجور دیتا ہوں۔

۴۶۵۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ ، عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ. ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ عَشَرَةَ مَسَاكِيْنَ ، لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعِ حِنْطَةٍ أَوْ صَاعُ تَمْرٍ

۴۶۵۶: یسار بن نمیر حضرت عمر ؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کرتے ہیں۔ البتہ اس روایت میں یہ ہے عشرہ مساکین لکل مسکین نصف صاع گندم یا نصف صاع کھجور۔

۴۶۵۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا

وَائِلٍ ، عَنْ يَسَارٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ . وَزَادَ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

۴۶۵۷: ابووائل نے یسار سے پھرانہوں نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے اور یہ اضافہ ہے او صاعًا من تمر او صاعًا من شعیر کھجوریا جو کا ایک صاع۔

۴۶۵۸: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرَةَ ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ يَسَارٍ ، مِثْلَهُ.

۴۶۵۸: ابووائل نے یسار بن نمیر پھر انہوں نے اسی کی مثل روایت نقل کی۔

۴۶۵۹: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرَةَ ، قَالَ : ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ : ثَنَا أَبُو يُوسُفَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ يَسَارٍ ، مِثْلَهُ.

۴۶۵۹: ابووائل نے یسار بن نمیر سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔

۴۶۶۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ ، وَعَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو يُوسُفَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلْمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ فِي كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ ، فَذَكَرَ نَحْوًا مِمَّا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ

۴۶۶۰: عبداللہ بن سلمہ نے علی رضی اللہ عنہ سے کفارات قسم کے سلسلہ میں روایت بیان کی پھر انہوں نے اسی طرح ذکر کیا جیسا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۴۶۶۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ : ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ ، قَالَ : نِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ . وَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَيْنَا ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هَذَا . فَهٰذَا عُمَرُ ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَدْ جَعَلَا الْإِطْعَامَ فِي كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ مِنَ الْحِنْطَةِ مُدَّيْنِ مُدَّيْنِ ، لِكُلِّ مِسْكِينٍ ، وَمِنَ الشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ ، صَاعًا صَاعًا ، فَكَذٰلِكَ نَقُولُ . وَكَذٰلِكَ كُلُّ إِطْعَامٍ فِي كَفَّارَةٍ أَوْ غَيْرِهَا ، هَذَا مِقْدَارُهُ ، عَلَى مَا أُجْمِعَ مِنْ كَفَّارَةِ الْأَذَى . وَقَدْ شَدَّ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ بَيَّنَّاهُ فِي كِتَابِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ ، مِنْ مِقْدَارِهَا ، وَمَا ذَكَرْنَا فِي ذٰلِكَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ .

۴۶۶۱: مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قسم کے کفارہ کے سلسلہ میں ذکر کیا کہ نصف صاع گندم ہے۔ یہ روایت اس کے خلاف ہے جو ہم ابتداء باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کر آئے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ ہیں کہ انہوں

نے قسم کے کفارات میں گندم دو دو مد ہر مسکین کے لئے ذکر کی اور جو اور کھجور ایک ایک صاع بتلایا ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں۔ ہر اطعام جو کفارہ یا غیر کفارہ میں ہو وہ اسی مقدار سے ہوگا اور کم از کم مقدار فدیہ جس پر اجماع ہے وہ یہی ہے پہلے باب صدقۃ الفطر میں ہم نے اس کو دلائل سے خوب پختہ کر دیا اور وہاں ہم نے جناب نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام سے بھی اس کو ثابت کر دیا۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات : یہ روایت اس کے خلاف ہے جو ہم ابتداء باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کر آئے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ ہیں کہ انہوں نے قسم کے کفارات میں گندم دو دو مد ہر مسکین کے لئے ذکر کی اور جو اور کھجور ایک ایک صاع بتلایا ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں۔ ہر اطعام جو کفارہ یا غیر کفارہ میں ہو وہ اسی مقدار سے ہوگا اور کم از کم مقدار فدیہ جس پر اجماع ہے وہ یہی ہے پہلے باب صدقۃ الفطر میں ہم نے اس کو دلائل سے خوب پختہ کر دیا اور وہاں ہم نے جناب نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام سے بھی اس کو ثابت کر دیا۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ : الرَّجُلِ يَحْلِفُ أَنْ لَا يُكَلِّمَ رَجُلًا شَهْرًا ، كَمْ عَدَدُ ذٰلِكَ الشَّهْرِ مِنَ الْأَيَّامِ ؟

قسم والا مہینہ کتنے دنوں کا شمار ہوگا؟

خلاصۃ البرام : جو آدمی ایک ماہ کی قسم اٹھائے اگر وہ انتیس دن گزرنے پر کلام کرے تو اس کی قسم نہ ٹوٹے گی اس کو شعبی، سوید بن غفلہ اور شافعی واحمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: اگر ایک ماہ کی قسم اٹھائی تو تیس دن پورے کرنے لازم ہیں اس قول کو ائمہ احناف اور امام مالک اور ایک روایت میں شافعی واحمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ (نخب الافکار)

فریق اوّل کا موقف: اگر کوئی آدمی ایک ماہ کی قسم اٹھائے تو انتیس روز بعد وہ کام کر لینے سے وہ حانث نہ ہوگا۔ جیسا کہ یہ روایات و آثار اس پر دلالت کرتے ہیں۔

۴۶۶۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ إِسْمَاعِیْلَ بْنِ أَبِیْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِیْهِ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا ، وَهٰكَذَا ، وَهٰكَذَا وَنَقَصَ فِی الثَّالِثَةِ أُصْبُعًا .

۴۶۶۲: محمد بن سعد نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہینہ اتنا، اتنا اور اتنا ہے اور تیسری بار ایک انگلی کم کر دی۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب ۱۱ '۱' ۱۳ ' والطلاق باب ۲۵ ' مسلم فی الصیام ٤/ ١٠ ' ١٣/١٢ ' ١٦/١٥ ' ٢٦/٢٣ ' ٢٧/٢٦ ' ابو داؤد فی الصوم باب ٤ ' نسائی فی الصیام باب ١٦/١٧ ' ابن ماجه فی الصیام باب ٨ ' مسند احمد ١٨٤/١ ' ٢ ' ٤٣/٢٨ ' ٥٢ ' ٨١ ' ١٢٢ ' ١٢٩ ' ٣ ' ٣٢٩/٣٣٤ ' ٥ ' ٤٢ ـ

۴۶۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِيْ يَعْقُوْبَ قَالَ :تَذَاكَرْنَا عِنْدَ أَبِي الضُّحَى الشَّهْرَ .فَقَالَ بَعْضُنَا :تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ ، وَقَالَ بَعْضُنَا :ثَلَاثُوْنَ .قَالَ أَبُو الضُّحَى : حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ :أَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْنَ ، عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلُهَا .فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ غُرْفَةٍ لَهُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ، ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ، فَلَمَّا رَأَىْ ذٰلِكَ ، انْصَرَفَ .فَدَعَاهُ بِلَالٌ ، فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ أَطَلَّقْت نِسَاءَ ك ؟ قَالَ :لَا ، وَلٰكِنْ آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ، ثُمَّ نَزَلَ ، فَدَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ .

۴۶۶۳: ہشام بن اسماعیل دمشقی کہتے ہیں کہ ہمیں مروان بن معاویہ نے ابو یعقوب سے بیان کیا کہ ہم نے ابوالضحیٰ کے پاس مہینے کے متعلق مذاکرہ کیا ہم میں سے بعض نے کہا انتیس یوم بعض نے تیس دن بتلائے۔ابوالضحیٰ کہنے لگے ہمیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک صبح کو ہم نے دیکھا کہ ازواج مطہرات رو رہی تھیں اور ہر زوجہ محترمہ کے عزیز و اقارب اس کے پاس تھے۔اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ آگئے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اوپر کے کمرے میں حاضر ہوئے انہوں نے آپ کو سلام کیا مگر ان کو کسی نے جواب نہ دیا انہوں نے پھر سلام کیا مگر ان کو کسی نے جواب نہ دیا۔جب انہوں نے یہ صورت حال دیکھی تو وہ واپس لوٹے۔تو اسی وقت ان کو بلال رضی اللہ عنہ نے بلا لیا۔پس عمر رضی اللہ عنہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچے۔تو عمر رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کیا آپ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔لیکن میں نے ایک ماہ کے لئے ان کے گھر نہ جانے کی قسم اٹھائی ہے چنانچہ آپ نے انتیس راتیں اپنے بالاخانے میں قیام فرمایا اور پھر ازواج کے ہاں تشریف لائے۔

تخریج : بخاری فی العلم باب ٢٧ ' المظالم باب ٦٥ ' النکاح باب ٨٣ ' مسلم فی الطلاق ٣٤ ـ

۴۶۶۴: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ ، قَالَ :ثَنَا آدَمُ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :ثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا ، وَهٰكَذَا ، وَهٰكَذَا وَضَمَّ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ .

۴۶۶۴: جبلہ بن سحیم کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اس طرح

اوراس طرح اوراس طرح ہوتا ہے اور تیسری مرتبہ اپنا انگوٹھا ساتھ ملایا۔
تخریج:۴۶۶۴ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۶۶۵: حَدَّثَنَا بَكْرٌ ، قَالَ :ثَنَا آدَم ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :ثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۶۶۵: سعید بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح ذکر فرمار ہے تھے۔

۴۶۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ ، فَصُوْمُوْا ، وَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ.وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا أَيْضًا آثَارًا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا .

۴۶۶۶: نافع نے ابن عمر ؓ روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے پس جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم چاند دیکھ لو تو افطار کرو پھر اگر چاند چھپ جائے تو اندازہ کرو یعنی تیس پورے کرو۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب۱۱/۵‘ مسلم فی الصیام ۹/۶‘ ابو داؤد فی الصوم باب۸‘ ٤‘ ۷‘ ترمذی فی الصوم باب۲‘ نسائی فی الصیام باب۱۳/۹‘ ۱۷‘ ابن ماجه فی الصیام باب۷‘ دارمی فی الصوم باب۵/۲‘ موطا فی الصیام ۱‘ ۲‘ ۳‘ مسند احمد ۵/۲‘ ۱۳‘ ۶۳‘ ۲۶۳/۲۵۹‘ ۴۳۸/۴۳۹‘ ۴۶۹/۴۵۴‘ ۲۲۹/۳‘ ۲۳/٤‘ ۳۲۱‘ ۴۲/۵‘ ۱۴۹/۶۔

تنبیہ: ہم نے اس سلسلہ کے آثار پہلے بھی اپنی اسی کتاب میں درج کئے ہیں۔

۴۶۶۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الْحَكَمِ السُّلَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلٰى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا ، فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ، الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ .

۴۶۶۷: ابوالحکم سلمی نے ابن عباس ؓ سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک ماہ کا ایلاء کیا پھر آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا اے محمد ﷺ یہ مہینہ انتیس دنوں کا ہے۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب۱۱‘ الصلاة باب۱۸‘ النکاح باب۹۱‘ ۹۲‘ الطلاق باب۲۱‘ والایمان باب۲۰‘ والمظالم باب۲۵‘ ترمذی فی الطلاق باب۲۱‘ نسائی فی الطلاق باب۳۲‘ ابن ماجه فی الطلاق باب۲۸/۲٤‘ مسند احمد ۲۰۰/۳۔

۴۶۶۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ ، قَالَ :ثَنَا

يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلْمَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ .

۴۶۶۸: ابوسلمہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ مہینہ انتیس دنوں کا ہوتا ہے (یعنی کبھی)

تخریج : ۴۶۶۵ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۶۶۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّ عِكْرَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلْمَةَ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا ، فَلَمَّا مَضَى تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِمْ ، أَوْ رَاحَ .فَقِيْلَ لَهُ : حَلَفْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا ، فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ يَوْمًا .

۴۶۶۹: عکرمہ بن عبدالرحمن نے بتلایا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خبر دی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اٹھائی کہ اپنی بعض ازواج کے ہاں ایک ماہ داخل نہ ہوں گے جب انتیس دن گزر گئے تو آپ ان زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں صبح یا شام کو تشریف لائے آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ نے تو ایک ماہ اپنی ازواج کے پاس نہ جانے کی قسم اٹھائی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب ۱۱، النکاح باب ۹۲، مسلم فی الصوم ۲۵، مسند احمد ۱۰۵/۶، ۳۱۵۔

۴۶۷۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، قَالَ :ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ : هَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ شَهْرًا ، وَكَانَ يَكُوْنُ فِي الْعُلُوِّ ، وَيَكُنَّ فِي السُّفْلِ ، فَنَزَلَ إِلَيْهِنَّ فِي تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ .فَقَالَ رَجُلٌ :إِنَّكَ مَكَثْتَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ، فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ هٰكَذَا ، وَهٰكَذَا ، بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ، وَهٰكَذَا وَقَبَضَ فِي الثَّالِثَةِ إِبْهَامَهُ

۴۶۷۰: ابوالزبیر نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو ایک ماہ کیلئے چھوڑ دیا اور آپ بالا خانے میں رہتے تھے اور ازواج مطہرات نچلے حجرات میں رہائش پذیر تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتیس دنوں بعد اُتر کر ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ تو ایک آدمی نے کہا آپ تو انتیس راتیں ٹھہرے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اتنا، اتنا اور اتنا ہوتا ہے آپ نے انگلیوں سے اشارہ فرمایا اور آخری مرتبہ انگوٹھے کو ساتھ ملا لیا۔

اللُّغَاتْ: مشربہ۔ بالا خانہ۔

تخریج : مسند احمد ۳۲۹/۳۔

۴۶۷۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۶۷۱:ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا پھر اسی طرح روایت بیان کی۔

۴۶۷۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : آلَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ، فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ ، ثُمَّ نَزَلَ .فَقَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، آلَيْتَ شَهْرًا ، فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا حَلَفَ لَا يُكَلِّمُ رَجُلًا شَهْرًا ، فَكَلَّمَهُ بَعْدَ مُضِيِّ تِسْعَةٍ وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا ، أَنَّهُ لَا يَحْنَثُ ، وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :إِنْ كَانَ حَلَفَ مَعَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ ، فَهُوَ عَلَى ذٰلِكَ الشَّهْرِ الَّذِي كَانَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا أَوْ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا ، وَإِنْ كَانَ حَلَفَ فِي بَعْضِ شَهْرٍ فَيَمِيْنُهُ عَلَى ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا ، وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِالْحَدِيْثِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا ، وَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا . أَفَلَا تَرَاهُ قَدْ أَوْجَبَ عَلَيْهِمْ -إِذَا غُمَّ -ثَلَاثِيْنَ ، وَجَعَلَهُ عَلَى الْكَمَالِ حَتّٰى يَرَوْا الْهِلَالَ ذٰلِكَ ؟ وَكَذٰلِكَ فَعَلَ أَيْضًا فِي شَعْبَانَ أَمَرَ بِالصَّوْمِ بَعْدَمَا يُرَى هِلَالُ شَهْرِ رَمَضَانَ ، فَإِذَا أُغْمِيَ عَلَيْهِمْ ، لَمْ يَصُوْمُوْا ، وَكَانَ شَعْبَانُ عَلَى الثَّلَاثِيْنَ إِلَّا أَنْ يَنْقَطِعَ ذٰلِكَ بِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ ، غَيْرُ مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ .

۴۶۷۲: حمید نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کے ہاں نہ جانے کی قسم اٹھائی پس آپ انتیس روز بالا خانہ میں مقیم ہو گئے پھر اتر کر ان کے ہاں تشریف لے گئے۔انہوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے تو ایک ماہ کی قسم اٹھائی تھی تو آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دنوں کا ہوتا ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ جب کوئی آدمی یہ قسم اٹھالے کہ وہ ایک ماہ کلام نہ کرے گا پھر اس نے انتیس روز گزرنے پر کلام کرلیا تو وہ حانث نہ ہوگا اور انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔دوسرے علماء کہتے ہیں کہ اگر اس نے چاند دیکھتے ہی قسم اٹھائی تھی تو وہ اس ماہ سے متعلق ہوگی جو تیس روز کا ہوتا ہے یا انتیس روز کا ہوتا ہے اور اگر اس نے مہینے کے چند دن گزرنے پر قسم اٹھائی تھی تو پھر اس کی قسم تیس روز گنتی کے

ہوں گے اوران کی دلیل وہ روایت ہے جس کو ابتداء بات میں ذکر کیا گیا ہے۔آپ ﷺ نے اپنے ارشاد میں فرمایا:
الشهر تسع و عشرون کہ مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے پس جب تم چاند کو دیکھو تو روزہ رکھو اور دیکھ کر افطار کرو۔
پھر اگر چاند (بادل سے) چھپ جائے تو تیس روز کی گنتی پوری کرو۔ذرا روایت میں غور کرو کہ آپ ﷺ نے چاند
چھپ جانے کی صورت میں تیس دن کی گنتی کو لازم کیا اوراس کو کامل ماہ قرار دیا یہاں تک کہ وہ چاند دیکھ لیں اسی
طرح شعبان کے سلسلے میں بھی فرمایا کہ ماہ رمضان کا چاند نظر آنے پر روزے رکھیں اور جب وہ ان پر چھپ جائے تو
روزہ نہ رکھیں اور شعبان تیس روز کا شمار ہوگا مگر یہ کہ چاند دکھائی دینے کی وجہ سے یہ مدت کم ہو جائے۔اس روایت
کے علاوہ روایات بھی وارد ہیں جن کو ذکر کیا جاتا ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ جب کوئی آدمی یہ قسم اٹھالے کہ وہ ایک ماہ کلام نہ کرے گا پھر اس
نے انتیس روز گزرنے پر کلام کرلیا تو وہ حانث نہ ہوگا اورانہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: دوسرے علماء کہتے ہیں کہ اگر اس نے چاند دیکھتے ہی قسم اٹھائی تھی تو وہ اس ماہ سے متعلق ہوگی جو تیس روز کا
ہوتا ہے یا انتیس روز کا ہوتا ہے اور اگر اس نے مہینے کے چند دن گزرنے پر قسم اٹھائی تھی تو پھر اس کی قسم تیس روز گنتی کے ہوں گے
اوران کی دلیل وہ روایت ہے جس کو ابتداء باب میں ذکر کیا گیا ہے۔

طریق استدلال: آپ ﷺ نے اپنے ارشاد میں فرمایا الشهر تسع و عشرون کہ مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے پس جب تم چاند کو
دیکھو تو روزہ رکھو اور دیکھ کر افطار کرو۔پھر اگر چاند (بادل سے) چھپ جائے تو تیس روز کی گنتی پوری کرو۔

تخریج: ٤٦٦٦ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

ذرا روایت میں غور کرو کہ آپ ﷺ نے چاند چھپ جانے کی صورت میں تیس دن کی گنتی کو لازم کیا اوراس کو کامل ماہ قرار دیا
یہاں تک کہ وہ چاند دیکھ لیں اسی طرح شعبان کے سلسلے میں بھی فرمایا کہ ماہ رمضان کا چاند نظر آنے کے بعد روزے کا حکم فرمایا
اور جب وہ ان پر چھپ جائے تو روزہ نہ رکھیں اور شعبان تیس روز کا شمار ہوگا مگر یہ کہ چاند دکھائی دینے کی وجہ سے یہ مدت کم ہو
جائے۔اس روایت کے علاوہ روایات بھی وارد ہیں جن کو ذکر کیا جاتا ہے۔

۴۶۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ ، قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : حَلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَيَهْجُرَنَا شَهْرًا ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا لِتِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تُكَلِّمَنَا شَهْرًا ، وَاِنَّمَا أَصْبَحْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ ، فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ لَا يَتِمُّ . فَأَخْبَرَ أَنَّهُ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ ، لِنُقْصَانِ الشَّهْرِ ، فَهٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ حَلَفَ عَلَيْهِنَّ مَعَ غُرَّةِ الْهِلَالِ فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ ، وَقَدْ رُوِيَ فِي هٰذَا ، مَا هُوَ أَبْيَنُ مِنْ هٰذَا .

۴۶۷۳: عمرہ نے حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک ہمیں چھوڑے رکھنے کی قسم اٹھائی پھر انتیس روز گزرنے پر آپ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے خدمت میں گزارش کی یارسول اللہ ﷺ! آپ نے تو ایک ماہ تک ہم سے ہمکلام نہ ہونے کی قسم اٹھائی تھی اور آپ نے تو انتیس روز پورے کئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا (بعض اوقات) مہینہ پورا نہیں ہوتا۔ (یہ اسی طرح ہے) اس روایت میں بتلا دیا کہ آپ نے مہینے کے کم ہونے کی وجہ سے ایسا کیا اس سے یہ دلیل مل گئی کہ آپ ﷺ نے چاند دیکھتے ہی ان کے ہاں نہ جانے کی قسم اٹھائی تھی اور ہم بھی یہی بات کہتے ہیں اس سلسلہ میں تو واضح تر روایات وارد ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

حاصل روایات: اس روایت میں بتلا دیا کہ آپ نے مہینے کے کم ہونے کی وجہ سے ایسا کیا اس سے یہ دلیل مل گئی کہ آپ ﷺ نے چاند دیکھتے ہی ان کے ہاں نہ جانے کی قسم اٹھائی تھی اور ہم بھی یہی بات کہتے ہیں اس سلسلہ میں تو واضح تر روایات وارد ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

۴۶۷۴: حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :وَقَوْلُهُمْ :إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَا وَاللّٰهِ مَا كَذٰلِكَ قَالَ ، أَنَا -وَاللّٰهِ -أَعْلَمُ بِمَا قَالَ فِي ذٰلِكَ ، إِنَّمَا قَالَ حِينَ هَجَرَنَا لَأَهْجُرَنَّكُنَّ شَهْرًا .فَجَاءَ حَتّٰى ذَهَبَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً .فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، إِنَّكَ أَقْسَمْتَ شَهْرًا ، وَإِنَّمَا غِبْتَ عَنَّا تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً :فَقَالَ إِنَّ شَهْرَنَا هٰذَا، كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ يَمِينَهُ كَانَتْ مَعَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ .

۴۶۷۴: ہشام نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی ہے کہ صحابہ کرام کا یہ کہنا کہ مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے اللہ کی قسم آپ ﷺ نے اس طرح نہیں فرمایا۔ اللہ کی قسم مجھے خبر ہے جو آپ نے اس سلسلے میں فرمایا بلاشبہ آپ ﷺ نے ہمیں چھوڑتے وقت فرمایا میں ایک ماہ تمہیں چھوڑے رکھوں گا اور ہوا یہ کہ انتیس راتیں گزریں تھیں کہ آپ تشریف لے آئے تو میں نے کہا اے اللہ کے نبی ﷺ آپ نے تو ایک ماہ کی قسم اٹھائی تھی اور آپ ہم سے انتیس راتیں غائب رہے اس پر آپ نے فرمایا ہمارا یہ مہینہ انتیس راتوں کا ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ آپ کی قسم چاند دیکھتے ہی تھی اور حضرت عمر ﷜ سے بھی اس سلسلہ میں مروی ہے۔ وہ ملاحظہ ہو۔

۴۶۷۵: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، وَابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا :ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ سِمَاكٍ أَبِي زُمَيْلٍ قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَذَكَرَ إِيلَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ، وَأَنَّهُ نَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ

وَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ قَدْ يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ . وَقَدْ رُوِىَ عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ ذٰلِكَ ،

۴۶۷۵: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے عمر بن خطاب نے بیان کیا انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی قسم کا تذکرہ کیا جو بیویوں کے سلسلہ میں آپ نے اٹھائی تھی آپ ﷺ انتیس تاریخ کو نیچے اتر آئے اور فرمایا مہینہ کبھی انتیس دنوں کا ہوتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس سلسلہ میں مروی ہے:

۴۶۷۶: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِىْ كَثِيْرٍ ، عَنْ أَبِىْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ ، وَيَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ ، وَاِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا ، وَاِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ ، فَأَكْمِلُوْا الْعِدَّةَ . فَأَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ اِنَّمَا يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ بِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ قَبْلَ الثَّلَاثِيْنَ . فَقَدْ دَلَّتْ هٰذِهِ الْآثَارُ ، لِمَا كَشَفْتُ عَمَّا ذَكَرْنَا . وَهٰذَا قَوْلُ أَبِىْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِىْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ . وَقَدْ رُوِىَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ الْحَسَنِ.

۴۶۷۶: ابوسلمہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہے پس جب تم چاند کو دیکھ لو۔ تو روزہ رکھو اور جب تم چاند کو دیکھ لو تو افطار کر لو پھر اگر چاند چھپ جائے تو گنتی کو پورا کر لو۔ اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے اطلاع دی ہے کہ انتیس دن کا مہینہ تیس یوم سے پہلے چاند دیکھنے کی صورت میں ہوتا ہے۔ (ورنہ گنتی میں تو تیس کا شمار کیا جائے گا) اس آثار سے دلالت مل گئی کہ جو بات ہم نے بیان کی وہ درست ہے اور یہ قول امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا ہے اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب ۱۱ مسلم فی الصیام ۳۰ نسائی فی الصیام باب ۱۲ / ۱۳ ، ۱۷ / ۳۷ دارمی فی الصوم باب ۱ / ۲ مسند احمد ۲ ، ۴۲۲ / ۴۳۰۔

حاصل روایات : اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے اطلاع دی ہے کہ انتیس دن کا مہینہ تیس یوم سے پہلے چاند دیکھنے کی صورت میں ہوتا ہے۔ (ورنہ گنتی میں تو تیس کا شمار کیا جائے گا)

اس آثار سے دلالت مل گئی کہ جو بات ہم نے بیان کی وہ درست ہے اور یہ قول امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا ہے اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۶۷۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ : ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، فِىْ رَجُلٍ نَذَرَ

أَنْ يَصُوْمَ شَهْرًا .قَالَ :إِنِ ابْتَدَأَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ صَامَ لِرُؤْيَتِهٖ، وَأَفْطَرَ لِرُؤْيَتِهٖ، وَإِنِ ابْتَدَأَ فِيْ بَعْضِ الشَّهْرِ ، صَامَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ .

۴۶۷۷: اشعث نے حسن رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جس نے نذر مانی کہ وہ ایک ماہ روزہ رکھے گا تو انہوں نے فرمایا اگر اس نے روزے کی ابتداء رویت ہلال سے کی اور اس کو دیکھ کر روزہ شروع کیا تو افطار بھی چاند دیکھ کر کرے گا اور اگر اس نے روزے کی ابتداء چند دن گزرنے سے کی تو تیس دن کے روزے پورے کرے۔ واللہ اعلم۔

تخریج: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ فریق ثانی کے مسلک کو پہلے روایات سے ثابت کیا اور پھر اقوال صحابہ اور تابعین سے اس کی تائید کی۔ هکذا عادته سالفة جزاه الله۔ مترجم

بَابُ الرَّجُلِ يُوْجِبُ عَلٰى نَفْسِهٖ أَنْ يُصَلِّيَ فِيْ مَكَانٍ فَيُصَلِّيْ فِيْ غَيْرِهٖ

قسم میں مقررہ جگہ پر نماز نہ پڑھنے کا حکم

اس سلسلے میں دو قول منقول ہیں۔

نمبر ①: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام احمد اور امام شافعی رحمہ اللہ کے ایک قول میں جس آدمی نے کسی مقدس جگہ میں نماز پڑھنے کی نذر مانی اس کو دوسرے مقام پر بھی نماز پڑھنا جائز ہے۔

نمبر ②: امام ابو یوسف رحمہ اللہ امام زفر رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کے ایک قول میں اگر اس نے اس سے افضل مقام میں نماز ادا کی جس کی نذر مان رکھی تھی تو نماز اس کی درست ہے ورنہ اس کو اسی مقام پر نماز ادا کرنا ضروری ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: کسی جگہ نماز کی نذر ماننے والے کو دوسری کسی بھی جگہ نماز پڑھ لینا کافی ہے۔ بعینہٖ اسی جگہ نماز ضروری نہیں۔ دلیل یہ روایت ہے۔

۴۶۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَبِيْبٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ نَذَرْتُ -إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ -أَنْ أُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ .فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ هَاهُنَا فَأَعَادَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنُكَ إِذًا . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، أَنَّ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الَّذِیْ نَذَرَ أَنْ يُصَلِّيَ فِیْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَنْ يُصَلِّيَ فِیْ غَيْرِهٖ. فَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ مَنْ جَعَلَ لِلّٰهِ عَلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَ فِیْ مَكَانٍ ، فَصَلّٰى فِیْ غَيْرِهٖ أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ . وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .غَيْرَ أَنَّ أَبَا يُوْسُفَ قَدْ قَالَ فِیْ إِمْلَائِهٖ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُصَلِّيَ فِیْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، فَصَلّٰى فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، أَوْ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ ؛ لِأَنَّهُ صَلّٰى فِیْ مَوْضِعٍ ، الصَّلَاةُ فِيْهِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّلَاةِ فِیْ مَوْضِعِ الَّذِیْ أَوْجَبَ الصَّلَاةَ فِيْهِ عَلٰى نَفْسِهٖ. وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يُصَلِّيَ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، فَصَلّٰى فِیْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، لَمْ يُجْزِهٖ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ صَلّٰى فِیْ مَكَانٍ لَيْسَ لِلصَّلَاةِ فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ مَا لِلصَّلَاةِ فِیْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ الَّذِیْ أَوْجَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الصَّلَاةَ فِيْهِ .وَاحْتَجَّ فِیْ ذٰلِكَ بِمَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۴۶۷۸: عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ فتح مکہ کے دن ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے یہ نذر مان رکھی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا تو میں بیت المقدس میں نماز پڑھوں گا جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا اس جگہ نماز پڑھ لو اس نے اپنا سوال دو' تین مرتبہ دہرایا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تو جان اور تیرا کام۔اس حدیث سے معلوم ہورہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جس نے بیت المقدس میں نماز کی نذر مان رکھی تھی۔دوسری جگہ پڑھنے کا حکم دیا اسی وجہ سے امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام کی نذر مانے کہ وہ فلاں مقام پر نماز ادا کرے گا اور اس نے اس کی بجائے دوسری جگہ نماز پڑھ لی تو اس کے لئے کافی ہے۔انہوں نے اسی روایت کو دلیل بنایا ہے۔البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے امالی ابو یوسف میں تحریر فرمایا جس آدمی نے یہ نذر مانی کہ وہ بیت المقدس میں نماز ادا کرے گا پھر اس نے بیت اللہ شریف میں نماز ادا کرلی یا مسجد نبوی میں نماز ادا کرلی تو اس کے لئے یہ نماز کافی ہوجائے گی۔کیونکہ اس نے ایسی جگہ میں نماز ادا کی ہے جو اس جگہ سے افضل ہے جہاں نذر کی اس نے نیت کی ہے اور جس نے اس طرح نذر کی کہ وہ مسجد حرام میں نماز ادا کرے گا اور اس نے بیت المقدس میں نماز ادا کرلی تو اس کے لئے کافی نہ ہوگی کیونکہ اس نے ایسی جگہ نماز ادا کی ہے جو اس سے فضیلت میں کم ہے جس کی اس نے نذر مان رکھی تھی۔انہوں نے اس سلسلہ میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الایمان باب ۲۰' دارمی فی النذور باب ٤' مسند احمد ۳۱۳/۳۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: اس حدیث سے معلوم ہورہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جس نے بیت المقدس میں نماز کی نذر مان رکھی تھی۔دوسری جگہ پڑھنے کا حکم دیا اسی وجہ سے امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام کی

نذر مانے کہ وہ فلاں مقام پر نماز ادا کرے گا اور اس نے اس کی بجائے دوسری جگہ نماز پڑھ لی تو اس کے لئے کافی ہے۔ انہوں نے اسی روایت کو دلیل بنایا ہے۔

فریق ثانی: البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے امالی ابو یوسف میں تحریر فرمایا جس آدمی نے یہ نذر مانی کہ وہ بیت المقدس میں نماز ادا کرے گا پھر اس نے بیت اللہ شریف میں نماز ادا کر لی یا مسجد نبوی میں نماز ادا کر لی تو اس کے لئے یہ نماز کافی ہو جائے گی۔ کیونکہ اس نے ایسی جگہ میں نماز ادا کی ہے جو اس جگہ سے افضل جہاں نذر کی اس نے نیت کی ہے۔

نمبر ②: اور جس نے اس طرح نذر کی کہ وہ مسجد حرام میں نماز ادا کرے گا اور اس نے بیت المقدس میں نماز ادا کر لی تو اس کے لئے کافی نہ ہوگی کیونکہ اس نے ایسی جگہ نماز ادا کی ہے جو اس سے فضیلت میں کم ہے جس کی اس نے نذر مان رکھی تھی۔

انہوں نے اس سلسلہ میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

۴۶۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِیْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ .

۴۶۷۹: عمرو بن حکم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ دیگر مقامات میں ایک ہزار نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے۔

تخریج : بخاری فی مسجد مکه باب ۱' مسلم فی الحج ۵۰۵/۵۱۰' ترمذی فی المواقیت ۱۲۶' والمناقب باب ۶۷' نسائی فی المناسك باب ۱۲۴' ابن ماجه فی الاقامه باب ۱۹۵/۱۹۸' مالك فی القبله ۱۹' مسند احمد ۱۶/۲' ۲۹/۵۲' ۶۸/۱۲۲' ۲۳۹/۳۸۶' ۳۹۷/۴۶۸' ۴۸۵/۴۹۹' ۴/۵۔

۴۶۸۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا مَكِّيٌّ وَشُجَاعٌ . ح .

۴۶۸۰: علی بن معبد نے مکی اور شجاع سے روایت کی۔

۴۶۸۱: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ : ثَنَا مَكِّيٌّ ، قَالَا : ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۶۸۱: عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل فرمائی ہے۔

۴۶۸۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ : ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۶۸۲: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۶۸۳: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ :سَمِعْتُ نَافِعًا ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ ، يَقُوْلُ :حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۶۸۳: ابراہیم بن معبد بن عبداللہ بن معبد بن عباس نے میمونہ امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۶۸۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ قَالَ :حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۴۶۸۴: لیث نے نافع سے پھر اس نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۶۸۵: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ :ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.قَالَ مُوْسَى : وَحَدَّثَنِيْ هٰذَا الْحَدِيْثَ أَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۶۸۵: نافع نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۶۸۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ :ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۶۸۶: قزعہ نے ابوسعیدؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۶۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ :ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ :ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۶۸۷: زہری نے سعید بن المسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۶۸۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۶۸۸: ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۶۸۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :ثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ .ح .

۴۶۸۹: ابن وہب نے افلح بن حمید سے روایت نقل کی۔

۴۶۹۰: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ .ح .

۴۶۹۰: ابن مرزوق نے ابو عامر سے روایت نقل کی۔

۴۶۹۱: وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَا :ثَنَا أَفْلَحُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُوْبَكْرِ بْنُ حَزْمٍ عَنْ سَلْمَانَ الْأَغَرِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۶۹۱: ابوبکر بن حزم نے سلمان الاغر سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۶۹۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۶۹۲: ابو عبداللہ اغر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۶۹۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَلْمَانَ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۶۹۳: سلیمان الاغر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۶۹۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطَوَانِيُّ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ أَبِيهَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۶۹۴: عبداللہ بن سلمان نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۶۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِيهَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۶۹۵: محمد بن ہلال نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۶۹۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا صَالِحٍ :هَلْ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :لَا وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ الصَّلَاةَ فِيْ مَسْجِدِهٖ عَلَى الصَّلَاةِ فِيْ غَيْرِهٖ بِأَلْفِ صَلَاةٍ غَيْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ لَا فَضْلَ لِصَلَاةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عَلَى الصَّلَاةِ فِيْ مَسْجِدِهٖ أَوْ تَكُوْنَ الصَّلَاةُ فِيْ أَحَدِهِمَا أَفْضَلَ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْآخَرِ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَدْ.

۴۶۹۶: یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے ابوصالح سے دریافت کیا کہ کیا تم نے جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت بیان کرتے سنا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ لیکن مجھے ابراہیم بن عبداللہ قارظ نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات اسی طرح بیان کرتے سنا ہے۔ طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں نماز کو مسجد حرام کے دوسرے تمام مقام پر نماز سے ایک ہزار درجہ افضل قرار دیا۔ پس اس میں یہ احتمال پیدا ہوا کہ مسجد نبوی میں پڑھی جانے والی نماز پر مسجد حرام میں پڑھی جانے والی نماز کو فضیلت نہ ہو یا ان دونوں میں سے کسی میں نماز دوسری مسجد میں پڑھی جانے والی نماز سے افضل ہو۔ پس اس سلسلے میں ہم نے غور کیا مندرجہ ذیل روایات میسر آئیں۔

حاصلِ روایات: طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں نماز کو مسجد حرام کے علاوہ دوسرے تمام مقام پر نماز سے ایک ہزار درجہ افضل قرار دیا۔

پس اس میں یہ احتمال پیدا ہوا کہ مسجد نبوی میں پڑھی جانے والی نماز پر مسجد حرام میں پڑھی جانے والی نماز کو فضیلت نہ ہو یا ان دونوں میں سے کسی میں نماز دوسری مسجد میں پڑھی جانے والی نماز سے افضل ہو۔

پس اس سلسلے میں ہم نے غور کیا مندرجہ ذیل روایات میسر آئیں۔

۴۶۹۷: حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَبِيْبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ، وَصَلَاةٌ فِيْ ذٰلِكَ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِيْ هٰذَا .

۴۶۹۷: حبیب معلم نے عطاء بن زبیر سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں نماز وہ دوسری مساجد میں نماز سے سوائے مسجد حرام کے ہزار گنا افضل ہے اور مسجد حرام میں نماز مسجد نبوی کے مقابلے میں ایک سو گنا افضل ہے۔ (گویا بقیہ مساجد سے ایک لاکھ گنا افضل ہے)

۴۶۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ :ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَتِيقٍ قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ .قَالَ سُفْيَانُ فَيَرَوْنَ أَنَّ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا فِيْ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّمَا فَضَلَهُ عَلَيْهِ بِمِائَةِ صَلَاةٍ .

۴۶۹۸: سلیمان بن عتیق کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے سنا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا ہے پھر اسی طرح کی روایت نقل کی مگر اس کو مرفوع بیان نہیں کیا۔ سفیان ثوری کہتے ہیں اب علماء کا خیال یہ ہے کہ مسجد حرام میں نماز دوسرے مقام پر نماز سے ایک لاکھ گنا افضل ہے اور مسجد نبوی سے سو گنا افضل ہے۔

۴۶۹۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ . قَالَ :فَلَمَّا كَانَ فَضْلُ الصَّلَاةِ فِيْ بَعْضِ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ عَلَى بَعْضٍ ، مَا قَدْ ذُكِرَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ لَمْ يَجُزْ لِمَنْ أَوْجَبَ عَلَى نَفْسِهِ صَلَاةً فِيْ شَيْءٍ مِنْهَا إِلَّا أَنْ يُصَلِّيَهَا حَيْثُ أَوْجَبَ أَوْ فِيمَا هُوَ أَفْضَلُ مِنْهُ مِنَ الْمَوَاضِعِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ عَلَى أَهْلِ هٰذَا الْقَوْلِ أَنَّ مَعْنَى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِنَّمَا ذٰلِكَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ لَا عَلَى النَّوَافِلِ .أَلَا تَرَى إِلَى قَوْلِهِ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ بْنِ سَعْدٍ لَأَنْ أُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ . وَقَوْلُهُ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ خَيْرُ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَذٰلِكَ أَنَّهُ حِيْنَ أَرَادَ أَنْ يَقُوْمَ بِهِمْ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي التَّطَوُّعِ .وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ .فَلَمَّا رُوِيَ ذٰلِكَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا كَانَ تَصْحِيْحُ الْآثَارِ يُوْجِبُ أَنَّ الصَّلَاةَ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ لَهَا الْفَضْلُ عَلَى الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوْتِ هِيَ الصَّلَاةُ الَّتِيْ هِيَ خِلَافُ هٰذِهِ الصَّلَاةِ ، وَهِيَ الْمَكْتُوْبَةُ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ فَسَادُ مَا احْتَجَّ بِهِ أَبُوْ يُوْسُفَ وَثَبَتَ أَنَّ مَنْ أَوْجَبَ عَلَى نَفْسِهِ صَلَاةً فِيْ مَكَانٍ فَصَلَّاهَا فِيْ غَيْرِهِ أَجْزَأَهُ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِذَا رَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا قَالَ : لِلّٰهِ عَلَيَّ أَنْ أُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَالصَّلَاةُ الَّتِي أَوْجَبَهَا قُرْبَةٌ حَيْثُ مَا كَانَتْ فَهِيَ عَلَيْهِ وَاجِبَةٌ .ثُمَّ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي الْمَوْطِنِ الَّذِي أَوْجَبَ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ يُصَلِّيَهَا فِيهِ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ تِلْكَ الصَّلَاةُ أَمْ لَا ؟ فَرَأَيْنَاهُ لَوْ قَالَ لِلّٰهِ عَلَيَّ أَنْ أَلْبَثَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَاعَةً لَمْ يَجِبْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ اللُّبْثُ هُوَ لَوْ فَعَلَهُ قُرْبَةً .فَكَانَ اللُّبْثُ وَإِنْ كَانَ قُرْبَةً لَا يَجِبُ بِإِيجَابِ الرَّجُلِ إِيَّاهُ عَلَى نَفْسِهِ. فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ كَانَ مَنْ أَوْجَبَ لِلّٰهِ عَلَى نَفْسِهِ صَلَاةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَجَبَتْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ اللُّبْثُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

۴۶۹۹: عطاء بن ابی رباح نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز دوسرے مقام کی مساجد میں نماز سے ایک ہزار گنا افضل ہے سوائے مسجد حرام کے اور مسجد حرام کی نماز دوسرے مقام کی نماز سے سو گنا افضل ہے۔نماز کے ادا کرنے میں جب ان مساجد میں سے بعض کو بعض پر فضیلت ہے جیسا کہ آثار میں مذکور ہے تو جس شخص نے ان میں سے کسی مسجد میں اپنے اوپر نماز کو لازم کیا ہو۔اسے دوسرے مقام پر پڑھنا جائز نہیں ہے۔اسی مقام پر ادا کرنا ضروری ہے یا پھر ایسے مقام پر جو اس سے افضل ہو۔امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد صلاۃ فی مسجدی...... کا مطلب یہ ہے اس سے فرض نمازیں مراد ہیں نہ کہ نوافل۔جیسا کہ عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اگر میں اپنے گھر میں نماز ادا کروں تو وہ مجھے مسجد میں نماز سے زیادہ محبوب ہے اور آپ ﷺ کا یہ ارشاد جو حدیث زید بن ثابت میں ہے۔آدمی کی سب سے بہتر نماز (یعنی نفلی) اپنے گھر میں ہے سوائے فرض نماز کے اور یہ بات اس وقت فرمائی جبکہ ان کو رمضان المبارک کے مہینہ میں قیام رمضان کی ترغیب دی اس کے متعلق آثار ہم دوسرے مقام پر ذکر کر آئے ہیں۔جب یہ ارشادات اس طرح مروی ہیں تو آثار کی تصحیح اس بات کو لازم کرتی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں جس نماز کو گھر کی نمازوں پر فضیلت حاصل ہے وہ اس نماز کے علاوہ یعنی فرض نماز ہے۔اس سے امام یوسف رحمہ اللہ نے جو استدلال کیا ہے اس کی غلطی ثابت ہوئی اور یہ بات پختہ طور پر ثابت ہوگئی کہ جس شخص نے اپنے اوپر کسی جگہ نماز پڑھنا لازم کر لیا اور اس کو کسی دوسرے مقام پر ادا کیا تو وہ ادائیگی کافی ہو جائے گی۔آثار کے پیش نظر تو اس بات کا حکم یہی ہے۔البتہ نظری انداز سے بھی حکم ظاہر کرتے ہیں۔بغور دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم مجھ پر مسجد حرام میں دو رکعت پڑھنا لازم ہے تو جس نماز کو اس نے بطور تقرب لازم کیا ہے وہ اس پر واجب ہوگئی خواہ جہاں بھی پڑھے اب ہم اس میں یہ غور کرنا چاہتے ہیں کہ جس جگہ نماز پڑھنے کی اس نے نذر مانی ہے تو کیا وہ اسی طرح واجب ہے جس طرح پر یہ نماز (مسجد حرام) واجب ہے یا نہیں تو ہم نے

اس کو دیکھا کہ اگر اس نے اس طرح کہا اللہ کی قسم میں مسجد حرام میں ایک گھڑی ٹھہروں گا تو یہ اس پر واجب نہ ہوگا اگرچہ یہ ٹھہرنا وہ عبادت کے طور پر کرتا۔ پس یہ ٹھہرنا اگر بالفرض قربت وعبادت بھی ہوتا تب بھی آدمی کے اپنے نفس پر واجب کرنے سے واجب نہ ہوتا۔ جب یہ بات اسی طرح ہے جو ہم نے ذکر کی ہے تو اب وہ شخص جس نے قسم سے اپنے اوپر مسجد حرام کی نماز لازم کی ہے اس پر نماز تو لازم ہو جائے گی۔ مگر اس پر مسجد حرام میں ٹھہرنا لازم نہ ہو گا۔ اس باب میں نظر کا یہی تقاضا ہے اور یہ ابوحنیفہ' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ واللہ اعلم۔

حاصل روایات: جب ان مساجد میں سے بعض کو بعض پر فضیلت ہے جیسا کہ آثار میں مذکور ہے تو جس شخص نے ان میں سے کسی مسجد میں اپنے اوپر نماز کو لازم کیا ہو۔ اسے دوسرے مقام پر پڑھنا جائز نہیں ہے۔ اسی مقام پر ادا کرنا ضروری ہے یا پھر ایسے مقام پر جو اس سے افضل ہو۔

<u>فریق اوّل کی طرف سے جواب</u>: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد **صلاۃ فی مسجدی...... کا** مطلب یہ ہے کہ اس سے فرض نمازیں مراد ہیں نہ کہ نوافل۔

جیسا کہ عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اگر میں اپنے گھر میں نماز ادا کروں تو وہ مجھے مسجد میں نماز سے زیادہ محبوب ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد جو حدیث زید بن ثابت میں ہے۔ آدمی کی سب سے بہتر نماز (یعنی نفلی) اپنے گھر میں ہے سوائے فرض نماز کے اور یہ بات اس وقت فرمائی جبکہ ان کو رمضان المبارک کے مہینہ میں قیام رمضان کی ترغیب دی اس کے متعلق آثار ہم دوسرے مقام پر ذکر کر آئے ہیں۔

جب یہ ارشادات اس طرح مروی ہیں تو آثار کی تصحیح اس بات کو لازم کرتی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں جس نماز کو گھر کی نمازوں پر فضیلت حاصل ہے وہ اس نماز کے علاوہ یعنی فرض نماز ہے۔ اس سے امام یوسف رحمہ اللہ نے جو استدلال کیا ہے اس کی غلطی ثابت ہوئی اور یہ بات پختہ طور پر ثابت ہوگئی کہ جس شخص نے اپنے اوپر کسی جگہ نماز پڑھنا لازم کر لیا اور ان کو کسی دوسرے مقام پر ادا کیا تو وہ ادائیگی کافی ہو جائے گی۔ آثار کے پیش نظر تو اس بات کا حکم یہی ہے۔ البتہ نظری انداز سے بھی حکم ظاہر کرتے ہیں۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

بغور دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم مجھ پر مسجد حرام میں دو رکعت پڑھنا لازم ہے تو جس نماز کو اس نے بطور تقرب لازم کیا ہے وہ اس پر واجب ہوگئی خواہ جہاں بھی پڑھے اب ہم اس میں یہ غور کرنا چاہتے ہیں کہ جس جگہ نماز پڑھنے کی اس نے نذر مانی ہے تو کیا وہ اسی طرح واجب ہے جس طرح پر یہ نماز (مسجد حرام) واجب ہے یا نہیں تو ہم نے اس کو دیکھا کہ اگر اس نے اس طرح کہا اللہ کی قسم میں مسجد حرام میں ایک گھڑی ٹھہروں گا تو یہ اس پر واجب نہ ہوگا اگرچہ یہ ٹھہرنا وہ عبادت کے طور پر کرتا۔ پس یہ ٹھہرنا اگر بالفرض قربت وعبادت بھی ہوتا تب بھی آدمی کے اپنے نفس پر واجب کرنے سے واجب

نہ ہوتا۔

جب یہ بات اسی طرح ہے جو ہم نے ذکر کی ہے تو اب وہ شخص جس نے قسم سے اپنے اوپر مسجد حرام کی نماز لازم کی ہے اس پر نماز تو لازم ہو جائے گی۔ مگر اس پر مسجد حرام میں ٹھہرنا لازم نہ ہوگا۔

اس باب میں نظر کا یہی تقاضا ہے اور یہ ابو حنیفہ، محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ: الرَّجُلِ يُوْجِبُ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَشْيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ

بیت اللہ کی طرف پیدل چلنے کی نذر ماننا

خلاصۃ البرام: اگر کسی آدمی نے بیت اللہ کی طرف پیدل حج کی نظر مانی تو سوار ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی چیز لازم نہ آئے گی اس کو امام اوزاعی رحمہ اللہ اور مالک رحمہ اللہ نے اختیار کیا۔

نمبر ②: اگر پیدل کی نذر مانی اور یہ سوار ہوا تو اس کو قسم کا کفارہ ادا کرنا پڑے گا اس کو امام شافعی، قتادہ، شعبی، حسن بصری رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ③: اس آدمی کو سوار ہونے کا کہا جائے گا یہ اپنی قسم کا کفارہ دے گا اگر قسم کی نیت کی اور ایک بدنہ بطور ہدی دے گا اس قول کو ائمہ احناف اور عطاء اور شعبی اور حسن بصری رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل کی مستدل روایات:

۴۷۰۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْيَمَامِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ حُمَيْدًا الطَّوِيْلَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ : مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْنِ لَهُ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا :نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ فَقَالَ :اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ اَيْ لِعَجْزِهٖ عَنِ الْمَشْيِ .

۴۷۰۰: حمید الطویل نے خبر دی ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسے آدمی کے پاس سے ہوا جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتلایا کہ اس نے نذر مانی ہے کہ چل کر (بیت اللہ) جائے گا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کے اپنے آپ کو عذاب دینے سے بری الذمہ ہے آپ نے اسے سوار ہونے کا حکم فرمایا (کیونکہ وہ چلنے سے عاجز تھا)

تخریج : بخاری فی الایمان باب ۳۱' مسلم فی النذر ۹' ابو داؤد فی الایمان باب ۱۹' ترمذی فی النذور باب ۱۰' نسائی فی

الایمان باب۴۲، مسند احمد ۳، ۸۳/۱۱۴، ۲۷۱/۲۳۵۔

۴۷۰۱: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ الْجِيزِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۷۰۱: ربیع جیزی نے عبداللہ بن صالح سے اسی طرح روایت کی پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۴۷۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۷۰۲: یحییٰ بن حمید نے ثابت بن انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۷۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ :ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ دُخَيْنٍ الْحَجْرِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ :نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ حَافِيَةً حَاسِرَةً .فَأَتَى عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :مَا بَالُ هٰذِهِ؟ قَالُوا :نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ حَافِيَةً حَاسِرَةً .فَقَالَ :مُرُوهَا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوا :مَنْ نَذَرَ أَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا أُمِرَ أَنْ يَرْكَبَ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا :يَرْكَبُ كَمَا جَاءَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَإِنْ كَانَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ لِلّٰهِ عَلَيَّ مَعْنَى الْيَمِينِ فَعَلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ ، كَفَّارَةُ يَمِينٍ لِأَنَّ مَعْنَى لِلّٰهِ عَلَيَّ قَدْ يَكُونُ فِي مَعْنَى وَاللّٰهِ لِأَنَّ النَّذْرَ مَعْنَاهُ مَعْنَى الْيَمِينِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فِي النَّذْرِ كَفَّارَةَ يَمِينٍ . فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ

۴۷۰۳: دخین الحجری نے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میری بہن نے نذر مانی کہ وہ ننگے سر اور ننگے پاؤں بیت اللہ جائے گی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں تشریف لائے اور دریافت فرمایا اسے کیا ہے انہوں نے بتلایا کہ اس نے کعبہ تک ننگے سر ننگے پاؤں چلنے کی نذر مانی ہے۔ ارشاد فرمایا۔ اس کو کہو کہ سوار ہو جائے اور دوپٹہ پہنے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء کا یہ خیال ہے کہ جس آدمی نے یہ نذر مان لی کہ وہ پیدل حج کرے گا تو اسے سوار ہونے کا حکم ہوگا اس کے علاوہ اس پر کوئی چیز لازم نہیں۔ دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اسے یہ چاہیے کہ وہ سوار ہو جائے جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا۔ اب اگر لله علی سے قسم مقصود تھی تو اس کے ذمہ قسم کا کفارہ بھی ہوگا کیونکہ بعض اوقات یہ الفاظ قسم کے لئے آتے ہیں کیونکہ نذر و قسم کا ایک ہی مطلب ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں حدیث مروی ہے کہ ان فی النذر کفارۃ یمین کہ نذر میں قسم کا کفارہ ہے چند روایات یہ ہیں۔

تخریج : ترمذی فی النذور باب۱۷، باختلاف یسیر من اللفظ و لتختمر۔

اللغات: حاسرة۔ ننگے سر بلادوپٹے کے ہونا۔ حافیہ۔ ننگے پاؤں ہونا۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: بعض علماء کا یہ خیال ہے کہ جس آدمی نے یہ نذر مان لی کہ وہ پیدل حج کرے گا تو اسے سوار ہونے کا حکم ہوگا اس کے علاوہ اس پر کوئی چیز لازم نہیں۔

فریق ثانی کا مؤقف: یہ ہے کہ وہ سوار ہو جائے جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا۔ اب اگر للہ علی سے قسم مقصود تھی تو اس کے ذمہ قسم کا کفارہ بھی ہوگا کیونکہ بعض اوقات یہ الفاظ قسم کے لئے آتے ہیں کیونکہ نذر و قسم کا ایک ہی مطلب ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں حدیث مروی ہے کہ ان فی النذر کفارة یمین کہ نذر میں قسم کا کفارہ ہے چند روایات یہ ہیں۔

۴۷۰۴: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا نَذْرَ فِيْ غَضَبٍ ، وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ

۴۷۰۴: محمد بن زبیر تمیمی نے اپنے والد سے انہوں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غصے میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

تخریج : نسائی فی الایمان باب ۴۱' مسند احمد ۴۳۳/۴' ۴۳۹۔

۴۷۰۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۷۰۵: حماد بن زید نے محمد بن زبیر سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت کی ہے۔

۴۷۰۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ الْمُنْقِرِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبَانُ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيُّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۷۰۶: یحییٰ بن کثیر نے محمد بن زبیر حنظلی سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۷۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ :ثَنَا عُبَادَةُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۷۰۷: عبادہ بن العوام نے محمد بن الزبیر سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۷۰۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ .ح

۴۷۰۸: ابوغسان نے خالد بن عبداللہ سے روایت کی ہے۔

۴۷۰۹: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَا :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ

الْحَنْظَلِيُّ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ رَجُلٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۷۰۹: محمد بن الزبیر حنظلی نے اپنے والد سے انہوں نے ایک آدمی سے انہوں نے عمران رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۷۱۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ عَتِيْقٍ وَمُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ الَّذِيْ كَانَ يَسْكُنُ الْيَمَامَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ .

۴۷۱۰: یحییٰ بن ابی کثیر جو یمامہ میں مقیم تھا اس نے بیان کیا کہ انہوں نے سنا کہ انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معصیت کی نذر درست نہیں۔ اس کا کفارہ قسم والا کفارہ ہے۔

۴۷۱۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْدِيِّ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ

تخریج : مسلم فی النذر ۸' ابو داؤد فی الایمان باب۱۲' ۱۹' ترمذی فی النذور باب۱' نسائی فی الایمان باب۱۷' ۴۱/۳۱' ابن ماجه فی الکفارات باب۱۶' مسند احمد ۲۴۷/۶۔

۴۷۱۱: ابوالخیر نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

تخریج : مسلم فی النذر ۱۲' ابو داؤد فی الایمان باب۲۵' ترمذی فی النذور باب۴' نسائی فی الایمان باب۴۱' مسند احمد ۱۴۴/۴' ۱۴۶' ۱۴۷۔

۴۷۱۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ . وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ

۴۷۱۲: خالد بن سعید نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے جناب رسول

اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے جس نے کوئی نذر بغیر نام لئے مان لی تو اس کا کفارہ قسم والا ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی الکفارات باب۱۷' بنحوه۔

مزید روایات ملاحظہ ہوں۔

۴۷۱۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَعَافِرِيُّ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ أُخْتَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُقْبَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْ أُخْتَكَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ ، وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

۴۷۱۳: ابوعبدالرحمٰن الحبلی نے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان کی ہمشیرہ نے بیت اللہ کی طرف ننگے پاؤں ننگے سر چلنے کی نذر مانی تو عقبہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ذکر کر دی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی بہن کو کہو کہ وہ سوار ہو جائے اور دوپٹہ پہنے اور تین ایام کے روزے رکھے۔

تخریج : ترمذی فی النذرور باب۱۷۔

۴۷۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الرُّعَيْنِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، مِثْلَهُ.

۴۷۱۴: ابوسعید رعینی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۷۱۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْيُحْصُبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. قَالُوْا :فَتِلْكَ الثَّلَاثَةُ الْأَيَّامِ إِنَّمَا كَانَتْ كَفَّارَةً لِيَمِيْنِهَا الَّتِيْ كَانَتْ بِهَا حَالِفَةً ، بِقَوْلِهِ لِلّٰهِ عَلَيَّ أَنْ أَحُجَّ مَاشِيَةً وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ

۴۷۱۵: ابوسعید یحصبی نے عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ ان علماء کا یہ کہنا ہے کہ یہ تین روزے اس کی قسم کا کفارہ بن جائیں گے جو قسم اس نے "لِلّٰهِ عَلَيَّ أَنْ أَحُجَّ مَاشِيَةً" کہہ کر اٹھائی ہے اور اس پر یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما دلالت کرتی ہے۔

۴۷۱۶: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أُخْتِيْ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً .فَقَالَ :إِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا

لِتَحُجَّ رَاكِبَةً وَتُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهَا . وَخَالَفَ هٰؤُلَاءِ أَيْضًا آخَرُونَ فَقَالُوا :بَلْ نَأْمُرُ هٰذَا الَّذِيْ نَذَرَ أَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا أَنْ يَرْكَبَ وَيُكَفِّرَ يَمِينَهُ إِنْ كَانَ أَرَادَ يَمِينًا ، وَنَأْمُرُهُ مَعَ هٰذَا، بِالْهَدْيِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ شَيْبَةَ قَدْ

۴۷۱۶: کریب نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری بہن نے پیدل حج کی نذر مانی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تیری بہن کو مشقت میں ڈال کر کیا کرے گا۔ اسے سوار ہو کر حج کرنا چاہئے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔ دوسروں نے کہا پیدل حج کی نذر ماننے والے کو ہم کہیں گے کہ وہ سوار ہو جائے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے جبکہ اس نے قسم کا ارادہ کیا ہو اور اس کے ساتھ ہم اس کو ہدی کا بھی حکم دیں گے ان کی مستدل یہ روایات ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الایمان باب ۱۹' ترمذی فی النذور باب ۱۷' مسند احمد ۳۱۰/۲۔

فریق ثانی کا مؤقف: پیدل حج کی نذر ماننے والے کو ہم کہیں گے کہ وہ سوار ہو جائے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے جبکہ اس نے قسم کا ارادہ کیا ہو اور اس کے ساتھ ہم اس کو ہدی کا بھی حکم دیں گے ان کی مستدل یہ روایات ہیں۔

۴۷۱۷: حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ أُخْتَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ حَافِيَةً نَاشِرَةً شَعْرَهَا .فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتُهْدِ هَدْيًا .

۴۷۱۷: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور بتلایا کہ ان کی بہن نے قسم اٹھائی ہے کہ کعبہ کی طرف ننگے پاؤں پیدل' بال بکھیر کر بیت اللہ کی طرف جائے گی تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم فرمایا کہ وہ سر پر دوپٹہ لے اور ایک ہدی بھی دے۔

۴۷۱۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ :ثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ :نَذَرَتْ أُخْتِيْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَتَى عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :مَا لِهٰذِهِ؟ قَالُوْا :نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِالْهَدْيِ لِمَكَانِ رُكُوْبِهَا .فَتَصْحِيْحُ هٰذِهِ الْآثَارِ كُلِّهَا يُوْجِبُ أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا أَنْ يَرْكَبَ إِنْ أَحَبَّ ذٰلِكَ وَيُهْدِيَ هَدْيًا لِتَرْكِهِ الْمَشْيَ ،

وَيُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِهِ لِحِنْثِهِ فِيهَا .وَبِهٰذَا كَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ ، يَقُوْلُوْنَ .وَأَمَّا وَجْهُ النَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ ، فَإِنَّ قَوْمًا قَالُوْا :لَيْسَ الْمَشْيُ فِيمَا يُوْجِبُهُ نَذْرٌ لِأَنَّ فِيهِ تَعَبًا لِلْأَبْدَانِ وَلَيْسَ الْمَاشِيْ فِيْ حَالِ مَشْيِهِ فِيْ حُرْمَةِ إِحْرَامٍ ، فَلَمْ يُوْجِبُوْا عَلَيْهِ الْمَشْيَ وَلَا بَدَلًا مِنَ الْمَشْيِ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الْحَجَّ فِيهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَالْوُقُوْفُ بِعَرَفَةَ وَبِجَمْعٍ .وَكَانَ الطَّوَافُ مِنْهُ مَا يَفْعَلُهُ الرَّجُلُ فِيْ حَالِ إِحْرَامِهِ وَهُوَ طَوَافُ الزِّيَارَةِ .وَمِنْهُ مَا يَفْعَلُهُ بَعْدَ أَنْ يَحِلَّ مِنْ إِحْرَامِهِ، وَهُوَ طَوَافُ الصَّدْرِ .وَكَانَ ذٰلِكَ كُلُّهُ مِنْ أَسْبَابِ الْحَجِّ قَدْ أُرِيْدَ أَنْ يَفْعَلَهُ الرَّجُلُ مَاشِيًا وَكَانَ مَنْ فَعَلَهُ رَاكِبًا مُقَصِّرًا وَجُعِلَ عَلَيْهِ الدَّمُ .هٰذَا إِذَا كَانَ فَعَلَهُ لَا مِنْ عِلَّةٍ .وَإِنْ كَانَ فَعَلَهُ مِنْ عِلَّةٍ ، فَإِنَّ النَّاسَ مُخْتَلِفُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ .فَقَالَ بَعْضُهُمْ :لَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ :عَلَيْهِ دَمٌ وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ -عِنْدَنَا- -لِأَنَّ الْعِلَلَ إِنَّمَا تُسْقِطُ الْآثَامَ فِي انْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ ، وَلَا تُسْقِطُ الْكَفَّارَاتِ .أَلَا تَرَى أَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى قَالَ : وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ وَكَانَ حَلْقُ الرَّأْسِ حَرَامًا عَلَى الْمُحْرِمِ فِيْ إِحْرَامِهِ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ فَإِنْ حَلَقَهُ فَعَلَيْهِ الْإِثْمُ وَالْكَفَّارَةُ ، وَإِنْ اُضْطُرَّ إِلَى حَلْقِهِ فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ وَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ .فَكَانَ الْعُذْرُ يَسْقُطُ بِهِ الْآثَامُ ، وَلَا يَسْقُطُ بِهِ الْكَفَّارَاتُ فَكَانَ يَجِبُ فِي النَّظَرِ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ حُكْمُ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ إِذَا كَانَ مَنْ طَافَهُ رَاكِبًا لِلزِّيَارَةِ لَا مِنْ عُذْرٍ فَعَلَيْهِ دَمٌ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ مَنْ طَافَهُ مِنْ عُذْرٍ رَاكِبًا كَذٰلِكَ أَيْضًا .فَهٰذَا حُكْمُ النَّظَرِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قِيَاسُ قَوْلِ زُفَرَ .وَلٰكِنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ وَأَبَا يُوْسُفَ وَمُحَمَّدًا ، لَمْ يَجْعَلُوْا عَلَى مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ طَوَافَ الزِّيَارَةِ رَاكِبًا مِنْ عُذْرٍ شَيْئًا .فَلَمَّا ثَبَتَ بِالنَّظَرِ مَا ذَكَرْنَا كَانَ كَذٰلِكَ الْمَشْيُ لِمَا رَأَيْنَاهُ، قَدْ يَجِبُ بَعْدَ فَرَاغِ الْإِحْرَامِ إِذْ كَانَ مِنْ أَسْبَابِهِ كَمَا يَجِبُ فِي الْإِحْرَامِ ، كَانَ كَذٰلِكَ الْمَشْيُ الَّذِيْ قَبْلَ الْإِحْرَامِ مِنْ أَسْبَابِ الْإِحْرَامِ ، حُكْمُهُ حُكْمُ الْمَشْيِ الْوَاجِبِ فِي الْإِحْرَامِ .فَكَمَا كَانَ عَلٰى تَارِكِ الْمَشْيِ الْوَاجِبِ فِي الْإِحْرَامِ دَمٌ كَانَ عَلٰى تَارِكِ هٰذَا الْمَشْيِ الْوَاجِبِ قَبْلَ الْإِحْرَامِ دَمٌ أَيْضًا وَذٰلِكَ وَاجِبٌ عَلَيْهِ فِيْ حَالِ قُوَّتِهِ عَلَى الْمَشْيِ وَفِيْ حَالِ عَجْزِهِ عَنْهُ فِيْ قَوْلِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ أَيْضًا ، وَذٰلِكَ دَلِيْلٌ لَنَا صَحِيْحٌ عَلٰى مَا بَيَّنَّاهُ مِنْ حُكْمِ الطَّوَافِ بِالْحَمْلِ فِيْ حَالِ الْقُوَّةِ عَلَيْهِ وَفِيْ حَالِ الْعَجْزِ عَنْهُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِذَا وَجَبَ عَلَيْهِ الْمَشْيُ بِإِيجَابِهِ عَلٰى نَفْسِهِ أَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا وَكَانَ يَنْبَغِيْ إِذَا رَكِبَ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ مَعْنَى مَا لَمْ يَأْتِ بِمَا أَوْجَبَ عَلٰى نَفْسِهِ فَيَكُوْنُ عَلَيْهِ

أَنْ يَحُجَّ بَعْدَ ذٰلِكَ مَاشِيًا فَيَكُوْنُ كَمَنْ قَالَ لِلّٰهِ عَلَيَّ أَنْ أُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ قَائِمًا فَصَلَّاهُمَا قَاعِدًا. فَمِنَ الْحُجَّةِ عِنْدَنَا عَلٰى قَائِلِ هٰذَا الْقَوْلِ أَنَّا رَأَيْنَا الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوْضَاتِ الَّتِيْ عَلَيْنَا أَنْ نُصَلِّيَهَا قِيَامًا وَلَوْ صَلَّيْنَاهَا قُعُوْدًا لَا نُعْذَرُ وَجَبَ عَلَيْنَا إِعَادَتُهَا وَكُنَّا فِيْ حُكْمِ مَنْ لَمْ يُصَلِّهَا .وَكَانَ مَنْ حَجَّ مِنَّا حَجَّةَ الْإِسْلَامِ الَّتِيْ يَجِبُ عَلَيْنَا الْمَشْيُ فِي الطَّوَافِ لَهَا ، فَطَافَ ذٰلِكَ الطَّوَافَ رَاكِبًا ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ لَمْ يُجْعَلْ فِيْ حُكْمِ مَنْ لَمْ يَطُفْ وَيُؤْمَرْ بِالْعَوْدِ بَلْ قَدْ جُعِلَ فِيْ حُكْمِ مَنْ طَافَ وَأَجْزَاهُ طَوَافُهُ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ جُعِلَ عَلَيْهِ دَمٌ لِتَقْصِيْرِهٖ. فَكَذٰلِكَ الصَّلَاةُ الْوَاجِبَةُ بِالنَّذْرِ وَالْحَجُّ الْوَاجِبُ بِالنَّذْرِ ، هُمَا مَقِيْسَانِ عَلَى الصَّلَاةِ وَالْحَجِّ الْوَاجِبَيْنِ بِإِيْجَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .فَمَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا يَجِبُ بِإِيْجَابِ اللّٰهِ يَكُوْنُ الْمُقَصِّرُ فِيْهِ فِيْ حُكْمِ تَارِكِهٖ كَانَ كَذٰلِكَ مَا يُوْجِبُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْجِنْسِ بِإِيْجَابِهٖ إِيَّاهُ عَلٰى نَفْسِهٖ فَقَصَّرَ فِيْهِ، يَكُوْنُ بِتَقْصِيْرِهٖ فِيْهِ فِيْ حُكْمِ تَارِكِهٖ، فَعَلَيْهِ إِعَادَتُهُ .وَمَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا يَجِبُ بِإِيْجَابِ اللّٰهِ عَلَيْهِ مُقَصِّرٌ فِيْهِ فَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ إِعَادَتُهُ وَلَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ التَّقْصِيْرِ فِيْ حُكْمِ تَارِكِهٖ كَانَ كَذٰلِكَ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْجِنْسِ بِإِيْجَابِهٖ إِيَّاهُ عَلٰى نَفْسِهٖ فَقَصَّرَ فِيْهِ، فَلَا يَكُوْنُ بِذٰلِكَ التَّقْصِيْرِ فِيْ حُكْمِ تَارِكِهٖ فَيَجِبُ عَلَيْهِ إِعَادَتُهُ وَلٰكِنَّهُ فِيْ حُكْمِ فَاعِلِهٖ وَعَلَيْهِ لِتَقْصِيْرِهٖ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ التَّقْصِيْرِ فِيْ أَشْكَالِهٖ مِنَ الدِّمَاءِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۴۷۱۸: عکرمہ نے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میری بہن نے بیت اللہ کی طرف چلنے کی نذر مانی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا اس کو کیا ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ اس نے بیت اللہ کی طرف پیدل جانے کی نذر مانی ہے تو آپ نے اس کو فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے چلنے سے بے پرواہیں اس کو سواری کا حکم دو اور اونٹ بطور ہدی دے۔ یہ روایت ثابت کر رہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدی کا حکم دیا یہ اس کے سواری کرنے کی وجہ سے ہے۔ پس ان تمام آثار کی تصحیح کا تقاضا یہ ہے کہ جس نے پیدل حج کی نذر مانی ہو اگر پسند کرے تو وہ سوار ہو جائے اور پیدل چلنے کو چھوڑ دینے کی وجہ سے ہدی دے اور قسم توڑنے کی وجہ سے قسم کا کفارہ ہوگا۔ امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول یہی ہے۔ اس سلسلہ میں تقاضا نظر یہ ہے کہ ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ پیدل چلنے کو لازم کر لینا یہ نذر میں شامل نہیں ہے کیونکہ اس میں بدن کی تھکاوٹ ہے اور پیدل چلنے والا چلتے ہوئے حرمت احرام میں بھی نہیں ہے اسی وجہ سے انہوں نے پیدل چلنے والے پر نہ تو پیدل چلنے کو لازم کیا اور نہ چلنے کے بدلے کسی چیز کو لازم کیا۔ ہم نے اس میں جب غور کیا تو دیکھا کہ حج میں طواف بیت اللہ وقوف عرفات اور وقوف مزدلفہ ہے اور

طواف کی دو حالتیں ہیں ایک وہ ہے جس کو وہ حالت احرام میں کرتا ہے اور وہ طواف زیارت ہے اور دوسری قسم وہ ہے جو احرام سے حلال ہونے کے بعد کرتا ہے اور وہ طواف صدر ہے اور یہ تمام ارکان حج سے ہیں کبھی آدمی ان کو پیدل چل کر کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور اس وقت وہ سواری کی حالت میں کرنے سے کوتاہی کرنے والا شمار ہوگا اور اس پر دم لازم آئے گا اور یہ اس وقت ہے جبکہ سوار ہونا بغیر کسی بیماری وغیرہ کے ہو اور اگر اس کا یہ فعل کسی بیماری کی وجہ سے ہو تو پھر اس میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں اس پر کچھ بھی لازم نہ آئے گا یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ اس پر دم لازم ہوگا اور نظر و قیاس کا تقاضا یہی ہے۔ (ہمارے ہاں) اس کی دلیل یہ ہے کہ حرمات کی توہین کے سلسلہ میں ثابت ہونے والے گناہ کو اسباب ساقط کرتے ہیں مگر اس پر لازم ہونے والے کفارات کو ساقط نہیں کرتے۔ ذرا غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الھدی محلہ۔ (البقرہ:۱۹۶) احرام کی حالت میں محرم کو سر منڈوانا حرام تھا البتہ عذر کی صورت میں جائز تھا پس اگر اس نے حلق کر دیا تو اس پر گناہ اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے اور اس کو حلق کے لئے مجبوری پیش آگئی تو اس پر کفارہ تو ہوگا مگر اس پر گناہ لازم نہ ہوگا۔ پس عذر نے گناہوں کو ساقط کر دیا مگر عذر کفارات کو ساقط نہیں کر سکتے۔ پس نظر کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ طواف بیت اللہ کا بھی یہی حکم ہو جبکہ کسی نے بلا عذر طواف زیارت سوار ہونے کی حالت میں کیا۔ پس اس پر ایک دم لازم ہوگا البتہ جس نے عذر کی وجہ سے سوار ہو کر طواف کیا ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہوگا۔ اس باب میں امام زفرؒ کے قیاس کا تقاضا یہی ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ اس شخص پر کوئی چیز لازم نہیں کرتے بیت اللہ کا طواف زیارۃ عذر کی وجہ سے سوار ہو کر کرلے۔ پس جب یہ اسی طرح ثابت ہوگیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو پیدل چلنے کا بھی یہی حکم ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات احرام سے فراغت کے بعد لازم ہوتا ہے اس لئے کہ یہ اس کے اسباب و شرائط سے ہے۔ جیسا کہ یہ احرام میں لازم ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ پیدل چلنا جو احرام سے پہلے اسباب احرام سے تھا۔ تو اس کا حکم بھی وہی ہوگا جو احرام میں لازم چلنے کا ہوتا ہے۔ پس نتیجتاً جس طرح احرام میں لازم چلنے کو چھوڑنے کی وجہ سے دم آتا ہے اسی طرح اس واجب مشی کو جو احرام سے پہلے ہے چھوڑنے کی وجہ سے بھی دَم لازم آئے گا اور پیدل چلنے پر طاقت ہونے کی حالت میں جب یہ اس پر لازم ہے اور مشی سے عجز کی حالت میں بھی لازم ہوگی یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا بھی قول ہے اور یہ ہمارے لئے اس بات کی دلیل ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے کہ قوت کی حالت میں سواری یا عجز کی حالت میں سواری دونوں حالتوں میں اس کا حکم برابر ہے۔ اگر کسی نے پیدل حج کی نذر مانی تو اس پر پیدل حج لازم ہے سوار ہونے کی صورت میں وہ اس بات پر عمل کرنے والا شمار نہ ہوگا جس بات کو اس نے اپنے اوپر لازم کیا ہے اور اس کا لازمی تقاضا ہے کہ وہ بعد میں پیدل حج کرے پس اس وقت وہ اس آدمی کی طرح ہو جائے گا جو یہ کہتا ہے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے لئے دو رکعت کھڑے ہو کر پڑھنا لازم ہے (پھر وہ بیٹھ کر پڑھے تو اس پر اعادہ لازم ہے) ہم گزارش کریں گے کہ ہم نے غور کیا تو نمازوں کو دو

قسم پر پایا کچھ نمازیں ایسی ہیں جو کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہیں اگران کو ہم کسی عذر کے بغیر بیٹھ کر ادا کریں تو ہم پر ان کا لوٹانا واجب ہوگا اور ہم اس شخص کے حکم میں ہوں جس نے اس نماز کو ادا ہی نہیں کیا (جیسے فرائض) اور ہم میں جو آدمی فرض حج ادا کرے۔جس میں پیدل طواف لازم ہے اور وہ سوار ہو کر طواف کرتا ہے پھر وہ اپنے گھر واپس لوٹ آتا ہے تو اس کو طواف نہ کرنے والے کے حکم میں شمار نہ کیا جائے گا اور نہ یہ کہا جائے گا کہ وہ واپس لوٹ جائے بلکہ اس کو اس آدمی کی طرح قرار دیں گے جس نے طواف کیا اور اس کا یہ طواف اس کے لئے کافی ہو گیا۔البتہ اس (طواف) میں کوتاہی کی وجہ سے اس پر قربانی لازم ہو جائے گی بالکل اسی طرح جو نماز اور حج نذر کی وجہ سے لازم ہوا اسے اس نماز اور حج پر قیاس کیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے فرض و لازم کرنے کی وجہ سے لازم ہوا ہے۔پس جو شخص اس عبادت میں جو اللہ تعالیٰ نے لازم کی ہے کوتاہی کرنے والا ہو گا وہ چھوڑنے والے کے حکم میں ہے۔اسی طرح جو اس عبادت کی جنس و قسم سے جو اس نے خود اپنے اوپر لازم کی ہیں اور پھر ان میں کوتاہی کا مرتکب ہوا تو اس کو چھوڑنے والے کے حکم میں ہو گا اور اس پر اس (عبادت) کو لوٹانا لازم ہوگا

تخریج : ترمذی فی النذور باب ۱۰۔

حاصل روایات : یہ روایت ثابت کر رہی ہے کہ آپ ﷺ نے اسے ہدی کا حکم دیا یہ اس کے سواری کرنے کی وجہ سے ہے۔

پس ان تمام آثار کی تصحیح کا تقاضا یہ ہے کہ جس نے پیدل حج کی نذر مانی ہو اگر پسند کرے تو وہ سوار ہو جائے اور پیدل چلنے کو چھوڑ دینے کی وجہ سے ہدی دے اور قسم توڑنے کی وجہ سے قسم کا کفارہ ہوگا۔

امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول یہی ہے۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

اس سلسلہ میں تقاضا نظر یہ ہے کہ ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ پیدل چلنے کو لازم کر لینا یہ نذر میں شامل نہیں ہے کیونکہ اس میں بدن کی تھکاوٹ ہے اور پیدل چلنے والا چلتے ہوئے حرمت احرام میں بھی نہیں ہے اسی وجہ سے انہوں نے پیدل چلنے والے پر نہ تو پیدل چلنے کو لازم کیا اور نہ چلنے کے بدلے کسی چیز کو لازم کیا۔

ہم نے اس میں جب غور کیا تو دیکھا کہ حج میں طواف بیت اللہ وقوف عرفات اور وقوف مزدلفہ ہے اور طواف کی دو حالتیں ہیں ایک وہ ہے جس کو وہ حالت احرام میں کرتا ہے اور وہ طواف زیارت ہے اور دوسری قسم وہ ہے جو احرام سے حلال ہونے کے بعد کرتا ہے اور وہ طواف صدر ہے اور یہ تمام ارکان حج سے ہیں کبھی آدمی ان کو پیدل چل کر کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور اس وقت وہ سواری کی حالت میں کرنے سے کوتاہی کرنے والا شمار ہوگا اور اس پر دم لازم آئے گا اور یہ اس وقت ہے جبکہ سوار ہونا بغیر کسی بیماری وغیرہ کے ہو اور اگر اس کا یہ فعل کسی بیماری کی وجہ سے ہو تو پھر اس میں اختلاف ہے۔

نمبر ①: بعض کہتے ہیں اس پر کچھ بھی لازم نہ آئے گا یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نمبر ④: اس پر دم لازم ہوگا اور نظر وقیاس کا تقاضا یہی ہے۔ (ہمارے ہاں) اس کی دلیل یہ ہے کہ حرمات کی توہین کے سلسلہ میں ثابت ہونے والے گناہ کو تو اسباب ساقط کرتے ہیں مگر اس پر لازم ہونے والے کفارات کو ساقط نہیں کرتے۔

ذرا غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا و لا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الھدی محلہ۔ (البقرہ ۱۹۶) احرام کی حالت میں محرم کو سر منڈوانا حرام تھا البتہ عذر کی صورت میں جائز تھا پس اگر اس نے حلق کر دیا تو اس پر گناہ اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے اور اس کو حلق کے لئے مجبوری پیش آگئی تو اس پر کفارہ تو ہوگا مگر اس پر گناہ لازم نہ ہوگا۔

پس عذر نے گناہوں کو ساقط کر دیا مگر عذر کفارات کو ساقط نہیں کر سکتے۔ پس نظر کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ طواف بیت اللہ کا بھی یہی حکم ہو جبکہ کسی نے بلا عذر طواف زیارت سواری کی حالت میں کیا۔ پس اس پر ایک دم لازم ہوگا البتہ جس نے عذر کی وجہ سے سوار ہو کر طواف کیا ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہوگا۔ اس باب میں امام زفرؒ کے قیاس کا تقاضا یہی ہے۔

لیکن امام ابو حنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ اس شخص پر کوئی چیز لازم نہیں کرتے بیت اللہ کا طواف زیارت عذر کی وجہ سے سوار ہو کر کرلے۔

پس جب یہ اسی طرح ثابت ہو گیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو پیدل چلنے کا بھی یہی حکم ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات احرام سے فراغت کے بعد لازم ہوتا ہے اس لئے کہ یہ اس کے اسباب و شرائط سے ہے۔ جیسا کہ یہ احرام میں لازم ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ پیدل چلنا جو احرام سے پہلے اسباب احرام سے تھا۔ تو اس کا حکم بھی وہی ہوگا جو احرام میں لازم چلنے کا ہوتا ہے۔ پس نتیجتاً جس طرح احرام میں لازم چلنے کو چھوڑنے کی وجہ سے دَم آتا ہے اسی طرح اس واجب مشی کو جو احرام سے پہلے ہے اس پر بھی لازم آئے گا اور پیدل چلنے پر طاقت ہونے کی حالت میں جب یہ اس پر لازم ہے اور چلنے سے عجز کی حالت میں بھی لازم ہوگا یہ امام ابو حنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا بھی قول ہے اور یہ ہمارے لئے اس بات کی دلیل ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے کہ قوت کی حالت میں سواری یا عجز کی حالت میں سواری دونوں حالتوں میں اس کا حکم برابر ہے۔

سوال: اگر کسی نے پیدل حج کی نذر مانی تو اس پر پیدل حج لازم ہے سوار ہونے کی صورت میں وہ اس بات پر عمل کرنے والا شمار نہ ہوگا جس بات کو اس نے اپنے اوپر لازم کیا ہے اور اس کا لازمی تقاضا ہے کہ وہ بعد میں پیدل حج کرے پس اس وقت وہ اس آدمی کی طرح ہو جائے گا جو یہ کہتا ہے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے لئے دو رکعت کھڑے ہو کر پڑھنا لازم ہے (پھر وہ بیٹھ کر پڑھے تو اس پر اعادہ لازم ہے)

جواب: ہم گزارش کریں گے کہ ہم نے غور کیا تو نمازوں کو دو قسم پایا کچھ نمازیں ایسی ہیں جو کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہیں اگر ان کو ہم کسی عذر کے بغیر بیٹھ کر ادا کریں تو ہم پر ان کا لوٹانا واجب ہوگا اور ہم اس شخص کے حکم میں ہوں گے جس نے اس نماز کو ادا ہی نہیں کیا (جیسے فرائض) اور ہم میں جو آدمی فرض حج ادا کرے جس میں پیدل طواف لازم ہے اور وہ سوار ہو کر طواف کرتا ہے پھر وہ اپنے گھر واپس لوٹ آتا ہے تو اس کو طواف نہ کرنے والے کے حکم میں شمار نہ کیا جائے گا اور نہ یہ کہا جائے گا کہ وہ واپس لوٹ جائے بلکہ اس کو اس آدمی کی طرح قرار دیں گے جس نے طواف کیا اور اس کا یہ طواف اس کے لئے کافی ہو گیا۔ البتہ اس (طواف

میں) کوتاہی کی وجہ سے اس پر قربانی لازم ہو جائے گی بالکل اسی طرح جو نماز اور حج نذر کی وجہ سے لازم ہوا اسے اس نماز اور حج پر قیاس کیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے فرض و لازم کرنے کی وجہ سے لازم ہوا ہے۔

پس جو شخص اس عبادت کو جو اللہ تعالیٰ نے لازم کی ہے کوتاہی کرنے والا ہوگا وہ چھوڑنے والے کے حکم میں ہے۔ اسی طرح جو اس عبادت کی جنس وقسم سے ہو جو اس نے خود اپنے اوپر لازم کی ہیں اور پھر ان میں کوتاہی کا مرتکب ہوا تو اس کو چھوڑنے والے کے حکم میں ہوگا اور اس پر اس (عبادت) کو لوٹانا لازم ہوگا۔

اور جو عبادت اللہ تعالیٰ کے واجب کرنے سے واجب ہوئی اور پھر اس نے اس میں کوتاہی کا ارتکاب کیا ہے اور وہ اس میں کوتاہی کی وجہ سے اسے چھوڑنے والا قرار نہیں پاتا۔ تو اس جنس کی عبادت کا یہی حکم ہے جس کو اس نے خود اپنے اوپر لازم کیا ہے۔ پھر اس میں کوتاہی کی تو وہ اس کوتاہی کی وجہ سے چھوڑنے والے کے حکم میں نہ ہوگا اور اس پر لوٹانا بھی واجب نہیں۔ بلکہ وہ کرنے والے کے حکم میں ہے اور اس کوتاہی کی وجہ سے وہی قربانی لازم ہوگی جو اس جیسی عبادت میں کوتاہی کی وجہ سے لازم ہوتی ہے۔

یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ: الرَّجُلِ يَنْذُرُ وَهُوَ مُشْرِكٌ نَذْرًا ثُمَّ يُسْلِمُ

شرک کی حالت میں نذر مانی پھر اسلام لے آیا

خلاصۃ المرام: ایک جماعت علماء کا خیال یہ ہے کہ حالت کفر میں جو نیکی اپنے ذمے لازم کر لی جائے اسلام لانے کے بعد بھی اس کا پورا کرنا ضروری ہے اس کو حضرت طاؤس قتادہ حسن شافعی احمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: ائمہ احناف نخعی ثوری مالک ایک قول شافعی واحمد رحمہم اللہ کا یہ ہے کہ اسلام لانے کے بعد اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

فریق اول کا مؤقف: حالت کفر میں اگر ایسی چیز اپنے اوپر لازم کر لی جائے جو اسلام میں درست ہے تو اسلام کے بعد بھی وہ اس کے ذمہ رہے گی۔ جیسا کہ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے۔

۴۷۱۹: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ: ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّيْ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ: فِ بِنَذْرِكَ.

۴۷۱۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک آدمی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنی نذر کو پورا کر۔

تخریج: بخاری فی العتکاف باب۵، ۱۶/۱۵، الایمان باب۱۹، مسلم فی الایمان ۲۸/۲۷، ابو داؤد فی الایمان باب۲۵،

ترمذی فی النذور باب۱۲' نسائی فی الایمان باب۳۶' مسند احمد ۲۰/۲' ۱۵۳۔

۴۷۲۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ :ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَرَاهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَذْرًا وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ ، فَقَالَ فِ بِنَذْرِك .

۴۷۲۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی میرا خیال ہے کہ یہ عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہے کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی پھر اسلام آ گیا تو آپ نے فرمایا تو اپنی نذر کو پورا کرو۔

تخریج : مسند احمد ۳۷/۱۔

۴۷۲۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ أَنَّ أَيُّوبَ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَاعْتَكِفْ يَوْمًا . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَوْجَبَ عَلَى نَفْسِهِ فِي حَالِ شِرْكِهِ مِنْ اعْتِكَافٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ شَيْءٍ مِمَّا يُوجِبُهُ الْمُسْلِمُوْنَ لِلّٰهِ، ثُمَّ أَسْلَمَ -أَنَّ ذٰلِكَ وَاجِبٌ عَلَيْهِ، وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۴۷۲۱: نافع کہتے ہیں کہ عبداللہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا جبکہ آپ جعرانہ میں تھے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک دن مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا کر ایک دن کا اعتکاف کرو۔

تخریج : مسلم فی الایمان ۲۸۔

بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ جب کسی آدمی نے حالت شرک وکفر میں اپنے اوپر اعتکاف' صدقہ یا ایسا عمل لازم کیا جس کو مسلمان کرتے ہیں پھر وہ اسلام لے آیا تو یہ اس کے ذمہ واجب ہے اس کی دلیل مندرجہ بالا روایات ہیں۔

فریق ثانی کا موقف: زمانہ جاہلیت کی کوئی چیز اس پر لازم نہیں ہوگی اور ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۴۷۲۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ :ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ

۴۷۲۲: قاسم بن محمد نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی طاعت کی نذر مانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اختیار کرے گا تو اسے اطاعت کرنی چاہئے اور جس نے معصیت کی نذر مانی تو وہ اسے مت اختیار کرے۔

تخریج : بخاری فی الایمان باب۲۸' ۳۱' ابو داؤد فی الایمان باب۱۹' ترمذی فی النذور باب۲' نسائی فی الایمان باب۲۷' ابن ماجه فی الکفارات باب۱٦' مالك فی النذور۸' مسند احمد ٦/٣٦' ٤١' ٢٣٤۔

۴۷۲۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۷۲۳: عثمان بن عمر کہتے ہیں کہ ہمیں مالک نے اپنی اسناد سے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

۴۷۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۷۲۴: عبیداللہ بن عمر نے طلحہ بن عبدالملک نے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۴۷۲۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ: ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ طَلْحَةَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۷۲۵: مالک نے طلحہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۷۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ الْمُنْقِرِيُّ قَالَ: ثَنَا أَبَانُ قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ.

۴۷۲۶: محمد بن ابان نے قاسم سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے اللہ تعالیٰ کی معصیت کی نذر مانی ہو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

تخریج : ٤٧٢٢ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۷۲۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ: ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ: ثَنَا يَحْيَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۷۲۷: حرب بن شداد نے یحییٰ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔

۴۷۲۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ: ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ كَعْبٍ الْحَلَبِيُّ قَالَ: ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا النَّذْرُ مَا اُبْتُغِیَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ . قَالُوْا :فَلَمَّا كَانَتِ النُّذُوْرُ اِنَّمَا تَجِبُ اِذَا كَانَتْ مِمَّا يُتَقَرَّبُ بِهٖ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَجِبُ اِذَا كَانَتْ مَعَاصِيَ اللّٰهِ وَكَانَ الْكَافِرُ اِذَا قَالَ لِلّٰهِ عَلَيَّ صِيَامٌ اَوْ قَالَ لِلّٰهِ عَلَيَّ اعْتِكَافٌ فَهُوَ لَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ بِهٖ مُتَقَرِّبًا اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ فِيْ وَقْتِ مَا اَوْجَبَهٗ اِنَّمَا قَصَدَ بِهٖ اِلٰى رَبِّهِ الَّذِیْ يَعْبُدُهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَذٰلِكَ مَعْصِيَةٌ .فَدَخَلَ ذٰلِكَ فِیْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِيَةٍ . وَقَدْ يَجُوْزُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ فِ بِنَذْرِكَ لَيْسَ مِنْ طَرِيْقِ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ وَاجِبًا عَلَيْهِ وَلٰكِنْ اَنَّهٗ قَدْ كَانَ سَمَحَ فِیْ حَالِ مَا نَذَرَهٗ اَنْ يَفْعَلَهٗ فَهُوَ فِیْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَفْعَلَهُ الْاٰنَ عَلٰى اَنَّهٗ طَاعَةٌ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .فَكَانَ مَا اَمَرَهٗ بِهٖ خِلَافَ مَا اِذَا كَانَ اَوْجَبَهٗ هُوَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَاَبِیْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۴۷۲۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک نذر اس چیز کی جائز ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کی جائے۔انہوں نے فرمایا جب نذر ان چیزوں کی درست ہے جن سے اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کیا جاتا ہے اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کی معصیت کے کاموں سے ہو تو نذر لازم نہیں ہوتی اور کافر نے جب یہ کہا: لله علی صیام یالله علی اعتکاف" پھر وہ اس کو کرے بھی تو اس کو اس سے تقرب الی اللہ مقصود نہیں اس نے جس وقت اس کو اپنے ذمہ واجب کیا تو اس وقت اس کا اس سے ان کو خوش کرنا مقصود ہے جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا کرتا ہے اور غیر اللہ کی پوجا معصیت ہے۔پس یہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد لا نذر فی معصیة میں داخل ہو کر ممنوع ٹھہرے گا۔ان کو کہا جائے گا کہ آپ نے جس روایت سے استدلال کیا ہے کہ اے عمر رضی اللہ عنہ تم اپنی نذر پوری کرو اس کا مفہوم یہ ہے کہ یہ بطور وجوب نہ تھا لیکن انہوں نے جب یہ نذر مانی تھی تو اس وقت کرنے سے گریز کیا اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں تھے تو جناب نبی اکرم ﷺ نے ان کو اب کرنے کا حکم دیا اس طور پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طاعت ہے۔پس آپ نے جس کو پورا کرنے کا حکم دیا یہ اس کے خلاف تھا جبکہ انہوں نے اس کو اپنے نفس پر واجب کیا تھا۔یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۸۳/۲۔

<u>فریق ثانی کا طریق استدلال</u>: جب نذر ان چیزوں کی درست ہے جن سے اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کیا جاتا ہے اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کی معصیت کے کاموں سے ہو تو نذر لازم نہیں ہوتی اور کافر نے جب یہ کہا لله علی صیام یالله علی اعتکاف" پھر وہ اس کو کرے بھی تو اس کو اس سے تقرب الی اللہ مقصود نہیں اس نے جس وقت اس کو اپنے ذمہ واجب کیا تو اس وقت اس کا اس سے ان کو خوش کرنا مقصود ہے جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا کرتا ہے اور غر اللہ کی پوجا معصیت ہے۔پس یہ جناب رسول اللہ ﷺ کے

ارشاد: **لا نذر فی معصیۃ** میں داخل ہو کر ممنوع ٹھہرے گا۔

فریق اوّل کا مؤقف کا جواب: آپ نے جس روایت سے استدلال کیا ہے کہ اے عمر رضی اللہ عنہ تم اپنی نذر پوری کرو اس کا مفہوم یہ ہے کہ یہ بطور وجوب نہ تھا لیکن انہوں نے جب یہ نذر مانی تھی تو اس وقت کرنے سے گریز کیا اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں تھے تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اب کرنے کا حکم دیا اس طور پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طاعت ہے۔ پس آپ نے جس کو پورا کرنے کا حکم دیا یہ اس کے خلاف تھا جبکہ انہوں نے اس کو اپنے نفس پر واجب کیا تھا۔

یہی امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

كِتَابُ الْحُدُوْدِ

حدوں کا بیان

بَابُ حَدِّ الْبِكْرِ فِي الزِّنَا

کنوارے زانی کی سزا

خلاصۃ المرام: علماء کی ایک جماعت جس میں امام اوزاعی، ثوری، شافعی واحمد رحمہم اللہ کا قول یہ ہے کہ غیر شادی شدہ جب زنا کرے تو اس پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی لازم ہے۔

نمبر ②: علماء کی دوسری جماعت جس میں ابراہیم نخعی اور ائمہ احناف رحمہم اللہ ہیں ان کا قول یہ ہے کہ غیر شادی شدہ کے زنا کی صورت میں صرف سو کوڑے لگائے جائیں جلاوطنی لازم نہیں البتہ امام اگر شریر سمجھ کر جلاوطن کرے وہ الگ بات ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: کنوارہ اگر زنا کرے تو اس پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی حد ہوگی جیسا کہ ان روایات سے ثابت ہوتا ہے۔

۴۷۲۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ الْبِكْرُ تُجْلَدُ وَتُنْفٰى ، وَالثَّيِّبُ تُجْلَدُ وَتُرْجَمُ

۴۷۲۹: حطان بن عبداللہ الرقاشی نے عبادہ بن صامتؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ

سے یہ اچھی طرح حاصل کرلو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے راستہ مقرر کر دیا ہے۔ کنوارہ کنواری سے زنا کرے اور شادی شدہ شادی شدہ سے زنا کرے تو کنوارے لڑکے اور لڑکی کو کوڑے لگائے جائیں گے اور جلاوطن کیا جائے گا اور شادی شدہ جوڑے کو کوڑے لگائے جائیں گے اور سنگسار کیا جائے گا۔

۴۷۳۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ :ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ ، وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ .

۴۷۳۰: قبیصہ بن حریث نے سلمہ بن محبق سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا مجھ سے حاصل کرلو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے راستہ نکال دیا۔ کنوارے جوڑے کو سو کوڑے اور سال کی جلاوطنی اور شادی شدہ جوڑے کو سو کوڑے اور سنگ ساری کی سزا دی جائے گی۔

تخریج : مسلم فی الحدود ۱۳/۱۲' ابو داؤد فی الحدود باب۲۳' ترمذی فی الحدود باب۸' ابن ماجہ فی الحدود باب۷' دارمی فی الحدود باب۱۹' مسند احمد ۳۱۳/۵' ۳۱۸/۳۱۷' ۳۲۷/۳۲۱ ۔

۴۷۳۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَعِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ قَالَا :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ وَشِبْلٍ قَالُوْا :كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ :صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِي .قَالَ قُلْ قَالَ :إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيْفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُوْنِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ ، وَعَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ .فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ الشَّاةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ ، وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ ، فَرَجَمَهَا .

۴۷۳۱: عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ اور شبل سے نقل کیا کہ ہم جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا میں آپ کو قسم دیتا ہوں! کہ آپ ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیں۔ اس کے مخالف نے کہا وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا۔ اس نے سچ کہا ہے ہمارے مابین کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیں اور مجھے کہنے کی اجازت دیں آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہو!

اس نے کہا میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا ہے۔ میں نے ایک سو بکریاں اور غلام اس کے فدیہ میں دیا ہے۔ پھر میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے بتلایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اس کی بیوی پر سنگساری ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں تمہارے درمیان ضرور کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا سو بکریاں اور خادم تجھ پر واپس لوٹائے جائیں گے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی کی سزا ہوگی اور اے انیس تم صبح عورت کے ہاں جاؤ۔ پھر اگر وہ اعتراف کرے تو اس کو سنگسار کر دو۔ انیس صبح اس کے ہاں گئے تو اس نے اعتراف کر لیا پھر انہوں نے اس کو سنگسار کر دیا۔

تخریج : والایمان باب۳' الحدود ۳٤/۳۰' ٤٦/۳۸' مسلم فی الحدود ۲۵' ابو داؤد فی الحدود باب۲۵' ترمذی فی الحدود باب۸' نسائی فی القضاء باب۲۲' ابن ماجه فی الحدود باب۷' دارمی فی الحدود باب۱۲' مالك فی الحدود ٦' مسند احمد ۱۱۵/۳' ۲۱٦۔

اللغات: العسیف۔ مزدور۔ جلد۔ کوڑے لگانا۔

۴۷۳۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَمَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا :كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْبِكْرَ إِذَا زَنٰى ، فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ جَمِيْعًا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ، بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :حَدُّ الْبِكْرِ إِذَا زَنٰى جَلْدُ مِائَةٍ وَلَا نَفْيَ عَلَيْهِ مَعَ الْجَلْدِ إِلَّا أَنْ يَرَى الْإِمَامُ أَنْ يَنْفِيَهُ لِلدِّعَارَةِ الَّتِيْ كَانَتْ مِنْهُ فَيَنْفِيْهِ إِلَى حَيْثُ أَحَبَّ كَمَا يُنْفَى الدُّعَّارُ وَغَيْرُ الزُّنَاةِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۴۷۳۲: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ دونوں سے روایت کی ہے کہ ہم جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کنوارہ اگر زنا کرے تو اس پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے دونوں سزائیں ہوں گی اور انہوں نے مذکورہ بالا روایات کو مستدل بنایا ہے۔ دوسروں نے کہا کہ کنوارہ اگر زنا کرے تو سو کوڑے فقط حد ہے اور جلاوطنی اس کے ساتھ سزا نہیں اگر حاکم مناسب خیال کرے تو فسق کی وجہ سے جو اس سے صادر ہوا اس کو جہاں مناسب ہو جلاوطن کر دے جیسا کہ فساق اور زانیوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کو جلاوطن کیا جاتا ہے۔ ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ کنوارہ اگر زنا کرے تو اس پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے دونوں سزائیں ہوں گی اور انہوں نے مذکورہ بالا روایات کو مستدل بنایا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: کنوارہ اگر زنا کرے تو سو کوڑے فقط حد ہے اور جلا وطنی اس کے ساتھ سزا نہیں اگر حاکم مناسب خیال کرے تو فسق کی وجہ سے جو اس سے صادر ہوا اس کو جہاں مناسب ہو جلا وطن کر دے جیسا کہ فساق اور زانیوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کو جلا وطن کیا جاتا ہے۔ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۴۷۳۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ .فَقَالَ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ . قَالَ مَالِكٌ :قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِيْ أَبَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ .

۴۷۳۳: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لونڈی کے متعلق دریافت کیا گیا کہ جب وہ زنا کرے اور وہ شادی شدہ نہ ہو تو آپ نے فرمایا جب وہ زنا کرے اسے کوڑے مارو۔ پھر اگر زنا کرے پھر اس کو کوڑے مارو پھر اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے مارو پھر اس کو فروخت کر دو اگرچہ بالوں کی رسی کے بدلے ہو۔

مالک کہتے ہیں کہ ابن شہاب نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ آیا تیسری بار یا چوتھی بار کے بعد آپ نے یہ بات فرمائی۔

تخریج : بخاری فی الحدود باب۳۵، والبیوع باب٦٦، مسلم فی الحدود۳۲، ابو داؤد فی الحدود باب۳۲، ترمذی فی الحدود باب۸، ابن ماجه فی الحدود باب۱٤، دارمی فی الحدود باب ۱۸، مالك فی الحدود ۱٤، مسند احمد ۲/۲٤۹، ٤/۱۱٦/۱۱۷، ٦/٦٥۔

۴۷۳۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ، أَنَّ شِبْلَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَالِكٍ الْأَوْسِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلِيْدَةُ إِذَا زَنَتْ مِثْلَهُ .إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ الْبَيْعُ وَأَخْبَرَهُ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : هٰذَا خَطَأٌ شِبْلٌ هٰذَا ابْنُ خُلَيْدٍ الْمُزَنِيِّ .

۴۷۳۴: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے روایت کی ہے کہ مجھے حضرت شبل بن خالد رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ عبداللہ بن مالک اوسی نے اسے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (لونڈی جب زنا کرے) اسی طرح فرمایا البتہ انہوں نے فی الثالثة او الرابعة کے لفظ بولے کہ پھر فروخت کر دے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کی روایت کی ہے۔امام طحاوی فرماتے ہیں یہ غلط ہے کیونکہ یہ شبل ابن خلید مزنی کا بیٹا ہے۔

تخریج :۴۷۳۳ کی تخریج پیش نظر رہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

یہ غلط ہے کیونکہ یہ شبل ابن خلید مزنی کا بیٹا ہے۔

۴۷۳۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ :ثَنَا بَقِيَّةُ هُوَ ابْنُ الْوَلِيْدِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ شِبْلَ بْنَ خُلَيْدٍ الْمُزَنِيَّ ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَالِكٍ الْأَوْسِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلِيْدَةُ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ وَالضَّفِيْرُ :الْحَبْلُ .

۴۷۳۵: شبل بن خلید مزنی نے بتلایا کہ عبداللہ بن مالک اوسی رضی اللہ عنہ نے مجھے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لونڈی جب زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر وہ (دوبارہ) زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو۔ پھر (تیسری بار) اگر وہ زنا کرے تو اس کو کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ زنا کرے (چوتھی بار) تو اس کو فروخت کر دو۔ خواہ بالوں کی بٹی ہوئی رسی کے برابر ہو۔

تخریج : روایت ۴۷۳۳ کی تخریج ملاحظہ کریں۔

۴۷۳۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ ، وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ .

۴۷۳۶: عراک بن مالک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کی لونڈی زنا کرے تو وہ اسے کوڑوں کی حد لگائے اور کوڑوں کے بعد ڈانٹ ڈپٹ نہ کرے۔ یہ بات آپ نے تین بار دہرائی پھر تیسری بار فرمایا یا چوتھی مرتبہ فرمایا۔ پھر تم اس کو فروخت کر دو اگرچہ ایک بالوں کی رسی کے عوض ہو۔

تخریج : بخاری فی الحدود باب۳۶' والبیوع باب۶۶' ۱۱۰' مسلم فی الحدود ۳۰' ابو داؤد فی الحدود باب۳۲' مسند احمد ۲۴۹/۲' ۴۹۴۔

اللغات: یثرب۔ ڈانٹ ڈپٹ کرنا۔ (نہایہ)

۴۷۳۷: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۷۳۷: سعید مقبری نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا پھر اسی طرح روایت نقل کی۔

۴۷۳۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِىْ أُسَامَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِىْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

۴۷۳۸: سعید مقبری نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۷۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُوْ أُوَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِىْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ.

۴۷۳۹: عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے جو کہ صحابی رضی اللہ عنہ تھے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لونڈی زنا کرے تو اس کو کوڑے لگاؤ۔ پھر (دوسری بار) زنا کرے تو کوڑے لگائے پھر (تیسری بار) جب وہ زنا کرے تو اس کو کوڑے لگاؤ۔ پھر اس کو فروخت کردو اگرچہ بالوں کی رسی کے بدلے میں ہو۔

تخریج : ٤٧٣٣ روایت کی تخریج پیش نظر رهے۔

۴۷۴۰: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِىْ أُوَيْسٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ مِثْلَهٗ.

۴۷۴۰: عبید اللہ بن عبداللہ نے زید بن خالد سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۷۴۱: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِىْ فَرْوَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهٗ أَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهٗ ، أَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۴۷۴۱: عمرہ بنت عبدالرحمن نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۷۴۲: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِىٍّ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّغْلِبِيِّ ، عَنْ أَبِىْ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :أُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمَةٍ لَهُمْ

فَجَرَتْ فَأَرْسَلَنِي إِلَيْهَا فَقَالَ اذْهَبْ فَأَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ .فَانْطَلَقْتُ فَوَجَدْتُهَا لَمْ تَجِفَّ مِنْ دَمِهَا ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي فَرَغْتُ؟ فَقُلْتُ وَجَدْتُهَا لَمْ تَجِفَّ مِنْ دَمِهَا .فَقَالَ إِذَا هِيَ جَفَّتْ مِنْ دَمِهَا فَاجْلِدْهَا .قَالَ عَلِيٌّ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ . قَالُوْا :فَلَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ أَنْ تُجْلَدَ وَلَمْ يَأْمُرْ مَعَ الْجَلْدِ بِنَفْيٍ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّ مَا يَجِبُ عَلَى الْإِمَاءِ -إِذَا زَنَيْنَ -هُوَ نِصْفُ مَا يَجِبُ عَلَى الْحَرَائِرِ إِذَا زَنَيْنَ .ثُمَّ ثَبَتَ أَنْ لَا نَفْيَ عَلَى الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ ، كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا أَنْ لَا نَفْيَ عَلَى الْحُرَّةِ إِذَا زَنَتْ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا أَنَّهُ نَهَى أَنْ تُسَافِرَ امْرَأَةٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَيْضًا أَنْ لَا تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي حَدِّ الزِّنَا بِغَيْرِ مَحْرَمٍ ، وَفِي ذٰلِكَ إِبْطَالُ النَّفْيِ عَنِ النِّسَاءِ فِي الزِّنَا ، فَإِذَا انْتَفَى أَنْ يَكُوْنَ يَجِبُ عَلَى النِّسَاءِ اللَّاتِي غَيْرُ الْمُحْصَنَاتِ نَفْيٌ فِي الزِّنَا انْتَفَى ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ الرِّجَالِ .وَكَانَ دَرْءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ عَنِ الْإِمَاءِ فِيْمَا ذَكَرْنَا كَانَ دَرْءًا عَنِ الْحَرَائِرِ ، وَفِي دَرْئِهِ إِيَّاهُ عَنِ الْحَرَائِرِ دَلِيْلٌ عَلَى دَرْئِهِ إِيَّاهُ عَنِ الْأَحْرَارِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِنَّ نَفْيَ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ سِتَّةَ أَشْهُرٍ مِثْلُ مَا تُنْفَى الْحُرَّةُ ؟ وَقَالَ :لَمْ يَنْفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفْيَ فِيْمَا ذَكَرْتُمُوْهُ عَنْهُ مِنْ جَلْدِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَا بِقَوْلِهِ ثُمَّ بِيْعُوْهَا فِي الْمَرَّةِ الرَّابِعَةِ .فَكَانَ هٰذَا الْقَائِلُ يُخَالِفُ كُلَّ مَنْ تَقَدَّمَهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَخَرَجَ مِنْ أَقَاوِيْلِهِمْ .فَيُقَالُ لَهُ : بَلْ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ فَلْيَبِعْهَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنْ لَا نَفْيَ عَلَيْهَا لِأَنَّهُ إِنَّمَا عَلَّمَهُمْ فِي ذٰلِكَ مَا يَفْعَلُوْنَ بِإِمَائِهِمْ إِذَا زَنَيْنَ .فَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ يُقَصِّرُ فِي ذٰلِكَ عَنْ جَمِيْعِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِنَّ وَمُحَالٌ أَنْ يَأْمُرَ بِبَيْعِ مَنْ لَا يَقْدِرُ مُبْتَاعُهُ عَلَى قَبْضِهِ مِنْ بَائِعِهِ، وَلَا تَصِلُ إِلَى ذٰلِكَ إِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ سِتَّةِ أَشْهُرٍ .وَيُقَالُ لَهُ أَيْضًا : قَدْ زَعَمْتُ أَنَّكَ أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنْ لَا جَلْدَ عَلَيْهَا مَعَ ذٰلِكَ ، وَإِنْ كَانَ إِبْطَالُ الْجَلْدِ لَمْ يُذْكَرْ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ وَجَعَلْتُ ذٰلِكَ مُعَارِضًا لِمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ . فَإِذَا كَانَ هٰذَا عِنْدَكَ دَلِيْلًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فَمَا

تُنْكِرُ عَلَى خَصْمِكَ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا عِنْدَهُ دَلِيْلًا عَلَى اِبْطَالِ النَّفْيِ عَلَى الْاَمَةِ .فَاِذَا كَانَ مَا ذَكَرْنَا فِي السُّكُوْتِ عَنْ نَفْيِ الْاَمَةِ لَيْسَ يَرْفَعُ النَّفْيَ عَنْهَا فِيْمَا ذَكَرْتُ أَنْتَ أَيْضًا فِي السُّكُوْتِ عَنِ الْجَلْدِ مَعَ الرَّجْمِ لَا يَرْفَعُ الْجَلْدَ عَنِ الثَّيِّبِ الزَّانِيْ مَعَ الرَّجْمِ .وَمَا يَلْزَمُ خَصْمَكَ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا شَيْءٌ اِلَّا لَزِمَكَ مِثْلُهُ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَاِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا . وَيُقَالُ لَهُ :رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّفْيِ غَيْرُ الزِّنَا مَا قَدْ

۴۷۴۲: ابوحمید نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ ان کی ایک لونڈی نے زنا کیا ہے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی طرف بھیج کر فرمایا کہ تم جاؤ اور اس پر حد قائم کرو۔ میں گیا تو اسے اس حالت میں پایا کہ اس کا خون خشک نہیں ہوا۔ پس میں آپ کی خدمت میں لوٹا تو آپ نے مجھے فرمایا کیا تم فارغ ہو گئے ہو تو میں نے عرض کیا ابھی اس کا خون خشک نہیں ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا جب وہ اپنے خون سے فارغ ہو جائے تو اس کو کوڑے لگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے غلاموں لونڈیوں پر حدود قائم کیا کرو۔ انہوں نے کہا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زانیہ کے متعلق کوڑوں کا حکم دیا ہے مگر کوڑے کے ساتھ جلاوطنی کا حکم نہیں فرمایا اور ارشاد الٰہی ہے۔ فعلیھن نصف ما علی المحصنات من العذاب (النساء ۲۵) اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ جب لونڈیاں زنا کریں تو آزاد کی بنسبت ان پر نصف سزا ہے جبکہ وہ زنا کریں پھر روایت سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ لونڈی پر زنا کی صورت میں حد کے علاوہ جلاوطنی نہیں ہے۔ آزاد عورت پر جب وہ ارتکاب زنا کرے اسی طرح جلاوطنی لازم نہیں۔ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اسی کتاب میں ذکر کر آئے کہ آپ نے عورت کو اکیلے تین دن کے سفر سے منع فرمایا مگر اس صورت میں جبکہ ذی رحم محرم اس کے ساتھ ہو۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہو گیا کہ عورت تین دن کا سفر حد زنا میں بغیر محرم کے نہیں کر سکتی۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ زانیہ کے سلسلہ میں جلاوطنی نہیں ہے پس جب غیر محصنہ عورت پر جلاوطنی زنا میں واجب نہیں تو مردوں میں بھی جلاوطنی نہ ہو گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی سے حد کو دفع کرنا چاہا تو آزاد سے بھی اسی طرح دفع کریں گے اور آزاد عورتوں سے اس کا دور کرنا آزاد مردوں سے دور کرنے کی دلیل ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔ اگر کوئی معترض یہ کہے لونڈی کی جلاوطنی زنا کی صورت میں چھ ماہ ہے جیسا کہ آزاد عورت کی جلاوطنی کا نصف ہو اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ روایات میں لونڈی کو کوڑے مارنے کا جہاں ذکر فرمایا تو جلاوطنی کی نفی نہیں فرمائی اور بار بار زنا کے باوجود چوتھی مرتبہ اس کو بیچنے کا حکم فرمایا مگر اس میں بھی جلاوطنی کی نفی نہیں ہے۔ تو ایسا کہنے

والا اپنے سے پہلے تمام اہل علم کی مخالفت کرنے والا اوران کے اقوال سے نکلنے والا بن جائے گا۔اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ ہم نے جناب نبی اکرم ﷺ سے جو کچھ روایت کیا ہے۔''اذا زنت امۃ احدکم فلیجلدھا'' پھر چوتھی مرتبہ فرمایا''فلیبعھا'' یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس پر جلاوطنی لازم نہیں کیونکہ آپ ﷺ نے ان کو وہ بات سکھائی جس کو وہ لونڈیوں کے زنا کرنے کی صورت میں اختیار کریں پس یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ اس سلسلے میں جولازم تھا اس میں کمی کردی اور یہ بھی ناممکن ہے کہ آپ ایسی عورت کی فروخت کا حکم دیں کہ جس کو خریدنے والا اپنے قبضے میں لینے کی قدرت نہ رکھتا ہو اور وہ اس کو چھ ماہ بعد ملے اور ہم جواباً یہ بھی کہیں گے کہ پھر تمہارے خیال میں تو جناب نبی اکرم ﷺ نے حضرت انیس کو فرمایا کہ تم اس آدمی کی عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کرے تو اس کو رجم کردو بقول آپ کے اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے ساتھ اس پر کوڑے نہیں ہوں گے اگرچہ کوڑوں کی نفی اس حدیث میں مذکور نہیں ہے اور اس طرح تو تم نے اس کو جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی شادی شدہ جوڑا جب زنا کرے تو اسے کوڑے لگائے جائیں اور سنگسار کیا جائے کے مخالف ومعارض کردیا پس اگر یہ تمہارے نزدیک اس بات کی دلیل ہے۔جیسے ہم نے ذکر کیا تو آپ کو اپنے مخالف اس پر اعتراض کا حق حاصل نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو وہ اسے کوڑے لگائے۔یہ اس کے نزدیک لونڈی سے جلاوطنی کی نفی کی دلیل ہے۔تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا کہ لونڈی سے جلاوطنی کی نفی سے خاموشی اختیار کی گئی ہے (یہ خاموشی اس سے جلاوطنی کو نہیں اٹھاتی جیسا کہ تم نے بیان کیا کہ رجم کے ساتھ کوڑوں کے تذکرہ سے خاموشی شادی شدہ زانی سے رجم کی سزا کے ساتھ کوڑے مارنے کی نفی نہیں کرتا تو جو کچھ جناب نبی اکرم ﷺ کے ارشاد سے کہ جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے مارنے کے سلسلے میں تمہارے مخالف پر لازم ہوگا جو اسی طرح آپ ﷺ کے ارشاد سے جو انیسؓ کی روایت میں فرمایا گیا تم پر لازم ہوگا کہ جب وہ زنا کا اعتراف کرے تو تم اس کو رجم کردو۔محترم جناب نبی اکرم ﷺ سے تو جلاوطنی کا تذکرہ زنا کے علاوہ بھی مذکور ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱/۹۵، ۱۳۵/۱۳۶، ۱۴۵۔

طرزِ استدلال: جب آپ ﷺ نے زانیہ کے متعلق کوڑوں کا حکم دیا ہے مگر کوڑے کے ساتھ جلاوطنی کا حکم نہیں فرمایا اور ارشاد الٰہی ہے: **فعلیهن نصف ما علی المحصنات من العذاب** (النساء:۲۵) اس سے ہمیں معلوم ہوگیا کہ جب لونڈیاں زنا کریں تو آزاد کی بنسبت ان پر نصف سزا ہے جبکہ وہ زنا کریں پھر روایت سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ لونڈی پر زنا کی صورت میں حد کے علاوہ جلاوطنی نہیں ہے۔آزاد عورت پر جب وہ ارتکاب زنا کرے اسی طرح جلاوطنی لازم نہیں۔

ہم جناب رسول اللہ ﷺ سے پہلے اسی کتاب میں ذکر کرآئے کہ آپ نے عورت کو اکیلے تین دن کے سفر سے منع فرمایا مگر اس صورت میں جبکہ ذی رحم محرم اس کے ساتھ ہو۔پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ عورت تین دن کا سفر حد زنا میں بغیر محرم کے نہیں کرسکتی۔اس سے ثابت ہوگیا کہ زانیہ کے سلسلہ میں جلاوطنی نہیں ہے پس جب غیر محصنہ عورت پر جلاوطنی زنا میں واجب

نہیں تو مردوں میں بھی جلاوطنی نہ ہوگی۔

دوسری بات یہ ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے لونڈی سے حد کو دفع کرنا چاہا تو آزاد سے بھی اسی طرح دفع کریں گے اور آزاد عورتوں سے اس کا دور کرنا آزاد مردوں سے دور کرنے کی دلیل ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

سوال: لونڈی کی جلاوطنی زنا کی صورت میں چھ ماہ ہے جیسا کہ آزاد عورت کی جلاوطنی کا وہ نصف ہوا اور جناب نبی اکرم ﷺ نے مذکورہ روایات میں لونڈی کو کوڑے کا جہاں ذکر فرمایا تو جلاوطنی کی نفی نہیں فرمائی اور بار بار زنا کے باوجود چوتھی مرتبہ اس کو بیچنے کا حکم فرمایا مگر اس میں بھی جلاوطنی کی نفی نہیں ہے۔ تو ایسا کہنے والا اپنے سے پہلے تمام اہل علم کی مخالفت کرنے والا اور ان کے اقوال سے نکلنے والا بن جائے گا۔

الجواب نمبر ۱:

ہم نے جناب نبی اکرم ﷺ سے جو کچھ روایت کیا ہے۔ "اذا زنت امة احدکم فلیجلدھا" پھر چوتھی مرتبہ فرمایا "فلیبعھا" یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس پر جلاوطنی لازم نہیں کیونکہ آپ ﷺ نے ان کو وہ بات سکھائی جس کو وہ لونڈیوں کے زنا کرنے کی صورت میں اختیار کریں پس یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ اس سلسلے میں جو لازم تھا اس میں کمی کر دی اور یہ بھی ناممکن ہے کہ آپ ایسی عورت کی فروخت کا حکم دیں کہ جس کو خریدنے والا اپنے قبضے میں لینے کی قدرت نہ رکھتا ہو اور وہ اس کو چھ ماہ بعد ملے۔

الجواب نمبر ۲:

اور ہم جواباً یہ بھی کہیں گے کہ پھر تمہارے خیال میں تو جناب نبی اکرم ﷺ نے حضرت انیس کو فرمایا کہ تم اس آدمی کی عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کرے تو اس کو رجم کر دو بقول آپ کے اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے ساتھ اس پر کوڑے نہیں ہوں گے اگرچہ کوڑوں کی نفی اس حدیث میں مذکور نہیں ہے اور اس طرح تو تم نے اس کو جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی شادی شدہ جوڑا جب زنا کرے تو اسے کوڑے لگائے جائیں اور سنگسار کیا جائے کے مخالف و معارض کر دیا پس اگر یہ تمہارے نزدیک اس بات کی دلیل ہے۔ جیسے ہم نے ذکر کیا تو آپ کو اپنے مخالف اس پر اعتراض کا حق حاصل نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو وہ اسے کوڑے لگائے۔ یہ اس کے نزدیک لونڈی سے جلاوطنی کی نفی کی دلیل ہے۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا کہ لونڈی سے جلاوطنی کی نفی سے خاموشی اختیار کی گئی ہے (یہ خاموشی اس سے جلاوطنی کو نہیں اٹھائی جیسا کہ تم نے بیان کیا کہ رجم کے ساتھ کوڑوں کے تذکرہ سے خاموشی شادی شدہ زانی سے رجم کی سزا کے ساتھ کوڑے مارنے کی نفی نہیں کرتا تو جو کچھ جناب نبی اکرم ﷺ کے ارشاد سے کہ جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے مارنے کے سلسلے میں تمہارے مخالف پر لازم ہوگا جو اسی طرح آپ ﷺ کے ارشاد سے جو انیس کی روایت میں فرمایا گیا تم پر لازم ہوگا کہ جب وہ زنا کا اعتراف کرے تو تم اس کو رجم کر دو۔

الجواب نمبر۳:

محترم جناب نبی اکرم ﷺ سے تو جلاوطنی کا تذکرہ زنا کے علاوہ بھی مذکور ہے۔

۴۷۴۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ عَبْدَهُ مُتَعَمِّدًا فَجَلَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً، وَنَفَاهُ سَنَةً وَمَحَا أُرَاهُ سَهْمَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَهُ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً. فَلَمْ يَكُنْ مَا فَعَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا مِنْ نَفْيِهِ الْقَاتِلَ سَنَةً دَلِيلًا عِنْدَنَا وَلَا عِنْدَكَ، عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ حَدٌّ وَاجِبٌ لَا يَنْبَغِي تَرْكُهُ. وَإِنْ كَانَ عَلٰى أَنَّهُ لِلدِّعَارَةِ لَا لِأَنَّهُ حَدٌّ. فَمَا تُنْكِرُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَمَرَ بِهِ، مِنْ نَفْيِ الزَّانِي، عَلٰى أَنَّهُ لِلدِّعَارَةِ، لَا لِأَنَّهُ حَدٌّ وَاجِبٌ كَوُجُوبِ الْجَلْدِ وَالرَّجْمِ.

۴۷۴۳: عمرو بن شعیب نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو جان بوجھ کر قتل کر دیا تو جناب نبی اکرم ﷺ نے اس کو ایک سو کوڑے مارے اور جلاوطن کر دیا اور میرے خیال میں مسلمانوں سے اس کا حصہ مٹا دیا اور اس کو ایک گردن آزاد کرنے کا حکم دیا۔ اب اس روایت میں مذکور فعل رسول اللہ ﷺ جلاوطنی جو کہ ایک سال کے لئے تھی وہ ہمارے اور تمہارے کسی کے نزدیک بھی حد واجب میں شامل نہیں ہے کہ اس کا ترک نہ ہو سکتا ہو۔ (بلکہ قاضی کی صوابدید پر موقوف چیزوں سے ہے) اور اس روایت میں اس کی جلاوطنی فسق کی وجہ سے تھی۔ حد کی بناء پر نہ تھی۔ پھر آپ کو اس روایت کے سلسلہ میں کیونکر انکار ہے جس میں جناب رسول اللہ ﷺ سے زانی کی جلاوطنی فسق کے سلسلہ میں مروی ہے۔ نہ کہ حد واجب کے طور پر جیسا کہ کوڑے اور سنگساری حد واجب نہیں۔

تخریج : ابن ماجه فی الجنایات باب ۲٤۔

اب اس روایت میں مذکور جلاوطنی جو کہ ایک سال کے لئے تھی وہ ہمارے اور تمہارے کسی کے نزدیک بھی حد واجب میں شامل نہیں ہے کہ اس کا ترک نہ ہو سکتا ہے۔ (بلکہ قاضی کی صوابدید پر موقوف چیزوں سے ہے) اور اس روایت میں اس کی جلاوطنی فسق کی وجہ سے تھی۔ حد کی بناء پر نہ تھی۔ پھر آپ کو اس روایت کے سلسلہ میں کیونکر انکار ہے جس میں جناب رسول اللہ ﷺ سے زانی کی جلاوطنی فسق کے سلسلہ میں مروی ہے۔ نہ کہ حد واجب کے طور پر جیسا کہ کوڑے اور سنگساری حد واجب ہے۔

بَابُ حَدِّ الزَّانِي الْمُحْصَنِ مَا هُوَ ؟

شادی شدہ زانی کی سزا

خلاصۃ البرام: علماء کی ایک جماعت جس میں شعبی، حسن بصری اور احمد رحمہم اللہ شامل ہیں ان کا قول یہ ہے کہ شادی شدہ اگر زنا کرے تو اس کو کوڑے اور سنگساری دونوں کی سزا ہوگی۔

نمبر ②: علماء کی دوسری جماعت جس میں ابراہیم زہری، ثوری، ابن مبارک کے علاوہ فقہائے اربعہ رحمہم اللہ شامل ہیں ان کا قول یہ ہے کہ شادی شدہ کے زنا کے بعد اس پر فقط سنگساری کی سزا ہوگی۔

فریق اوّل کا مؤقف: شادی شدہ جوڑے کو کوڑے اور سنگ ساری دونوں کی سزا ہوگی۔ اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

۴۷۴۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا زَنٰى فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ ثُمَّ أُخْبِرَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ أُحْصِنَ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ إِلَى هٰذَا قَوْمٌ ، فَقَالُوْا :هٰكَذَا حَدُّ الْمُحْصَنِ إِذَا زَنٰى ، الْجَلْدُ وَالرَّجْمُ جَمِيعًا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :بَلْ حَدُّهُ الرَّجْمُ ، دُوْنَ الْجَلْدِ .وَقَالُوْا :قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَجَمَهُ لَمَّا أُخْبِرَ أَنَّهُ مُحْصَنٌ لِأَنَّ الْجَلْدَ الَّذِيْ كَانَ جَلَدَهُ إِيَّاهُ، لَيْسَ مِنْ حَدِّهِ فِيْ شَيْءٍ لِأَنَّ حَدَّهُ كَانَ الرَّجْمَ دُوْنَ الْجَلْدِ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَجَمَهُ لِأَنَّ ذٰلِكَ الرَّجْمَ هُوَ حَدُّهُ مَعَ الْجَلْدِ وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَيْضًا لِقَوْلِهِمْ بِمَا .

۴۷۴۴: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے زنا کیا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو کوڑے لگائے جائیں پھر آپ کو اطلاع ملی کہ یہ شادی شدہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کا حکم دیا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ شادی شدہ زانی کو کوڑے اور سنگساری دونوں سزائیں دی جائیں گی۔ ان کی دلیل مذکور بالا روایت ہے۔ ثانی کا مؤقف یہ ہے کہ فقط رجم ہوگا کوڑے نہ مارے جائیں گے۔ دوسروں نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے یہ بات کہی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اولین اطلاع کے مطابق اس کو کوڑے مارے مگر جب اس کا شادی شدہ ہونا ثابت ہو گیا تو رجم کا حکم فرمایا۔ کیونکہ اس کی اصل حد یہی تھی اور اس روایت کا یہ بھی مفہوم ہوا کہ عین ممکن ہے کہ اس کا وہی مطلب ہو جو تم لے رہے ہو کہ رجم بمعہ کوڑے حد ہو۔ پہلے قول والوں نے یہ دلائل بھی ذکر کیے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض علماء کا خیال یہ شادی شدہ زانی کو کوڑے اور سنگساری دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

فریق ثانی کا موقف: فقط رجم ہوگا کوڑے نہ مارے جائیں گے۔

فریق اوّل کے موقف کا جواب: جناب نبی اکرم ﷺ نے اولین اطلاع کے مطابق اس کو کوڑے مارے مگر جب اس کا شادی شدہ ہونا ثابت ہوگیا تو رجم کا حکم فرمایا۔ کیونکہ اس کی اصل حد یہی تھی اور اس روایت کا یہ بھی مفہوم ہوا کہ عین ممکن ہے کہ اس کا وہی مطلب ہو جو آپ لے رہے ہیں کہ رجم بمع کوڑے حد ہو۔

فریق اوّل کے مزید دلائل:

۴۷۴۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ يُجْلَدُ وَيُنْفٰى وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ .

۴۷۴۵: حطان بن عبداللہ رقاشی نے عبادہ بن صامت ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھ سے حاصل کرلو۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے راہ نکال دی اور وہ کنوارے جوڑے کو کوڑے مارے جائیں گے اور جلاوطن بھی کیا جائے گا اور شادی شدہ جوڑے کو رجم کیا جائے گا اور کوڑے بھی مارے جائیں گے۔

تخریج : روایت ۴۷۳۱ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۷۴۶: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :ثَنَا حِطَّانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ ، وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ . قَالُوْا :فَبِهٰذَا نَقُوْلُ نَرٰى أَنْ يُجْلَدَ الْمُحْصَنُ ، ثُمَّ يُرْجَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَمْرِهِ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ بِرَجْمِ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ أَمَرَهُ أَنْ يَغْدُوَ عَلَيْهَا فَيَرْجُمَهَا إِنِ اعْتَرَفَتْ وَلَمْ يَأْمُرْهُ أَنْ يَجْلِدَهَا .وَقَدْ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ أَيْضًا أَنَّ الَّذِيْ قَامَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ :إِنِّيْ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُوْنِيْ أَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَعَهُ الْجَلْدَ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَدَلَّ هٰذَا أَنَّ جَمِيْعَ مَا كَانَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَلْدِ فِي الزِّنَا الَّذِيْ كَانَ مِنْهَا هُوَ الرَّجْمُ دُوْنَ الْجَلْدِ .وَقَدْ شَدَّ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا فَعَلَ بِمَاعِزٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۴۷۴۶: حطان بن عبداللہ رقاشی نے حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مجھ سے دین کی باتیں اچھی طرح حاصل کرلو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے راستہ پیدا فرما دیا کہ کنوارے جوڑے کو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی اور شادی شدہ جوڑے کو سو کوڑے اور سنگساری کی سزا دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس قول کو اختیار کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں محصن کو کوڑے مارے جائیں پھر سنگسار کیا جائے جیسا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دوسرے ان کے خلاف حضرت انیسؓ والی روایت کو پیش کرتے ہیں جس میں آپ نے اس عورت کو صبح جا کر اعتراف کی صورت میں سنگسار کرنے کا حکم فرمایا ان کو کوڑے مارنے کا حکم نہیں فرمایا۔ یہ روایت مکمل اسناد کے ساتھ باب اول میں مذکور ہو چکی اور اس روایت میں مزید یہ بات بھی مذکور ہے کہ جو شخص آپ ﷺ کی بارگاہ میں کھڑا ہوا اس نے کہا میں نے کئی اہل علم سے دریافت کیا ہے تو انہوں نے مجھے بتلایا ہے کہ اس عورت پر سنگساری کی سزا ہے اور اس آدمی نے اس کے ساتھ کوڑوں کا تذکرہ نہیں کیا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کا انکار بھی نہیں فرمایا۔ پس اس سے حاصل یہی ہوا کہ اس سے سرزد ہونے والے زنا کی سزا سنگساری تھی نہ کہ کوڑے اور اس کی تائید ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ والی روایت سے بھی ہوتی ہے۔

روایت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ:

۴۷۴۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا الْأَسْوَدُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ مَاعِزًا ، وَلَمْ يَذْكُرْ جَلْدًا . فَفِيمَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ أَنَّ حَدَّ الْمُحْصَنِ هُوَ الرَّجْمُ دُوْنَ الْجَلْدِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :وَلِمَ لَا كَانَ مَا فِيْهِ الرَّجْمُ وَالْجَلْدُ أَوْلَى مِمَّا فِيْهِ الرَّجْمُ خَاصَّةً ؟ قِيلَ لَهُ :لِدَلَالَةٍ دَلَّتْ عَلَى نَسْخِ الْجَلْدِ مَعَ الرَّجْمِ ، وَهِيَ أَنَّا رَأَيْنَا أَصْلَ مَا كَانَ عَلَى الزَّانِيْ قَبْلَ أَنْ نُفَرِّقَ بَيْنَ حُكْمِهِ إِذَا كَانَ مُحْصَنًا ، وَبَيْنَ حُكْمِهِ إِذَا كَانَ غَيْرَ مُحْصَنٍ مَا وَصَفَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهِ بِقَوْلِهِ وَاللَّاتِيْ يَأْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوْا فَأَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا فَكَانَ هٰذَا هُوَ حَدَّ الزَّانِيَةِ ، أَنْ تُمْسَكَ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى تَمُوْتَ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا .ثُمَّ نُسِخَ بِقَوْلِهِ خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا فَذَكَرَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَكَانَ ذٰلِكَ هُوَ السَّبِيْلَ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا فَجَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ السَّبِيْلَ ، عَلٰى مَا قَدْ بَيَّنَهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَضَ فِيْ ذٰلِكَ الْجَلْدَ وَالرَّجْمَ عَلَى الثَّيِّبِ وَالْجَلْدَ وَالنَّفْيَ عَلٰى غَيْرِ الثَّيِّبِ .فَعَلِمْنَا أَنَّ ذٰلِكَ

الْقَوْلَ قَدْ كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ وَأَنَّهُ لَمْ يَتَقَدَّمْ نُزُوْلَ الْآيَةِ وُجُوْبُ الرَّجْمِ عَلَى الزَّانِي لِأَنَّ حَدَّهُ كَانَ عَلٰى مَا وَصَفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ مِنَ الْحَبْسِ فِي الْبُيُوْتِ .وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ قَوْلِهِ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا وَبَيْنَ حَدِيْثِ عُبَادَةَ حُكْمٌ آخَرُ فَعَلِمْنَا أَنَّ حَدِيْثَ عُبَادَةَ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ وَأَنَّ حَدِيْثَ مَاعِزٍ الَّذِي سَأَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ عَنْ إِحْصَانِهِ، لِتَفْرِقَتِهِ بَيْنَ حَدِّ الْمُحْصَنِ وَغَيْرِ الْمُحْصَنِ وَحَدِيْثَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ بَيْنَ حُكْمِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ فَجَعَلَ عَلَى الْبِكْرِ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَعَلَى الثَّيِّبِ الرَّجْمَ - مُتَأَخِّرٌ عَنْهُ .فَكَانَ ذٰلِكَ نَاسِخًا لَهُ لِأَنَّ مَا تَأَخَّرَ مِنْ حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْسَخُ مَا تَقَدَّمَ مِنْهُ .فَلِهٰذَا كَانَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَحَدِيْثِ مَاعِزٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، أَوْلٰى مِنْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ مَعَ مَا قَدْ شَذَّ مِنَ النَّظَرِ الصَّحِيْحِ .وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الْعُقُوْبَاتِ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهَا فِي انْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ كُلِّهَا إِنَّمَا هِيَ شَيْءٌ وَاحِدٌ .مِنْ ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا أَنَّ السَّارِقَ عَلَيْهِ الْقَطْعُ لَا غَيْرُ وَالْقَاذِفَ عَلَيْهِ الْجَلْدُ لَا غَيْرُ .فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الزَّانِي الْمُحْصَنُ ، عَلَيْهِ شَيْءٌ وَاحِدٌ لَا غَيْرُ فَيَكُوْنُ عَلَيْهِ الرَّجْمُ الَّذِي قَدْ اتُّفِقَ أَنَّهُ عَلَيْهِ، وَيَنْتَفِي عَنْهُ الْجَلْدُ الَّذِي لَمْ يُتَّفَقْ أَنَّهُ عَلَيْهِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : وَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مَنْسُوْخًا وَقَدْ عَمِلَ بِهِ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَذَكَرَ مَا قَدْ.

٤٧٧: سماک نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز کو سنگسار کیا اور کوڑوں کا تذکرہ جابر نے نہیں کیا۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شادی شدہ کی حد رجم ہے کوڑے نہیں۔ جن روایات میں رجم اور کوڑے دونوں کا تذکرہ ہے وہ فقط رجم والی روایت سے اولیٰ ہیں (اور اضافہ ثقہ کا معتبر ہے) تو اس کا جواب یہ ہے کہ رجم کے ساتھ کوڑوں کی سزا منسوخ ہونے پر دلالت پائی جاتی ہے یہاں ایک ضابطہ زانی کے سلسلہ میں پایا جاتا ہے شادی شدہ اور کنوارے میں تفریق سے پہلے اس آیت مبارکہ کو دیکھیں: ﴿وَالّٰتِيْ يَأْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِّنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوْا فَأَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا﴾ (النساء:١٥) تو شروع میں زانیہ عورت کی یہی سزا تھی کہ اس کو گھر میں روک دیا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائے یا اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی راستہ نکال دے۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد

سے جس کا تذکرہ عبادہ بن صامتؓ والی روایت میں موجود ہے یہ حکم منسوخ ہو گیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا یا اللہ تعالیٰ نے وہ راستہ مقرر کر دیا تو گویا جس سبیل کا اس آیت شریفہ میں وعدہ تھا اللہ تعالیٰ نے وہ اپنے پیغمبر ﷺ کی زبان سے بیان کر دیا اور اس سلسلے میں شادی شدہ پر کوڑے اور رجم اور کنوارے پر کوڑے اور جلاوطنی مقرر فرمائی۔ تو اب اس سے معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ کا یہ ارشاد اس آیت کے نزول کے بعد کا ہے اور نزول آیت سے پہلے کا نہیں۔ کیونکہ آیت میں مذکور سزا حبس دوام فی البیوت تھا اور ارشاد میں زانی پر رجم کو لازم کیا گیا ہے اور آیت: **او یجعل اللہ ھلن سبیلا** اور حدیث عبادہ کے درمیان اور کوئی حکم موجود نہیں پس اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ حدیث عبادہ آیت کے نزول کے بعد ہے اور ماعزؓ والی روایت جس میں جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق دریافت کیا کہ شادی شدہ ہیں یا غیر شادی شدہ۔ کیونکہ دونوں کے درمیان حکم میں فرق ہے اور روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ میں جناب رسول اللہ ﷺ نے کنوارے اور شادی شدہ میں فرق کیا ہے پس کنوارے جوڑے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی مقرر کی گئی اور شادی شدہ پر سنگساری۔ یہ روایات اس سے متاخر ہیں پس یہ اس کے لئے ناسخ قرار پائیں گی کیونکہ آپ ﷺ کا جو حکم مقدم ہے بعد والا حکم اس کو منسوخ کرنے والا ہے۔ پس ہم نے جو روایات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' زید بن خالد اور حدیث ماعز رضی اللہ عنہم پیش کی ہیں۔ یہ عبادہ رضی اللہ عنہ سے اولیٰ ہیں اور لفظ و فکر صحیح بھی ان روایات کی مؤید ہے۔ وہ سزائیں جو عزتوں کو برباد کرنے کی صورت میں مقرر کی گئی ہیں وہ ایک چیز ہے مثلاً ان میں ایک سزا چور کی ہے۔ چور کی سزا میں صرف قطع ید ہے اور کچھ نہیں۔ بہتان تراش پر صرف کوڑے ہیں (اسی کوڑے) پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ زانی محصن کی سزا میں صرف ایک چیز ہو۔ نہ کچھ اور پس اس پر متفق علیہ سزا رجم ہی ہوگی اور کوڑوں پر اتفاق نہ ہونے کی وجہ سے اس کی نفی کی جائے گی۔ یہی قول امام ابو حنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اس حکم کے منسوخ ہونے کا دعویٰ درست نہیں جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر آپ ﷺ کے بعد عمل کیا۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : بخاری فی الحدود باب۲۸' مسلم فی الحدود باب۱۲' ۲۳' ابن ابو داؤد فی الحدود باب۷' ۲۳/۲۴' ترمذی فی الحدود باب۴' ۵' ۸' ابن ماجه فی الحدود باب ۹' دارمی فی الحدود باب۱۲' ۱۳' ۱۴' مسند احمد ۱/۸' ۲۳۸' ۲۸۱/۲۰' ۲/۳' ۶۲' ۴' ۴۲۳/۸۶' ۸۷۔

حاصل روایات : اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شادی شدہ کی حد رجم ہے کوڑے نہیں۔

ـــ: جن روایات میں رجم اور کوڑے دونوں کا تذکرہ ہے وہ فقط رجم والی روایت سے اولیٰ ہیں۔ (اضافہ ثقہ کا معتبر ہے)

ـــ: رجم کے ساتھ کوڑوں کی سزا منسوخ ہونے پر روایات میں دلالت پائی جاتی ہے یہاں ایک ضابطہ زانی کے سلسلہ میں پایا جاتا ہے شادی شدہ اور کنوارے میں تفریق سے پہلے اس آیت مبارکہ کو دیکھیں: ﴿ وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا ﴾

(النساء: ۱۵) تو شروع میں زانیہ عورت کی یہی سزا تھی کہ اس کو گھر میں روک دیا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائے یا اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی راستہ نکال دے۔

پھر جناب رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد سے جس کا تذکرہ عبادہ بن صامتؓ والی روایت میں موجود ہے یہ حکم منسوخ ہو گیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا یا اللہ تعالیٰ نے وہ راستہ مقرر کر دیا تو گویا جس سبیل کا اس آیت شریفہ میں وعدہ تھا اللہ تعالیٰ نے وہ اپنے پیغمبر ﷺ کی زبان سے بیان کر دیا اور اس سلسلے میں شادی شدہ پر کوڑے اور رجم اور کنوارے پر کوڑے اور جلاوطنی مقرر فرمائی۔

تو اب اس سے معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ کا یہ ارشاد اس آیت کے نزول کے بعد کا ہے اور نزول آیت سے پہلے کا نہیں۔ کیونکہ آیت میں مذکور سزا حبس دوام فی البیوت تھا اور ارشاد میں زانی پر رجم کو لازم کیا گیا ہے۔

اور آیت: او یجعل اللہ لھن سبیلا اور حدیث عبادہ کے درمیان اور کوئی حکم موجود نہیں پس اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ حدیث عبادہ آیت کے نزول کے بعد ہے اور ماعزؓ والی روایت جس میں جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق دریافت کیا کہ شادی شدہ ہیں یا غیر شادی شدہ۔ کیونکہ دونوں کے درمیان حکم میں فرق ہے اور روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ میں جناب رسول اللہ ﷺ نے کنوارے اور شادی شدہ میں فرق کیا ہے پس کنوارے جوڑے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی مقرر کی گئی اور شادی شدہ پر سنگساری۔ یہ روایات اس سے متاخر ہیں پس یہ اس کے لئے ناسخ قرار پائیں گی کیونکہ آپ ﷺ کا جو حکم مقدم ہے بعد والا حکم اس کو منسوخ کرنے والا ہے۔

حاصل کلام: پس ہم نے جو روایات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' زید بن خالد اور حدیث ماعز رضی اللہ عنہم پیش کی ہیں۔ یہ عبادہ رضی اللہ عنہ سے اولیٰ ہیں اور لفظ و فکر صحیح بھی ان روایات کی مؤید ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

وہ سزائیں جو عزتوں کو برباد کرنے کی صورت میں مقرر کی گئی ہیں وہ ایک چیز ہے مثلاً ان میں ایک سزا چور کی ہے۔ چور کی سزا میں صرف قطع ید ہے اور کچھ نہیں۔ بہتان تراش پر صرف کوڑے ہیں (اسی کوڑے)

پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ زانی محصن کی سزا میں صرف ایک چیز ہو۔ نہ کچھ اور پس اس پر متفق علیہ سزا رجم ہی ہوگی اور کوڑوں پر اتفاق نہ ہونے کی وجہ سے اس کی نفی کی جائے گی۔

یہی قول امام ابو حنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا ہے۔

۔۔: اس حکم کے منسوخ ہونے کا دعویٰ درست نہیں جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر آپ ﷺ کے بعد عمل کیا۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

روایت علی رضی اللہ عنہ:

۴۷۴۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ لَیْلٰی قَالَ :جَاءَ تِ امْرَأَۃٌ مِنْ ھَمْدَانَ یُقَالُ لَھَا شُرَاحَۃُ اِلٰی عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَتْ اِنِّیْ زَنَیْتُ فَرَدَّھَا حَتّٰی شَھِدَتْ عَلٰی نَفْسِھَا أَرْبَعَ شَھَادَاتٍ فَأَمَرَ بِھَا فَجُلِدَتْ ، ثُمَّ أَمَرَ بِھَا فَرُجِمَتْ .

۴۷۴۸: سماک نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت ہمدان سے آئی اس کا نام شراحہ تھا۔ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی کہ میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے اس کو رد کر دیا یہاں تک کہ اس نے اپنے متعلق چار مرتبہ گواہی دی پھر آپ نے اس کو کوڑے لگانے کا حکم دیا پھر اس کو سنگساری کا حکم فرمایا۔ پس اسے سنگسار کر دیا گیا۔

تخریج : مسند احمد ۱۴۰/۱۔

۴۷۴۹: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ.

۴۷۴۹: یوسف بن عدی نے ابوالاحوص سے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۷۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِیُّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ :ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ بَشِیْرٍ عَنْ قَتَادَۃَ ، عَنِ الرَّضْرَاضِ بْنِ أَسْعَدَ قَالَ :شَھِدْتُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جَلَدَ شُرَاحَۃَ ثُمَّ رَجَمَھَا

۴۷۵۰: قتادہ نے رضراض بن اسعد سے روایت کی ہے کہ میں اس وقت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا جب شراحہ نامی عورت کو کوڑے لگائے گئے پھر اس کو انہوں نے سنگسار کیا۔

۴۷۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ :ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا مُوْسَی بْنُ أَعْیَنَ عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ عَنْ حَبَّۃَ الْعُرَنِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :أَتَتْہُ شُرَاحَۃُ فَأَقَرَّتْ عِنْدَہٗ أَنَّھَا زَنَتْ فَقَالَ لَھَا عَلِیٌّ فَلَعَلَّکِ غَضِبْتِ نَفْسَکِ قَالَتْ :أَتَیْتُ طَائِعَۃً غَیْرَ مُکْرَھَۃٍ قَالَ :فَأَخَّرَھَا حَتّٰی وَلَدَتْ وَفَطَمَتْ وَلَدَھَا ، ثُمَّ جَلَدَھَا الْحَدَّ بِاِقْرَارِھَا ثُمَّ دَفَنَھَا فِی الرَّحْبَۃِ أَیِ الْفَضَاءِ الْوَاسِعِ اِلٰی مَنْکِبِھَا ثُمَّ رَمَاھَا ھُوَ أَوَّلَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ ارْمُوْا ثُمَّ قَالَ جَلَدْتُھَا بِکِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَرَجَمْتُھَا بِسُنَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ .

۴۷۵۱: حبہ عونی نے علی بن ابی طالب ؓ سے روایت کی ہے کہ شراحہ نامی عورت آپ کی خدمت میں آئی اور اس نے آپ کے سامنے اقرار کیا کہ اس نے زنا کیا ہے۔ تو اس کو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ شاید تو غصہ سے آئی ہو۔ وہ کہنے لگی

میں خود اپنی مرضی سے آئی ہوں۔ مجھے کسی نے مجبور نہیں کیا۔ پس آپ نے اس کی سزا کو موخر فرمایا یہاں تک کہ اس نے بچہ جنا اور اس کا دودھ چھڑایا پھر اس کے اقرار پر اس کو کوڑے لگائے پھر وسیع جگہ میں کندھوں تک گڑھا کھود کر دبا دیا پھر لوگوں میں سب سے پہلے آپ نے اس کو پتھر مارا پھر فرمایا اس کو سنگسار کرو۔ پھر فرمایا میں نے اس کو کتاب اللہ کے حکم سے کوڑے لگائے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے رجم کیا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱/۱۴۱'۱۴۳'۱۵۳۔

۴۷۵۲: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلْمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :جَلَدَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شُرَاحَةَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قِيْلَ لَهُ :اِنَّ هٰذَا وَاِنْ كَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَمَا ذَكَرْنَا ، فَاِنَّ غَيْرَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوٰى عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ خِلَافَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَمِنْ ذٰلِكَ مَا

۴۷۵۲: شعبی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شراحہ کو جمعرات کے دن کوڑے لگائے اور جمعہ کے دن سنگسار کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے قرآن مجید کے حکم سے کوڑے لگائے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سنگسار کیا۔ اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوڑے اور سنگساری دونوں کا ثبوت اس بات کی کافی دلیل ہے کہ یہی حکم جیسا کہ ہم نے ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف حکم مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات : حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوڑے اور سنگساری دونوں کا ثبوت اس بات کی کافی دلیل ہے کہ یہی حکم ہے۔

جواب: اگرچہ یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف حکم مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حضرت ابوواقد لیثی اشجعی رضی اللہ عنہ کی روایت:

۴۷۵۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ ثُمَّ الْاَشْجَعِيَّ أَخْبَرَهُ -وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -قَالَ :بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ عُمَرَ مُقْدَمَهُ الشَّامَ بِالْجَابِيَةِ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ :يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، اِنَّ امْرَأَتِيْ زَنَتْ بِغُلَامِيْ فَهِيَ هٰذِهِ تَعْتَرِفُ بِذٰلِكَ ، فَأَرْسَلَنِيْ فِيْ رَهْطٍ اِلَيْهَا

نَسْأَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجِئْتُهَا فَإِذَا هِيَ جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ. فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ أَفْرِجْ فَاهَا الْيَوْمَ عَمَّا شِئْتَ، فَسَأَلْتُهَا وَأَخْبَرْتُهَا بِالَّذِي قَالَ زَوْجُهَا، فَقَالَتْ :صَدَقَ، فَبَلَّغْنَا ذٰلِكَ عُمَرَ فَأَمَرَ بِرَجْمِهَا.

۴۷۵۳: عبیداللہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ابوواقد لیثی اشجعی رضی اللہ عنہ نے بتلایا (یہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں) کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شام تشریف آوری کے موقعہ پر مقام جابیہ میں تھے کہ ان کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا۔ اے امیرالمؤمنین! میری بیوی نے میرے غلام سے زنا کیا ہے اور وہ اس بات کی معترف ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک وفد میں مجھے بھیجا تا کہ اس سلسلہ میں اس سے دریافت کیا جائے۔ پس میں اس کے پاس آیا تو وہ نوجوان کم عمر لڑکی ہے۔ میں نے دعا کی اے اللہ آج تو اس کے منہ کو اس بات کے لئے کھول دے جو تو چاہتا ہے۔ پس میں نے اس سے پوچھا اور اس بات کی اطلاع دی جو اس کے خاوند نے کہی تھی۔ اس نے کہا اس نے سچ کہا۔ پس ہم نے یہ بات عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچائی۔ تو آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔

۴۷۵۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَاهُ رَجُلٌ وَهُوَ بِالشَّامِ فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، فَبَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ إِلَى امْرَأَتِهِ لِيَسْأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ، فَأَتَاهَا وَعِنْدَهَا نِسْوَةٌ حَوْلَهَا فَذَكَرَ لَهَا الَّذِي قَالَهُ زَوْجُهَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَأَخْبَرَهَا أَنَّهَا لَا تُؤْخَذُ بِقَوْلِهِ، وَجَعَلَ يُلَقِّنُهَا أَشْبَاهَ ذٰلِكَ لِتَنْتَزِعَ فَأَبَتْ أَنْ تَنْتَزِعَ وَثَبَتَتْ عَلَى الْاِعْتِرَافِ فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ، فَرُجِمَتْ .فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْلِدْهَا قَبْلَ رَجْمِهِ إِيَّاهَا .فَهٰذَا خِلَافٌ لِمَا فَعَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِشُرَاحَةَ، مِنْ جَلْدِهِ إِيَّاهَا قَبْلَ رَجْمِهَا فَهٰذَا أَوْلَى الْفِعْلَيْنِ عِنْدَنَا لِمَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ .

۴۷۵۴: سلیمان بن یسار نے ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس شام میں ایک شخص آیا اور ان کو بیان کیا کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو پایا (ہم بستر) پس عمر رضی اللہ عنہ نے ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ کو اس کی بیوی کے پاس بھیجا تا کہ اس سے اس کے متعلق دریافت کیا جائے۔ پس وہ اس کے پاس گیا جبکہ اس کے پاس اور عورتیں بیٹھیں تھیں۔ تو ابوواقد نے اس کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا جو اس کے خاوند نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہی تھی اور اس کو بتلایا کہ اس کی بات کا اعتبار نہ کیا جائے گا اور اس کو اسی طرح کی باتوں سے تلقین کرنے لگے۔ تا کہ وہ اپنے دعویٰ سے ہٹ جائے۔ مگر اس نے اپنا دعویٰ چھوڑنے سے انکار کر دیا اور اعتراف پر قائم رہی پس عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم کا حکم دیا چنانچہ اس کو رجم کیا گیا۔ پس یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اس کو سنگساری سے پہلے کوڑے نہیں لگا رہے۔ یہ اس کے خلاف ہے جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فعل

شراحہ کے سلسلہ میں مذکور ہوا کہ انہوں نے سنگساری سے پہلے اس کو کوڑے مارے۔ ہمارے نزدیک دونوں میں یہ اولیٰ ہے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں:

حاصل روایات: یہ عمر رضی اللہ عنہ جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اس کو سنگساری سے پہلے رجم نہیں کر رہے۔ یہ اس کے خلاف ہے جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فعل شراحہ کے سلسلہ میں مذکور ہوا کہ انہوں نے سنگساری سے پہلے اس کو کوڑے مارے۔ ہمارے نزدیک دونوں میں یہ اولیٰ ہے اور اس کی وجوہ باب میں ہم پہلے ذکر کر آئے۔

نوٹ: اس باب میں فریق ثانی کے مؤقف کی اولویت کو روایات و دلائل نظر سے ثابت کیا زمانہ نبوت میں واقعہ ماعز اور واقعہ غامدیہ دونوں اس بات کے لئے واضح شہادت ہیں کہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محصن کو سنگسار کرنے کا تھا۔ واللہ اعلم۔

بَابُ: اِلاعْتِرَافِ بِالزِّنَا الَّذِیْ یَجِبُ بِهِ الْحَدُّ مَا هُوَ ؟

زنا کے اعتراف سے حد واجب ہوتی ہے؟

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ :ذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَقَرَّ بِالزِّنَا مَرَّةً وَاحِدَةً اُقِیْمَ عَلَیْهِ حَدُّ الزِّنَا .وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَیْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْکِتَابِ مِنْ قَوْلِهٖ لِاُنَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اُغْدُ یَا اُنَیْسُ عَلٰی امْرَاَةِ هٰذَا، فَاِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا . قَالُوْا :فَفِیْ هٰذَا دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ الِاعْتِرَافَ بِالزِّنَا مَرَّةً وَاحِدَةً یُوْجِبُ الْحَدَّ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَا یَجِبُ حَدُّ الزِّنَا عَلَی الْمُعْتَرِفِ بِالزِّنَا ، حَتّٰی یُقِرَّ بِهٖ عَلٰی نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ .وَقَالُوْا :لَیْسَ فِیْمَا ذَکَرْتُمْ مِنْ حَدِیْثِ اُنَیْسٍ دَلِیْلٌ عَلٰی مَا قَدْ وَصَفْتُمْ ، وَذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ اُنَیْسٌ قَدْ کَانَ عَلِمَ الِاعْتِرَافَ الَّذِیْ یُوْجِبُ حَدَّ الزِّنَا عَلَی الْمُعْتَرِفِ بِهٖ -مَا هُوَ -بِمَا اَعْلَمَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَاعِزٍ وَغَیْرِهٖ، فَخَاطَبَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْخِطَابِ بَعْدَ عِلْمِهٖ اَنَّهٗ قَدْ عَلِمَ الِاعْتِرَافَ الَّذِیْ یُوْجِبُ الْحَدَّ مَا هُوَ ؟ .وَقَدْ جَاءَ غَیْرُ هٰذَا الْاَثَرِ مِنَ الْآثَارِ مَا قَدْ بَیَّنَ الِاعْتِرَافَ بِالزِّنَا الَّذِیْ یُوْجِبُ الْحَدَّ عَلَی الْمُعْتَرِفِ مَا هُوَ ؟ .فَمِنْ ذٰلِكَ.

بعض علماء کہتے ہیں کہ جس نے ایک مرتبہ زنا کا اعتراف کر لیا اس پر حد زنا قائم کی جائے گی اور انہوں نے حضرت انیس والی روایت جو پہلے ہم ذکر کر آئے اس کو دلیل میں پیش کیا۔ کہ آپ نے فرمایا۔ اے انیس! تم صبح اس عورت کے ہاں جاؤ۔ پس اگر وہ اعتراف کرلے تو اس کو سنگسار کر دو۔ وہ حضرات کہتے ہیں کہ یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ زنا کا ایک مرتبہ اعتراف حد کو لازم کرنے والا ہے۔ دوسروں نے کہا زنا کا ایک مرتبہ اعتراف کرنے والے پر

حد زنا قائم نہ کی جائے گی جب تک کہ وہ چار مرتبہ اعتراف نہ کرلے۔انہوں نے جواب میں کہا روایت انیسؓ میں تمہارے قول کی کوئی دلیل نہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ عین ممکن ہے کہ انیسؓ کو اس اعتراف کا اچھی طرح علم ہو چکا ہو جو حد کو لازم کرتا ہے اور وہ ماعز وغیرہ سے متعلق اس اعتراف کی حقیقت سمجھ چکے ہوں۔پھر جناب نبی اکرم ﷺ نے ان کے اس معلوم کر لینے کے بعد ان کو اس انداز سے خطاب فرمایا (ان کو اس موقعہ پر دہرانے کی ضرورت نہ تھی) اس ایک اثر کے علاوہ دیگر بہت سے آثار پائے جاتے ہیں جن میں اعتراف کا قابل اعتبار طریق جو حد کو لازم کرتا ہے وہ ذکر کیا گیا ہے۔

خلاصۃ الزام :

نمبر①: ایک مرتبہ اعتراف زنا سے حد لازم ہو جاتی ہے اسی قول کو ائمہ ثلاثہ اور حماد بن سلیمان ؒ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر②: علماء کی دوسری جماعت جب تک چار مرتبہ اعتراف بالزنا نہ ہو حد لازم نہیں ہے اس جماعت میں امام سفیان ثوری ائمہ احناف اور امام احمد ؒ شامل ہیں۔

فریق اوّل کا مؤقف: زنا کے ایک مرتبہ اعتراف کر لینے سے ہی اس پر حد قائم کر دی جائے گی اس کی دلیل وہ روایت ہے جس کو انیسؓ نے روایت کیا ہے۔

امام طحاوی ؒ فرماتے ہیں: بعض علماء کہتے ہیں کہ جس نے ایک مرتبہ زنا کا اعتراف کرلیا اس پر حد زنا قائم کی جائے گی اور انہوں نے حضرت انیسؓ والی روایت جو پہلے ہم ذکر کر آئے اس کو دلیل میں پیش کیا۔کہ آپ نے فرمایا۔اے انیس! تم صبح اس عورت کے ہاں جاؤ۔پس اگر وہ اعتراف کرلے تو اس کو سنگسار کر دو۔

طریق استدلال: فریق اوّل کہتے ہیں کہ یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ زنا کا ایک مرتبہ اعتراف حد کو لازم کرنے والا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: زنا کا ایکمرتبہ اعتراف کرنے والے پر حد زنا قائم نہ کی جائے گی جب تک کہ وہ چار مرتبہ اعتراف نہ کرلے۔

فریق اوّل کا جواب: روایت انیسؓ میں تمہارے قول کی کوئی دلیل نہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ عین ممکن ہے کہ انیسؓ کو اس اعتراف کا اچھی طرح علم ہو چکا ہو جو حد کو لازم کرتا ہے اور وہ ماعز وغیرہ سے متعلق اس اعتراف کی حقیقت سمجھ چکے ہوں۔پھر جناب نبی اکرم ﷺ نے ان کے اس معلوم کر لینے کے بعد ان کو اس انداز سے خطاب فرمایا (ان کو اس موقعہ پر دہرانے کی ضرورت نہ تھی)

اس ایک اثر کے علاوہ دیگر بہت سے آثار پائے جاتے ہیں جن میں اعتراف کا قابل اعتبار طریق جو حد کو لازم کرتا ہے وہ ذکر کیا گیا ہے۔

قابل اعتبار اعتراف کی روایات یہ ہیں:

۴۷۵۵: مَا قَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ مَاعِزًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ .

۴۷۵۵: شعیب نے عبدالرحمٰن بن ابزی سے اور انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز کو چار مرتبہ واپس کیا۔

۴۷۵۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الطَّائِفِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمِقْدَامِ عَنِ ابْنِ الشَّدَّادِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ بِالزِّنَا ، فَرَدَّهُ أَرْبَعًا ثُمَّ نَزَلَ فَأَمَرَنَا فَحَفَرْنَا لَهُ حُفْرَةً ، لَيْسَتْ بِالطَّوِيْلَةِ ، فَأَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ .فَارْتَحَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَئِيْبًا حَزِيْنًا ، فَسِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَمْ تَرَ إِلٰى صَاحِبِكُمْ غُفِرَ لَهُ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ .

۴۷۵۶: ابن شداد نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حالت سفر میں تھے کہ ایک آدمی آپ کی خدمت میں آیا اور اس نے زنا کا اعتراف کیا آپ نے اس کو چار مرتبہ واپس کر دیا پھر آپ اترے اور ہمیں اس کے لئے گڑھا کھودنے کا حکم دیا جو زیادہ لمبا نہ تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم دیا تو اس کو رجم کر دیا گیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم غمگین اور پریشان حالت میں وہاں سے روانہ ہوئے ہم چلتے رہے یہاں تک کہ ایک منزل پر اترے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے ابوذر! کیا تم نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھا اسے بخش دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا۔

تخریج: مسند احمد ۱۷۹/۵۔

۴۷۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ الزِّبْرِقَانُ وَأَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۷۵۷: ابراہیم زبرقان اور ابو خالد احمر دونوں نے حجاج سے روایت نقل کی ہے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت بیان کی۔

۴۷۵۸: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ

حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِيْ عَنْكَ ؟ قَالَ :وَمَا بَلَغَكَ عَنِّيْ ؟ قَالَ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ أَتَيْتَ جَارِيَةَ آلِ فُلَانٍ فَأَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ.

۴۷۵۸: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز سے فرمایا تمہارے بارے میں مجھے جو خبر پہنچی ہے آپ نے فرمایا مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے فلاں کی لونڈی سے زنا کیا ہے انہوں نے اپنے متعلق اس بات کا چار مرتبہ اعتراف کیا تو آپ کے حکم سے ان کو رجم کیا گیا۔

۴۷۵۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :

۴۷۵۹: ابوغسان نے ابوعوانہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۷۶۰: أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ، فَنَادَاهُ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَتَنَحَّى لِشِقِّهِ الَّذِيْ أَعْرَضَ قِبَلَهُ ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ زَنَى ، وَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ .فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُوْنٌ ؟ قَالَ :لَا قَالَ فَهَلْ أُحْصِنْتَ؟ قَالَ :نَعَمْ .فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْجَمَ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتّٰى أُدْرِكَ بِالْحَرَّةِ فَقُتِلَ بِهَا رَجْمًا

۴۷۶۰: ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک شخص جس کا تعلق قبیلہ اسلم سے تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے اس نے آپ کو آواز دی اور آپ کے سامنے بیان کیا کہ اس سے زنا کا ارتکاب ہوا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا وہ ادھر سے ہٹ کر اس طرف گیا جدھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخ فرمایا تھا اور بتایا کہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا۔ اس نے اپنے متعلق چار مرتبہ گواہی دی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور فرمایا کیا تم پاگل ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو۔ اس نے کہا جی ہاں۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو عیدگاہ میں رجم کا حکم فرمایا۔ جب اس پر پتھر پڑنے لگے تو وہ بھاگ نکلا یہاں تک کہ پتھریلی زمین میں پکڑا گیا اور رجم کے طور پر ہلاک کیا گیا۔

تخریج : بخاری فی الطلاق باب ۱۱ والحدود باب ۲۹۔

اللغات: جمز۔ تیزی سے بھاگا۔ اذلقته۔ پہنچے۔

۴۷۶۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَشْعَرُ قَصِيْرٌ ذُوْ عَضَلَاتٍ فَأَقَرَّ لَهُ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَأَتَاهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ الْآخَرِ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ قَالَ :لَا أَدْرِیْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَأَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ . قَالَ :فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ :رَدَّهٗ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ .

۴۷۶۱: سماک بن حرب نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی لایا گیا۔ جو زیادہ بالوں' چھوٹے قد' موٹے جسم والا تھا۔ اس نے اپنے متعلق زنا کا اقرار کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیرلیا وہ دوسری طرف سے آیا آپ نے پھر اس سے منہ پھیرلیا۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ دو مرتبہ ایسا ہوا یا تین مرتبہ ایسا ہوا پھر آپ کے حکم سے اسے رجم کیا گیا۔ راوی کہتے ہیں حضرت سعید بن جبیر سے یہ بات ذکر کی گئی تو انہوں نے ذکر کیا کہ آپ نے اس کو چار مرتبہ لوٹایا۔

تخریج : مسلم فی الحدود ۱۸' مسند احمد ۱۰۳/۵۔

۴۷۶۲: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ :رَدَّهٗ مَرَّتَيْنِ .فَقَالَ قَائِلٌ :فَفِیْ هٰذَا أَنَّهٗ حَدٌّ بَعْدَ اِقْرَارِهٖ أَقَلَّ مِنْ أَرْبَعِ مَرَّاتٍ .قِيْلَ لَهٗ :فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِلَّةٌ ، وَذٰلِكَ أَنَّ رَبِيْعًا الْمُؤَذِّنَ

۴۷۶۲: وہب کہتے ہیں کہ ہمیں شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ انہوں ردہ مرتین کے لفظ ذکر کیے ہیں۔ اس روایت میں مذکور ہے کہ چار سے کم مرتبہ اقرار پر اس کو حد لگائی گئی۔ یہ روایت معلول ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسری روایت میں مذکور ہے۔ تفصیلی روایت ملاحظہ ہو۔

۴۷۶۳: حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ :ثَنَا اِسْرَائِيْلُ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ فَاعْتَرَفَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ ثُمَّ رُدُّوْهُ فَاعْتَرَفَ مَرَّتَيْنِ حَتّٰی اعْتَرَفَ أَرْبَعًا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ . فَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهٗ أَقَرَّ مَرَّتَيْنِ ، ثُمَّ ذَهَبُوْا بِهٖ ثُمَّ رَدُّوْهُ فَأَقَرَّ مَرَّتَيْنِ .فَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَضَرَ الْمَرَّتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ وَلَمْ يَحْضُرْ مَا كَانَ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ ، وَحَضَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْاِقْرَارَ كُلَّهٗ وَكَذٰلِكَ مَنْ وَافَقَهٗ عَلٰی أَنَّهٗ كَانَ أَرْبَعًا .

۴۷۶۳: سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ماعز بن

مالک کو لایا گیا۔ تو انہوں نے دو مرتبہ اعتراف زنا کیا۔ آپ نے فرمایا اس کو لے جاؤ پھر اس کو لوٹاؤ۔ پس اس نے دو مرتبہ اعتراف کیا یہاں تک کہ اعتراف چار مرتبہ ہو چکا۔ اس روایت میں یہ اعتراف موجود ہے کہ دو مرتبہ اقرار کیا پھر ان کو واپس لے گئے پھر ان کو لوٹایا تو اس نے دو مرتبہ اعتراف کیا پس یہ عین ممکن ہے کہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ پچھلی دو مرتبہ کے وقت موجود تھے اور اس سے پہلے دو مرتبہ میں ہو موجود نہ تھے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ ہر دو اقرار میں موجود تھے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ تمام اقراروں کے وقت موجود تھے۔ اسی طرح وہ حضرات جنہوں نے ان کی موافقت کرتے ہوئے چار اقرار بتلائے (وہ تمام اقراروں میں موجود تھے)۔

تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو لے جا کر سنگسار کر دو۔

۴۷۶۴: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هَضَّاضٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ ، زَنٰى فَأَتٰى هُزَالًا فَأَقَرَّ لَهُ أَنَّهُ زَنٰى فَقَالَ لَهُ هُزَالٌ :اِيتِ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ فِيْكَ قُرْآنٌ .فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِنِّيْ زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ أَرْبَعًا ، فَأَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ .

۴۷۶۴: عبدالرحمن بن ہضاض نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ماعز بن مالک نے زنا کیا پھر وہ ہزال کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میں نے زنا کیا ہے حضرت ہزال نے کہا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اطلاع دو اس سے پہلے کہ تمہارے متعلق قرآن مجید کی کوئی آیت اترے۔ پس ماعز جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا میں نے زنا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا۔ یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ اقرار کیا۔ پھر آپ نے اس کو رجم کا حکم دیا پس ان کو رجم کر دیا گیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الحدود باب۷' ترمذی فی الحدود باب۸' مالك فی الحدود ۳' مسند احمد ۵' ۲۱۶/۲۱۷۔

۴۷۶۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ : أَتٰى رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ، فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ زَنٰى ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحّٰى لِشِقِّهِ الَّذِيْ أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَأَخْبَرَهُ بِأَنَّهُ زَنٰى وَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ .فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُوْنٌ ؟ قَالَ :لَا ، قَالَ فَهَلْ أُحْصِنْتَ؟ قَالَ :نَعَمْ .فَأَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْجَمَ بِالْمُصَلّٰى

۴۷۶۵: ابو سلمہ اور سعید بن مسیب دونوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اسلمی آدمی جناب رسول

اللہ ﷺ کی خدمت میں اس حال میں آیا کہ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے اور اس نے بیان کیا کہ اس نے زنا کیا ہے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے اعراض کیا وہ اسی جانب گیا جس طرف آپ نے منہ پھیرا تھا۔ اس نے پھر بتلایا کہ اس نے زنا کیا ہے اور اس نے اپنے متعلق چار مرتبہ یہ گواہی دی۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو بلا کر فرمایا۔ کیا تو مجنون ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تو شادی شدہ ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ پس آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کو عیدگاہ میں سنگسار کیا جائے۔

تخریج : بخاری فی الاحکام باب۱۹' مسلم فی الھدود ۲۲/۱۶' ابو داؤد فی الحدود باب۲۳' ترمذی فی الحدود باب۵' مسند احمد ۴۵۳/۲۔

۴۷۶۶: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا بَشِيْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْغَنَوِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ :يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّيْ قَدْ زَنَيْتُ وَإِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ تُطَهِّرَنِيْ. فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ .فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَاهُ أَيْضًا فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزِّنَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ ثُمَّ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ ؟ هَلْ تَرَوْنَ بِهِ بَأْسًا ، أَوْ تُنْكِرُوْنَ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا ؟ فَقَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَرَى بِهِ بَأْسًا وَمَا نُنْكِرُ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا .ثُمَّ عَادَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّالِثَةَ فَاعْتَرَفَ أَيْضًا عِنْدَهُ بِالزِّنَا فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، طَهِّرْنِيْ .فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالُوْا لَهُ كَمَا قَالُوْا فِي الْمَرَّةِ الْأُوْلَى :مَا نَرَى بِهِ بَأْسًا وَمَا نُنْكِرُ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا .ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّابِعَةَ فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزِّنَا ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُفِرَتْ لَهُ حُفْرَةٌ ، فَجُعِلَ فِيْهَا إِلَى صَدْرِهِ ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَرْجُمُوْهُ . قَالَ بُرَيْدَةُ :كُنَّا نَتَحَدَّثُ بَيْنَنَا - أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ لَوْ جَلَسَ فِيْ رَحْلِهِ بَعْدَ اعْتِرَافِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَطْلُبْهُ، وَإِنَّمَا رَجَمَهُ عِنْدَ الرَّابِعَةِ فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْجُمْهُ بِإِقْرَارِهِ مَرَّةً وَلَا مَرَّتَيْنِ ، وَلَا ثَلَاثًا دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْحَدَّ لَمْ يَكُنْ وَجَبَ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ الْإِقْرَارِ ثُمَّ رَجَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِقْرَارِهِ فِي الْمَرَّةِ الرَّابِعَةِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْإِقْرَارَ بِالزِّنَا الَّذِيْ يُوْجِبُ الْحَدَّ عَلَى الْمُقِرِّ هُوَ إِقْرَارُهُ بِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ .فَمَنْ أَقَرَّ كَذٰلِكَ حُدَّ ، وَمَنْ أَقَرَّ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يُحَدَّ .وَقَدْ ذَكَرَ هٰذَا الْمَعْنَى مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ بُرَيْدَةَ ، مِمَّا كَانَ يَقُوْلُهُ هُوَ ، وَأَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاهُ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ فَهْدٍ عَنْ أَبِيْ نُعَيْمٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَقَدْ عَمِلَ بِذٰلِكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ شُرَاحَةَ ، فَرَدَّهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ .

۴۷۶۶: عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا تو ان کے پاس ایک آدمی آیا جس کو ماعز بن مالک کہا جاتا تھا۔ اس نے کہا اے اللہ کے نبی! میں نے زنا کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کریں آپ نے فرمایا لوٹ جاؤ۔ جب اگلا دن ہوا تو وہ پھر آیا اور آپ کے پاس زنا کا اعتراف کیا۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ تم لوٹ جاؤ۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی قوم کے پاس پیغام بھیج کر اس کے متعلق احوال دریافت فرمائے۔ تمہارا ماعز بن مالک کے متعلق کیا خیال ہے؟ کیا تم اس میں کوئی تکلیف پاتے ہو یا اس کی عقل میں خرابی محسوس کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم اسے کسی تکلیف میں نہیں دیکھتے اور نہ اس کی عقل میں خرابی پاتے ہیں۔ جب جناب نبی اکرم ﷺ نے اس کے ایک مرتبہ اقرار سے اس کو سنگسار نہیں کیا اور نہ ہی دو اور تین مرتبہ اقرار سے سنگسار کیا تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ تین مرتبہ اقرار سے اس پر حد واجب نہ ہوتی تھی۔ پھر اس کے چوتھی مرتبہ اقرار پر اس کو سنگسار کر دیا۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہو گئی۔ کہ ایسا اقرار بالزنا جو حد کو واجب کرتا ہے وہ چار مرتبہ کا اقرار ہے۔ پس جو اسی طرح اقرار کرے گا اس کو حد لگائی جائے گی اور جو اس سے کم مرتبہ اقرار کرے گا اس پر حد نہ لگے گی اور یہ بات حضرت بریدہ اور اصحاب رسول اللہ ﷺ کی زبان سے ہم روایت ۴۷۶۶ فہد عن ابی نعیم عن بشر بن مہاجر میں ذکر کر آئے ہیں۔ یہی قول امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی شراحہ نامی عورت کے سلسلہ میں اس پر عمل کیا جیسا کہ ہم نقل کر آئے کہ آپ نے اس کو چار مرتبہ لوٹا دیا۔

تشریح پھر وہ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تیسری بار لوٹا اور آپ کے پاس زنا کا اعتراف کیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے پاک کیجئے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی قوم کی طرف پیغام بھیج کر ان سے اس کے احوال دریافت کئے۔ تو انہوں نے اسی طرح بتلائے جیسے پہلی مرتبہ دریافت کرنے سے بتلائے تھے۔ ہم اس میں کوئی تکلیف نہیں دیکھتے اور نہ اس کی عقل میں کوئی خرابی پاتے ہیں۔

وہ پھر جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں چوتھی مرتبہ لوٹا اور آپ کے پاس زنا کا اعتراف کیا۔ تو آپ ﷺ نے اس کے لئے گڑھا کھودنے کا حکم فرمایا جس میں سینے تک دب جاتا تھا پھر آپ ﷺ نے اس کو رجم کا حکم فرمایا۔

بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم آپس میں بات چیت میں مصروف تھے۔ ماعز بن مالک اگر تین بار اعتراف کے بعد اپنے کجاوے میں بیٹھا رہتا (اور حاضر خدمت) نہ ہوتا تو اس کو تلاش نہ کیا جاتا۔ اس کا سنگسار کرنا تو چوتھی مرتبہ جانے کی وجہ سے ہوا۔

تخریج : مسلم فی الحدود ۲۳/۲۲' ابو داؤد فی الحدود باب۲۳' دارمی فی الحدود باب۱۷' مسند احمد ۵'

۳۴۸/۳۴۷۔

حاصل کلام: جب جناب نبی اکرم ﷺ نے اس کے ایک مرتبہ اقرار سے اس کو سنگسار نہیں کیا اور نہ ہی دو اور تین مرتبہ اقرار سے سنگسار کیا تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ تین مرتبہ اقرار سے اس پر حد واجب نہ ہوتی تھی۔ پھر اس کے چوتھی مرتبہ اقرار پر اس کو سنگسار کر دیا۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہو گئی۔ کہ ایسا اقرار بالزنا جو حد کو واجب کرتا ہے وہ چار مرتبہ کا اقرار ہے۔

پس جو اسی طرح اقرار کرے گا اس کو حد لگائی جائے گی اور جو اس سے کم مرتبہ اقرار کرے گا اس پر حد نہ لگے گی اور یہ بات حضرت بریدہ اور اصحاب رسول اللہ ﷺ کی زبان سے ہم روایت ۴۷۶۶ فہد عن ابی نعیم عن بشر بن مہاجر میں ذکر کر آئے ہیں۔

یہی قول امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی شراحہ نامی عورت کے سلسلہ میں اس پر عمل کیا جیسا کہ ہم نقل کر آئے کہ آپ نے اس کو چار مرتبہ لوٹا دیا۔

بَابُ :الرَّجُلِ يَزْنِيْ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهٖ

بیوی کی لونڈی سے زنا

خلاصۃ الرام: اس میں تابعین کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ اگر کوئی اپنی بیوی کی لونڈی سے رضامندی یا زبردستی زنا کرے تو وہ اس لونڈی کو آزاد کرے اور بیوی کو اس کے بدلے اور لونڈی خرید کر دے اس کو امام شعبی، حسن قبیصہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا۔

نمبر ②: اگر یہ شادی شدہ ہے اور بیوی اس کے گھر بس چکی ہے تو اس کو سنگسار کیا جائے گا اور اگر غیر محصن (فقط عقد ہوا) ہے تو سو کوڑے لگائے جائیں گے۔ اس کو جمہور تابعین جمہور فقہاء امت نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے والے کو ضروری ہے کہ وہ اس جیسی لونڈی بیوی کو دے اور اس لونڈی کو بہر صورت آزاد کر دے خواہ زبردستی زنا کرے یا اس کی رضامندی سے۔

۴۷۶۷: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ كَالْمُحَدِّثِ صَحَابِيٌّ أَنَّ رَجُلًا زَنَا بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهٖ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهَا مِثْلُهَا وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَعَلَيْهِ مِثْلُهَا

۴۷۶۷: قتادہ نے سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس شخص نے اس کو مجبور کیا تھا تو وہ آزاد ہے اور بیوی کو اس کی مثل لونڈی دینی پڑے گی اور اگر اسکی رضامندی شامل تھی تو اس مرد پر اسکی مثل لونڈی بیوی کو دینا پڑے گی (اور لونڈی خاوند کی ہو جائے گی)

تخریج : بخاری فی الاکراہ باب۶' ابو داؤد فی الحدود باب۲۷' النسائی فی النکاح باب ۷۰' مسند احمد ۶/۵۔

۴۷۶۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ مِسْكِيْنٍ قَالَ :حَدَّثَنِیْ أَبِیْ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الرَّجُلِ يَقَعُ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهٖ.فَقَالَ :حَدَّثَنِیْ قَبِيْصَةُ بْنُ حُرَيْثٍ الْأَنْصَارِیُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَلَمْ يُقِمْ عَلَيْهِ حَدًّا . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا، وَقَالُوْا :هٰذَا الْحُكْمُ فِيْمَنْ زَنٰى بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهٖ عَلٰى مَا فِیْ حَدِيْثِ سَلَمَةَ هٰذَا .وَقَالُوْا :قَدْ عَمِلَ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَذَكَرُوْا فِیْ ذٰلِكَ

۴۷۶۸: قاسم بن سلام کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے بیان کیا کہ میں نے حسن بصری ؒ سے پوچھا جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے اس کا کیا حکم ہے۔انہوں نے کہا مجھے قبیصہ بن حریث انصاری نے سلمہ بن محبقؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے اوراس میں ولم یقم علیہ حدا کہ اس پر آپ نے حد نہیں لگائی کے الفاظ زائد ہیں۔طحاوی ؒ کا قول: کچھ لوگ اس طرف گئے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے اس کا حکم یہی ہے جو روایت سلمہ میں موجود ہے اوراس حکم پر جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد عبداللہ بن مسعود ؓ نے عمل کیا۔جیسا کہ اس روایت میں موجود ہے۔

طحاوی ؒ کا قول: کچھ لوگ اس طرف گئے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے اس کا حکم یہی ہے جو روایت سلمہ میں موجود ہے اوراس حکم پر جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد عبداللہ بن مسعود ؓ نے عمل کیا۔جیسا کہ اس روایت میں موجود ہے۔

روایت ابن مسعود ؓ:

۴۷۶۹: مَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا وَهْبٌ ، عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَمِّهِ ابْنِ حَيَّانَ ، أَنَّ رَجُلًا أَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ :إِنِّیْ زَنَيْتُ فَقَالَ :كَيْفَ صَنَعْتُ؟ قَالَ :وَقَعْتُ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَأَتِیْ .فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ :اَللّٰهُ أَكْبَرُ إِنْ كُنْتُ اسْتَكْرَهْتَهَا ، فَأَعْتِقْهَا وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْكَ، فَأَعْتِقْ وَعَلَيْكَ مِثْلُهَا .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :بَلْ نَرٰى عَلَيْهِ الرَّجْمَ إِنْ كَانَ مُحْصَنًا وَالْجَلْدَ إِنْ كَانَ غَيْرَ مُحْصَنٍ .وَكَانَ مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ فِیْ ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۷۶۹: منصور نے اپنے چچا ابن حیان سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن مسعود ؓ کے پاس آیا اور کہنے

لگامیں نے زنا کیا ہے تو انہوں نے پوچھا تو نے کیسے کیا ہے؟ اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا۔
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر بلند آواز سے کہا! اور فرمایا اگر تو نے اس کو مجبور کیا تو اس کو آزاد کر دو اور اگر اس نے اپنی مرضی سے کروایا ہے تو اس کو آزاد کر دو تم پر اس کی مثل ہے یعنی لونڈی اپنی بیوی کو دینی پڑے گی۔ دوسروں نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا اگر وہ شادی شدہ ہے تو اس پر رجم آئے گا اور اگر غیر شادی شدہ ہو تو کوڑے لگیں گے اور انہوں نے مندرجہ ذیل آثار سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: اگر وہ شادی شدہ ہے تو اس پر رجم آئے گا اور اگر غیر شادی شدہ ہو تو کوڑے لگیں گے اور انہوں نے مندرجہ ذیل آثار سے استدلال کیا ہے۔

۴۷۷۰: مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَأَتَتِ امْرَأَتُهُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ فَأَخْبَرَتْهُ . فَقَالَ : أَمَا إِنَّ عِنْدِيْ فِيْ ذٰلِكَ خَبَرًا ثَابِتًا أَخَذْتُه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . إِنْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَهُ جَلَدْتُهُ مِائَةً ، وَإِنْ كُنْتُ لَمْ تَأْذَنِيْ لَهُ رَجَمْتُهُ .

۴۷۷۰: ابو بشیر نے حبیب بن سالم سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تو اس کی بیوی حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئی اور ان کو اطلاع دی تو انہوں نے فرمایا۔ سنو! میرے پاس اس کے متعلق روایت موجود ہے جو میں نے خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کی ہے۔ اگر تم نے اس کو اجازت دی تھی تو میں اس کو سو کوڑے ماروں گا اور اگر تم نے اسے اجازت نہیں دی تھی تو میں اس کو سنگسار کروں گا۔

۴۷۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ : سُئِلَ قَتَادَةُ عَنْ رَجُلٍ وَطِءَ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ فَحَدَّثَنَا عَنْ حَبِيْبِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّهَا رُفِعَتْ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فَقَالَ : لَأَقْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ جَلَدْتُهُ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْتُه . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ خِلَافُ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ لِأَنَّ فِيْهِ أَنَّهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ أَذِنَتْ لَهُ رُجِمَ . وَأَمَّا قَوْلُهُ وَإِنْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَهُ جَلَدْنَاهُ مِائَةً فَتِلْكَ الْمِائَةُ - عِنْدَنَا - تَعْزِيْرٌ كَأَنَّهُ دَرَأَ عَنْهُ الْحَدَّ بِوَطْئِهِ بِالشُّبْهَةِ وَعَزَّرَهُ بِرُكُوْبِهِ مَا لَا يَحِلُّ لَهُ . فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : أَفَيَجُوْزُ التَّعْزِيْرُ بِمِائَةٍ ؟ قِيْلَ لَهُ : نَعَمْ قَدْ عَزَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِائَةٍ فِيْ حَدِيْثٍ قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ عَبْدَهُ مُتَعَمِّدًا فِيْ بَابِ حَدِّ الْبِكْرِ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ . فَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرَ النُّعْمَانُ - عِنْدَنَا - نَاسِخٌ لِمَا رَوَاهُ سَلَمَةُ بْنُ الْمُحَبِّقِ . وَذٰلِكَ أَنَّ الْحُكْمَ كَانَ فِيْ أَوَّلِ

الْإِسْلَامِ يُوْجِبُ عُقُوْبَاتٍ بِأَفْعَالٍ فِيْ أَمْوَالٍ وَيُوْجِبُ عُقُوْبَاتٍ فِيْ أَبْدَانٍ بِاسْتِهْلَاكِ أَمْوَالٍ .وَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ بَابِ تَحْرِيْمِ الصَّدَقَةِ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -فِيْ مَانِعِ الزَّكَاةِ -إِنَّا آخِذُوْهَا مِنْهُ وَشَطْرَ مَالِهٖ عُقُوْبَةً لَهٗ لِمَا قَدْ صَنَعَ . وَمِنْ ذٰلِكَ

۴۷۷۱: قتادہ سے دریافت کیا گیا کہ جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے اس کا کیا حکم ہے تو انہوں نے یہ روایت بیان کی کہ ہمیں حبیب بن یساف نے حبیب بن سالم سے روایت کی ہے کہ وہ عورت اپنا مقدمہ نعمان بن بشیر کی خدمت میں لے گئی تو انہوں نے فرمایا۔ میں اس کے متعلق وہی فیصلہ کروں گا جو جناب رسول اللہ ﷺ نے کیا۔ اگر اس عورت نے اس کو خاوند کے لئے حلال کر دیا تھا تو میں اس کو سو کوڑے ماروں گا اور اگر اس نے اس کے لئے حلال نہیں کیا تو میں اس کو سنگسار کروں گا۔ اس روایت میں پہلی روایت کے خلاف ہے کیونکہ اس میں مذکور ہے اگر اس نے اس کو اجازت نہیں دی تو رجم کیا جائے گا۔ اس روایت میں پہلی روایت کے خلاف ہے کیونکہ اس میں مذکور ہے اگر اس نے اس کو اجازت نہیں دی تو رجم کیا جائے گا اور وہاں یہ قول (وان کنت اذنت له جلدناه مائة) یہ سو کوڑے ہمارے ہاں تعزیر ہے۔ گویا انہوں نے اس سے وطی بالشبہ کے سبب حد سے اس کو بچانے کی کوشش کی کہ شبہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے اور حرام جگہ سواری کی وجہ سے اس کو سزا دی۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ کیا سو کوڑے بطور تعزیر لگائے جا سکتے ہیں (جبکہ تعزیر حد سے کم ہوتی ہے) تو اس کو کہا جائے گا جی ہاں! سو کوڑے بطور تعزیر درست ہیں اس لئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سو کوڑے بطور تعزیر لگوائے جیسا کہ اس روایت میں موجود ہے کہ جس نے اپنے غلام کو جان بوجھ کر قتل کر دیا تھا (باب حد البکر۔ طحاوی) یہ روایت جس کو نعمان رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے وہ سلمہ بن محبق کی روایت کی ناسخ ہے (عندنا) اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتداء اسلام میں بعض گناہوں کی مالی سزا واجب ہوتی تھی اور مال کو تباہ کرنے کی صورت میں جسمانی سزا لازم ہوتی تھی۔ باب تحریم الصدقۃ علی بنی ہاشم میں زکوٰۃ نہ دینے والے کے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ کا قول میں اس سے زکوٰۃ لوں گا اور اس کے مال کا ایک حصہ بطور سزا اس سے لیا جائے گا۔ انا اخذوھا منه وشطر ماله عقوبة له عاقد صنع" (نسائی فی الزکاۃ باب ۷ مسنداحمد ۵، ۲/۳) اسی قسم میں سے ہے۔ ان میں سے یہ روایات بھی ہیں۔

تشریح اور وہاں یہ قول (وان کنت اذنت له جلدناه مائة) یہ سو کوڑے ہمارے ہاں تعزیر ہے۔ گویا انہوں نے اس سے وطی بالشبہ کے سبب حد سے اس کو بچانے کی کوشش کی کہ شبہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے اور حرام جگہ سواری کی وجہ سے اس کو سزا دی۔

سؤال: کیا سو کوڑے بطور تعزیر لگائے جا سکتے ہیں (جبکہ تعزیر حد سے کم ہوتی ہے)

جواب: جی ہاں۔ سو کوڑے بطور تعزیر درست ہیں اس لئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سو کوڑے بطور تعزیر لگوائے جیسا کہ اس روایت میں موجود جس نے اپنے غلام کو جان بوجھ کر قتل کر دیا تھا (باب حد البکر۔ طحاوی)

فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: یہ روایت جس کو نعمانؒ نے ذکر کیا یہ وہ سلمہ بن محبقؓ کی روایت کی ناسخ ہے (عندانا) اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتداء اسلام میں بعض گناہوں کی مالی سزا واجب ہوتی تھی اور مال کو تباہ کرنے کی صورت میں جسمانی سزا لازم ہوتی تھی۔ باب تحریم الصدقۃ علی بنی ہاشم میں زکوٰۃ نہ دینے والے کے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ کا قول میں اس سے زکوٰۃ لوں گا اور اس کے مال کا ایک حصہ بطور سزا اس سے لیا جائے گا۔ انا اخذوها منه وشطر ماله عقوبة له عاقد صنع" (نسائی فی الزکاۃ باب ۷ مسند احمد ۳/۲۲۵) اسی قسم میں سے ہے۔

۴۷۷۲: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ : ثَنَا نُعَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ ثَوْرٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَحْسَبُهُ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ الْمَكْتُوْمَةِ غَرَامَتُهَا وَمِثْلُهَا مَعَهَا .

۴۷۷۲: معمر نے عمرو بن مسلم سے انہوں نے عکرمہ سے میرا خیال ہے کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ گم شدہ اونٹ جس کو چھپا لیا جائے تو اس کا تاوان بھی ادا کرنا پڑے گا اور اس کے ساتھ مزید اس کی مثل بھی دینا پڑے گا۔

تخریج : ابو داؤد فی اللقطة باب ۱۸ ۔

۴۷۷۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَهِشَامٌ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ جَدِّهٖ ، عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِیْ حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ ؟ . فَقَالَ : لَيْسَ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الْمَاشِيَةِ قَطْعٌ إِلَّا مَا أَوَاهُ الْمِرَاحُ فَبَلَغَ ثَمَنُهُ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ قَطْعُ الْيَدِ ، وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ . قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِی الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ : هُوَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ ، وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ إِلَّا مَا أَوَاهُ الْجَرِيْنُ فَمَا أُخِذَ مِنَ الْجَرِيْنِ فَبَلَغَ ثَمَنُهُ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ ، فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ . كَانَتِ الْعُقُوْبَاتُ جَارِيَةً فِيْمَا ذُكِرَ فِیْ هٰذِهِ الْآثَارِ عَلٰى مَا ذُكِرَ فِيْهَا حَتّٰى نُسِخَ ذٰلِكَ بِتَحْرِيْمِ الرِّبَا ، فَعَادَ الْأَمْرُ إِلٰى أَنْ لَا يُؤْخَذَ مِمَّنْ أَخَذَ شَيْئًا إِلَّا مِثْلُ مَا أَخَذَ وَإِنَّ الْعُقُوْبَاتِ لَا تَجِبُ فِی الْأَمْوَالِ بِانْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ الَّتِیْ هِیَ غَيْرُ أَمْوَالٍ . فَحَدِيْثُ سَلَمَةَ -عِنْدَنَا- كَانَ فِی الْوَقْتِ الْأَوَّلِ فَكَانَ الْحُكْمُ عَلٰى مَنْ زَنٰى بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهٖ مُسْتَكْرِهًا لَهَا ، عَلَيْهِ أَنْ تَعْتِقَ عُقُوْبَةً لَهٗ فِیْ فِعْلِهٖ ، وَيَغْرَمَ مِثْلَهَا لِامْرَأَتِهٖ . وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ أَلْزَمَهَا جَارِيَةً زَانِيَةً وَأَلْزَمَهٗ مَكَانَهَا

جَارِيَةً طَاهِرَةً وَلَمْ تَعْتِقْ هِيَ بِطَوَاعِيَتِهَا اِيَّاهُ .وَفَرَّقَ فِي ذٰلِكَ ، بَيْنَمَا اِذَا كَانَتْ مُطَاوِعَةً لَهُ، وَبَيْنَمَا اِذَا كَانَتْ مُسْتَكْرَهَةً ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ فَرُدَّتِ الْاُمُوْرُ اِلَى اَنْ لَا يُعَاقَبَ اَحَدٌ بِانْتِهَاكِ حُرْمَةٍ لَمْ يَأْخُذْ فِيْهَا مَالًا بِاَنْ يَغْرَمَ مَالًا ، وَوَجَبَتْ عَلَيْهِ الْعُقُوْبَةُ الَّتِيْ اَوْجَبَ اللّٰهُ عَلٰى سَائِرِ الزُّنَاةِ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مَا رَوَى النُّعْمَانُ وَنُسِخَ مَا رَوٰى سَلَمَةُ بْنُ الْمُحَبِّقِ .وَاَمَّا مَا ذَكَرُوْا مِنْ فِعْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَذْهَبِهٖ فِيْ ذٰلِكَ اِلَى مِثْلِ مَا رَوٰى سَلَمَةُ فَقَدْ خَالَفَهُ فِيْهِ غَيْرُهُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۴۳۷۷: عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کی ہے کہ قبیلہ مزینہ کا ایک آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! پہاڑ میں محفوظ جانور چرانے کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا باڑے میں محفوظ جانور چرانے کے علاوہ اور کسی جانور کی وجہ سے ہاتھ نہ کاٹے جائیں گے اور اس کے لئے بھی شرط یہ ہے کہ اس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو تو ہاتھ کاٹے جائیں گے اور اگر ڈھال کے برابر نہ ہو تو اس میں دو مثل چٹی اور عبرت کے لئے کوڑے۔ اس نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ لٹکے ہوئے پھل کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا وہ اور اس کے ساتھ اس کی مثل بھی (دینی پڑے گی) اور سزا بھی ہوگی۔ البتہ لٹکے ہوئے پھلوں میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ مگر وہ پھل جس کو سٹور میں رکھا جائے۔ پس جو پھل اس محفوظ مقام سے لیا جائے اگر اس کی قیمت ڈھال کو پہنچ جائے تو اس میں ہاتھ کاٹنا ہے اور اگر ڈھال کی قیمت کو نہ پہنچے تو اس میں دوگنا تاوان اور بطور سزا کوڑے مارنا ہے۔ ان روایات کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سزائیں جاری رہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے سود کی حرمت کا حکم ہوا تو (جرمانے، دوگنا) والی سزائیں منسوخ ہو گئیں اور حکم اس بات کی طرف لوٹ گیا کہ جس نے کوئی چیز چوری کی ہے اس سے جس قدر لی ہے اسی کی مثل واپس کرے اور غیر مالی حرمات کو توڑنے میں مالی تاوان نہ ہو گا۔ پس ہمارے نزدیک حضرت سلمہ ؓ کی یہ روایت ابتدائی زمانہ سے متعلق ہے۔ کہ اس زمانے میں جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی کو مجبور کر کے اس سے زنا کرتا تو اس پر بطور سزا لازم تھا کہ وہ اس لونڈی کو آزاد کرے اور اپنی بیوی کو اسی جیسی لونڈی بطور تاوان دے اور اگر اس عورت کی مرضی ہوتی تو پھر (قاضی) زانیہ لونڈی اس کی مالکہ کے حوالے کر دیتا اور اس کی جگہ خاوند پر ایک پاکیزہ لونڈی لازم کر دیتا اور وہ لونڈی اس مرد کی بات ماننے کی وجہ سے آزاد نہ ہوتی اور اس سلسلے میں ان دونوں کے حکم میں فرق ہوتا۔ اگر اس لونڈی کی مرضی شامل ہوتی (تو آزاد نہ ہوتی) اور اگر وہ ناپسند کرتی تو (آزاد ہو جاتی) پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور بات اس طرف لوٹ گئی کہ کسی ایسی حرمت کو توڑنے پر جس میں اس نے مالی نقصان نہیں کیا مالی تاوان کے ساتھ سزا نہ دی جائے اور اس پر صرف وہی سزا لازم ہو جو اللہ تعالیٰ نے تمام زنا کاروں پر واجب کی ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے حضرت نعمان ؓ والی

روایت ثابت ہوگئی اور حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ والی روایت کی تنسیخ ثابت ہوئی اور رہی وہ روایت جس میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے فعل کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرح ہے اس سلسلے میں دیگر صحابہ کرام نے ان کی مخالفت کی ہے۔

حاصل کلام: یہ ہے ان روایات کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سزائیں جاری رہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے سود کی حرمت کا حکم ہوا تو (جرمانے' دوگنا) والی سزائیں منسوخ ہوگئیں اور حکم اس بات کی طرف لوٹ گیا کہ جس نے کوئی چیز چوری کی ہے اس سے جس قدر لی ہے اسی کی مثل واپس کرے اور غیر مالی حرمات کو توڑنے میں مالی تاوان نہ ہوگا۔

روایات سلمہ رضی اللہ عنہ کا جواب:

پس ہمارے نزدیک حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ابتدائی زمانہ سے متعلق ہے۔ کہ اس زمانے میں جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی کو مجبور کر کے اس سے زنا کرتا تو اس پر بطور سزا لازم تھا کہ وہ اس لونڈی کو آزاد کرے اور اپنی بیوی کو اسی جیسی لونڈی بطور تاوان دے اور اگر اس عورت کی مرضی ہوتی تو پھر (قاضی) زانیہ لونڈی اس کی مالکہ کے حوالے کر دیتا اور اس کی جگہ خاوند پر ایک پاکیزہ لونڈی لازم کر دیتا اور وہ لونڈی اس مرد کی بات ماننے کی وجہ سے آزاد نہ ہوتی اور اس سلسلے میں ان دونوں کے حکم میں فرق ہوتا۔

وہ فرق یہ ہے: اگر اس لونڈی کی مرضی شامل ہوتی (تو آزاد نہ ہوتی) اور اگر وہ ناپسند کرتی تو (آزاد ہو جاتی)

پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور بات اس طرف لوٹ گئی کہ کسی ایسی حرمت کو توڑنے پر جس میں اس نے مالی نقصان نہیں کیا مالی تاوان کے ساتھ سزا نہ دی جائے اور اس پر صرف وہی سزا لازم ہو جو اللہ تعالیٰ نے تمام زنا کاروں پر واجب کی ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ والی روایت ثابت ہوگئی اور حضرت سلمہ بن حبق رضی اللہ عنہ والی روایت کی تنسیخ ثابت ہوئی اور رہی وہ روایت جس میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے فعل کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرح ہے اس سلسلے میں دیگر صحابہ کرام نے ان کی مخالفت کی ہے۔

اللغات: حریسة الجبل۔ پہاڑ میں محفوظ۔ المراح۔ باڑا۔ الجرین۔ سٹور۔ المجن۔ ڈھال۔

اس کے بالمقابل دیگر صحابہ کرام کی روایات:

۴۷۷: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيّ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيّ قَالَ :كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ لَا أُوْتٰى بِرَجُلٍ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ إِلَّا رَجَمْتُهٗ .

۴۷۷: ابوعبدالرحمٰن سلمی کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جو شخص میرے پاس اس حالت میں لایا گیا کہ اس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا ہوگا تو میں اس کو رجم کروں گا۔

۴۷۷۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ :حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا عَلَى سَعْدِ بْنِ هُذَيْمٍ. فَأَتَى حَمْزَةَ بِمَالٍ لِيُصَدِّقَهُ .فَإِذَا رَجُلٌ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ :أَدِّيْ صَدَقَةَ مَالِ مَوْلَاكَ وَإِذَا الْمَرْأَةُ تَقُولُ لَهُ :بَلْ أَنْتَ أَدِّ صَدَقَةَ مَالِ ابْنِكَ .فَسَأَلَ حَمْزَةُ عَنْ أَمْرِهِمَا وَقَوْلِهِمَا فَأُخْبِرَ أَنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ زَوْجُ تِلْكَ الْمَرْأَةِ ، وَأَنَّهُ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةٍ لَهَا فَوَلَدَتْ وَلَدًا فَأَعْتَقَتْهُ امْرَأَتُهُ .قَالُوْا :فَهٰذَا الْمَالُ لِابْنِهِ مِنْ جَارِيَتِهَا .فَقَالَ حَمْزَةُ :لَأَرْجُمَنَّكَ بِأَحْجَارِكَ .فَقِيْلَ لَهُ :أَصْلَحَكَ اللّٰهُ إِنَّ أَمْرَهُ قَدْ رُفِعَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَجَلَدَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِائَةً وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ الرَّجْمَ .فَأَخَذَ حَمْزَةُ بِالرَّجُلِ كَفِيْلًا حَتّٰى قَدِمَ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَسَأَلَهُ عَمَّا ذَكَرَ مِنْ جَلْدِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِيَّاهُ وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ الرَّجْمَ .فَصَدَّقَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ ، وَقَالَ :إِنَّمَا دَرَأَ عَنْهُ الرَّجْمَ أَنَّهُ عَذَرَهُ بِالْجَاهِلِيَّةِ .فَهٰذَا حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَأٰى أَنَّ عَلَى مَنْ زَنٰى بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ ، وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا كَانَ عُمَرُ رَأٰى مِنْ ذٰلِكَ حِيْنَ كَفَلَ الرَّجُلَ حَتّٰى يَجِيْءَ أَمْرُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ. فَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا رَوَاهُ النُّعْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .ثُمَّ مَا فِي حَدِيْثِ حَمْزَةَ أَيْضًا مِنْ جَلْدِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ مِائَةَ جَلْدَةٍ ، تَعْزِيْرٌ بِحَضْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَدْ دَلَّ عَلَى مَا رَوَى النُّعْمَانُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَلْدِ الزَّانِيْ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ مِائَةً ،أَنَّهُ أَرَادَ بِذٰلِكَ ، التَّعْزِيْرَ أَيْضًا .فَقَدْ وَافَقَ كُلُّ مَا فِي حَدِيْثِ حَمْزَةَ هٰذَا مَا رَوَى النُّعْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَأَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَكَانَ عَلِمَ الْحُكْمَ الْأَوَّلَ الَّذِيْ رَوَاهُ سَلَمَةُ بْنُ الْمُحَبِّقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَلَمْ يَعْلَمْ مَا نَسَخَهُ مِمَّا رَوَاهُ النُّعْمَانُ وَعَلِمَ ذٰلِكَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَحَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالُوْا بِهِ .وَقَدْ أَنْكَرَ عَلَى عَلِيٍّ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا قَضَاءَهُ، بِمَا قَدْ نُسِخَ .

۴۷۷۵: عمرو اسلمی نے اپنے والد سے نقل کیا کہ مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے قبیلہ سعد بن ہذیم کے ہاں زکوٰۃ کی وصولی کے لئے بھیجا تو حضرت حمزہ بن عمرو مال لے کر آئے تا کہ اس کی زکوٰۃ ادا کریں تو انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے کہہ رہا تھا کہ اپنے غلام کے مال کا صدقہ دو اور اس کی بیوی کہہ رہی تھی کہ تم اپنے بیٹے کے مال کا صدقہ دو۔

حضرت حمزہ نے ان دونوں سے ان کی گفتگو اور معاملہ کے متعلق دریافت کیا تو ان کو بتلایا گیا کہ اس شخص نے اس عورت (بیوی) کی لونڈی سے زنا کیا ہے اور اس سے ایک بچہ پیدا ہوا جس کو اس کی بیوی نے آزاد کر دیا۔ لوگوں نے بتلایا کہ یہ مال اس بچے کا ہے جو لونڈی سے پیدا ہوا۔ حضرت حمزہ نے فرمایا میں تجھے تیرے ہی پتھروں سے رجم کروں گا۔ لوگوں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے اس کا معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے اس شخص کو سو کوڑے مارے اور اس کے لئے رجم کی سزا تجویز نہیں فرمائی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کا ضامن لیا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کوڑوں کے متعلق دریافت کیا جنکا تذکرہ ہوا تھا اور رجم کو مناسب خیال نہ کیا گیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کی تصدیق فرمائی اور فرمایا کہ عذر جاہلیت کی وجہ سے اس سے رجم کو ساقط کیا گیا۔ تو یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حمزہ بن عمرو ہیں جن کے خیال میں بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے والے شخص کی سزا رجم ہی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی بات کی تغلیط نہیں کی بلکہ قیام حد کے سلسلہ میں حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی پر اس وقت تک کے لئے ایک وکیل بنایا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم آجائے تو یہ بات بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی روایات کے موافق ہے۔

پھر روایت حمزہ رضی اللہ عنہ میں سو کوڑے مارنے کا تذکرہ موجود ہے تو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں یہ فعل بطور تعزیر ہے جو اس شخص پر قائم کی گئی۔ پس یہ بھی اس روایت نعمان رضی اللہ عنہ کے مضمون پر دلالت ہے روایت نعمان رضی اللہ عنہ میں ہے کہ عورت کی لونڈی سے زنا کرنے پر سو کوڑے مارے گئے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصود بھی تعزیر ہے اب روایت حمزہ رضی اللہ عنہ تمام تر روایت نعمان رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہوگئی۔ یہ ہے حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ کی روایت میں جس عمل کا تذکرہ ہے اس کو تو انہوں نے جانا مگر وہ عمل جو اس کا ناسخ تھا جس کو روایت نعمان رضی اللہ عنہ میں ذکر کیا گیا اس کا علم نہ ہوا۔ حضرت عمر، علی، حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہم نے اس عمل کو جان لیا اسی لئے انہوں نے اسی کا فتویٰ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے (سلمہ کی روایت کے مطابق) فیصلے کا انکار کیا کہ یہ حکم تو منسوخ ہو چکا ہے۔

حاصل کلام: تو یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حمزہ بن عمرو ہیں جن کے خیال میں بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے والے شخص کی سزا رجم ہی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی بات کی تغلیط نہیں کی۔ بلکہ قیام حد کے سلسلہ میں حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی پر اس وقت تک کے لئے ایک وکیل بنایا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم آجائے تو یہ بات بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی روایات کے موافق ہے۔

پھر روایت حمزہ رضی اللہ عنہ میں سو کوڑے مارنے کا تذکرہ موجود ہے تو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں یہ فعل بطور تعزیر ہے جو اس شخص پر قائم کی گئی۔ پس یہ بھی اس روایت نعمان رضی اللہ عنہ کے مضمون پر دلالت ہے روایت نعمان رضی اللہ عنہ میں ہے کہ عورت کی لونڈی سے زنا کرنے پر سو کوڑے مارے گئے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصود بھی تعزیر ہے اب روایت حمزہ رضی اللہ عنہ تمام تر روایت

نعمان رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہو گئی۔

روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا جواب: یہ ہے حضرت سلمہ بن حبقؓ کی روایت میں جس عمل کا تذکرہ ہے اس کو تو انہوں نے جانا مگر وہ عمل جو اس کا ناسخ تھا جس کو روایت نعمان رضی اللہ عنہ میں ذکر کیا گیا اس کا علم نہ ہوا۔

حضرت عمر، علی، حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہم نے اس عمل کو جان لیا اسی لئے انہوں نے اسی کا فتویٰ دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انکار والی روایت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے (سلمہ کی روایت کے مطابق) فیصلے کا انکار کیا کہ یہ حکم تو منسوخ ہو چکا ہے۔

۴۷۷۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ قَالَ :ذُكِرَ لِعَلِيٍّ شَأْنُ الرَّجُلِ الَّذِي أَتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَامْرَأَتِهِ قَدْ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ حَدًّا .فَقَالَ عَلِيٌّ :لَوْ أَتَانِي صَاحِبُ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ ، لَرَضَخْتُ رَأْسَهُ بِالْحِجَارَةِ فَلَمْ يَدْرِ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ مَا حَدَثَ بَعْدَهُ فَلَمْ يَعْلَمْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِذٰلِكَ .فَأُخْبِرَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَعَلَّقَ فِي ذٰلِكَ بِأَمْرٍ قَدْ كَانَ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَهُ فَلَمْ يَعْلَمِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذٰلِكَ .وَقَدْ خَالَفَ عَلْقَمَةُ فِي ذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا وَمَالَ إِلَى قَوْلِ مَنْ خَالَفَهُ عَلَى أَنَّهُ أَعْلَمُ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۴۷۷۶: محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے اس آدمی کی حالت بیان کی گئی جو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیوی سمیت آیا کہ اس نے بیوی کی لونڈی سے زنا کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس پر حد نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سنکر فرمانے لگے اگر ابن ام عبد والا آدمی میرے پاس آتا تو میں پتھر سے اس کا سر پھوڑ دیتا۔ ابن ام عبدؓ کو معلوم نہیں ہوا کہ اس کے بعد کیا پیش آیا؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس کا علم نہیں ہوا تو علی رضی اللہ عنہ کو بتلایا گیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں ایسے معاملے سے اس بات کو جوڑا ہے جو پہلے تھی، پھر منسوخ ہو گئی مگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس نسخ کا علم نہ ہوا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ علقمہ رضی اللہ عنہ جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے جلیل القدر شاگردوں سے ہیں۔ انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کی مخالفت کی اور ان کے مخالف کا قول ذکر کیا گیا۔

روایت علقمہ رحمہ اللہ یہ ہے۔

۴۷۷۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَتَى جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ .فَقَالَ :مَا أُبَالِي إِيَّاهَا أَتَيْتُ أَوْ جَارِيَةَ امْرَأَةٍ عَوْسَجَةَ .فَهٰذَا عَلْقَمَةُ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَهُوَ أَجَلُّ أَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَعْلَمُهُمْ قَدْ تَرَكَ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ فِي

ذٰلِكَ مَعَ جَلَالَةِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ -عِنْدَهُ -وَصَارَ اِلٰى غَيْرِهٖ. وَذٰلِكَ عِنْدَنَا -لِثُبُوْتِ نَسْخِ مَا كَانَ ذَهَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ، فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ :مَنْ زَنٰى بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهٖ حُدَّ اِلَّا أَنْ يَدَّعِيَ شُبْهَةً مِثْلَ أَنْ يَقُوْلَ ظَنَنْتُ أَنَّهَا تَحِلُّ لِيْ أَوْ تَكُوْنَ الْمَرْأَةُ أَحَلَّتْهَا لَهٗ، فَيُدْرَأَ عَنْهُ الْحَدُّ وَيُعَزَّرَ وَيَجِبَ عَلَيْهِ الْعُقْرُ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۴۷۷: علقمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان سے بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے والے کا حکم پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ بیوی کی لونڈی سے تم نے زنا کیا یا عوسجہ کی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا برابر ہیں۔ یہ علقمہ رحمہ اللہ ہیں یہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے افاضل شاگردوں سے ہیں انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول چھوڑ دیا حالانکہ عظمت میں وہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بلند مانتے ہیں۔ انہوں نے دوسروں کا قول اختیار کر لیا۔ ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جو بات اختیار کی تھی علقمہ رحمہ اللہ کے ہاں اس کا نسخ ثابت تھا۔ پس ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کرے اس کو حد لگائی جائے گی البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ اگر وہ شبہ کا دعویٰ کرے مثلاً کہے کہ ظننت انها تحل لی وہ میرے گمان میں میرے لئے حلال تھی یا کہے کہ بیوی نے اسے میرے لئے حلال کر دیا تو اس سے حد ساقط ہو جائے گی اور اس کو صرف تعزیر کی جائے گی۔ نیز مہر لازم ہو گا۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيْهِ أَوْ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِنْهُ فَدَخَلَ بِهَا

باپ کی منکوحہ یا محرم عورت سے نکاح کر کے جماع کرنے والے کا حکم

جو شخص باپ کی منکوحہ یا محرم سے نکاح اور ان کی حرمت کو جانتے ہوئے جماع کرے تو علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ اس پر حد زنا جلد یا سنگساری ہوگی اس کو حضرت حسن بصری اور ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: ایسے شخص پر حد زنا تو نہیں مگر تعزیر شدید ہوگی اس کو فقہاء کوفہ امام ابوحنیفہ سفیان رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ (نخب الافکار)

فریق اوّل کا مؤقف: باپ کی منکوحہ سے جس نے نکاح کے بعد جماع کیا بشرطیکہ اس کو اس کی حرمت کا علم تھا اس کی سزا زانی جیسی سنگسار کرنا یا کوڑے لگانا ہے۔ دلیل یہ روایات ہیں۔

۴۷۷۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :لَقِيْتُ خَالِيْ وَمَعَهُ الرَّايَةُ .فَقُلْتُ :أَيْنَ تَذْهَبُ ؟ فَقَالَ :أَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيْهَا مِنْ بَعْدِهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ أَوْ أَقْتُلَهُ.

۴۷۷۸: عدی بن ثابت نے براءؓ سے روایت کی کہ میں اپنے ماموں سے ملا اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں جھنڈا تھا تو میں نے اسے کہا تم کہاں جا رہے ہو؟ اس نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے آدمی کی طرف بھیجا ہے کہ جس نے اپنے والد کے بعد اپنے والد کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے آپ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں اس کی گردن اتار دوں یا اسے قتل کر دوں۔

تخریج : ترمذی فی الاحکام باب۲۵' والحدود باب۲۹' ابن ماجه فی الحدود باب۳۵' مسند احمد ۱/ ۴۳۰' ۴۴۷' ۴' ۲۹۱/۲۹۲' ۲۹۵/۲۹۷۔

۴۷۷۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ هُوَ ابْنُ مُنَازِلٍ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ قَالَا :ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ :مَرَّ بِيْ خَالِيْ أَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ الْأَسْلَمِيُّ مَعَهُ اللِّوَاءُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ. إِلَّا أَنَّهُ قَالَ آتِيْهِ بِرَأْسِهِ.

۴۷۷۹: عدی بن ثابت نے براءؓ سے روایت کی ہے کہ میرے پاس سے میرے ماموں ابو بردہ بن نیار اسلمی گزرے۔ پھر انہوں نے اسی طرح روایت نقل کی البتہ ان الفاظ کا فرق ہے اس میں "آتیه براسه" ہے کہ میں اس کا سر لاؤں۔

تخریج : گزشتہ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۷۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ :هُشَيْمٌ حَدَّثَنَاهُ قَالَ :أَخْبَرَنَا الْأَشْعَثُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :مَرَّ بِي الْحَارِثُ بْنُ عَمْرٍو ، وَمَعَهُ لِوَاءٌ قَدْ عَقَدَهُ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِلٰى أَيِّ شَيْءٍ بَعَثَكَ ؟ قَالَ :إِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيْهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ .

۴۷۸۰: عدی بن ثابت نے براء بن عازب ؓ سے روایت کی ہے کہ میرے پاس سے حارث بن عمرو گزرے ان کے ہاتھ میں ایک جھنڈا تھا جس کو جناب رسول اللہ ﷺ نے باندھا تھا۔ میں نے پوچھا تمہیں آپ ﷺ نے کدھر بھیجا ہے؟ کہنے لگے ایک ایسے آدمی کی طرف جس نے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لی ہے۔ مجھے بھیجا تا کہ اس کی گردن اڑا دوں۔

تخریج : روایات ۴۴۷۸ کو ملاحظہ کریں۔

۴۷۸۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ هُوَ ابْنُ مُنَازِلٍ قَالَ :ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۷۸۱: حفص بن غیاث نے اشعث سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت بیان کی ہے۔

۴۷۸۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ :ضَلَّتْ اِبِلٌ لِي فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهَا فَإِذَا الْخَيْلُ قَدْ أَقْبَلَتْ فَلَمَّا رَأَى أَهْلُ الْمَاءِ الْخَيْلَ انْضَمُّوْا إِلَيَّ وَجَاءُوْا إِلَى خِبَاءٍ مِنْ تِلْكَ الْأَخْبِيَةِ فَاسْتَخْرَجُوْا مِنْهَا رَجُلًا فَضَرَبُوْا عُنُقَهُ قَالُوْا :هٰذَا رَجُلٌ أَعْرَسَ بِامْرَأَةِ أَبِيْهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ.قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى مَنْ تَزَوَّجَ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِنْهُ وَهُوَ عَالِمٌ بِحُرْمَتِهَا عَلَيْهِ، فَدَخَلَ بِهَا أَنَّ حُكْمَهُ حُكْمُ الزَّانِي، وَأَنَّهُ يُقَامُ عَلَيْهِ حَدُّ الزِّنَا الرَّجْمُ أَوِ الْجَلْدُ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا يَجِبُ فِي هٰذَا حَدُّ الزِّنَا ، وَلٰكِنْ يَجِبُ فِيْهِ التَّعْزِيْرُ وَالْعُقُوْبَةُ الْبَلِيْغَةُ .وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ .

۴۷۸۲: ابوجہم نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ میرے اونٹ گم ہوگئے تو میں ان کی تلاش میں نکلا۔ اچانک میں نے گھوڑے آتے ہوئے دیکھے۔ جب پانی والوں نے گھوڑوں کو دیکھا تو وہ میری سمت آئے اور ان خیموں میں ایک کے پاس آئے اوران میں سے ایک آدمی کو نکالا اوراس کی گردن اڑادی اور کہنے لگے یہ وہ شخص ہے جس نے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لی تھی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف یہ دستہ بھیج کراس کو قتل کرادیا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ جوشخص اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کرلے اوراس کواس کی حرمت کاعلم بھی ہو۔ پھر اس سے جماع کیا۔ اس کا حکم زانی جیسا ہے زانی کی حداس پر قائم کی جائے گی یعنی سنگسار یا کوڑے لگانا۔ انہوں نے مندرجہ بالا آثار کو دلیل بنایا یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ کا قول ہے اوران سے اختلاف کرتے ہوئے دوسروں نے کہا ہے کہ یہ نکاح کرنے والے پرزانی کی حد نہ لگے گی۔ مگر تعزیر لازم ہے اور زبردست سزادی جائے گی (جو حد سے کم ہو) یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کا قول ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الحدود باب ۲۶۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ جوشخص اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کرے اوراس کواس کی حرمت کا علم بھی ہو۔ پھر اس سے جماع کیا۔ اس کا حکم زانی جیسا ہے زانی کی حداس پر قائم کی جائے گی یعنی سنگسار یا کوڑے لگانا۔ انہوں نے مندرجہ بالا آثار کو دلیل بنایا یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔

فریق ثانی کا موقف: نکاح کرنے والے پرزانی کی حد نہ لگے گی۔ مگر تعزیر لازم ہے اور زبردست سزادی جائے گی (جو حد سے کم

ہو)

یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کا قول ہے۔

اثر ابی حنیفہ وسفیان ثوری رحمہم اللہ:

۴۷۸۳: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهَا عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ بِذَلِكَ.

۴۷۸۳: ابو یوسف نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۴۷۸۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِنْهُ فَدَخَلَ بِهَا قَالَ: لَا حَدَّ عَلَيْهِ. وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَى الَّذِينَ احْتَجُّوا عَلَيْهِمَا بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ فِي تِلْكَ الْآثَارِ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَتْلِ وَلَيْسَ فِيهَا ذِكْرُ الرَّجْمِ، وَلَا ذِكْرُ إِقَامَةِ الْحَدِّ. وَقَدْ أَجْمَعُوا جَمِيعًا أَنَّ فَاعِلَ ذَلِكَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ قَتْلٌ إِنَّمَا يَجِبُ عَلَيْهِ -فِي قَوْلِ مَنْ يُوجِبُ عَلَيْهِ الْحَدَّ- عَلَيْهِ الرَّجْمُ إِنْ كَانَ مُحْصَنًا. فَلَمَّا لَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّسُولَ بِالرَّجْمِ، وَإِنَّمَا أَمَرَهُ بِالْقَتْلِ ثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ ذَلِكَ الْقَتْلَ لَيْسَ بِحَدٍّ لِلزِّنَا، وَلَكِنَّهُ لِمَعْنًى خِلَافِ ذَلِكَ. وَهُوَ أَنَّ ذَلِكَ الْمُتَزَوِّجَ، فَعَلَ مَا فَعَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى الْإِسْتِحْلَالِ كَمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَصَارَ بِذَلِكَ مُرْتَدًّا، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُفْعَلَ بِهِ مَا يُفْعَلُ بِالْمُرْتَدِّ. وَهَكَذَا كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ وَسُفْيَانُ رَحِمَهُمَا اللَّهُ، يَقُولَانِ فِي هَذَا الْمُتَزَوِّجِ إِذَا كَانَ أَتَى فِي ذَلِكَ عَلَى الْإِسْتِحْلَالِ أَنَّهُ يُقْتَلُ. فَإِذَا كَانَ لَيْسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَا يَنْفِي مَا يَقُولُ أَبُو حَنِيفَةَ وَسُفْيَانُ، لَمْ يَكُنْ فِيهِ حُجَّةٌ عَلَيْهِمَا لِأَنَّ مُخَالِفَهُمَا لَيْسَ بِالتَّأْوِيلِ أَوْلَى مِنْهُمَا. وَفِي ذَلِكَ الْحَدِيثِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَدَ لِأَبِي بُرْدَةَ الرَّايَةَ وَلَمْ تَكُنِ الرَّايَاتُ تُعْقَدُ إِلَّا لِمَنْ أَمَرَ بِالْمُحَارَبَةِ، وَالْمَبْعُوثُ عَلَى إِقَامَةِ حَدِّ الزِّنَا، غَيْرُ مَأْمُورٍ بِالْمُحَارَبَةِ. وَفِي الْحَدِيثِ أَيْضًا أَنَّهُ بَعَثَهُ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهَا وَلَيْسَ فِيهِ أَنَّهُ دَخَلَ بِهَا. فَإِذَا كَانَتْ هَذِهِ الْعُقُوبَةُ وَهِيَ الْقَتْلُ مَقْصُودًا بِهَا إِلَى الْمُتَزَوِّجِ لِتَزَوُّجِهِ دَلَّ ذَلِكَ أَنَّهَا عُقُوبَةٌ وَجَبَتْ بِنَفْسِ الْعَقْدِ لَا بِالدُّخُولِ وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ إِلَّا وَالْعَاقِدُ مُسْتَحِلٌّ لِذَلِكَ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَهُوَ عِنْدَنَا عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَ وَدَخَلَ بِهَا. قِيلَ لَهُ: وَهُوَ عِنْدَ مُخَالِفِكَ عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَ وَاسْتَحَلَّ. فَإِنْ قَالَ: لَيْسَ لِلِاسْتِحْلَالِ ذِكْرٌ فِي الْحَدِيثِ. قِيلَ لَهُ: وَلَا لِلدُّخُولِ ذِكْرٌ فِي الْحَدِيثِ فَإِنْ جَازَ أَنْ تَحْمِلَ مَعْنَى الْحَدِيثِ عَلَى

دُخُولٍ غَيْرِ مَذْكُورٍ فِي الْحَدِيْثِ جَازَ لِخَصْمِكَ أَنْ يَحْمِلَهُ عَلَى اسْتِحْلَالٍ غَيْرِ مَذْكُورٍ فِي الْحَدِيْثِ .وَقَدْ رُوِيَ فِي ذَلِكَ حَرْفٌ زَائِدٌ عَلَى مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ .

۴۷۸۴: ابونعیم نے سفیان سے روایت کی ہے کہ اس آدمی کے متعلق جس نے ذی رحم محرم سے شادی کر کے اس سے جماع کیا ہو تو اس پر حد نہیں لگے گی اور ان دلائل سے جو انہوں نے دونوں کے خلاف قائم کئے ہیں ان میں یہ آثار ہیں۔ان آثار مذکورہ میں جناب رسول اللہ ﷺ نے قتل کا حکم فرمایا ہے اس میں نہ رجم کا تذکرہ ہے اور نہ حد کے قائم کرنے کا تذکرہ ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ محرم سے نکاح کے مرتکب پر قتل لازم نہیں جو لوگ حد کو لازم کرتے ہیں ان کے ہاں تو رجم چاہئے جبکہ وہ شادی شدہ ہو تو جناب نبی اکرم ﷺ نے رجم کا حکم نہیں فرمایا بلکہ قتل کا حکم دیا تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ یہ قتل حد زنا کی وجہ سے نہ تھا۔ بلکہ اس کی کوئی اور وجہ تھی اور وہ وجہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی زبانی یہ ہے کہ شادی کرنے والے نے اس فعل کو حلال سمجھ کر کیا جیسا کہ جاہلیت میں وہ لوگ کرتے تھے یہ حلال سمجھنے سے مرتد ہو گیا۔پس جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے ساتھ مرتد والا معاملہ فرمایا اور روایت میں تو ایک بات بھی ایسی نہیں ہے جو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تاویل کے خلاف ہو اور ان کے خلاف حجت بن سکے اور رہی فریق اوّل کی تاویل تو وہ اس تاویل سے اولیٰ نہیں۔اس روایت میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ ''عقد لابی بردة الرایة'' حالانکہ جھنڈے تو کفار سے محاربہ کے لئے باندھے جاتے تھے اور زانی کو حد لگانے کے لئے جو شخص جائے وہ محاربہ کے لئے تو نہیں جاتا۔اس روایت میں یہ ہے کہ اس نے والد کی بیوی سے شادی کی ہے اس میں جماع کا تذکرہ نہیں۔ جب یہ سزائے قتل محرم سے فقط شادی کرنے والے کے لئے ہے تو یہ اس بات کی واضح دلالت ہے کہ یہ بطور عقوبت ہے جو نفس عقد سے لازم ہو جاتی ہے دخول سے متعلق نہیں اور یہ اتنی بڑی سزا تبھی ہو سکتی ہے جبکہ عقد کرنے والا اس کو حلال سمجھ کر کرے اگر کوئی معترض کہے کہ فریق ثانی کے ہاں یہ شادی کرنے اور اس سے جماع کرنے پر موقوف ہے۔تو ان کو جواب میں کہا جائے گا یہ بات بلاشبہ ہمارے ہاں ہے مگر اس صورت میں جبکہ وہ اس کو حلال سمجھ کر کرنے والا ہو۔اگر کوئی معترض کہے کہ جناب حدیث میں تو حلال قرار دینے کا تذکرہ نہیں ملتا۔تو اس کو کہا جائے گا کہ حدیث میں جس طرح دخول کا تذکرہ نہیں اسی طرح حلال قرار دینے کا بھی تذکرہ نہیں۔ پس اگر حدیث کے معنی میں دخول غیر مذکور ہونے کے باوجود مراد لینا درست ہے۔تو فریق ثانی کو حلال قرار دینے کا معنی غیر مذکور ہونے کی وجہ سے مراد لینا کیونکر درست نہیں۔اس روایت میں دیگر روات سے مزید الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں۔ملاحظہ ہو۔

فریق اوّل کے موقف کا جواب: ان آثار مذکورہ میں جناب رسول اللہ ﷺ نے قتل کا حکم فرمایا ہے اس میں نہ رجم کا تذکرہ ہے اور نہ حد کے قائم کرنے کا تذکرہ ہے۔

نمبر ②: اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ محرم سے نکاح کے مرتکب پر قتل لازم نہیں جو لوگ حد کو لازم کرتے ہیں ان کے ہاں تو رجم

چاہئے جبکہ وہ شادی شدہ ہو تو جناب نبی اکرم ﷺ نے رجم کا حکم نہیں فرمایا بلکہ قتل کا حکم دیا تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ یہ قتل حد زنا کی وجہ سے نہ تھا۔ بلکہ اس کی کوئی اور وجہ تھی اور وہ وجہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی زبانی یہ ہے کہ شادی کرنے والے نے اس فعل کو حلال سمجھ کر کیا جیسا کہ جاہلیت میں ہو لوگ کرتے تھے حلال سمجھنے سے مرتد ہو گیا۔

پس جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے ساتھ مرتد والا معاملہ فرمایا اور روایت میں کوایک بات بھی ایسی نہیں ہے جو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تاویل کے خلاف ہو اور ان کے خلاف حجت بن سکے اور رہی فریق اوّل کی تاویل تو وہ اس تاویل سے اولیٰ نہیں۔

روایت کی پڑتال: اس روایت میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ "عقد لابی بردۃ الرایۃ" حالانکہ جھنڈے تو کفار سے محاربہ کے لئے باندھے جاتے تھے اور زانی کو حد لگانے کے لئے جو شخص جائے وہ محاربہ کے لئے تو نہیں جاتا۔

نمبر ۲: اس روایت میں یہ ہے کہ اس نے والد کی بیوی سے شادی کی ہے اس میں جماع کا تذکرہ نہیں۔ جب یہ سزائے قتل محرم سے فقط شادی کرنے والے کے لئے ہے تو یہ اس بات کی واضح دلالت ہے کہ یہ بطور عقوبت ہے جو نفس عقد سے لازم ہو جاتی ہے دخول سے متعلق نہیں اور یہ اتنی بڑی سزا تبھی ہو سکتی ہے جبکہ عقد کرنے والا اس کو حلال سمجھ کر کرے۔

[illegible]: فریق ثانی کے ہاں یہ شادی کرنے اور اس سے جماع کرنے پر موقوف ہے۔

[illegible]: یہ بات بلاشبہ ہمارے ہاں ہے مگر اس صورت میں جبکہ وہ اس کو حلال سمجھ کر کرنے والا ہو۔

[illegible]: جناب حدیث میں تو حلال قرار دینے کا تذکرہ نہیں ملتا۔

[illegible]: حدیث میں جس طرح دخول کا تذکرہ نہیں اسی طرح حلال قرار دینے کا بھی تذکرہ نہیں۔ پس اگر حدیث کے معنی میں دخول غیر مذکور ہونے کے باوجود مراد لینا درست ہے۔ تو فریق ثانی کو حلال قرار دینے کا معنی غیر مذکور ہونے کی وجہ سے مراد لینا کیونکر درست نہیں۔ اس روایت میں دیگر روات سے مزید الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

۴۷۸۵: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيْ أُنَيْسَةَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :لَقِيَ خَالَهُ وَمَعَهُ رَايَةٌ فَقُلْتُ لَهُ : إِلٰى أَيْنَ تَذْهَبُ ؟ فَقَالَ :بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةَ أَبِيْهِ أَنْ أَقْتُلَهُ وَآخُذَ مَالَهُ. وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ غَيْرِ الْبَرَاءِ

۴۷۸۵: جابر جعفی نے یزید بن براء سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میرے والد اپنے ماموں سے اس حالت میں ملے کہ ان کے ہاتھ میں جھنڈا تھا انہوں نے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں؟ تو انہوں نے بتلایا کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے مجھے اس کے قتل کا حکم فرمایا اور اس کے مال لینے کا حکم دیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الحدود باب ۲۶، نسائی فی النکاح باب ۵۸، دارمی فی النکاح باب ۴۳۔

حضرت براءؓ کے علاوہ دیگر روات نے بھی اس کو نقل کیا ہے ملاحظہ ہو:

۴۷۸۶: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ ، وَفَهْدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَرْدِ قَالُوْا :حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مَنَازِلٍ الْكُوْفِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِيْ كَرِيْمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَدَّهُ مُعَاوِيَةَ إِلٰى رَجُلٍ عَرَّسَ بِامْرَأَةِ أَبِيْهِ أَنْ يَضْرِبَ عُنُقَهُ وَيُخَمِّسَ مَالَهُ.فَلَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ بِأَخْذِ مَالِ الْمُتَزَوِّجِ وَتَخْمِيْسِهِ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْمُتَزَوِّجَ كَانَ بِتَزَوُّجِهِ مُرْتَدًّا مُحَارِبًا فَوَجَبَ أَنْ يُقْتَلَ لِرِدَّتِهِ، وَكَانَ مَالُهُ كَمَالِ الْحَرْبِيِّيْنَ لِأَنَّ الْمُرْتَدَّ الَّذِيْ لَمْ يُحَارِبْ كُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ فِيْ أَخْذِ مَالِهِ ، عَلٰى خِلَافِ التَّخْمِيْسِ .فَقَالَ قَوْمٌ وَهُمْ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَصْحَابُهُ وَمَنْ قَالَ بِقَوْلِهِمْ مَالُهُ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ . وَقَالَ مُخَالِفُوْهُمْ :مَالُهُ كُلُّ فَيْءٍ وَلَا تَخْمِيْسَ فِيْهِ لِأَنَّهُ لَمْ يُوْجِفْ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ .فَفِيْ تَخْمِيْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَ الْمُتَزَوِّجِ -الَّذِيْ ذَكَرْنَا -دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَتْ مِنْهُ الرِّدَّةُ وَالْمُحَارَبَةُ جَمِيْعًا .فَانْتَفٰى بِمَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَسُفْيَانَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حُجَّةٌ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ رَأَيْنَا ذٰلِكَ النِّكَاحَ نِكَاحًا لَا يَثْبُتُ فَكَانَ يَنْبَغِيْ إِذَا لَمْ يَثْبُتْ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ حُكْمِ مَا لَمْ يَنْعَقِدْ فَيَكُوْنُ الْوَاطِءُ عَلَيْهِ كَالْوَاطِءِ لَا عَلٰى نِكَاحٍ فَيُحَدُّ .قِيْلَ لَهُ :إِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، فَلِمَ كَانَ سُؤَالُكَ إِيَّانَا مَا ذَكَرْتَ ذِكْرَ التَّزْوِيْجِ كَانَ يَنْبَغِيْ أَنْ تَقُوْلَ رَجُلٌ زَنٰى بِذَاتِ مَحْرَمٍ مِنْهُ . فَإِنْ قُلْتُ ذٰلِكَ كَانَ جَوَابُنَا لَكَ أَنْ نَقُوْلَ :عَلَيْهِ الْحَدُّ وَإِنْ أَطْلَقْتَ اسْمَ التَّزَوُّجِ ، وَسَمَّيْتُ ذٰلِكَ النِّكَاحَ نِكَاحًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ثَابِتًا فَلَا حَدَّ عَلٰى وَاطِءٍ عَلٰى نِكَاحٍ جَائِزٍ وَلَا فَاسِدٍ .وَقَدْ رَأَيْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَضٰى فِي الْمُتَزَوِّجِ فِي الْعِدَّةِ الَّتِيْ لَا يَثْبُتُ فِيْهَا نِكَاحُ الْوَاطِءِ عَلٰى ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ مَذْهَبِكَ .وَذٰلِكَ أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ بْنَ مَرْزُوْقٍ

۴۷۸۶: معاویہ بن قرہ نے اپنے والد سے نقل کیا انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے میرے دادا معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک ایسے آدمی کی طرف بھیجا جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کرلیا تھا کہ اس کی گردن اڑا دیں اور اس کے مال کا پانچواں حصہ لے لیں۔ جب ان دونوں روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ نے شادی کرنے کا' مال لینے اور اس کا پانچواں حصہ نکالنے کا حکم فرمایا تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جب ان دونوں روایات سے معلوم ہو رہا ہے کہ شادی کرنے والے نے یہ حلال قرار دے کر کیا جس سے وہ مرتد و محارب

بن گیا تو اس کا قتل ارتداد کی وجہ سے لازم آیا اور اس کا مال حربی کے مال کی مثل ہو گیا کیونکہ وہ مرتد جو محارب نہ ہو۔ تمام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس کا مال لیا جائے گا پانچویں حصہ میں اختلاف ہے۔ چنانچہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب نے کہا کہ اس کا مال اس کے مسلمان ورثاء کو ملے گا۔ فریق اوّل کا قول یہ ہے اس کا مال مال فئی کے حکم میں ہے اور اس میں سے خمس نہ لیا جائے گا کیونکہ اس پر گھوڑے اور اونٹوں سے چڑھائی کی ضرورت نہیں پڑی۔ پس نکاح کرنے والے کے مال سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خمس وصول کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ وہ مرتد ومحارب تھا گزشتہ سطور میں ہم نے جو ذکر کیا اس سے اس بات کی نفی ہو گئی کہ یہ روایت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کے خلاف حجت ہے۔ جب یہ نکاح ثابت نہیں ہوتا تو مناسب یہ ہے کہ ثابت نہ ہونے کی وجہ سے یہ اس نکاح کے حکم میں ہو جو سرے سے منعقد ہی نہیں ہوتا۔ پس اس صورت میں وطی کرنے والا ایسا ہو گا جیسا اس نے نکاح کے بغیر وطی کی ہے اور (بلا نکاح وطی زنا ہے) اس کی سزا تو حد ہے۔ اگر بات اسی طرح ہے جیسا آپ فرماتے ہیں تو آپ کے سوال میں تزویج کا لفظ کیوں لایا گیا۔ پھر تو آپ کو کہنا چاہئے تھا کہ جو محرم رشتہ دار سے زنا کرے اگر تم یہ سوال کرتے تو جواب حد ہی ہوتا اور جب تم نے اس پر نکاح کا لفظ بولا ہے اور اس کو نکاح قرار دیتے ہو تو خواہ وہ ثابت نہ ہو مگر نکاح کرنے والے پر حد نہیں ہونی چاہئے خواہ نکاح نافذ ہو یا فاسد۔ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے عدت میں نکاح کرنے والے کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا جو آئندہ سطور میں مذکور ہے۔ عدت میں نکاح ثابت نہیں ہوتا۔ وہ فیصلہ فریق اوّل کے مذہب کے خلاف ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسند احمد ۲۹۵/٤۔

۴۷۸۷: حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ طُلَيْحَةَ نَكَحَتْ فِيْ عِدَّتِهَا فَأُتِيَ بِهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَضَرَبَهَا ضَرَبَاتٍ بِالْمِخْفَقَةِ وَضَرَبَ زَوْجَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ فِيْ عِدَّتِهَا فُرِّقَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا الَّذِيْ نَكَحَتْ ثُمَّ اعْتَدَّتْ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ اعْتَدَّتْ مِنَ الْآخَرِ وَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا الْآخَرُ ثُمَّ لَمْ يَنْكِحْهَا أَبَدًا ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا اِعْتَدَّتْ مِنَ الْأَوَّلِ وَكَانَ الْآخَرُ خَاطِبًا مِنَ الْخُطَّابِ.

۴۷۸۷: سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار نے نقل کیا کہ طلیحہ نے ایک عورت کی عدت میں اس سے نکاح کیا اس عورت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے اس عورت کو درہ سے خفیف ضربات لگائیں اور اس کے خاوند کی بھی مرمت کی اور ان کے درمیان تفریق کر دی اور فرمایا جو عورت اپنی عدت میں نکاح کرے۔ اس کے اور اس کے خاوند میں تفریق کر دی جائے گی جس نے اس سے اب نکاح کیا ہے پھر وہ عورت اپنے پہلے خاوند کی

بقیہ عدت گزارے گی پھر دوسرے کی عدت گزارے گی اگر اس دوسرے نے اس سے جماع کیا ہے تو پھر وہ اس سے کبھی بھی نکاح نہ کرے اور اگر اس نے اس سے جماع نہیں کیا تو فقط پہلے خاوند کی عدت گزارے اور دوسرا خاوند اب صرف پیغام نکاح دینے والوں میں شمار ہوگا۔

تخریج : مالك فی النكاح ۲۷۔

۴۷۸۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۷۸۸: یونس نے ابن شہاب سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت ذکر کی۔

۴۷۸۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً فِیْ عِدَّتِهَا ، فَرُفِعَ إِلٰى عُمَرَ فَضَرَبَهَا دُوْنَ الْحَدِّ وَجَعَلَ لَهَا الصَّدَاقَ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا . قَالَ :وَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا جَعَلْتُهُمَا مَعَ الْخُطَّابِ . أَفَلَا تَرَى أَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ ضَرَبَ الْمَرْأَةَ وَالزَّوْجَ الْمُتَزَوِّجَ فِی الْعِدَّةِ بِالْمِخْفَقَةِ فَاسْتَحَالَ أَنْ يَضْرِبَهُمَا وَهُمَا جَاهِلَانِ بِتَحْرِيْمِ مَا فَعَلَا لِأَنَّهٗ كَانَ أَعْرَفَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَنْ يُعَاقِبَ مَنْ لَمْ تَقُمْ عَلَيْهِ الْحُجَّةُ .فَلَمَّا ضَرَبَهُمَا دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْحُجَّةَ قَدْ كَانَتْ قَامَتْ عَلَيْهِمَا بِالتَّحْرِيْمِ قَبْلَ أَنْ يَفْعَلَا ثُمَّ هُوَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يُقِمْ عَلَيْهِمَا الْحَدَّ وَقَدْ حَضَرَهٗ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَابَعُوْهُ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يُخَالِفُوْهُ فِيْهِ .فَهٰذَا دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ أَنَّ عَقْدَ النِّكَاحِ إِذَا كَانَ وَإِنْ كَانَ لَا يَثْبُتُ ، وَجَبَ لَهٗ حُكْمُ النِّكَاحِ فِیْ وُجُوْبِ الْمَهْرِ بِالدُّخُوْلِ الَّذِیْ يَكُوْنُ بَعْدَهٗ وَفِی الْعِدَّةِ مِنْهُ وَفِیْ ثُبُوْتِ النَّسَبِ وَمَا كَانَ يُوْجِبُ مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ فَيَسْتَحِيْلُ أَنْ يَجِبَ فِيْهِ حَدٌّ لِأَنَّ الَّذِیْ يُوْجِبُ الْحَدَّ هُوَ الزِّنَا ، وَالزِّنَا لَا يُوْجِبُ ثُبُوْتَ نَسَبٍ وَلَا مَهْرٍ وَلَا عِدَّةٍ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :إِنَّ هٰذَا الَّذِیْ ذَكَرْتُ مِنْ وَطْءِ ذَاتِ الْمَحْرَمِ مِنْهُ عَلَى النِّكَاحِ الَّذِیْ وَصَفْتَهٗ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ زِنًا فَهُوَ أَغْلَظُ مِنَ الزِّنَا فَأَحْرَى أَنْ يَجِبَ فِيْهِ مَا يَجِبُ فِی الزِّنَا .قِيْلَ لَهٗ :قَدْ أَخْرَجْتَهٗ بِقَوْلِكَ هٰذَا مِنْ أَنْ يَكُوْنَ زِنًا وَزَعَمْتَ أَنَّهٗ أَغْلَظُ مِنَ الزِّنَا وَلَيْسَ مَا كَانَ مِثْلَ الزِّنَا أَوْ مَا كَانَ أَعْظَمَ مِنَ الزِّنَا مِنَ الْأَشْيَاءِ الْمُحَرَّمَةِ يَجِبُ فِی انْتِهَاكِهَا مِنَ الْعُقُوْبَاتِ مَا يَجِبُ فِی الزِّنَا لِأَنَّ الْعُقُوْبَاتِ إِنَّمَا تُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ التَّوْقِيْفِ لَا مِنْ جِهَةِ الْقِيَاسِ .أَلَا تَرَى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ كَمَا حَرَّمَ الْخَمْرَ ، وَقَدْ جَعَلَ عَلٰى شَارِبِ الْخَمْرِ

حَدًّا لَمْ يُجْعَلْ مِثْلُهُ عَلَى أَكْلِ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ ، وَلَا عَلَى أَكْلِ لَحْمِ الْمَيْتَةِ وَإِنْ كَانَ تَحْرِيمُ مَا أَتَى بِهِ كَتَحْرِيمِ مَا أَتَى ذٰلِكَ . وَكَذٰلِكَ قَذْفُ الْمُحْصَنَةِ جَعَلَ اللّٰهُ فِيهِ جَلْدَ ثَمَانِينَ وَسُقُوطَ شَهَادَةِ الْقَاذِفِ وَإِلْزَامَ اسْمِ الْفِسْقِ . وَلَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ فِيمَنْ رَمَى رَجُلًا بِالْكُفْرِ ، وَالْكُفْرُ فِي نَفْسِهِ أَعْظَمُ وَأَغْلَظُ مِنَ الْقَذْفِ . فَكَانَتِ الْعُقُوبَاتُ قَدْ جُعِلَتْ فِي أَشْيَاءَ خَاصَّةٍ ، وَلَمْ يُجْعَلْ فِي أَمْثَالِهَا وَلَا فِي أَشْيَاءَ هِيَ أَعْظَمُ مِنْهَا وَأَغْلَظُ . فَكَذٰلِكَ مَا جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالَى مِنَ الْحَدِّ فِي الزِّنَا لَا يَجِبُ بِهِ أَنْ يَكُونَ وَاجِبًا فِيمَا هُوَ أَغْلَظُ مِنَ الزِّنَا . فَهٰذَا الَّذِي ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ هُوَ النَّظَرُ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَسُفْيَانَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالَى .

۴۷۸۹: قتادہ نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت سے اس کی عدت کے دوران نکاح کیا اس کا قضیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا گیا آپ نے اس عورت کو حد سے کم درے لگائے اور اس کا مہر ادا کرایا اور ان کے درمیان تفریق کر دی اور فرمایا۔ یہ دونوں ہرگز جمع نہیں ہو سکتے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر وہ دونوں توبہ کر کے درستی کر لیں تو میں ان دونوں کو پیغام نکاح دینے والوں میں سے شمار کروں گا۔ (یعنی ان کا نکاح درست ہوگا) کیا تم غور نہیں کرتے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو اور اس شخص کو جس نے دوران عدت نکاح کیا تھا۔ ہلکے درے لگائے اور یہ بات ناممکن ہے کہ آپ ان کو اس صورت میں درے لگائیں جبکہ وہ اس فعل کے حرام ہونے سے لاعلم ہوں۔ اس لئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرنے والے اور تقویٰ والے تھے وہ دلیل کے قیام کے بغیر کسی کو سزا دینے والے نہ تھے تو جب آپ نے ان کو سزا دی تو معلوم ہوا کہ اس سے پہلے ان دونوں کے متعلق حرمت کی دلیل قائم ہو چکی تھی تبھی آپ نے ان پر حد قائم فرمائی اور جب حد قائم کی تو اس وقت صحابہ کرام بھی موجود تھے انہوں نے بھی آپ کی مخالفت نہیں کی بلکہ اتباع کی۔ تو یہ اس بات کی صحیح دلیل ہے کہ جب عقد نکاح ہوا گرچہ وہ ثابت نہ ہو مگر اس کا حکم نکاح کا ہی ہوگا یعنی اس میں جماع سے مہر لازم ہو جائے گا اور اس کی عدت بھی گزارنی پڑے گی اور اگر حمل ٹھہر گیا تو اس سے نسب بھی ثابت ہو جائے گا۔ تو جس عمل سے یہ مذکورہ چیزیں ثابت ہو رہی ہوں اس میں حد کا واجب ہونا محال ہے کیونکہ حد تو زنا سے واجب ہوتی ہے اور اس سے نسب' مہر اور عدت میں سے کوئی چیز بھی ثابت نہیں ہوتی۔ محرم سے وطی والی بات جس کا آپ نے تذکرہ کیا اگرچہ یہ زنا نہ بھی شمار ہو لیکن یہ تو زنا سے بھی بدتر ہے تو کیا مناسب نہیں کہ جو زنا کی صورت میں سزا واجب ہوتی ہے وہی اس پر بھی واجب ہو۔ تو اس کے جواب میں کہے کہ آپ نے اپنے بقول اس کو زنا سے خارج کر دیا اب رہا یہ خیال کہ یہ زنا سے بدتر ہے تو اس کی سزا زنا جیسی تو ہونی چاہئے تو وہ حرام امور جن کی خلاف ورزی پر سزا دی جاتی ہے خواہ وہ عمل زنا کی طرح ہوں یا اس سے بڑے ہوں تو ان کی سزا وہ نہیں ہوتی جو سزا زنا کی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سزائیں تو

توقیفی ہیں وہ قیاس سے ثابت نہیں ہوتیں۔ ذرا غور کرو! کہ اللہ تعالیٰ نے مردار' خون' خنزیر کے گوشت کو اسی طرح حرام قرار دیا جس طرح شراب کو حرام قرار دیا مگر شراب نوشی کرنے والے پر وہ سزا مقرر فرمائی جو خنزیر کا گوشت اور مردار کھانے والے پر مقرر نہیں فرمائی۔ اگر اس کی حرمت بھی اس کی حرمت کی طرح ہے۔ اسی طرح پاک دامن عورت پر زنا کا الزام لگانے کی سزا اللہ تعالیٰ نے اسی درے مقرر فرمائی ہے اور اس کی گواہی کو غیر مقبول قرار دیا اور اس کا نام فاسق رکھا جبکہ کوئی آدمی کسی کو کافر کہے تو اس کی یہ سزا نہیں ہے۔ حالانکہ ذات کے لحاظ سے کفر قذف سے بڑا گناہ ہے اور زیادہ برا ہے۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ بعض معاملات میں خاص سزائیں مقرر کی گئیں جوان جیسے دوسرے معاملات میں نہیں رکھی گئیں اور نہ ہی ان سے بڑے اور زیادہ برے گناہوں میں رکھی گئیں پس اسی طرح اللہ تعالیٰ نے زنا کے سلسلہ میں جو حد مقرر فرمائی وہ زنا سے زیادہ برے عمل میں واجب نہ ہوگی۔ یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا قیاس کا یہی تقاضا ہے اور امام ابوحنیفہؒ اور سفیان ثوری رحمہم اللہ کا مسلک یہی ہے۔

ذرا توجہ فرمائیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو اور اس شخص کو جس نے دوران عدت نکاح کیا تھا۔ ہلکے درے لگائے اور یہ بات ناممکن ہے کہ آپ ان کو اس صورت میں درے لگائیں جبکہ وہ اس فعل کے حرام ہونے سے لاعلم ہوں۔ اس لئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ سے بہت ڈرنے والے اور تقویٰ والے تھے وہ دلیل کے قیام کے بغیر کسی کو سزا دینے والے نہ تھے تو جب آپ نے ان کو سزا دی تو معلوم ہوا کہ اس سے پہلے ان دونوں کے متعلق حرمت کی دلیل قائم ہو چکی تھی تبھی آپ نے ان پر حد قائم فرمائی اور جب حد قائم کی تو اس وقت صحابہ کرام بھی موجود تھے انہوں نے بھی آپ کی مخالفت نہیں کی بلکہ اتباع کی۔ تو یہ اس بات کی صحیح دلیل ہے کہ جب عقد نکاح ہوا اگرچہ وہ ثابت نہ ہو مگر اس کا حکم نکاح کا ہی ہوگا یعنی اس میں جماع سے مہر لازم ہو جائے گا اور اس کی عدت بھی گزارنی پڑے گی اور اگر حمل ٹھہر گیا تو اس سے نسب بھی ثابت ہو جائے گا۔ تو جس عمل سے یہ مذکورہ چیزیں ثابت ہو رہی ہوں اس میں حد کا واجب ہونا محال ہے کیونکہ حد تو زنا سے واجب ہوتی ہے اور اس سے نسب' مہر اور عدت میں سے کوئی چیز بھی ثابت نہیں ہوتی۔

آخری اعتراض: محرم سے وطی والی بات جس کا آپ نے تذکرہ کیا اگرچہ یہ زنا نہ بھی شمار ہو لیکن یہ تو زنا سے بھی بدتر ہے تو کیا مناسب نہیں کہ جو زنا کی صورت میں سزا واجب ہوتی ہے وہی اس پر بھی واجب ہو۔

جواب: ہم عرض کریں گے کہ آپ نے اپنے بقول اس کو زنا سے خارج کر دیا اب رہا یہ خیال کہ یہ زنا سے بدتر ہے تو اس کی سزا زنا جیسی تو ہونی چاہئے تو وہ حرام امور جن کی خلاف ورزی پر سزا دی جاتی ہے خواہ وہ عمل زنا کی طرح ہوں یا اس سے بڑے ہوں تو ان کی سزا وہ نہیں ہوتی جو سزا زنا کی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سزائیں تو توقیفی ہیں وہ قیاس سے ثابت نہیں ہوتیں۔

ذرا غور کرو! کہ اللہ تعالیٰ نے مردار' خون' خنزیر کے گوشت کو اسی طرح حرام قرار دیا جس طرح شراب کو حرام قرار دیا مگر شراب نوشی کرنے والے پر وہ سزا مقرر فرمائی جو خنزیر کا گوشت اور مردار کھانے والے پر مقرر نہیں فرمائی۔ اگرچہ اس کی حرمت بھی اس کی حرمت کی طرح ہے۔

اسی طرح پاکدامن عورت پر زنا کا الزام لگانے کی سزا اللہ تعالیٰ نے اسی درے مقرر فرمائی ہے اور اس کی گواہی کو غیر مقبول قرار دیا اور اس کا نام فاسق رکھا جبکہ کوئی آدمی کسی کو کافر کہے تو اس کی یہ سزا نہیں ہے۔ حالانکہ ذات کے لحاظ سے کفر قذف سے بڑا گناہ ہے اور زیادہ برا ہے۔

پس اس سے معلوم ہوا کہ بعض معاملات میں خاص سزائیں مقرر کی گئیں جو ان جیسے دوسرے معاملات میں نہیں رکھی گئیں اور نہ ہی ان سے بڑے اور زیادہ برے گناہوں میں رکھی گئیں پس اسی طرح اللہ تعالیٰ نے زنا کے سلسلہ میں جو حد مقرر فرمائی وہ زنا سے زیادہ برے عمل میں واجب نہ ہوگی۔

یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا قیاس کا یہی تقاضا ہے اور امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری رحمہم اللہ کا مسلک یہی ہے۔

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ

شراب کی حد

اس سلسلے میں علماء کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ شراب پینے والی کے حد چالیس کوڑے ہیں اس کو امام شافعی رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: شرابی کی حد اسی کوڑے ہیں اس قول کو حسن بصری، ائمہ احناف، مالک رحمہ اللہ ایک روایت میں امام احمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل: شراب کی حد چالیس کوڑے ہیں جیسا کہ یہ روایات ظاہر کرتی ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے لگوائے اسی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے۔

۴۷۹۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنِ الدَّانَاجِ عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِيِّ ، أَبِيْ سَاسَانَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : جَلَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ أَرْبَعِيْنَ ، وَأَبُوْبَكْرٍ أَرْبَعِيْنَ وَكَمَّلَهَا عُمَرُ ثَمَانِيْنَ ، وَكُلٌّ سُنَّةٌ .

۴۷۹۰: حصین بن منذر رقاشی ابو ساسان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی پر چالیس کوڑے لگائے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے اور عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اسی مار کر مکمل کر دیا اور یہ سب سنت ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الحدود باب۲، ٤، ٥، مسلم فی الحدود ٣٥/٣٦، ٣٨، ابو داؤد فی الحدود باب٣٦، ٣٦، ابن ماجه فی الحدود باب١٦، دارمی فی الحدود باب٩، مسند احمد ٨٢/١، ١٤٠، ١٤٤۔

۴۷۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ

الْاَنْصَارِیُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الدَّانَاجِ ، قَالَ :ثَنَا حُضَیْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِیُّ قَالَ :شَهِدْت عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَقَدْ اُتِیَ بِالْوَلِیْدِ بْنِ عُقْبَةَ وَقَدْ صَلّٰی بِاَهْلِ الْكُوْفَةِ الصُّبْحَ اَرْبَعًا وَقَالَ اَزِیْدُكُمْ قَالَ :فَشَهِدَ عَلَیْهِ حُمْرَانُ وَرَجُلٌ آخَرُ .قَالَ :فَشَهِدَ اَحَدُهُمَا اَنَّهٗ رَآهُ یَشْرَبُهَا وَشَهِدَ الْآخَرُ اَنَّهٗ رَآهُ یَقِیْئُهَا .قَالَ :فَقَالَ عُثْمَانُ اِنَّهٗ لَمْ یَقِئْهَا حَتّٰی شَرِبَهَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِیٍّ : اَقِمْ عَلَیْهِ الْحَدَّ فَقَالَ عَلِیٌّ لِابْنِهِ الْحَسَنِ :اَقِمْ عَلَیْهِ الْحَدَّ .قَالَ :فَقَالَ الْحَسَنُ :وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلّٰی قَارَّهَا .قَالَ :فَقَالَ عَلِیٌّ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَقِمْ عَلَیْهِ الْحَدَّ فَاَخَذَ السَّوْطَ فَجَعَلَ یَجْلِدُهٗ وَعَلِیٌّ یَعُدُّ حَتّٰی بَلَغَ اَرْبَعِیْنَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ :اَمْسِكْ .ثُمَّ قَالَ : اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ اَرْبَعِیْنَ وَجَلَدَ اَبُوْبَكْرٍ اَرْبَعِیْنَ وَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِیْنَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهٰذَا اَحَبُّ اِلَیَّ . قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الْحَدَّ الَّذِیْ یَجِبُ عَلٰی شَارِبِ الْخَمْرِ هٰذَا اَرْبَعُوْنَ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ وَادَّعَوْا فَسَادَ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَاَنْكَرُوْا اَنْ یَكُوْنَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِیَ عَنْهُ مَا یُخَالِفُ ذٰلِكَ وَیَدْفَعُهٗ .وَهُوَ .

۴۷۹۱: حصین بن منذر رقاشی نے بیان کیا کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا کہ ولید بن عقبہ کو لایا گیا اس نے اہل کوفہ کو صبح کی نماز چار رکعت پڑھائی اور کہا کیا اور اضافہ کروں۔ راوی کہتے ہیں ان کے خلاف حمران اور ایک اور آدمی نے گواہی دی۔ ایک نے گواہی دی کہ اس نے ان کو شراب پیتے دیکھا اور دوسرے نے گواہی دی کہ میں نے اس کو شراب کی قے کرتے دیکھا۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اس نے شراب کی قے تبھی کی جبکہ اس نے پی ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا اس پر حد قائم کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کو کہا اس پر حد قائم کرو۔ پس حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ اس کی مشقت کا ذمہ دار اسی کو بناؤ جو اس کی راحت کا ذمہ دار ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء کا قول یہ ہے کہ شراب پینے والے کی حد چالیس کوڑے ہے اور انہوں نے مذکورہ بالا آثار کو اپنا مستدل بنایا ہے۔ دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ شراب نوشی کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی جیسا کہ آئندہ روایات سے ثابت ہوگا اور ہمارا دعویٰ ہے کہ اس روایت میں سقم ہے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایات وارد ہیں جن کو ہم نقل کر رہے ہیں۔ راوی کہتا ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن جعفر کو کہا اس پر حد کو قائم کرو۔ چنانچہ انہوں نے کوڑا پکڑا اور اس کو کوڑے لگانے لگے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ شمار کرتے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ جب چالیس تک پہنچ گئے تو فرمایا بس کر دو۔ پھر فرمایا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے لگائے اور ابو بکر نے چالیس لگائے اور عمر رضی اللہ عنہ نے اسی لگائے اور یہ دونوں سنت ہیں یہ مجھے زیادہ پسند ہے یعنی چالیس۔

تخریج : مسلم فی الحدود۳۸' ابو داؤد فی الحدود باب۳۵' دارمی فی المقدمہ باب ۲۰۔

اللغات: ول حارها من تولی قارها۔ مشقت کا ذمہ دار اسی کو بناؤ جو راحت کا ذمہ ہے۔ حار۔ گرم سے مراد مشقت۔ قار۔ ٹھنڈک والا مراد آرام۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: بعض علماء کا قول یہ ہے کہ شراب پینے والے کی حد چالیس کوڑے ہے اور انہوں نے مذکورہ بالا آثار کو اپنا مستدل بنایا ہے

فریق ثانی کا موقف: شراب نوشی کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی جیسا کہ آئندہ روایات سے ثابت ہوگا۔

فریق اوّل کے موقف کا جواب: اس روایت میں سقم ہے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایات وارد ہیں جن کو ہم نقل کر رہے ہیں۔

۴۷۹۲: مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدْنَاهُ فَمَاتَ وَدَيْنَاهُ لِأَنَّهُ شَيْءٌ صَنَعْنَاهُ .

۴۷۹۲: عمیر بن سعید نخعی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جو شراب پیئے گا ہم اس کو کوڑے لگائیں گے پھر وہ مر گیا تو ہم اس کی دیت ادا کریں گے کیونکہ یہ کام ہم نے کیا ہے۔

۴۷۹۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ :أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَلِيْ قَالَ :مَا حَدَدْتُ أَحَدًا حَدًّا فَمَاتَ فِيْهِ فَوَجَدْتُ فِيْ نَفْسِي شَيْئًا إِلَّا الْخَمْرَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُسِنَّ فِيْهَا شَيْئًا . فَهٰذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ سَنَّ فِيْ شُرْبِ الْخَمْرِ حَدًّا .ثُمَّ الرِّوَايَةُ عَنْ عَلِيْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ شَارِبِ الْخَمْرِ ، فَعَلَىٰ خِلَافِ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ أَيْضًا مِنْ اخْتِيَارِهِ الْأَرْبَعِيْنَ عَلَى الثَّمَانِيْنَ .

۴۷۹۳: عمیر بن سعید نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے کسی شخص کو کوئی حد نہیں لگائی جس سے وہ مر گیا ہو تو اس کی وجہ سے میں دل میں کچھ غم محسوس کروں سوائے حد شراب کے کیوں کہ اس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی طریق مقرر نہیں فرمایا۔ ذرا غور فرمائیں یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خبر دے رہے ہیں کہ شراب نوشی میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی حد مقرر نہیں فرمائی۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت پہلی روایت جو شروع باب میں گزری اس کے خلاف ہے اس میں اسی کوڑوں کا مارنا ثابت ہو رہا ہے جبکہ شروع باب والی روایت اسی پر چالیس کوڑوں پر ترجیح دینا مذکور ہے۔

تخریج : بخاری فی الحدود باب ٤، مسلم فی الحدود ٣٩، مسند احمد ١/١٢٥، ١٣٠۔

۴۷۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :أُتِيَ عَلِيٌّ بِالنَّجَاشِيِّ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِيْ رَمَضَانَ فَضَرَبَهُ ثَمَانِيْنَ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ إِلَى السِّجْنِ ثُمَّ أَخْرَجَهُ مِنَ الْغَدِ فَضَرَبَهُ عِشْرِيْنَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا جَلَدْتُكَ هٰذِهِ الْعِشْرِيْنَ ، لِإِفْطَارِكَ فِيْ رَمَضَانَ ، وَجُرْأَتِكَ عَلَى اللّٰهِ .

۴۷۹۴: عطاء بن ابی مروان نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نجاشی آدمی لایا گیا جس نے رمضان المبارک کے مہینہ میں شراب پی تھی۔ آپ نے اس کو اسی کوڑے لگائے پھر اس کو قید خانے میں ڈالنے کا حکم فرمایا دوسرے دن اس کو نکالا تو بیس کوڑے اور لگائے پھر فرمایا میں نے تمہیں بیس کوڑے اس لئے لگائے کہ تم نے رمضان المبارک میں روزہ توڑا اور اللہ تعالیٰ پر جرأت کی ہے۔

۴۷۹۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا شَرِبَ الْخَمْرَ فِيْ رَمَضَانَ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

۴۷۹۵: ابو مصعب نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے شراب پی اس کے بعد انہوں نے پہلی روایت جیسی روایت نقل کی۔

۴۷۹۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كَلْبٍ اسْمُ قَبِيْلَةٍ مِنَ الْعَرَبِ يُقَالُ لَهُ وَبْرَةُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ كَانَ يَجْلِدُ فِي الشَّرَابِ أَرْبَعِيْنَ وَكَانَ عُمَرُ يَجْلِدُ فِيْهَا أَرْبَعِيْنَ .قَالَ :فَبَعَثَنِيْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ خَالِدًا بَعَثَنِيْ إِلَيْكَ .قَالَ :فِيْمَ ؟ قُلْتُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ تَحَاقَرُوا الْعُقُوْبَةَ وَانْهَمَكُوْا فِي الْخَمْرِ فَمَا تَرَى فِيْ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ عُمَرُ لِمَنْ حَوْلَهُ : مَا تَرَوْنَ ؟ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ :نَرَى يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً فَقَبِلَ ذٰلِكَ عُمَرُ .فَكَانَ خَالِدٌ أَوَّلَ مَنْ جَلَدَ ثَمَانِيْنَ ثُمَّ جَلَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَاسًا بَعْدَهُ.

۴۷۹۶: حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے بیان کیا کہ ایک کلبی آدمی نے جس کو وبرہ کہا جاتا تھا۔ اس نے بتلایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ شراب نوشی کرنے والے کو چالیس کوڑے مارتے اور عمر رضی اللہ عنہ بھی اس پر چالیس کوڑے مارتے۔ راوی کہتے ہیں مجھے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا چنانچہ میں ان کی خدمت میں آیا اور میں نے کہا اے

امیر المؤمنین! مجھے خالد رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے انہوں نے پوچھا کس لئے بھیجا ہے؟ میں نے کہا انہوں نے پوچھا ہے کہ لوگ سزا سے ڈرتے ہیں اور شراب نوشی میں منہمک ہو گئے ہیں۔ آپ اس سلسلے میں کیا فرماتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اردگرد والوں سے دریافت کیا تمہاری کیا رائے ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا امیر المؤمنین! اسی کوڑے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو قبول فرمایا۔ تو سب سے پہلے خالد بن ولیدؓ نے اسی کوڑے لگائے۔ پھر اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو کوڑے لگائے۔

۴۷۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ :ثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ اللَّيْثِيُّ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَأَتَيْتُ عُمَرَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ عَلِيًّا ، وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ أَوْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَهُمْ مُتَّكِئُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ مِثْلَ مَا فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ .غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيْ كَلَامِ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِذَا سَكِرَ هَذَى وَإِذَا هَذَى افْتَرَى وَعَلَى الْمُفْتَرِي ثَمَانُوْنَ وَتَابَعَهُ أَصْحَابُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ .أَفَلَا تَرَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ ، ضَرَبَ أَمْثَالَ الْحُدُوْدِ كَيْفَ هِيَ ثُمَّ اسْتَخْرَجَ مِنْهَا حَدًّا بِرَأْيِهِ، فَجَعَلَهُ كَحَدِّ الْمُفْتَرِي .وَلَوْ كَانَ عِنْدَهُ فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَغْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ وَلَوْ كَانَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ إِذًا لَأَنْكَرُوْا عَلَيْهِ أَخْذَ ذٰلِكَ مِنْ جِهَةِ الْإِسْتِنْبَاطِ وَضَرْبِ الْأَمْثَالِ .فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا مِنْهُ وَمِنْهُمْ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يُقْبَلَ بَعْدَ هَذَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، مَا يُخَالِفُ هَذَا ؟

۴۷۹۷: روح بن عبادہ نے اسامہ بن زید لیثی سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ البتہ یہ فرق ہے فاتیت عمر فوجدت عندہ علیا۔ اس روایت میں غور کرو کہ جب حضرت عمرؓ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے حدود کی مثال بیان کر کے پھر اس سے اپنی رائے اور اجتہاد سے اس کی سزا نکالی اور اس کی حد مفتری جیسی قرار دی۔ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی مقررہ چیز ہوتی جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہوتی تو وہ ان کو اس اجتہاد سے مستغنی کرنے والی تھی اور اسی طرح اگر عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے پاس اور چیز ہوتی تو پھر علی رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف قبول نہ کرتے (پس ثابت ہوا کہ اس میں کوئی مقرر حد نہ تھی تبھی انہوں نے قبول کر لی) کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو وہاں میں نے علی رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ یا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو پایا وہ مسجد میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے پھر اسی طرح روایت نقل کی جو یونس کی روایت میں ہے۔ البتہ اس میں علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے کلام میں یہ اضافہ ہے: اذا سکر ھذی و اذا ھذی افترٰی و علی المفتری ثمانون کہ جب نشہ میں ہوتا

ہے تو ہذیان بکتا ہے اور افتراء پردازی کرتا ہے اور مفتری پر اسی کوڑے ہیں۔ان کے ساتھیوں نے ان کی اتباع کی پھر حدیث کو اسی طرح ذکر کیا۔

تخریج : موطا مالك فی الاشربه۲۔

۴۷۹۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :شَرِبَ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ الْخَمْرَ وَعَلَيْهِمْ يَوْمَئِذٍ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ وَقَالُوْا هِيَ حَلَالٌ وَتَأَوَّلُوْا لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا الْآيَةَ .فَكَتَبَ فِيْهِمْ إِلَى عُمَرَ .فَكَتَبَ عُمَرُ أَنِ ابْعَثْ بِهِمْ إِلَيَّ قَبْلَ أَنْ يُفْسِدُوْا مَنْ قِبَلَكَ . فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلَى عُمَرَ اسْتَشَارَ فِيْهِمُ النَّاسَ فَقَالُوْا :يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ نَرَى أَنَّهُمْ قَدْ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وَشَرَعُوْا فِيْ دِيْنِهِمْ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ فَاضْرِبْ أَعْنَاقَهُمْ وَعَلِيٌّ سَاكِتٌ .فَقَالَ مَا تَقُوْلُ يَا أَبَا الْحَسَنِ ؟ قَالَ أَرَى أَنْ تَسْتَتِيْبَهُمْ ، فَإِنْ تَابُوْا ضَرَبْتَهُمْ ثَمَانِيْنَ لِشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ ، وَإِنْ لَمْ يَتُوْبُوْا ضَرَبْتَ أَعْنَاقَهُمْ فَإِنَّهُمْ قَدْ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ، وَشَرَعُوْا فِيْ دِيْنِهِمْ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ فَاسْتَتَابَهُمْ فَتَابُوْا ، فَضَرَبَهُمْ ثَمَانِيْنَ ثَمَانِيْنَ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا سَأَلَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ حَدِّهِمْ ، أَجَابَهُ أَنَّهُ ثَمَانُوْنَ وَلَمْ يَقُلْ إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ أَرْبَعِيْنَ وَإِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ ثَمَانِيْنَ . فَهٰذَا يَنْفِيْ مَا فِيْ حَدِيْثِ الدَّانَاجِ ، مِمَّا ذُكِرَ فِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَرْبَعِيْنَ وَمِنِ اخْتِيَارِهِ هُوَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ أَنَّ السَّوْطَ الَّذِيْ ضَرَبَ بِهِ الْوَلِيْدُ كَانَ لَهُ طَرَفَانِ ، فَكَانَتِ الضَّرْبَةُ ضَرْبَتَيْنِ .

۴۷۹۸: ابوعبدالرحمٰن سلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل شام کی ایک جماعت نے شراب پی اس وقت ان کے حاکم حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ تھے اور ان لوگوں نے کہا یہ حلال ہے اور اس آیت کی تاویل کی: لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا (المائدہ:۹۳) پس انہوں نے ان کے معاملے کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لکھ بھیجا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ ان کو میرے پاس بھیج دو۔اس سے پہلے کہ تمہارے جانب والے لوگوں کو بگاڑیں۔پس جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے تو آپ نے ان کے متعلق صحابہ کرام سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین! ہمارے خیال میں انہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا ہے اور اپنے دین میں اس بات کو جائز قرار دیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔پس ان کی گردنیں اڑا دیں۔اس موقعہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش تھے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے ابوالحسن تم کیا کہتے

ہو؟ انہوں نے کہا میرا خیال یہ ہے کہ ان کو توبہ کرنے کیلئے کہا جائے پھر اگر یہ توبہ کرلیں تو ان پر شراب کی حد اسی کوڑے مارو اور اگر یہ توبہ نہ کریں تو ان کی گردنیں اڑا دیں کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا ہے اور اپنے دین میں اس چیز کو جائز قرار دیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی پس ان کو توبہ کرنے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے توبہ کرلی پھر ان کو اسی اسی کوڑے مارے گئے۔ اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کی حد کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسی کوڑے بتلائے اور انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اگر آپ پسند کریں تو چالیس لگائیں اور اگر پسند کریں تو اسی لگائیں۔ تو یہ بات ابن داناج والی روایت میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے لگائے یہ اس کی نفی کر رہی ہے اور یہ بھی ثابت کر رہی ہے کہ یہ بات آپ نے اس کے بعد اختیار کی ہے نیز یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے ولید کو جس کوڑے سے حد لگائی وہ دو شاخوں والا تھا تو ایک ضرب دو کا کام دیتی تھیں۔

حاصل روایات: اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کی حد کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسی کوڑے بتلائے اور انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اگر آپ پسند کریں تو چالیس لگائیں اور اگر پسند کریں تو اسی لگائیں۔

فریق اوّل کے استدلال کا جواب: تو یہ بات ابن داناج والی روایت میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی موجود ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے لگائے یہ اس کی نفی کر رہی ہے اور یہ بھی ثابت کر رہی ہے کہ یہ بات آپ نے اس کے بعد اختیار کی ہے نیز یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے ولید کو جس کوڑے سے حد لگائی وہ دو شاخوں والا تھا تو ایک ضرب دو کا کام دیتی تھیں۔ ملاحظہ ہو۔

۴۷۹۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ عَلِيًّا جَلَدَ الْوَلِيْدَ أَرْبَعِيْنَ ، بِسَوْطٍ لَهُ طَرَفَانِ .

۴۷۹۹: عمرو بن دینار نے محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید کو چالیس کوڑے ایسے کوڑے سے لگائے جس کی دو شاخیں تھیں۔

۴۸۰۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَلِيًّا جَلَدَ الْوَلِيْدَ بْنَ عُقْبَةَ بِسَوْطٍ لَهُ ذَنَبَانِ ، أَرْبَعِيْنَ جَلْدَةً فِي الْخَمْرِ قَالَ :وَذٰلِكَ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ضَرَبَهُ ثَمَانِيْنَ لِأَنَّ كُلَّ سَوْطٍ مِنْ تِلْكَ الْأَسْوَاطِ سَوْطَانِ .فَاسْتَحَالَ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : إِنَّ الْأَرْبَعِيْنَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الثَّمَانِيْنَ ثُمَّ يَجْلِدُ هُوَ ثَمَانِيْنَ .فَهٰذَا دَلِيْلٌ أَيْضًا عَلَى فَسَادِ حَدِيْثِ الدَّانَاجِ .وَقَدْ رَوَى آخَرُوْنَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، خِلَافَ ذٰلِكَ كُلِّهِ .

۴۸۰۰: عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید بن عقبہ کو ایسے کوڑے سے حد لگائی جس کی دو دمیں تھیں یہ شراب کے سلسلہ میں چالیس کوڑے لگائے اور یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ تھا۔ اس روایت سے ثابت ہو گیا کہ آپ نے اس کو اسی کوڑے لگائے کیونکہ دو دموں والا کوڑا ایک دو کے قائم مقام ہے تو اس کی چالیس ضربات اسی بن جائیں گی۔ پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ داناج والی روایت کے یہ الفاظ کہ مجھے اسی کی بنسبت چالیس زیادہ محبوب ہیں یہ لفظ حضرت علی رضی اللہ عنہ نہیں کہہ سکتے۔ پس اس روایت کے سقم ہم نے ظاہر کر دیئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دیگر حضرات نے بھی روایت داناج کے خلاف روایت کی ہے۔

حاصل روایات: اس روایت سے ثابت ہو گیا کہ آپ نے اس کو اسی کوڑے لگائے کیونکہ دو دموں والا کوڑا ایک دو کے قائم مقام ہے تو اس کی چالیس ضربات اسی بن جائیں گی۔ پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ داناج والی روایت کے یہ الفاظ کہ مجھے اسی کی بنسبت چالیس زیادہ محبوب ہیں یہ لفظ حضرت علی رضی اللہ عنہ نہیں کہہ سکتے۔ پس اس روایت کی کمزوری ہم نے ظاہر کر دی۔

مزید استشہادات:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دیگر حضرات نے بھی روایت داناج کے خلاف روایت کی ہے۔

۴۸۰۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ .ح .

۴۸۰۱: فہد نے حسین بن عبداللہ سے روایت کی ہے

۴۸۰۲: وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوٗدَ وَعُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالُوْا : حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِیْ هِلَالٍ عَنْ نَبِيْهِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ جَلَدَ رَجُلًا فِي الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ غَيْرَ أَنَّ صَالِحًا قَالَ فِیْ حَدِيْثِهِ :جَلَدَ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ حَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ . وَهٰذَا -عِنْدَنَا -أَيْضًا فَاسِدٌ لَا يَثْبُتُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِمَا قَدْ رَوَاهُ عَنْهُ سَعِيْدٌ مِنْ قَوْلِهٖ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَلَمْ يُسِنَّ فِي الْخَمْرِ حَدًّا ، وَأَنَّهُمْ جَعَلُوْهُ بَعْدَهٗ ثَمَانِيْنَ ، بِالتَّمْثِيْلِ الَّذِیْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ .وَلَا يَجُوْزُ -عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ -أَنْ يَكُوْنَ يَحْتَاجُ فِي اسْتِخْرَاجِ حَدِّ الْخَمْرِ مِنْ ذٰلِكَ ، وَعِنْدَهٗ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .وَقَدْ جَاءَ تِ الْآثَارُ مُتَوَاتِرَةً أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْصِدُ فِیْ حَدِّ الشَّارِبِ إِلٰى عَدَدٍ مِنَ الضَّرْبِ مَعْلُوْمٍ حَتّٰى لَقَدْ بَيَّنَ فِیْ بَعْضِ مَا رُوِیَ عَنْهُ نَفْیَ ذٰلِكَ مِثْلُ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَلَمْ

يُسَنَّ فِيهِ حَدًّا . فَمَا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ

۴۸۰۲: محمد بن علی نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک شخص کو شراب کی وجہ سے اسی کوڑے مارے۔ صالح کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انہوں نے بنی حارث بن خزرج کے ایک آدمی کو کوڑے مارے۔ ہمارے نزدیک یہ روایت بھی درست نہیں کیونکہ یہ حضرت علی ؓ سے ثابت نہیں۔ عدم ثبوت کی وجہ یہ ہے کہ حضرت علی ؓ سے سعید نے ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور آپ نے شراب کی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی اور صحابہ کرام نے اس کو مشابہت کی وجہ سے اسی کوڑے قرار دیا جیسا پہلے ذکر کر آئے دوسری بات یہ ہے کہ حضرت علی ؓ کو چنداں ضرورت نہ تھی اگر جناب نبی اکرم ﷺ سے شراب کی مقررہ حد ہوتی جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے۔ ایک بات یہ بھی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے شراب پینے کی حد کے سلسلے میں کسی معلوم و مقرر تعداد کا ارادہ نہیں فرمایا۔ بلکہ بعض روایات تو اس کی نفی کرتی ہیں جیسا کہ ہم نے حضرت علی ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے انتقال فرمایا اور اس کی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی۔ من جملہ ان روایات میں سے یہ بھی ہے۔

روایات عبدالرحمٰن بن ازہر ؓ:

۴۸۰۳: مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ :كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ وَهُوَ فِي الرِّحَالِ ، يَلْتَمِسُ رَحْلَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ يَوْمَ حُنَيْنٍ .فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ ، أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوهُ .فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا ، وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْمِيتَخَةِ ، يُرِيدُ الْجَرِيدَةَ الرَّطْبَةَ .ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرَابًا مِنَ الْأَرْضِ ، فَرَمَى بِهِ فِي وَجْهِهِ .

۴۸۰۳: حضرت عبدالرحمٰن بن ازہرؓ سے روایت کی ہے کہ گویا وہ منظر اب بھی میری نگاہوں کے سامنے ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ حنین کے دن کجاوے میں تشریف فرما تھے اور خالد بن ولیدؓ کا کجاوہ تلاش کر رہے تھے آپ اسی حال میں تھے کہ آپ کے پاس ایک شرابی لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو مارو۔ پھر تو کچھ لوگ جوتوں سے مار رہے تھے اور کچھ لاٹھیوں سے۔ کچھ کھجور کی تر شاخوں سے۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے زمین سے مٹی اٹھا کر اس کے چہرے پر پھینکی۔

تخریج : بخاری فی الحدود باب ٤' ابو داؤد فی الحدود باب ٣٥' ٣٦۔

اللغات: یلتمس۔ تلاش کرنا۔ المتیخه۔ تر شاخ۔

۴۸۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ :ثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَزْهَرَ الزُّهْرِيُّ ، قَالَ :رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ يَتَخَلَّلُ النَّاسَ أَيْ يَدْخُلُ بَيْنَهُمْ يَسْأَلُ عَنْ مَنْزِلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ .فَأُتِيَ بِسَكْرَانَ فَأَمَرَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضَرَبُوْهُ بِمَا كَانَ فِيْ أَيْدِيْهِمْ ، ثُمَّ حَثَا عَلَيْهِ التُّرَابَ أَيْ رَمَى بِيَدِهِ عَلَيْهِ التُّرَابَ ثُمَّ أُتِيَ أَبُوْبَكْرٍ بِسَكْرَانَ فَتَوَخَّى الَّذِيْ كَانَ مِنْ ضَرْبِهِمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَهُ أَرْبَعِيْنَ . أَفَلَا تَرَى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، إِنَّمَا كَانَ ضَرَبَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِيْنَ عَلَى التَّحَرِّي مِنْهُ، لِضَرْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ وَقَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى شَيْءٍ بَيِّنَةٌ .

۴۸۰۴: ابن شہاب نے عبدالرحمٰن بن از ہر زہری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حنین کے دن دیکھا کہ لوگوں کے درمیان داخل ہو کر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے خیمہ کو پوچھ رہے تھے۔ اسی حالت میں آپ کے پاس ایک نشہ والا آدمی لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قریب صحابہ کرام کو فرمایا (کہ اس کو مارو) تو انہوں نے جو کچھ ان کے ہاتھ میں تھا اس سے مارنا شروع کیا۔ پھر آپ نے اس پر مٹی پھینکی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نشہ والا لایا گیا تو آپ نے اس کو بلایا جوان لوگوں میں سے تھا جس نے آپ کے سامنے شراب نوشوں کو مارا تھا۔ پس اس نے اس کو چالیس کوڑے مارے۔ اس روایت کو ملاحظہ نہیں کرتے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے مارنے پر غور کیا اور چالیس کوڑے مروائے۔ کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس سلسلہ میں کسی معین مقدار سے آگاہ نہیں فرمایا تھا۔ جیسا یہ روایات بھی دلالت کرتی ہیں۔

۴۸۰۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ بْنُ التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ :لَا أَشْرَبُ نَبِيْذًا بِجَرٍّ بَعْدَ إِذْ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَشْوَانَ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَرِبْتُ خَمْرًا إِنَّمَا شَرِبْتُ نَبِيْذَ تَمْرٍ وَزَبِيْبٍ فِيْ دُبَّاءٍ .فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُهِرَ بِالْأَيْدِيْ وَخُفِقَ بِالنِّعَالِ .

۴۸۰۵: ابوالوداک نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نشہ والا لایا گیا اس وقت سے میں گھڑے میں بنایا گیا نبیذ نہیں پیتا۔ اس آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے شراب نہیں پی۔ میں نے کدو کے برتن میں کھجور اور کشمش کا بنا ہوا نبیذ پیا ہے۔ تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کو مکوں اور جوتوں سے پیٹا گیا۔

تخریج : مسند احمد ۵۱/۲، ۳۴/۳۔

۴۸۰۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أُتِيَ بِشَارِبٍ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِيَدِهٖ، وَبِثَوْبِهٖ وَبِنَعْلِهٖ .

۴۸۰۶: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نشہ والا لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اس کو مارو۔ تو کسی نے ہاتھ اور کسی نے کپڑے اور کسی نے جوتے سے مارا۔

تخریج : روایت ۴۸۰۳ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۸۰۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِي سَلْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۴۸۰۷: ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۸۰۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ :ثَنَا أَبُوْ سَلْمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَالزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ : أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَارِبٍ يَوْمَ حُنَيْنٍ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ قُوْمُوْا إِلَيْهِ فَقَامَ النَّاسُ ، فَضَرَبُوْهُ بِنِعَالِهِمْ .

۴۸۰۸: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور محمد بن ابراہیم اور زہری نے عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شراب نوش کو حنین کے روز لایا گیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو فرمایا اس کی طرف اٹھو پس لوگ کھڑے ہو کر جوتوں سے اس کو مارنے لگے۔

تخریج : ابو داؤد فی الحدود باب ۳۶۔

۴۸۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ الْأَسَدِ قَالَ :ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : أُتِيَ بِالنُّعْمَانِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَكْرَانُ .قَالَ :فَشَقَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةً شَدِيْدَةً قَالَ :فَأَمَرَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوْهُ ، قَالَ :فَضَرَبُوْهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيْدِ .قَالَ عُقْبَةُ :كُنْتُ فِيْمَنْ ضَرَبَهُ.

۴۸۰۹: عبداللہ بن ابی ملیکہ نے عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نعمان کو نشہ کی حالت میں لایا گیا تو آپ کو سخت گرانی ہوئی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ گھر میں موجود افراد اس کو ماریں تو انہوں نے

اس کو جوتوں اور کھجور کی شاخوں سے مارا۔ عقبہ کہتے ہیں کہ میں بھی مارنے والوں میں شامل تھا۔

تخریج : بخاری فی الحدود باب ٤، ٥' مسند احمد ٨/٤۔

۴۸۱۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ :ثَنَا وُهَيْبٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بِالنُّعْمَانِ أَوِ ابْنِ النُّعْمَانِ .

۴۸۱۰: سلیمان بن حرب نے وہیب سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔ البتہ انہوں نے نعمان کہا یا ابن النعمان کہا۔

۴۸۱۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ ، قَالَ :ثَنَا وُهَيْبٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوْقِفْهُمْ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ عَلَى ضَرْبٍ مَعْلُوْمٍ كَمَا وَقَفَهُمْ فِيْ حَدِّ الزِّنَا لِغَيْرِ الْمُحْصَنِ وَفِيْ حَدِّ الْقَذْفِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِنَعْلَيْنِ أَرْبَعِيْنَ أَرْبَعِيْنَ . فَجَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِكُلِّ نَعْلٍ سَوْطًا .قِيْلَ لَهُ :قَدْ صَدَقْتَ

۴۸۱۱: عفان نے وہیب سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔ تو ہم نے جو کچھ ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو شراب نوشی کی حد کے سلسلہ میں مقررہ تعداد میں مارنے سے آگاہ نہیں فرمایا جیسا کہ غیر شادی شدہ زانی کی حد اور قذف (الزام تراشی) کی حد کے متعلق مطلع فرمایا تھا۔ اگر کوئی کہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے شراب کے سلسلہ میں چالیس چالیس جوتے مارے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر جوتے کو ایک کوڑا اقرار دیا' تو اسے کہا جائے گا کہ تم نے یہ بات درست کہی۔ جیسا کہ یہ روایت دلالت کر رہی ہے۔

۴۸۱۲: قَدْ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرٍ هُوَ ابْنُ مَطَرٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيْقِ أَوْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ .وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا ، مَا يَدُلُّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَدَ بِذٰلِكَ الضَّرْبَ إِلَى ثَمَانِيْنَ .قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَصَدَ إِلَى ضَرْبٍ غَيْرِ مَعْلُوْمٍ فَضَرَبَ النَّاسُ فَكَانَ ضَرْبُهُمْ فِيْ جُمْلَتِهِ ثَمَانِيْنَ .فَتَوَخَّى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَا أَرَادَ أَنْ يُوْقِفَ النَّاسَ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى شَيْءٍ مَعْلُوْمٍ فَجَعَلَ مَكَانَ كُلِّ نَعْلٍ سَوْطًا .وَالدَّلِيْلُ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا

۴۸۱۲: ابوالصدیق یا ابونضرہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

حاصل روایات: اس روایت میں بھی یہ بات نہیں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مارنے سے اسی کوڑوں تک کا قصد فرمایا ہو۔ ہاں اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے غیر معلوم ضرب کا ارادہ کیا پھر لوگوں نے مارا۔ ان کی ضربات مجموعی طور پر اسی تک پہنچ گئی ہوں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے قصد فرمایا اور چاہا کہ لوگ اس سلسلے میں معلوم شئی سے واقف ہو جائیں تو انہوں نے ہر جوتے کے بدلے ایک کوڑا مقرر کر دیا۔

اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

۴۸۱۳: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا، قَالَ: ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ، وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُوْبَكْرٍ أَرْبَعِيْنَ. فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ دَعَا النَّاسَ فَقَالَ: مَا تَرَوْنَ فِي حَدِّ الْخَمْرِ؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: أَرَى أَنْ تَجْعَلَهُ كَأَخَفِّ الْحُدُوْدِ، وَتَجْعَلَ فِيْهِ ثَمَانِيْنَ. فَلَوْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّ مَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ تَوْقِيْفًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ عَلَى حَدِّ الْخَمْرِ أَنَّهُ ثَمَانُوْنَ إِذًا لَمَا احْتَاجَ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى شُوْرَى. وَلٰكِنَّهُ إِنَّمَا شَاوَرَ لِيَسْتَنْبِطُوْا وَقْتًا مَعْلُوْمًا فِيْ ذٰلِكَ لَا يُجَاوِزُهُ إِلَى مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ وَلَا يَنْقُصُهُ إِلَى أَقَلَّ مِنْهُ.

۴۸۱۳: قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والے کو کھجور کی چھڑی اور جوتے سے مارا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگوائے۔ جب عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے لوگوں کو بلایا اور سوال کیا کہ تم شرابی کی حد کتنی خیال کرتے ہو؟ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا میری رائے میں اس کو بھی ہم حدود کی طرح کر دیں اور اسی کوڑے اس میں مقرر کر دیں۔ اگر عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوتا جو کہ روایت ابوسعیدؓ میں ہم نے ذکر کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو شراب کی حد کے سلسلہ میں واقفیت کرائی ہے کہ وہ اسی کوڑے ہے تو عمر رضی اللہ عنہ کو شوریٰ سے مشورہ کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن آپ نے مشورہ کیا تا کہ لوگ اس سے ایک معلوم مقدار جان لیں اس سے زیادہ اور کم کی طرف تجاوز نہ کر سکیں۔

۴۸۱۴: وَقَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ. ح

۴۸۱۴: ان راویوں سے بھی یہ حدیث بیان کی گئی ہے۔

۴۸۱۵: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا هَمَّامٌ قَالَا جَمِيْعًا: عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ شَرِبَ الْخَمْرَ، فَأَمَرَ بِهٖ فَضُرِبَ بِجَرِيْدَتَيْنِ

نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِيْنَ ثُمَّ صَنَعَ أَبُوْبَكْرٍ مِثْلَ ذٰلِكَ .فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ ، اسْتَشَارَ النَّاسَ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ :يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَخَفُّ الْحُدُوْدِ ثَمَانُوْنَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ التَّوْقِيْفَ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ عَلٰى جَلْدٍ مَعْلُوْمٍ إِنَّمَا كَانَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَنَّ مَا وَقَفُوْا عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ ثَمَانِيْنَ وَلَمْ يُخَالِفْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَحَدٌ مِنْهُمْ .فَلَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَدَعَ ذٰلِكَ وَيَقُوْلَ بِخِلَافِهِ لِأَنَّ إِجْمَاعَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةٌ ، إِذَا كَانَ بَرِيْئًا مِنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ .وَهُوَ كَنَقْلِهِمُ الْحَدِيْثَ الْبَرِيْءَ مِنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ .فَكَمَا كَانَ نَقْلُهُمُ الَّذِيْ نَقَلُوْهُ جَمِيْعًا حُجَّةً ، لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ خِلَافُهُ فَكَذٰلِكَ رَأْيُهُمُ الَّذِيْ رَأَوْهُ جَمِيْعًا حُجَّةٌ لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ خِلَافُهُ .وَقَدْ .

۴۸۱۵: قتادہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اس کو کھجور کی دو شاخوں سے قریباً چالیس ضربات ماری گئیں پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین! سب سے کم درجہ کی حد اسی کوڑے ہیں چنانچہ آپ نے اسی طرح کر دیا۔ اس سارے کلام سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شراب کی حد میں ایک مقررہ مقدار حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شروع ہوئی اور جس پر وہ آکر رکے وہ اسی کوڑے تھے اور اس سلسلہ میں ان میں سے کسی ایک نے بھی اختلاف نہیں کیا۔ پس اب کسی کو مناسب نہیں کہ وہ اس کو چھوڑ کر اس کے خلاف کہے کیونکہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجماع حجت ہے اس لئے کہ وہ وہم اور لغزش سے بچے ہوئے تھے۔ وہ اسی طرح ہیں جیسے وہ وہم و لغزش سے بری روایت نقل کریں پس جس طرح ان میں سے ہر ایک کی نقل کردہ روایت حجت ہے۔ کسی کو اس کی مخالفت جائز نہیں تو اسی طرح ان تمام کا اجتہاد جو انہوں نے بالاتفاق کیا وہ حجت ہے کسی کو اس کی مخالفت جائز نہیں۔

۴۸۱۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ ، أَنَّ عُمَرَ صَلّٰى عَلٰى جِنَازَةٍ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخَذَ بِيَدِ ابْنٍ لَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنِّيْ وَجَدْتُ مِنْ هٰذَا رِيْحَ الشَّرَابِ وَإِنِّيْ سَائِلٌ عَنْهُ فَإِنْ كَانَ سَكِرَ جَلَدْنَاهُ. قَالَ السَّائِبُ :فَرَأَيْتُ عُمَرَ جَلَدَ ابْنَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْحَدَّ ثَمَانِيْنَ .

۴۸۱۶: سائب بن یزید سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی جب نماز سے لوٹے تو ایک بیٹے کا ہاتھ پکڑا اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا مجھے اس سے شراب کی بو آتی ہے اور میں اس کے متعلق تم سے پوچھتا ہوں۔ اگر اس نے نشہ کیا ہے تو ہم اس کو کوڑے لگائیں گے۔ حضرت سائب کہتے ہیں کہ پھر میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو

دیکھا کہ آپ نے اس کو اسی کوڑے حد لگائی۔

۴۸۱۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :ثَنَا السَّائِبُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.وَهٰذَا بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى مُتَابَعَتِهِمْ لَهُ.وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِي التَّوْقِيْفِ عَلٰى حَدِّ الْخَمْرِ أَنَّهُ ثَمَانُوْنَ حَدِيْثٌ إِنْ كَانَ ثَابِتًا .

۴۸۱۷: زہری نے سائب سے روایت کی پھر انہوں نے اسی طرح سے روایت نقل کی ہے۔ یہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ہوا ان میں سے کسی نے انکار نہیں کیا۔ پس یہ بات دلالت کرتی ہے کہ تمام نے آپ کی پیروی کی اور جناب نبی اکرم ﷺ سے بھی شراب کی حد میں اسی پر اکتفاء کی روایت ہے بشرطیکہ وہ روایت سنداً ثابت ہو جائے' وہ روایت یہ ہے:

۴۸۱۸: وَهُوَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيْلَ قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ الْأَفْرِيْقِيِّ عَنْ جَمِيْلِ بْنِ كُرَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ بَسْقَةَ خَمْرٍ ، فَاجْلِدُوْهُ ثَمَانِيْنَ .فَهٰذَا الَّذِي وَجَدْنَا فِيْهِ التَّوْقِيْفَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِّ الْخَمْرِ وَهُوَ ثَمَانُوْنَ .فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ ثَابِتًا فَقَدْ ثَبَتَ بِهِ الثَّمَانُوْنَ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ثَابِتًا ، فَقَدْ ثَبَتَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِي هٰذَا الْبَابِ مِنْ إِجْمَاعِهِمْ عَلَى الثَّمَانِيْنَ وَمِنِ اسْتِنْبَاطِهِمْ إِيَّاهَا مِنْ أَخَفِّ الْحُدُوْدِ ، فَذٰلِكَ مِنْ إِجْمَاعِهِمْ بَعْدَمَا كَانَ خِلَافُهُ كَإِجْمَاعِهِمْ عَلَى الْمَنْعِ مِنْ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ ، وَتَكْبِيْرَاتِ الْجَنَائِزِ ، وَقَدْ كَانَ خِلَافُهُ. فَكَمَا لَا يَنْبَغِي خِلَافُهُمْ فِي تَرْكِ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ ، فَكَذٰلِكَ لَا يَنْبَغِي خِلَافُهُمْ فِي تَوْقِيْتِهِمُ الثَّمَانِيْنَ فِي حَدِّ الْخَمْرِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ .

۴۸۱۸: عبداللہ بن یزید نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے شراب کا ایک گھونٹ پیا تم اس کو اسی کوڑے مارو۔ یہ وہ روایت ہے جس سے شراب کی حد کے اسی کوڑے ہونے پر اطلاع ملی ہے اگر یہ روایت ثابت ہو جائے تو اس سے اسی کوڑے خود جناب نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہو جائیں گے اور اگر یہ ثابت نہ ہو سکے تو پھر اصحاب رسول اللہ ﷺ سے اسی کوڑوں کی سزا ثابت ہے جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں کہ ان کا اتفاق ہے انہوں نے کم از کم حد کو سامنے رکھ کر اجتہاد کیا ہے تو یہ ان کا اجماع ہے جبکہ پہلے اس کے خلاف حکم

تھا جیسا کہ انہوں نے ام ولد لونڈیوں کی فروخت اور نماز جنازہ کی تکبیرات پر اجماع کیا ہے جبکہ پہلے اس کے خلاف تھا تو جس طرح ام ولد لونڈیوں کی خرید وفروخت ترک کرنے میں ان کی مخالفت جائز نہیں اسی طرح شراب کی حد کے سلسلے میں اسی کوڑے مقرر کرنے میں ان کی مخالفت جائز نہیں۔ یہی امام ابوحنیفہ‘ ابو یوسف‘ محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ: شراب کی حد جناب رسول اللہ ﷺ سے توقیفی نہیں بلکہ صحابہ کرام کے اجتہاد اور اجماع سے ثابت ہے اس کی خلاف ورزی جائز نہیں۔

بَابُ مَنْ سَكِرَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ مَا حَدُّهُ؟

چار مرتبہ نشہ کرنے والے کی سزا

خلاصۃ المرام:

نمبر ①: جو آدمی شراب پی کر چار مرتبہ نشے سے سرمست ہو جائے اس کی حد قتل ہے اس بات کو ظاہر یہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: جمہور علماء تابعین اور ائمہ فقہاء اربعہ کا قول یہ ہے کہ چوتھی مرتبہ شراب پینے والے کی حد بھی وہی ہے جو پہلی مرتبہ شراب پینے والے کی ہے۔

۴۸۱۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ ذَكْوَانَ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنْ شَرِبُوْا خَمْرًا ، فَاجْلِدُوْهُمْ ثُمَّ إِنْ شَرِبُوْا فَاجْلِدُوْهُمْ ، ثُمَّ إِنْ شَرِبُوْا عِنْدَ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُمْ .

۴۸۱۹: ابو صالح نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اگر وہ شراب پئیں تو ان کو کوڑے مارو۔ پھر اگر وہ پئیں تو ان کو کوڑے مارو۔ پھر اگر وہ چوتھی دفعہ پئیں تو ان کو قتل کر دو۔

تخریج : ابو داؤد فی الحدود باب ۳۶۔

۴۸۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ مَعْبَدٍ الْقَاصِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۸۲۰: عبدالرحمٰن بن عبداللہ الجدلی نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۸۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.قَالَ :فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِئْتُوْنِيْ بِرَجُلٍ أُقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَإِنْ لَمْ أَقْتُلْهُ فَأَنَا كَذَّابٌ .

۴۸۲۱: حسن نے عبداللہ بن عمروؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ فرمانے لگے میرے پاس ایسا آدمی لاؤ جس پر تین مرتبہ حد قائم ہو چکی ہو۔ اگر میں اس کو قتل نہ کروں تو میں جھوٹا ہوں۔

۴۸۲۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا هَدْبَةُ بِفَتْحِ أَوَّلِهِ وَسُكُوْنِ الدَّالِ وَبَعْدَهَا مُوَحَّدَةٌ قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. ،وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

۴۸۲۲: شہر بن حوشب نے عبداللہ بن عمروؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے البتہ عبداللہ بن عمرو کا قول ذکر نہیں کیا۔

۴۸۲۳: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمْرٍو الزَّهْرَانِيُّ. ح .

۴۸۲۳: ابراہیم بن مرزوق نے بشر بن عمرو الزہرانی سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۸۲۴: وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۸۲۴: ابوسلمہ نے ابوہریرہ ؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۸۲۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ :ثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيْدَ الْأَوْدِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۸۲۵: خالد بن جریر نے حضرت جریرؓ اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۸۲۶: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ هُبَيْرَةَ أَنَّ أَبَا سُلَيْمَانَ، مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا رَمْثَةَ الْبَلَوِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ شَرِبَ الْخَمْرَ ، فَأَتَوْا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَهُ، ثُمَّ شَرِبَ الثَّانِيَةَ ، فَأَتَوْا بِهِ فَضَرَبَهُ، ثُمَّ شَرِبَ فَأَتَوْا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَدْرِيْ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَأَمَرَ بِهِ فَجُعِلَ عَلَى الْعَجَلِ ، ثُمَّ ضُرِبَ عُنُقُهُ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ

، فَقَلَّدُوْهَا وَزَعَمُوْا أَنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَحَدُّهُ الْقَتْلُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :حَدُّهُ فِي الرَّابِعَةِ ، كَحَدِّهِ فِي الْأُوْلٰى .وَاحْتَجُّوْا عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ

۴۸۲۶: حضرت امّ المومنین امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام نے بیان کیا کہ ابو رمثہ بلوی رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ ایک شخص نے شراب پی لوگ اس کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے تو آپ نے اس کو حد لگائی پھر دوسری بار شراب پی تو وہ پھر اسے لائے آپ نے اسے مارا پھر اس نے شراب پی تو وہ پھر اسے لائے آپ نے اسے مارا پھر اس نے شراب پی تو لوگ اس کو بارگاہ نبوت میں لائے راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ انہوں (ابو رمثہ رضی اللہ عنہ) نے تیسری بار یا چوتھی بار کے متعلق فرمایا کہ پھر اس کے متعلق حکم دیا اور راہٹ پر رکھ کر اس کی گردن ماردی گئی۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ جو شخص چار مرتبہ شراب پی لے اور اس کو تین مرتبہ حد بھی لگائی گئی مگر وہ باز نہ آیا تو اس کی حد اب قتل ہے۔ انہوں نے ان آثار کو دلیل بنایا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: دوسرے علماء کا قول یہ ہے کہ اس کی حد چوتھی مرتبہ بھی وہی ہے جو پہلی مرتبہ ہے اور ان کی دلیل مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

۴۸۲۷: بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ .

۴۸۲۷: یزید بن سنان نے حبان بن ہلال سے روایت کی ہے۔

۴۸۲۸: وَبِمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَا :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ أُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ هٰكَذَا قَالَ ابْنُ مَرْزُوْقٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ .وَقَالَ يَزِيْدُ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ :كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ :عَلَامَ تَقْتُلُوْنِيْ؟ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ ، اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ ، النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ ، وَالْمُفَارِقُ دِيْنَهُ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ .

۴۸۲۸: حماد بن زید نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی کہ امامہ بن سہل بن حنیف نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا یہ ابن مرزوق کی روایت میں ہے اور یزید نے اپنی روایت میں عن ابی امامہ بن سہل بن حنیف کہا ہے۔ کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھے جبکہ وہ محصور تھے آپ نے محاصرہ کرنے والوں کو فرمایا۔ تم مجھے کیوں قتل کرتے ہو؟ حالانکہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کسی مسلمان کا خون تین باتوں میں سے ایک کی وجہ سے حلال ہے۔

نمبر ①: جان بدلے جان کے یعنی اگر وہ کسی کو قتل کردے تو اس کے بدلے میں اسے قتل کیا جائے گا۔

نمبر ②: شادی شدہ زانی یعنی اس کو رجم کیا جائے گا۔

نمبر ③: دین سے جدائی اختیار کر کے مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑ دے یعنی ارتداد اختیار کرے۔

تخریج : بخاری فی الدیات باب۶' مسلم فی التسامه ۲۶/۲۵' ابو داؤد فی الحدود باب۱' ترمذی فی الحدود باب۱۵' الدیات باب۱۰' نسائی فی التحریم باب۵' القسامه باب۶' ابن ماجه فی الحدود باب۱' دارمی فی الحدود باب۲' اسیر باب۱۱' مسند احمد ۱' ۶۳/۲۱' ۷۰/۶۵' ۳۸۲/۱۶۳' ۴۴۴/۴۲۸' ۴۶۵۔

۴۸۲۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ : ثَنَا أَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۸۲۹: عبداللہ بن مرہ نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۸۳۰: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَيْبَةَ وَاَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۸۳۰: شیبان سے اعمش سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۸۳۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۸۳۱: سفیان نے اعمش سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۸۳۲: وَحَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ . ح .

۴۸۳۲: محمد بن سابق نے زائدہ سے روایت نقل کی ہے۔

۴۸۳۳: وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ . ح .

۴۸۳۳: علی بن شیبہ نے عبیداللہ سے روایت نقل کی ہے۔

۴۸۳۴: وَحَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ اَيْضًا قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ فِیْ حَدِيْثِهٖ ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فِیْ حَدِيْثِهٖ عَنِ الْاَعْمَشِ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. قَالَ سُلَيْمَانُ فَحَدَّثْتُ بِهٖ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ : حَدَّثَنِی الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ.

۴۸۳۴: ابوامیہ نے کہا ہمیں عبیداللہ نے اور اس نے کہا ہمیں زائدہ نے بیان کیا اور محمد بن سابق نے کہا ہمیں سلیمان نے اعمش سے بیان کیا اور عبیداللہ نے اپنی روایت میں عن الاعمش کہا ہے پھر اپنی اسناد سے روایت بیان کی ہے۔ سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے یہ روایت ابراہیم کو بیان کی تو انہوں نے کہا مجھے اسود نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی جیسی روایت بیان کی ہے۔

۴۸۳۵: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ قَالَ :دَخَلَ الْأَشْتَرُ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ :أَرَدْتَ قَتْلَ ابْنِ أُخْتِيْ؟ فَقَالَ :لَقَدْ حَرَصَ عَلَى قَتْلِيْ وَحَرَصْتُ عَلَى قَتْلِهِ .فَقَالَتْ :أَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرْتُ مِثْلَهُ. فَهٰذِهِ الْآثَارُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا تُعَارِضُ الْآثَارَ الْأُوَلَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَنَعَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنْ يَحِلَّ الدَّمُ اِلَّا بِاِحْدَى الثَّلَاثِ الْخِصَالِ الْمَذْكُوْرَةِ فِيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ تَكُوْنَ هٰذِهِ الْآثَارُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا نَاسِخَةً لِلْآثَارِ الْأُوَلِ ، فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ شَيْئًا مِنَ الْآثَارِ يَدُلُّ عَلَيْهِ؟ .

۴۸۳۵: عمرو بن غالب کہتے ہیں کہ اشتر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم میرے بھانجے کو قتل کرنا چاہتے ہو اس نے کہا وہ میرے قتل کا خواہاں ہے اور میں اس کے قتل کا۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ میں نے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اور اسی طرح میں نے نقل کر دیا۔ یہ آثار پہلی روایات جن کو فریق اوّل سے دلیل بنایا اس کے خلاف ہیں کیونکہ تین باتوں کے علاوہ کسی مسلمان کی جان لینے کی اجازت نہیں۔ اب ایک ہی صورت ہے کہ ان آثار کو ان کا ناسخ تسلیم کیا جائے۔ آثار کو دیکھنے سے ایسے شواہد میسر آ گئے۔ چنانچہ روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : مسند احمد ۱۸۱/٦۔

۴۸۳٦: فَاِذَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ ، قَالَ :فَثَبَتَ الْجَلْدُ وَدُرِءَ الْقَتْلُ .

۴۸۳٦: محمد بن منکدر نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شراب پیئے اسے کوڑے مارو۔ پھر اگر وہ دوبارہ کرے تو اسے کوڑے لگاؤ۔ پھر دوبارہ شراب نوشی کرے تو اسے کوڑے مارو پھر اگر یہ دوبارہ شراب نوشی کرے تو اسے کوڑے مارو پس کوڑے مارنا باقی رہا اور قتل کرنا موقوف کر دیا گیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الحدود باب٣٦' ترمذی فی الحدود باب١٥' نسائی فی الاشربه باب٤٢' ابن ماجه فی الحدود باب١٧' ١٨' دارمی فی اشربه باب ١٠' مسند احمد ١٣٦/٢' ١٦٦/١٩١' ٤' ٩٣/٩٥' ٢٣٤/٣٨٩' ٥/٣٦٩۔

۴۸۳۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ شَارِبِ الْخَمْرِ اِنْ شَرِبَ

الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ فَأُتِيَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَجَلَدَهُ، وَوَضَعَ الْقَتْلَ عَنِ النَّاسِ .

۴۸۳۷: محمد بن منکدر نے بیان کیا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے شراب پینے والے کے متعلق فرمایا۔ اگر وہ شراب نوشی کرے تو اس کو کوڑے مارو۔ یہ تین مرتبہ کہا پھر چوتھی مرتبہ میں فرمایا۔ کہ اس کو قتل کر دو۔ پھر ایک آدمی کو تین مرتبہ شراب نوشی کی حالت میں لایا گیا۔ تو انہوں نے اسے کوڑے لگائے پھر اسے چوتھی مرتبہ لایا گیا تو اس کو کوڑے لگائے اور قتل کو ہٹالیا۔

۴۸۳۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.سَوَاءً .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْقَتْلَ بِشُرْبِ الْخَمْرِ فِي الرَّابِعَةِ مَنْسُوْخٌ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .ثُمَّ عُدْنَا إِلَى النَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ ؛ لِنَعْلَمَ مَا هُوَ ؟ فَرَأَيْنَا الْعُقُوْبَاتِ الَّتِيْ تَجِبُ بِانْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ مُخْتَلِفَةً .فَمِنْهَا حَدُّ الزِّنَا وَهُوَ الْجَلْدُ فِيْ غَيْرِ الْإِحْصَانِ فَكَانَ مَنْ زَنٰى وَهُوَ غَيْرُ مُحْصَنٍ فَحُدَّ ثُمَّ زَنٰى ثَانِيَةً كَانَ حَدُّهُ كَذٰلِكَ أَيْضًا ثُمَّ كَذٰلِكَ حَدُّهُ فِي الرَّابِعَةِ ، لَا يَتَغَيَّرُ عَنْ حَدِّهِ فِيْ أَوَّلِ مَرَّةٍ .وَكَانَ مَنْ سَرَقَ مَا يَجِبُ فِيْهِ الْقَطْعُ فَحَدُّهُ قَطْعُ الْيَدِ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ ثَانِيَةً فَحَدُّهُ قَطْعُ الرِّجْلِ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ ثَالِثَةً فَفِيْ حُكْمِهِ اخْتِلَافٌ بَيْنَ النَّاسِ .فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ :تُقْطَعُ يَدُهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ :لَا تُقْطَعُ فَهٰذِهِ حُقُوْقُ اللّٰهِ الَّتِيْ تَجِبُ فِيْمَا دُوْنَ الْأَنْفُسِ .وَأَمَّا حُدُوْدُ اللّٰهِ الَّتِيْ تَجِبُ فِي الْأَنْفُسِ ، وَهِيَ الْقَتْلُ فِي الرِّدَّةِ وَالرَّجْمُ فِي الزِّنَا إِذَا كَانَ الزَّانِيْ مُحْصَنًا .فَكَانَ مَنْ زَنٰى مِمَّنْ قَدْ أُحْصِنَ رُجِمَ وَلَمْ يُنْتَظَرْ بِهِ أَنْ يَزْنِيَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَكَانَ مَنِ ارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ قُتِلَ ، وَلَمْ يُنْتَظَرْ بِهِ أَنْ يَرْتَدَّ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ .وَأَمَّا حُقُوْقُ الْآدَمِيِّيْنَ فَمِنْهَا أَيْضًا مَا يَجِبُ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ .فَمِنْ ذٰلِكَ حَدُّ الْقَذْفِ ، فَكَانَ مَنْ قَذَفَ مَرَّاتٍ فَحُكْمُهُ فِيْمَا يَجِبُ عَلَيْهِ بِكُلِّ مَرَّةٍ مِنْهَا فَهُوَ حُكْمٌ وَاحِدٌ لَا يَتَغَيَّرُ ، وَلَا يَخْتَلِفُ مَا يَجِبُ فِيْ قَذْفِهِ إِيَّاهُ فِي الْمَرَّةِ الرَّابِعَةِ ، وَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ بِقَذْفِهِ إِيَّاهُ فِي الْمَرَّةِ الْأُوْلٰى .فَكَانَتِ الْحُدُوْدُ لَا تَتَغَيَّرُ فِي انْتِهَاكِ الْحُرَمِ وَحُكْمُهَا كُلُّهَا حُكْمٌ وَاحِدٌ .فَمَا كَانَ مِنْهَا جَلْدٌ فِيْ أَوَّلِ مَرَّةٍ فَحُكْمُهُ كَذٰلِكَ أَبَدًا وَمَا كَانَ مِنْهَا قَتْلٌ قُتِلَ الَّذِيْ وَجَبَ عَلَيْهِ ذٰلِكَ الْفِعْلُ أَوَّلَ مَرَّةٍ ، وَلَمْ يُنْتَظَرْ بِهِ أَنْ يَتَكَرَّرَ فِعْلُهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ .فَلَمَّا كَانَ مَا وَصَفْنَا كَذٰلِكَ وَكَانَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ مَرَّةً فَحَدُّهُ الْجَلْدُ لَا الْقَتْلُ كَانَ فِي النَّظَرِ أَيْضًا عُقُوْبَتُهُ فِيْ شُرْبِهِ إِيَّاهَا بَعْدَ ذٰلِكَ أَبَدًا كُلَّمَا شَرِبَهَا

الْجَلْدَ لَا الْقَتْلَ ، وَلَا تَزِيدُ عُقُوبَتُهُ بِتَكَرُّرِ أَفْعَالِهِ ، كَمَا لَمْ تَزِدْ عُقُوبَةُ مَنْ وَصَفْنَا بِتَكَرُّرِ أَفْعَالِهِ .فَهٰذَا الَّذِي وَصَفْنَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ .

۴۸۳۸: ابن شہاب نے قبیصہ بن ذویب کعبی سے بیان کیا کہ ان کو جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ بات پہنچی ہے پھر برابر اسی طرح ذکر کیا ہے۔ مندرجہ بالا روایات سے ثابت ہوا کہ قتل کا حکم چوتھی مرتبہ شراب نوشی کرنے والے سے منسوخ ہے۔ آثار کو سامنے رکھ کر تو اس باب کا یہی حکم ہے۔ اب ہم نظر کی طرف رجوع کرتے ہیں تا کہ ہم حقیقت جان لیں۔ حرمات کی توہین کرنے کی سزائیں مختلف ہیں۔ ان میں ایک حد زنا ہے وہ غیر شادی شدہ کے لئے کوڑے۔ پس جو شخص زنا کرے اور وہ غیر شادی شدہ ہو تو اس کو حد لگائی جائے گی۔ پھر دوسری مرتبہ زنا کرنے سے بھی اسی طرح حد لگائی جائے گی پھر اسی طرح چوتھی بار بھی اس کی حد یہی ہو گی۔ پہلی مرتبہ والی حد تبدیل نہ ہو گی۔ اسی طرح جو شخص اتنی چوری کرے جس سے ہاتھ کاٹنا لازم ہو تو اس کی حد ہاتھ کاٹنا ہے پھر اگر اس نے دوسری مرتبہ چوری کی تو اس کی حد پاؤں کاٹنا ہے۔ پھر اگر اس نے تیسری مرتبہ چوری کی تو اس کے متعلق اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور دوسروں نے کہا کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے یہ وہ حقوق ہیں جو نفس سے کم میں لازم ہوتے ہیں۔ البتہ وہ حقوق جو نفس کے سلسلے میں لازم و واجب ہیں وہ قتل ہے جو ارتداد کی صورت میں رجم زنا کی صورت میں جبکہ وہ شادی شدہ ہو لازم ہوتا ہے۔ پس جب زانی شادی شدہ ہو تو اس کو سنگسار کیا جائے گا اور اس بات کا انتظار نہ کیا جائے گا کہ وہ چار مرتبہ زنا کرے (اور پھر اس کو قتل کیا جائے) اسی طرح جو اسلام سے پھر جائے تو اسے قتل کیا جائے گا اور اس بات کا انتظار نہ کیا جائے گا کہ وہ چار بار ارتداد اختیار کرے۔ جہاں تک انسانی حقوق ہیں تو ان میں بھی بعض تو نفس سے کم میں واجب ہوتے ہیں ان میں ایک حد قذف ہے۔ تو جو شخص بے گناہ پر بار بار الزام بازی کرے تو ہر بار ایک ہی حکم ہو گا اس میں تبدیلی نہ ہو گی قذف سے چوتھی بار لازم ہونے والی سزا اور پہلی مرتبہ لازم ہونے والی سزا ایک دوسرے سے مختلف نہ ہو گی۔ پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ شرعی احکام کی مخالفت پر جو سزائیں مقرر ہیں ان میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ ان کا حکم ایک ہی رہتا ہے۔ جو کو پہلی مرتبہ کسی جرم کی سزا میں کوڑے لگائے جائیں گیتو اسے اس جرم کے اعادہ کی صورت میں دوبارہ بھی کوڑے ہی لگائے جائیں گے اور جس کی سزا قتل ہے تو اسے اس جرم کی سزا میں پہلی بار ہی قتل کیا جائے گا اس کے چار مرتبہ اس فعل کے کرنے کا انتظار نہ کیا جائے گا جب حدود کے سلسلہ میں یہ اسی طرح ہے جس طرح ہم نے بیان کی۔ تو جو شخص ایک مرتبہ شراب نوشی کرے اس کی سزا کوڑے ہیں قتل نہیں تو تقاضا قیاس یہی ہے کہ اس کی سزا ہمیشہ یہی رہے کہ جب بھی وہ شراب نوشی کرے اس کو کوڑے مارے جائیں۔ قتل نہ کیا جائے اور تکرار فعل کی وجہ سے سزا میں اضافہ نہ ہو۔ جیسا کہ ان لوگوں کی سزا میں تکرار فعل سے اضافہ نہیں ہوتا جن کا ہم نے تذکرہ کیا ہے قیاس کا تقاضا اسی طرح

ہے اور یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل کلام: مندرجہ بالا روایات سے ثابت ہوا کہ قتل کا حکم چوتھی مرتبہ شراب نوشی کرنے والے سے منسوخ ہے۔ آثار کو سامنے رکھ کر تو اس باب کا یہی حکم ہے۔ اب ہم نظر کی طرف رجوع کرتے ہیں تا کہ ہم حقیقت جان لیں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

حرمات کی توہین کرنے کی سزائیں مختلف ہیں۔ ان میں ایک حد زنا ہے وہ غیر شادی شدہ کے لئے کوڑے۔ پس جو شخص زنا کرے اور وہ غیر شادی شدہ ہو تو اس کو حد لگائی جائے گی۔ پھر دوسری مرتبہ زنا کرنے سے بھی اسی طرح حد لگائی جائے گی پھر اسی طرح چوتھی بار بھی اس کی حد یہی ہوگی۔ پہلی مرتبہ والی حد تبدیل نہ ہوگی۔

اسی طرح جو شخص اتنی چوری کرے جس سے ہاتھ کاٹنا لازم ہو تو اس کی حد ہاتھ کاٹنا ہے پھر اگر اس نے دوسری مرتبہ چوری کی تو اس کی حد پاؤں کاٹنا ہے۔ پھر اگر اس نے تیسری مرتبہ چوری کی تو اس کے متعلق اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور دوسروں نے کہا کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے یہ وہ حقوق ہیں جو نفس سے کم میں لازم ہوتے ہیں۔

البتہ وہ حقوق جو نفس کے سلسلے میں لازم و واجب ہیں وہ قتل ہے جو ارتداد کی صورت میں رجم زنا کی صورت میں جبکہ وہ شادی شدہ ہو۔

پس جب زانی شادی شدہ ہو تو اس کو سنگسار کیا جائے گا اور اس بات کا انتظار نہ کیا جائے گا کہ وہ چار مرتبہ زنا کرے (اور پھر اس کو قتل کیا جائے) اسی طرح جو اسلام سے پھر جائے تو اسے قتل کیا جائے گا اور اس بات کا انتظار نہ کیا جائے گا کہ وہ چار بار ارتداد اختیار کرے۔

جہاں تک انسانی حقوق ہیں تو ان میں بھی بعض تو نفس سے کم میں واجب ہوتے ہیں ان میں ایک حد قذف ہے۔ تو جو شخص بے گناہ پر بار بار الزام بازی کرے تو ہر بار ایک ہی حکم ہوگا اس میں تبدیلی نہ ہوگی قذف سے چوتھی بار لازم ہونے والی سزا اور پہلی مرتبہ لازم ہونے والی سزا ایک دوسرے سے مختلف نہ ہوگی۔

پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ شرعی احکام کی مخالفت پر جو سزائیں مقرر ہیں ان میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ ان کا حکم ایک ہی رہتا ہے۔ جس کسی کو پہلی مرتبہ کسی جرم کی سزا میں کوڑے لگائے جائیں گے تو اسے اس جرم کے اعادہ کی صورت میں دوبارہ بھی کوڑے ہی لگائے جائیں گے اور جس کی سزا قتل ہے تو اسے اس جرم کی سزا میں پہلی بار ہی قتل کیا جائے گا اس کے چار مرتبہ اس فعل کے کرنے کا انتظار نہ کیا جائے گا جب حدود کے سلسلہ میں یہ اسی طرح ہے جس طرح ہم نے بیان کیا تو جو شخص ایک مرتبہ شراب نوشی کرے اس کی سزا کوڑے ہیں قتل نہیں تو تقاضا قیاس یہی ہے کہ اس کی سزا ہمیشہ یہی رہے کہ جب بھی وہ شراب نوشی کرے اس کو کوڑے مارے جائیں۔ قتل نہ کیا جائے اور تکرار فعل کی وجہ سے سزا میں اضافہ نہ ہو۔ جیسا کہ ان لوگوں کی سزا میں تکرار فعل سے اضافہ نہیں ہوتا جن کا ہم نے تذکرہ کیا ہے قیاس کا تقاضا اسی طرح ہے اور یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ :شراب نوشی بار بار کرنے کی سزا کوڑے ہی رہے گی تکرار فعل سے سزا میں اضافہ تلف نفس والا نہ ہوگا یہ حکم شروع میں تھا پھر منسوخ ہو گیا۔

بَابُ الْمِقْدَارِ الَّذِیْ یُقْطَعُ فِیْهِ السَّارِقُ

مال کی کتنی مقدار پر ہاتھ کٹے گا؟

خلاصۃ البرام :علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ جس میں امام اوزاعی' مالک' شافعی اور احمد رحمہم اللہ شامل ہیں کہ تین درہم کی ڈھال کے بدلے ہاتھ کاٹا جا سکتا ہے اس سے کم میں نہیں۔

نمبر ②:اس میں عطاء' ابراہیم' سفیان ثوری' ائمہ احناف رحمہم اللہ شامل ہیں۔ان کے نزدیک چور کا ہاتھ دس درہم سے کم میں نہیں کاٹا جا سکتا۔

نمبر ③: یہاں ایک تیسرا فریق بھی ہے جس میں امام شافعی واحمد اور اسحاق رحمہم اللہ ہیں ان کا قول یہ ہے کہ چوتھائی دینار سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹا جا سکتا۔

فریق اوّل کی مستدل روایات:

۴۸۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْعُمَرِیُّ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مِجَنٍ قِیْمَتُهٗ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ .

۴۸۳۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کے بدلے جس کی قیمت تین درہم تھی ہاتھ کاٹا۔

تخریج : مسلم فی الحدود باب٦' ابو داؤد فی الحدود باب١٢' ترمذی فی الحدود باب١٦' نسائی فی السارق باب١٠/٨' ١' ابن ماجی فی الحدود باب٢٢' مالك فی الحدود ٢١' دارمی فی الحدود باب٤' مسند احمد ٢/٦' ٥٤' ٦٤' ٢' ٤٣۔

اللغات :المجن۔ڈھال۔

۴۸۴۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِیْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ أَیُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۸۴۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۸۴۱: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ

ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۸۴۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۸۴۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۸۴۲: ابن وہب نے مالک سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۸۴۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ ، قَدْ سَرَقَ جَحْفَةً ثَمَنُهَا ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ، فَقَطَعَهُ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ جَحْفَةٍ ، قِيْمَتُهَا ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ، وَلَيْسَ فِيْهَا أَنَّهُ لَا يُقْطَعُ فِيْمَا هُوَ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، فَإِذَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ،

۴۸۴۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے چمڑے کی ایک ڈھال چوری کی تھی جس کی قیمت تین درہم تھی۔ آپ نے اس کے ہاتھ کو کاٹ دیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جحفہ چمڑے کی ڈھال جس کی قیمت تین دراہم تھی ہاتھ کاٹ دیا۔ اس روایت میں یہ مذکور نہیں کہ اس سے کم مقدار چرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جا سکتا۔ اس سے کم پر غور کے لئے یہ روایت ملاحظہ ہو۔

اللغات: الجحفة۔ چمڑے کی ڈھال۔ الترس۔ لوہے کی ڈھال۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جحفہ چمڑے کی ڈھال جس کی قیمت تین دراہم تھی کے بدلہ میں ہاتھ کاٹ دیا۔ اس روایت میں یہ مذکور نہیں کہ اس سے کم مقدار چرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جاسکتا۔

اس سے کم پر غور کے لئے یہ روایت ملاحظہ ہو۔

۴۸۴۴: قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا صَالِحٌ أَبُوْ وَاقِدٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ إِلَّا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ . فَعَلِمْنَا بِهٰذَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَهُمْ عِنْدَ قَطْعِهِ فِي الْمِجَنِّ عَلٰى أَنَّهُ لَا يُقْطَعُ فِيْمَا قِيْمَتُهُ أَقَلُّ مِنْ قِيْمَةِ الْمِجَنِّ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ السَّارِقَ يُقْطَعُ فِيْ هٰذَا الْمِقْدَارِ ، الَّذِيْ قَدَّرَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ ، وَهُوَ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ، وَلَا يُقْطَعُ فِيْمَا هُوَ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رَوَوْهُ مِنْ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُمَا .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ اِلَّا فِيْمَا يُسَاوِيْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَصَاعِدًا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا.

۴۸۴۴: عامر بن سعد نے اپنے والد سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ نے روایت کی ہے کہ چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے مگر جبکہ اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو۔اس سے معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ڈھال کی قیمت پر ہاتھ کاٹنے کوموقوف کیا ہےاوراس سے کم میں ہاتھ کو کاٹا نہیں جاسکتا۔ چنانچہ علماء کی ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ چور کا ہاتھ اسی مقدار میں کاٹا جائے گا جس کا اندازہ ابن عمر ؓ نے ڈھال کی قیمت سے بتلایا ہےاور وہ مقدار تین درہم ہے اور اس سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹ سکتے۔انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔کہ دس درہم سے کم قیمت کی چیز میں ہاتھ کو کاٹا نہیں جا سکتا۔ یا پھراس سے زیادہ انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے۔

تخریج : نسائی فی السارق باب ۱۰۔

حاصل روایات : اس سے معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ڈھال کی قیمت پر ہاتھ کاٹنے کوموقوف کیا ہےاوراس سے کم میں ہاتھ کو کاٹا نہیں جاسکتا۔ چنانچہ علماء کی ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ چور کا ہاتھ اسی مقدار میں کاٹا جائے گا جس کا اندازہ ابن عمر ؓ نے ڈھال کی قیمت سے بتلایا ہےاور وہ مقدار تین درہم ہےاوراس سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹ سکتے۔انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: دس درہم سے کم قیمت کی چیز میں ہاتھ کو کاٹا نہیں جا سکتا۔ یا پھراس سے زیادہ انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے۔

۴۸۴۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَا :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ ، عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ قِيْمَةُ الْمِجَنِّ الَّذِيْ قَطَعَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ .

۴۸۴۵: عطاء نے ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ اس ڈھال کی قیمت جس میں آپ نے ہاتھ کاٹا اس کی قیمت دس درہم تھی۔

۴۸۴۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَا :ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهٖ ، مِثْلَهٗ.

۴۸۴۶: عمرو بن شعیب نے اپنے والد انہوں نے اپنے دادا سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۸۴۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ،

عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ ، عَنْ أَيْمَنَ الْحَبَشِيِّ ، قَالَ قَالَ :رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنَى مَا يُقْطَعُ فِيْهِ السَّارِقُ ، ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَ :وَكَانَ يُقَوَّمُ ، يَوْمَئِذٍ دِيْنَارًا .

۴۸۴۷: مجاہد وعطاء نے ایمن حبشی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے کم درجہ جس میں چور کا ہاتھ کاٹا جا سکتا ہے وہ ڈھال کی قیمت ہے اور اس وقت اس کا اندازہ ایک دینار سے لگایا جاتا تھا۔

تخریج : نسائی فی السارق باب ۱۰۔

۴۸۴۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ ، عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِيْ جَحْفَةٍ وَقُوِّمَتْ يَوْمَئِذٍ -عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -دِيْنَارًا ، أَوْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ .فَلَمَّا اُخْتُلِفَ فِيْ قِيْمَةِ الْمِجَنِّ ، الَّذِيْ قَطَعَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اُحْتِيْطَ فِيْ ذٰلِكَ ، فَلَمْ يُقْطَعْ إِلَّا فِيْمَا قَدْ أُجْمِعَ أَنَّ فِيْهِ وَفَاءً بِقِيْمَةِ الْمِجَنِّ الَّتِيْ جَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِقْدَارًا لَا يُقْطَعُ فِيْمَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهَا ، وَهِيَ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ .وَقَدْ ذَهَبَ آخَرُوْنَ إِلَى أَنَّهُ لَا يُقْطَعُ إِلَّا فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۴۸۴۸: عطاء نے ایمن بن ام ایمن سے انہوں نے ام ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چور کا ہاتھ چمڑے کی ڈھال کے بدلے کاٹا جائے اس کی قیمت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دینار یا دس درہم لگائی گئی۔ اب جب کہ اس ڈھال کی قیمت میں اختلاف ہوا جس کے بدلے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا تو احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ جس پر سب کا اتفاق ہے اور جس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کم قطع کی مقدار بتلایا اسی کو اختیار کریں گے اور وہ مقدار دس درہم ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ربع دینار یا اس سے زائد میں ہاتھ کاٹا جا سکتا ہے۔ انہوں نے اس دلیل سے استدلال کیا ہے۔

۴۸۴۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا قِيْلَ لَهُمْ :لَيْسَ هٰذَا حُجَّةً أَيْضًا ، عَلَى مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّهُ لَا يُقْطَعُ إِلَّا فِيْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ ، لِأَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِنَّمَا أَخْبَرَتْ عَمَّا قَطَعَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ ؛ لِأَنَّهَا قَوَّمَتْ مَا قَطَعَ فِيْهِ، فَكَانَتْ قِيْمَتُهُ عِنْدَهَا رُبْعَ دِيْنَارٍ ، فَجَعَلَتْ ذٰلِكَ مِقْدَارَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِيْهِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا ،

۴۸۴۹: زہری نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ربع دینار یا اس سے زائد میں ہاتھ کاٹتے تھے۔ تو ان سے کہا جائے گا یہ بھی دلیل نہیں بن سکتی جو اس طرف گئے ہیں کہ دس درہم میں ہاتھ کاٹا جائے گا کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا پس اس میں یہ احتمال ہے کہ انہوں نے ڈھال یا چیز کی قیمت چوتھائی دینار لگائی ان کے ہاں اس کی قیمت یہی تھی۔ اس لئے انہوں نے اسی کو ہاتھ کاٹنے کی مقدار قرار دیا۔

تخریج : مسلم فی الحدود ۱' ابو داؤد فی الحدود باب۱۲' ترمذی فی الحدود باب۱۶' نسائی فی السارق باب۹/۱۰' مسند احمد ۳۶/۶۔

فریق ثالث نے اس روایت کو بھی دلیل بنایا ہے۔

۴۸۵۰: بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا . فَقَالُوْا :هٰذَا إِخْبَارٌ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَدَلَّ ذٰلِكَ ، أَنَّ مَا ذَكَرْنَا عَنْهَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ ، مِنْ قَطْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا ، اِنَّمَا أَخَذَتْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا وَقَفَهَا عَلَيْهِ عَلٰى مَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، لَا مِنْ جِهَةِ تَقْوِيْمِهَا ؛ لِمَا كَانَ قَطَعَ فِيْهِ .قِيْلَ لَهُمْ :هٰذَا كَمَا ذَكَرْتُمْ ، لَوْ لَمْ يَخْتَلِفْ فِيْ ذٰلِكَ عَنْهَا .فَقَدْ رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ فَكَانَ ذٰلِكَ اِخْبَارًا مِنْهَا عَنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَا عَنْ قَوْلِهِ .وَيُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ -عِنْدَكُمْ -لَا يُقَارِبُ ابْنَ عُيَيْنَةَ، فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِمَا رَوَى ، وَتَدَعُوْنَ مَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ ؟ قَالُوْا :فَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا ، مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، كَمَا رَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ .فَذَكَرُوْا

۴۸۵۰: عروہ اور عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زائد میں کاٹا جائے گا۔ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہیں پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ پہلی روایات میں ربع دینار یا اس سے زائد قیمت میں ہاتھ کا کاٹنا یہ بذات خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا گیا جو آپ نے ان کو بتلایا اس طرح نہیں جیسے سمجھا گیا کہ جس ڈھال کے بدلے میں ہاتھ کاٹا گیا اس کی قیمت لگائی گئی۔ (جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہوا تو پھر اس میں اجتہاد کی ضرورت نہیں)۔ یہ

بات جو آپ نے نقل کی ہے بالکل اسی طرح ہوگی اگر اس روایت میں اختلاف نہ ہو۔ ذرا ملاحظہ فرمائیں۔ زہری نے عمرہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی جو اس سے پہلی فصل میں ہم نے نقل کی ہے اس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی خبر دی ہے نہ کہ قول کی۔ اس روایت کی سند میں یونس بن یزید ہے اور وہ آپ کے ہاں بھی ابن عیینہ کے ہم پلہ تو کیا ہوتے ان کے قریب بھی نہیں پھر اس کی روایت کو تم بطور دلیل اختیار کرتے ہو اور ابن عیینہ کی روایت کو چھوڑتے ہو۔ یہ روایت دیگر طرق سے بھی مروی ہے اور وہ بھی یونس کی طرح دیگر رواۃ سے عمرہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کی ہے۔ ملاحظہ ہو۔ مخرمہ بن بکیر عن ابیہ۔

تخریج : بخاری فی الحدود باب۱۳، مسلم فی الحدود ۲، ابو داؤد فی الحدود باب۱۲، نسائی فی السارق باب۹/۱۰، مسند احمد ۱۰۴/۶۔

۴۸۵۱: مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَیْرٍ ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یُقْطَعُ یَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِیْ رُبْعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا . قِیْلَ لَهُمْ : كَیْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِهٰذَا ، وَأَنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ أَنَّ مَخْرَمَةَ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ أَبِیْهَا حَرْفًا ، وَأَنَّ مَا رُوِیَ عَنْهُ مُرْسَلٌ ، وَأَنْتُمْ لَا تَحْتَجُّوْنَ بِالْمُرْسَلِ ؟ فَمَا یَذْكُرُوْنَ مِمَّا یَنْفُوْنَ بِهٖ سَمَاعَ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِیْهِ،

۴۸۵۱: مخرمہ بن بکیر عن ابیہ عن سلیمان بن یسار نے عمرہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں کاٹا جائے۔ اس روایت کو آپ کس طرح دلیل بناتے ہیں جبکہ مخرمہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق آپ کا خیال یہ ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے کوئی ایک حرف بھی نہیں سنا اور انہوں نے جو روایات نقل کی ہیں وہ مرسل ہیں اور مرسل روایت تو آپ کے ہاں قابل حجت نہیں۔ مخرمہ کے اپنے والد سے نہ سننے کے متعلق یہ روایت ہے۔

تخریج : مسلم فی الحدود ۵/۴، نسائی فی السارق باب۱۰، ابن ماجہ فی الحدود باب۲۲، مسند احمد ۲۴۹/۶، ۲۵۲۔

مخرمہ رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے والد سے عدم سماعت کا ثبوت:

۴۸۵۲: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ ، عَنْ خَالِهٖ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ مَخْرَمَةَ بْنَ بُكَیْرٍ : هَلْ سَمِعْتَ مِنْ أَبِیْكَ شَیْئًا ؟ فَقَالَ : لَا . قَالُوْا : فَإِنَّهٗ قَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَمْرَةَ ، كَمَا رَوَاهُ یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْهَا ، یَحْیَى بْنُ سَعِیْدٍ أَیْضًا وَذَكَرُوْا فِیْ ذٰلِكَ ،

۴۸۵۲: ابن ابی مریم نے اپنے ماموں موسیٰ بن سلمہ سے نقل کیا کہ میں نے مخرمہ بن بکیر سے پوچھا کہ کیا تم نے

اپنے والد سے کچھ سنا؟ انہوں نے کہا نہیں۔ یہ روایت یونس بن یزید کی طرح یحیٰی بن سعید نے بھی روایت کی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

فریق ثالث کا ایک اور دعویٰ:

یہ روایت یونس بن یزید کی طرح یحیٰی بن سعید نے بھی روایت کی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

۴۸۵۳: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :ثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا . قِيْلَ لَهُمْ :قَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ ، عَنْ يَحْيَى ، مَنْ هُوَ أَثْبَتُ مِنْ أَبَانَ ، فَأَوْقَفَهُ عَلَى عَائِشَةَ ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۴۸۵۳: عن یحیٰی بن سعید نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ چوتھائی دینار اور اس سے زائد میں کاٹا جائے گا۔ اس روایت کو ابان بن یزید سے زیادہ پختہ روات نے یحیٰی بن سعید سے بیان کیا مگر انہوں نے اس کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر موقوف بیان کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع بیان نہیں کیا ملاحظہ فرمائیں۔

۴۸۵۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ :مَا طَالَ عَلَيَّ أَيْ مَا طَالَ الزَّمَانُ عَلَيَّ وَلَا نَسِيْتُ الْقَطْعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا .

۴۸۵۴: مالک نے یحیٰی بن سعید سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نہ مجھے اتنا عرصہ گزرا اور نہ مجھے بھول ہوئی کہ ہاتھ کاٹنا چوتھائی دینار اور اس سے زائد میں ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الحدود باب ۱۲' نسائی فی السارق باب ۹/ ۱۰' مالك فی الحدود ۲۵/۲٤۔

۴۸۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْمَكِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ :ثَنَا أَرْبَعَةٌ عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، لَمْ يَرْفَعْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ وَزُرَيْقُ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَيْلِيُّ ، وَيَحْيَى ، وَعَبْدُ رَبِّهِ ابْنَا سَعِيْدٍ ، وَالزُّهْرِيُّ أَحْفَظُهُمْ كُلُّهُمْ اِلَّا أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى مَا قَدْ دَلَّ عَلَى الرَّفْعِ مَا نَسِيْتُ وَلَا طَالَ عَلَيَّ ، الْقَطْعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا .

۴۸۵۵: حمیدی نے سفیان سے نقل کیا کہ عمرہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا والی ہمیں چار نے بیان کی مگر کسی نے مرفوع نقل نہیں

کی وہ چار یہ ہیں۔ ایک عبداللہ بن ابی بکر' دوم زریق بن حکیم ایلی' سوم یحییٰ اور عبدربہ (جو دونوں سعید کے بیٹے ہیں)' چہارم زہری اور زہری ان میں سب سے زیادہ حافظہ والے ہیں مگر یحییٰ بن سعید کی روایت میں ایک لفظ ایسا ہے جو اس روایت کے رفع پر دلالت کرتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ نہ تو میں بھولی اور نہ ہی زیادہ عرصہ گزرا کہ چور کا ہاتھ ربع دینار اور اس سے زائد میں کاٹا جائے گا۔

۴۸۵۶: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا . فَكَانَ أَصْلُ حَدِيْثِ يَحْيَى ، عَنْ عَمْرَةَ ، هُوَ مَا ذَكَرْنَا مِمَّا رَوَاهُ عَنْهُ أَهْلُ الْحِفْظِ وَالْإِتْقَانِ ، مَالِكٌ ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ ، لَا كَمَا رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ .فَقَدْ عَادَ حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِلَى نَفْسِهَا ، إِمَّا لِتَقْوِيْمِهَا مَا قَدْ خُوْلِفَ فِيْ تَوْقِيْتِهِ، وَلَمْ يَثْبُتْ فِيْهِ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ .وَأَمَّا مَا اسْتَدَلَّ بِهِ ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَلَى أَنَّ حَدِيْثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، مِمَّا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ عَنْهَا مَرْفُوْعٌ بِقَوْلِهَا مَا طَالَ عَلَيَّ ، وَلَا نَسِيتُ . فَإِنَّ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا -لَا دَلَالَةَ فِيْهِ، عَلَى مَا ذُكِرَ ، وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنَاهَا فِيْ ذٰلِكَ :مَا طَالَ عَلَيَّ وَلَا نَسِيتُ مَا قَطَعَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا كَانَتْ قِيْمَتُهُ عِنْدَهَا رُبْعَ دِيْنَارٍ ، وَقِيْمَتُهُ عِنْدَ غَيْرِهَا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ، فَيَعُوْدُ مَعْنَى حَدِيْثِهَا هٰذَا إِلَى مَعْنَى مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهَا قَبْلَ هٰذَا مِنْ ذِكْرِهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِيْهِ، وَمِنْ تَقْوِيْمِهَا إِيَّاهُ بِرُبْعِ دِيْنَارٍ .فَإِنْ قَالُوْا :فَقَدْ رَوَاهُ أَبُوْبَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، مِثْلَ مَا رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا .وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ ،

۴۸۵۶: یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا کہ ربع دینار اور اس سے زائد میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ یحییٰ نے عمرہ سے اصل روایت اسی طرح نقل کی جس قدر ہے وہ وہی ہے جس کو حفاظ حدیث نے بیان کیا وہ حفاظ امام مالک' ابن عیینہ رحمہما اللہ جیسے ثقہ لوگ ہیں نہ اس طرح جیسا کہ ابان بن یزید نے روایت کی ہے۔ اب روایت یحییٰ بن سعید عن عمرہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر موقوف ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف لوٹ آئی یا تو اس چیز کی قیمت لگانے میں جس کی قیمت میں اختلاف کیا گیا (یعنی ڈھال) یا پھر اس مقدار کے مقرر کرنے جس کے مقرر کرنے میں اختلاف کیا گیا تو اس سلسلہ میں اس روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کوئی بات مرفوع جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہوتی۔ البتہ ابن عیینہ کا یہ کہنا کہ: ماطال علی ولانسیت کے لفظوں سے مرفوع ہونا معلوم ہوتا ہے۔ تو ہمارے ہاں! اس میں اس قسم کی کوئی دلالت نہیں پائی جاتی

کیونکہ عین ممکن ہے کہ اس کا مطلب یہ ہو کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے چوتھائی دینار قیمت کی چیز چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا اس واقعہ کو پیش آئے طویل عرصہ نہیں ہوا اور نہ ہی مجھے یہ واقعہ بھولا اور اس ڈھال کی قیمت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں چوتھائی حصہ دینار ہو اور اس کی قیمت دوسروں کے ہاں اس سے زیادہ ہو۔ اب اس روایت کا مطلب بھی اس روایت کی طرف لوٹ گیا جو ہم نے ان سے روایت کی ہے اور اس میں انہوں نے ذکر کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کس چیز کی چوری پر ہاتھ کاٹتے تھے اور اس کی قیمت ربع دینار سے لگائی۔ اس کی ایک سند ایسی جو اعتراض سے بری ہے۔ ملاحظہ ہو۔ اس روایت کو ابوبکر بن عمرو بن حزم نے عمرہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا ذکر کیا اور وہ بالکل ابان بن یزید عن عمرہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی طرح ہے۔ روایت یہ ہے۔

۴۸۵۷: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْمَكِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا .

۴۸۵۷: ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عمرہ بنت عبدالرحمٰن عن عائشہ رضی اللہ عنہا انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹا نہ جائے گا مگر یہ کہ ربع دینار اور اس سے زائد (قیمت والی چیز) میں۔

۴۸۵۸: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۸۵۸: عبداللہ بن جعفر نے یزید بن ہاد سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۸۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۸۵۹: عبداللہ بن صالح نے لیث سے انہوں نے ابن الہاد سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۴۸۶۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ . قِيْلَ لَهُمْ :قَدْ رُوِيَ هٰذَا كَمَا ذَكَرْتُمْ ، وَلٰكِنَّهٗ لَا يَجِبُ عَلٰى أُصُوْلِكُمْ ، أَنْ تُعَارِضُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ ، وَلَا مَا رَوٰى يَحْيَى وَعَبْدُ رَبِّهٖ ، ابْنَا سَعِيْدٍ ؛ لِأَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنَ الْاِتْقَانِ وَلَا مِنَ الْحِفْظِ ، مَا لِوَاحِدٍ مِنْ هٰؤُلَاءِ ، وَلَا

لِمَنْ رَوَىٰ هَذَا الْحَدِيْثَ أَيْضًا ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عِنْدَكُمْ مِنَ الْإِتْقَانِ لِلرِّوَايَةِ وَالْحِفْظِ مَا لِمَنْ رَوَىٰ حَدِيْثَ الزُّهْرِيِّ وَيَحْيَى وَعَبْدِ رَبِّهِ ابْنَيْ سَعِيْدٍ عَنْهُمْ .وَقَدْ خَالَفَ أَيْضًا أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدٍ فِيْمَا رَوٰى عَنْ عَمْرَةَ مِنْ هٰذَا ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ.

۴۸۶۰: ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عمرہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔اس روایت کو اسی طرح روایت کیا گیا جیسا کہ تم نے ذکر کیا مگر تمہارے اصول کے مطابق:
① یہ روایت سند کے لحاظ سے روایت زہری اور یحییٰ وعبدربہ بن سعید کی روایات کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ ابوبکر بن عمرو بن حزم کا حفظ واتقان ان میں سے کسی کے برابر نہیں ہے ② اور نہ ابوبکر سے روایت کرنے والے مثلاً ابن الہاد محمد بن اسحاق وغیرہ وحفظ واتقان میں زہری اور ابنائے سعید سے روایت کرنے والوں کے ہم پلہ ہیں۔
③ ابوبکر بن محمد نے جو روایت عن عمرہ نقل کی ہے ان کے بیٹے عبداللہ بن ابی بکر نے اس کے خلاف روایت کی ہے ملاحظہ ہو۔

۴۸۶۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ :قَالَتْ عَائِشَةُ الْقَطْعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا وَقَدْ خَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا رُزَيْقُ بْنُ حَكِيْمٍ فَرَوَاهُ عَنْ عَمْرَةَ مِثْلَ مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَيَحْيَى وَعَبْدُ رَبِّهِ عَنْهَا .قَالَ :فَإِنْ كَانَ هٰذَا الْأَمْرُ يُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ كَثْرَةِ الرُّوَاةِ فَإِنَّ مَنْ رَوَىٰ حَدِيْثَ عَمْرَةَ عَنْهَا بِخِلَافِ مَا رَوَاهُ عَنْهَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَكْثَرُ عَدَدًا .وَإِنْ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ الْإِتْقَانِ فِي الرُّوَاةِ وَالْحِفْظِ فَإِنَّ لِمَنْ رَوَىٰ حَدِيْثَ عَمْرَةَ عَنْهَا مِنْ يَحْيَى وَعَبْدِ رَبِّهِ مِنَ الْإِتْقَانِ فِي الرِّوَايَةِ وَالضَّبْطِ لَهَا مَا لَيْسَ لِأَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ .فَإِنْ قَالُوْا :فَقَدْ رَوَاهُ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ عَنْ عَمْرَةَ مِثْلَ مَا رَوَاهُ عَنْهَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ .فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ

۴۸۶۱: عبداللہ بن ابی بکر عن عمرہ وہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہاتھ کا ٹنا ربع دینار اور اس سے زائد میں ہے۔ زریق بن حکیم نے عمرہ سے ابوبکر کے خلاف اور عبداللہ بن ابی بکر' یحییٰ' عبدربہ کی روایت کے موافق روایت کی ہے۔ پس اگر کثرت روات کے اعتبار سے دیکھیں تو عمرہ سے ابوبکر بن محمد کے خلاف روایت کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور اگر رواۃ میں اتقان وحفظ کا لحاظ کرتے ہو تو تب بھی یحییٰ وعبدربہ جیسا حافظہ و پختگی ابوبکر بن محمد وغیرہ میں نہیں پائی جاتی۔

حاصل کلام: پس حاصل یہ ہوا کہ ابوبکر کی روایت کے مقابلہ میں یہ روایات بہر حال پختہ ہیں انہی کو لیا جائے گا۔

ایک اور سند سے ثبوت:

اس روایت کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن وغیرہ نے عمرہ سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسا کہ ابوبکر بن محمد نے روایت کی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۴۸۶۲: مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَبِيْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَثِيْرِ بْنِ خُنَيْسٍ أَنَّهُمْ تَنَازَعُوْا فِي الْقَطْعِ فَدَخَلُوْا عَلٰى عَمْرَةَ يَسْأَلُوْنَهَا .فَقَالَتْ :قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ إِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ . قِيْلَ لَهُمْ :أَمَّا أَبُوْ سَلْمَةَ فَلَا نَعْلَمُ لِجَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ مِنْهُ سَمَاعًا وَلَا نَعْلَمُهُ لَقِيَهُ أَصْلًا فَكَيْفَ يَجُوْزُ لَكُمْ أَنْ تَحْتَجُّوْا بِمِثْلِ هٰذَا عَلٰى مُخَالِفِكُمْ وَتُعَارِضُوْا بِهٖ مَا قَدْ رَوَاهُ عَنْ عَمْرَةَ مَنْ قَدْ ذَكَرْنَا ؟ وَإِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِحَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ

۴۸۶۲: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور کثیر بن خنیش دونوں نے قطع ید کے متعلق تنازعہ کیا۔ چنانچہ دونوں عمرہ کی خدمت میں دریافت کے لئے گئے تو انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ربع دینار سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹا جاسکتا۔ جعفر بن ربیعہ کا ابوسلمہ سے سماع و ملاقات ہی ثابت نہیں پھر منقطع روایت کو اپنے مخالف پر بطور حجت کیسے پیش کرتے ہو اور پھر ایسے رواۃ سے معارضہ کرتے ہو جن کی اسناد متصل ہیں۔ روایت زہری سے آخری استدلال روایت یہ ہے۔

۴۸۶۳: فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ :ثنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ :ثنَا سُفْيَانُ قَالَ :ثنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا .

۴۸۶۳: زہری نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چور کا ہاتھ ربع دینار پس اس سے زائد میں کاٹا جائے گا۔

۴۸۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّارِقُ إِذَا سَرَقَ رُبُعَ دِيْنَارٍ قُطِعَ .

۴۸۶۴: زہری نے عمرہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور جب ربع دینار (کی مقدار چیز) چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۴۸۶۵: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا . قِيْلَ لَهُمْ :قَدْ رَوَيْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ مِمَّا مَعْنَاهُ خِلَافُ هٰذَا الْمَعْنٰى .وَهُوَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِيْ رُبْعِ الدِّيْنَارِ فَصَاعِدًا .فَلَمَّا اضْطَرَبَ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَاخْتُلِفَ عَنْ غَيْرِهٖ عَنْ عَمْرَةَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا ارْتَفَعَ ذٰلِكَ كُلُّهُ فَلَمْ تَجِبِ الْحُجَّةُ بِشَيْءٍ مِنْهُ إِذَا كَانَ بَعْضُهُ يَنْفِيْ بَعْضًا .وَرَجَعْنَا إِلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فِيْ كِتَابِهٖ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللّٰهِ . فَأَجْمَعُوْا أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَعْنِ بِذٰلِكَ كُلَّ سَارِقٍ وَأَنَّهُ إِنَّمَا عَنٰى بِهٖ خَاصًّا مِنَ السُّرَّاقِ لِمِقْدَارٍ مِنَ الْمَالِ مَعْلُوْمٍ فَلَا يَدْخُلُ فِيْمَا قَدْ أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَنٰى بِهٖ خَاصًّا إِلَّا مَا قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَنَاهُ .وَقَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ عَنٰى سَارِقَ الْعَشَرَةِ الدَّرَاهِمِ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ سَارِقٍ مَا هُوَ دُوْنَهَا .فَقَالَ قَوْمٌ :هُوَ مِمَّنْ عَنَى اللّٰهُ تَعَالٰى ، وَقَالَ قَوْمٌ :لَيْسَ هُوَ مِنْهُمْ .فَلَمْ يَجُزْ لَنَا -لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ -أَنْ نَشْهَدَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى أَنَّهُ عَنٰى مَا لَمْ يَجْمَعُوْا أَنَّهُ عَنَاهُ .وَجَازَ لَنَا أَنْ نَشْهَدَ فِيْمَا أَجْمَعُوْا أَنَّ اللّٰهَ عَنَاهُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ عَنَاهُ .فَجَعَلْنَا سَارِقَ الْعَشَرَةِ الدَّرَاهِمِ فَمَا فَوْقَهَا دَاخِلًا فِي الْآيَةِ فَقَطَعْنَاهُ بِهَا وَجَعَلْنَا سَارِقَ مَا دُوْنَ الْعَشَرَةِ خَارِجًا مِنَ الْآيَةِ فَلَمْ نَقْطَعْهُ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَطَاءٍ وَعَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ .

۴۸۶۵: زہری نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ ربع دینار اور اس سے زائد میں کاٹا جائے گا۔ ان سے کہا جائے گا کہ ہم اسی باب میں یہ روایت ابن عیینہ کی سند سے زہری سے ان کے علاوہ دیگر الفاظ سے نقل کر آئے ہیں جس کا مطلب اس روایت کے خلاف ہے اور وہ یہ ہے۔ **کان رسول اللہ یقطع فی ربع الدینار فصاعدا** کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینار کی چوتھائی اور اس سے زائد میں ہاتھ کاٹتے تھے۔ پس جب زہری کی روایت بھی الفاظ کے اعتبار سے مضطرب اور دوسرے روات کے ساتھ عمرہ سے نقل کرنے میں مختلف ہے تو تمام استدلال کے لحاظ سے مرتفع ہوگئیں اس لئے کہ وہ ایک دوسرے کی نفی کرتی ہیں۔ اب جب روایات تعیین میں شدید طور پر مختلف ہیں بلکہ ایک دوسری کے منافی ہیں تو اب قرآن مجید کے ارشاد کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **السارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما جزاء بما کسبا نکالا من اللہ**

(المائدہ ۳۸) چوری کرنے والے مرد اور چور عورت کا ہاتھ کاٹو ان کے عمل کے سبب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور سزا۔ نمبر ①: اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کا چور مراد نہیں لیا۔ بلکہ ایک خاص معلوم مقدار کی چوری کرنے والے اشخاص مراد ہیں پس اس اجماع میں وہ لوگ ہی داخل ہوں گے جن پر سب کا اتفاق ہے۔ نمبر ②: اس بات پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دس درہم کی چوری کرنے والا شخص مراد لیا ہے۔ اس سے کم چوری کرنے والے سے متعلق اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ وہ بھی ان میں شامل ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے یہاں مراد لیا ہے۔ جبکہ دوسروں نے کہا کہ وہ ان میں شامل ہی نہیں (کہ اس پر چور کا اطلاق ہو) پس ہمارے لئے جائز نہیں (جبکہ علماء کا اس میں اختلاف ہے) کہ ہم اللہ تعالیٰ کے متعلق غیر اجماعی چیز کے مراد الٰہی ہونے کی گواہی دیں۔ البتہ یہ جائز ہے کہ متفق علیہ چیز کو مراد الٰہی کہیں۔ (کیونکہ زبان نبوت سے امت کا اجماع ضلالت پر ناممکن ہے) پس دس درہم یا اس سے زائد چرانے والے کو آیت کے تحت داخل مان کر اس میں ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا جائے گا اور دس درہم سے کم کی چوری کرنے والے کو آیت کے حکم قطع سے خارج مانیں گے۔ پس اس کا ہاتھ نہ کاٹیں گے۔ (البتہ تعزیر ہوگی) فریق ثانی کا مؤقف مبرہن و ثابت ہو گیا۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے ثابت ہو گیا کہ کم از کم ربع دینار یا پھر اس سے زائد میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

جواب: ہم اسی باب میں یہ روایت ابن عیینہ کی سند سے زہری سے روایت ان کے علاوہ دیگر الفاظ سے نقل کر آئے ہیں جس کا مطلب اس روایت کے خلاف ہے اور وہ یہ ہے۔ **کان رسول اللہ یقطع فی ربع الدینار فصاعدا** کہ جناب رسول اللہ ﷺ دینار کی چوتھائی اور اس سے زائد میں ہاتھ کاٹتے تھے۔

پس جب زہری کی روایت بھی الفاظ کے اعتبار سے مضطرب اور دوسرے روایت کے ساتھ عمرہ سے نقل کرنے میں مختلف ہے تو تمام استدلال کے لحاظ سے مرتفع ہو گئیں اس لئے کہ وہ ایک دوسرے کی نفی کرتی ہیں۔

رجوع الی الاصل:

اب جب روایات تعیین میں شدید طور پر مختلف ہیں بلکہ ایک دوسری کے منافی ہیں تو اب قرآن مجید کے ارشاد کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **السارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما جزاء بماکسبا نکالا من اللہ** (المائدہ: ۳۸)

چوری کرنے والے مرد اور چور عورت کا ہاتھ کاٹو ان کے عمل کے سبب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور سزا۔

نمبر ①: اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اسے سے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کا چور مراد نہیں لیا۔ بلکہ ایک خاص معلوم مقدار کی چوری کرنے والے اشخاص مراد ہیں پس اس اجماع میں وہ لوگ ہی داخل ہوں گے جن پر سب کا اتفاق ہے۔

نمبر②: اس بات پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ دس درہم کی چوری کرنے والا شخص مراد لیا ہے۔ اس سے کم چوری کرنے والے سے متعلق اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ وہ بھی ان میں شامل ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے یہاں مراد لیا ہے۔ جبکہ دوسروں نے کہا کہ وہ ان میں شامل ہی نہیں (کہ اس پر چور کا طلاق ہو)

پس ہمارے لئے جائز نہیں (جبکہ علماء کا اس میں اختلاف ہے) کہ ہم اللہ تعالیٰ کے متعلق غیر اجماعی چیز کے مراد الٰہی ہونے کی گواہی دیں۔ البتہ یہ جائز ہے کہ متفق علیہ چیز کو مراد الٰہی کہیں۔ (کیونکہ زبان نبوت سے امت کا اجماع ضلالت پر ناممکن ہے) پس دس درہم یا اس سے زائد چرانے والے کو آیت کے تحت داخل مان کر اس میں ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا جائے گا اور دس درہم سے کم کی چوری کرنے والے کو آیت کے حکم قطع سے خارج مانیں گے۔ پس اس کا ہاتھ نہ کاٹیں گے۔ (البتہ تعزیر ہوگی) فریق ثانی کا مؤقف مبرہن و ثابت ہو گیا۔ الحمد للہ رب العالمین۔

یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اقوال صحابہؓ و تابعینؒ سے تائید:

یہ بات ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور عطاء عمرو بن شعیب رحمہما اللہ سے مروی ہے۔

قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ:

۴۸۶۶: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي الدِّيْنَارِ أَوْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ

۴۸۶۶: قاسم بن عبدالرحمٰن نے روایت کی کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاتھ دینار یا دس درہم کے بدلے کاٹا جائے گا۔

قول عطاء عمرو رحمہم اللہ:

۴۸۶۷: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :كَانَ قَوْلُ عَطَاءٍ عَلٰى قَوْلِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .

۴۸۶۷: ابن جریج بیان کرتے تھے کہ عطاء کا قول عمرو بن شعیب کے قول کے موافق تھا کہ دس درہم سے کم (چوری کرنے) میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔

بَابُ الْاِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ الَّتِیْ تُوْجِبُ الْقَطْعَ

اتنی مقدار چوری کا اقرار جس سے ہاتھ کٹے

خلاصۃ المرام :علماء کی ایک جماعت جس میں حضرت عطاء ثوری' مالک' شافعی اور ابو حنیفہ ومحمد رحمہم اللہ شامل ہیں کا قول یہ ہے کہ ایک مرتبہ اقرار سے ہی چور کا ہاتھ کاٹا جا سکتا ہے۔

نمبر ②:امام ابو یوسف' احمد' زفر' اعمش رحمہم اللہ کا قول یہ ہے کم از کم ہاتھ کاٹنے کے لئے دو مرتبہ اقرار ضروری ہے۔

فریق اول: چور اگر چوری کا ایک مرتبہ اقرار کر لے تو ہاتھ کاٹنے کے لئے یہی کافی ہے دو مرتبہ اقرار کی حاجت نہیں جیسا مندرجہ ذیل روایات اس کی شاہد ہیں۔

۴۸۶۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَوْنٍ مَوْلٰى بَنِیْ هَاشِمٍ قَالَ :ثَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : أُتِیَ بِسَارِقٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ هٰذَا سَرَقَ فَقَالَ مَا اِخَالُهٗ سَرَقَ فَقَالَ السَّارِقُ :بَلٰی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَاقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ ثُمَّ ائْتُوْنِیْ بِهٖ قَالَ :فَذُهِبَ بِهٖ فَقُطِعَ ثُمَّ حُسِمَ ثُمَّ أُتِیَ بِهٖ فَقَالَ تُبْ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ :تُبْتُ اِلَی اللّٰهِ، فَقَالَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكَ

۴۸۶۸: محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک چور خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لایا گیا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا میرے خیال میں تو اس نے چوری نہیں کی۔ چور کہنے لگا۔ کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا اس کو لے جا کر اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ پھر اس کو ابلتے تیل میں ڈال دو (تا کہ خون بہنے سے وہ ہلاک نہ ہو جائے) پھر اس کو میرے پاس لاؤ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس کو لے جا کر اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا پھر داغا گیا پھر اس کو آپ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ تو اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ آپ نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ کو قبول فرمائے۔

تخریج : نسائی فی السارق باب ۳' دارمی فی الحدود باب ۶۔

اللغات :ما اخالہ۔ میں خیال نہیں کرتا۔ احسموہ گرم تیل سے داغو۔

۴۸۶۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۸۶۹: یزید بن خصیفہ نے محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۸۷۰: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۸۷۰: سفیان نے یزید بن خصیفہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

۴۸۷۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ أَنَّ يَزِيْدَ بْنَ خُصَيْفَةَ أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۸۷۱: یزید بن خصیفہ نے بتلایا کہ میں نے محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان کو سنا کہ وہ جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے تھے۔

۴۸۷۲: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ سَمُرَةَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّيْ سَرَقْتُ جَمَلًا لِبَنِيْ فُلَانٍ .فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا :إِنَّا فَقَدْنَا جَمَلًا لَنَا فَأَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُطِعَتْ يَدُهٗ . قَالَ ثَعْلَبَةُ :أَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِيْنَ قُطِعَتْ يَدُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ طَهَّرَنِيْ مِمَّا أَرَادَ أَنْ يُدْخِلَ جَسَدِي النَّارَ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَقَرَّ بِالسَّرِقَةِ مَرَّةً وَاحِدَةً قُطِعَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ وَمِنْهُمْ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَالُوْا :لَا تُقْطَعُ حَتّٰى يُقِرَّ مَرَّتَيْنِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

۴۸۷۲: عبدالرحمن بن ثعلبہ انصاری نے اپنے والد سے بیان کیا کہ عمرو بن سمرہ بن حبیب بن عبدشمس کو جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے بنی فلاں کا ایک اونٹ چرایا ہے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف پیغام بھیجا تو انہوں نے کہا ہمارا ایک اونٹ گم ہوا ہے۔ پس جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تو میں نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فقہاء کی ایک جماعت کا کہنا

یہ ہے کہ جب کوئی آدمی ایک مرتبہ سرقہ کا اعتراف کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور اس کی دلیل مندرجہ بالا روایات ہیں۔ اس قول کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ محمد بن الحسن رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔ دوسروں نے کہا امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا موقف یہ ہے کہ دو مرتبہ اقرار کے بغیر اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔ ان کی دلیل مندرجہ ذیل روایات سے ہے۔

تشریح ثعلبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب اس کا ہاتھ کاٹا گیا تو میری نگاہ اسی پر تھی وہ کہہ رہا تھا۔ الحمد للہ الذی طھرنی مما اراد ان یدخل جسدی النار "تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس گناہ سے پاک کر دیا جس نے یہ چاہا کہ میرا جسم اس کی وجہ سے آگ میں داخل ہو۔

تخریج : ابن ماجه فی الحدود باب ۲۴۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: فقہاء کی ایک جماعت کا کہنا یہ ہے کہ جب کوئی آدمی ایک مرتبہ سرقہ کا اعتراف کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور اس کی دلیل مندرجہ بالا روایات ہیں۔ اس قول کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ محمد بن الحسن رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا موقف یہ ہے کہ دو مرتبہ اقرار کے بغیر اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔ ان کی دلیل مندرجہ ذیل روایات سے ہے۔

۴۸۷۳: بِمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ الزُّبَيْرِيُّ قَالَا : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ : أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوجَدْ مَعَهُ الْمَتَاعُ . فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ : بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ، قَالَ : بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ . ثُمَّ جِيْءَ بِهِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ قَالَ : أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ . فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْطَعْهُ بِإِقْرَارِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً حَتَّى أَقَرَّ ثَانِيَةً . فَهٰذَا أَوْلَى مِنَ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ لِأَنَّ فِيْهِ زِيَادَةً عَلَى مَا فِي الْأَوَّلِ . وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَحَدُهُمَا قَدْ نَسَخَ الْآخَرَ . فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ رَجَعْنَا إِلَى النَّظَرِ فَوَجَدْنَا السُّنَّةَ قَدْ قَامَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُقِرِّ بِالزِّنَا أَنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعًا وَأَنَّهُ لَمْ يَرْجُمْهُ بِإِقْرَارِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَأُخْرِجَ ذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ الْإِقْرَارِ بِحُقُوْقِ الْآدَمِيِّيْنَ الَّتِي يُقْبَلُ فِيْهَا الْإِقْرَارُ مَرَّةً وَاحِدَةً وَرُدَّ حُكْمُ الْإِقْرَارِ بِذٰلِكَ إِلَى حُكْمِ الشَّهَادَةِ عَلَيْهِ . فَكَمَا كَانَتِ الشَّهَادَةُ عَلَيْهِ غَيْرَ مَقْبُوْلَةٍ إِلَّا مِنْ أَرْبَعَةٍ فَكَذٰلِكَ جَعَلَ الْإِقْرَارَ بِهِ لَا يُوْجِبُ

الْجَلْدَ إِلَّا بِإِقْرَارِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ الْإِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ أَيْضًا لِذٰلِكَ يُرَدُّ إِلَى حُكْمِ الشَّهَادَةِ عَلَيْهَا .فَكَمَا كَانَتِ الشَّهَادَةُ عَلَيْهِ لَا يَجُوْزُ إِلَّا مِنَ اثْنَيْنِ فَكَذٰلِكَ الْإِقْرَارُ بِهَا لَا يُقْبَلُ إِلَّا مَرَّتَيْنِ .وَقَدْ رَأَيْنَاهُمْ جَمِيْعًا لَمَّا رَوَوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُقِرِّ بِالزِّنَا لَمَّا هَرَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا خَلَّيْتُمْ سَبِيْلَهُ.فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ عَلٰى أَنَّ رُجُوْعَهُ مَقْبُوْلٌ وَاسْتَعْمَلُوْا ذٰلِكَ فِي سَائِرِ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَجَعَلُوْا مَنْ أَقَرَّ بِهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ رُجُوْعِهِ وَلَمْ يَخُصُّوْا الزِّنَا بِذٰلِكَ دُوْنَ سَائِرِ حُدُوْدِ اللّٰهِ .فَكَذٰلِكَ لَمَّا جُعِلَ الْإِقْرَارُ فِي الزِّنَا لَا يُقْبَلُ إِلَّا بِعَدَدِ مَا يُقْبَلُ عَلَيْهِ مِنَ الْبَيِّنَةِ ثَبَتَ أَنَّهُ لَا يُقْبَلُ الْإِقْرَارُ بِسَائِرِ حُدُوْدِ اللّٰهِ إِلَّا بِعَدَدِ مَا يُقْبَلُ عَلَيْهَا مِنَ الْبَيِّنَةِ .فَأَدْخَلَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي هٰذَا عَلٰى أَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَالَ لَوْ كَانَ لَا يُقْطَعُ فِي السَّرِقَةِ حَتّٰى يُقِرَّ بِهَا سَارِقُهَا مَرَّتَيْنِ لَكَانَ إِذَا أَقَرَّ أَوَّلَ مَرَّةٍ صَارَ مَا أَقَرَّ بِهِ عَلَيْهِ دَيْنًا وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ الْقَطْعُ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ السَّارِقُ لَا يُقْطَعُ فِيْمَا قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ بِأَخْذِهِ إِيَّاهُ دَيْنًا . فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا لِأَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَوْ لَزِمَ ذٰلِكَ أَبَا يُوْسُفَ فِي السَّرِقَةِ لَلَزِمَ مُحَمَّدًا مِثْلُهُ فِي الزِّنَا أَيْضًا إِذْ كَانَ الزَّانِيْ فِيْ قَوْلِهِمْ لَا يُحَدُّ فِيْمَا وَجَبَ عَلَيْهِ فِيْهِ مَهْرٌ كَمَا لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيْمَا قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ دَيْنًا .فَلَوْ كَانَتْ هٰذِهِ الْعِلَّةُ الَّتِي احْتَجَّ بِهَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلٰى أَبِيْ يُوْسُفَ يَجِبُ بِهَا فَسَادُ قَوْلِ أَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الْإِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ لَلَزِمَ مُحَمَّدًا مِثْلُ ذٰلِكَ فِي الْإِقْرَارِ بِالزِّنَا .وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَمَّا أَقَرَّ بِالزِّنَا مَرَّةً لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ حَدٌّ وَقَدْ أَقَرَّ بِوَطْءٍ لَا يُحَدُّ فِيْهِ بِذٰلِكَ الْإِقْرَارِ فَوَجَبَ عَلَيْهِ مَهْرٌ فَلَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُحَدَّ فِيْ وَطْءٍ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ فِيْهِ مَهْرٌ .فَإِذَا كَانَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ حُجَّةٌ فِي الْإِقْرَارِ بِالزِّنَا فَكَذٰلِكَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ حُجَّةٌ فِي الْإِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ .وَقَدْ رَدَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِيْ أَقَرَّ عِنْدَهُ بِالسَّرِقَةِ مَرَّتَيْنِ .

۴۸۷۳: ابوذر کے مولیٰ ابومنذر نے ابوامیہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور لایا گیا اس نے اعتراف تو اچھی طرح کیا مگر اس کے پاس سامان نہ پایا گیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا میرے خیال میں تو تم نے چوری نہیں کی۔ اس نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو اس کے سامنے دو تین مرتبہ دھرایا اس نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے اس کا ہاتھ ایک مرتبہ اقرار سے نہیں کاٹا جب تک کہ اس نے دوسری مرتبہ اقرار نہیں کیا۔ یہ روایت

پہلی روایت سے اس لئے اولیٰ ہے کہ اس میں پہلی سے اضافہ پایا جاتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ دوسری روایت سے پہلی کو منسوخ کر دیا ہو۔ اب جبکہ روایت میں احتمال ہے تو نظر کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تا کہ کسی نتیجہ پر پہنچ سکیں۔ جب روایات میں احتمال ہے۔ تو نظر کی طرف رجوع کریں گے۔ آپ ﷺ کا یہ طریقہ مبارک پایا کہ آپ نے زنا کا اقرار کرنے والے کو چار مرتبہ واپس کیا اور ایک مرتبہ اقرار کرنے پر اس کو رجم نہیں کیا اور اسے ان انسانی حقوق سے جن میں ایک بار کا اقرار قابل قبول ہوتا ہے ان سے نکال دیا اور اس اقرار کا وہی حکم قرار دیا جو گواہی کا ہوتا ہے تو جس طرح اس کے خلاف چار گواہوں سے کم گواہوں کی گواہی قابل قبول نہیں زنا کے اقرار کو بھی اسی طرح قرار دیا گیا تو جس مجرم کا چار مرتبہ اقرار نہ ہو حد واجب نہ ہو گی۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ چوری کے اقرار کو اس کی گواہی کی طرف لوٹایا جائے گا تو جس طرح اس کے خلاف دو سے کم کی گواہی مقبول نہیں اس طرح اقرار بھی دو بار ہو گا تب قبول کیا جائے گا اور ہم نے غور کیا کہ ان تمام روات نے جناب رسول اللہ ﷺ سے زنا کا اقرار کرنے والے کے بارے میں روایت کی ہے کہ جب اس نے اقرار کیا تو آپ نے اس کو چار مرتبہ واپس کیا اور ایک بار کے اقرار پر اس کو رجم نہیں فرمایا۔ اب اس کو ان انسانی حقوق سے کہ جن میں ایک بار کا اقرار مقبول ہوتا ہے خارج کر دیا اور اس اقرار کے حکم کو گواہی کے حکم کی طرف لوٹا دیا۔ تو جس طرح اس کے خلاف چار سے کم گواہوں کی گواہی مقبول نہیں زنا کے اقرار کو بھی اسی طرح قرار دیا گیا کہ جب تک وہ چار مرتبہ اقرار نہ کرے حد واجب نہ ہو گی۔ تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ چوری کے اقرار کو بھی اس کی گواہی کی طرف لوٹایا جائے گا تو جس طرح اس کے خلاف دو آدمیوں سے کم کی گواہی قابل قبول نہیں اسی طرح اقرار بھی دو بار ہو گا تو تب قبول کیا جائے گا۔ ہم سب اس بات کو مانتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے زنا کے اقراری مجرم کے متعلق روایت یہ ہے کہ جب وہ بھاگ گیا تو آپ نے فرمایا تم نے اس کا راستہ کیوں نہ چھوڑ دیا تو فقہاء کے ہاں اس کا مطلب یہی ہے کہ اس کا رجوع ان کے ہاں مقبول ہے اور انہوں نے تمام حدود میں اس پر عمل کیا۔ چنانچہ انہوں نے یہ مقرر کیا ہے کہ جو شخص اقرار کے بعد رجوع کرے اس کا رجوع قابل قبول ہے۔ فقہاء نے اس بات کو باقی حدود کو چھوڑ کر صرف زنا سے متعلق نہیں کیا۔ تو اس طرح زنا کے اقرار میں وہی تعداد معتبر ہے جو گواہی کے لئے قبول کی جاتی ہے۔ تو تمام حدود میں اسی طرح اتنی بار کا اقرار مقبول ہو گا جتنی گواہی دی جاتی ہے۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض یہ ہے کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر چور کا ہاتھ اس وقت تک نہ کاٹا جائے جب تک کہ وہ دوسری مرتبہ اقرار نہ کرے تو جب اس نے پہلی مرتبہ اقرار کیا تو یہ مال اس پر قرض ہو گیا اور جب وہ قرض ہو گیا تو اس پر ہاتھ کا کاٹنا جائز نہ ہو گا کیونکہ جو چیز اس کے لینے سے اس پر قرض ہو گئی ہو اس پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ پس دوبارہ اقرار کو لازم کرنا درست نہ ہوا۔ ان کو جواب میں کہے کہ امام ابو یوسف کی طرف سے اس کا ایک الزامی جواب دیا جا رہا ہے کہ اگر چوری کے سلسلہ میں یہ بات امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ پر لازم کرتے ہیں تو آپ کو زنا کے سلسلہ میں اس قسم کی بات خود اپنے حق میں تسلیم کرنا

پڑے گی (حالانکہ آپ اس کو تسلیم نہیں کرتے) کہ جب زانی پر مہر لازم ہوگا تو بالاتفاق اس پر حد واجب نہ ہوگی جس طرح کہ چور پر مال کے قرض ہو جانے کی صورت میں اس کا ہاتھ کاٹا نہیں جاتا۔ پس جس علت کی وجہ سے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کیا ہے۔ اسی علت کی وجہ سے خود ان پر اعتراض لازم آتا ہے تو جس طرح اقرار زنا کے سلسلہ میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ جب اس پر نہ لزوم مہر کے قائل ہیں اور نہ سقوط حد کے قائل ہیں۔ کیونکہ جس وطی میں وجوب مہر ہو اس واطی پر حد واجب نہیں ہوتی۔ حاصل کلام یہ ہوا کہ جب زنا کے اقرار کی صورت میں ایک بار کے اقرار سے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ حد کو ساقط نہیں مانتے تو یہ بات چوری کے سلسلہ میں بھی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف سقوط حد سرقہ کے لئے تسلیم نہیں کی جاسکتی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو جس نے آپ کے ہاں چوری کا اقرار دو بار کیا آپ نے اس کو لوٹا دیا۔

تشریح: پس آپ نے حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اس کو لایا گیا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا تم کہو میں اللہ تعالیٰ سے استغفار اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ اس نے کہا استغفر اللہ واتوب الیہ" پھر آپ نے دعا فرمائی "اللھم تب علیہ" اے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما۔

تخریج : ابو داؤد فی الحدود باب۹' نسائی فی السارق باب۳' ابن ماجہ فی الحدود باب۲۹' دارمی فی الحدود باب۶' مسند احمد ۲۹۳/۵۔

حاصل روایات: اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے اس کا ہاتھ ایک مرتبہ اقرار سے نہیں کاٹا جب تک کہ اس نے دوسری مرتبہ اقرار نہیں کیا۔

روایت اوّل کا جواب: یہ روایت پہلی روایت سے اس لئے اولیٰ ہے کہ اس میں پہلی سے اضافہ پایا جاتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ دوسری روایت سے پہلی کو منسوخ کر دیا ہو۔ اب جبکہ روایت میں احتمال ہے تو نظر کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تاکہ کسی نتیجہ پر پہنچ سکیں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

جب روایات میں احتمال ہے۔ تو نظر کی طرف رجوع کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ مبارک پایا کہ آپ نے زنا کا اقرار کرنے والے کو چار مرتبہ واپس کیا اور ایک مرتبہ اقرار کرنے پر اس کو رجم نہیں کیا اور اسے ان انسانی حقوق سے جن میں ایک بار کا اقرار قابل قبول ہوتا ہے ان سے نکال دیا اور اس اقرار کا وہی حکم قرار دیا جو گواہی کا ہوتا ہے تو جس طرح اس کے خلاف چار گواہوں سے کم گواہوں کی گواہی قابل قبول نہیں زنا کے اقرار کو بھی اسی طرح قرار دیا گیا تو جس مجرم کا چار مرتبہ اقرار نہ ہو حد واجب نہ ہوگی۔

حاصل کلام: یہ ہوا کہ جب زنا کے اقرار کی صورت میں ایک بار کے اقرار سے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ حد کو ساقط نہیں مانتے تو یہ بات

چوری کے سلسلہ میں بھی امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے خلاف سقوط حد سرقہ کے لئے تسلیم نہیں کی جا سکتی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو جس نے آپ کے ہاں چوری کا اقرار دو بار کیا آپ نے اس کو لوٹا دیا۔

۴۸۷۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ رَجُلًا أَقَرَّ عِنْدَهُ بِسَرِقَةٍ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ :قَدْ شَهِدْتَ عَلٰى نَفْسِكَ شَهَادَتَيْنِ قَالَ :فَأَمَرَ بِهٖ فَقُطِعَ وَعَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ. أَفَلَا تَرَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَدَّ حُكْمَ الْإِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ إِلٰى حُكْمِ الشَّهَادَةِ عَلَيْهَا فِيْ عَدَدِ الشُّهُوْدِ فَكَذٰلِكَ الْإِقْرَارُ بِحُدُوْدِ اللّٰهِ كُلِّهَا لَا يُقْبَلُ فِيْ ذٰلِكَ إِلَّا بِعَدَدِ مَا يُقْبَلُ مِنَ الشُّهُوْدِ عَلَيْهَا .

۴۸۷۴: قاسم بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی بن ابی طالبؓ کے متعلق بیان کیا کہ ان کے ہاں ایک آدمی نے چوری کا دو مرتبہ اقرار کیا تو آپ نے فرمایا تو نے اپنے نفس کے خلاف دو مرتبہ گواہی دی پھر آپ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا اور وہ ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دیا۔ اس روایت میں غور فرمائیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چوری کے اقرار کو اس کے سلسلہ میں گواہوں کی تعداد کی طرف لوٹایا ہے تمام حدود اللہ میں اقرار کا حکم گواہی کی طرح ہوگا ان کے متعلق جتنی گواہی مطلوب ہوتی ہے۔ اقرار بھی اسی مقدار سے معتبر مانا جائے گا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت زیورات عاریت کے طور پر لیتی اور ان کو واپس نہ کرتی۔ پس اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

تخریج : ابن ماجه فی الحدود باب ۲۳۔

حاصل روایات : اس روایت میں غور فرمائیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چوری کے اقرار کو اس کے سلسلہ میں گواہوں کی تعداد کی طرف ولٹایا ہے تمام حدود اللہ اقرار کا حکم گواہی کی طرح ہوگا ان کے متعلق جتنی گواہی مطلوب ہوتی ہے۔ اقرار بھی اسی مقدار سے معتبر مانا جائے گا۔

نوٹ : اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے مذہب کو ترجیح دی اور اقرار سرقہ کو اقرار شہادت کے مماثل قرار دیا اور نظر کو ان کی دلیل کی تائید میں لائے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَعِيرُ الْحُلِيَّ فَلَا يَرُدُّهُ هَلْ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ قَطْعٌ أَمْ لَا ؟

ادھار زیور لے کر واپس نہ کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے یا نہیں؟

بعض علماء کا یہ خیال ہے کہ عاریۃ چیز لے کر نہ دینے والے کا ہاتھ چور کی طرح کاٹا جائے گا اس کو امام احمد ابن راہویہ رحمہم اللہ اور ظاہریہ نے اختیار کیا ہے۔ دوسرے فریق کا قول یہ ہے کہ استعارہ کے طور پر لینے والے پر قطع ید نہیں ہے البتہ ضمان ہے اس قول کو امام شعبی، نخعی، ثوری، ائمہ احناف، شافعی رحمہم اللہ اہل مدینہ، اہل کوفہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: عاریۃ چیز لے کر واپس نہ کرنا سرقہ کی طرح ہے اس لئے ایسا کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ مندرجہ ذیل روایت اس کی دلیل ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :رُوِيَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْحُلِيَّ وَلَا تَرُدُّهُ قَالَ :فَأُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُطِعَتْ

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت زیورات عاریت کے طور پر لیتی اور ان کو واپس نہ کرتی۔ پس اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

۴۸۷۵: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ رَجَالٍ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ :ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا .فَأَتَى أَهْلُهَا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَلَّمُوْهُ فَكَلَّمَ أُسَامَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُسَامَةُ ، لَا أَرَاكَ تُكَلِّمُنِيْ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَقَالَ إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُ إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ قَطَعُوْهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقَطَعَ يَدَ الْمَخْزُوْمِيَّةِ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَنِ اسْتَعَارَ شَيْئًا فَجَحَدَهُ وَجَبَ أَنْ يُقْطَعَ فِيْهِ وَكَانَ عِنْدَهُمْ بِذٰلِكَ فِيْ مَعْنَى السَّارِقِ

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَا يُقْطَعُ وَيَضْمَنُ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدْ رَوَاهُ مَعْمَرٌ كَمَا ذَكَرُوْا وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُهُ فَزَادَ فِيْهِ أَنَّ تِلْكَ الْمَرْأَةَ الَّتِيْ كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْحُلِيَّ فَلَا تَرُدُّهُ سَرَقَتْ فَقَطَعَهَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَرِقَتِهَا . فَمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ

۴۸۷۵: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک مخزومی عورت لوگوں سے عاریت کے طور پر سامان لے کر پھر انکار کر دیتی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا۔ اس کے عزیز واقارب اسامہ بن زید کے پاس آئے ان سے بات کی اور اسامہ رضی اللہ عنہ نے ان کے کہنے پر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کو فرمایا تم مجھ سے اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کے متعلق بات کرتے ہو۔ پھر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ اے لوگو! تم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاکت کا شکار ہوتے کہ ان میں جب کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو وہ اس کو چھوڑ دیتے اور جب کمزور وکم درجہ چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتے۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ چنانچہ مخزومیہ کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ جس نے کوئی چیز عاریت کے طور پر لی اور پھر اس کا انکار کر دیا۔ تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالنا لازم ہے ایسی عاریت ان کے ہاں سرقہ کے مفہوم میں شامل ہے انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا۔ دوسروں نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ عاریت کے طور پر سامان لے کر انکار کرنے والے پر قطع ید نہیں ہے البتہ ضمان لیا جائے گا۔ اس روایت کو معمر نے اسی طرح روایت کیا جیسا آپ نے ذکر کیا ہے مگر ان کے علاوہ دیگر روات نے اس روایت میں اضافہ نقل کیا ہے: **ان تلك المرة التى كانت تسعير الحلى فلا ترده' سرقت فقطعها فيه رسول الله** صلی اللہ علیہ وسلم **لسرقتها**" کہ اس عورت کا ہاتھ سرقہ کی وجہ سے کاٹا گیا۔ روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسلم فی الحدود ۱۰' ابو داؤد فی الحدود باب ٤' ١٦' نسائی فی السارق باب ٥' ٦' مسند احمد ١٦٢/٦۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ جس نے کوئی چیز عاریت کے طور پر لی اور پھر اس کا انکار کر دیا۔ تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالنا لازم ہے ایسی عاریت ان کے ہاں سرقہ کے مفہوم میں شامل ہے انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا۔

<u>فریق ثانی کا مؤقف ودلیل</u>: عاریت کے طور پر سامان لے کر انکار کرنے والے پر قطع ید نہیں ہے البتہ ضمان لیا جائے گا۔

<u>فریق اوّل کے مؤقف کا جواب</u>: اس روایت کو معمر نے اسی طرح روایت کیا جیسا آپ نے ذکر کیا ہے مگر ان کے علاوہ دیگر روات نے اس روایت میں اضافہ نقل کیا ہے: **ان تلك المرأة التى كانت تستعير الحلى فلا ترده' سرقت فقطعها فيه رسول الله** صلی اللہ علیہ وسلم **لسرقتها**" کہ اس عورت کا ہاتھ سرقہ کی وجہ سے کاٹا گیا۔ روایت ملاحظہ ہو:

۴۸۷۶: مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْفَتْحِ فَأَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُقْطَعَ .فَكَلَّمَهُ فِيْهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَلَوَّنَ أَيْ تَغَيَّرَ مِنَ الْغَضَبِ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ .فَقَالَ لَهُ أُسَامَةُ :اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ النَّاسَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ يَدُهَا .

۴۸۷۶: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتح مکہ کے دنوں چوری کی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا حضرت اسامہ بن زیدؓ نے اس کے متعلق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو غصہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک بدل گیا تو آپ نے فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کے متعلق سفارش کرتے ہو؟ حضرت اسامہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے معاف فرمادیں۔

جب پچھلا پہر ہوا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی خوب تعریف کی جس کا وہ حقدار ہے پھر فرمایا اما بعد! تم سے پہلے لوگ اس وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے کہ ان میں جب کوئی بڑا آدمی چوری کرتا اس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کر لیتا تو اس پر حد قائم کرتے مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر بالفرض فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ پھر آپ نے اس عورت کے متعلق حکم دیا جس نے چوری کی تھی پس اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا گیا۔

تخریج : بخاری فی الحدود باب ۱۲' مسلم فی الحدود۹/۸' ابو داؤد فی الحدود باب ٤' ترمذی فی الحدود باب٦' نسائی فی السارق باب٦' ابن ماجه فی الحدود باب٦' دارمی فی الحدود باب٥۔

۴۸۷۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيْهَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوْا :مَنْ يَجْتَرِءُ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالُوْا :وَمَنْ يَجْتَرِءُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ ؟ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَاهُ .فَثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الْقَطْعَ كَانَ بِخِلَافِ الْمُسْتَعَارِ الْمَجْحُوْدِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدْفَعُ الْقَطْعَ فِي الْخِيَانَةِ

۴۸۷۷: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ قریش نے مخزومی عورت کے معاملے کو بڑی اہمیت دی جس نے چوری کی تھی آپس میں کہنے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس موقعہ پر گفتگو میں کون جرأت کرے گا پھر کہنے لگے اسامہ کے علاوہ اور کوئی جرأت نہیں کرسکتا پھر اس کی ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ان روایات سے ثابت ہوا کہ مستعار زیورات جن کا وہ انکار کردیتی تھی یہ چوری اس سے زائد تھی مستعار زیورات کو دبانا یہ خیانت ہے اس کے متعلق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہاتھ کاٹنے کی نفی منقول ہے۔ملاحظہ ہو۔

تخریج : بخاری فی احادیث الانبیاء باب ٥٤' فضائل اصحاب النبی ﷺ باب١٨' والحدود باب١٢' مسلم فی الحدود ٩/٨' ابو داؤد فی الحدود باب٤' نسائی فی السارق باب٦' ابن ماجه فی الحدود باب٦' دارمی فی الحدود باب٥۔

حاصل روایات : ان روایات سے ثابت ہوا کہ مستعار زیورات جن کا وہ انکار کردیتی تھی یہ چوری اس سے زائد تھی مستعار زیورات کو دبانا یہ خیانت ہے اس کے متعلق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہاتھ کاٹنے کی نفی منقول ہے۔ملاحظہ ہو۔

۴۸۷۸: مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ وَلَا عَلَى الْمُخْتَلِسِ وَلَا عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ .

۴۸۷۸: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خائن' اچکے' لٹیرے پر قطع ید نہیں ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الحدود باب١٤' ترمذی فی الحدود باب١٨' نسائی فی السارق باب١٣' ابن ماجه فی الحدود باب٢٦' دارمی فی الحدود باب٨۔

۴۸۷۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْبَلْخِيُّ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۸۷۹: مکی بن ابراہیم بلخی نے ابن جریج سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۸۸۰: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ رِجَالٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ : ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. فَلَمَّا كَانَ الْخَائِنُ لَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّارِقِ وَأُحْكِمَتِ السُّنَّةُ أَمْرَ السَّارِقِ الَّذِيْ يَجِبُ عَلَيْهِ الْقَطْعُ أَنَّهُ الَّذِيْ يَسْرِقُ مِقْدَارًا مِنَ الْمَالِ مَعْلُوْمًا مِنْ حِرْزٍ وَكَانَ الْمُسْتَعِيْرُ أَخَذَ الْمَالَ الْمُسْتَعَارَ مِنْ غَيْرِ حِرْزٍ ثَبَتَ أَنَّهُ لَا قَطْعَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ لِعَدَمِ الْحِرْزِ . وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا مِمَّا صَحَّحْنَا عَلَيْهِ مَعَانِيَ هٰذِهِ الْآثَارِ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

أَجْمَعِيْنَ

۴۸۸۰: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ جبکہ خائن پر قطع ہی نہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خائن اور چور میں فرق فرمایا ہے اور چور کے معاملے میں یہ پختہ طریقہ ثابت ہے کہ جب وہ مال کی ایک مخصوص مقدار (دس درہم) کسی محفوظ مقام سے لے تو تب اس پر قطع آئے گا اور عاریت کے طور پر لینے والے نے تو محفوظ مقام سے بلا اجازت نہیں لیا بلکہ اس کے ہاتھ لے لیا ہے مال کے محفوظ مقام پر نہ ہونے کی وجہ سے اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا نہ ہوگی۔ یہ جو اوپر مذکور ہوا جس سے ہم نے آثار کے معانی کا باہمی درست ہونا ثابت کیا ہے یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ابو یوسف رحمہ اللہ محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات: جبکہ خائن پر قطع ہی نہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خائن اور چور میں فرق فرمایا ہے اور چور کے معاملے میں یہ پختہ طریقہ ثابت ہے کہ جب وہ مال کی ایک مخصوص مقدار (دس درہم) کسی محفوظ مقام سے لے تو تب اس پر قطع آئے گا اور عاریت کے طور پر لینے والے تو محفوظ مقام سے بلا اجازت نہیں لیا بلکہ اس کے ہاتھ لے لیا ہے مال کے محفوظ مقام پر نہ ہونے کی وجہ سے اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا نہ ہوگی۔

یہ جو اوپر مذکور ہوا جس سے ہم نے آثار کے معانی کا باہمی درست ہونا ثابت کیا ہے یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ابو یوسف رحمہ اللہ محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔

نوٹ: اس باب میں فریق ثانی کے مسلک کو ثابت کیا اور فریق اوّل کی دلیل کا جواب میں دے دیا۔ روایات کا ایسا معنی لیا جس سے روایات کا تضاء اٹھ جائے۔

بَابُ سَرِقَةِ الثَّمَرِ وَالْكَثَرِ

پھل اور پنیری کی چوری کا حکم

خلاصۃ البرام: ① علماء کی ایک جماعت جس میں حضرت حسن بصری، ابوحنیفہ، محمد رحمہم اللہ شامل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں کہ تازہ پھل اور پنیری اور کھجور کی شاخ خواہ باغ کے اندر سے لی جائے یا باہر سے ان میں ہاتھ کاٹنا لازم نہیں۔ ② علماء کی جماعت جس میں امام زہری، ثوری، مالک وشافعی رحمہم اللہ شامل ہیں ان کے ہاں بغیر باڑ والے باغ سے لینے کی شکل میں تو ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے اور باڑ والے کے متعلق حکم دیگر اموال جیسا ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: کہ پنیری کے پودے اور پھلوں میں مطلقاً ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جیسا کہ یہ روایات ثابت کر رہی ہیں۔

۴۸۸۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ أَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَغَرَسَهُ فِي حَائِطِ سَيِّدِهِ فَخَرَجَ صَاحِبُ

الْوَدِيِّ يَلْتَمِسُ وَدِيَّهُ فَوَجَدَهُ فَاسْتَعْدَى عَلَى الْعَبْدِ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَسَجَنَ الْعَبْدَ وَأَرَادَ قَطْعَ يَدِهِ فَانْطَلَقَ سَيِّدُ الْعَبْدِ إِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَقَالَ الرَّجُلُ :فَإِنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخَذَ غُلَامِي وَهُوَ يُرِيْدُ قَطْعَ يَدِهِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تَمْشِيَ مَعِيْ إِلَيْهِ فَتُخْبِرَهُ بِالَّذِيْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَمَشٰى مَعَهُ رَافِعٌ حَتَّى أَتَى مَرْوَانَ فَقَالَ :أَخَذْتَ عَبْدًا لِهٰذَا ؟ فَقَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :مَا أَنْتَ صَانِعٌ بِهٖ ؟ قَالَ :أَرَدْتُ قَطْعَ يَدِهِ. فَقَالَ لَهُ رَافِعٌ :إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَأَمَرَ مَرْوَانُ بِالْعَبْدِ فَأُرْسِلَ .

۴۸۸۱: یحییٰ بن سعید نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت کی ہے کہ ایک غلام نے ایک آدمی کی حویلی سے کھجور کی پنیری چوری کی اور اسے اپنے آقا کی حویلی میں لگا دیا۔ پنیری کا مالک اپنی پنیری کے پودے کو تلاش کرنے نکلا اور اس غلام کو پالیا اور اس کو مروان بن حکم حاکم مدینہ کے پاس لے گیا۔ مروان نے غلام کو قید خانہ میں ڈال دیا اور اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا۔ غلام کا مالک رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا اور ان کو اس بات کی اطلاع دی تو انہوں نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھلوں اور پنیری کے پودوں کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ اس شخص نے کہا کہ مروان نے میرے غلام کو قید کر رکھا ہے اور وہ اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ ان کے ہاں چلیں اور جو کچھ آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اس کو بتلائیں۔ چنانچہ حضرت رافع اس کے ساتھ تشریف لے گئے مروان کے ہاں پہنچے اور فرمایا تم نے اس کا غلام پکڑا ہوا ہے اس نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا اس کے ساتھ کیا سلوک کرو گے؟ اس نے کہا میں اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہوں حضرت رافع نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آپ نے فرمایا پھلوں اور پنیری کے پودوں پر ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ چنانچہ مروان نے (یہ سن کر) حکم دیا پس غلام کو چھوڑ دیا گیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الحدود باب ۱۳' مالک فی الحدود ۳۲۔

۴۸۸۲: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حِبَّانَ أَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَجَاءَ بِهٖ فَغَرَسَهُ فِيْ مَكَانٍ آخَرَ .فَأُتِيَ بِهٖ مَرْوَانَ فَأَرَادَ أَنْ يَقْطَعَهُ فَشَهِدَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ لَا يُقْطَعُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الثَّمَرِ وَلَا مِنَ الْكَثَرِ وَسَوَاءٌ عِنْدَهُمْ أَخَذَ مِنْ حَائِطِ صَاحِبِهٖ أَوْ مَنْزِلِهٖ بَعْدَمَا قَطَعَهُ وَأَحْرَزَهُ فِيْهِ .وَقَالُوْا :لَا قَطْعَ أَيْضًا فِيْ جَرِيْدِ النَّخْلِ وَلَا فِيْ خَشَبِهٖ لِأَنَّ رَافِعًا

لَمْ يَسْأَلْ عَنْ قِيْمَةِ مَا كَانَ فِي الْوَدِيَّةِ الْمَسْرُوْقَةِ مِنَ الْجَرِيْدِ وَلَا عَنْ قِيْمَةِ جِذْعِهَا وَدَرَأَ الْقَطْعَ عَنِ السَّارِقِ فِيْ ذٰلِكَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِيْ كَثَرٍ وَهُوَ الْجُمَّارُ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَا قَطْعَ فِي الْجُمَّارِ وَلَا فِيْمَا يَكُوْنُ عِنْدَهُ مِنَ الْجَرِيْدِ وَالْخَشَبِ وَالثَّمَرِ .وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :هٰذَا الَّذِيْ حَكَاهُ رَافِعٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ وَهُوَ عَلَى الثَّمَرِ وَالْكَثَرِ الْمَأْخُوْذَيْنِ مِنَ الْحَائِطِ الَّتِيْ لَيْسَتْ بِحِرْزٍ لِمَا فِيْهَا .فَأَمَّا مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ أُحْرِزَ فَحُكْمُهُ حُكْمُ سَائِرِ الْأَمْوَالِ وَيَجِبُ الْقَطْعُ عَلَى مَنْ سَرَقَ مِنْ ذٰلِكَ الْمِقْدَارِ الَّذِيْ يَجِبُ الْقَطْعُ فِيْهِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ لَمَّا سُئِلَ عَنِ التَّمْرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ : لَا قَطْعَ فِيْهِ إِلَّا مَا أَوَاهُ الْجَرِيْنُ وَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلِهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ .

۴۸۸۲: یحییٰ بن سعید نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے روایت کی ہے کہ ایک غلام نے کسی آدمی کے احاطہ سے پنیری کا ایک پودا چوری کیا اور لے جا کر دوسری جگہ بو دیا۔ اس غلام کو مروان کے پاس لایا گیا تو اس نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا اس پر حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھلوں اور پنیری کے پودے میں ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت علماء کا قول یہ ہے کہ پھلوں کی کسی چیز میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں گے اور اسی طرح پودوں کی پنیری میں بھی خواہ اس نے احاطہ سے اکھاڑا یا مکان سے لیا جہاں انہوں نے اس کو محفوظ کر دیا یا کاٹ کر رکھا ہو۔ اسی طرح کھجور کی شاخوں اور اس کی لکڑی میں بھی ہاتھ نہ کاٹا جائے گا کیونکہ اس موقعہ پر حضرت رافع رضی اللہ عنہ پنیری کے پودے کی قیمت کا سوال نہیں کیا اور نہ اس کے تنے کی قیمت دریافت کی اور اس طرح سے چور ہاتھ کٹنے سے بچ گیا۔ کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاقطع فی کثر پنیری کے پودے میں قطع ید نہیں ہے۔ پس اس سے ثابت ہو گیا کہ پنیری کے پودے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا اور نہ ہی کھجور کی شاخوں' لکڑی اور پھل میں۔ یہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔ دوسروں نے کہا مال محفوظ کی قسم میں سے جو چیز بھی دس درہم کی قیمت کو پہنچ جائے اس پر قطع ید ہے اس کی دلیل مطلقاً قطع ید والی روایات ہیں۔ علماء کی دوسری جماعت نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس روایت کا مفہوم مخصوص ہے اس سے مراد ایسے پھل اور پنیری کے پودے مراد ہیں جو کسی محفوظ مقام میں نہ ہوں باقی جو محفوظ مقام میں ہوں گے اس کا حکم دیگر اموال کی طرح ہے اور ان اموال میں سے دس درہم کی مقدار چرا لینے پر ہاتھ کاٹنا لازم ہے۔ انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا جو سرقہ کے سلسلہ میں کتاب میں دوسرے مقام پر منقول ہیں

جناب رسول اللہ ﷺ سے پھلوں کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا۔ لٹکے پھل ہاتھ نہ کاٹے جائیں گے مگر اس صورت میں کہ جن کو سٹور میں محفوظ کر دیا گیا ہو اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت تک پہنچ جائے جس کی قیمت ڈھال تک نہ پہنچے اس میں اسی مقدار میں تاوان اور عبرت کے لئے کوڑے ہیں۔ روایت یہ ہے۔

تخریج : سابقه تخریج ملاحظه هو۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد: ایک جماعت علماء کا قول یہ ہے کہ پھلوں کی کسی چیز میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں گے اور اسی طرح پودوں کی پنیری میں بھی خواہ اس نے احاطہ سے اکھاڑا یا مکان سے لیا جہاں انہوں نے اس کو محفوظ کر دیا یا کاٹ کر رکھا ہو۔ اسی طرح کھجور کی شاخوں اور اس کی لکڑی میں بھی ہاتھ نہ کاٹا جائے گا کیونکہ اس موقعہ پر حضرت رافع ؓ نے پنیری کے پودے کی قیمت کا سوال نہیں کیا اور نہ اس کے تنے کی قیمت دریافت کی اور اس طرح سے چور ہاتھ کٹنے سے بچ گیا۔ کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **لا قطع فی کثر** پنیری کے پودے میں قطع ید نہیں ہے۔

پس اس سے ثابت ہو گیا کہ پنیری کے پودے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا اور نہ ہی کھجور کی شاخوں' لکڑی اور پھل میں۔ یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: مال محفوظ کی قسم میں سے جو چیز بھی دس درہم کی قیمت کو پہنچ جائے اس پر قطع ید ہے اس کی دلیل مطلقاً قطع ید والی روایات ہیں۔

روایت رافع کا جواب:

علماء کی دوسری جماعت نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس روایت کا مفہوم مخصوص ہے اس سے مراد ایسے پھل اور پنیری کے پودے مراد ہیں جو کسی محفوظ مقام میں نہ ہوں باقی جو محفوظ مقام میں ہوں گے ان کا حکم دیگر اموال کی طرح ہے اور ان اموال میں سے دس درہم کی مقدار چرا لینے پر ہاتھ کاٹنا لازم ہے۔

مؤقفِ ثانی کی دلیل:

انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا جو سرقہ کے سلسلہ میں کتاب میں دوسرے مقام پر منقول ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے پھلوں کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا۔ لٹکے پھل پر ہاتھ نہ کاٹے جائیں گے مگر اس صورت میں کہ جن کو سٹور میں محفوظ کر دیا گیا ہو اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت تک پہنچ جائے جس کی قیمت ڈھال تک نہ پہنچے اس میں اسی مقدار میں تاوان اور عبرت کے لئے کوڑے ہیں۔ روایت یہ ہے۔

۴۸۸۴: وَقَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ :ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ أَيْضًا .فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثِّمَارِ الْمَسْرُوْقَةِ بَيْنَ مَا أَوَاهُ الْجَرِيْنُ مِنْهَا وَبَيْنَ مَا لَمْ يَأْوِهِ وَكَانَ فِي

شَجَرِهٖ فَجَعَلَ فِيْمَا أَوَاهُ الْجَرِيْنُ مِنْهَا الْقَطْعَ وَفِيْمَا لَمْ يَأْوِهِ الْجَرِيْنُ الْغُرْمَ وَالنَّكَالَ .فَتَصْحِيْحُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَا رَوَاهُ رَافِعٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ أَنْ يُجْعَلَ مَا رَوٰى رَافِعٌ هُوَ عَلٰى مَا كَانَ فِي الْحَوَائِطِ الَّتِيْ لَمْ يُحْرَزْ مَا فِيْهَا عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مِمَّا زَادَ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ رَافِعٍ فَهُوَ خِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ رَافِعٍ فَفِيْ ذٰلِكَ الْقَطْعُ وَلَا قَطْعَ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ ، يَسْتَوِيْ هٰذَانِ الْاٰثَرَانِ وَلَا يَتَضَادَّانِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .

۴۸۸۳: عمرو بن شعیب نے اپنے والد' انہوں نے اپنے دادا سے' انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کو روایت کیا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے چرائے ہوئے پھلوں اور سٹور میں محفوظ پھلوں اور جو درخت پر ہوں اور محفوظ نہ کئے گئے ہوں ان میں سے سٹور میں محفوظ پر ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور جو محفوظ نہ ہوں ان میں چٹی اور سزا کا حکم فرمایا۔ تطبیق کی ایک صورت یہ ہے کہ حضرت رافع ؓ والی روایت ''لاقطع فی ثمر ولا کثر'' اس کو ایسے احاطوں والا قرار دیں جن کو دروازے و چوکیدار سے محفوظ نہ کیا گیا ہو جیسا کہ حدیث عبداللہ بن عمرو میں ہے جو حدیث رافع کے علاوہ میں ہے حدیث رافع کے خلاف ہے اس میں ہاتھ کاٹے جائیں گے اس کے علاوہ میں قطع نہیں ہے اب یہ دونوں آثار برابر ہو گئے متضاد نہ رہے یہ امام ابو یوسف ؒ کا قول ہے۔

تخریج: اس باب میں طحاوی ؒ نے فریق ثانی یعنی امام ابو یوسف ؒ کے مؤقف کو ترجیح دی ہے اور وہی ان کے ہاں راجح معلوم ہوتا ہے حضرت امام صاحب کے ہاں یہ اشیاء گویا مسروقہ اموال کی تعریف میں شامل نہیں۔ جب کہ امام ابو یوسف ؒ اس کو حدود سرقہ میں داخل مان کر اس میں ہاتھ کاٹنے کو لازم کہتے ہیں۔
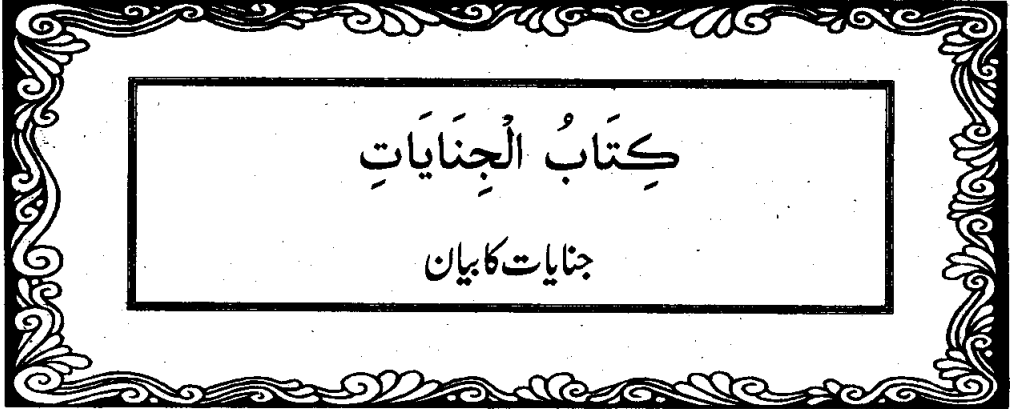
بَابُ مَا يَجِبُ فِيْ قَتْلِ الْعَمْدِ وَجِرَاحِ الْعَمْدِ

جان بوجھ کر قتل وزخمی کرنے کا حکم

خلاصۃ البرام: علماء کی ایک جماعت جس میں حضرت ابن مسیب' ابن سیرین' شعبی' شافعی اور احمد رحمہم اللہ شامل ہیں ان کا قول یہ ہے کہ جان بوجھ کر قتل میں ولی کو معاف کرنا یا دیت لینے یا قصاص لینے کا اختیار ہے خواہ قاتل راضی ہو یا نہ ہو۔ جس میں حضرت ابراہیم' سفیان ثوری اور ائمہ احناف رحمہم اللہ شامل ہیں ان کا قول یہ ہے کہ مقتول کے ولی کو دیت کا ہرگز اختیار نہیں سوائے اس کے کہ قاتل راضی ہو اس کے لئے دو ہی صورتیں ہیں قصاص یا معافی۔

فریق اوّل کا مؤقف: قاتل کو دیت وقصاص کے چناؤ کا اختیار نہیں بلکہ ورثاء مقتول کو اختیار ہے خواہ قاتل پسند کرے یا نہ کرے دیت' قصاص میں سے کسی کو اختیار کر سکتے ہیں

۴۸۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنِ الْبُغْدَادِيُّ قَالَ: ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ .ح

۴۸۸۴: اوزاعی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی ہے۔

۴۸۸۵: وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ: ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مَكَّةَ قَتَلَتْ هُذَيْلٌ رَجُلًا

مِنْ بَنِیْ لَیْثٍ بِقَتِیْلٍ کَانَ لَهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ .فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَقَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ :مَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِیْلٌ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّا اَنْ یَقْتُلَ وَاِمَّا اَنْ یُوْدَی وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ .وَقَالَ اَبُوْبَکْرَةَ فِیْ حَدِیْثِهٖ قَتَلَتْ خُزَاعَةُ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ لَیْثٍ قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ :فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ ذِکْرُ مَا یَجِبُ فِی النَّفْسِ خَاصَّةً وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْخُزَاعِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ذٰلِكَ .

۴۸۸۵: یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ کو فتح کر دیا تو ہذیل قبیلہ کے لوگوں نے بنولیث کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور یہ قتل ایک مقتول کے بدلے میں تھا جو زمانہ جاہلیت میں پیش آیا تھا۔ پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اپنے خطبہ میں فرمایا جس کا کوئی آدمی مقتول ہوگیا تو دو باتوں میں ایک کو اختیار کر سکتے ہیں یا تو قاتل کو قتل کریں یا اولیاء مقتول کو دیت دی جائے گی یہ الفاظ محمد بن عبداللہ کے ہیں۔ ابوبکرہ نے اپنی روایت میں اس طرح ذکر کیا: "قتلت خزاعة رجلا من بنی لیث" خزاعہ نے بنولیث کا ایک آدمی مار دیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں صرف وہ بات مذکور ہے جو صرف قتل نفس کی صورت میں لازم آتی ہے حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جیسی روایت کی ہے۔

تخریج : بخاری فی الجنایات باب۸' واللقطه باب۷' والعلم باب۳۹' مسلم فی الحج ٤٤٧' ابو داؤد فی الدیات باب٤' ترمذی فی الدیات باب۱۳' نسائی فی القسامة باب۲۹' ابن ماجه فی الدیات باب۳' مسند احمد ۲۳۸/۲۔

اللغات : خیر النظرین۔ دونوں ہم مثلوں میں سے زیادہ بہتر۔ هذیل۔ مشہور قبیلہ عرب ہے۔ خزاعہ۔ عرب کا معروف قبیلہ ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: اس روایت میں صرف وہ بات مذکور ہے جو صرف قتل نفس کی صورت میں لازم آتی ہے حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جیسی روایت کی ہے۔

روایت ابوشریح رضی اللہ عنہ:

۴۸۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِیْ سَعِیْدٌ الْمَقْبُرِیُّ قَالَ :سَمِعْتُ اَبَا شُرَیْحٍ الْکَعْبِیَّ یَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خُطْبَتِهٖ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ اَلَا اِنَّکُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِیْلَ مِنْ هُذَیْلٍ وَاِنِّیْ عَاقِلُهٗ فَمَنْ قُتِلَ لَهٗ بَعْدَ مَقَالَتِیْ قَتِیْلٌ فَاَهْلُهٗ بَیْنَ خِیَرَتَیْنِ بَیْنَ اَنْ یَاْخُذُوا الْعَقْلَ وَبَیْنَ اَنْ یَقْتُلُوْا . وَقَدْ رُوِیَ

عَنْ أَبِىْ شُرَيْحِ الْخُزَاعِيِّ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا.

۴۸۸۶: سعید مقبری کہتے ہیں کہ میں نے ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ اے بنوخزاعہ سنو! تم نے ہذیل کا یہ آدمی قتل کر دیا ہے اور میں اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا۔ پس جو آدمی (آئندہ) قتل ہوگا اس کے ورثاء دو باتوں میں اختیار رکھتے ہیں دیت وصول کریں یا اس (قاتل) کو قتل کریں۔

تخریج : ابو داؤد فی الدیات باب ٤، مسند احمد ٣٨٥/٦۔

اللغات : عاقلہ۔ دیت ادا کرنے والا ہوں۔ بین خیرتین۔ وہ دو اختیاروں میں ہے حضرت ابوشریح سے نفس سے کم جنایت کے سلسلہ میں اسی طرح کی روایت مروی ہے۔ وہ روایت یہ ہے۔

۴۸۸۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي الْعَوْجَاءِ عَنْ أَبِىْ شُرَيْحِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُصِيْبَ بِدَمٍ أَوْ بِخَبْلٍ يَعْنِىْ بِالْخَبْلِ الْجِرَاحَ فَوَلِيُّهُ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثٍ بَيْنَ أَنْ يَعْفُوَ أَوْ يَقْتَصَّ أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ فَإِنْ أَتَى الرَّابِعَةَ فَخُذُوْا عَلَى يَدَيْهِ فَإِنْ قَبِلَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيْهَا مُخَلَّدًا.

۴۸۸۷: سفیان بن ابی عوجاء نے ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قتل ہو جائے یا اس کو زخم پہنچے۔ الخبل سے زخم مراد ہے۔ اس کے اولیاء کو تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے۔ معاف کر دے۔ بدلہ لے۔ دیت وصول کرے۔ اگر وہ کوئی چوتھی بات اختیار کرے تو اس کا ہاتھ پکڑ لو یعنی منع کرو۔ اگر وہ ان تین باتوں میں ایک بات قبول کرنے کے بعد زیادتی کرے تو اس کے لئے جہنم ہے۔ اس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہے گا۔

تخریج : ابو داؤد فی الدیات باب ٣، ابن ماجه فی الدیات باب ٣، دارمی فی الدیات باب ١، بمثله۔

اللغات : الخبل۔ زخم۔

۴۸۸۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ: ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: ثَنَا عَبَّادٌ عَنْ أَبِىْ إِسْحَاقَ قَالَ: أَخْبَرَنِى الْحَارِثُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِى الْعَرْجَاءِ عَنْ أَبِىْ شُرَيْحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. فَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ حُكْمَ الْجِرَاحِ الْعَمْدِ فِيْمَا يَجِبُ فِىْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنَ الْقِصَاصِ وَالدِّيَةِ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا قُتِلَ عَمْدًا فَوَلِيُّهُ بِالْخِيَارِ بَيْنَ أَنْ

يَعْفُوَ أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ أَوْ يَقْتَصَّ رَضِيَ بِذٰلِكَ الْقَاتِلُ أَوْ لَمْ يَرْضَ ، وَاحْتَجُّوا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ إِلَّا بِرِضَاءِ الْقَاتِلِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ أَنَّ قَوْلَهُ أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى مَا قَالَ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى وَيَجُوْزُ أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ إِنْ أُعْطِيَهَا كَمَا يُقَالُ لِلرَّجُلِ خُذْ بِدَيْنِكَ إِنْ شِئْتَ دَرَاهِمَ وَإِنْ شِئْتَ دَنَانِيْرَ وَإِنْ شِئْتَ عُرُوْضًا وَلَيْسَ يُرَادُ بِذٰلِكَ أَنَّهُ يَأْخُذُ ذٰلِكَ رَضِيَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الدَّيْنُ أَوْ كَرِهَ وَلٰكِنْ يُرَادُ إِبَاحَةُ ذٰلِكَ لَهُ إِنْ أُعْطِيَهُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :وَمَا حَاجَتُهُمْ إِلٰى ذِكْرِ هٰذَا ؟ قِيْلَ لَهُ :لِمَا قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۴۸۸۸: سفیان بن ابی العوجاء نے ابوشریح سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جان بوجھ کر زخمی کرنے کا حکم جان بوجھ کر قتل کرنے کے حکم کی طرح ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک میں قصاص یا دیت لازم ہوتی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جب کسی شخص کو جان بوجھ کر قتل کر دیا گیا تو اس کے ولی کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ معاف کر دے یا دیت وصول کرے یا قصاص لے خواہ قاتل اس پر راضی ہو یا نہ ہو۔انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔دوسروں نے کہا قاتل کی مرضی کے بغیر وہ دیت کو اختیار نہیں کر سکتے۔انہوں نے ''او یاخذ الدیۃ'' کو پیش کیا۔اگرچہ اس سے وہ بات بھی مراد ہو سکتی جو آپ نے مراد لی ہے مگر اس میں ایک اور احتمال بھی ہے کہ دیت کا مطلقاً جواز مراد لیا جائے جبکہ اس کو دی جائے جیسا کہ محاورہ میں کسی شخص کو کہا جائے خذ بدینك ان شئت دراھم وان شئت دنانیر وان شئت عروضا'' اب اس کا مطلب یہ نہیں کہ قرض خواہ یہ چیز ضرور لے خواہ وہ اس پر راضی ہو یا نہ ہو۔بلکہ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ اس کو اپنی مرضی سے پسند کرنے پر ان میں سے کسی چیز کے لینے کا جواز ہے۔اگر کوئی معترض کہے کہ ان کو اس بات کے ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ تو اس کے جواب میں کہیں گے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے جیسا کہ یہ روایت ہے۔

حاصل روایات: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جان بوجھ کر زخمی کرنے کا حکم جان بوجھ کر قتل کرنے کے حکم کی طرح ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک میں قصاص یا دیت لازم ہوتی ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: علماء کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جب کسی شخص کو جان بوجھ کر قتل کر دیا گیا تو اس کے ولی کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ معاف کر دے یا دیت وصول کرے یا قصاص لے خواہ قاتل اس پر راضی ہو یا نہ ہو۔انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: قاتل کی مرضی کے بغیر وہ دیت کو اختیار نہیں کر سکتے۔انہوں نے کہا ''او یاخذ الدیۃ'' کو پیش کیا۔

① اگرچہ اس سے وہ بات بھی مراد ہوسکتی ہے جو آپ نے مراد لی ہے مگر اس میں ایک اور احتمال بھی ہے کہ دیت کا مطلقاً جواز مراد لیا جائے جبکہ اس کو دی جائے جیسا کہ محاورہ میں کسی شخص کو کہا جائے خذ بدینك ان شئت دراهم وان شئت دنانير وان شئت عروضا" اب اس کا مطلب یہ نہیں کہ قرض خواہ یہ چیز ضرور لے خواہ وہ اس پر راضی ہو یا نہ ہو بلکہ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ اس کو اپنی مرضی سے پسند کرنے پر ان میں سے کسی چیز کے لینے کا جواز ہے۔

سوال: ان کو اس بات کے ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے جیسا کہ یہ روایت ہے۔

۴۸۸۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :كَانَ الْقِصَاصُ فِيْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِمْ دِيَةٌ .فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی الْحُرُّ بِالْحُرِّ اِلٰی قَوْلِهٖ فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ أَخِيْهِ شَیْءٌ وَالْعَفْوُ فِیْ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِی الْعَمْدِ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِنْ رَبِّكُمْ مِمَّا كَانَ كُتِبَ عَلٰی مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ .فَأَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا أَنَّ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ دِيَةٌ ، أَیْ :أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ حَرَامًا عَلَيْهِمْ أَنْ يَأْخُذُوْهُ أَوْ يَتَعَرَّضُوا بِالدَّمِ بَدَلًا أَوْ يَتْرُكُوْهُ حَتّٰی يَسْفِكُوْهُ وَأَنَّ ذٰلِكَ مِمَّا كَانَ كُتِبَ عَلَيْهِمْ .فَخَفَّفَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَنَسَخَ ذٰلِكَ الْحُكْمَ بِقَوْلِهٖ فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ أَخِيْهِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَأَدَاءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ . مَعْنَاهُ اِذَا وَجَبَ الْاَدَاءُ .وَسَنُبَيِّنُ مَا قِيْلَ فِیْ ذٰلِكَ فِیْ مَوْضِعِهٖ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی .فَبَيَّنَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلٰی هٰذِهِ الْجِهَةِ فَقَالَ مَنْ قُتِلَ لَهٗ وَلِیٌّ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ أَنْ يَقْتَصَّ أَوْ يَعْفُوَ أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ الَّتِیْ أُبِيحَتْ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَجَعَلَ لَهُمْ أَخْذَهَا اِذَا أَعْطَوْهَا هَذَا وَجْهٌ يَحْتَمِلُهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ .وَلَيْسَ لِأَحَدٍ اِذَا كَانَ حَدِيْثٌ مِثْلَ هَذَا يَحْتَمِلُ وَجْهَيْنِ مُتَكَافِئَيْنِ أَنْ يَعْطِفَهُ عَلٰی أَحَدِهِمَا دُوْنَ الْآخَرِ اِلَّا بِدَلِيْلٍ مِنْ غَيْرِهٖ يَدُلُّ أَنَّ مَعْنَاهُ عَلٰی مَا عَطَفَهُ عَلَيْهِ .فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا يَدُلُّ عَلٰی شَیْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی :فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ أَخِيْهِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَأَدَاءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ الْآيَةَ .فَأَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ هٰذِهِ الْآيَةِ أَنَّ لِلْوَلِیِّ أَنْ يَعْفُوَ أَوْ يَتَّبِعَ الْقَاتِلَ بِاِحْسَانٍ فَاسْتَدَلُّوْا بِذٰلِكَ أَنَّ لِلْوَلِیِّ -اِذَا عَفَا -أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ مِنَ الْقَاتِلِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ اشْتَرَطَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فِیْ عَفْوِهٖ عَنْهُ .قِيْلَ لَهُمْ :مَا فِیْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰی مَا ذَكَرْتُمْ وَقَدْ يَحْتَمِلُ ذٰلِكَ وُجُوْهًا أَحَدُهَا مَا وَصَفْتُمْ .وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ

أَخِيهِ شَيْءٌ عَلَى الْجِهَةِ الَّتِي قُلْنَا بِرِضَاءِ الْقَاتِلِ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ عَلَى مَا يُؤْخَذُ مِنْهُ .وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ فِي الدَّمِ الَّذِي يَكُونُ بَيْنَ جَمَاعَةٍ فَيَعْفُو أَحَدُهُمْ فَيَتَّبِعُ الْبَاقُونَ الْقَاتِلَ بِحِصَصِهِمْ مِنَ الدِّيَةِ بِالْمَعْرُوفِ وَيُؤَدِّي ذٰلِكَ إِلَيْهِمْ بِإِحْسَانٍ .هٰذِهِ تَأْوِيلَاتٌ قَدْ تَأَوَّلَتِ الْعُلَمَاءُ هٰذِهِ الْآيَةَ عَلَيْهَا فَلَا حُجَّةَ فِيهَا لِبَعْضٍ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا بِدَلِيلٍ آخَرَ فِي آيَةٍ أُخْرَى مُتَّفَقٌ عَلَى تَأْوِيلِهَا أَوْ سُنَّةٍ أَوْ إِجْمَاعٍ .وَفِي حَدِيثِ أَبِي شُرَيْحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ أَنْ يَعْفُوَ أَوْ يَقْتُلَ أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ فَجَعَلَ عَفْوَهُ غَيْرَ أَخْذِهِ الدِّيَةَ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا عَفَا فَلَا دِيَةَ لَهُ وَإِذَا كَانَ لَا دِيَةَ لَهُ إِذَا عَفَا عَنِ الدَّمِ ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الَّذِي كَانَ وَجَبَ لَهُ هُوَ الدَّمُ وَأَنَّ أَخْذَهُ الدِّيَةَ الَّتِي أُبِيحَتْ لَهُ هُوَ بِمَعْنَى أَخْذِهَا بَدَلًا مِنَ الْقَتْلِ .وَالْإِبْدَالُ مِنَ الْأَشْيَاءِ لَمْ نَجِدْهَا تَجِبُ إِلَّا بِرِضَاءِ مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ وَرِضَاءُ مَنْ تَجِبُ لَهُ.فَإِذَا ثَبَتَ ذٰلِكَ فِي الْقَتْلِ ثَبَتَ مَا ذَكَرْنَا وَانْتَفَى مَا قَالَ الْمُخَالِفُ لَنَا .وَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى لِقَوْلِهِمْ مَا يَدُلُّ عَلَيْهِ نَظَرْنَا :هَلْ لِلْآخَرِينَ خَبَرٌ يَدُلُّ عَلَى مَا قَالُوا ؟ فَإِذَا أَبُوبَكْرَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ .ح .

۴۸۸۹: مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ قصاص تو بنی اسرائیل میں تھا مگر ان میں دیت نہ تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو فرمایا:"کتب علیکم القصاص...... فمن عفی له من اخیه شیء (البقرہ:۱۷۸) پس عفو یہ ہے کہ جان بوجھ کر قتل میں دیت کو قبول کرے یہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تخفیف ہے جو کہ پہلی امتوں پر فرض کی گئی تھی۔اس روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتلایا کہ دیت بنی اسرائیل میں نہیں تھی یعنی ان کے لئے دیت کا لینا یا قصاص کا ترک کرنا حرام تھا اور قصاص بذریعہ خون ان کے لئے لازم تھا۔تو اللہ تعالیٰ نے اس امت پر آسانی فرمائی اور اپنے اس ارشاد سے:فمن عفی له من اخیه شیء فاتباع بالمعروف و اداء الیه باحسان۔پس جس کو اپنے بھائی کی طرف سے کوئی چیز معاف کردی جائے تو وہ دستور کے مطابق اس کا مطالبہ کرے اور (وہ) عمدہ انداز سے ادا کرے۔تو اس آیت نے سابقہ حکم کو منسوخ کردیا۔عمدگی کے ساتھ ادائیگی کا مطلب یہ ہے کہ جب اس کی ادائیگی لازم ہو تو اچھے انداز سے ادا کردے۔اس سلسلہ میں گفتگو اسی باب میں ہم اپنے موقعہ پر ذکر کریں گے (ان شاء اللہ تعالیٰ) تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو اس جہت سے بھی بیان فرمایا کہ جس کا کوئی رشتہ دار قتل ہوجائے تو اس کو اختیار ہے کہ قصاص لے یا معاف کردے یا دیت کرلے جو کہ اس امت کے لئے حلال کی گئی اور جب ان کو دیت دی جائے تو ان کے لئے اس کا لینا جائز ہے۔اس روایت میں اس بات کا بھی احتمال ہے (دوسرا فریق اوّل والا بھی) تو کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ جب کسی روایت میں اس طرح کے دو مساوی احتمال ہوں تو

وہ ایک کو چھوڑ کر دوسرے پر محمول کرے۔ البتہ اس پر اگر کوئی دوسری دلیل پائی جائے جو اس معنی کے مراد ہونے پر دلالت کرے تو پھر وہی معنی لیا جائے گا جس پر دلیل کی دلالت ہے اور ایسی بات تلاش کرنی چاہئے جو ان میں سے ایک چیز پر دلالت کرے۔ فریق اوّل کا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فمن عفی له من اخیه شیء فاتباع بالمعروف واداء الیه باحسان ذلك تخفیف من ربكم ورحمة ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات بتلائی ہے کہ ولی کو معاف کرنے اور قاتل سے اچھے انداز سے مطالبے کا حق حاصل ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ ولی مقتول جب معاف کرے گا تو وہ قاتل سے دیت بھی لے سکتا ہے اگرچہ اس کو معاف کرتے وقت یہ شرط طے نہ کی گئی ہو۔ ان کو جواب میں عرض کریں گے کہ جو بات تم نے کہی ہے آیت میں اس کی کوئی دلیل نہیں۔ البتہ آیت میں کئی احتمالات ہیں ان میں سے ایک احتمال وہ ہے جس کا آپ نے تذکرہ کیا اور دوسرا احتمال وہ ہے جس کا ہم نے تذکرہ کیا کہ جس کو بھائی کی طرف سے کوئی چیز معاف کر دی جائے کہ قاتل کی مرضی سے اس سے قصاص معاف کر دے اور اس کے بدلے دیت وصول کرے اور ایک احتمال یہ بھی ہے کہ یہ آیت اس خون سے متعلق ہو جو ایک جماعت کے مابین باہمی مشترک ہو اور ان میں سے ایک معاف کر دے تو باقی حضرات قاتل سے اپنے اپنے حصہ کی دیت اچھے انداز سے طلب کریں اور وہ بھی ان کو اچھے انداز سے ادا کرے۔ حاصل یہ ہو گیا کہ ان تمام معانی کو اس آیت سے متعلق علماء نے بیان کیا ہے مگر ان میں سے کسی کو دوسرے کے خلاف بطور حجت پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک کہ کسی دوسری آیت کی دلیل نہ ملے جس کی تفسیر پر سب کا اتفاق ہو یا سنت و اجماع سے دلیل مل جائے۔ حضرت ابو شریح والی روایت میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ معاف کر دے یا قصاص لے یا دیت وصول کرے تو معافی اور دیت کی ادائیگی کو ایک دوسرے سے الگ اور غیر قرار دیا گیا ہے۔ پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ جب وہ معاف کر دے تو دیت نہ ہو گی اور جب خون معاف کرنے کی صورت میں دیت لازم نہ ہوئی تو اس سے یہ بات خود نکل آئی کہ جو چیز اصل واجب ہے وہ قصاص ہے اور دیت کے لینے کو تو بدل کے طور پر جائز قرار دیا گیا اور جو چیزیں بدل ہوا کرتی ہیں وہ ہماری تحقیق کے مطابق جن لوگوں پر لازم ہوں ان کی مرضی سے لازم ہوتی ہیں اور ان کی رضامندی ضروری ہے۔ پس جب قتل کے سلسلہ میں یہ بات ثابت ہو گئی تو جو ہم نے سابقہ سطور میں ذکر کیا وہ ثابت ہو گیا اور فریق اوّل کے دعویٰ کی نفی ہو گئی۔ جب فریق اوّل کے لئے اس بات پر کوئی دلیل نہ مل سکی تو اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا فریق ثانی کے ہاں کوئی ایسی روایت ہے جو اس پر دلالت کرے؟ چنانچہ ابوبکرہ اور ابراہیم بن مرزوق کی سند سے یہ روایت موجود ہے۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورۃ ۲ باب ۲۳' ابو داؤد فی الدیات باب ۸' نسائی فی القسامة باب ۲۷۔

۴۸۹۰: وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَا : ثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ اَنَّ عَمَّتَهُ الرُّبَيِّعَ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا فَطَلَبُوْا

إِلَيْهِمُ الْعَفْوَ فَأَبَوْا ، وَالْأَرْشَ ، فَأَبَوْا إِلَّا الْقِصَاصَ .فَاخْتَصَمُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ .فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ فَعَفَوْا .وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ . فَلَمَّا كَانَ الْحُكْمُ الَّذِيْ حَكَمَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّبَيِّعِ لِلْمَنْزُوْعَةِ ثَنِيَّتُهَا هُوَ الْقِصَاصُ وَلَمْ يُخَيِّرْهَا بَيْنَ الْقِصَاصِ وَأَخْذِ الدِّيَةِ وَهَاجَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ حِيْنَ أَبَى ذٰلِكَ ، فَقَالَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ .فَعَفَا الْقَوْمُ فَلَمْ يَقْضِ لَهُمْ بِالدِّيَةِ .ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الَّذِيْ يَجِبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهِ فِي الْعَمْدِ هُوَ الْقِصَاصُ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ يَجِبُ لِلْمَجْنِيِّ عَلَيْهِ الْخِيَارُ بَيْنَ الْقِصَاصِ وَبَيْنَ الْعَفْوِ مِمَّا يَأْخُذُ بِهِ الْجَانِيْ إِذًا لَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْلَمَهَا مَا لَهَا أَنْ تَخْتَارَهُ مِنْ ذٰلِكَ .أَلَا تَرَى أَنَّ حَاكِمًا لَوْ تَقَدَّمَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فِيْ شَيْءٍ يَجِبُ لَهُ فِيْهِ أَحَدُ شَيْئَيْنِ فَثَبَتَ عِنْدَهُ حَقُّهُ أَنَّهُ لَا يَحْكُمُ لَهُ بِأَحَدِ الشَّيْئَيْنِ دُوْنَ الْآخَرِ وَإِنَّمَا يَحْكُمُ لَهُ بِأَنْ يَخْتَارَ مَا أَحَبَّ مِنْ كَذَا وَمِنْ كَذَا فَإِنْ تَعَدَّى ذٰلِكَ فَقَدْ قَصَرَ عَنْ فَهْمِ الْحُكْمِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْكَمُ الْحُكَمَاءِ .فَلَمَّا حَكَمَ بِالْقِصَاصِ وَأَخْبَرَ أَنَّهُ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الَّذِيْ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ هُوَ الْقِصَاصُ لَا غَيْرُهُ. فَلَمَّا ثَبَتَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَجَبَ أَنْ يُعْطَفَ عَلَيْهِ حَدِيْثُ أَبِيْ شُرَيْحٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .فَيُجْعَلَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ أَنْ يَعْفُوَ أَوْ بَيْنَ أَنْ يَقْتَصَّ أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ عَلَى الرِّضَاءِ مِنَ الْجَانِيْ بِغُرْمِ الدِّيَةِ حَتّٰى تَتَّفِقَ مَعَانِيْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ وَمَعْنَى حَدِيْثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِنَّ النَّظَرَ يَدُلُّ عَلَى مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى وَذٰلِكَ أَنَّ عَلَى النَّاسِ أَنْ يَسْتَحْيُوْا أَنْفُسَهُمْ .فَإِذَا قَالَ الَّذِيْ لَهُ سَفْكُ الدَّمِ قَدْ رَضِيتُ بِأَخْذِ الدِّيَةِ وَتَرْكِ سَفْكِ الدَّمِ وَجَبَ عَلَى الْقَاتِلِ اسْتِحْيَاءُ نَفْسِهِ فَإِذَا وَجَبَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ مَالِهِ وَإِنْ كَرِهَ .فَالْحُجَّةُ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ عَلَى النَّاسِ اسْتِحْيَاءَ أَنْفُسِهِمْ كَمَا ذَكَرْتُ بِالدِّيَةِ وَبِمَا جَاوَزَ الدِّيَةَ وَجَمِيْعَ مَا يَمْلِكُوْنَ .وَقَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْوَلِيَّ لَوْ قَالَ لِلْقَاتِلِ قَدْ رَضِيتُ أَنْ آخُذَ دَارَكَ هٰذِهِ عَلَى أَنْ لَا أَقْتُلَكَ أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْقَاتِلِ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَسْلِيْمُ ذٰلِكَ لَهُ وَحَقْنُ دَمِ نَفْسِهِ فَإِنْ أَبَى لَمْ يُجْبَرْ عَلَيْهِ بِاتِّفَاقِهِمْ عَلَى

ذٰلِكَ وَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُ ذٰلِكَ كُرْهًا فَيُدْفَعُ إِلَى الْوَلِيِّ .فَكَذٰلِكَ الدِّيَةُ إِذَا طَلَبَهَا الْوَلِيُّ فَإِنَّهُ يَجِبُ عَلَى الْقَاتِلِ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ أَنْ يَسْتَحِيَ نَفْسَهُ بِهَا وَإِنْ أَبَى ذٰلِكَ لَمْ يُجْبَرْ عَلَيْهِ وَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُ كُرْهًا .ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فِيْ قَوْلِهِمْ إِنَّ لِلْوَلِيِّ أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ وَإِنْ كَرِهَ ذٰلِكَ الْجَانِي .فَنَقُوْلُ لَهُمْ :لَيْسَ يَخْلُو ذٰلِكَ مِنْ أَحَدِ وُجُوْهٍ ثَلَاثَةٍ :إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ لِأَنَّ الَّذِي لَهُ عَلَى الْقَاتِلِ هُوَ الْقِصَاصُ وَالدِّيَةُ جَمِيْعًا فَإِذَا عَفَا عَنِ الْقِصَاصِ فَأَبْطَلَهُ بِعَفْوِهِ كَانَ لَهُ أَخْذُ الدِّيَةِ .وَإِمَّا أَنْ يَكُوْنَ الَّذِي وَجَبَ لَهُ هُوَ الْقِصَاصُ خَاصَّةً وَلَهُ أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ بَدَلًا مِنْ ذٰلِكَ الْقِصَاصِ .وَإِمَّا أَنْ يَكُوْنَ الَّذِي وَجَبَ لَهُ هُوَ أَحَدُ أَمْرَيْنِ إِمَّا الْقِصَاصُ وَإِمَّا الدِّيَةُ يَخْتَارُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ لَيْسَ يَخْلُو ذٰلِكَ مِنْ أَحَدِ هٰذِهِ الثَّلَاثَةِ الْوُجُوْهِ .فَإِنْ قُلْتُمْ :الَّذِي وَجَبَ لَهُ هُوَ الْقِصَاصُ وَالدِّيَةُ جَمِيْعًا فَهٰذَا فَاسِدٌ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُوْجِبْ عَلَى أَحَدٍ فَعَلَ فِعْلًا أَكْثَرَ مِمَّا فَعَلَ فَقَدْ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ . فَلَمْ يُوْجِبِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى أَحَدٍ بِفِعْلٍ يَفْعَلُهُ أَكْثَرَ مِمَّا فَعَلَ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَوَجَبَ أَنْ يُقْتَلَ وَيَأْخُذَ الدِّيَةَ .فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ لَهُ بَعْدَ قَتْلِهِ أَخْذُ الدِّيَةِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ الَّذِيْ كَانَ وَجَبَ لَهُ خِلَافُ مَا قُلْتُمْ .وَإِنْ قُلْتُمْ :إِنَّ الَّذِي وَجَبَ لَهُ هُوَ الْقِصَاصُ وَلٰكِنْ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ بَدَلًا مِنْ ذٰلِكَ الْقِصَاصِ فَإِنَّا لَا نَجِدُ حَقًّا لِرَجُلٍ يَكُوْنُ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ بِهِ بَدَلًا بِغَيْرِ رِضَاءِ مَنْ عَلَيْهِ ذٰلِكَ الْحَقُّ فَبَطَلَ هٰذَا الْمَعْنَى أَيْضًا .وَإِنْ قُلْتُمْ :إِنَّ الَّذِي وَجَبَ لَهُ أَحَدُ أَمْرَيْنِ :إِمَّا الْقِصَاصُ وَإِمَّا الدِّيَةُ يَأْخُذُ مِنْهُمَا مَا أَحَبَّ وَلَمْ يَجِبْ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ وَاحِدًا مِنْهُمَا دُوْنَ الْآخَرِ .فَإِنَّهُ يَنْبَغِيْ إِذَا عَفَا عَنْ أَحَدِهِمَا بِعَيْنِهِ أَنْ لَا يَجُوْزَ عَفْوُهُ لِأَنَّ حَقَّهُ لَمْ يَكُنْ هُوَ الْمَعْفُوَّ عَنْهُ بِعَيْنِهِ فَيَكُوْنُ لَهُ إِبْطَالُهُ إِنَّمَا كَانَ لَهُ أَنْ يَخْتَارَهُ فَيَكُوْنُ هُوَ حَقَّهُ أَوْ يَخْتَارُ غَيْرَهُ فَيَكُوْنُ هُوَ حَقَّهُ فَإِذَا عَفَا عَنْ أَحَدِهِمَا قَبْلَ اخْتِيَارِهِ إِيَّاهُ وَقَبْلَ وُجُوْبِهِ لَهُ بِعَيْنِهِ فَعَفْوُهُ بَاطِلٌ .أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ جُرِحَ أَبُوْهُ عَمْدًا فَعَفَا عَنْ جَارِحِ أَبِيْهَا ثُمَّ مَاتَ أَبُوْهُ مِنْ تِلْكَ الْجِرَاحَةِ وَلَا وَارِثَ لَهُ غَيْرُهُ أَنَّ عَفْوَهُ بَاطِلٌ لِأَنَّهُ إِنَّمَا عَفَا قَبْلَ وُجُوْبِ الْمَعْفُوِّ عَنْهُ لَهُ.فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ وَكَانَ الْعَفْوُ مِنَ الْقَاتِلِ قَبْلَ اخْتِيَارِهِ الْقِصَاصَ أَوِ الدِّيَةَ جَائِزًا ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْقِصَاصَ قَدْ كَانَ وَجَبَ لَهُ بِعَيْنِهِ قَبْلَ عَفْوِهِ عَنْهُ وَلَوْلَا وُجُوْبُهُ لَهُ إِذًا لَمَا كَانَ لَهُ إِبْطَالُهُ بِعَفْوِهِ كَمَا لَمْ يَجُزْ عَفْوُ الِابْنِ عَنْ دَمِ أَبِيْهَا قَبْلَ وُجُوْبِهِ لَهُ.فَفِيْ ثُبُوْتِ مَا ذَكَرْنَا وَانْتِفَاءِ هٰذِهِ الْوُجُوْهِ الَّتِي وَصَفْنَا مَا يَدُلُّ أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْقَاتِلِ عَمْدًا

أَوِ الْجَارِحَ عَمْدًا هُوَ الْقِصَاصُ لَا غَيْرُ ذٰلِكَ مِنْ دِيَةٍ وَغَيْرِهَا إِلَّا أَنْ يَصْطَلِحَ هُوَ إِنْ كَانَ حَيًّا أَوْ وَارِثُهُ إِنْ كَانَ مَيْتًا ، وَالَّذِي وَجَبَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ عَلٰى شَيْءٍ ، فَيَكُوْنُ الصُّلْحُ جَائِزًا عَلٰى مَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ دِيَةٍ أَوْ غَيْرِهَا . وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۴۸۹۰: حمید الطویل نے حضرت انس بن مالک بن نضرؓ سے روایت ہے کہ میری پھوپھی ربیع نے ایک لڑکی کو تھپڑ مار کر اس کا سامنے کا دانت توڑ دیا انہوں نے ان سے معافی کا مطالبہ کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور چٹی کا بھی انکار کر دیا اور صرف قصاص چاہا۔ پھر وہ لوگ اپنا مقدمہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے پس آپ ﷺ نے قصاص کا حکم فرمایا تو انس بن نضرؓ نے کہا یارسول اللہ ﷺ! کیا ربیع کے دانت توڑے جائیں گے نہیں یارسول اللہ ﷺ! مجھے اس ذات کی قسم ہے اس کا سامنے کا دانت نہ توڑا جائے گا اس پر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے انس رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ کی کتاب تو قصاص کا حکم دیتی ہے پس وہ لوگ معافی پر راضی ہو گئے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کر دیتے ہیں۔ بعض روات نے دوسروں سے زائد الفاظ نقل کئے ہیں۔ جبکہ جناب نبی اکرم ﷺ نے جس عورت کے دانت توڑے گئے تھے حضرت ربیع رضی اللہ عنہا سے اس کا قصاص لینے کا فیصلہ فرمایا۔ اسے قصاص و دیت وصول کرنے کے درمیان اختیار نہیں دیا اور حضرت انس بن نضرؓ نے جب انکار کرتے ہوئے اختلاف کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے انس! اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تو قصاص کا حکم دیا گیا ہے تو ان لوگوں نے معاف کر دیا پس آپ نے ان کے لئے دیت کا فیصلہ نہ فرمایا۔ پس اس سے ثابت ہو گیا کہ قتل عمد (جان بوجھ کر قتل کرنے) کی صورت میں قرآن مجید اور سنت رسول اللہ ﷺ سے صرف قصاص ثابت ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر اسے قصاص اور معافی میں اختیار ہوتا کہ وہ اس کے بدلے میں جرم کرنے والے سے کچھ لے لے۔ تو جناب نبی اکرم ﷺ انہیں اختیار دیتے اور انہیں بتلاتے کہ ان کو کیا کیا چیز اختیار کرنے کا حق ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی آدمی حاکم کے ہاں ایسا مقدمہ لے جائے جس میں اس کے لئے دو چیزوں میں سے ایک چیز واجب ہوتی ہو۔ تو حاکم کے ہاں اس کا یہ حق ثابت ہوگا کہ وہ (حاکم) کسی ایک چیز کا فیصلہ کرے اور دوسری چیز کو ترک کر دے بلکہ وہ اس کے لئے اس طرح فیصلہ کرے گا کہ فلاں فلاں چیزوں میں سے جس کو چاہے پسند کر کے اختیار کرے۔ پھر اگر وہ حاکم زیادتی کرتا ہے تو گویا اس نے فیصلے کی سمجھ میں کوتاہی کی۔ جناب رسول اللہ ﷺ سب فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر فیصل ہیں۔ پھر جب جناب رسول اللہ ﷺ نے قصاص کا فیصلہ فرمایا اور بتلایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا فیصلہ ہے تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ اس قسم کی صورت میں صرف قصاص ہوتا ہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ اب جب کہ یہ روایت ثابت ہو گئی جیسا کہ ہم نے ذکر کر دیا تو حضرت ابو شریح اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات کو اس کے مطابق کرنا ضروری ہے۔ کہ جہاں جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد میں قصاص

لینے' معاف کرنے یا دیت لینے کے مابین اختیار کا تذکرہ ہے وہ مجرم کی رضامندی پر موقوف ہے کہ وہ تاوان کے طور پر دیت ادا کرے۔ تا کہ ان دونوں روایات کے معانی اور حدیث انس رضی اللہ عنہ کا معنی ایک جیسا ہو جائے۔ اگر کوئی معترض کہے کہ اگر کوئی یہ کہے کہ قیاس تو پہلے فریق کی تائید کا متقاضی ہے وہ اس طرح کہ لوگوں پر اپنی زندگی کی بقاء ضروری ہے تو جب وہ شخص جس کو خون بہانے کا حق ہے وہ کہے کہ میں دیت لینے پر راضی ہوں اور خون بہانے سے دست بردار ہوتا ہوں تو قاتل پر لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے نفس کو زندہ بچائے۔ جب یہ اس پر لازم ہو گیا تو اب اس سے دیت لی جائے گی خواہ وہ اس کو ناپسند کرے۔ تو اس کے جواب میں کہیں گے کہ اگرچہ لوگوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی جانیں بچائیں جیسا کہ آپ نے ذکر کیا ہے خواہ دیت کے ساتھ چیز سے ہو جو دیت سے بڑھ جائے بلکہ اپنی تمام املاک سے ہو اور یہ بات ہمارے سامنے ہے کہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر ولی قاتل کو کہے کہ میں اس بات پر راضی ہوں کہ میں تمہارا یہ مکان لے لوں اور تجھے قتل نہ کروں تو اللہ تعالیٰ کے حق کی وجہ سے قاتل پر لازم ہے کہ وہ مکان دے کر اپنی جان بچائے۔ مگر اس پر بھی سب متفق ہیں کہ قاتل پر زبردستی نہیں کی جاسکتی اور اس کی مرضی کے خلاف مکان اس سے لے کر ولی کے حوالے نہیں کیا جاسکتا۔ بالکل دیت کا معاملہ بھی اسی طرح ہے کہ جب مقتول کا ولی اس کا مطالبہ کرے تو دیانۃً قاتل پر لازم ہوتا ہے کہ وہ ادائیگی کر کے اپنے نفس کو بچائے لیکن اگر وہ انکار کرے تو اس پر زبردستی نہیں کی جاسکتی اور اس کی مرضی کے خلاف وصولی نہ کی جائے گی۔ سوال: فریق اوّل کے قول کہ ولی کو دیت لینے کا حق ہے اگرچہ مجرم اس کو ناپسند کرے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم گزارش کریں گے کہ اس کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ حق اس لئے لازم ہے کہ قاتل پر قصاص اور دیت دونوں لازم ہیں جب اس نے قصاص معاف کر کے معافی کے سبب اس کو باطل کر دیا تو اب اسے دیت لینے کا حق ہوگا۔ دوسرا یہ کہ قاتل پر صرف قصاص لازم ہوا تھا اور اس کے لئے جائز ہے کہ وہ قصاص کے بدلے دیت لے لے۔ تیسرا قاتل پر لازم تو دونوں میں سے ایک ہوا خواہ وہ قصاص ہو یا دیت۔ اس کی مرضی ہے کہ دونوں میں سے ایک کا چناؤ کرے ان صورتوں سے زائد کوئی صورت نہیں بن سکتی۔ اب ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ اگر تم کہو کہ قصاص و دیت دونوں واجب ہیں تو یہ بات فاسد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی فعل کے کرنے والے پر اس کے فعل سے زائد کوئی چیز واجب نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ **وکتبنا علیھم فیھا ان النفس بالنفس والعین بالعین......** (المائدہ: ٤٥) اور ہم نے ان پر جان کے بدلے جان آنکھ کے بدلے آنکھ' ناک کے بدلے ناک' کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بدلہ لازم کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے تو اس کے فعل سے زائد بدلہ لازم نہیں کیا۔ اگر یہ بات اس طرح مان لی جائے تو پھر لازم آئے گا کہ وہ قاتل کو قتل بھی کرے اور دیت بھی وصول کرے۔ تو جب قصاص میں قتل کے بعد دیت نہیں لی جاسکتی تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جو کچھ لازم ہے وہ آپ کے قول کے مخالف ہے۔ نمبر ②: اور اگر تم یہ کہو کہ واجب تو صرف قصاص ہے مگر وہ اس کے عوض دیت لے سکتا ہے تو ہم

شریعت میں ایسی صورت نہیں پاتے کہ کوئی حق والا اس کی مرضی کے خلاف جس کے ذمہ حق ہے اس کا بدل وصول کرے۔ پس یہ صورت بھی باطل ٹھہری۔ نمبر ۴: اب صرف ایک صورت رہ گئی کہ دو میں سے ایک واجب ہے یا تو قصاص ہوگا یا دیت لی جائے گی لیکن صاحب حق کو کسی ایک کے پسند کا اختیار ہے۔ لیکن اس کے لئے یہ لازم نہیں ہے کہ ان میں سے کسی ایک ہی کو لے کہ دوسری نہ لے سکتا ہو۔ اس کے لئے مناسب یہ ہے کہ جب دونوں میں سے کسی ایک معین کو معاف کر دیا تو یہ معاف کرنا جائز نہ ہو۔ کیونکہ جو کچھ اس نے معاف کیا یہ اس کا معین حق نہ تھا۔ پس وہ اس کو باطل کر سکتا ہے اس کو اس بات کا حق تھا کہ وہ اس کو اختیار کرے (اگر وہ کر لیتا تو اس کا حق ہو جاتا) یا پھر دوسری کو اختیار کرتا تو وہ اس کا حق ہو جاتا۔ پس جب وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرے اور معینہ طور پر اس کے لازم ہونے سے پہلے دوسرے حق کو معاف کر دے تو یہ معاف کرنا باطل ہوگا۔ کیا تم اس بات کو نہیں دیکھتے کہ اگر کسی شخص نے کسی کے والد کو جان بوجھ کر زخمی کر دیا۔ اب بیٹے نے اپنے والد کو زخمی کرنے والے شخص کو معاف کر دیا پھر اس کا والد اسی زخم سے مر گیا اور مرنے والے کا یہ معاف کرنے والا بیٹا اکلوتا وارث ہے تو اس بیٹے کا معاف کرنا باطل ہوگا۔ کیونکہ اس نے معافی کا حق ملنے سے پہلے معاف کر دیا۔ پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے جب اس کا معاملہ اسی طرح ہے اور قصاص یا دیت لینے سے پہلے قاتل کو معاف کرنا جائز ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ معاف کرنے سے پہلے صرف قصاص واجب تھا اور اگر وہ واجب نہ ہوتا تو وہ معافی کے ذریعہ اسے باطل نہ کر سکتا جیسا کہ بیٹا اپنے باپ کا خون اس وقت تک معاف نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اس کے لئے واجب نہ ہو۔ پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کے ثبوت اور ان تین وجوہ کی نفی جن کو ہم نے بیان کیا ہے اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ جناب بوجھ کر قتل کرنے والے یا جان بوجھ کر زخمی کرنے والے پر قصاص واجب ہے کوئی دوسری چیز (دیت وغیرہ) لازم نہیں۔ اتنی بات ضرور ہے کہ زندہ ہونے کی صورت میں قاتل خود اور اس کے مر جانے کی صورت میں اس کے ورثا کسی چیز پر باہمی صلح کر لیں تو وہ چیز واجب ہوگی اور دیت یا کسی دوسری چیز پر صلح جائز ہوگی۔ یہ قول امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ وابویوسف رحمہ اللہ ومحمد رحمہ اللہ کا ہے۔

تخریج : بخاری فی الصلح باب۸' تفسیر سورہ۲' باب۲۳' سورہ۵' باب۶' مسلم فی القسامه ۲۳' ابو داؤد فی الدیات باب۲۸' نسائی فی القسامة باب۱۶' ابن ماجه فی الدیات باب۱۶' مسند احمد ۳' ۱۲۸/۱۶۷۔

اللغات : لطمت۔ تھپڑ مارنا۔ الثنیه۔ سامنے والے دانت۔ الارش۔ دیت۔ لا والذی۔ یہ الفاظ انس رضی اللہ عنہ کے فضل و رحمت پر کامل یقین کی بنیاد پر کہے کہ وہ معافی کی صورت پیدا فرمادیں گے چنانچہ اسی طرح ہوا۔ یہ شرع کو حاشا وکلا رد کرنے کے لئے نہیں۔

حاصل روایات : جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کے دانت توڑے گئے تھے حضرت ربیع رضی اللہ عنہا سے قصاص لینے کا فیصلہ فرمایا۔ اسے قصاص و دیت وصول کرنے کے درمیان اختیار نہیں دیا اور حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے جب انکار کرتے ہوئے

اختلاف کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔اے انس! اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تو قصاص کا حکم دیا گیا ہے تو ان لوگوں نے معاف کر دیا پس آپ نے ان کے لئے دیت کا فیصلہ نہ فرمایا۔

پس اس سے ثابت ہو گیا کہ قتل عمد (جان بوجھ کر قتل کرنے) کی صورت میں قرآن مجید اور سنت رسول اللہ ﷺ سے صرف قصاص ثابت ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر اسے قصاص اور معافی میں اختیار ہوتا کہ وہ اس کے بدلے میں جرم کرنے والے سے کچھ لے لے۔تو جناب نبی اکرم ﷺ انہیں اختیار دیتے اور انہیں بتلاتے کہ ان کو کیا کیا چیز اختیار کرنے کا حق ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی آدمی حاکم کے ہاں ایسا مقدمہ لے جائے جس میں اس کے لئے دو چیزوں میں سے ایک چیز واجب ہوتی ہو۔تو حاکم کے ہاں اس کا یہ حق ثابت ہوگا کہ وہ (حاکم) کسی ایک چیز کا فیصلہ کرے اور دوسری چیز کو ترک کر دے بلکہ وہ اس کے لئے اس طرح فیصلہ کرے گا کہ فلاں فلاں چیزوں میں سے جس کو چاہے پسند کر کے اختیار کرے۔پھر اگر وہ حاکم زیادتی کرتا ہے تو گویا اس نے فیصلے کی سمجھ میں کوتاہی کی۔

جناب رسول اللہ ﷺ سب فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر فیصل ہیں۔پھر جب جناب رسول اللہ ﷺ نے قصاص کا فیصلہ فرمایا اور بتلایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا فیصلہ ہے تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ اس قسم کی صورت میں صرف قصاص ہوتا ہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں۔

حاصل کلام: اب جب کہ یہ روایت ثابت ہوگئی جیسا کہ ہم نے ذکر کر دیا تو حضرت ابوشریح اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات کو اس کے مطابق کرنا ضروری ہے۔کہ جہاں جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد میں قصاص لینے' معاف کرنے یا دیت' لینے کے مابین اختیار کا تذکرہ ہے وہ مجرم کی رضامندی پر موقوف ہے کہ وہ تاوان کے طور پر دیت ادا کرے۔تاکہ ان دونوں روایات کے معانی اور حدیث انس رضی اللہ عنہ کا معنی ایک جیسا ہو جائے۔

ـــ: اگر کوئی یہ کہے کہ قیاس تو پہلے فریق کی تائید کا متقاضی ہے وہ اس طرح کہ لوگوں پر اپنی زندگی کی بقاء ضروری ہے تو جب وہ شخص جس کو خون بہانے کا حق ہے وہ کہے کہ میں دیت لینے پر راضی ہوں اور خون بہانے سے دست بردار ہوتا ہوں تو قاتل پر لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے نفس کو زندہ بچائے۔ جب یہ اس پر لازم ہو گیا تو اب اس سے دیت لی جائے گی خواہ وہ اس کو ناپسند کرے۔

ـــ: اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ لوگوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی جانیں بچائیں جیسا کہ آپ نے ذکر کیا ہے خواہ دیت کے ساتھ چیز سے ہو جو دیت سے بڑھ جائے بلکہ اپنی تمام املاک سے ہو اور یہ بات ہمارے سامنے ہے کہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر ولی قاتل کو کہے کہ میں اس بات پر راضی ہوں کہ میں تمہارا یہ مکان لے لوں اور تجھے قتل نہ کروں تو اللہ تعالیٰ کے حق کی وجہ سے قاتل پر لازم ہے کہ وہ مکان دے کر اپنی جان بچائے۔

مگر اس پر بھی سب متفق ہیں کہ قاتل پر زبردستی نہیں کی جا سکتی اور اس کی مرضی کے خلاف مکان اس سے لے کر ولی کے حوالے نہیں کیا جا سکتا۔

بالکل دیت کا معاملہ بھی اسی طرح ہے کہ جب مقتول کا ولی اس کا مطالبہ کرے تو دیانۃً قاتل پر لازم ہوتا ہے کہ وہ ادائیگی کر کے اپنے نفس کو بچائے لیکن اگر وہ انکار کرے تو اس پر زبردستی نہیں کی جاسکتی اور اس کی مرضی کے خلاف وصولی نہ کی جائے گی۔

اعتراض: فریق اوّل کے قول کہ ولی کو دیت لینے کا حق ہے اگرچہ مجرم اس کو ناپسند کرے۔

جواب: ہم گزارش کریں گے کہ اس کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں۔ایک یہ کہ حق اس لئے لازم ہے کہ قاتل پر قصاص اور دیت دونوں لازم ہیں جب اس نے قصاص معاف کر کے معافی کے سبب اس کو باطل کر دیا تو اب اسے دیت لینے کا حق ہوگا۔دوسرا یہ کہ قاتل پر صرف قصاص لازم ہوا تھا اور اس کے لئے جائز ہے کہ وہ قصاص کے بدلے دیت لے لے۔تیسرا قاتل پر لازم تو دونوں میں سے ایک ہوا خواہ وہ قصاص ہو یا دیت۔اسی کی مرضی ہے کہ دونوں میں سے ایک کا چناؤ کرے ان صورتوں سے زائد کوئی صورت نہیں بن سکتی۔

اب ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ اگر تم کہو کہ قصاص و دیت دونوں واجب ہیں تو یہ بات فاسد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی فعل کے کرنے والے پر اس کے فعل سے زائد کوئی چیز واجب نہیں کی۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **وکتبنا علیھم فیھا ان النفس بالنفس والعین بالعین......** (المائدہ: ۴۵) اور ہم نے ان پر جان کے بدلے جان آنکھ کے بدلے آنکھ' ناک کے بدلے ناک' کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بدلہ لازم کیا۔

پس اللہ تعالیٰ نے تو اس کے فعل سے زائد بدلہ لازم نہیں کیا۔اگر یہ بات اس طرح مان لی جائے تو پھر لازم آئے گا کہ وہ قاتل کو قتل بھی کرے اور دیت بھی وصول کرے۔

تو جب قصاص میں قتل کے بعد دیت نہیں لی جاسکتی تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جو کچھ لازم ہے وہ آپ کے قول کے مخالف ہے۔

نمبر ②: اور اگر تم یہ کہو کہ واجب تو صرف قصاص ہے مگر وہ اس کے عوض دیت لے سکتا ہے تو ہم شریعت میں ایسی صورت نہیں پاتے کہ کوئی حق والا اس کی مرضی کے خلاف جس کے ذمہ حق ہے اس کا بدل وصول کرے۔پس یہ صورت بھی باطل ٹھہری۔

نمبر ③: اب صرف ایک صورت رہ گئی کہ دو میں سے ایک واجب ہے یا تو قصاص ہوگا یا دیت لی جائے گی لیکن صاحب حق کو کسی ایک کے پسند کا اختیار ہے۔لیکن اس کے لئے یہ لازم نہیں ہے کہ ان میں سے کسی ایک ہی کو لے کہ دوسری نہ لے سکتا ہو۔اس کے لئے مناسب یہ ہے کہ جب دونوں میں سے کسی ایک معین کو معاف کر دیا تو یہ معاف کرنا جائز نہ ہو۔کیونکہ جو کچھ اس نے معاف کیا یہ اس کا معین حق نہ تھا۔پس وہ اس کو باطل کر سکتا ہے اس کو اس بات کا حق تھا کہ وہ اس کو اختیار کرے (اگر وہ کر لیتا تو اس کا حق ہو جاتا) یا پھر دوسری کو اختیار کرتا تو وہ اس کا حق ہو جاتا۔پس جب وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرے اور معینہ طور پر اس کے لازم ہونے سے پہلے دوسرے حق کو معاف کر دے تو یہ معاف کرنا باطل ہوگا۔کیا تم اس بات کو نہیں دیکھتے کہ اگر کسی شخص نے کسی کے والد کو جان بوجھ کر زخمی کر دیا۔اب بیٹے نے اپنے والد کو زخمی کرنے والے شخص کو معاف کر دیا پھر اس کا والد اسی زخم سے مر گیا اور مرنے والے کا یہ معاف کرنے والا بیٹا اکلوتا وارث ہے تو اس بیٹے کا معاف کرنا باطل ہوگا۔کیونکہ اس

نے معافی کا حق ملنے سے پہلے معاف کر دیا۔

خلاصہ کلام: جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے جب اس کا معاملہ اسی طرح ہے اور قصاص یا دیت لینے سے پہلے قاتل کو معاف کرنا جائز ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ معاف کرنے سے پہلے صرف قصاص واجب تھا اور اگر وہ واجب نہ ہوتا تو وہ معافی کے ذریعہ اسے باطل نہ کر سکتا جیسا کہ بیٹا اپنے باپ کا خون اس وقت تک معاف نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اس کے لئے واجب نہ ہو۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کے ثبوت اور ان تین وجوہ کی نفی جن کو ہم نے بیان کیا ہے اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ جان بوجھ کر قتل کرنے والے یا جان بوجھ کر زخمی کرنے والے پر قصاص واجب ہے کوئی دوسری چیز (دیت وغیرہ) لازم نہیں۔ اتنی بات ضرور ہے کہ زندہ ہونے کی صورت میں قاتل خود اور اس کے مرجانے کی صورت میں اس کے ورثا کسی چیز پر باہمی صلح کر لیں تو وہ چیز واجب ہوگی اور دیت یا کسی دوسری چیز پر صلح جائز ہوگی۔

یہ قول امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ وابو یوسف رحمہ اللہ ومحمد رحمہ اللہ کا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْتُلُ رَجُلًا كَيْفَ يُقْتَلُ ؟

قاتل سے قصاص کس طرح لیا جائے؟

خلاصۃ المرام: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ قاتل سے قصاص اسی طرح لیا جائے گا جس طرح اس نے قتل کیا اس قول کو حضرت عمر بن عبدالعزیز، قتادہ، حسن اور ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

دوسری جماعت: اس قول کو امام شعبی، ابراہیم، حسن، سفیان ثوری اور ائمہ احناف رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ ہر صورت میں تلوار کے ساتھ قصاص لیا جائے گا۔

فریق اول کا موقف: جس چیز سے کسی قاتل نے قتل کیا اسی چیز سے اس کو قتل کیا جائے گا جیسا کہ اس روایت سے ثابت ہوتا ہے۔

۴۸۹۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَأْسَ صَبِيٍّ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَلَّدُوْهُ وَقَالُوْا: يُقْتَلُ كُلُّ قَاتِلٍ بِمَا قُتِلَ بِهِ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا: كُلُّ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ قَوَدٌ لَمْ يُقْتَلْ إِلَّا بِالسَّيْفِ. وَقَالُوْا: هٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَيْتُمُوْهُ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَنَّ ذٰلِكَ الْقَاتِلَ يَجِبُ قَتْلُهُ لِلّٰهِ إِذْ كَانَ إِنَّمَا قَتَلَ عَلَى مَالٍ قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ.

۴۸۹۱: قتادہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ ایک یہودی نے ایک بچے کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل ڈالا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس کا سر بھی دو پتھروں کے درمیان کچل دیا جائے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں' بعض علماء کا قول یہ ہے کہ قاتل کو اسی چیز سے قتل کیا جائے گا جس چیز سے اس نے قتل کیا۔ انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔ دوسروں نے کہا جس شخص پر قصاص لازم ہوا ہو اس کو صرف تلوار سے قتل کیا جائے گا۔ فریق اوّل کے مؤقف کا جواب یہ ہے کہ مندرجہ بالا روایت جس سے آپ نے استدلال کیا اس میں احتمال ہے کہ ممکن ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اس کا قتل واجب ہے اس لئے کہ اس نے مال کی خاطر قتل کیا گیا اور یہ حدیث واضح موجود ہے۔

تخریج : بخاری فی الخصومات باب۱' والوصایا باب٥' والدیات باب٤' ۱۲' مسلم فی القسامه ۱۷؛ ابو داؤد فی الدیات باب ۱۰' ابن ماجه فی الدیات۔

<u>امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد</u>: بعض علماء کا قول یہ ہے کہ قاتل کو اسی چیز سے قتل کیا جائے گا جس چیز سے اس نے قتل کیا۔ انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔

<u>فریق ثانی کا مؤقف</u>: جس شخص پر قصاص لازم ہوا ہو اس کو صرف تلوار سے قتل کیا جائے گا۔

<u>فریق اوّل کے مؤقف کا جواب</u>: مندرجہ بالا روایت جس سے آپ نے استدلال کیا اس میں احتمال ہے کہ ممکن ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا قتل اللہ تعالیٰ کی خاطر لازم سمجھا ہو (جیسا کسی ڈاکو کا قتل) اس لئے کہ اس نے مال کی خاطر اس بچے کو قتل کیا تھا اس کا ثبوت مندرجہ ذیل روایات میں ملتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۴۸۹۲: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَدَا يَهُوْدِيٌّ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَارِيَةٍ فَاَخَذَ اَوْضَاحًا كَانَتْ عَلَيْهَا ، وَرَضَخَ رَاْسَهَا .فَاَتٰى بِهَا اَهْلُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِيْ آخِرِ رَمَقٍ وَقَدْ اُصْمِتَتْ وَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَكِ ؟ اَفُلَانٌ ؟ لِغَيْرِ الَّذِيْ قَتَلَهَا فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَيْ :لَا .فَقَالَ لِرَجُلٍ آخَرَ غَيْرَ الَّذِيْ قَتَلَهَا ، فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَيْ :لَا فَقَالَ فَفُلَانٌ لِقَاتِلِهَا ، فَاَشَارَتْ اَيْ :نَعَمْ .فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ . فَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ دَمَ ذٰلِكَ الْيَهُوْدِيِّ قَدْ وَجَبَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا يَجِبُ دَمُ قَاطِعِ الطَّرِيْقِ لِلّٰهِ تَعَالٰى .فَكَانَ لَهٗ اَنْ يُقْتَلَ كَيْفَ شَاءَ بِسَيْفٍ اَوْ بِغَيْرِ ذٰلِكَ وَالْمُثْلَةُ حِيْنَئِذٍ مُبَاحَةٌ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُرَنِيِّيْنَ .

۴۸۹۲: ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ایک یہودی نے ایک بچی پر زیادتی کی کہ اس کے پازیب اتار لئے جو اس نے زیب تن کرر کھے تھے اور اس کا سر دو پتھروں سے کچل دیا۔ اس بچی کے اعزاء اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے ابھی اس میں زندگی کے آثار باقی تھے اور اس کی زبان بند ہو چکی تھی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کس نے قتل کیا؟ کیا فلاں نے؟ قاتل کے علاوہ کا نام لیا تو اس نے سر سے انکار کا اشارہ کیا پھر ایک اور کا نام لیا جو قاتل کے علاوہ تھا اس نے اپنے سر سے انکار کا اشارہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا فلاں اور اس کے قاتل کا نام لیا تو اس نے سر سے ہاں کا اشارہ کیا پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا گیا۔ اگر یہودی کا خون اللہ تعالیٰ کی خاطر لیا گیا ہوتا جیسا کہ ڈاکو کا خون کرنا لازم ہوتا ہے تو پھر آپ کے لئے اسے جس طرف مناسب ہوتا تلوار یا کسی اور چیز سے قتل جائز تھا اور اس وقت تو مثلہ بھی جائز تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرینہ کے ساتھ یہی سلوک کیا تھا۔ اس پر مندرجہ روایات دلالت کر رہی ہیں۔

تخریج : بخاری فی الطلاق باب ۲۴' نسائی فی القسامة باب ۱۳' مسند احمد ۲۶۲/۳۔

حاصل روایات : اگر یہودی کا خون اللہ تعالیٰ کی خاطر لیا گیا ہوتا جیسا کہ ڈاکو کا خون کرنا لازم ہوتا ہے تو پھر آپ کے لئے اسے جس طرح مناسب ہوتا تلوار یا کسی اور چیز سے قتل جائز تھا اور اس وقت تو مثلہ بھی جائز تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرینہ کے ساتھ یہی سلوک کیا تھا۔

اس پر مندرجہ روایات دلالت کر رہی ہیں۔

۴۸۹۳: فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَدِمَ ثَمَانِيَةُ رَهْطٍ مِنْ عُكْلٍ فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَوْدٍ لَهُ فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا .فَلَمَّا صَحُّوا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا رَاعِيَ الْإِبِلِ وَسَاقُوا الْإِبِلَ .فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آثَارِهِمْ فَأُخِذُوا فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ حَتَّى مَاتُوا .

۴۸۹۳: ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عکل قبیلہ کے آٹھ آدمی آئے مدینہ منورہ کی آب و ہوا کے موافق نہ آنے کی وجہ سے وہ بیمار ہو گئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اونٹوں کے گلہ کی طرف بھیجا پس انہوں نے ان کے دودھ استعمال کئے۔ جب وہ صحت یاب ہو گئے تو اسلام سے پھر گئے اور انہوں نے اونٹوں کے چرواہے کو قتل کیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے ان کو پکڑ لیا گیا اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیں لگائی گئیں اور ان کو (میدان میں) اسی

حالت میں چھوڑ دیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

تخریج : بخاری فی الحدود باب ۱۵' (المحاربین باب ۱) مسلم فی القسامة ۹' ۱۴' ابو داؤد فی الحدود باب ۳' ترمذی فی الطهارة باب ۵۵' نسائی فی التحریم باب ۷' ۸' ۹' ابن ماجه فی الحدود باب ۲۰' مسند احمد ۳' ۱۶۳/۱۷۷' ۱۹۸۔

اللغات: عکل۔ایک عرب قبیلہ ہے۔اجتووا۔ہوا کا موافق نہ ہونا۔ذود۔تین سے دس تک اونٹ۔بعث۔مقرر کرنا۔ بھیجنا۔آثار۔نشان قدم۔سمل گرم سلاخ کا آنکھ میں لگانا۔

۴۸۹۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۴۸۹۴: حمید الطویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۸۹۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ :هُمْ مِنْ عُكْلٍ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ أَعْيُنَهُمْ

۴۸۹۵: ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے: انما جزاؤ الذین یحاربون اللہ ورسولہ۔ (المائدہ:۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ محاربہ والے لوگ عکل سے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھوں' پاؤں کو کاٹا اور ان کی آنکھوں میں گرم سلاخیں لگائیں۔

تخریج : روایت ۴۸۹۸ کی تخریج ملاحظه کریں۔

اللغات: سمر۔گرم سلاخ آنکھ میں لگانا۔

۴۸۹۶: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ .ح .وَحَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا

۴۸۹۶: عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے ہاتھوں اور پاؤں کو کاٹ دیا گیا اور ان کی آنکھوں میں گرم سلاخیں لگائیں گئیں اور ان کو (میدان میں) چھوڑ دیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

۴۸۹۷: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ :ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ

حَی مِنْ أَحْیَاءِ الْعَرَبِ فَأَسْلَمُوْا وَبَایَعُوْهُ قَالَ :فَوَقَعَ النَّوْمُ وَهُوَ الْبِرْسَامُ ، فَقَالُوْا :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا الْوَجَعُ قَدْ وَقَعَ ، فَلَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَخَرَجْنَا اِلَی الْاِبِلِ فَكُنَّا فِیْهَا ؟ یَعْنِی :قَالَ نَعَمْ اُخْرُجُوْا فَكُوْنُوْا فِیْهَا .قَالَ :فَخَرَجُوْا فَقَتَلُوْا أَحَدَ الرَّاعِیَیْنِ وَذَهَبُوْا بِالْاِبِلِ قَالَ :وَجَاءَ الْآخَرُ وَقَدْ خَرَجَ ، فَقَالَ :قَدْ قَتَلُوْا صَاحِبِیْ وَذَهَبُوْا بِالْاِبِلِ .قَالَ :وَعِنْدَهُ شُبَّانٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَرِیْبٌ مِنْ عِشْرِیْنَ. قَالَ: فَأَرْسَلَ اِلَیْهِمُ الشُّبَّانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَ مَعَهُمْ قَائِفًا فَقَصَّ آثَارَهُمْ فَاُتِیَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَیْدِیَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ أَعْیُنَهُمْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُرَنِیِّیْنَ مَا فَعَلَ بِهِمْ مِنْ هٰذَا فَلَمَّا حَلَّ لَهُ مِنْ سَفْكِ دِمَائِهِمْ فَكَانَ لَهُ أَنْ یَقْتُلَهُمْ كَیْفَ أَحَبَّ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ تَمْثِیْلًا بِهِمْ لِاَنَّ الْمُثْلَةَ كَانَتْ حِیْنَئِذٍ مُبَاحَةً ثُمَّ نُسِخَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ وَنَهٰی عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَكُنْ لِاَحَدٍ أَنْ یَفْعَلَهَا .فَیُحْتَمَلُ أَنْ یَكُوْنَ فَعَلَ بِالْیَهُوْدِیِّ مَا فَعَلَ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بَعْدَ نَسْخِ الْمُثْلَةِ .وَیَحْتَمِلُ أَیْضًا أَنْ یَكُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَرَ مَا وَجَبَ عَلَی الْیَهُوْدِیِّ مِنْ ذٰلِكَ لِلّٰهِ تَعَالٰی وَلٰكِنَّهُ رَآهُ وَاجِبًا لِاَوْلِیَاءِ الْجَارِیَةِ فَقَتَلَهُ لَهُمْ .فَاحْتَمَلَ أَنْ یَكُوْنَ قَتَلَهُ كَمَا فَعَلَ لِاَنَّ ذٰلِكَ هُوَ الَّذِیْ كَانَ وَجَبَ عَلَیْهِ .وَاحْتَمَلَ أَنْ یَكُوْنَ الَّذِیْ كَانَ وَجَبَ عَلَیْهِ هُوَ سَفْكُ الدَّمِ بِأَیِّ شَیْءٍ مِمَّا شَاءَ الْوَلِیُّ بِسَفْكِهِ بِهٖ فَاخْتَارُوْا الرَّضْخَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .هٰذِهٖ وُجُوْهٌ یَحْتَمِلُهَا هٰذَا الْحَدِیْثُ وَلَا دَلَالَةَ مَعَنَا یَدُلُّنَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بَعْضَهَا دُوْنَ بَعْضٍ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَتَلَ ذٰلِكَ الْیَهُوْدِیَّ بِخِلَافِ مَا كَانَ قَتَلَ بِهِ الْجَارِیَةَ .

۴۸۹۷: معاویہ بن قرہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرب قبائل میں سے ایک قبیلہ سے ایک گروہ آیا پھر انہوں نے اسلام قبول کیا اور بیعت کی۔ان کو برسام کی بیماری لاحق ہوئی تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں یہ درپیش آ گئی۔اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم اونٹوں کی طرف نکل جائیں اور وہاں رہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں! جا کر وہاں رہو۔راوی کہتے ہیں وہ (مدینہ سے) نکل کر وہاں چلے گئے اور انہوں نے ایک چرواہے کو قتل کیا اور اونٹوں کو ہانک لے گئے۔دوسرا چرواہا آیا اور وہ نکل چکے تھے تو انہوں نے کہا ان لوگوں نے میرے ساتھی کو قتل کر دیا ہے اور وہ اونٹوں کو ہانک کر لے گئے ہیں۔راوی کہتے ہیں کہ آپ کے پاس انصار کے قریباً بیس نوجوان موجود تھے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف نوجوانوں کی جماعت کو کھوجی سمیت بھیجا۔اس جماعت نے ان کے نشانہائے قدم کا پیچھا کر کے ان کو پکڑ لیا اور وہ

ان کو جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے۔ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں لگائی گئیں۔ عرنیین کے ساتھ وہی سلوک کیا گیا جو انہوں نے چرواہوں کے ساتھ کیا تھا جب آپ کو ان کا خون بہانا درست تھا تو ان کو مرضی کے مطابق قتل کرنا درست تھا بے شک ان کا قتل مثلہ کے ساتھ تھا کیونکہ مثلہ اس وقت تک مباح تھا۔ پھر اس کے بعد منسوخ ہوا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی ممانعت کر دی اب کسی کو کرنا جائز نہیں ہے۔ نمبر①: ممکن ہے کہ یہودی کے ساتھ جو کچھ کیا گیا وہ اسی کی وجہ سے کیا پھر یہ بھی مثلہ کے منسوخ ہونے کے بعد منسوخ ہو گیا ہو۔ نمبر②: یہ بھی احتمال ہے کہ آپ کے خیال میں یہودی پر یہ قتل اللہ تعالیٰ کے حق کی وجہ سے واجب نہ ہوا ہو بلکہ آپ کے علم میں یہ لونڈی کے ورثاء کے لئے واجب ہوا تھا اس لئے ان کے حق کے طور پر آپ نے اسے قتل کیا۔ نمبر③: اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ نے اس کو اسی طرح قتل کیا جیسے اس نے قتل کیا تھا کیونکہ اس پر یہی واجب تھا۔ نمبر④: اور یہ بھی ممکن ہے کہ محض اس کا خون بہانا لازم ہوا اور ولی کو اس میں اختیار ہو جس چیز کے ساتھ چاہے خون بہالے تو اولیاء نے کچلنا پسند کیا چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی پسند پر ایسا کیا۔ اس روایت میں ان تمام وجوہ کا احتمال ہے اور ہمارے پاس اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے جو اس بات پر دلالت کرے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ایک طریقے کی بجائے دوسرا طریقہ کیوں اختیار فرمایا۔ بلکہ آپ سے تو یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے اس یہودی کو اس طریقے کے خلاف قتل کیا جس سے اس نے بچی کو قتل کیا تھا۔ جیسا اس روایت میں آیا ہے۔

تخریج: بخاری فی المغازی باب٣٦‘ الحدود باب١٨‘ الدیات باب٢٢‘ الوضو باب٦٦‘ مسلم فی القسامه ١٠/١١‘ ابو داؤد فی الحدود باب٣‘ ترمذی فی الطهارة باب٥٥‘ نسائی فی الطهارة باب١٩٠‘ التحریم باب٧‘ ٨‘ ٩‘ ابن ماجه فی الحدود باب٢٠‘ مسند احمد ٣‘ ١٠٧/١٦٣‘ ١٧٠/١٧٧‘ ١٩٨/٢٠٥‘ ٢٨٧/٢٩٠۔

حاصل روایات: عرنیین کے ساتھ وہی سلوک کیا گیا جو انہوں نے چرواہوں کے ساتھ کیا تھا جب آپ کو ان کا خون بہانا درست تھا تو ان کو مرضی کے مطابق قتل کرنا درست تھا بے شک ان کا قتل مثلہ کے ساتھ تھا کیونکہ مثلہ اس وقت تک مباح تھا۔ پھر اس کے بعد منسوخ ہوا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی ممانعت کر دی اب کسی کو کرنا جائز نہیں ہے۔

یہودی سے قصاص والی روایت میں احتمالات:

نمبر①: ممکن ہے کہ یہودی کے ساتھ جو کچھ کیا گیا وہ اسی کی وجہ سے کیا پھر یہ بھی مثلہ کے منسوخ ہونے کے بعد منسوخ ہو گیا ہو۔

نمبر②: یہ بھی احتمال ہے کہ آپ کے خیال میں یہودی پر یہ قتل اللہ تعالیٰ کے حق کی وجہ سے واجب نہ ہوا ہو بلکہ آپ کے علم میں یہ لونڈی کے ورثاء کے لئے واجب ہوا تھا اس لئے ان کے حق کے طور پر آپ نے اسے قتل کیا۔

نمبر③: اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ نے اس کو اسی طرح قتل کیا جیسے اس نے قتل کیا تھا کیونکہ اس پر یہی واجب تھا۔

نمبر ۴: اور یہ بھی ممکن ہے کہ محض اس کا خون بہانا لازم ہو اور ولی کو اس میں اختیار ہو جس چیز کے ساتھ چاہے خون بہالے تو اولیاء نے کچلنا پسند کیا چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی پسند پر ایسا کیا۔

حاصل کلام: اس روایت میں ان تمام وجوہ کا احتمال ہے اور ہمارے پاس اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے جو اس بات پر دلالت کرے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ایک طریقے کی بجائے دوسرا طریقہ کیوں اختیار فرمایا۔ بلکہ آپ سے تو یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے اس یہودی کو اس طریقے کے خلاف قتل کیا جس سے اس نے بچی کو قتل کیا تھا۔ جیسا اس روایت میں ہے۔

۴۸۹۸: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا :ثَنَا أَبُوْ يَعْلَى مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ صَفْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَكَانَ ثِقَةً وَرَفَعَ بِهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ رَضَخَ رَأْسَ جَارِيَةٍ عَلَى حُلِيٍّ لَهَا فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْجَمَ حَتَّى قُتِلَ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَتَلَ ذٰلِكَ الْيَهُوْدِيَّ رَجْمًا ، بِقَتْلِهِ الْجَارِيَةَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْأَثَرِ وَفِيْمَا نُقَدِّمُهُ مِنَ الْآثَارِ وَهُوَ رَضْخُهُ رَأْسَهَا ، وَالرَّجْمُ قَدْ يُصِيْبُ الرَّأْسَ وَغَيْرَ الرَّأْسِ فَقَدْ قَتَلَهُ بِغَيْرِ مَا كَانَ قَتَلَ بِهِ الْجَارِيَةَ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ فَعَلَ كَانَ حَلَالًا يَوْمَئِذٍ ثُمَّ نُسِخَ بِنَسْخِ الْمُثْلَةِ. فَمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَسْخِ الْمُثْلَةِ .

۴۸۹۸: ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نے ایک بچی کے سر کو اس کے زیورات حاصل کرنے کے لئے پتھر سے کچل دیا تو جناب نبی اکرم ﷺ نے اس کو اس وقت تک پتھر مارنے کا حکم دیا یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس یہودی کو بچی کے قتل کی وجہ سے پتھروں سے ہلاک کیا جیسا کہ پہلی روایات میں مذکور ہوا کہ اس نے اس بچی کا سر کچل دیا تھا اور سنگساری تو سر پر بھی ہوتی ہے اور دوسرے جسم کے حصوں پر بھی تو اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ یہودی کا قتل اس طریقے سے نہ تھا جس طرح اس نے بچی کو قتل کیا تھا پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ آپ نے ان دنوں جو کچھ کیا یہ ان دنوں جائز تھا پھر مثلہ کی منسوخی سے یہ بھی منسوخ ہو گیا۔

تخریج : مسلم فی القسامة ١٦، ابو داؤد فی الحدود باب٢٣، والدیات باب١٠، نسائی فی التحریم باب٩، ابن ماجه فی الحدود باب٩، مسند احمد ١٦٣/٣، ٢١٧/٥۔

تنسیخ مثلہ کی روایات:

۴۸۹۹: مَا قَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ :

أَخْبَرَنِى ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ :اَلشَّاةُ تُرْمٰى بِالنَّبْلِ حَتّٰى تُقْتَلَ .

۴۸۹۹: عکرمہ نے حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے مجثمہ سے منع فرمایا۔ مجثمہ بکری کو تیروں کے نشانے سے قتل کرنے کو کہتے ہیں۔

اللُّغَاتُ: مجثمہ۔ پالتو جانور کو تیروں کا نشانہ بنانا۔

تخریج : بخاری فی الذبائح باب۲۵ ابو داؤد فی الاشربہ باب۱۴ ترمذی فی الصید باب۹ والاطعمہ باب۲۴ نسائی فی الصید باب۲۸ الضحایا باب۴۱ ۴۴ دارمی فی الاضاحی باب۱۳ ۱۸ ۲۷ مسند احمد ۱ ۲۴۱/۲۲۶ ۲ ۳۶۶/۲ ۳۲۳/۳ ۱۲۷/۴ ۴۴۵/۶۔

۴۹۰۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ .ح .وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْغُدَانِيُّ قَالَا :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا .

۴۹۰۰: سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس چیز میں روح ہو اس کو نشانہ زنی کے لئے مت استعمال کرو۔

تخریج : مسلم فی الصید ۶۰/۵۸ ترمذی فی الصید باب۹ نسائی فی الضحایا باب۴۱ ابن ماجہ فی الذبائح باب۱۰ مسند احمد ۱ ۲۷۳/۲۱۶ ۲ ۸۶/۲۔

اللُّغَاتُ: غرضا۔ کسی چیز کو نشانہ بنانے کے لئے گاڑنا۔

۴۹۰۱: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۹۰۱: یزید بن ہارون نے شعبہ سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۴۹۰۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ وَسِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ أَحَدُهُمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۹۰۲: عاصم احول اور سماک نے عکرمہ سے ان دونوں میں سے ایک نے حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کی ہے اور وہ جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۴۹۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۹۰۳: سماک نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۹۰۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ :حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ :حَدَّثَنِي الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَوْ مُجَاهِدٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِدَجَاجَةٍ قَدْ نُصِبَتْ تُرْمَى فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ يُمَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ.

۴۹۰۴: سعید بن جبیر یا مجاہد کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو ایک مرغی کو کھڑا کر کے نشانہ لگا رہے تھے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ آپ نے حیوانات کا مثلہ کرنے یا باندھ کر ان کو نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

تخریج : ابن ماجه في الذبائح باب ١٠۔

اللغات :یمثل۔ مثلہ کرنا۔ باندھ کر یا گاڑ کر نشانہ بنانا۔

۴۹۰۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِي عَمِّي وَهُوَ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنِ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهِيعَةَ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُمَا عَنْ أَبِيهَا عَنِ ابْنِ يَعْلَى أَنَّهُ قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ فَأُتِيَ بِأَرْبَعَةِ أَعْلَاجٍ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَمَرَ بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُتِلُوْا صَبْرًا بِالنَّبْلِ .فَبَلَغَ ذٰلِكَ أَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ كَانَتْ دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا .فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْتَقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ .

۴۹۰۵: ابن یعلی طائی بیان کرتے ہیں کہ ہم عبدالرحمن بن خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد میں تھے تو دشمن کی طرف سے چار عجمی کافر لائے گئے حضرت عبدالرحمن کے حکم پر ان کے ہاتھ پاؤں باندھ کر ان کو تیروں سے قتل کیا گیا یہ بات حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آپ باندھ کر قتل سے منع فرماتے تھے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر مرغی بھی ہوتی تو میں اسے باندھ کر قتل نہ کرتا۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے چار غلام آزاد کئے۔

تخریج : ابو داؤد في الجهاد باب ١٢٠' دارمي في الاضاحي باب١٣' مسند احمد ٤٢٢/٥۔

اللغات :اعلاج۔ جمع علج۔ عجمی سردار۔ قتل صبرا۔ باندھ کر قتل کرنا۔

۴۹۰۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ بُكَيْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۴۹۰۶: ابن اسحاق نے بکر سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۴۹۰۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَبْرِ الدَّابَّةِ. قَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ :وَلَوْ كَانَتْ دَجَاجَةً مَا صَبَرْتُهَا.

۴۹۰۷: عبید بن تعلیٰ طائی نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانور کو باندھ کر نشانہ بنانے سے منع فرماتے۔ حضرت ابوایوب فرماتے ہیں کہ اگر وہ مرغی بھی ہوتی تو میں اس کو نشانہ نہ بناتا۔

تخریج : تخریج ۴۹۰۵ کو ملاحظہ کریں۔

۴۹۰۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا فَيَأْمُرُنَا بِالصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ .

۴۹۰۸: حسن نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے انہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دیتے تو صدقہ کا حکم فرماتے اور مثلہ سے منع فرماتے۔

تخریج : بخاری فی المظالم باب ۳۰' الذبائح باب ۲۵' المغازی باب ۳۶' ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۱۰' الحدود باب ۳' دارمی فی الزکاۃ باب ۲۴' مسند احمد ۲۴۶/۴' ۴۲۸' ۴۲۹/۴۲۸' ۴۴۰' ۴۴۵/۴۴۰' ۱۲/۵' ۲۰۔

۴۹۰۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : ثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ قَالَ :قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً إِلَّا أَمَرَنَا فِيْهَا بِالصَّدَقَةِ وَنَهَانَا فِيْهَا عَنِ الْمُثْلَةِ .

۴۹۰۹: حسن نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو خطبہ دیا اس میں صدقہ کی ترغیب اور مثلہ کی ممانعت فرمائی۔

۴۹۱۰: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ :ثَنَا الْحَسَنُ قَالَ :قَالَ سَمُرَةُ :إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا قَامَ فِيْنَا يَخْطُبُ إِلَّا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ وَنَهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ .

۴۹۱۰: حسن نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ بہت کم ایسا ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں ہمیں صدقہ کا حکم نہ فرمایا ہو اور مثلہ سے نہ روکا ہو۔

۴۹۱۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

مَالِكٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ .

۴۹۱۱: ہشام بن یزید نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ حیوانات کو باندھ کر نشانہ بنایا جائے۔

تخریج : بخاری فی الذبائح باب ۲۵' مسلم فی الصید باب ۵۸' ابو داؤد فی الاضاحی باب ۱۱' فی الضحایا باب ۷۹' مسند احمد ۹۴/۲' ۱۱۷/۳' ۱۹۱/۱۷۱۔

۴۹۱۲: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي :ابْنَ مَالِكٍ عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ :ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ صَفِيَّةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ

۴۹۱۲: مغیرہ بن صفیہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے مثلہ سے منع فرمایا۔

۴۹۱۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَا :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ شِبَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هُنَيِّ بْنِ نُوَيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنُ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الْإِيْمَانِ

۴۹۱۳: علقمہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ مسلمان بہترین طریقے پر قتل کرنے والے ہیں (یعنی جن مقامات پر شرع کی طرف سے قتل کا حکم ہو وہاں انسان حیوان کو دکھ دیئے کے بغیر قتل کرنے والے ہیں سوائے ان مقامات کے جہاں عبرت مقصود ہو)۔

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۱۰' ابن ماجه فی الدیات باب ۳۰' مسند احمد ۳۹۳/۱۔

۴۹۱۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يَذْكُرْ شَيْئًا عَنْ هُنَيٍّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ نَسْخُ الْمُثْلَةِ بَعْدَ أَنْ كَانَتْ مُبَاحَةً عَلٰى مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ حَدِيْثِ الْعُرَنِيِّيْنَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : لَمْ يَدْخُلْ مَا اخْتَلَفْنَا نَحْنُ وَأَنْتُمْ فِيْهِ مِنَ الْقِصَاصِ فِيْ هٰذَا لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ . قِيْلَ لَهٗ :لَيْسَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ يُرَادُ بِهَا هٰذَا الْمَعْنٰى إِنَّمَا أُرِيْدَ بِهَا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .

۴۹۱۴: علقمہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ان روایات سے مثلہ کا نسخ ثابت ہو گیا جبکہ وہ پہلے مباح تھا جیسا روایت عرنیین میں ذکر ہوا۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے

کہ ان روایات میں جو کچھ ذکر ہوا اور ہمارے اور تمہارے درمیان جو مختلف ہے وہ تو اس میں داخل نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا 'فان عاقبتم فعاقبوا بمثل ماعوقبتم' (النحل ۱۲۶) اگر تم بدلہ لو تو مثل سے بدلہ لو۔ جو تمہیں تکلیف پہنچائی گئی۔ تو اسے کہا جائے گا آیت سے یہ معنی مرادنہیں جو آپ نے مرادلیا ہے بلکہ اس کا مفہوم وہ ہے جو جناب نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات ہم ذکر کرتے ہیں۔

حاصل روایات: ان روایات سے مثلہ کا نسخ ثابت ہو گیا جبکہ وہ پہلے مباح تھا جیسا روایت عرنیین میں ذکر ہوا۔

سوال: روایات میں جو کچھ ذکر ہوا اور ہمارے اور تمہارے درمیان جو مختلف ہے وہ تو اس میں داخل نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا 'فان عاقبتم فعاقبوا بمثل ماعوقبتم' (النحل ۱۲۶) اگر تم بدلہ لو تو مثل سے بدلہ لو۔ جو تمہیں تکلیف پہنچائی گئی۔

جواب: آیت سے یہ معنی مرادنہیں جو آپ نے مرادلیا ہے بلکہ اس کا مفہوم وہ ہے جو جناب نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات ہم ذکر کرتے ہیں۔

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ:

۴۹۱۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ :ثَنَا قَيْسٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :لَمَّا قُتِلَ حَمْزَةُ وَمُثِّلَ بِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ ظَفِرْتُ بِهِمْ لَأُمَثِّلَنَّ بِسَبْعِيْنَ رَجُلًا مِنْهُمْ .فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ نَصْبِرُ .

۴۹۱۵: مقسم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت حمزہ قتل ہو گئے اور ان کا مثلہ کر دیا گیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ان کے ستر آدمیوں کا مثلہ کروں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ **وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ماعوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين**" (النحل ۱۲۶) تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلکہ ہم صبر کریں گے۔

روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ:

۴۹۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ .ح .وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَا :ثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى حَمْزَةَ حِيْنَ اُسْتُشْهِدَ فَنَظَرَ اِلٰى أَمْرٍ لَمْ يَنْظُرْ قَطُّ اِلٰى أَمْرٍ أَوْجَعَ لِقَلْبِهٖ مِنْهُ .فَقَالَ :يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَوُصُوْلًا لِلرَّحِمِ

، فَعُوْلًا لِلْخَيْرَاتِ ، وَلَوْ لَا حُزْنٌ مِنْ بَعْدِكَ لَسَرَّنِيْ أَنْ أَدَعَكَ حَتّٰى تُحْشَرَ مِنْ أَفْوَاجٍ شَتّٰى وَأَيْمُ اللّٰهِ لَأُمَثِّلَنَّ بِسَبْعِيْنَ مِنْهُمْ مَكَانَكَ .فَنَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بَعْدُ بِخَوَاتِيْمِ سُوْرَةِ النَّحْلِ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِيْنَ إِلٰى آخِرِ السُّوْرَةِ فَصَبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفَّرَ عَنْ يَمِيْنِهٖ .فَإِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى لَا فِي الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْتَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ لَا قَوَدَ إِلَّا بِالسَّيْفِ .

۴۹۱۶: ابوعثمان نہدی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہادت کے بعد حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش کے پاس کھڑے ہوئے آپ نے ایسا منظر دیکھا جو کبھی دیکھنے میں نہ آیا تھا اور ایسی چیز دیکھی جس نے آپ کے قلب اطہر کو دکھی کر دیا تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحمت فرمائے تم صلہ رحمی کرنے والے خوب بھلائی کے کام کرنے والے تھے اگر مجھے تمہارے بعد والوں کے غم کا خطرہ نہ ہوتا تو مجھے یہ بات اچھی لگتی تھی کہ میں تمہیں چھوڑ دیتا یہاں تک کہ تمہارا حشر (جانوروں کی) مختلف افواج سے ہوتا اور اللہ کی قسم تمہارے بجائے ان میں سے میں ستر آدمیوں کا مثلہ کروں گا۔ اسی وقت جبرائیل علیہ السلام آئے جبکہ آپ ابھی کھڑے تھے۔ سورۃ نحل کی یہ اختتامی آیات لائے۔ ”وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ماعوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين“ (النحل:۱۲۶) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کیا اور قسم کا کفارہ ادا کیا۔ اس آیت کا تو یہ مفہوم ہے نہ کہ وہ جو آپ نے بیان فرمایا بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

”لاقود الا بالسیف“ کہ قصاص صرف تلوار سے ہے۔

قصاص کے تلوار پر موقوف ہونے کا ثبوت:

۴۹۱۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِيْ عَازِبٍ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَوَدَ إِلَّا بِالسَّيْفِ . فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنَّ الْقَوَدَ لِكُلِّ قَتِيْلٍ مَا كَانَ ، لَا يَكُوْنُ إِلَّا بِالسَّيْفِ وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَيْضًا .

۴۹۱۷: ابوعازب نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصاص صرف تلوار سے ہے۔ یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ ہر مقتول کا قصاص تلوار سے ہوگا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بھی روایات آئی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں جیسے یہ دو روایتیں ہیں۔

تخریج : ابن ماجه فی الدیات باب ۲۵۔

حاصل روایات : یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ ہر مقتول کا قصاص تلوار سے ہوگا اور جناب رسول اللہ ﷺ سے اور بھی روایات آئی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں جیسے یہ دو روایتیں ہیں۔

۴۹۱۸: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِجِرَاحٍ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَأْنُوا بِهَا سَنَةً

۴۹۱۸: ابوالزبیر نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ کے پاس زخمی لائے گئے آپ نے حکم فرمایا کہ ان کے زخموں کے ٹھیک ہونے کا سال بھر انتظار کرو۔

اللغات :یستانوا۔ انتظار کرنا۔ مہلت دینا۔

۴۹۱۹: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَنْبَسَةَ ابْنِ سَعِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُسْتَقَادُ مِنَ الْجُرْحِ حَتّٰى يَبْرَأَ . فَلَوْ كَانَ يُفْعَلُ بِالْجَانِي كَمَا فَعَلَ كَمَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى لَمْ يَكُنْ لِلِاسْتِينَاءِ مَعْنًى لِأَنَّهُ يَجِبُ عَلَى الْقَاطِعِ قَطْعُ يَدِهِ إِنْ كَانَتْ جِنَايَتُهُ قَطْعًا ، بَرَأَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَجْنِيُّ عَلَيْهِ أَوْ مَاتَ .فَلَمَّا ثَبَتَ الْاِسْتِينَاءُ لِيُنْظَرَ مَا يَئُولُ إِلَيْهِ الْجِنَايَةُ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقِصَاصُ هُوَ مَا يَئُولُ إِلَيْهِ الْجِنَايَةُ لَا غَيْرُ ذٰلِكَ .فَإِنْ طَعَنَ طَاعِنٌ فِي يَحْيَى بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ وَأَنْكَرَ عَلَيْنَا الِاحْتِجَاجَ بِحَدِيثِهِ فَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ قَدْ ذَكَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ .

۴۹۱۹: شعبی نے حضرت جابر ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا زخم کا قصاص زخموں کے درست ہونے تک نہ لیا جائے۔ اسی طرح قاتل کے ساتھ کرنا ضروری تھا جیسا اس نے مقتول کے ساتھ کیا تو پھر زخمیوں کو مہلت دینے کا کوئی معنی نہیں۔ کیونکہ ہاتھ کاٹنے والے پر اس کے ہاتھ کا کاٹنا ضروری ہے۔ اگر اس کا جرم ہاتھ کاٹنا ہے تو زخمی اس سے بری ہو یا مر جائے اس کا تو کچھ تعلق نہیں۔ پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ اس کو مہلت دی جائے تا کہ جنایت کا انجام معلوم ہو تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ قصاص اسی میں ہے جس پر جنایت انجام پذیر ہوگی۔ کسی اور صورت میں نہ ہوگی۔ آپ نے ۴۹۱۸ روایت پیش کی ہے۔ اس کا راوی یحیٰ بن ابی انیسہ مطعون ہے اس کی روایت سے استدلال درست نہیں۔

تخریج : مسند احمد ۲۱۷/۲' میں ال الفاظ سے ہے ۔ فاذا برئت جراحته استقاد۔

حاصل روایات : اور فریق اوّل کا جواب: اگر اسی طرح قاتل کے ساتھ کرنا ضروری تھا جیسا اس نے مقتول کے ساتھ کیا تو پھر

زخمیوں کو مہلت دینے کا کوئی معنیٰ نہیں۔ کیونکہ ہاتھ کاٹنے والے پر اس کے ہاتھ کا کاٹنا ضروری ہے۔ اگر اس کا جرم ہاتھ کاٹنا ہے تو زخمی اس سے بری ہو یا مر جائے اس کا تو کچھ تعلق نہیں۔ پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ اس کو مہلت دی جائے تا کہ جنایت کا انجام معلوم ہو تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ قصاص اسی میں ہے جس پر جنایت انجام پذیر ہوگی۔ کسی اور صورت میں نہ ہو گی۔

سوال: آپ نے ۴۹۱۸ روایت پیش کی ہے۔ اس کا راوی یحییٰ بن ابی انیسہ مطعون ہے اس کی روایت سے استدلال درست نہیں۔

جواب: علی بن مدینی نے یحییٰ بن سعید سے نقل کیا ہے کہ زہری کی روایت میں محمد بن اسحاق کی بجائے یحییٰ بن ابی انیسہ زیادہ پسند ہے پس اعتراض بے محل ہے۔

۴۹۲۰: وَقَدْ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوْا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوْا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِأَنْ يُحْسِنُوْا الْقِتْلَةَ وَأَنْ يُرِيْحُوْا مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَهُمْ ذَبْحَهٗ مِنَ الْأَنْعَامِ فَمَا أَحَلَّ لَهُمْ قَتْلَهٗ مِنْ بَنِي آدَمَ فَهُوَ أَحْرٰى أَنْ يُفْعَلَ بِهٖ ذٰلِكَ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :لَا يُسْتَأْنٰى بُرْءُ الْجِرَاحِ وَخَالَفَ مَا ذَكَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ فَكَفٰى بِهٖ جَهْلًا فِيْ خِلَافِهٖ كُلَّ مَنْ تَقَدَّمَهٗ مِنَ الْعُلَمَاءِ .وَعَلٰى ذٰلِكَ فَاِنَّا نُفْسِدُ قَوْلَهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ وَذٰلِكَ اِنَّا رَأَيْنَا رَجُلًا لَوْ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ خَطَأً فَبَرَأَ مِنْهَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ دِيَةُ الْيَدِ وَلَوْ مَاتَ مِنْهَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ دِيَةُ النَّفْسِ وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ فِي الْيَدِ شَيْءٌ وَدَخَلَ مَا كَانَ يَجِبُ فِي الْيَدِ فِيْمَا وَجَبَ فِي النَّفْسِ .فَصَارَ الْجَانِيْ كَمَنْ قُتِلَ وَلَيْسَ كَمَنْ قُطِعَ وَصَارَتِ الْيَدُ لَا يَجِبُ لَهَا حُكْمٌ اِلَّا وَالنَّفْسُ قَائِمَةٌ وَلَا يَجِبُ لَهَا حُكْمٌ اِذَا كَانَتِ النَّفْسُ تَالِفَةً .فَصَارَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ اِذَا قَطَعَ يَدَهٗ عَمْدًا فَاِنْ بَرَأَ فَالْحُكْمُ لِلْيَدِ وَفِيْهَا الْقَوَدُ وَاِنْ مَاتَ مِنْهَا فَالْحُكْمُ لِلنَّفْسِ وَفِيْهَا الْقِصَاصُ لَا فِي الْيَدِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ حُكْمِ الْخَطَأِ .وَيَدْخُلُ أَيْضًا عَلٰى مَنْ يَقُوْلُ :اِنَّ الْجَانِيَ يُقْتَلُ كَمَا قُتِلَ أَنْ يَقُوْلَ اِذَا رَمَاهُ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهٗ أَنْ يَنْصِبَ الرَّامِيَ فَيَرْمِيَهٗ حَتّٰى يَقْتُلَهٗ، وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَبْرِ ذِي الرُّوْحِ فَلَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُصْبَرَ أَحَدٌ لِنَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ يُقْتَلُ قَتْلًا

لَا يَكُوْنُ مَعَهُ شَيْءٌ مِنَ النَّهْيِ .أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ نَكَحَ رَجُلًا فَقَتَلَهُ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَجِبُ لِلْوَلِيِّ أَنْ يَفْعَلَ بِالْقَاتِلِ كَمَا فَعَلَ وَلٰكِنْ يَجِبُ لَهُ أَنْ يَقْتُلَهُ لِأَنَّ نِكَاحَهُ إِيَّاهُ حَرَامٌ عَلَيْهِ .فَكَذٰلِكَ صَبْرُهُ إِيَّاهُ فِيْمَا وَصَفْنَا حَرَامٌ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ لَهُ قَتْلُهُ كَمَا يُقْتَلُ مَنْ حَلَّ دَمُهُ بِرِدَّةٍ أَوْ بِغَيْرِهَا .هٰذَا هُوَ النَّظْرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .غَيْرَ أَنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ لَا يُوْجِبُ الْقَوَدَ عَلَى مَنْ قُتِلَ بِحَجَرٍ وَسَنُبَيِّنُ قَوْلَهُ هٰذَا وَالْحُجَّةُ لَهُ فِيْ بَابِ شِبْهِ الْعَمْدِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۴۹۲۰: ابوالاشعث نے حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت کی کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے احسان کو ہر چیز میں لازم قرار دیا۔ پس جب تم قتل کرو تو اچھے انداز سے قتل کرو اور جب کسی (جانور) کو ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور مناسب یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی چھری کو تیز کر لے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔ جناب نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ اچھے طریقے سے قتل کریں اور جن جانوروں کا ذبح کرنا اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جائز رکھا ہے ان سے یہ سلوک کرنا نہایت مناسب ہے۔ اگر کوئی معترض کہے کہ زخم کے درست ہونے کا انتظار کرنے کی کیا حاجت ہے۔ گزشتہ صفحات میں ہم صحیح روایات ذکر کر آئے اس سے ان کی مخالفت لازم آئے گی اور اس کی جہالت کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ علماء متقدمین کا مخالف ہے بلکہ قیاس کے اعتبار سے بھی اس کی بات غلط ہے۔ ملاحظہ کریں۔ ہم نے غور کر کے دیکھا کہ اگر کوئی شخص غلطی سے کسی دوسرے آدمی کا ہاتھ کاٹ دے اور وہ درست ہو جائے تو اس پر ہاتھ کی دیت لازم ہوتی ہے اور اگر وہ اس کی وجہ سے مر جائے تو اس پر ایک جان کی دیت لازم ہوتی ہے اور ہاتھ کے سلسلہ میں کچھ لازم نہیں آتا۔ ہاتھ کے سلسلہ میں لازم ہونے والی سزا نفس و جان کی چٹی میں لازم ہونے والی سزا میں داخل ہو جاتی ہے اور جرم کرنے والا قاتل کی طرح ہوتا ہے۔ وہ ہاتھ کاٹنے والے کی طرح نہیں رہتا۔ ہاتھ کا حکم صرف اس صورت میں لازم ہوتا ہے جبکہ انسانی جان باقی ہو اور اگر اس کی جان ضائع ہو جائے تو ہاتھ کاٹنے کا حکم واجب نہیں ہوتا تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جب وہ جان بوجھ کر ہاتھ کاٹے تو حکم اسی طرح ہو اگر وہ درست ہو جائے تو ہاتھ کاٹنے کا حکم لگے گا اور اس میں دیت ہے اور اگر اس سے مر جائے تو نفس کا حکم ہوگا اور اس میں قصاص لازم ہوگا ہاتھ کا بدلہ نہ ہوگا۔ خطاء کے سلسلہ میں ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے۔ اس پر قیاس کا تقاضا یہی ہے۔ جناب اگر آپ کہتے ہیں کہ اسی طرح قتل کرنا لازم ہے تو آپ اس آدمی کے متعلق کیا فرمائیں گے جس نے کسی کو تیر مار کر ہلاک کر دیا تو کیا آپ تیر مارنے والے کو کھڑا کر کے تیر مارنے کا حکم دیں گے حالانکہ جناب نبی اکرم ﷺ نے کھڑا کر کے کسی بھی جاندار کو تیر مارنے کی صاف ممانعت فرمائی ہے۔ اس موقعہ پر تو آپ یہی فرمائیں گے کہ جس طریقے پر اس کو قتل کی ممانعت نہ کی گئی ہو اس طریقے پر قتل کیا جائے۔ ذرا غور کرو کہ اگر کوئی مرد کسی مرد

سے بدفعلی کرے اور اس کی وجہ سے اس کو ہلاک کر دے تو مقتول کے ولی کو اس بات کا حق حاصل نہیں ہے کہ وہ قاتل کے ساتھ وہی فعل کرے جو اس نے کیا بلکہ قاتل پر لازم ہے کہ وہ اس کو صرف قتل کرے۔ کیونکہ قاتل کے ساتھ بدفعلی کرنا بھی حرام ہے اور اسے باندھ کر اس کو ہلاک کرنا بھی حرام ہے جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا صرف اس کو قتل کرنے کا حق حاصل ہے۔ جس طرح اس شخص کو قتل کیا جاتا ہے جس کا خون مرتد ہونے یا کسی اور وجہ سے مباح ہو چکا ہو۔ قیاس کا یہی تقاضا ہے اور امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ہاں پتھر سے ہلاک کرنے والے پر بدلہ واجب نہیں۔ ہم آپ کے اس قول اور دلیل کو باب شبہ عمد میں ان شاء اللہ بیان کریں گے۔

تخریج : مسلم فی الصید ۵۷' ابو داؤد فی الاضاحی باب ۱۱' ترمذی فی الدیات باب ۱٤' نسائی فی الضحایا باب ۲۲' ۲۷/۲۶' ابن ماجه فی الذبائح باب ۳' دارمی فی الاضاحی باب ۱۰' مسند احمد ٤' ۱۲۳/۱۲٤۔

اللغات :القتلہ۔ حالت قتل۔ یریح۔ آرام پہنچانا۔

حاصل روایات : جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ اچھے طریقے سے قتل کریں اور جن جانوروں کا ذبح کرنا اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جائز رکھا ہے ان سے یہ سلوک کرنا نہایت مناسب ہے۔

ایک اعتراض:

زخم کے درست ہونے کا انتظار کرنے کی کیا حاجت ہے۔

جواب : گزشتہ صفحات میں ہم صحیح روایات ذکر کر آئے اس سے ان کی مخالفت لازم آئے گی اور اس کی جہالت کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ علماء متقدمین کا مخالف ہے بلکہ قیاس کے اعتبار سے بھی اس کی بات غلط ہے۔ ملاحظہ کریں۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

ہم نے غور کر کے دیکھا کہ اگر کوئی شخص غلطی سے کسی دوسرے آدمی کا ہاتھ کاٹ دے اور وہ درست ہو جائے تو اس پر ہاتھ کی دیت لازم ہوتی ہے اور اگر وہ اس کی وجہ سے مر جائے تو اس پر ایک جان کی دیت لازم ہوتی ہے اور ہاتھ کے سلسلہ میں کچھ لازم نہیں آتا۔ ہاتھ کے سلسلہ میں لازم ہونے والی سزا نفس و جان کی چٹی میں لازم ہونے والی سزا میں داخل ہو جاتی ہے اور جرم کرنے والا قاتل کی طرح ہوتا ہے۔ وہ ہاتھ کاٹنے والے کی طرح نہیں رہتا۔ ہاتھ کا حکم صرف اس صورت میں لازم ہوتا ہے جبکہ انسانی جان باقی ہو اور اگر اس کی جان ضائع ہو جائے تو ہاتھ کاٹنے کا حکم واجب نہیں ہوتا تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جب وہ جان بوجھ کر ہاتھ کاٹے تو حکم اسی طرح ہو اگر وہ درست ہو جائے تو ہاتھ کاٹنے کا حکم لگے گا اور اس میں دیت ہے اور اگر اس سے مر جائے تو نفس کا حکم ہوگا اور اس میں قصاص لازم ہوگا ہاتھ کا بدلہ نہ ہوگا۔ خطاء کے سلسلہ میں ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے۔ اس پر قیاس کا تقاضا یہی ہے۔

فریق اوّل پر ایک سوال:

جناب اگر آپ کہتے ہیں کہ اسی طرح قتل کرنا لازم ہے تو آپ اس آدمی کے متعلق کیا فرمائیں گے جس نے کسی کو تیر مار کر ہلاک کر دیا تو کیا آپ تیر مارنے والے کو کھڑا کر کے تیر مارنے کا حکم دیں گے حالانکہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا کر کے کسی بھی جاندار کو تیر مارنے کی صاف ممانعت فرمائی ہے۔

اس موقعہ پر تو آپ یہی فرمائیں گے کہ جس طریقے پر اس کو قتل کی ممانعت نہ کی گئی ہو اس طریقے پر قتل کیا جائے۔

ذرا غور کرو کہ اگر کوئی مرد کسی مرد سے بدفعلی کرے اور اس کی وجہ سے اس کو ہلاک کر دے تو مقتول کے ولی کو اس بات کا حق حاصل نہیں ہے کہ وہ قاتل کے ساتھ وہی فعل کرے جو اس نے کیا بلکہ قاتل پر لازم ہے کہ وہ اس کو صرف قتل کرے۔ کیونکہ قاتل کے ساتھ بدفعلی کرنا بھی حرام ہے اور اسے باندھ کر اس کو ہلاک کرنا بھی حرام ہے جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا صرف اس کو قتل کرنے کا حق حاصل ہے۔ جس طرح اس شخص کو قتل کیا جاتا ہے جس کا خون مترد ہونے یا کسی اور وجہ سے مباح ہو چکا ہو۔ قیاس کا یہی تقاضا ہے اور امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ہاں پتھر سے ہلاک کرنے والے پر بدلہ واجب نہیں۔ ہم آپ کے اس قول اور دلیل کو باب شبہ عمد میں ان شاء اللہ بیان کریں گے۔

بَابُ شِبْهِ الْعَمْدِ الَّذِیْ لَا قَوَدَ فِیْهِ مَا هُوَ ؟

جس شبہ عمد میں قصاص نہیں اس کی کیا حقیقت ہے؟

خلاصۃ الزام: ① اگر کوئی شخص کسی کو لاٹھی یا پتھر سے قتل کر دے تو اس سے قصاص نہ لیا جائے گا اس کو امام سفیان ثوری رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔ اس میں دیت مغلظہ ہوگی۔ دوسرا قول جس کو امام شعبی، عطاء، نخعی، شافعی، احمد، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ شامل ہیں ان کا قول یہ ہے کہ جس چیز سے مارا اگر اس سے قتل ہو جاتا ہے تو اس میں قصاص ہے اور اگر اس سے عمومی حالات میں قتل نہیں ہوتا مگر یہ مر گیا تو دیت مغلظہ لازم آئے گی۔

فریق اوّل کا موقف: جو لاٹھی یا پتھر وغیرہ سے ہلاک کرے اس پر قصاص نہیں بلکہ دیت کاملہ ہے۔ اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

۴۹۲۱: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ :ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ :ثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ قَاسِمِ ابْنِ رَبِیْعَةَ بْنِ جَوْشَنٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ السَّدُوْسِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ فَقَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ اَلَا اِنَّ قَتِیْلَ خَطَاِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ ، فِیْهِ دِیَةٌ مُغَلَّظَةٌ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً فِیْ

بُطُوْنِهَا أَوْلَادُهَا . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا :لَا قَوَدَ عَلَى مَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِعَصًا أَوْ حَجَرٍ .وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ مِنْهُمْ أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا فَقَالُوْا :إِذَا كَانَتِ الْخَشَبَةُ مِثْلُهَا يَقْتُلُ فَعَلَى الْقَاتِلِ بِهَا الْقِصَاصُ وَذٰلِكَ عَمْدٌ .وَإِنْ كَانَ مِثْلُهَا لَا يَقْتُلُ فَفِيْ ذٰلِكَ الدِّيَةُ وَذٰلِكَ شِبْهُ الْعَمْدِ .وَقَالُوْا : لَيْسَ فِيْمَا احْتَجَّ بِهِ عَلَيْنَا أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ قَتِيْلَ خَطَأِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ ، فِيْهِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ دَلِيْلٌ عَلَى مَا قَالُوْا ، لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِذٰلِكَ الْعَصَا الَّتِيْ لَا تَقْتُلُ مِثْلُهَا الَّتِيْ هِيَ كَالسَّوْطِ الَّذِى لَا يَقْتُلُ مِثْلُهُ .فَإِنْ كَانَ أَرَادَ ذٰلِكَ فَهُوَ الَّذِىْ قُلْنَا ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَرَادَ ذٰلِكَ وَأَرَادَ مَا قُلْتُمْ أَنْتُمْ فَقَدْ تَرَكْنَا الْحَدِيْثَ وَخَالَفْنَاهُ .فَنَحْنُ بَعْدُ لَمْ نُثْبِتْ خِلَافَنَا لِهٰذَا الْحَدِيْثِ إِذْ كُنَّا نَقُوْلُ :إِنَّ مِنَ الْعَصَا مَا إِذَا قُتِلَ بِهِ لَمْ يَجِبْ بِهِ عَلَى الْقَاتِلِ قَوَدٌ .وَهٰذَا الْمَعْنَى الَّذِىْ حَمَلْنَا عَلَيْهِ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ أَوْلَى مِمَّا حَمَلَهُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى ؛ لِأَنَّ مَا حَمَلْنَاهُ عَلَيْهِ لَا يُضَادُّ حَدِيْثَ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِيْجَابِهِ الْقَوَدَ عَلَى الْيَهُوْدِيِّ الَّذِىْ رَضَخَ رَأْسَ الْجَارِيَةِ بِحَجَرٍ .وَمَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى يُضَادُّ ذٰلِكَ وَيَنْفِيْهِ .وَلِأَنْ يُحْمَلَ الْحَدِيْثُ عَلَى مَا يُوَافِقُ بَعْضُهُ بَعْضًا أَوْلَى مِنْ أَنْ يُحْمَلَ عَلَى مَا يُضَادُّ بَعْضُهُ بَعْضًا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَأَنْتَ قَدْ قُلْتَ إِنَّ حَدِيْثَ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ فِى الْبَابِ الْأَوَّلِ فَكَيْفَ أَثْبَتَّ الْعَمَلَ بِهِ هَاهُنَا ؟ قِيْلَ لَهُ :لَمْ نَقُلْ إِنَّ حَدِيْثَ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ مِنْ جِهَةِ مَا ذَكَرْتَ وَقَدْ ثَبَتَ وُجُوْبُ الْقَوَدِ وَالْقَتْلِ بِالْحَجَرِ فِيْ حَدِيْثِ أَنَسٍ .وَإِنَّمَا قُلْتُ إِنَّ الْقِصَاصَ بِالْحَجَرِ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَنْسُوْخًا لِمَا قَدْ ذَكَرْتُ مِنَ الْحُجَّةِ فِيْ ذٰلِكَ .فَحَدِيْثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ إِيْجَابِ الْقَوَدِ عِنْدَنَا غَيْرُ مَنْسُوْخٍ .وَفِيْ كَيْفِيَّةِ الْقَوَدِ الْوَاجِبِ قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ مَنْسُوْخًا عَلَى مَا فَسَّرْنَا وَبَيَّنَّا فِى الْبَابِ الَّذِىْ قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلَّذِيْنَ قَالُوْا :إِنَّ الْقَتْلَ بِالْحَجَرِ لَا يُوْجِبُ الْقَوَدَ فِيْ دَفْعِ حَدِيْثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ مَا أَوْجَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَتْلِ فِيْ ذٰلِكَ حَقًّا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجَعَلَ الْيَهُوْدِيَّ كَقَاطِعِ الطَّرِيْقِ الَّذِىْ يَكُوْنُ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ حَدًّا مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَإِنَّ قَاطِعَ الطَّرِيْقِ إِذَا قَتَلَ بِحَجَرٍ أَوْ بِعَصًا وَجَبَ عَلَيْهِ الْقَتْلُ فِيْ قَوْلِ الَّذِىْ يَزْعُمُ أَنَّهُ لَا قَوَدَ عَلَى مَنْ قَتَلَ بِعَصًا ، وَقَدْ قَالَ

بِهٰذَا الْقَوْلِ جَمَاعَةٌ مِنْ أَهْلِ النَّظَرِ .وَقَدْ قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْخِنَاقِ إِنَّ عَلَيْهِ الدِّيَةَ وَأَنَّهُ لَا يُقْتَلُ إِلَّا أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ مَرَّةٍ فَيُقْتَلُ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ حَدًّا مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ الْيَهُوْدِيَّ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِأَنَّهُ وَجَبَ عَلَيْهِ الْقَتْلُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا يَجِبُ عَلَى قَاطِعِ الطَّرِيْقِ .فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَإِنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ :كُلُّ مَنْ قَطَعَ الطَّرِيْقَ فَقَتَلَ بِعَصًا أَوْ حَجَرٍ أَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الْمِصْرِ يَكُوْنُ حُكْمُهُ فِيْمَا فَعَلَ حُكْمَ قَاطِعِ الطَّرِيْقِ ، وَكَذٰلِكَ الْخَنَّاقُ الَّذِيْ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ مَرَّةٍ أَنَّهُ يُقْتَلُ .وَقَدْ كَانَ يَنْبَغِيْ فِي الْقِيَاسِ عَلٰى قَوْلِهِ :أَنْ يَكُوْنَ يَجِبُ عَلٰى مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مَرَّةً وَاحِدَةً الْقَتْلُ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ حَدًّا مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا يَجِبُ إِذَا فَعَلَهُ مِرَارًا لِأَنَّا رَأَيْنَا الْحُدُوْدَ يُوْجِبُهَا انْتِهَاكُ الْحُرْمَةِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ لَا يَجِبُ عَلٰى مَنْ انْتَهَكَ تِلْكَ الْحُرْمَةَ ثَانِيَةً إِلَّا مَا وَجَبَ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِهَا فِي الْبَدْءِ .فَكَانَ النَّظَرُ فِيْمَا وَصَفْنَا أَنْ يَكُوْنَ الْجَانِي الْخَنَّاقُ كَذٰلِكَ أَيْضًا وَأَنْ يَكُوْنَ حُكْمُهُ فِيْ أَوَّلِ مَرَّةٍ هُوَ حُكْمَهُ فِيْ آخِرِ مَرَّةٍ هٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .وَفِيْ ثُبُوْتِ مَا ذَكَرْنَا مَا يَرْفَعُ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ حَدِيْثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حُجَّةٌ عَلٰى مَنْ يَقُوْلُ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِحَجَرٍ فَلَا قَوَدَ عَلَيْهِ . وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا فِيْ قَوْلِهِ هٰذَا

۴۹۲۱: عقبہ بن اوس سدوسی ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن خطبہ ارشاد فرمایا تو آپ نے اپنے خطبہ میں فرمایا سنو! شبہ عمد کا مقتول وہ ہے جو کوڑے لاٹھی اور پتھر سے قتل ہو جائے اس میں دیت مغلظہ یعنی سو اونٹ ہیں جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہیں۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ جس شخص نے کسی کو لاٹھی یا پتھر سے ہلاک کیا اس پر قصاص نہیں ہے یہ بات کہنے والوں میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں۔فریق ثانی میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ محمد رحمہ اللہ بھی شامل ہیں چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ اگر ایسی لکڑی ہو جو ہلاک کر دیتی ہو تو اس میں قاتل پر قصاص ہے اور یہ قتل عمد میں شامل ہے اور اگر لکڑی ایسی نہ ہو جس سے عموماً ہلاکت ہوتی ہے تو اس میں دیت ہے اور یہ شبہ عمد ہے۔آپ ﷺ کا ارشاد گرامی لوگو! سنو! شبہ عمد کوڑے عصا اور پتھر سے قتل کرنا ہے اور اس میں سو اونٹ دیت ہے۔اس میں آپ کے مؤقف کی کوئی دلیل نہیں۔کیونکہ اس میں یہ احتمال ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اس سے وہ لاٹھی مراد لی ہو جو ہلاک نہیں کرتی اور وہ اس کوڑے کی طرح ہے جس سے ہلاکت واقع نہیں ہوتی اور اگر یہی بات ہو تو پھر ہماری بات ثابت ہوگئی اور اگر آپ کی مراد یہ نہ ہو بلکہ وہ بات ہو جو تم کہہ رہے ہو تو گویا پھر ہم نے روایت کو ترک کر دیا اور اس کے خلاف کیا حالانکہ ہم نے حدیث کی مخالفت نہیں کی اس لئے کہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ بعض لاٹھیاں ایسی ہیں کہ ان سے ہلاکت کے سبب قاتل پر

قصاص لازم نہیں ہوتا۔ ہمارا یہ معنی فریق اوّل کے معنی سے بہتر ہے کیونکہ اس طرح وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ والی روایت جس میں یہودی پر قصاص لازم قرار دیا گیا جس نے بچی کا سر پتھر سے کچل دیا تھا اور فریق اوّل کا معنی روایت انس رضی اللہ عنہ کے خلاف ہے اور اس کی نفی کرتا ہے۔ حدیث کا ایسا مفہوم لینا جس سے روایات ایک دوسرے کے موافق ہوں اس معنی لینے سے بہتر ہے جس سے روایات میں تضاد ہو۔ اگر کوئی یہ کہے کہ آپ نے تو گزشتہ باب میں کہا تھا کہ روایت انس رضی اللہ عنہ منسوخ ہے اور یہاں اس سے اس عمل کو ثابت کر رہے ہیں۔ تو اس کے جواب میں کہے ہم عرض کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت اس جہت سے منسوخ ہے جس سے آپ کہتے ہیں اور جس کا ذکر آپ نے کیا۔ جبکہ اس روایت سے قصاص اور پتھر سے ہلاک کرنے کا وجوب ثابت ہو رہا ہے میں نے تو وہاں یہ کہا تھا کہ یہ بالکل ممکن ہے کہ پتھر کے ساتھ قصاص لینا منسوخ ہو چکا ہو۔ جیسا کہ اس سلسلہ میں میں نے دلیل بھی ذکر کی ہے تو ہمارے نزدیک حضرت انس رضی اللہ عنہ والی روایت قصاص کے وجوب کے سلسلہ میں منسوخ نہیں ہے۔ البتہ واجب قصاص کس طریقہ سے لیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں منسوخ ہونے کا احتمال ہے جیسا کہ گزشتہ باب میں ہم نے وضاحت کی ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ میں یہ بھی احتمال ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قتل میں حق خداوندی کے طور پر قصاص کو لازم کیا ہو اور یہودی کو بمنزلہ ڈاکو کے قرار دیا جس پر اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد لاگو ہوتی ہے۔ ان کو جواب میں کہیں گے کہ اگر آپ کی بات کو اسی طرح تسلیم کر لیا جائے تو وہ ڈاکو جس نے پتھر یا لاٹھی سے کسی کو ہلاک کیا تو آپ بھی اس کے متعلق مانتے ہیں (حالانکہ لاٹھی کے ساتھ قتل کی صورت میں قصاص آپ کے ہاں واجب نہیں ہے) مجتہدین کی ایک جماعت کا یہی قول ہے۔ ادھر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ گلا گھونٹ کر مارنے والے پر دیت کو لازم کرتے ہیں اور یہ فرماتے ہیں کہ جب تک وہ اس فعل کا ارتکاب متعدد بار نہ کرے اس کو قتل نہیں کیا جا سکتا اور کئی بار کرنے سے اس کو بطور حد قتل کیا جائے گا۔ اب ہم (فریق ثانی) بھی یہی کہتے ہیں کہ ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کا قتل اس لئے کیا ہو کہ اس کا قتل اللہ تعالیٰ کے لئے واجب ہو گیا تھا جیسا کہ ڈاکو کا قتل واجب ہوتا ہے۔ اگر یہ بات اسی طرح ہے تو پھر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ہے کہ جو آدمی ڈاکہ زنی کرے اور لاٹھی یا پتھر سے لوگوں کو ہلاک کرے یا شہر کے اندر یہ (ڈاکہ زنی وغیرہ) کرے تو اس کا حکم ڈاکو جیسا ہوگا اور اسی طرح اس گلا دبا کر ہلاک کرنے والے کا حکم ہے جس نے متعدد بار یہ حرکت کی ہو کہ اس کو قتل کیا جائے گا۔ اب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول پر قیاس کا تقاضا یہ ہے۔ کہ جو شخص ایک مرتبہ اس طرح کرے اس کا قتل بھی واجب و لازم ہو اور یہ قتل اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کے طور پر اس پر لاگو ہوگا جیسا کہ متعدد بار کرنے سے اس پر لازم ہوتا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ حدود کو لازم کرنے والی چیز ایک مرتبہ قابل احترام چیز کی حرمت کا گرا دینا ہے تو اس حرمت کے پہلی مرتبہ گرانے سے جو حد لازم ہوتی ہے وہی کئی مرتبہ گرانے سے لازم ہوتی ہے۔ اب ہم نے جو کچھ بیان کیا اس پر قیاس کا تقاضا یہ کہ گلا گھونٹ کر ہلاک کرنے والے کا حکم بھی یہی ہو اور جو حکم پہلی بار

سے لازم ہو متعدد بار کرنے سے وہی حکم ہو اس باب میں قیاس کا یہی تقاضا ہے۔ اب ہماری بات کے ثابت ہونے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کا اس شخص کے خلاف حجت ہونا ختم ہو جاتا ہے۔ جس کا قول یہ ہے کہ جس شخص نے پتھر سے کسی کو ہلاک کیا اس پر قصاص نہیں ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی ایک اور دلیل یہ روایت ہے۔

تخریج : نسائی فی القسامہ باب ۳۳' مسند احمد ۱۱/۲ '۱۰۳' ۱۰۳/۳ '۴۱۰۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: کہ علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ جس شخص نے کسی کو لاٹھی یا پتھر سے ہلاک کیا اس پر قصاص نہیں ہے یہ بات کہنے والوں میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں۔

فریق ثانی کا مؤقف: فریق ثانی میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ محمد رحمہ اللہ بھی شامل ہیں چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ اگر ایسی لکڑی ہو جو ہلاک کر دیتی ہو تو اس میں قاتل پر قصاص ہے اور یہ قتل عمد میں شامل ہے اور اگر لکڑی ایسی نہ ہو جس سے عموماً ہلاکت ہوتی ہے تو اس میں دیت ہے اور یہ شبہ عمد ہے۔

فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی لوگو! سنو! شبہ عمد کوڑے 'عصاء اور پتھر سے قتل کرنا ہے اور اس میں سو اونٹ دیت ہے۔ اس میں آپ کے مؤقف کی کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ اس میں یہ احتمال ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وہ لاٹھی مراد لی ہو جو ہلاک نہیں کرتی اور وہ اس کوڑے کی طرح ہے جس سے ہلاکت واقعہ نہیں ہوتی اور اگر یہی بات ہو تو پھر ہماری بات ثابت ہو گئی اور اگر آپ کی مراد یہ نہ ہو بلکہ وہ بات ہو جو تم کہہ رہے ہو تو گویا پھر ہم نے روایت کو ترک کر دیا اور اس کے خلاف کیا حالانکہ ہم نے حدیث کی مخالفت نہیں کی اس لئے کہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ بعض لاٹھیاں ایسی ہیں کہ ان سے ہلاکت کے سبب قاتل پر قصاص لازم نہیں ہوتا۔

ہمارا یہ معنی فریق اوّل کے معنی سے بہتر ہے کیونکہ اس طرح وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ والی روایت جس میں یہودی پر قصاص لازم قرار دیا گیا جس نے بچی کا سر پتھر سے کچل دیا تھا اور فریق اوّل کا معنی روایت انس رضی اللہ عنہ کے خلاف ہے اور اس کی نفی کرتا ہے۔

حدیث کا ایسا مفہوم لینا جس سے روایات ایک دوسرے کے موافق ہوں اس معنی لینے سے بہتر ہے جس سے روایات میں تضاد ہو۔

[illegible]: آپ نے تو گزشتہ باب میں کہا تھا کہ روایت انس رضی اللہ عنہ منسوخ ہے اور یہاں اس سے اس عمل کو ثابت کر رہے ہیں۔

[illegible]: ہم عرض کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت اس جہت سے منسوخ ہے جس سے آپ کہتے ہیں اور جس کا ذکر آپ نے کیا۔ جبکہ اس روایت سے قصاص اور پتھر سے ہلاک کرنے کا وجوب ثابت ہو رہا ہے میں نے تو وہاں یہ کہا تھا کہ یہ بالکل ممکن ہے کہ پتھر کے ساتھ قصاص لینا منسوخ ہو چکا ہو۔ جیسا کہ اس سلسلہ میں میں نے دلیل بھی ذکر کی ہے تو ہمارے نزدیک حضرت انس رضی اللہ عنہ والی روایت قصاص کے وجوب کے سلسلہ میں منسوخ نہیں ہے۔ البتہ واجب قصاص کس طریقہ سے لیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں منسوخ ہونے کا احتمال ہے جیسا کہ گزشتہ باب میں ہم نے وضاحت کی ہے۔

فریق اوّل کی دلیل کی طرف ایک اشارہ:

حدیث انس رضی اللہ عنہ میں یہ بھی احتمال ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قتل میں حق خداوندی کے طور پر قصاص کو لازم کیا ہو اور یہودی کو بمنزلہ ڈاکو کے قرار دیا جس پر اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد لاگو ہوتی ہے۔

جواب: اگر آپ کی بات کو اسی طرح تسلیم کر لیا جائے تو وہ ڈاکو جس نے پتھر یا لاٹھی سے کسی کو ہلاک کیا تو آپ بھی اس کے متعلق مانتے ہیں (حالانکہ لاٹھی کے ساتھ قتل کی صورت میں قصاص آپ کے ہاں واجب نہیں ہے) کہ اس ڈاکو کا قتل واجب ہے مجتہدین کی ایک جماعت کا یہی قول ہے۔

ادھر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ گلا گھونٹ کر مارنے والے پر دیت کو لازم کرتے ہیں اور یہ فرماتے ہیں کہ جب تک وہ اس فعل کا ارتکاب متعدد بار نہ کرے اس کو قتل نہیں کیا جا سکتا اور کئی بار کرنے سے اس کو بطور حد قتل کیا جائے گا۔

اب ہم (فریق ثانی) بھی یہی کہتے ہیں کہ ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کا قتل اس لئے کیا ہو کہ اس کا قتل اللہ تعالیٰ کے لئے واجب ہو گیا تھا جیسا کہ ڈاکو کا قتل واجب ہوتا ہے۔ اگر یہ بات اسی طرح ہے تو پھر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ہے کہ جو آدمی ڈاکہ زنی کرے اور لاٹھی یا پتھر سے لوگوں کو ہلاک کرے یا شہر کے اندر یہ (ڈاکہ زنی وغیرہ) کرے تو اس کا حکم ڈاکو جیسا ہو گا اور اسی طرح اس کا گلا دبا کر ہلاک کرنے والے کا حکم ہے جس نے متعدد بار یہ حرکت کی ہو کہ اس کو قتل کیا جائے گا۔

اب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول پر قیاس کا تقاضا یہ ہے۔ کہ جو شخص ایک مرتبہ اس طرح کرے اس کا قتل بھی واجب و لازم ہو اور یہ قتل اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کے طور پر اس پر لاگو ہو گا جیسا کہ متعدد بار کرنے سے اس پر لازم ہوتا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ حدود کو لازم کرنے والی چیز ایک مرتبہ قابل احترام چیز کی حرمت کا گرا دینا ہے تو اس حرمت کے پہلی مرتبہ گرانے سے جو حد لازم ہوتی ہے وہی کئی مرتبہ گرانے سے لازم ہوتی ہے۔

اب ہم نے جو کچھ بیان کیا اس پر قیاس کا تقاضا یہ کہ گلا گھونٹ کر ہلاک کرنے والے کا حکم بھی یہی ہو اور جو حکم پہلی بار سے لازم ہو متعدد بار کرنے سے وہی حکم ہو اس باب میں قیاس کا یہی تقاضا ہے۔ اب ہماری بات کے ثابت ہونے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کا اس شخص کے خلاف حجت ہونا ختم ہو جاتا ہے جس کا قول یہ ہے کہ جس شخص نے پتھر سے کسی کو ہلاک کیا اس پر قصاص نہیں ہے۔

فریق اوّل کی طرف سے ایک اور دلیل:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی ایک اور دلیل یہ روایت ہے۔

۴۹۲۲: مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا

الْأُخْرٰی بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِیْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی أَنَّ دِيَةَ جَنِيْنِهَا عَبْدٌ أَوْ وَلِيْدَةٌ وَقَضٰی بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلٰی عَاقِلَتِهَا وَوَرِثَهَا وَلَدُهَا وَمَنْ مَعَهُمْ .فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ ؟ فَمِثْلُ ذٰلِكَ بَطَلَ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِیْ سَجَعَهٗ.

۴۹۲۲: ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہذیل قبیلہ کی دوعورتیں ایک دوسرے سے لڑ پڑیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مار کر اسے اور اس کے پیٹ کے بچے کو ہلاک کر دیا۔ قبیلہ ہذیل کے لوگ یہ جھگڑا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اس حمل کے بچے کی دیت ایک غلام یا لونڈی ہے اور عورت کی دیت اس عورت قاتلہ کے خاندان پر ڈال دی اور اس (مقتولہ) عورت کے بچے اور دیگر رشتہ داروں کو اس کا وارث قرار دیا۔ اس پر حمل بن مالک بن نابغہ ہذلی رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس کی دیت کیسے دوں جس بچے نے نہ پیا نہ کھایا نہ بات کی اور نہ ہی کوئی چیخ ماری۔ اس قسم کا خون تو باطل ہوتا ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مالک کے مسجع کلام کی وجہ سے فرمایا یہ تو کاہنوں کے بھائیوں میں سے ہے۔ (کیونکہ اس کا یہ کلام شرع کے خلاف تھا)

تخریج : بخاری فی الطب باب ۴۶' مسلم فی القسامه باب ۳۶' ابو داؤد فی الدیات باب ۱۹' نسائی فی القسامه باب ۴۰' دارمی فی الدیات باب ۲۱' مسند احمد ۵۳۵/۲' ۳۲۷/۵۔

۴۹۲۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِیُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ الْخُزَاعِیِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ ضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰی بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ فَقَتَلَتْهَا .فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيَةِ عَلٰی عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَقَضٰی مَا فِیْ بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ وَالْغُرَّةُ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ .فَقَالَ الْأَعْرَابِیُّ أَغْرَمُ مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ .فَقَالَ سَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ .

۴۹۲۳: عبید بن نضلہ خزاعی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ دوعورتوں میں سے ایک نے دوسری کو خیمے کی چوب سے مار کر ہلاک کر دیا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتلہ کے خاندان پر دیت لازم فرمائی اور جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا اس کے لئے ایک غرہ کا فیصلہ فرمایا اور غرہ لونڈی یا غلام کو کہتے ہیں۔

اس پر ایک دیہاتی کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اس کی دیت دوں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چیخ ماری (جو زندگی کی علامت ہے) اور نہ آواز نکالی اس طرح کا خون تو باطل ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے دیہاتیوں کی طرح تک بندی کی

ہے۔(یعنی یہ تک بندی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابلہ میں نہیں چلتی)

تخریج: روایت ٤٩١٧ کی تخریج پیش نظر رہے۔

۴۹۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.قَالُوْا :فَهٰذِهِ الْآثَارُ تُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلِ الْمَرْأَةَ الْقَاتِلَةَ بِالْحَجَرِ وَلَا بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ وَعَمُوْدُ الْفُسْطَاطِ يَقْتُلُ مِثْلُهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ لَا قَوَدَ عَلٰى مَنْ قَتَلَ بِخَشَبَةٍ وَإِنْ كَانَ مِثْلُهَا يَقْتُلُ. فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ خَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنْ قَالَ :فَقَدْ رَوٰى حَمَلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ هٰذَا فَذَكَرَ.

۴۹۲۴: عبید بن نضلہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔فریق اوّل والے کہتے ہیں کہ ان روایات سے ثابت ہوا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتلہ عورت کو پتھر یا خیمے کی چوب سے قتل نہیں کیا حالانکہ خیمے کی چوب ان چیزوں سے ہے جن سے قتل کیا جاسکتا ہے تو یہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ جو آدمی لکڑی سے قتل کیا جائے اس کا قصاص نہیں اگرچہ اس جیسی لکڑی سے قتل کیا جاسکتا ہو۔پتھر یا لاٹھی وغیرہ سے ہلاکت کی صورت میں قصاص ہوگا یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔حمل بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایات اس کے خلاف موجود ہیں۔ملاحظہ ہوں۔

اللغات: الفسطاط۔خیمہ۔غرہ۔غلام یا لونڈی۔سجع۔تک بندی۔

۴۹۲۵: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَشَدَ النَّاسَ أَيْ سَأَلَهُمْ وَأَقْسَمَ عَلَيْهِمْ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ .فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ : إِنِّيْ كُنْتُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ وَإِنَّ إِحْدَاهُمَا ضَرَبَتِ الْأُخْرٰى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ وَأَنْ تُقْتَلَ مَكَانَهَا .

۴۹۲۵: طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو قسم دے کر پوچھا۔کہ ماں کے پیٹ کے بچے کے متعلق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ کیا تھا تو حمل بن مالک رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا میں دو عورتوں کے درمیان کھڑا تھا ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمہ کی کیل والی لاٹھی ماری اور اس کو اور اس کے پیٹ کے بچے کو ہلاک کر دیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین کے بدلے غلام یا لونڈی دینے کا حکم فرمایا اور اس کے قتل کے بدلے قتل کا حکم فرمایا۔

اللغات: مسطح۔ خیمہ کی چوب بیلن تیز لکڑی۔

۴۹۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ :ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَأَنْ تُقْتَلَ مَكَانَهَا . فَهٰذَا حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْوِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَتَلَ الْمَرْأَةَ بِالَّتِي قَتَلَتْهَا بِالْمِسْطَحِ .فَقَدْ خَالَفَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَالْمُغِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْمَا رَوَيَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَضَائِهِ بِالدِّيَةِ فِيْ ذٰلِكَ .فَقَدْ تَكَافَأَتِ الْأَخْبَارُ فِيْ ذٰلِكَ .فَلَمَّا تَكَافَأَتْ وَاخْتَلَفَتْ وَجَبَ النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ .فَوَجَدْنَا الْأَصْلَ الْمُجْمَعَ عَلَيْهِ أَنَّ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِحَدِيْدَةٍ عَمْدًا فَعَلَيْهِ الْقَوَدُ وَهُوَ آثِمٌ فِيْ ذٰلِكَ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ فِيْ قَوْلِ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ .وَإِذَا قَتَلَهُ خَطَأً فَالدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَتِهِ وَالْكَفَّارَةُ عَلَيْهِ وَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ فَكَانَتِ الْكَفَّارَةُ تَجِبُ حَيْثُ يَرْتَفِعُ الْإِثْمُ .وَتَرْتَفِعُ الْكَفَّارَةُ حَيْثُ يَجِبُ الْإِثْمُ .وَرَأَيْنَا شِبْهَ الْعَمْدِ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الدِّيَةَ فِيْهِ وَأَنَّ الْكَفَّارَةَ فِيْهِ وَاجِبَةٌ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ كَيْفِيَّتِهَا مَا هِيَ ؟ فَقَالَ قَائِلُوْنَ :هُوَ الرَّجُلُ يَقْتُلُ رَجُلًا مُتَعَمِّدًا بِغَيْرِ سِلَاحٍ .وَقَالَ آخَرُوْنَ :هُوَ الرَّجُلُ يَقْتُلُ الرَّجُلَ بِالشَّيْءِ الَّذِيْ لَا يَرَى أَنَّهُ يَقْتُلُهُ كَأَنَّهُ يَتَعَمَّدُ ضَرْبَ رَجُلٍ بِسَوْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ لَا يَقْتُلُ مِثْلُهُ .فَيَمُوْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَهٰذَا شِبْهُ الْعَمْدِ عِنْدَهُمْ .فَإِنْ كَرَّرَ عَلَيْهِ الضَّرْبَ بِالسَّوْطِ مِرَارًا حَتّٰى كَانَ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ يَقْتُلُ مِثْلُهُ كَانَ ذٰلِكَ عَمْدًا وَوَجَبَ عَلَيْهِ فِيْهِ الْقَوَدُ .وَكُلُّ مَنْ جَعَلَ مِنْهُمْ شِبْهَ الْعَمْدِ عَلٰى جِنْسٍ مِنْ هٰذَيْنِ الْجِنْسَيْنِ أَوْجَبَ فِيْهِ الْكَفَّارَةَ .وَقَدْ رَأَيْنَا الْكَفَّارَةَ فِيْمَا قَدْ أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْفَرِيْقَانِ تَجِبُ حَيْثُ لَا يَجِبُ الْإِثْمُ وَتَنْتَفِيْ حَيْثُ يَكُوْنُ الْإِثْمُ وَكَانَ الْقَاتِلُ بِحَجَرٍ أَوْ بِعَصًا أَوْ مِثْلِ ذٰلِكَ يَقْتُلُ عَلَيْهِ إِثْمُ النَّفْسِ وَهُوَ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ كَمَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِحَدِيْدَةٍ وَكَانَ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِسَوْطٍ لَيْسَ مِثْلُهُ يَقْتُلُ غَيْرَ آثِمٍ إِثْمَ الْقَتْلِ وَلٰكِنَّهُ آثِمٌ إِثْمَ الضَّرْبِ فَكَانَ إِثْمُ الْقَتْلِ فِيْ هٰذَا عَنْهُ مَرْفُوْعًا لِأَنَّهُ لَمْ يُرِدْهُ وَإِثْمُ الضَّرْبِ عَلَيْهِ مَكْتُوْبٌ لِأَنَّهُ قَصَدَهُ وَأَرَادَهُ .فَكَانَ النَّظَرُ أَنْ يَكُوْنَ شِبْهُ الْعَمْدِ الَّذِيْ قَدْ أُجْمِعَ أَنَّ فِيْهِ كَفَّارَةً فِي النَّفْسِ هُوَ مَا لَا إِثْمَ فِيْهِ وَهُوَ الْقَتْلُ بِمَا لَيْسَ مِثْلُهُ يَقْتُلُ الَّذِيْ يَتَعَمَّدُ بِهِ الضَّرْبَ وَلَا يُرَادُ بِهِ تَلَفُ النَّفْسِ فَيَأْتِيْ ذٰلِكَ عَلٰى تَلَفِ النَّفْسِ .فَقَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۴۹۲۶: طاوس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت کی ہے مگر انہوں نے ان تقتل مکانها" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ یہ حضرت حمل بن مالک رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چوب خیمہ سے قتل کرنے والی عورت کا قصاص میں مقتول ہونا بیان فرما رہے ہیں یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایات کے خلاف ہے جس میں انہوں نے دیت کا فیصلہ نقل کیا ہے۔ اب جب کہ روایات آپس میں متقابل آگئیں تو قول صحیح کو نکالنے کے لئے غور وفکر ضروری ہوا۔ ہم نے جب غور کیا تو ایک اتفاقی قاعدہ ہاتھ آیا وہ یہ ہے کہ جو آدمی کسی کو جان بوجھ کر کسی لوہے کی چیز سے قتل کر دے تو اس پر قصاص ہے اور وہ گنہگار بھی ہوگا لیکن اکثر علماء کے نزدیک اس پر کفارہ لازم نہیں اور اگر وہ غلطی سے قتل کر دے تو اس کے خاندان پر دیت لازم ہوگی اور اس پر کفارہ لازم ہوگا گناہ نہیں ہوگا اور جہاں گناہ لازم ہوگا وہاں کفارہ نہ ہوگا۔ اب دوسری طرف شبہ عمد کو دیکھیں کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس میں دیت لازم ہوگی اور اس میں کفارہ لازم ہے البتہ شبہ عمد کی تعریف میں اختلاف ہے کہ اس کی حقیقت کیا ہے۔ ایک تعریف یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو جان بوجھ کر کسی ہتھیار کے بغیر قتل کر دے۔ کسی آدمی کا کسی دوسرے شخص کو کسی ایسی چیز سے ہلاک کرنا کہ اسکے خیال میں وہ اس سے ہلاک نہیں ہوگا گویا وہ کسی آدمی کو قصداً کوڑا یا کوئی دوسری ایسی چیز مارتا ہے کہ اس جیسی چیز سے ہلاکت عموماً واقع نہیں ہوتی پھر وہ آدمی اس سے مر جاتا ہے تو یہ شبہ عمد کہلاتا ہے اور اگر اس نے کوڑے سے بار بار ضرب لگائی یہاں تک کہ وہ اس چیز کی طرح ہوگیا جس کو قتل کیا جاتا ہے تو یہ عمد بنے گا اور اس پر قصاص لازم ہوگا۔ حاصل یہ ہوا کہ جس نے ان دونوں اقوال میں سے کسی ایک کے مطابق قرار دیا انہوں نے کفارے کو لازم قرار دیا۔ غور سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دونوں گروہوں کے ہاں کفارہ اس جگہ لازم ہوتا ہے جہاں گناہ نہیں ہوتا اور جہاں گناہ ہوتا ہے وہاں کفارے کی نفی ہو جاتی ہے اور جو شخص پتھر یا لاٹھی یا اس کی مثل کسی چیز سے قتل کرے اس پر گناہ ہوگا اور وہ گناہ اس کے اور اس کے رب کے مابین ہے۔ جیسے کوئی شخص کسی کو لوہے کی چیز سے قتل کر دے اور وہ شخص جس نے کسی آدمی کو کوڑے سے قتل کیا کہ اس جیسے کوڑے سے قتل نہیں کیا جاتا تو اس کو قتل کا سا گناہ تو نہ ملے گا مگر ضرب کے گناہ جیسا گناہ ہوگا تو گویا قتل کا گناہ اس سے اس سلسلہ میں اٹھا لیا گیا کیونکہ اس کا ارادہ قتل کا نہ تھا اور ضرب کا گناہ اس پر لکھا جائے گا کیونکہ اس نے اس کا قصد و ارادہ کیا ہے۔ تو قیاس یہی ہوا کہ شبہ عمد جس پر سب کا اتفاق ہے کہ اس میں کفارہ نفس ہے یہ وہ ہے جس میں گناہ نہیں اور وہ ایسی چیز سے قتل کرنا ہے جس سے عام طور پر قتل واقع نہیں ہوتا خواہ جان بوجھ کر مارا جائے اور اس سے ہلاکت نفس بھی مقصود نہیں ہوتی۔ مگر پھر اس چیز سے ہلاکت واقع ہو جاتی ہے۔ اس قیاس سے فریق ثانی یعنی امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ کا قول ثابت ہوگیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول اس کی حمایت میں منقول ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

حاصل روایات: یہ حضرت حمل بن مالک رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چوب خیمہ سے قتل کرنے والی عورت کا قصاص میں

مقتول ہونا بیان فرما رہے ہیں یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایات کے خلاف ہے جس میں انہوں نے دیت کا فیصلہ نقل کیا ہے۔اب جب کہ روایات آپس میں مقابل آگئیں تو قول صحیح کو نکالنے کے لئے غور وفکر ضروری ہوا۔

نظر اعتبار:

ہم نے جب غور کیا تو ایک اتفاقی قاعدہ ہاتھ آیا وہ یہ ہے کہ جو آدمی کسی کو جان بوجھ کر کسی لوہے کی چیز سے قتل کر دے تو اس پر قصاص ہے اور وہ گنہگار بھی ہوگا لیکن اکثر علماء کے نزدیک اس پر کفارہ لازم نہیں اور اگر وہ غلطی سے قتل کر دے تو اس کے خاندان پر دیت لازم ہوگی اور اس پر کفارہ لازم ہوگا گناہ نہیں ہوگا اور جہاں گناہ لازم ہوگا وہاں کفارہ نہ ہوگا۔اب دوسری طرف شبہ عمد کو دیکھیں کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس میں دیت لازم ہوگی اور اس میں کفارہ لازم ہے البتہ شبہ عمد کی تعریف میں اختلاف ہے کہ اس کی حقیقت کیا ہے۔۔

قول اوّل: ایک تعریف یہ ہے کہ شخص دوسرے شخص کو جان بوجھ کر کسی ہتھیار کے بغیر قتل کر دے۔

دوسرا قول: کسی آدمی کا کسی دوسرے شخص کو کسی ایسی چیز سے ہلاک کرنا کہ اس کے خیال میں وہ اس سے ہلاک نہیں ہوگا گویا وہ کسی آدمی کو قصداً کوڑا یا کوئی دوسری ایسی چیز مارتا ہے جس جیسی چیز سے ہلاکت عموماً واقع نہیں ہوتی پھر وہ آدمی اس سے مر جاتا ہے تو یہ شبہ عمد کہلاتا ہے اور اگر اس نے کوڑے سے بار بار ضرب لگائی یہاں تک کہ وہ اس چیز کی طرح ہوگیا جس کو قتل کیا جاتا ہے تو یہ عمد بنے گا اور اس پر قصاص لازم ہوگا۔

تو قیاس یہی ہوا کہ شبہ عمد جس پر سب کا اتفاق ہے کہ اس میں کفارہ نفس ہے یہ وہ ہے جس میں گناہ نہیں اور وہ ایسی چیز سے قتل کرنا ہے جس سے عام طور پر قتل واقع نہیں ہوتا خواہ جان بوجھ کر مارا جائے اور اس سے ہلاکت نفس بھی مقصود نہیں ہوتی۔مگر پھر اس چیز سے ہلاکت واقع ہوجاتی ہے۔

اس قیاس سے فریق ثانی یعنی امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ کا قول ثابت ہوگیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول اس کی حمایت میں منقول ہے۔ملاحظہ فرمائیں۔

قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ:

۴۹۲۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبِرَكِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ :حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ الْجُشَمِيُّ عَنْ جِرْوَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَضْرِبُ أَخَاهُ مِثْلَ آكِلَةِ اللَّحْمِ قَالَ الْحَجَّاجُ :يَعْنِي الْعَصَا ثُمَّ يَقُولُ لَا قَوَدَ عَلَيَّ لَا أُوتَى بِأَحَدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ إِلَّا أَقَدْتُهُ . وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ.

۴۹۲۷: حروہ بن حمید نے اپنے والد سے نقل کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کو

مارنے کا ارادہ کرتا ہے۔ پس اسے گوشت کھانے والی چیز سے مارتا ہے۔ حجاج نے کہا گوشت کھانے والی سے مراد لاٹھی ہے پھر وہ کہتا ہے مجھ پر قصاص نہیں۔ جو شخص ایسے فعل کا ارتکاب کرے گا اور وہ میرے پاس لایا جائے گا تو میں اس سے قصاص لوں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف قول منقول ہے۔ (جروہ بن حمیل یا حروہ بن حمید)

۴۹۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شِبْهُ الْعَمْدِ بِالْعَصَا وَالْحَجَرِ الثَّقِيْلِ وَلَيْسَ فِيْهِمَا قَوَدٌ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ .

۴۹۲۸: عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ شبہ عمد جو لاٹھی، بھاری پتھر سے ہو ان میں قصاص نہیں ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

شِبْهِ الْعَمْدِ هَلْ يَكُوْنُ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ كَمَا يَكُوْنُ فِي النَّفْسِ؟

کیا قتل نفس سے کم میں شبہ عمد ہے؟

خلاصۃ المرام: شبہ عمد میں دیت کاملہ ہے تو نفس سے کم میں قصاص ہوگا شبہ عمد نفس سے کم ہو تو وہ عمد شمار ہوگا اس کو امام ابوحنیفہ، ابویوسف، محمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ واللہ اعلم

فریق اوّل: نفس سے کم میں بھی شبہ عمد ہے۔ جیسا کہ روایت سے ظاہر ہے۔

قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :لَمَّا ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّفْسَ قَدْ يَكُوْنُ فِيْهَا شِبْهُ عَمْدٍ كَانَ كَذٰلِكَ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ الْآثَارَ الَّتِيْ قَدْ رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ فِيْهَا أَلَا إِنَّ قَتِيْلَ خَطَأِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ فِيْهِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً فِيْ بُطُوْنِهَا أَوْلَادُهَا . فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّفْسِ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ وَهُوَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ بِإِسْنَادِهِ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْكِتَابِ فِيْ خَبَرِ الرُّبَيِّعِ أَنَّهَا لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا فَاخْتَصَمُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ .وَقَدْ رَأَيْنَا اللَّطْمَةَ إِذَا أَتَتْ عَلَى النَّفْسِ لَمْ يَجِبْ فِيْهَا قَوَدٌ وَرَأَيْنَاهَا فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ قَدْ أَوْجَبَتِ

الْقَوَدَ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ فِي النَّفْسِ شِبْهُ عَمْدٍ أَنَّهُ فِيمَا دُوْنَ النَّفْسِ عَمْدٌ عَلَى تَصْحِيحِ هٰذِهِ الْآثَارِ .وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہو گیا کہ کبھی قتل نفس میں شبہ عمد بھی ہوتا ہے تو نفس سے کم میں بھی شبہ عمد ہوگا اور وہ دلیل کے طور پر ان روایات کو لائے جن کو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو نقل کیا ہے جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شبہ عمد کا مقتول تو وہ ہے جو کوڑے لاٹھی اور پتھر سے مارا گیا ہو۔ اس میں سو اونٹ لازم ہیں۔ جن میں سے چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی: "الا ان قتيل خطاء العمد بالسوط والعصا والحجر' فيه مائة من الابل' منها اربعون خلفة في بطونها اولادها" ہماری دلیل یہ ہے کہ نفس کے سلسلہ میں تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو مروی ہے وہ یہی ہے مگر نفس سے کم میں اس کے خلاف روایات وارد ہیں۔ جیسا کہ ربیع رضی اللہ عنہا کی روایت اپنی اسناد کے ساتھ اس کتاب کے شروع میں مذکور ہو چکی ہے کہ انہوں نے ایک لڑکی کو مکا مار کر اس کے سامنے والے دانت توڑ دیئے۔ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں معاملہ پیش کیا تو آپ نے قصاص کا حکم فرمایا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جب کوئی آدمی تھپڑ سے ہلاک ہو جائے تو اس میں قصاص نہیں اور نفس سے کم میں قصاص کو لازم کیا گیا تو اس سے یہ بات ثابت ہو گئی جو نفس کے سلسلہ میں شبہ عمد ہے خواہ وہ نفس سے کم ہے وہ عمد شمار ہوگا۔ ان آثار کی تصحیح کا یہی تقاضا ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج: روایات ۴۸۹۰ ملاحظہ کریں۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقُوْلُ عِنْدَ مَوْتِهِ : إِنْ مِتُّ فَفُلَانٌ قَتَلَنِي

مرنے والے کا قول کہ اگر میں مر گیا تو فلاں میرا قاتل ہے؟

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :قَدْ رَوَيْنَا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَأَلَ الْجَارِيَةَ الَّتِي رُضِخَ رَأْسُهَا مَنْ رَضَخَ رَأْسَكِ أَفُلَانٌ هُوَ ؟ فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَضْخِ رَأْسِهِ بَيْنَ حَجَرَيْنِ . فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَزَعَمُوْا أَنَّهُمْ قَلَّدُوْهُ وَقَالُوْا :مَنْ ادَّعَى -وَهُوَ فِي حَالِ الْمَوْتِ -أَنَّ فُلَانًا قَتَلَهُ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ قَوْلِهِ فِي ذٰلِكَ وَقُتِلَ الَّذِي ذَكَرَ أَنَّهُ قَتَلَهُ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ الْيَهُوْدِيَّ فَأَقَرَّ بِمَا ادَّعَتِ الْجَارِيَةُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ فَقَتَلَهُ بِإِقْرَارِهِ لَا بِدَعْوَى

الْجَارِيَةِ .فَاعْتَبَرْنَا الْآثَارَ الَّتِيْ قَدْ جَاءَ تْ فِيْ ذٰلِكَ :هَلْ نَجِدُ فِيهَا عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيْلًا ؟ فَإِذَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ

خلاصۃ الزام: جو آدمی موت کے غرغرے میں ہو اگر وہ یہ کہے کہ اگر میں مرگیا تو میرا قاتل فلاں ہے تو اس کی اس بات کو قبول کیا جائے گا اور اس کے بدلے میں اس آدمی کو قصاص میں قتل کیا جائے گا اس قول کو ظاہر یہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: جمہور علماء ائمہ اربعہ اور ان کے تمام اصحاب نے یہ کہا ہے کہ فقط مقتول کے اس قول سے یا اشارے سے قصاص ثابت نہیں ہوگا ہاں اگر صاحب الزام خود اعتراف کر لے تو وہ الگ بات ہے پھر اس کے بدلے میں اس کو قصاصاً قتل کیا جا سکتا ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم پہلے ۴۸۹۲ میں نقل کر آئے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس بچی سے دریافت کیا جس کا سر کچلا گیا تھا کہ کس نے تمہارا سر کچلا ہے کیا فلاں شخص نے؟ تو اس نے سر سے اشارہ کیا جی ہاں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سر دو پتھروں کے مابین کچلنے کا حکم دیا۔

فریق اوّل کا دعویٰ: اس روایت پر عمل کا دعویٰ کرتے ہوئے کچھ لوگوں نے دعویٰ کیا کہ اگر کوئی موت کے وقت کہے کہ فلاں نے مجھے قتل کیا ہے پھر وہ مر جائے تو اس کی بات اس سلسلہ میں قبول کی جائے گی اور اس شخص کو جس کے متعلق اس نے دعویٰ کیا ہے قتل کیا جائے گا۔

فریق ثانی کا موقف: فقط مقتول کے اس دعویٰ پر قصاص میں قتل نہ کیا جائے گا جب تک قاتل اقرار نہ کر لے۔

فریق اوّل کا جواب: عین ممکن ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے استفسار فرمایا جس کا دعویٰ وہ لڑکی کر رہی تھی پھر اس کے اقرار پر اس کو قتل کیا فقط بچی کے دعویٰ پر قتل نہیں کیا۔

فیصلے کی آسان راہ:

اب ہمیں اس سلسلہ کی روایات کو دیکھنا ہے کہ آیا کسی ایک طرف کی تعیین کے لئے کوئی دلیل پائی جاتی ہے۔ چنانچہ روایت ملاحظہ ہو۔

اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ کا زیادہ میلان اگرچہ قول ثانی کی طرف نظر آتا ہے کہ نقلی دلیل کے علاوہ اس کے لئے نظری دلائل بھی پیش کئے۔ مگر آخر میں صحابہ کرام کے دو باہمی متضاد قول ذکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کسی ایک فیصلہ پر وہ نہیں پہنچے۔ واللہ اعلم۔

۴۹۲۹: قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ :فَسَأَلَهُ فَأَقَرَّ بِمَا ادَّعَتْ فَرَضَخَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ

۴۹۲۹: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ بلکہ اس میں یہ الفاظ زائد بھی ہیں۔ "فسأله فاقر بما اوعت فرضخ راسه بين حجرين"۔

۴۹۳۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَخَ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيْلَ لَهَا : مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا ؟ أَفُلَانٌ ؟ أَفُلَانٌ ؟ حَتّٰى ذَكَرُوْا الْيَهُوْدِيَّ فَأُتِيَ بِهٖ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَخَ رَأْسَهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ. فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَتَلَهٗ بِإِقْرَارِهٖ بِمَا ادَّعٰى عَلَيْهِ لَا بِدَعْوَى الْجَارِيَةِ . وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ . أَلَا تَرٰى أَنَّ رَجُلًا لَوِ ادَّعٰى عَلٰى رَجُلٍ دَعْوٰى قَتْلًا أَوْ غَيْرَهٗ فَسَأَلَ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ عَنْ ذٰلِكَ فَأَوْمَأَ بِرَأْسِهٖ أَيْ : نَعَمْ أَنَّهٗ لَا يَكُوْنُ بِذٰلِكَ مُقِرًّا. فَإِذَا كَانَ إِيْمَاءُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بِرَأْسِهٖ لَا يَكُوْنُ مِنْهُ إِقْرَارًا يَجِبُ بِهٖ عَلَيْهِ حَقٌّ كَانَ إِيْمَاءُ الْمُدَّعِيْ بِرَأْسِهٖ أَحْرٰى أَنْ لَا يُوْجِبَ لَهٗ حَقًّا .

۴۹۳۰: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا اس سے پوچھا گیا تمہارے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا؟ کیا فلاں نے کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ انہوں نے یہودی کا تذکرہ کیا پس اس کو (پکڑ کر) لایا گیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا پس اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا گیا۔ اس حدیث میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اقرار پر اسے قتل کیا فقط لڑکی کے دعویٰ پر قتل نہیں فرمایا اور جس بات پر اجماع ہے اس میں بھی یہ بات واضح کی گئی ہے۔ ذرا غور کرو: اگر کوئی شخص کسی کے متعلق قتل کا دعویٰ کرے یا کوئی اور پھر مدعیٰ علیہ سے پوچھا جائے اور وہ سر سے اشارہ کر دے کہ جی ہاں! تو اس سے وہ اقرار کرنے والا شمار نہ ہوگا۔ تو جب مدعیٰ علیہ کا اپنے سر سے اشارہ اقرار معتبر نہیں بنتا کہ اس سے اس پر کوئی چیز لازم ہو۔ تو فقط مدعی کے اشارے سے حق کا لازم نہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔

حاصل روایات: اس حدیث میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اقرار پر اسے قتل کیا فقط لڑکی کے دعویٰ پر قتل نہیں فرمایا اور جس بات پر اجماع ہے اس میں بھی یہ بات واضح کی گئی ہے۔

ذرا غور کرو: اگر کوئی شخص کسی کے متعلق قتل کا دعویٰ کرے یا کوئی اور پھر مدعا علیہ سے پوچھا جائے اور وہ سر سے اشارہ کر دے کہ جی ہاں! تو اس سے وہ اقرار کرنے والا شمار نہ ہوگا۔ تو جب مدعیٰ علیہ کا اپنے سر سے اشارہ اقرار معتبر نہیں بنتا کہ اس سے اس پر کوئی چیز لازم ہو۔ تو فقط مدعی کے اشارے سے حق کا لازم نہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔ جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

۴۹۳۱: وَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ . فَمَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطٰى أَحَدٌ بِدَعْوَاهُ دَمًا أَوْ مَالًا وَلَمْ يُوْجِبْ لِلْمُدَّعِيْ فِيْهِ بِدَعْوَاهُ إِلَّا بِالْيَمِيْنِ . فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا

الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ رَجُلًا لَوْ ادَّعَى فِيْ حَالِ مَوْتِهِ أَنَّ لَهُ عَلٰى رَجُلٍ دَرَاهِمَ ثُمَّ مَاتَ أَنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ مَقْبُوْلٍ مِنْهُ وَأَنَّهُ فِيْ ذٰلِكَ كَهُوَ فِيْ دَعْوَاهُ فِيْ حَالِ الصِّحَّةِ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ هُوَ فِيْ دَعْوَاهُ الدَّمَ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ كَهُوَ فِيْ دَعْوَاهُ ذٰلِكَ فِيْ حَالِ الصِّحَّةِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۴۹۳۱: ابن ابی ملیکہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو فقط دعویٰ سے دے دیا جائے (طلب ثبوت نہ ہو) تو ضرور بضرور کچھ آدمی' آدمیوں کے خون اور اموال کے دعویٰ دار بن جائیں گے لیکن قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد میں اس بات سے منع کر دیا کہ کسی کو اس کے فقط دعویٰ خون یا مال کے ساتھ اس کو قبول سے منع فرمایا اور مدعی کے لئے اس کے دعویٰ کی وجہ سے مدعیٰ علیہ پر فقط قسم لازم کی گئی ہے۔ آثار کے معانی کی تصحیح کے اعتبار سے اس کا حکم یہی ہے۔ طریق نظر سے جائزہ لیں وہ اس طرح ہے کہ اس بات پر تو سب کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص مرتے وقت دعویٰ کرے کہ فلاں شخص کے ذمہ اس کے کچھ دراہم ہیں پھر وہ مر جائے تو اس کی یہ بات قبول نہ کی جائے گی۔ اس کا یہ دعویٰ حالت صحت کے دعویٰ کی طرح ہوگا۔ (قبول نہ کیا جائے گا) (دلیل پر دارومدار ہوگا) پس تقاضا قیاس یہ ہے کہ اس حالت میں دعویٰ خون کا بھی وہی حال ہو اور وہی حکم ہو جو حالت صحت میں اس قسم کے دعویٰ کا ہوتا ہے۔ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورہ۳' باب۳' مسلم فی الاقضیہ ۱ نسائی فی القضاۃ باب۳۶' ابن ماجہ فی الاحکام باب۷' مسند احمد ۱' ۳۵۱/۳۴۳۔

حاصل روایات : جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد نے اس بات سے منع کر دیا کہ کسی کو اس کے فقط دعویٰ خون یا مال کے ساتھ اس کو قبول سے منع فرمایا اور مدعی کے لئے اس کے دعویٰ کی وجہ سے مدعیٰ علیہ پر فقط قسم لازم کی گئی ہے۔ آثار کے معانی کی تصحیح کے اعتبار سے اس کا حکم یہی ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

طریق نظر سے جائزہ لیں وہ اس طرح ہے کہ اس بات پر تو سب کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص مرتے وقت دعویٰ کرے کہ فلاں شخص کے ذمہ اس کے کچھ دراہم ہیں پھر وہ مر جائے تو اس کی یہ بات قبول نہ کی جائے گی۔ اس کا یہ دعویٰ حالت صحت کے دعویٰ کی طرح ہوگا۔ (قبول نہ کیا جائے گا) (دلیل پر دارومدار ہوگا) پس تقاضا قیاس یہ ہے کہ اس حالت میں دعویٰ خون کا بھی وہی حال ہو اور وہی حکم ہو جو حالت صحت میں اس قسم کے دعویٰ کا ہوتا ہے۔

اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے استشہاد:

۴۹۳۲: وَقَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ :كُنْتُ عَامِلًا لِابْنِ الزُّبَيْرِ عَلَى الطَّائِفِ فَكَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا فِيْ بَيْتٍ تَخْرِزَانِ حَرِيْرًا لَهُمَا فَأَصَابَتْ إِحْدَاهُمَا يَدَ صَاحِبَتِهَا بِالْإِشْفَى فَجَرَحَتْهَا فَخَرَجَتْ وَهِيَ تَدْمَى وَفِي الْحُجْرَةِ حِدَاتٌ فَقَالَتْ :أَصَابَتْنِيْ فَأَنْكَرَتْ ذٰلِكَ الْأُخْرَى .فَكَتَبْتُ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ :إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ أُعْطُوْا بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ مِنَ النَّاسِ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ فَادْعُهَا فَاقْرَأْ هٰذِهِ الْآيَةَ عَلَيْهَا إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الْآيَةَ فَقَرَأْتُ عَلَيْهَا الْآيَةَ فَاعْتَرَفَتْ . قَالَ نَافِعٌ :فَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ :فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَرَّهُ .أَفَلَا تَرَى أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ رَدَّ حُكْمَهَا فِيْ ذٰلِكَ إِلَى حُكْمِ سَائِرِ مَا يَدَّعِي النَّاسُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۴۹۳۲: ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن زید کی طرف سے طائف کے علاقہ کا حاکم تھا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں دو عورتوں کا مقدمہ لکھ بھیجا کہ وہ دونوں ایک گھر میں ریشم (کا کپڑا) سی رہی تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کے ہاتھ میں سوئی چبھودی اور اس کو زخمی کر دیا وہ باہر نکلی اور اس وقت خون بہہ رہا تھا اس وقت کچھ لوگ حجرہ میں باتیں کر رہے تھے۔ اس نے کہا کہ اس عورت نے مجھے زخمی کیا ہے دوسری نے اس سے انکار کر دیا تو میں نے یہ معاملہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھ بھیجا تو انہوں نے مجھے لکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعیٰ علیہ پر فقط قسم سے فیصلہ فرمایا ہے اور اگر لوگوں کو محض دعویٰ پر دے دیا جائے تو لوگ دوسروں کے خونوں اور مالوں کا دعویٰ کریں گے۔ تم اس عورت کو بلا کر اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کرو۔ "ان الذین یشترون بعھداللّٰہ و ایمانھم ثمنا قلیلا" (آل عمران: ۷۷) میں نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھی تو اس نے اعتراف کر لیا۔ دیکھیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس زخمی عورت کا حکم تمام باتوں میں ان تمام چیزوں کی طرف لوٹا دیا جن کا لوگ دعویٰ کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

حضرت نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو وہ بہت خوش ہوئے۔

حاصل روایات: دیکھیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس زخمی عورت کا حکم تمام باتوں میں ان تمام چیزوں کی طرف لوٹا دیا جن کا لوگ دعویٰ کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

تشریح: دعویٰ کا حکم عام معاملات کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔اس کی وجہ سے مدعیٰ علیہ پر سوائے قسم کے کوئی چیز لازم نہ ہوگی۔ہاں اگر دعویٰ کی شہادت مل جائے تو اس کے مطابق فیصلہ ہوگا۔

بَابُ الْمُؤْمِنِ يَقْتُلُ الْكَافِرَ مُتَعَمِّدًا

مؤمن قاتل کو ذمی کافر کے بدلے قتل کیا جائے یا نہ؟

خلاصۃ البرام: جو مسلمان جان بوجھ کر کسی ذمی کو قتل کر دے اس کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہ کیا جائے گا بلکہ اس پر دیت مغلظہ لازم ہوگی اس قول کو حضرت عمر بن عبدالعزیز' ثوری' اوزاعی ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر②: علماء کی دوسری جماعت جس میں ابراہیم نخعی' شعبی ائمہ احناف رحمہم اللہ شامل ہیں ان کا قول یہ ہے کہ قتل عمد کے مرتکب مسلمان کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

فریق اوّل کا مؤقف: اگر کوئی مسلمان کسی کافر کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے گا۔انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔جس کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

۴۹۳۳: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ .ح وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ :سَأَلْتُ عَلِيًّا :هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَى الْقُرْآنِ ؟ .فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَى الْقُرْآنِ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ .قَالَ :قُلْتُ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ ؟ قَالَ :الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ . قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا قَتَلَ الْكَافِرَ مُتَعَمِّدًا لَمْ يُقْتَلْ بِهِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا :بَلْ يُقْتَلُ بِهِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ الَّذِي حَكَاهُ أَبُو جُحَيْفَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ مُنْفَرِدًا وَلَوْ كَانَ مُنْفَرِدًا لَاحْتَمَلَ مَا قَالُوا وَلٰكِنَّهُ كَانَ مَوْصُولًا بِغَيْرِهِ.

۴۹۳۳: شعبی نے ابوحجیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تمہارے پاس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قرآن مجید کے علاوہ بھی کوئی چیز ہے۔تو انہوں نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے دانے کو چیرا (اور اس سے نباتات نکالی) اور جاندار کو بنایا ہمارے پاس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سوائے قرآن مجید کے کوئی چیز نہیں اور وہ جو اس صحیفہ میں ہے میں نے کہا اس صحیفہ میں کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا دیت اور

قیدی کو چھڑانے کے احکام اور اس کے احکام کہ کسی مؤمن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے گا۔

تخریج: بخاری فی العلم باب۳۹' الجهاد باب ۱۷۱' الدیات باب ۳۱/۲٤' ترمذی فی الدیات باب ۱٦' نسائی فی القسامه باب ۱۳' دارمی فی الدیات باب ۵' مسند احمد ۷۹/۱۔

اللُّغَاتُ: فلق الحبة۔ دانے کو چیرا۔ ہرا۔ پیدا کیا۔ نسمه۔ نفس' ہر جاندار۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: ایک جماعت فقہاء کا خیال یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی کافر کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کے بدلے میں اس کو قتل نہیں کیا جا سکتا انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: یہ ہے کہ اس کے بدلے میں اس کو قتل کیا جائے گا ان کی دلیل وہ ہے جس کو دوسری سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے۔

فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جو روایت آپ نے نقل کی ہے وہ مکمل روایت نہیں ہے مکمل روایت یہ ہے۔ اگر اتنی ہی روایت ہوتی تو آپ کے مؤقف کی تائید تھی مگر اس کے ساتھ مزید کلام بھی ملا ہوا ہے۔ روایت یہ ہے۔

۴۹۳۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا یَحْیٰی عَنِ ابْنِ أَبِیْ عَرُوْبَةَ قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَیْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ :انْطَلَقْتُ أَنَا وَالْأَشْتَرُ إِلَی عَلِیٍّ فَقُلْنَا هَلْ عَهِدَ إِلَیْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا لَمْ یَعْهَدْهُ إِلَی النَّاسِ عَامَّةً ؟ قَالَ : لَا إِلَّا مَا كَانَ فِیْ كِتَابِیْ هٰذَا فَأَخْرَجَ كِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَیْفِهٖ فَإِذَا فِیْهِ الْمُؤْمِنُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَیَسْعٰی بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَهُمْ یَدٌ عَلٰی مَنْ سِوَاهُمْ لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ وَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلٰی نَفْسِهٖ وَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِیْنَ . فَهٰذَا هُوَ حَدِیْثُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِتَمَامِهٖ وَالَّذِیْ فِیْهِ مِنْ نَفْیِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ بِالْكَافِرِ هُوَ قَوْلُهٗ لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ . فَاسْتَحَالَ أَنْ یَكُوْنَ مَعْنَاهُ عَلٰی مَا حَمَلَهٗ عَلَیْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰی لِأَنَّهٗ لَوْ كَانَ مَعْنَاهُ عَلٰی مَا ذَكَرُوْا لَكَانَ ذٰلِكَ لَحْنًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَبْعَدُ النَّاسِ مِنْ ذٰلِكَ وَلَكَانَ لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذِیْ عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ. فَلَمَّا لَمْ یَكُنْ لَفْظُهٗ كَذٰلِكَ وَإِنَّمَا هُوَ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ عَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّ ذَا الْعَهْدِ هُوَ الْمَعْنِیُّ بِالْقِصَاصِ .فَصَارَ ذٰلِكَ كَقَوْلِهٖ لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ بِكَافِرٍ . وَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ ذَا الْعَهْدِ كَافِرٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْكَافِرَ الَّذِیْ مَنَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنْ یُقْتَلَ بِهِ الْمُؤْمِنُ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ هُوَ الْكَافِرُ الَّذِیْ لَا عَهْدَ لَهٗ. فَهٰذَا مِمَّا لَا اخْتِلَافَ فِیْهِ بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یُقْتَلُ بِالْكَافِرِ الْحَرْبِیِّ وَأَنَّ ذَا الْعَهْدِ الْكَافِرِ الَّذِیْ قَدْ صَارَ لَهٗ ذِمَّةٌ لَا یُقْتَلُ بِهٖ أَیْضًا .وَقَدْ نَجِدُ مِثْلَ هٰذَا كَثِیْرًا فِی الْقُرْآنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی

وَاللَّائِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِسَائِكُمْ اِنْ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ .فَكَانَ مَعْنٰى ذٰلِكَ وَاللَّائِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ اِنْ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ فَقَدَّمَ وَأَخَّرَ .فَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ اِنَّمَا مُرَادُهٗ فِيْهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ بِكَافِرٍ فَقَدَّمَ وَأَخَّرَ .فَالْكَافِرُ الَّذِيْ مُنِعَ أَنْ يُقْتَلَ بِهِ الْمُؤْمِنُ هُوَ الْكَافِرُ غَيْرُ الْمُعَاهَدِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :قَوْلُهٗ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ اِنَّمَا مَعْنَاهُ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ فَانْقَطَعَ الْكَلَامُ ثُمَّ قَالَ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ كَلَامًا مُسْتَأْنَفًا أَيْ : وَلَا يُقْتَلُ الْمُعَاهَدُ فِيْ عَهْدِهٖ . فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِنَّمَا جَرٰى فِي الدِّمَاءِ الْمَسْفُوْكِ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ لِأَنَّهٗ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ ثُمَّ قَالَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ فَإِنَّمَا أَجْرَى الْكَلَامَ عَلَى الدِّمَاءِ الَّتِيْ تُؤْخَذُ قِصَاصًا وَلَمْ يَجْرِ عَلٰى حُرْمَةِ دَمٍ بِعَهْدٍ فَيُحْمَلُ الْحَدِيْثُ عَلٰى ذٰلِكَ فَهٰذَا وَجْهٌ .وَحُجَّةٌ أُخْرٰى أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِنَّمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ أَنَّهٗ رُوِيَ عَنْ غَيْرِهٖ مِنْ طَرِيْقٍ صَحِيْحٍ فَهُوَ كَانَ أَعْلَمَ بِتَأْوِيْلِهٖ .وَتَأْوِيْلُهٗ فِيْهِ اِذْ كَانَ مُحْتَمِلًا عِنْدَكُمْ يَحْتَمِلُ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْتُمْ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ مَعْنَاهُ فِي الْحَقِيْقَةِ هُوَ مَا تَأَوَّلَهٗ عَلَيْهِ .

۴۹۳۴: قیس بن عباد سے روایت ہے کہ میں اور اشتر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے اور پوچھا کہ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کوئی وعدہ لیا ہے جو عام لوگوں سے نہ لیا گیا ہو۔ انہوں نے فرمایا نہیں مگر وہ جو میری اس کتاب میں ہے۔ پھر انہوں نے اپنی تلوار کی نیام سے ایک کتاب (لکھی تحریر) نکالی جس میں تحریر تھا کہ ایمان والوں کے خون باہم برابر ہیں اور ان کے عہد کے لئے ادنیٰ مسلمان بھی کوشش کر سکتا ہے۔ مسلمان کفار کے خلاف ایک قوت ہیں۔ مؤمن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور نہ کسی معاہدے والے کو معاہدے کے دوران قتل کیا جائے۔ جس نے دین میں کوئی نئی بات نکالی (جس کی دین میں اصل نہیں) تو اس کا وبال اسی پر ہوگا اور جس نے کوئی بدعت نکالی یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ تفصیلی روایت یہ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جس ارشاد میں کافر کے بدلے مؤمن کے قتل کی نفی ہے وہ آپ کا یہ ارشاد ہے۔ "لا یقتل مؤمن بکافر ولا ذو عهد فی عهده" اب ان الفاظ کو سامنے رکھتے ہوئے اس روایت کا وہ معنی مراد لینا محال و ناممکن ہے کیونکہ اگر وہ معنی ہو جو فریق اوّل نے ذکر کیا تو یہ بات غلط ثابت ہوگی حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے لوگوں میں سب سے زیادہ دور تھے۔ پھر عبارت اس طرح ہوتی۔ "یقتل مؤمن بکافر ولا ذی عهد فی عهده" کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے اور نہ ہی معاہدے والے کافر کو بدلے دوران عہد قتل کیا جائے۔ جب

الفاظ اس طرح نہیں ہیں بلکہ الفاظ "ولا ذو عهد فی عهده" ہیں تو اس سے ثابت ہوگیا کہ قصاص میں ذوالعہد سے مراد ذمی ہے۔ اب مفہوم اس طرح ہوگا۔ "لایقتل مؤمن ولا ذو عهد فی عهده بکافر" کہ کوئی مؤمن اور ذمی عہد کے دوران کافر (حربی) کے بدلے قتل نہ کیا جائے گا اور ہم بخوبی جانتے ہیں کہ معاہدہ والا بھی کافر ہے تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جس کافر کے بدلے میں مؤمن کے قتل سے منع فرمایا وہ حربی وغیرہ ذمی کافر ہے اور اس پر تمام امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ کافر حربی کے قتل کے بدلے مؤمن کو قصاص میں قتل نہیں کیا جا سکتا رہا وہ کافر جو ذمی ہے اس کو ذمی ہونے کی وجہ سے حربی کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جا سکتا اور عبارت میں اس قسم کی تقدیم و تاخیر والی عبارات قرآن میں بکثرت موجود ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں ارشاد الٰہی ہے۔ "واللائی یئسن من المحیض من نساء کم ان ارتبتم فعدتھن ثلاثة اشھر واللآئی لم یحضن" (الطلاق ۴) اب اس آیت کا معنی یہ ہے "واللآئی لم یحضن ان ارتبتم فعدتھن ثلاثة اشھر" کہ وہ عورتیں جو آئسہ ہیں اور وہ عورتیں جن کو حیض نہیں آیا اگر ان کی عدت میں تمہیں شک ہو تو پھر ان کی عدت تین ماہ ہے۔ پس مقدم و موخر کیا۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "لا یقتل مؤمن بکافر ولا ذو عهد فی عهده" اس کا مقصد یہ ہے (واللہ اعلم) کہ کسی مؤمن اور کسی ذمی کو اس کے عہد کے دوران کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے تو عبارت میں تقدیم و تاخیر ہے پس جس کافر کے بدلے مؤمن کو قتل کرنے سے منع کیا اس سے مراد کافر حربی یعنی جس سے کوئی عہد و پیمان نہ ہو وہ ہے کہ "ولا ذو عهد فی عهده" اس کا مطلب یہ ہے کہ "لا یقتل مؤمن بکافر" یہ کلام فرما کر کلام منقطع کر دی پھر فرمایا "ولا ذو عهد فی عهده" تو یہ جملہ مستانفہ ہے اس کا ماقبل سے تعلق نہیں ہے اب مطلب یہ ہوا کہ "ولا یقتل المعاهد فی عهده" کہ کسی معاہدہ والے کو دوران عہد قتل نہ کیا جائے۔ اس خون سے متعلق ہے جو کسی کے بدلے میں بہایا جائے کیونکہ آپ نے فرمایا مسلمانوں کو اپنے غیر پر قوت و غلبہ حاصل ہے اور ان کے عہد کو پورا کرنے کے لئے ادنیٰ ترین بھی کوشش کرے۔ پھر فرمایا "لایقتل مؤمن...... تو یہ کلام اس خون سے متعلق ہے جو قصاص کے طور پر بہایا جائے اور معاہدے کی وجہ سے خون کی حرمت کے بارے میں یہ کلام جاری نہیں ہوا۔ فلہٰذا اس روایت کو اسی پر محمول کیا جائے گا۔ یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وساطت سے جناب نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے اور ہمیں معلوم نہیں کہ صحیح سند کے ساتھ کسی دوسرے صحابی سے بھی مروی ہے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی تاویل کو اچھی طرح جانتے ہیں اور ان کی تاویل تمہارے ہاں ان دو معانی کا احتمال رکھتی ہے جو تم نے ذکر کئے ہیں اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حقیقت میں اس کا معنی وہی ہوگا جو خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے۔ (دلیل یہ روایت ہے)

تخریج : ابو داؤد فی الدیات باب ۱۱، والجهاد باب ۱۴۷، نسائی فی القسامة باب ۹، ۱۳، ابن ماجه فی الدیات باب ۲۱، مسند احمد ۱، ۱۱۹/۱۲۲، ۲، ۱۸۰/۱۹۲، ۱۹۴/۲۱۱۔

اللغات: عهد اليه۔ وعدہ کرنا۔ وصیت کرنا۔ تتکافأ۔ برابر۔ محدثا۔ دین میں نئی باتیں ایجاد کرنے والا۔

حاصل روایات: تفصیلی روایت یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جس ارشاد میں کافر کے بدلے مؤمن کے قتل کی نفی ہے وہ آپ کا یہ ارشاد ہے۔ "لايقتل مؤمن بكافر ولا ذو عهد فی عهده" اب ان الفاظ کو سامنے رکھتے ہوئے اس روایت کا وہ معنی مراد لینا محال و ناممکن ہے کیونکہ اگر وہ معنی ہو جو فریق اوّل نے ذکر کیا تو یہ بات غلط ثابت ہوگی حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ وعدہ کا پاس کرنے والے تھے۔ پھر عبارت اس طرح ہوتی۔ "يقتل مؤمن بكافر ولا ذی عهد فی عهده" کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے اور نہ ہی معاہدے والے کافر کو بدلے دوران عہد قتل کیا جائے۔

جب الفاظ اس طرح نہیں ہیں البتہ الفاظ "ولا ذو عهد فی عهده" ہیں تو اس سے ثابت ہو گیا کہ قصاص میں ذوالعہد سے مراد ذمی ہے۔ اب مفہوم اس طرح ہوگا۔ "لايقتل مؤمن ولا ذو عهد فی عهده بكافر" کہ کوئی مؤمن اور ذمی عہد کے دوران کافر (حربی) کے بدلے قتل نہ کیا جائے گا۔

اور ہم بخوبی جانتے ہیں کہ معاہدہ والا بھی کافر ہے تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جس کافر کے بدلے میں مؤمن کے قتل سے منع فرمایا وہ حربی و غیر ذمی کافر ہے اور اس پر تمام امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ کافر حربی کے قتل کے بدلے مؤمن کو قصاص میں قتل نہیں کیا جا سکتا رہا وہ کافر جو ذمی ہے اس کو ذمی ہونے کی وجہ سے حربی کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جا سکتا۔

اور عبارت میں اس قسم کی تقدیم و تاخیر والی عبارات قرآن میں بکثرت موجود ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں ارشاد الٰہی ہے۔

"واللآئی يئسن من المحيض من نساء كم ان ارتبتم فعدتهن ثلاثة اشهر واللآئی لم يحضن" (الطلاق: ٤)

اب اس آیت کا معنی یہ ہے: "واللآئی لم يحضن ان ارتبتم فعدتهن ثلاثة اشهر" کہ وہ عورتیں جو آئسہ ہیں اور وہ عورتیں جن کو حیض نہیں آیا اگر ان کی عدت میں تمہیں شک ہو تو پھر ان کی عدت تین ماہ ہے۔ پس مقدم و موخر کیا۔

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "لا يقتل مؤمن بكافر ولا ذو عهد فی عهده" اس کا مقصد یہ ہے (واللہ اعلم) کہ کسی مؤمن اور کسی ذمی کو اس کے عہد کے دوران کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے تو عبارت میں تقدیم و تاخیر ہے پس جس کافر کے بدلے مؤمن کو قتل کرنے سے منع کیا اس سے مراد کافر حربی یعنی جس سے کوئی عہد و پیمان نہ ہو وہ ہے۔

ایک اعتراض:

کہ "ولا ذو عهد فی عهده" اس کا مطلب یہ ہے کہ "لا يقتل مؤمن بكافر" یہ کلام فرما کر کلام منقطع کر دیا پھر فرمایا "ولا ذو عهد فی عهده" تو یہ جملہ مستانفہ ہے اس کا ماقبل سے تعلق نہیں ہے اب مطلب یہ ہوا کہ "ولا يقتل المعاهد فی عهده" کہ کسی معاہدہ والے کو دوران عہد قتل نہ کیا جائے۔

جواب: نمبر ①: یہ روایت اس خون سے متعلق ہے جو کسی کے بدلے میں بہایا جائے کیونکہ آپ نے فرمایا مسلمانوں کو اپنے غیر پر قوت و غلبہ حاصل ہے اور ان کے عہد کو پورا کرنے کے لئے ادنیٰ ترین بھی کوشش کرے تو وہ بھی رد نہ کی جائے گی۔ پھر فرمایا

"لا یقتل مؤمن...... تو یہ کلام اس خون سے متعلق ہے جو قصاص کے طور پر بہایا جائے اور معاہدے کی وجہ سے خون کی حرمت کے بارے میں یہ کلام جاری نہیں ہوا۔ فلہذا اس روایت کو اسی پر محمول کیا جائے گا۔

نمبر ۴: یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وساطت سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور ہمیں معلوم نہیں کہ صحیح سند کے ساتھ کسی دوسرے صحابی سے بھی مروی ہے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی تاویل کو اچھی طرح جانتے ہیں اور ان کی تاویل تمہارے ہاں ان دو معانی کا احتمال رکھتی ہے جو تم نے ذکر کیے ہیں اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حقیقت میں اس کا معنی وہی ہوگا جو خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے۔ (دلیل یہ روایت ہے)

۴۹۳۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ :أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ -حِينَ قُتِلَ عُمَرُ -مَرَرْتُ عَلَى أَبِي لُؤْلُؤَةَ وَمَعَهُ هُرْمُزَانُ .فَلَمَّا بَغَتَهُمْ ثَارُوْا فَسَقَطَ مِنْ بَيْنِهِمْ خَنْجَرٌ لَهُ رَأْسَانِ مُمْسَكُهُ فِي وَسَطِهِ. قَالَ :قُلْتُ فَانْظُرُوْا لَعَلَّهُ الْخَنْجَرُ الَّذِي قَتَلَ بِهٖ عُمَرَ فَنَظَرُوْا فَإِذَا هُوَ الْخَنْجَرُ الَّذِي وَصَفَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ .فَانْطَلَقَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حِينَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَعَهُ السَّيْفُ حَتّٰى دَعَا الْهُرْمُزَانَ فَلَمَّا خَرَجَ إِلَيْهِ قَالَ :انْطَلِقْ حَتّٰى تَنْظُرَ إِلٰى فَرَسٍ لِيْ ثُمَّ تَأَخَّرَ عَنْهُ، إِذَا مَضٰى بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَاهُ بِالسَّيْفِ ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ السَّيْفِ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَدَعَوْتُ حُفَيْنَةَ وَكَانَ نَصْرَانِيًّا مِنْ نَصَارَى الْحِيرَةِ فَلَمَّا خَرَجَ إِلَيَّ عَلَوْتُهُ بِالسَّيْفِ فَصَلَتُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقَتَلَ ابْنَةَ أَبِي لُؤْلُؤَةَ صَغِيرَةً تَدَّعِي الْإِسْلَامَ .فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ دَعَا الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ فَقَالَ :أَشِيرُوْا عَلَيَّ فِي قَتْلِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي فَتَقَ فِي الدِّينِ مَا فَتَقَ .فَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُوْنَ فِيهِ عَلٰى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ يَأْمُرُوْنَهُ بِالشِّدَّةِ عَلَيْهِ وَيَحُثُّوْنَ عُثْمَانَ عَلٰى قَتْلِهِ وَكَانَ فَوْجُ النَّاسِ الْأَعْظَمِ مَعَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُوْنَ لِحُفَيْنَةَ وَالْهُرْمُزَانِ أَبْعَدَهُمَا اللّٰهُ فَكَانَ فِي ذٰلِكَ الِاخْتِلَافُ .ثُمَّ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ قَدْ أَعْفَاكَ اللّٰهُ مِنْ أَنْ تَكُوْنَ بَعْدَمَا قَدْ بُوْيِعْتَ وَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ عَلَى النَّاسِ سُلْطَانٌ فَأَعْرَضَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ .وَتَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ خُطْبَةِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَوَدَى الرَّجُلَيْنِ وَالْجَارِيَةَ .فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَتَلَ حُفَيْنَةَ وَهُوَ مُشْرِكٌ وَضَرَبَ الْهُرْمُزَانَ وَهُوَ كَافِرٌ ثُمَّ كَانَ إِسْلَامُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ .فَأَشَارَ الْمُهَاجِرُوْنَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ عَلٰى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِقَتْلِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَعَلِيٌّ فِيهِمْ .فَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ يُرَادُ بِهِ غَيْرُ الْحَرْبِيِّ ثُمَّ يُشِيْرُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَفِيْهِمْ عَلِيٌّ عَلَى عُثْمَانَ بِقَتْلِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِكَافِرٍ ذِيْ عَهْدٍ وَلٰكِنْ مَعْنَاهُ هُوَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ اِرَادَتِهِ الْكَافِرَ الَّذِىْ لَا ذِمَّةَ لَهُ. فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَتَلَ بِنْتًا لِاَبِىْ لُؤْلُؤَةَ صَغِيْرَةً تَدَّعِى الْاِسْلَامَ فَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اِنَّمَا اسْتَحَلُّوْا سَفْكَ دَمِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهَا لَا بِحُفَيْنَةَ وَالْهُرْمُزَانِ. قِيْلَ لَهُ: فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهُ اَرَادَ قَتْلَهُ بِحُفَيْنَةَ وَالْهُرْمُزَانِ وَهُوَ قَوْلُهُمْ اَبْعَدَهُمَا اللّٰهُ. فَمُحَالٌ اَنْ يَكُوْنَ عُثْمَانُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرَادَ اَنْ يَقْتُلَهُ بِغَيْرِهِمَا وَيَقُوْلُ النَّاسُ لَهُ اَبْعَدَهُمَا اللّٰهُ ثُمَّ لَا يَقُوْلُ لَهُمْ اِنِّىْ لَمْ اُرِدْ قَتْلَهُ بِهٰذَيْنِ اِنَّمَا اَرَدْتُ قَتْلَهُ بِالْجَارِيَةِ وَلٰكِنَّهُ اَرَادَ قَتْلَهُ بِهِمَا وَبِالْجَارِيَةِ. اَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ فَكَثُرَ فِىْ ذٰلِكَ الْاِخْتِلَافُ. فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّمَا اَرَادَ قَتْلَهُ بِمَنْ قَتَلَ وَفِيْهِمُ الْهُرْمُزَانُ وَحُفَيْنَةُ. فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مَا صَحَّ عَلَيْهِ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ مَعْنٰى حَدِيْثِهِ عَلَى الْاَوَّلِ عَلٰى مَا وَصَفْنَا فَانْتَفٰى اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ حُجَّةٌ تَدْفَعُ اَنْ يُقْتَلَ الْمُسْلِمُ بِالذِّمِّيِّ. وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ اَيْضًا رُشْدَهُ مَا قَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا.

۴۹۳۵: سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ نے بیان کیا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے تو میں ابولؤلؤ کے پاس سے اس حال میں گزرا کہ ہرمزان اس کے پاس تھا جب میں نے ان کا پیچھا کیا تو وہ اٹھ گئے ان کا خنجر گر پڑا جس کے دوسرے تھے اس کا دستہ درمیان میں تھا عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے کہا۔ ذرا غور سے دیکھو شاید یہ وہی خنجر ہے جس کے ساتھ اس نے عمر رضی اللہ عنہ کو قتل کیا۔ انہوں نے جب غور سے دیکھا تو وہ وہی خنجر تھا جس کو عبدالرحمٰن نے بیان کیا تھا۔ جب عبیداللہ بن عمر نے یہ بات سنی تو وہ تلوار لے کر چلا یہاں تک کہ ہرمزان کو بلایا۔ جب وہ ان کی طرف نکل کر آیا تو انہوں نے کہا چلو۔ تاکہ تم میرے گھوڑے کی دیکھ بھال کرو۔ پھر اس کے پیچھے ہو لئے جب وہ ان کے سامنے چل پڑا تو تلوار سے اس پر وار کیا جب اس کو تلوار لگ گئی تو اس نے لا الٰہ الا اللہ پڑھا۔ اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے حفینہ کو نصرانی ہونے کی حالت میں قتل کیا اور ہرمزان کو جب ضرب ماری تو وہ کافر تھا پھر اس کے بعد اسلام لایا تو مہاجرین جن میں علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے کہا کہ عبیداللہ کو ان کے بدلے قتل کیا جائے۔ اب یہ بات ناممکن نظر آتی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمائیں "لایقتل مؤمن بکافر" اور کافر سے غیر حربی کافر مراد ہو اور پھر مہاجرین رضی اللہ عنہم جن میں خود علی رضی اللہ عنہ بھی ہوں وہ عثمان رضی اللہ عنہ کو ذمی کافر کے بدلے عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے قتل کا مشورہ دیں (حالانکہ "لایقتل مؤمن" والی روایت کے راوی خود علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں) اس روایت میں مذکور ہے کہ حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے ابولؤلؤ کی چھوٹی بچی کو بھی قتل کر دیا جو اسلام

کا دم بھرتی تھی۔ یہ کہنا درست ہوا کہ مہاجرین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عبیداللہ کے خون کو بہانا حفینہ اور ہرمزان کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لڑکی کی وجہ سے درست قرار دیا۔ اس حدیث میں ایسا قرینہ موجود ہے جو یہ ثابت کرتا ہے کہ مہاجرین رضی اللہ عنہم کا مقصود حفینہ اور ہرمزان کے بدلے قتل کرنا تھا وہ "ابعدھما اللہ" کا کلمہ ہے پس یہ کہنا ممکن نہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے علاوہ کسی اور کے بدلے قتل کا ارادہ فرمایا۔ جبکہ لوگ کہہ رہے ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دفع کر دیا پھر آپ ان کے جواب میں یہ نہیں فرماتے کہ میں تو ان دو کے بدلے میں قتل کا ارادہ نہیں کرتا بلکہ لڑکی کے بدلے قتل کرنا چاہتا ہوں۔ بلکہ آپ عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو ان دو اور لڑکی کے بدلے قتل (قصاص میں) کرنا چاہتے تھے۔ کیا تم غور نہیں کرتے کہ آپ نے فرمایا "فکثر فی ذلك الاختلاف" کہ اس میں بہت زیادہ اختلاف ہو گیا ہے۔ تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے قتل کا ارادہ انہی مقتولین کے بدلے میں کیا تھا جن میں ہرمزان اور حفینہ تھے۔ مذکورہ بیان سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ اس حدیث کا درست مفہوم وہی ہے جو پہلے ہم نے بیان کیا اس سے اس بات کی نفی ہو گئی کہ اس روایت میں کوئی ایسی بات پائی جاتی ہو جو مسلمان کو ذمی کے بدلے قتل کے مخالف ہو۔ اس مفہوم کی موافقت یہ روایت بھی کر رہی ہے جو اگرچہ منقطع ہے۔

تشریح عبیداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حفینہ کو بلایا یہ حیرہ کا نصرانی باشندہ تھا جب وہ باہر نکل آیا تو میں نے اس کو تلوار ماری وہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگی۔ پھر عبیداللہ نے جا کر ابولولوہ کی چھوٹی بیٹی کو قتل کر دیا جو اسلام کی دعویدار تھی۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے مہاجرین و انصار کو بلایا اور فرمایا تم مجھے اس آدمی کے متعلق مشورہ دو۔ جس نے دین میں اجتماعیت کو چیر کر رکھ دیا ہے۔

مہاجرین نے ایک بات پر اتفاق کیا وہ ان کو کہہ رہے تھے کہ ان پر سختی کی جائے اور وہ عثمان رضی اللہ عنہ کو عبیداللہ کے قتل پر آمادہ کر رہے تھے اور لوگوں کی اکثریت عبیداللہ کے ساتھ تھی وہ کہہ رہے تھے اللہ تعالیٰ نے ہرمزان اور حفینہ سے جان چھڑا دی۔ پس اس سلسلہ میں اختلاف ہوا پھر عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے امیر المؤمنین! عبیداللہ سے اعراض کریں کیونکہ یہ معاملہ آپ کی بیعت خلافت سے پہلے پیش آیا اور اس وقوعہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا لیا۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی اس تقریر کے بعد لوگ منتشر ہو گئے اور دونوں آدمیوں اور لڑکی کی دیت ادا کی گئی۔

حاصل روایات: اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے حفینہ کو نصرانی ہونے کی حالت میں قتل کیا اور ہرمزان کو جب ضرب ماری تو وہ کافر تھا پھر اس کے بعد اسلام لایا تو مہاجرین جن میں علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے کہتے تھے کہ عبیداللہ کو ان کے بدلے قتل کیا جائے۔ اب یہ بات ناممکن نظر آتی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمائیں "لایقتل مؤمن بکافر" اور کافر سے غیر حربی کافر مراد ہو اور پھر مہاجرین رضی اللہ عنہم جن میں خود علی رضی اللہ عنہ بھی ہوں وہ عثمان رضی اللہ عنہ کو ذمی کافر کے بدلے عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو قتل کا مشورہ دیں (حالانکہ "لایقتل مؤمن" والی روایت کے راوی خود علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں)

ایک اعتراض:

اس روایت میں مذکور ہے کہ حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے ابولولوۃ کی چھوٹی بچی کو بھی قتل کر دیا جو اسلام کا دم بھرتی تھی۔ یہ کہنا درست ہوا کہ مہاجرین رضوان علیہم عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو بہانا درست قرار دیا نہ کہ حفینہ اور ہرمزان کی وجہ سے۔

جواب: اس حدیث میں ایسا قرینہ موجود ہے جو یہ ثابت کرتا ہے کہ مہاجرین رضی اللہ عنہم کا مقصود جحینہ اور ہرمزان کے بدلے قتل کرنا تھا وہ "ابعدهما الله" کا کلمہ ہے پس یہ کہنا ممکن نہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے بغیر کسی اور کے بدلے قتل کا ارادہ فرمایا۔ جبکہ لوگ کہہ رہے ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دفع کر دیا پھر آپ ان کے جواب یہ نہیں فرماتے کہ میں تو ان دو کے بدلے میں قتل کا ارادہ نہیں کرتا بلکہ لڑکی کے بدلے قتل کرنا چاہتا ہوں۔ بلکہ آپ عبیداللہ رضی اللہ عنہ ان دو اور لڑکی کے بدلے قتل (قصاص میں) کرنا چاہتے تھے۔ کیا تم غور نہیں کرتے کہ آپ نے فرمایا "فكثر في ذلك الاختلاف" کہ اس میں بہت زیادہ اختلاف ہو گیا ہے۔ تو اس اے یہ دلالت مل گئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے قتل کا ارادہ انہی مقتولین کے بدلے میں کیا تھا جن میں ہرمزان اور حفینہ تھے۔ مذکورہ بیان سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اس حدیث کا درست مفہوم وہی ہے جو پہلے ہم نے بیان کیا اس سے اس بات کی نفی ہوگئی کہ اس روایت میں کوئی ایسی بات پائی جاتی ہو جو مسلمان کو ذمہ کے بدلے قتل کے مخالف ہو اور اس مفہوم کی موافقت یہ روایت بھی کر رہی جو اگرچہ منقطع ہے۔

مؤید روایت:

۴۹۳۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ: ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ قَتَلَ مُعَاهَدًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَأَمَرَ بِهٖ فَضُرِبَ عُنُقُهُ وَقَالَ أَنَا أَوْلٰى مَنْ وَفّٰى بِذِمَّتِهٖ.

۴۹۳۶: ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن نے عبدالرحمٰن بن بیلمانی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مسلمان لایا گیا جس نے ایک ذمی کو قتل کیا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اس کی گردن اڑا دی گئی اور فرمایا جس نے ہمارے ساتھ ذمہ داری کو پورا کیا تو اس کے ساتھ عہد کو پورا کرنے کا میں زیادہ حقدار ہوں۔

۴۹۳۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ حُمَيْدٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. وَالنَّظَرُ عِنْدَنَا شَاهِدٌ لِذٰلِكَ أَيْضًا وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الْحَرْبِيَّ دَمُهُ حَلَالٌ وَمَالُهُ حَلَالٌ، فَإِذَا صَارَ ذِمِّيًّا حَرُمَ دَمُهُ وَمَالُهُ كَحُرْمَةِ دَمِ الْمُسْلِمِ وَمَالِ الْمُسْلِمِ. ثُمَّ رَأَيْنَا مَنْ سَرَقَ مِنْ مَالِ الذِّمِّيِّ مَا يَجِبُ فِيْهِ الْقَطْعُ، قُطِعَ كَمَا يُقْطَعُ فِيْ مَالِ الْمُسْلِمِ. فَلَمَّا كَانَتِ الْعُقُوْبَاتُ فِي انْتِهَاكِ الْمَالِ الَّذِيْ قَدْ حَرُمَ بِالذِّمَّةِ كَالْعُقُوْبَاتِ فِي انْتِهَاكِ

الْمَالِ الَّذِیْ حَرُمَ بِالْإِسْلَامِ كَانَ يَجِیْءُ فِي النَّظَرِ أَيْضًا أَنْ تَكُوْنَ الْعُقُوْبَةُ فِي الدَّمِ الَّذِیْ قَدْ حَرُمَ بِالذِّمَّةِ كَالْعُقُوْبَةِ فِي الَّذِیْ قَدْ حَرُمَ بِالْإِسْلَامِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْعُقُوْبَاتِ الْوَاجِبَاتِ فِي انْتِهَاكِ حُرْمَةِ الْأَمْوَالِ قَدْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْعُقُوْبَاتِ الْوَاجِبَاتِ فِي انْتِهَاكِ حُرْمَةِ الدَّمِ ، وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الْعَبْدَ يَسْرِقُ مِنْ مَالِ مَوْلَاهُ فَلَا يُقْطَعُ وَيَقْتُلُ مَوْلَاهُ فَيُقْتَلُ ، فَفَرَّقَ بَيْنَ ذٰلِكَ فَمَا تُنْكِرُوْنَ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ قَدْ فَرَّقَ بَيْنَ مَا يَجِبُ فِي انْتِهَاكِ مَالِ الذِّمِّيِّ وَدَمِهِ؟ قِيْلَ لَهُ :هٰذَا الَّذِیْ ذَكَرْتَ قَدْ زَادَ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ تَوْكِيدًا لِأَنَّكَ ذَكَرْتَ أَنَّهُمْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْعَبْدَ لَا يُقْطَعُ فِي مَالِ مَوْلَاهُ وَأَنَّهُ يُقْتَلُ بِمَوْلَاهُ وَبِعَبِيْدِ مَوْلَاهُ .فَمَا وَصَفْتُ مِنْ ذٰلِكَ كَمَا ذَكَرْتُ فَقَدْ خَفَّفُوْا أَمْرَ الْمَالِ وَوَكَّدُوْا أَمْرَ الدَّمِ فَأَوْجَبُوْا الْعُقُوْبَةَ فِي الدَّمِ حَيْثُ لَمْ يُوْجِبُوْهَا بِالْمَالِ .فَلَمَّا ثَبَتَ تَوْكِيدُ أَمْرِ الدَّمِ وَتَخْفِيْفُ أَمْرِ الْمَالِ ثُمَّ رَأَيْنَا مَالَ الذِّمِّيِّ يَجِبُ فِي انْتِهَاكِهِ عَلَى الْمُسْلِمِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِ مَالِ الْمُسْلِمِ كَانَ دَمُهُ أَحْرَى أَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِ حُرْمَتِهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِ حُرْمَةِ دَمِ الْمُسْلِمِ .وَقَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ ذِمِّيًّا لَوْ قَتَلَ ذِمِّيًّا ثُمَّ أَسْلَمَ الْقَاتِلُ أَنَّهُ يُقْتَلُ بِالذِّمِّيِّ الَّذِیْ قَتَلَهُ فِيْ حَالِ كُفْرِهِ وَلَا يُبْطِلُ ذٰلِكَ إِسْلَامُهُ .فَلَمَّا رَأَيْنَا الْإِسْلَامَ الطَّارِءَ عَلَى الْقَتْلِ لَا يُبْطِلُ الْقَتْلَ الَّذِیْ كَانَ فِيْ حَالِ الْكُفْرِ وَكَانَتِ الْحُدُوْدُ تَمَامُهَا أَحَدُهَا وَلَا يُوْجَدُ عَلَى حَالٍ -لَا يَجِبُ فِي الْبَدْءِ مَعَ تِلْكَ الْحَالِ .أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ قَتَلَ رَجُلًا وَالْمَقْتُوْلُ مُرْتَدٌّ أَنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَأَنَّهُ لَوْ جَرَحَهُ وَهُوَ مُسْلِمٌ ثُمَّ ارْتَدَّ -عِيَاذًا بِاللّٰهِ -فَمَاتَ لَمْ يُقْتَلْ .فَصَارَتْ رِدَّتُهُ الَّتِيْ تَقَدَّمَتِ الْجِنَايَةَ وَالَّتِي طَرَأَتْ عَلَيْهَا فِيْ دَرْءِ الْقَتْلِ -سَوَاءً .فَكَانَ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ أَنْ يَكُوْنَ الْقَاتِلُ قَبْلَ جِنَايَتِهِ وَبَعْدَ جِنَايَتِهِ سَوَاءً .وَلَمَّا كَانَ إِسْلَامُهُ بَعْدَ جِنَايَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ بِهَا لَا يَدْفَعُ عَنْهُ الْقَوَدَ كَانَ كَذٰلِكَ إِسْلَامُهُ الْمُتَقَدِّمُ لِجِنَايَتِهِ لَا يَدْفَعُ عَنْهُ الْقَوَدَ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۴۹۳۷: محمد بن ابی حمید المدنی نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ ہمارے ہاں قیاس بھی اسی کی تائید کرتا ہے وہ اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں کہ حربی کافر کا خون حلال ہے اور اس کا مال بھی حلال ہے۔ جب وہ ذمی بن جاتا ہے تو پھر اس کا مال اور جان دونوں حرام ہو جاتے ہیں اور ان کی حرمت مسلمان کے مال و جان کی طرح ہوتی ہے پھر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جو آدمی ذمی کا اتنا مال چوری کرے جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس چور کا ہاتھ اسی طرح کاٹا جائے گا جس طرح کسی مسلمان کا مال چوری کرنے سے کاٹا جاتا ہے تو

جب ذمی کے مال کی حرمت توڑنے میں وہی سزا ہے جو مسلمان کے مال کی حرمت توڑنے میں لازم ہے تو قیاس اسی بات کو چاہتا ہے کہ ذمی کے خون کی حرمت توڑنے والے کو بھی وہی سزا ملے جو مسلمان کا خون بہانے والے کو ملتی ہے۔ مال کی حرمت توڑنے اور خون کی حرمت توڑنے کی سزاؤں میں فرق ہے وہ اس طرح کہ جب غلام اپنے مالک کے مال سے چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اور اگر وہ اپنے مالک کو قتل کردے تو اس کو قصاص میں قتل کیا جاتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ دونوں کی سزاؤں میں فرق ہے تو پھر تم اس بات کا بھی انکار نہیں کر سکتے کہ ذمی کے مال کی حرمت توڑنے اور اس کے خون کی حرمت توڑنے کی سزا میں فرق ہے۔ آپ کی یہ بات تو ہماری بات کی تائید مزید کر رہی ہے۔ کیونکہ تم نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ مالک کا مال چوری کرنے پر غلام کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا لیکن اس کو قتل کرنے کی صورت میں اسے قتل کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ غلام مالک کے غلاموں کو قتل کردے تب بھی قتل کیا جائے گا تو بقول تمہارے انہوں نے مال کے معاملے میں آسانی اور خون کے معاملے میں سختی رکھی ہے چنانچہ قتل کی صورت میں سزا کو لازم قرار دیا اور چوری کے معاملے میں لازم قرار نہیں دیا تو خون کے معاملے کی تائید اور مالی معاملے کی آسانی ثابت ہوگئی پھر ہم نے دیکھا کہ ذمی کا مال چوری کرنے میں وہی سزا ہے جو مسلمان کا مال چوری کرنے میں دی جاتی ہے تو پھر یہ بات بدرجہ اولیٰ ثابت ہوگئی کہ ذمی کو قتل کی صورت میں وہی سزا دی جائے جو مسلمان کے قتل کی صورت میں دی جاتی ہے اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی ذمی کسی ذمی کو قتل کر دے پھر وہ قاتل اسلام قبول کرلے تو اس کو ذمی مقتول کے بدلے میں قتل کیا جائے گا جس کو حالت کفر میں اس نے قتل کیا۔ اسلام کی وجہ سے قتل کا قصاص باطل نہ ہوگا۔ جب ہم نے دیکھا کہ قتل کے بعد والا اسلام حالت کفر میں پائے جانے والے قتل کو باطل نہیں کرتا اور تمام حدود یکساں ہیں وہ ایسی حالت میں نہیں پائی جاتیں کہ اس حالت کے ہوتے ہوئے ابتداء میں لازم نہ ہوں۔ ذرا غور تو کرو۔ کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو قتل کردے اور مقتول مرتد ہو تو قاتل پر کوئی چیز لازم نہ ہوگی اور وہ اگر کسی مسلمان کو زخمی کردے پھر وہ (خدانخواستہ) مرتد ہو کر مر جائے تو اس زخمی کرنے والے کو قتل نہ کیا جائے گا پس ثابت ہوا کہ اس کا جنایت سے پہلے مرتد ہونا اور بعد میں مرتد ہونا دونوں قصاص میں قتل کو ساقط کرنے میں برابر ہیں۔ پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جرم کرنے سے پہلے اور بعد میں قاتل کا حکم ایک جیسا ہو تو جب جنایت کے بعد اور قصاص سے پہلے اس کا مسلمان ہونا اس سے قصاص کو ساقط نہیں کرتا تو اسی طرح جنایت سے پہلے کا اسلام بھی قصاص کو ساقط نہیں کرتا۔ یہ امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

ہمارے ہاں قیاس بھی اسی کی تائید کرتا ہے وہ اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں کہ حربی کافر کا خون حلال ہے اور اس کا مال بھی

حلال ہے۔ جب وہ ذمی بن جاتا ہے تو پھر اس کا مال اور جان دونوں حرام ہو جاتے ہیں اور ان کی حرمت مسلمان کے مال و جان کی طرح ہوتی ہے پھر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جو آدمی ذمی کا اتنا مال چوری کرے جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس چور کا ہاتھ اسی طرح کاٹا جائے گا جس طرح کسی مسلمان کا مال چوری کرنے سے کاٹا جاتا ہے تو جب ذمی کے مال کی حرمت توڑنے میں وہی سزا ہے جو مسلمان کے مال کی حرمت توڑنے میں لازم ہے تو قیاس اسی بات کو چاہتا ہے کہ ذمی کے خون کی حرمت توڑنے والے کو بھی وہی سزا ملے جو مسلمان کا خون بہانے والے کو ملتی ہے۔

ایک اعتراض:

مال کی حرمت توڑنے اور خون کی حرمت توڑنے کی سزاؤں میں فرق ہے وہ اس طرح کہ جب غلام اپنے مالک کے مال سے چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اور اگر وہ اپنے مالک کو قتل کر دے تو اس کو قصاص میں قتل کیا جاتا ہے۔

پس ثابت ہوا کہ دونوں کی سزاؤں میں فرق ہے تو پھر تم اس بات کا بھی انکار نہیں کر سکتے کہ ذمی کے مال کی حرمت توڑنے اور اس کے خون کی حرمت توڑنے کی سزا میں فرق ہے۔

جواب: آپ کی یہ بات تو ہماری بات کی تائید مزید کر رہی ہے۔ کیونکہ تم نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ مالک کا مال چوری کرنے پر غلام کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا لیکن اس کو قتل کی صورت میں اسے قتل کیا جاتا ہے۔

اسی طرح اگر وہ غلام مالک کے غلاموں کو قتل کر دے تب بھی قتل کیا جائے گا تو بقول تمہارے انہوں نے مال کے معاملے میں آسانی اور خون کے معاملے میں سختی رکھی ہے چنانچہ قتل کی صورت میں سزا کو لازم قرار دیا اور چوری کے معاملے میں لازم قرار نہیں دیا تو خون کے معاملے کی تائید اور مالی معاملے کی آسانی ثابت ہو گئی پھر ہم نے دیکھا کہ ذمی کا مال چوری کرنے میں وہی سزا ہے جو مسلمان کا مال چوری کرنے میں دی جاتی ہے تو پھر یہ بات بدرجہ اولیٰ ثابت ہو گئی کہ ذمی کو قتل کی صورت میں وہی سزا دی جائے جو مسلمان کے قتل کی صورت میں دی جاتی ہے اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی ذمی کسی ذمی کو قتل کر دے پھر وہ قاتل اسلام قبول کر لے تو اس کو ذمی مقتول کے بدلے میں قتل کیا جائے گا جس کو حالت کفر میں اس نے قتل کیا۔ اسلام کی وجہ سے قتل کا قصاص باطل نہ ہوگا۔

جب ہم نے دیکھا کہ قتل کے بعد والا اسلام حالت کفر میں پائے جانے والے قتل کو باطل نہیں کرتا اور تمام حدود یکساں ہیں وہ ایسی حالت میں نہیں پائی جاتیں کہ اس حالت کے ہوئے ہوئے ابتداء میں لازم نہ ہوں۔

ذرا غور تو کرو۔ کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو قتل کر دے اور مقتول مرتد ہو تو قاتل پر کوئی چیز لازم نہ ہوگی اور وہ اگر کسی مسلمان کو زخمی کر دے پھر وہ (خدانخواستہ) مرتد ہو کر مر جائے تو اس زخمی کرنے والے کو قتل نہ کیا جائے گا پس ثابت ہوا کہ اس کا جنایت سے پہلے مرتد ہونا اور بعد میں مرتد ہونا دونوں قصاص میں قتل کو ساقط کرنے میں برابر ہیں۔

پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جرم کرنے سے پہلے اور بعد میں قاتل کا حکم ایک جیسا ہو تو جب جنایت کے بعد اور قصاص سے

پہلے اس کا مسلمان ہونا اس سے قصاص کو ساقط نہیں کرتا تو اسی طرح جنایت سے پہلے کا اسلام بھی قصاص کو ساقط نہیں کرتا۔

یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے تائید:

وَقَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ :قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا مِنَ الْعِبَادِ فَذَهَبَ أَخُوْهُ اِلَى عُمَرَ فَكَتَبَ عُمَرُ أَنْ يُقْتَلَ فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ :اُقْتُلْ جُبَيْرُ فَيَقُوْلُ حَتَّى يَجِيءَ الْغَيْظُ قَالَ :فَكَتَبَ عُمَرُ أَنْ يُوْدِى وَلَا يُقْتَلَ .فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَأَى أَيْضًا أَنْ يُقْتَلَ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ كَتَبَ بِهٖ اِلَى عَامِلِهٖ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ .فَهٰذَا - عِنْدَنَا -مِنْهُمْ عَلَى الْمُتَابَعَةِ مِنْهُمْ لَهُ عَلَى ذٰلِكَ وَكِتَابُهُ بَعْدَ هٰذَا لَا يُقْتَلُ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ عَلَى أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُبِيحَهُ دَمَهُ لَمَا كَانَ مِنْ وُقُوْفِهٖ عَنْ قَتْلِهٖ وَجَعَلَ ذٰلِكَ شُبْهَةً مَنْعِهٖ بِهَا مِنَ الْقَتْلِ وَجَعَلَ لَهُ مَا يُجْعَلُ فِى الْقَتْلِ الْعَمْدِ الَّذِىْ تَدْخُلُهُ شُبْهَةٌ وَهُوَ الدِّيَةُ .وَقَدْ قَالَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا قَتَلَ الذِّمِّيَّ قَتْلَ غِيلَةٍ عَلَى مَالِهٖ أَنَّهُ يُقْتَلُ بِهٖ . فَاِذَا كَانَ هٰذَا عِنْدَهُمْ خَارِجًا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ ؟ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَشْتَرِطْ مِنَ الْكُفَّارِ أَحَدًا .فَكَمَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يُخْرِجُوْا مِنَ الْكُفَّارِ مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ كَانَ لِمُخَالِفِيهِمْ أَنْ يُخْرِجَ أَيْضًا مَنْ وَجَبَتْ ذِمَّتُهُ .

۴۹۳۸: عبدالملک بن میسرہ نے حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مسلمان نے عباد قبائل (بطون عرب کے قبائل جو نصرانی ہو گئے تھے) کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اس کا بھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے لکھا کہ اس کو قتل کیا جائے صحابہ کرام کہنے لگے۔اے جبیر اس کو قتل کر دو۔تو جبیر کہنے لگے ذرا رک جاؤ یہاں تک کہ مجھے غصہ آئے۔راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ اس کی دیت دی جائے اور اس (قاتل) کو قتل نہ کیا جائے۔یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے یہی رائے دی کہ اس مسلمان کو اس کافر (ذمی) کے بدلے میں قتل کیا جائے اور یہ بات صحابہ کرام کے سامنے لکھ بھیجی اس پر کسی ایک نے بھی انکار نہیں فرمایا اور ہمارے نزدیک یہ بات ان کی متابعت کی وجہ سے تھی۔البتہ ان کا بعد والا خط کہ جس میں "لا یقتل" لکھا تھا تو اس میں یہ احتمال ہے کہ مقتول کے قتل کی کیفیت کی اطلاع پانے پر آپ نے قتل کو درست نہ سمجھا اور اس قتل کو قتل شبہ قرار دیا جس کی بناء پر آپ قتل سے رک گئے اور اس کے لئے وہی مقرر فرما دیا جو قتل عمد میں شبہ آ جانے سے لازم ہوتا ہے یعنی

دیت۔علماء اہل مدینہ کا قول یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی ذمی کو اس کا مال حاصل کرنے کے لئے دھوکے سے قتل کردے تو اس کو بدلے میں قتل کیا جائے گا۔تو جب علماء اہل مدینہ کے ہاں یہ چیز ”لا یقتل مسلم بکافر“ والے حکم سے خارج ہے۔ حالانکہ روایت علی رضی اللہ عنہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر کے ساتھ کوئی شرط عائد نہیں فرمائی۔تو جس طرح فریق اوّل نے کفار میں سے اس کافر کا حکم خارج کردیا جس کا مال چھیننے کا ارادہ کیا گیا ہو تو ان کے مخالف (فریق ثانی) کو بھی حق حاصل ہوگا کہ وہ کافروں میں سے ان کو خارج کردیں جن سے عہد کو پورا کرنا لازم ہے۔یعنی ذمی کافر۔مسلمان قاتل کو ذمی کے بدلے قتل کیا جائے گا اس کے مال و جان کی ذمہ داری کا تقاضا یہی ہے۔البتہ کافر حربی کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے گا۔

حاصلِ روایات: یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہوں نے یہی رائے دی کہ اس مسلمان کو اس کافر (ذمی) کے بدلے میں قتل کیا جائے اور یہ بات صحابہ کرام کے سامنے لکھ بھیجی اس پر کسی ایک نے بھی انکار نہیں فرمایا اور ہمارے نزدیک یہ بات ان کی متابعت کی وجہ سے تھی۔

البتہ ان کا بعد والا خط کہ جس میں ”لا یقتل“ لکھا تھا تو اس میں یہ احتمال ہے کہ مقتول کے قتل کی کیفیت کی اطلاع پانے پر آپ نے قتل کو درست نہ سمجھا اور اس قتل کو قتل شبہ قرار دیا جس کی بناء پر آپ قتل سے رک گئے اور اس کے لئے وہی مقرر فرمادیا جو قتل عمد میں شبہ آجانے سے لازم ہوتا ہے یعنی دیت۔

اہل مدینہ کا قول اور فریق اوّل کے مؤقف کا الزامی جواب:

علماء اہل مدینہ کا قول یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی ذمی کو اس کا مال حاصل کرنے کے لئے دھوکے سے قتل کردے تو اس کو بدلے میں قتل کیا جائے گا۔تو جب علماء اہل مدینہ کے ہاں یہ چیز ”لا یقتل مسلم بکافر“ والے حکم سے خارج ہے۔ حالانکہ روایت علی رضی اللہ عنہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر کے ساتھ کوئی شرط عائد نہیں فرمائی۔تو جس طرح فریق اوّل نے کفار میں سے اس کافر کا حکم خارج کردیا جس کا مال چھیننے کا ارادہ کیا گیا ہو تو ان کے مخالف (فریق ثانی) کو بھی حق حاصل ہوگا کہ وہ کافروں میں سے ان کو خارج کردیں جن سے عہد کو پورا کرنا لازم ہے۔یعنی ذمی کافر۔

نوٹ: مسلمان قاتل کو ذمی کے بدلے قتل کیا جائے گا اس کے مال و جان کی ذمہ داری کا تقاضا یہی ہے۔البتہ کافر حربی کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے گا۔

بَابُ الْقَسَامَةِ هَلْ تَكُونُ عَلٰى سَاكِنِي الدَّارِ الْمَوْجُوْدِ فِيْهَا الْقَتِيْلُ أَوْ عَلٰى مَالِكِهَا ؟

جس گھر میں مقتول پایا گیا کیا قسم ان پر آئے گی یا مالک پر

خلاصۃ الزام: امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جب کوئی مقتول کسی گھر میں پایا گیا تو قسم وہاں کے رہائشیوں پر ہوگی خواہ وہ مالک ہوں یا مستاجر اسی قول کو امام مالک شافعی واحمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور محمد رحمۃ اللہ علیہ اس طرف گئے ہیں کہ قسم اس مکان کے مالکوں پر ہوگی جہاں مقتول پایا گیا ساکنین پر نہیں ہوگی۔

فریق اوّل: قسم ودیت مالک کے ذمہ نہ ہوگی۔ رہائش پذیر لوگوں پر ہوگی مالک مکان وزمین پر نہ ہوگی۔ جیسا کہ یہ روایات ثابت کررہی ہیں۔

۴۹۳۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعَ بُشَيْرَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ : وُجِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ قَتِيْلًا فِيْ قَلِيْبٍ مِنْ قُلُبِ خَيْبَرَ .فَجَاءَ أَخُوْهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَعَمَّاهُ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَتَكَلَّمَ أَحَدُ عَمَّيْهِ اِمَّا حُوَيِّصَةُ وَاِمَّا مُحَيِّصَةُ تَكَلَّمَ الْكَبِيْرُ مِنْهُمَا .قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا وَجَدْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيْلًا فِيْ قَلِيْبٍ مِنْ قُلُبِ خَيْبَرَ وَذَكَرَ عَدَاوَةَ يَهُوْدٍ لَهُمْ .قَالَ :أَفَتُبَرِّئُكَ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا أَنَّهُمْ لَمْ يَقْتُلُوْهُ؟ قَالَ :قُلْتُ وَكَيْفَ نَرْضَى بِأَيْمَانِهِمْ وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ ؟ قَالَ فَيُقْسِمُ مِنْكُمْ خَمْسُوْنَ أَنَّهُمْ قَتَلُوْهُ قَالُوْا : كَيْفَ نُقْسِمُ عَلٰى مَا لَمْ نَرَ ؟ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ .

۴۹۳۹: بشیر بن یسار سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو خیبر کے ایک کنوئیں میں مقتول پایا اس کا بھائی عبدالرحمن بن سہل اور اس کے دونوں چچا حویصہ اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عبدالرحمن بات کرنے لگے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا بڑا۔ بڑا یعنی بڑا بات کرے۔ چنانچہ دونوں چچاؤں حویصہ' حویصہؓ میں سے ایک نے بات کی ان میں سے بڑے نے بات کی۔ اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے عبداللہ بن سہل کو خیبر کے ایک کنوئیں میں مقتول پایا ہے۔ انہوں نے اپنے ساتھ یہود کی عداوت کا تذکرہ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہود کی پچاس قسمیں کہ انہوں

نے قتل نہیں کیا تم سے ان کو بری کردیں گی؟ میں نے عرض کیا ہم ان کی قسمیں کس طرح تسلیم کرلیں گے جبکہ وہ مشرک ہیں آپ نے فرمایا پھر تمہارے پچاس آدمی قسم اٹھائیں کہ انہوں نے ہی قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہم اس پر کس طرح قسمیں اٹھائیں کہ انہوں نے ہی قتل کیا ہے۔ اس پر جناب رسول اللہ ﷺ اپنی طرف سے عبداللہ کی دیت ادا فرمائی۔

تخریج : بخاری فی الادب باب۸۹' الجزیہ باب۱۲' القسامہ باب ۱' ۳' ابو داؤد فی الدیاتِ باب۸' ترمذی فی الدیات باب۲۲' نسائی فی القسامہ باب٤' ابن ماجه فی الدیات باب۲۸' مسند احمد ۲/٤' ۳۔

اَللُّغَاتُ: القسامہ۔ قسم اٹھانا۔

۴۹۴۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي حَوَائِجِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَبَلَغَ مُحَيِّصَةَ .فَأَتَى هُوَ وَأَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ لِمَكَانِهِ مِنْ أَخِيْهِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ .فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ فَذَكَرَا شَأْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا أَوْ تَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ قَاتِلِكُمْ أَوْ صَاحِبِكُمْ ؟ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ .قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا ؟ قَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ ؟ . قَالَ مَالِكٌ :قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ

۴۹۴۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِيْ حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوْا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوْا فِيْهَا فَوَجَدُوْا أَحَدَهُمْ قَتِيْلًا .فَقَالُوْا لِلَّذِيْنَ وَجَدُوْهُ عِنْدَهُمْ :قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوْا :وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا .فَانْطَلَقُوْا إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا :يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيْلًا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُوْنَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ ؟ قَالُوْا :مَا لَنَا بَيِّنَةٌ .قَالَ أَفَيَحْلِفُوْنَ لَكُمْ ؟ قَالُوْا :لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُوْدِ .فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ بِمِائَةٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ .

۴۹۴۰: بشیر بن یسار نے خبر دی کہ عبداللہ بن سہل انصاری اور محیصہ بن مسعود ؓ خیبر گئے دونوں اپنی ضروریات

کے سلسلے میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا یہ بات حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو وہ خود اور ان کے بھائی حویصہ اور عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہم بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کے سلسلے میں بات کرنا چاہی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبار فرمایا بڑا' بڑا' یعنی بڑے کو بات کرنے دو۔ چنانچہ حضرت حویصہ اور محیصہ رضی اللہ عنہما نے بات کی اور عبداللہ بن سہل کا واقعہ ذکر کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ کیا تم پچاس قسمیں اٹھاتے ہو۔ کہ تم اپنے قاتل کے خون یا ساتھی کے خون کے حقدار بن جاؤ؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو ہم واقعہ کے گواہ ہیں اور نہ موقع پر موجود تھے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہود کی پچاس قسموں پر تم دست بردار ہو سکتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کافروں کی قسمیں کیسے قبول کریں۔

امام مالک کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ بشیر کا خیال یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے دیت ادا فرمائی۔

تخریج: تخریج ٤٩٣٤ کو ملاحظہ کریں۔

۴۹۴۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِيْ حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوْا اِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوْا فِيْهَا فَوَجَدُوْا أَحَدَهُمْ قَتِيْلًا .فَقَالُوْا لِلَّذِيْنَ وَجَدُوْهُ عِنْدَهُمْ :قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوْا :وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا .فَانْطَلَقُوْا اِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا :يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، انْطَلَقْنَا اِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيْلًا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُوْنَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ ؟ قَالُوْا :مَا لَنَا بَيِّنَةٌ .قَالَ أَفَيَحْلِفُوْنَ لَكُمْ ؟ قَالُوْا :لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُوْدِ .فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْطُلَ دَمُهُ فَوَدَاهُ بِمِائَةٍ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ .

۴۹۴۱: حضرت بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی جس کو سہل بن حثمہ کہا جاتا تھا۔ انہوں نے خبر دی کہ میری قوم کا ایک گروہ خیبر کی طرف گیا اور وہاں ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔ پھر انہوں نے اپنے میں سے ایک آدمی کو وہیں مقتول پایا۔ تو جن لوگوں کے ہاں اسے پایا تھا۔ انہیں کہنے لگے کہ تم نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے انہوں نے کہا۔ اللہ کی قسم! ہم نے اس کو قتل نہیں کیا اور نہ ہم قاتل کو جانتے ہیں یہ حضرات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا۔ یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم خیبر کی طرف گئے تو ہم نے اپنے ایک ساتھی کو وہاں مقتول پایا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بڑا' بڑا یعنی بڑا بات کرے۔ پھر آپ نے ان سے فرمایا قاتل کے خلاف گواہ لاؤ۔ انہوں نے عرض کیا ہمارے پاس گواہ نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر وہ تمہارے سامنے قسمیں اٹھائیں

تو (قبول کرلو گے) انہوں نے عرض کیا ہم یہودیوں کی قسموں پر اعتبار نہیں کرتے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کے خون کا باطل ہونا ناپسند فرمایا اور صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک سو اونٹ سے دیت ادا فرمائی۔

۴۹۴۲: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ رِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جُهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأَتَى مُحَيِّصَةُ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ .فَأَتَى يَهُودًا فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوهُ فَقَالُوا :وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ .فَأَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ذٰلِكَ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ .فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ .فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ قَبْلُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ .فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ ؟ قَالُوا :لَا ، قَالَ :أَفَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ ؟ قَالُوا : لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ .فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ . قَالَ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ خَيْبَرَ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ لِأَنَّهُمُ افْتَتَحُوهَا وَكَانَتِ الْيَهُودُ عُمَّالَهُمْ فِيهَا .فَلَمَّا وُجِدَ فِيهَا هٰذَا الْقَتِيلُ جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَسَامَةَ فِيهِ عَلَى الْيَهُودِ السُّكَّانِ لَا عَلَى الْمَالِكِينَ .قَالَ :فَكَذٰلِكَ نَقُولُ :كُلُّ قَتِيلٍ وُجِدَ فِي دَارٍ أَوْ أَرْضٍ فِيهَا سَاكِنٌ مُسْتَأْجِرٌ أَوْ مُسْتَعِيرٌ فَالْقَسَامَةُ فِي ذٰلِكَ وَالدِّيَةُ عَلَى السَّاكِنِ لَا عَلَى رَبِّهَا الْمَالِكِ .وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ يَقُولَانِ :الدِّيَةُ وَالْقَسَامَةُ فِي ذٰلِكَ عَلَى الْمَالِكِ لَا عَلَى السَّاكِنِ .وَكَانَ مِنْ حُجَّتِهِمَا عَلَى أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنَّ ذٰلِكَ الْقَتِيلَ لَمْ يَذْكُرْ لَنَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ وُجِدَ بِخَيْبَرَ بَعْدَمَا افْتُتِحَتْ أَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ .فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أُصِيبَ فِيهَا بَعْدَمَا افْتُتِحَتْ فَيَكُونُ ذٰلِكَ كَمَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أُصِيبَ فِي حَالِ مَا كَانَتْ صُلْحًا بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِهَا .فَإِنْ كَانَ مَوْجُودًا فِي حَالِ مَا كَانَتْ صُلْحًا قَبْلَ أَنْ تُفْتَتَحَ فَلَا حُجَّةَ لِأَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ .وَفِي حَدِيثِ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا يَدُلُّ أَنَّهَا كَانَتْ يَوْمَئِذٍ

صُلْحًا ، وَذٰلِكَ أَنَّهٗ فِيْهِ :أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اِمَّا أَنْ يَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَاِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ وَلَا يُقَالُ هٰذَا اِلَّا لِمَنْ كَانَ فِيْ اَمَانٍ وَعَهْدٍ فِيْ دَارٍ هِيَ صُلْحٌ بَيْنَ اَهْلِهَا وَبَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ .وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ.

۴۹۴۲: سہل بن ابی حثمہ کہتے ہیں کہ مجھے قوم کے بوڑھے لوگوں نے خبر دی کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ رضی اللہ عنہما تنگدستی کی وجہ سے خیبر کی طرف چلے گئے۔ محیصہ رضی اللہ عنہ (اپنے ٹھکانے پر) آئے تو ان کو اطلاع ملی کہ عبداللہ کو قتل کر کے ایک اجاڑ کنوئیں یا چشمے میں ڈال دیا گیا ہے۔ محیصہ رضی اللہ عنہ یہود کے پاس آئے اور فرمایا اللہ کی قسم! تم نے اس کو قتل کیا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ اللہ کی قسم ہم نے اس کو قتل نہیں کیا۔ محیصہ رضی اللہ عنہ وہاں سے چل کر اپنی قوم کے پاس (مدینہ میں) آئے اور ان کو اس بات کا تذکرہ کیا پھر وہ اور اس کا بڑا بھائی حویصہ اور عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے کہ یہ بات معلوم ہے کہ خیبر مسلمانوں کا تھا کیونکہ وہ اس کو فتح کر چکے تھے اور یہودی بطور عمال وہاں رہتے تھے۔ جب خیبر میں مقتول پایا گیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کے رہنے والے یہود پر قسامت کو لازم کیا۔ مالکوں پر لازم نہیں کیا۔ پس یہی حکم ہر اس مقتول کا ہوگا جو کسی گھر میں پایا جائے یا کسی زمین میں پایا جائے اس میں رہائشی لوگ خواہ مستأجر ہوں یا مستعیر ہوں تو اس کے متعلق قسامت کا یہی حکم ہوگا۔ رہائشی کے ذمہ دیت لازم ہوگی مکان و زمین کے مالک پر نہ ہوگی۔ فریق ثانی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ و محمد رحمہ اللہ کا قول یہ ہے کہ دیت و قسامت مالک پر ہوگی مکین پر نہ ہوگی۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ وہ مقتول جس کا تذکرہ روایت میں پایا جاتا ہے اس کے متعلق اس روایت میں یہ مذکور نہیں کہ یہ واقعہ فتح خیبر کے بعد کا ہے یا پہلے کا۔ یہ بھی امکان ہے فتح کے بعد یہ واقعہ پیش آیا ہو اس صورت میں تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی دلیل بن سکتی ہے اور اگر یہ واقعہ فتح سے پہلے کا ہے تو پھر اس روایت میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی کوئی دلیل نہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ ابولیلیٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمن کی روایت میں ایسی دلالت پائی جاتی ہے جس سے اس کا ایام صلح میں پیش آنا ثابت ہوتا ہے اور وہ اس طرح کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو فرمایا "اما ان یدوا صاحبکم و اما ان یؤذنوا بحرب" اور یہ کلمات اسی کو کہے جاتے ہیں۔ جن کے ساتھ صلح ہو۔ اور سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے اس کو واضح طور پر نقل کیا ہے۔

تخریج : بخاری فی الاحکام باب۳۸' مسلم فی القسامه ٦' ابو داؤد فی الدیات باب۸' نسائی فی القسامه باب۳' ابن ماجه فی الدیات باب۲۸' مالك فی القسامه ۱' مسند احمد ۳/٤۔

۴۹۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ وَأَهْلُهَا يَهُوْدُ فَتَفَرَّقَا لِحَاجَتِهِمَا .فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَوُجِدَ فِيْ شِرْبَةٍ مَقْتُوْلًا فَدَفَنَهُ صَاحِبُهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ .فَمَشَى أَخُو الْمَقْتُوْلِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَكَيْفَ قُتِلَ .فَزَعَمَ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَمَّنْ أَدْرَكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَهُمْ تَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ قَتِيْلِكُمْ أَوْ صَاحِبِكُمْ ؟ .فَقَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا شَهِدْنَا وَلَا حَضَرْنَا .قَالَ أَفَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا ؟ فَقَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ ؟ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلَهُ. فَبَيَّنَ لَنَا هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنَّهَا كَانَتْ فِيْ وَقْتِ وُجُوْدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فِيْهَا قَتِيْلًا دَارَ صُلْحٍ وَمُهَادَنَةٍ فَانْتَفٰى بِذٰلِكَ أَنْ يَلْزَمَ أَبَا حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدًا شَيْءٌ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِمَا أَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِأَنَّ فَتْحَ خَيْبَرَ إِنَّمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ .قَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ :وَالنَّظْرُ يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَا أَيْضًا .وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الدَّارَ الْمُسْتَأْجَرَةَ وَالْمُسْتَعَارَةَ فِيْ يَدِ مُسْتَأْجِرِهَا وَمُسْتَعِيْرِهَا لَا فِيْ يَدِ رَبِّهَا .أَلَا تَرَى أَنَّهُمَا وَرَبَّهَا لَوِ اخْتَلَفَا فِيْ ثَوْبٍ وُجِدَ فِيْهَا أَنَّ الْقَوْلَ فِيْهِ قَوْلُهُمَا لَا قَوْلُ رَبِّ الدَّارِ .فَكَذٰلِكَ مَا وُجِدَ فِيْهَا مِنَ الْقَتْلٰى فَهُمْ مَوْجُوْدُوْنَ فِيْهَا وَهِيَ فِيْ يَدِ مُسْتَأْجِرِهَا وَيَدِ مُسْتَعِيْرِهَا لَا فِيْ يَدِ رَبِّهَا .فَمَا وَجَبَ بِذٰلِكَ مِنْ قَسَامَةٍ وَدِيَةٍ فَهِيَ عَلَى مَنْ هِيَ فِيْ يَدِهِ لَا عَلَى مَنْ لَيْسَتْ فِيْ يَدِهِ وَإِنْ كَانَ مَلَكَهَا لَهُ .فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ أَنْ قَالَ :رَأَيْتُ إِجْمَاعَهُمْ قَدْ دَلَّ عَلَى أَنَّ الْقَسَامَةَ تَجِبُ عَلَى الْمَالِكِ لَا عَلَى السَّاكِنِ .وَذٰلِكَ أَنَّ رَجُلًا وَامْرَأَتَهُ لَوْ كَانَتْ فِيْ أَيْدِيْهِمَا دَارٌ يَسْكُنَانِهَا وَهِيَ لِلزَّوْجِ فَوُجِدَ فِيْهَا قَتِيْلٌ كَانَتِ الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلَى عَاقِلَةِ الزَّوْجِ خَاصَّةً دُوْنَ عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ .وَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ أَيْدِيَهُمَا عَلَيْهِمَا وَأَنَّ مَا وُجِدَ فِيْهَا مِنْ ثِيَابٍ فَلَيْسَ أَحَدُهُمَا أَوْلٰى بِهِ مِنَ الْآخَرِ إِلَّا لِمَعْنًى لَيْسَ مِنْ قِبَلِ الْمِلْكِ وَالْيَدِ فِيْ شَيْءٍ .فَلَوْ كَانَتِ الْقَسَامَةُ يُحْكَمُ بِهَا عَلَى مَنِ الدَّارُ فِيْ يَدِهِ لَحُكِمَ بِهَا عَلَى الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ جَمِيْعًا لِأَنَّ الدَّارَ فِيْ أَيْدِيْهِمَا وَلِأَنَّهُمَا سَكَنَاهَا .فَلَمَّا كَانَ مَا يَجِبُ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى الزَّوْجِ خَاصَّةً دُوْنَ الْمَرْأَةِ إِذْ هُوَ الْمَالِكُ لَهَا كَانَتِ الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ فِيْ كُلِّ الْمَوَاضِعِ الْمَوْجُوْدِ فِيْهَا الْقَتْلٰى عَلٰى مَالِكِهَا لَا عَلٰى سَاكِنِهَا .

۴۹۴۳: سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے نقل کیا کہ عبداللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید انصاری یہ قبیلہ بنی حارثہ سے تھے یہ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں خیبر کی طرف گئے اور یہ صلح کا زمانہ تھا۔ وہاں یہودی رہتے تھے۔ یہ دونوں اپنی ضرورت کی وجہ سے الگ الگ ہو گئے پھر عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا اور وہ اپنے گھاٹ پر مقتول پائے گئے ان کے ساتھی نے ان کو دفن کر دیا اور پھر وہ مدینہ طیبہ آئے ان مقتول کے بھائی عبدالرحمٰن بن سہل اور حضرت محیصہ اور حویصہ رضی اللہ عنہم تینوں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کا واقعہ ذکر کیا اور بتایا کہ وہ کیسے قتل ہوئے بشیر بن یسار جوان صحابہ کرام سے نقل کرتے ہیں جن سے ان کی ملاقات ہوئی وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا کیا تم پچاس قسمیں اٹھاتے ہو اور اپنے مقتول کے خون کے حقدار ٹھہرتے ہو آپ نے قتیلکم فرمایا یا صاحبکم فرمایا۔ انہوں نے جواب دیا یارسول اللہ ﷺ! ہم نے نہ دیکھا اور نہ موجود تھے آپ نے فرمایا کیا تم سے پچاس قسمیں اٹھا کر یہودی بری الذمہ ہو سکتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا یارسول اللہ ﷺ! ہم کافروں کی قسموں کا کیسے اعتبار کر سکتے ہیں؟ بشیر بن یسار راوی کا خیال یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی دیت دی۔ اس روایت نے ہمارے لئے وضاحت کر دی کہ جب عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے قتل کا واقعہ پیش آیا اس وقت خیبر فتح ہو چکا تھا اور یہ زمانہ صلح تھا اس سے فریق اوّل کی طرف سے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے خلاف پیش آنے والا اعتراض رفع ہو گیا امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قیاس کی تائید بھی ہمارے ساتھ ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جو گھر اجرت پر یا بطور ادھار لیا گیا ہو وہ کرایہ دار یا ادھرا لینے والے کے پاس ہوتا ہے مالک کے پاس نہیں ہوتا۔ کیا تم غور نہیں کرتے کہ اگر وہ دونوں اور مالک مکان کسی کپڑے میں جھگڑا کریں جو وہاں ملا۔ تو ان دونوں کا قول معتبر ہوگا مالک مکان کی بات نہ مانی جائے گی اسی طرح جو مقتول وہاں پائے جائیں گے اور وہ گھر کرایہ دار یا ادھار والے کے قبضہ میں ہو مالک کے قبضہ میں نہ ہو تو اب جو قسم یا دیت لازم ہوگی تو وہ ان پر لازم ہوگی جن کے قبضہ میں مکان ہے اس پر نہیں کہ جس کا قبضہ نہیں اگرچہ وہ اس کی ملک میں ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ نے اس سلسلہ میں دلیل دیتے ہوئے فرمایا کہ اس کے متعلق علماء کا اجماع ہے کہ قسم مالک پر واجب ہوتی ہے رہائش پذیر نہیں وہ اس طرح کہ اگر ایک مکان خاوند اور اس کی بیوی کے پاس ہو اور وہ مکان خاوند کا ہو پھر وہاں کوئی مقتول پایا جائے تو قسم اور دیت صرف خاوند کے رشتہ داروں پر ہوگی عورت کے رشتہ داروں پر نہیں ہوگی۔ حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ مکان ان دونوں کے قبضہ میں ہے اور اگر وہاں کپڑا پایا جائے تو ان میں سے ایک دوسرے کی نسبت زیادہ حقدار نہ مانا جائے گا۔ البتہ یہ اپنے مقام پر ہے کہ جو چیز اس کی ملک اور قبضے میں ہوگی تو وہ اس کا وہ حقدار ہوگا۔ پس اگر قسم اس شخص پر ڈالی جاتی جس کے قبضہ میں مکان ہے تو عورت اور مرد دونوں پر آتی کیونکہ مکان تو دونوں کے قبضے میں ہے اور اس کے ساتھ وہ دونوں وہاں رہائش پذیر ہیں تو جب اس صورت میں جو کچھ بھی لازم ہوتا ہے وہ صرف خاوند پر لازم ہوتا ہے عورت پر نہیں کیونکہ وہی مالک ہے۔ تو جہاں

بھی مقتول پایا جائے قسم اور دیت مالک پر ہوگی وہاں کے رہائش پذیر لوگوں پر نہیں۔

حاصل روایات: اس روایت نے ہمارے لئے وضاحت کر دی کہ جب عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے قتل کا واقعہ پیش آیا اس وقت خیبر فتح ہو چکا تھا اور یہ زمانہ صلح تھا اس سے فریق اوّل کی طرف سے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف پیش آنے والا اعتراض رفع ہو گیا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قیاس کی تائید بھی ہمارے ساتھ ہے۔

نظر یوسفی رحمۃ اللہ علیہ:

ہم دیکھتے ہیں کہ جو گھر اجرت پر یا بطور ادھار لیا گیا ہو وہ کرایہ دار یا ادھار لینے والے کے پاس ہوتا ہے مالک کے پاس نہیں ہوتا۔ کیا تم غور نہیں کرتے کہ اگر وہ دونوں اور مالک مکان کسی کپڑے میں جھگڑا کریں جو وہاں ملا۔ تو ان دونوں کا قول معتبر ہوگا مالک مکان کی بات نہ مانی جائے گی اسی طرح جو مقتول وہاں پائے جائیں گے اور وہ گھر کرایہ دار یا ادھار والے کے قبضہ میں ہو مالک کے قبضہ میں نہ ہو تو اب جو قسم یا دیت لازم ہوگی تو وہ ان پر لازم ہوگی جن کے قبضہ میں مکان ہے اس پر نہیں کہ جس کا قبضہ نہیں اگرچہ وہ اس کی ملک میں ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے جواب:

اس کے متعلق علماء کا اجماع ہے کہ قسم مالک پر واجب ہوتی ہے رہائش پذیر پر نہیں وہ اس طرح کہ اگر ایک مکان خاوند اور اس کی بیوی کے پاس ہو اور وہ مکان خاوند کا ہو پھر وہاں کوئی مقتول پایا جائے تو قسم اور دیت صرف خاوند کے رشتہ داروں پر ہوگی عورت کے رشتہ داروں پر نہیں ہوگی۔ حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ مکان ان دونوں کے قبضہ میں ہے اور اگر وہاں کپڑا پایا جائے تو ان میں سے ایک دوسرے کی نسبت زیادہ حقدار نہ مانا جائے گا۔

البتہ یہ اپنے مقام پر ہے کہ جو چیز اس کی ملک اور قبضے میں ہوگی تو وہ اس کا حقدار ہوگا۔ پس اگر قسم اس شخص پر ڈالی جائے جس کے قبضہ میں مکان ہے تو عورت اور مرد دونوں پر آتی کیونکہ مکان تو دونوں کے قبضے میں ہے اور اس کے ساتھ وہ دونوں وہاں رہائش پذیر ہیں تو جب اس صورت میں جو کچھ بھی لازم ہوتا ہے وہ صرف خاوند پر لازم ہوتا ہے عورت پر نہیں کیونکہ وہی مالک ہے۔ تو جہاں بھی مقتول پایا جائے قسم اور دیت مالک پر ہوگی وہاں کے رہائش پذیر لوگوں پر نہیں۔

نوٹ: امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کے طرز و انداز سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کا میلان فریق ثانی کی طرف ہے مگر دلائل کا زور بتلا رہا ہے کہ وہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حامی ہیں یا اس سلسلہ میں دونوں طرف کے دلائل ذکر کر کے فیصلہ مخاطب پر چھوڑ دیا۔ واللہ اعلم۔

بَابُ الْقَسَامَةِ كَيْفَ هِيَ؟

قسم کس طرح لیں؟

خلاصۃ المرام: علماء کی ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ خون کے متعلق مدعی سے حلف طلب کرے جب مدعی حلف اٹھادیں گے تو مدعی اپنے دعوے کے حق دار بن جائیں گے اس قول کو امام یحیٰ بن سعید ربیعہ اور ائمہ ثلاثہ نے اختیار کیا ہے۔

قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي الْقَتِيْلِ الْمَوْجُوْدِ فِيْ مَحَلَّةِ قَوْمٍ كَيْفَ الْقَسَامَةُ الْوَاجِبَةُ فِيْهِ؟ فَقَالَ قَوْمٌ :يَحْلِفُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمْ بِاللّٰهِ مَا قَتَلْنَا فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَحْلِفُوْا اُسْتُحْلِفَ الْمُدَّعُوْنَ وَاسْتَحَقُّوْا مَا ادَّعَوْا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِي الْبَابِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ .وَقَالَ آخَرُوْنَ :بَلْ يُسْتَحْلَفُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمْ فَإِذَا حَلَفُوْا غَرِمُوْا الدِّيَةَ .وَقَالُوْا :قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ أَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ ؟ إِنَّمَا كَانَ عَلَى النَّكِيْرِ مِنْهُ عَلَيْهِمْ كَأَنَّهُ قَالَ أَتَدَّعُوْنَ وَتَأْخُذُوْنَ ؟ وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ أَفَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا بِاللّٰهِ مَا قَتَلْنَا .فَقَالُوْا :كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ ؟ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ ؟ . أَيْ :إِنَّ الْيَهُوْدَ وَإِنْ كَانُوْا كُفَّارًا فَلَيْسَ عَلَيْهِمْ فِيْمَا تَدَّعُوْنَ عَلَيْهِمْ غَيْرَ أَيْمَانِهِمْ .وَكَمَا لَا يُقْبَلُ مِنْكُمْ -وَإِنْ كُنْتُمْ مُسْلِمِيْنَ- أَيْمَانُكُمْ فَتَسْتَحِقُّوْنَ بِهَا كَذٰلِكَ لَا يَجِبُ عَلَى الْيَهُوْدِ بِدَعْوَاكُمْ عَلَيْهِمْ غَيْرُ أَيْمَانِهِمْ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا التَّأْوِيْلِ مَا قَدْ حَكَمَ بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِهٖ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ .وَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ عِنْدَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ عِلْمٌ وَلَا سِيَّمَا مِثْلُ مُحَيِّصَةَ وَقَدْ كَانَ حَيًّا يَوْمَئِذٍ وَسَهْلُ بْنُ أَبِيْ حَثْمَةَ وَلَا يُخْبِرُوْنَهُ بِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ :لَيْسَ هٰكَذَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا عَلَى الْيَهُوْدِ .فَمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی قوم کے محلہ میں مقتول پایا جائے تو وہاں اس قسم کی کیا صورت ہوگی جو کہ لازم ہو چکی ہے علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ جن کے خلاف دعویٰ ہے یعنی مدعیٰ علیہ قسم کھائیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم نے قتل نہیں کیا اور اگر وہ قسم سے انکار کریں تو پھر مدعی لوگوں سے قسم لی جائے گی وہ اپنے دعویٰ کے مستحق ہوں گے۔ فریق اوّل نے حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ والی روای سے استدلال کیا جس کو ہم نے گزشتہ باب میں

مختلف اسناد سے ذکر کیا۔ فریق ثانی کا کہنا ہے کہ صرف مدعیٰ علیہم قسم اٹھائیں جب وہ قسم اٹھالیں تو اب وہ تاوان ادا کریں انہوں نے اس روایت میں آپ ﷺ کا مدعیوں کو یہ فرمایا۔ ''اتحلفون وتستحقون'' یہ بطور انکار تھا کہ کیا تم صرف قسم کھا کر اپنے مقتول کے حقدار بنتے ہو۔ یعنی مطلب یہ تھا کہ کیا فقط دعویٰ سے مستحق بننا چاہتے ہو (ایسا نہ ہوگا دلیل چاہئے) اور اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کیا یہودی پچاس قسموں کے ساتھ تم سے براءت حاصل کر لیں کہ وہ یہ کہیں اللہ کی قسم! ہم نے قتل نہیں کیا تو انصار نے کہا یارسول اللہ ﷺ! ہم کافروں کی قسم کیسے قبول کر لیں۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ! نے فرمایا کیا پھر تم قسم کھا کر اس کے مستحق بننا چاہتے ہو؟ یعنی اس میں شبہ نہیں کہ یہودی کافر ہیں۔ لیکن ان کے خلاف دعویٰ میں تم صرف ان کو قسم دے سکتے ہو۔ تو باوجود تمہارے مسلمان ہونے کے جس طرح تم صرف قسم سے دیت کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ تو یہود کے خلاف بھی تمہارے دعویٰ سے فقط قسم ان پر لازم ہوگی اور کوئی چیز واجب نہ ہوگی۔ اس مؤقف کی دلیل: اس دعویٰ کی صحت پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ فیصلہ شاہد ہے جو آپ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد صحابہ کرام کی موجودگی میں کیا اور ان میں سے کسی نے بھی ان پر انکار نہیں کیا اور یہ بات ناممکن ہے کہ انصار کو اس بات کا علم ہو اور پھر انہوں نے خبر نہ دی ہو خصوصاً حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ جیسے لوگ جو ان دنوں زندہ تھے اور سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بھی زندہ تھے انہوں نے اس فیصلہ فاروقی پر یہ نہیں کہا کہ فیصلہ اس طرح نہیں بلکہ اس طرح ہے کہ آپ نے یہودیوں کے خلاف اور ہمارے حق میں فیصلہ دیا تھا۔ (ان کا نہ کہنا درستی کی واضح دلیل ہے) روایت عمر رضی اللہ عنہ یہ ہے۔

نمبر②: اس جماعت میں حضرت سفیان ثوری، شعبی، ابراہیم نخعی اور ائمہ احناف رحمہم اللہ شامل ہیں کہ مدعی علیہم قسم کی ابتدا کریں گے اور قسم اٹھائیں گے پھر دیت کے حق دار بن جائیں گے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: فرماتے ہیں کہ اگر کسی قوم کے محلہ میں مقتول پایا جائے تو وہاں اس قسم کی کیا صورت ہوگی جو کہ لازم ہو چکی ہے علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ جن کے خلاف دعویٰ ہے یعنی مدعیٰ علیہ قسم کھائیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم نے قتل نہیں کیا اور اگر وہ قسم سے انکار کریں تو پھر مدعی لوگوں سے قسم لی جائے گی وہ اپنے دعویٰ کے مستحق ہوں گے۔

فریق اوّل کا استدلال: انہوں نے حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ والی روایت سے استدلال کیا جس کو ہم نے گزشتہ باب میں مختلف اسناد سے ذکر کیا۔

فریق ثانی کا قول: صرف مدعیٰ علیہم قسم اٹھائیں جب وہ قسم اٹھالیں تو اب وہ تاوان ادا کریں انہوں نے اس روایت میں آپ ﷺ کا مدعیوں کو یہ فرمانا: ''اتحلفون وتستحقون'' یہ بطور انکار تھا کہ کیا تم صرف قسم کھا کر اپنے مقتول کے حقدار بنتے ہو۔ یعنی مطلب یہ تھا کہ کیا فقط دعویٰ سے مستحق بننا چاہتے ہو (ایسا نہ ہوگا دلیل چاہئے) اور اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کیا یہودی پچاس قسموں کے ساتھ تم سے براءت حاصل کر لیں کہ وہ یہ کہیں اللہ کی قسم! ہم نے قتل نہیں کیا تو انصار نے کہا یارسول اللہ ﷺ! ہم کافروں کی قسم کیسے قبول کر لیں۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ! نے فرمایا کیا پھر تم قسم کھا

کر اس کے مستحق بننا چاہتے ہو؟ یعنی اس میں شبہ نہیں کہ یہودی کافر ہیں۔ لیکن ان کے خلاف دعویٰ میں تم صرف ان کو قسم دے سکتے ہو۔ تو باوجود تمہارے مسلمان ہونے کے جس طرح تم صرف قسم سے دیت کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ تو یہود کے خلاف بھی تمہارے دعویٰ سے فقط قسم ان پر لازم ہوگی اور کوئی چیز واجب نہ ہوگی۔

اس مؤقف کی دلیل: اس دعویٰ کی صحت پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ فیصلہ شاہد ہے جو آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام کی موجودگی میں کیا اور ان میں سے کسی نے بھی ان پر انکار نہیں کیا اور یہ بات ناممکن ہے کہ انصار کو اس بات کا علم ہو اور پھر انہوں نے خبر نہ دی ہو خصوصاً حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ جیسے لوگ جوان دنوں زندہ تھے اور سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بھی زندہ تھے انہوں نے اس فیصلہ فاروقی پر یہ نہیں کہا کہ فیصلہ اس طرح نہیں بلکہ اس طرح ہے کہ آپ نے یہودیوں کے خلاف اور ہمارے حق میں فیصلہ دیا تھا۔ (ان کا نہ کہنا درستی کی واضح دلیل ہے) روایت عمر رضی اللہ عنہ یہ ہے۔

روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ:

۴۹۴۴: مَا قَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْاَزْمَعِ اَنَّهٗ قَالَ لِعُمَرَ :أَمَا تَدْفَعُ أَمْوَالُنَا أَيْمَانَنَا وَلَا أَيْمَانُنَا عَنْ أَمْوَالِنَا قَالَ لَا وَعَقَلَهٗ.

۴۹۴۴: حارث بن ازمع نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا کہ کیا ہمارے مال ہماری قسموں کو دور نہیں کرتے اور کیا ہماری قسمیں ہمارے مالوں کی وجہ سے دفع نہیں ہوتیں آپ نے فرمایا نہیں اور آپ نے ان پر دیت کو لازم کر دیا۔

۴۹۴۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْاَزْمَعِ قَالَ :قُتِلَ قَتِيْلٌ بَيْنَ وَادِعَةَ وَحَيٍّ آخَرَ وَالْقَتِيْلُ اِلٰى وَادِعَةَ أَقْرَبُ .فَقَالَ عُمَرُ لِوَادِعَةَ :يَحْلِفُ خَمْسُوْنَ رَجُلًا مِنْكُمْ :بِاللّٰهِ مَا قَتَلْنَا وَلَا نَعْلَمُ قَاتِلًا ثُمَّ أَغْرِمُوا الدِّيَةَ .فَقَالَ لَهُ الْحَارِثُ :نَحْلِفُ وَتُغَرِّمُنَا ؟ فَقَالَ :نَعَمْ .

۴۹۴۵: حضرت حارث بن ازمع کہتے ہیں کہ بنو وداعہ اور ایک دوسرے قبیلے کے درمیان ایک شخص قتل ہو گیا وہ مقتول بنو وداعہ کے زیادہ قریب تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وداعہ قبیلہ کو کہا تم میں سے پچاس آدمی قسم اٹھائیں کہ ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہم قاتل کو جانتے ہیں پھر تم دیت ادا کرو۔ حارث نے کہا ہم قسم بھی کھائیں اور دیت بھی ادا کریں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

۴۹۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ أَبِيْ جَرِيْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ الْوَادِعِيِّ قَالَ :أَصَابُوْا قَتِيْلًا بَيْنَ قَرْيَتَيْنِ فَكَتَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ .فَكَتَبَ عُمَرُ أَنْ قِيسُوْا بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ فَأَيُّهُمَا كَانَ إِلَيْهِ أَدْنَى فَخُذُوْا خَمْسِيْنَ قَسَامَةً فَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ ثُمَّ غَرِّمْهُمُ الدِّيَةَ .قَالَ الْحَارِثُ :فَكُنْتُ فِيمَنْ أَقْسِمُ ثُمَّ غَرِمْنَا الدِّيَةَ .فَهٰذِهِ الْقَسَامَةُ الَّتِي حَكَمَ بِهَا أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ أَنَّهُ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ . فَسَوَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ بَيْنَ الْأَمْوَالِ وَالدِّمَاءِ وَحَكَمَ فِيهَا بِحُكْمٍ وَاحِدٍ فَجَعَلَ الْيَمِيْنَ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَعْنَى حَدِيْثِ سَهْلٍ أَيْضًا عَلَى مَا قَدْ تَأَوَّلْنَاهُ عَلَيْهِ .وَقَدْ دَلَّ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُمْ بِالْبَيِّنَةِ فَلَمَّا ذَكَرُوْا أَنْ لَا بَيِّنَةَ لَهُمْ قَالَ أَفَيَحْلِفُوْنَ لَكُمْ ؟ . فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا كَانَ مِنْ حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ هٰذَا وَكَانَ مَا زَادَ عَلَيْهِ مِمَّا فِي حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَأَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ لَيْسَ عَلَى الْحُكْمِ وَلٰكِنْ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِي تَأَوَّلْنَاهُمَا عَلَيْهِ .ثُمَّ هٰذَا الزُّهْرِيُّ قَدْ عَلِمَ بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَسَامَةِ .فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ

۴۹۴۶: حارث وداعی بیان کرتے ہیں کہ ایک مقتول لوگوں نے دو بستیوں کے درمیان پایا تو انہوں نے اس سلسلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ دونوں کے مابین فاصلہ کی پیائش کرو جو ان میں قریب تر ہو اس میں سے پچاس آدمیوں سے قسم لو۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھائیں پھر تاوان دیت ان سے وصول کرو۔ یہ قسامت جس کے متعلق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا یہ اس روایت کے موافق ہے جس کو ہم نے ۴۹۲۶ میں نقل کیا کہ "لو یعطی الناس بدعواهم لادعی ناس دماء رجال واموالهم لكن اليمين على المدعا عليه" تو اس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اموال و دماء میں برابری فرمائی ہے اور ان کا ایک ہی حکم دیا ہے ان دونوں میں قسم کو مدعیٰ علیہ پاڈالا گیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ حدیث سہل رضی اللہ عنہ کا معنی بھی وہی ہے جو ہم نے تاویل بیان کی ہے اور اس پر مزید دلالت وہ روایت بھی کر رہی ہے۔ جس کو ہم نے بشیر بن یسار عن سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دلیل لانے کا حکم فرمایا جب انہوں نے دلیل سے اپنی عاجزی ظاہر کی۔ تو آپ نے فرمایا کیا وہ تمہارے لئے قسمیں اٹھا دیں؟ مذکورہ باتیں دلالت کرتی ہیں کہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تو اس سلسلہ میں یہی ہے بقیہ یحییٰ بن سعید اور ابو یعلیٰ کی روایت میں اضافہ پایا جاتا ہے وہ فیصلہ نہیں لیکن ان کا مفہوم وہی ہے جو ہم نے بیان کیا۔ پھر امام زہری رحمہ اللہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قسامت

کے سلسلہ میں فیصلے کا علم تھا جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

تشریح حارث کہتے ہیں کہ میں بھی قسم اٹھانے والوں میں سے تھا پھر تاوان کے طور پر دیت دی۔

۴۹۴۷: مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْقَسَامَةَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَقَرَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ وَقَضٰى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أُنَاسٍ فِي قَتِيلٍ ادَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُودِ

۴۹۴۷: ابن شہاب نے ابوسلمہ اور سلیمان بن یسار سے انہوں نے انصار میں سے بعض اصحاب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قسامت کا رواج تھا چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قسامت کا ہی فیصلہ اس مقتول کے متعلق فرمایا جس کا دعویٰ یہود کے خلاف تھا۔

تخریج : نسائی فی القسامه باب ۲' مسند احمد ۱۲/۴' ۳۷۵/۵۔

۴۹۴۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ: ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: ثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. ثُمَّ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْقَسَامَةِ أَيْضًا

۴۹۴۸: زہری نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سلیمان بن یسار سے اور انہوں نے انصار کے ان لوگوں سے جنہوں نے صحبت رسول اللہ ﷺ کو پایا اسی طرح نقل کیا ہے۔ پھر زہری نے قسامت کے سلسلہ میں فرمایا۔

۴۹۴۹: مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ: ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْقَسَامَةِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمْ. فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْقَسَامَةَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمْ لَا عَلَى الْمُدَّعِينَ عَلٰى مَا بَيَّنَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ هٰذَا. وَإِنَّمَا كَانَ أَخَذَ الْقَسَامَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ هٰذَا مِمَّا أَخَذَهُ عَنْهُمْ. وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِمَّا فَعَلَهُ وَحَكَمَ بِهِ بِحَضْرَةِ سَائِرِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ. وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ.

۴۹۴۹: ابن ابی الذئب نے زہری ؒ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مدعا علیہم پر قسامت کا فیصلہ

فرمایا۔ قسامت مدعا علیہم کے ذمہ ہے مدعی پر نہیں جیسا کہ زہری کے اس قول سے معلوم ہو رہا ہے۔ تو زہری نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور سلیمان بن یسار سے اور انہوں نے اصحاب رسول اللہ ﷺ سے یہ حکم قسامت اخذ کیا اور یہ بات اس اثر فاروقی کے عین مطابق ہے جس کو انہوں نے کیا اور اس کے مطابق جناب رسول اللہ ﷺ کے بہت سے اصحاب کے ہوتے ہوئے انہوں نے فیصلہ کیا اور ان کے سامنے کسی نے انکار نہیں کیا۔ یہی امام ابو حنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات: قسامت مدعا علیہم کے ذمہ ہے مدعی پر نہیں جیسا کہ زہری کے اس قول سے معلوم ہو رہا ہے۔ تو زہری نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور سلیمان بن یسار سے اور انہوں نے اصحاب رسول اللہ ﷺ سے یہ حکم قسامت اخذ کیا اور یہ بات اس اثر فاروقی کے عین مطابق ہے جس کو انہوں نے کیا اور اس کے مطابق جناب رسول اللہ ﷺ کے بہت سے اصحاب کے ہوتے ہوئے انہوں نے فیصلہ کیا اور ان کے سامنے کسی نے انکار نہیں کیا۔

یہی امام ابو حنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ: اس باب سے معلوم ہوتا ہے کہ قسامت کی ذمہ داری مدعیٰ علیہ پر ہے مدعی پر نہیں۔ مدعی اپنے دعویٰ کا ثبوت پیش کرے ورنہ مدعا علیہ سے قسم لے۔

بَابُ مَا أَصَابَتِ الْبَهَائِمُ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

دن رات میں جانور جو نقصان کر جائیں

خلاصۃ الزام: ائمہ کی ایک جماعت کہتی ہے اگر حیوانات دن کو چر جائیں تو کوئی ضمان کسی پر بھی نہیں اور اگر رات کو چر جائیں تو حیوانات کے مالکوں پر ضمان آئے گا اس قول کو امام شعبی ابن سعد اور ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر②: کہ مویشی کے مالکوں پر کسی صورت میں بھی زمان نہیں جبکہ وہ چھوٹے ہوئے ہوں خواہ رات کو چریں یا دن کو مالک ساتھ ہو تو ضمان لازم ہوگا اس قول کو امام ثوری اور ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے۔

مؤقف فریق اوّل: دن کے وقت مویشی جو نقصان کرے اس کا تاوان نہیں البتہ رات کے وقت جانور کے کئے ہوئے نقصان کا تاوان ہوگا جیسا اس روایت میں ہے۔

۴۹۵۰: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ نَاقَةً لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ دَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْحَائِطِ لِحِفْظِهَا بِالنَّهَارِ وَعَلَى أَهْلِ الْمَوَاشِي مَا أَفْسَدَتْ مَوَاشِيهِمْ بِاللَّيْلِ

۴۹۵۰: حرام بن محیصہ نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری کی اونٹنی ایک احاطے میں داخل ہوئی اور اس سے اس میں نقصان کر دیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باغ والوں کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ وہ دن کو اپنے باغ کی حفاظت کریں اور مویشی والے اس نقصان کا تاوان ادا کریں جو رات کے وقت ان کے جانور کر جائیں۔

۴۹۵۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا لِرَجُلٍ فَأَفْسَدَتْ فِيْهِ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلٰى أَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَأَنَّ مَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيْ بِاللَّيْلِ ضَمَانٌ عَلٰى أَهْلِهَا . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوْا :مَا أَصَابَتِ الْبَهَائِمُ نَهَارًا فَلَا ضَمَانَ عَلٰى أَحَدٍ فِيْهِ وَمَا أَصَابَتْ لَيْلًا ضَمِنَ أَرْبَابُ تِلْكَ الْبَهَائِمِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَا ضَمَانَ عَلٰى أَرْبَابِ الْمَوَاشِيْ فِيْمَا أَصَابَتْ مَوَاشِيْهِمْ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذَا كَانَتْ مُنْفَلِتَةً .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

۴۹۵۱: حرام بن سعد بن محیصہ کہتے ہیں کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک آدمی کے باغ میں رات کو داخل ہوئی اور اس نے اس میں نقصان کر دیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا باغ والے دن کو باغ کی حفاظت کرا اور رات کو جو مویشی نقصان کر جائیں اس کا ضمان مویشیوں کے مالکوں پر ہوگا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے ان آثار کو اختیار کیا اور انہوں نے کہا کہ دن کے وقت مویشی جو نقصان کریں اس کا کسی پر ضمان نہ ہوگا اور جو نقصان وہ رات کو کریں تو ان جانوروں کے مالکوں پر ضمان آئے گا انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔ دوسرے علماء کا مؤقف یہ ہے کہ مویشی مالکوں پر ضمان نہیں خواہ ان کے مویشی دن کو نقصان کریں یا رات کو جب کہ وہ جانور کھلے چھوڑے ہوئے ہوں انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۹۰' ابن ماجه فی الاحکام باب ۱۳' مالك فی الاقضیه ۳٦' مسند احمد ٤٣٦/٥۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول:

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے ان آثار کو اختیار کیا اور انہوں نے کہا کہ دن کے وقت مویشی جو نقصان کریں اس کا کسی پر ضمان نہ ہوگا اور جو نقصان وہ رات کو کریں تو ان جانوروں کے مالکوں پر ضمان آئے گا انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: دوسرے علماء کا مؤقف یہ ہے کہ مویشی مالکوں پر ضمان نہیں خواہ ان کے مویشی دن کو نقصان کریں یا رات کو جب کہ وہ جانور کھلے چھوڑے ہوئے ہوں انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے۔

۴۹۵۲: بِمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثَنَا الْحَضْرَمِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: ثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّائِمَةُ عَقْلُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ.

۴۹۵۲: شعبی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چرنے والے جانور کا تاوان معاف ہے اور کان گرنے سے جو لوگ مر جائیں ان کا تاوان معاف ہے۔

تخریج : دارمی فی الدیات باب۱۹' مسند احمد ۳۳۰/۳' ۳۵۴۔

اللغات: جبار۔ تاوان معاف ہے۔ المعدن۔ کان منفلة۔ آزاد پھرنے والے۔

۴۹۵۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ.

۴۹۵۳: ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیوان (کے نقصان) کا تاوان معاف ہے اور کان (گرنے سے مرنے والوں) کا تاوان معاف ہے۔

تخریج : بخاری فی الزکاۃ باب۶۶' الدیات باب۲۹' ۲۸' المساقاۃ باب۳' مسلم فی الحدود ۴۶/۴۵' ابو داؤد فی الدیات باب۲۷' ترمذی فی الزکاۃ باب۱۶' والاحکام باب۳۷' نسائی فی الزکاۃ باب۲۸' ابن ماجہ فی الدیات باب۲۷' مالک فی العقول ۱۲' دارمی فی الدیات باب۱۹' والزکاۃ باب۳۰' مسند احمد ۲۲۸/۲' ۲۸۵/۲۵۴' ۴۱۱/۴۰۶' ۴۷۵/۴۵۴' ۳۲۷/۵۔

اللغات: العجماء۔ حیوان۔ جبار۔ تاوان نہ ہوگا۔

۴۹۵۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ. قَالَ لَهُ السَّائِلُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَعَهٗ أَبُوْ سَلَمَةَ؟ فَقَالَ: إِنْ كَانَ مَعَهٗ فَهُوَ مَعَهٗ.

۴۹۵۴: سعید نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے ان کو سائل نے کہا۔ اے ابو محمد! کیا سعید کے ساتھ ابوسلمہ نے بھی روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر وہ ان کے ساتھ ہیں تو پھر ساتھ ہیں۔

۴۹۵۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۹۵۵: عبداللہ بن عبداللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۹۵۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ :ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۹۵۶: ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۹۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۹۵۷: عبدالوہاب بن عطاء نے محمد بن عمرو سے روایت کی ہے۔ پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۹۵۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۹۵۸: ابن سیرین نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۹۵۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۹۵۹: محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۹۶۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۴۹۶۰: محمد بن زیاد نے نقل کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے پھر انہوں نے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۹۶۱: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهٗ مِثْلَهٗ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَابَتِ الْعَجْمَاءُ جُبَارًا وَالْجُبَارُ :هُوَ الْهَدَرُ فَنَسَخَ ذٰلِكَ مَا تَقَدَّمَ مِمَّا فِیْ حَدِيْثِ أَبِیْ مُحَيِّصَةَ وَإِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا لَا يَكُوْنُ -بِمِثْلِهٖ عِنْدَ الْمُحْتَجِّ بِهٖ -عَلَيْنَا حُجَّةٌ .وَإِنْ كَانَ الْأَوْزَاعِيُّ قَدْ وَصَلَهٗ فَإِنَّ مَالِكًا وَالْأَثْبَاتَ مِنْ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ قَدْ قَطَعُوْهُ .وَمَعَ ذٰلِكَ فَإِنَّ الْحُكْمَ الْمَذْكُوْرَ فِيْهِ مَأْخُوْذٌ مِنْ حُكْمِ سُلَيْمَانَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِی الْحَرْثِ إِنْ نَفَشَتْ فِيْهِ الْغَنَمُ .فَحَكَمَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ الْحُكْمِ حَتّٰى أَحْدَثَ اللّٰهُ لَهُ هٰذِهِ الشَّرِيْعَةَ فَنَسَخَتْ مَا قَبْلَهَا .فَمَا دَلَّ عَلٰى هٰذَا الَّذِىْ رَوَيْنَاهُ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ بَعْدَمَا فِىْ حَدِيْثِ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ مِنْ قَوْلِهٖ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلٰى أَهْلِ الْمَوَاشِىْ حِفْظَ مَوَاشِيْهِمْ بِاللَّيْلِ وَعَلٰى أَهْلِ الزَّرْعِ حِفْظَ زَرْعِهِمْ بِالنَّهَارِ . فَجَعَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاشِيَةَ إِذَا كَانَ عَلٰى رَبِّهَا حِفْظُهَا مَضْمُوْنًا مَا أَصَابَتْ وَإِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا حِفْظُهَا غَيْرَ مَضْمُوْنٍ مَا أَصَابَتْ فِىْ ذٰلِكَ ضَمَانٌ فَأَوْجَبَ فِىْ ذٰلِكَ ضَمَانَ مَا أَصَابَ الْمُنْفَلِتَةُ بِاللَّيْلِ إِذْ كَانَ عَلٰى صَاحِبِهَا حِفْظُهَا .ثُمَّ قَالَ فِىْ حَدِيْثِ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ فَكَانَ مَا أَصَابَتْ فِى انْفِلَاتِهَا جُبَارًا فَصَارَتْ لَوْ هَدَمَتْ حَائِطًا أَوْ قَتَلَتْ رَجُلًا لَمْ يَضْمَنْ صَاحِبُهَا شَيْئًا وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ حِفْظُهَا حَتّٰى لَا تَنْفَلِتَ إِذَا كَانَتْ مِمَّا يَخَافُ عَلَيْهِ مِثْلَ هٰذَا فَلَمَّا لَمْ يُرَاعِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وُجُوْبَ حِفْظِهَا عَلَيْهِ وَرَاعَى انْفِلَاتَهَا فَلَمْ يُضَمِّنْهُ فِيْهَا شَيْئًا مِمَّا أَصَابَتْ رَجَعَ الْأَمْرُ فِىْ ذٰلِكَ إِلَى اسْتِوَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا أَصَابَتْ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا إِذَا كَانَتْ مُنْفَلِتَةً فَلَا ضَمَانَ عَلٰى رَبِّهَا فِيْهِ وَإِنْ كَانَ هُوَ سَيَّبَهَا فَأَصَابَتْ شَيْئًا فِىْ فَوْرِهَا أَوْ فِىْ سَيْبِهَا ضَمِنَ ذٰلِكَ كُلَّهُ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِىْ حَنِيْفَةَ وَأَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَهُوَ أَوْلٰى مَا حُمِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآثَارُ لِمَا ذَكَرْنَا وَبَيَّنَّا .

۴۹۶۱: عبدالرحمٰن بن اعرج نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے مرفوع روایت اسی طرح نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کا تاوان معاف کیا ہے جس کو جانور نقصان پہنچائیں جبار باطل اور معاف کرنے کو کہتے ہیں۔اس سے ابو محیصہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور تاوان منسوخ ہوگیا۔اگر وہ روایت سند کے لحاظ سے منقطع ہے تو اس قسم کی روایت سے ہمارے خلاف استدلال نہیں کیا جا سکتا۔اگرچہ اوزاعی نے اس کو اتصال سے بیان کیا ہے مگر اصحاب زہری اور امام مالک اور ان کے پختہ شاگردوں نے اس کو انقطاع سے بیان کیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ہے کہ یہ حکم حضرت سلیمان علیہ السلام کی حرث والے فیصلہ سے ماخوذ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی سے یہ فیصلہ فرمایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ شریعت محمدیہ کا یہ نیا حکم اتار کر سابقہ کو منسوخ کر دیا۔اس پر دلالت حضرت جابر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات کر رہی ہیں کہ یہ روایات حرام بن محیصہ کی روایت کے بعد ہیں ابن محیصہ کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اہل مویشی پر رات کو ان کی حفاظت لازم ہے اور کھیتی والوں پر دن کے وقت کھیتی کی حفاظت ضروری ہے۔تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

مویشیوں کے نقصان کو مالک کے لئے اس صورت میں قابل تاوان قرار دیا جبکہ ان کے مالکوں پر ان کی حفاظت لازم ہو اور اگر ان پر ان کی حفاظت ضروری نہ ہو تو نقصان نا قابل تاوان ہوگا۔ تو آپ ﷺ رات کے وقت کھلے رہنے والے جانوروں کے پہنچائے ہوئے نقصان کو قابل تاوان قرار دیا کیونکہ ان کے مالکوں کو ان کی حفاظت لازم قرار دی گئی پھر دوسرے ارشاد میں فرمایا جانوروں کا کیا ہوا نقصان معاف ہے اور اب ان کے کھلے رہنے کی صورت میں نقصان معاف ہوگا فلہٰذا اب وہ اگر باغ اجاڑ دیں یا کسی شخص کو ہلاک کر دیں تو ان کا مالک کسی چیز کا ضامن نہ ہوگا۔ اگرچہ مالک پر ان کی حفاظت ضروری تھی کہ وہ ان کو کھلے نہ چھوڑے جب کہ ان سے اس قسم کا خطرہ ہو۔ جب جناب نبی اکرم ﷺ نے اس روایت میں ان کی حفاظت کے ضروری ہونے کی رعایت نہیں فرمائی بلکہ جانوروں کے کھلے رہنے کی رعایت فرمائی کہ وہ کسی نقصان کے ضامن نہ ہوں گے تو اس سلسلے میں دن رات کا معاملہ برابر ہوا۔ پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ جانور کھلے ہوں تو رات کو نقصان پہنچائیں یا دن کو ان کے مالکوں پر کوئی تاوان نہ ہوگا اور اگر (جانور بندھے ہوئے تھے اور) مالک نے خود چھوڑا اور وہ اس وقت یا بعد میں کھلے رہنے کی صورت میں کچھ کھا گئے۔ تو مالک اس تمام نقصان کا تاوان ادا کرے گا۔ یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔
ان تمام روایات کو اس معنی پر محمول کرنا جو کہ ہم نے بیان کیا ہے زیادہ بہتر ہے۔

حاصل روایات: طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس چیز کا تاوان معاف کیا ہے جس کو جانور نقصان پہنچائیں جبار باطل اور معاف کرنے کو کہتے ہیں۔

نمبر ①: اس سے ابو محیصہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور تاوان منسوخ ہو گیا۔

نمبر ②: اگر وہ روایت سند کے لحاظ سے منقطع ہے تو اس قسم کی روایت سے ہمارے خلاف استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ اگرچہ اوزاعی نے اس کو اتصال سے بیان کیا ہے مگر اصحاب زہری اور امام مالک اور ان کے پختہ شاگردوں نے اس کو انقطاع سے بیان کیا ہے۔

نمبر ③: اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ہے کہ یہ حکم حضرت سلیمان علیہ السلام کے حرث والے فیصلہ سے ماخوذ ہے اور آپ ﷺ نے اسی سے یہ فیصلہ فرمایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ شریعت محمدیہ کا یہ نیا حکم اتار کر سابقہ کو منسوخ کر دیا۔ اس پر دلالت حضرت جابر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات کر رہی ہیں کہ یہ روایات حرام بن محیصہ کی روایت کے بعد ہیں ابن محیصہ کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اہل مویشی پر رات کو ان کی حفاظت لازم ہے اور کھیتی والوں پر دن کے وقت کھیتی کی حفاظت ضروری ہے۔

تو جناب نبی اکرم ﷺ نے مویشیوں کے نقصان کو مالک کے لئے اس صورت میں قابل تاوان قرار دیا جبکہ ان کے مالکوں پر ان کی حفاظت لازم ہو اور اگر ان پر ان کی حفاظت ضروری نہ ہو تو نقصان نا قابل تاوان ہوگا۔

تو آپ ﷺ نے رات کے وقت کھلے رہنے والے جانوروں کے پہنچائے ہوئے نقصان کو قابل تاوان قرار دیا کیونکہ ان

کے مالکوں کو ان کی حفاظت لازم قرار دی گئی پھر دوسرے ارشاد میں فرمایا جانوروں کا کیا ہوا نقصان معاف ہے اور اب ان کے کھلے رہنے کی صورت میں نقصان معاف ہوگا فلہذا اب وہ اگر باغ اجاڑ دیں یا کسی شخص کو ہلاک کر دیں تو ان کا مالک کسی چیز کا ضامن نہ ہوگا۔ اگرچہ مالک پر ان کی حفاظت ضروری تھی کہ وہ ان کو کھلے نہ چھوڑے جب کہ ان سے اس قسم کا خطرہ ہو۔

حاصل کلام: جب جناب نبی اکرم ﷺ نے اس روایت میں ان کی حفاظت کے ضروری ہونے کی رعایت نہیں فرمائی بلکہ جانوروں کے کھلے رہنے کی رعایت فرمائی کہ وہ کسی نقصان کے ضامن نہ ہوں گے تو اس سلسلے میں دن رات کا معاملہ برابر ہوا۔ پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ جانور کھلے ہوں تو رات کو نقصان پہنچائیں یا دن کو ان کے مالکوں پر کوئی تاوان نہ ہوگا اور اگر (جانور بندھے ہوئے تھے اور) مالک نے خود چھوڑا اور وہ اس وقت یا بعد میں کھلے رہنے کی صورت میں کچھ کھا گئے۔ تو مالک اس تمام نقصان کا تاوان ادا کرے گا۔

یہی امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ ان تمام روایات کو اس معنی پر محمول کرنا جو کہ ہم نے بیان کیا ہے زیادہ بہتر ہے۔

نوٹ: کھلے رہنے والے جانور کے نقصان کو ہدر قرار دیا گیا ہے اور جس جانور کو خود چھوڑا جائے اس کے نقصان کا مالک تاوان بھرے گا امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان فریق ثانی کی طرف ہے البتہ یہ باب نظر طحاوی رحمہ اللہ سے خالی ہے۔

بَابُ غُرَّةِ الْجَنِيْنِ الْمَحْكُوْمِ بِهَا فِيْهِ لِمَنْ هِيَ ؟

جنین کے بدلے ملنے والے غلام کا کون مالک ہوگا؟

خلاصۃ الزام: ① امام مالک اور امام شافعی رحمہ اللہ کے ایک قول میں ہے کہ وہ غلام اس بچے کی ماں کو ملے گا۔

نمبر ②: امام شعبی، زہری، ائمہ احناف، امام احمد اور ایک قول میں امام شافعی رحمہ اللہ کا کہنا یہ ہے کہ یہ غلام اس جنین کا ہوگا پھر اس کے ورثاء میں جو زندہ ہے اس کو ملے گا مثلاً اگر اس کے ماں باپ زندہ ہوں تو باپ کو دو حصے اور ماں کو تیسرا حصہ ملے گا اور اگر باپ مر چکا ہے تو ماں کو چھٹا حصہ اور بقیہ اس کے بہن بھائیوں کو ایک نسبت دو سے ملے گا۔

۴۹۶۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى فَطَرَحَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيْدَةٍ .

۴۹۶۲: ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو گرایا تو اس کا حمل گر گیا جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلے میں ایک غلام یا لونڈی (دینے) کا فیصلہ فرمایا۔

تخریج: بخاری فی الفرائض باب ۱۱، الدیات باب ۲۶/۲۵، الطب باب ۴۶، مسلم فی القسامہ باب ۳۸/۳۴، ابو داؤد فی

الدیات باب۱۹، ترمذی فی الدیات باب۱۵، والفرائض باب۱۹، نسائی فی القسامة باب۳۹/۴۰، ابن ماجة فی الفرائض باب۱۱، دارمی فی الفرائض باب۲۰، مالك فی العقول۶، مسند احمد ۱، ۳۶۴، ۳، ۳۹۸/۵۳۹، ۴، ۸۰/۲۵۳، ۵/۳۲۶۔

۴۹۶۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ وَأَنَّ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا .

۴۹۶۳: حضرت سعید بن المسیب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنولحیان کی ایک عورت کے جنین کے بارے میں جو گر گیا ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا اور وہ عورت بھی مر گئی تو آپ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی وراثت اس کے بیٹوں اور خاوند کو ملے گی اور اس کی دیت (قاتلہ کے) رشتہ داروں کے ذمہ ہو گی۔

تخریج : بخاری فی الفرائض باب۱۱، مسلم فی القسامة ۳۵، ابو داؤد فی الدیات باب۱۹، ترمذی فی الفرائض باب۱۹، نسائی فی القسامة باب۴۰، ۴۱/۴، ابن ماجه فی الدیات باب۱۵، مسند احمد ۲/۵۳۹۔

اللغات : غرة۔ عمدہ مال۔ گھوڑا، اونٹ، غلام، لونڈی۔ العقل۔ تاوان۔ الجنین۔ پیٹ کا حمل۔

۴۹۶۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ .فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ أَنَعْقِلُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا يَقُولُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ، فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ .

۴۹۶۴: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرنے والے حمل کے متعلق ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا ہے تو جس کے خلاف فیصلہ ہوا اس نے کہا کیا ہم اس کی دیت دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چیخا نہ چلایا تو ایسا خون معاف ہونا چاہئے تو آپ نے فرمایا یہ شاعرانہ بات کر رہا ہے۔ اس کی دیت ایک غلام یا لونڈی ہے۔

تخریج : ترمذی فی الدیات باب۱۵، ابن ماجه فی الدیات باب۱۱، مسند احمد ۲/۴۹۸۔

بقول شاعر۔ یعنی یہ شاعرانہ تک بندی ہے جو نا قابل توجہ ہے۔

۴۹۶۵: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا

الْأُخْرَى بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ أَوْ بِحَجَرٍ فَأَسْقَطَتْ .فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الَّذِيْ يُخَاصِمُ كَيْفَ يُعْقَلُ أَوْ كَيْفَ يُوْدَى مَنْ لَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ ؟ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ غُرَّةً فَجَعَلَهُ عَلٰى قَوْمِهَا قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْغُرَّةَ الْوَاجِبَةَ فِي الْجَنِيْنِ إِنَّمَا تَجِبُ لِأُمِّ الْجَنِيْنِ ،لِأَنَّ الْجَنِيْنَ لَمْ يُعْلَمْ أَنَّهُ كَانَ حَيًّا فِيْ وَقْتِ وُقُوْعِ الضَّرْبَةِ بِأُمِّهِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :بَلْ تِلْكَ الْغُرَّةُ الْمَحْكُوْمُ بِهَا الْجَنِيْنُ ثُمَّ يَرِثُهَا مَنْ كَانَ يَرِثُهُ لَوْ كَانَ حَيًّا .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضٰى عَلَى الْمَحْكُوْمِ عَلَيْهِ بِالْغُرَّةِ قَالَ كَيْفَ يَعْقِلُ مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا نَطَقَ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ وَلَمْ يَقُلْ لِلَّذِيْ سَجَعَ ذٰلِكَ السَّجْعَ إِنَّمَا حَكَمْتُ بِهٰذَا لِلْجِنَايَةِ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا فِي الْجَنِيْنِ . وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا رَوَيْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ أَنَّ الْمَضْرُوْبَةَ مَاتَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الضَّرْبَةِ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا بِالدِّيَةِ مَعَ قَضَائِهِ بِالْغُرَّةِ .فَلَوْ كَانَتِ الْغُرَّةُ لِلْمَرْأَةِ الْمَقْتُوْلَةِ إِذًا لَمَا قَضٰى لَهَا بِالْغُرَّةِ وَلَكَانَ حُكْمُهَا حُكْمَ امْرَأَةٍ ضَرَبَتْهَا امْرَأَةٌ فَمَاتَتْ مِنْ ضَرْبِهَا فَعَلَيْهَا دِيَتُهَا وَلَا يَجِبُ عَلَيْهَا لِلضَّرْبَةِ أَرْشٌ .فَلَمَّا حَكَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ دِيَةِ الْمَرْأَةِ بِالْغُرَّةِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْغُرَّةَ دِيَةٌ لِلْجَنِيْنِ لَا لَهَا فَهِيَ مَوْرُوْثَةٌ عَنِ الْجَنِيْنِ كَمَا يُوَرَّثُ مَالُهُ لَهُ لَوْ كَانَ حَيًّا فَمَاتَ اتِّبَاعًا لِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۴۹۶۵: عبید بن نضلہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کی دو عورتیں تھیں ایک نے دوسری کو خیمے کا کھونٹا دے مارا یا پتھر مارا۔ جس سے اس نے بچہ گرا دیا تو یہ معاملہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو جھگڑا کرنے والے نے کہا اس کی کس طرح دیت ہوگی یا کس طرح اس کی دیت ادا کی جائے گی جو نہ چیخا' نہ چلایا اور نہ اس نے کھایا اور نہ پیا۔ تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو دیہاتیوں کی طرح تک بندی کرتا ہے' پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرما کر اس مارنے والی عورت کی قوم پر دیت کو ڈالا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ جنین کی وجہ سے جو غلام لازم ہوگا وہ جنین کی ماں کے لئے ہوگا کیونکہ معلوم نہیں کہ ماں کو مارتے وقت جنین زندہ تھا یا مردہ۔ جس غلام کا فیصلہ ہوا وہ جنین کا ہوگا پھر اس

کے ورثاء وہی ہوں گے جو بچے کے ورثاء ہیں یعنی زندہ ہونے کی صورت میں وارث بنتے۔ فریق ثانی کی دلیل ان روایات کے ضمن میں پائی جاتی ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے جب غلام دینے کا فیصلہ فرمایا تو اس نے کہا اس کی دیت کس طرح دی جائے جس نے نہ کھایا نہ پیا اور نہ کلام کیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس میں ایک غلام یا لونڈی ہے۔ آپ نے اس تک بندی والے کو یہ نہیں فرمایا کہ میں نے یہ حکم اس لئے دیا ہے کہ عورت کو نقصان پہنچایا گیا ہے جنین کی وجہ سے یہ حکم نہیں ہے۔ اس بات پر وہ روایات دلالت کرتی ہیں جو اس کتاب میں پہلے مذکور ہوئیں کہ ضرب کے بعد مضروبہ عورت مرگئی۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے غلام کے فیصلہ کے ساتھ ساتھ دیت کا فیصلہ بھی فرمایا۔ اگر بالفرض وہ غلام اس مقتولہ عورت کا ہوتا تو آپ غلام کا فیصلہ نہ فرماتے اور اس کا حال اس عورت جیسا ہوتا جس کو دوسری عورت مارتے اور وہ اس کی ضرب سے مرجائے تو اس (قاتلہ) پر اس کی دیت لازم ہوتی ہے مارنے کی وجہ سے تاوان نہیں ہوا۔ پس جب جناب رسول اللہ ﷺ نے عورت کی دیت کے باوجود غلام کے ساتھ فیصلہ فرمایا تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ غلام اس جنین کی دیت ہے اس عورت کی نہیں۔ وہ عورت اس بچے کے مال میں اس طرح وارث ہوگی جس طرح اس کے زندہ رہنے کی صورت میں بھی (مرجانے) کی صورت میں۔ اس کی وارث ہوتی۔ اس میں جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے یہی قول امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مسلم فی القسامة ۳۸/۳۷، ابو داؤد فی الدیات باب۱۹، نسائی فی القسامة باب۴۰/۴۱، مسند احمد ٤، ۲٤٥/۲٤٦، ۲٤۹۔

قول امام طحاوی رحمہ اللہ: علماء کی ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ جنین کی وجہ سے جو غلام لازم ہوگا وہ جنین کی ماں کے لئے ہوگا کیونکہ معلوم نہیں کہ ماں کو مارتے وقت جنین زندہ تھا یا مردہ۔

فریق ثانی کا مؤقف: جس غلام کا فیصلہ ہوا وہ جنین کا ہوگا پھر اس کے ورثاء وہی ہوں گے جو بچے کے ورثاء ہیں یعنی زندہ ہونے کی صورت میں وارث بنتے۔

فریق ثانی کی دلیل ان روایات کے ضمن میں پائی جاتی ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے جب غلام دینے کا فیصلہ فرمایا تو اس نے کہا اس کی دیت کس طرح دی جائے جس نے نہ کھایا نہ پیا اور نہ کلام کیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس میں ایک غلام یا لونڈی ہے۔ آپ نے اس تک بندی والے کو یہ نہیں فرمایا کہ میں نے یہ حکم اس لئے دیا ہے کہ عورت کو نقصان پہنچایا گیا ہے جنین کی وجہ سے یہ حکم نہیں ہے۔

دلالت روایات:

اس بات پر وہ روایات دلالت کرتی ہیں جو اس کتاب میں پہلے مذکور ہوئیں کہ ضرب کے بعد مضروبہ عورت مرگئی۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے غلام کے فیصلہ کے ساتھ ساتھ دیت کا فیصلہ بھی فرمایا۔ اگر بالفرض وہ غلام اس مقتولہ عورت کا ہوتا تو آپ غلام

کا فیصلہ نہ فرماتے اور اس کا حال اس عورت جیسا ہوتا جس کو دوسری عورت مارے اور وہ اس کی ضرب سے مر جائے تو اس (قاتلہ) پر اس کی دیت لازم ہوتی ہے مارنے کی وجہ سے تاوان نہیں ہوتا۔

پس جب جناب رسول اللہ ﷺ نے عورت کی دیت کے باوجود غلام کے ساتھ فیصلہ فرمایا تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ غلام اس جنین کی دیت ہے اس عورت کی نہیں۔ وہ عورت اس بچے کے مال میں اس طرح وارث ہوگی جس طرح اس کے زندہ رہنے کی صورت میں پھر (مرجانے) کی صورت میں۔ اس کی وارث ہوتی۔ اس میں جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی روایات کی اتباع ہے۔

یہی قول امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔
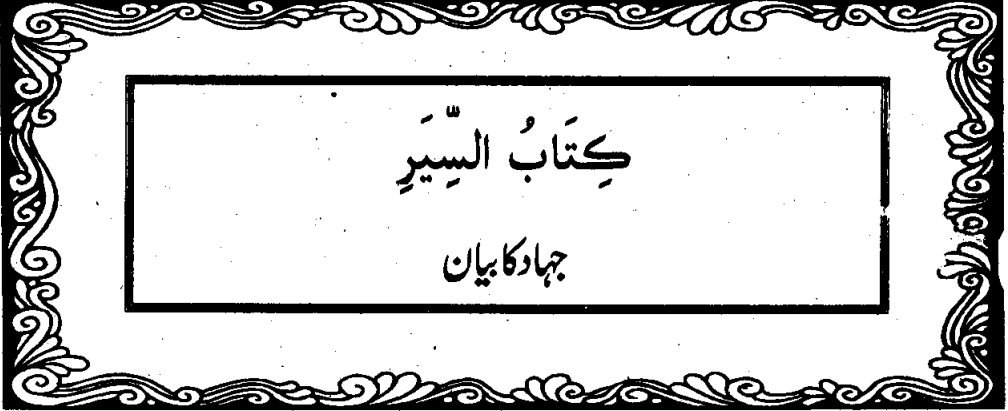
اَلْإِمَامِ يُرِيْدُ قِتَالَ أَهْلِ الْحَرْبِ هَلْ عَلَيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ أَنْ يَدْعُوَهُمْ أَمْ لَا ؟

کیا اہل حرب کو قتال سے پہلے دعوت لازم ہے یا نہیں؟

نمبر ①: جب دشمن سے قتال کا ارادہ ہو تو قتال سے پہلے دعوت دینا ضروری ہے اس کو حضرت عمر بن عبدالعزیز' قتادہ' مالک واحمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: علماء کی دوسری جماعت جس میں حسن بصری اور ثوری اور نخعی' ائمہ احناف اور شافعی واحمد رحمہم اللہ شامل ہیں ان کا قول یہ ہے کہ بغیر دعوت دیئے لڑائی کرنے اور شب خون مارنے میں کوئی حرج نہیں۔

فریق اوّل کا مؤقف: امام اور مجاہدین کے کمانڈروں کا فرض ہے کہ جب وہ دشمن سے لڑنے کا ارادہ کریں تو پہلے ان کو دعوت دیں ورنہ وہ حملہ کرنے میں گنہگار ہوں گے یہ روایات اس کی دلیل ہیں۔

۴۹۶۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذَا أَمَّرَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ قَالَ لَهُ إِذَا لَقِيْتُ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، فَادْعُهُمْ إِلٰى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ أَجَابُوْكَ إِلَيْهَا ، فَاقْبَلْ مِنْهُمْ ، وَكُفَّ عَنْهُمْ ،

اُدْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ ، فَاِنْ اَجَابُوْكَ ، فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلَى دَارِ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَأَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ ، اَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ ، وَلَهُمْ مَا لَهُمْ ، فَاِنْ هُمْ اَبَوْا ، فَأَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ ، يَجْرِىْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِىْ يَجْرِىْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِى الْفَيْءِ وَالْغَنِيْمَةِ شَيْءٌ ، اِلَّا اَنْ يُجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَاِنْ هُمْ اَبَوْا اَنْ يَدْخُلُوْا فِى الْاِسْلَامِ ، فَسَلْهُمْ اِعْطَاءَ الْجِزْيَةِ ، فَاِنْ اَجَابُوْا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ ، وَكُفَّ عَنْهُمْ ، فَاِنْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ قَالَ عَلْقَمَةُ :فَحَدَّثْتُ بِهٖ مُقَاتِلَ بْنَ حَيَّانَ ، فَقَالَ :حَدَّثَنِىْ مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۴۹۶۶: علقمہ بن مرثد نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کسی چھوٹے دستے پر کسی کو امیر مقرر فرماتے تو اس کو فرماتے جب تم اپنے مشرک دشمنوں کے مقابل ہو جاؤ تو ان کو تین باتوں میں سے ایک کی طرف بلاؤ (آپ نے لفظ خلال یا خصال فرمایا دونوں کا ایک ہی معنی ہے) وہ ان میں سے جس بات کو تسلیم کر لیں تم ان کی طرف سے قبول کر لو اور ہاتھ روک لو۔ ان کو اسلام کی دعوت دو اگر وہ تسلیم کر لیں تو ان سے قبول کر لو اور ہاتھ روک لو۔ پھر ان کو اپنے علاقہ سے مسلمانوں کے ملک کی طرف ہجرت کی دعوت دو اور ان کو بتلاؤ کہ اگر وہ ایسا کر لیں تو ان پر وہی کچھ لازم ہوگا جو مہاجرین پر ہے اور انہیں وہی کچھ (حقوق) حاصل ہوں گے جو ان کو حاصل ہیں اور اگر وہ وہاں سے ہجرت کرنے پر آمادہ نہ ہوں تو وہ دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہوں گے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا وہ حکم جاری ہوگا جو عام مؤمنوں پر جاری ہوتا ہے۔ مگر ان کے لئے غنیمت اور مال فئی میں کوئی حصہ نہ ہوگا البتہ اس صورت میں کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شرکت کریں۔ اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو انہیں جزیہ دینے کی دعوت دو اگر وہ اس کو تسلیم کر لیں تو ان کی یہ بات قبول کر لو اور ان سے ہاتھ روک لو۔ اگر وہ اس سے انکار کر دیں تو اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو اور ان سے لڑو۔ حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات مقاتل بن حیان سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے مسلم بن ہیصم نے نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اسی طرح نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم فی الجهاد۲' ابو داؤد فی الجهاد باب۸۲' ترمذی فی السیر ۴۷/۳۰' ابن ماجه فی الجهاد باب۳۸' دارمی فی السیر باب۳۸' مسند احمد ۵' ۳۵۲' ۳۵۸۔

۴۹۶۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ عَلْقَمَةَ ، عَنْ مُقَاتِلٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ هَيْصَمٍ

۴۹۶۷: ابو حذیفہ نے سفیان سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کی ہے البتہ انہوں نے روایت میں علقمہ کی

روایت کو عن مقاتل عن مسلم بن ہیصم کا تذکرہ نہیں کیا۔

۴۹۶۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ أَبُو صَالِحٍ .ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ :حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ الْحَضْرَمِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۹۶۸: شعبہ بن حجاج نے علقمہ بن مرثد حضرمی سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۹۶۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ إِلَى خَيْبَرَ وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا ؟ .قَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ -عَزَّ وَجَلَّ- فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ .

۴۹۶۹: ابو حازم نے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خیبر کی طرف بھیجا اور ان کو جھنڈا عنایت فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا میں ان سے لڑوں یہاں تک کہ وہ ہماری طرح ہو جائیں۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے طریقے پر چلتے رہو یہاں تک کہ تم ان کے میدان میں جا اترو۔ پھر ان کو اسلام کی دعوت دو اور ان کو بتلاؤ کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق لازم ہے۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے کسی ایک آدمی کو بھی ہدایت نصیب کر دے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب۱۴۳' فضائل اصحاب النبی ﷺ باب۹' مسلم فی فضائل الصحابه ۳۴' مسند احمد ۳۳۳/۵۔

۴۹۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍ ، عَنِ ابْنِ أَخِي أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ إِلَى قَوْمٍ يُقَاتِلُهُمْ ، ثُمَّ بَعَثَ فِي أَثَرِهِ يَدْعُوهُ ، وَقَالَ لَهُ لَا تَأْتِهِ مِنْ خَلْفِهِ، وَائْتِهِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ قَالَ :وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ لَا يُقَاتِلَهُمْ ، حَتَّى يَدْعُوَهُمْ .

۴۹۷۰: عمر بن ذر نے انس بن مالک کے بھتیجے سے وہ اپنے چچا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک قوم کی طرف جہاد کے لئے روانہ فرمایا پھر ان کے پیچھے کسی کو بلانے کے لئے

بھیجا اور فرمایا کہ ان کے پیچھے کی بجائے ان کے سامنے کی طرف سے آنا۔ راوی کہتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا۔ کہ جب تک ان (کفار) کو دعوت اسلام نہ دے لیں ان سے اس وقت تک لڑائی نہ کریں۔

۴۹۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : مَا قَاتَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا ، حَتّٰى يَدْعُوَهُمْ .

۴۹۷۱: ابن ابی نجیح نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے کسی قوم کو دعوت اسلام دینے کے بغیر ان سے لڑائی نہیں کی۔

تخریج : مسند احمد ۲۳۱/۱، ۲۳۶۔

۴۹۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۹۷۲: حجاج نے عبداللہ بن نجیح سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۹۷۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۹۷۳: حجاج نے ابن ابی نجیح سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۹۷۴: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ : ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ : ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْإِمَامَ وَأَهْلَ السَّرَايَا ، إِذَا أَرَادُوا قِتَالَ الْعَدُوِّ ، دَعَوْهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ إِلَى مِثْلِ مَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ بُرَيْدَةَ ، وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ ، وَقَالُوا : إِنْ قَاتَلَهُمُ الْإِمَامُ أَوْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ سَرَايَاهُ، مِنْ غَيْرِ هٰذَا الدُّعَاءِ فَقَدْ أَسَاءُوا فِي ذٰلِكَ . وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا : لَا بَأْسَ بِقِتَالِهِمْ وَالْغَارَةِ عَلَيْهِمْ ، وَإِنْ لَمْ يُدْعَوْا قَبْلَ ذٰلِكَ . وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ

۴۹۷۴: حفص بن غیاث نے حجاج سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ امام یا امیر لشکر جب دشمن سے قتال کا ارادہ کریں گے تو ان کو اسلام کی طرف دعوت دیں جیسا کہ روایت بریدہ رضی اللہ عنہ میں نقل کیا گیا ہے اور انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے

اورانہوں نے استدلال میں یہ بات کہی ہے کہ اگر امام ان سے لڑائی کرے یا چھوٹے لشکر کا کوئی آدمی لڑائی کرے اور دعوت نہ دی ہو تو وہ گنہگار ٹھہریں گے۔ فریق ثانی کا کہنا ہے کہ کفار سے بلا دعوت قتال میں کوئی حرج نہیں اور ان پر شب خون مارنے میں بھی کوئی حرج نہیں خواہ ان کو دعوت نہ دی گئی ہو انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے۔

۴۹۷۵: بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ :أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغِرْ عَلَى أُبْنَى صَبَاحًا ، ثُمَّ حَرِّقْ.

۴۹۷۵: عروہ بن زبیر نے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا مقام اُبنی پر صبح کے وقت لوٹ ڈالو پھر جلا ڈالو۔

۴۹۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ .ح .وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ .ح .وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ح .

۴۹۷۶: اگلی حدیث کی ایک سند یہ بھی ہے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب٦‘ الجهاد باب١٠٢‘ مسلم فی الصلاة ٩‘ ابو داؤد فی الجهاد باب٩‘ ترمذی فی السیر باب٤٨‘ دارمی فی السیر باب٩۔

۴۹۷۷: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالُوْا :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغِيْرُ عَلَى الْعَدُوِّ ، عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَيَسْتَمِعُ ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ ، وَإِلَّا أَغَارَ .حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۴۹۷۷: ثابت بنانی نے انس بن مالک ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنے دشمن پر صبح کے وقت حملہ آور ہوتے اگر اذان کی آواز سنتے تو رک جاتے ورنہ حملہ کر دیتے۔ زاذان نے جابر بن عبداللہ ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۹۷۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ :حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ إِذَا غَزَا قَوْمًا ، لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ

حَتّٰی يُصْبِحَ ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ .فَنَزَلْنَا خَيْبَرَ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا ، رَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهُ، فَرَكِبْتُ خَلْفَ أَبِيْ طَلْحَةَ ، وَإِنَّ قَدَمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلَنَا عُمَّالُ خَيْبَرَ قَدْ أَخْرَجُوْا مَسَاحِيَهُمْ وَمَكَاتِلَهُمْ ، فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْجَيْشَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ فَأَدْبَرُوْا هِرَابًا .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ ، فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ .

۴۹۷۸: حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم سے جہاد کرتے تو صبح ہونے تک ان پر حملہ نہ کرتے پس اگر اذان کی آواز سن پاتے تو حملے سے رک جاتے اور اگر اذان کی آواز نہ سنتے تو حملہ کر دیتے۔ پس ہم خیبر میں اترے جب صبح ہوئی اور آپ نے اذان نہ سنی تو آپ بھی سوار ہوئے اور ہم بھی سوار ہوئے میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار ہوا اور میرا پاؤں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کو چھو رہا تھا۔ پھر ہمارا سامنا خیبر کے مزدوروں سے ہوا وہ اپنی کدالیں اور ٹوکرے لئے نکلے۔ جب انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے یہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لشکر سمیت آئے ہیں اور پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے فرمایا خیبر برباد ہو گیا۔ بے شک جب ہم کسی قوم کی زمین پر اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۶' صلاۃ الخوف باب۶' الجهاد باب ۱۳۰' والمناقب باب۲۸' المغازی باب۳۸' مسلم فی الجهاد ۱۲۰/۱۲۱' ترمذی فی السیر باب۳' نسائی فی الصید باب۷۸' مالك فی الجهاد۴۸' مسند احمد ۳' ۱۱۱/۱۶۴' ۲۶۳/۲۴۶۔

۴۹۷۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَبِيْبٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ مَكِيْثٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ : بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَالِبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اللَّيْثِيَّ فِيْ سَرِيَّةٍ كُنْتُ فِيْهِمْ ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَشُنَّ الْغَارَةَ عَلٰى ابْنِ الْمُلَوِّحِ بِالْكَدِيْدِ قَالَ :فَرَاحَتِ الْمَاشِيَةُ مِنْ إِبِلِهِمْ وَغَنَمِهِمْ ، فَلَمَّا احْتَلَبُوْا ، وَعَطَنُوْا ، وَاطْمَأَنُّوْا نِيَامًا ، شَنَنَّا عَلَيْهِمُ الْغَارَةَ ، فَقَتَلْنَا وَاسْتَقْنَا النَّعَمَ .

۴۹۷۹: جندب بن مکیث جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبداللہ لیثی رضی اللہ عنہ کو ایک دستے میں روانہ فرمایا میں بھی اس میں شامل تھا۔ اس کو حکم فرمایا کہ وہ قبیلہ ابن ملوح پر مقام کدید میں لوٹ ڈالیں۔ راوی کہتے ہیں کہ شام کو جب ان کے اونٹ اور بکریاں واپس لوٹ آئیں اور وہ دودھ دوہ چکے اور اونٹوں اور بکریوں کو بٹھا دیا پھر اطمینان سے سو گئے تو ہم نے ان پر چاروں اطراف سے حملہ کر دیا اور ان کو قتل کر کے ان کے

جانور ہانک لائے۔

تخریج : مسند احمد ۴٦٨/٣۔

۴۹۸۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ :جَاءَ أَبُو الْعَالِيَةِ إِلَيَّ وَإِلَى صَاحِبٍ لِي ، فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا نَصْرَ بْنَ عَاصِمٍ اللَّيْثِيَّ ، فَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ حَدِّثْ هٰذَيْنِ حَدِيْثَكَ . قَالَ :ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَالِكٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ :بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً ، فَأَغَارَتْ عَلَى الْقَوْمِ ، فَشَدَّ رَجُلٌ وَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ السَّرِيَّةِ ، ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا أَرَدْنَا مِنْهُ مَا فِيْهِ مِنْ ذِكْرِ الْغَارَةِ .

۴۹۸۰: حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ میرے اور میرے ایک دوست کے پاس ابوالعالیہ آئے ہم ان کے ساتھ چل کر نصر بن عاصم لیثی کے ہاں گئے تو ان کو ابوالعالیہ نے کہا ان دو نے تمہاری روایت اس طرح بیان کی ہے ہمیں عقبہ بن مالک لیثی نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ روانہ فرمایا جس نے ایک قوم پر لوٹ ڈالی۔ تو آدمی نے حملہ کیا سریہ کے ایک آدمی نے اس کا پیچھا کیا پھر طویل روایت ذکر کی۔ ہمارا یہاں مقصود صرف اچانک حملے کا تذکرہ ہے۔

۴۹۸۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :لَمَّا قَرُبْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ أَمَرَنَا أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ ، فَشَنَنَّا عَلَيْهِمُ الْغَارَةَ فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارُ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَارَةِ ، وَالْغَارَةُ لَا تَكُوْنُ وَقَدْ تَقَدَّمَهَا الدُّعَاءُ وَالْإِنْذَارُ .فَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ أَحَدُ الْأَمْرَيْنِ مِمَّا رَوَيْنَا ، نَاسِخًا لِلْآخَرِ ، فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ

۴۹۸۱: ایاس بن سلمہ بن اکوع سے اپنے والد سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جب ہم مشرکین کے قریب ہو گئے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حملے کا حکم دیا ہم نے ان پر چاروں طرف سے حملہ کر دیا۔ ان آثار میں جناب رسول اللہ ﷺ نے اکافروں پر لوٹ ڈالنے کا حکم دیا اور یہ اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ اس سے پہلے ان کو علم بھی نہ ہو۔ دعوت و انذار تو بعد کی بات ہے۔ اب یہ احتمال پایا جاتا ہے کہ دو میں سے ایک بات دوسری کے لئے ناسخ ہو۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل روایات پر غور کرنا ہوگا۔ چنانچہ یزید بن سنان کی روایت مل گئی وہ درج ذیل ہے۔

۴۹۸۲: فَإِذَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ .ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ .ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الضَّرِيْرُ قَالُوْا :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ قَالَ :كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ فَقَالَ :إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ، أَغَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ ، وَهُمْ غَارُّوْنَ ، وَأَنْعَامُهُمْ

عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَهُمْ ، وَسَبَى سَبْيَهُمْ ، وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ

۴۹۸۲: ابواسحاق الضریر نے بتلایا کہ ہمیں عبداللہ بن عون نے خبر دی کہ میں نے نافع کو خط لکھ کر پوچھا کہ لڑائی سے پہلے کیا دعوت ضروری ہے تو انہوں نے جواباً لکھا کہ یہ اسلام کے ابتدائی دور میں تھا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے بنی مصطلق پر اچانک حملہ کیا جبکہ وہ حالت غفلت میں تھے اور ان کے چوپائے پانی پر تھے ان کے لڑنے والوں کو قتل کیا اور دوسروں کو قیدی بنا لیا اور اسی دن قیدیوں میں جویریہ بنت حارث کو پایا۔

اللغات: غار۔ غافل ہونا۔

تخریج: بخاری فی العتق باب ۱۳' مسلم فی الجهاد ۱' ابو داؤد فی الجهاد باب ۹۱' مسند احمد ۲/ ۳۱' ۳۲۔

۴۹۸۳: وَحَدَّثَنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، وَكَانَ فِي ذٰلِكَ الْجَيْشِ ، وَإِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، مِثْلَهٗ.

۴۹۸۳: اس روایت کو عبداللہ بن عمر ؓ نے بھی بیان کیا وہ خود اس لشکر میں شامل تھے۔ سند یہ ہے۔ بشر بن عمر نے حماد بن زید سے انہوں نے ابن عون سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۴۹۸۴: وَإِذَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ : كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ قَدْ كُنَّا نَغْزُو ، فَنَدْعُو وَلَا نَدْعُو .

۴۹۸۴: سلیمان تیمی نے ابو عثمان نہدی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ پہلے تھا ہم غزوہ میں جاتے دعوت دیتے اور کبھی نہ بھی دیتے۔

۴۹۸۵: وَإِذَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيَّ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ : كُنَّا نَغْزُو ، فَنَدْعُو وَلَا نَدْعُو .

۴۹۸۵: سلیمان تیمی نے ابو عثمان نہدی سے خبر دی کہ ہم جہاد کرتے ہم دعوت دیتے اور نہ بھی دیتے تھے۔

۴۹۸۶: وَإِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : ثَنَا مُبَارَكٌ قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ : لَيْسَ عَلَى الرُّوْمِ دَعْوَةٌ ، لِأَنَّهُمْ قَدْ دُعُوْا .

۴۹۸۶: ابن مبارک نے بیان کیا کہ حسن بصری فرمایا کرتے تھے کہ اہل روم کو دعوت کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کو دعوت دی جا چکی۔

۴۹۸۷: وَإِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي

حَمْزَةَ قَالَ :قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ :إِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ ، إِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ يَنْبَغِي أَنْ يُدْعَوْا .فَقَالَ قَدْ عَلِمَتْ الرُّوْمُ عَلٰى مَا يُقَاتَلُوْنَ ، وَقَدْ عَلِمَتِ الدَّيْلَمُ عَلٰى مَا يُقَاتَلُوْنَ .

۴۹۸۷: ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے کہا بعض لوگ کہتے ہیں کہ مشرکین کو دعوت دینی چاہئے تو انہوں نے جواب میں فرمایا۔ اہل روم کو معلوم ہو چکا کہ کس بات پر ان سے لڑا جا رہا ہے اور اسی طرح دیلمیوں کو بھی معلوم ہو چکا کہ کس بات پر ان سے لڑا جا رہا ہے۔

۴۹۸۸: وَإِذَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دُعَاءِ الدَّيْلَمِ فَقَالَ :قَدْ عَلِمُوْا مَا الدُّعَاءُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَبَيَّنَ مَا رَوَيْنَا مِنْ هٰذَا ، أَنَّ الدُّعَاءَ إِنَّمَا كَانَ فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ، لِأَنَّ النَّاسَ حِيْنَئِذٍ ، لَمْ تَكُنْ الدَّعْوَةُ بَلَغَتْهُمْ ، وَلَمْ يَكُوْنُوْا يَعْلَمُوْنَ عَلٰى مَا يُقَاتَلُوْنَ عَلَيْهِ ، فَأَمَرَ بِالدُّعَاءِ ، لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ تَبْلِيغًا لَهُمْ ، وَإِعْلَامًا لَهُمْ مَا يُقَاتَلُوْنَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْغَارَةِ عَلٰى آخَرِيْنَ ، فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ إِلَّا لِمَعْنًى لَمْ يَحْتَاجُوْا مَعَهُ إِلَى الدُّعَاءِ ، لِأَنَّهُمْ قَدْ عَلِمُوْا مَا يُدْعَوْنَ إِلَيْهِ لَوْ دُعُوْا وَمَا لَوْ أَجَابُوْا إِلَيْهِ لَمْ يُقَاتَلُوْا ، فَلَا مَعْنًى لِلدُّعَاءِ .وَهٰكَذَا كَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ يَقُوْلُوْنَ كُلُّ قَوْمٍ قَدْ بَلَغَتْهُمْ الدَّعْوَةُ ، فَأَرَادَ الْإِمَامُ قِتَالَهُمْ ، فَلَهُ أَنْ يُغِيْرَ عَلَيْهِمْ ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يَدْعُوَهُمْ ، وَكُلُّ قَوْمٍ لَمْ تَبْلُغْهُمْ الدَّعْوَةُ ، فَلَا يَنْبَغِي قِتَالُهُمْ ، حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ الْمَعْنَى الَّذِيْ عَلَيْهِ يُقَاتَلُوْنَ ، وَالْمَعْنَى الَّذِيْ إِلَيْهِ يُدْعَوْنَ . وَقَدْ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِي الْمُرْتَدِّ عَنِ الْإِسْلَامِ ، أَيُسْتَتَابُ أَمْ لَا ؟ فَقَالَ قَوْمٌ :إِنِ اسْتَتَابَ الْإِمَامُ الْمُرْتَدَّ ، فَهُوَ أَحْسَنُ ، فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا قُتِلَ .وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .وَقَالَ الْآخَرُوْنَ :لَا يُسْتَتَابُ ، وَجَعَلُوْا حُكْمَهُ كَحُكْمِ الْحَرْبِيِّيْنَ -عَلٰى مَا ذَكَرْنَا -مِنْ بُلُوْغِ الدَّعْوَةِ إِيَّاهُمْ ، وَمِنْ تَقْصِيرِهَا عَنْهُمْ .وَقَالُوْا :إِنَّمَا تَجِبُ الْإِسْتِتَابَةُ لِمَنْ خَرَجَ عَنِ الْإِسْلَامِ ، لَا عَنْ بَصِيرَةٍ مِنْهُ بِهِ ، فَأَمَّا مَنْ خَرَجَ مِنْهُ إِلٰى غَيْرِهِ عَلٰى بَصِيرَةٍ ، فَإِنَّهُ يُقْتَلُ وَلَا يُسْتَتَابُ .وَهٰذَا قَوْلٌ ، قَالَ بِهِ أَبُوْ يُوْسُفَ ، فِيْ كِتَابِ الْإِمْلَاءِ قَالَ أَقْتُلُهُ وَلَا أَسْتَتِيْبُهُ ، إِلَّا أَنَّهُ إِنْ بَدَرَنِيْ بِالتَّوْبَةِ ، خَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ ، وَوَكَلْتُ أَمْرَهُ إِلَى اللّٰهِ .

۴۹۸۸: منصور کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کہ کیا دیلمیوں کو دعوت کی ضرورت ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ان کو دعوت کا بخوبی علم ہو چکا۔ امام جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان آثار سے واضح ہوا کہ یہ دعوت اسلام

ابتداء اسلام میں تھی کیونکہ اس وقت تک ان کو دعوت نہ پہنچی تھی اور ان کو معلوم نہ تھا کہ ان سے جنگ کرنے کا کیا مقصد ہے فلہٰذا دعوت کا حکم دیا گیا تا کہ ان کو تبلیغ ہو جائے اور ان کو مطلع کر دیا جائے کہ ان سے لڑائی کا سبب کیا ہے۔ پھر دوسرے لوگوں پر حملہ آور ہونے کا حکم دیا اس کا یہی مطلب ہے کہ وہ دعوت کے محتاج نہ تھے کیونکہ ان کو یہ معلوم تھا کہ ان کو کس چیز کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ اگر ان کو دعوت دی گئی اور اگر وہ اس کو قبول کر لیتے تو ان سے لڑائی نہ کی جاتی۔ پس اس صورت میں دعوت دینے کا کوئی مطلب نہیں۔ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ اسی طرح کہتے تھے کہ ہر وہ قوم جن کو دعوت پہنچ جائے پھر امام ان سے قتال کا ارادہ کرے تو وہ ان پر بے خبری میں حملہ کر سکتا اس پر ان کو دعوت دینا لازم نہیں ہے اور جس قوم کو دعوت نہ پہنچی ہو تو ان سے قتل جائز نہیں ہے جب تک کہ ان کے سامنے مقصد قتال نہ واضح کر دیا جائے اور مقصود دعوت نہ ذکر کر دیا جائے مرتد کے متعلق لوگوں نے کلام کیا ہے کیا اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا یا نہیں۔ بعض لوگوں کا قول یہ ہے کہ اگر امام مرتد سے توبہ کرنے کا کہے تو مناسب ہے اگر وہ توبہ کرے تو بہتر ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ دوسروں نے کہا اس کو توبہ کے لئے نہ کہا جائے گا اور انہوں نے اس کا حکم حربی کافر جیسا قرار دیا ہے جیسا ذکر ہوا کہ ان تک دعوت پہنچ چکی یا نہیں پہنچی۔ مطالبہ توبہ تو اس سے کیا جائے گا جو اسلام سے نکلا ہے اور اس کو اسلام کی سمجھ حاصل نہیں ہے۔ رہا وہ شخص جو جانچ پرکھ کے بعد دوسرے مذہب میں گیا اس کو قتل کیا جائے گا توبہ کا مطالبہ نہ کیا جائے گا۔ یہ امام ابو یوسف کا قول ہے انہوں نے کتاب الاملاء میں لکھا ہے کہ میں اس کو قتل کروں گا اس سے توبہ کا مطالبہ نہ کروں گا۔ اگر وہ میرے پاس آنے سے پہلے توبہ کرے تو میں اس کا راستہ چھوڑ دوں گا اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر دوں گا۔

حاصل روایات: امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان آثار سے واضح ہوا کہ یہ دعوت اسلام ابتداء اسلام میں تھی کیونکہ اس وقت تک ان کو دعوت نہ پہنچی تھی اور ان کو معلوم نہ تھا کہ ان سے جنگ کرنے کا کیا مقصد ہے فلہٰذا دعوت کا حکم دیا گیا تا کہ ان کو تبلیغ ہو جائے اور ان کو مطلع کر دیا جائے کہ ان سے لڑائی کا سبب کیا ہے۔ پھر دوسرے لوگوں پر حملہ آور ہونے کا حکم دیا اس کا یہی مطلب ہے کہ وہ دعوت کے محتاج نہ تھے کیونکہ ان کو یہ معلوم تھا کہ ان کو کس چیز کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ اگر ان کو دعوت دی گئی اور اگر وہ اس کو قبول کر لیتے تو ان سے لڑائی نہ کی جاتی۔ پس اس صورت میں دعوت دینے کا کوئی مطلب نہیں۔

امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ اسی طرح کہتے تھے کہ ہر وہ قوم جن کو دعوت پہنچ جائے پھر امام ان سے قتال کا ارادہ کرے تو وہ ان پر بے خبری میں حملہ کر سکتا ہے اس پر ان کو دعوت دینا لازم نہیں ہے اور جس قوم کو دعوت نہ پہنچی ہو تو ان سے قتال جائز نہیں ہے جب تک کہ ان کے سامنے مقصد قتال نہ واضح کر دیا جائے اور مقصود دعوت نہ ذکر کر دیا جائے۔

مرتد کا حکم:

مرتد کے متعلق لوگوں نے کلام کیا ہے کیا اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا یا نہیں؟

فریق اوّل: اس کا قول یہ ہے کہ اگر امام مرتد سے توبہ کرنے کا کہے تو مناسب ہے اگر وہ توبہ کرے تو مناسب ہے ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

فریق ثانی: اس کو توبہ کے لئے نہ کہا جائے گا اور انہوں نے اس کا حکم حربی کافر جیسا قرار دیا ہے جیسا ذکر ہوا کہ ان تک دعوت پہنچ چکی یا نہیں پہنچی۔

طریق استدلال: مطالبہ توبہ تو اس سے کیا جائے گا جو اسلام سے نکلا ہے اور اس کو اسلام کی سمجھ حاصل نہیں ہے۔ رہا وہ شخص جو جانچ پرکھ کے بعد دوسرے مذہب میں گیا اس کو قتل کیا جائے گا توبہ کا مطالبہ نہ کیا جائے گا۔

قولِ ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ:

یہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے انہوں نے کتاب الاملاء میں لکھا ہے کہ میں اس کو قتل کروں گا اس سے توبہ کا مطالبہ نہ کروں گا۔ اگر وہ میرے پاس آنے سے پہلے توبہ کرے تو میں اس کا راستہ چھوڑ دوں گا اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر دوں گا۔

۴۹۸۹: وَقَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ بِذٰلِكَ أَيْضًا .وَقَدْ رُوِىَ فِيْ اِسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّ وَفِيْ تَرْكِهَا ، اِخْتِلَافٌ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَمِنْ ذٰلِكَ

۴۹۸۹: سلیمان بن شعیب نے اپنے والد سے انہوں نے ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو بیان کیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مرتد کی توبہ کے سلسلہ میں اختلاف مروی ہے۔ جن میں سے چند روایات یہ ہیں۔

توبہ مرتد کے متعلق روایات:

۴۹۹۰: مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ دَاوٗدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ :لَمَّا فَتَحْنَا تُسْتَرَ ، بَعَثَنِيْ أَبُوْ مُوْسَى اِلَى عُمَرَ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَيْهِ قَالَ :مَا فَعَلَ حُجَيْبَةُ وَأَصْحَابُهُ .وَكَانُوْا ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ ، وَلَحِقُوْا بِالْمُشْرِكِيْنَ ، فَقَتَلَهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ .فَأَخَذْتُ بِهٖ فِيْ حَدِيْثٍ آخَرَ ، فَقَالَ :مَا فَعَلَ النَّفَرُ الْبَكْرِيُّوْنَ ؟ قُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، اِنَّهُمْ ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ ، وَلَحِقُوْا مَعَهُمْ بِالْمُشْرِكِيْنَ ، فَقُتِلُوْا .فَقَالَ

عُمَرُ :لَأَنْ يَكُوْنَ أَخَذْتُهُمْ سِلْمًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا .قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، مَا كَانَ سَبِيْلُهُمْ لَوْ أَخَذْتَهُمْ سِلْمًا إِلَّا الْقَتْلَ ، قَوْمٌ ارْتَدُّوْا عَنِ الْإِسْلَامِ ، وَلَحِقُوْا بِالْمُشْرِكِيْنَ .فَقَالَ :لَوْ أَخَذْتُهُمْ سِلْمًا ، لَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْبَابَ الَّذِي خَرَجُوْا مِنْهُ، فَإِنْ رَجَعُوْا ، وَإِلَّا اسْتَوْدَعْتُهُمُ السِّجْنَ .

۴۹۹۰: شعبی نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ جب ہم نے تستر فتح کر لیا تو ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا۔ جب میں ان کی خدمت میں پہنچا تو انہوں نے پوچھا حجیہ اور اس کے ساتھیوں نے کیا کیا۔ یہ لوگ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے اور مشرکین سے جا ملے تھے۔ پھر مسلمانوں نے ان کو قتل کر دیا۔ پھر میں نے اور بات شروع کر دی آپ نے پھر دریافت فرمایا۔ بکر قبیلہ کے لوگوں کا کیا معاملہ ہوا۔ میں نے عرض کیا وہ اسلام سے مرتد ہو کر مشرکین سے جا ملے تھے۔ پس وہ قتل کر دیئے گئے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں ان کو سلامت پکڑتا تو اس سے مجھے زیادہ پسند تھا۔ میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! اگر وہ صحیح سلامت پکڑ بھی لئے جاتے تب بھی قتل کے سوا چارہ نہ تھا کیونکہ وہ لوگ اسلام سے ارتداد اختیار کر کے مشرکین سے جا ملے تھے۔

آپ نے فرمایا اگر میں ان کو زندہ پکڑتا تو میں ان پر اس دروازے کو وسیع کر دیتا جس سے وہ نکلے تھے اگر وہ لوٹ آتے تو ٹھیک ورنہ میں ان کو قید کے سپرد کر دیتا۔

۴۹۹۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ :أَخَذَ بِالْكُوْفَةِ رِجَالٌ يُفْشُوْنَ حَدِيْثَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ ، فَكَتَبَ فِيْهِمْ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، فَكَتَبَ عُثْمَانُ أَنْ اعْرِضْ عَلَيْهِمْ دِيْنَ الْحَقِّ ، وَشَهَادَةَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَمَنْ قَبِلَهَا وَتَبَرَّأَ مِنْ مُسَيْلِمَةَ فَلَا تَقْتُلْهُ، وَمَنْ لَزِمَ دِيْنَ مُسَيْلِمَةَ فَاقْتُلْهُ فَقَبِلَهَا رِجَالٌ مِنْهُمْ فَتُرِكُوْا ، وَلَزِمَ دِيْنَ مُسَيْلِمَةَ رِجَالٌ فَقُتِلُوْا .

۴۹۹۱: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ کوفہ میں کچھ ایسے لوگ گرفتار ہوئے جو مسیلمہ کذاب کا مذہب پھیلا رہے تھے۔ پس ان کے متعلق حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو لکھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواباً لکھا کہ ان کے سامنے دین حق پیش کرو اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت پیش کرو۔ جو ان میں سے قبول کر کے مسیلمہ سے براءت کا اظہار کرے اس کو مت قتل کرو اور جو مسیلمہ کے دین کو اختیار کئے رہے اسے قتل کر دو۔ چنانچہ ان میں سے بعض افراد نے قبول کر لیا تو ان کو چھوڑ دیا گیا اور دوسروں نے مسیلمہ کے دین کو اختیار کئے رکھا ان کو قتل کر دیا گیا۔

۴۹۹۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ ، عَنْ

أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ :لَمَّا افْتَتَحَ سَعْدٌ وَأَبُوْ مُوْسَى تُسْتَرَ ، أَرْسَلَ أَبُوْ مُوْسَى رَسُوْلًا .إِلَى عُمَرَ ، فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيْلًا .قَالَ :ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى الرَّسُوْلِ فَقَالَ : هَلْ كَانَتْ عِنْدَكُمْ مِنْ مُغْرِبَةِ خَبَرٍ؟ قَالَ :نَعَمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، أَخَذْنَا رَجُلًا مِنَ الْعَرَبِ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ .فَقَالَ عُمَرُ فَمَا صَنَعْتُمْ بِهِ؟ قَالَ :قَدَّمْنَاهُ فَضَرَبْنَا عُنُقَهُ .فَقَالَ عُمَرُ أَفَلَا أَدْخَلْتُمُوْهُ بَيْتًا ، ثُمَّ طَيَّنْتُمْ عَلَيْهِ، ثُمَّ رَمَيْتُمْ إِلَيْهِ بِرَغِيفٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوْبَ أَوْ يُرَاجِعَ أَمْرَ اللّٰهِ؟ اللّٰهُمَّ إِنِّي لَمْ آمُرْ ، وَلَمْ أَشْهَدْ ، وَلَمْ أَرْضَ إِذْ بَلَغَنِي .

۴۹۹۲: یعقوب بن عبدالرحمن زہری اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سعد اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے تُستر فتح کر لیا تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک قاصد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا پھر انہوں نے طویل روایت بیان کی۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ قاصد کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی ظاہر خبر ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! اے امیر المؤمنین ہم نے ایک عرب کو پکڑا جس نے اسلام کے بعد کفر اختیار کر لیا تھا تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ تم نے اس کا کیا کیا؟ اس نے بتلایا ہم نے اس کو سامنے بلایا پھر اس کی گردن اڑا دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تم نے اس کو کسی گھر میں داخل نہ کیا پھر تم اس کا دروازہ بند کر دیتے اور تین دن کا کھانا اس کی طرف پھینک دیتے۔ شاید وہ توبہ کر لیتا یا اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آتا۔ پھر یہ دعا کی۔ اے اللہ میں نے ان کو یہ حکم نہیں دیا اور میں وہاں موجود بھی نہ تھا اور جب یہ معاملہ مجھے پہنچا تو میں اس پر راضی بھی نہیں ہوا۔

۴۹۹۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ :قَدِمَ عَلَى عُمَرَ رَجُلٌ مِنْ قِبَلِ أَبِي مُوْسَى ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .فَهٰذَا سَعْدٌ وَأَبُوْ مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، لَمْ يَسْتَتِيبَاهُ، وَأَحَبَّ عُمَرُ أَنْ يُسْتَتَابَ .فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ ، لِأَنَّهُ كَانَ يَرْجُو لَهُ التَّوْبَةَ ، وَلَمْ يُوْجِبْ بِفِعْلِهِمْ شَيْئًا ، لِأَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا لَهُمْ أَنْ يَرَوْهُ فَيَفْعَلُوْهُ ، وَإِنْ خَالَفَ رَأْيَ إِمَامِهِمْ .

۴۹۹۴: عبدالرحمن بن محمد بن عبداللہ بن عبدالقاری نے اپنے والد اور اس نے اپنے دادا سے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک آدمی حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف سے آیا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ ان روایات میں حضرت سعد اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے فعل کا تذکرہ ہے کہ انہوں نے اس سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا اور دوسری طرف ان کے قتلوں سے ان پر کوئی چیز (دیت وغیرہ) لازم نہیں کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ پسند تھا کہ ان کو دعوت توبہ دی جاتی اور اس بات میں یہ احتمال ہے کہ حضرت عمرؓ اس کے متعلق توبہ کے امیدوار تھے اور ان کے قتل کی وجہ

سے ان پر کوئی چیز لازم نہیں کیونکہ اس میں ان کو اپنی رائے (اجتہاد سے کرنے کا اختیار حاصل تھا پس انہوں نے کیا اگر چہ وہ امیر المؤمنین کی رائے کے خلاف تھا۔

حاصل کلام: ان روایات میں حضرت سعد اور ابو موسیٰ ؓ کے فعل کا تذکرہ ہے کہ انہوں نے ان سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا اور دوسری طرف ان کے قتلوں سے ان پر کوئی چیز (دیت وغیرہ) لازم نہیں کی اور حضرت عمر ؓ کو یہ پسند تھا کہ ان کو دعوت توبہ دی جائی اور اس بات میں یہ احتمال ہے کہ حضرت عمرؓ اس کے متعلق توبہ کے امیدوار تھے اور ان کے قتل کی وجہ سے ان پر کوئی چیز لازم نہیں کیونکہ اس میں ان کو اپنی رائے (اجتہاد سے کرنے کا اختیار حاصل تھا پس انہوں نے کیا اگر چہ وہ امیر المؤمنین کی رائے کے خلاف تھا۔

۴۹۹۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ح .

۴۹۹۴: فہد نے ابو غسان سے روایت کی ہے۔

۴۹۹۵: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَا :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، قَالَ :ثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُوْ وَائِلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ مُغِيْرٍ السَّعْدِيُّ ، قَالَ : خَرَجْتُ أَطْلُبُ فَرَسًا لِيْ بِالسَّحَرِ فَمَرَرْتُ عَلَى مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ بَنِيْ حَنِيْفَةَ فَسَمِعْتُهُمْ يَشْهَدُوْنَ أَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ .قَالَ :فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، فَذَكَرْتُ لَهُ أَمْرَهُمْ ، فَبَعَثَ الشُّرَطَ فَأَخَذُوْهُمْ فَجِيْءَ بِهِمْ إِلَيْهِ، فَتَابُوْا ، وَرَجَعُوْا عَمَّا قَالُوْا ، وَقَالُوْا لَا نَعُوْدُ فَخَلَّى سَبِيْلَهُمْ .وَقَتَلَ رَجُلًا مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ :عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النَّوَّاحَةِ ، فَضَرَبَ عُنُقَهُ .فَقَالَ النَّاسُ :أَخَذَ قَوْمًا فِيْ أَمْرٍ وَاحِدٍ ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَ بَعْضِهِمْ ، وَقَتَلْتُ بَعْضَهُمْ .فَقَالَ :كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا ، فَجَاءَ ابْنُ النَّوَّاحَةِ ، وَرَجُلٌ مَعَهُ يُقَالُ لَهُ :حُجْرُ بْنُ وَثَّالٍ وَافِدَيْنِ مِنْ عِنْدِ مُسَيْلِمَةَ .فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدَانِ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَا :أَتَشْهَدُ أَنْتَ أَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ لَهُمَا :آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهِ ، لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا وَفْدًا لَقَتَلْتُكُمَا فَلِذٰلِكَ قُلْتُ هٰذَا . فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ قَتَلَ ابْنَ النَّوَّاحَةِ ، وَلَمْ يَقْبَلْ تَوْبَتَهُ، إِذْ عَلِمَ أَنَّ هٰكَذَا خُلُقُهُ، يُظْهِرُ التَّوْبَةَ إِذَا ظَفِرَ بِهِ ، ثُمَّ يَعُوْدُ إِلَى مَا كَانَ عَلَيْهِ إِذَا خُلِّيَ.

۴۹۹۵: ابو وائل کہتے ہیں کہ مجھے ابن مغیرہ السعدی نے بیان کیا کہ میں سحری کے وقت اپنے گھوڑے کی تلاش میں نکلا میرا گزر بنو حنیفہ کی مسجد کے پاس سے ہوا میں نے سنا کہ وہ گواہی دے رہے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں وہاں سے لوٹ کر عبداللہ بن مسعود ؓ کی خدمت میں آیا اور میں نے ان کے سامنے ان کا

واقعہ ذکر کیا۔ انہوں نے پولیس کو بھیجا اور وہ پکڑ لئے گئے اور ان کو لایا گیا انہوں نے توبہ کی اور اپنی باتوں سے رجوع اختیار کیا اور کہنے لگے دوبارہ ایسا نہ کریں گے۔ پس ان کا راستہ چھوڑ دیا گیا۔ ان میں سے ایک آدمی آیا جس کا نام عبداللہ بن نواحہ تھا اس کی گردن اڑا دی گئی۔ لوگوں نے کہا تم نے ایک جماعت کو ایک ہی معاملے میں پکڑا پس بعض کو بالکل چھوڑ دیا اور بعض کو تم نے قتل کر دیا تو انہوں نے بتلایا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ابن نواحہ ایک اور آدمی کے ساتھ آیا۔ اس آدمی کو حجر بن وثال کہتے تھے یہ دونوں مسیلمہ کی طرف سے وفد بن کر آئے تھے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم دونوں گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ دونوں کہنے لگے کیا تم گواہی دیتے ہو کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے؟ آپ نے ان کو فرمایا ''امنت باللہ و رسولہ'' اگر میں کسی وفد میں آنے والے کو قتل کرتا تو تم دونوں کو قتل کروا دیتا۔ اسی وجہ سے میں نے اس کو قتل کیا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابن نواحہ کو قتل کر دیا اور اس کی توبہ کو قبول نہ کیا اس لئے کہ ان کو علم تھا کہ یہ اس کی عادت ہے کہ جب اس پر قابو پا لیا جائے توبہ کا اظہار کرتا ہے اور جب اس کو الگ چھوڑ دو تو دوبارہ کفر کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

تخریج : دارمی فی السیر باب ٦٠، مسند احمد ١٠٤/١۔

حاصل روایات : حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابن نواحہ کو قتل کر دیا اور اس کی توبہ کو قبول نہ کیا اس لئے کہ ان کو علم تھا کہ یہ اس کی عادت ہے کہ جب اس پر قابو پا لیا جائے توبہ کا اظہار کرتا ہے اور جب اس کو الگ چھوڑ دو تو دوبارہ کفر کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

۴۹۹۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ ، قَالَ :ثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ ، عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ عَلِيًّا بَعَثَهُ إِلَى أَهْلِ النَّهْرَوَانِ ، فَدَعَاهُمْ ثَلَاثًا

۴۹۹۶: ابوجہم نے براءؓ سے نقل کیا کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل نہروان کے پاس بھیجا اور ان کو تین بار دعوت (حق) دی۔

۴۹۹۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ الْمَاصِرِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :أَقْبَلَ عَلِيٌّ حَتّٰى نَزَلَ بِذِي قَارٍ ، فَأَرْسَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ إِلَى أَهْلِ الْكُوْفَةِ فَأَبْطَئُوْا عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ عَمَّارٌ ، فَخَرَجُوْا .قَالَ زَيْدٌ :فَكُنْتُ فِيْمَنْ خَرَجَ مَعَهُ. قَالَ :فَكَفَّ عَنْ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَأَصْحَابِهِمْ ، وَدَعَاهُمْ حَتّٰى بَدَئُوْا فَقَاتَلَهُمْ .

۴۹۹۷: زید بن وہب کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے یہاں تک کہ مقام ذی قار میں اترے پھر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو اہل کوفہ کی طرف بھیجا انہوں نے دیر کی پھر ان کو عمار بن یاسرؓ نے دعوت دی تب وہ نکلے۔ زید کہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ نکلنے والوں میں سے تھا راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے

ساتھیوں سے درگزر کی اوران کو رجوع کی دعوت دی یہاں تک کہ وہ سامنے آئے تو ان سے قتال کیا۔

۴۹۹۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَجُلًا كَانَ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ ، ثُمَّ تَنَصَّرَ فَأُتِيَ بِهٖ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ :وَجَدْتُ دِيْنَهُمْ خَيْرًا مِنْ دِيْنِكُمْ ، فَقَالَ لَهٗ : مَا تَقُوْلُ فِيْ عِيْسٰى؟ قَالَ :هُوَ رَبِّيْ ، أَوْ هُوَ رَبُّ عَلِيٍّ .فَقَالَ اُقْتُلُوْهُ .فَقَتَلَهُ النَّاسُ .فَقَالَ عَلِيٌّ بَعْدَ ذٰلِكَ :إِنْ كُنْتُ لَمُسْتَتِيْبَهٗ ثَلَاثًا ، ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ آمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا .

۴۹۹۸: شریک بن عبداللہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے شعبی سے نقل کیا کہ ایک نصرانی شخص اسلام لایا پھر دوبارہ نصرانی ہوگیا اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا گیا۔ تو آپ نے اس کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ تمہیں اس حرکت پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا میں نے نصرانیوں کا دین تمہارے دین سے بہتر پایا آپ نے پوچھا تم عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کیا کہتے ہو۔ اس نے کہا وہ میرا رب ہے یا وہ علی کا رب ہے۔ اس پر آپ نے حکم فرمایا اس کو قتل کر دو۔ تو اس کو لوگوں نے قتل کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا مجھے اس کو تین مرتبہ دعوت دینا چاہئے تھی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ان الذین امنوا ثم کفروا ثم آمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا" (النساء ۱۳۷) بے شک جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔

۴۹۹۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّبِّيُّ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِيْ مُعَاوِيَةَ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ أَنَّ قَوْمًا ارْتَدُّوْا ، وَكَانُوْا نَصَارٰى ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ مَعْقِلَ بْنَ قَيْسٍ التَّيْمِيَّ ، فَقَالَ لَهُمْ :إِذَا حَكَكْتُ رَأْسِيْ ، فَاقْتُلُوا الْمُقَاتِلَةَ ، وَاسْبُوا الذُّرِّيَّةَ .فَأَتٰى عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْهُمْ ، فَقَالَ مَا أَنْتُمْ ؟ فَقَالُوْا :كُنَّا قَوْمًا نَصَارٰى ، فَخُيِّرْنَا بَيْنَ الْإِسْلَامِ وَبَيْنَ دِيْنِنَا ، فَاخْتَرْنَا الْإِسْلَامَ ، ثُمَّ رَأَيْنَا أَنْ لَا دِيْنَ أَفْضَلُ مِنْ دِيْنِنَا الَّذِيْ كُنَّا عَلَيْهِ، فَنَحْنُ نَصَارٰى .فَحَكَّ رَأْسَهٗ، فَقُتِلَتِ الْمُقَاتِلَةُ ، وَسُبِيَتِ الذُّرِّيَّةُ .قَالَ عَمَّارٌ :فَأَخْبَرَنِيْ أَبُوْ شُعْبَةَ أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِذَرَارِيِّهِمْ ، فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْهِمْ مِنِّيْ ؟ فَقَامَ مَصْقَلَةُ بْنُ هُبَيْرَةَ الشَّيْبَانِيُّ فَاشْتَرَاهُمْ مِنْ عَلِيٍّ بِمِائَةِ أَلْفٍ ، فَأَتَاهُ بِخَمْسِيْنَ أَلْفًا .فَقَالَ عَلِيٌّ إِنِّيْ لَا أَقْبَلُ الْمَالَ إِلَّا كَامِلًا فَدَفَنَ الْمَالَ فِيْ دَارِهٖ، وَأَعْتَقَهُمْ ، وَلَحِقَ بِمُعَاوِيَةَ ، فَنَفَّذَ عَلِيٌّ عِتْقَهُمْ .

۴۹۹۹: عمار بن ابی معاویہ دھنی نے ابوالطفیل سے روایت کی کہ کچھ لوگ مرتد ہو گئے وہ پہلے نصرانی تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف معقل بن قیس تیمی کو بھیجا اور ان کو فرمایا جب میں سر کھجاؤں تو لڑنے والوں کو قتل کر دو اور

ان کی اولاد کو قید کرلو۔ ان میں سے ایک گروہ کو لایا گیا آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم لوگ پہلے نصرانی تھے ہمیں نصرانیت اور اسلام میں اختیار دیا گیا تو ہم نے اسلام کو اختیار کرلیا پھر ہم نے دیکھا کہ کوئی دین ہمارے دین سے افضل نہیں ہے۔ جس پر کہ ہم پہلے تھے پس ہم نصرانی ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا سر جھکایا تو ان میں سے لڑنے والوں کو قتل کر دیا گیا اور ان کی اولاد کو قیدی بنالیا گیا۔ حضرت عمارؓ کا بیان ہے کہ مجھے ابوشعبہ نے بتلایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی اولاد کو لایا گیا تو آپ نے اعلان فرمایا۔ ان کو کون مجھ سے خریدے گا؟ مصقلہ بن ہبیرہ شیبانی نے ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک لاکھ درہم کے بدلے خرید لیا۔ اس نے پچاس ہزار ادا کئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں مکمل مال لوں گا۔ اس نے مال کو اپنے گھر میں دفن کیا اور ان کو آزاد کر دیا اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے عتق و آزادی کو برقرار رکھا۔

نوٹ: اس باب میں دو مسائل ذکر کئے کفار کو دعوت دے کر ان سے لڑائی کی جائے گی یا دعوت کی اب حاجت نہیں، مرتد کو دعوت دی جائے گی یا نہیں صحابہ کرام کے اقوال سے دونوں باتیں دعوت دینا اور کبھی نہ دینا دونوں ثابت ہے۔ موقعہ کے مناسب اختیار کیا جائے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بھی اسی پر دال ہے۔ (مترجم)

بَابُ مَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ بِهٖ مُسْلِمًا

آدمی کس بات سے مسلمان شمار ہوگا؟

خلاصۃ المرام:

نمبر ①: علماء کی ایک جماعت کا خیال یہ ہے جس میں ابن مسیب اور بعض محدثین رحمہم اللہ شامل ہیں کہ فقط لا الٰہ الا اللہ کہنے سے مسلمان شمار ہوگا اور اس کو مسلمانوں والے حقوق و فرائض لازم ہو جائیں گے۔

نمبر ②: جمہور علماء اور جمہور فقہاء کا قول یہ ہے کہ زبانی اقرار اس وقت تک معتبر نہیں ہوگا جب تک اسلام کے علاوہ ہر دوسرے دین براءت کا اظہار نہ کرے اور اس سے علامات اسلام ظاہر نہ ہو جائیں۔

۵۰۰۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، أَرَأَيْتَ إِنِ اخْتَلَفْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ضَرْبَتَيْنِ ، فَضَرَبَنِيْ فَأَبَانَ يَدِيْ ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَقْتُلُهُ أَمْ أَتْرُكُهُ؟ قَالَ : بَلْ اتْرُكْهُ . قُلْتُ وَقَدْ أَبَانَ يَدِيْ ، قَالَ : نَعَمْ ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَأَنْتَ مِثْلُهُ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَهَا ، وَهُوَ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَفْعَلَهُ.

۵۰۰۰: عبیداللہ بن عدی بن خیار نے مقداد بن عمروؓ سے نقل کیا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میرا اور

مشرکین کا مقابلہ میں وار کا تبادلہ ہوا اس نے میرے ہاتھ کو جدا کر دیا پھر اس نے کہا لا الٰہ الا اللہ کیا میں اسے قتل کر دوں یا ترک کر دوں۔ آپ نے

تخریج : بخاری فی الدیات باب ۱ ' المغازی باب ۱۲ ' مسلم فی الایمان ۱۵۵ ' ابو داؤد فی الجھاد باب ۹۵۔

۵۰۰۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِیْ صَغِيْرَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَوْسًا ، قَالَ : إِنَّا لَقُعُوْدٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الصُّفَّةِ ، وَهُوَ يَقُصُّ عَلَيْنَا ، وَيُذَكِّرُنَا إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَسَارَّهُ ، فَقَالَ : اذْهَبُوْا فَاقْتُلُوْهُ . فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ ، دَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ : نَعَمْ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوْا فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُ فَإِنِّیْ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، ثُمَّ يَحْرُمُ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا .

۵۰۰۱ : نعمان بن عمرو بن اوس نے بتلایا کہ میرے والد نے مجھے خبر دی کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں صفہ میں بیٹھے تھے۔ آپ ہمیں واقعات سنا رہے اور نصیحت فرما رہے تھے کہ ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سرگوشی کرنے لگا آپ نے فرمایا اسے لے جا کر قتل کر دو۔ جب وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چل دیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو بلایا اور فرمایا کیا تم لا الٰہ الا اللہ کی گواہی نہیں دیتے اس نے نعم سے جواب دیا۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جاؤ۔ اس کا راستہ چھوڑ دو۔ مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں کے لا الٰہ الا اللہ کہنے تک لوگوں سے لڑوں! پھر ان کے خون اور اموال حق کے علاوہ حرام کر دیئے گئے۔

تخریج : بنحوہ نسائی فی التحریم باب ۱ ' ابن ماجہ فی الفتن باب ۱ ' دارمی فی السیر باب ۱۰ ' مالك فی السفر ۸۴۔

۵۰۰۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ

۵۰۰۲ : سعید بن المسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے لوگوں سے اس وقت تک لڑنے کا حکم ہے یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں پس جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا اس نے اپنا مال اور اپنی جان محفوظ کر لی سوائے اس کے کہ اسلام کا کوئی حق ہو (اور اس کی وجہ سے لازم ہو جائے) اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

تخریج : بخاری فی الاعتصام باب ۲ ' الجھاد باب ۱۰۲ ' الاستتابہ باب ۳ ' مسلم فی الایمان ۳۲/۳۳ ' ترمذی فی

باب ۱' نسائی فی الجهاد باب ۱' والتحریم باب ۱۔

۵۰۰۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۰۰۳: اعرج نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۰۰۴ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۰۰۴: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۰۰۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ : ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، وَعَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۰۰۵: ابوصالح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۰۰۶ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ : ثنا ابْنُ عَجْلَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِيْ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۰۰۶: ابن عجلان کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح بیان کرتے سنا۔

۵۰۰۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ صَارَ بِهَا مُسْلِمًا ، لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ ، وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ . وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَهُمْ : لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يُقَاتِلُ قَوْمًا لَا يُوَحِّدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى ، فَكَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا وَحَّدَ اللّٰهَ ، عُلِمَ بِذٰلِكَ تَرْكُهُ لِمَا قُوْتِلَ عَلَيْهِ وَخُرُوْجُهُ مِنْهُ ، وَلَمْ يُعْلَمْ بِذٰلِكَ دُخُوْلُهُ فِي الْإِسْلَامِ ، أَوْ فِيْ بَعْضِ الْمِلَلِ الَّتِيْ تُوَحِّدُ اللّٰهَ تَعَالٰى ، وَيَكْفُرُ بِجَحْدِهَا وَغَيْرَ ذٰلِكَ مِنَ الْوُجُوْهِ الَّتِيْ يَكْفُرُ بِهَا أَهْلُهَا مَعَ تَوْحِيْدِهِمْ لِلّٰهِ . فَكَانَ حُكْمُ هٰؤُلَاءِ أَنْ لَا يُقَاتَلُوْا إِذَا وَقَعَتْ هٰذِهِ الشُّبْهَةُ ، حَتّٰى تَقُوْمَ الْحُجَّةُ عَلَى مَنْ يُقَاتِلُهُمْ وُجُوْبُ قِتَالِهِمْ . فَلِهٰذَا كَفَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِتَالِ مَنْ كَانَ يُقَاتِلُ بِقَوْلِهِمْ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ . فَأَمَّا مَنْ سِوَاهُمْ مِنَ الْيَهُوْدِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ يَشْهَدُوْنَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا

اللّٰہُ، وَیَجْحَدُوْنَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. فَلَیْسُوْا بِاِقْرَارِھِمْ بِتَوْحِیْدِ اللّٰہِ مُسْلِمِیْنَ اِنْ کَانُوْا جَاحِدِیْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَقَرُّوْا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُلِمَ بِذٰلِکَ خُرُوْجُھُمْ مِنَ الْیَھُوْدِیَّۃِ ، وَلَمْ یَعْلَمْ بِہٖ دُخُوْلَھُمْ فِی الْاِسْلَامِ . لِاَنَّہٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنُوْا انْتَحَلُوْا قَوْلَ مَنْ یَقُوْلُ : اِنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْعَرَبِ خَاصَّۃً . وَقَدْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ ، حِیْنَ بَعَثَہٗ اِلٰی خَیْبَرَ وَاَھْلُھَا یَھُوْدٌ .

۵۰۰۷: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے لا الٰہ الا اللہ کہنے سے مسلمان ہو جاتا ہے اور اس کو ہوی حقوق مل جاتے ہیں جو مسلمانوں کو حاصل ہیں اور اس کی وہی ذمہ داریاں ہیں جو مسلمانوں پر ہیں اور اس کی دلیل مندرجہ بالا آثار ہیں۔ دوسروں نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اس روایت میں تمہارے مؤقف کی کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی ان لوگوں سے تھی جو اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک نہیں مانتے تھے پس جب ان میں سے کوئی اقرار توحید کر لیتا تو اس سے یہ معلوم ہو جاتا کہ جس کی وجہ سے اس سے لڑا جا رہا ہے وہ اس سے نکل گیا ہے اس سے اس کا اسلام میں داخل ہونا یا کسی اور ملت میں داخل ہونا معلوم نہ ہوتا تھا جو اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے ہوں اور اس کے انکار سے اور دوسری وجوہ کفر سے باوجود اقرار توحید کے ان کی تکفیر کی جاتی تھی۔ ایسے لوگوں کا حکم یہی تھا کہ اس شبہ کے واقع ہونے کی وجہ سے ان سے قتال نہ کیا جائے جب تک کہ دلیل سے ان کا ایسے لوگوں میں شامل ہونا ثابت نہ ہوگا جن سے لڑائی واجب ہے یہی وجہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑائی کرنے والوں سے لا الٰہ الا اللہ کے کہنے پر لڑائی کو روک دیتے۔ ان کے علاوہ یہود کے متعلق ہم جانتے ہیں کہ وہ الا الٰہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں یہ لوگ فقط اپنے اقرار توحید سے مسلمان شمار نہ ہوں گے جب تک کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے رہیں گے جب وہ آپ کی رسالت کا اقرار کر لیں گے تو اس سے معلوم ہوگا کہ وہ یہودیت سے نکل گئے ہیں البتہ ان کا اسلام میں داخل ہونا معلوم نہ ہو سکے گا کیونکہ عین ممکن ہے کہ انہوں نے اس قائل کی طرف اقرار رسالت کی نسبت کی ہو جو کہتا ہے بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں البتہ ان کی بعثت خاص اہل عرب کے لئے ہے۔ (یعنی رسول تو ہیں مگر فقط اہل عرب کے) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خیبر کے قلعہ کی طرف روانہ ہوتے ہوئے فرمایا۔ حالانکہ وہاں کے باشندے یہودی تھے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد یہ ہے کہ علماء کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے لا الٰہ الا اللہ کہنے سے مسلمان ہو جاتا ہے اور اس کو وہی حقوق مل جاتے ہیں جو مسلمانوں کو حاصل ہیں اور اس کی وہی ذمہ داریاں ہیں جو مسلمانوں پر ہیں اور اس کی دلیل مندرجہ بالا

آثار ہیں۔

فریق ثانی کا موقف:

فریق اوّل کے موقف کا جواب: اس روایت میں تمہارے موقف کی کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی ان لوگوں سے تھی جو اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک نہیں مانتے تھے پس جب ان میں سے کوئی جب اقرار توحید کر لیتا تو اس سے یہ معلوم ہو جاتا کہ جس کی وجہ سے اس سے لڑا جا رہا ہے وہ اس سے نکل گیا ہے اس سے اس کا اسلام میں داخل ہونا یا کسی اور ملت میں داخل ہونا معلوم نہ ہوتا تھا جو اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے ہوں اور اس کے انکار سے اور دوسری وجوہ کفر سے باوجود اقرار توحید کے ان کی تکفیر کی جاتی تھی۔

ایسے لوگوں کا حکم یہی تھا کہ اس شبہہ کے واقع ہونے کی وجہ سے ان سے قتال نہ کیا جائے جب تک کہ دلیل سے ان کا ایسے لوگوں میں شامل ہونا ثابت نہ ہو گا جن سے لڑائی واجب ہے یہی وجہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑائی کرنے والوں سے لا الہ الا اللہ کے کہنے پر لڑائی کو روک دیتے۔ ان کے علاوہ یہود کے متعلق ہم جانتے ہیں کہ وہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں یہ لوگ فقط اپنے اقرار توحید سے مسلمان شمار نہ ہوں گے جب تک کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے رہیں گے جب وہ آپ کی رسالت کا اقرار کر لیں گے تو اس سے معلوم ہو گا کہ وہ یہودیت سے نکل گئے ہیں البتہ ان کا اسلام میں داخل ہونا معلوم نہ ہو سکے گا کیونکہ عین ممکن ہے کہ انہوں نے اس قائل کی طرف اقرار رسالت کی نسبت کی ہو جو کہتا بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں البتہ ان کی بعثت خاص اہل عرب کے لئے ہے۔ (یعنی رسول تو ہیں مگر فقط اہل عرب کے) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خیبر کے قلعہ کی طرف روانہ ہوتے ہوئے فرمایا۔ حالانکہ وہاں کے باشندے یہودی تھے۔

روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ:

۵۰۰۸: بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِیْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْهَا عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَفَعَ الرَّايَةَ إِلٰى عَلِیٍّ حِيْنَ وَجَّهَهُ إِلٰى خَيْبَرَ قَالَ امْضِ وَلَا تَلْتَفِتْ ، حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ .فَسَارَ عَلِیٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰى مَاذَا أُقَاتِلُ ؟ .قَالَ قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْكَ دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ أَبَاحَ لَهٗ قِتَالَهُمْ وَإِنْ شَهِدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ حَتّٰى يَشْهَدُوْا مَعَ ذٰلِكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ،

لِأَنَّهُمْ قَوْمٌ كَانُوْا يُوَحِّدُوْنَ اللّٰهَ وَلَا يُقِرُّوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا بِقِتَالِهِمْ حَتّٰى يَعْلَمَ خُرُوْجَهُمْ مِمَّا أَمَرَ بِقِتَالِهِمْ عَلَيْهِ مِنَ الْيَهُوْدِيَّةِ ، كَمَا أَمَرَ بِقِتَالِ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ خُرُوْجَهُمْ مِمَّا قُوْتِلُوْا عَلَيْهِ .وَلَيْسَ فِيْ إِقْرَارِ الْيَهُوْدِ أَيْضًا بِأَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يَجِبُ أَنْ يَكُوْنُوْا مُسْلِمِيْنَ .وَلٰكِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِتَرْكِ قِتَالِهِمْ إِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ ، لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنُوْا أَرَادُوْا بِهِ الْإِسْلَامَ أَوْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ .فَأَمَرَ بِالْكَفِّ عَنْ قِتَالِهِمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا أَرَادُوْا بِذٰلِكَ ، كَمَا ذَكَرْنَا فِيْمَا قَدْ تَقَدَّمَ مِنْ حُكْمِ مُشْرِكِي الْعَرَبِ وَقَدْ أَتَى الْيَهُوْدُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرُّوْا بِنُبُوَّتِهٖ وَلَمْ يَدْخُلُوْا فِي الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُقَاتِلْهُمْ عَلٰى إِبَائِهِمُ الدُّخُوْلَ فِي الْإِسْلَامِ إِذْ لَمْ يَكُوْنُوْا -عِنْدَهٗ بِذٰلِكَ الْإِقْرَارِ - مُسْلِمِيْنَ .

۵۰۰۸: سہل بن ابی صالح نے اپنے والد سے انہوں نے جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خیبر کی طرف روانہ فرمایا تو جھنڈا سپرد کرتے ہوئے فرمایا۔ چلتے جاؤ اور ادھر ادھر مت مڑو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تم کو فتح عنایت فرما دیں۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ تھوڑی دور چل کر رک گئے مگر اِدھر اُدھر توجہ کرنے کے بغیر زور سے آواز دی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کس بات پر ان سے قتال کروں؟ آپ نے فرمایا ان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقرار تک لڑتے رہو۔ جب وہ یہ اقرار کرلیں تو انہوں نے تم سے اپنے مال و جان کو محفوظ کرلیا۔ سوائے اس کے کہ اسلام کا کوئی حق ہو اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ لڑائی کو مباح کیا اگرچہ وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت دیں جب تک کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت نہ دیں کیونکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک تو مانتے تھے۔ مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار نہ کرتے تھے۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان سے لڑنے کا اس وقت تک حکم دیا یہاں تک کہ ان کو معلوم ہو کہ کس چیز سے نکلنے کی بنا پر یہودی ہونے کے باوجود ان سے قتال کیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ بت پرستوں کے خلاف اس وقت تک قتال کا حکم ہے یہاں تک کہ ان کو معلوم ہو جائے کہ کس چیز سے نکلنے کی بناء پر ان سے لڑا جا رہا ہے اور دوسری طرف یہود کے اقرار سے کہ لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ سے ان کا مسلمان ہونا لازم نہیں آتا لیکن جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے لڑائی چھوڑ دینے کا حکم دیا جبکہ وہ یہ اقرار کرلیں کیونکہ یہ بالکل ممکن ہے کہ انہوں نے اس سے اسلام کا ارادہ کیا ہو یا عدم اسلام کا۔ پس آپ نے ان سے لڑائی نہ کرنے کا حکم دیا جب تک کہ یہ معلوم نہ ہو جائے کہ ان کی مراد کیا ہے جیسا کہ ہم نے مشرکین عرب کا حکم ذکر کیا۔ یہودی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ کی نبوت کا اعتراف کیا مگر وہ

اسلام میں داخل نہ ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کے اسلام میں داخل نہ ہونے کی بنا پر ان سے قتال نہیں فرمایا جبکہ آپ کے ہاں بھی وہ اپنے اس اقرار سے مسلمان نہ تھے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: اس روایت سے معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ لڑائی کو مباح کیا اگرچہ وہ لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دیں جب تک کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی شہادت نہ دیں کیونکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک تو مانتے تھے۔ مگر جناب رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار نہ کرتے تھے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان سے لڑنے کا اس وقت تک حکم دیا یہاں تک کہ ان کو معلوم ہو کہ کس چیز سے نکلنے کی بنا پر یہودی ہونے کے باوجود ان سے قتال کیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ بت پرستوں کے خلاف اس وقت تک قتال کا حکم یہاں تک کہ ان کو معلوم ہو جائے کہ کس چیز سے نکلنے کی بناء پر ان سے لڑا جا رہا ہے۔

اور دوسری طرف یہود کے اقرار سے کہ لا الٰہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ سے ان کا مسلمان ہونا لازم نہیں آتا لیکن جناب نبی اکرم ﷺ نے ان سے لڑائی چھوڑ دینے کا حکم دیا جبکہ وہ یہ اقرار کرلیں کیونکہ یہ بالکل ممکن ہے کہ انہوں نے اس سے اسلام کا ارادہ کیا ہو یا عدم اسلام کا۔ پس آپ نے ان سے لڑائی نہ کرنے کا حکم دیا جب تک کہ یہ معلوم نہ ہو جائے کہ ان کی مراد کیا ہے جیسا کہ ہم نے مشرکین عرب کا حکم ذکر کیا۔ یہودی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ کی نبوت کا اعتراف کیا مگر وہ اسلام میں داخل نہ ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کے اسلام میں داخل نہ ہونے کی بنا پر ان سے قتال نہیں فرمایا جبکہ آپ کے ہاں بھی وہ اپنے اس اقرار سے مسلمان نہ تھے۔

اقرارِ یہود کی شاہد روایات:

۵۰۰۹ :حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، وَابْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ، وَأَبُوْ أُمَيَّةَ ، وَأَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، قَالُوْا :حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ .ح

۵۰۰۹: عبدالعزیز بن معاویہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالولید نے بیان کیا۔

۵۰۱۰ :وَحَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ .ح .

۵۰۱۰: ابوبکر نے ابوداؤد سے بیان کیا۔

۵۰۱۱ :وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ .

۵۰۱۱: ابوبشر الرقی نے کہا حجاج بن محمد نے بیان کیا۔

۵۰۱۲ :ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ أَنَّ يَهُوْدِيًّا قَالَ لِصَاحِبِهِ :تَعَالَ نَسْأَلْ هٰذَا النَّبِيَّ

.فَقَالَ لَهُ الْآخَرُ :لَا تَقُلْ لَهُ نَبِيٌّ ، فَإِنَّهُ إِنْ سَمِعَهَا صَارَتْ لَهُ أَرْبَعَةُ أَعْيُنٍ .فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ
وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوْسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا ، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ
اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ، وَلَا تَسْرِقُوْا ، وَلَا تَزْنُوْا ، وَلَا تَسْحَرُوْا ، وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا ، وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ
إِلَى سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ، وَلَا تَقْذِفُوا الْمُحْصَنَةَ ، وَلَا تَفِرُّوْا مِنَ الزَّحْفِ ، وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُوْدِ ، أَنْ
لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ قَالَ :فَقَبَّلُوْا يَدَهُ ، وَقَالُوْا :نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ ، قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ؟
:قَالُوْا :إِنَّ دَاوُدَ دَعَا أَنْ لَا يَزَالَ فِي ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ ، وَإِنَّا نَخْشَى إِنِ اتَّبَعْنَاكَ ، أَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ .قَالَ
أَبُوْجَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الْيَهُوْدَ قَدْ كَانُوْا أَقَرُّوْا بِنُبُوَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَعَ تَوْحِيدِهِمْ لِلّٰهِ، فَلَمْ يُقَاتِلْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يُقِرُّوْا بِجَمِيْعِ مَا يُقِرُّ بِهِ
الْمُسْلِمُوْنَ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا بِذٰلِكَ الْقَوْلِ مُسْلِمِيْنَ ، وَثَبَتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ لَا يَكُوْنُ إِلَّا
بِالْمَعَانِي الَّتِيْ تَدُلُّ عَلَى الدُّخُوْلِ فِي الْإِسْلَامِ ، وَتَرْكِ سَائِرِ الْمِلَلِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ .

۵۰۱۲: عبداللہ بن سلمہ نے صفوان بن عسالؓ سے روایت کی کہ ایک یہودی نے اپنے دوست کو کہا۔ آؤ ہم اس نبی سے کچھ سوالات کریں۔ دوسرے یہودی نے کہا۔ اس کو نبی مت کہو اس نے اگر سن پایا تو اس کو چار آنکھیں لگ جائیں گی۔ وہ یہودی آپ کی خدمت میں آیا اور اس نے اس آیت کے متعلق سوال کیا: ”ولقد اتینا موسی تسع آیات بینات“ (الاسراء:۱۰۱) آپ ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا: ① ایک اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ۔ ② اور اس نفس کو مت قتل کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے حق کے بغیر حرام کیا۔ ③ فضول خرچی مت کرو۔ ④ زنا نہ کرو۔ ⑤ جادو مت کرو۔ ⑥ سود مت کھاؤ۔ ⑦ کسی بری الذمہ کو بادشاہ کے پاس مت لے جاؤ کہ وہ اسے قتل کر دے۔ ⑧ پاک دامنہ پر تہمت مت لگاؤ۔ ⑨: میدانِ جنگ سے مت بھاگو اور خاص طور پر یہود کے لئے یہ بھی لازم کیا گیا کہ ⑩ ہفتہ کے معاملہ میں حد سے مت گزرا۔ راوی کہتا ہے وہ یہودی (سوال کا جواب سن کر) آپ کے ہاتھ چومنے لگا اور دونوں کہنے لگے ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تمہیں میری پیروی سے کون سی چیز مانع ہے۔ انہوں نے کہا داؤد علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ ان کی اولاد میں ایک نبی ہوگا اور ہمیں ڈر یہ ہے کہ اگر ہم آپ کی اتباع کریں گے تو یہود ہمیں قتل کر دیں گے۔

تخریج : ترمذی فی الاستیذان باب ۳۳، تفسیر سورۃ ۱۷، باب ۱۰۵، مسند احمد ۲۳۹/۴۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: اس روایت سے معلوم ہوا کہ یہود آپ کی رسالت کا بھی اقرار کرتے تھے اور اس کے ساتھ وہ موحد تھے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان سے اس وقت تک قتال نہ کیا جب تک کہ انہوں نے ان تمام باتوں کا اقرار کیا جن کا اقر

مسلمان کرتے تھے۔اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ فقط اس اقرار سے مسلمان نہ بنے تھے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اسلام ایسے مقاصد کو مان لینے کا نام ہے جو اسلام پر دلالت کرتے ہوں اور تمام ملتوں کو ترک کرنے پر دلالت کرتے ہوں اور یہ بات ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت کی بنا پر کہتے ہیں۔

روایت انس رضی اللہ عنہ:

۵۰۱۳ : حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ ، حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَإِذَا شَهِدُوْا أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا ، وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا ، وَأَكَلُوْا ذَبِيْحَتَنَا ، حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا ، لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ ، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَدَلَّ مَا ذُكِرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ يَحْرُمُ بِهٖ دِمَاءُ الْكُفَّارِ ، وَيَصِيْرُوْنَ بِهٖ مُسْلِمِيْنَ ، لِأَنَّ ذٰلِكَ هُوَ تَرْكُ مِلَلِ الْكُفْرِ كُلِّهَا ، وَجَحْدُهَا .وَالْمَعْنَى الْأَوَّلُ مِنْ تَوْحِيدِ اللّٰهِ خَاصَّةً ، هُوَ الْمَعْنَى الَّذِيْ نَكُفُّ بِهٖ عَنِ الْقِتَالِ ، حَتّٰى نَعْلَمَ مَا أَرَادَ بِهٖ قَائِلُهٗ، الْإِسْلَامَ أَوْ غَيْرَهٗ، حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْآثَارُ وَلَا تَتَضَادَّ .فَلَا يَكُوْنُ الْكَافِرُ مُسْلِمًا مَحْكُوْمًا لَهٗ وَعَلَيْهِ، بِحُكْمِ الْإِسْلَامِ حَتّٰى يَشْهَدَ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَيَجْحَدُ كُلَّ دِيْنٍ سِوَى الْإِسْلَامِ ، وَيَتَخَلّٰى مِنْهُ، كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۰۱۳: حمید الطویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے یہ حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے اس وقت تک قتال کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ جب وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے دیں اور ہماری نماز پڑھیں اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کریں اور ہمارا ذبیحہ کھائیں تو ان کے خون اور مال ہم پر حرام ہیں مگر یہ کہ اسلام کے حق سے۔ان کے مسلمانوں والے حقوق وفرائض ہوں گے۔اس روایت میں جو کچھ مذکور ہوا اس سے اس مفہوم کا پتہ چل گیا جس سے کفار کے خون حرام ہو جاتے ہیں اور وہ مسلمان شمار ہوتے ہیں کیونکہ یہ اسی صورت میں حاصل ہوگا جبکہ وہ تمام ملتوں کو چھوڑ دیں اور انکار کر دیں اور پہلی بات جو توحید باری تعالیٰ کے اقرار سے خاص طور پر متعلق ہے وہ ایسا مقصد ہے جس کی وجہ سے ہم لڑائی سے ہاتھ روک لیں گے یہاں تک کہ یہ معلوم ہو جائے توحید کا اقرار اسلام پر ہے یا غیر اسلام پر ہی ہے اور یہ تاویل اس لئے کی ہے تا کہ یہ آثار درست ہوں آپس میں متضاد نہ

رہیں۔ پس کافر پر مسلمان کا حکم اس وقت نہیں لگایا جا سکتا جب تک کہ لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ کی شہادت نہ دے دے اور اسلام کے علاوہ ہر دین کا انکار کر دے اور اس سے علیحدگی کا اظہار کرے جیسا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الایمان باب۱۷' الزکاۃ باب۱' الصلاۃ باب۲۸' والاستتابہ باب۳' والاعتصام باب۲/۲۸' مسلم فی الایمان ۳۲' ابو داؤد فی الزکاۃ باب۱' الجہاد باب۹۵' ترمذی فی الایمان باب۱' ۲' تفسیر سورۃ ۸۸' نسائی فی الزکاۃ باب۳' والایمان باب۱۵' والجہاد باب۱' والتحریم باب۱' ابن ماجہ فی المقدمہ باب۹' والفتن باب۱' دارمی فی السیر باب۱۰' والتحریم باب۱' مسند احمد ۱/۱۱' ۲۲۴/۳۳۲' ۳' ۱۹۹/۲۲۴' ۹/۴' ۵/۲۴۶۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

اس روایت میں جو کچھ مذکور ہوا اس سے اس مفہوم کا پتہ چل گیا جس سے کفار کے خون حرام ہو جاتے ہیں اور وہ مسلمان شمار ہوتے ہیں کیونکہ یہ اسی صورت میں حاصل ہوگا جبکہ وہ تمام ملتوں کو چھوڑ دیں اور انکار کر دیں۔

اور پہلی بات جو توحید باری تعالیٰ کے اقرار سے خاص طور پر متعلق ہے وہ ایسا مقصد ہے جس کی وجہ سے ہم لڑائی سے ہاتھ روک لیں گے یہاں تک کہ یہ معلوم ہو جائے توحید کا اقرار اسلام پر ہے یا غیر اسلام پر ہی ہے اور یہ تاویل اس لئے کی ہے تا کہ یہ آثار درست ہوں آپس میں متضاد نہ رہیں۔

پس کافر پر مسلمان کا حکم اس وقت نہیں لگایا جا سکتا جب تک کہ لا الٰہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ کی شہادت نہ دے دے اور اسلام کے علاوہ ہر دین کا انکار کر دے اور اس سے علیحدگی کا اظہار کرے جیسا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

۵۰۱۴ : فِيْمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ : ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، قَالَ : ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مَالِكٍ سَعْدُ بْنُ طَارِقِ بْنِ أَشْيَمَ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَيَتْرُكُوْا مَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ، فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ ، حَرُمَتْ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى .

۵۰۱۴ : مروان بن معاویہ نے ابو مالک سعد بن طارق بن اشیم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ مجھے یہ حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑوں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کریں اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن کی وہ پوجا کرتے ہیں وہ چھوڑ دیں جب وہ ایسا کر لیں تو ان کے خون اور اموال حق اسلام کے علاوہ حرام ہو گئے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

تخریج : سابقہ روایت ۵۰۱۳ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۵۰۱۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ : ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ

جَدِّہٖ، قَالَ :قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، مَا آيَةُ الْإِسْلَامِ ؟ قَالَ أَنْ تَقُوْلَ أَسْلَمْتُ وَجْهِي لِلّٰہِ، وَتَخَلَّيْتُ ، وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ ، وَتُفَارِقَ الْمُشْرِكِيْنَ إِلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَلَمَّا كَانَ جَوَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ ، لَمَّا سُئِلَ عَنْ آيَةِ الْإِسْلَامِ أَنْ تَقُوْلَ أَسْلَمْتُ وَجْهِي لِلّٰہِ، وَتَخَلَّيْتُ ، وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ ، وَتُفَارِقَ الْمُشْرِكِيْنَ إِلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ التَّخَلِّيْ هُوَ تَرْكُ كُلِّ الْأَدْيَانِ إِلَى اللّٰہِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ كُلَّ مَنْ لَمْ يَتَخَلَّ مِمَّا سِوَى الْإِسْلَامِ ، لَمْ يُعْلَمْ بِذٰلِكَ دُخُوْلُهٗ فِي الْإِسْلَامِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵۰۱۵: بہز بن حکیم نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اسلام کی نشانی کیا ہے۔ آپ نے فرمایا تم اس طرح کہو میں نے اپنے چہرے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا اور میں نے سب سے بیزاری اختیار کی اور نماز کو تو قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور مشرکین سے الگ ہو کر مسلمانوں کے ہاں آ جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ کا جواب معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کو یہی تھا کہ جبکہ انہوں نے آپ ﷺ نے اسلام کی نشانی دریافت کی کہ تم اسلمت وجھی للہ کا اقرار کرے اور دوسروں (ادیان) سے بیزاری اختیار کرے نماز کو قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور مشرکین سے کٹ کر مسلمانوں کے ہاں آ جائے۔ تخلی کا مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سچے دین کو اختیار کرے اور تمام ادیان کو چھوڑ دے اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ جس نے اسلام کے علاوہ سے علیحدگی اختیار نہ کی تو اس کا اسلام میں داخلہ معلوم نہ ہو سکے گا۔ یہی امام ابوحنیفہؒ ابو یوسفؒ محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

تخریج : نسائی فی الزکاۃ باب ۱، ۷۳، مسند احمد ۵، ۴/۵۔

حاصل روایات : جبکہ جناب رسول اللہ ﷺ کا جواب معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کو یہی تھا کہ جبکہ انہوں نے آپ ﷺ نے اسلام کی نشانی دریافت کی کہ تم اسلمت وجھی للہ کا اقرار کرے اور دوسروں (ادیان) سے بیزاری اختیار کرے نماز کو قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور مشرکین سے کٹ کر مسلمانوں کے ہاں آ جائے۔ تخلی کا مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سچے دین کو اختیار کرے اور تمام ادیان کو چھوڑ دے اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ جس نے اسلام کے علاوہ سے علیحدگی اختیار نہ کی تو اس کا اسلام میں داخلہ معلوم نہ ہو سکے گا۔

یہی امام ابوحنیفہؒ ابو یوسفؒ محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

نوٹ : مسلمان بننے کے لئے شہادتین کے اقرار کے ساتھ ساتھ وہ علامات ہونی چاہئیں جس سے اس کا مسلمان ہونا ظاہر ہو۔ مثلاً نماز ادا کرنا، زکوٰۃ دینا اور کفار سے علیحدگی اختیار کرنا وغیرہ۔ اقرار شہادتین سے اس کے قتل سے تو ہاتھ اٹھا لیا جائے گا اور

اموال محفوظ ہو جائیں گے مگر مسلمان ہونا ان علامات کے ظاہر ہونے پر ثابت ہوگا۔

بَابُ بُلُوْغِ الصَّبِيِّ بِدُوْنِ الِاحْتِلَامِ فَيَكُوْنُ بِهٖ فِيْ مَعْنَى الْبَالِغِيْنَ فِيْ سُهْمَانِ الرِّجَالِ، وَفِيْ حِلِّ قَتْلِهٖ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ اِنْ كَانَ حَرْبِيًّا

علامت احتلام کے بغیر کس طرح بالغ شمار ہوگا؟

خلاصۃ البرام:

① اس سلسلہ میں علماء کی ایک جماعت جس میں امام احمد بن حنبل اور مالک رحمہم اللہ کا کہنا ہے کہ بلوغ کا حکم دوصورتوں میں دیا جائے گا اوّل احتلام۔ دوم زیر ناف بالوں کا اگنا۔

② دوسرے فریق کا قول یہ ہے کہ بلوغ کی بعض اوقات ان دو کے علاوہ تیسری صورت بھی ہوتی ہے اور وہ بچے کا پندرہ سال کی عمر تک پہنچ جانا خواہ احتلام نہ ہو یا زیر ناف بال نہ ظاہر ہوں۔ اس قول کو امام ثوری' مالک ایک روایت میں ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

③ فریق ثالث کا قول یہ ہے کہ لڑکی سولہ اور لڑکا اٹھارہ سال کو پہنچ جائیں تو وہ بہرصورت بالغین میں شمار ہوں گے اس قول کو امام ابوحنیفہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل نے مندرجہ ذیل روایات کو دلیل بنایا ہے۔

۵۰۱۶ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ التَّمَّارُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ ، حَكَمَ عَلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ اَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوْسٰى وَاَنْ يُقَسَّمَ اَمْوَالُهُمْ وَذَرَارِيُّهُمْ .فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَقَدْ حَكَمَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ حَكَمَ بِهٖ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ .

۵۰۱۶: عامر بن سعد نے اپنے والد سے نقل کیا کہ سعد بن معاذؓ نے بنی قریظہ کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ ان کے وہ لوگ جو زیر ناف اُسترا استعمال کرتے ہیں ان کو قتل کیا جائے اور ان کے اموال و اولاد کو تقسیم کیا جائے۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب اس فیصلے کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا سعد نے ان کے متعلق وہ فیصلہ کیا ہے جو ساتوں آسمانوں والی ذات کے فیصلہ کے مطابق ہے۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب۱٦٨' المغازی باب۳۰' مناقب الانصار باب۱۲' مسلم فی الجهاد ٦٥' مسند احمد ۲۲/۳' ۱٤۲/٦۔

۵۰۱۷ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، رَجُلٍ مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّدُوْهُ يَوْمَ قُرَيْظَةَ ، فَلَمْ يَرَوُا الْمُوْسَى جَرَتْ عَلَى شَعْرِهِ، يُرِيْدُ عَانَتَهُ، فَتَرَكُوْهُ مِنَ الْقَتْلِ .

۵۰۱۷: مجاہد نے عطیہ سے انہوں نے بنی قریظہ کے ایک آدمی سے نقل کیا اس نے بتلایا کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ نے مجھے برہنہ کیا۔ انہوں نے زیر ناف بالوں کو مونڈا ہوا نہیں پایا اس کو قتل نہیں کیا۔

۵۰۱۸ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ غُلَامًا يَوْمَ حَكَمَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ أَنْ يُقْتَلَ مُقَاتِلُهُمْ ، وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ فَشَكُّوْا فِيَّ ، فَلَمْ يَجِدُوْنِيْ نَابِتَ الشَّعْرِ فَهَا أَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ

۵۰۱۸: عطیہ قرظی کہتے ہیں میں اس وقت بچہ تھا جب سعد بن معاذؓ نے بنی قریظہ کے سلسلہ میں فیصلہ فرمایا کہ ان کے لڑنے والوں کو قتل کیا جائے اور ان کی اولاد کو قیدی بنالیا جائے میرے متعلق ان کو شک گزرا پھر انہوں نے مجھے زیر ناف بالوں کے بغیر پایا۔ لو میں تمہارے مابین موجود ہوں۔

۵۰۱۹ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، مِثْلَهُ.

۵۰۱۹: عبدالملک بن عمیر نے عطیہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۰۲۰ :حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَطِيَّةُ الْقُرَظِيُّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۵۰۲۰: عبدالملک بن عمیر نے عطیہ قرظی سے روایت کی پھر انہوں نے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۰۲۱ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، نَحْوَهُ

۵۰۲۱: ابو نجیح نے مجاہد سے انہوں نے عطیہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۰۲۲ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَطِيَّةُ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۵۰۲۲: عبدالملک بن عمیر نے عطیہ سے روایت نقل کی پھر اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۰۲۳ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ .ح

۵۰۲۳: ربیع المؤذن نے اسد سے روایت کی۔

۵۰۲۴: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ .ح

۵۰۲۴: محمد بن خزیمہ نے حجاج سے روایت کی ہے۔

۵۰۲۵: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالُوْا : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبْنَاءُ قُرَيْظَةَ أَنَّهُمْ عُرِضُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَمَنْ كَانَ مُحْتَلِمًا أَوْ نَبَتَتْ عَانَتُهُ قُتِلَ ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ احْتَلَمَ أَوْ لَمْ تَنْبُتْ عَانَتُهُ تُرِكَ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ ، فَقَالُوْا : لَا يُحْكَمُ لِأَحَدٍ بِالْبُلُوْغِ إِلَّا بِالْاِحْتِلَامِ أَوْ بِإِنْبَاتِ عَانَتِهِ. ذَكَرُوْا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَمَّنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِهِ.

۵۰۲۵: عمارہ بن خزیمہ نے کثیر بن سائب سے روایت کی کہ مجھے بنوقریظہ کے لڑکوں نے بیان کیا کہ ان کو جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں غزوہ قریظہ کے دن پیش کیا گیا پس جو ان میں بالغ یا اس کے زیرناف بال نکلے ہوئے تھے ان کو قتل کر دیا گیا اور جو نابالغ تھے یا ان کے زیرناف بال نہ آئے تھے ان کو چھوڑ دیا گیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ بلوغت کا حکم دونوں باتوں سے لگایا جائے گا احتلام ہو' زیرناف بال نکل آئیں۔ انہوں نے بطور دلیل ان روایات سے استدلال کیا اور مزید تائید کے لئے ان اقوال صحابہ کرام کو پیش کیا ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ بلوغت کا حکم دونوں باتوں سے لگایا جائے گا احتلام ہو' زیرناف بال نکل آئیں۔ انہوں نے بطور دلیل ان روایات سے استدلال کیا اور مزید تائید کے لئے ان اقوال صحابہ کرام کو پیش کیا ہے۔

قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ:

۵۰۲۶: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلٰى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ أَنْ لَا تَضْرِبُوْا الْجِزْيَةَ إِلَّا عَلٰى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوْسٰى .

۵۰۲۶: سالم مولیٰ عمر نے کہا کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے شہروں کے امراء کو تحریر فرمایا کہ ان ذمیوں پر جزیہ عاید کرو جن کے زیرناف بال ظاہر ہو چکے ہوں۔

۵۰۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ ،

وَعُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَسْلَمَ، عَنْ عُمَرَ، مِثْلَهُ.

۵۰۲۷: نافع نے اسلم سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۰۲۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِيْهِ أَحْسِبُهُ قَالَ: إِنَّ عُثْمَانَ أُتِيَ بِغُلَامٍ قَدْ سَرَقَ، فَقَالَ انْظُرُوْا، أَخْضَرَّ مِيْزَرُهُ؟ فَإِنْ كَانَ قَدْ اخْضَرَّ فَاقْطَعُوْهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ اخْضَرَّ فَلَا تَقْطَعُوْهُ.

۵۰۲۸: عبداللہ بن عبید بن عمیر نے اپنے والد سے نقل کیا۔ میرا خیال یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا۔ جس نے چوری کی تھی آپ نے فرمایا کیا اس کا زیر ناف سبز ہو چکا؟ (یہ بلوغت سے کنایہ ہے) اگر سبز ہو چکا تو اس کا ہاتھ کاٹ دو اور اگر سبز نہیں ہوا (زیر ناف بال نہیں آئے) تو مت کاٹو۔

۵۰۲۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ التُّجِيْبِيُّ، أَنَّ تَمِيْمَ بْنَ فَرْعٍ الْفِهْرِيُّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّتِيْ فَتَحُوا الْإِسْكَنْدَرِيَّةَ فِي الْمَرَّةِ الْآخِيْرَةِ، فَلَمْ يَقْسِمْ لِيْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ مِنَ الْفَيْءِ شَيْئًا، وَقَالَ غُلَامٌ لَمْ يَحْتَلِمْ حَتّٰى كَادَ يَكُوْنُ بَيْنَ قَوْمِيْ وَبَيْنَ نَاسٍ مِنْ قُرَيْشٍ فِيْ ذٰلِكَ ثَائِرَةٌ. فَقَالَ الْقَوْمُ: فِيْكُمْ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلُوْهُمْ، فَسَأَلُوْا أَبَا نَضْرَةَ الْغِفَارِيَّ، وَعُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، صَاحِبِيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَا: انْظُرُوْا فَإِنْ كَانَ قَدْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ، فَاقْسِمُوْا لَهُ قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيَّ بَعْضُ الْقَوْمِ، فَإِذَا أَنَا قَدْ أَنْبَتُّ، فَقَسَمَ لِيْ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا: قَدْ يَكُوْنُ الْبُلُوْغُ بِهٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ، وَبِمَعْنًى ثَالِثٍ، وَهُوَ أَنْ يَمُرَّ عَلَى الصَّبِيِّ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَلَا يَحْتَلِمُ وَلَا يَنْبُتُ، فَهُوَ أَيْضًا بِذٰلِكَ فِيْ حُكْمِ الْبَالِغِيْنَ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

۵۰۲۹: حرملہ بن عمران تجیبی نے بیان کیا کہ تمیم بن فرع فہری نے بیان کیا کہ میں اس لشکر میں تھا جنہوں نے آخری مرتبہ اسکندریہ کو فتح کیا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مجھے فئی میں سے کوئی حصہ نہ دیا اور یہ کہا یہ لڑکا نابالغ ہے۔ یہاں تک کہ قریب تھا کہ میرے خاندان اور بعض قریش کے لوگوں کے مابین فساد بھڑک اٹھتا' لوگوں نے کہا تمہارے درمیان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ پس ان سے دریافت کرلو۔ چنانچہ انہوں نے حضرت ابونضرہ غفاری اور عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا ان دونوں کو شرف صحابیت حاصل تھا تو دونوں نے یہ کہا دیکھو اگر اس کے زیر ناف بال آئے ہیں تو مال فئی میں سے اس کو حصہ دو۔ بعض لوگوں نے میرا معائنہ کیا تو میرے زیر ناف بال پائے چنانچہ انہوں نے مجھے مال غنیمت سے حصہ دیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دوسرے علماء کی جماعت کہتی ہے کہ

ان دو کے علاوہ تیسری بلوغت کی علامت عمر کا پندرہ سال کو پہنچنا ہے اگر چہ نہ احتلام ہوا اور نہ زیر ناف بال ہوں تب بھی بالغوں کے حکم میں ہوگا۔ انہوں نے مندرجہ ذیل آثار سے دلیل لی ہے۔

۵۰۳۰ : بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : عُرِضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً ، فَلَمْ يُجِزْنِیْ فِی الْمُقَاتَلَةِ ، وَعُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً ، فَأَجَازَنِیْ فِی الْمُقَاتَلَةِ . قَالَ نَافِعٌ : فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ، فَقَالَ : هٰذَا أَشْبَهُ لِلْحَدِّ بَيْنَ الذَّرَارِيِّ ، وَالْمُقَاتَلَةِ ، فَأَمَرَ أُمَرَاءَ الْأَجْنَادِ أَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ كَانَ فِیْ أَقَلَّ مِنْ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فِی الذُّرِّيَّةِ ، وَمَنْ كَانَ فِیْ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً ، فِی الْمُقَاتَلَةِ

۵۰۳۰: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں احد کے دن پیش کیا گیا اس وقت میری عمر چودہ سال تھی آپ نے مجھے لڑائی کی اجازت مرحمت نہ فرمائی خندق کے موقعہ پر میں پیش کیا گیا اس وقت میری عمر پندرہ سال ہو چکی تھی تو آپ نے لڑائی کی اجازت مرحمت فرمائی۔ نافع کا بیان ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کے سامنے یہ روایت بیان کی۔ تو انہوں نے فرمایا یہ بچوں اور لڑائی کے قابل لڑکوں کے مابین حد بندی کے لئے مناسب ہے پھر انہوں نے لشکروں کے امراء کو حکم فرمایا جس کی عمر پندرہ سال سے کم ہو اس کو بچوں میں شمار کیا جائے اور پندرہ سال والے لڑکے کو لڑنے والوں میں شامل کیا جائے۔

تخریج : ترمذی فی الجهاد باب ۳۲' ابن ماجه فی الحدود باب ٤۔

۵۰۳۱ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبِیْ ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ أَبِیْ يُوْسُفَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۰۳۱: یعقوب بن ابراہیم ابو یوسف نے عبداللہ سے نقل کیا پھر اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۰۳۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا فِيْهِ مِنْ قَوْلِ نَافِعٍ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ إِلٰى آخِرِ الْحَدِيْثِ . قَالُوْا : فَلَمَّا أَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِخَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَرَدَّهٗ لِمَا دُوْنَهَا ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ ابْنِ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً ، حُكْمُ الْبَالِغِيْنَ فِیْ أَحْكَامِهٖ كُلِّهَا ، وَأَنَّ حُكْمَ مَنْ كَانَ سِنُّهٗ دُوْنَهَا ، حُكْمُ غَيْرِ الْبَالِغِيْنَ فِیْ أَحْكَامِهٖ كُلِّهَا إِلَّا مَنْ ظَهَرَ بُلُوْغُهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ ، لِمَعْنًى مِنَ الْمَعْنَيَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ قَالُوْا : وَقَدْ شَدَّ هٰذَا الْمَعْنٰى أَخْذُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِهٖ،

وَتَأْوِيلُهُ ذٰلِكَ الْحَدِيثَ عَلَيْهِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ ، وَجَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، غَيْرَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ ، كَانَ لَا يَرَى الْإِنْبَاتَ دَلِيلًا عَلَى الْبُلُوغِ .وَغَيْرُ أَبِي حَنِيفَةَ ، فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَرَى مَنْ مَرَّتْ عَلَيْهِ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَلَمْ يَحْتَلِمْ وَلَمْ يَنْبُتْ فِي مَعْنَى الْمُحْتَلِمِينَ ، حَتّٰى يَأْتِيَ عَلَيْهِ تِسْعَ عَشْرَةَ سَنَةً ، فِيمَا حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا خِلَافُ ذٰلِكَ

۵۰۳۲: عبداللہ بن المبارک نے عبیداللہ سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے اور اس میں نافع کا یہ قول ذکر نہیں کیا فحدثت بذلك...... فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ابن عمر ؓ کو پندرہ سال کی عمر میں اجازت دے دی اور اس سے کم عمر والوں کو واپس کر دیا تو اس سے ثابت ہو گیا کہ پندرہ سال کی عمر والے کا حکم تمام احکام میں بالغ والا ہے اور جس کی عمر اس سے کم ہو وہ تمام احکام میں نابالغوں کے حکم میں ہے مگر یہ کہ جس کا بلوغ اس سے پہلے دونوں میں سے کسی ایک صورت سے ظاہر ہو جائے اور اس معنی میں مزید پختگی اس سے بھی پیدا ہو گئی کہ اس کو حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے اختیار کیا اور اس حدیث کی اسی انداز سے تاویل کی ہے۔ یہ امام ابو یوسف ؒ کا قول ہے۔ امام محمد ؒ کے ہاں زیر ناف بال کا اگنا بلوغت کی دلیل نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ ؒ پندرہ سال کی عمر کو حد بلوغت تسلیم نہیں کرتے جب تک کہ احتلام اور زیر ناف بال نہ اگیں۔ اس صورت میں حد بلوغت سلیمان بن شعیب عن ابیہ عن محمد بن الحسن کی روایت کے مطابق انیس سال شمار ہو گی اور امام صاحب سے اس سلسلہ میں مختلف روایات ہیں ملاحظہ ہوں۔

تشریح فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ابن عمر ؓ پندرہ سال کی عمر میں اجازت دے دی اور اس سے کم عمر والوں کو واپس کر دیا تو اس سے ثابت ہو گیا کہ پندرہ سال کی عمر والے کا حکم تمام احکام میں بالغ والا ہے اور جس کی عمر اس سے کم ہو وہ تمام احکام میں نابالغوں کے حکم میں ہے مگر یہ کہ جس کا بلوغ اس سے پہلے دونوں میں سے کسی ایک صورت سے ظاہر ہو جائے اور اس معنی میں مزید پختگی اس سے بھی پیدا ہو گئی کہ اس کو حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے اختیار کیا اور اس حدیث کی اسی انداز سے تاویل کی ہے۔ یہ امام ابو یوسف ؒ کا قول ہے۔

فریق ثالث امام ابو حنیفہ ؒ و محمد ؒ کا قول: امام محمد ؒ کے ہاں زیر ناف بال کا اگنا بلوغت کی دلیل نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ ؒ پندرہ سال کی عمر کو حد بلوغت تسلیم نہیں کرتے جب تک کہ احتلام اور زیر ناف بال نہ اگیں۔ اس صورت میں حد بلوغت سلیمان بن شعیب عن ابیہ عن محمد بن الحسن کی روایت کے مطابق انیس سال شمار ہو گی اور امام صاحب سے اس سلسلہ میں مختلف روایات ہیں ملاحظہ ہوں۔

۵۰۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِمَاعَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا يُوسُفَ

يَقُوْلُ :قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ إِذَا أَتَتْ عَلَيْهِ ثَمَانِيْ عَشْرَةَ سَنَةً ، فَقَدْ صَارَ بِذٰلِكَ فِيْ أَحْكَامِ الرِّجَالِ وَلَمْ يَخْتَلِفُوْا عَنْهُ جَمِيْعًا فِيْ هَاتَيْنِ الرِّوَايَتَيْنِ فِي الْجَارِيَةِ أَنَّهَا إِذَا مَرَّتْ عَلَيْهَا سَبْعَ عَشْرَةَ سَنَةً أَنَّهَا تَكُوْنُ بِذٰلِكَ ، كَالَّتِيْ حَاضَتْ .وَكَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ :يَجْعَلُ الْغُلَامَ وَالْجَارِيَةَ سَوَاءً ، فِيْ مُرُوْرِ الْخَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً عَلَيْهِمَا ، وَيَجْعَلُهُمَا بِذٰلِكَ فِيْ حُكْمِ الْبَالِغِيْنَ .وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، يَذْهَبُ فِي الْغُلَامِ إِلَى قَوْلِ أَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَفِي الْجَارِيَةِ إِلَى قَوْلِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ ، لِأَبِيْ حَنِيْفَةَ ، عَلَى أَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ، فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّهُ، وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً ، لَيْسَ لِأَنَّهُ غَيْرُ بَالِغٍ ، وَلٰكِنْ لِمَا رَأَى مِنْ ضَعْفِهِ، وَأَجَازَهُ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً ، لَيْسَ لِأَنَّهُ بَالِغٌ ، لٰكِنْ لِمَا رَأَى مِنْ جَلَدِهِ وَقُوَّتِهِ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمَ كَمْ سِنُّهُ فِي الْحَالَيْنِ جَمِيْعًا .وَقَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، مَا يَدُلُّ عَلَى هٰذَا أَيْضًا .

۵۰۴۳: محمد بن سماعہ نے ابو یوسف رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ میں ان کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کرتے سنا کہ جب اس کی عمر اٹھارہ سال ہو جائے تو اس کے احکام مردوں والے ہوں گے۔ان دونوں روایات میں لڑکی کا حکم سترہ سال کی عمر میں حائضہ شمار کی جائے گی اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے ہاں پندرہ سال کی عمر ہی بلوغت شمار ہوگی اور ان کا حکم بالغ والا ہوگا اور امام محمد رحمہ اللہ لڑکے کے سلسلے میں امام ابو یوسف والا قول اختیار کرتے ہیں اور لڑکی کے سلسلہ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کو اختیار کرنے والے ہیں۔امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل: امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ کے خلاف امام صاحب کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ابن عمر کو چودہ سال کی عمر میں واپس کر دینا اس لئے نہ تھا کہ وہ بالغ نہیں تھے بلکہ اس میں احتمال یہ ہے کہ ان میں کمزوری ملاحظہ فرمائی اور پندرہ سال کی عمر میں بالغ ہونے کی بنا پر نہیں بلکہ ان میں مضبوطی ملاحظہ فرما کر اور قوت دیکھ کر ان کو اجازت دے دی۔ دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ دونوں حالتوں میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی عمر معلوم نہ کی ہو سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کا یہ طرز عمل اس بات کا مؤید ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے ہاں پندرہ سال کی عمر ہی بلوغت شمار ہوگی اور ان کا حکم بالغ والا ہوگا اور امام محمد رحمہ اللہ لڑکے کے سلسلے میں امام ابو یوسف والا قول اختیار کرتے ہیں اور لڑکی کے سلسلہ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کو اختیار کرنے والے ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل: امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ کے خلاف امام صاحب کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ابن عمر کو چودہ سال کی عمر واپس کر دینا اس لئے نہ تھا کہ وہ بالغ نہیں تھے بلکہ اس میں احتمال

یہ ہے کہ ان میں کمزوری ملاحظہ فرمائی اور پندرہ سال کی عمر میں بالغ ہونے کی بناپر نہیں بلکہ ان میں مضبوطی ملاحظہ فرما کر اور وقت دیکھ کر ان کو اجازت دے دی۔ دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ دونوں حالتوں میں جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی عمر معلوم نہ کی ہو سمرہ بن جندبؓ کے ساتھ آپ کا یہ طرز عمل اس بات کا مؤید ہے۔

روایت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ:

۵۰۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْخَيَّاطُ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى الطَّبَّاعُ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ أُمَّهُ كَانَتِ امْرَأَةً جَمِيْلَةً مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ ، فَذَهَبَتْ بِهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ صَبِيٌّ ، وَكَثُرَ خُطَّابُهَا فَجَعَلَتْ تَقُوْلُ لَا أَتَزَوَّجُ إِلَّا مَنْ يَكْفُلُ لِيْ بِابْنِيْ هٰذَا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ عَلٰى ذٰلِكَ فَلَمَّا فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغِلْمَانِ الْأَنْصَارِ ، وَلَمْ يَفْرِضْ لَهُ، كَأَنَّهُ اسْتَضْعَفَهُ، فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ فَرَضْتُ لِصَبِيٍّ وَلَمْ تَفْرِضْ لِيْ ، أَنَا أَصْرَعُهُ، قَالَ صَارِعْهُ فَصَرَعْتُهُ ، فَفَرَضَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَلَمَّا أَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ لَمَّا صَارَعَ الْأَنْصَارِيَّ فَصَرَعَهُ، لَا لِأَنَّهُ قَدْ بَلَغَ ، احْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ أَيْضًا مَا فَعَلَ فِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَجَازَهُ حِيْنَ أَجَازَهُ، لِقُوَّتِهِ لَا لِبُلُوْغِهِ، وَرَدَّهُ حِيْنَ رَدَّهُ، لِضَعْفِهِ لَا لِعَدَمِ بُلُوْغِهِ. فَانْتَفٰى بِمَا ذَكَرْنَا ، أَنْ يَكُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حُجَّةٌ لِأَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ لِاحْتِمَالِهِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ لِأَنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، لَا يُنْكِرُ أَنْ يُفْرَضَ لِلصِّبْيَانِ إِذَا كَانُوْا يَحْتَمِلُوْنَ الْقِتَالَ ، وَيَحْضُرُوْنَ الْحَرْبَ ، وَإِنْ كَانُوْا غَيْرَ بَالِغِيْنَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِيْمَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَمْرِ ابْنِ عُمَرَ ، خِلَافُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۵۰۳۴: عبدالحمید بن جعفر نے اپنے والد سے انہوں نے سمرہ بن جندبؓ سے روایت کی ہے کہ میری والدہ بنوفزارہ کی ایک نہایت خوبصورت خاتون تھیں وہ سمرہ کو لے کر مدینہ طیبہ آگئیں اس وقت سمرہ ابھی بچے تھے۔ ان کی والدہ کو نکاح کے لئے بہت پیغام آئے تو وہ یہی کہتی تھیں میں تو اس سے نکاح کروں گی جو اس بچے کی پرورش کرے گا تو ایک شخص نے اس شرط کو قبول کر لیا اور ان سے نکاح کر لیا جب جناب رسول اللہ ﷺ نے انصار کے بچوں کے لئے وظیفہ مقرر فرمایا اور ان کے لئے مقرر نہ فرمایا۔ گویا ان کو کمزور سمجھا گیا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فلاں بچے کا وظیفہ مقرر فرمایا اور میرے لئے مقرر نہیں فرمایا میں اس کو کشتی میں پچھاڑ سکتا ہوں آپ نے فرمایا اس کو پچھاڑ دو۔ میں نے اس بچے کو پچھاڑ دیا چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے بھی وظیفہ مقرر فرما دیا۔ جب

جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت سمرہ ؓ کا وظیفہ اس وقت مقرر فرمایا جب انہوں نے انصاری بچے سے کشتی کر کے اس کو پچھاڑ دیا وظیفہ اس لئے مقرر نہیں فرمایا کہ وہ بالغ ہو چکے تھے بلکہ قوت کے مظاہرہ کی وجہ سے بالکل حضرت ابن عمر ؓ کے معاملے میں بھی اسی بات کا احتمال ہے کہ جب آپ نے ان کی قوت کو ملاحظہ فرمایا تو اجازت دے دی بلوغت کی وجہ سے نہیں اور جب ان کو واپس لوٹایا تو کمزوری ملاحظہ کی تب واپس کیا عدم بلوغ کی وجہ سے نہیں۔ پس اس گفتگو سے ثابت ہو گیا کہ اس روایت میں امام ابو یوسف ؒ کے مؤقف کی کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ اس میں امام ابو حنیفہ ؒ کی کہی ہوئی بات کا احتمال ہے امام صاحب کو اس بات سے قطعاً انکار نہیں ہے۔ کہ جب بچے لڑنے کے قابل ہو جائیں تو ان کا حصہ مقرر کیا جائے اور ان کو لڑائی میں شریک کیا جائے خواہ وہ بالغ نہ ہوں۔ اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت براء بن عازب ؓ نے ابن عمر ؓ کے معاملے میں جو بات خود ابن عمر ؓ نے نقل کی اس کے خلاف بات نقل کی ہے۔

حاصل روایات: جب جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت سمرہ ؓ کا وظیفہ اس وقت مقرر فرمایا جب انہوں نے انصاری بچے سے کشتی کر کے اس کو پچھاڑ دیا وظیفہ اس لئے مقرر نہیں فرمایا کہ وہ بالغ ہو چکے تھے بلکہ قوت کے مظاہرہ کی وجہ سے بالکل حضرت ابن عمر ؓ کے معاملے میں بھی اسی بات کا احتمال ہے کہ جب آپ نے ان کی قوت کو ملاحظہ فرمایا تو اجازت دے دی بلوغت کی وجہ سے نہیں اور جب ان کو واپس لوٹایا تو کمزوری ملاحظہ کی تب واپس کیا عدم بلوغ کی وجہ سے نہیں۔

پس اس گفتگو سے ثابت ہو گیا کہ اس روایت میں امام ابو یوسف ؒ کے مؤقف کی کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ اس میں امام ابو حنیفہ ؒ کی کہ ہوئی بات کا احتمال ہے امام صاحب کو اس بات سے قطعاً انکار نہیں ہے۔ کہ جب بچے لڑنے کے قابل ہو جائیں تو ان کا حصہ مقرر کیا جائے اور ان کو لڑائی میں شریک کیا جائے خواہ وہ بالغ نہ ہوں۔ اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت براء بن عازب ؓ نے ابن عمر ؓ کے معاملے میں جو بات خود ابن عمر ؓ سے نقل کی اس کے خلاف بات نقل کی ہے۔

روایت براء ؓ:

۵۰۳۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِيْ اِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : عَرَضَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ ، فَاسْتَصْغَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَجَازَنَا يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَازَ ابْنَ عُمَرَ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَخَالَفَ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا . فَلَمَّا انْتَفٰى أَنْ يَكُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حُجَّةٌ لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ ، عَلَى الْفَرِيْقِ الْآخَرِ ،

اِلْتَمَسْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَهَبَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ اِلٰى أَحَدِهِمَا ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ اِلَى الْآخَرِ مِنْهُمَا ، قَوْلًا صَحِيْحًا .فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ ، فَرَأَيْنَا اللّٰهَ قَدْ جَعَلَ عِدَّةَ الْمَرْأَةِ ، اِذَا كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيْضُ ، ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ ، وَجَعَلَ عِدَّتَهَا اِذَا كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيْضُ ، مِنْ صِغَرٍ أَوْ كِبَرٍ ، ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ، فَجَعَلَ بَدَلًا مِنْ حَيْضَةٍ شَهْرًا ، وَقَدْ تَكُوْنُ الْمَرْأَةُ تَحِيْضُ فِيْ أَوَّلِ الشَّهْرِ ، وَفِيْ آخِرِهِ فَيَجْتَمِعُ لَهَا فِيْ شَهْرٍ وَاحِدٍ حَيْضَتَانِ ، وَقَدْ يَكُوْنُ بَيْنَ حَيْضَتَيْهَا شَهْرَانِ وَالْأَكْثَرُ .فَجَعَلَ الْخَلَفَ فِي الْحَيْضَةِ عَنْ أَغْلَبِ أُمُوْرِ النِّسَاءِ ، لِأَنَّ أَكْثَرَهُنَّ تَحِيْضُ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ حَيْضَةً وَاحِدَةً .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، وَرَأَيْنَا الِاحْتِلَامَ يَجِبُ بِهِ لِلصَّبِيِّ حُكْمُ الْبَالِغِيْنَ ، فَاِذَا عُدِمَ الِاحْتِلَامُ ، وَأُجْمِعَ أَنَّ هُنَاكَ خَلَفًا مِنْهُ، فَقَالَ قَوْمٌ :هُوَ بُلُوْغُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَقَالَ آخَرُوْنَ :بَلْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ مِنَ السِّنِيْنَ ، جُعِلَ ذٰلِكَ الْخَلَفُ عَلٰى أَغْلَبِ مَا يَكُوْنُ فِيْهِ الِاحْتِلَامُ ، فَهُوَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً ، لِأَنَّ أَكْثَرَ الِاحْتِلَامِ احْتِلَامُ الصِّبْيَانِ ، وَحَيْضُ النِّسَاءِ فِيْ هٰذَا الْمِقْدَارِ ، يَكُوْنُ ، وَلَا يُجْعَلُ عَلٰى أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ ، وَلَا عَلٰى أَكْثَرَ لِأَنَّ ذٰلِكَ اِنَّمَا يَكُوْنُ فِي الْخَاصِّ ، وَلَا نَعْتَبِرُ حُكْمَ الْخَاصِّ فِيْ ذٰلِكَ ، وَلٰكِنْ نَعْتَبِرُ أَمْرَ الْعَامِّ ، كَمَا لَمْ نَعْتَبِرْ أَمْرَ الْخَاصِّ فِيْمَا جُعِلَ خَلَفًا فِي الْحَيْضِ ، وَاعْتُبِرَ أَمْرُ الْعَامِّ .فَثَبَتَ بِالنَّظَرِ الصَّحِيْحِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كُلِّهِ، مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، بِالنَّظَرِ لَا بِالْأَثَرِ ، وَانْتَفٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِيْ هٰذَا نَحْوٌ مِنْ قَوْلِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ الَّذِيْ رَوَاهُ .أَبُوْ يُوْسُفَ عَنْهُ .

۵۰۳۵: ابواسحاق نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں بدر کے دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بلایا پھر چھوٹا قرار دے کر اجازت نہ دی اور احد کے دن اجازت مرحمت فرما دی۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت بتلا رہی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو احد کے دن چودہ سال کی عمر میں لڑنے کی اجازت دے دی اور یہ بات روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے خلاف ہے اب ان میں کوئی روایت دوسرے کے خلاف حجت و دلیل نہیں بن سکی تو اب قیاس کے ذریعہ اس کا حکم تلاش کیا تا کہ دونوں میں اصح ترین قول کو پا سکیں۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے اقوال پر غور کیا تو غور وفکر میں یہ بات سامنے آئی کہ جس عورت کو حیض آتا ہو اس کی عدت تین قروء مقرر فرمائی گئی اور اگر نوعمری یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت تین ماہ مقرر فرمائی گئی تو ایک حیض کے بدلے میں شریعت نے ایک

ماہ کو مقرر کر دیا کیونکہ عورت کو بعض اوقات ہر ماہ کی ابتداء اور اس کی انتہاء میں حیض آ جاتا ہے اس طرح ایک ماہ میں دو حیض اکٹھے ہو گئے اور بعض اوقات اس کے دو حیضوں کے درمیان دو ماہ یا اس سے بھی زیادہ فاصلہ ہو جاتا ہے۔ تو عام عورتوں کا لحاظ کر کے حیض کا قائم مقام مقرر فرما دیا یعنی تین ماہ کیونکہ عام عورتوں کو ہر ماہ میں ایک حیض آتا ہے جب یہ معاملہ اس طرح ہے تو ہم نے دوسری طرف نظر کی کہ احتلام سے بچوں کے لئے بالغوں کا حکم لازم ہو جاتا ہے اور جب احتلام نہ ہو تو اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس کا کوئی نائب ہو ایک جماعت نے پندرہ سال کی عمر کو پہنچ جانا اس کا نائب قرار دیا۔ دوسروں نے کہا کہ اس سے کچھ زیادہ عمر اس کا نائب ہے یہ ٹھیک ہے کہ جس عمر میں عام طور پر احتلام ہوتا ہے وہ پندرہ سال ہے تو اسی وجہ سے نائب مقرر کیا گیا کیونکہ بچوں کے احتلام اور بچیوں کے حیض کی یہی عمر ہے اس سے کم یا زیادہ عمر کو مقرر نہیں فرمایا کیونکہ اس کا تعلق خصوصی حالات سے ہے اور اس سلسلے میں خاص کا حکم ہم معتبر قرار نہیں دیتے۔ بلکہ عام کے حکم کا اعتبار کرتے ہیں۔ جس طرح کہ حیض میں عمومی حکم کا اعتبار کر کے نائب (تین ماہ) مقرر کر دیئے گئے پس اس سے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول قیاس کے ساتھ موافق ثابت ہوا اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی نفی ہو گئی۔ حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول اس سلسلہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے موافق ہے جس کو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب ٦، مسند احمد ٢٩٨/٤۔

۵۰۳۶ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيمِ اِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ أَشُدَّهٗ أَيْ ثَمَانِيْ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَمِثْلُهَا فِيْ سُوْرَةِ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ

۵۰۳۶ : عطاء بن دینار نے سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن حتی یبلغ اشدہ** " یعنی اشدہ سے مراد اٹھارہ سال ہیں اور سورہ بنی اسرائیل میں بھی اسی طرح ہے۔

حاصل روایات : اس باب میں امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کے طرز سے کسی ایک طرف رجحان معلوم نہیں ہوتا کیونکہ دلائل میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصویب کی ہے اور نظر میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی اور آخر میں قول تابعی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی حمایت میں نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا يُنْهٰى عَنْ قَتْلِهٖ مِنَ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ

بچوں اور عورتوں کا قتل دار الحرب میں بھی ممنوع ہے

خلاصۃ الزام : اس سلسلہ میں علماء کی ایک جماعت جس میں امام مالک، اوزاعی، شافعی و احمد رحمہم اللہ شامل ہیں کا قول یہ ہے کہ

دارالحرب میں بچوں عورتوں کا قتل کسی صورت بھی جائز نہیں اگر وہ بچوں کو اپنے بچاؤ کے لئے ڈھال بنائیں تو قتال حرام ہے۔
فریق ثانی کا مؤقف: بالقصد عورتوں اور بچوں کا قتل حرام ہے مگر بلاقصد ان کے قتل میں نہ حرج ہے نہ گناہ نہ اس پر دیت لازم ہے اس کو ائمہ احناف امام شافعی رحمہ اللہ واحمد رحمہ اللہ صحیح قول میں اختیار کرنے والے ہیں۔
فریق اوّل کا مؤقف: بچوں اور عورتوں کا قتل جس طرح بالقصد حرام ہے اسی طرح بلاقصد بھی حرام ہے۔ جیسا کہ ان روایات سے ثابت ہورہا ہے۔

۵۰۳۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرَمَةَ ، قَالَ : كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ .فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْتُلُهُمْ .

۵۰۳۷: قتادہ نے عکرمہ سے نقل کیا کہ نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھا کہ وہ لڑکوں کے قتل سے متعلق دریافت کررہا تھا تو انہوں نے لکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو قتل نہ کرتے تھے۔

تخریج : مسلم فی الجهاد ۱۳۹' ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۱۱' مالك فی الجهاد ۸۔

۵۰۳۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبِیْ، قَالَ :سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ ، قَالَ : كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ الْمُشْرِكِيْنَ أَحَدًا .فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ ، وَأَنَا حَاضِرٌ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا .

۵۰۳۸: یزید بن ہرمز نے کہا کہ نجدہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف خط لکھ کر سوال کررہا تھا کہ کیا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے بچوں میں سے کسی کو قتل کرتے تھے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کی طرف لکھا جبکہ میں موجود تھا۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے کسی کو بھی قتل نہ کرتے تھے۔

۵۰۳۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَعَثَ جُيُوْشَهُ قَالَ لَا تَقْتُلُوْا الْوِلْدَانَ .

۵۰۳۹: عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے لشکروں کو روانہ فرماتے تو ان کو فرماتے بچوں کو مت قتل کرنا۔

۵۰۴۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِیْ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، قَالَ :ثَنَا نَافِعٌ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُوْلَةً فِیْ بَعْضِ الْمَغَازِیْ ،

فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

۵۰۴۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں ایک غزوہ میں ایک عورت کو مقتول پایا۔ پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بچوں اور عورتوں کے قتل سے منع کر دیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۱' ابن ماجه فی الجهاد باب ۳۰' دارمی فی السیر باب ۲۵' مالك فی الجهاد ۹' مسند احمد ۲/۲۲' ۷٦/۱۰۰۔

۵۰۴۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. ، وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عُمَرَ

۵۰۴۱: نافع نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے انہوں نے سند میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

۵۰۴۲ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۰۴۲: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۰۴۳ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ ، قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ .

۵۰۴۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

تخریج : روایت ۵۰٤۰ کی تخریج ملاحظہ کریں۔

۵۰۴۴ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ ، حِيْنَ بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ .

۵۰۴۴: کعب بن مالک نے اپنے چچا سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا جبکہ آپ نے ابن ابی الحقیق یہودی کی طرف دستہ روانہ فرمایا۔

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۱۱' مالك فی الجهاد۸۔

۵۰۴۵ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الَّذِيْنَ قَتَلُوْا ابْنَ أَبِى الْحَقِيْقِ ، حِيْنَ خَرَجُوْا اِلَيْهِ، عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَالنِّسْوَانِ .

۵۰۴۵: عبدالرحمٰن بن کعب نے اپنے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی الحقیق یہودی کی طرف جانے والے دستہ کو روانہ کرتے وقت فرمایا بچوں اور عورتوں کو مت قتل کرنا۔

۵۰۴۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِىْ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً ، قَالَ لَهُمْ لَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَلَا امْرَأَةً .

۵۰۴۶: علقمہ بن مرثد نے ابو بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سریہ کو روانہ فرماتے تو انہیں حکم فرماتے کسی بچے اور عورت کو مت قتل کرنا۔

۵۰۴۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ .ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا بَعَثَ جَيْشًا كَانَ مِمَّا يُوْصِيهِمْ بِهٖ أَنْ لَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا قَالَ أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ فِىْ حَدِيْثِهٖ، قَالَ عَلْقَمَةُ ، فَحَدَّثْتُ بِهٖ مُقَاتِلَ بْنَ حَيَّانَ ، فَقَالَ :حَدَّثَنِىْ مُسْلِمُ بْنُ هُشَيْمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقْرِنٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۰۴۷: سلیمان بن بریدہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو روانہ فرماتے تو من جملہ وصایا کے یہ بھی فرماتے کہ کسی بچے کو قتل مت کرنا۔ ابو بشر رقی نے اپنی روایت میں ذکر کیا کہ علقمہ نے کہا کہ میں نے مقاتل بن حیان کو یہ بات کہی تو انہوں نے کہا مجھے مسلم بن ہشیم نے نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۰۴۸ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ .ح

۵۰۴۸: فہد نے عبداللہ بن صالح سے روایت نقل کی ہے۔

۵۰۴۹ :وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَا :ثَنَا اللَّيْثُ ، قَالَ :ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا بَعَثَ أَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ ، كَانَ مِمَّا يُوْصِيْهِ بِهٖ أَنْ لَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا .

۵۰۴۹: علقمہ بن مرثد حضرمی نے سلیمان بن بریدہ اسلمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب کسی آدمی کو لشکر کا امیر یا سریہ کا قائد بناتے تو من جملہ وصایا کے یہ نصائح بھی ہوتے کسی بچے کو قتل نہ کرنا۔

۵۰۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ : ثَنَا قَيْسُ بْنُ رَبِيْعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ : نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ قَالَ هُمَا لِمَنْ غَلَبَ .

۵۰۵۰: عطیہ عوفی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع کیا ہے اور فرمایا یہ دونوں غلبہ والے کے ہیں۔

۵۰۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ : ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْمُرَقِّعُ بْنُ صَيْفِيٍّ ، عَنْ جَدِّهِ رَبَاحِ بْنِ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَلَى مُقَدِّمَتِهِ ، حَتّٰى لَحِقَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهِ ، فَأَفْرَجُوْا عَنِ امْرَأَةٍ يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهَا مَقْتُوْلَةً ، فَبَعَثَ إِلٰى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ يَنْهَاهُ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ .

۵۰۵۱: مرقع بن صیفی نے اپنے دادا رباح بن حنظلہ الکاتب سے نقل کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں گیا اس لشکر کے مقدمہ پر خالد بن ولید مقرر تھے۔ آپ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر ان سے جا ملے وہاں صحابہ کرام ایک مقتولہ عورت کو دیکھ رہے تھے انہوں نے اس کی طرف جانے کے لئے آپ کا راستہ خالی کر دیا تو آپ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع کیا۔

۵۰۵۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ : ثَنَا الْمُغِيْرَةُ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي الْمُرَقِّعُ بْنُ صَيْفِيٍّ عَنْ جَدِّهِ رَبَاحِ بْنِ رَبِيْعٍ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَقْتُلُوْا ذُرِّيَّةً وَلَا عَسِيْفًا

۵۰۵۲: مرقع بن صیفی نے اپنے دادا رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں گیا پھر اسی طرح روایت نقل کی صرف اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ آپ نے فرمایا بچوں اور غلاموں کو مت قتل کرو۔

تخریج : ابن ماجه في الجهاد باب ۳۰، مسند احمد ۴۸۸/۳، ۱۷۸/۴۔

۵۰۵۳: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ : ثَنَا الْمُغِيْرَةُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ

مِثْلَهُ.

۵۰۵۳: سعید بن منصور نے مغیرہ سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۰۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِي ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْمُرَقَّعِ بْنِ صَيْفِيٍّ ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ ، قَالَ :كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِامْرَأَةٍ لَهَا خَلْقٌ ، وَقَدْ اجْتَمَعُوْا عَلَيْهَا فَلَمَّا جَاءَ أَفْرَجُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَتْ هٰذِهِ تُقَاتِلُ ثُمَّ اتَّبَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا أَنْ لَا تَقْتُلَ امْرَأَةً ، وَلَا عَسِيْفًا .

۵۰۵۴: مرقع بن صیفی نے حنظلہ کاتبؓ سے نقل کیا ہے کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ کا گزر ایک عورت کے پاس سے ہوا جس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے اور لوگ اس کے پاس اکٹھے تھے جب آپ تشریف لائے تو صحابہ کرام نے اس کی طرف جانے کا راستہ آپ کے لئے کھول دیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تو لڑائی نہ کرتی تھی پھر آپ نے خالد ؓ کو پیغام بھیجا کہ وہ کسی عورت اور غلام کو قتل نہ کریں۔

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۱۱۔

۵۰۵۵: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ قَتْلُ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ عَلَى حَالٍ ، وَأَنَّهُ لَا يَحِلُّ أَنْ يُقْصَدَ إِلَى قَتْلِ غَيْرِهِمْ ، إِذَا كَانَ لَا يُؤْمَنُ فِيْ ذٰلِكَ تَلَفُهُمْ .مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ أَهْلَ الْحَرْبِ إِذَا تَتَرَّسُوْا بِصِبْيَانِهِمْ ، فَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَمْيَهُمْ إِلَّا بِإِصَابَةِ صِبْيَانِهِمْ ، فَحَرَامٌ عَلَيْهِمْ رَمْيُهُمْ فِيْ قَوْلِ هٰؤُلَاءِ وَكَذٰلِكَ إِنْ تَحَصَّنُوْا بِحِصْنٍ وَجَعَلُوْا فِيْهِ الْوِلْدَانَ ، فَحَرَامٌ عَلَيْنَا رَمْيُ ذٰلِكَ الْحِصْنِ عَلَيْهِمْ ، إِذَا كُنَّا نَخَافُ مِنْ ذٰلِكَ إِصَابَةَ صِبْيَانِهِمْ وَنِسَائِهِمْ وَاحْتَجُّوْا بِالْآثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا فِيْ صَدْرِ هٰذَا الْبَابِ وَوَافَقَهُمْ آخَرُوْنَ عَلَى صِحَّةِ هٰذِهِ الْآثَارِ ، وَعَلَى تَوَاتُرِهَا ، وَقَالُوْا : وَقَعَ النَّهْيُ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى الْقَصْدِ إِلَى قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ .فَأَمَّا عَلَى طَلَبِ قَتْلِ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ لَا يُوَصِّلُ إِلَى ذٰلِكَ مِنْهُ إِلَّا بِتَلَفِ صِبْيَانِهِمْ وَنِسَائِهِمْ ، فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

۵۰۵۵: فریابی نے سفیان سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے اور امام طحاوی ؒ فرماتے ہیں ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ کسی عورت اور بچے کو کسی حالت میں قتل کرنا جائز نہیں اور ان کے علاوہ لوگوں کو بھی قتل کا ارادہ کرنا درست نہیں جبکہ ان کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو۔ مثلاً جب لڑنے والے لوگ جب اپنے بچوں کو ڈھال بنا

لیں اور مسلمان ان بچوں اور عورتوں پر تیر اندازی کے بغیر جنگجو لوگوں تک نہ پہنچا جاسکے تو ان پر تیر اندازی حرام ہے اسی طرح اگر وہ قلعے میں بند ہو جائیں اور اس میں بچوں کو رکھیں تو اس قلعہ پر تیر اندازی حرام ہے جبکہ یہ خطرہ ہو کہ یہ تیر ان عورتوں اور بچوں کو لگیں گے۔ انہوں نے مذکورہ بالا روایات کو اپنے استدلال میں پیش کیا۔ دوسروں نے کہا بچوں اور عورتوں کا قتل بلاشبہ درست نہیں مگر جب جنگجو لوگوں تک ان کو قتل کے بغیر نہ پہنچا جاسکتا ہو تو ان کا قتل اس وقت درست ہے ان کی دلیل مندرجہ ذیل روایات ہیں۔ فریق ثانی کا کہنا ہے کہ ان آثار کی صحت میں کلام نہیں۔ مگر ان کے سلسلہ میں ممانعت سے مراد بالقصد ان کا قتل کرنا ہے اور اس میں کسی کو اختلاف نہیں۔

موقف ثانی کی مستدل روایات:

۵۰۵۶ : بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُبَيِّتُوْنَ لَيْلًا ، فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَصِبْيَانِهِمْ ، فَقَالَ هُمْ مِنْهُمْ .

۵۰۵۶: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ہم رات کو مشرکین کے گھروں پر شب خون مارتے ہیں اگر اس دوران بچے اور عورتیں مارے جائیں (تو ان کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا ان کا حکم مشرکین والا ہے۔

تخریج : مسند احمد ٤/٧١۔

۵۰۵۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ : قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَوْطَأَتْ خَيْلُنَا أَوْلَادًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ .

۵۰۵۷: عمرو بن دینار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا آپ سے پوچھا گیا اگر ہمارے گھوڑے مشرکین کے بچوں کو روند ڈالیں؟ (تو کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا ان کا حکم مشرکین والا ہے۔

تخریج : ترمذی فی السیر باب ۱۹' مسند احمد ٤/٧١۔

۵۰۵۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِيْ رَبِيْعَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ : قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الدَّارُ مِنْ دُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ نَفْتَحُهَا

فِي الْغَارَةِ ، فَنُصِيبُ الْوِلْدَانَ تَحْتَ بُطُوْنِ الْخَيْلِ ، وَلَا نَشْعُرُ ؟ فَقَالَ اِنَّهُمْ مِنْهُمْ قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ : فَلَمَّا لَمَّا يَنْهَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغَارَةِ ، وَقَدْ كَانُوْا يُصِيبُوْنَ فِيهَا الْوِلْدَانَ وَالنِّسَاءَ الَّذِيْنَ يَحْرُمُ الْقَصْدُ اِلٰى قَتْلِهِمْ ، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا أَبَاحَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ لِمَعْنًى غَيْرِ الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهِ حُظِرَ مَا حُظِرَ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ ، وَأَنَّ مَا حُظِرَ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ ، هُوَ الْقَصْدُ اِلٰى قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ ، وَالَّذِيْ أَبَاحَ هُوَ الْقَصْدُ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ ، وَاِنْ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ تَلَفُ غَيْرِهِمْ، مِمَّنْ لَا يَحِلُّ الْقَصْدُ اِلٰى تَلَفِهِ، حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْآثَارُ الْمَرْوِيَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَا تَتَضَادُّ .وَقَدْ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَارَةِ عَلَى الْعَدُوِّ ، وَأَغَارَ عَلَى الْآخَرِيْنَ فِيْ آثَارٍ عِدَّةٍ ، قَدْ ذَكَرْنَاهَا فِي بَابِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا يُحِيطُ بِهِ عِلْمُنَا ، أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُؤْمَنُ مِنْ تَلَفِ الْوِلْدَانِ وَالنِّسَاءِ فِيْ ذٰلِكَ ، وَلٰكِنَّهُ أَبَاحَ ذٰلِكَ لَهُمْ ، لِأَنَّ قَصْدَهُمْ كَانَ اِلٰى غَيْرِ تَلَفِهِمْ .فَهٰذَا يُوَافِقُ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْتُ مِمَّا فِيْ حَدِيْثِ الْعَضْبِ ، وَالنَّظَرُ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي الَّذِيْ عَضَّ ذِرَاعَهُ رَجُلٌ ، فَانْتَزَعَ ذِرَاعَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَا الْعَاضِّ ، أَنَّهُ أَبْطَلَ ذٰلِكَ وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُ الْآثَارُ فِيْ ذٰلِكَ فَمِنْهَا .

۵۰۵۸: عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم مشرکین کے گھروں میں کسی گھر کو شب خون میں فتح کرتے ہیں وہاں ہمارے قصد کے بغیر گھوڑوں کے پاؤں کے نیچے بچے روندے جانے کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا وہ انہی میں سے ہیں۔جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو شب خون سے منع نہیں فرمایا اور اس میں تو وہ بچوں اور عورتوں تک کو پہنچتے ہیں کہ جن کا قتل حرام ہے تو اس سے یہ دلیل مل گئی کہ ان روایات میں جواز کا وہ سبب نہیں جس کی ممانعت گزشتہ روایات میں وارد ہے یعنی عورتوں اور بچوں کو قصداً قتل کرنا اور جواز کی صورت جس کا ان روایات سے ثبوت ملتا ہے وہ بلاقصد ہے کہ اصل تو مشرکین کے قتل کا ارادہ ہو خواہ اس میں وہ ہلاک ہوں جن کے قتل کا ارادہ نہیں۔اب اس تاویل سے احادیث کا تضاد ختم ہو جائے گا اور تمام احادیث اپنے اپنے مقام پر درست قرار پائیں گی۔جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن پر شب خون اور لوٹ کا حکم دیا اور متعدد بار آپ نے خود شب خون میں شرکت فرمائی جیسا کہ باب الدعاء قبل القتال میں ہم تذکرہ کر چکے اور جہاں تک ہمارا علم ہے کسی روایت میں شب خون کی ممانعت ثابت نہیں ہے اور یہ بات جانی پہچانی ہے کہ شب خون والی حالت میں آپ کے سامنے یہ بات معلوم تھی کہ اس میں بچوں اور عورتوں کی ہلاکت ہوگی مگر آپ نے دشمن پر اس کو جائز رکھا کیونکہ اصل مقصود تو دوسروں کو قتل کرنا ہوتا تھا اور یہ بات حضرت

صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ والی روایت کے مفہوم کے موافق ہے اور نظر بھی اسی کی تائید کرتی ہے کیونکہ قصد تو جنگجو لوگوں کا قتل ہے۔ حالانکہ جناب رسول اللہ ﷺ سے وہ روایت وارد ہے جو اس شخص سے متعلق ہے جس کے بازو کو ایک شخص نے دانتوں سے کاٹا۔ اس آدمی نے اپنے بازو کو قوت سے اس کے دانتوں سے چھڑایا تو (جھٹکے کی وجہ سے) کاٹنے والے کے دو سامنے والے دانت گر گئے آپ ﷺ نے اس کے بدلے کو باطل قرار دیا اور اس سلسلے میں متواتر روایات وارد ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

تخریج : مسند احمد ۷۳/٤۔

۵۰۵۹ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِیُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِیْ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِیْ رَبَاحٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ ، عَنْ عَمَّیْهِ سَلْمَةَ بْنِ أُمَیَّةَ وَیَعْلَی بْنِ أُمَیَّةَ ، قَالَا : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ ، وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا ، فَقَاتَلَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ، فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهٗ فَجَبَذَهَا مِنْ فِیْهِ، فَنَزَعَ ثَنِیَّتَهٗ. فَأَتَی الرَّجُلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَلْتَمِسُ الْعَقْلَ ، فَقَالَ یَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ إِلٰی أَخِیْهِ فَیَعَضُّهٗ عَضِیْضَ الْفَحْلِ ، ثُمَّ یَأْتِیْ یَطْلُبُ الْعَقْلَ ؟ لَا عَقْلَ لَهُمَا فَأَبْطَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۵۰۵۹: صفوان بن عبداللہ بن صفوان نے اپنے دونوں چچاؤں سلمہ بن امیہ اور یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں شریک ہوئے۔ ہمارے ساتھ ایک اور ساتھی بھی تھا وہ ایک مسلمان سے لڑ پڑا۔ اس نے اس کے بازو کو دانتوں سے کاٹا۔ اس ہمارے ساتھی نے اپنے بازو کو اس کے منہ سے کھینچا تو اس کے سامنے والے دانت نکل گئے۔ اس نے جا کر جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دیت کا مطالبہ کر دیا۔ آپ نے فرمایا تم میں سے ایک آدمی اپنے مسلمان بھائی کو جا کر اونٹ کی طرح کاٹتا ہے پھر آ کر دیت کا مطالبہ کرتا ہے ان دونوں کے لئے دیت نہیں ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے دونوں کے لئے دیت کو باطل قرار دیا۔

تخریج : نسائی فی القسامه باب ۲۰' ابن ماجه فی الدیات باب ۲۰۔

۵۰۶۰ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِیْ رَبَاحٍ ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ یَعْلَی بْنِ أُمَیَّةَ ، حَدَّثَهٗ عَنْ یَعْلَی بْنِ أُمَیَّةَ ، قَالَ :كَانَ لِیْ أَجِیْرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا، فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ، فَانْتَزَعَ أُصْبُعَهٗ فَسَقَطَتْ ثَنِیَّتَاهُ فَجَاءَ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَهْدَرَ ثَنِیَّتَهٗ قَالَ عَطَاءٌ :حَسِبْتُ أَنَّ صَفْوَانَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَیَدَعُ یَدَهٗ فِیْ فِیْكَ ، فَتَقْضِمُهَا كَقَضْمِ الْجَمَلِ ؟

۵۰۶۰: عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ صفوان بن یعلی بن امیہ نے یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ میرے ایک مزدور نے ایک آدمی سے لڑائی کی ان میں سے ایک نے دوسرے کو دانتوں سے کاٹا۔ اس نے اپنی انگلی کو اس کے منہ دے اس قوت سے کھینچا کہ کاٹنے والے کے دو سامنے والے دانت گر گئے۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس کے دانتوں کے بدلے کو باطل قرار دیا۔ عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرا گمان یہ ہے کہ صفوان نے اس طرح کہا: **قال رسول الله أيدع يده في فيك فتقضمهما كقضم الجمل؟** کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں چھوڑتا تاکہ تو اونٹ کی طرح اس کو چباتا۔

تخریج : مسلم في الزكاة ٢٨/٢٧' نسائي في القسامة باب ٢٠' ابن ماجه في الديات باب ٢٠' مسند احمد ٣٢١/٣۔

۵۰۶۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ اِلَّا أَنَّهُ قَالَ كَقَضْمِ الْبُكْرِ .

۵۰۶۱: مجاہد نے یعلی بن امیہ سے روایت کی' پھر انہوں نے اسی طرح ذکر کیا مگر یہ الفاظ مختلف ہیں: **كقضم البكر** (جواں سال اونٹ)۔

۵۰۶۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا حِبَّانُ ، قَالَ :ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ ، قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ ، فَانْتَزَعَ ذِرَاعَهُ، فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَا الَّذِيْ عَضَّهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْتُ أَنْ تَقْضِمَ يَدَ أَخِيْكَ كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ؟ فَأَبْطَلَهَا .

۵۰۶۲: زرارہ بن اوفی نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کے بازو کو دانتوں سے کاٹا۔ اس آدمی نے اپنا بازو زور سے کھینچ لیا جس سے کاٹنے والے کے سامنے والے دو دانت گر گئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اپنے بھائی کے ہاتھ کو نر اونٹ کی طرح چبانے کی کوشش کی ہے۔ پس آپ نے اس کے بدلے کو باطل قرار دیا۔

تخریج : بخاري في الجهاد باب ١٢٠' مسلم في الزكاة ٢٨' والقسامة ٢١/٢٠' نسائي في الزكاة باب ٩' والقسامة باب ١٨' ابن ماجه في الديات باب ٢٠' مسند احمد ٤' ٢٢٤/٢٢٢' ٤٣٠/٤٢٨۔

۵۰۶۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَلَمَّا كَانَ الْمَعْضُوْضُ نَزَعَ يَدَهٗ ، وَاِنْ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ تَلَفُ ثَنَايَا غَيْرِهٖ، وَكَانَ حَرَامًا عَلَيْهِ الْقَصْدُ اِلَى نَزْعِ ثَنَايَا غَيْرِهٖ بِغَيْرِ اِخْرَاجِ يَدِهٖ مِنْ فِيْهِ، وَلَمْ يَكُنِ الْقَصْدُ فِيْ ذٰلِكَ اِلَى غَيْرِ التَّلَفِ ، كَالْقَصْدِ اِلَى التَّلَفِ فِي الْاِثْمِ ، وَلَا فِيْ وُجُوْبِ الْعَقْلِ ، كَانَ

كَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ لَهُ أَخْذُ شَيْءٍ ، وَفِي أَخْذِهِ إِيَّاهُ تَلَفُ غَيْرِهِ ، مِمَّا يَحْرُمُ عَلَيْهِ الْقَصْدُ إِلَى تَلَفِهِ كَانَ لَهُ الْقَصْدُ إِلَى أَخْذِ مَا لَهُ أَخْذُهُ مِنْ ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ فِيهِ تَلَفُ مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ الْقَصْدُ إِلَى تَلَفِهِ فَكَذٰلِكَ الْعَدُوُّ ، قَدْ جُعِلَ لَنَا قِتَالُهُمْ ، وَحَرُمَ عَلَيْنَا قَتْلُ نِسَائِهِمْ وَوِلْدَانِهِمْ . فَحَرَامٌ عَلَيْنَا الْقَصْدُ إِلَى مَا نُهِينَا عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ ، وَحَلَالٌ لَنَا الْقَصْدُ إِلَى مَا أُبِيحَ لَنَا ، وَإِنْ كَانَ فِيهِ تَلَفُ مَا قَدْ حَرُمَ عَلَيْنَا مِنْ غَيْرِهِمْ ، وَلَا ضَمَانَ عَلَيْنَا فِي ذٰلِكَ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

۵۰۶۳: شعبہ نے قتادہ سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت اسی طرح نقل کی ہے۔ان روایات سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے۔ جس آدمی کا ہاتھ کاٹا گیا جب اس نے اپنا ہاتھ کھینچا اگرچہ اس کی وجہ سے دوسرے آدمی کے دانت گر گئے اس کے منہ سے ہاتھ کو نکالنے کے بغیر دانتوں کو کسی اور طریقے سے نکالنے کا قصد کرنا بھی حرام تھا اور اس سلسلے میں دانتوں کے تلف کرنے کا قصد بھی نہیں تھا اور یہ اسی قصد کی طرح ہے جو تلف کرنے میں گناہ ہے اور دیت کے لازم ہونے کے اعتبار سے برابر نہیں تو بالکل اسی طرح ہر وہ آدمی جس کو کسی چیز کے لینے کا اختیار ہو اور اس کے لینے میں کسی دوسرے کا ایسا نقصان ہوتا ہو جس کا ارادہ کرنا حرام ہے۔اس کے باوجود بھی وہ آدمی اپنی چیز لے سکتا ہے خواہ دوسرے کی وہ چیز ضائع ہو جائے جس کا قصداً ضائع کرنا حرام ہے بالکل اسی طرح معاملہ دشمن کا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان سے لڑنے کا حکم دیا اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا بھی ہم پر حرام کر دیا پس جس بات سے ہمیں روکا گیا ہے اس کا ارادہ کرنا حرام ہے لیکن جس چیز کو ہمارے لئے جائز کیا گیا ہے اس کا ارادہ کرنا بھی جائز ہے اگرچہ اس کے حصول کے لئے کوئی ایسی چیز ضائع ہوتی ہو جس کا ضائع کرنا حرام ہو۔ فلہٰذا اس سلسلے میں ہم پر کوئی تاوان بھی لازم نہیں ہوگا۔ ہمارے ائمہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ هَلْ يُقْتَلُ فِي دَارِ الْحَرْبِ أَمْ لَا ؟

کیا دارالحرب میں نہایت بوڑھوں کو قتل کیا جائے گا؟

نمبر ①: دارالحرب میں نہایت بوڑھے کا قتل درست ہے۔اس قول کو امام حسن بصری' شافعی' ابن جریر طبری رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: دوسری رائے یہ ہے کہ دارالحرب میں نہایت بوڑھوں کو قتل نہ کیا جائے وہ اس سلسلہ میں بچوں اور عورتوں کی طرح ہیں اس قول کو امام مجاہد' زہری' ثوری' ائمہ احناف' مالک' احمد و شافعی رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔۔البتہ اگر شیخ فانی قتال کرے یا مشورہ دے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔

فریق اوّل کا موقف: نہایت بوڑھے کو دارالحرب میں خواہ قتال میں نہ بھی حصہ لے اسے قتل کیا جائے گا دلیل یہ روایت ہے:

۵۰۶۴ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِىْ بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِىْ مُوْسَى ، قَالَ : لَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ ، بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلٰى جَيْشٍ إِلٰى أَوْطَاسٍ ، فَلَقِىَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ ، فَقُتِلَ دُرَيْدٌ ، وَهَزَمَ اللّٰهُ أَصْحَابَهُ قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا، فَقَالُوْا :لَا بَأْسَ بِقَتْلِ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ فِى الْحَرْبِ. وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ، وَبِأَنَّ دُرَيْدًا قَدْ كَانَ حِيْنَئِذٍ فِىْ حَالِ مَنْ لَا يُقَاتِلُ .وَرَوَوْا فِىْ ذٰلِكَ ،

۵۰۶۴: یزید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے ابو بردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو ابو عامر کو اوطاس کی طرف ایک لشکر دے کر روانہ فرمایا تو اس کی درید بن صمہ سے لڑائی ہوئی درید مارا گیا اور اس کے ساتھی شکست کھا گئے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ لڑائی زیادہ بوڑھے کو بھی قتل میں کوئی حرج نہیں۔انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا کیونکہ درید بن صمہ اس وقت خود لڑائی کی حالت والے لوگوں سے نہ تھا اور مزید دلیل کے طور پر اس روایت کو بھی پیش کیا۔

۵۰۶۵ : مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : وَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ أَوْطَاسٍ ، فَأَدْرَكَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ رَبِيْعُ بْنُ رُفَيْعٍ ، فَأَخَذَ بِخِطَامِ جَمَلِهٖ وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهُ امْرَأَةٌ ، فَإِذَا هُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ ، قَالَ مَاذَا تُرِيْدُ مِنِّىْ ؟ قَالَ :أَقْتُلُكَ، ثُمَّ ضَرَبَهُ بِسَيْفِهٖ، قَالَ :فَلَمْ يُغْنِ شَيْئًا قَالَ :بِئْسَمَا سَلَّحَتْكَ أُمُّكَ، خُذْ سَيْفِىْ هٰذَا مِنْ مُؤَخِّرِ رَحْلِىْ ، ثُمَّ اضْرِبْ، وَارْفَعْ عَنِ الْعِظَامِ ، وَارْفَعْ عَنِ الدِّمَاغِ فَإِنِّىْ كَذٰلِكَ كُنْتُ أَقْتُلُ الرِّجَالَ قَالُوْا :فَلَمَّا قُتِلَ دُرَيْدٌ ، وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ فَانٍ ، لَا يَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهٖ، فَلَمْ يَعِبْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الشَّيْخَ الْفَانِىْ يُقْتَلُ فِىْ دَارِ الْحَرْبِ ، وَأَنَّ حُكْمَهُ فِىْ ذٰلِكَ حُكْمُ الشُّبَّانِ لَا حُكْمُ النِّسْوَانِ .وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا يَنْبَغِىْ قَتْلُ الشُّيُوْخِ فِىْ دَارِ الْحَرْبِ وَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ ، كَالنِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ .وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ .

۵۰۶۵: عبداللہ بن ادریس نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کی جانب ایک لشکر بھیجا تو حضرت ربیع بن رفیع نے درید بن صمہ کو پالیا اور اس کے اونٹ کی لگام لے کر چل دیئے ان کا خیال تھا کہ وہ عورت ہے۔تو اچانک انہوں نے دیکھا کہ یہ تو بوڑھا آدمی ہے اس نے کہا۔تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ اس

نے کہا میں تمہیں قتل کروں گا پھر اس کو تلوار ماری تو اس سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوا۔ اس نے کہا تمہاری ماں تمہیں ہتھیار پکڑنے کا بدترین طریقہ سکھایا ہے اس نے کہا میری تلوار میرے کجاوے کے پیچھے لٹکی ہے اسے لے کر مارو مگر اسے ہڈیوں اور دماغ سے الگ رکھنا میں اسی طرح قتل کیا کرتا تھا۔ جبکہ انتہائی بوڑھا درید جو اپنی طرف سے دفاع بھی نہ کرسکتا تھا وہ قتل ہوا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے ان صحابہ کو ملامت نہ کی تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ دارالحرب میں اگر نہایت بوڑھا قتل ہو۔ تو اس کا حکم جوانوں والا ہے۔ عورتوں والا نہیں۔ دارالحرب میں بھی انتہائی بوڑھوں کا قتل درست نہیں ان کا حکم اس میں بچوں اور عورتوں کی طرح ہے دلیل یہ ہے۔

<u>طریق استدلال:</u> جبکہ انتہائی بوڑھا درید جو اپنی طرف سے دفاع بھی نہ کرسکتا تھا وہ قتل ہوا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے ان صحابہ کو ملامت نہ کی تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ دارالحرب میں اگر نہایت بوڑھا قتل ہو۔ تو اس کا حکم جوانوں والا ہے۔ عورتوں والا نہیں۔

<u>فریق ثانی کا موقف:</u> دارالحرب میں بھی انتہائی بوڑھوں کا قتل درست نہیں ان کا حکم اس میں بچوں اور عورتوں کی طرح ہے دلیل یہ ہے۔

<u>روایت بریدہ رضی اللہ عنہ:</u>

۵۰۶۲: بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً يَقُولُ لَا تَقْتُلُوا شَيْخًا كَبِيرًا فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ الْمَنْعُ مِنْ قَتْلِ الشُّيُوخِ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِي حَدِيثِ مُرَقِّعِ بْنِ صَيْفِيٍّ فِي الْمَرْأَةِ الْمَقْتُولَةِ مَا كَانَتْ هٰذِهِ تُقَاتِلُ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَنْ أُبِيحَ قَتْلُهُ هُوَ الَّذِي يُقَاتِلُ، وَلٰكِنْ لَمَّا رُوِيَ حَدِيثُ دُرَيْدٍ هٰذَا، وَهٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الْأُخَرُ، وَجَبَ أَنْ تُصَحَّحَ، وَلَا يُدْفَعَ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ. فَالنَّهْيُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتْلِ الشُّيُوخِ فِي دَارِ الْحَرْبِ، ثَابِتٌ فِي الشُّيُوخِ الَّذِينَ لَا مَعُونَةَ لَهُمْ عَلَى شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْحَرْبِ، مِنْ قِتَالٍ وَلَا رَأْيٍ وَحَدِيثُ دُرَيْدٍ عَلَى الشُّيُوخِ الَّذِينَ لَهُمْ مَعُونَةٌ فِي الْحَرْبِ كَمَا كَانَ لِدُرَيْدٍ، فَلَا بَأْسَ بِقَتْلِهِمْ وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا يُقَاتِلُونَ لِأَنَّ تِلْكَ الْمَعُونَةَ الَّتِي تَكُونُ مِنْهُمْ أَشَدُّ مِنْ كَثِيرٍ مِنَ الْقِتَالِ، وَلَعَلَّ الْقِتَالَ لَا يَلْتَئِمُ لِمَنْ يُقَاتِلُ إِلَّا بِهَا، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، قُتِلُوا وَالدَّلِيلُ عَلَى ذٰلِكَ قَوْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي حَدِيثِ رَبَاحٍ أَخِي حَنْظَلَةَ، فِي الْمَرْأَةِ الْمَقْتُولَةِ مَا كَانَتْ هٰذِهِ تُقَاتِلُ أَيْ: فَلَا تُقْتَلُ، فَإِنَّهَا لَا تُقَاتِلُ، فَإِذَا قَاتَلَتْ

قُتِلَتْ ، وَارْتَفَعَتِ الْعِلَّةُ الَّتِیْ لَهَا مَنَعَ مِنْ قَتْلِهَا .وَفِیْ قَتْلِهِمْ دُرَیْدَ بْنَ الصِّمَّةِ لِلْعِلَّةِ الَّتِیْ ذَكَرْنَا ، دَلِیْلٌ عَلٰی أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِقَتْلِ الْمَرْأَةِ ، إِذَا كَانَتْ أَیْضًا ذَاتَ تَدْبِیْرٍ فِی الْحَرْبِ كَالشَّیْخِ الْكَبِیْرِ ذِی الرَّأْیِ فِیْ أُمُوْرِ الْحَرْبِ .فَهٰذَا الَّذِیْ ذَكَرْنَا ، هُوَ الَّذِیْ یُوْجِبُهُ تَصْحِیْحُ مَعَانِیْ هٰذِهِ الْآثَارِ .وَقَدْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ قَتْلِ أَصْحَابِ الصَّوَامِعِ .

۵۰۶۶: علقمہ بن مرثد نے ابن بریدہ سے انہوں نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب کوئی لشکر روانہ فرماتے تو ان کو ہدایت فرماتے انتہائی بوڑھے کو قتل مت کرنا۔ اس روایت میں بوڑھوں کو قتل کرنے کی صاف ممانعت ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے مرقع بن صیفی کی روایت میں مقتولہ عورت کے متعلق فرمایا۔ یہ لڑائی تو نہ کرتی تھی۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جس بوڑھے کا قتل مباح کیا گیا وہ لڑنے والا ہے لیکن جب روایت درید اور دوسری احادیث وارد ہیں تو ضروری ہے کہ ان کے مابین تضاد نہ رہے۔ دارالحرب میں شیوخ کے قتل والی روایت وہ ان شیوخ کے متعلق ثابت ہے جن کو لڑائی کے معاملات میں کس طرح کی دلچسپی نہ ہو اور نہ ان کی رائے کی حیثیت رہے اور روایت درید کا تعلق ایسے بوڑھے لوگوں سے ہے جو لڑائی میں معاونت کر سکتے ہوں جیسا کہ درید کو یہ بات حاصل تھی ایسے لوگوں کے قتل میں کچھ حرج نہیں اگرچہ وہ براہ راست لڑائی میں حصہ نہ لیتے ہوں مگر لڑائی کے سلسلہ میں ان کی اعانت وہ قتال سے بڑھ کر ہے اور شاید کہ لڑنے والے کی لڑائی اسی سے ہی درست ہو جو وہ رائے دے تو جب ایسا ہی ہے تو ایسے لوگوں کو قتل کیا جائے گا اور اس کی دلیل جناب رسول اللہ ﷺ کا قول (جو حدیث رباح میں موجود ہے جو کہ حنظلہ کے بھائی تھے) جو اس مقتولہ عورت کے متعلق فرمایا کہ یہ تو لڑتی نہ تھی۔ اگر وہ لڑے تو اس کو قتل کیا جائے کیونکہ جو وجہ اس کے قتل نہ کرنے کی تھی وہ ختم ہوگئی اور اس مذکورہ علت کی وجہ سے صحابہ کرام کا درید بن صمہ کا قتل کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اگر عورت لڑائی کے مشورے دینے والی ہو تو اس کو قتل کرنے میں حرج نہیں۔ جیسا کہ لڑائی کے معاملات میں ماہرانہ رائے دینے والے بوڑھے کا قتل کرنا جائز ہے۔ روایات کے معانی کی تصحیح سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ یہی ہے جس کا ہم نے ذکر کر دیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے عبادت گاہوں میں عبادت کرنے والوں کو قتل کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ اس روایت میں۔

تخریج : اخرج بنحوہ ابو داؤد فی الجهاد باب ۸۲۔

حاصل روایات : اس روایت میں بوڑھوں کو قتل کرنے کی صاف ممانعت ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے مرقع بن صیفی کی روایت میں مقتولہ عورت کے متعلق فرمایا۔ یہ لڑائی تو نہ کرتی تھی۔

اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جس بوڑھے کا قتل مباح کیا گیا وہ لڑنے والا ہے لیکن جب روایت درید اور دوسری احادیث وارد ہیں تو ضروری ہے کہ ان کے مابین تضاد نہ رہے۔

صورت تطبیق: دارالحرب میں شیوخ کے قتل والی روایت وہ ان شیوخ کے متعلق ثابت ہے جن کو لڑائی کے معاملات میں کس طرح

کی دلچسپی نہ ہو اور نہ ان کی رائے کی حیثیت رہے اور روایت درید کا تعلق ایسے بوڑھے لوگوں سے جو لڑائی میں معاونت کر سکتے ہیں جیسا کہ درید کو یہ بات حاصل تھی ایسے لوگوں کے قتل میں کچھ حرج نہیں اگرچہ وہ براہ راست لڑائی میں حصہ نہ لیتے ہوں مگر لڑائی کے سلسلہ میں ان کی اعانت وہ قتال سے بڑھ کر ہے اور شاید کہ لڑنے والے کی لڑائی اسی سے ہی درست ہو جو وہ رائے دے تو جب ایسا ہی ہے تو ایسے لوگوں کو قتل کیا جائے گا۔

دلیل نمبر ①: اور اس کی دلیل جناب رسول اللہ ﷺ کا قول جو حدیث رباح میں موجود ہے جو کہ حنظلہ کے بھائی تھے جو اس مقتولہ عورت کے متعلق فرمایا کہ یہ تو لڑتی نہ تھی۔ اگر وہ لڑے تو اس کو قتل کیا جائے کیا نکہ جو وجہ اس کے قتل نہ کرنے کی تھی وہ ختم ہو گئی اور اس مذکورہ علت کی وجہ سے صحابہ کرام کا درید بن صمہ کا قتل کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اگر عورت لڑائی کے مشورے دینے والی ہو تو اس کو قتل کرنے میں حرج نہیں۔ جیسا کہ لڑائی کے معاملات میں ماہرانہ رائے دینے والے بوڑھے کا قتل کرنا جائز ہے۔

حاصل کلام: روایات کے معانی کی تصحیح سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ یہی ہے جس کا ہم نے ذکر کر دیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے عبادت گاہوں میں عبادت کرنے والوں کو قتل کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ اس روایت میں۔

۵۰۶۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبَةَ الْاَشْهَلِيُّ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا بَعَثَ جُيُوْشَهُ ، قَالَ لَا تَقْتُلُوْا أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ فَلَمَّا جَرَتْ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَلٰى تَرْكِ قَتْلِ أَصْحَابِ الصَّوَامِعِ الَّذِيْنَ حَبَسُوْا أَنْفُسَهُمْ عَنِ النَّاسِ ، وَانْقَطَعُوْا عَنْهُمْ ، وَأَمِنَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ نَاحِيَتِهِمْ ، دَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلٰى أَنَّ كُلَّ مَنْ أَمِنَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ نَاحِيَتِهِ ، مِنَ امْرَأَةٍ أَوْ شَيْخٍ فَانٍ ، أَوْ صَبِيٍّ كَذٰلِكَ أَيْضًا ، لَا يُقْتَلُوْنَ . فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ ، وَهٰذَا قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، وَهُوَ قِيَاسُ قَوْلِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ

۵۰۶۷: داؤد بن حصین نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس ﷠ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب اپنے لشکر روانہ فرماتے تو ارشاد فرماتے کہ عبادت خانہ میں گوشہ نشینوں کو مت قتل کرنا۔ جب جناب نبی اکرم ﷺ کا طریقہ مبارک یہ جاری ہے کہ جو لوگ دوسروں سے الگ تھلگ ہو کر عبادت گاہوں میں گوشہ نشین ہو جاتے ہیں ان کو قتل نہ کیا جائے کیونکہ ان کی کنارہ کشی سے مسلمان بے خطر ہو جاتے ہیں۔ تو اس سے بھی یہ بات ثابت ہوئی کہ مسلمان جس شخص سے بھی اس کی علیحدگی کی وجہ سے بے خطر ہو جائے وہ خواہ عورت ہو یا بہت بوڑھا آدمی یا بچہ ان میں سے کسی کو قتل نہ کیا جائے گا یہ قول امام محمد بن الحسن ﷫ کا ہے اور امام ابوحنیفہ ﷫ اور ابو یوسف ﷫ کے قول کا قیاس بھی اسی بات کا متقاضی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱ / ۳۰۰۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْتُلُ قَتِيلًا فِي دَارِ الْحَرْبِ ، هَلْ يَكُونُ لَهُ سَلَبُهُ أَمْ لَا ؟

کیا دارالحرب میں ہر مقتول کا سامان اس کے قاتل کو ملے گا؟

خلاصۃ الرام :ہر آدمی جو کسی مقتول کو قتل کرے تو اس مقتول کا سلب اس قاتل کو ملے گا اس قول کو امام ابن سعد' شافعی' احمد' اسحاق رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ فریق ثانی کا موقف یہ ہے کہ کسی قاتل کو مقتول کا سلب نہیں مل سکتا جب تک کہ سپہ سالار یہ اعلان نہ کرے "من قتل قتيلا فله سلبه" اس قول کو امام مالک' ثوری' ابوحنیفہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا۔

فریق اوّل کا موقف: کہ جس آدمی نے کسی مشرک کو میدان جنگ میں قتل کیا اس کا تمام سامان اسی کو ملے گا اس کی دلیل مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

۵۰۶۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ ، قَالَ :ثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ ، قَالَ :ثَنَا صَالِحُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، جَعَلَ السَّلَبَ لِلْقَاتِلِ .

۵۰۶۸: صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عود نے اپنے والد انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا۔

تخریج : بنحوه مسلم فی الجهاد ٤٥' ابو داؤد فی الجهاد باب۱۳۷/۱۳۸' مسند احمد ٦' ٢٦/٢٨۔

۵۰۶۹ :حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُورٍ ، قَالَ :ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :انْتَدَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزُّبَيْرَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَقَتَلَهُ، فَجَعَلَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهُ .

۵۰۶۹: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک مشرک نے لڑائی کی دعوت دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو حکم فرمایا وہ اس کی طرف نکلے اور اس کو قتل کر دیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے مقتول کا سامان مقرر فرمایا۔

۵۰۷۰ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو السَّكْسَكِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، وَعَوْفِ بْنِ

مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَضٰى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ .

۵۰۷۰: عبدالرحمٰن بن جبیر بن نضیر نے اپنے والد سے انہوں نے خالد بن ولید اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل کے لئے مقتول کے سامان کا فیصلہ فرمایا۔

تخریج : روایات ۵۰۶۸ کو ملاحظہ کریں۔

۵۰۷۱ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ يَوْمَ مُؤْتَةَ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ ؟ قَالَ : بَلٰى .

۵۰۷۱: عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے خالد بن ولید کو موتہ کے دن کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقتول کے سامان کا خمس نہیں لیا انہوں نے کہا کیوں نہیں۔

تخریج : بخاری فی الخمس باب۱۸ ' ابو داؤد فی الجهاد باب۱۳۸ ' مسند احمد ۹۰/۴ ' ۲۶/۶۔

۵۰۷۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيْرِ بْنِ أَفْلَحَ ، عَنْ أَبِيْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ أَبَا قَتَادَةَ ، سَلَبَ قَتِيْلٍ قَتَلَهُ

۵۰۷۲: ابو محمد نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو قتادہ کو مقتول کا سامان حصہ غنیمت سے زائد عنایت فرمایا۔

۵۰۷۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيْرِ بْنِ أَفْلَحَ ، عَنْ أَبِيْ مُحَمَّدٍ ، مَوْلٰى أَبِيْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ أَنَّهُ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ . فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ . قَالَ : فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَاسْتَدَرْتُ لَهُ ، حَتّٰى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ ، فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهِ ضَرْبَةً حَتّٰى قَطَعْتُ حَبْلَ الدِّرْعِ ، فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ ضَمَّةً حَتّٰى وَجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ، ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ ، فَأَرْسَلَنِيْ . فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ ؟ فَقَالَ : أَمْرُ اللّٰهِ ، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوْا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ ، فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِيْ ؟ ثُمَّ جَلَسْتُ ، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّانِيَةَ ، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَا بَالُكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ ؟ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ :صَدَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَسَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيْلِ عِنْدِى ، فَأَرْضِهِ مِنِّىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ لَا هَاءَ اللّٰهِ، اِذًا لَا يَعْمِدُ اِلٰى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللّٰهِ، يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَعَنْ رَسُوْلِهٖ ، فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ ، فَأَعْطِهِ اِيَّاهُ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَأَعْطَانِيْهِ، فَبِعْتُ الدِّرْعَ ، فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ بَنِىْ سَلِمَةَ فَاِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِى الْاِسْلَامِ

۵۰۷۳: ابومحمد مولیٰ ابوقتادہ نے حضرت ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کے سال نکلے جب ہمارا کفار سے سامنا ہوا تو مسلمانوں نے حملہ کیا کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک مشرک ایک مسلمان پر حملے میں غالب آرہا ہے میں اس کی طرف گھوما یہاں تک کہ میں نے اس کو پیچھے سے آکر کندھے کی رگ پر تلوار ماری جس سے اس کی زرہ کی زنجیر کٹ گئی وہ میری طرف متوجہ ہوا اور مجھے زور سے پکڑ کر دبایا یہاں تک کہ میں نے اس سے موت کی بو محسوس کی پھر وہ مر گیا اور مجھے چھوڑ دیا تو میں عمر رضی اللہ عنہ کو ملا اور ان سے پوچھا لوگوں کا کیا حال ہے انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کا حکم اسی طرح تھا۔ پھر لوگ واپس لوٹ گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے کسی (مشرک) کو قتل کیا ہو اور اس کے پاس قتل کا ثبوت بھی ہو تو اس کو مقتول کا سامان ملے گا ابوقتادہ کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور میں نے پکار کر کہا کون میرے متعلق گواہی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا آپ نے یہ بات پھر دوسری مرتبہ فرمائی اور تیسری مرتبہ فرمائی تو میں کھڑا ہوا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوقتادہ تمہیں کیا ہے؟ تو میں نے اپنا واقعہ بیان کر دیا ایک صحابی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے سچ کہا اور اس مقتول کا سامان میرے پاس ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کو میری طرف سے راضی کر دیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے نہیں اللہ کی قسم! جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کریں گے کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کے لئے لڑتا ہے اور اس کا سامان تمہیں دے دیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر نے ٹھیک کہا۔ وہ سامان اس کو دے دو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ سامان اس نے مجھے دے دیا میں نے وہ زرہ فروخت کر کے بنی سلمہ میں کھجوروں کے درخت خرید لئے۔ یہ اسلام میں پہلا مال تھا جو مجھے ملا۔

تخریج : بخاری فی الخمس باب۱۸، المغازی باب ۵٤، مسلم فی الجهاد ٤٢، ابو داؤد فی الجهاد باب۱۳٦، ترمذی فی السیر باب۱۳، ابن ماجه فی الجهاد باب۲۹، مالك فی الجهاد ۱۸، مسند احمد ۱۲/٥، ۲۹٥، ۳۰٦۔

۵۰۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ ، قَالَ :ثَنَا الْمُبَارَكُ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِىْ جَعْفَرٍ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِىْ قَتَادَةَ أَنَّهُ قَتَلَ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، فَنَفَّلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهُ وَدِرْعَهُ، فَبَاعَهُ بِخَمْسِ أَوَاقٍ .

۵۰۷۴: اعرج نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے ایک مشرک کو قتل کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی زرہ اور سامان مجھے غنیمت کے طور پر عنایت فرمائی میں نے اس کو پانچ اوقیہ چاندی کے بدلے فروخت کر دیا۔

۵۰۷۵: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَقَتَلَ أَبُوْ طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِيْنَ رَجُلًا ، فَأَخَذَ أَسْلَابَهُمْ .

۵۰۷۵: اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن فرمایا۔ جس نے کسی مشرک کو قتل کیا تو اسے اس کا سامان ملے گا۔ حضرت ابوطلحہ نے اس دن بیس مشرکوں کو قتل کیا اور ان کا سامان حاصل کیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۳۶' دارمی فی السیر باب ۴۳۔

۵۰۷۶: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ : ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ ، فَقَتَلْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ ، ثُمَّ جِئْتُ بِجَمَلِهِ أَقُوْدُهُ، عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ، فَاسْتَقْبَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ ؟ فَقَالُوْا : ابْنُ الْأَكْوَعِ ، فَقَالَ لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ .

۵۰۷۶: ایاس بن سلمہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ہوازن سے لڑائی کی۔ تو میں نے ان کے ایک آدمی کو قتل کیا۔ پھر میں اس کے اونٹ کو کھینچ لایا اس پر اس کا کجاوہ اور اسلحہ بھی تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ مجھے سامنے سے ملے اور فرمایا۔ کس نے اس آدمی کو قتل کیا ہے تو لوگوں نے کہا ابن اکوع نے تو آپ نے فرمایا اسے اس کا تمام سامان ملے گا۔

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۰۰۔

۵۰۷۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَيْسٍ ، عَنِ ابْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ ، فَجَلَسَ يَتَحَدَّثُ عِنْدَ أَصْحَابِهِ ثُمَّ انْسَلَّ ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ اطْلُبُوْهُ فَاقْتُلُوْهُ فَسَبَقْتُهُمْ إِلَيْهِ فَقَتَلْتُهُ وَأَخَذْتُ سَلَبَهُ، فَنَفَّلَنِيْ إِيَّاهُ قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ كُلَّ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فِيْ دَارِ الْحَرْبِ ، فَلَهُ سَلَبُهُ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ . وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا لَا يَكُوْنُ السَّلَبُ لِلْقَاتِلِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الْإِمَامُ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَإِنْ كَانَ قَالَ ذٰلِكَ ، لِيُحَرِّضَ النَّاسَ عَلَى الْقِتَالِ ، فِيْ وَقْتٍ

يَحْتَاجُ فِيهِ إِلَى تَحْرِيضِهِمْ عَلَى ذَٰلِكَ ، فَهُوَ كَمَا قَالَ . وَإِنْ لَمْ يَقُلْ مِنْ ذَٰلِكَ شَيْئًا ، فَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا ، فَسَلَبُهُ غَنِيمَةٌ ، وَحُكْمُهُ حُكْمُ الْغَنَائِمِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فَمَا احْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى ، مِنَ الْآثَارِ الَّتِي رَوَيْنَاهَا ، أَنَّ قَوْلَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَٰلِكَ ، لِقَوْلٍ كَانَ تَقَدَّمَ مِنْهُ قَبْلَ ذَٰلِكَ ، جَعَلَ بِهِ سَلَبَ كُلِّ مَقْتُولٍ لِمَنْ قَتَلَهُ ، وَكَذَٰلِكَ مَا ذُكِرَ فِيهِ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَبَ لِلْقَاتِلِ ، فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ لِهٰذَا الْمَعْنَى أَيْضًا وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ السَّلَبَ لَا يَجِبُ لِلْقَاتِلِ .

۵۰۷۷: ابن سلمہ بن اکوع نے اپنے والد سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس مشرکین کا ایک جاسوس آیا جبکہ آپ حالت سفر میں تھے وہ آپ کے صحابہ کرام کے پاس باتیں کرتا رہا پھر کھسک گیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو تلاش کر کے قتل کر دو تو میں نے اس کو سب سے پہلے آلیا اور اس کو قتل کر دیا اور اس کے سامان کو لے لیا تو آپ نے وہ مجھے زائد دے دیا۔ بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ جس نے دارالحرب میں کسی کافر کو قتل کیا اس کو اس کا تمام سامان ملے گا اور انہوں نے مندرجہ بالا آثار سے دلیل پیش کی ہے۔ مقتول کا سامان قاتل کو نہ ملے گا البتہ اگر امام اور کمانڈر اس کا اعلان کر دے تو پھر مل جائے گا اگر اس نے لوگوں کو قتال پر برانگیختہ کرنے کو کہا تو جس طرح اس نے اعلان کیا اسی طرح کیا جائے گا۔ اگر ایسا اعلان نہ کیا ہو تو پھر سلب مال غنیمت ہوگا اور اس کا حکم عام غنائم جیسا ہوگا۔ ان کی دلیل گزشتہ روایات میں بھی موجود ہے جن کو فریق اوّل نے اپنی دلیل میں پیش کیا کہ حضرت خالد بن ولید اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سامان کا فیصلہ قاتل کے حق میں کیا۔ عین ممکن ہے کہ آپ کا یہ فعل اس لئے ہو کہ آپ نے پہلے اعلان کر دیا تھا کہ ہر قاتل کو مقتول کا سامان ملے گا اور ان آثار میں قاتل کو مقتول کا سامان اسی بنا پر دیا گیا ہو۔ مقتول کا سامان قاتل کو دینا ضروری نہیں اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب۱۷۳، ابو داؤد فی الجهاد باب۱۰۰، ابن ماجه فی الجهاد باب۲۹، دارمی فی السیر باب۱٤، ٤٣/١٤، مسند احمد ٥١/٤۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ جس نے دارالحرب میں کسی کافر کو قتل اس کو اس کا تمام سامان ملے گا اور انہوں نے مندرجہ بالا آثار سے دلیل پیش کی ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: مقتول کا سامان قاتل کو نہ ملے گا البتہ اگر امام اور کمانڈر اس کا اعلان کر دے تو پھر مل جائے گا اگر اس نے لوگوں کو قتال پر برانگیختہ کرنے کو کہا تو جس طرح اس نے اعلان کیا اسی طرح کیا جائے گا۔ اگر ایسا اعلان نہ کیا ہو تو پھر سلب مال

غنیمت ہوگا اور اس کا حکم عام غنائم جیسا ہوگا۔ ان کی دلیل گزشتہ روایات میں بھی موجود ہے جن کو فریق اوّل نے اپنی دلیل میں پیش کیا کہ حضرت خالد بن ولید اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان کا فیصلہ قاتل کے حق میں کیا۔ عین ممکن ہے کہ آپ کا یہ فعل اس لئے ہو کہ آپ نے پہلے اعلان کر دیا تھا کہ ہر قاتل کو مقتول کا سامان ملے گا اور ان آثار میں قاتل کو مقتول کا سامان اسی بنا پر دیا گیا ہو۔

عدم وجوب کی دوسری دلیل: مقتول کا سامان قاتل کو دینا ضروری نہیں اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

روایات عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ:

۵۰۷۸ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ ، قَالَ :ثَنَا يُوسُفُ بْنُ مَاجِشُوْنِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ يَوْمَ بَدْرٍ بَيْنَ غُلَامَيْنِ حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمَا ، تَمَنَّيْتُ لَوْ أَنِّي بَيْنَ أَضْلَعِ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا ، فَقَالَ : يَا عَمِّ ، أَتَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ ؟ فَقُلْتُ مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي ؟ قَالَ :أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ ، لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ، حَتّٰى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا ، فَعَجِبْتُ لِذٰلِكَ ، فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ :مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَتَرَجَّلُ فِي النَّاسِ ، فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمُ الَّذِي تَسْأَلَانِ عَنْهُ، فَابْتَدَرَاهُ، فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ، فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ، أَنَا قَتَلْتُهُ .قَالَ أَمَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا ؟ قَالَا :لَا ، قَالَ :فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ ، فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضَى بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَالرَّجُلَانِ ، مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ ، وَالْآخَرُ مُعَاذُ ابْنُ عَفْرَاءَ أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ لَهُمَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمَا قَتَلْتُمَاهُ؟ ثُمَّ قَضَى بِالسَّلَبِ لِأَحَدِهِمَا دُونَ الْآخَرِ فَفِي هٰذَا دَلِيلٌ أَنَّ السَّلَبَ لَوْ كَانَ وَاجِبًا لِلْقَاتِلِ بِقَتْلِهِ إِيَّاهُ، لَكَانَ قَدْ وَجَبَ سَلَبُهُ لَهُمَا ، وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَزِعُهُ مِنْ أَحَدِهِمَا فَيَدْفَعَهُ إِلَى الْآخَرِ أَلَا تَرَى أَنَّ الْإِمَامَ لَوْ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَقَتَلَ رَجُلَانِ قَتِيلًا ، أَنَّ سَلَبَهُ لَهُمَا نِصْفَيْنِ ، وَأَنَّهُ لَيْسَ لِلْإِمَامِ أَنْ يَحْرِمَهُ أَحَدَهُمَا ، وَيَدْفَعَهُ إِلَى الْآخَرِ ، لِأَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لَهُ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ ، مِثْلُ مَا لِصَاحِبِهِ ، وَهُمَا أَوْلَى بِهِ مِنَ الْإِمَامِ .فَلَمَّا كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَلَبِ أَبِي جَهْلٍ أَنْ يَجْعَلَهُ لِأَحَدِ قَاتِلَيْهِ دُونَ الْآخَرِ ، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ كَانَ أَوْلَى بِهِ مِنْهُمَا ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَالَ يَوْمَئِذٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا ، فَلَهُ سَلَبُهُ

۵۰۷۸: صالح بن ابراہیم نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں بدر کے روز دونوعمر بچوں کے درمیان کھڑا تھا میں تمنا کر رہا تھا کاش کہ میں دو مضبوط آدمیوں کے درمیان ہوتا۔ ان میں سے ایک نے مجھے اشارہ کیا اور کہا اے چچا کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا اے بھتیجے تمہیں اس سے کیا کام؟ اس نے کہا مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر میں اس کو دیکھ لوں تو میرا جسم اس کے جسم سے جدا نہ ہوگا یہاں تک کہ ہم میں سے جلدی کرنے والا مر نہ جائے گا۔ مجھے اس کی بات پر تعجب ہوا۔ پھر مجھے دوسرے نے اشارہ اور اسی جیسی بات کہی زیادہ دیر نہ گزرنے پائی تھی کہ میری نظر ابوجہل پر پڑی وہ لوگوں کے درمیان ٹہل رہا تھا۔ میں نے کہا کیا تم دونوں دیکھ رہے ہو یہی وہ شخص ہے جس کے متعلق تم مجھ سے پوچھ رہے تھے۔ پس دونوں نے اس کی طرف جلدی کی اور اپنی تلواروں سے اسے قتل کر دیا پھر دونوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اس بات کی اطلاع دی آپ نے استفسار فرمایا تم دونوں میں سے کس نے قتل کیا؟ ہر ایک نے کہا اس کو میں نے قتل کیا۔ آپ نے فرمایا کیا تم دونوں نے اپنی تلواروں کو پونچھ ڈالا ہے؟ دونوں نے کہا نہیں آپ نے ان دونوں کی تلواروں کو ملاحظہ فرمایا اور ارشاد فرمایا تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے اور اس کے سامان کا فیصلہ معاذ بن عمرو بن جموح کے حق میں فرمایا اور یہ دونوں جوان معاذ بن عمرو بن جموح اور دوسرا معاذ بن عفراء تھے۔ ذرا غور کرو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو فرمایا کیا تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے؟ پھر آپ نے سامان کا فیصلہ ایک کے حق میں فرمایا۔ اس میں اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ اگر مقتول کا سامان قاتل کو دینا لازم ہوتا تو پھر اس کا سامان دونوں کو ملتا اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کا حصہ چھین کر دوسرے کو دے دیا ہو۔ حاشا وکلا۔ نمبر ②: توجہ طلب یہ بات ہے کہ اگر امام یہ اعلان کرے "من قتل قتيلا فله سلبه" ایک آدمی کو دو نے قتل کیا تو اس کا سامان دونوں کو نصفا نصف ملے گا اور امام کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ ان دونوں میں سے ایک کو محروم کرے اور دوسرے کو تمام دے دے۔ کیونکہ اس میں ہر ایک کا اتنا حق ہے جتنا دوسرے کا اور وہ دونوں امام سے بھی زیادہ حقدار ہیں۔ نمبر ③: جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کا سامان اس کے قاتلوں میں ایک کو دے دیا تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ آپ کا حق اس مال پر قاتلوں کی بنسبت زیادہ تھا۔ کیونکہ اس دن آپ نے یہ اعلان من قتل قتيلا فله سلبه کا اعلان نہیں فرمایا تھا۔ یہ روایت اس کی دلیل ہے۔

تخریج: بخاری فی الخمس باب۱۸' مسلم فی الجهاد ۴۲' مسند احمد ۱۹۳/۱۔

روایت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ:

۵۰۷۹: وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، قَالَ :

ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى ، عَنْ مَكْحُوْلٍ ، عَنْ أَبِیْ سَلَّامٍ ، عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى بَدْرٍ ، فَلَقِیَ الْعَدُوَّ ، فَلَمَّا هَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ، اتَّبَعَتْهُمْ طَائِفَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَقْتُلُوْنَهُمْ ، وَأَحْدَقَتْ طَائِفَةٌ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَاسْتَوْلَتْ طَائِفَةٌ بِالْعَسْكَرِ وَالنَّهْبِ فَلَمَّا نَفَى اللّٰهُ الْعَدُوَّ ، وَرَجَعَ الَّذِيْنَ طَلَبُوْهُمْ ، قَالُوْا :لَنَا النَّفَلُ ، نَحْنُ طَلَبْنَا الْعَدُوَّ ، وَبِنَا نَفَاهُمُ اللّٰهُ وَهَزَمَهُمْ ، وَقَالَ الَّذِيْنَ أَحْدَقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا أَنْتُمْ بِأَحَقَّ مِنَّا ، بَلْ هُوَ لَنَا ، نَحْنُ أَحْدَقْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَا يَنَالُ مِنْهُ الْعَدُوُّ غِرَّةً وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتَوْلَوْا عَلَى الْعَسْكَرِ وَالنَّهْبِ :وَاللّٰهِ مَا أَنْتُمْ بِأَحَقَّ بِهٖ مِنَّا ، نَحْنُ حَوَيْنَاهُ وَاسْتَوْلَيْنَاهُ .فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِلٰى قَوْلِهٖ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ فَقَسَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ عَنْ فَوَاقٍ أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمْ يُفَضِّلْ فِیْ ذٰلِكَ ، الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا الْقَتْلَ ، عَلَى الْآخَرِيْنَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ سَلَبَ الْمَقْتُوْلِ ، لَا يَجِبُ لِلْقَاتِلِ بِقَتْلِهٖ صَاحِبَهٗ، إِلَّا بِجَعْلِ الْإِمَامِ إِيَّاهُ لَهٗ، عَلٰى مَا فِيْهِ صَلَاحُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ التَّحْرِيْضِ عَلٰى قِتَالِ عَدُوِّهِمْ .

۵۰۷۹: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف نکلے پھر دشمن سے مقابلہ ہوگیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست دے دی تو مسلمانوں کی ایک جماعت نے کفار کا پیچھا کیا اور ایک جماعت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرنے اور ایک جماعت کفار کے لشکر پر غلبہ پانے اور مال غنیمت جمع کرنے میں مصروف تھی۔ اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو فضیلت نہیں دی' نہ ان لوگوں کو جنہوں نے مشرکین کو قتل کیا اور نہ دوسروں کو پس اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ مقتول کا سامان قاتل کو دینا لازم نہیں ہاں امام مقرر کر دے تو وہ لڑائی پر ابھارنے کے لئے ایسا کرنا درست ہے۔ اگلی دو روایات اس کی مؤید ہیں۔

تشریح جب دشمن کا لشکر بھاگ گیا اور ان کا پیچھا کرنے والے واپس لوٹ آئے تو انہوں نے کہا یہ غنیمت ہمارے لئے ہو گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دشمن کو ہماری وجہ سے دور کیا ہے اور بھگایا ہے اور جو لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کر رہے تھے انہوں نے کہا تم ہم سے زیادہ حق نہیں رکھتے بلکہ غنیمت تو ہمارے لئے ہے کیونکہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے رہے تاکہ دشمن دھوکہ سے آپ پر حملہ نہ کر دے اور جن لوگوں نے دشمن کے لشکر کو قابو میں رکھا اور مال حاصل کیا انہوں نے کہا اللہ کی قسم! تم لوگ ہم سے زیادہ حق نہیں رکھتے۔ ہم نے مال غنیمت کو اکٹھا کیا اور قبضہ میں رکھا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت

نازل فرمائی یہ آپ سے غنائم کے متعلق پوچھتے ہیں۔ "قل الانفال لله والرسول" (الانفال۔۱) پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کے مابین مال غنیمت کو کامل طور پر تقسیم کر دیا۔

تخریج : مسند احمد ۳۲٤/۵۔

حاصل روایات : اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کسی کو فضیلت نہیں ان لوگوں کو جنہوں نے مشرکین کو قتل کیا اور نہ دوسروں کو پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ مقتول کا سامان قاتل کو دینا لازم نہیں ہاں امام مقرر کر دے تو لڑائی پر ابھارنے کے لئے ایسا کرنا درست ہے۔ اگلی دو روایات اس کی مؤید ہیں۔

۵۰۸۰ : وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بُلْقِيْنَ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ بِوَادِي الْقُرٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنِ الْمَغْنَمُ ؟ قَالَ لِلّٰهِ سَهْمٌ ، وَلِهٰؤُلَاءِ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ فَقُلْتُ فَهَلْ أَحَدٌ أَحَقُّ بِشَيْءٍ مِنَ الْمَغْنَمِ مِنْ أَحَدٍ ؟ قَالَ : لَا ، حَتَّى السَّهْمَ يَأْخُذُهُ أَحَدُكُمْ مِنْ جَنْبِهِ ، فَلَيْسَ هُوَ بِأَحَقَّ بِهِ مِنْ أَخِيْهِ

۵۰۸۰: بدیل بن میسرہ عقیلی نے عبداللہ بن شقیق سے مقام بلقین کے ایک آدمی سے نقل کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا جبکہ آپ وادی القریٰ میں تھے۔ میں نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ! غنیمت کس کا حق ہے؟ آپ نے فرمایا ایک حصہ اللہ تعالیٰ کا اور چار حصے ان غازیوں کے۔ میں نے پوچھا کیا کوئی شخص غنیمت میں سے کسی چیز کا دوسرے سے زیادہ حقدار ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ یہاں تک کہ وہ تیر جو دشمن کے جسم سے قاتل نکالے اس کا بھی وہ دوسرے مسلمان سے زیادہ حقدار نہیں ہے۔

۵۰۸۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بُلْقِيْنَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ : أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْغَنِيْمَةَ ، خُمُسًا مِنْهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى ، وَأَرْبَعَةُ أَخْمَاسٍ لِأَصْحَابِهِ وَبَيَّنَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ حَتّٰى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ جَنْبِهِ فَنَزَعَهٗ، لَمْ يَكُنْ أَحَقَّ بِهٖ مِنْ أَخِيْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ كُلَّ مَا تَوَلَّاهُ الرَّجُلُ فِي الْقِتَالِ ، وَكُلَّ مَا تَوَلّٰى غَيْرُهٗ مِمَّنْ هُوَ حَاضِرُ الْقِتَالَ ، أَنَّهُمَا فِيْهِ سَوَاءٌ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : إِنَّ الَّذِيْ ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ سَلَبِ أَبِيْ جَهْلٍ ، وَمِمَّا ذَكَرْتُمُوْهُ فِيْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ ، إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِيْ يَوْمِ بَدْرٍ ، قَبْلَ أَنْ يُجْعَلَ الْأَسْلَابُ لِلْقَاتِلِيْنَ ، ثُمَّ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ الْأَسْلَابَ لِلْقَاتِلِيْنَ ، فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَنَسَخَ ذٰلِكَ ، مَا تَقَدَّمَهٗ .قِيْلَ لَهٗ : مَا دَلَّ مَا ذَكَرْتُ عَلٰى

نَسْخِ شَیْءٍ مِمَّا تَقَدَّمَهُ، لِأَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ الَّذِیْ کَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ ، قَدْ یَجُوْزُ أَنْ یَکُوْنَ أَرَادَ بِهٖ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا فِیْ تِلْكَ الْحَرْبِ لَا غَیْرُ ذٰلِكَ کَمَا قَالَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ مَنْ أَلْقٰی سِلَاحَهُ فَهُوَ آمِنٌ فَلَمْ یَکُنْ ذٰلِكَ عَلٰی کُلِّ مَنْ أَلْقٰی سِلَاحَهُ، فِیْ غَیْرِ تِلْكَ الْحَرْبِ وَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ حُکْمَ مَا کَانَ قَبْلَ حُنَیْنٍ ، أَنَّ الْأَسْلَابَ لَا تَجِبُ لِلْقَاتِلِیْنَ ، ثُمَّ حَدَثَ فِیْ یَوْمِ حُنَیْنٍ هٰذَا الْقَوْلُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَاحْتُمِلَ أَنْ یَکُوْنَ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ ، وَاحْتَمَلَ أَنْ لَا یَکُوْنَ نَاسِخًا لَهُ، لَمْ نَجْعَلْهُ نَاسِخًا لَهُ، حَتّٰی نَعْلَمَ ذٰلِكَ یَقِیْنًا وَمِمَّا قَدْ دَلَّ أَیْضًا ، عَلٰی أَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ لَیْسَ بِنَاسِخٍ لِمَا کَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْحُکْمِ ، أَنَّ یُوْنُسَ

۵۰۸۱: خالد حذاء نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے مقام بلقین کے ایک آدمی سے بیان کیا انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح نقل کیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان روایات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے غنیمت کو پانچ حصوں میں تقسیم فرمایا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کا اور چار حصے غازیوں کے لئے اور اس میں واضح کر دیا کہ دشمن کے جسم سے کھینچے جانے والے تیر کا بھی دوسرے غازی سے زیادہ حقدار نہیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ لڑائی میں جو کچھ لڑنے والا خود پاتا ہے یا اس کے علاوہ دوسرا پالیتا ہے جو لڑائی کے وقت موجود ہو تو حق میں دونوں برابر ہیں۔ تم نے جو کچھ سامان ابوجہل اور حدیث عبادہ کے سلسلہ میں ذکر کیا یہ بدر کے دن کی بات ہے جبکہ قتال کرنے والوں کے لئے سامان کی بات مقرر نہ کی گئی تھی۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے حنین کے روز سامان کو قاتلین کے لئے یہ اعلان کر کے مقرر کر دیا "من قتل قتیلا فله سلبه" تو اس ارشاد سے پہلی بات منسوخ ہوگئی۔ آپ نے جو روایت ذکر کی ہے اس میں ماسبق کے نسخ کی کوئی دلالت موجود نہیں۔ کیونکہ حنین کے دن کا یہ ارشاد خاص اسی لڑائی سے متعلق ہوسکتا ہے عموم پر دلالت نہیں جیسا کہ فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا **من القی سلامه فهو امن** ہتھیار پھینک دینے والا ماموں ہوگا۔ حالانکہ یہ حکم فتح مکہ کے ساتھ خاص ہے اور کسی لڑائی کا نہیں ہے۔ جب یہ بات ثابت ہو چکی کہ حنین سے پہلے حکم یہی تھا کہ سامان قاتلین کو دینا ضروری نہ تھا پھر حنین کے دن جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ نیا حکم صادر ہوا تو اس میں ایک احتمال تو یہ ہے کہ ماقبل کا ناسخ ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ ناسخ نہ ہو۔ ہم اس کو اس وقت تک ناسخ قرار نہ دیں گے جب تک کہ یقین سے نہ جان لیں گے۔ یہ قول ماقبل کے حکم کا ناسخ نہیں کیونکہ یونس بن مالک کی روایت دلالت کرتی ہے کہ سامان مقتول کا قاتل کو دینا واجب نہیں۔ روایت یہ ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان روایات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے غنیمت کو پانچ حصوں میں تقسیم فرمایا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کا اور چار حصے غزات کے لئے اور اس میں واضح کر دیا کہ دشمن کے جسم سے کھینچا جانے والا تیر کا بھی

دوسرے غازی سے زیادہ حقدار نہیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ لڑائی میں جو کچھ لڑنے والا خود پاتا ہے یا اس کے علاوہ دوسرا پالیتا ہے جو لڑائی کے وقت موجود ہو تو حق میں دونوں برابر ہیں۔

اعتراض:

تم نے جو کچھ سامان ابوجہل اور حدیث عبادہ کے سلسلہ میں ذکر کیا یہ بدر کے دن کی بات ہے جبکہ قتال کرنے والوں کے لئے سامان کی بات مقرر نہ کی گئی تھی۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے حنین کے روز سامان کو قاتلین کے لئے یہ اعلان کر کے مقرر کر دیا "من قتل قتیلا فله سلبه" تو اس ارشاد سے پہلی بات منسوخ ہوگئی۔

جواب: آپ نے جو روایت ذکر کی ہے اس میں ماسبق کے نسخ کی کوئی دلالت موجود نہیں۔ کیونکہ حنین کے دن کا یہ ارشاد خاص اسی لڑائی سے متعلق ہو سکتا ہے عموم پر دلالت نہیں جیسا کہ فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا **من القی سلامه فهو امن** ہتھیار پھینک دینے والا مامون ہوگا۔

تخریج: مسلم فی الجهاد ۸۶' ابو داؤد فی الاماره باب ۲۵۔

حالانکہ یہ حکم فتح مکہ کے ساتھ خاص ہے اور کسی لڑائی کا نہیں ہے۔

جب یہ بات ثابت ہو چکی کہ حنین سے پہلے حکم یہی تھا کہ سامانِ مقتول' قاتلین کو دینا ضروری نہ تھا پھر حنین کے دن جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ نیا حکم صادر ہوا تو اس میں ایک احتمال تو یہ ہے کہ ماقبل کا ناسخ ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ ناسخ نہ ہو۔ ہم اس کو اس وقت تک ناسخ قرار نہ دیں گے جب تک کہ یقین سے نہ جان لیں گے۔

دلیل نمبر ①: یہ قول ماقبل کے حکم کا ناسخ نہیں کیونکہ یونس بن مالک کی روایت دلالت کرتی ہے کہ سامان مقتول کا قاتل کو دینا واجب نہیں۔ روایت یہ ہے:

۵۰۸۲ : حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الْبَرَاءَ بْنَ مَالِكٍ ، أَخَا أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، بَارَزَ مَرْزُبَانَ الصَّرَارَةَ فَطَعَنَهُ طَعْنَةً ، فَكَسَرَ الْقَرَبُوْسَ وَخَلَصَتْ اِلَيْهِ فَقَتَلَهُ فَقَوَّمَ سَلَبَهُ ثَلَاثِيْنَ اَلْفًا ، فَلَمَّا صَلَّيْنَا الصُّبْحَ غَدَا عَلَيْنَا عُمَرُ ، فَقَالَ لِأَبِيْ طَلْحَةَ : اِنَّا كُنَّا لَا نُخَمِّسُ الْأَسْلَابَ ، وَاِنَّ سَلَبَ الْبَرَاءِ قَدْ بَلَغَ مَالًا وَلَا أَرَانَا اِلَّا خَامِسِيْهِ فَقَوَّمْنَاهُ ثَلَاثِيْنَ اَلْفًا ، فَدَفَعْنَا اِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ سِتَّةَ آلَافٍ فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَقُوْلُ اِنَّا كُنَّا لَا نُخَمِّسُ الْأَسْلَابَ ثُمَّ خَمَّسَ سَلَبَ الْبَرَاءِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُخَمِّسُوْنَ ، وَلَهُمْ أَنْ يُخَمِّسُوْا ، وَأَنَّ الْأَسْلَابَ ، لَا يَجِبُ لِلْقَاتِلِيْنَ دُوْنَ أَهْلِ الْعَسْكَرِ .وَقَدْ حَضَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، مَا كَانَ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَلَى كُلِّ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فِيْ تِلْكَ الْحَرْبِ خَاصَّةً وَقَدْ كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ حَضَرَ ذٰلِكَ أَيْضًا بِحُنَيْنٍ ،

وَقَضَى لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْلَابِ الْقَتْلَى الَّذِيْنَ قَتَلَهُمْ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ مُوْجِبًا ، بِخِلَافِ مَا أَرَادَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ سَلَبِ الْمَرْزُبَانِ وَقَدْ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ حَاضِرًا ذٰلِكَ أَيْضًا ، مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِحُنَيْنٍ ، وَمِنْ عُمَرَ فِيْ يَوْمِ الْبَرَاءِ فَكَانَ ذٰلِكَ - عِنْدَهُ -عَلَى مَا رَأَى عُمَرُ ، عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، لَمْ يَجْعَلُوْا قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ سَلَبُهُ عَلَى النَّسْخِ لِلْحُكْمِ الْمُتَقَدِّمِ لِذٰلِكَ ، فِيْ يَوْمِ بَدْرٍ.

۵۰۸۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بھائی براء بن مالک رضی اللہ عنہ نے مرزبان ضرارہ سے مقابلہ کیا۔انہوں نے اس کوایک نیزہ ماراجوزین کی اگلی جانب کوتوڑتا ہوااس کو جالگا جس سے وہ ہلاک ہوگیا اس کے سامان کی قیمت تیس ہزار لگی۔ جب ہم صبح کی نماز پڑھ چکے تو ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو کہنے لگے۔ ہم مقتول کے سامان کا خمس نہیں لیا کرتے مگر براء کا سامان ایک بڑی مقدار مال کو پہنچ گیا ہے ہمارا خیال ہے کہ اس کا خمس لیں ہم نے اس کی قیمت کا اندازہ تیس ہزار لگایا۔ پس ہم نے چھ ہزار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ یہ عمر رضی اللہ عنہ فرمارہے ہیں ہم سامان مقتول کا خمس نہیں لیتے۔ پھر براءؓ کے سامان سے خمس وصول کیا۔ اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ سامان مقتول کا خمس نہ تھا اور وہ خمس لے بھی سکتے تھے کیونکہ وہ سامان قاتلین کو دینا لازم نہ تھا کہ اس میں کسی اور لشکری کو شریک نہ کیا جائے۔ حالانکہ صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی حنین کے روز جب "من قتل قتيلا فله سلبه" فرمایا گیا موجود تھے۔ تو ان کے نزدیک اس ارشاد کا مطلب یہ نہیں تھا کہ یہ فقط حنین کی لڑائی کے لئے ہے اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ خود حنین میں موجود تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے ان تمام مقتولین کے سامان کا فیصلہ فرمایا۔ جوان کے ہاتھ سے مارے گئے تھے۔ وہ سامان ان کے ہاں لازم نہ تھا۔ بخلاف اس کے جس کا ارادہ فاروقؓ نے مرزبان کے سامان میں کیا اور غزوہ حنین میں تو حضرت انس رضی اللہ عنہ خود موجود تھے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حنین کے روز فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو براءؓ کے دن پیش آیا وہ ان کے ہاں بھی اس ارشاد کے خلاف تھا۔ پس ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم حنین والے ارشاد "من قتل قتيلا فله سلبه" کو یوم بدر والے حکم کا ناسخ قرار نہیں دیا۔

۵۰۸۳ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ مَكْحُوْلًا أَيُخَمَّسُ السَّلَبُ ؟ فَقَالَ :حَدَّثَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ الْبَرَاءَ بْنَ مَالِكٍ ، بَارَزَ رَجُلًا مِنْ عُظَمَاءِ فَارِسٍ ، فَقَتَلَهُ فَأَخَذَ الْبَرَاءُ سَلَبَهُ فَكَتَبَ فِيْهِ إِلَى عُمَرَ .فَكَتَبَ عُمَرُ إِلَى الْأَمِيْرِ أَنِ اقْبِضْ إِلَيْكَ خُمُسَهُ، وَادْفَعْ إِلَيْهِ مَا

بَقِيَ فَقَبَضَ الْأَمِيرُ خُمُسَهُ فَهٰذَا مَكْحُولٌ ، قَدْ ذَهَبَ أَيْضًا فِي الْأَسْلَابِ إِلَى مَا ذَكَرْنَا.

۵۰۸۳: عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان نے بیان کیا کہ ان کے والد نے ان کو بتلایا کہ انہوں نے مکحول سے پوچھا کیا مقتول کے سامان سے قاتل خمس ادا کرے گا تو انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی کہ براء بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایک فارسی سردار کا مقابلہ کر کے اس کو قتل کر دیا۔ حضرت براءؓ نے اس کا سامان لے لیا تو اس سلسلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امیر لشکر کی طرف لکھا کہ ان سے خمس لے لو اور بقیہ ان کے حوالے کر دو امیر نے خمس لے لیا۔ عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان نے بیان کیا کہ ان کے والد نے ان کو بتلایا کہ انہوں نے مکحول سے پوچھا کیا مقتول کے سامان سے قاتل خمس ادا کرے گا تو انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی کہ براء بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایک فارسی سردار کا مقابلہ کر کے اس کو قتل کر دیا۔ حضرت بارءؓ نے اس کا سامان لے لیا تو اس سلسلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ امیر لشکر کی طرف لکھا کہ ان سے خمس لے لو اور بقیہ ان کے حوالے کر دو امیر نے خمس لے لیا۔

حاصل روایات: تو مکحول نے بھی سامان مقتول میں وہی بات ذکر کی جو ہم نے بیان کی۔

۵۰۸۴ : وَقَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْأَنْفَالِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : الْفَرَسُ مِنَ النَّفَلِ ، ثُمَّ عَادَ لِمَسْأَلَتِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذٰلِكَ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ الرَّجُلُ : الْأَنْفَالُ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ مَا هِيَ ؟ قَالَ الْقَاسِمُ : فَلَمْ يَزَلْ يُحَالُهُ حَتّٰى كَادَ يُخْرِجُهُ .

۵۰۸۴: زہری نے قاسم بن محمد سے نقل کیا کہ میں نے ایک آدمی سے سنا جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مال غنیمت کے متعلق پوچھ رہا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ اس کا سامان اور گھوڑا وہ مال غنیمت سے ہے اس نے پھر سوال دھرایا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پھر بھی یہی جواب دیا آدمی نے پھر کہا وہ مال غنیمت جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ اس کی حقیقت کیا ہے؟ قاسم کہنے لگے وہ سوال کو بار بار دھراتا رہا یہاں تک کہ قریب تھا کہ وہ اس کو باہر نکال دیں۔

۵۰۸۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْأَنْفَالِ فَقَالَ السَّلَبُ وَالْفَرَسُ مِنَ الْأَنْفَالِ .

۵۰۸۵: زہری نے قاسم بن محمد سے بیان کیا کہ ایک آدمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مال غنیمت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ اس کا سامان اور گھوڑا مال غنیمت سے ہے۔

۵۰۸۶ : حَدَّثَنَا يُونُسُ وَرَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَا : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ :

أَخْبَرَنِی الزُّهْرِیُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَهٗ، فَأَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَسَأَلَهٗ عَنِ السَّلَبِ ، فَقَالَ السَّلَبُ مِنَ النَّفْلِ ، وَفِی النَّفْلِ الْخُمُسُ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ جَعَلَ فِی السَّلَبِ الْخُمُسَ ، وَجَعَلَهٗ مِنَ الْأَنْفَالِ ، وَقَدْ كَانَ عَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِیْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ تَسْلِيْمِهٖ إِلَى الزُّبَيْرِ سَلَبَ الْقَتِيْلِ الَّذِیْ كَانَ قَتَلَهٗ. فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا تَقَدَّمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ ، لَمْ يَكُنْ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَنْسُوْخًا ، وَأَنْ مَا قَضٰى بِهٖ مِنْ سَلَبِ الْقَتِيْلِ الَّذِیْ قَتَلَهُ الزُّبَيْرُ ، إِنَّمَا كَانَ لِقَوْلٍ كَانَ قَدْ تَقَدَّمَ مِنْهُ، أَوْ لِمَعْنًى غَيْرِ ذٰلِكَ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِی الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُ النَّظَرِ فِیْ ذٰلِكَ ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْإِمَامَ لَوْ بَعَثَ سَرِيَّةً ، وَهُوَ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ ، وَتَخَلَّفَ هُوَ وَسَائِرُ الْعَسْكَرِ عَنِ الْمُضِیِّ مَعَهَا ، فَغَنِمَتْ تِلْكَ السَّرِيَّةُ غَنِيْمَةً ، كَانَتْ تِلْكَ الْغَنِيْمَةُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ سَائِرِ أَهْلِ الْعَسْكَرِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُوْنُوْا تَوَلَّوْا مَعَهُمْ قِتَالًا ، وَلَا تَكُوْنُ هٰذِهِ السَّرِيَّةُ أَوْلٰى بِمَا غَنِمَتْ ، مِنْ سَائِرِ أَهْلِ الْعَسْكَرِ ، وَإِنْ كَانَتْ قَاتَلَتْ حَتّٰى كَانَ عَنْ قِتَالِهَا مَا غَنِمَتْ وَلَوْ كَانَ الْإِمَامُ نَفَّلَ تِلْكَ السَّرِيَّةَ -لَمَّا بَعَثَهَا -الْخُمُسَ مِمَّا غَنِمَتْ ، كَانَ ذٰلِكَ لَهَا عَلٰى مَا نَفَّلَهَا إِيَّاهُ الْإِمَامُ ، وَكَانَ مَا بَقِیَ مِمَّا غَنِمَتْ بَيْنَهَا وَبَيْنَ سَائِرِ أَهْلِ الْعَسْكَرِ فَكَانَتِ السَّرِيَّةُ الْمَبْعُوْثَةُ لَا تَسْتَحِقُّ مِمَّا غَنِمَتْ دُوْنَ سَائِرِ أَهْلِ الْعَسْكَرِ إِلَّا مَا خَصَّهَا بِهِ الْإِمَامُ دُوْنَهُمْ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ ، أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْعَسْكَرِ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ ، لَا يَسْتَحِقُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ شَيْئًا مِمَّا تَوَلّٰى أَخْذَهٗ مِنْ أَسْلَابِ الْقَتْلٰى وَغَيْرِهَا ، إِلَّا كَمَا يَسْتَحِقُّ مِنْهُ سَائِرُ أَهْلِ الْعَسْكَرِ ، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الْإِمَامُ نَفَّلَهٗ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ، فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ لَهٗ بِتَنْفِيْلِ الْإِمَامِ لَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِیْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵۰۸۶: زہری نے قاسم بن محمد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں ان کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک عراقی آیا اور اس نے سامان مقتول کے متعلق پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا اس کا سامان مال غنیمت ہے اور مال غنیمت میں خمس ہے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جو سامان کے متعلق خمس کا حکم لگا رہے ہیں اور اس کے سامان کو مال غنیمت قرار دے رہے ہیں حالانکہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ جان چکے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اس مقتول کا سامان عنایت فرمایا جس کو انہوں نے قتل کیا تھا۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جناب رسول

اللہ ﷺ نے بدر کے دن جو کچھ کیا وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں منسوخ نہ تھا اور جس مقتول کو زبیر رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا اس کا سامان ان کو اسی بات کے پیش نظر دیا گیا جو ہم نے ذکر کیا یا اس کا کچھ اور مطلب تھا۔ معانی آثار کو درست کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ قیاس کے لحاظ سے اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ اگر امام کوئی لشکر روانہ کرے اور وہ لشکر دارالحرب میں ہو اور امام اور بقیہ لشکر اس چھوٹے لشکر کے ساتھ شریک نہ ہو۔ پھر وہ لشکر مال غنیمت لے آئیں تو یہ غنیمت ان کے اور باقی لشکر کے مابین تقسیم ہوگی۔ خواہ وہ لڑائی میں ان کے ساتھ شریک نہ تھے اور یہ چھوٹا لشکر اس مال غنیمت کا دوسروں سے زیادہ حقدار نہ ہوگا اگر چہ جنگ فقط انہی نے لڑی ہے اور ان کی وجہ سے مال غنیمت ملا ہے اور اگر امام اس لشکر کو روانہ کرتے وقت غنیمت میں سے پانچواں حصہ ان کے لئے مقرر کردے تو ان کو وہ ملے گا جو امام نے ان کے لئے مقرر کیا اور باقی مال ان کے اور باقی لشکر کے درمیان تقسیم ہوگا فلہٰذا یہ لشکر باقی لشکر سے الگ صرف اتنے مال کا حقدار ہوگا۔ جو امام نے ان کے لئے مخصوص کیا ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دارالحرب میں جتنا لشکر ہے ان میں سے کوئی بھی اس سامان کا حقدار نہیں ہوگا جو اس نے مقتول افراد کے سامان وغیرہ سے حاصل کیا بلکہ وہ باقی لشکر کی طرح استحقاق رکھتا ہے البتہ یہ کہ امام اس کے لئے اس میں سے کچھ حصہ مقرر فرمادے فلہٰذا یہ اسے امام کے مقرر کرنے سے ملے گا نہ کہ کسی اور وجہ سے۔ اس باب میں قیاس کا تقاضا یہی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا مذہب یہی ہے۔

حاصل روایات : یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جو سامان کے متعلق خمس کا حکم لگا رہے ہیں اور اس کے سامان کو مال غنیمت قرار دے رہے ہیں حالانکہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے متعلق یہ جان چکے تھے کہ آپ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اس مقتول کا سامان عنایت فرمایا جس کو انہوں نے قتل کیا تھا۔

اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن جو کچھ کیا وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں منسوخ نہ تھا اور جس مقتول کو زبیر رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا اس کا سامان ان کو اسی بات کے پیش نظر دیا گیا جو ہم نے ذکر کی یا اس کا کچھ اور مطلب تھا۔ معانی آثار کو درست کرنے کا یہی طریقہ ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

قیاس کے لحاظ سے اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ اگر امام کوئی لشکر روانہ کرے اور وہ لشکر دارالحرب میں ہو اور امام اور بقیہ لشکر اس چھوٹے لشکر کے ساتھ شریک نہ ہو۔ پھر وہ لشکر مال غنیمت لے آئیں تو یہ غنیمت ان کے اور باقی لشکر کے مابین تقسیم ہو گی۔

خواہ وہ لڑائی میں ان کے ساتھ شریک نہ تھے اور یہ چھوٹا لشکر اس مال غنیمت کا دوسروں سے زیادہ حقدار نہ ہوگا اگر چہ جنگ فقط انہی نے لڑی ہے اور ان کی وجہ سے مال غنیمت ملا ہے اور اگر امام اس لشکر کو روانہ کرتے وقت غنیمت میں سے پانچواں حصہ

ان کے لئے مقرر کردے تو ان کو وہ ملے گا جو امام نے ان کے لئے مقرر کیا اور باقی مال ان کے اور باقی لشکر کے درمیان تقسیم ہوگا فلہٰذا یہ لشکر باقی لشکر سے الگ صرف اتنے مال کا حقدار ہوگا۔ جو امام نے ان کے لئے مخصوص کیا ہے۔

تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دارالحرب میں جتنا لشکر ہے ان میں سے کوئی بھی اس سامان کا حقدار نہیں ہوگا جو اس نے مقتول افراد کے سامان وغیرہ سے حاصل کیا بلکہ وہ باقی لشکر کی طرح استحقاق رکھتا ہے البتہ یہ کہ امام اس کے لئے اس میں سے کچھ حصہ مقرر فرمادے فلہٰذا یہ اسے امام کے مقرر کرنے سے ملے گا نہ کہ کسی اور وجہ سے۔ اس باب میں قیاس کا تقاضا یہی ہے۔

تائیدی دلیل کہ سلب لشکری کو دینا لازم نہیں:

۵۰۸۷ :وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْهَرَوِيُّ ، قَالَ ثَنَا دُحَيْمٌ ، قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ :ثَنَا صَفْوَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ الْوَلِيْدُ :وَحَدَّثَنِيْ ثَوْرٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ جُبَيْرٍ ، عَنْ عَوْفٍ وَهُوَ ابْنُ مَالِكٍ ، أَنَّ مَدَدِيًّا رَافَقَهُمْ فِيْ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ ، وَأَنَّ رُوْمِيًّا كَانَ يَشُدُّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَيُغْرِي بِهِمْ ، فَتَلَطَّفَ لَهُ ذٰلِكَ الْمَدَدِيُّ ، فَقَعَدَ لَهُ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا مَرَّ بِهٖ ، عَرْقَبَ فَرَسَهٗ، وَخَرَّ الرُّوْمِيُّ لِقَفَاهُ، فَعَلَاهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهٗ، فَأَقْبَلَ بِفَرَسِهٖ، وَسَيْفِهٖ، وَسَرْجِهٖ، وَلِجَامِهٖ، وَمِنْطَقَتِهٖ، وَسِلَاحِهٖ، كُلُّ ذٰلِكَ مُذَهَّبٌ بِالذَّهَبِ وَالْجَوْهَرِ ، إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ ، فَأَخَذَ مِنْهُ خَالِدٌ طَائِفَةً ، وَنَفَّلَهٗ بَقِيَّتَهٗ. فَقُلْتُ يَا خَالِدُ ، مَا هٰذَا ؟ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الْقَاتِلَ السَّلَبَ كُلَّهٗ .قَالَ بَلٰى ، وَلٰكِنِّيْ اسْتَكْثَرْتُهٗ فَقُلْتُ إِنِّيْ وَاللّٰهِ لَأُعَرِّفَنَّكَهَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَوْفٌ :فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهٗ خَبَرَهٗ، فَدَعَاهُ وَأَمَرَهٗ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى الْمَدَدِيِّ بَقِيَّةَ سَلَبِهٖ ، فَوَلّٰى خَالِدٌ لِيَدْفَعَ سَلَبَهٗ .فَقُلْتُ :كَيْفَ رَأَيْتَ يَا خَالِدُ ؟ أَوَلَمْ أَفِ لَكَ بِمَا وَعَدْتُكَ ؟ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا خَالِدُ ، لَا تُعْطِهٖ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ ، هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوْ أُمَرَائِيْ؟ لَكُمْ صَفْوَةُ أَمْرِهِمْ ، وَعَلَيْهِمْ كَدَرُهٗ أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ أَمَرَ خَالِدًا بِدَفْعِ بَقِيَّةِ السَّلَبِ إِلَى الْمَدَدِيِّ فَلَمَّا تَكَلَّمَ عَوْفٌ بِمَا تَكَلَّمَ بِهٖ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا أَنْ لَا يَدْفَعَهٗ إِلَيْهِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ السَّلَبَ لَمْ يَكُنْ وَاجِبًا لِلْمَدَدِيِّ ، بِقَتْلِهِ الَّذِيْ كَانَ ذٰلِكَ السَّلَبُ عَلَيْهِ، لِأَنَّهٗ لَوْ كَانَ وَاجِبًا لَهٗ بِذٰلِكَ إِذًا ، لَمَا مَنَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلَامٍ كَانَ مِنْ غَيْرِهٖ. وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ خَالِدًا بِدَفْعِهٖ إِلَيْهِ، وَلَهٗ دَفْعُهٗ إِلَيْهِ، وَأَمَرَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمَنْعِهٖ مِنْهُ، وَلَهٗ مَنْعُهٗ مِنْهُ، كَقَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لِأَبِيْ

طَلْحَةَ ، فِیْ حَدِیْثِ .الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ الَّذِیْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ إِنَّا كُنَّا لَا نُخَمِّسُ الْاَسْلَابَ ، وَإِنَّ سَلَبَ الْبَرَاءِ قَدْ بَلَغَ مَالًا عَظِیْمًا ، وَلَا أَرَانَا إِلَّا خَامِسِیْهِ قَالَ :فَخَمَّسَهُ .فَأَخْبَرَ عُمَرُ أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا یُخَمِّسُوْنَ الْاَسْلَابَ ، وَلَهُمْ أَنْ یُخَمِّسُوْهَا ، وَأَنَّ تَرْكَهُمْ تَخْمِیْسَهَا ، إِنَّمَا كَانَ بِتَرْكِهِمْ ذٰلِكَ لَا لِأَنَّ الْاَسْلَابَ قَدْ وَجَبَتْ لِلْقَاتِلِیْنَ ، كَمَا تَجِبُ لَهُمْ سُهْمَانُهُمْ مِنَ الْغَنِیْمَةِ .فَكَذٰلِكَ مَا فَعَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ ، مِنْ أَمْرِهِ خَالِدًا بِمَا أَمَرَهُ بِهٖ ، وَمِنْ نَهْیِهٖ إِیَّاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَمَّا نَهَاهُ عَنْهُ، إِنَّمَا أَمَرَهُ بِمَا لَهُ أَنْ یَأْمُرَ بِهٖ ، وَنَهَاهُ عَمَّا لَهُ أَنْ یَنْهَاهُ عَنْهُ وَفِیْمَا ذَكَرْنَا دَلِیْلٌ صَحِیْحٌ أَنَّ السَّلَبَ لَا یَجِبُ لِلْقَاتِلِیْنَ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ

۵۰۸۷: عبدالرحمٰن بن جبیر نے اپنے والد سے انہوں نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ غزوہ موتہ کے موقع پر ایک لشکری میرے ساتھ ہولیا ایک رومی مسلمانوں پر حملہ کرتا تھا اور ان کا پیچھا کرتا تھا اس لشکری نے اس رومی کے ساتھ نرمی کا سلسلہ اختیار کر کے اس کو مہلت دی اور اس کی تاک میں ایک چٹان کے نیچے بیٹھ گیا جب وہ وہاں سے گزرا تو اس نے اس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ ڈالے رومی اپنی گردن کے بل جا گرا لشکری نے اس پر تلوار کے وار کر کے قتل کر دیا پھر وہ اس کا گھوڑا' تلوار' زین' کمر بند' لگام اور اسلحہ لے کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا یہ تمام سامان سونے اور جواہرات سے مرصع تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس سے کچھ مال لے لیا اور باقی اس کو دے دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے کہا یہ کیا ہے؟ کیا تم نہیں جانتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل کو مقتول کا تمام سامان دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں میں جانتا ہوں لیکن میرے خیال میں یہ بہت زیادہ مال ہے۔ عوف کہنے لگے میں نے کہا میں یہ بات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور عرض کروں گا۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو میں نے آپ تک یہ بات پہنچائی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا لشکری کا باقی مال بھی اسے دے دو۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ وہ مال واپس دینے کو لوٹے تو میں نے کہا اے خالد رضی اللہ عنہ! تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا میں نے تم سے کیا ہوا وعدہ پورا نہیں کیا۔ اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے اور فرمایا اے خالد! اسے مت دو۔ پھر میری طرف توجہ فرما کر فرمایا۔ کیا تم لوگ میرے مقرر کردہ امراء کو چھوڑ دو گے کہ تمہارے لئے تو عمدہ اشیاء اور ان کے لئے خراب مال ہو۔ ذرا غور کرو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ باقی مال بھی اس مجاہد کو واپس کر دیا جائے۔ پھر جب حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق کچھ طنز والی بات کی تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ اس کو مال مت واپس دو۔ تو یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ وہ سامان قتل کی وجہ سے لشکری کو دینا واجب نہیں ہے اگر وہ قتل کی وجہ سے واجب ہوتا تو کسی دوسرے شخص کی

گفتگو کے باوجود جناب رسول اللہ ﷺ اس سامان کو نہ روکتے بلکہ ضرور دیتے۔لیکن آپ ﷺ نے خالد بن ولید کو حکم دیا کہ وہ مال دے دو۔اس سے ثابت ہوا کہ آپ کو دینے کا حق تھا اور پھر منع فرمادیا تو اس سے ثابت ہوا روکنے کا بھی حق حاصل تھا۔جیسا کہ حضرت براءؓ کی روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور ہم نے اس کو اس باب میں ذکر کیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہم پانچواں حصہ نہیں لیتے لیکن حضرت براءؓ کو جو سامان ملا ہے وہ بہت بڑا مال ہے اور ہم اس کا پانچواں حصہ لیں گے۔چنانچہ انہوں نے خمس لیا۔تو اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتلا دیا کہ وہ مقتول کے مال سے خمس نہیں لیتے تھے لیکن خمس لینے کا اختیار بھی حاصل ہے۔ان کا خمس نہ لینا اس اختیار کی وجہ سے ہے۔اس وجہ سے ہرگز نہیں کہ وہ قتل کرنے والوں کے لئے لازم ہو گیا جیسا کہ ان کے لئے مال غنیمت سے حصہ لازم ہو جاتا ہے۔اسی طرح حضرت عوف رضی اللہ عنہ کی روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ کیا کہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا پھر آپ نے منع فرمادیا۔تو اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ اس کا حکم دینے اور منع کرنے ہر دو باتوں کا اختیار رکھتے تھے۔جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے۔اب اس میں اس بات کی واضح دلیل مل گئی کہ قاتلین کو مقتول مشرکین کا سامان دینا لازم نہیں ہے۔

تخریج : مسلم فی الجهاد ٤٤' سمدنا حمد ٢٧/٦۔

مزید تائیدی روایت:

٥٠٨٨ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسَى ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ : ثَنَا دَاوُدَ بْنُ أَبِيْ هِنْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا ، فَلَهُ كَذَا وَكَذَا .فَذَهَبَ شُبَّانُ الرِّجَالِ ، وَجَلَسَتِ الشُّيُوْخُ تَحْتَ الرَّايَاتِ .فَلَمَّا كَانَتِ الْغَنِيْمَةُ ، جَاءَ تِ الشُّبَّانُ يَطْلُبُوْنَ نَفْلَهُمْ فَقَالَ الشُّيُوْخُ : لَا تَسْتَأْثِرُوْا عَلَيْنَا ، فَإِنَّا كُنَّا تَحْتَ الرَّايَاتِ ، وَلَوْ انْهَزَمْتُمْ كُنَّا رِدْءًا لَكُمْ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ فَقَرَأَ حَتّٰى بَلَغَ كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيْقًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكَارِهُوْنَ يَقُوْلُ : أَطِيْعُوْنِيْ فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ ، كَمَا رَأَيْتُمْ عَاقِبَةَ أَمْرِي ، حَيْثُ خَرَجْتُمْ وَأَنْتُمْ كَارِهُوْنَ ، فَقَسَمَ بَيْنَهُمْ بِالسَّوَاءِ بِمَا قَسَمَ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّبَّانَ ، مَا كَانَ جَعَلَهُ لَهُمْ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ الْأَسْلَابَ لَا تَجِبُ لِلْقَاتِلِيْنَ ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ ، لَمَا مَنَعَهُمْ مِنْهَا ، وَلَا أَعْطَاهُمْ أَسْلَابَ مَنِ اسْتَأْثَرُوْا بِقَتْلِهِ ، دُوْنَ مَنْ سِوَاهُمْ ، مِمَّنْ تَخَلَّفَ عَنْهُمْ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَمَا وَجْهُ مَنْعِهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ مَا كَانَ جَعَلَهُ لَهُمْ ؟ قِيلَ لَهُ :لِأَنَّ مَا كَانَ جَعَلَهُ لَهُمْ ، فَإِنَّمَا كَانَ لِأَنْ يَفْعَلُوا مَا هُوَ صَلَاحٌ لِسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ ، وَلَيْسَ مِنْ صَلَاحِ الْمُسْلِمِينَ تَرْكُهُمُ الرَّايَاتِ ، وَالْخُرُوجُ عَنْهَا ، وَإِضَاعَةُ الْحَافِظِينَ لَهَا فَلَمَّا خَرَجُوا عَنْ ذٰلِكَ ، كَانُوا قَدْ خَرَجُوا عَنِ الْمَعْنَى الَّذِي بِهِ يَسْتَحِقُّونَ مَا جُعِلَ لَهُمْ ، فَمَنَعَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ ، وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ .

۵۰۸۸: عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب بدر کا دن آیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس طرح کیا اس کو یہ یہ ملے گا۔ تو جوان آگے نکل گئے اور بوڑھے جھنڈوں کے نیچے بیٹھے رہے۔ جب غنیمت کا مال آیا تو نوجوان اپنا اضافی حصہ طلب کرنے لگے۔ بوڑھوں نے کہا تمہیں ہم پر ترجیح حاصل نہیں ہے۔ ہم جھنڈوں کے نیچے تھے اگر تمہیں (خدانخواستہ) شکست ہوتی تو ہم تمہارے لئے پشت پناہ تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاردی "يسئلونك عن الانفال تا كما اخرجك ربك من بيتك بالحق وان فريقا من المؤمنين لكارهون" (الانفال ۵) آپ نے پہلی پانچ آیات پڑھ کر سنائیں اور فرمایا تم اس معاملے میں میری بات مانو جیسا کہ تم میری کہی ہوئی بات کا انجام دیکھ چکے ہو۔ جبکہ تم گھر سے اس حال میں نکلے کہ تم (لڑائی کو) ناپسند کرتے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مابین برابر تقسیم کر دیا۔ اس روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوانوں سے اس چیز کو روک لیا جو بطور انعام ان کے لئے مقرر فرمائی تھی۔ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے مقتول کا سامان مجاہد کو دینا لازم نہیں۔ اگر ایسا تسلیم نہ کیا جائے تو آپ ان سے اس سامان کو نہ روکتے اور قاتلین کے علاوہ دوسروں کو نہ دیتے جو پیچھے جھنڈوں کی حفاظت میں مصروف تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرما کر پھر کیونکر عنایت نہیں فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے جو مقرر فرمایا وہ اس طور پر مقرر فرمایا تھا کہ وہ کام تمام مسلمانوں کے لئے کریں اور جھنڈوں کا چھوڑ کر جانا اس میں عام مسلمانوں کے لئے بہتری نہ تھی۔ بلکہ اس سے حفاظت کرنے والوں کے ضائع ہونے کا خطرہ تھا۔ جب وہ اس سے نکل گئے تو استحقاق کی خصوصی وجہ جاتی رہی۔ اس سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کے باوجود ان کو عنایت نہ فرمایا۔ واللہ اعلم۔

حاصل روایات: اس روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوانوں سے اس چیز کو روک لیا جو بطور انعام ان کے لئے مقرر فرمائی تھی۔ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے مقتول کا سامان مجاہد کو دینا لازم نہیں۔ اگر ایسا تسلیم نہ کیا جائے تو آپ ان سے اس سامان کو نہ روکتے اور قاتلین کے علاوہ دوسروں کو نہ دیتے جو پیچھے جھنڈوں کی حفاظت میں مصروف تھے۔

ایک اعتراض:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرما کر پھر کیونکر عنایت نہیں فرمایا۔

جواب: نمبرا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے جو مقرر فرمایا وہ اس طور پر مقرر فرمایا تھا کہ وہ کام تمام مسلمانوں کے لئے کریں اور

جھنڈوں کا چھوڑ کر جانا اس میں عام مسلمانوں کے لئے بہتری نہ تھی۔ بلکہ اس سے حفاظت کرنے والوں کے ضائع ہونے کا خطرہ تھا۔ جب وہ اس سے نکل گئے تو استحقاق کی خصوصی وجہ جاتی رہی۔ اس سے جناب رسول اللہ ﷺ نے اعلان کے باوجود ان کو عنایت نہ فرمایا۔ واللہ اعلم

نمبر ②: اس سے زیادہ آسان بات یہ ہے کہ وہ دینا ان کو واجب نہ تھا آپ کی مرضی پر موقوف تھا آپ نے ان کو دینا مناسب نہ سمجھا اس لئے نہیں دیا۔ (مترجم)

بَابُ سَهْمِ ذَوِی الْقُرْبٰی

قرابتداروں کا حصہ

نمبر ①: اہل قرابت رسول اللہ ﷺ کا خمس میں دوسرے کے علاوہ کوئی مخصوص نہیں ہے یہ قول امام حسن بصری اور حسن بن محمد بن حنفیہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: فریق ثانی کا مؤقف جن میں امام ابن مسیب' ائمہ احناف اور بعض مالکیہ رحمہم اللہ شامل ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ان کو خمس الخمس ملتا تھا اور اس کو آپ ﷺ جس طرح چاہتے ان میں صرف فرماتے تھے۔ فریق ثالث کا قول ہے۔

مؤقف اوّل: جناب رسول اللہ ﷺ کے قرابت داروں کا حصہ آپ کی زندگی میں بھی خمس میں مقرر نہ تھا اور وفات کے بعد بھی مقرر نہیں صرف علت فقر و مسکنت پائے جانے کی صورت میں دیا جائے گا دلیل یہ ہے۔

۵۰۸۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ أَثَرَ الرَّحٰى فِي يَدِهَا وَقَدْ بَلَغَهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ سَبْيٌ ، فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا ، فَلَمْ تَلْقَهُ، وَلَقِيَتْهَا عَائِشَةُ ، فَأَخْبَرَتْهَا الْحَدِيْثَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ بِذٰلِكَ قَالَ :فَأَتَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا ، فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ فَقَالَ مَكَانَكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا تُكَبِّرَانِ اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ ، وَتُسَبِّحَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ ، وَتَحْمَدَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ ، إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا ، فَإِنَّهُ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ

۵۰۸۹: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ہاتھوں میں چکی کے نشانات کی شکایت کر رہی تھیں اور حاضری اس وقت ہوئی

جب ان کو اطلاع ملی کہ جناب نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں تو وہ ایک خادم کا مطالبہ لے کر حاضر ہوئیں مگر آپ سے ملاقات نہ ہوئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان سے ملیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بات بتلائی۔ پس جب جناب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے آپ ﷺ کو اس کی اطلاع دی حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں اس وقت تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ ہم اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا اپنی اپنی جگہ پر رہو پھر جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدمین مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی اور آپ نے ارشاد فرمایا۔ کیا میں تم دونوں کو ایسی چیز نہ بتلا دوں جو اس سے بہت بہتر ہے جو تم نے مجھ سے مانگی ہے۔ تم دونوں ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد اللہ اس وقت پڑھا کرو جب تم اپنے بستروں پر لیٹ جاؤ۔ یہ تم دونوں کے لئے خادم سے بہتر ہے۔

تخریج : بخاری فی فضائل الصحابہ باب۹، والنفقات باب٦، والدعوات باب١٠، مسلم فی الذکر ٨١/٨٠، ابو داؤد فی الادب باب١٠٠، ترمذی فی الدعوات باب٢٤۔

٥٠٩٠ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ لِفَاطِمَةَ ذَاتَ يَوْمٍ قَدْ جَاءَ اللّٰهُ أَبَاكَ بِسَعَةٍ وَرَقِيْقٍ فَأْتِيْهِ فَاطْلُبِى مِنْهُ خَادِمًا فَأَتَتْهُ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أُعْطِيكُمَا وَأَدَعُ أَهْلَ الصُّفَّةِ يَطْوُوْنَ بُطُوْنَهُمْ ، وَلَا أَجِدُ مَا أُنْفِقُ عَلَيْهِمْ ، وَلٰكِنْ أَبِيْعُهَا ، وَأُنْفِقُ عَلَيْهِمْ ، أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا ؟ عَلَّمَنِيْهِ جِبْرَائِيْلُ ، كَبِّرَا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا ، وَسَبِّحَا عَشْرًا ، وَاحْمَدَا عَشْرًا ، وَإِذَا آوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ مَا فِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ .

٥٠٩٠: عطاء بن سائب نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایک دن کہا کہ تمہارے والد کے ہاں خوش حالی مال کی صورت میں اور غلام آئے ہیں۔ تم اپنے والد کے ہاں جاؤ اور ان سے خادم طلب کرو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور اس بات کا تذکرہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کیا تو آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں اصحاب صفہ کو بھوک میں لپٹتا چھوڑ کر تم دونوں کو خادم نہ دوں گا۔ میرے پاس ان پر خرچ کے لئے کچھ نہیں۔ میں غلاموں کو فروخت کر کے ان پر خرچ کروں گا۔ کیا میں تم دونوں کو اس سوال سے بہتر چیز نہ بتلا دوں۔ وہ چیز مجھے جبرائیل علیہ السلام نے سکھائی ہے ہر نماز کے بعد ١٠ مرتبہ اللہ اکبر، ١٠ مرتبہ سبحان اللہ، ١٠ مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو اور جب بستروں پر لیٹ جاؤ تو پڑھ لیا کرو۔ پھر اس طرح ذکر کیا جیسا کہ سلیمان کی روایت ٥٠٨٩ میں ہے۔

٥٠٩١ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ : ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ،

قَالَ :حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ :حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ حَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَكَمِ ، أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا ذَهَبَتْ هِيَ وَأُمُّهَا حَتّٰى دَخَلَتْ عَلٰى فَاطِمَةَ ، فَخَرَجْنَ جَمِيعًا فَأَتَيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَقْبَلَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ، وَمَعَهُ رَقِيْقٌ ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَخْدُمَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَبَقَكُنَّ يَتَامَى أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ ذَوِي قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَهْمَ لَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ مَعْلُوْمٌ ، وَلَا حَظَّ لَهُمْ مِنْهُ خِلَافُ حَظِّ غَيْرِهِمْ قَالُوْا وَإِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ مَا جَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ : وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَبِقَوْلِهِ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ بِحَالِ فَقْرِهِمْ وَحَاجَتِهِمْ ، فَأَدْخَلَهُمْ مَعَ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ فَكَمَا يَخْرُجُ الْفَقِيْرُ وَالْيَتِيْمُ وَالْمِسْكِيْنُ مِنْ ذٰلِكَ ، لِخُرُوْجِهِمْ مِنَ الْمَعْنَى الَّذِي بِهِ اسْتَحَقُّوْا مَا اسْتَحَقُّوْا مِنْ ذٰلِكَ ، فَكَذٰلِكَ ذَوُو قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَضْمُوْمُوْنَ مَعَهُمْ ، إِنَّمَا كَانُوْا ضُمُّوْا مَعَهُمْ لِفَقْرِهِمْ ، فَإِذَا اسْتَغْنَوْا ، خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِكَ وَقَالُوْا :لَوْ كَانَ لِقَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ حَظٌّ ، لَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ، إِذْ كَانَتْ أَقْرَبَهُمْ إِلَيْهِ نَسَبًا ، وَأَمَسَّهُمْ بِهِ رَحِمًا ، فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا حَظًّا فِي السَّبْيِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا ، وَلَمْ يُخْدِمْهَا مِنْهُ خَادِمًا وَلٰكِنَّهُ وَكَلَهَا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، لِأَنَّ مَا تَأْخُذُ مِنْ ذٰلِكَ ، إِنَّمَا حُكْمُهَا فِيْهِ حُكْمُ الْمَسَاكِيْنِ ، فِيْمَا تَأْخُذُ مِنَ الصَّدَقَةِ فَرَأٰى أَنَّ تَرْكَهَا ذٰلِكَ وَالْإِقْبَالَ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَسْبِيْحِهِ وَتَهْلِيْلِهِ ، خَيْرٌ لَهَا مِنْ ذٰلِكَ وَأَفْضَلُ وَقَدْ قَسَمَ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعَ الْخُمُسِ ، فَلَمْ يَرَيَا لِقَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ حَقًّا ، خِلَافَ حَقِّ سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا هُوَ الْحُكْمُ عِنْدَهُمَا ، وَثَبَتَ -إِذْ لَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِمَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُخَالِفْهُمَا فِيْهِ -أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ رَأْيَهُمْ فِيْهِ أَيْضًا .وَإِذَا ثَبَتَ الْإِجْمَاعُ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمِنْ جَمِيْعِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَبَتَ الْقَوْلُ بِهِ وَوَجَبَ الْعَمَلُ بِهِ ، وَتَرْكُ خِلَافِهِ ثُمَّ هٰذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَمَّا صَارَ الْأَمْرُ إِلَيْهِ، حَمَلَ النَّاسَ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ

۵۰۹۱: فضل بن حسن بن عمرو بن حکم بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے بیان کیا کہ میں اور میری والدہ دونوں

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں ہم سب مل کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ سے تشریف لائے تھے اور اس وقت آپ کے ساتھ غلام تھے میں نے آپ سے سوال کیا کہ ہمیں خادم عنایت فرمائیں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل بدر کے یتیم تم سے سبقت کر گئے۔امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کے لئے خمس غنیمت میں سے کوئی مقدار معلوم و متعین نہیں اور دوسروں کے حصہ سے الگ کوئی حصہ نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے وہ حصہ مقرر فرمایا جو اس آیت کریمہ میں مذکور ہے۔ واعلموا انما غنمتم من شئ ...... وابن السبیل)) (الانفال:۴۱) "وما افاء اللہ علی رسولہ ...... المساکین" (الحشر:۷) اور تم جان لو کہ جو کوئی چیز تمہیں مال غنیمت سے ملے سو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس کا پانچواں حصہ ہے اور رسول کے لئے اور قرابت داروں کے لئے اور یتیموں کے لئے اور مساکین کے لئے اور مسافروں کے لئے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ان سے بطور فئی دلوایا سو تم نے اس کے لئے نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں کو جس پر چاہے غلبہ دے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر قدرت ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو (دوسری) بستیوں والوں سے بطور فئی دلوائے۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے اور رسول کا اور (رسول کے) قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور مساکین کا اور مسافروں کا۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ان کے لئے مقرر فرمایا ہے وہ ان کے فقر و حاجت کے وقت ہے اسی لئے ان کو فقراء و مساکین میں داخل فرمایا ہے۔ تو جس طرح فقیر، یتیم و مساکین استحقاق کا سبب ختم ہو جانے سے اس سے نکل جاتے ہیں بالکل اسی طرح اقرباء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان کے ساتھ ملایا گیا تو فقر کی وجہ سے ملایا گیا پس جب وہ مالدار ہو جائیں گے تو اس سے نکل جائیں گے۔ یہ علماء فرماتے ہیں کہ اگر خالص قرابت نبوت کی وجہ سے ان کا حصہ مقرر ہوتا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ان میں سے ہوئیں کیونکہ نسبی اعتبار سے وہ آپ کے قریب تر تھیں اور رحم کے اعتبار سے نزدیک تر تھیں۔ لیکن آپ نے ان کے لئے ان قیدیوں میں حصہ نہیں رکھا جن کا ہم نے تذکرہ کیا اور ان کو کوئی خادم عنایت نہیں فرمایا۔ بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے حوالے کیا کیونکہ آپ اس میں سے جو کچھ حاصل کرتیں تو آپ صدقہ لینے کی وجہ سے مساکین سے شمار ہوتیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا کہ ان کا اس مطالبہ سے دست بردار ہونا اور اللہ تعالیٰ کے ذکر و تسبیح اور تہلیل کی طرف متوجہ ہونا اس سے بہتر اور افضل ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے تمام خمس تقسیم فرما دیا اور قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ان کے لئے عام مسلمانوں کے حق سے کوئی الگ حق خیال نہیں کیا۔ پس اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ان کے ہاں بھی یہی حکم ہے اور جب کسی صحابی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا اور نہ ہی ان کی مخالفت کی تو ثابت ہو گیا کہ صحابہ کرام کی رائے بھی اس سلسلہ میں یہی تھی۔ پس جب حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس پر اجماع ہو گیا تو یہ قول ثابت ہو گیا اور اس پر عمل کرنا لازم اور اس

کے خلاف کو چھوڑنا ضروری ہو گیا۔ تیسری بات یہ ہے کہ جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خلافت ملی تو انہوں نے بھی لوگوں کو اسی بات کی ترغیب دی۔ جیسا کہ اس روایت میں مذکور ہے۔

۵۰۹۲ : مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ حَيْثُ وَلِيَ الْعِرَاقَ ، وَمَا وَلِيَ مِنْ أُمُوْرِ النَّاسِ ، كَيْفَ صَنَعَ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى قَالَ :سَلَكَ بِهٖ -وَاللّٰهِ -سَبِيْلَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قُلْتُ وَكَيْفَ ؟ وَأَنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ مَا تَقُوْلُوْنَ ؟ قَالَ :إِنَّهٗ -وَاللّٰهِ -مَا كَانَ أَهْلُهٗ يَصْدُرُوْنَ إِلَّا عَنْ رَأْيِهٖ قُلْتُ فَمَا مَنَعَهٗ؟ قَالَ :كَرِهَ -وَاللّٰهِ -أَنْ يُدَّعٰى عَلَيْهِ خِلَافُ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَهٰذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَدْ أَجْرَاهُ عَلٰى مَا كَانَ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَجْرَيَاهُ عَلَيْهِ، لِأَنَّهٗ رَأٰى ذٰلِكَ عَدْلًا وَلَوْ كَانَ رَأْيُهٗ، خِلَافَ ذٰلِكَ ، مَعَ عِلْمِهٖ، وَدِيْنِهٖ، وَفَضْلِهٖ -إِذًا لَرَدَّهٗ إِلٰى مَا رَأٰى وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۰۹۲: محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر رحمہ اللہ سے پوچھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب عراق کی حکومت ملی اور لوگوں کے معاملات ان کے سپرد ہوئے تو آپ نے قرابت داروں کے حصہ کے سلسلہ میں کیا عمل کیا۔ انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! وہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے راستہ پر چلے۔ میں نے پوچھا کیسے؟ حالانکہ تم فلاں فلاں بات کہتے ہو؟ وہ کہنے لگے اللہ کی قسم! ان کے گھر والے تو ان کی رائے سے لوٹنے والے تھے۔ میں نے کہا پھر انہوں نے کیوں نہ کیا؟ کہنے لگے۔ انہوں نے اس بات کو ناپسند سمجھا کہ لوگ ان کے خلاف یہ کہیں گے کہ انہوں نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کے طرز عمل کے خلاف کیا۔ یہ حضرت علی بن ابی طالب ؓ ہیں کہ انہوں نے اسی بات کو ہی جاری رکھا جس کو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم نے جاری کیا تھا کیونکہ انہوں نے اسی کو عدل سمجھا۔ اگر ان کی رائے اس کے مخالف ہوتی تو علم، فضل اور دینی عظمت کے تقاضے سے وہ ضرور اس رائے کو رد فرما دیتے۔ انہوں نے اس روایت کو بھی بطور دلیل پیش کیا۔

حاصل روایات : یہ حضرت علی بن ابی طالب ؓ ہیں کہ انہوں نے اسی بات کو ہی جاری رکھا جس کو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم نے جاری کیا تھا کیونکہ انہوں نے اسی کو عدل سمجھا۔ اگر ان کی رائے اس کے مخالف ہوتی تو علم، فضل اور دینی عظمت کے تقاضے سے وہ ضرور اس رائے کو رد فرما دیتے۔

فریق اوّل کی مزید دلیل: انہوں نے اس روایت کو بھی بطور دلیل پیش کیا۔

۵۰۹۳ : بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنَ عَلِيٍّ ، عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ قَالَ :أَمَّا قَوْلُهُ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ فَهُوَ مِفْتَاحُ كَلَامٍ ، لِلّٰهِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ ، لِلرَّسُوْلِ ، وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتَامٰی وَالْمَسَاكِيْنِ .وَاخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَوْمٌ :مِنْهُمْ سَهْمُ ذَوِی الْقُرْبٰی لِقَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ .وَقَالَ قَوْمٌ :سَهْمُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهِ ثُمَّ أَجْمَعُوْا رَأْيُهُمْ أَنْ جَعَلُوْا هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِی الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ -عَزَّ وَجَلَّ- وَكَانَ ذٰلِكَ فِیْ إِمَارَةِ أَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالُوْا :أَفَلَا تَرَی أَنَّ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ أَجْمَعَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَجَعَ إِلَی الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ الَّذِیْ تَكُوْنُ عُدَّةً لِلْمُسْلِمِيْنَ ، لِقِتَالِ عَدُوِّهِمْ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ لِذَوِی قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَا مُنِعُوْا مِنْهُ، وَلَمَا صُرِفُوْا إِلَی غَيْرِهِمْ ، وَلَا خَفِیَ ذٰلِكَ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، مَعَ عِلْمِهِ فِیْ أَهْلِهِ ، وَتَقَدُّمِهِ فِيْهِمْ وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ جَوَابِهِ لِنَجْدَةَ ، لَمَّا كَتَبَ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِی الْقُرْبٰی وَذَكَرُوْا فِیْ ذٰلِكَ

۵۰۹۳: قیس بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن محمد بن علی سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق دریافت کیا واعلموا انما غنمتم من شئی فان لله خمسه" (الانفال ۴۱) تو کہنے لگے فان لله خمسه سے تو کلام کو شروع فرمایا عبارت اس طرح ہے "لله الدنیا والآخرہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین ای خمسه" دنیا و آخرت اللہ تعالیٰ کی ہے رسول اللہ ﷺ اور قرابت داروں اور یتامی اور مساکین کے لئے خمس ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرام اس بارے میں مختلف ہوئے۔ ایک جماعت کہتی تھی کہ رشتہ داروں کا حق خلیفہ کی قرابت کی وجہ سے ہے۔ بعض نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ کا حصہ خلیفہ وقت کے لئے ہوگا۔ پھر اس بات پر سب متفق ہو گئے کہ ان دونوں حصوں کو گھوڑوں اور جہاد کی تیاری کے لئے صرف کیا جائے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت میں یہی طریق رائج رہا۔ ذرا غور فرمائیں کہ یہ صحابہ کرام کا متفقہ فیصلہ ہے اور یہ حصہ ان گھوڑوں اور اسلحہ کی طرف لوٹتا ہے۔ جس کو دشمن کے بالمقابل مسلمانوں نے تیار کیا ہے اور اگر یہ جناب رسول اللہ ﷺ کی قرابت کی وجہ سے حصہ مقرر رہتا تو وہ اس کو نہ روکتے اور اس کو قطعاً کسی دوسرے مصرف میں نہ لگاتے اور یہ بات حسن بن محمد رحمہ اللہ جیسے مستند علم کے شہ سوار پر ہرگز مخفی نہ رہتی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نجدہ کے خط کے جواب میں ذی القربیٰ کا حصہ دریافت کرنے پر یہی بات فرمائی۔ روایت یہ ہے۔

۵۰۹۴: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ ، قَالَ ثَنَا عَمِّیْ جُوَيْرِيَةُ

بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ يَزِيْدَ بْنَ هُرْمُزَ ، حَدَّثَهُ أَنَّ نَجْدَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّهُ لَنَا وَقَدْ كَانَ دَعَانَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِيُنْكِحَ مِنْهُ أَيِّمَنَا ، وَيَقْضِيْ عَنْهُ مِنْ غَارِمِنَا ، فَأَبَيْنَا إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَهُ لَنَا كُلَّهُ ، وَرَأَيْنَا أَنَّهُ لَنَا .

۵۰۹۴: ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ یزید بن ہرمز نے مجھے بیان کیا کہ یمامہ کے حکمران نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف خط لکھا جس میں وہ ان سے ذوی القربٰی کا حصہ دریافت کر رہا تھا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی طرف لکھ بھیجا۔ کہ یہ حصہ ہمارے لئے ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بلایا تھا کہ وہ اس حصہ میں سے ہماری بیواؤں کا نکاح کر دیں اور قرض داروں کا قرض اتار دیں۔ تو ہم نے انکار کر دیا اور ہم نے کہا کہ ہم اس صورت میں لیں گے کہ آپ تمام حصہ ہمیں دے دیں اور ہمارا خیال یہی تھا کہ یہ ہمارے لئے ہے اور ہمارا حق ہے۔

تخریج : نسائی فی الفئی باب ۱' مسند احمد ۱/ ۳۲۰۔

۵۰۹۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ ، قَالَ : سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ : كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ ، وَفَرَضَ لَهُمْ فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَأَنَا شَاهِدٌ كُنَّا نَرٰى أَنَّهُمْ قَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُخْبِرُ أَنَّ قَوْمَهُمْ أَبَوْا عَلَيْهِمْ أَنْ يَكُوْنَ لَهُمْ ، وَلَمْ يُظْلَمْ مَنْ أَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا أُرِيْدَ فِيْ ذٰلِكَ بِقَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْفَقْرِ وَالْحَاجَةِ فَهٰذِهٖ حُجَجُ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّ ذَوِي الْقُرْبٰى ، لَا سَهْمَ لَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ ، وَأَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَنْ بَعْدَهُ وَقَدْ خَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا : كَانَ لَهُمْ سَهْمٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ خُمُسُ الْخُمُسِ ، وَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَضَعَهُ فِيْمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ

۵۰۹۵: یزید بن ہرمز نے بیان کیا کہ نجدہ بن عامر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھا کہ ذوی القربٰی کے حصہ کا کیا حکم ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کیا اور اس کو ان کے لئے مقرر کیا۔ تو انہوں نے لکھا اور میں اس موقعہ پر موجود تھا۔ کہ ہمارا خیال یہی تھا کہ اس سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت مراد ہے۔ مگر ہماری قوم نے ہمیں دینے سے انکار کر دیا۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جو یہ بتلا رہے ہیں کہ ہماری قوم نے یہ حصہ ہمیں دینے سے انکار

کر دیا مگر جنہوں نے انکار کیا انہوں نے انکار کیے جانے والوں پر کوئی زیادتی نہیں کی۔ تو کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی قرابت سے یہاں وہی مراد ہے جس کا ہم نے تذکرہ کیا یعنی فقر و محتاجی کی صورت میں ان کو دیا جائے گا۔ یہ فریق اوّل کے دلائل کا تذکرہ ہے۔ جو یہ کہتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ کے قرابت داروں کے لئے خمس میں سے کوئی حصہ مقرر نہیں نہ تو آپ کے زمانہ میں تھا اور نہ بعد میں ہے سوائے اس سبب کے جس کا تذکرہ ہوا۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ذوی القربیٰ کا حصہ مقرر تھا اور وہ خمس الخمس یعنی خمس کا پانچواں حصہ ہوتا ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ کو اختیار تھا کہ جس کو چاہیں عنایت فرما دیں ان کی دلیل یہ روایت ہے۔

تخریج : مسلم فی الجهاد ۱۴۰' دارمی فی السیر باب ۳۲' مسند احمد ۲۴۸/۱۔

۵۰۹۲ :مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ الْبَغْدَادِيَّانِ ، قَالَا :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ : لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى ، أَعْطَى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ، وَلَمْ يُعْطِ بَنِيْ أُمَيَّةَ شَيْئًا ، وَبَنِيْ نَوْفَلٍ فَأَتَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْنَا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰؤُلَاءِ بَنُو هَاشِمٍ ، فَضَّلَهُمُ اللّٰهُ بِكَ، فَمَا بَالُنَا وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ؟ وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ فِي النَّسَبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ فَقَالَ إِنَّ بَنِي الْمُطَّلِبِ لَمْ يُفَارِقُوْنِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَلَا فِي الْإِسْلَامِ قَالُوْا :فَلَمَّا أَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ السَّهْمَ بَعْضَ الْقَرَابَةِ ، وَحَرَمَ مِنْ قَرَابَتِهِ مِنْهُ كَقَرَابَتِهِمْ ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرِدْ بِمَا جَعَلَ لِذَوِي الْقُرْبَى ، كُلَّ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَإِنَّمَا أَرَادَ بِهِ خَاصًّا مِنْهُمْ ، وَجَعَلَ الرَّأْيَ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَضَعُهُ فِيْمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ ، وَإِذَا مَاتَ فَانْقَطَعَ رَأْيُهُ، انْقَطَعَ مَا جُعِلَ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ ، كَمَا قَدْ جَعَلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصْطَفِيَ مِنَ الْمَغْنَمِ لِنَفْسِهِ سَهْمَ الصَّفِيِّ ، فَكَانَ ذٰلِكَ مَا كَانَ حَيًّا ، يَخْتَارُ لِنَفْسِهِ مِنَ الْمَغْنَمِ مَا شَاءَ ، فَلَمَّا مَاتَ انْقَطَعَ ذٰلِكَ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْقَوْلِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :بَلْ ذَوُو الْقُرْبَى الَّذِيْنَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ مَا جَعَلَ ، هُمْ :بَنُو هَاشِمٍ ، وَبَنُو الْمُطَّلِبِ فَأَعْطَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَاهُمْ ، مِنْ ذٰلِكَ بِجَعْلِ اللّٰهِ -عَزَّ وَجَلَّ- ذٰلِكَ لَهُمْ ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ حِيْنَئِذٍ أَنْ يُعْطِيَ غَيْرَهُمْ مِنْ بَنِيْ أُمَيَّةَ ،

وَبَنِي نَوْفَلٍ ، لِأَنَّهُمْ لَمْ يَدْخُلُوْا فِي الْآيَةِ وَإِنَّمَا دَخَلَ فِيهَا مِنْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَنُو هَاشِمٍ ، وَبَنُو الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِي هٰذَا هَذَا الْاِخْتِلَافَ ، فَذَهَبَ كُلُّ فَرِيقٍ إِلَى مَا ذَكَرْنَا وَاحْتَجَّ لِقَوْلِهِ بِمَا وَصَفْنَا ، وَجَبَ أَنْ نَكْشِفَ كُلَّ قَوْلٍ مِنْهَا ، وَمَا ذَكَرْنَا مِنْ حُجَّةِ قَائِلِهِ ، لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ هٰذِهِ الْأَقَاوِيلِ قَوْلًا صَحِيحًا .فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ ، فَابْتَدَأْنَا بِقَوْلِ الَّذِي نَفَى أَنْ يَكُوْنَ لَهُمْ فِي الْآيَةِ شَيْءٌ بِحَقِّ الْقَرَابَةِ ، وَأَنَّهُ إِنَّمَا جَعَلَ لَهُمْ فِيهَا مَا جَعَلَ لِحَاجَتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ ، كَمَا جَعَلَ لِلْمِسْكِيْنِ وَالْيَتِيمِ فِيهَا مَا جَعَلَ ، لِحَاجَتِهِمَا وَفَقْرِهِمَا ، فَإِذَا ارْتَفَعَ الْفَقْرُ عَنْهُمْ جَمِيعًا ارْتَفَعَتْ حُقُوقُهُمْ مِنْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ قَسَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى حِيْنَ قَسَّمَهُ فَأَعْطَى بَنِي هَاشِمٍ ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ، وَعَمَّهُمْ بِذٰلِكَ جَمِيعًا ، وَقَدْ كَانَ فِيهِمُ الْغَنِيُّ وَالْفَقِيرُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَوْ كَانَ مَا جَعَلَ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ ، هُوَ لِعِلَّةِ الْفَقْرِ ، لَا لِعِلَّةِ الْقَرَابَةِ ، إِذًا لَمَا دَخَلَ أَغْنِيَاؤُهُمْ فِي فُقَرَائِهِمْ فِيمَا جُعِلَ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ ، وَلَقَصَدَ إِلَى الْفُقَرَاءِ مِنْهُمْ ، دُوْنَ الْأَغْنِيَاءِ فَأَعْطَاهُمْ ، كَمَا فَعَلَ فِي الْيَتَامَى فَلَمَّا أَدْخَلَ أَغْنِيَاءَ هُمْ فِي فُقَرَائِهِمْ ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ ، أَنَّهُ قَصَدَ بِذٰلِكَ إِلَى أَعْيَانِ الْقَرَابَةِ لِعِلَّةِ قَرَابَتِهِمْ ، لَا لِعِلَّةِ فَقْرِهِمْ وَأَمَّا مَا ذَكَرُوْا مِنْ حَدِيثِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، حَيْثُ سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْدِمَهَا خَادِمًا ، مِنَ السَّبْيِ الَّذِي كَانَ قَدِمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَفْعَلْ ، وَوَكَلَهَا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَالتَّسْبِيحِ فَهٰذَا لَيْسَ فِيهِ - عِنْدَنَا -دَلِيلٌ لَهُمْ عَلَى مَا ذَكَرُوْا ، لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ لَهَا حِيْنَ سَأَلَتْهُ لَا حَقَّ لَكِ فِيهِ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، لَبَيَّنَ ذٰلِكَ لَهَا كَمَا بَيَّنَهُ لِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، وَرَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ ، حِيْنَ سَأَلَا أَنْ يَسْتَعْمِلَهُمَا عَلَى الصَّدَقَةِ ، لِيُصِيبَا مِنْهَا ، فَقَالَ لَهُمَا إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ ، وَأَنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ ، وَلَا لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ . وَقَدْ يَجُوزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ لَمْ يُعْطِهَا الْخَادِمَ حِيْنَئِذٍ ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَسَّمَ ، فَلَمَّا قَسَّمَ أَعْطَاهَا حَقَّهَا مِنْ ذٰلِكَ ، وَأَعْطَى غَيْرَهَا أَيْضًا حَقَّهُ فَيَكُوْنُ تَرْكُهُ إِعْطَاءَ هَا إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّهُ لَمْ يُقَسِّمْ ، وَدَلَّهَا عَلَى تَسْبِيحِ اللّٰهِ، وَتَحْمِيدِهِ، وَتَهْلِيلِهِ الَّذِي يَرْجُو لَهَا بِهِ الْفَوْزَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى ، وَالزُّلْفَى عِنْدَهُ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ أَخْدَمَهَا مِنْ ذٰلِكَ ، بَعْدَمَا قَسَّمَ ، وَلَا نَعْلَمُ فِي الْآثَارِ مَا يَدْفَعُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ .وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُوْنَ مَنَعَهَا مِنْ ذٰلِكَ ، إِنْ كَانَ مَنَعَهَا مِنْهُ، لِأَنَّهَا لَيْسَتْ قَرَابَةً ، وَلٰكِنْ أَقْرَبُ مِنَ الْقَرَابَةِ ، لِأَنَّ الْوَلَدَ لَا يُقَالُ هُوَ مِنْ قَرَابَةِ أَبِيْهِ، إِنَّمَا يُقَالُ ذٰلِكَ لِمَنْ غَيْرُهُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْهُ أَلَا تَرَى ، إِلَى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ

خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ فَجَعَلَ الْوَالِدَيْنِ غَيْرَ الْأَقْرَبِيْنَ ، لِأَنَّهُمْ أَقْرَبُ مِنَ الْأَقْرَبِيْنَ فَكَمَا كَانَ الْوَالِدُ يَخْرُجُ مِنْ قَرَابَةِ وَلَدِهِ، فَكَذٰلِكَ الْوَلَدُ يَخْرُجُ مِنْ قَرَابَةِ وَالِدِهِ وَقَدْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، نَحْوًا مِمَّا ذَكَرْنَا فِيْ رَجُلٍ قَالَ قَدْ أَوْصَيْتُ بِثُلُثِ مَالِي ، لِقَرَابَةِ فُلَانٍ أَنَّ وَالِدَيْهِ وَوَلَدَهُ لَا يَدْخُلُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ ، لِأَنَّهُمْ أَقْرَبُ مِنَ الْقَرَابَةِ ، وَلَيْسُوْا بِقَرَابَةٍ ، وَاحْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا ، فَهٰذَا وَجْهٌ آخَرُ فَارْتَفَعَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ لَهُمْ أَيْضًا بِحَدِيْثِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هٰذَا، حُجَّةٌ فِيْ نَفْيِ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى وَأَمَّا مَا احْتَجُّوْا بِهٖ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ فِعْلِهِمَا ، وَأَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنْكِرُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا ، فَإِنَّ هٰذَا مِمَّا يَسَعُ فِيْهِ اجْتِهَادُ الرَّأْيِ ، فَرَأَيَا هُمَا ذٰلِكَ ، وَاجْتَهَدَا ، فَكَانَ مَا أَدَّاهُمَا إِلَيْهِ اجْتِهَادُهُمَا ، هُوَ مَا رَأَيَا فِيْ ذٰلِكَ فَحَكَمَا بِهٖ ، وَهُوَ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِمَا ، وَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ مُثَابَانِ مَأْجُوْرَانِ .وَأَمَّا قَوْلُهُمْ :وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا أَحَدٌ ، وَهُمَا إِمَامَانِ عَدْلَانِ ، رَأَيَا رَأْيًا فَحَكَمَا بِهٖ ، فَفَعَلَا فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ كُلِّفَا ؟ وَلٰكِنْ قَدْ رَأٰى فِيْ ذٰلِكَ غَيْرُهُمَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِلَافِ مَا رَأَيَا ، فَلَمْ يُعَنِّفُوْهُمَا فِيْمَا حَكَمَا بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ ، إِذْ كَانَ الرَّأْيُ فِيْ ذٰلِكَ وَاسِعًا ، وَالِاجْتِهَادُ لِلنَّاسِ جَمِيْعًا فَأَدّٰى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَأْيُهُمَا فِيْ ذٰلِكَ إِلَى مَا رَأَيَا وَحَكَمَا ، وَأَدّٰى غَيْرَهُمَا مِمَّنْ خَالَفَهُمَا اجْتِهَادُهُ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى مَا رَآهُ ، وَكُلٌّ مَأْجُوْرٌ فِيْ اجْتِهَادِهٖ فِيْ ذٰلِكَ ، مُثَابٌ مُؤَدٍّ لِلْفَرْضِ الَّذِيْ عَلَيْهِ، وَلَمْ يُنْكِرْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ قَوْلَهُ، لِأَنَّ مَا خَالَفَ إِلَيْهِ هُوَ رَأْيٌ ، وَالَّذِيْ قَالَهُ مُخَالِفُهُ هُوَ رَأْيٌ أَيْضًا ، وَلَا تَوْقِيْفَ مَعَ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِقَوْلِهٖ ، مِنْ كِتَابٍ ، وَلَا سُنَّةٍ ، وَلَا إِجْمَاعٍ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَدْ كَانَا خُوْلِفَا فِيْمَا رَأَيَا مِنْ ذٰلِكَ ، قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ كُنَّا نَرٰى أَنَّا نَحْنُ هُمْ قَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا فَأَخْبَرَ أَنَّهُمْ رَأَوْا فِيْ ذٰلِكَ رَأْيًا ، أَبَاهُ عَلَيْهِمْ قَوْمُهُمْ ، وَأَنَّ عُمَرَ دَعَاهُمْ إِلٰى أَنْ يُزَوِّجَ مِنْهُ أَيِّمَهُمْ وَيَكْسُوَ مِنْهُ عَارِيَهُمْ ، قَالَ فَأَبَيْنَا عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَهُ لَنَا كُلَّهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا عَلٰى هٰذَا الْقَوْلِ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ بَعْدَ أَبِيْ بَكْرٍ ، وَأَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا نَزَعُوْا عَمَّا كَانُوْا رَأَوْا مِنْ ذٰلِكَ ، لِرَأْيِ أَبِيْ بَكْرٍ وَلَا رَأْيِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ كَانَ عِنْدَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ ، وَعِنْدَ سَائِرِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَحُكْمِ الْأَشْيَاءِ الَّتِىْ تُخْتَلَفُ فِيْهَا الَّتِى يَسَعُ فِيْهَا اجْتِهَادُ الرَّأْيِ .وَأَمَّا قَوْلُهُمْ ثُمَّ أُفْضِيَ الْأَمْرُ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمْ يُغَيِّرْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ ، عَمَّا كَانَ وَضَعَهُ عَلَيْهِ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالُوْا : فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ رَأَى فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا ، مِثْلَ الَّذِىْ رَأَيَا فَلَيْسَ ذٰلِكَ كَمَا ذَكَرُوْا ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَقِيَ فِيْ يَدِ عَلِيٍّ مِمَّا كَانَ وَقَعَ فِيْ يَدِ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لِأَنَّهُمَا لَمَّا كَانَ ذٰلِكَ ، وَقَعَ فِيْ أَيْدِيْهِمَا ، أَنْفَذَاهُ فِيْ وُجُوْهِهِ الَّتِىْ رَأَيَاهَا فِيْ ذٰلِكَ الَّذِىْ كَانَ عَلَيْهِمَا ، ثُمَّ أُفْضِيَ الْأَمْرُ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، فَلَمْ يُعْلَمْ أَنَّهُ سَبَى أَحَدًا وَلَا ظَهَرَ عَلٰى أَحَدٍ مِنَ الْعَدُوِّ ، وَلَا غَنِمَ غَنِيْمَةً يَجِبُ فِيْهَا خُمُسٌ لِلّٰهِ ، لِأَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ شُغْلُهُ فِيْ خِلَافَتِهِ كُلِّهَا ، بِقِتَالِ مَنْ خَالَفَهُ، مِمَّنْ لَا يُسْبَى وَلَا يُغْنَمُ وَإِنَّمَا يُحْتَجُّ بِقَوْلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ لَوْ سَبَى وَغَنِمَ ، فَفَعَلَ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا كَانَ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَعَلَا فِي الْأَخْمَاسِ وَأَمَّا إِذَا لَمْ يَكُنْ سَبَى وَلَا غَنِمَ ، فَلَا حُجَّةَ لِأَحَدٍ فِيْ تَغْيِيْرِ مَا كَانَ فُعِلَ قَبْلَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَوْ كَانَ بَقِيَ فِيْ يَدِهِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ ، مِمَّا كَانَ غَنِيْمَةً مِنْ قَبْلِهِ ، فَحَرَمَهُ ذَوِي قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا حُجَّةٌ تَدُلُّ عَلَى مَذْهَبِهِ فِيْ ذٰلِكَ كَيْفَ كَانَ ؟ لِأَنَّ ذٰلِكَ إِنَّمَا صَارَ إِلَيْهِ بَعْدَمَا نَفَذَ فِيْهِ الْحُكْمُ مِنَ الْإِمَامِ الَّذِىْ كَانَ قَبْلَهُ فَلَمْ يَكُنْ لَهُ إِبْطَالُ ذٰلِكَ الْحُكْمِ ، وَإِنْ كَانَ هُوَ يَرَى خِلَافَهُ، لِأَنَّ ذٰلِكَ الْحُكْمَ مِمَّا يَخْتَلِفُ فِيْهِ الْعُلَمَاءُ ، وَلَوْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَأَى فِيْ ذٰلِكَ مَا كَانَ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَأَيَاهُ فِيْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدْ خَالَفَهُ، لِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كُنَّا نَرَى أَنَّا نَحْنُ هُمْ ، فَأَبَى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا فَهٰذَا جَوَابَاتُ الْحُجَجِ الَّتِى احْتَجَّ بِهَا الَّذِيْنَ نَفَوْا سَهْمَ ذَوِى الْقُرْبٰى أَنْ يَكُوْنَ وَاجِبًا لَهُمْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِيْ حَيَاتِهِ، وَأَنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ ذٰلِكَ كَسَائِرِ الْفُقَرَاءِ فَبَطَلَ هٰذَا الْمَذْهَبُ ، فَثَبَتَ أَحَدُ الْمَذَاهِبِ الْأُخَرِ ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْ قَوْلِ مَنْ جَعَلَهُ لِقَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَجَعَلَ سَهْمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهِ هَلْ لِذٰلِكَ وَجْهٌ ؟ فَرَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فُضِّلَ سَهْمَ الصَّفِيِّ وَبِخُمُسِ الْخُمُسِ ،وَجُعِلَ لَهُ مَعَ ذٰلِكَ فِي الْغَنِيْمَةِ سَهْمٌ كَسَهْمِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ رَأَيْنَاهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ سَهْمَ الصَّفِيِّ لَيْسَ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنَّ حُكْمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْ ذٰلِكَ خِلَافُ حُكْمِ الْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهِ. فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ حُكْمَهُ فِيْ خُمُسِ

الْخُمُسِ ، خِلَافُ حُكْمِ الْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهِ ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَهُ فِيمَا وَصَفْنَاهُ خِلَافُ حُكْمِ الْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهِ، ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ قَرَابَتِهِ فِي ذٰلِكَ خِلَافُ حُكْمِ قَرَابَةِ الْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهِ، قُلِّبَ أَحَدُ الْقَوْلَيْنِ مِنَ الْآخَرَيْنِ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ ، فَإِذَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَكَانَ سَهْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارِيًا لَهُ، مَا كَانَ حَيًّا إِلٰى أَنْ مَاتَ ،وَانْقَطَعَ بِمَوْتِهِ، وَكَانَ سَهْمُ الْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اخْتَلَفُوْا فِيهِمْ فِي ذَوِي الْقُرْبٰى ، فَقَالَ قَوْمٌ :هُوَ لَهُمْ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَمَا كَانَ لَهُمْ فِي حَيَاتِهِ.وَقَالَ قَوْمٌ :قَدِ انْقَطَعَ عَنْهُمْ بِمَوْتِهِ، وَكَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ جَمَعَ كُلَّ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَلِذِي الْقُرْبٰى فَلَمْ يَخُصَّ أَحَدًا مِنْهُمْ دُوْنَ أَحَدٍ ثُمَّ قَسَمَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَعْطَى مِنْهُمْ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً ، وَحَرَمَ بَنِي أُمَيَّةَ ، وَبَنِي نَوْفَلٍ ، وَقَدْ كَانُوْا مَحْصُوْرِيْنَ مَعْدُوْدِيْنَ ، وَفِيمَنْ أَعْطَى الْغَنِيُّ وَالْفَقِيْرُ ، وَفِيمَنْ حَرَمَ كَذٰلِكَ فَثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ السَّهْمَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَعَلَهُ فِي أَيِّ قَرَابَتِهِ شَاءَ ، فَصَارَ بِذٰلِكَ حُكْمُهُ حُكْمَ سَهْمِهِ الَّذِي كَانَ يَصْطَفِي لِنَفْسِهِ فَكَمَا كَانَ ذٰلِكَ مُرْتَفِعًا بِوَفَاتِهِ، غَيْرَ وَاجِبٍ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ، كَانَ هٰذَا أَيْضًا كَذٰلِكَ مُرْتَفِعًا بِوَفَاتِهِ، غَيْرَ وَاجِبٍ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ، وَأَبِي يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵۰۹۶: سعید بن المسیب نے جبیر بن مطعمؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قرابت داروں کا حصہ تقسیم فرمایا تو بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عنایت فرمایا۔ مگر بنو امیہ اور بنو نوفل کو نہ دیا۔ چنانچہ میں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! بنو ہاشم کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی وجہ سے فضیلت دی تو ہمارا اور بنو مطلب کا کیا فرق ہے؟ حالانکہ ہم اور وہ نسب کے لحاظ سے ایک ہیں۔ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ بنو مطلب نے دور جاہلیت اور اسلام میں مجھ سے جدائی اختیار نہیں کی۔ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے بعض قرابت داروں کو یہ حصہ عنایت فرمایا اور دوسروں کو محروم فرمایا جبکہ وہ قرابت میں برابر تھے۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ نے جن قرابت داروں کا جو حصہ مقرر فرمایا ہے اس سے تمام قرابت دار مراد نہیں بلکہ بعض خاص لوگ مراد ہیں اور وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے چناؤ پر موقوف تھا۔ کہ ان میں سے جس کو چاہیں عنایت فرمادیں۔ پس جب آپ کا وصال ہوگیا اور یہ رائے سے انتخاب کا سلسلہ ختم ہوگیا تو ان رشتہ داروں کا

جو حصہ مقرر کیا گیا تھا وہ بھی ختم ہو گیا جس طرح آپ کا اپنے لئے مال غنیمت میں سے حصہ کا چناؤ بھی وفات کے بعد ختم ہو گیا۔ یہ قول امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا ہے۔ فریق ثالث نے اس قول کی مخالفت کی کہ ذوی القربیٰ وہ ہیں جن کا حصہ مقرر کیا گیا وہ بنو ہاشم' بنو مطلب ہیں۔ ان کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنا دیا وہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کرنے سے دیا اور اس وقت ان کے علاوہ آپ بنو امیہ اور بنو نوفل کو نہ دے سکتے تھے۔ کیونکہ وہ آیت کے حکم میں داخل نہ تھے۔ بنو ہاشم ہوں یا بنو مطلب وہ خصوصی قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے داخل ہوئے۔ جب اس مسئلہ میں فقہاء کے درمیان اس قدر اختلاف پایا گیا اور ان میں سے ہر فریق نے اپنے مؤقف کو پیش کر کے اس پر دلائل پیش کئے جو کہ سابقہ سطور میں ہم بیان کر آئے۔ اب ہم ان اقوال اور ان کے دلائل کی حقیقت منکشف کرنا چاہتے ہیں تا کہ ان میں سے صحیح ترین کو نکال سکیں۔ چنانچہ ہم نے غور وفکر کر کے فریق اوّل کے قول کی حقیقت اور اس کا جواب انہوں نے آیت کریمہ میں قرابت داروں کے حصہ کی نفی کرتے ہوئے حاجت اور مسکنت کو حصہ کا باعث قرار دیا۔ کہ جس طرح مساکین اور یتامیٰ کو ان کی حاجات اور فقر کے باعث حصہ دیا جاتا ہے اور فقر کے ختم ہونے پر حصہ ختم ہو جاتا ہے اور ان کے حقوق بھی ختم ہو جاتے ہیں یہاں بھی اسی طرح ہوگا۔ مگر ہمیں غور کرنے پر معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کے وقت قرابت داروں کو بلا تفریق غنی وفقیر دیا اور وہ قرابت دار صرف بنو ہاشم و بنو مطلب تھے۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ اگر ان کا حصہ فقر واحتیاج کی وجہ سے ہوتا قرابت داری سے نہ ہو تو اس کی تقسیم میں صرف فقراء آتے مالدار شریک نہ ہوتے اور نہ ان کو حصہ دیا جاتا صرف محتاجوں کو دیا جاتا۔ جیسا کہ یتامیٰ کے سلسلہ میں کہا گیا ہے تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقراء کے علاوہ مالداروں کو بھی داخل فرمایا تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ حصہ قرابت داری کی وجہ سے تھا نہ کہ کسی اور وجہ سے۔ فریق اوّل نے اپنی دلیل میں روایت فاطمہ رضی اللہ عنہا نقل کی ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قیدیوں میں سے ایک غلام طلب کیا جو آپ کے پاس آئے تھے۔ آپ نے عنایت نہ فرمایا بلکہ ان کو ذکر و تسبیح کی طرف متوجہ کیا۔ اس روایت میں ان کے مؤقف کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ ان کے سوال پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہرگز نہیں فرمایا کہ اس میں تمہارا حق نہیں بنتا۔ اگر یہ بات ہوتی تو آپ ان کو بھی اسی طرح فرماتے جیسا کہ فضل بن عباس اور ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہما کو فرمایا تھا کہ یہ صدقہ کا مال لوگوں کی میل کچیل ہے یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت میں سے کسی کے لئے درست نہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مطالبہ پر اس لئے نہ دیا ہو کہ اس وقت ابھی تقسیم نہ ہوا ہو۔ جب تقسیم ہوا تو ان کا حق ان کو دے دیا گیا اور دوسری کو بھی ان کا حق عنایت فرمایا تو نہ دینے کی وجہ عدم استحقاق نہیں عدم تقسیم ہے اور آپ نے ان کی تسلی کے لئے اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کا راستہ بتلایا کیونکہ ان کلمات سے آپ قرب خداوندی اور اس میں کامیابی کی امید رکھتے تھے۔ ممکن ہے تقسیم کے بعد ان کو عنایت فرمایا ہو۔ کیونکہ روایات میں اس کے خلاف کوئی روایت میسر نہیں آئی۔ شاید ان کو اس لئے غلام عنایت نہ فرمایا کہ وہ قرابت والوں میں شامل نہ تھیں بلکہ اقرب من القرابۃ میں شامل تھیں۔ کیونکہ بیٹے بیٹی کو قرابت والا

نہیں کہا جاتا۔ بلکہ باپ کی طرف سے دوسرے رشتہ داروں کو کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد اس پر شاہد ہے۔ ''ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین'' (البقرہ ۲۱۵) تو ماں باپ پر اقربین کا عطف کر کے ان کو اقربین کا غیر قرار دیا کیونکہ وہ تو اقرب القربیٰ ہیں تو جس طرح قرابت سے والدین نکل جاتے ہیں اسی طرح اولاد والد کے لئے اس کی قرابت سے نکل جاتی ہے۔ امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کے متعلق لکھا ہے کہ جو یہ کہے میں نے اپنے مال کے ثلث کی اپنے قرابت داروں کو وصیت کی تو اس کی اس وصیت میں اس کے ماں و باپ اور اولاد شامل نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ قرابت سے زیادہ قریب ہیں۔ قرابت دار نہیں ہیں۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے دلیل میں اسی آیت کا حوالہ دیا ہے۔ ان وجوہات سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا والی روایت سے قرابت داروں کے حصہ کی نفی پر استدلال کی مکمل نفی ہو گئی۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے عمل اور صحابہ کرام کے انکار نہ کرنے سے استدلال کیا گیا ہے کہ انہوں نے اجتہاد کیا اور اس کے مطابق درست فیصلہ کیا جو باعث اجر و ثواب ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بات درست ہے کہ کسی نے انکار نہیں کیا اور انکار کرتے بھی کیسے جبکہ وہ دونوں امام عادل تھے اور اجتہاد میں ان کی ایک رائے تھی جس پر انہوں نے فیصلہ کیا وہ اسی کے مکلف بنائے گئے تھے۔ دیگر صحابہ کرام کی رائے ان کے خلاف تھی مگر انہوں نے ان پر سختی نہیں کی کیونکہ اس میں اجتہاد کی گنجائش تھی اور اجتہاد کا معاملہ تمام لوگوں کے لئے برابر تھا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے ایک رائے کو اختیار کر کے فیصلہ کیا لیکن دیگر حضرات نے دوسری رائے کو پسند کیا جو ان کے اجتہاد کا تقاضا تھا اور بلاشبہ یہ تمام حضرات اپنے اجتہاد کا ثواب پائیں گے۔ انہوں نے اپنی ذمہ داری کو نبھایا اور پورا کیا اسی وجہ سے انہوں نے ایک دوسرے پر اعتراض نہیں کیا کیونکہ ہر ایک کی اجتہادی رائے ہے جس میں قرآن و سنت اور اجماع سے صریح نص میسر نہیں ہے۔ اس بات کی واضح دلیل کہ ان دونوں حضرات کی رائے کی مخالفت کی گئی وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ ہمارے خیال میں ہم ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار ہیں مگر ہماری قوم نے اس بات کا انکار کر دیا۔ اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتلایا کہ اس سلسلے میں ان کی قوم (قریش) نے ان کی رائے سے اختلاف کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اس بات کی دعوت دی کہ وہ اس حصے میں سے ان کی بیوگان کا نکاح کر دیں گے اور ان میں سے بلا لباس لوگوں کو کپڑے پہنا دیں گے۔ مگر بقول ابن عباس رضی اللہ عنہما ہم نے اس میں سے اس بات کو اس شرط پر تسلیم کرنے کے لئے کہا کہ وہ تمام مال ہمیں دیں۔ مگر انہوں نے اس سے انکار کیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی اس رائے پر قائم تھے اور انہوں نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کی رائے کی وجہ سے اپنی رائے کو نہ چھوڑا۔ پس مذکورہ بالا بات سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام کے ہاں یہ ان اشیاء میں سے تھی جن میں اختلاف کیا جا سکتا ہے اور ان میں اجتہاد کی گنجائش ہے۔ یہ کہنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں اس طریق کار میں کوئی تبدیلی نہیں کی جو کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے وضع کیا تھا

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے وہی تھی جوان دونوں حضرات کی رائے تھی۔ مگر یہ کہنا درست نہیں کیونکہ جو کچھ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قبضہ میں نہ تھا۔ کیونکہ جو کچھ ان کو حاصل ہوا انہوں نے اپنی رائے کے مطابق جہاں مناسب خیال کیا اس کو خرچ کیا اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلافت حاصل ہوئی تو یہ بات معلوم نہیں کہ انہوں نے کسی کو قیدی بنایا اور کسی دشمن پر کامیابی حاصل کی۔ نہ تو انہوں نے ایسی غنیمت حاصل کی جس میں خمس لازم ہوتا کیونکہ پورا دور خلافت ان کے خلاف لڑائی میں گزرا جن سے نہ قیدی بنایا جاسکتا تھا اور نہ مال غنیمت حاصل ہوسکتا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی ضرورت تو تب ہوتی۔ جب کسی کو قیدی بناتے اور ان کو مال غنیمت حاصل ہوتا اور اس پر عمل کرتے جو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے خمس غنیمت کے سلسلہ میں کیا لیکن جب قیدی اور غلام ہی نہ تھے تو کوئی شخص اس بات کو دلیل نہیں بناسکتا کہ پہلے سے جاری عمل میں تبدیلی ترک کی گئی۔ بلکہ اگر ان کے پاس پہلے سے بچا ہوا مال غنیمت ہوتا پھر وہ اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت والوں پر (خرچ کو) نادرست قرار دیتے تب بھی یہ فریق اوّل کی دلیل نہ بنتی اور یہ دلیل بن بھی کیسے سکتی ہے کیونکہ یہ مال تو ان کو اس وقت ملا ہے جبکہ ان سے پہلے امام کا حکم اس میں لاگو ہو چکا تو ان کو اس کے باطل کرنے کا اختیار نہ تھا۔ خواہ ان کی اپنی رائے اس کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ یہ ان احکامات سے ہے جس میں علماء کی رائے مختلف ہے اور اگر بالفرض حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی رائے قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وہی رائے ہو جو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی تھی۔ کچھ ایسے لوگ تھے جو قول ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وجہ سے کہ ہم قرابتدار ہیں اور حقدار ہیں مگر ہماری قوم نے اس کا انکار کر دیا۔ جن حضرات نے قرابت داروں کے حصہ کی نفی کی ہے ان کے دلائل کے جوابات ذکر کر دیئے۔ ان کا یہ خیال باطل ٹھہرا کہ وہ تمام فقراء کی طرح ہیں اور ان کا کوئی حصہ قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے آپ کی زندگی میں اور وفات کے بعد کسی طور پر واجب نہیں۔ اب پچھلے دو مذاہب میں سے ایک ثابت ہوگا پس اب ان کے قول کی طرف ہم غور کرتے ہیں کہ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ حصہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلیفہ کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ اس کی وجہ تلاش کی جو کہ مل گئی۔ مال غنیمت کے سلسلہ میں آپ کو یہ خصوصیت حاصل تھی کہ منتخب شئی اور خمس کا خمس اور اس کے ساتھ ساتھ غنیمت ایک عام مسلمان کو جو حصہ ملتا تھا وہ بھی آپ کا الگ رکھا جاتا تھا۔ پھر دوبارہ غور سے معلوم ہوا کہ اس بات پر تو تمام کا اتفاق ہے کہ منتخب حصہ تو آپ کے بعد کسی کو نہ ملے گا وہ خصوصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم دوسرے خلفاء کے خلاف ہے اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ آپ کا حکم خمس الخمس میں بھی دوسرے خلفاء کے خلاف ہے۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ آپ کا حکم غنیمت کے سلسلہ میں مختلف ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ آپ کی قرابت کا حکم بھی بعد والے حکمرانوں کی قرابت سے مختلف ہے پس ایک قول ثابت ہوا۔ ثابت قول یہ ہے۔ ہم نے اس سلسلہ میں غور کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول والذی القربی والیتامی

والمساکین وابن السبیل" (الانفال : ٤١) پس جناب رسول اللہ ﷺ کا حصہ زندگی میں جاری رہے گا اور وفات سے منقطع ہو گیا اور یتامیٰ اور مساکین اور مسافروں کا حصہ وفات رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی اسی طرح جاری رہے گا۔ ذوی القربیٰ کا حصہ وفات رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی اسی طرح قائم رہے گا جس طرح آپ کی حیات مبارکہ میں تھا۔ ذوی القربیٰ کا حصہ آپ کی وفات سے منقطع ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے تمام قرابت رسول اللہ ﷺ کو ایک کلمہ میں اکٹھا ذکر کر دیا اور وہ "ولذی القربیٰ" (الحشر:٧) ان میں سے کسی کو چھوڑ کر دوسرے کو مخصوص نہیں فرمایا۔ پھر جناب نبی اکرم ﷺ نے اس کی تقسیم فرمائی اور بنو ہاشم اور بنو مطلب کو خاص کر کے عنایت فرمایا۔ دوسرے دونوں بنی امیہ‘ بنی نوفلکو محروم رکھا حالانکہ وہ گنے چنے افراد تھے اور جن کو دیا ان کو بلاتفریق مالدار اور محتاج ہر ایک کو دیا اور جن کو محروم کیا ان کے فقراء کو بھی نہیں دیا۔ اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ آپ ﷺ کو اس سلسلہ میں اختیار تھا کہ اس کو اپنے قرابت والوں میں سے جس کے لئے چاہیں مقرر فرما دیں۔ اس سے اس کا حکم بھی اس حصے کی طرح بن گیا جس کو آپ مال غنیمت میں سے اپنے لئے منتخب فرماتے تھے۔ پس جس طرح وہ ذات مبارکہ سے مخصوص حصہ وفات سے منقطع ہو گیا۔ بعد والے خلیفہ کو درست نہیں۔ یہ حصہ ذوی القربیٰ جس کو دینے میں آپ کو مکمل اختیار تھا۔ وہ بھی آپ کی وفات اور کسی کو دینا ضروری نہ ہو گا۔ امام ابوحنیفہ‘ ابو یوسف‘ محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

تخریج : نسائی فی الفئی باب ٤٥‘ مسند احمد ٨٤/٤۔

<u>فریق ثانی کا طریق استدلال</u>: جب جناب رسول اللہ ﷺ نے بعض قرابت داروں کو یہ حصہ عنایت فرمایا اور دوسروں کو محروم فرمایا جبکہ وہ قرابت میں برابر تھے۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ نے جن قرابت داروں کا جو حصہ مقرر فرمایا ہے اس سے تمام قرابت دار مراد نہیں بلکہ بعض خاص لوگ مراد ہیں اور وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے چناؤ پر موقوف تھا۔ کہ ان میں سے جس کو چاہیں عنایت فرما دیں۔ پس جب آپ کا وصال ہو گیا اور یہ رائے سے انتخاب کا سلسلہ ختم ہو گیا تو ان رشتہ داروں کا جو حصہ مقرر کیا گیا تھا وہ بھی ختم ہو گیا جس طرح آپ کا اپنے لئے مال غنیمت میں سے حصہ کا چناؤ بھی وفات کے بعد ختم ہو گیا۔ یہ قول امام ابوحنیفہ‘ ابو یوسف‘ محمد رحمہم اللہ کا ہے۔

<u>فریق ثالث</u>: نے اس قول کی مخالفت کی کہ ذوی القربیٰ وہ ہیں جن کا حصہ مقرر کیا گیا وہ بنو ہاشم‘ بنو مطلب ہیں۔ ان کو جناب رسول اللہ ﷺ نے جتنا دیا وہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کرنے سے دیا اور اس وقت ان کے علاوہ آپ بنو امیہ اور بنو نوفل کو نہ دے سکتے تھے۔ کیونکہ وہ آیت کے حکم میں داخل نہ تھے۔ بنو ہاشم ہوں یا بنو مطلب وہ خصوصی قرابت رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے داخل ہوئے۔

<u>تبصرہ طحاوی رحمہ اللہ</u>: جب اس مسئلہ میں فقہاء کے درمیان اس قدر اختلاف پایا گیا اور ان میں سے ہر فریق نے اپنے مؤقف کو پیش کر کے اس پر دلائل پیش کئے جو کہ سابقہ سطور میں ہم بیان کر آئے۔ اب ہم ان اقوال اور ان کے دلائل کی حقیقت منکشف کرنا چاہتے ہیں تاکہ ان میں سے صحیح ترین کو نکال سکیں۔ چنانچہ ہم نے غور و فکر کر کے فریق اوّل کے قول کی حقیقت اور اس کا

جواب جوانہوں نے آیت کریمہ میں قرابت داروں کے حصہ کی نفی کرتے ہوئے حاجت اور مسکنت کو حصہ کا باعث قرار دیا۔ کہ جس طرح مساکین اور یتامیٰ کو ان کی حاجات اور فقر کے باعث حصہ دیا جاتا ہے اور فقر کے ختم ہونے پر حصہ ختم ہو جاتا ہے اور ان کے حقوق بھی ختم ہو جاتے ہیں یہاں بھی اسی طرح ہوگا۔ مگر ہمیں غور کرنے پر معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے تقسیم کے وقت قرابت داروں کو بلا تفریق غنی وفقیر دیا اور وہ قرابت دار صرف بنو ہاشم و بنو مطلب تھے۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ اگر ان کا حصہ فقر واحتیاج کی وجہ سے ہوتا اور قرابتداری سے نہ ہوتا تو اس کی تقسیم میں صرف فقراء آتے مالدار شریک نہ ہوتے اور نہ ان کو حصہ دیا جاتا صرف محتاجوں کو دیا جاتا۔ جیسا کہ یتامیٰ کے سلسلہ میں کہا گیا ہے تو جب آپ ﷺ نے فقراء کے علاوہ مالداروں کو بھی داخل فرمایا تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ حصہ قرابت داری کی وجہ سے تھا نہ کہ کسی اور وجہ سے۔

روایت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جواب: فریق اوّل نے اپنی دلیل میں روایت فاطمہ رضی اللہ عنہا نقل کی ہے۔ کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان قیدیوں میں سے ایک غلام طلب کیا جو آپ کے پاس آئے تھے۔ آپ نے عنایت نہ فرمایا بلکہ ان کو ذکر وتسبیح کی طرف متوجہ کیا۔ اس روایت میں ان کے مؤقف کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

عدم ثبوت کی چار وجوہ:

وجہ اوّل: ان کے سوال پر آپ ﷺ نے یہ ہرگز نہیں فرمایا کہ اس میں تمہارا حق نہیں بنتا۔ اگر یہ بات ہوتی تو آپ ان کو بھی اسی طرح فرماتے جیسا کہ فضل بن عباس اور ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہما کو فرمایا تھا کہ یہ صدقہ کا مال لوگوں کی میل کچیل ہے یہ محمد ﷺ اور ان کے اہل بیت میں سے کسی کے لئے درست نہیں۔

وجہ ثانی: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مطالبہ پر اس لئے نہ دیا ہو کہ اس وقت ابھی تقسیم نہ ہوا ہو۔ جب تقسیم ہوا تو ان کا حق ان کو دے دیا گیا اور دوسروں کو بھی ان کا حق عنایت فرمایا تو نہ دینے کی وجہ عدم استحقاق نہیں عدم تقسیم ہے اور آپ ﷺ نے ان کی تسلی کے لئے اللہ تعالیٰ کی حمد وتسبیح کا راستہ بتلایا کیونکہ ان کلمات سے آپ قرب خداوندی اور اس میں کامیابی کی امید رکھتے تھے۔

وجہ ثالث: ممکن ہے تقسیم کے بعد ان کو عنایت فرمایا ہو۔ کیونکہ روایات میں اس کے خلاف کوئی روایت میسر نہیں آئی۔

وجہ رابع: شاید ان کو اس لئے غلام عنایت نہ فرمایا کہ وہ قرابت والوں میں شامل نہ تھیں بلکہ اقرب من القرابۃ میں شامل تھیں۔ کیونکہ بیٹے بیٹی کو قرابت والا نہیں کہا جاتا۔ بلکہ باپ کی طرف سے دوسرے رشتہ داروں کو کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد اس پر شاہد ہے۔ "ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین" (البقرہ ٢١٥) تو ماں باپ پر اقربین کا عطف کر کے ان کو اقربین کا غیر قرار دیا کیونکہ وہ تو اقرب القربیٰ ہیں تو جس طرح قرابت سے والدین نکل جاتے ہیں اسی طرح اولاد والد کے لئے اس کی قرابت سے نکل جاتی ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے اس وجہ کی تائید:

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کے متعلق لکھا ہے کہ جو یہ کہے میں نے اپنے مال کے ثلث کی اپنے قرابت داروں کو

وصیت کی تو اس کی اس وصیت میں اس کے ماں و باپ اور اولاد شامل نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ قرابت سے زیادہ قریب ہیں۔ قرابت دار نہیں ہیں۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے دلیل میں اسی آیت کا حوالہ دیا ہے۔

حاصل کلام: ان وجوہات سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا والی روایت سے قرابت داروں کے حصہ کی نفی پر استدلال کی مکمل نفی ہوگئی۔

دوسری دلیل کا جواب: حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے عمل اور صحابہ کرام کے انکار نہ کرنے سے استدلال کیا گیا ہے کہ انہوں نے اجتہاد کیا اور اس کے مطابق درست فیصلہ کیا جو باعث اجر و ثواب ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بات درست ہے کہ کسی نے انکار نہیں کیا اور انکار کرتے بھی کیسے جبکہ وہ دونوں امام عادل تھے اور اجتہاد میں ان کی ایک رائے تھی جس پر انہوں نے فیصلہ کیا وہ اسی کے مکلف بنائے گئے تھے۔ دیگر صحابہ کرام کی رائے ان کے خلاف تھی مگر انہوں نے ان پر سختی نہیں کی کیونکہ اس میں اجتہاد کی گنجائش تھی اور اجتہاد کا معاملہ تمام لوگوں کے لئے برابر تھا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے ایک رائے کو اختیار کر کے فیصلہ کیا لیکن دیگر حضرات نے دوسری رائے کو پسند کیا جو ان کے اجتہاد کا تقاضا تھا اور بلاشبہ یہ تمام حضرات اپنے اجتہاد کا ثواب پائیں گے۔ انہوں نے اپنی ذمہ داری کو نبھایا اور پورا کیا اسی وجہ سے انہوں نے ایک دوسرے پر اعتراض نہیں کیا کیونکہ ہر ایک کی اجتہادی رائے ہے جس میں قرآن وسنت اور اجماع سے صریح نص میسر نہیں ہے۔

اختلافِ رائے کا ثبوت:

اس بات کی واضح دلیل کہ ان دونوں حضرات کی رائے کی مخالفت کی گئی وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اپنے خیال میں ہم ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار ہیں مگر ہماری قوم نے اس بات کا انکار کر دیا۔

حاصل ارشاد: اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتلایا کہ اس سلسلے میں ان کی قوم (قریش) نے ان کی رائے سے اختلاف کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اس بات کی دعوت دی کہ وہ اس حصے میں سے ان کی بیوگان کا نکاح کر دیں گے اور ان میں سے بلا لباس لوگوں کو کپڑے پہنا دیں گے۔ مگر بقول ابن عباس رضی اللہ عنہما ہم نے اس میں سے اس بات کو اس شرط پر تسلیم کرنے کے لئے کہا کہ وہ تمام مال ہمیں دیں۔ مگر انہوں نے اس سے انکار کیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی اس رائے پر قائم تھے اور انہوں نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کی رائے کی وجہ سے اپنی رائے کو نہ چھوڑا۔ پس مذکورہ بالا بات سے یہ ثابت ہوگیا کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام کے ہاں یہ ان اشیاء میں سے تھی جن میں اختلاف کیا جا سکتا ہے اور ان میں اجتہاد کی گنجائش ہے۔

دلیل ثالث کا جواب: یہ کہنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں اس طریق کار میں کوئی تبدیلی نہیں کی جو کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے وضع کیا تھا اس سے ثابت ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے وہی تھی جو ان دونوں حضرات کی رائے تھی۔ مگر یہ کہنا درست نہیں کیونکہ جو کچھ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قبضہ میں نہ تھا۔ کیونکہ جو کچھ ان کو حاصل ہوا انہوں نے اپنی رائے کے مطابق جہاں مناسب خیال کیا اس کو خرچ کیا۔ رہی یہ بات کہ پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی

خلافت آئی تو انہوں نے طریق کار میں کوئی تبدیلی نہیں کی جو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے وضع کیا تھا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس سلسلہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے وہی تھی جو ان دو حضرات کی تھی۔ مگر یہ کہنا مشکل ہے کیونکہ جو کچھ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قبضہ میں نہ تھا۔ کیونکہ جو کچھ ان کو حاصل ہوا وہ انہوں نے اپنی رائے واجتہاد کے مطابق صرف کیا اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلافت حاصل ہوئی تو یہ بات معلوم نہیں کہ انہوں نے کسی کو قیدی بنایا اور کسی دشمن پر کامیابی حاصل کی۔ نہ تو انہوں نے ایسی غنیمت حاصل کی جس میں خمس لازم ہوتا کیونکہ پورا دور خلافت ان کے خلاف لڑائی میں گزرا جن سے نہ قیدی بنایا جاسکتا تھا اور نہ مال غنیمت حاصل ہوسکتا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی ضرورت تو تب ہوئی۔ جب کسی کو قیدی بناتے اور ان کو مال غنیمت حاصل ہوتا اور اس پر عمل کرتے جو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے خمس غنیمت کے سلسلہ میں کیا لیکن جب قیدی اور غلام ہی نہ تھے تو کوئی شخص اس بات کو دلیل نہیں بنا سکتا کہ پہلے سے جاری عمل میں تبدیلی ترک کی گئی۔

بلکہ اگر ان کے پاس پہلے سے بچا ہوا مال غنیمت ہوتا پھر وہ اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت والوں پر (خرچ کو) نادرست قرار دیتے تب بھی یہ فریق اوّل کی دلیل نہ بنتی اور یہ دلیل بن بھی کیسے سکتی ہے کیونکہ یہ مال تو ان کو اس وقت ملا ہے جبکہ ان سے پہلے امام کا حکم اس میں لاگو ہو چکا تو ان کو اس کے باطل کرنے کا اختیار نہ تھا۔ خواہ ان کی اپنی رائے اس کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ یہ ان احکامات سے ہے جس میں علماء کی رائے مختلف ہے اور اگر بالفرض حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی رائے قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وہی رائے ہو جو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی تھی۔ کچھ ایسے لوگ تھے جو قول ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وجہ سے (کنا نری انا نحن هم فابی ذلك علینا قومنا) ہمارا خیال تھا کہ ہم بھی قرابتدار ہیں اور حقدار ہیں مگر ہماری قوم نے اس کا انکار کر دیا۔

حاصل کلام: جن حضرات نے قرابت داروں کے حصہ کی نفی کی ہے ان کے دلائل کے جوابات ذکر کر دیئے۔ ان کا یہ خیال باطل ٹھہرا کہ وہ تمام فقراء کی طرح ہیں اور ان کا کوئی حصہ قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے آپ کی زندگی میں اور وفات کے بعد کسی طور پر واجب نہیں۔

اب پچھلے دو مذاہب میں سے ایک ثابت ہوگا پس اب ان کے قول کی طرف ہم غور کرتے ہیں کہ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ حصہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلیفہ کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ اس کی وجہ تلاش کی جو کہ مل گئی۔

خلیفہ کے حصہ کی دلیل: مال غنیمت کے سلسلہ میں آپ کو یہ خصوصیت حاصل تھی کہ منتخب شئی اور خمس کا خمس اور اس کے ساتھ ساتھ غنیمت میں سے ایک عام مسلمان کو جو حصہ ملتا تھا وہ بھی آپ کا الگ رکھا جاتا تھا۔ پھر دوبارہ غور سے معلوم ہوا کہ اس بات پر تو تمام کا اتفاق ہے کہ منتخب حصہ تو آپ کے بعد کسی کو نہ ملے گا وہ خصوصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم دوسرے خلفاء کے خلاف ہے اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ آپ کا حکم خمس الخمس میں بھی دوسرے خلفاء کے خلاف ہے۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ آپ کا حکم غنیمت کے سلسلہ میں مختلف ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ آپ کی قرابت کا حکم بھی بعد والے حکمرانوں کی قرابت سے مختلف ہے پس ایک قول ثابت ہوا۔ ثابت قول یہ ہے۔

ہم نے اس سلسلہ میں غور کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسه وللرسول والذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل" (الانفال ۴۱) پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ زندگی میں جاری رہے گا اور وفات سے منقطع ہوگیا اور یتامیٰ اور مساکین اور مسافروں کا حصہ وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی اسی طرح جاری رہے گا۔

ذوی القربیٰ کے حصہ کا مسئلہ:

فریق اوّل: ذوی القربیٰ کا حصہ وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی اسی طرح قائم رہے گا جس طرح آپ کی حیات مبارکہ میں تھا۔

فریق ثانی: ذوی القربیٰ کا حصہ آپ کی وفات سے منقطع ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے تمام قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کلمہ میں اکٹھا ذکر کر دیا اور وہ "ولذی القربیٰ" (الحشر ۷) ان میں سے کسی کو چھوڑ کر دوسرے کو مخصوص نہیں فرمایا۔ پھر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تقسیم فرمائی اور بنو ہاشم اور بنو مطلب کو خاص کر کے عنایت فرمایا۔ دوسرے دونوں بنی امیہ بنی نوفل کو محروم رکھا حالانکہ وہ گنے چنے افراد تھے اور جن کو دیا ان کو بلا تفریق مالدار اور محتاج ہر ایک کو دیا اور جن کو محروم کیا ان کے فقراء کو بھی نہیں دیا۔

حاصلِ کلام: اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سلسلہ میں اختیار تھا کہ اس کو اپنے قرابت والوں میں سے جس کے لئے چاہیں مقرر فرما دیں۔ اس سے اس کا حکم بھی اس حصے کی طرح بن گیا جس کو آپ مال غنیمت میں سے اپنے لئے منتخب فرماتے تھے۔ پس جس طرح وہ ذات مبارکہ سے مخصوص حصہ وفات سے منقطع ہوگیا۔ بعد والے خلیفہ کو درست نہیں۔ یہ حصہ ذوی القربیٰ جس کو دینے میں آپ کو مکمل اختیار تھا۔ وہ بھی آپ کی وفات کے بعد اور کسی کو دینا ضروری نہ ہوگا۔

امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

نوٹ: اس باب میں تین فریق کا ذکر کیا فریق ثانی کے قول کو ثابت کیا اور فریق اوّل اور ثالث کے مؤقف کی تفصیل سے جوابات دے کر تردید فرمائی۔ حاصل یہی ہے کہ ذوالقربیٰ کا حصہ وفات شریف سے ختم ہوگیا۔ اب اگر کسی کو دیا جائے گا تو فقراء و مساکین ابن سبیل کی حیثیت سے دیا جائے گا۔

بَابُ النَّفْلِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ قِتَالِ الْعَدُوِّ، وَاِحْرَازِ الْغَنِيْمَةِ

تقسیم غنیمت دشمن سے لڑائی اور جمع غنیمت کے بعد ہے

خلاصۃ الزام: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ امام تقسیم سے پہلے غنیمت کے جمع ہونے کے بعد اس میں سے جتنا چاہے لے سکتا ہے۔ اس کو حضرت ابن مسیب حسن بصری احمد اوزاعی رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ فریق ثانی کہتا ہے کہ جمع غنیمت کے بعد خمس کے علاوہ کوئی چیز نہیں لے سکتا۔ کیونکہ وہ مجاہدین کا مال ہے۔ اس قول کو امام نخعی ثوری ائمہ احناف نے اختیار کیا

ہے۔

فریق اوّل: امام کو مال غنیمت کے جمع کرنے کے بعد بھی مال میں جس قدر چاہے لینا اور کسی کو دینا درست ہے۔ جیسا کہ غنیمت کے جمع سے پہلے جائز ہے دلیل یہ روایت ہے۔

۵۰۹۷ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ فِي بَدْأَتِهِ الرُّبُعَ ، وَفِي رَجْعَتِهِ الثُّلُثَ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْإِمَامَ لَهُ أَنْ يُنَفِّلَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ مَا أَحَبَّ ، بَعْدَ إِحْرَازِهِ إِيَّاهَا ، قَبْلَ أَنْ يُقَسِّمَهَا كَمَا كَانَ لَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ ، وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَيْسَ لِلْإِمَامِ أَنْ يُنَفِّلَ بَعْدَ إِحْرَازِ الْغَنِيْمَةِ إِلَّا مِنَ الْخُمُسِ ، فَأَمَّا مِنْ غَيْرِ الْخُمُسِ فَلَا ، لِأَنَّ ذٰلِكَ قَدْ مَلَكَتْهُ الْمُقَاتِلَةُ ، فَلَا سَبِيْلَ لِلْإِمَامِ عَلَيْهِ وَقَالُوْا :قَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُهُ فِي الرَّجْعَةِ ، هُوَ ثُلُثُ الْخُمُسِ بَعْدَ الرُّبُعِ الَّذِيْ نَفَّلَهُ، كَانَ فِي الْبَدْأَةِ ، فَلَا يَخْرُجُ مِمَّا قُلْنَا فَقَالَ لَهُمُ الْآخَرُوْنَ :إِنَّ الْحَدِيْثَ إِنَّمَا جَاءَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ ، وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ ، وَكَمَا كَانَ الرُّبُعُ الَّذِيْ كَانَ يُنَفِّلُهُ فِي الْبَدْأَةِ ، هُوَ الرُّبُعَ قَبْلَ الْخُمُسِ ، فَكَذٰلِكَ الثُّلُثُ الَّذِيْ كَانَ يُنَفِّلُهُ فِي الرَّجْعَةِ ، هُوَ الثُّلُثُ أَيْضًا قَبْلَ الْخُمُسِ ، وَإِلَّا لَمْ يَكُنْ لِذِكْرِ الثُّلُثِ مَعْنًى .قِيْلَ لَهُمْ :بَلْ لَهُ مَعْنًى صَحِيْحٌ ، وَذٰلِكَ أَنَّ الْمَذْكُوْرَ مِنْ نَفْلِهِ فِي الْبَدْأَةِ هُوَ الرُّبُعُ ، مِمَّا يَجُوْزُ لَهُ النَّفَلُ مِنْهُ، فَكَذٰلِكَ نَفْلُهُ فِي الرَّجْعَةِ هُوَ الثُّلُثُ ، مِمَّا يَجُوْزُ لَهُ النَّفَلُ مِنْهُ وَهُوَ الْخُمُسُ .وَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى :فَقَدْ رُوِيَ حَدِيْثُ حَبِيْبٍ هٰذَا، بِلَفْظٍ يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَا .

۵۰۹۷: زیاد بن جاریہ نے حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع میں چوتھا حصہ اور واپسی پر تیسرا حصہ لیتے تھے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ امام کو مال غنیمت جمع کرنے کے بعد اور تقسیم سے پہلے جس قدر چاہے لینے کا حق ہے جس طرح کہ اس سے پہلے لینے کا حق حاصل ہے۔ انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔ دوسروں نے کہا امام کو مال غنیمت جمع کرنے کے بعد اس میں سے صرف پانچواں حصہ لینے کا اختیار ہے۔ اس کے علاوہ وہ نہیں لے سکتا کیونکہ یہ مال مجاہدین کی ملکیت ہے۔ فلہٰذا امام کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ فریق اوّل کے استدلال کا جواب یہ ہے کہ کہا جائے گا کہ مذکورہ روایت میں جو مذکور ہے اس میں احتمال یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو واپسی پر لیتے تھے وہ پانچویں حصہ کا تہائی ہو

اور شروع میں چوتھائی حصہ لیتے ہوں اور یہ بھی ہمارے اس قول میں داخل ہے' ان کو جواب میں کہا جائے گا کہ حدیث میں تو واضح طور پر تیسرا حصہ واپسی پر اور چوتھا حصہ شروع میں لینے کا ذکر وارد ہے اور ابتداء میں آپ جو لیتے تھے وہ چوتھا حصہ ہوتا اور وہ خمس سے پہلے ہوتا اسی طرح واپسی پر تیسرا حصہ لیتے وہ خمس سے پہلے ہوتا۔ ورنہ تہائی کے ذکر کا کوئی مفہوم نہیں۔ فریق ثانی کا کہنا ہے کہ اس روایت کا یہ مفہوم نہیں بلکہ اس کا درست مطلب یہ ہے کہ ابتداء میں جس چوتھے کا ذکر ہے جو اس مال میں سے تھا جس کو آپ کے لئے لینا جائز تھا اور وہ خمس تھا اور اسی طرح تیسرے سے بھی اسی مال کا ثلث مراد جس کا لینا آپ کے لئے درست تھا اور وہ خمس تھا۔ آپ کی یہ تاویل تو تب چل سکتی ہے جبکہ یہ روایت انہی الفاظ سے ہو جو اوپر مذکور ہوئی۔ حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ان الفاظ سے بھی مذکور ہے جو ہمارے استدلال کی مؤید ہے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۴۶' ابن ماجه فی الجهاد باب ۳۵' مسند احمد ۱۶۰/۴' ۳۲۰/۵۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: علماء کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ امام کو مال غنیمت جمع کرنے کے بعد اور تقسیم سے پہلے جس قدر چاہے لینے کا حق ہے۔ جس طرح کہ اس سے پہلے لینے کا حق حاصل ہے۔ انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: امام کو مال غنیمت جمع کرنے کے بعد اس میں سے صرف پانچواں حصہ لینے کا اختیار ہے۔ اس کے علاوہ وہ نہیں لے سکتا کیونکہ یہ مال مجاہدین کی ملکیت ہے۔ فلہٰذا امام کا اس میں کوئی دخل نہیں۔

فریق اوّل کے استدلال کا جواب: مذکورہ روایت میں جو مذکور ہے اس میں احتمال یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو واپسی پر لیتے تھے وہ پانچویں حصہ کا تہائی ہو اور شروع میں چوتھائی حصہ لیتے ہوں اور یہ بھی ہمارے اس قول میں داخل ہے۔

فریق اوّل کی طرف سے جواب الجواب: حدیث میں تو واضح طور پر تیسرا حصہ واپسی پر اور چوتھا حصہ شروع میں لینے کا ذکر وارد ہے اور ابتداء میں آپ جو لیتے تھے وہ چوتھا حصہ ہوتا اور وہ خمس سے پہلے ہوتا اسی طرح واپسی پر تیسرا حصہ لیتے وہ خمس سے پہلے ہوتا۔ ورنہ تہائی کے ذکر کا کوئی مفہوم نہیں۔

فریق ثانی کی طرف سے جواب: اس روایت کا یہ مفہوم نہیں بلکہ اس کا درست مطلب یہ ہے کہ ابتداء میں جس چوتھے کا ذکر ہے جو اس مال میں سے تھا جس کو آپ کے لئے لینا جائز تھا اور وہ خمس تھا اور اسی طرح تیسرے سے بھی اسی مال کا ثلث مراد جس کا لینا آپ کے لئے درست تھا اور وہ خمس تھا۔

فریق اوّل کا جواب در جواب: آپ کی یہ تاویل تو تب چل سکتی جبکہ یہ عوایت انہی الفاظ سے ہو اور جو اوپر مذکور ہو۔ حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ان الفاظ سے بھی مذکور ہے جو ہمارے استدلال کی مؤید ہے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۵۰۹۸ : فَذَكَرُوا مَا حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ ، عَنْ أَبِيهَا عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ ، وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ .

۵۰۹۸: زیاد بن جاریہ نے حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع میں چوتھا حصہ لیتے اور واپسی پر خمس کے بعد ثلث لیتے تھے۔

تخریج : ابن ماجه فی الجهاد باب۳۵' ترمذی السیر باب ۱۲' مسند احمد ۳۲۰/۵۔

۵۰۹۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُوْلٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ .

۵۰۹۹: زیاد بن جاریہ نے حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس کے بعد ثلث لیا۔

تخریج : ترمذی فی السیر باب ۱۲' ابن ماجه فی الجهاد باب ۳۵' دارمی فی السیر باب ۴۳' مسند احمد ۴' ۱۶۰/۱۵۹۔

۵۱۰۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مَكْحُوْلٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ فِي الْغَزْوِ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ ، وَيُنَفِّلُ إِذَا قَفَلَ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ قَالُوْا : فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ ذٰلِكَ الثُّلُثَ الَّذِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُ فِي الرَّجْعَةِ ، هُوَ الثُّلُثُ بَعْدَ الْخُمُسِ . قِيْلَ لَهُمْ : قَدْ يَحْتَمِلُ هٰذَا أَيْضًا مَا ذَكَرْنَا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا

۵۱۰۰: زیاد بن جاریہ نے حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ غزوہ میں خمس کے بعد چوتھائی اور لوٹتے وقت خمس کے بعد ثلث 1/3 لیتے تھے۔ ان روایات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس کے بعد ثلث ربع لیتے تھے۔ اس روایت میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو ہم نے ذکر کی اور دلیل یہ روایت ہے جس کو عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۴۶۔

حاصل روایات : ان روایات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس کے بعد ثلث و ربع لیتے تھے۔

فریق ثانی کی طرف سے جواب: اس روایت میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو ہم نے ذکر کی اور دلیل یہ روایت ہے جس کو عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

۵۱۰۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى ، عَنْ مَكْحُوْلٍ ، عَنْ أَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ

الْبَاهِلِيِّ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا بَادِئِنَ الرُّبُعَ ، وَيُنَفِّلُهُمْ إِذَا قَفَلُوْا الثُّلُثَ قِيْلَ لَهُمْ :وَهٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا قَدْ يَحْتَمِلُ مَا احْتَمَلَهُ حَدِيْثُ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الَّذِي أَرْسَلَهُ أَكْثَرُ النَّاسِ عَنْ مَكْحُوْلٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُنَفِّلُ فِي الْبُدْأَةِ الرُّبُعَ، وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ وَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ عُبَادَةُ عَنِيَ بِقَوْلِهِ وَيُنَفِّلُهُمْ إِذَا قَفَلُوْا الثُّلُثَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عَلَى قُفُوْلٍ مِنْ قِتَالٍ إِلَى قِتَالٍ .فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، وَكَانَ الثُّلُثُ الْمُنَفَّلُ ، هُوَ الثُّلُثَ قَبْلَ الْخُمُسِ ، فَذٰلِكَ جَائِزٌ -عِنْدَنَا -أَيْضًا ، لِأَنَّهُ يُرْجَى بِذٰلِكَ صَلَاحُ الْقَوْمِ ، وَتَحْرِيْضُهُمْ عَلَى قِتَالِ عَدُوِّهِمْ فَأَمَّا إِذَا كَانَ الْقِتَالُ قَدْ ارْتَفَعَ ، فَلَا يَجُوْزُ النَّفَلُ ، لِأَنَّهُ لَا مَنْفَعَةَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ .وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا ،

۵۱۰۱: ابوسلام نے ابوامامہ باہلی سے انہوں نے عبادہ بن صامتؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں چوتھا حصہ عنایت فرماتے جب ابتداء میں نکلتے اور جب ہم واپس لوٹتے تو تیسرا حصہ عنایت فرماتے۔اس روایت میں وہی احتمال ہے جو حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور ہے کہ آپ ابتداء میں چوتھا حصہ لیتے اور واپسی تیسرا حصہ لیتے تھے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ اپنے قول "وینفلھم اذا قفلوا الثلث" سے ایک لڑائی سے دوسری لڑائی میں جانا اور لوٹنا مراد لیا ہو۔اگر یہ بات اسی طرح ہو اور غنیمت کا تیسرا حصہ دیا گیا ہو تو اس سے وہ ثلث مراد ہے جو خمس سے پہلے ہو اور ہمارے ہاں بھی یہ بات جائز ہے۔کیونکہ اس سے لوگوں کی بہتر کارکردگی کی امید ہوسکتی ہے اور دشمنوں کے خلاف لڑنے پر آمادہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔جب لڑائی ختم ہوگئی ہو تو اس وقت مال غنیمت سے حصہ دینا درست نہیں کیونکہ اس میں مسلمانوں کا کوئی فائدہ نہیں۔فریق اوّل کی ایک اور دلیل یہ روایت ہے۔

الجواب نمبر ①: اس روایت میں وہی احتمال ہے جو حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور ہے کہ آپ ابتداء میں چوتھا حصہ لیتے اور واپسی تیسرا حصہ لیتے تھے۔

جواب نمبر ②: اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ اپنے قول "وینفلھم اذا قفلوا الثلث" سے ایک لڑائی سے دوسری لڑائی میں جانا اور لوٹنا مراد لیا ہو۔اگر یہ بات اسی طرح ہو اور غنیمت کا تیسرا حصہ دیا گیا ہو تو اس سے وہ ثلث مراد ہے جو خمس سے پہلے ہو اور ہمارے ہاں بھی یہ بات جائز ہے۔کیونکہ اس سے لوگوں کی بہتر کارکردگی کی امید ہوسکتی ہے اور دشمنوں کے خلاف لڑنے پر آمادہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔جب لڑائی ختم ہوگئی ہو تو اس وقت مال غنیمت سے حصہ دینا درست نہیں کیونکہ اس میں مسلمانوں کا کوئی فائدہ نہیں۔

فریق اوّل کی ایک اور دلیل یہ روایت ہے۔

۵۱۰۲ : بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ ، قَالَا : ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَمَّا قَرُبْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ أَمَرَنَا أَبُوْبَكْرٍ فَشَنَنَّا الْغَارَةَ عَلَيْهِمْ ، فَنَفَّلَنِيْ أَبُوْبَكْرٍ امْرَأَةً مِنْ فَزَارَةَ أَتَيْتُ بِهَا مِنَ الْغَارَةِ فَقَدِمْتُ بِهَا الْمَدِيْنَةَ ، فَاسْتَوْهَبَهَا مِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَوَهَبْتُهَا لَهُ ، فَفَادَى بِهَا أُنَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ فِيْ ذٰلِكَ لِلْآخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ نَفَّلَ سَلْمَةَ قَبْلَ انْقِطَاعِ الْحَرْبِ أَوْ بَعْدَ انْقِطَاعِهَا ، فَلَا حُجَّةَ فِيْ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا

۵۱۰۲: ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جب ہم مشرکین کے قریب ہوئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں حکم فرمایا ہم نے ان پر اچانک حملہ کر دیا۔ اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بنوفزارہ کی ایک عورت بطور غنیمت عنایت فرمائی جس کو میں لوٹ مار میں سے لایا تھا۔ جب میں اس کو مدینہ طیبہ لایا تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہبہ کرنے کے لئے فرمایا میں نے وہ آپ کو ہبہ کر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کئی مسلمانوں کے بدلے میں بطور فدیہ (اس کی قوم کو) دیا۔ اس روایت میں یہ وضاحت موجود نہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت کا حصہ لڑائی کے انقطاع سے پہلے عنایت فرمایا یا انقطاع کے بعد دیا پس اس میں فریق اوّل کی کوئی دلیل نہیں۔ فریق اوّل کا ایک اور روایت سے استدلال: وہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہے۔

تخریج : مسند احمد ٤٧/٤۔

۵۱۰۳ : بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيْهَا ابْنُ عُمَرَ ، فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً ، فَكَانَتْ غَنَائِمُهُمْ لِكُلِّ إِنْسَانٍ ، اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا ، وَنَفَّلَ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ بَعِيْرًا بَعِيْرًا ، سِوٰى ذٰلِكَ قَالُوْا : فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُ أَنَّهُمْ قَدْ نُفِّلُوْا بَعْدَ سِهَامِهِمْ ، بَعِيْرًا بَعِيْرًا ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قِيْلَ لَهُمْ : مَا لَكُمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ حُجَّةٍ ، وَلَهُوَ إِلَى الْحُجَّةِ عَلَيْكُمْ أَقْرَبُ مِنْهُ إِلَى الْحُجَّةِ لَكُمْ لِأَنَّهُ فِيْهِ ، فَبَلَغَتْ سُهْمَانُهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا ، وَنُفِّلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا . فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّ مَا نُفِّلُوْا مِنْهُ مِنْ ذٰلِكَ ، كَانَ مِنْ غَيْرِ مَا كَانَتْ فِيْهِ سُهْمَانُهُمْ وَهُوَ الْخُمُسُ ، فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فِي النَّفْلِ مِنْ غَيْرِ الْخُمُسِ فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ مِنَ الْآثَارِ ، مَا يَجِبُ

بِهٖ مَا قَالُوْا ، أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيمَا احْتَجَّ بِهٖ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُخْرَى لِقَوْلِهِمْ مِنَ الْآثَارِ أَيْضًا ، فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ .

۵۱۰۳: عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر روانہ فرمایا جس میں ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے انہیں بہت سا مال غنیمت ملا چنانچہ ہر شریک لشکر کو بارہ بارہ اونٹ ملے۔ اس کے علاوہ بھی ان کو ایک ایک اونٹ ملا۔ یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے حصہ سے ایک ایک زائد حاصل کیا اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کوئی اعتراض نہیں فرمایا۔ یہ روایت تو آپ کے حق میں کیا ہوتی آپ کے خلاف ہے کیونکہ اس روایت میں ہے کہ بارہ بارہ اونٹ بطور غنیمت ملے اور پھر ایک ایک اونٹ بطور غنیمت زائد ملا۔ اس سے تو یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ انہوں نے جو کچھ حاصل کیا وہ ان کے حصہ میں خمس کے علاوہ آیا اور اس بات کی تو کوئی دلیل نہیں کہ وہ زائد مال بغیر خمس کے لیا گیا تھا۔ فریق اوّل نے اپنے مؤقف کو ثابت کرنے کے لئے جو روایات پیش کی تھیں جب ان کے حق میں کوئی دلیل بھی ثابت نہ ہو سکی نہ مؤقف ثابت ہوا۔ فریق ثانی کے دلائل کا جائزہ لیتے ہیں۔ فریق ثانی کی دلیل اوّل روایت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

تخریج: مسلم فی الجهاد ۳۷' ابو داؤد فی الجهاد باب ۱٤٥' مسند احمد ۲' ۱۰/۵۵' ۸۰/۱۵۱۔

۵۱۰۴: فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى ، عَنْ مَكْحُوْلٍ ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ بَعِيْرٍ ، ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِيْ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ إِلَّا الْخُمُسُ ، وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ ، فَأَدُّوا الْخَيْطَ وَالْمَخِيْطَ قَالَ : وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الْأَنْفَالَ ، وَقَالَ لِيَرُدَّ قَوِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى ضَعِيْفِهِمْ أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِيْ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ إِلَّا الْخُمُسُ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا سِوَى الْخُمُسِ مِنَ الْغَنَائِمِ لِلْمُقَاتِلَةِ ، لَا حُكْمَ لِلْإِمَامِ فِيْ ذٰلِكَ ثُمَّ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْفَالَ وَقَالَ لِيَرُدَّ قَوِيُّ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى ضَعِيْفِهِمْ أَيْ لَا يُفَضَّلُ أَحَدٌ مِنْ أَقْوِيَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ لِقُوَّتِهِ عَلَى ضَعِيْفِهِمْ لِضَعْفِهِ ، وَيَسْتَوُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ وَاسْتَحَالَ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ مِنَ الْأَنْفَالِ مَا كَانَ يَكْرَهُ ، فَكَانَ النَّفَلُ الَّذِيْ لَيْسَ بِمَكْرُوْهٍ هُوَ النَّفَلُ فِي الْخُمُسِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَهُ ، مِمَّا رَوَاهُ عُبَادَةُ عَنْهُ

فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ ، هُوَ مِنَ الْخُمُسِ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْضًا مَا یَدُلُّ عَلٰی صِحَّةِ هٰذَا الْمَذْهَبِ

۵۱۰۴: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن ایک اونٹ کی اون میں سے ایک بال لے کر فرمایا۔ اے لوگو! شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو مال غنیمت دیا ہے اس میں سے میرے لئے صرف خمس (پانچواں حصہ) حلال ہے اس کے علاوہ کوئی چیز حلال نہیں اور خمس بھی تمہیں لوٹا دیا جاتا ہے۔ پس تم دھاگے اور سوئی تک ادا کر دو۔ عبادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت کو (اپنے لئے) ناپسند فرماتے تھے۔ اس لئے فرمایا کہ طاقت ور مؤمنوں کو ضعیفوں پر لوٹا دینا چاہئے۔ اس ارشاد میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مال غنیمت اللہ تعالیٰ نے تمہیں عنایت فرمایا اس میں سے صرف خمس میرے لئے حلال ہے۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ غنیمت میں خمس کے علاوہ بقیہ مجاہدین کے لئے ہے۔ اس میں امام کا حکم جاری نہ ہوگا۔ نیز اس میں یہ بھی موجود ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت لینا ناپسند فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ مالدار مسلمان کمزوروں کی طرف لوٹا دیں مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کو جو مال غنیمت عنایت کیا گیا ہے۔ اس میں طاقت والوں کو طاقت کی وجہ سے کمزوروں پر ان کی کمزوری کی وجہ سے کوئی برتری حاصل نہیں بلکہ سب برابر ہیں اور یہ بات کسی طرح بھی قابل تسلیم نہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت کو ناپسند جاننے کے باوجود اس میں لے لیتے ہوں۔ پس آپ اسی مال سے لیتے تھے جو آپ کے لئے لینا مکروہ نہ تھا اور وہ مال غنیمت میں سے خمس تھا۔ اس روایت سے یہ ثابت ہوا کہ اس روایت میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے جس زائد مال غنیمت کا ذکر کیا ہے وہ خمس میں سے ہے نہ کہ اس کے علاوہ۔ فریق ثانی کے قول کی صحت کے لئے یہ روایت ابوعوانہ کافی ثبوت ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی الجهاد باب۳۵' دارمی فی السیر باب۴۴' مسند احمد ۳۲۴/۵' ابو داؤد فی الجهاد باب۱۴۹' نسائی فی الفی باب۶' مالك فی الجهاد ۲۲' مسند احمد ۳۳۰/۵۔

روایت معن بن یزید سلمہ رضی اللہ عنہ:

۵۱۰۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَیْبٍ، عَنْ اَبِی الْجُوَیْرِیَةِ ، عَنْ مَعْنِ بْنِ یَزِیْدَ السُّلَمِیِّ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا نَفْلَ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ وَمَعْنٰی قَوْلِهٖ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ -عِنْدَنَا -وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ، اَیْ حَتّٰی یُقْسَمَ الْخُمُسُ ، وَاِذَا قُسِمَ الْخُمُسُ انْفَرَدَ حَقُّ الْمُقَاتِلَةِ ، وَهُوَ اَرْبَعَةُ اَخْمَاسٍ فَكَانَ ذٰلِكَ النَّفْلُ الَّذِیْ یَنْفُلُهُ الْاِمَامُ مِنْ بَعْدِ اَنْ آثَرَ بِهٖ ، اَنْ یَفْعَلَ ذٰلِكَ مِنَ الْخُمُسِ ، لَا مِنَ الْاَرْبَعَةِ

الْاَخْمَاسِ الَّتِیْ هِیَ حَقُّ الْمُقَاتِلَةِ وَقَدْ دَلَّ عَلٰی ذٰلِكَ اَیْضًا

۵۱۰۵: ابوجویریہ نے معن بن یزید سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ زائد مال خمس کے بعد ہی ہوتا ہے۔ بعد الخمس کا ہمارے نزدیک معنی یہ ہے۔ خمس کو الگ کر لینے کے بعد جب وہ الگ ہوگیا تو بقیہ چار حصے مقاتلین کے رہ گئے وہ زائد اسی خمس میں سے منتخب کرسکتا ہے مقاتلین کے چار حصوں سے نہیں لے سکتا۔ جو کہ مجاہدین کا حق ہے اور ہماری اس بات پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت دلالت کررہی ہے۔ (روایت یہ ہے)

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب۱۴۸، مسند احمد ۴۷۰/۳۔

حاصل روایات : بعد الخمس کا ہمارے نزدیک معنی یہ ہے کہ خمس کو الگ کر لینے کے بعد جب وہ الگ ہوگیا تو بقیہ چار حصے مقاتلین کے رہ گئے وہ زائد اسی خمس میں سے منتخب کرسکتا ہے مقاتلین کے چار حصوں سے نہیں لے سکتا۔ جو کہ مجاہدین کا حق ہے اور ہماری اس بات پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت دلالت کررہی ہے۔ (روایت یہ ہے)

۵۱۰۶: مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَیُّوْبَ ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، كَانَ مَعَ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ فِیْ غَزَاةٍ غَزَاهَا ، فَاَصَابُوْا سَبْیًا ، فَاَرَادَ عُبَیْدُ اللّٰهِ اَنْ یُعْطِیَ اَنَسًا مِنَ السَّبْیِ قَبْلَ اَنْ یَقْسِمَ .فَقَالَ اَنَسٌ :لَا ، وَلٰكِنَ اقْسِمْ ثُمَّ اعْطِنِیْ مِنَ الْخُمُسِ قَالَ :فَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ لَا ، اِلَّا مِنْ جَمِیْعِ الْغَنَائِمِ فَاَبٰی اَنَسٌ اَنْ یَقْبَلَ مِنْهُ، وَاَبٰی عُبَیْدُ اللّٰهِ اَنْ یُعْطِیَهٗ مِنَ الْخُمُسِ شَیْئًا.

۵۱۰۶: ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک لڑائی میں حضرت عبیداللہ بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ان کو کچھ قیدی ملے۔ حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ تقسیم سے پہلے ان میں سے کچھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیں تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہوسکتا۔ تم پہلے تقسیم کرو پھر مجھے دو۔ راوی فرماتے ہیں حضرت عبیداللہ نے فرمایا نہیں میں تو پورے مال غنیمت میں سے دوں گا۔ لیکن حضرت انس رضی اللہ عنہ نے لینے سے انکار کردیا اور حضرت عبیداللہ نے خمس میں سے کچھ دینے سے انکار کردیا۔

۵۱۰۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ ، عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهٗ فَهٰذَا اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، لَمْ یَقْبَلِ النَّفَلَ اِلَّا مِنَ الْخُمُسِ ، وَقَدْ رُوِیَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَیْضًا عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَمْرٍو

۵۱۰۷: محمد بن سیرین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں نے خمس کے علاوہ لینے سے انکار کردیا اور جبلہ بن عمروؓ سے بھی اسی طرح کی روایت موجود ہے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات : یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے خمس کے علاوہ لینے سے انکار کردیا اور جبلہ بن عمروؓ سے بھی اسی طرح کی روایت موجود ہے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۵۱۰۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ خَدِيجٍ فِي غَزْوَةِ الْمَغْرِبِ ، فَنَفَّلَ النَّاسَ ، وَمَعَنَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ يَرُدُّوا ذٰلِكَ غَيْرَ جَبَلَةَ بْنِ عَمْرٍو .

۵۱۰۸: بکیر بن اشج نے سلیمان بن یسار سے روایت نقل کی ہے کہ ہم حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوہ مغرب میں تھے۔ انہوں نے لوگوں کو مال غنیمت دیا ہمارے ساتھ کچھ صحابہ کرامؓ بھی تھے تو حضرت جبلہ بن عمروؓ کے علاوہ کسی نے اس کو واپس نہ کیا۔

۵۱۰۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوسُفُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ :سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ، عَنِ النَّفْلِ فِي الْغَزْوِ فَقَالَ :لَمْ أَرَ أَحَدًا صَنَعَهُ غَيْرَ ابْنِ خَدِيجٍ ، نَفَّلَنَا بِإِفْرِيقِيَّةَ النِّصْفَ بَعْدَ الْخُمُسِ ، وَمَعَنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أُنَاسٌ كَثِيرٌ ، فَأَبَى جَبَلَةُ بْنُ عَمْرٍو ، أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا شَيْئًا فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَى جَبَلَةَ بْنِ عَمْرٍو ، قَدْ قَبِلُوا قِيلَ لَهُ :قَدْ صَدَقْتَ ، وَنَحْنُ فَلَمْ نُنْكِرْ أَنَّ النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوا فِي ذٰلِكَ ، فَمِنْهُمْ مَنْ أَجَازَ لِلْإِمَامِ النَّفْلَ قَبْلَ الْخُمُسِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُجِزْهُ وَأَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانُوا فِي ذٰلِكَ مُخْتَلِفِينَ وَإِنَّمَا أَرَدْنَا بِمَا رَوَيْنَا عَنْ أَنَسٍ وَجَبَلَةَ ، أَنَّهُمَا يُخَيِّرَانِ قَوْلَنَا هٰذَا مَعَ مَنْ قَدْ ذَكَرْنَا فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي هٰذَا.

۵۱۰۹: خالد بن ابی عمران سے روایت ہے۔ کہ میں نے سلیمان بن یسار سے جہاد میں نفل (زائد مال) دینے سے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے حضرت معاویہ بن خدیج کے علاوہ کسی کو ایسا کرتے نہیں دیکھا انہوں نے ہمیں افریقہ میں خمس کے بعد آدھا مال دیا اور ہمارے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے اولین مہاجرین صحابہ کرامؓ تھے۔ حضرت جبلہ بن عمروؓ نے صرف اس میں سے کچھ بھی لینے سے انکار کر دیا۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضرت عمروؓ کے علاوہ اس کو بقیہ صحابہ کرامؓ نے کیوں کر قبول کر لیا۔ ان کو جواب میں کہے کہ تم نے

درست کہا ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ اس میں صحابہ کرامؓ کا اختلاف تھا بعض نے خمس نکالنے سے پہلے کسی کو عطا کرنا امام کے لئے جائز قرار دیا اور بعض کے ہاں یہ درست نہیں۔ اس سلسلہ میں یقیناً اختلاف رائے صحابہ کرام کے مابین موجود ہے۔ یہاں تو صرف ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ جن اصحاب رسول اللہ ﷺ کا ہم نے تذکرہ کیا ان کے ساتھ ساتھ حضرت انسؓ، جبلہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی روایات ہمارے اس مؤقف کی حامی ہیں۔

ایک اعتراض:

حضرت جبلہ بن عمروؓ کے علاوہ اس کو بقیہ صحابہ کرامؓ نے کیوں کر قبول کرلیا۔

جواب: تم نے درست کہا ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ اس میں صحابہ کرامؓ کا اختلاف تھا بعض نے خمس نکالنے سے پہلے کسی کو عطا کرنا امام کے لئے جائز قرار دیا اور بعض کے ہاں یہ درست نہیں۔ اس سلسلہ میں یقیناً اختلاف رائے صحابہ کرام کے مابین موجود ہے۔ یہاں تو صرف ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ جن اصحاب رسول اللہ ﷺ کا ہم نے تذکرہ کیا ان کے ساتھ ساتھ حضرت انسؓ، جبلہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی روایات ہمارے اس مؤقف کی حامی ہیں۔

سوال: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے بھی یہ قول مروی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۵۱۱۰ : فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ يُقَالُ لَهُ بِشْرُ بْنُ عَلْقَمَةَ قَالَ : بَارَزْتُ رَجُلًا يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ فَقَتَلْتُهُ ، فَبَلَغَ سَلَبُهُ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا ، فَنَفَّلَنِيهِ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قِيلَ لَهُ : قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ سَعْدٌ نَفَّلَهُ ذٰلِكَ ، وَالْقِتَالُ لَمْ يَرْتَفِعْ ، فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، فَهٰذَا قَوْلُنَا أَيْضًا وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا نَفَّلَهُ بَعْدَ ارْتِفَاعِ الْقِتَالِ ، فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ جَعَلَ ذٰلِكَ مِنَ الْخُمُسِ فَإِنْ كَانَ جَعَلَهُ مِنْ غَيْرِ الْخُمُسِ ، فَهٰذَا فِيهِ الَّذِي ذَكَرْنَا مِنَ الِاخْتِلَافِ ، فَلَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيثِ لِأَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ حُجَّةٌ ، إِذْ كَانَ قَدْ يُحْتَمَلُ مَا قَدْ صَرَفَهُ إِلَيْهِ مُخَالِفُهُ وَوَجَبَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ يُكْشَفَ وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ ، لِنَعْلَمَ كَيْفَ حُكْمُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَكَانَ الْأَصْلُ فِي ذٰلِكَ أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا قَالَ فِي حَالِ الْقِتَالِ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ أَنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ وَلَوْ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ كَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا أَيْضًا وَلَوْ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا ، فَلَهُ عُشْرُ مَا أَصَبْنَا لَمْ يَجُزْ ذٰلِكَ ، لِأَنَّ هٰذَا لَوْ جَازَ ، جَازَ أَنْ تَكُونَ الْغَنِيمَةُ كُلُّهَا لِلْمُقَاتِلِينَ ، فَيَبْطُلُ حَقُّ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيهَا مِنَ الْخُمُسِ فَكَانَ النَّفَلُ لَا يَكُونُ قَبْلَ الْقِتَالِ ، إِلَّا فِيمَا أَصَابَهُ الْمُنَفَّلُ بِسَيْفِهِ، وَلَا يَجُوزُ فِيمَا أَصَابَ غَيْرُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِيمَا حُكْمُهُ حُكْمُ الْإِجَارَةِ فَيَجُوزُ ذٰلِكَ ، كَمَا تَجُوزُ

الْإِجَارَةُ كَقَوْلِهِ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ فَذٰلِكَ جَائِزٌ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ ، وَلَمْ يَجُزِ النَّفَلُ إِلَّا فِيمَا أَصَابَهُ الْمُنَفَّلُ بِسَيْفِهِ، أَوْ فِيمَا جُعِلَ لَهُ لِعَمَلِهِ ، وَلَمْ يَجُزْ أَنْ يُنَفَّلَ مِمَّا أَصَابَهُ غَيْرُهُ، كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ بَعْدَ إِحْرَازِ الْغَنِيمَةِ أَحْرَى أَنْ لَا يَجُوزَ أَنْ يُنَفَّلَ مِمَّا أَصَابَ غَيْرُهُ فَفَسَدَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ أَجَازَ النَّفَلَ بَعْدَ إِحْرَازِ الْغَنِيمَةِ ، وَرَجَعْنَا إِلٰى حُكْمِ مَا أَصَابَهُ هُوَ ، فَكَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُنَفِّلَهُ الْإِمَامُ إِيَّاهُ، قَدْ وَجَبَ حَقُّ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي خُمُسِهِ، وَحَقُّ الْمُقَاتِلَةِ فِي أَرْبَعَةِ أَخْمَاسِهِ فَلَوْ أَجَزْنَا النَّفَلَ إِذًا لَكَانَ حَقُّهُمْ قَدْ بَطَلَ بَعْدَ وُجُوبِهِ ، وَإِنَّمَا يَجُوزُ النَّفَلُ فِيمَا يَدْخُلُ فِي مِلْكِ الْمُنَفَّلِ ، مِنْ مِلْكِ الْعَدُوِّ وَأَمَّا مَا قَدْ زَالَ عَنْ مِلْكِ الْعَدُوِّ قَبْلَ ذٰلِكَ ، وَصَارَ فِي مِلْكِ الْمُسْلِمِينَ ، فَلَا نَفَلَ فِي ذٰلِكَ ، لِأَنَّهُ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِينَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنْ لَا نَفَلَ بَعْدَ إِحْرَازِ الْغَنِيمَةِ عَلٰى مَا قَدْ فَصَّلْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ ، وَبَيَّنَّا وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ .

۵۱۱۰: اسود بن قیس نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے بیان کیا جس کو بشر بن علقمہ کہا جاتا تھا۔ اس نے بتایا کہ میں نے قادسیہ کے دن ایک آدمی سے مقابلہ کر کے اس کو قتل کر دیا تو اس کا سامان بارہ ہزار کی قیمت کو پہنچا۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے وہ مجھے زائد عنایت فرمایا۔ یہ عین ممکن ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے لڑائی ختم ہونے سے پہلے ان کو دیا ہو۔ اگر یہ اسی طرح ہو تو ہمیں اس سے اختلاف نہیں اور اگر لڑائی کے بعد ہے تو پھر یہ احتمال ہے کہ یہ خمس میں سے دیا ہو اور بالفرض اگر انہوں نے خمس کے علاوہ مال سے دیا ہو تو اس میں اختلاف ہے۔ اسی اختلاف کا ہم پہلے ذکر کر آئے۔ اس صورت میں یہ روایت کسی فریق کی دلیل نہ ہو گی۔ اس لئے کہ ہر دو احتمالات کی طرف پھیرا جا سکتا ہے۔ اب ضروری ہوا کہ نظر و فکر سے غور کر کے مسئلہ کی اختلافی باڑ سے نکلیں۔ تا کہ نظر سے اس کا حکم معلوم ہو سکے۔ نظر کی راہ سے اس باب کا حکم معلوم کرنا ضروری ہو گیا۔ اس میں بنیادی بات یہ ہے کہ سپہ سالار اگر اعلان کر دے کہ جو شخص کسی (کافر) کو قتل کرے تو اسے مقتول کا سامان ملے گا۔ اس کا یہ اعلان جائز و درست ہے اور اگر کوئی کہے کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو اسے اتنے درہم ملیں گے تو یہ بھی درست ہے اور اگر وہ یہ اعلان کرے کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا اس کو مال غنیمت میں سے دسواں حصہ ملے گا تو یہ درست نہیں۔ کیونکہ اگر ایسا درست ہوتا تو پھر تمام مال مجاہدین ہی کے لئے ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا حق یعنی خمس باطل ہو جاتا۔ اسی وجہ سے لڑائی سے پہلے نفل اسی مال سے ہو گا جس کو نفل حاصل کرنے والا اپنی تلوار کے ذریعہ حاصل کرے یا اس کی کارگردگی کی وجہ سے اس کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔ جو کچھ دوسروں کو حاصل ہوا وہ اس کے لئے قرار نہ دیا جائے گا البتہ ایک صورت ہے کہ جس کا حکم

اجارہ والا ہو وہ جائز ہے۔ جیسا کہ امام کہے: "من قتل قتيلا فله عشره دراهم" تو یہ درست ہے۔ جب یہ بات اسی طرح ہے تو نفل اتنا ہی جائز ہے جتنا حاصل کرنے والا اپنی تلوار سے حاصل کرے یا وہ جو اس کے عمل پر مقرر کیا جائے۔ اس میں سے اس کو دینا جائز نہیں جو دوسروں سے پایا ہو۔ تو نظر کا تقاضا یہی ہے کہ مال غنیمت کے جمع ہونے کے بعد نفل (زائد) اس میں سے نہ دیا جائے جو کہ دوسروں نے جمع کیا ہو۔ اس سے ان لوگوں کا قول باطل ٹھہرا جو مال غنیمت کے جمع کرنے کے بعد نفل (زائد مال) مجاہد کو دینے کے قائل ہیں۔ پس یہ حکم اس چیز کی طرف لوٹ گیا جو اس نے خود حاصل کی ہے۔ تو امام کے اسے نفل دینے سے پہلے خمس میں امام کا اور چار حصوں میں مجاہدین کا حق لازم تھا۔ اگر ہم اس کو دینا جائز قرار دیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ حق لازم ہونے کے بعد باطل ہو گیا۔ بلاشبہ نفل صرف اس چیز میں ہوگا جو دشمن کی ملکیت سے نکل کر مجاہد کی ملکیت میں آئی ہو۔ رہی وہ چیز جو دشمن کی ملکیت سے نکل کر عامۃ المسلمین کی ملکیت میں داخل ہو چکی اس میں نفل جائز نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تمام مسلمانوں کا مال ہے۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ مال غنیمت جمع کرنے کے بعد نفل (زائد مال) دینا جائز نہیں جیسا کہ ہم تفصیل سے بیان کر آئے۔ ہمارے ائمہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ جو امدادی دستے میدان جنگ سے نکلنے سے پہلے پہلے آملیں گے ان سب کو مال غنیمت سے حصہ دیا جائے گا۔ اس قول کو امام شعبی' ثوری' اوزاعی ائمہ احناف رحمہم اللہ اجمعین نے اختیار کیا ہے اور اپنے موقف کے لئے دلائل پیش کئے ہیں۔ مال غنیمت سے ان لوگوں کو حصہ ملے گا جو واقعہ میں موجود ہوں گے۔ یہ شعبی' اوزاعی' ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔

تشریح ۞ یہ عین ممکن ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے لڑائی ختم ہونے سے پہلے ان کو دیا ہے۔ اگر یہ اسی طرح ہو تو ہمیں اس سے اختلاف نہیں۔

اور اگر لڑائی کے بعد ہے تو پھر یہ احتمال ہے کہ یہ خمس میں سے دیا ہو اور بالفرض اگر انہوں نے خمس کے علاوہ مال سے دیا ہو تو اس میں اختلاف ہے۔ اسی اختلاف کا ہم پہلے ذکر کر آئے۔ اس صورت میں یہ روایت کسی فریق کی دلیل نہ ہوگی۔ اس لئے کہ ہر دو احتمالات کی طرف پھیرا جا سکتا ہے۔ اب ضروری ہوا کہ نظر و فکر سے غور کر کے مسئلہ کی اختلافی باڑ سے نکلیں۔ تا کہ نظر سے اس کا حکم معلوم ہو سکے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

نظر کی راہ سے اس باب کا حکم معلوم کرنا ضروری ہو گیا۔ اس میں بنیادی بات یہ ہے کہ سپہ سالار اگر اعلان کر دے کہ جو شخص کسی (کافر) کو قتل کرے تو اسے مقتول کا سامان ملے گا۔ اس کا یہ اعلان جائز و درست ہے اور اگر کوئی کہے کہ جو شخص کسی کو قتل

کرے گا تو اسے اتنے درہم ملیں گے تو یہ بھی درست ہے اور اگر وہ یہ اعلان کرے کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا اس کو مال غنیمت میں سے دسواں حصہ ملے گا تو یہ درست نہیں۔ کیونکہ اگر ایسا درست ہوتا تو پھر تمام مال مجاہدین ہی کے لئے ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا حق یعنی خمس باطل ہو جاتا۔ اسی وجہ سے لڑائی سے پہلے نفل اسی مال سے ہوگا جس کو نفل حاصل کرنے والا اپنی تلوار کے ذریعہ حاصل کرے یا اس کی کارگردگی کی وجہ سے اس کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔ جو کچھ دوسروں کو حاصل ہوا وہ اس کے لئے قرار نہ دیا جائے گا البتہ ایک صورت ہے کہ جس کا حکم اجارہ والا ہو وہ جائز ہے۔ جیسا کہ امام کہے "من قتل قتیلا فله عشره دراهم" تو یہ درست ہے۔

جب یہ بات اسی طرح ہے تو نفل اتنا ہی جائز ہے جتنا حاصل کرنے والا اپنی تلوار سے حاصل کرے یا وہ جو اس کے عمل پر مقرر کیا جائے۔ اس میں سے اس کو دینا جائز نہیں جو دوسروں سے پایا ہو۔ تو نظر کا تقاضا یہی ہے کہ مال غنیمت کے جمع ہونے کے بعد نفل (زائد) اس میں سے نہ دیا جائے جو کہ دوسروں نے جمع کیا ہو۔ اس سے ان لوگوں کا قول باطل ٹھہرا جو مال غنیمت کے جمع کرنے کے بعد نفل (زائد مال) مجاہد کو دینے کے قائل ہیں۔ پس یہ حکم اس چیز کی طرف لوٹ گیا جو اس نے خود حاصل کی ہے۔

تو امام کے اسے نفل دینے سے پہلے خمس میں امام کا اور چار حصوں میں مجاہدین کا حق لازم تھا۔ اگر ہم اس کو دینا جائز قرار دیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ حق لازم ہونے کے بعد باطل ہو گیا۔

بلاشبہ نفل صرف اس چیز میں ہوگا جو دشمن کی ملکیت سے نکل کر مجاہد کی ملکیت میں آئی ہو۔ رہی وہ چیز جو دشمن کی ملکیت سے نکل کر عامۃ المسلمین کی ملکیت میں داخل ہو چکی اس میں نفل جائز نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تمام مسلمانوں کا مال ہے۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ مال غنیمت جمع کرنے کے بعد نفل (زائد مال) دینا جائز نہیں جیسا کہ ہم تفصیل سے بیان کر آئے۔

ہمارے ائمہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

اللغات: نفل۔ زائد مال جو بطور انعام دیا جائے۔ خمس۔ غنیمت کا پانچواں حصہ۔ الخیط و المخیط۔ سوئی دھاگہ۔ الرجعة۔ جنگ سے لوٹنا یا دوسری لڑائی کی طرف لوٹنا۔

حاصل: اس باب میں فریق اوّل کے قول کی تردید میں دلائل کے علاوہ اعتراضات کے جوابات اور قیاس و نظر سے بھی اپنے قول کی تائید پیش کی اور اپنے قول کی برتری ثابت کی کہ امام کو خمس غنیمت کے علاوہ غنیمت کے جمع ہونے کے بعد مزید لینے یا دینے کا اختیار نہیں۔ انعام بھی اوّل غنیمت سے پہلے ہے اور مجاہد کی اپنی تلوار کے جوہر سے ہے۔ (مترجم)

بَابُ الْمَدَدِ يَقْدَمُوْنَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْقِتَالِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ بَعْدَمَا ارْتَفَعَ الْقِتَالُ قَبْلَ قُفُوْلِ الْعَسْكَرِ، هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ أَمْ لَا ؟

اختتام جنگ کے بعد پہنچنے والے امدادی دستے کو مال غنیمت کا حصہ ملے گا یا نہیں؟

خلاصۃ المرام: اس مسئلہ میں قول ہیں۔

نمبر ①: مال غنیمت کا حق انہی کا ہے جو لڑائی میں موجود تھے۔ بعد میں آنے والوں کا نہیں اس قول کو امام لیث، شافعی، مالک، احمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: جو امدادی دستے میدان جنگ سے نکلنے سے پہلے پہلے آملیں گے ان سب کو مال غنیمت سے حصہ دیا جائے گا۔ اس قول کو امام شعبی، ثوری، اوزاعی ائمہ احناف رحمہم اللہ اجمعین نے اختیار کیا ہے اور اپنے موقف کے لئے دلائل پیش کئے ہیں۔

فریق اوّل کا موقف: مال غنیمت سے ان لوگوں کو حصہ ملے گا جو واقعہ میں موجود ہوں گے۔

۵۱۱۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ: ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ عَنْبَسَةَ بْنَ سَعِيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَانَ بْنَ سَعِيْدٍ عَلٰى سَرِيَّةٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ قِبَلَ نَجْدٍ فَقَدِمَ أَبَانُ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ، بَعْدَمَا فَتَحْنَا، وَأَنَّ حُزُمَ خَيْلِهِمْ لَلِيْفٌ فَقَالَ أَبَانُ: اقْسِمْ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ، فَقُلْتُ: لَا تَقْسِمْ لَهُمْ شَيْئًا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ أَبَانُ: أَتَيْتُ بِهَدَايَا وَفْدِ نَجْدٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ يَا أَبَانُ فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ شَيْئًا قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّهُ لَا يُسْهَمُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ إِلَّا لِمَنْ حَضَرَ الْوَقْعَةَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا: يُقْسَمُ لِكُلِّ مَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ، وَلِمَنْ كَانَ غَائِبًا عَنْهَا فِيْ شَيْءٍ مِنْ أَسْبَابِهَا فَمِنْ ذٰلِكَ مَنْ خَرَجَ يُرِيْدُهَا، فَلَمْ يَلْحَقْ بِالْإِمَامِ حَتّٰى ذَهَبَ الْقِتَالُ، غَيْرَ أَنَّهُ لَحِقَ بِهِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ، قَبْلَ خُرُوْجِهِ مِنْهَا، قُسِمَ لَهُ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

۵۱۱۱: ابن شہاب نے عنبسہ بن سعید سے نقل کیا کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ سعید بن عاص رضی اللہ عنہ سے یہ بات بیان کر رہے تھے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان بن سعید کو مدینہ منورہ سے ایک سریہ پر نگران بنا کر نجد کی طرف

بھیجا۔ حضرت ابان اور ان کے ساتھی خیبر میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ حاضری فتح خیبر کے بعد تھی۔ ان کے گھوڑوں کی لگامیں کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھیں۔ ابان ؓ کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ ہمیں بھی مال غنیمت سے حصہ دو۔ ابو ہریرہ ؓ کہنے لگے میں نے کہا اے اللہ کے نبی ﷺ ان کو بالکل مال غنیمت سے حصہ نہ دیں۔ ابان کہنے لگے میں وفد نجد کے ہدایا لایا ہوں۔ تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابان بیٹھ جاؤ۔ آپ نے ان کو مال غنیمت میں سے کوئی چیز نہ دی۔ امام طحاوی ؒ کا ارشاد: ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ مال غنیمت میں سے صرف ان کو حصہ ملے گا جو واقعہ میں موجود ہوں۔ مال غنیمت ہر اس آدمی پر تقسیم ہوگا جو واقعہ میں موجود ہوا اور واقعہ کے اسباب میں سے کسی بھی کام کی وجہ سے غائب ہو۔ جیسے وہ آدمی جو غزوہ کا ارادہ کر کے نکلا مگر امام کے پاس اس وقت پہنچا جب لڑائی ختم ہو چکی تھی۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ وہ دارالحرب میں پہنچ جائے جبکہ امام ابھی وہاں سے نہ نکلا ہو۔ تو مال غنیمت میں اس کو حصہ دیا جائے گا۔ انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

تخریج : بخاری باب المغازی باب۳۸' ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۴۰۔

۵۱۱۲ :بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا كُلَيْبُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ هَانِءُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ :كُنْتُ قَاعِدًا اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ شَهِدَ عُثْمَانُ بَدْرًا ؟ فَقَالَ :لَا ، وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ، وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ لَهٗ بِسَهْمٍ ، وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرِهٖ۔

۵۱۱۲: حبیب بن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ میں ابن عمر ؓ کے پہلو میں بیٹھا تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آ کر دریافت کرنے لگا۔ کیا حضرت عثمان ؓ بدر میں شریک تھے؟

انہوں نے جواب دیا نہیں۔ لیکن جناب رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن فرمایا عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام میں مصروف ہے۔ پس آپ ﷺ نے ان کا حصہ مقرر فرمایا۔ ان کے علاوہ کسی غائب رہنے والے کا حصہ مقرر نہیں فرمایا۔

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۴۰۔

۵۱۱۳ :حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ بْنُ عَمْرٍو الْأَزْدِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .اِلَّا هُنَا أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ضَرَبَ لِعُثْمَانَ فِيْ غَنَائِمِ بَدْرٍ ، بِسَهْمٍ وَلَمْ يَحْضُرْهَا ، لِأَنَّهٗ كَانَ غَائِبًا فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ، وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ ، فَجَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَمَنْ حَضَرَهَا فَكَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ غَابَ عَنْ وَقْعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ بِأَهْلِ الْحَرْبِ بِشُغْلٍ يَشْغَلُهٗ بِهِ الْاِمَامُ مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ ، مِثْلُ أَنْ يَبْعَثَهٗ اِلٰى

جَانِبٍ آخَرَ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ ، لِقِتَالِ قَوْمٍ آخَرِيْنَ ، فَيُصِيبُ الْإِمَامُ غَنِيمَةً بَعْدَ مُفَارَقَةِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ إِيَّاهُ، أَوْ يَبْعَثُ بِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ ، لِيَمُدَّهُ بِالسِّلَاحِ وَالرِّجَالِ ، فَلَا يَعُوْدُ ذٰلِكَ الرَّجُلُ إِلَى الْإِمَامِ حَتّٰى يَغْنَمَ غَنِيْمَةً ، فَهُوَ شَرِيْكٌ فِيهَا ، وَهُوَ كَمَنْ حَضَرَهَا وَكَذٰلِكَ مَنْ أَرَادَهُ فَرَدَّهُ الْإِمَامُ عَنْهَا ، وَشَغَلَهُ بِشَيْءٍ مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَهُوَ كَمَنْ حَضَرَهَا .وَ عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ -عِنْدَنَا -وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فِي غَنَائِمِ بَدْرٍ ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا أَسْهَمَ لَهُ، كَمَا لَمْ يُسْهِمْ لِغَيْرِهِ مِمَّنْ غَابَ عَنْهَا ، لِأَنَّ غَنَائِمَ بَدْرٍ ، وَكَانَتْ وَجَبَتْ لِمَنْ حَضَرَهَا دُوْنَ مَنْ غَابَ عَنْهَا ، إِذًا لَمَا ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغَيْرِهِمْ فِيهَا بِسَهْمٍ ، وَلٰكِنَّهَا وَجَبَتْ لِمَنْ حَضَرَ الْوَقْعَةَ ، وَلِكُلِّ مَنْ بَذَلَ نَفْسَهُ لَهَا فَصَرَفَهُ الْإِمَامُ عَنْهَا وَشَغَلَهُ بِغَيْرِهَا مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ ، كَمَنْ حَضَرَهَا وَأَمَّا حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَإِنَّمَا ذٰلِكَ عِنْدَنَا - وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَّهَ أَبَانًا إِلَى نَجْدٍ قَبْلَ أَنْ يَتَهَيَّأَ خُرُوْجُهُ إِلَى خَيْبَرَ فَتَوَجَّهَ أَبَانُ فِي ذٰلِكَ ، ثُمَّ حَدَثَ مِنْ خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ مَا حَدَثَ ، فَكَانَ مَا غَابَ فِيهِ أَبَانٌ مِنْ ذٰلِكَ عَنْ حُضُوْرِ خَيْبَرَ ، وَلَيْسَ هُوَ شُغْلًا شَغَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حُضُوْرِهَا بَعْدَ إِرَادَتِهِ إِيَّاهُ، فَيَكُوْنُ كَمَنْ حَضَرَهَا فَهٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ أَصْلَانِ ، فَكُلُّ مَنْ أَرَادَ الْخُرُوْجَ مَعَ الْإِمَامِ إِلَى قِتَالِ الْعَدُوِّ ، فَرَدَّهُ الْإِمَامُ عَلٰى ذٰلِكَ بِأَمْرٍ آخَرَ مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَتَشَاغَلَ بِهِ حَتّٰى غَنِمَ الْإِمَامُ غَنِيْمَةً ، فَهُوَ كَمَنْ حَضَرَ مَعَ الْإِمَامِ ، يُسْهَمُ لَهُ فِي الْغَنِيْمَةِ ، كَمَا يُسْهَمُ لِمَنْ حَضَرَهَا وَكُلُّ شَيْءٍ تَشَاغَلَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ شُغْلِ نَفْسِهِ، أَوْ شُغْلِ الْمُسْلِمِيْنَ مِمَّا كَانَ دُخُوْلُهُ فِيهِ مُتَقَدِّمًا ، ثُمَّ حَدَثَ لِلْإِمَامِ قِتَالُ الْعَدُوِّ ، فَتَوَجَّهَ لَهُ فَغَنِمَ ، فَلَا حَقَّ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ فِي الْغَنِيْمَةِ ، وَهِيَ بَيْنَ مَنْ حَضَرَهَا وَبَيْنَ مَنْ حُكْمُهُ حُكْمُ الْحَاضِرِ لَهَا وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا ،

۵۱۱۳: ابو اسحاق فزاری نے کلیب بن وائل سے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت یہاں تک نقل کی ہے۔اس روایت میں غور فرمائیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے غنائم بدر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حصہ دیا حالانکہ وہ موجود نہ تھے۔کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کام میں مصروف تھے اس لئے ان کو حاضر شمار کیا۔اسی طرح ہر وہ شخص جو کفار کے ساتھ مسلمانوں کی جنگ سے غائب ہو کہ امام اس کو مسلمانوں کے کسی کام میں مشغول رکھے۔نمبر ①: مثلاً اس کو دارالحرب کی کسی دوسری جانب دوسرے لوگوں کے ساتھ لڑائی کے لئے بھیجے پھر اس کے جانے کے بعد

امام کو مال غنیمت مل جائے۔ دارالحرب میں موجود لوگوں میں سے کسی کو دارالاسلام میں بھیجے تا کہ وہ اسلحہ اور آدمیوں سے اس کی مدد کرے۔ پھر یہ نمائندہ امام کے غنیمت حاصل کرنے تک واپس نہ آئے تو وہ مال غنیمت میں شریک ہو گا۔ وہ موجود لوگوں کی طرح ہوگا۔ وہ آدمی جو جنگ میں جانے کا ارادہ کرے لیکن اس کو واپس کر کے مسلمانوں کے کسی کام میں مصروف کر دے تو وہ بھی اس جنگ میں حاضر لوگوں کی طرح شمار ہوگا۔ ہمارے نزدیک اسی بناء پر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو غنائم بدر میں حصہ عنایت فرمایا (واللہ اعلم) اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی اسی طرح حصہ نہ دیتے جیسا کہ دوسروں کو نہ دیا جو کہ وہاں موجود نہ تھے۔ کیونکہ بدر کے غنائم انہی کے لئے لازم کئے گئے جو وہاں موجود تھے۔ غائبین کے لئے نہ تھے۔ ورنہ اس میں دوسروں کا بھی حصہ ضرور لگاتے۔ لیکن وہ غنائم موجودین کے لئے لازم کئے گئے تھے اور ہر ایسے آدمی کے لئے جس نے اپنے آپ کو بدر کے لئے پیش کیا مگر آپ نے اس کو امور مسلمین میں مصروف کر کے وہاں سے ہٹا دیا۔ روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا جواب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابان رضی اللہ عنہ کو نجد کی طرف اس وقت روانہ فرمایا جبکہ خیبر کی طرف یلغار کی تیاری بھی نہیں تھی۔ پس ابان کو نجد بھیج دیا (واللہ اعلم) پھر آپ نے خیبر کی تیاری فرمائی۔ پس ابان کا اس حاضری خیبر سے غائب رہنا اس وجہ سے نہ تھا کہ ان کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کام میں مشغولیت نے شرکت کے ارادہ کے باوجود الگ کر دیا تا کہ ان کو حاضر کی طرح شمار کیا جائے۔ ان دو روایات سے دو قاعدے معلوم ہوتے ہیں کہ جو شخص امام کے ساتھ دشمن کے خلاف قتال میں نکلنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ پھر اس کو خود امام نے مسلمانوں کے کسی دوسرے کام کی ذمہ داری سونپ دی اور وہ اس میں مشغول رہا یہاں تک کہ امام نے قتال میں غنیمت پالی تو یہ آدمی قتال میں حاضر باش لوگوں میں شمار ہوگا اس کا غنیمت حاضر جیسا حصہ ہوگا۔ ہر وہ چیز جس میں آدمی مشغول رہا اور وہ اس کی ذاتی مشغولیت تھی۔ یا مسلمانوں کا کام تھا مگر وہ قتال میں جانے سے پہلے اس میں مشغول چلا آ رہا تھا۔ پھر امام کو دشمن کے خلاف لڑائی پیش آ گئی۔ جس میں اس کو غنیمت مل گئی تو اس آدمی کا غنیمت میں کوئی حق نہیں۔ یہ قتال میں حاضر اور وہ جن کا حکم حاضر جیسا ہے ان کے درمیانی درجے کا آدمی ہے۔ فریق اول کی ایک اور دلیل ملاحظہ ہو۔

۵۱۱۴: بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ :سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ ، أَنَّ أَهْلَ الْبَصْرَةِ غَزَوْا نَهَاوَنْدَ وَأَمَدَّهُمْ أَهْلُ الْكُوْفَةِ فَظَفِرُوْا فَأَرَادَ أَهْلُ الْبَصْرَةِ أَنْ لَا يَقْسِمُوْا لِأَهْلِ الْكُوْفَةِ ، وَكَانَ عَمَّارٌ عَلٰى أَهْلِ الْكُوْفَةِ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِىْ عُطَارِدٍ :أَيُّهَا الْأَجْدَعُ ، تُرِيْدُ أَنْ تُشَارِكَنَا فِىْ غَنَائِمِنَا ؟ فَقَالَ :أُذُنِىْ سَبَبْتَ ، قَالَ :فَكَتَبَ فِىْ ذٰلِكَ إِلٰى عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ إِنَّ الْغَنِيْمَةَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ قَالُوْا :فَهٰذَا

عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ ذَهَبَ أَيْضًا إِلٰى أَنَّ الْغَنِيْمَةَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ ، فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا قَوْلَنَا قِيْلَ لَهُمْ :قَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ نَهَاوَنْدُ فُتِحَتْ وَصَارَتْ دَارَ الْإِسْلَامِ ، وَأُحْرِزَتِ الْغَنَائِمُ ، وَقُسِمَتْ قَبْلَ وُرُوْدِ أَهْلِ الْكُوْفَةِ .فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، فَإِنَّا نَحْنُ نَقُوْلُ أَيْضًا إِنَّ الْغَنِيْمَةَ فِيْ ذٰلِكَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ ، وَإِنْ كَانَ جَوَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِيْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، لَمَّا كَتَبَ بِهِ إِلَيْهِ، إِنَّمَا هُوَ لِهٰذَا السُّؤَالِ ، فَإِنَّ ذٰلِكَ مِمَّا لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ وَإِنْ كَانَ عَلٰى أَنَّ أَهْلَ الْكُوْفَةِ لَحِقُوْا بِهِمْ قَبْلَ خُرُوْجِهِمْ مِنْ دَارِ الشِّرْكِ ، بَعْدَ ارْتِفَاعِ الْقِتَالِ ، فَكَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ الْغَنِيْمَةَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ فَإِنَّ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ أَهْلَ الْكُوْفَةِ قَدْ كَانُوْا طَلَبُوْا أَنْ يَقْسِمَ لَهُمْ ، وَفِيْهِمْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ، وَمَنْ كَانَ فِيْهِمْ غَيْرُهُ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُمْ مِمَّنْ يُكَافَأُ قَوْلُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِقَوْلِهِمْ فَلَا يَكُوْنُ وَاحِدٌ مِنَ الْقَوْلَيْنِ أَوْلٰى مِنَ الْآخَرِ إِلَّا بِدَلِيْلٍ عَلَيْهِ، إِمَّا مِنْ كِتَابٍ ، أَوْ مِنْ سُنَّةٍ ، وَإِمَّا مِنْ نَظَرٍ صَحِيْحٍ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، فَرَأَيْنَا السَّرَايَا الْمَبْعُوْثَةَ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ إِلٰى بَعْضِ أَهْلِ الْحَرْبِ أَنَّهُمْ مَا غَنِمُوْا ، فَهُوَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ سَائِرِ أَصْحَابِهِمْ وَسَوَاءٌ فِيْ ذٰلِكَ مَنْ كَانَ خَرَجَ فِيْ تِلْكَ السَّرِيَّةِ ، وَمَنْ لَمْ يَخْرُجْ ، لِأَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا بَذَلُوْا مِنْ أَنْفُسِهِمْ ، مَا بَذَلَ الَّذِيْنَ أَسَرُوْا فَلَمْ يُفَضَّلْ فِيْ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ .وَإِنْ كَانَ مَا لَقُوْا مِنَ الْقِتَالِ مُخْتَلِفًا ، فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ ، أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ بَذَلَ نَفْسَهُ بِمِثْلِ مَا بَذَلَ بِهِ نَفْسَهُ مَنْ حَضَرَ الْوَقْعَةَ ، فَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ كَمَنْ حَضَرَ الْوَقْعَةَ ، إِذَا كَانَ عَلَى الشَّرَائِطِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۵۱۱۴: قیس بن مسلم نے طارق بن شہاب سے سنا کہ اہل بصرہ نے نہاوند کی لڑائی لڑی اور اہل کوفہ نے ان کی امداد کی جس سے نہاوند فتح ہوگیا۔ اہل بصرہ نے چاہا کہ اہل کوفہ کو غنیمت میں حصہ نہ ملے۔ اس وقت عمارؓ کوفہ کے گورنر تھے۔ بنی عطارد کے ایک آدمی نے کہا۔ اے کان کٹے! کیا تم ہماری غنیمتوں میں شرکت چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا میرے کان عنقریب اگ آئیں گے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا جو واقعہ میں موجود تھے ان سب کو غنیمت ملے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس ارشاد میں غنیمت کا حق انہی کو دیا جو واقعہ میں موجود تھے اور یہ بات ہمارے قول کی مؤید ہے۔ ان کو جواب میں کہے کہ یہ عین ممکن ہے کہ نہاوند فتح ہو کر دارالاسلام بن چکا ہو اور غنائم جمع ہو کر اہل کوفہ کے پہنچنے سے پہلے تقسیم ہو چکی ہوں۔ اگر یہ بات اسی طرح ثابت ہو جائے تو ہم کہیں گے کہ غنیمت ان لوگوں کو ہی ملے گی جو واقعہ میں موجود تھے۔ اگر فاروق اعظمؓ کا جواب اس سوال

سے متعلق ہے۔تو اس میں کسی کو اختلاف نہیں اور اگر اہل کوفہ اہل بصرہ کے دار الشرک سے نکلنے سے پہلے وہاں پہنچ گئے ہوں اور لڑائی اس وقت ختم ہو چکی ہو۔تو عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ غنیمت واقعہ میں موجود سب کو ملے گی۔اس روایت میں یہ دلالت موجود ہے کہ اہل کوفہ نے تقسیم میں اپنے حصہ کا مطالبہ کیا اور ان میں عمار بن یاسرؓ اور ان کے علاوہ اور بھی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔وہ ایسے لوگ تھے کہ جن کی بات وزن میں قول عمر رضی اللہ عنہ کی برابری کر سکتی تھی۔اب ان دونوں اقوال میں کسی ایک کو بلا دلیل ترجیح نہیں دی جا سکتی خواہ وہ دلیل قرآن مجید سے ہو یا سنت نبوی سے۔اب ہم قیاس صحیح سے ایک قول کو ترجیح دیتے ہیں۔غور کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ دار الحرب سے دار الحرب کے کسی حصہ کی طرف روانہ کئے جانے والے چھوٹے لشکر جو غنیمت حاصل کریں گے وہ ان تمام کے مابین تقسیم کی جائے گی۔خواہ اس لشکر میں گیا ہو یا نہ گیا ہو کیونکہ انہوں نے (بڑے لشکر میں شامل ہو کر اور دار الحرب میں اقامت سے) اپنی جان کی بازی لگا دی اس لئے ان میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت حاصل نہ ہو گی۔اگر مختلف دشمنوں کے ساتھ ان کی لڑائیاں الگ الگ پیش آئیں۔پس نظر کا تقاضا یہی ہے کہ بالکل اسی طرح جس نے اپنے آپ کو اسی طرح صرف کیا جس طرح واقعہ میں موجود لوگوں نے کیا تو وہ واقعہ میں حاضر شمار ہوں گے جب کہ وہ ان شرائط کے مطابق ہوں جن کا ہم ذکر کر آئے۔

حاصل روایت اور طریق استدلال: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس ارشاد میں غنیمت کا حق انہی کو دیا جو واقعہ میں موجود تھے اور یہ بات ہمارے قول کی مؤید ہے۔

جواب: یہ عین ممکن ہے کہ نہاوند فتح ہو کر دار الاسلام بن چکا ہو اور غنائم جمع ہو کر اہل کوفہ کے پہنچنے سے پہلے تقسیم ہو چکی ہوں۔اگر یہ بات اسی طرح ثابت ہو جائے تو ہم کہیں گے کہ غنیمت ان لوگوں کو ہی ملے گی جو واقعہ میں موجود تھے۔اگر فاروق اعظمؓ کا جواب اس سوال سے متعلق ہے۔تو اس میں کسی کو اختلاف نہیں اور اگر اہل کوفہ اہل بصرہ ان کے دار الشرک سے نکلنے سے پہلے وہاں پہنچ گئے ہوں اور لڑائی اس وقت ختم ہو چکی ہو۔تو عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ غنیمت واقعہ میں موجود سب کو ملے گی۔اس روایت میں یہ دلالت موجود ہے کہ اہل کوفہ نے تقسیم میں اپنے حصہ کا مطالبہ کیا اور ان میں عمار بن یاسرؓ اور ان کے علاوہ اور بھی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔وہ ایسے لوگ تھے کہ جن کی بات وزن میں قول عمر رضی اللہ عنہ کی برابری کر سکتی تھی۔اب ان دونوں اقوال میں کسی ایک کو بلا دلیل ترجیح نہیں دی جا سکتی خواہ وہ دلیل قرآن مجید سے ہو یا سنت نبوی سے۔اب ہم قیاس صحیح سے ایک قول کو ترجیح دیتے ہیں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

غور کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ دار الحرب سے دار الحرب کے کسی حصہ کی طرف روانہ کئے جانے والے چھوٹے لشکر جو غنائم حاصل کریں گے وہ ان تمام کے مابین تقسیم کی جائے گی۔خواہ اس لشکر میں گیا ہو یا نہ گیا ہو کیونکہ انہوں نے (بڑے لشکر میں شامل

ہو کر اور دار الحرب میں اقامت سے) اپنی جان کی بازی لگا دی اس لئے ان میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت حاصل نہ ہوگی۔ اگر مختلف دشمنوں کے ساتھ ان کی لڑائیاں الگ الگ پیش آئیں۔ پس نظر کا تقاضا یہی ہے کہ بالکل اسی طرح جس نے اپنے آپ کو اسی طرح صرف کیا جس طرح واقعہ میں موجود لوگوں نے کیا تو وہ واقعہ میں حاضر شمار ہوں گے جب کہ وہ ان شرائط کے مطابق ہوں جن کا ہم ذکر کر آئے۔

نوٹ: اس باب میں اگرچہ امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان تو قول ثانی کی طرف ہے مگر ان کو ترجیح کے لئے ان کو کوئی واضح روایت میسر نہیں آئی اسی لئے مبہم انداز میں ترجیح کو ذکر کیا۔ واللہ اعلم۔

بَابُ الْأَرْضِ تُفْتَتَحُ كَيْفَ يَنْبَغِي لِلْإِمَامِ أَنْ يَفْعَلَ فِيهَا ؟

مفتوحہ زمین میں امام کیا طریق کار اختیار کرے؟

خلاصۃ البرام: علماء کے ایک فریق کا قول یہ ہے کہ زور سے مفتوحہ علاقوں کی زمینیں بھی امام کو مال غنیمت کی طرح تقسیم کر دینی ضروری ہیں ان کو جمع کر کے رکھنے کا حق نہیں۔ اس قول کو جماعت محدثین' امام شعبی' احمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر②: فریق ثانی کا مؤقف امام کو اس کا خمس الگ کر کے چار حصے تقسیم کرنے کا حق ہے اور اگر مناسب خیال کرے ان کو خراجی زمینوں کے طور پر چھوڑ دے اور تقسیم نہ کرے۔ اس قول کو امام ثوری' ائمہ احناف' احمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: امام جس علاقے کو فتح کرے اسے تقسیم کرنا ضروری ہے۔ وہ اس کو روک کر نہیں رکھ سکتا۔

۵۱۱۵ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ قَالَ :لَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ بَبَّانًا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ ، مَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَى قَرْيَةٍ إِلَّا قَسَمْتُهَا ، كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ .

۵۱۱۵: زید بن اسلم نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اگر بعد والوں کی ویرانی کا خطرہ نہ ہوتا کہ ان کے لئے کوئی چیز نہ رہے گی تو میں جس بستی کو فتح کرتا اس کو تقسیم کر دیتا جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم فرمایا۔

۵۱۱۶ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا فَتَحَ أَرْضًا عَنْوَةً ، وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يَقْسِمَهَا كَمَا يَضُمُّ الْغَنَائِمَ ، وَلَيْسَ لَهُ احْتِبَاسُهَا ، كَمَا لَيْسَ لَهُ احْتِبَاسُ سَائِرِ الْغَنَائِمِ ، وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ .وَخَالَفَهُمْ فِي

ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :الْإِمَامُ بِالْخِيَارِ ، إِنْ شَاءَ خَمَّسَهَا وَقَسَمَ أَرْبَعَةَ أَخْمَاسِهَا ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهَا أَرْضَ خَرَاجٍ وَلَمْ يَقْسِمْهَا .

۵۱۱۶: زید بن اسلم نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام جب کسی زمین کو زبردستی فتح کرے تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ اسی طرح اس کو تقسیم کردے جیسے مال غنیمت کو تقسیم کیا جاتا ہے۔اس کو اس علاقہ کے روک رکھنے کا حق حاصل نہیں جیسا کہ وہ مال غنیمت کو روک نہیں سکتا۔انہوں نے اسی روایت کو دلیل بنایا ہے۔دوسروں نے کہا دوسرے علماء کا قول یہ ہے کہ امام کو اختیار ہے کہ وہ اس کا خمس لے کر بقیہ چار حصے تقسیم کرے اور اگر مناسب خیال کرے تو خراجی زمین کے طور پر چھوڑ دے اور اس کو تقسیم نہ کرے۔

قول طحاوی رحمہ اللہ: امام جب کسی زمین کو زبردستی فتح کرے تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ اسی طرح اس کو تقسیم کردے جیسے مال غنیمت کو تقسیم کیا جاتا ہے۔اس کو اس علاقہ کے روک رکھنے کا حق حاصل نہیں جیسا کہ وہ مال غنیمت کو روک نہیں سکتا۔انہوں نے اسی روایت کو دلیل بنایا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: دوسرے علماء کا قول یہ ہے کہ امام کو اختیار ہے کہ وہ اس کا خمس لے کر بقیہ چار حصے تقسیم کرے اور اگر مناسب خیال کرے تو خراجی زمین کے طور پر چھوڑ دے اور اس کو تقسیم نہ کرے۔

۵۱۱۷ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَسُفْيَانَ بِذٰلِكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ ، مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَمِنْ ذٰلِكَ

۵۱۱۷: عبداللہ بن المبارک نے ابوحنیفہ اور سفیان رحمہ اللہ سے ایسا ہی نقل کیا ہے۔اس قول کو امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے اس کی دلیل مندرجہ روایت ہے۔

۵۱۱۸ :مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ ، ثُمَّ أَرْسَلَ ابْنَ رَوَاحَةَ ، فَقَاسَمَهُمْ .

۵۱۱۸: قاسم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین حصہ پر دے دی پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیج کر ان کے مابین تقسیم کردیا۔

تخریج : بخاری فی الاجارہ باب ۲۲ مسلم فی المساقاہ ۲۔

۵۱۱۹ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ ، عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنَ الزَّرْعِ .

۵۱۱۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پھر انہوں نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والے سال اہل خیبر سے معاملہ کیا اور اہل خیبر سے کھیتی کی آمدنی کے نصف پر معاملہ ہوا۔

تخریج : بخاری فی الحرث باب۸' ۹' مسلم فی المساقات ۳/۱' ابو داؤد فی البیوع باب۳۹' ترمذی فی الاحکام باب۴۱' ابن ماجه فی الرهون باب۱۴' دارمی فی البیوع باب۷۱' مسند احمد ۱۷/۲' ۲۲' ۳۷۔

۵۱۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ عَوْنِ الزِّيَادِيُّ ، قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَفَاءَ اللّٰهُ خَيْبَرَ ، فَأَقَرَّهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانُوْا ، وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ .فَبَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ ، فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ .

۵۱۲۰: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ خیبر بطور غنیمت عنایت فرمایا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پہلی حالت پر برقرار رکھا اور اس کو اپنے اور ان کے مابین برابر رکھا۔ پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انہوں نے پھل و کھیتی کا اندازہ لگایا۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب۳۵' ابن ماجه فی الزکاة باب۱۸' مالك فی المساقاة ۲/۱' مسند احمد ۲۴/۲' ۳' ۲۹۶/۳۶۷' ۱۶۳/۶۔

۵۱۲۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ ، قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ ، ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ قَسَمَ خَيْبَرَ بِكَمَالِهَا ، وَلٰكِنَّهٗ قَسَمَ طَائِفَةً مِنْهَا ، عَلٰى مَا احْتَجَّ بِهٖ عُمَرُ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ ، وَتَرَكَ طَائِفَةً مِنْهَا فَلَمْ يَقْسِمْهَا ، عَلٰى مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنِ عُمَرَ ، وَجَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْأُخَرِ .وَالَّذِيْ كَانَ قُسِمَ مِنْهَا هُوَ الشِّقُّ وَالْبِطَاةُ، وَتُرِكَ سَائِرُهَا ، فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّهٗ قَسَمَ ، وَلَهٗ أَنْ يَقْسِمَ ، وَتَرَكَ ، وَلَهٗ أَنْ يَتْرُكَ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهٗ هٰكَذَا حُكْمُ الْأَرْضِيْنَ الْمُفْتَتَحَةِ لِلْاِمَامِ ، فَيَقْسِمُهَا اِنْ رَاٰى ذٰلِكَ صَلَاحًا لِلْمُسْلِمِيْنَ ، كَمَا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَسَمَ مِنْ خَيْبَرَ .وَلَهٗ تَرْكُهَا اِنْ رَاٰى فِيْ ذٰلِكَ صَلَاحًا لِلْمُسْلِمِيْنَ أَيْضًا ، كَمَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكَ مِنْ خَيْبَرَ ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ مَا رَاٰى مِنْ ذٰلِكَ عَلَى التَّحْرِيْسِ مِنْهُ، لِصَلَاحِ الْمُسْلِمِيْنَ .وَقَدْ فَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ أَرْضِ السَّوَادِ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا ، فَتَرَكَهَا لِلْمُسْلِمِيْنَ أَرْضَ خَرَاجٍ ، لِيَنْتَفِعَ بِهَا مَنْ يَجِيْءُ مِنْ بَعْدِهٖ مِنْهُمْ ، كَمَا يَنْتَفِعُ بِهَا مَنْ كَانَ فِيْ عَصْرِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .فَاِنْ قَالَ

قَائِلٌ :فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَمْ يَفْعَلْ فِي السَّوَادِ مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ ، مِنْ جِهَةِ مَا قُلْتُمْ ، وَلٰكِنَّ الْمُسْلِمِينَ ، جَمِيعًا رَضُوْا بِذٰلِكَ .وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا رَضُوْا بِذٰلِكَ ، أَنَّهُ جَعَلَ الْجِزْيَةَ عَلَى رِقَابِهِمْ ، فَلَمْ يَخْلُ ذٰلِكَ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ .إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ جَعَلَهَا عَلَيْهِمْ ضَرِيبَةً لِلْمُسْلِمِينَ ، لِأَنَّهُمْ عَبِيدٌ لَهُمْ .أَوْ يَكُوْنُ جَعَلَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ ، كَمَا يَجْعَلُ الْجِزْيَةَ عَلَى الْأَحْرَارِ ، لِيَحْقِنَ بِذٰلِكَ دِمَاءَ هُمْ .فَرَأَيْنَا قَدْ أُهْمِلَ نِسَاؤُهُمْ وَمَشَائِخُهُمْ ، وَأَهْلُ الزَّمَانَةِ مِنْهُمْ ، وَصِبْيَانُهُمْ ، وَإِنْ كَانُوْا قَادِرِيْنَ عَلَى الِاكْتِسَابِ ، أَكْثَرَ مِمَّا يَقْدِرُ عَلَيْهِ بَعْضُ الْبَالِغِيْنَ .فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَى أَحَدٍ مِمَّنْ ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ، فَدَلَّ مَا بَقِيَ مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ مَا أَوْجَبَ لَيْسَ لِعِلَّةِ الْمِلْكِ ، وَلٰكِنَّهُ لِعِلَّةِ الذِّمَّةِ وَقَبِلَ ذٰلِكَ جَمِيعُ مَا افْتُتِحَ مِنْ تِلْكَ الْأَرْضِ أَخْذُهُمْ ذٰلِكَ مِنْهُمْ دَلِيلٌ عَلَى إِجَارَتِهِمْ لَمَّا كَانَ عُمَرُ فَعَلَ ذٰلِكَ .ثُمَّ رَأَيْنَا وَضَعَ عَلَى الْأَرْضِ شَيْئًا مُخْتَلِفًا ، فَوَضَعَ عَلَى جَرِيْبِ الْكَرْمِ شَيْئًا مَعْلُوْمًا ، وَوَضَعَ عَلَى جَرِيْبِ الْحِنْطَةِ شَيْئًا مَعْلُوْمًا ، وَأَهْمَلَ النَّخْلَ فَلَمْ يَأْخُذْ مِنْهَا شَيْئًا .فَلَمْ يَخْلُ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ ، إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ مَلَكَ بِهِ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ قَدْ ثَبَتَ حُرْمَتُهُمْ بِعِمَارِ أَرْضِيهِمْ ، وَالْأَرْضُ مِلْكٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ .أَوْ يَكُوْنَ جَعَلَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ ، كَمَا جَعَلَ الْخَرَاجَ عَلَى رِقَابِهِمْ ، وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْخَرَاجُ يَجِبُ إِلَّا فِيمَا مَلَكَهُ لِغَيْرِ أَخْذِ الْخَرَاجِ .فَإِنْ حَمَلْنَا ذٰلِكَ عَلَى التَّمْلِيكِ ، مِنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِيَّاهُمْ ثَمَرَ النَّخْلِ وَالْكَرْمِ ، بِمَا جَعَلَ عَلَيْهِمْ مِمَّا ذَكَرْنَا ، جَعَلَ فِعْلَهُ ذٰلِكَ قَدْ دَخَلَ فِيمَا قَدْ نَهَى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ ، وَمِنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ ، فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ .وَلٰكِنَّ الْأَمْرَ عِنْدَنَا عَلَى أَنَّ تَمْلِيكَهُ لَهُمُ الْأَرْضَ الَّتِي أَوْجَبَ هٰذَا عَلَيْهِمْ فِيمَا قَدْ تَقَدَّمَ ، عَلَى أَنْ يَكُوْنَ مِلْكُهُمْ ذٰلِكَ ، مِلْكَ خَرَاجِي .فَهٰذَا حُكْمُهُ فِيمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فِيهِ، وَقَبِلَ النَّاسُ جَمِيعًا مِنْهُ ذٰلِكَ ، وَأَخَذُوْا مِنْهُ مَا أَعْطَاهُمْ مِمَّا أَخَذَ مِنْهُمْ .فَكَانَ قَبُوْلُهُمْ لِذٰلِكَ إِجَازَةً مِنْهُمْ لِفِعْلِهِ .قَالُوْا فَلِهٰذَا جَعَلْنَا أَهْلَ السَّوَادِ مَالِكِيْنَ لِأَرْضِهِمْ ، وَجَعَلْنَاهُمْ أَحْرَارًا بِالْعِلَّةِ الْمُتَقَدِّمَةِ ، وَكُلُّ هٰذَا إِنَّمَا كَانَ بِإِجَازَةِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ غَنِمُوْا تِلْكَ الْأَرْضَ ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا جَازَ ، وَلَكَانُوْا عَلَى مِلْكِهِمْ .قَالُوْا :فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ :كُلُّ أَرْضٍ مُفْتَتَحَةٍ عَنْوَةً ، فَحُكْمُهَا أَنْ تُقْسَمَ كَمَا تُقْسَمُ الْأَمْوَالُ ، خُمُسُهَا لِلّٰهِ، وَأَرْبَعَةُ أَخْمَاسِهَا لِلَّذِيْنَ افْتَتَحُوْهَا ، لَيْسَ لِلْإِمَامِ مَنْعُهُمْ مِنْ ذٰلِكَ ، إِلَّا أَنْ تَطِيْبَ أَنْفُسُ الْقَوْمِ بِتَرْكِهَا ، كَمَا طَابَتْ أَنْفُسُ الَّذِيْنَ افْتَتَحُوْا السَّوَادَ لِعُمَرَ بِمَا ذَكَرْنَا .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ :أَنَّا نَعْلَمُ أَنَّ أَرْضَ

السَّوَادِ لَوْ كَانَتْ كَمَا ذَكَرَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، لَكَانَ قَدْ وَجَبَ فِيهَا خُمُسُ اللّٰهِ بَيْنَ أَهْلِهِ الَّذِيْنَ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَهُمْ ، وَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ لِلْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ ذٰلِكَ الْخُمُسَ وَلَا شَيْئًا مِنْهُ لِأَهْلِ الذِّمَّةِ .وَقَدْ كَانَ أَهْلُ السَّوَادِ الَّذِيْنَ أَقَرَّهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَارُوْا أَهْلَ الذِّمَّةِ ، وَقَدْ كَانَ السَّوَادُ بِأَسْرِهِ فِيْ أَيْدِيْهِمْ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا فَعَلَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ ، كَانَ مِنْ جِهَةٍ غَيْرِ الْجِهَةِ الَّتِيْ ذَكَرُوْا ، وَهُوَ عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ وَجَبَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ خُمُسٌ .كَذٰلِكَ مَا فَعَلَ فِيْ رِقَابِهِمْ ، فَمَنَّ عَلَيْهِمْ بِأَنْ أَقَرَّهُمْ فِيْ أَرْضِيهِمْ ، وَنَفَى الرِّقَّ مِنْهُمْ ، وَأَوْجَبَ الْخَرَاجَ عَلَيْهِمْ فِيْ رِقَابِهِمْ وَأَرْضِيهِمْ ، فَمَلَكُوْا بِذٰلِكَ أَرْضِيهِمْ ، وَانْتَفَى الرِّقُّ عَنْ رِقَابِهِمْ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَفْعَلَ هٰذَا بِمَا افْتُتِحَ عَنْوَةً ، فَنَفَى عَنْ أَهْلِهَا رِقَّ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَعَنْ أَرْضِيهِمْ مِلْكَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَيُوْجِبُ ذٰلِكَ لِأَهْلِهَا ، وَيَضَعُ عَلَيْهِمْ مَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ وَضْعُهُ، مِنَ الْخَرَاجِ ، كَمَا فَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَاحْتَجَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ . ثُمَّ قَالَ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَأَدْخَلَهُمْ مَعَهُمْ ، ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ الْأَنْصَارَ ، فَأَدْخَلَهُمْ مَعَهُمْ .ثُمَّ قَالَ : وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ فَأَدْخَلَ فِيهَا جَمِيْعَ مَنْ يَجِيْءُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ ، فَلِلْإِمَامِ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ ، وَيَضَعَهُ حَيْثُ رَأٰى وَضْعَهُ، فِيْمَا سَمَّى اللّٰهُ فِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَسُفْيَانُ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .فَإِنِ احْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ مُحْتَجٌّ .

۵۱۲۱: محمد بن سابق نے ابراہیم بن طہمان سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو مکمل طور پر تقسیم نہ فرمایا تھا۔ بلکہ اس میں سے کچھ حصہ تقسیم فرمایا۔جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی روایت سے معلوم ہوتا ہے اور کچھ حصہ بلا تقسیم چھوڑ دیا۔جیسا کہ ابن عباس' ابن عمر' اور جابر رضی اللہ عنہم کی روایات سے معلوم ہوتا ہے۔آپ ﷺ نے شق اور بطاۃ نامی قلعوں اور ان کی زمینوں کو تقسیم کر دیا اور بقیہ کو چھوڑ دیا اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ آپ نے تقسیم کیا اس لئے کہ آپ کو تقسیم کا حق حاصل تھا اور کچھ حصہ چھوڑ دیا تو آپ کو چھوڑ دینے کا بھی اختیار تھا۔اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ مفتوحہ زمینوں کا حکم امام کے لئے یہی ہے۔کہ اگر مسلمانوں کی مصلحت خیال کرے تو ان کو تقسیم کر دے۔جیسا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر

کا کچھ تقسیم فرمایا اور اگر مسلمانوں کی مصلحت تقسیم نہ کرنے میں ہو تو نہ تقسیم کرے جیسا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کا کچھ حصہ تقسیم نہ فرمایا۔ مسلمانوں کی بھلائی کے لئے جس کام میں خیر ہو وہ کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عراق کی زمین کے ساتھ اسی طرح کیا اس زمین کو مسلمانوں کے لئے خراجی زمین کے طور پر چھوڑ دیا تا کہ بعد میں آنے والے لوگ بھی اس سے اسی طرح فائدہ حاصل کریں جس طرح اس دور کے مسلمانوں نے نفع اٹھایا۔ یہ ممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عراق کی سرزمین میں یہ تقسیم والا عمل اس وجہ سے اختیار نہ کیا ہو جو تم نے بیان کیا بلکہ اس زمانے کے مسلمانوں نے اس پر رضامندی ظاہر کی ہو اور اسی رضا کی دلیل یہ ہے کہ آپ نے ان پر جزیہ مقرر فرمایا اور یہ جزیہ دو حال سے خالی نہیں۔ نمبر ایک اس لئے مقرر فرمایا کہ وہ لوگ ان کے غلام تھے۔ نمبر دو اس لئے مقرر فرمایا جس طرح آزاد لوگوں پر مقرر کیا جاتا ہے تا کہ اس کے ذریعہ ان کی جانوں کی حفاظت کی جائے جب ہم غور کرتے ہیں بچے بوڑھے اور عورتیں اس سے مستثنیٰ نظر آتی ہیں۔ خواہ وہ بعض بالغوں سے زیادہ کمائی کرنے پر قدرت رکھتے تھے لیکن مذکورہ افراد میں سے کسی پر کچھ بھی مقرر نہیں کیا۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ باقی لوگوں پر جو لازم کیا گیا وہ ان کی ملکیت کی بناء پر نہ تھا۔ بلکہ ذمی ہونے کی بناء پر تھا۔ اس سے پہلے جتنے مفتوحہ مقبوضات سے وصول کرنا ان کے اجارہ کی دلیل ہے۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے زمین پر مختلف چیزیں مقرر کیں مگر انگور والی زمین پر ایک معین و مخصوص مقدار مقرر فرمائی اسی طرح گندم والی زمین پر بھی ایک مقررہ مقدار متعین کی لیکن کھجور کو چھوڑ دیا اور اس سے کچھ بھی نہ لیا اب یہ دو حال سے خالی نہیں۔ نمبر ایک ان لوگوں کی ملکیت ہے جن کی حرمت ان کی زمین کے پھلوں کے سبب ثابت ہو اور زمین مسلمانوں کی ملکیت ہی رہے گی۔ نمبر دو یہ ان پر اسی طرح لگایا گیا جیسا کہ ان کی گردنوں پر خراج مقرر کیا گیا اور جب تک خراج لئے بغیر مالک نہ ہو گا اس وقت تک خراج واجب ہی نہ ہو گا اور اگر ہم اس کو اس بات پر محمول کریں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے محصول کے بدلے ان کو کھجوروں اور انگور کے پھل کا مالک بنایا۔ پھر اگر ہم اس کو تملیک پر محمول کریں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کھجور اور انگور کے پھل کا مالک بنا دیا تھا اس محصول کے بدلے جو ان پر لگایا تھا۔ تو اس طرح یہ فعل اس نہی میں داخل ہو جائے گا۔ یعنی کئی سالوں کی بیع اور اس چیز کی بیع جو پاس نہ ہو۔ مگر اس بات کا اس طرح ہونا ناممکن ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ معاملہ اس طرح ہے کہ آپ نے ان کو اس زمین کا مالک بنایا تھا جو پہلے ان کو اجرت پر دی تھی کہ اب یہی زمین ان کی خراجی ملکیت ہو گی (یعنی اس کا خراج ادا کریں گے) اور جو کچھ ان پر واجب ہوا اس کا یہی حکم ہے اور تمام لوگوں نے آپ کے اس فیصلے کو قبول کیا اور آپ نے ان سے جو کچھ لیا تھا اس میں سے جو کچھ آپ نے ان کو واپس دیا وہ انہوں نے قبول کر لیا فلہٰذا ان کا اس بات کو قبول کرنا ان کی طرف سے آپ کے اس عمل کی اجازت تھی۔ وہ حضرات فرماتے ہیں کہ اسی وجہ سے ہم نے اہل سواد کو ان کی زمینوں کا مالک قرار دیا اور پہلی علت کے مطابق ہم نے ان کو آزاد قرار دیا اور یہ تمام باتیں ان لوگوں کی اجازت سے تھیں جنہوں نے اس زمین کو

بطور غنیمت لیا تھا اگر ان کی اجازت نہ ہوتی تو یہ جائز نہ ہوتا اور یہ زمین ان کی ملک رہتی۔ وہ حضرات یہ بھی کہتے ہیں کہ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ جو زمین لڑائی کے بغیر فتح کی جائے اس کا حکم یہ ہے کہ اسے بھی دیگر اموال کی طرح تقسیم کیا جائے۔ کہ پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ اور چار حصے فتح کرنے والوں کے ہوں گے۔ امام ان کو روک نہیں سکتا۔ البتہ یہ قوم خوشی سے اس کے چھوڑنے پر رضامند ہو جائیں جیسا کہ سواد کی زمین فتح کرنے والوں نے اس زمین کو فاروق اعظمؓ کے لئے چھوڑ دیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ دوسرے لوگوں کی دلیل یہ ہے کہ اس بات کو ہم جانتے ہیں کہ اگر سواد کی زمین اس طرح ہوتی جس طرح فریق اوّل نے کہا ہے تو اس میں خمس لازم ہوتا۔ جو اللہ تعالیٰ اور ان لوگوں کے درمیان ہوتا جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے قرار دیا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ امام کے لئے پانچواں حصہ یا اس میں سے کوئی چیز ذمی لوگوں کو دینا جائز نہیں اور سواد کے جن لوگوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے برقرار رکھا وہ ذمی بن چکے تھے اور سواد کا تمام علاقہ ان کے قبضہ میں تھا۔ پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ عمل اس وجہ سے نہ تھا کہ جو ان حضرات نے ذکر کی ہے۔ بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے خمس واجب نہیں ہوا تھا۔ اسی طرح جو کچھ ان کی گردنوں کے سلسلہ میں کیا تو آپ نے ان پر احسان فرمایا۔ کہ ان کو ان کی زمینوں پر برقرار رکھا اور ان سے غلامی کو اٹھا دیا اور ان کی گردنوں اور زمینوں پر خراج لازم کیا۔ اس طرح وہ اپنی زمینوں کے مالک بن گئے اور ان کی گردنوں سے غلامی کو دور کیا۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جس زمین کو امام نے لڑائی کے ذریعے فتح کیا وہ اس میں یہ عمل اختیار کر سکتا ہے وہ ان کو مسلمانوں کے غلام ہونے اور ان کی زمینوں کو مسلمانوں کی ملکیت ہونے سے بچا کر ان پر خراج مقرر کر سکتا ہے۔ جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرامؓ کی موجودگی میں ایسا کیا۔ اس سلسلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے استدلال کیا ہے۔ **ماافاء اللہ علی رسولہ من اھل القری فللّٰہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل**" (الحشر۔۷) پھر فرمایا "**للفقراء المھاجرین**" (الحشر۔۸) پس ان کے ساتھ ان کو داخل کیا پھر فرمایا "**والذین تبوؤ الدار والایمان من قبلھم**" (الحشر۔۹) اس سے مراد انصار ہیں پس ان کو ان کے ساتھ داخل کیا۔ پھر فرمایا "**والذین جاؤ من بعدھم**" (الحشر۔۱۰) اسی طرح ان کے بعد آنے والے تمام مؤمنوں کو بھی اس میں شامل کیا۔ تو امام کو اس بات کا حق ہے اور وہ ان لوگوں کو جن کا اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں ذکر فرمایا مناسب خیال کرے ان کو دے۔ جو ہم نے ذکر کیا اس سے امام ابوحنیفہ، سفیان ثوری رحمہم اللہ کا قول ثابت ہو گیا اور اسی کو امام ابو یوسف، محمد رحمہما اللہ نے اختیار کیا ہے۔

ایک اور اعتراض:

۵۱۴۲ : بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ

اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ ، عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ ، قَالَ :لَمَّا وَفَدَ جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَعَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ ، فِیْ اُنَاسٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ عُمَرُ لِجَرِیْرٍ یَا جَرِیْرُ ، وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنِّیْ قَاسِمٌ مَسْئُوْلٌ ، لَکُنْتُمْ عَلٰی مَا قَسَمْتُ لَکُمْ وَلٰکِنِّیْ اَرٰی اَنْ اَرُدَّهٗ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ ، فَرَدَّهٗ . وَکَانَ رُبُعُ السَّوَادِ لِبُجَیْلَةَ ، فَاَخَذَهٗ مِنْهُمْ وَاَعْطَاهُمْ ثَمَانِیْنَ دِیْنَارًا .

۵۱۲۲: قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ جب حضرت جریر بن عبداللہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے جریر! اگر میں ایسا تقسیم کرنے والا نہ ہوتا کہ جس سے سوال ہوگا۔ تو میں تمہیں اسی پر چھوڑ دیتا جو میں تم کو عطا کرتا ہوں۔ پس میرا تو خیال یہ ہے کہ ہم اس کو بھی مسلمانوں پر واپس کر دیں انہوں نے وہ مال لوٹا دیا جریر کہتے ہیں کہ پھر مجھے اسی دینار کی اجازت مرحمت فرمائی۔ سواد کا چوتھائی حصہ بجیلہ والوں کا تھا آپ نے وہ وصول کر کے ان کو اسی دینار عنایت فرمائے۔

۵۱۲۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِیِّ قَالَ :اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ :ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ ، عَنْ قَیْسٍ ، عَنْ جَرِیْرٍ ، قَالَ :کَانَ عُمَرُ قَدْ اَعْطٰی بَجِیْلَةَ رُبُعَ السَّوَادِ ، فَاَخَذْنَاهُ ثَلَاثَ سِنِیْنَ .فَوَفَدَ بَعْدَ ذٰلِکَ جَرِیْرٌ اِلٰی عُمَرَ ، وَمَعَهٗ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهِ، لَوْلَا اَنِّیْ قَاسِمٌ مَسْئُوْلٌ ، لَتَرَکْتُکُمْ عَلٰی مَا کُنْتُ اَعْطَیْتُکُمْ فَاَرٰی اَنْ نَرُدَّهٗ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَفَعَلَ ، قَالَ : فَاَجَازَنِیْ عُمَرُ بِثَمَانِیْنَ دِیْنَارًا .قَالُوْا :فَهٰذَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ عُمَرَ قَدْ کَانَ قَسَمَ السَّوَادَ بَیْنَ النَّاسِ ، ثُمَّ اَرْضَاهُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ بِمَا اَعْطَاهُمْ ، عَلٰی اَنْ یَعُوْدَ لِلْمُسْلِمِیْنَ .قِیْلَ لَهٗ :مَا یَدُلُّ هٰذَا الْحَدِیْثُ ظَاهِرُهٗ، عَلٰی مَا ذَکَرْتُمْ ، وَلٰکِنْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَلَ مِنْ ذٰلِکَ مَا فَعَلَ ، فِیْ طَائِفَةٍ مِنَ السَّوَادِ ، فَجَعَلَهَا لِبُجَیْلَةَ ، ثُمَّ اَخَذَ ذٰلِکَ مِنْهُمْ لِلْمُسْلِمِیْنَ ، وَعَوَّضَهُمْ مِنْهُمْ ، عِوَضًا مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِیْنَ .فَکَانَ تِلْکَ الطَّائِفَةُ الَّتِیْ جَرٰی فِیْهَا هٰذَا الْفِعْلُ لِلْمُسْلِمِیْنَ ، بِمَا عَوَّضَ عُمَرُ اَهْلَهَا مَا عَوَّضَهُمْ مِنْهَا ، مِنْ ذٰلِکَ ، وَمَا بَقِیَ بَعْدَ ذٰلِکَ مِنَ السَّوَادِ فَعَلَی الْحُکْمِ الَّذِیْ قَدْ بَیَّنَّا ، فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ ، وَلَوْلَا ذٰلِکَ ، لَکَانَتْ اَرْضُ السَّوَادِ اَرْضَ عُشْرٍ ، وَلَمْ یَکُنْ اَرْضَ خَرَاجٍ .فَاِنِ احْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ .

۵۱۲۳: قیس نے حضرت جریرؓ سے نقل کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بجیلہ کو سوا کا چوتھائی حصہ دیا پھر ہم نے ان سے تین سال تک لیا۔ پھر اس کے بعد حضرت جریرؓ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم سمیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! اگر میں ایسا تقسیم کرنے والا نہ ہوتا جس سے سوال ہوگا تو میں تمہیں اس چیز پر چھوڑ دیتا

جو تمہیں دی ہے۔ لیکن میرا خیال یہ ہے اسے مسلمانوں کی طرف لوٹا دینا چاہئے چنانچہ انہوں نے اسی طرح کیا حضرت جریرؓ کہتے ہیں کہ مجھے آپ نے اسی دینار کی اجازت دی۔ وہ حضرات یہ کہتے ہیں کہ اس روایت سے معلوم ہوگیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سواد کی زمین کو لوگوں پر تقسیم فرمایا پھران حضرات کو عطیہ دے کر اسے مسلمانوں کی طرف لوٹانے پر راضی کیا۔ اس حدیث کے ظاہر میں تو اس بات کی دلالت موجود نہیں جو تمہارے استدلال کی تائید کرے اگر بالفرض ہو تو ممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ عمل سواد کے کسی ایک گروہ کے لئے کیا ہو پس اس کو بجیلہ قبیلہ کے لئے مقرر کر دیا۔ پھر اس قبیلہ سے لے کر مسلمانوں کے مال سے معاوضہ دے کر مسلمانوں کو دے دی۔ پس یہی وہ گروہ تھا جس میں مسلمانوں کی خاطر یہ معاوضہ والا فعل جاری ہوا۔ کہ قبیلہ بجیلہ والوں کو عوضانہ دیا گیا اور بقیہ سواد میں وہی حکم جاری رہا جو ہم اس میں ذکر کر آئے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو سواد کی زمین عشری ہوتی خراجی نہ ہوتی۔ اگر وہ اس روایت سے استدلال کریں جس کو قیس بن ابوحازم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ روایت یہ ہے۔

حاصل روایات: وہ حضرات یہ کہتے ہیں کہ اس روایت سے معلوم ہوگیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سواد کی زمین کو لوگوں پر تقسیم فرمایا پھران حضرات کو عطیہ دے کر اسے مسلمانوں کی طرف لوٹانے پر راضی کیا۔

جواب: اس حدیث کے ظاہر میں تو اس بات کی دلالت موجود نہیں جو تمہارے استدلال کی تائید کرے اگر بالفرض ہو تو ممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ عمل سواد کے کسی ایک گروہ کے لئے کیا ہو پس اس کو بجیلہ قبیلہ کے لئے مقرر کر دیا۔ پھر اس قبیلہ سے لے کر مسلمانوں کے مال سے معاوضہ دے کر مسلمانوں کو دے دی۔ پس یہی وہ گروہ تھا جس میں مسلمانوں کی خاطر یہ معاوضہ والا فعل جاری ہوا۔ کہ قبیلہ بجیلہ والوں کو عوضانہ دیا گیا اور بقیہ سواد میں وہی حکم جاری رہا جو ہم اس میں ذکر کر آئے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو سواد کی زمین عشری ہوتی خراجی نہ ہوتی۔

ایک اور روایت سے استدلال:

اگر وہ اس روایت سے استدلال کریں جس کو قیس بن ابوحازم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ روایت یہ ہے۔

۵۱۲۴ : بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ :جَاءَ تِ امْرَأَةٌ مِنْ بَجِيلَةَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَتْ إِنَّ قَوْمِي رَضُوا مِنْكَ مِنَ السَّوَادِ ، بِمَا لَمْ أَرْضَ ، وَلَسْتُ أَرْضَى ، حَتّٰى تَمْلَأَ كَفِّي ذَهَبًا ، أَوْ جَمَلِي طَعَامًا أَوْ كَلَامًا هٰذَا مَعْنَاهُ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .قِيلَ لَهُمْ :ذٰلِكَ أَيْضًا ، عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ، بِالْجُزْءِ الَّذِي كَانَ سَلَّمَهُ عُمَرُ لِبَجِيلَةَ ، فَمَلَكُوهُ ، ثُمَّ أَرَادَ انْتِزَاعَهُ مِنْهُمْ ، بِطِيبِ أَنْفُسِهِمْ فَلَمْ يَخْرُجْ حَقُّ تِلْكَ الْمَرْأَةِ مِنْهَا إِلَّا بِمَا طَابَتْ بِهِ نَفْسُهَا ، فَأَعْطَاهَا عُمَرُ مَا

طَلَبَتْ ، حَتّٰى رَضِيَتْ ، فَسَلَّمَتْ مَا كَانَ لَهَا مِنْ ذٰلِكَ ، كَمَا سَلَّمَ سَائِرُ قَوْمِهَا حُقُوْقَهُمْ .فَهٰذَا - عِنْدَنَا -وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ كُلِّهِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ ، وَمِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، عَلٰى مَا بَيَّنَّا ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَسُفْيَانَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ أَرْضِ مِصْرَ أَيْضًا ،

۵۱۲۴: قیس بن ابی حازم نے نقل کیا کہ ایک عورت جس کا تعلق بجیلہ قبیلہ سے تھا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی میری قوم تو سواد کے سلسلہ میں راضی ہوگئی مگر میں اس عوض پر راضی نہیں اور راضی بھی نہ ہوں گی یہاں تک کہ تو میری ہتھیلی سونے سے یا میرے اونٹ کو غلہ سے بھر نہ دے یا اسی کے ہم معنی بات تھی جناب عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کر دیا۔ فریق اوّل سے یہی عرض کریں گے کہ ہمارے ہاں اس واقعہ کا تعلق بھی اسی جز سے جس کو عمر رضی اللہ عنہ نے بجیلہ کے سپرد کر دیا تھا اور وہ مالک بن گئے پھر ان سے لینے کا ارادہ فرمایا تو ان کی خوش دلی سے عوضانہ دے کر اس کو واپس کر لیا اس عورت کو اس کی خوشدلی سے جو اس نے مانگا وہ اس کو عنایت فرما دیا جیسا کہ اس کی قوم کو ان کے حقوق دے کر راضی کر دیا۔ آثار کو پیش نظر اور نظری لحاظ سے اس بات کا یہی حکم ہے اور یہی امام ابوحنیفہ' سفیان ثوری' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔ سرزمین مصر کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد اس کی تائید کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

جواب: فریق اوّل سے یہی عرض کریں گے کہ ہمارے ہاں اس واقعہ کا تعلق بھی اسی جز سے جس کو عمر رضی اللہ عنہ نے بجیلہ کے سپرد کر دیا تھا اور وہ مالک بن گئے پھر ان سے لینے کا ارادہ فرمایا تو ان کی خوش دلی سے عوضانہ دے کر اس کو واپس کر لیا اس عورت کو اس کی خوشدلی سے جو اس نے مانگا وہ اس کو عنایت فرما دیا جیسا کہ اس کی قوم کو ان کے حقوق دے کر راضی کر دیا۔

حاصل روایات: آثار کے پیش نظر اور نظری لحاظ سے اس بات کا یہی حکم ہے اور یہی امام ابوحنیفہ' سفیان ثوری' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

تائیدی قول:

سرزمین مصر کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد اس کی تائید کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۵۱۲۵ :مَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ السَّكُوْنِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ لَمَّا فَتَحَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ أَرْضَ مِصْرَ ، جَمَعَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَشَارَهُمْ فِيْ قِسْمَةِ أَرْضِهَا بَيْنَ مَنْ شَهِدَهَا ، كَمَا قَسَمَ بَيْنَهُمْ غَنَائِمَهُمْ ،

وَكَمَا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بَيْنَ مَنْ شَهِدَهَا أَوْ يُوْقِفُهَا ، حَتّٰى رَاجَعَ فِيْ ذٰلِكَ رَأْيَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ . فَقَالَ نَفَرٌ مِنْهُمْ -فِيْهِمُ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ -وَاللّٰهِ مَا ذَاكَ إِلَيْكَ، وَلَا إِلٰى عُمَرَ ، إِنَّمَا هِيَ أَرْضٌ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْنَا ، وَأَوْجَفْنَا عَلَيْهَا خَيْلَنَا وَرِجَالَنَا ، وَحَوَيْنَا مَا فِيْهَا ، فَمَا قِسْمَتُهَا بِأَحَقَّ مِنْ قِسْمَةِ أَمْوَالِهَا .وَقَالَ نَفَرٌ مِنْهُمْ لَا نَقْسِمُهَا حَتّٰى نُرَاجِعَ رَأْيَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْهَا . فَاتَّفَقَ رَأْيُهُمْ عَلٰى أَنْ يَكْتُبُوْا إِلٰى عُمَرَ فِيْ ذٰلِكَ ، وَيُخْبِرُوْهُ فِيْ كِتَابِهِمْ إِلَيْهِ، بِمَقَالَتِهِمْ .فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ عُمَرُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ :أَمَّا بَعْدُ ، فَقَدْ وَصَلَ إِلَيَّ مَا كَانَ مِنْ إِجْمَاعِكُمْ عَلٰى أَنْ تَغْتَصِبُوْا عَطَايَا الْمُسْلِمِيْنَ ، وَمُؤَنَ مَنْ يَغْزُو أَهْلَ الْعَدُوِّ ، وَأَهْلَ الْكُفْرِ ، وَإِنِّيْ إِنْ قَسَمْتُهَا بَيْنَكُمْ ، لَمْ يَكُنْ لِمَنْ بَعْدَكُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مَادَّةٌ يَقْوَوْنَ بِهِ عَلٰى عَدُوِّكُمْ ، وَلَوْلَا مَا أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَأَدْفَعُ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ مُؤَنِهِمْ ، وَأُجْرِيْ عَلٰى ضُعَفَائِهِمْ وَأَهْلِ الدِّيْوَانِ مِنْهُمْ ، لَقَسَمْتُهَا بَيْنَكُمْ ، فَأَوْقِفُوْهَا فَيْئًا ، عَلٰى مَنْ بَقِيَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى يَنْقَرِضَ آخِرُ عِصَابَةٍ تَغْزُو مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ . قَالَهُ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَا قَدْ دَلَّ فِيْ حُكْمِ الْأَرَضِيْنَ الْمُفْتَتَحَةِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ، وَأَنَّ حُكْمَهُمَا ، خِلَافُ حُكْمِ مَا سِوَاهَا مِنْ سَائِرِ الْأَمْوَالِ الْمَغْنُوْمَةِ مِنَ الْعَدُوِّ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذِكْرُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ قَسَمَ خَيْبَرَ بَيْنَ مَنْ كَانَ شَهِدَهَا ، فَذٰلِكَ يَنْفِيْ أَنْ يَكُوْنَ فِيْمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ حُجَّةٌ لِمَنْ ذَهَبَ إِلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَسُفْيَانُ ، وَمَنْ تَابَعَهُمَا ، فِيْ إِيْقَافِ الْأَرَضِيْنَ الْمُفْتَتَحَةِ لِنَوَائِبِ الْمُسْلِمِيْنَ .قِيْلَ لَهُ :هٰذَا حَدِيْثٌ لَمْ يُفَسِّرْ لَنَا فِيْهِ كُلَّ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ .وَقَدْ جَاءَ غَيْرُهُ فَبَيَّنَ لَنَا مَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا .

۵۲۲۵: قیس سکونی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے سرزمین مصر کو فتح کرلیا تو ان کے ساتھ جو بھی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے ان کو جمع کیا اور ان سے اس کی زمین ان لوگوں کے مابین تقسیم کرنے کے سلسلہ میں مشورہ کیا جو واقعہ میں موجود تھے۔ جس طرح ان کے مابین غنائم کو تقسیم کر دیا اور جس طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ خیبر میں حاضر لوگوں کے درمیان خیبر کو تقسیم فرما دیا یا پھر اس کو امیر المؤمنین کی رائے آنے تک توقف کیا جائے (دو رائے آئیں) نمبر ①: ان میں سے ایک جماعت نے کہا جن میں حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ بھی تھے کہ اللہ کی قسم! یہ معاملہ نہ تو تیرے اختیار میں ہے اور نہ عمر رضی اللہ عنہ کے۔ اس زمین کو اللہ

تعالیٰ نے ہم پر فتح کیا ہم نے اپنے گھوڑ سوار اور پیدل اس پر دوڑائے اور جو کچھ اس میں ہے اس کو جمع کیا۔ اس کی زمین اس کے اموال کی طرح تقسیم کی حقدار ہے۔ نمبر②: ان میں سے دوسری جماعت نے کہا ہم اس کو امیر المؤمنین کی طرف رجوع سے پہلے تقسیم نہ کریں۔ پھر اس پر اتفاق رائے ہو گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا جائے اور ان کے خط میں ان آراء کی بھی اطلاع کر دی جائے (چنانچہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا خط پہنچا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف یہ خط لکھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم حمد و صلاۃ کے بعد مجھے تمہاری طرف سے یہ بات پہنچی ہے کہ تم اس بات پر متفق ہو کہ تم مسلمانوں کے عطیات اور دشمن نیز کفار کے مقابلے میں لڑنے والوں کی محنت کو چھین لو۔ اگر میں اس کو تمہارے درمیان تقسیم کر دوں تو تمہارے بعد والے مسلمانوں کے لئے ایسی کوئی چیز باقی نہ رہے گی۔ جس کے ذریعہ وہ تمہارے دشمنوں کے خلاف مضبوط ہو سکیں۔ اگر وہ چیزیں نہ ہوتیں جس سے میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں آمادہ کروں اور مسلمانوں سے ان کا بوجھ دور کروں اور ان کے کمزوروں اور دیوان والوں پر اسے جاری کرنا نہ ہوتا تو میں اس کو تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا فلہٰذا اسے بقیہ مسلمانوں کے لئے بطور غنیمت رہنے دو یہاں تک کہ مسلمانوں کی آخری جماعت کفار سے جنگ کرے۔ والسلام علیکم۔ امام طحاوی فرماتے ہیں اس روایت سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مفتوحہ زمینوں کا مسئلہ دشمن سے حاصل شدہ دیگر تمام غنائم سے مختلف ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ اس روایت میں مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر ان لوگوں میں تقسیم کر دیا جو فتح میں شریک تھے پس اس سے اس بات کی نفی ہو گئی جس کو ابو حنیفہ، سفیان ثوری رحمہم اللہ اور ان کے پیروکاروں نے اختیار کیا کہ یہ اراضی مفتوحہ مصائب مسلمین کے لئے روک لی جائیں گی۔ اس روایت میں خیبر کے متعلق پوری تفصیل موجود نہیں ہے خیبر کے متعلق تفصیلی روایت اس بات کو واضح کرتی ہے۔ وہ روایت یہ ہے۔

حاصل روایات: اس روایت سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے مفتوحہ کہ زمینوں کا مسئلہ دشمن سے حاصل شدہ دیگر تمام غنائم سے مختلف ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

نـ: اس روایت میں مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر ان لوگوں میں تقسیم کر دیا جو فتح میں شریک تھے پس اس سے اس بات کی نفی ہو گئی جس کو ابو حنیفہ، سفیان ثوری رحمہم اللہ اور ان کے پیروکاروں نے اختیار کیا کہ یہ اراضی مفتوحہ مصائب مسلمین کے لئے روک لی جائیں گی۔

نـ: اس روایت میں خیبر کے متعلق پوری تفصیل موجود نہیں ہے خیبر کے متعلق تفصیلی روایت اہل بات کو واضح کرتی ہے۔ وہ روایت یہ ہے۔

۵۱۳۶: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سُفْيَانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ ، قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ نِصْفَيْنِ ، نِصْفًا لِنَوَائِبِهِ وَحَاجَتِهِ،

وَنِصْفًا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَقَسَمَهُ بَيْنَهُمْ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا . فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ بَيَانُ مَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ ، وَأَنَّهُ أَوْقَفَ نِصْفَهَا لِنَوَائِبِهٖ وَحَاجَتِهٖ، وَقَسَمَ نِصْفَهَا بَيْنَ مَنْ شَهِدَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .فَالَّذِيْ كَانَ أَوْقَفَهُ مِنْهَا ، هُوَ الَّذِيْ كَانَ دَفَعَهُ إِلَى الْيَهُوْدِ مُزَارَعَةً ، عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمُ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا ، وَهُوَ الَّذِيْ تَوَلّٰى عُمَرُ قِسْمَتَهُ فِيْ خِلَافَتِهٖ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمَّا أَجْلَى الْيَهُوْدَ عَنْ خَيْبَرَ .وَفِيْمَا بَيَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ تَقْوِيَةٌ لِمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَسُفْيَانُ ، فِيْ إِيْقَافِ الْأَرَضِيْنَ ، وَتَرْكِ قِسْمَتِهَا إِذَا رَأَى الْإِمَامُ ذٰلِكَ .

۵۱۲۶: بشیر بن یسار نے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو دو برابر حصوں حصوں میں تقسیم فرمایا کہ نصف حصہ اپنی ضروریات مصائب کے لئے رکھا اور باقی نصف مسلمانوں کے مابین اٹھارہ حصوں میں تقسیم فرمایا۔اس روایت سے خیبر کے سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل معلوم ہو رہا ہے کہ آپ نے نصف اپنے مصائب وحوائج کے لئے رکھا اور نصف کو واقعہ میں شامل حضرات پر تقسیم کر دیا۔ جو حصہ اپنے لئے رکھا اسی کو یہود کے ہاتھوں میں مزارعت پر دیا جیسا کہ روایت حضرت ابن عمر' جابر رضی اللہ عنہما میں مذکور ہوا اور یہ وہی حصہ ہے کہ جس کو مسلمانوں میں اس وقت تقسیم کیا گیا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں یہود کو جلاوطن کیا۔ یہ جو کچھ مذکور ہوا یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کے مؤقف کی تائید کرتا ہے کہ اگر امام چاہے تو ان مفتوحہ زمینوں کو وقف کر دے اور تقسیم نہ کرے۔

حاصل روایات : اس روایت سے خیبر کے سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل معلوم ہو رہا ہے کہ آپ نے نصف اپنے مصائب و حوائج کے لئے رکھا اور نصف کو واقعہ میں شامل حضرات پر تقسیم کر دیا۔ جو حصہ کہ اپنے لئے رکھا اسی کو یہود کے ہاتھوں میں مزارعت پر دیا جیسا کہ روایت حضرت ابن عمر' جابر رضی اللہ عنہما میں مذکور ہوا اور یہ وہی حصہ ہے کہ جس کو مسلمانوں میں اس وقت تقسیم کیا گیا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں یہود کو جلاوطن کیا۔ یہ جو کچھ مذکور ہوا یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کے مؤقف کی تائید کرتا ہے کہ اگر امام چاہے تو ان مفتوحہ زمینوں کو وقف کر دے اور تقسیم نہ کرے۔

نوٹ : فریق ثانی کے مؤقف کو دلائل سے خوب ثابت کیا ہے اور خود امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ مفتوحہ زمینوں کو امام مناسب خیال کرے تو تقسیم کرے یا ویسے رہنے دے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحْتَاجُ اِلَى الْقِتَالِ عَلٰى دَابَّةٍ مِنَ الْمَغْنَمِ

غنیمت کے گھوڑے پر سوار ہو کر لڑنے کا حکم

خلاصۃ المرام: اس مسئلہ میں علماء کے دو فریق ہیں۔

نمبر①: امام قاسم' سالم و اوزاعی رحمہم اللہ شدت جنگ میں اگر ضرورت پیش آ جائے تو مجاہد (گھوڑے' تلوار وغیرہ) مال غنیمت کی اشیاء کو استعمال کر سکتا ہے' پھر استعمال کے فوراً بعد واپس کر دے۔

نمبر②: فریق ثانی کا قول یہ ہے مال غنیمت کی کسی چیز کو بوقت ضرورت لے سکتا ہے پھر فراغت کے بعد واپس کر دے اس قول کو امام حسن' شعبی' زہری اور ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: غنائم میں سے ہتھیار وغیرہ لے کر استعمال کرنا جائز ہے مگر ضرورت ختم ہونے پر فوراً واپس لوٹا دیں تا کہ اس کی قیمت میں کمی نہ ہو۔

۵۱۲۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ ، عَنِ ابْنِ مَرْزُوْقٍ التُّجِيْبِيِّ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَامَ خَيْبَرَ :مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ، فَلَا يَأْخُذُ دَابَّةً مِنَ الْمَغَانِمِ فَيَرْكَبُهَا، حَتّٰى اِذَا أَنْقَصَهَا رَدَّهَا فِي الْمَغَانِمِ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ، فَلَا يَلْبَسُ ثَوْبًا مِنَ الْمَغَانِمِ ، حَتّٰى اِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهَا فِي الْمَغَانِمِ .

۵۱۲۷: حنش بن عبداللہ نے حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سال فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ غنائم میں سے کوئی جانور سواری کے لئے نہ لے کہ اس کو کمزور کر کے پھر اس کو غنائم میں واپس کر دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ غنائم میں سے کوئی کپڑا پہننے کے لئے نہ لے کہ جب وہ پرانا ہو جائے تو غنائم میں واپس کر دے۔

۵۱۲۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا بْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ سُلَيْمٍ التُّجِيْبِيِّ ، عَنْ حَنَشٍ ، عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .فَذَهَبَ قَوْمٌ ، مِنْهُمُ الْأَوْزَاعِيُّ ، اِلٰى أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ السِّلَاحَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ ، فَيُقَاتِلُ بِهٖ فِيْ مَعْمَعَةِ الْقِتَالِ مَا كَانَ اِلٰى ذٰلِكَ مُحْتَاجًا ، وَلَا يَنْتَظِرُ بِرَدِّهِ الْفَرَاغَ مِنَ الْحَرْبِ ، فَتُعَرِّضُهُ لِلْهَلَاكِ وَكَسَادُ الثَّمَنِ ، فِيْ طُوْلِ مُكْثِهٖ، فِيْ دَارِ الْحَرْبِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، مِنهُمْ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

۵۱۲۸: حنش نے رویفع بن ثابتؓ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ایک جماعت جس میں اوزاعی بھی شامل ہیں ان کا موقف یہ ہے کہ مال غنیمت میں ملنے والے ہتھیاروں کے ذریعہ لڑنے میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ اس کو ضرورت رہے مگر واپس لوٹانے کے لئے لڑائی کے ختم کا منتظر نہ رہے کیونکہ دارالحرب میں زیادہ دیر ٹھہرنے کی وجہ سے وہ اسلحہ ضائع ہو جائے گا یا اس کی قیمت میں کمی آجائے گی۔اس کی دلیل مندرجہ بالا روایات ہیں۔دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی جن میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں۔ جیسا کہ اس اثر سے واضح ہو رہا ہے۔

۵۱۲۹ : فِيْمَا حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ ، فَقَالُوْا :لَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ السِّلَاحَ ، إِذَا احْتَاجَ إِلَيْهِ، بِغَيْرِ إِذْنِ الْإِمَامِ ، فَيُقَاتِلُ بِهِ ، حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الْحَرْبِ ، ثُمَّ يَرُدُّهُ فِي الْمَغْنَمِ .قَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ :وَقَدْ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا احْتَجَّ بِهِ الْأَوْزَاعِيُّ ، وَلِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَانٍ وَوُجُوْهٌ وَتَفْسِيْرٌ لَا يَفْهَمُهُ وَلَا يُبْصِرُهُ إِلَّا مَنْ أَعَانَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ .فَهٰذَا الْحَدِيْثُ -عِنْدَنَا -عَلَى مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ، وَهُوَ عَنْهُ غَنِيٌّ ، يَبْقَى بِذٰلِكَ عَلَى دَابَّتِهِ، وَعَلَى ثَوْبِهِ ، أَوْ يَأْخُذُ ذٰلِكَ يُرِيْدُ بِهِ الْخِيَانَةَ .فَأَمَّا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ ، لَيْسَ مَعَهُ دَابَّةٌ ، وَلَيْسَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَضْلٌ يَحْمِلُوْنَهُ إِلَّا دَوَابُّ الْغَنِيْمَةِ ، وَلَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَمْشِيَ ، فَإِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِيْنَ تَرْكُهُ وَلَا بَأْسَ أَنْ يَرْكَبَهَا هٰذَا، شَاءُوْا ، أَوْ كَرِهُوْا ، وَكَذٰلِكَ هٰذِهِ الْحَالُ فِي الثِّيَابِ ، وَكَذٰلِكَ هٰذِهِ الْحَالُ فِي السِّلَاحِ ، وَالْحَالُ أَبْيَنُ وَأَوْضَحُ .أَلَا تَرَى أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَوْ تَكَسَّرَتْ سُيُوْفُهُمْ ، أَوْ ذَهَبَتْ ، وَلَهُمْ غِنًى عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ ، أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذُوْا سُيُوْفًا مِنَ الْغَنِيْمَةِ ، فَيُقَاتِلُوْا بِهَا ، مَا دَامُوْا فِيْ دَارِ الْحَرْبِ .أَرَأَيْتَ ، وَلَوْ لَمْ يَحْتَاجُوْا إِلَيْهَا فِيْ مَعْمَعَةِ الْقِتَالِ ، وَاحْتَاجُوْا إِلَيْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ بِيَوْمَيْنِ أَغَارَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ ، أَيَقُوْمُوْنَ هٰكَذَا فِيْ وُجُوْهِ الْعَدُوِّ بِغَيْرِ سِلَاحٍ ؟ كَيْفَ يَصْنَعُوْنَ ؟ أَيَسْتَأْسِرُوْنَ ؟ هٰذَا الرَّأْيُ فِيْهِ تَوْهِيْنٌ لِمَكِيْدَةِ الْمُسْلِمِيْنَ .وَكَيْفَ يَحِلُّ هٰذَا فِي الْمَعْمَعَةِ ، وَيَحْرُمُ بَعْدَ ذٰلِكَ ؟

۵۱۲۹: سلیمان بن شعیب نے اپنے والد سے انہوں نے ابو یوسف رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ اس آدمی کو غنیمت کا اسلحہ لینے میں کچھ حرج نہیں جبکہ ضرورت پیش آئے امام سے اجازت کی ضرورت نہیں اس اسلحہ سے قتال کرے جب لڑائی سے فارغ ہو تو غنائم میں لوٹا دے امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ ہمیں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے

جس سے امام اوزاعی نے دلیل پیش کی ہے اور حدیث رسول اللہ ﷺ کے کچھ معانی اور وجوہ اور تفسیر ہوتی ہے جن کی سمجھ بوجھ وہی رکھتا ہے جس کی اللہ تعالیٰ اعانت فرمائے۔ ہمارے ہاں اس روایت میں جو کچھ بتلایا گیا اس کا تعلق مالدار سے ہے جو کہ ضرورت کے بغیر جانور یا کپڑا لیتا ہے یا خیانت کے طور پر لیتا ہے مگر جس مسلمان کے پاس دارالحرب میں کوئی جانور نہ ہو اور دوسرے مسلمانوں کے پاس غنیمت کے علاوہ کوئی زائد جانور نہ ہو اور وہ پیدل بھی نہ چل سکتا ہو تو مسلمانوں کے لئے اسے بغیر سواری چھوڑنا جائز نہیں اور اس پر سواری میں کوئی حرج نہیں۔ خواہ دوسرے مسلمان اس کو پسند کریں یا ناپسند کریں۔ کپڑے کا اور ہتھیاروں کا بھی حال ہے اور یہ حکم تو ظاہر تر ہے کیا تم اس بات پر نظر نہیں ڈالتے کہ اگر مسلمانوں کی تلواریں ٹوٹ جائیں یا ان کے پاس تلواریں نہ رہیں اور مسلمانوں کے پاس سے انہیں کچھ نہ مل سکے تو اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ مال غنیمت سے تلواریں لے کر ان کے ساتھ لڑیں جب تک کہ وہ دارالحرب میں ہو۔ ذرا توجہ تو کرو کہ اگر ان کو ان تلواروں کی ضرورت عین گھمسان کی جنگ کے موقعہ پر نہ ہو اور اس کے دو دن بعد ان کو ان کی اس لئے ضرورت ہو کہ دشمن کے شب خون کا خطرہ ہو آپ ہی بتلائیں کہ آیا وہ دشمن کے سامنے یوں بلا اسلحہ کھڑے ہوں گے؟ وہ کیا کریں گے کیا وہ اس رائے کو ترجیح دیں گے جس میں مسلمانوں کی جنگی چال کی تذلیل ہے (یا کچھ اور کریں گے) پھر یہ عین گھمسان میں کیسے حلال ہوا کہ جو بعد میں حرام ہو گیا؟

اثر صحابی سے تائید:

۵۱۳۰ عَنْ أَبِیْ یُوْسُفَ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِی الْمُجَالِدِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ أَوْفٰی ، صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِخَیْبَرَ یَأْتِیْ أَحَدُنَا إِلَی طَعَامٍ مِنَ الْغَنِیْمَةِ ، فَیَأْخُذُ مِنْهُ حَاجَتَهٗ. فَإِذَا كَانَ الطَّعَامُ لَا بَأْسَ بِأَخْذِهٖ وَأَكْلِهٖ وَاسْتِهْلَاكِهٖ لِحَاجَةِ الْمُسْلِمِیْنَ إِلَی ذٰلِكَ ، كَانَ كَذٰلِكَ أَیْضًا ، لَا بَأْسَ بِأَخْذِ الدَّوَابِّ وَالسِّلَاحِ وَالثِّیَابِ وَاسْتِعْمَالِهَا ، لِلْحَاجَةِ إِلَی ذٰلِكَ ، حَتّٰی لَا یَكُوْنَ الَّذِیْ أُرِیْدَ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ أَبِیْ أَوْفٰی هٰذَا ، غَیْرُ مَا أُرِیْدُ بِهٖ مِنْ حَدِیْثِ رُوَیْفِعٍ ، حَتّٰی لَا یَتَضَادَّانِ .وَهُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ ، وَأَبِیْ یُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ ، وَبِهٖ نَأْخُذُ .

۵۱۳۰: محمد بن ابی المجالد نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو کہ صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر میں تھے ہم میں سے ہر ایک غنائم کے کھانے کی طرف آتا اور وہاں سے اپنی ضرورت کے مطابق لے لیتا تھا۔ اس روایت سے کھانے کا استعمال ثابت ہوا تو اگر کھانا ضرورت کے وقت استعمال کرنے اور اس کے کھانے اور اسے حاجت مسلم میں لگانے میں حرج نہیں تو بالکل اسی طرح جانوروں ہتھیاروں اور کپڑوں

کو لے کر ضرورت کے وقت استعمال میں کوئی حرج نہیں اور یہ مفہوم اس لئے مراد لیا گیا ہے تاکہ دونوں روایات عبداللہ بن ابی اوفیٰ اور روایت رویفع رضی اللہ عنہما مفہوم کے لحاظ سے ایک دوسرے کے مخالف نہ ہوں۔ یہی امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور اسی کو ہم اختیار کرتے ہیں۔

بَابُ الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَعِنْدَهٗ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ

جو دارالحرب میں مسلمان ہو اور اس کے پاس چار سے زیادہ بیویاں ہوں

خلاصۃ المرام: اس مسئلہ میں علماء کے فریق اوّل کا قول یہ ہے کہ جو دارالحرب میں مسلمان ہو اور اس کے ہاں چار سے زیادہ عورتیں ہوں تو وہ ان میں سے چار کو منتخب کرے بقیہ سے جدائی اختیار کرے خواہ الگ الگ عقد سے اس کے ہاں آئی ہوں یا ایک عقد سے آئی ہوں۔ ① اس قول کو امام اوزاعی ابن سعد شافعی مالک احمد اور امام محمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ ② فریق ثانی کا قول یہ ہے دس عورتوں سے چار پہلی کو اختیار کرے گا اگر ایک عقد سے سب سے نکاح کیا تو پھر اختیار نہ ہوگا بلکہ اس کے اور ان کے درمیان تفریق کر دی جائے گی اس قول کو امام ثوری شعبی عطاء ابوحنیفہ ابویوسف رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: جس کے پاس مسلمان ہونے کے بعد چار سے زائد عورتیں ہوں تو خواہ ان سے ایک عقد سے نکاح کیا یا الگ الگ عقدوں سے اس کو چناؤ کا اختیار حاصل ہوگا جیسا کہ یہ روایت ثابت کرتی ہے۔

۵۱۳۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الشَّامِيُّ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ ، أَسْلَمَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ خُذْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَسْلَمَ ، وَعِنْدَهُ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ ، قَدْ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَهُوَ مُشْرِكٌ ، أَنَّهُ يَخْتَارُ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا ، فَيُمْسِكُهُنَّ ، وَيُفَارِقُ سَائِرَهُنَّ ، وَسَوَاءٌ عِنْدَهُمْ ، كَانَ تَزْوِيْجُهُ إِيَّاهُنَّ فِيْ عُقْدَةٍ وَاحِدَةٍ ، أَوْ فِيْ عُقَدٍ مُتَفَرِّقَةٍ ، وَمِمَّنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ ، مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ . وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا : إِنْ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِيْ عُقْدَةٍ وَاحِدَةٍ ، فَنِكَاحُهُنَّ كُلُّهُنَّ بَاطِلٌ ، وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُنَّ . وَإِنْ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِيْ عُقَدٍ مُتَفَرِّقَةٍ ، فَنِكَاحُ الْأَرْبَعِ الْأُوَلِ مِنْهُنَّ ثَابِتٌ ، وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَائِرِهِنَّ ، وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْقَوْلِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا . وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ مُنْقَطِعٌ ، لَيْسَ كَمَا رَوَاهُ عَبْدُ الْأَعْلَى وَأَصْحَابُهُ الْبَصْرِيُّوْنَ عَنْ مَعْمَرٍ . إِنَّمَا أَصْلُهُ .

۵۱۳۱: سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور ان کی اس وقت دس بیویاں تھیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا۔ ان میں سے چار کو رکھ لو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ جب آدمی اسلام قبول کر لے اور اس کے پاس چار سے زائد بیویاں ہوں اور اس نے شرک کی حالت میں دارالحرب میں ان سے نکاح کیا ہو تو اسے ان میں سے چار کے چناؤ کا اختیار ہے کہ ان کو اپنے ہاں رکھے اور بقیہ کو جدا کر دے۔ اس میں کوئی فرق نہیں کہ ان سے اکٹھی شادی کی ہو یا الگ الگ عقد کیا ہو۔ یہ امام محمد رحمہ اللہ کا بھی قول ہے۔ اگر ان سب سے ایک عقد سے نکاح کیا ہو تو تمام سے نکاح ٹوٹ جائے گا اور اس کے اور ان کے درمیان تفریق کر دی جائے گی اور اگر الگ الگ عقد سے نکاح ہوا تو پہلی چار سے نکاح درست رہے گا۔ بقیہ سے تفریق کر دی جائے گی اس قول کو امام ابوحنیفہ، ابو یوسف رحمہم اللہ اور دیگر علماء نے اختیار کیا ہے۔ اس روایت کو جس طرح عبدالاعلیٰ اور اس کے شاگردوں نے معمر رحمہ اللہ سے جس طرح بیان کیا یہ اس طرح نہیں بلکہ اس کی اصل یہ ہے۔

تخریج: ترمذی فی النکاح باب ۳۳، ابن ماجه فی النکاح باب ۴۰، مسند احمد ۲، ۱۳/۱۴، ۴۴/۸۳۔

<u>امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں</u>: ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ جب آدمی اسلام قبول کر لے اور اس کے پاس چار سے زائد بیویاں ہوں اور اس نے شرک کی حالت میں دارالحرب میں ان سے نکاح کیا ہو تو اسے ان میں سے چار کے چناؤ کا اختیار ہے کہ ان کو اپنے ہاں رکھے اور بقیہ کو جدا کر دے۔ اس میں کوئی فرق نہیں کہ ان سے اکٹھی شادی کی ہو یا الگ الگ عقد کیا ہو۔ یہ امام محمد رحمہ اللہ کا بھی قول ہے۔

<u>فریق ثانی کا مؤقف</u>: اگر ان سب سے ایک عقد سے نکاح کیا ہو تو تمام سے نکاح ٹوٹ جائے گا اور اس کے اور ان کے درمیان تفریق کر دی جائے گی اور اگر الگ الگ عقد سے نکاح ہوا تو پہلی چار سے نکاح درست رہے گا۔ بقیہ سے تفریق کر دی جائے گی اس قول کو امام ابوحنیفہ، ابو یوسف رحمہم اللہ اور دیگر علماء نے اختیار کیا ہے۔

<u>فریق اوّل کی روایت کا جواب</u>: اس روایت کو جس طرح عبدالاعلیٰ اور اس کے شاگردوں نے معمر رحمہ اللہ سے بیان کیا یہ اس طرح نہیں بلکہ اس کی اصل یہ ہے۔

۵۱۳۲ : مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ أَمْسِكْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا ، وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ .

۵۱۳۲: مالک نے ابن شہاب سے روایت کیا کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقیف کے ایک اسلام لانے والے شخص کو فرمایا جبکہ اس کے پاس چار سے زیادہ بیویاں تھیں۔ ان میں سے چار کو روک لو اور بقیہ کو جدا کر دو۔

تخریج : موطا مالك فی الطلاق ۷٦۔

۵۱۳۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ الْمَكِّيُّ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حَمِيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۵۱۳۳: معمر نے ابن شہاب انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۵۱۳۴ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، كَمَا رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَكَمَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَقَدْ رَوَاهُ أَيْضًا عُقَيْلٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، مَا يَدُلُّ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِیْ أَخَذَهُ الزُّهْرِيُّ مِنْهُ .

۵۱۳۴: معمر نے ابن شہاب سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ یہ اس روایت کی اصل ہے جیسا کہ مالک رحمہ اللہ نے زہری رحمہ اللہ سے اور عبدالرزاق اور ابن عیینہ نے معمر اور انہوں نے زہری سے روایت کی ہے عقیل نے بھی زہری سے روایت کی ہے جس سے اس روایت کا وہ ماخذ معلوم ہوتا ہے جہاں سے زہری نے لی ہے۔ روایت یہ ہے۔

۵۱۳۵ :حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، وَابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَا :ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِی اللَّيْثُ قَالَ :حَدَّثَنِیْ عُقَيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :بَلَغَنِیْ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِیْ سُوَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِغَيْلَانَ بْنِ سَلْمَةَ الثَّقَفِيِّ ، حِيْنَ أَسْلَمَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ خُذْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا ، وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ . فَبَيَّنَ عُقَيْلٌ فِیْ هٰذَا ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، مَخْرَجَ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، وَأَنَّهُ إِنَّمَا أَخَذَهُ عَمَّا بَلَغَهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ الزُّهْرِيُّ عِنْدَهُ فِیْ هٰذَا شَیْءٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، فَيَدَعُ الْحُجَّةَ بِهٖ ، وَيَحْتَجُّ بِمَا بَلَغَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِیْ سُوَيْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَتٰی مَعْمَرٌ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِأَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، فِیْ قِصَّةِ غَيْلَانَ حَدِيْثَانِ ، هٰذَا أَحَدُهُمَا .وَالْآخَرُ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلْمَةَ ، طَلَّقَ نِسَاءَهٗ، وَقَسَمَ مَالَهٗ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ ، فَأَمَرَهٗ أَنْ يَرْتَجِعَ نِسَاءَهٗ وَمَالَهٗ وَقَالَ : لَوْ مِتَّ عَلٰى ذٰلِكَ ، لَرَجَمْتُ قَبْرَكَ، كَمَا رُجِمَ قَبْرُ أَبِیْ رِغَالٍ فِی الْجَاهِلِيَّةِ . فَأَخْطَأَ مَعْمَرٌ فَجَعَلَ إِسْنَادَ هٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِیْ فِيْهِ كَلَامُ عُمَرَ ، لِلْحَدِيْثِ الَّذِی فِيْهِ كَلَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَسَدَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ جِهَةِ الْإِسْنَادِ

ثُمَّ لَوْ ثَبَتَ ، عَلٰى مَا رَوَاهُ عَبْدُ الْأَعْلٰى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، لَمَا كَانَتْ أَيْضًا فِيْهِ حُجَّةٌ عِنْدَنَا ، عَلٰى مَنْ ذَهَبَ إِلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا فِيْ ذٰلِكَ ، لِأَنَّ تَزْوِيْجَ غَيْلَانَ ذٰلِكَ إِنَّمَا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۵۱۳۵: عقیل نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ مجھے عثمان بن محمد بن ابی سوید ؒ سے بات پہنچی ہے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ کو مسلمان ہوتے وقت فرمایا ان میں سے چار رکھ لو اور بقیہ سے جدائی اختیار کر لو اس لئے کہ ان کی دس بیویاں تھیں۔ اس روایت میں عقیل نے زہری سے اس روایت کا مخرج بتلایا کہ اس سے عثمان بن محمد بن ابی سوید عن النبی ﷺ نے یہ روایت اخذ کی ہے۔ پس یہ بات ناممکن ہے کہ زہری کے پاس اس سلسلے میں سالم عن ابیہ سے کوئی چیز موجود ہو اور وہ اس کو چھوڑ کر عثمان بن محمد بن ابی سوید عن النبی ﷺ سے پہنچی ہوئی روایت بیان کریں۔ لیکن اس روایت میں معمر آئے ہیں کیونکہ ان کے پاس حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کے واقعہ کے سلسلہ میں دو روایات تھیں۔ ان میں سے ایک یہ روایت بالا اور دوسری جو حضرت سالم عن ابیہ سے مروی ہے کہ حضرت غیلان رضی اللہ عنہ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی اور اپنا مال تقسیم کر دیا۔ یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے حکم دیا کہ بیویوں سے رجوع کر و اور مال کو واپس لو اگر تم اسی حالت میں مر گئے تو میں تمہاری قبر کو اسی طرح سنگسار کروں گا جس طرح زمانہ جاہلیت میں لوگ ابو رغال کی قبر کو سنگسار کرتے تھے۔ اس روایت میں معمر رحمہ اللہ سے خطاء ہوئی اور انہوں نے اس روایت کی سند کو جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کلام تھا اس روایت کی سند کے ساتھ ملا دیا جس میں جناب رسول اللہ ﷺ کا کلام تھا تو سند کے لحاظ سے یہ روایت فاسد ہو گئی۔ (پس استدلال درست نہ رہا) اگر بالفرض یہ روایت پایہ ثبوت کو پہنچ جائے جس طرح کہ عبدالاعلیٰ نے بواسطہ معمر زہری سے روایت کی ہے پھر بھی اس میں ہمارے ہاں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ کے موقف کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کا نکاح دور جاہلیت میں ہوا تھا جیسا کہ اس روایت میں حضرت سعید بن ابی عروبہ نے معمر سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا ہے۔ روایت یہ ہے۔

حاصل روایات: اس روایت میں عقیل نے زہری سے اس روایت کا مخرج بتلایا کہ اس سے عثمان بن محمد بن ابی سوید عن النبی ﷺ سے یہ روایت اخذ کی ہے۔ پس یہ بات ناممکن ہے کہ زہری کے پاس اس سلسلے میں سالم عن ابیہ سے کوئی چیز موجود ہو اور وہ اس کو چھوڑ کر عثمان بن محمد بن ابی سوید عن النبی ﷺ سے پہنچی ہوئی روایت بیان کریں۔

سند کے اعتبار سے فساد:

لیکن اس روایت میں معمر آئے ہیں کیونکہ ان کے پاس حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کے واقعہ کے سلسلہ میں دو روایات تھیں۔ ان

میں سے ایک یہ روایت بالا اور دوسری جو حضرت سالم عن ابیہ سے مروی ہے کہ حضرت غیلان رضی اللہ عنہ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے اور اپنا مال تقسیم کر دیا۔ یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے حکم دیا کہ بیویوں سے رجوع کرو اور مال کو واپس لو اگر تم اسی حالت میں مر گئے تو میں تمہاری قبر کو اسی طرح سنگسار کروں گا جس طرح زمانہ جاہلیت میں لوگ ابورغال کی قبر کو سنگسار کرتے تھے۔ اس روایت میں معمر رحمہ اللہ سے خطاء ہوئی اور انہوں نے اس روایت کی سند کو جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کلام تھا اس روایت کی سند کے ساتھ ملا دیا جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام تھا تو سند کے لحاظ سے یہ روایت فاسد ہو گئی۔ (پس استدلال درست نہ رہا)

دوسرا جواب:

اگر بالفرض یہ روایت پایہ ثبوت کو پہنچ جائے جس طرح کہ عبدالاعلیٰ نے بواسطہ معمر زہری سے روایت کی ہے پھر بھی اس میں ہمارے ہاں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ کے مؤقف کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کا نکاح دور جاہلیت میں ہوا تھا جیسا کہ اس روایت میں حضرت سعید بن ابی عروبہ نے معمر سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا ہے۔ روایت یہ ہے۔

٥١٣٦ : حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ قَالَ : أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِ حَدِيْثِ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ ، وَزَادَ إِنَّهُ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ . فَكَانَ تَزْوِيْجُ غَيْلَانَ لِلنِّسْوَةِ اللَّاتِيْ كُنَّ عِنْدَهُ حِينَ أَسْلَمَ ، فِيْ وَقْتٍ كَانَ تَزَوُّجُ ذٰلِكَ الْعَدَدِ جَائِزًا ، وَالنِّكَاحُ عَلَيْهِ ثَابِتٌ . وَلَمْ يَكُنْ لِلْوَاحِدَةِ حِيْنَئِذٍ ، مِنْ ثُبُوْتِ النِّكَاحِ إِلَّا مَا لِلْعَاشِرَةِ مِثْلُهُ ، ثُمَّ أَحْدَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حُكْمًا آخَرَ ، وَهُوَ تَحْرِيْمُ مَا فَوْقَ الْأَرْبَعِ ، فَكَانَ ذٰلِكَ حُكْمًا طَارِئًا ، طَرَأَتْ بِهِ حُرْمَةٌ حَادِثَةٌ عَلَى نِكَاحِ غَيْلَانَ ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ ، أَنْ يُمْسِكَ مِنَ النِّسَاءِ الْعَدَدَ الَّذِىْ أَبَاحَهُ اللّٰهُ ، وَيُفَارِقُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ ، وَجَعَلَ كَرَجُلٍ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ ، فَطَلَّقَ إِحْدَاهُنَّ ، فَحُكْمُهُ أَنْ يَخْتَارَ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَيَجْعَلُ ذٰلِكَ الطَّلَاقَ عَلَيْهَا ، وَيُمْسِكُ الْأُخْرٰى . وَكَذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ يَقُوْلَانِ فِيْ هٰذَا . فَأَمَّا مَنْ تَزَوَّجَ عَشْرَ نِسْوَةٍ ، بَعْدَ تَحْرِيْمِ اللّٰهِ مَا جَاوَزَ الْأَرْبَعَ فِيْ عُقْدَةٍ وَاحِدَةٍ ، فَإِنَّهُ إِنَّمَا عَقَدَ النِّكَاحَ عَلَيْهِنَّ عَقْدًا فَاسِدًا ، فَلَا يَثْبُتُ بِذٰلِكَ لَهُ نِكَاحٌ . أَلَا تَرَى أَنَّهُ لَوْ تَزَوَّجَ ذَاتَ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ ، وَهُوَ مُشْرِكٌ ، ثُمَّ أَسْلَمَ ، أَنَّهَا لَا تُقَرُّ تَحْتَهُ ، وَإِنْ كَانَ عَقْدُهُ لِذٰلِكَ كَانَ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَهُوَ مُشْرِكٌ

.فَلَمَّا كَانَ هٰذَا يُرَدُّ حُكْمُهُ فِيهِ إِلَى حُكْمِ نِكَاحَاتِ الْمُسْلِمِينَ فِيمَا يَعْقِدُونَ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ ، كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا حُكْمُهُ فِي الْعَشْرِ نِسْوَةً اللَّاتِي تَزَوَّجَهُنَّ وَهُوَ مُشْرِكٌ فِي دَارِ الْحَرْبِ ، يُرَدُّ حُكْمُهُ فِي ذٰلِكَ إِلَى حُكْمِ الْمُسْلِمِينَ فِي نِكَاحَاتِهِمْ .فَإِنْ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِي عُقْدَةٍ وَاحِدَةٍ ، فَنِكَاحُهُنَّ بَاطِلٌ ، وَإِنْ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِي عُقَدٍ مُتَفَرِّقَةٍ ، جَازَ نِكَاحُ الْأَرْبَعِ الْأُوَلِ مِنْهُنَّ ، وَبَطَلَ نِكَاحُ سَائِرِهِنَّ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ تَرَكَ أَبُو حَنِيفَةَ ، وَأَبُو يُوسُفَ قَوْلَهُمَا ، فِي شَيْءٍ قَالَاهُ فِي هٰذَا الْمَعْنَى .وَذٰلِكَ أَنَّهُمَا قَالَا فِي رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ سُبِيَ وَلَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ ، وَسُبِينَ مَعَهُ :إِنَّ نِكَاحَهُنَّ كُلِّهِنَّ قَدْ فَسَدَ وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُنَّ .قَالَ :فَقَدْ كَانَ يَنْبَغِي -عَلَى مَا حَمَلَا عَلَيْهِ حَدِيثَ غَيْلَانَ -أَنْ يَجْعَلَا لَهُ أَنْ يَخْتَارَ مِنْهُنَّ اثْنَتَيْنِ فَيُمْسِكُهُمَا ، وَيُفَارِقُ الِاثْنَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ ، لِأَنَّ نِكَاحَ الْأَرْبَعِ قَدْ كَانَ كُلُّهُ ثَابِتًا صَحِيحًا ، وَإِنَّمَا طَرَأَ الرِّقُّ عَلَيْهِ، فَحَرَّمَ عَلَيْهِ مَا فَوْقَ الِاثْنَتَيْنِ كَمَا أَنَّهُ لَمَّا طَرَأَ حُكْمُ اللّٰهِ فِي تَحْرِيمِ مَا فَوْقَ الْأَرْبَعِ ، أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْلَانَ بِاخْتِيَارِ أَرْبَعٍ مِنْ نِسَائِهِ، وَفَارَقَ سَائِرَهُنَّ . قِيلَ لَهُ :مَا خَرَجَ أَبُو حَنِيفَةَ ، وَأَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ بِمَا ذَكَرْتُ ، عَنْ أَصْلِهِمَا ، وَلٰكِنَّهُمَا ذَهَبَا إِلَى مَا قَدْ خَفِيَ عَلَيْكَ .وَذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا كَانَ تَزَوَّجَ الْأَرْبَعَ فِي وَقْتٍ مَا تَزَوَّجَهُنَّ بَعْدَمَا حُرِّمَ عَلَى الْعَبْدِ تَزَوُّجُ مَا فَوْقَ الِاثْنَتَيْنِ .فَإِذَا تَزَوَّجَ ، وَهُوَ حَرْبِيٌّ فِي دَارِ الْحَرْبِ ، مَا فَوْقَ الثِّنْتَيْنِ ، ثُمَّ سُبِيَ وَسُبِينَ مَعَهُ، رُدَّ حُكْمُهُ فِي ذٰلِكَ إِلَى حُكْمِ تَحْرِيمٍ ، قَدْ كَانَ قَبْلَ نِكَاحِهِ، فَصَارَ كَأَنَّهُ تَزَوَّجَهُنَّ فِي عُقَدٍ بَعْدَمَا صَارَ رَقِيقًا ، وَهُوَ فِي ذٰلِكَ ، كَرَجُلٍ تَزَوَّجَ صَبِيَّتَيْنِ صَغِيرَتَيْنِ ، فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَأَرْضَعَتْهُمَا مَعًا ، فَإِنَّهُمَا تَبِينَانِ مِنْهُ جَمِيعًا ، وَلَا يُؤْمَرُ بِأَنْ يَخْتَارَ إِحْدَاهُمَا فَيُمْسِكُهَا ، وَيُفَارِقُ الْأُخْرَى ، لِأَنَّ حُرْمَةَ الرَّضَاعِ طَرَأَتْ عَلَيْهِ بَعْدَ نِكَاحِهِ إِيَّاهُمَا .وَكَذٰلِكَ الرِّقُّ الطَّارِئُ عَلَى النِّكَاحِ ، الَّذِي وَصَفْنَا ، حُكْمُهُ حُكْمُ هٰذَا الرَّضَاعِ الَّذِي ذَكَرْنَا .وَهُمَا جَمِيعًا مُفَارِقَانِ ، لِمَا كَانَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ ، لِأَنَّ غَيْلَانَ لَمْ يَكُنْ حُرْمَةُ اللّٰهِ لِمَا فَوْقَ الْأَرْبَعِ ، تَقَدَّمَتْ نِكَاحَهُ فَيُرَدُّ حُكْمُ نِكَاحِهِ إِلَيْهَا ، وَإِنَّمَا طَرَأَتِ الْحُرْمَةُ عَلَى نِكَاحِهِ بَعْدَ ثُبُوتِهِ كُلِّهِ، فَرُدَّتْ حُرْمَةُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ إِلَى حُكْمِ حَادِثٍ بَعْدَ النِّكَاحِ ، فَوَجَبَ لَهُ بِذٰلِكَ الْخِيَارُ ، كَمَا يَجِبُ لَهُ فِي الطَّلَاقِ الَّذِي ذَكَرْنَا .فَإِنِ احْتَجُّوا أَيْضًا فِي ذٰلِكَ ،

٥١٣٦: سعید بن ابی عروبہ نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ عن ابیہ انہوں نے جناب

نبی اکرم ﷺ سے احمد بن داؤد نے روایت کی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے۔ کہ اس نے ان عورتوں سے شادی زمانہ جاہلیت میں کی تھی۔ تو غیلان رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے وقت ان کی جو بیویاں موجود تھیں ان سے انہوں نے اس وقت نکاح کیا تھا جب اتنی تعداد میں بیویاں رکھنا جائز تھا اور ان سے نکاح ثابت تھا اور ایک سے ثبوت نکاح اور دسویں عورت سے ثبوت نکاح دونوں برابر تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دوسرا حکم ظاہر فرمایا اور وہ چار بیویوں سے بیک وقت نکاح سے زائد نکاح کی حرمت تھی پس یہ جدید حکم حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کے نکاح پر طاری ہوا تو جناب نبی اکرم ﷺ نے اسی وجہ سے ان کو حکم فرمایا کہ اپنی بیویوں میں سے اتنی تعداد (چار) کو رکھ لیں جس کو اللہ تعالیٰ نے جائز قرار دیا اور باقی کو جدا کر دیں ان کو اس آدمی کی طرح قرار دیا گیا جس کی چار بیویاں ہوں پھر وہ ان میں سے ایک کو طلاق دے تو اس کا حکم یہ ہے کہ ان میں سے کسی کو طلاق کے لئے اختیار کر کے اسے طلاق دے اور دوسری (چار) کو رکھ لے۔ س سلسلہ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ یہی فرماتے ہیں۔ وہاں وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عقد میں چار عورتوں سے زیادہ عورتوں کے ساتھ نکاح کی حرمت کے بعد دس عورتوں سے نکاح کیا تو اس کا نکاح ان سے فاسد عقد ہوگا فلہٰذا اس سے ان کا نکاح ثابت نہ ہوگا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کسی نے دارالحرب میں اپنی ذی رحم محرم سے نکاح کیا جبکہ وہ شرک کی حالت میں تھا پھر اس نے اسلام قبول کیا تو وہ عورت اس کے نکاح میں برقرار نہ رہ سکے گی۔ اگرچہ اس کا عقد شرک کی حالت میں دارالحرب میں ہوا تھا۔ پس جب اس کا حکم مسلمان منکوحہ عورتوں سے نکاح کی طرف لوٹایا جاتا ہے جیسا کہ وہ دارالاسلام میں کرتے ہیں تو بالکل دس عورتوں سے نکاح کو بھی جو کہ شرک کی حالت میں دارالحرب میں واقع ہوا اس کو بھی مسلمانوں کے نکاحوں کی طرف لوٹایا جائے گا اور اگر اس نے ایک عقد میں نکاح کیا ان سے اس کا نکاح باطل ہوگا اور اگر متفرق عقدوں میں کیا تو پہلی چار سے نکاح تو جائز ہوگا اور بقیہ کا نکاح باطل ہوگا۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ نے اپنا قول چھوڑ دیا اور وہ اس طرح کہ جو شخص حربی ہو اور وہ قید ہو کر آئے اس کی چار بیویاں ہوں جو اس کے ساتھ قید ہوئیں ان سب کا نکاح فاسد ہو جائے گا اب اس کے اور زوجات کے درمیان تفریق کر دی جائے گی۔ حالانکہ حدیث غیلان رضی اللہ عنہ کو جس بات پر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ نے محمول کیا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کو دو عورتوں کے چننے کا اختیار ہو کہ وہ ان کو روک لے اور باقی دو کو چھوڑ دے کیونکہ چاروں کا نکاح صحیح ثابت تھا۔ اب اس پر غلامی طاری ہوئی جس سے دو عورتوں سے زائد حرام ہو گئیں۔ جس طرح کہ جب چار سے زائد عورتوں کی حرمت کا حکم لگا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کو اپنی ازواج میں سے چار کو چن لینے اور باقی کو چھوڑنے کا حکم صادر فرمایا۔ جو کچھ تم نے ذکر کیا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ نے اس وجہ سے ضابطہ کو ترک نہیں کیا بلکہ انہوں نے ایسی بات اختیار کی ہے جو آپ پر مخفی ہے اور وہ یہ ہے کہ جس وقت اس نے چار عورتوں سے نکاح کیا اس وقت غلام پر دو عورتوں سے زائد کے ساتھ نکاح کرنا حرام

ہو چکا تھا۔ پس جب اس نے دارالحرب میں حربی ہونے کی حیثیت سے دو سے زیادہ عورتوں سے نکاح کیا۔ پھر وہ قید ہو گیا اور اس کے ساتھ وہ عورتیں بھی قیدی بن گئیں تو اس کا حکم اس تحریم کی طرف لوٹ گیا جو اس کے نکاح سے پہلے موجود تھی۔ گویا اس نے غلام بننے کے بعد ان سے ایک عقد میں نکاح کیا اس سلسلے میں وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے دو چھوٹی بچیوں سے نکاح کیا۔ پھر کسی عورت نے آ کر ان دونوں کو دودھ پلا دیا تو وہ دونوں اس سے جدا ہو جائیں گی اسے اس بات کا حکم نہ دیا جائے گا کہ ان میں سے ایک کو اختیار کر کے روک لے اور دوسری کو جدا کر دے کیونکہ دودھ کی وجہ سے حرمت ان دونوں کے ساتھ نکاح کرنے کے بعد طاری ہوئی ہے۔ بالکل اسی طرح جو غلامی اس نکاح کے بعد طاری ہوئی ہو جس کا ہم نے تذکرہ کیا ہے تو اس کا حکم اس رضاعت کی طرح ہوگا جس کا ہم نے ابھی تذکرہ کیا ہے اور یہ دونوں صورتیں اس صورت سے قطعاً مختلف ہیں جو جناب رسول اللہ ﷺ سے حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں وارد ہے کیونکہ حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کے نکاح سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے چار عورتوں سے زائد کے ساتھ نکاح کا حرام ہونا وارد نہ ہوا تھا کہ جس کی بناء پر ان کے نکاح کا حکم اس کی طرف لوٹایا جاتا بلکہ نکاح کی حرمت اس وقت طاری ہوئی جب نکاح مکمل طور پر ثابت ہو چکا تھا فلہٰذا اب جو کچھ ان پر حرام ہوگا اس کی نسبت نکاح کے بعد پیدا ہونے والے حکم کی طرف ہوگی۔ فلہٰذا اس سے ان کے لئے اختیار کا پایا جانا ضروری ہو گیا جیسا کہ اس طلاق میں اختیار واجب ہے جس کو کہ ہم نے بیان کیا۔ اگر وہ اس روایت سے استدلال کریں جس کو حمیضہ بنت شمردل نے حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ روایت یہ ہے۔

تشریح ہاں وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عقد میں چار عورتوں سے زیادہ عورتوں کے ساتھ نکاح کی حرمت کے بعد دس عورتوں سے نکاح کیا تو اس کا نکاح ان سے فاسد عقد ہوگا فلہٰذا اس سے ان کا نکاح ثابت نہ ہوگا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کسی نے دارالحرب میں اپنی ذی رحم محرم سے نکاح کیا جبکہ وہ شرک کی حالت میں تھا پھر اس نے اسلام قبول کیا تو وہ عورت اس کے نکاح میں برقرار نہ رہ سکے گی۔ اگرچہ اس کا عقد شرک کی حالت میں دارالحرب میں ہوا تھا۔

پس جب اس کا حکم مسلمان منکوحہ عورتوں سے نکاح کی طرف لوٹایا جاتا ہے جیسا کہ وہ دارالاسلام میں کرتے ہیں تو بالکل دس عورتوں سے نکاح کو بھی جو کہ شرک کی حالت میں دارالحرب میں واقع ہوا اس کو بھی مسلمانوں کے نکاحوں کی طرف لوٹایا جائے گا اور الٰہی کا حکم ہوگا اور اگر اس نے ایک عقد میں نکاح کیا ان سے اس کا نکاح باطل ہوگا اور اگر متفرق عقدوں میں کیا تو پہلی چار سے نکاح تو جائز ہوگا اور بقیہ کا نکاح باطل ہوگا۔

سوال: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ نے اپنا قول چھوڑ دیا اور وہ اس طرح کہ جو شخص حربی ہو اور وہ قید ہو کر آئے اس کی چار بیویاں ہوں جو اس کے ساتھ قید ہوئیں ان سب کا نکاح فاسد ہو جائے گا اب اس کے اور زوجات کے درمیان تفریق کر دی جائے گی۔ حالانکہ حدیث غیلان رضی اللہ عنہ کو جس بات پر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ نے محمول کیا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کو دو عورتوں کے چننے کا اختیار ہو کہ وہ ان کو روک لے اور باقی دو کو چھوڑ دے کیونکہ چاروں کا نکاح صحیح

ثابت تھا۔اب اس پر غلامی طاری ہوئی جس سے دوعورتوں سے زائد حرام ہوگئیں۔جس طرح کہ جب چار سے زائد عورتوں کی حرمت کا حکم لگا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کو اپنی ازواج میں سے چار کو چن لینے اور باقی کو چھوڑنے کا حکم صادر فرمایا۔

جواب: جو کچھ تم نے ذکر کیا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ نے اس وجہ سے ضابطہ کو ترک نہیں کیا بلکہ انہوں نے ایسی بات اختیار کی ہے جو آپ پر مخفی ہے اور وہ یہ ہے کہ جس وقت اس نے چار عورتوں سے نکاح کیا اس وقت غلام پر دوعورتوں سے زائد کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہو چکا تھا۔پس جب اس نے دارالحرب میں حربی ہونے کی حیثیت سے دو سے زیادہ عورتوں سے نکاح کیا۔پھر وہ قید ہوگیا اور اس کے ساتھ وہ عورتیں بھی قیدی بن گئیں تو اس کا حکم اس تحریم کی طرف لوٹ گیا جو اس کے نکاح سے پہلے موجود تھی۔گویا اس نے غلام بننے کے بعد ان سے ایک عقد میں نکاح کیا اس سلسلے میں وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے دو چھوٹی بچیوں سے نکاح کیا۔پھر کسی عورت نے آ کر ان دونوں کو دودھ پلا دیا تو وہ دونوں اس سے جدا ہو جائیں گی اسے اس بات کا حکم نہ دیا جائے گا کہ ان میں سے ایک کو اختیار کر کے روک لے اور دوسری کو جدا کر دے کیونکہ دودھ کی وجہ سے حرمت ان دونوں کے ساتھ نکاح کرنے کے بعد طاری ہوئی ہے۔بالکل اسی طرح جو غلامی اس نکاح کے بعد طاری ہوئی ہو جس کا ہم نے تذکرہ کیا ہے تو اس کا حکم اس رضاعت کی طرح ہوگا جس کا ہم نے ابھی تذکرہ کیا ہے اور یہ دونوں صورتیں اس صورت سے قطعاً مختلف ہیں جو جناب رسول اللہ ﷺ سے حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں وارد ہے کیونکہ حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کے نکاح سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے چار عورتوں سے زائد کے ساتھ نکاح کا حرام ہونا وارد نہ ہوا تھا کہ جس کی بناء پر ان کے نکاح کا حکم اس کی طرف لوٹایا جاتا بلکہ نکاح کی حرمت اس وقت طاری ہوئی جب نکاح مکمل طور پر ثابت ہو چکا تھا جا لہٰذا اب جو کچھ ان پر حرام ہوگا اس کی نسبت نکاح کے بعد پیدا ہونے والے حکم کی طرف ہوگی۔ فلہٰذا اس سے ان کے لئے اختیار کا پایا جانا ضروری ہوگیا جیسا کہ اس طلاق میں اختیار واجب ہے جس کو کہ ہم نے بیان کیا۔

ایک اور روایت سے استدلال:

اگر وہ اس روایت سے استدلال کریں جس کو حمیضہ بنت شمردل نے حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ روایت یہ ہے۔

۵۱۳۷ :بِمَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلَى ، عَنْ حُمَيْضَةَ بِنْتِ الشَّمَرْدَلِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : أَسْلَمْتُ وَعِنْدِيْ ثَمَانِيْ نِسْوَةٍ ، فَأَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَخْتَارَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا .

۵۱۳۷: حمیضہ بنت شمردل نے حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب میں اسلام لایا تو میری آٹھ بیویاں تھیں جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ان میں سے چار کو اختیار کرلوں۔

تخریج : ابو داؤد فی الطلاق باب۲۵۔

۵۱۳۸ : حَدَّثَنَا صَالِحٌ ، قَالَ :ثنا سَعِيْدٌ ، قَالَ :ثنا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيْرَةُ ، عَنْ بَعْضِ وَلَدِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَحْوَهُ.قِيْلَ لَهُ :قَدْ يَحْتَمِلُ ذٰلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ حَدِيْثِ غَيْلَانَ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ لَهُ اخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا أَيْ اخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا ، فَتَزَوَّجْهُنَّ . وَلَا دَلَالَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى وَاحِدٍ مِنْ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ .وَإِنْ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا ،

۵۱۳۸: مغیرہ نے حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ کے کسی بیٹے سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔اس روایت میں بھی اس بات کا احتمال ہے جس کو ہم نے حضر غیلان رضی اللہ عنہ والی روایت کے ضمن میں بیان کر چکے اور یہ بھی احتمال ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی کہ ان میں سے چار کو چن لو۔کا مطلب یہ ہو کہ ان میں سے چار کو ناپسند کر کے ان سے نکاح کر لو اور اس روایت میں تو ان دونوں میں سے کسی معنی کی دلالت نہیں پائی جاتی۔(پس اسے اعتراض کے لئے پیش نہیں کیا جا سکتا) اگر وہ ضحاک بن فیروز دیلمی کی روایت سے استدلال کریں جو انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔روایت یہ ہے۔

حل: نمبر ①: اس روایت میں بھی اس بات کا احتمال ہے جس کو ہم نے حضرت غیلان رضی اللہ عنہ والی روایت کے ضمن میں بیان کر چکے۔

نمبر ②: اور یہ بھی احتمال ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی کہ ان میں سے چار کو چن لو۔کا مطلب یہ ہو کہ ان میں سے چار کو پسند کر کے ان سے نکاح کر لو اور اس روایت میں تو ان دونوں میں سے کسی معنی کی دلالت نہیں پائی جاتی۔(پس اسے اعتراض کے لئے پیش نہیں کیا جا سکتا)

ایک دوسری روایت سے استدلال:

اگر وہ ضحاک بن فیروز دیلمی کی روایت سے استدلال کریں جو انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔روایت یہ ہے۔

۵۱۳۹ :بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ ، قَالَ :ثنا أَبُو الْأَسْوَدِ ، وَحَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ ، قَالَا :ثنا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ أَبِيْ وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ ، عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوْزَ الدَّيْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : أَسْلَمْتُ وَعِنْدِيْ أُخْتَانِ ، فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ طَلِّقْ إِحْدَاهُمَا .

۵۱۳۹: ضحاک بن فیروز دیلمی نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں اسلام لایا تو اس وقت میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان میں سے ایک کو طلاق دے دو۔

تخریج : ابو داؤد فی الطلاق باب ۲۵' ابن ماجه فی النکاح باب ۳۹' مسند احمد ۲۳۲/٤۔

۵۱۴۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : أَسْلَمْتُ وَعِنْدِي أُخْتَانِ ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ طَلِّقْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ . قِيلَ لَهُمْ : هٰذَا يُوجِبُ الِاخْتِيَارَ ، كَمَا ذَكَرْتُمْ ، وَهُوَ أَوْضَحُ مِنْ حَدِيثِ حَارِثِ بْنِ قَيْسٍ . وَلٰكِنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَيَّرَهُ، لِأَنَّ نِكَاحَهُ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، قَبْلَ تَحْرِيمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا فَوْقَ الْأَرْبَعِ . فَيَكُونُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ ، مِثْلُ مَعْنٰى حَدِيثِ غَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ . فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا بَيَّنَّا فِي هٰذَا الْبَابِ ، مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ ، وَأَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ، وَفَسَدَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ . وَقَدْ ذَهَبَ إِلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ ، وَأَبُو يُوسُفَ ، بَعْضُ الْمُتَقَدِّمِينَ .

۵۱۴۰: ضحاک بن فیروز دیلمی نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جب میں اسلام لایا تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں میں نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ان میں سے جس کو چاہو طلاق دو۔ تو اسے جواباً عرض ہے کہ یہ روایت تو اختیار کو واجب کرتی ہے جیسا کہ تم نے کہا اور یہ روایت حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ کی روایت سے واضح تر ہے۔ لیکن یہ ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اختیار اس وجہ سے دیا ہو کہ ان کا نکاح زمانہ جاہلیت کے زمانہ میں ہوا جبکہ چار سے زائد عورتوں سے نکاح حرام نہ تھا۔ پس اس روایت کا مفہوم حضرت غیلان رضی اللہ عنہ والی روایت کے مطابق ہوگا۔ ہم نے جو کچھ بیان کیا اس سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ کا مؤقف ثابت ہو گیا اور امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کا مؤقف فاسد ہوا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مؤقف کو بعض متقدمین نے بھی اختیار کیا جیسا کہ اس اثر سے واضح ہوتا ہے۔

تخریج : ابو داؤد باب الطلاق باب ۲۵۔

جواب: جواباً عرض ہے کہ یہ روایت تو اختیار کو واجب کرتی ہے جیسا کہ تم نے کہا اور یہ روایت حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ کی روایت سے واضح تر ہے۔ لیکن یہ ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اختیار اس وجہ سے دیا ہو کہ ان کا نکاح زمانہ جاہلیت کے زمانہ میں ہوا جبکہ چار سے زائد عورتوں سے نکاح حرام نہ تھا۔ پس اس روایت کا مفہوم حضرت غیلان رضی اللہ عنہ والی روایت کے مطابق ہوگا۔

ہم نے جو کچھ بیان کیا اس سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ کا مؤقف ثابت ہو گیا اور امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کا مؤقف فاسد ہوا۔

تابعین سے مؤقف کی تائید:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مؤقف کو بعض متقدمین نے بھی اختیار کیا جیسا کہ اس اثر سے واضح ہوتا ہے۔

۵۱۴۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ، قَالَ :ثَنَا غُنْدَرٌ ، أَوْ عَبْدُ الْأَعْلٰى، عَنْ سَعِيْدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :يَأْخُذُ الْأُوْلٰى وَالثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ وَالرَّابِعَةَ .

۵۱۴۱: سعید نے قتادہ رضی اللہ عنہ کے متعلق نقل کیا کہ وہ فرماتے تھے کہ وہ چار سے زائد بیویوں والا پہلی دوسری' تیسری و چوتھی بیوی کو چن لے۔

بَابُ الْحَرْبِيَّةِ تُسْلِمُ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ فَتَخْرُجُ اِلٰى دَارِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ يَخْرُجُ زَوْجُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ مُسْلِمًا

جو عورت دار الحرب میں مسلمان ہو کر دار الاسلام میں داخل ہو پھر اسکا خاوند مسلمان ہو کر آئے

خلاصۃ الرام: اس مسئلہ میں علماء کے دو اقوال ہیں:

نمبر ①: اگر کوئی عورت دار الحرب میں مسلمان ہوگئی پھر اس کا خاوند بھی مسلمان ہو کر عدت میں آ گیا تو وہ اس کی بیوی ہے ورنہ اس کا اس خاوند سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کو امام زہری ائمہ ثلاثہ اور ابن سعد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: علماء کی دوسری جماعت کہتی ہے کہ دار الحرب میں اسلام کے بعد اس کا اور خاوند کا سلسلہ دونوں صورتوں میں منقطع ہو جاتا ہے۔ خاوند کو اسے پا لینے کی کوئی صورت نہیں اس قول کو امام سفیان ثوری اور ائمہ احناف رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

۵۱۴۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْنَتَهٗ زَيْنَبَ ، عَلٰى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ ، عَلَى النِّكَاحِ الْأَوَّلِ ، بَعْدَ ثَلَاثِ سِنِيْنَ .

۵۱۴۲: عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب کو تین سال بعد حضرت ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ (کے اسلام لانے پر ان) کی زوجیت میں لوٹا دیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطلاق باب ٢٤' ابن ماجه فی النکاح باب ٦٠' مسند احمد ١' ٢١٧/٢٥١۔

۵۱۴۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِیُّ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ أَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : رَدَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عِكْرَمَةَ بْنِ أَبِیْ جَهْلٍ ، أُمَّ حَكِیْمٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ بَعْدَ أَشْهُرٍ ، أَوْ قَرِیْبٍ مِنْ سَنَةٍ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی أَنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا أَسْلَمَتْ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ ، وَجَاءَ تْنَا مُسْلِمَةً ، ثُمَّ جَاءَ زَوْجُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَدْرَكَهَا وَهِیَ فِی الْعِدَّةِ ، فَهِیَ امْرَأَتُهٗ عَلٰی حَالِهَا ، وَاِنْ لَمْ یُدْرِكْهَا حَتّٰی تَخْرُجَ مِنَ الْعِدَّةِ ، فَلَا سَبِیْلَ لَهٗ عَلَیْهَا ، وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ . وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا : لَا سَبِیْلَ لَهٗ عَلَیْهَا فِی الْوَجْهَیْنِ جَمِیْعًا ، وَخُرُوْجُهَا عِنْدَهُمْ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ ، بِقَطْعِ الْعِصْمَةِ الَّتِیْ كَانَتْ بَیْنَهَا وَبَیْنَ زَوْجِهَا ، وَیُبِیْنُهَا مِنْهُ فِیْ ذٰلِكَ ،

۵۱۴۳: زہری نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عکرمہ بن ابی جہل (کے اسلام لانے پر) ام حکیم بنت الحارث بن ہشام کو کئی ماہ بعد یا سال کے قریب عرصہ کے بعد ان کی زوجیت میں واپس کر دیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کی یہ رائے ہے کہ جب کوئی عورت دارالحرب سے مسلمان ہو کر دارالاسلام میں آ جائے اس کے بعد اس کا خاوند اگر حالت عدت میں آ جائے تو وہ بدستور اس کی بیوی ہوگی اور اگر اس کی عدت ختم ہوگئی اور وہ بعد میں آیا تو اب اس کا اس عورت سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔ دوسروں نے کہا خاوند اگر بعد میں آئے خواہ عورت ایام عدت میں ہو یا نہ ہو بہر صورت وہ اس کی زوجیت میں نہ رہے گی۔ کیونکہ عورت کے مسلمان ہو کر دارالحرب سے نکل جانے سے ہی وہ عصمت ختم ہو جائے گی جو اس کے اور اس کے خاوند کے درمیان تھی اور وہ عورت اس سے جدا ہو جائے گی انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا۔

تخریج : مالك فی النكاح ٤٦، بنحوه۔

<u>امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:</u> علماء کی ایک جماعت کی یہ رائے ہے کہ جب کوئی عورت دارالحرب سے مسلمان ہو کر دارالاسلام میں آ جائے اس کے بعد اس کا خاوند اگر حالت عدت میں آ جائے تو وہ بدستور اس کی بیوی ہوگی اور اگر اس کی عدت ختم ہوگئی اور وہ بعد میں آیا تو اب اس کا اس عورت سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔

<u>فریق ثانی کا مؤقف:</u> خاوند اگر بعد میں آئے خواہ عورت ایام عدت میں ہو یا نہ ہو بہر صورت وہ اس کی زوجیت میں نہ رہے گی کیونکہ عورت کے مسلمان ہو کر دارالحرب سے نکل جانے سے ہی وہ عصمت ختم ہو جائے گی جو اس کے اور اس کے خاوند کے درمیان تھی اور وہ عورت اس سے جدا ہو جائے گی انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا۔

۵۱۴۴ : بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا یَحْیَى الْحِمَّانِیُّ ، قَالَ : ثَنَا حَفْصٌ ، یَعْنِیْ ابْنَ غِیَاثٍ ، عَنِ

الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ رَدَّ زَيْنَبَ عَلٰى أَبِى الْعَاصِ بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ.

۵۱۴۴: عمرو بن شعیب نے اپنے والد اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے زینب ؓ کو ابوالعاص ؓ پر نئے نکاح سے لوٹایا۔

تخریج : ترمذی فی النکاح باب۴۲' ابن ماجه فی النکاح باب ۶۰' مسند احمد ۲۰۸/۲۔

۵۱۴۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى ، قَالَ : ثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوٗدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، مِثْلَهٗ .قَالُوْا : فَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا، خِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .وَقَدْ وَافَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَلٰى ذٰلِكَ ، عَامِرَ الشَّعْبِيَّ ، مَعَ عِلْمِهٖ بِمَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالُوْا : فَهٰذَا أَوْلٰى مِمَّا قَدْ خَالَفَهٗ، لِمَعَانٍ سَنُبَيِّنُهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ ، عَلٰى مَنْ ذَهَبَ اِلَى الْقَوْلِ الْأَوَّلِ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِنَّمَا فِيْ حَدِيْثِهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّهَا ، عَلٰى أَبِى الْعَاصِ ، عَلَى النِّكَاحِ الْأَوَّلِ .فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهٗ رَدَّهَا اِلَيْهِ، لِأَنَّهَا فِي الْعِدَّةِ ، وَلَا كَيْفَ كَانَ الْحُكْمُ يَوْمَئِذٍ فِي الْمُشْرِكَةِ تُسْلِمُ وَزَوْجُهَا مُشْرِكٌ ، أَيُبِيْنُهَا ذٰلِكَ مِنْهُ، أَوْ تَكُوْنُ زَوْجَةً لَهٗ عَلٰى حَالِهَا ؟ .وَاِنَّمَا يَكُوْنُ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حُجَّةً لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، لَوْ كَانَ فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّهَا عَلٰى أَبِى الْعَاصِ لِأَنَّهٗ أَدْرَكَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ .فَأَمَّا اِذَا لَمْ يَتَبَيَّنْ لَنَا الْعِلَّةُ ، الَّتِيْ لَهَا رَدَّهَا عَلَيْهِ، فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هِيَ الْعِدَّةَ ، وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ ، لِأَنَّ الْاِسْلَامَ لَمْ يَكُنْ حِيْنَئِذٍ يُبِيْنُهَا مِنْهُ، وَلَا يُزِيْلُهَا عَنْ حُكْمِهَا الْمُتَقَدِّمِ .

۵۱۴۵: داؤد نے شعبی سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ کی روایت' روایت ابن عباس ؓ کے خلاف ہے اور شعبی نے مغازی رسول اللہ ﷺ کے متعلق واقفیت کے باجود عبداللہ بن عمرو ؓ کی روایت کی موافقت کی ہے اور یہ روایت شروع باب والی روایت ابن عباس ؓ سے چند وجوہ کی بنا پر اولیٰ ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ کی روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ کے حضرت زینب ؓ کو ابوالعاص ؓ کی لوٹانے کا تذکرہ تو ضرور ہے مگر اس بات کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے ان کو عدت کے باقی رہنے کی وجہ سے لوٹایا اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو مشرکہ اسلام لائے اور اس کا خاوند مشرک ہو تو کیا وہ عورت اس خاوند سے جدا ہو جائے گی یا اسی طرح اس کی بیوی رہے گی؟ روایت ابن عباس ؓ فریق اوّل کی دلیل تب بنتی جب

روایت میں یہ موجود ہوتا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے زینب رضی اللہ عنہا کو ابوالعاص رضی اللہ عنہ پر اس لئے واپس کر دیا کہ وہ عدت میں تھیں۔ پس جبکہ ہمارے سامنے وہ علت بیان نہیں کی گئی جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو واپس کیا تو یہ بھی ممکن ہے کہ وہ عدت میں ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی وجہ یہ ہو کہ ابھی اسلام میں اس کے متعلق حکم نہ آیا اور وہ ان سے جدا نہ ہوئی ہوں اور سابقہ حکم بھی ان کو اس سے زائل کرنے والا نہ تھا۔

فریق ثانی کی طرف سے جواب نمبر ①: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی روایت' روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے خلاف ہے اور شعبی نے مغازی رسول اللہ ﷺ کے متعلق واقفیت کے باوجود عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت کی موافقت کی ہے اور یہ روایت شروع باب والی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے چند وجوہ کی بنا پر اولیٰ ہے۔

فریق ثانی کی دلیل: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ کے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹانے کا تذکرہ تو ضرور ہے مگر اس بات کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے ان کو عدت کے باقی رہنے کی وجہ سے لوٹایا اور نہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو مشرکہ اسلام لائے اور اس کا خاوند مشرک ہو تو کیا وہ عورت اس خاوند سے جدا ہو جائے گی یا اسی طرح اس کی بیوی رہے گی؟ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما فریق اوّل کی دلیل تب بنتی جب روایت میں یہ موجود ہوتا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے زینب رضی اللہ عنہا کو ابوالعاص رضی اللہ عنہ پر اس لئے واپس کر دیا کہ وہ عدت میں تھیں۔

پس جبکہ ہمارے سامنے وہ علت بیان نہیں کی گئی جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو واپس کیا تو یہ بھی ممکن ہے کہ وہ عدت میں ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی وجہ یہ ہو کہ ابھی اسلام میں اس کے متعلق حکم نہ آیا اور وہ ان سے جدا نہ ہوئی ہوں اور سابقہ حکم بھی ان کو اس سے زائل کرنے والا نہ تھا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی شاندار توضیح:

۵۱۴۶ : وَلَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرٍ ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ مِنْ أَيْنَ جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ فِيْ زَيْنَبَ ؟ . فَقَالَ :بَعْضُهُمْ رَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَبِي الْعَاصِ عَلَى النِّكَاحِ الْأَوَّلِ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : رَدَّهَا بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ أَتَرَى كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ لَمْ يَجِئْ اخْتِلَافُهُمْ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَإِنَّمَا جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ أَنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا حَرَّمَ أَنْ تَرْجِعَ الْمُؤْمِنَاتُ إِلَى الْكُفَّارِ فِيْ سُوْرَةِ الْمُمْتَحَنَةِ ، بَعْدَمَا كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا حَلَالًا -. فَعَلِمَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، ثُمَّ رَأَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَدَّ زَيْنَبَ ، عَلٰى أَبِي الْعَاصِ ، بَعْدَمَا كَانَ عَلِمَ حُرْمَتَهَا عَلَيْهِ، بِتَحْرِيْمِ اللّٰهِ الْمُؤْمِنَاتِ عَلَى الْكُفَّارِ ، فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ إِلَّا

بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ ، فَقَالَ :رَدَّهَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ .وَلَمْ يَعْلَمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، بِتَحْرِيْمِ اللّٰهِ -عَزَّ وَجَلَّ -الْمُؤْمِنَاتِ عَلَى الْكُفَّارِ ، حَتّٰى عَلِمَ بِرَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ، عَلٰى أَبِي الْعَاصِ فَقَالَ :رَدَّهَا عَلَيْهِ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ ،لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ، بَيْنَ إِسْلَامِهِ وَإِسْلَامِهَا ، فَسْخٌ لِلنِّكَاحِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَهُمَا .قَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَمِنْ هَاهُنَا جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ ، لَا مِنْ اخْتِلَافٍ سَمِعُوْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِكْرِهِ، مَا رَدَّ زَيْنَبَ بِهِ عَلٰى أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ النِّكَاحُ الْأَوَّلُ ، أَوْ النِّكَاحُ الْجَدِيْدُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : وَقَدْ أَحْسَنَ مُحَمَّدٌ فِيْ هٰذَا ، وَصَحِيْحُ الْآثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنَى الصَّحِيْحِ ، يُوْجِبُ صِحَّةَ مَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، قَدْ كَانَ يَقُوْلُ فِي النَّصْرَانِيَّةِ إِذَا أَسْلَمَتْ فِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ ، وَزَوْجُهَا كَافِرٌ .

۵۱۴۶: ابوتوبہ الربیع بن نافع کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے متعلق یہ اختلاف کیسے پیدا ہوا کہ بعض کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی طرف پہلے نکاح کے ساتھ واپس کر دیا جبکہ دوسرے حضرات کا قول یہ ہے کہ نئے نکاح سے واپس کیا۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ان میں سے ہر گروہ وہی بات کہتا ہے جو اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن پائی۔ (میرے سوال پر) امام محمد رحمہ اللہ نے جواباً فرمایا یہ اختلاف نقل روایت کی وجہ سے نہیں آیا بلکہ اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ ممتحنہ میں فرمایا (فلا ترجعوهن الى الكفار......) کہ مؤمنہ عورتوں کو کفار کی طرف مت واپس کرو۔ اس آیت کے نزول سے پہلے یہ جائز و حلال تھا حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم تھی۔ پھر انہوں نے دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی طرف (ان کے مسلمان ہونے پر) لوٹا دیا اس سے پہلے انہیں یہ معلوم تھا کہ یہ بات جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنہ عورتوں کو کفار کی طرف لوٹانا حرام قرار دیا تھا۔ تو ان کے نزدیک (عمل نبوت اور آیت میں موافقت کے لئے) جدید نکاح سے لوٹانا تھا۔ اسی لئے انہوں نے فرمایا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نکاح جدید سے لوٹایا۔ جبکہ دوسری طرف ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنہ عورتوں کو کفار کی طرف لوٹانا حرام قرار دیا ہے یہاں تک کہ ان کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹانے کا علم ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ نے ان کو نکاح اوّل کے ساتھ واپس کیا کیونکہ ان کے نزدیک حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے اسلام لانے کے درمیانی عرصہ میں نکاح فسخ نہیں ہوا اسی وجہ سے انہوں نے لوٹا دیا۔ امام محمد رحمہ اللہ فرمانے لگے: اس وجہ سے اختلاف ہوا ہے۔ اس وجہ سے نہیں کہ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت زینب کو حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی

طرف لوٹانے کا تذکرہ سن کر کہا کہ آیا آپ نے پہلے نکاح کے ساتھ لوٹایا یا جدید نکاح کے ساتھ واپس کیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں' امام محمد رحمہ اللہ نے کتنی شاندار بات فرمائی ہے اس صحیح بات کی بنا پر روایات کے معانی کی تصحیح سے حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے قول کی تصحیح لازم ہوگئی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس نصرانیہ عورت کے متعلق فرماتے ہیں جو دارالاسلام میں مسلمان ہوگئی جبکہ اس کا خاوند کافر ہو تو مسلمان ہوتے ہی اس کا نکاح ختم ہوگیا ان میں تفریق کردی جائے گی۔

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما:

۵۱۴۷ :مَا قَدْ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فِي الْيَهُوْدِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ ، تَكُوْنُ تَحْتَ النَّصْرَانِيِّ أَوْ الْيَهُوْدِيِّ ، فَتُسْلِمُ هِيَ ، قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ، الْإِسْلَامُ يَعْلُو وَلَا يُعْلَى عَلَيْهِ .

۵۱۴۷: عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ یہودی یا نصرانی عورت جو کسی یہودی یا نصرانی کے نکاح میں تھی وہ اگر اسلام لے آئے گی تو ان کے درمیان تفریق کردی جائے گی کیونکہ اسلام بلند ہے اور اس پر اور کوئی دین بلند نہیں۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب ۷۹ بنحوه۔

۵۱۴۸ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ الْإِسْلَامُ يَعْلُو وَلَا يُعْلَى . أَفَيَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ النَّصْرَانِيَّةُ عِنْدَهُ إِذَا أَسْلَمَتْ فِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ وَزَوْجُهَا نَصْرَانِيٌّ ، أَنَّهَا تَبِيْنُ مِنْهُ ، وَلَا يُنْتَظَرُ بِهَا إِسْلَامُهُ إِلَى أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْعِدَّةِ ، وَتَكُوْنُ الْحَرْبِيَّةُ الَّتِيْ لَيْسَتْ بِكِتَابِيَّةٍ ، إِذَا أَسْلَمَتْ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ ، ثُمَّ جَاءَتْنَا مُسْلِمَةً ، يُنْتَظَرُ بِهَا الْحَاقُ زَوْجِهَا بِهَا مُسْلِمًا ، فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ خُرُوْجِهَا مِنَ الْعِدَّةِ ؟ هٰذَا مُحَالٌ ، لِأَنَّ إِسْلَامَهَا فِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ إِذَا كَانَ يُبِيْنُهَا مِنْ زَوْجِهَا النَّصْرَانِيِّ الذِّمِّيِّ ، فَإِسْلَامُهَا فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَخُرُوْجُهَا إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ ، وَتَرْكُهَا زَوْجَهَا الْمُشْرِكَ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ أَنْ يُبِيْنَهَا .فَثَبَتَ بِهٰذَا ، مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ، أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْعِصْمَةَ مُنْقَطِعَةً بِإِسْلَامِ الْمَرْأَةِ ، لَا لِخُرُوْجِهَا مِنَ الْعِدَّةِ .وَإِذَا ثَبَتَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِ ، اسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ تَرْكُ مَا قَدْ كَانَ ثَبَتَ عِنْدَهُ، مِنْ حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْ رَدِّهِ زَيْنَبَ ، عَلٰى أَبِي الْعَاصِ ، عَلَى النِّكَاحِ الْأَوَّلِ ، وَصَارَ إِلَى خِلَافِهِ، إِلَّا بَعْدَ ثُبُوْتِ نَسْخِ ذٰلِكَ

عِنْدَهُ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا النَّظْرُ فِيْ ذٰلِكَ ، فَإِنَّا رَأَيْنَا الْمَرْأَةَ إِذَا أَسْلَمَتْ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ ، فَقَدْ صَارَتْ إِلٰى حَالٍ لَا يَجُوْزُ أَنْ يَسْتَأْنِفَ نِكَاحَهُ عَلَيْهَا ، لِأَنَّهَا مُسْلِمَةٌ وَهُوَ كَافِرٌ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ إِلَى مَا يَطْرَأُ عَلَى النِّكَاحِ ، مِمَّا لَا يَجُوْزُ مَعَهُ الْإِسْتِقْبَالُ لِلنِّكَاحِ ، كَيْفَ حُكْمُهُ؟ فَرَأَيْنَا اللّٰهَ -عَزَّ وَجَلَّ- قَدْ حَرَّمَ الْأَخَوَاتِ مِنَ الرَّضَاعَةِ ، وَكَانَ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً صَغِيْرَةً لَا رَضَاعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَأَرْضَعَتْهَا أُمُّهُ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ ، وَانْفَسَخَ النِّكَاحُ ، فَكَانَ الرَّضَاعُ الطَّارِئُ عَلَى النِّكَاحِ ، فِيْ حُكْمِ الرَّضَاعِ الْمُتَقَدِّمِ لِلنِّكَاحِ فِيْ أَشْبَاهٍ لِذٰلِكَ ، يَطُوْلُ الْكِتَابُ بِذِكْرِهَا .وَكَانَتْ ثَمَّةَ أَشْيَاءَ ، يَخْتَلِفُ فِيْهَا الْحُكْمُ إِذَا كَانَتْ مُتَقَدِّمَةً لِلنِّكَاحِ ، أَوْ طَرَأَتْ عَلَى النِّكَاحِ .مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ نِكَاحَ الْمَرْأَةِ فِيْ عِدَّتِهَا مِنْ زَوْجِهَا ، وَأَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ أَنَّ الْعِدَّةَ مِنَ الْجِمَاعِ فِي النِّكَاحِ الْفَاسِدِ ، يَمْنَعُ مِنَ النِّكَاحِ ، كَمَا يَمْنَعُ إِذَا كَانَتْ بِسَبَبِ نِكَاحٍ صَحِيْحٍ .وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ لَوْ وُطِئَتْ بِشُبْهَةٍ ، وَلَهَا زَوْجٌ ، فَوَجَبَتْ عَلَيْهَا بِذٰلِكَ عِدَّةٌ ، لَمْ تَبِنْ بِذٰلِكَ مِنْ زَوْجِهَا ، وَلَمْ يُجْعَلْ هٰذِهِ الْعِدَّةُ كَالْعِدَّةِ الْمُتَقَدِّمَةِ لِلنِّكَاحِ .فَفُرِّقَ فِيْ هٰذَا ، بَيْنَ حُكْمِ الْمُسْتَقْبَلِ وَالْمُسْتَدْبَرِ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا أَسْلَمَتْ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ ، هَلْ تَبِيْنُ مِنْهُ بِذٰلِكَ ، وَيَكُوْنُ حُكْمُ مُسْتَقْبَلِ ذٰلِكَ وَمُسْتَدْبَرِهِ سَوَاءً ، كَمَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الرَّضَاعِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا ؟ أَوْ لَا تَبِيْنُ مِنْهُ بِإِسْلَامِهَا ، فَلَا يَكُوْنُ حُكْمُ إِسْلَامِهَا الْحَادِثِ كَهُوَ ، إِذَا كَانَ قَبْلَ النِّكَاحِ ، كَالْعِدَّةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا الَّتِيْ فُرِّقَ بَيْنَ حُكْمِ الْمُسْتَقْبَلِ فِيْهَا وَحُكْمِ الْمُسْتَدْبَرِ ؟ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، فَوَجَدْنَا الْعِدَّةَ الطَّارِئَةَ عَلَى النِّكَاحِ ، لَا يَجِبُ فِيْهَا فُرْقَةٌ فِيْ حَالِ وُجُوْبِهَا ، وَلَا بَعْدَ ذٰلِكَ .وَكَانَ الرَّضَاعُ الَّذِيْ ذَكَرْنَا ، يَجِبُ بِهِ الْفُرْقَةُ فِيْ حَالِ كَوْنِهِ، وَلَا يُنْتَظَرُ بِهَا شَيْءٌ بَعْدَهُ، وَكَانَ الْإِسْلَامُ الطَّارِئُ عَلَى النِّكَاحِ ، كُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ فُرْقَةً تَجِبُ بِهِ .فَقَالَ قَوْمٌ :تَجِبُ فِيْ وَقْتِ إِسْلَامِ الْمَرْأَةِ ، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا .وَقَالَ آخَرُوْنَ لَا تَجِبُ الْفُرْقَةُ ، حَتّٰى تَعْرِضَ عَلَى الزَّوْجِ الْإِسْلَامَ فَيَأْبَاهُ، فَيُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ أَوْ تَخْتَارُهُ، فَتَكُوْنُ امْرَأَتُهُ عَلٰى حَالِهَا وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَقَالَ آخَرُوْنَ هِيَ امْرَأَتُهُ مَا لَمْ يُخْرِجْهَا مِنْ أَرْضِ الْهِجْرَةِ وَهُوَ قَوْلُ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَسَنَأْتِيْ بِأَسَانِيْدَ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ فِيْ آخِرِ هٰذَا الْبَابِ ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ إِسْلَامَ الزَّوْجَةِ الطَّارِئَ عَلَى النِّكَاحِ يُوْجِبُ الْفُرْقَةَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَبَيْنَ زَوْجِهَا ، فِيْ حَالِ مَا ثَبَتَ ، أَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ بِحُكْمِ الرَّضَاعِ ، أَشْبَهُ مِنْهُ

بِحُكْمِ الْعِدَّةِ .فَلَمَّا كَانَ الرَّضَاعُ تَجِبُ بِهِ الْفُرْقَةُ سَاعَةَ يَكُوْنُ ، وَلَا يَنْتَظِرُ بِهِ خُرُوْجَ الْمَرْأَةِ مِنْ عِدَّتِهَا ، كَانَ كَذٰلِكَ ، الْإِسْلَامُ .فَهٰذَا وَجْهُ النَّظَرِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، أَنَّ الْمَرْأَةَ تَبِيْنُ مِنْ زَوْجِهَا بِإِسْلَامِهَا ، فِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ كَانَتْ ، أَوْ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ .وَقَدْ كَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ ، يُخَالِفُوْنَ هٰذَا، وَيَقُوْلُوْنَ فِي الْحَرْبِيَّةِ ، إِذَا أَسْلَمَتْ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ ، إِنَّهَا امْرَأَتُهُ، مَا لَمْ تَحِضْ ثَلَاثَ حِيَضٍ ، أَوْ تَخْرُجَ إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ ، فَأَيُّ ذٰلِكَ كَانَتْ بَانَتْ بِهِ مِنْ زَوْجِهَا .وَقَالُوْا :كَانَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا ، أَنْ تَبِيْنَ مِنْ زَوْجِهَا بِإِسْلَامِهَا سَاعَةَ أَسْلَمَتْ .وَقَالُوْا : إِذَا أَسْلَمَتْ ، وَزَوْجُهَا فِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ ، فَهِيَ امْرَأَتُهُ عَلَى حَالِهَا ، حَتّٰى يَعْرِضَ الْقَاضِيْ عَلَى زَوْجِهَا الْإِسْلَامَ فَيُسْلِمُ ، فَتَبْقَى تَحْتَهُ، أَوْ يَأْبَى ، فَيُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا .وَقَالُوْا :كَانَ النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ أَنْ تَبِيْنَ مِنْهُ بِإِسْلَامِهَا ، سَاعَةَ أَسْلَمَتْ ، وَلٰكِنَّا قَلَّدْنَا مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَذَكَرُوْا

۵۱۴۸: عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت کی ہے البتہ ''الاسلام یعلو ولا یعلی'' کے الفاظ نقل نہیں کئے۔ کیا یہ درست ہے کہ دارالاسلام میں کوئی نصرانیہ اسلام لے آئے اور اس کا خاوند نصرانی ذمی ہو وہ عورت اسی وقت اس سے جدا ہو جائے اور اس عورت کے عدت میں سے نکلنے لگے تک اس خاوند کے اسلام لانے کا تو انتظار نہ کیا جائے اور حربیہ عورت جو کہ کتابیہ بھی نہیں وہ دارالحرب میں اسلام لے آئے پھر دارالاسلام میں داخل ہو جائے تو اس کے سلسلہ میں اس کے خاوند کے مسلمان ہونے کا انتظار کیا جائے کہ وہ اس کی عدت کے اندر اندر مسلمان ہو جائے۔ یہ بات بالکل ناممکن ہے کیونکہ جب دارالاسلام میں اسلام قبول کر لینا اس کے خاوند نصرانی ذمی سے اس کو الگ کر دیتا ہے تو دارالحرب میں اس کا اسلام لانا مشرک خاوند سے اس کو کیونکر الگ نہ کرے گا۔ پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی عورت کے اسلام لانے سے اس کا نکاح کافر خاوند سے ٹوٹ جانے کے قائل تھے عدت تک خاوند کے اسلام کے انتظار کرنے کے قائل نہ تھے۔ اب جبکہ ان کے اپنے ارشاد سے یہ بات ثابت ہو گئی تو اب یہ ناممکن ہو گیا کہ وہ اس کو ترک کریں جو ان کے ہاں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ابوالعاص رضی اللہ عنہ پر واپس کرنے کے سلسلے میں ثابت شدہ ہے کہ پہلے نکاح پر واپس کر دیا اور مخالف قول کو اختیار کریں بس یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ ان کے ہاں پہلے قول کا منسوخ ہونا ثابت ہو۔ آثار کو پیش نظر رکھتے ہوئے تو اس باب کا یہی مفہوم ہے۔ اب نظری اعتبار سے دیکھتے ہیں کہ جب کوئی عورت اسلام قبول کرے اور اس کا خاوند کافر ہی رہے تو وہ عورت ایسے حال میں ہو جاتی ہے کہ اس آدمی کا نکاح اس عورت کی طرف لوٹایا نہیں جا سکتا کیونکہ وہ مسلمان ہے اور وہ کافر ہے۔ تو ہم نے چاہا کہ اس حالت کا حکم معلوم کریں جو نکاح پر طاری ہوتی ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے نکاح کا سامنا نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ہم نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے رضاعی بہن سے نکاح کو حرام کیا ہے

وہ آدمی جس نے چھوٹی بچی سے نکاح کیا کہ آدمی اور اس منکوحہ کے مابین رضاعت کا رشتہ نہ تھا۔ نکاح کے بعد اس خاوند کی ماں نے اس لڑکی کو دودھ پلا دیا تو وہ عورت اس پر حرام ہو جائے گی اور اس وجہ سے نکاح فسخ ہو جائے گا۔ ایسے مواقع میں وہ رضاعت جواب طاری ہوئی ہے یہ پہلے پیش آنے والی رضاعت کی طرح ہے اس میں طویل بحث ہے اس میں بعض صورتیں اگرچہ مختلف فیہ ہیں جبکہ نکاح سے پہلے ہوں یا نکاح کے بعد پیش آئیں ان میں سے ایک صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سابقہ خاوند کی عدت میں ہوتے ہوئے نکاح کو حرام کیا ہے اور مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ نکاح فاسد میں جماع کی وجہ سے جو عدت لازم آتی ہے وہ بھی نکاح سے مانع ہے جس طرح کہ صحیح نکاح کی عدت مانع ہے اور اگر عورت سے بالشبہ وطی ہوئی حالانکہ اس کا خاوند موجود تھا تو وطی بالشبہ کی وجہ سے اس عورت پر عدت لازم ہے۔ مگر اس عدت کے باوجود وہ اپنے خاوند سے بائنہ نہ ہوگی اور یہ عدت اس عدت کی طرح نہ ہوگی جو نکاح سے پہلے عورت کسی اور خاوند کی عدت گزارتی ہے تو اس صورت میں مقدم (وہ نکاح جس کی موجودگی میں عدت گزارے تو وہ نکاح قائم رہے گا) اور موخر (عورت میں کیا جانے والا نکاح جائز نہیں یہ موخر ہے) میں فرق کیا جائے گا۔ پس ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس عورت کے بارے میں معلوم کریں جو کہ مسلمان ہو گئی اور اس کا خاوند کافر ہے کیونکہ وہ اس وجہ سے اس سے جدا ہو جائے گی اس میں مقدم و موخر کا حکم ایک جیسا ہوگا جیسا کہ رضاعت کے سلسلہ میں ذکر کیا گیا یا اسلام کی وجہ سے اس سے جدا نہ ہوگی اور اس کے ابھی اسلام قبول کرنے کو نکاح سے پہلے والے اسلام کی طرح قرار نہیں دیا جائے گا جیسا کہ عدت کا مسئلہ ہم نے ذکر کیا کہ اس میں مقدم و موخر کا فرق کیا گیا ہے۔ پس غور کے بعد معلوم ہوا کہ نکاح پر طاری ہونے والی عدت میں واجب ہونے کی حالت اور اس کے بعد تفریق لازم نہیں ہے اور دوسری طرف جس رضاعت کا تذکرہ کیا گیا ہے اس سے تفریق لازم ہو جاتی ہے اور اس کے طاری ہونے کے بعد کسی اور بات کی قطعاً انتظار نہیں کی جاتی۔ وہ اسلام جو نکاح کے بعد آتا ہے اس کے متعلق سب کا اتفاق ہے کہ اس سے جدائی واجب ہو جاتی ہے تو ایک جماعت کے ہاں عورت کے اسلام لاتے ہی جدائی واجب ہو جاتی ہے اور یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور دوسرے حضرات کا قول یہ ہے کہ جب تک خاوند پر اسلام کو پیش نہ کیا جائے اور وہ انکار نہ کر دے تو اس وقت ان میں تفریق کر دی جائے گی اور اگر وہ اقرار کرے تو وہ بدستور اس کی بیوی ہے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ ایک تیسری جماعت کا قول یہ ہے کہ وہ اس کی بیوی ہے جب تک کہ وہ اس کو دارالحرب سے نہ نکالے اور یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اسناد کے ساتھ یہ روایات باب کے آخر میں ہم ذکر کریں گے۔ کہ جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ عورت کا نکاح کے بعد اسلام لانا خاوند اور بیوی کے درمیان تفریق کو لازم کر دیتا ہے خواہ اس کی حالت کوئی بھی ہو۔ تو اس سے یہ خود ثابت ہو گیا کہ اس کے حکم کی مشابہت عدت کی بجائے رضاعت سے زیادہ ہے تو جب رضاعت کی وجہ سے جدائی لازم ہو جاتی ہے جب بھی رضاعت پائی جائے پہلے یا بعد۔ عورت کے عدت سے نکلنے کا انتظار نہیں کیا جاتا۔ پس

اس پر قیاس کرتے ہوئے اسلام لانے کا حکم بھی یہی ہوگا۔ پس اس سلسلہ میں تقاضائے نظر یہی ہے۔ کہ عورت اسلام لاتے ہی اپنے کافر خاوند سے جدا ہوجائے گی خواہ وہ دارالحرب میں ہو یا دارالاسلام میں۔ اس سلسلہ میں امام ابوحنیفہ ابو یوسف و محمد ﷺ کا قول اس کے خلاف ہے۔ حربیہ کا حکم: وہ حربیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب وہ اسلام لے آئے اور اس کا خاوند دارالحرب میں کافر ہے تو وہ اس کی بیوی رہے گی جب تک کہ اس عورت کو تین حیض نہ آجائیں یا پھر وہ عورت دارالاسلام کی طرف ہجرت نہ کر جائے ان دو میں سے جو صورت پیش آجائے اس سے وہ اپنے خاوند سے جدا ہو جائے گی۔ وہ فرماتے ہیں کہ قیاس اسی بات کا متقاضی ہے کہ وہ اپنے خاوند سے اسلام لاتے ہی جدا ہو جائے۔ اگر وہ اسلام لائی جبکہ اس کا خاوند دارالاسلام میں تھا تو وہ اس کی اسی طرح بیوی ہے یہاں تک کہ قاضی اس کے خاوند پر اسلام پیش کرے اور وہ اسلام لے آئے تو وہ اس کے تحت باقی رہے گی یا انکار کر دے تو ان میں تفریق کر دی جائے گی۔ یہاں نظر قیاس کا تقاضا تو یہی ہے کہ وہ اسلام لاتے ہی اپنے اسلام کی وجہ سے خاوند سے جدا ہو جائے مگر ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی تقلید کی۔

حاصل کلام: کیا یہ درست ہے کہ دارالاسلام میں کوئی نصرانیہ اسلام لے آئے اور اس کا خاوند نصرانی ذمی ہو وہ عورت اسی وقت اس سے جدا ہو جائے اور اس عورت کے عدت میں سے نکلنے لگ تک اس خاوند کے اسلام لانے کا تو انتظار نہ کیا جائے اور حربیہ عورت جو کہ کتابیہ بھی نہیں وہ دارالحرب میں اسلام لے آئے پھر دارالاسلام میں داخل ہو جائے تو اس کے سلسلہ میں اس کے خاوند کے مسلمان ہونے کا انتظار کیا جائے کہ وہ اس کی عدت کے اندر اندر مسلمان ہو جائے۔

یہ بات بالکل ناممکن ہے کیونکہ جب دارالاسلام میں اسلام قبول کر لینا اس کے خاوند نصرانی ذمی سے اس کو الگ کر دیتا ہے تو دارالحرب میں اس کا اسلام لانا مشرک خاوند سے اس کو کیونکر الگ نہ کرے گا۔

پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی یہی رائے رکھتے تھے کہ عورت کے اسلام لانے سے اس کا نکاح کافر خاوند سے ٹوٹ جانے کے قائل تھے عدت تک خاوند کے اسلام کے انتظار کرنے کے قائل نہ تھے۔ اب جبکہ ان کے اپنے ارشاد سے یہ بات ثابت ہو گئی تو اب یہ ناممکن ہو گیا کہ وہ اس کو ترک کریں جو ان کے ہاں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ابوالعاص رضی اللہ عنہ پر واپس کرنے کے سلسلے میں ثابت شدہ ہے کہ پہلے نکاح پر واپس کر دیا اور مخالف قول کو اختیار کریں بس یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ ان کے ہاں پہلے قول کا منسوخ ہونا ثابت ہو۔

آثار کو پیش نظر رکھتے ہوئے تو اس باب کا یہی مفہوم ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اب نظری اعتبار سے دیکھتے ہیں کہ جب کوئی عورت اسلام قبول کرے اور اس کا خاوند کافر ہی رہے تو وہ عورت ایسے حال میں ہو جاتی ہے کہ اس آدمی کا نکاح اس عورت کی طرف لوٹایا نہیں جا سکتا کیونکہ وہ مسلمان ہے اور وہ کافر ہے۔

تو ہم نے چاہا کہ اس حالت کا حکم معلوم کریں جو اس نکاح پر طاری ہوتی ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے نکاح کا سامنا نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ ہم نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے رضاعی بہن سے نکاح کو حرام کیا ہے وہ آدمی جس نے چھوٹی بچی سے نکاح کیا کہ آدمی اور اس منکوحہ کے مابین رضاعت کا رشتہ نہ تھا۔ نکاح کے بعد اس خاوند کی ماں نے اس لڑکی کو دودھ پلا دیا تو وہ عورت اس پر حرام ہو جائے گی اور اس وجہ سے نکاح فسخ ہو جائے گا۔ ایسے مواقع میں وہ رضاعت جو اب طاری ہوئی ہے یہ پہلے پیش آنے والی رضاعت کی طرح ہے اس میں طویل بحث ہے اس میں بعض صورتیں اگرچہ مختلف فیہ ہیں جبکہ نکاح سے پہلے ہوں یا نکاح کے بعد پیش آئیں ان میں سے ایک صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سابقہ خاوند کی عدت میں ہوتے ہوئے نکاح کو حرام کیا ہے اور مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ نکاح فاسد میں جماع کی وجہ سے جو عدت لازم آتی ہے وہ بھی نکاح سے مانع ہے جس طرح کہ صحیح نکاح کی عدت مانع ہے۔

اور اگر عورت سے بالشبہ وطی ہوئی حالانکہ اس کا خاوند موجود تھا تو وطی بالشبہہ کی وجہ سے اس عورت پر عدت لازم ہے۔ مگر اس عدت کے باوجود وہ اپنے خاوند سے بائنہ نہ ہوگی اور یہ عدت اس عدت کی طرح نہ ہوگی جو نکاح سے پہلے عورت کسی اور خاوند کی عدت گزارتی ہے تو اس صورت میں مقدم (وہ نکاح جس کی موجودگی میں عدت گزارے تو وہ نکاح قائم رہے گا) اور موخر (عورت میں کیا جانے والا نکاح جائز نہیں یہ موخر ہے) میں فرق کیا جائے گا۔

پس ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس عورت کے بارے میں معلوم کریں جو کہ مسلمان ہوگئی اور اس کا خاوند کافر ہے کیونکہ وہ اس وجہ سے اس سے جدا ہو جائے گی اس میں مقدم و موخر کا حکم ایک جیسا ہوگا جیسا کہ رضاعت کے سلسلہ میں ذکر کیا گیا یا اسلام کی وجہ سے اس سے جدا نہ ہوگی اور اس کے ابھی اسلام قبول کرنے کو نکاح سے پہلے والے اسلام کی طرح قرار نہیں دیا جائے گا جیسا کہ عدت کا مسئلہ ہم نے ذکر کیا کہ اس میں مقدم و موخر کا فرق کیا گیا ہے۔

پس غور کے بعد معلوم ہوا کہ نکاح پر طاری ہونے والی عدت میں واجب ہونے کی حالت اور اس کے بعد تفریق لازم نہیں ہے۔

اور دوسری طرف جس رضاعت کا تذکرہ کیا گیا ہے اس سے تفریق لازم ہو جاتی ہے اور اس کے طاری ہونے کے بعد کسی اور بات کی قطعاً انتظار نہیں کی جاتی۔

نکاح کے بعد اسلام کا حکم:

نکاح کے بعد اسلام کا حکم: وہ اسلام جو نکاح کے بعد آتا ہے اس کے متعلق سب کا اتفاق ہے کہ اس سے جدائی واجب ہو جاتی ہے تو ایک جماعت کے ہاں عورت کے اسلام لاتے ہی جدائی واجب ہو جاتی ہے اور یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور دوسرے حضرات کا قول یہ ہے کہ جب تک خاوند پر اسلام کو پیش نہ کیا جائے اور وہ انکار نہ کر دے تو اس وقت تک ان میں فرقت نہ ہوگی۔ اگر وہ انکار کر دے تو ان میں تفریق کر دی جائے گی اور اگر وہ اقرار کرے تو وہ بدستور اس کی بیوی ہے یہ حضرت

عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

ایک تیسری جماعت کا قول یہ ہے کہ وہ اس کی بیوی ہے جب تک کہ وہ اس کو دارالحرب سے نہ نکالے اور یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اسناد کے ساتھ یہ روایات باب کے آخر میں ہم ذکر کریں گے۔

حاصل کلام یہ ہوا کہ جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ عورت کا نکاح کے بعد اسلام لانا خاوند اور بیوی کے درمیان تفریق کو لازم کر دیتا ہے خواہ اس کی حالت کوئی بھی ہو۔ تو اس سے یہ خود ثابت ہوگیا کہ اس کے حکم کی مشابہت عدت کی بجائے رضاعت سے زیادہ ہے تو جب رضاعت کی وجہ سے جدائی لازم ہو جاتی ہے جب بھی رضاعت پائی جائے پہلے یا بعد۔ عورت کے عدت سے نکلنے کا انتظار نہیں کیا جاتا۔ پس اس پر قیاس کرتے ہوئے اسلام لانے کا حکم بھی یہی ہوگا۔

پس اس سلسلہ میں تقاضائے نظر یہی ہے۔ کہ عورت اسلام لاتے ہی اپنے کافر خاوند سے جدا ہو جائے گی خواہ وہ دارالحرب میں ہو یا دارالاسلام میں۔

ائمہ احناف کا مسلک: اس سلسلہ میں امام ابوحنیفہ' ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا قول اس کے خلاف ہے۔

حربیہ کا حکم: وہ حربیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب وہ اسلام لے آئے اور اس کا خاوند دارالحرب میں کافر ہے تو وہ اس کی بیوی رہے گی جب تک کہ اس عورت کو تین حیض نہ آ جائیں یا پھر وہ عورت دارالاسلام کی طرف ہجرت نہ کر جائے ان دو میں سے جو صورت پیش آ جائے اس سے وہ اپنے خاوند سے جدا ہو جائے گی۔ وہ فرماتے ہیں کہ قیاس اسی بات کا متقاضی ہے کہ وہ اپنے خاوند سے اسلام لاتے ہی جدا ہو جائے۔

دارالاسلام میں مقیمہ کا حکم: اگر وہ اسلام لائی جبکہ اس کا خاوند دارالاسلام میں تھا تو وہ اس کی اسی طرح بیوی ہے یہاں تک کہ قاضی اس کے خاوند پر اسلام پیش کرے اور وہ اسلام لے آئے تو وہ اس کے تحت باقی رہے گی یا انکار کر دے تو ان میں تفریق کر دی جائے گی۔ یہاں نظر قیاس کا تقاضا تو یہی ہے کہ وہ اسلام لاتے ہی اپنے اسلام کی وجہ سے خاوند سے جدا ہو جائے مگر ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی تقلید کی۔

قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ:

۵۱۴۹: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ السِّفَاحِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كُرْدُوْسَ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِنَّا مِنْ بَنِيْ تَغْلِبَ نَصْرَانِيٌّ ، تَحْتَهُ امْرَأَةٌ نَصْرَانِيَّةٌ فَأَسْلَمَتْ ، فَرُفِعَتْ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ وَإِلَّا فَرَّقْتُ بَيْنَكُمَا . فَقَالَ لَهُ لَمْ أَدَعْ هٰذَا إِلَّا اسْتِحْيَاءً مِنَ الْعَرَبِ أَنْ يَقُوْلُوْا : إِنَّهُ أَسْلَمَ عَلَى بُضْعِ امْرَأَةٍ قَالَ : فَفَرَّقَ عُمَرُ بَيْنَهُمَا .

۵۱۴۹: داؤد بن کردوس نے بیان کیا کہ ہم میں بنی تغلب کا ایک نصرانی آدمی تھا۔ اس کی بیوی بھی نصرانی تھی وہ اسلام لے آئی اس نے اپنا معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا کیا تو

اسلام لاتا ہے ورنہ میں تمہارے مابین تفریق کر دوں گا۔اس نے جواب دیا میں اس بات کو صرف عربوں کے اس قول سے بچنے کی خاطر چھوڑتا ہوں (اسلام نہیں لاتا) کہ وہ کہیں کہ بیوی کی خاطر اسلام لایا ہے۔راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے مابین تفریق کردی۔

۵۱۵۰ :حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ يُوْسُفَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ ، عَنِ السِّفَاحِ ، عَنْ كُرْدُوْسِ بْنِ دَاوُدَ التَّغْلِبِيِّ ، عَنْ عُمَرَ ، نَحْوَهُ .فَقَلَّدُوْا مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الَّذِيْ أَسْلَمَتِ امْرَأَتُهُ فِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ ، وَجَعَلُوْا لِلَّذِيْ أَسْلَمَتِ امْرَأَتُهُ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ أَجَلًا ، إِنْ أَسْلَمَ فِيْهِ، وَإِلَّا وَقَعَتِ الْفُرْقَةُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهٖ، بَدَلًا مِنَ الْعَرْضِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْرِضُوْنَهُ عَلَيْهِ، لَوْ كَانَ فِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ ، وَهُوَ الْعِدَّةُ ، إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ الْمَرْأَةُ قَبْلَ ذٰلِكَ إِلٰى دَارِ الْإِسْلَامِ ، فَيَنْقَطِعُ الْأَجَلُ بِذٰلِكَ ، وَتَجِبُ بِهِ الْبَيْنُوْنَةُ .وَنَحْنُ فِيْ هٰذَا عَلٰى مَا رَوَيْنَا ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، مِنْ وُجُوْبِ الْبَيْنُوْنَةِ بِالْإِسْلَامِ ، سَاعَةَ يَكُوْنُ مِنَ الْمَرْأَةِ .وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ ،

۵۱۵۰: کردوس بن داؤد تغلبی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ائمہ احناف رحمہم اللہ نے دارالاسلام میں اسلام لانے والی عورت کے کافر خاوند کے سلسلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول کی تقلید کی ہے جو مذکورہ روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اختیار فرمایا اور دارالحرب میں مسلمان ہونے والی عورت کے لئے خاوند کو اسلام لانے کے لئے ایک موقعہ دیا ہے۔اگر وہ اسلام قبول کرے تو مناسب ہے ورنہ اس کی بیوی اس سے جدا ہو جائے گی۔یہ اس اسلام کا بدل ہے جو دارالاسلام میں ہونے کی صورت میں اس پر پیش کیا جاتا اور وہ عدت کا وقت گزرنا یا دارالاسلام کی طرف اس کا نکال دیا جانا ہے جس سے وہ مہلت ختم ہو کر جدائی لازم ہو جائے گی۔ہم اس سلسلہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو اختیار کرتے ہیں کہ اسلام لاتے ہی عورت جدا ہو جائے گی۔

روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ:

۵۱۵۱ :فَمَا حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ هُوَ أَحَقُّ بِنِكَاحِهَا ، مَا كَانَتْ فِيْ دَارِ هِجْرَتِهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَتَادَةَ ، فِيْ رَدِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ، عَلٰى أَبِي الْعَاصِ ، أَنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ ، وَاخْتَلَفَا فِيْمَا نَسَخَهُ .

۵۱۵۱: قتادہ نے حضرت سعید بن المسیب سے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک وہ عورت دارالحرب

میں ہے اس وقت تک خاوند کو اس سے نکاح کا زیادہ حق ہے۔

زہری وقتادہ رحمہما اللہ کا قول: زہری اور قتادہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ پر واپس کر دیا یہ حکم اب منسوخ ہو چکا ہے۔ البتہ ناسخ کے متعلق دونوں کا قول مختلف ہے۔

۵۱۵۲ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُؤَدِّبُ قَالَ : ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ أَبَا الْعَاصِ بْنَ رَبِيعَةَ أُخِذَ أَسِيرًا يَوْمَ بَدْرٍ ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَدَّ عَلَيْهِ ابْنَتَهُ. قَالَ الزُّهْرِيُّ : وَكَانَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ الْفَرَائِضُ ، يَعْنِي ابْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَدَّهَا عَلٰى زَوْجِهَا .

۵۱۵۲: سفیان بن حسین نے زہری سے روایت کی ہے کہ ابوالعاص بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بدر کے دن قیدی بنا لئے گئے پس ان کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر اپنی بیٹی (زینب رضی اللہ عنہا) کو واپس کر دیا۔ زہری کہتے ہیں کہ یہ نزول فرائض سے پہلے کی بات ہے (یعنی زینب رضی اللہ عنہا کو ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے سابقہ نکاح سے واپس کر دینا)۔

۵۱۵۳ : وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، قَالَ : ثَنَا عَلِيٌّ ، قَالَ : ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيْدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلٰى أَبِي الْعَاصِ ابْنَتَهُ. قَالَ قَتَادَةُ : كَانَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ سُوْرَةُ بَرَاءَةٍ .

۵۱۵۳: سعید نے قتادہ رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی طرف اپنی بیٹی کو واپس کر دیا (یعنی سابقہ نکاح کو بحال رکھا) قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ سورۃ براۃ کے نزول سے پہلے کا واقعہ ہے۔ غزوہ بدر کے بعد کا واقعہ ہے کہ وہ تجارتی قافلے میں واپسی پر قیدی بنا لئے گئے۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کو ترجیح دی ہے اور اس سے دفاع کے لئے زور صرف کیا ہے۔ روایات کا ظاہر دوسرے قول کا زیادہ مؤید نظر آتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

بَابُ الْفِدَاءِ

فدیہ کا حکم

خلاصۃ المرام:

نمبر ①: جو مسلمان قیدی مشرکین کے ہاتھ ہوں ان کو فدیہ دے کر آزاد کرانے میں کوئی حرج نہیں اس قول کو امام اوزاعی، ثوری،

مالک ابو یوسف احمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر②: فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ ذمی بن جانے کے بعد ان کو فدیہ لے کر چھوڑنا مکروہ ہے اس قول کو امام مجاہد ابو حنیفہ رحمہما اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل کا موقف: جب مسلمان قیدی مشرکین کے قبضہ میں ہوں تو کافر قیدیوں کو ان کے فدیہ میں دے کر چھوڑا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات اس کی مؤید ہیں۔

۵۱۵۴: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : نَفَلَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ امْرَاَةً مِنْ فَزَارَةَ ، اَتَيْتُ بِهَا مِنَ الْغَارَةِ ، فَقَدِمْتُ بِهَا الْمَدِيْنَةَ ، فَاسْتَوْهَبَهَا مِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَفَادٰى بِهَا اُنَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .

۵۱۵۴: ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے والد سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بنو فزارہ کی ایک عورت مجھے بطور غنیمت عنایت فرمائی جس کو میں لڑائی کی لوٹ مار سے لایا تھا' میں اسے مدینہ منورہ لایا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مجھے ہبہ کر دو میں نے وہ آپ کو ہبہ کر دی تو اس کو کئی مسلمان قیدیوں کے فدیہ میں دے کر ان کو چھڑا لیا۔

تخریج : مسند احمد ٤٧/٤۔

۵۱۵۵ :حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا عُمَيْرُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا عِكْرِمَةُ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، وَزَادَ كَانُوْا اُسَارٰى بِمَكَّةَ .

۵۱۵۵: عمیر بن یونس نے عکرمہ سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور یہ اضافہ بھی ہے کہ وہ قیدی مکہ میں مقید تھے۔

۵۱۵۶ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ اَيُّوْبَ ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ ، عَنْ عَمِّهٖ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادٰى بِرَجُلٍ مِنَ الْعَدُوِّ ، رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .

۵۱۵۶: ابو قلابہ نے اپنے چچا سے انہوں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنوں کے ایک آدمی کے فدیہ میں دو مسلمانوں کو چھڑایا۔

تخریج : دارمی فی السیر باب ۲۷۔

۵۱۵۷ :حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :اَخْبَرَنَا

أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِیْ قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِی الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَیٰ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ بَنِیْ عَقِيْلٍ .

۵۱۵۷: ابوالمہلب نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عقیل کے ایک مشرک کو فدیہ میں دے کر دو مسلمانوں کو چھڑایا۔

تخریج : مسند احمد ٤' ٤٢٦/٤٣٢۔

۵۱۵۸ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَدَّاكِ ، جَبْرُ بْنُ نَوْفٍ ، عَنْ أَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ ، قَالَ : أَصَبْنَا صَبْيًا فَأَرَدْنَا نُفَادِیْ بِهِنَّ ، فَسَأَلْنَا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْنَا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الرَّجُلُ يَكُوْنُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُصِيْبُ مِنْهَا ، فَيَعْزِلُ عَنْهَا مَخَافَةَ أَنْ تَعْلَقَ مِنْهُ؟ فَقَالَ افْعَلُوْا مَا بَدَا لَكُمْ ، فَمَا يَقْضِی مِنْ أَمْرٍ يَكُنْ ، وَإِنْ كَرِهْتُمْ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰی أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يُفْدَی مَا فِیْ أَيْدِی الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ أَسْرَی الْمُسْلِمِيْنَ بِمَنْ قَدْ مَلَكَهُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ ، مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ، وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَی هٰذَا الْقَوْلِ ، أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی .وَكَرِهَ آخَرُوْنَ أَنْ يُفَادَی بِمَنْ قَدْ وَقَعَ مِلْكُ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَيْهِ، لِأَنَّهُ قَدْ صَارَتْ لَهُ ذِمَّةٌ بِمِلْكِ الْمُسْلِمِيْنَ إِيَّاهُ فَمَكْرُوْهٌ أَنْ يُرَدَّ حَرْبِيًّا ، بَعْدَ أَنْ كَانَ ذِمَّةً .وَقَالُوْا :إِنَّمَا كَانَ الْفِدَاءُ الْمَذْكُوْرُ فِیْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، فِیْ وَقْتٍ كَانَ لَا بَأْسَ أَنْ يُفَادَی فِيْهِ بِمَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ فَيُرَدُّوْا إِلَی الْمُشْرِكِيْنَ ، عَلٰی أَنْ يَرُدُّوْا إِلَی الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ أَسَرُوْا مِنْهُمْ ، كَمَا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ مَكَّةَ عَلٰی أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ مَنْ جَاءَ إِلَيْهِ مِنْهُمْ ، وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا . فَمِمَّا بَيَّنَ أَنَّ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ

۵۱۵۸: جبر بن نوف نے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے کچھ کافر قید کئے پس ہم نے چاہا کہ ان کو ہم فدیہ میں دیں تو ہم نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اگر کسی آدمی کے ہاں لونڈی ہو تو وہ حاملہ ہونے کے خطرہ سے اس سے عزل کر سکتا ہے آپ نے فرمایا جو چاہو تم کرو۔ جس کام کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے فرمالیا ہے وہ ہو کر رہے گا خواہ تمہیں ناپسند ہو۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ مسلمانوں کو اہل حرب سے جو مرد یا عورتیں ہاتھ آئیں ان کو ان مسلمان قیدیوں کے فدیہ میں دے دینے میں کوئی حرج نہیں جو کہ مشرکین کی قید میں ہوں۔ ان کی دلیل مندرجہ بالا روایات ہیں۔ اس قول کو امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اختیار کیا

ہے۔دوسروں نے کہا کہ قیدیوں کو مسلمانوں کے فدیہ میں دینا مکروہ ہے کیونکہ یہ لوگ مسلمانوں کی ملکیت میں آنے پر ذمی بن چکے ہیں تو ذمی بننے کے بعد ان کو حربی بنانا نادرست اور مکروہ ہے۔انہوں نے کہا کہ ان روایات میں جس فدیہ کا ذکر ہے یہ اس زمانے کی بات ہے جبکہ اہل حرب میں سے جو لوگ مسلمان ہو جاتے تھے وہ بطور فدیہ مشرکین کی طرف لوٹا دیئے جاتے تھے تا کہ وہ مسلمان قیدیوں کو مسلمانوں کی طرف واپس کر دیں جیسا کہ آپ ﷺ نے اہل مکہ سے اس شرط پر صلح فرمائی کہ ان میں سے جو آپ کے پاس مسلمان ہو کر آجائے گا اس کو ان کی طرف واپس لوٹا دیا جائے گا اگر چہ وہ مسلمان ہو۔جیسا کہ یہ روایات ثابت کر رہی ہیں۔

طحاوی رحمہ اللہ کا قول: ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ مسلمانوں کو اہل حرب سے جو مرد یا عورتیں ہاتھ آئیں ان کو ان مسلمان قیدیوں کے فدیہ میں دے دینے میں کوئی حرج نہیں جو کہ مشرکین کی قید میں ہوں۔ان کی دلیل مندرجہ بالا روایات ہیں۔اس قول کو امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: یہ ہے کہ قیدیوں کو مسلمانوں کے فدیہ میں دینا مکروہ ہے کیونکہ یہ لوگ مسلمانوں کی ملکیت میں آنے پر ذمی بن چکے ہیں تو ذمی بننے کے بعد ان کو حربی بنانا نادرست اور مکروہ ہے۔

فریق اوّل کے استدلال کا جواب: ان روایات میں جس فدیہ کا ذکر ہے یہ اس زمانے کی بات ہے جبکہ اہل حرب میں سے جو لوگ مسلمان ہو جاتے تھے ان کو بطور فدیہ مشرکین کی طرف لوٹا دیئے جاتے تھے (صلح حدیبیہ کے موقعہ پر) تا کہ وہ مسلمان قیدیوں کو مسلمانوں کی طرف واپس کر دیں جیسا کہ آپ ﷺ نے اہل مکہ سے اس شرط پر صلح فرمائی کہ ان میں سے جو آپ کے پاس مسلمان ہو کر آجائے گا اس کو ان کی طرف واپس لوٹا دیا جائے گا اگر چہ وہ مسلمان ہو۔جیسا کہ یہ روایات ثابت کر رہی ہیں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت:

۵۱۵۹ :حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِى ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ أَبِىْ قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِى الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : أَسَرَتْ ثَقِيفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِىْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ ، فَمَرَّ بِهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُوْثَقٌ .فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَامَ أُحْتُبِسَ ؟ قَالَ :بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكَ، ثُمَّ مَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ الْأَسِيْرُ إِنِّىْ مُسْلِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ .ثُمَّ مَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ أَيْضًا فَأَقْبَلَ فَقَالَ إِنِّىْ جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنْفُذُكَ حَاجَتَكَ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَاهُ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ كَانَتْ ثَقِيفُ أَسَرَتْهُمَا.

۵۱۵۹: ابومہلب نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قبیلہ بنوثقیف نے دوصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قیدی بنالیا۔ صحابہ کرام نے بنوعامر بن صعصعہ کے ایک آدمی کو گرفتار کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گزرے تو وہ بندھا ہوا تھا۔ آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ کہنے لگا مجھے کیوں قید کیا گیا ہے آپ نے فرمایا تمہارے حلیفوں کے جرم میں۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو اس نے آواز دی آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو قیدی کہنے لگا میں تو مسلمان ہو گیا ہوں آپ نے فرمایا اگر تو اس وقت یہ بات کہتا جب تو اپنے معاملے کا مالک تھا تو مکمل طور پر فلاح و کامیابی پالیتا۔

پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو اس نے دوبارہ آواز دی آپ کے متوجہ ہونے پر کہنے لگا میں بھوکا ہوں آپ نے فرمایا میں تمہاری حاجت کو پورا کروں گا پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان دو آدمیوں کے عوض چھوڑ دیا جن کو بنوثقیف نے گرفتار کیا تھا۔

تخریج : ابو داؤد فی الایمان باب ۲۱' مسند احمد ٤' ٤٣٤/٤٣٠۔

۵۱۶۰ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِيْ عَقِيْلٍ أُسِرَ ، فَأُخِذَتِ الْعَضْبَاءُ مِنْهُ، فَأُتِيَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، عَلَامَ تَأْخُذُوْنِيْ، وَتَأْخُذُوْنَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ ، وَقَدْ أَسْلَمْتُ ؟ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخُذُكَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكَ وَكَانَتْ ثَقِيفُ قَدْ أَسَرَتْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ ، عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ .فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، إِنِّيْ جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِيْ، وَظَمْآنُ فَاسْقِنِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هٰذِهٖ حَاجَتُكَ .ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ فُدِيَ بِرَجُلٍ ، وَحَبَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَضْبَاءَ لِرَحْلِهٖ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا الْحَدِيْثُ مُفَسَّرٌ ، قَدْ أَخْبَرَ فِيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَى بِذٰلِكَ الْمَأْسُوْرَ ، بَعْدَ أَنْ أَقَرَّ بِالْإِسْلَامِ ، وَقَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ ، وَأَنَّهٗ لَيْسَ لِلْإِمَامِ أَنْ يَفْدِيَ مَنْ أُسِرَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، بِمَنْ فِيْ يَدَيْهِ مِنْ أَسْرٰى أَهْلِ الْحَرْبِ الَّذِيْنَ قَدْ أَسْلَمُوْا ، وَأَنَّ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَرْجِعُوْهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ قَدْ نَسَخَ أَنْ يُرَدَّ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ إِلَى الْكُفَّارِ .فَلَمَّا ثَبَتَ بِذٰلِكَ ، وَثَبَتَ أَنْ لَا يُرَدَّ إِلَى الْكُفَّارِ مَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ بِذِمَّةٍ ، وَثَبَتَ أَنَّ الذِّمَّةَ

تُحَرِّمُ مَا حَرَّمَهُ الْإِسْلَامُ ، مِنْ دِمَاءِ أَهْلِهَا وَأَمْوَالِهِمْ ، وَأَنَّهُ يَجِبُ عَلَيْنَا مَنْعُ أَهْلِهَا مِنْ نَقْضِهَا وَالرُّجُوعِ إِلَى دَارِ الْحَرْبِ ، كَمَا يُمْنَعُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ نَقْضِ إِسْلَامِهِمْ وَالْخُرُوجِ إِلَى دَارِ الْحَرْبِ عَلَى ذَلِكَ ، وَكَانَ مَنْ أَصَبْنَاهُ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ ، فَمَلَكْنَاهُ، صَارَ بِمِلْكِنَا إِيَّاهُ ذِمَّةً لَنَا ، وَلَوْ أَعْتَقْنَاهُ لَمْ يَعُدْ حَرْبِيًّا بَعْدَ ذَلِكَ ، وَكَانَ لَنَا أَخْذُهُ بِأَدَاءِ الْجِزْيَةِ إِلَيْنَا ، كَمَا نَأْخُذُ بِسَائِرِ ذِمَّتِنَا ، وَعَلَيْنَا حِفْظُهُ، مِمَّا يَحْفَظُهُمْ مِنْهُ، وَكَانَ حَرَامًا عَلَيْنَا أَنْ نُفَادِيَ بِعَبِيدِنَا الْكُفَّارَ الَّذِينَ قَدْ وُلِدُوا فِي دَارِنَا ، لِمَا قَدْ صَارَ لَهُمْ مِنَ الذِّمَّةِ .فَالنَّظْرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ هَذَا الْحَرْبِيُّ إِذَا أَسَرْنَاهُ فَصَارَ ذِمَّةً لَنَا ، وَقَعَ مِلْكُنَا عَلَيْهِ، أَنْ يَحْرُمَ عَلَيْنَا الْمُفَادَاةُ بِهِ ، وَرَدُّهُ إِلَى أَيْدِي الْمُشْرِكِينَ .وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى .

۵۱۶۰:ابوالمہلب نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عضباء اونٹنی بنوعقیل کے ایک شخص کی تھی جس کو قید کیا گیا تھا اس سے وہ اونٹنی لے لی گئی اس شخص کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو اس نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے مجھے کس بات پر پکڑا ہے اور اس اونٹنی کو بھی پکڑا ہے جو تمام حاجیوں سے سبقت کرنے والی ہے حالانکہ میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں تمہارے حلفاء کے جرم میں پکڑا ہے اور بنوثقیف نے دو صحابہ کرام کو قیدی بنالیا تھا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دراز گوش پر سوار تھے اور آپ نے ایک دھاری دار چادر زیب تن کر رکھی تھی۔ اس نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلائیں۔ میں پیاسا ہوں مجھے پانی پلائیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہاری ضرورت ہے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے عوض ایک صحابی کو چھڑایا اور اونٹنی کو اپنی سواری کے لئے رکھ لیا۔ اس روایت میں پہلی کی نسبت زیادہ وضاحت ہے اس میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اظہار اسلام کے باوجود مقید صحابی کے عوض میں دے کر اسے چھڑایا اور اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ بات منسوخ ہے اور امام کو اس بات کا اختیار نہیں ہے کہ وہ اہل حرب میں سے حاصل ہونے والے قیدیوں کو جو کہ اسلام لے آئیں مسلمان قیدیوں کے عوض دیں اور اس آیت: فلا ترجعوهن الى الكفار "الایہ نے کسی مسلمان کے کفار کی طرف لوٹانے والے حکم کو منسوخ کر دیا جبکہ اس حکم کا منسوخ ہونا ثابت ہو چکا اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ جو شخص ذمی بن کر ہمارے پاس آئے تو اسے کفار کی طرف نہ لوٹایا جائے اور ثابت ہوا کہ جس طرح اسلام کی وجہ سے خونوں اور مالوں کو تحفظ حاصل ہو جاتا ہے اسی طرح کسی سے عہد و پیمان کر لینے سے یہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں اور ہم پر لازم ہو جاتا ہے کہ ہم اہل ذمہ کو اس ذمہ داری کے توڑنے اور دارالحرب کی طرف لوٹنے سے منع کریں گے جس طرح کہ مسلمانوں کو اسلام کے ترک کرنے اور دارالحرب کی طرف جانے سے روکا جاتا ہے۔ جن اہل حرب کو ہم حاصل

کریں گے ان کے ہم ملک بن جائیں گے اس سے ملکیت سے ان کا ذمہ ہونا ثابت ہوگا اور اگر ہم ان کو آزاد کر دیں وہ اس کے بعد حربی شمار نہ ہوں گے اور اداء جزیہ کے ساتھ ان کو دارالاسلام میں لینا درست ہوگا جیسا کہ دیگر ذمیوں کا معاملہ ہے اور ہمارے ذمہ ان کی تمام چیزوں سے ان کی حفاظت ضروری جن سے مسلمانوں کی حفاظت کرتے ہیں اور یہ بات ہمارے لئے حرام ہے کہ وہ غلام جو ہمارے ملک میں پیدا ہوتے اور ذمی بن گئے ان کو فدیہ میں دے کر دارالحرب سے مسلمانوں کا چھڑانا جائز نہیں۔ اس لئے کہ وہ ذمی بن چکے ہیں۔ اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ حربی جس کو ہم نے قید کرلیا وہ ہماری ذمہ داری میں آ گیا اور ہم اس کے مالک بن گئے اس کو بھی فدیہ میں دے کر دوسرے مسلمان کو چھڑانا جائز نہیں اور اس کا مشرکین کی طرف (مسلمان ہونے کی صورت میں) واپس کرنا درست نہیں یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مسلم فی النذر ۸' ابو داؤد فی الایمان باب ۲۱' دارمی فی السیر باب ٦١' مسند احمد ٤' ٤٣٠/٤٣٣۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: اس روایت میں پہلی کی بنسبت زیادہ وضاحت ہے اس میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اظہار اسلام کے باوجود مقید صحابی کے عوض میں دے کرا سے چھڑایا اور اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ بات منسوخ ہے اور امام کو اس بات کا اختیار نہیں ہے کہ وہ اہل حرب میں سے حاصل ہونے والے قیدیوں کو جو کہ اسلام لے آئیں ان کو مسلمان قیدیوں کے عوض دیں اور اس آیت نے **فلا ترجعوهن الى الكفار** "الایہ نے کسی مسلمان کے کفار کی طرف لوٹانے والے حکم کو منسوخ کر دیا۔

حاصل کلام: جبکہ اس حکم کا منسوخ ہونا ثابت ہو چکا اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ جو شخص ذمی بن کر ہمارے پاس آئے تو اسے کفار کی طرف نہ لوٹایا جائے اور ثابت ہوا کہ جس طرح اسلام کی وجہ سے خونوں اور مالوں کو تحفظ حاصل ہو جاتا ہے اسی طرح کسی سے عہد و پیمان کر لینے سے یہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں اور ہم پر لازم ہو جاتا ہے کہ ہم اہل ذمہ کو اس ذمہ داری کے توڑنے اور دارالحرب کی طرف لوٹنے سے منع کریں گے جس طرح کہ مسلمانوں کو اسلام کے ترک کرنے اور دارالحرب کی طرف جانے سے روکا جاتا ہے۔

نمبر ②: جن اہل حرب کو ہم حاصل کریں گے ان کے ہم مالک بن جائیں گے اس ملکیت سے ان کا ذمی ہونا ثابت ہوگا اور اگر ہم ان کو آزاد کر دیں تو وہ اس کے بعد حربی شمار نہ ہوں گے اور اداء جزیہ کے ساتھ ان کو دارالاسلام میں لینا درست ہوگا جیسا کہ دیگر ذمیوں کا معاملہ ہے اور ہمارے ذمہ ان کی تمام چیزوں سے ان کی حفاظت ضروری جن سے مسلمانوں کی حفاظت کرتے ہیں اور یہ بات ہمارے لئے حرام ہے کہ وہ غلام جو ہمارے ملک میں پیدا ہوئے اور ذمی بن گئے ان کو فدیہ میں دے کر دارالحرب سے مسلمانوں کا چھڑانا جائز نہیں۔ اس لئے کہ وہ ذمی بن چکے ہیں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ حربی جس کو ہم نے قید کر لیا وہ ہماری ذمہ داری میں آ گیا اور ہم اس کے مالک بن گئے اس کو بھی فدیہ میں دے کر دوسرے مسلمان کو چھڑانا جائز نہیں اور اس کا مشرکین کی طرف (مسلمان ہونے کی صورت میں) واپس کرنا درست نہیں یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

نوٹ: امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا رجحان فریق ثانی کے مؤقف کی طرف معلوم ہوتا ہے عقلی دلائل سے اس مؤقف کی تائید کی مگر نقلی دلیل اس کے حق میں ایک بھی نہیں لائی گئی جبکہ تمام نقلی دلائل فریق اوّل کے حق میں نظر آتے ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

بَابُ مَا أَحْرَزَ الْمُشْرِكُوْنَ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ ؛ هَلْ يَمْلِكُوْنَهُ أَمْ لَا ؟

مشرک اگر مسلمانوں کے مال پر قبضہ کرلیں تو وہ ان کی ملکیت بن جاتا ہے یا نہیں؟

نمبر ①: اہل حرب مسلمانوں کے مال پر قبضہ کے بعد اس کے مالک نہیں بن جاتے خواہ تقسیم کیا ہو یا نہ وہ مال مسلمانوں کے قبضہ کے بعد ان کو لوٹایا جائے گا اس قول کو ظاہر یہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے۔ فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ قبضہ سے وہ مال ان کی ملک بن گیا اگر مسلمان اس پر قبضہ کرلیں اور تقسیم سے پہلے مالک مال کو پالے تو وہ بلا معاوضہ اس کو دے دیا جائے گا اور تقسیم کے بعد وہ قیمت کے بغیر لینے کا مجاز نہیں اس قول کو ائمہ احناف اور ائمہ ثلاثہ مجاہد شریح، ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہم نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: اہل حرب مسلمانوں کا جو مال لے جائیں جب مسلمان اس کو پالیں تو وہ انہی مسلمانوں کو واپس کیا جائے خواہ تقسیم بھی کر دیا جائے کیونکہ وہ اس کے مالک نہیں بنے تھے۔

۵۲۱۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : كَانَتِ الْعَضْبَاءُ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ ، فَأَغَارَ الْمُشْرِكُوْنَ عَلَى سَرْحِ الْمَدِيْنَةِ ، فَذَهَبُوْا بِهِ ، وَفِيْهِ الْعَضْبَاءُ وَأَسَرُوْا امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَكَانُوْا إِذَا نَزَلُوْا يُرْسِلُوْنَ إِبِلَهُمْ فِي أَفْنِيَتِهِمْ .فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، قَامَتِ الْمَرْأَةُ وَقَدْ نُوِّمُوْا ، فَجَعَلَتْ لَا تَضَعُ يَدَهَا عَلَى بَعِيْرٍ إِلَّا رَغَا ، حَتّٰى إِذَا أَتَتْ عَلَى الْعَضْبَاءِ فَأَتَتْ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُوْلٍ فَرَكِبَتْهَا ، وَتَوَجَّهَتْ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ ، وَنَذَرَتْ ، لَئِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ عَلَيْهَا ، لَتَنْحَرَنَّهَا .فَلَمَّا قَدِمَتْ ، عَرَفَتِ النَّاقَةَ فَأَتَوْا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ الْمَرْأَةُ بِنَذْرِهَا فَقَالَ بِئْسَ مَا جَزَيْتِهَا أَوْ وَفَّيْتِهَا ، لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ

فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ، وَلَا فِیْمَا لَا یَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ . قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ غَنِیْمَةَ اَهْلِ الْحَرْبِ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِیْنَ ، مَرْدُوْدٌ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ قَبْلَ الْقِسْمَةِ وَبَعْدَهَا ، لِاَنَّ اَهْلَ الْحَرْبِ فِیْ قَوْلِهِمْ ، لَا یَمْلِكُوْنَ اَمْوَالَ الْمُسْلِمِیْنَ بِاَخْذِهِمْ اِیَّاهَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ .وَقَالُوْا : قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَرْاَةِ الَّتِیْ اَخَذَتِ الْعَضْبَاءَ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِیْمَا لَا یَمْلِكُ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ مَلَكَتْهَا بِاَخْذِهَا اِیَّاهَا مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ ، وَاَنَّ اَهْلَ الْحَرْبِ لَمْ یَكُوْنُوْا مَلَكُوْهَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :مَا اَخَذَهُ اَهْلُ الْحَرْبِ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِیْنَ ، فَاَحْرَزُوْهُ فِیْ دَارِهِمْ ، فَقَدْ مَلَكُوْهُ وَزَالَ عَنْهُ مِلْكُ الْمُسْلِمِیْنَ .فَاِذَا اَوْجَفَ عَلَیْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ ، فَاَخَذُوْهُ مِنْهُمْ ، فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ قَبْلَ اَنْ یُقْسَمَ ، اَخَذَهُ بِغَیْرِ شَیْءٍ ، وَاِنْ جَاءَ بَعْدَمَا قُسِمَ ، اَخَذَهُ بِالْقِیْمَةِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِی الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ ، اَنَّ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِیْمَا لَا یَمْلِكُ اِنَّمَا كَانَ قَبْلَ اَنْ تَمْلِكَ الْمَرْاَةُ النَّاقَةَ ، لِاَنَّهَا قَالَتْ ذٰلِكَ وَهِیَ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ ، وَكُلُّ النَّاسِ یَقُوْلُ :اِنَّ مَنْ اَخَذَ شَیْئًا مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ ، فَلَمْ یَتَحَوَّلْ بِهٖ اِلٰی دَارِ الْاِسْلَامِ ، اَنَّهٗ غَیْرُ مُحْرِزٍ لَهٗ ، وَغَیْرُ مَالِكٍ ، وَاِنْ مَلَكَهٗ لَا یَقَعُ عَلَیْهِ حَتّٰی یَخْرُجَ بِهٖ اِلٰی دَارِ الْاِسْلَامِ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ ، فَقَدْ غَنِمَهٗ وَمَلَكَهٗ .فَلِهٰذَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَاْنِ الْمَرْاَةِ مَا قَالَ ، لِاَنَّهَا نَذَرَتْ قَبْلَ اَنْ تَمْلِكَهَا لَئِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ عَلَیْهَا ، لَتَنْحَرَنَّهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِیْمَا لَا یَمْلِكُهٗ لِاَنَّ نَذْرَهَا ذٰلِكَ كَانَ مِنْهَا قَبْلَ اَنْ تَمْلِكَهَا .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْحَدِیْثِ ، وَلَیْسَ فِیْهِ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ الْمُشْرِكِیْنَ قَدْ كَانُوْا مَلَكُوْهَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَخْذِهِمْ اِیَّاهَا مِنْهُ اَمْ لَا وَلَا عَلٰی اَنَّ اَهْلَ الْحَرْبِ یَمْلِكُوْنَ مَا اَوْجَفُوْا عَلَیْهِ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِیْنَ اَیْضًا اَمْ لَا .وَالَّذِیْ فِیْهِ الدَّلِیْلُ عَلٰی ذٰلِكَ ،

۵۱۶۱: ابوالمہلب نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عضباء اونٹنی تمام حجاج سے آگے نکلنے والی تھی۔ مشرکین مدینہ منورہ کی چراگاہ پر لوٹ ڈال کر چراگاہ کے جانور ہانک کر لے گئے اس میں عضباء اونٹنی بھی تھی۔ انہوں نے ایک مسلمان عورت کو بھی قیدی بنالیا۔ ان کی عادت یہ تھی کہ جب وہ کسی جگہ اترتے تو اپنے اونٹوں کو ان کے میدانوں میں چھوڑ دیتے تھے۔ ایک رات وہ عورت اس حالت میں جاگی کہ وہ لوگ سو چکے تھے۔ وہ جس اونٹ پر ہاتھ رکھتی وہ شور مچاتا یہاں تک کہ وہ عضباء اونٹنی کے پاس پہنچی تو گویا وہ ایک فرمانبردار اونٹنی کے پاس آئی وہ اس پر سوار ہو کر مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوئی اور نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو نجات دی تو وہ اس اونٹنی کو ذبح

کرے گی جب وہ مدینہ طیبہ پہنچی تو اونٹنی پہچانی گئی۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ اس عورت کو جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے اس نے آپ کو اپنی نذر کے متعلق اطلاع دی تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم یہ نذر پوری کرو تو تم نے برا بدلہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور غیر مملوک چیز میں نذر پوری نہیں کی جاتی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت علماء کا خیال یہ ہے کہ مسلمانوں کے اموال میں سے جو کچھ اہل حرب سے بطور غنیمت حاصل ہو اس کو تقسیم سے پہلے اور بعد مسلمانوں کو واپس کر دیا جائے گا۔ ان کے بقول اہل حرب مسلمانوں کے مال ان سے لینے کی صورت میں مالک نہیں بن سکتے۔ اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو فرمایا جس نے عضباء اونٹنی لی تھی کہ انسان جس چیز کا مالک نہ ہوا سے اہل حرب سے لینے کی صورت میں بھی مالک نہیں بنتا۔ اہل حرب کو اس اونٹنی پر جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ملکیت حاصل نہ ہوئی تھی۔ دوسروں نے کہا مشرکین مسلمانوں کا جو مال حاصل کر کے اس کو دارالحرب میں محفوظ کر لیں گے وہ اس کے مالک بن جائیں گے اور اس مال پر مسلمانوں کی ملکیت نہ رہے گی پھر جب مسلمان دوبارہ اس پر گھوڑے دوڑائیں اور ان سے واپس حاصل کریں پھر تقسیم سے قبل اس کا سابقہ مسلمان مالک آجائے تو وہ اسے کسی عوض کے بغیر حاصل کرے گا اور اگر تقسیم کر دیا گیا تو قیمت دے کر حاصل کرے گا۔ اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی کہ غیر مملوک چیز میں انسان کی نذر ماننا معتبر نہیں۔ عورت کا نذر ماننا اونٹنی کی ملکیت کے حاصل ہونے سے پہلے تھا۔ کیونکہ اس نے یہ بات دارالحرب میں کہی تھی اور سب لوگ یہ کہتے ہیں کہ جو شخص دارالحرب والوں سے کچھ لے اور اسے دارالاسلام کی طرف نہ لائے تو وہ اس کا محافظ و مالک نہیں ہوگا۔ اس چیز پر اس کی ملک واقع نہ ہوگی جب تک اسے لے کر دارالاسلام کی طرف نہ نکلے جب وہ ایسا کرے گا تو وہ مال غنیمت ہوگا اور یہ شخص اس کا مالک بن جائے گا۔ اسی وجہ سے جناب نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کے متعلق فرمایا جو کچھ کہ فرمایا کیونکہ اس نے مالک بننے سے پہلے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو نجات دی تو وہ اسے ذبح کرے گی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا۔ کہ انسان جس چیز کا مالک نہ ہو اس میں اس کی نذر صحیح نہیں کیونکہ اس نے اس اونٹنی کی مالک بننے سے پہلے اس کی نذر مان لی تھی (جو کہ معتبر نہیں) جب اس روایت کا یہ مطلب ہے اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ مشرکین اس اونٹنی کے لوٹنے کے بعد مالک بن گئے تھے یا نہیں اور نہ اس بات کی کوئی دلیل ہے کہ حربی لوگ مسلمانوں کے جس مال کو لوٹ کر لے جائیں وہ اس کے مالک بن جائیں گے۔

تخریج : مسلم فی النذر۸، ابو داؤد فی الایمان باب۲۱، ترمذی فی النذور باب۱، نسائی فی الایمان باب۱۷، ۴۱/۳۱، ابن ماجہ فی الکفارات باب۱۶، دارمی فی السیر باب ۶۱، والنذور باب۳، مسند احمد ۱۲۹/۱، ۲۰۷/۲، ۲۹۷/۳، ۲۴۷/۶۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: ایک جماعت علماء کا خیال یہ ہے کہ مسلمانوں کے اموال میں سے جو کچھ اہل حرب سے بطور غنیمت حاصل ہو اس کو تقسیم سے پہلے اور بعد مسلمانوں کو واپس کر دیا جائے گا۔ ان کے بقول اہل حرب مسلمانوں کے مال ان سے لینے

کی صورت میں مالک نہیں بن سکتے۔ اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو فرمایا جس نے عضباء اونٹنی لی تھی کہ انسان جس چیز کا مالک نہ اسے اہل حرب سے لینے کی صورت میں بھی مالک نہیں بنتا۔ اہل حرب کو اس اونٹنی پر جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف ملکیت حاصل نہ ہوئی تھی۔

فریق ثانی کا مؤقف: مشرکین مسلمانوں کا جو مال حاصل کر کے اس کو دارالحرب میں محفوظ کر لیں گے وہ اس کے مالک بن جائیں گے اور اس مال پر مسلمانوں کی ملکیت نہ رہے گی پھر جب مسلمان دوبارہ اس پر گھوڑے دوڑائیں اور ان سے واپس حاصل کریں پھر تقسیم سے قبل اس کا سابقہ مسلمان مالک آجائے تو وہ اسے کسی عوض کے بغیر حاصل کرے گا اور اگر تقسیم کر دیا گیا تو قیمت دے کر حاصل کرے گا۔

فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی کہ غیر مملوک چیز میں انسان کی نذر ماننا معتبر نہیں۔ عورت کا نذر ماننا اونٹنی کی ملکیت کے حاصل ہونے سے پہلے تھا۔ کیونکہ اس نے یہ بات دارالحرب میں کہی تھی اور سب لوگ یہ کہتے ہیں کہ جو شخص دارالحرب والوں سے کچھ لے اور اسے دارالاسلام کی طرف نہ لوٹے تو وہ اس کا محافظ و مالک نہیں ہو گا۔ اس چیز پر اس کی ملک واقع نہ ہوگی جب تک اسے لے کر دارالاسلام کی طرف نہ نکلے جب وہ ایسا کرے گا تو وہ مال غنیمت ہوگا اور یہ شخص اس کا مالک بن جائے گا۔ اسی وجہ سے جناب نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کے متعلق فرمایا جو کچھ کہ فرمایا کیونکہ اس نے مالک بننے سے پہلے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو نجات دی تو وہ اسے ذبح کرے گی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا۔ کہ انسان جس چیز کا مالک نہ ہو اس میں اس کی نذر صحیح نہیں کیونکہ اس نے اس اونٹنی کی مالک بننے سے پہلے اس کی نذر مان لی تھی (جو کہ معتبر نہیں) جب اس روایت کا یہ مطلب ہے اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ مشرکین اس اونٹنی کے لوٹنے کے بعد مالک بن گئے تھے یا نہیں اور نہ اس بات کی کوئی دلیل ہے۔ حربی لوگ مسلمانوں کے جس مال کو لوٹ کر جائیں وہ اس کے مالک بن جائیں گے۔

فریق ثانی کی دلیل:

۵۱۶۲ : مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ الطَّائِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ لَهُ الْعَدُوُّ بَعِيرًا ، فَاشْتَرَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَجَاءَ بِهٖ فَعَرَفَهُ صَاحِبُهُ، فَخَاصَمَهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْتَهُ ثَمَنَهُ الَّذِي اشْتَرَاهُ بِهٖ وَهُوَ لَكَ، وَإِلَّا فَهُوَ لَهُ.

۵۱۶۲: سماک بن حرب نے تمیم بن طرفہ طائی سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کا اونٹ دشمنوں نے چھین لیا (انہوں نے فروخت کر دیا) تو ایک دوسرا شخص اسے خرید لایا مالک نے اپنا اونٹ پہچان لیا۔ وہ اپنا مقدمہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم پسند کرو تو اس شخص کو اس کی اتنی قیمت دے دو جس میں اس

نے خریدا ہے تو یہ اونٹ تمہارا ہوگا ورنہ اسی کا ہوگا۔

۵۱۶۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ : ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ . فَهٰذَا هُوَ الَّذِیْ فِيْهِ وَجْهُ الْحُكْمِ فِیْ هٰذَا الْبَابِ كَيْفَ هُوَ ؟ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ . فَمِمَّا رُوِیَ عَنْهُمْ فِیْ ذٰلِكَ

۵۱۶۳: سماک بن حرب نے تمیم بن طرفہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ اس باب کا یہی حکم ہے جو ان روایات میں مذکور ہوا۔ متقدمین کی ایک جماعت نے اس کو نقل کیا ہے۔

حاصل روایات : اس باب کا یہی حکم ہے جو ان روایات میں مذکور ہوا۔ متقدمین کی ایک جماعت نے اس کو نقل کیا ہے۔

اقوال متقدمین سے تائید:

۵۱۶۴ : مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِیْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ : فِيْمَا أَحْرَزَ الْمُشْرِكُوْنَ فَأَصَابَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَعَرَفَهُ صَاحِبُهُ قَالَ إِنْ أَدْرَكَهُ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ ، فَهُوَ لَهُ ، وَإِنْ جَرَتْ فِيْهِ السِّهَامُ ، فَلَا شَیْءَ لَهُ .

۵۱۶۴: قتادہ رحمہ اللہ نے رجاء بن حیوہ سے انہوں نے قبیصہ بن ذؤیب سے نقل کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس مال پر مشرکین کا قبضہ ہو جائے پھر (دوبارہ) مسلمان اسے حاصل کر لیں اور ان میں سے مال کے مالکان اپنی اشیاء پہچان لیں۔ آپ نے فرمایا اگر تقسیم سے پہلے پالیں تو وہ اس کا ہوگا اور اگر تقسیم کر دیا گیا تو سابقہ مالک کو کچھ نہ ملے گا۔

۵۱۶۵ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، وَأَبَا عُبَيْدَةَ قَالَا ذٰلِكَ .

۵۱۶۵: ابن عون نے رجاء بن حیوہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ دونوں نے یہ فرمایا ہے۔

۵۱۶۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، مِثْلَهُ .

۵۱۶۶: سلیمان بن یسار نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔

۵۱۶۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ ،

عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :إذَا أَصَابَ الْمُشْرِكُوْنَ السَّبْيَ لِلْمُسْلِمِيْنَ ، فَأَصَابَهُ الْمُسْلِمُوْنَ ، فَقَدْ رَدَّ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ ، فَهُوَ لَهُ، وَإِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ بَعْدَ الْقِسْمَةِ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ ، بِالثَّمَنِ الَّذِي أَخَذَ بِهِ .

٥١٦٧:لیث نے مجاہد رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ جب مشرکین مسلمانوں کے قیدی قبضہ میں کرلیں پھر مسلمانوں نے (حملہ کر کے ان کو) پالیا تقسیم سے پہلے تو مالک پر لوٹادی جائے گی اور وہ اسی کی ملکیت ہوگی اور اگر تقسیم کے بعد قدرت ملی تو جس قیمت پر اس کو خرید کیا گیا وہ قیمت ادا کردینے سے اس کا زیادہ حق دار ہے۔

٥١٦٨ :حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسَدِيُّ ، قَالَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ غُلَامًا لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَبَقَ إِلَى الْعَدُوِّ ، وَظَهَرَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ، فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَمْ يَكُنْ قُسِمَ .

٥١٦٨: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک غلام دشمن کی طرف بھاگ گیا مسلمانوں نے اس پر غلبہ کر کے پکڑ لیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے میری طرف واپس کردیا۔ اس وقت غنائم کی تقسیم عمل میں نہ آئی تھی۔

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب ١٢٥ ، مالك فی الجهاد ١٧ ، مسند احمد ٤٢٨/٤ ، ١٢/٥ ۔

٥١٦٩ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوْبَ وَحَبِيْبٍ وَهِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ جَارِيَةً مِنَ الْعَدُوِّ فَوَطِئَهَا ، فَوَلَدَتْ مِنْهُ، فَجَاءَ صَاحِبُهَا ، فَخَاصَمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ الْمُسْلِمُ أَحَقُّ أَنْ يَرُدَّ عَلَى أَخِيْهِ بِالثَّمَنِ قَالَ :فَإِنَّهَا قَدْ وَلَدَتْ مِنْهُ، فَقَالَ :أَعْتِقْهَا ، قَضَاءُ الْأَمِيْرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

٥١٦٩:ایوب، حبیب، ہشام تینوں نے محمد رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے دشمن سے ایک لونڈی خریدی پھر اس سے وطی کی جس سے لڑکا پیدا ہوگیا تو لونڈی کا مالک آگیا۔ دونوں اپنا مقدمہ حضرت شریح رحمہ اللہ کی خدمت میں لے گئے تو انہوں نے فیصلہ فرمایا کہ مسلمان کو چاہئے کہ اس لونڈی کو قیمت خرید پر واپس کردے اس نے کہا اس سے تو میرا بچہ پیدا ہوا ہے۔ تو شریح نے فرمایا اسے آزاد کردو یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے۔

٥١٧٠ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ ابْنِ إِبْرَاهِيْمَ وَعَامِرٍ ، قَالَ :وَقَالَ قَتَادَةُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُمْ قَالُوْا فِيْمَا أَصَابَ الْمُشْرِكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ،

ثُمَّ أَصَابَهُ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدُ ، قَالُوْا :إِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ .

۵۱۷۰: قتادہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ تمام صحابہ نے فرمایا کہ اگر مشرکین مسلمانوں کا مال قبضہ میں لے لیں پھر دوبارہ مسلمان اس مال کو پالیں تو اگر اس کا مالک تقسیم سے پہلے آجائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

۵۱۷۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ أَصَابُوْا فَرَسًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، فَأَصَابَهُ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدُ ، فَأَخَذَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَبْلَ أَنْ يَقْسِمَ الْقَاسِمُ .وَلَمْ يَذْكُرْ نَافِعٌ هُنَا قَبْلَ أَنْ يَقْسِمَ الْقَاسِمُ إِلَّا أَنَّ الْحُكْمَ بَعْدَمَا يَقَعُ الْمُقَاسِمُ ، بِخِلَافِ ذٰلِكَ عِنْدَهُ .

۵۱۷۱: نافع روایت کرتے ہیں کہ دشمن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گھوڑا لے گئے پھر مسلمانوں نے اس پر قبضہ کر لیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تقسیم سے پہلے وہ لے لیا۔ حضرت نافع رحمہ اللہ نے یہاں یہ ذکر نہیں کیا کہ انہوں نے تقسیم سے پہلے لیا مگر ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں تقسیم کے بعد اس کا حکم اس کے خلاف ہے۔

۵۱۷۲ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خَلَاصٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ مَنْ اشْتَرَى مَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ ، فَهُوَ جَائِزٌ .

۵۱۷۲: قتادہ رحمہ اللہ نے خلاص سے انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا اگر دشمن کسی چیز کو قابو کرے تو اس کے بعد اس کو خریدنا جائز ہے۔

۵۱۷۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَالْحَسَنِ ، قَالَا :مَا أَحْرَزَ الْمُشْرِكُوْنَ ، فَهُوَ فَيْءٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ ، لَا يُرَدُّ مِنْهُ شَيْءٌ .فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ رَوَيْنَا عَنْهُمْ هٰذِهِ الْآثَارَ ، قَدْ ثَبَتَ مِلْكُ الْمُشْرِكِيْنَ لِمَا أَحْرَزُوْا ، مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَإِنَّمَا اخْتِلَافُهُمْ فِيْمَا بَعْدَ ذٰلِكَ .فَقَالَ الْحَسَنُ وَالزُّهْرِيُّ :إِنَّ مَا أَحْرَزَ الْمُشْرِكُوْنَ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ ، ثُمَّ قَدَرَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ ، فَلَا سَبِيْلَ لِصَاحِبِهِ عَلَيْهِ .وَقَدْ خَالَفَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ شُرَيْحٌ ، وَمُجَاهِدٌ ، وَإِبْرَاهِيْمُ ، وَعَامِرٌ ، وَمَنْ تَقَدَّمَهُمْ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عُمَرُ ، وَعَلِيٌّ ، وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ ، وَابْنُ عُمَرَ ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَشَدَّ مَا قَالُوْهُ مِنْ ذٰلِكَ ، مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ ، فَذٰلِكَ أَوْلَى مِمَّا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ، وَإِنْ كَانَ النَّظْرُ مُخَالِفًا لِمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْفَرِيْقَانِ جَمِيْعًا .وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الْمُسْلِمِيْنَ يَسْبُوْنَ أَهْلَ الْحَرْبِ وَأَمْوَالَهُمْ ، فَيَمْلِكُوْنَ أَمْوَالَهُمْ ،

كَمَا يَمْلِكُوْنَ رِقَابَهُمْ ، وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ إِذَا أَسَرُوْا الْمُسْلِمِيْنَ ، لَمْ يَمْلِكُوْا رِقَابَهُمْ .فَالنَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ لَا يَمْلِكُوْا أَمْوَالَهُمْ ، وَيَكُوْنُ حُكْمُ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ ، كَحُكْمِ رِقَابِهِمْ ، كَمَا كَانَ حُكْمُ أَمْوَالِ الْمُشْرِكِيْنَ ، كَحُكْمِ رِقَابِهِمْ .وَلٰكِنَّا مُنِعْنَا مِنْ ذٰلِكَ ، بِمَا حَكَمَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَبِمَا حَكَمَ بِهِ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ بَعْدِهِ. فَلَمَّا ثَبَتَ مَا حَكَمُوْا بِهِ مِنْ ذٰلِكَ ، فَنَظَرْنَا إِلَى مَا اُخْتُلِفَ فِيْهِ، مِنْ حُكْمِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ ، فَأَخَذُوْهُ مِنْ أَيْدِى الْمُشْرِكِيْنَ ، فَجَاءَ صَاحِبُهُ بَعْدَمَا قُسِمَ ، هَلْ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ بِالْقِيْمَةِ ، كَمَا قَالَ بَعْضُ مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ أَوْ لَا يَأْخُذُهُ بِقِيْمَةٍ وَلَا غَيْرِهَا ، كَمَا قَدْ قَالَ بَعْضُ مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا ؟ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، فَرَأَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَكَمَ فِيْ مُشْتَرِى الْبَعِيْرِ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ أَنَّ لِصَاحِبِهِ أَنْ يَأْخُذَهُ مِنْهُ بِالثَّمَنِ ، وَكَانَ ذٰلِكَ الْبَعِيْرُ قَدْ مَلَكَهُ الْمُشْتَرِى مِنَ الْحَرْبِيِّيْنَ ، كَمَا يَمْلِكُ الَّذِىْ يَقَعُ فِيْ سَهْمِهِ مِنَ الْغَنِيْمَةِ مَا يَقَعُ فِيْ سَهْمِهِ مِنْهَا .فَالنَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ الْإِمَامُ إِذَا قَسَمَ الْغَنِيْمَةَ ، فَوَقَعَ شَيْءٌ مِنْهَا فِيْ يَدِ رَجُلٍ ، وَقَدْ كَانَ أُسِرَ ذٰلِكَ مِنْ يَدِ آخَرَ ، أَنْ يَكُوْنَ الْمَأْسُوْرُ مِنْ يَدِهِ كَذٰلِكَ وَأَنْ يَكُوْنَ لَهُ أَخْذُ مَا كَانَ أُسِرَ مِنْ يَدِهِ مِنْ يَدَىْ الَّذِى وَقَعَ فِيْ سَهْمِهِ بِقِيْمَتِهِ، كَمَا يَأْخُذُهُ مِنْ يَدِ مُشْتَرِيْهِ الَّذِىْ ذَكَرْنَا بِثَمَنِهِ. وَهٰذَا قَوْلُ أَبِىْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِىْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵۱۷۳: زہری اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو چیز مشرکین کے قابو میں ہو وہ مسلمانوں کے لئے مال غنیمت ہے۔ اس سے کچھ بھی واپس نہ کیا جائے گا۔ ان تمام روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ جو چیز مسلمانوں کی مشرک اپنے قبضہ میں لے لیں وہ ان کی ملکیت بن جاتی ہے۔ مگر اس سلسلہ میں اختلاف ہے زہری و حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مشرکین مسلمانوں کے اموال میں سے جو کچھ قابو میں لیں پھر دوسری بار مسلمانوں کو ان پر قبضہ مل جاتا ہے تو اس مال میں مالک کا اب کوئی حق نہیں۔ مگر دوسری طرف حضرت مجاہد' شریح' ابن عمر' حضرت عمر' علی المرتضٰی ابو عبیدہ' زید بن ثابت رضی اللہ عنہم نے ان دونوں کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے اپنے قول کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے پختہ و مضبوط کیا ہے جس کو ہم نے حضرت تمیم بن طرفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر کیا ہے یہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف ہم گئے ہیں۔ اگرچہ قیاس کا تقاضا ان دونوں کے خلاف ہے۔ وہ اس طرح کہ۔ اگرچہ قیاس ہر دو فریق کے خلاف ہے وہ اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان اہل حرب کو قیدی بناتے اور ان کے مال پر قبضہ کر کے ان کے مالک بن جاتے ہیں جس طرح کہ وہ ان کی گردنوں کے مالک بن جاتے ہیں

اور مشرکین جب مسلمانوں کو قیدی بناتے ہیں تو وہ ان کی گردنوں کے مالک تو نہیں بنتے مگر مالوں کے مالک بن جاتے ہیں اگرچہ قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ان اموال کے بھی مالک نہ بنیں اور مسلمانوں کے اموال کا حکم بھی ان کی گردنوں جیسا ہو۔ جیسا کہ مشرکین کے اموال کا حکم ان کی گردنوں کی طرح ہے۔ مگر ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد والے مسلمانوں کے فیصلے کی وجہ سے اس قیاس کو ترک کر دیا۔ تو اب جبکہ اس سلسلہ میں ان کا فیصلہ ثابت ہو گیا تو ہم نے مختلف فیہ مسئلہ سے متعلق بھی غور کیا یعنی جبکہ مسلمان اس پر قادر ہو کر مشرکین کے ہاتھوں سے لے لیں اور پھر تقسیم کے بعد اس کا مالک آ جائے تو وہ قیمت کے ساتھ لے سکتا ہے۔ جیسا کہ ان بعض حضرات کا قول گزرا جس سے ہم نے اس باب میں روایت کیا ہے یا قیمت سے بھی نہیں لے سکتا اور نہ اور کسی طریقہ سے جیسا کہ دوسروں نے کہا جن کی روایات کا تذکرہ کر دیا گیا۔ تو غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل حرب سے اونٹ خریدنے والے کے سلسلہ میں فیصلہ فرمایا کہ وہ مذکورہ قیمت سے لے لے اور اس اونٹ کو حربیوں سے خرید کر مشتری مالک بن چکا تھا۔ جس طرح وہ مالک بن جاتا ہے جس کا حصہ غنیمت میں آئے۔ پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ امام نے غنیمت کو جب تقسیم کر دیا اور اس کا کوئی حصہ کسی آدمی کے ہاتھ میں آیا اور وہ چیز دوسرے ہاتھوں سے مقید ہوئی تھی تو اس کے ہاتھ میں مقید ہونے والی چیز کا حکم بھی اسی طرح ہونا چاہئے اور جو اس کے اپنے ہاتھوں سے مقید ہوئی اس کو قیمت کے ساتھ اس آدمی سے لینا درست ہے جس کے وہ حصہ میں آئی ہے جیسا کہ خریدار سے ثمن کے بدلے وہ لے سکتا ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اگرچہ قیاس ہر دو فریق کے خلاف ہے وہ اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان اہل حرب کو قیدی بناتے اور ان کے مال پر قبضہ کر کے ان کے مالک بن جاتے ہیں جس طرح کہ وہ ان کی گردنوں کے مالک بن جاتے ہیں اور مشرکین جب مسلمانوں کو قیدی بناتے ہیں تو وہ ان کی گردنوں کے مالک تو نہیں بنتے مگر مالوں کے مالک بن جاتے ہیں اگرچہ قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ان اموال کے بھی مالک نہ بنیں اور مسلمانوں کے اموال کا حکم بھی ان کی گردنوں جیسا ہو۔ جیسا کہ مشرکین کے اموال کا حکم ان کی گردنوں کی طرح ہے۔ مگر ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد والے مسلمانوں کے فیصلے کی وجہ سے اس قیاس کو ترک کر دیا۔ تو اب جبکہ اس سلسلہ میں ان کا فیصلہ ثابت ہو گیا تو ہم نے مختلف فیہ مسئلہ سے متعلق بھی غور کیا یعنی جبکہ مسلمان اس پر قادر ہو کر مشرکین کے ہاتھوں سے لے لیں اور پھر تقسیم کے بعد اس کا مالک آ جائے تو وہ قیمت کے ساتھ لے سکتا ہے۔ جیسا کہ ان بعض حضرات کا قول گزرا جن سے ہم نے اس باب میں روایت کیا ہے یا قیمت سے بھی نہیں لے سکتا اور نہ اور کسی طریقہ سے جیسا کہ دوسروں نے کہا جن کی روایات کا تذکرہ کر دیا گیا۔

تو غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل حرب سے اونٹ خریدنے والے کے سلسلہ میں فیصلہ فرمایا

کہ وہ مذکورہ قیمت سے لے لے اور اس اونٹ کو حربیوں سے خرید کر مشتری مالک بن چکا تھا۔ جس طرح وہ مالک بن جاتا ہے جس کے حصہ غنیمت میں آئے۔

پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ امام نے غنیمت کو جب تقسیم کر دیا اور اس کا کوئی حصہ کسی آدمی کے ہاتھ میں آیا اور وہ چیز دوسرے ہاتھوں سے مقید ہوئی تھی تو اس کے ہاتھ میں مقید ہونے والی چیز کا حکم بھی اسی طرح ہونا چاہئے اور جو اس کے اپنے ہاتھوں سے مقید ہوئی اس کو قیمت کے ساتھ اس آدمی سے لینا درست ہے جس کے وہ حصہ میں آئی ہے جیسا کہ خریدار سے ثمن کے بدلے وہ لے سکتا ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ: حربی لوگ مسلمانوں کے جس مال پر قبضہ کر لیں تو وہ ان کی ملکیت بن جائے گا اگر دوبارہ مسلمان اس پر قابو پا لیں تو تقسیم سے قبل وہ اپنی چیز لے سکتے ہیں تقسیم کے بعد خرچ شدہ قیمت کے ساتھ لے سکتے ہیں ورنہ اس کے لینے کا کوئی راستہ نہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسی کی طرف رجحان ظاہر کر کے اس کو دلیل نظری سے مؤید کیا ہے۔ (مترجم)

بَابُ مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ لِمَنْ هُوَ ؟

مرتد کی وراثت کس کو ملے گی؟

خلاصۃ البرام:

نمبر ①: مرتد جب اپنے ارتداد کی حالت میں مر گیا یا قتل ہو گیا تو اس کا مال مسلمانوں کے بیت المال میں جمع ہو گا۔ اس قول کو امام ربیعہ اور ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: مرتد کی موت پر اس کی وراثت مسلمان ورثاء کو ملے گی اس قول کو ائمہ احناف امام ابن سعد ثوری رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: مرتد جب حالت ارتداد میں ہی قتل ہو جائے تو اس کا مال بیت المال میں جائے گا۔ اس کی دلیل مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

۵۱۷۴ : حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ ، وَلَا الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ .

۵۱۷۴: عمرو بن عثمان نے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب۴۸' والفرائض باب۲۶' مسلم فی الفرائض۱' ابو داؤد فی الفرائض باب۱۰' ترمذی فی الفرائض باب۱۵' ابن ماجه فی الفرائض باب۶' دارمی فی الفرائض باب۲۹' مالك فی الفرائض ۱۰' مسند احمد ۲' ۲۰۸/۲۰۰۔

۵۱۷۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۱۷۵: یونس نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۱۷۶ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْمُرْتَدَّ إِذَا قُتِلَ عَلٰى رِدَّتِهٖ، أَوْ مَاتَ عَلَيْهَا ، كَانَ مَالُهٗ لِبَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا : مِيْرَاثُهٗ لِوَرَثَتِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، أَنَّ ذٰلِكَ الْكَافِرَ الَّذِيْ عَنَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، لَمْ يُبَيِّنْ لَنَا فِيْهِ أَيَّ كَافِرٍ هُوَ ؟ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ الْكَافِرُ الَّذِيْ لَهٗ مِلَّةٌ ، وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ الْكَافِرُ ، كُلُّ كُفْرٍ ، كَانَ مَا كَانَ ، مِلَّةً أَوْ غَيْرَ مِلَّةٍ .فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ لَمْ يَجُزْ أَنْ يُصْرَفَ إِلٰى أَحَدِ الْمَعْنَيَيْنِ دُوْنَ الْآخَرِ إِلَّا بِدَلِيْلٍ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ .فَنَظَرْنَا ، هَلْ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْآثَارِ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا أَرَادَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ ؟

۵۱۷۶: عمرو بن عثمان نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ مسلمان کافر کا وارث نہ ہو گا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ جب مرتد ہونے والا اپنے ارتداد پر قتل ہو جائے یا مر جائے تو اس کا مال بیت المال میں جائے گا اس کی دلیل مندرجہ بالا روایات ہیں۔ دوسروں نے کہا مرتد کی میراث اس کے مسلمان ورثاء کو ملے گی۔ فریق اوّل کے مؤقف کا جواب یہ ہے کہ اس ارشاد میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعلقہ کافر کی وضاحت نہیں فرمائی کہ اس سے کون سا کافر مراد ہے۔ ممکن ہے کہ اس سے وہ کافر مراد ہو جس کا کسی ملت سے تعلق ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ مطلق کافر مراد ہو۔ خواہ اس کا کسی ملت سے تعلق ہو یا نہ ہو۔ تو جب اس بات کا احتمال ہے تو کسی دلیل کے بغیر کسی ایک جانب کو متعین نہیں کیا جا سکتا۔ اب دونوں معانی میں سے ایک کی تعیین نہیں کی جا سکتی جو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد پر دلالت کرتی ہے۔

تعیین دلالت کے لئے مؤید روایت:

۵۱۷۷ : فَإِذَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ ، لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ ، وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ. فَلَمَّا جَاءَ هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا ذَكَرْنَا ، عَلِمْنَا أَنَّهُ أَرَادَ الْكَافِرَ ، ذَا الْمِلَّةِ .فَلَمَّا رَأَيْنَا الرِّدَّةَ لَيْسَتْ بِمِلَّةٍ ، وَرَأَيْنَاهُمْ مُجْمِعِينَ أَنَّ الْمُرْتَدِّينَ لَا يَرِثُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، لِأَنَّ الرِّدَّةَ لَيْسَتْ بِمِلَّةٍ ، ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ مِيرَاثِهِمْ ، حُكْمُ مِيرَاثِ الْمُسْلِمِينَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَأَنْتَ لَا تُوَرِّثُهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَكَذٰلِكَ لَا تُوَرِّثُ الْمُسْلِمِينَ مِنْهُمْ .قِيلَ لَهُ :مَا فِي هٰذَا دَلِيلٌ لَكَ عَلَى مَا ذَكَرْتُ ، لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا مَنْ يَمْنَعُ الْمِيرَاثَ بِفِعْلٍ كَانَ مِنْهُ، وَلَا يَمْنَعُ ذٰلِكَ الْفِعْلَ أَنْ يُوَرَّثَ .مِنْ ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الْقَاتِلَ لَا يَرِثُ مَنْ قَتَلَ ، وَرَأَيْنَا لَوْ جَرَحَ رَجُلًا جِرَاحَةً ، ثُمَّ مَاتَ الْمَجْرُوحُ مِنَ الْجِرَاحَةِ ، وَالْجَارِحُ أَبُو الْمَجْرُوحِ ، أَنَّهُ يَرِثُهُ .فَقَدْ صَارَ الْمَقْتُولُ يَرِثُ مِمَّنْ قَتَلَهُ، وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ مِمَّنْ قَتَلَ ، لِأَنَّ الْقَاتِلَ عُوقِبَ بِقَتْلِهِ ، فَمُنِعَ الْمِيرَاثُ مِمَّنْ قَتَلَهُ، وَلَمْ يُمْنَعِ الْمَقْتُولُ مِنَ الْمِيرَاثِ مِمَّنْ جَرَحَهُ الْجِرَاحَةَ الَّتِي قَتَلَتْهُ، إِذْ كَانَ لَمْ يَفْعَلْ شَيْئًا .فَكَذٰلِكَ الْمُرْتَدُّ ، مُنِعَ مِنْ مِيرَاثِ غَيْرِهِ، عُقُوبَةً لِمَا أَتَاهُ وَلَمْ يُمْنَعْ غَيْرُهُ مِنَ الْمِيرَاثِ مِنْهُ، إِذْ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ مَا يُعَاقَبُ عَلَيْهِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ ، قَوْلُ مَنْ يُوَرِّثُ مِنَ الْمُرْتَدِّ وَرَثَتَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ أَيْضًا .

۵۱۷۷: عمرو بن عثمان نے اسامہ بن زیدؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کافر کا وارث نہ ہوگا اور نہ کافر مسلمان کا وارث ہوتا ہے۔اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ کافر سے اہل ادیان مراد ہیں اور مرتد ہونا تو کوئی دین نہیں اور اس پر سب کا اجماع ہے کہ مرتد ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے کیونکہ خود ارتداد کوئی دین نہیں اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ان کی وراثت کا حکم مسلمانوں کی وراثت جیسا ہے۔تمہارے ہاں جب مسلمان کے وہ وارث نہیں تو مسلمان ان کے کس طرح وارث ہوئے۔تمہاری بات کی کوئی دلیل اس روایت میں نہیں ہے کیونکہ اگر کوئی شخص اپنے کسی عمل کی وجہ میراث سے محروم ہو جائے تو وہ فعل اس کے وارث بننے میں رکاوٹ نہ بنے گی اسی سلسلہ کی یہ بات ہے کہ قاتل مقتول کا وارث نہیں بنتا اور ہم نے دیکھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو زخمی کرتا ہے پھر زخمی کرنے والا خود طبعی موت مر گیا کچھ وقت بعد اسی زخم کی وجہ سے یہ زخمی شخص مر گیا اور زخمی کرنے

والا اس زخمی شخص کا والد ہے تو اب یہ زخمی شخص اپنے زخم لگانے والے والد کا وارث بن جائے گا۔اس سے ثابت ہوا کہ مقتول اپنے قاتل کا وارث بن جاتا ہے۔مگر قاتل مقتول کا وارث نہیں بنتا اس کی وجہ یہ ہے کہ قاتل کو اس کے فعل قتل کی سزا دی گئی۔اس وجہ سے وہ مقتول کی وراثت سے محروم ہو گیا لیکن اس کے بالمقابل مقتول اس شخص کی وراثت سے محروم نہیں ہوتا کہ جس نے اسے جانبر نہ ہونے والا زخم لگایا۔جس سے وہ مر گیا کیونکہ اس نے ایسا کوئی فعل نہیں کیا (جس سے اسے محروم کیا جائے) اسی طرح مرتد کو اس کے عمل کی سزا دیتے ہوئے دوسروں کی وراثت سے تو محروم رکھا جائے گا لیکن دوسروں کو اس کی وراثت سے محروم نہ رکھا جائے گا کیونکہ دوسروں نے تو کوئی ایسا فعل نہیں کیا جس کی سزا میں ان کو وراثت سے محروم کر دیا جائے۔اس سے فریق ثانی کا قول ثابت ہو گیا کہ وہ مرتد کے مسلمان ورثاء کو اس کی وراثت دینے کے قائل ہیں۔

تخریج : دارمي في الفرائض باب ۲۹۔

حاصل روایات : اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ کافر سے اہل ادیان مراد ہیں اور مرتد ہونا تو کوئی دین نہیں اور اس پر سب کا اجماع ہے کہ مرتد ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے کیونکہ خود ارتداد کوئی دین نہیں اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ان کی وراثت کا حکم مسلمانوں کی وراثت جیسا ہے۔

اقوالِ متقدمین سے فریق ثانی کی تائید:

۵۱۷۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ جَعَلَ مِيْرَاثَ الْمُسْتَوْرِدِ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

۵۱۷۸: ابوعمرو شیبانی نے حضرت علی ؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے مستورد کی وراثت اس کے مسلمان ورثاء کو دی۔

۵۱۷۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْأَبْرَصِ ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِلْمُسْتَوْرِدِ عَلَى دِيْنِ مَنْ أَنْتَ ؟ . قَالَ :عَلَى دِيْنِ عِيْسَى ، قَالَ عَلِيٌّ وَأَنَا عَلَى دِيْنِ عِيْسَى ، فَمَنْ رَبُّكَ ؟ فَزَعَمَ الْقَوْمُ أَنَّهُ قَالَ :إِنَّهُ رَبُّهُ فَقَالَ اُقْتُلُوْهُ وَلَمْ يَتَعَرَّضْ لِمَالِهِ.

۵۱۷۹: ابن عبید بن ابرص نے بیان کیا کہ حضرت علی ؓ نے مستورد کو فرمایا تم کس دین پر ہو؟ اس نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر ہوں۔تو آپ نے فرمایا میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر ہوں آپ نے دوبارہ سوال کیا تمہارا رب کون ہے۔بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام میرا رب ہے۔اس پر آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو۔مگر آپ نے اس کے مال کو نہ چھیڑا۔

۵۱۸۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ :إِذَا مَاتَ الْمُرْتَدُّ وَرِثَهُ وَلَدُهُ .

۵۱۸۰: قاسم بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب مرتد مر جائے تو اس کی اولاد اس کی وارث ہوتی ہے۔

۵۱۸۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ :مِيْرَاثُهُ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .

۵۱۸۱: حکم بن عتیبہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا مرتد کی میراث اس کے مسلمان ورثاء کو ملے گی۔

۵۱۸۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِىْ كَثِيْرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ مِيْرَاثِ الْمُرْتَدِّ ، فَقَالَ :هُوَ لِأَهْلِهِ .

۵۱۸۲: موسیٰ بن ابی کثیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ مرتد لوگوں کی وراثت کا کیا حکم ہے۔ تو انہوں نے فرمایا وہ اس کے گھر والوں کو ملے گی۔

۵۱۸۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِىْ كَثِيْرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ عَنِ الْمُرْتَدِّيْنَ ، فَقَالَ :نَرِثُهُمْ وَلَا يَرِثُوْنَنَا .

۵۱۸۳: موسیٰ بن ابی کثیر نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ مرتد کا کیا حکم ہے تو انہوں نے فرمایا ہم ان کے وارث ہوں گے لیکن وہ ہمارے وارث نہ ہوں گے۔

۵۱۸۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِىْ كَثِيْرٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، مِثْلَهُ .

۵۱۸۴: موسیٰ بن ابی کثیر نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۱۸۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ الصَّبَّاحِ ، وَقَالَ مَرَّةً عَنْ أَبِى الصَّبَّاحِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، مِثْلَهُ .

۵۱۸۵: مرہ نے ابوالصباح سے انہوں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۱۸۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ فِى الْمُرْتَدِّ

يَلْحَقُ بِدَارِ الْحَرْبِ فَقَالَ :مَالُهُ بَيْنَ وَلَدِهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ .

۵۱۸۶: اشعث نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت کی ہے (اس مرتد سے متعلق جو دارالحرب میں چلا جائے) فرمایا اس کی میراث اس کے مسلمان بچوں کو ملے گی۔ قرآن مجید کے مطابق۔

۵۱۸۷ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ الْحَسَنَ قَالَ :مِيْرَاثُهُ لِوَارِثِهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، إِذَا ارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ .فَهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرْنَا ، قَدْ جَعَلُوْا مِيْرَاثَ الْمُرْتَدِّ لِوَرَثَتِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَشَذَّ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ مَا قَدْ وَصَفْته فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، مِمَّا يُوْجِبُهُ النَّظَرُ .وَفِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ أُخْرَى مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ أَيْضًا ، وَهِيَ أَنَّا رَأَيْنَاهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْمُرْتَدَّ قَبْلَ رِدَّتِهٖ، مَحْظُوْرٌ دَمُهُ وَمَالُهُ، ثُمَّ إِذَا ارْتَدَّ ، فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْحَظْرَ الْمُتَقَدِّمَ ، قَدْ ارْتَفَعَ عَنْ دَمِهٖ، وَصَارَ دَمُهُ مُبَاحًا ، وَمَالُهُ مَحْظُوْرًا فِيْ حَالَةِ الرِّدَّةِ ، بِالْحَظْرِ الْمُقَدَّمِ .وَقَدْ رَأَيْنَا الْحَرْبِيِّيْنَ حُكْمُ دِمَائِهِمْ وَحُكْمُ أَمْوَالِهِمْ سَوَاءٌ ، قُتِلُوْا أَوْ لَمْ يُقْتَلُوْا .فَلَمْ يَكُنْ الَّذِيْ يَحِلُّ بِهٖ أَمْوَالُهُمْ هُوَ الْقَتْلُ ، بَلْ كَانَ الْكُفْرَ ، وَكَانَ الْمُرْتَدُّ لَا يَحِلُّ مَالُهُ بِكُفْرِهٖ، فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ مَالَهُ لَا يَحِلُّ بِكُفْرِهٖ، ثَبَتَ أَنَّهُ لَا يَحِلُّ بِقَتْلِهٖ .وَقَدْ رَأَيْنَا أَمْوَالَ الْحَرْبِيِّيْنَ تَحِلُّ بِالْغَنَائِمِ ، فَتُمْلَكُ بِهَا ، وَرَأَيْنَا مَا وَقَعَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ فِيْ دَارِنَا ، مَلَكْنَاهُ عَلَيْهِمْ وَغَنِمْنَاهُ بِالدَّارِ ، وَإِنْ لَمْ نَقْتُلْهُمْ .فَلَمَّا كَانَ مَالُ الْمُرْتَدِّ غَيْرَ مَغْنُوْمٍ بِرِدَّتِهٖ، كَانَ فِي النَّظَرِ أَيْضًا ، غَيْرُ مَغْنُوْمٍ بِسَفْكِ دَمِهٖ. فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ مَالَهُ لَا يَدْخُلُ فِيْ حُكْمِ الْغَنَائِمِ ، لَمْ يَخْلُ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ ، إِمَّا أَنْ يَرِثَهُ وَرَثَتُهُ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَهُ لَوْ مَاتَ عَلَى الْإِسْلَامِ ، أَوْ يَصِيْرَ لِلْمُسْلِمِيْنَ .فَإِنْ صَارَ لِوَرَثَتِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَهُوَ كَمَا قُلْنَا ، وَإِنْ صَارَ لِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَقَدْ وَرِثَ الْمُسْلِمُوْنَ مُرْتَدًّا .فَلَمَّا كَانَ الْمُرْتَدُّ فِيْ حَالِ مَنْ يَرِثُهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَلَمْ يَخْرُجْ بِرِدَّتِهٖ مِنْ ذٰلِكَ ، كَانَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَهُ، هُمْ وَرَثَتُهُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَرِثُوْنَهُ لَوْ مَاتَ فِي الْإِسْلَامِ لَا غَيْرُهُمْ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَإِنَّمَا زَالَ مِلْكُ الْمُرْتَدِّ بِاللُّحُوْقِ بِدَارِ الْحَرْبِ ، لِخُرُوْجِهٖ مِنْ دَارِنَا إِلَى دَارِ الْحَرْبِ ، عَلَى طَرِيْقِ الْاِسْتِحْقَاقِ مَعَ كَوْنِهٖ مُقَاتِلًا لَنَا ، مُبَاحَ الدَّمِ فِيْ دَارِنَا ، بِدَلِيْلِ الْحَرْبِيِّ يَدْخُلُ إِلَيْنَا إِذَا عَادَ إِلَى دَارِ الْحَرْبِ ، وَخَلَّفَ مَالًا هَاهُنَا ، لَمْ يَزُلْ عَنْهُ مِلْكُهُ مَعَ وُجُوْدِ هٰذَا ، وَلَمْ يَخْرُجْ مُسْتَحِقًّا ، لِأَنَّهُ فِيْ أَمَانِنَا إِلَى أَنْ يَدْخُلَ دَارَ الْحَرْبِ .

۵۱۸۷: قتادہ رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے انہوں نے فرمایا اس کی میراث مسلمان ورثاء کو ملے گی

جبکہ وہ اسلام سے مرتد ہو جائے۔ان تمام حضرات کے قول کے مطابق مرتد کی وراثت اس کے مسلمان ورثاء کو ملے گی اوران کے اس قول کو نظری دلیل اورزیادہ پختہ کردیتی ہے۔ملاحظہ ہو۔مرتد ہو جانے سے پہلے تو بالاتفاق اس کے خون کی حرمت اور مال کی حرمت موجود ہوتی ہے پھر جب وہ ارتداد اختیار کرتا ہے تو اس پر بھی تمام کا اتفاق ہے کہ سابقہ عظمت ومحفوظیت ختم ہوگئی اور وہ مباح الدم ہو گیا اور مال ارتداد کی حالت میں بھی محفوظ رہتا ہے سابقہ ممانعت وحفاظت کی وجہ سے۔جب مرتد کا مال اس کے ارتداد کی وجہ سے مال غنیمت نہیں بن جاتا تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ اس کا خون بہانے کے سبب سے بھی اس کا مال غنیمت نہ بنے۔جب اس کا مال غنائم میں داخل نہیں تو اس کی دو صورتیں ہیں۔اس کی وراثت اصل ورثاء کو ملے۔عام مسلمانوں کو ملے۔اب اگر وراثت اصل ورثاء اسلامی کو ملتی ہے تو یہی بات ہم نے کہی اور اگر عام مسلمانوں کو ملے تو پھر بھی مقصود ثابت کہ مسلمان کافر کا وارث بن گیا۔تو جب مرتد اس مسلمان کی طرح ہے جس کی وراثت مسلمان ورثاء کو حاصل ہوتی ہے اور وہ ارتداد کی وجہ سے اس حکم سے خارج نہیں ہوتا تو اس کے وارث وہی لوگ ہوں گے۔جو حالت اسلام پر مرنے کی صورت میں وارث ہوتے۔دوسرے لوگ وارث نہ ہوں گے یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات: ان تمام حضرات کے قول کے مطابق مرتد کی وراثت اس کے مسلمان ورثاء کو ملے گی اوران کے اس قول کو نظری دلیل اورزیادہ پختہ کردیتی ہے۔ملاحظہ ہو۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

مرتد ہو جانے سے پہلے تو بالاتفاق اس کے خون کی حرمت اور مال کی حرمت موجود ہوتی ہے پھر جب وہ ارتداد اختیار کرتا ہے تو اس پر بھی تمام کا اتفاق ہے کہ سابقہ عظمت ومحفوظیت ختم ہوگئی اور وہ مباح الدّم ہو گیا اور مال ارتداد کی حالت میں بھی محفوظ رہتا ہے سابقہ ممانعت وحفاظت کی وجہ سے۔

جب مرتد کا مال اس کے ارتداد کی وجہ سے مال غنیمت نہیں بن جاتا تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ اس کا خون بہانے کے سبب سے بھی اس کا مال غنیمت نہ بنے۔جب اس کا مال غنائم میں داخل نہیں تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

نمبر ①: اس کی وراثت اصل ورثاء کو ملے۔

نمبر ②: عام مسلمانوں کو ملے۔اب اگر وراثت اصل ورثاء اسلامی کو ملتی ہے تو یہی بات ہم نے کہی اور اگر عام مسلمانوں کو ملے تو پھر بھی مقصود ثابت کہ مسلمان کافر وارث بن گیا۔تو جب مرتد اس مسلمان کی طرح ہے جس کی وراثت مسلمان ورثاء کو حاصل ہوتی ہے اور وہ ارتداد کی وجہ سے اس حکم سے خارج نہیں ہوتا تو اس کے وارث وہی لوگ ہوں گے۔جو حالت اسلام پر مرنے کی صورت میں وارث ہوتے۔دوسرے لوگ وارث نہ ہوں گے یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

ازالہ شبہہ:

مرتد کے دارالحرب میں چلے جانے سے اس کی ملک اس وجہ سے زائل ہو جاتی ہے کیونکہ وہ بطور استحقاق ہمارے ملک سے نکل کر دارالحرب میں چلا گیا حالانکہ ہمارے ملک میں ہمارے ساتھ لڑنے کی وجہ سے اس کا خون مباح ہو چکا تھا۔اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی حربی کافر ہمارے ملک میں داخل ہو کر پھر دارالحرب کی طرف لوٹ جائے اور دارالاسلام میں مال چھوڑ جائے تو اس کے باوجود اس کی ملکیت زائل نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ دارالحرب کا حقدار ہو کر نہیں نکلا اس لئے کہ وہ دارالحرب میں داخل ہونے تک ہماری حفاظت میں ہے۔

نوٹ: مرتد کے حالت ارتداد میں ہلاکت کی صورت میں اس کا مال مسلمان ورثاء کو ملے گا اسی کو امام طحاوی رحمہ اللہ نے ترجیح دے کر ثابت کیا ہے۔

بَابُ اِحْيَاءِ الْاَرْضِ الْمَيِّتَةِ

بنجر زمین کی آبادکاری کا حکم

خلاصۃ المرام: جو شخص کسی بنجر زمین کو آباد کرے وہ اس کا مالک ہے خواہ اس کو اجازت امام حاصل ہو یا نہ ہو۔اس کو امام شافعی، احمد، ابوثور رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: فریق ثانی کا موقف یہ ہے کہ بنجر زمین آباد کرنے سے اس وقت اس کی ملکیت بنے گی جب امام اس کے لئے مقرر کرے ورنہ وہ حکومت کی ہوگی اس قول کو امام ابن سیرین، ابن مسیب، نخعی، ابوحنیفہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

۵۱۸۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِیْ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ ، قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلٰى أَرْضٍ ، فَهِیَ لَهٗ.

۵۱۸۸: سلیمان یشکری نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی زمین (حکومت کی افتادہ زمین جو کسی کی ملک نہ ہو) پر احاطہ بنا لیا وہ اسی کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الامارہ باب۳۸، مسند احمد ۳۸۱/۳، ۵، ۲۱/۱۲۔

۵۱۸۹ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِیُّ ، قَالَ :ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَوَاتًا مِنْ أَرْضٍ ، فَهِیَ لَهٗ، وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ .

۵۱۸۹: کثیر بن عبداللہ نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مردہ زمین کو آباد کیا وہ اسی کے لئے ہے۔ ظالم کے پسینے کا اس میں کوئی حق نہیں۔

تخریج : بخاری فی الحرث باب۱۵، ابو داؤد فی الامارہ باب۳۷، ترمذی فی الاحکام باب۳۸، مالک فی الاقضیہ ۲۶، مسند احمد ۳۲۷/۵۔

۵۱۹۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ : ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ أَبِیْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَاطَ عَلٰی شَیْءٍ ، فَهُوَ لَهٗ. قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ : فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ إِلٰی أَنَّ مَنْ أَحْیَا أَرْضًا مَیِّتَةً فَهِیَ لَهٗ ، أَذِنَ لَهُ الْإِمَامُ فِیْ ذٰلِكَ أَوْ لَمْ یَأْذَنْ ، وَجَعَلَهَا لَهُ الْإِمَامُ ، أَوْ لَمْ یَجْعَلْهَا لَهٗ ، وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ . وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰی ذٰلِكَ أَبُوْ یُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمَا ، وَقَالُوْا : لَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْیَا أَرْضًا مَیِّتَةً فَهِیَ لَهٗ فَقَدْ جُعِلَ حُکْمُ إِحْیَاءِ ذٰلِكَ إِلٰی مَنْ أَحَبَّ فَلَا أَمْرَ لِلْإِمَامِ فِیْ ذٰلِكَ ، وَقَالُوْا : قَدْ دَلَّتْ عَلٰی هٰذَا أَیْضًا شَوَاهِدُ النَّظَرِ . أَلَا تَرٰی أَنَّ الْمَاءَ الَّذِیْ فِی الْبِحَارِ وَالْأَنْهَارِ ، مَنْ أَخَذَ مِنْهُ شَیْئًا مَلَکَهٗ بِأَخْذِهٖ إِیَّاهُ ، وَإِنْ لَمْ یَأْمُرْهُ الْإِمَامُ بِأَخْذِهٖ ، وَیَجْعَلْهُ لَهٗ . وَکَذٰلِكَ الصَّیْدُ ، مَنِ اصْطَادَهٗ ، فَهُوَ لَهٗ ، وَلَا یَحْتَاجُ فِیْ ذٰلِكَ إِلٰی إِبَاحَةٍ مِنَ الْإِمَامِ ، وَلَا إِلٰی تَمْلِیْكٍ ، وَالْإِمَامُ فِیْ ذٰلِكَ ، وَسَائِرُ النَّاسِ سَوَاءٌ . قَالُوْا : فَکَذٰلِكَ الْأَرْضُ الْمَیِّتَةُ الَّتِیْ لَا مِلْكَ لِأَحَدٍ عَلَیْهَا ، فَهِیَ کَالطَّیْرِ الَّذِیْ لَیْسَ بِمَمْلُوْكٍ ، فَمَنْ أَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا فَهُوَ لَهٗ أَخْذُهٗ إِیَّاهُ ، وَلَا یَحْتَاجُ فِیْ ذٰلِكَ إِلٰی أَمْرٍ مِنَ الْإِمَامِ ، وَلَا إِلٰی تَمْلِیْکِهٖ ، کَمَا لَا یَحْتَاجُ إِلٰی ذٰلِكَ مِنْهُ فِی الْمَاءِ وَالصَّیْدِ اللَّذَیْنِ ذَکَرْنَا . وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، مِنْهُمْ أَبُوْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی ، فَقَالُوْا : لَا تَکُوْنُ الْأَرْضُ تَحْیَا إِلَّا بِأَمْرِ الْإِمَامِ فِیْ ذٰلِكَ لِمَنْ یُحْیِیْهَا وَجَعَلَهَا لَهٗ . وَقَالُوْا : لَیْسَ مَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا ذُکِرَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ ، بِدَافِعٍ لِمَا قُلْنَا ، لِأَنَّ ذٰلِكَ الْإِحْیَاءَ الَّذِیْ جَعَلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْأَرْضَ لِلَّذِیْ أَحْیَاهَا فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ لَمْ یُفَسَّرْ لَنَا مَا هُوَ ؟ فَقَدْ یَجُوْزُ أَنْ یَکُوْنَ هُوَ مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ بِأَمْرِ الْإِمَامِ ، فَیَکُوْنُ قَوْلُهٗ مَنْ أَحْیَا أَرْضًا مَیِّتَةً فَهِیَ لَهٗ أَیْ : مَنْ أَحْیَاهَا عَلٰی شَرَائِطِ الْإِحْیَاءِ ، فَهِیَ لَهٗ . وَمِنْ شَرَائِطِهٖ تَحْظِیْرُهَا وَإِذْنُ الْإِمَامِ لَهٗ فِیْهَا ، وَتَمْلِیْکُهٗ إِیَّاهَا . فَقَدْ یَجُوْزُ أَنْ یَکُوْنَ هٰذَا هُوَ مَعْنَی الْحَدِیْثِ ، وَیَجُوْزُ أَنْ یَکُوْنَ عَلٰی مَا تَأَوَّلَهٗ أَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمَا ، إِلَّا أَنَّهٗ

لَا يَجُوْزُ اَنْ يُّقْطَعَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَوْلِ ، اَنَّهٗ اَرَادَ مَعْنًى اِلَّا بِالتَّوْقِيْفِ مِنْهُ، اَوْ بِاِجْمَاعٍ مِمَّنْ بَعْدَهٗ، اَنَّهٗ اَرَادَ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى .فَنَظَرْنَا اِذْ لَمْ نَجِدْ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ حُجَّةً لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فِىْ غَيْرِهٖ مِنَ الْاَحَادِيْثِ ، هَلْ فِيْهَا مَا يَدُلُّ عَلٰى شَىْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ؟ فَاِذَا يُوْنُسُ

۵۱۹۰: حسن نے حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے (زمین کے کسی حصہ پر) احاطہ کرلیا وہ اس کی ہے۔ (جبکہ وہ حکومت کی افتادہ ہو) امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء کا قول یہ ہے کہ جس نے افتادہ زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے خواہ امام اس کو اجازت دے یا نہ دے امام خواہ اس کے لئے مقرر کرے یا نہ کرے۔ مندرجہ آثار سے ثبوت پیش کیا۔ اس قول کو اختیار کرنے والوں میں امام ابو یوسف' محمد رحمہما اللہ بھی ہیں۔ جب آپ ﷺ نے فرمادیا ''من احیا ارضامیتہ فھی لہ'' اس ارشاد میں زمین آباد کرنے والے کے متعلق فرمایا امام کی طرف نسبت نہیں فرمائی۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ اس کا مالک ہے۔ اس پر نظری شواہد دلالت کرتے ہیں ذرا غور تو کرو کہ سمندروں اور نہروں کے پانی میں سے اگر کوئی شخص اس میں سے کچھ پانی حاصل کرے تو وہ اس کے قبضہ کرنے سے مالک بن جاتا ہے۔ خواہ اس کو امام نے لینے کا حکم نہ دیا ہو اور نہ اس کے لئے مقرر اور طے کیا ہو۔ اس کی دوسری نظیر شکار ہے۔ جو شخص شکار کرتا ہے وہ اسی کا ہوتا ہے وہ اس سلسلہ میں امام کی طرف سے اس شکار کے مباح قرار دینے اور مالک بنانے کا محتاج نہیں ہے۔ بلکہ اس سلسلے میں امام اور دوسرے لوگ برابر ہوتے ہیں۔ افتادہ غیر مملوکہ زمین کا حکم بھی یہی ہے کہ وہ غیر مملوک پرندے کی طرح ہے کہ جو شخص اسے حاصل کرتا ہے وہ محض اس کے پکڑنے سے اس کا مالک ہو جاتا ہے اور اس سلسلے میں وہ امام کے حکم یا تملیک کے محتاج نہیں ہوتا جس طرح وہ پانی اور شکار کے متعلق محتاج نہیں ہوتا جن کا ہم نے تذکرہ کیا ہے۔ دوسروں نے کہا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے حامی علماء کا قول یہ کہ زمین افتادہ کو حاکم کے حکم سے آباد کیا جا سکتا ہے پھر جو اس طرح آباد کرے گا تو وہ اسی کی ہوگی اور حاکم اسی کے لئے قرار دے گا۔ اس روایت میں جس آبادکاری کی بنیاد پر زمین کی ملکیت آبادکار کے لئے قرار دی گئی اس کی وضاحت نہیں فرمائی گئی اس میں دو احتمال ہیں۔ اس سے مراد وہ زمین ہو جو حکمران کے حکم کے مطابق شرائط کا لحاظ کر کے آباد کی گئی ہو۔ اس کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کسی کے تصرف میں نہ ہو۔ پس حکمران کی اجازت ہی اس کو مالک بنانا ہے۔ ممکن ہے کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ کی تاویل کے مطابق ہو۔ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ یہ یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ آپ ﷺ نے فلاں معنی مراد لیا ہے۔ جب تک کہ آپ کی طرف سے آگاہی حاصل نہ ہو یا آپ کے بعد والوں کا اس پر اجماع نہ ہو کہ آپ نے فلاں معنی مراد لیا ہے۔ جب اس روایت میں کسی ایک فریق کی بھی دلیل نہیں تو اب دیگر روایات کو دیکھتے ہیں جو اس پر دلالت کرنے والی ہوں۔

تخریج: روایت ۵۱۸۸ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول: بعض علماء کا قول یہ ہے کہ جس نے افتادہ زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے خواہ امام اس کو اجازت دے یا نہ دے امام خواہ اس کے لئے مقرر کرے یا نہ کرے۔ مندرجہ آثار سے ثبوت پیش کیا۔ اس قول کو اختیار کرنے والوں میں امام ابو یوسف، محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔

طرزِ استدلال: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا "من احیا ارضامیتہ فھی لہ" اس ارشاد میں زمین آباد کرنے والے کے متعلق فرمایا امام کی طرف نسبت نہیں فرمائی۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ اس کا مالک ہے۔ اس پر نظری شواہد دلالت کرتے ہیں ذرا غور تو کرو کہ سمندروں اور نہروں کے پانی میں سے اگر کوئی شخص اس میں سے کچھ پانی حاصل کرے تو وہ اس کے قبضہ کرنے سے مالک بن جاتا ہے۔ خواہ اس کو امام نے لینے کا حکم نہ دیا ہو اور نہ اس کے لئے مقرر اور طے کیا ہو۔ اس کی دوسری نظیر شکار ہے۔ جو شخص شکار کرتا ہے وہ اسی کا ہوتا ہے وہ اس سلسلہ میں امام کی طرف سے اس شکار کے مباح قرار دینے اور مالک بنانے کا محتاج نہیں ہے۔ بلکہ اس سلسلے میں امام اور دوسرے لوگ برابر ہوتے ہیں۔ افتادہ غیر مملوکہ زمین کا حکم بھی یہی ہے کہ وہ غیر مملوک پرندے کی طرح ہے کہ جو شخص اسے حاصل کرتا ہے وہ محض اس کے پکڑنے سے اس کا محتاج ہو جاتا ہے اور اس سلسلے میں وہ امام کے حکم یا تملیک کا محتاج نہیں ہوتا جس طرح ہو پانی اور شکار کے متعلق محتاج نہیں ہوتا جن کا ہم نے تذکرہ کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے حامی علماء کا قول یہ ہے کہ زمین افتادہ کو حاکم کے حکم سے آباد کیا جا سکتا ہے پھر جو اس طرح آباد کرے گا تو وہ اسی کی ہوگی اور حاکم اسی کے لئے قرار دے گا۔

فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: اس روایت میں جس آباد کاری کی بنیاد پر زمین کی ملکیت آباد کار کے لئے قرار دی گئی اس کی وضاحت نہیں فرمائی گئی اس میں دو احتمال ہیں۔

نمبر ①: اس سے مراد وہ زمین ہو جو حکمران کے حکم کے مطابق شرائط کا لحاظ کر کے آباد کی گئی ہو۔ اس کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کسی کے تصرف میں نہ ہو۔ پس حکمران کی اجازت ہی اس کو مالک بنانا ہے۔

نمبر ②: ممکن ہے کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور محمد رحمۃ اللہ علیہ کی تاویل کے مطابق ہو۔ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ یہ یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں معنی مراد لیا ہے۔ جب تک کہ آپ کی طرف سے آگاہی حاصل نہ ہو یا آپ کے بعد والوں کا اس پر اجماع نہ ہو کہ آپ نے فلاں معنی مراد لیا ہے۔ جب اس روایت میں کسی ایک فریق کی بھی دلیل نہیں تو اب دیگر روایات کو دیکھتے ہیں جو اس پر دلالت کرنے والی ہوں۔

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما:

۵۱۹۱: قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ،عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ.

۵۱۹۱: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے انہوں نے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کے لئے چراگاہ نہیں۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب ۱٤٦' المساقاة باب ۱۱' مسند احمد ٤' ۷۱/۳۸۔

۵۱۹۲ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَابْنُ أَبِىْ دَاوُدَ ، قَالَا :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِى الزِّنَادِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِىْ رَبِيْعَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْبَقِيْعَ وَقَالَ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ .

۵۱۹۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقیع کو حرام قرار دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ چراگاہ کسی کے لئے نہیں ہے۔

۵۱۹۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِىْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَيَّاشٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِىْ حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِى الزِّنَادِ ، عَنِ الْاَعْرَجِ ، عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِمَىْ اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ . فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِمَىْ اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَالْحِمَى : مَا حُمِىَ مِنَ الْاَرْضِ ، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ الْاَرَضِيْنَ اِلَى الْاَئِمَّةِ ، لَا اِلٰى غَيْرِهِمْ ، وَأَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ غَيْرُ حُكْمِ الصَّيْدِ .وَقَدْ بَيَّنَّا مَا يَحْتَمِلُهُ الْاَثَرُ الْاَوَّلُ ، فَكَانَ الْاَوْلٰى مِنَ الْاَشْيَاءِ بِنَا ، أَنْ نَحْمِلَ وَجْهَهٗ عَلٰى مَا لَا يُخَالِفُ هٰذَا الْاَثَرَ الثَّانِىَ .وَأَمَّا مَا يَدْخُلُ لِاَبِىْ حَنِيْفَةَ فِىْ ذٰلِكَ مِنْ جِهَةِ النَّظَرِ ، مِمَّا يُفَرِّقُ بِهٖ بَيْنَ الْاَرْضِ الْمَوَاتِ ، وَبَيْنَ مَاءِ الْاَنْهَارِ وَالصَّيْدِ أَنَّا رَأَيْنَا الصَّيْدَ وَمَاءَ الْاَنْهَارِ ، لَا يَجُوْزُ لِلْاِمَامِ تَمْلِيْكُ ذٰلِكَ أَحَدًا .وَرَأَيْنَاهُ لَوْ مَلَّكَ رَجُلًا أَرْضًا مَيْتَةً ، ثُمَّ مَلَّكَهَا لِرَجُلٍ آخَرَ ، جَازَ ، وَكَذٰلِكَ لَوْ احْتَاجَ الْاِمَامُ اِلٰى بَيْعِهَا فِىْ نَائِبَةٍ لِلْمُسْلِمِيْنَ ، جَازَ بَيْعُهٗ لَهَا ، وَلَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ فِىْ مَاءِ نَهْرٍ ، وَلَا صَيْدِ بَرٍّ ، وَلَا بَحْرٍ .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ اِلَى الْاِمَامِ فِى الْاَرَضِيْنَ -، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَهَا اِلَيْهِ، وَأَنَّهَا فِىْ يَدِهٖ كَسَائِرِ الْاَمْوَالِ الَّتِىْ فِىْ يَدِهٖ لِلْمُسْلِمِيْنَ ، لَا رَدَّ لَهَا بِعَيْنِهٖ، وَلَا يَمْلِكُهَا أَحَدٌ بِأَخْذِهٖ اِيَّاهَا ، حَتّٰى يَكُوْنَ الْاِمَامُ يُمَلِّكُهَا اِيَّاهُ، عَلٰى حُسْنِ النَّظَرِ مِنْهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ .وَلَمَّا كَانَ الصَّيْدُ وَالْمَاءُ ، لَيْسَ اِلَى الْاِمَامِ بَيْعُهُمَا ، وَلَا تَمْلِيْكُهُمَا أَحَدًا ، كَانَ الْاِمَامُ فِيْهِمَا ، كَسَائِرِ النَّاسِ ، وَكَانَ مِلْكُهُمَا يَجِبُ بِأَخْذِهِمَا دُوْنَ الْاِمَامِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ لِمَا وَصَفْنَا مِنْ

الْآثَارِ وَالدَّلَائِلِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا .فَإِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِيْ ذٰلِكَ

۵۱۹۳: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چراگاہ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''لا حمی الا للہ ولرسولہ'' اور چراگاہ وہ زمین ہی ہوتی ہے جس کو محفوظ کیا جاتا ہے تو اس سے اس پر ظاہر دلالت مل گئی کہ افتادہ زمینوں کا اختیار حاکم کو حاصل ہے دوسروں کو نہیں اور اس کا حکم شکار جیسا نہیں ہے فریق اوّل نے جو روایت پیش کی ہم نے اس کے ایک احتمال کو بیان کر دیا جو سب سے بہتر محمل ہے اس سے دوسری روایت کے ساتھ اس کا تضاد جاتا رہا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ افتادہ زمین اور شکار میں فرق قرار دیتے ہیں جو ذرا غور سے سمجھ آسکتا ہے وہ اس طرح کہ امام کو یہ جائز نہیں کہ وہ شکار یا نہروں کے پانی کا کسی کو مالک بنائے اور اس کے بالمقابل افتادہ زمین کا اگر وہ کسی کو مالک بنائے پھر کسی دوسرے کو بنا دے تو یہ بھی جائز ہے اگر مسلمانوں کے مفادات کی خاطر ان کو فروخت کی ضرورت محسوس کرے تو ان زمینوں کا فروخت کرنا جائز ہے۔ مگر نہر کے پانی اور سمندر یا خشکی کے شکار کے سلسلے میں یہ بات جائز نہیں ہے۔ پس جب امام کو اراضی کے متعلق یہ اختیار حاصل ہے تو اس سے یہ دلالت خود مل گئی کہ ان زمینوں کا حکم بھی حکمران کے اختیار میں ہے اور یہ اراضی اس کے قبضہ میں اسی طرح ہیں جس طرح مسلمانوں کے دیگر اموال اس کے قبضہ میں ہیں۔ نہ اموال کو نہ تو کوئی معین طور پر رد کر سکتا ہے اور نہ کوئی شخص ان کا مالک بن سکتا ہے جب تک کہ حکمران مسلمانوں کی مصلحت خیال کر کے اس کو مالک نہ بنا دے۔ تو جب حکمران شکار اور پانی کو فروخت نہیں کر سکتا اور نہ ہی کسی کو ان کا مالک بنا سکتا ہے تو ان دونوں اشیاء کے متعلق حکمران دوسرے لوگوں کی طرح ہے ان دونوں چیزوں کو حاصل کر لینے سے اس کی ملکیت لازم ہو جاتی ہے اس میں حکمران کا دخل نہیں۔ روایات کی روشنی میں جو بات کہی گئی ہے اس سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک خوب ثابت ہو گیا۔

حاصل روایات: جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ ''لا حمی الا للہ ولرسولہ'' اور چراگاہ وہ زمین ہی ہوتی ہے جس کو محفوظ کیا جاتا ہے تو اس سے اس پر ظاہر دلالت مل گئی کہ افتادہ زمینوں کا اختیار حاکم کو حاصل ہے دوسروں کو نہیں اور اس کا حکم شکار جیسا نہیں ہے فریق اوّل نے جو روایت پیش کی ہم نے اس کے ایک احتمال کو بیان کر دیا جو سب سے بہتر محمل ہے اس سے دوسری روایت کے ساتھ اس کا تضاد جاتا رہا۔

افتادہ اراضی اور شکار کے مابین فرق کی نظری دلیل:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ افتادہ زمین اور شکار میں فرق قرار دیتے ہیں جو ذرا غور سے سمجھ آسکتا ہے وہ اس طرح کہ امام کو یہ جائز نہیں کہ وہ شکار یا نہروں کے پانی کا کسی کو مالک بنائے اور اس کے بالمقابل افتادہ زمین کا اگر وہ کسی کو مالک بنائے پھر کسی دوسرے کو بنا دے تو یہ بھی جائز ہے اگر مسلمانوں کے مفادات کی خاطر ان کو فروخت کی ضرورت محسوس کرے تو ان زمینوں کا

فروخت کرنا جائز ہے۔مگر نہر کے پانی اور سمندر یا خشکی کے شکار کے سلسلے میں یہ بات جائز نہیں ہے۔

پس جب امام کو اراضی کے متعلق یہ اختیار حاصل ہے تو اس سے یہ دلالت خود مل گئی کہ ان زمینوں کا حکم بھی حکمران کے اختیار میں ہے اور یہ اراضی اس کے قبضہ میں اسی طرح ہیں جس طرح مسلمانوں کے دیگر اموال اس کے قبضہ میں ہیں۔اموال کو نہ تو کوئی معین طور پر رد کر سکتا ہے اور نہ کوئی شخص ان کا مالک بن سکتا ہے جب تک کہ حکمران مسلمانوں کی مصلحت خیال کر کے اس کو مالک بنا دے۔تو جب حکمران شکار اور پانی کو فروخت نہیں کر سکتا اور نہ ہی کسی کو ان کا مالک بنا سکتا ہے تو ان دونوں اشیاء کے متعلق حکمران دوسرے لوگوں کی طرح ہے ان دونوں چیزوں کو حاصل کر لینے سے اس کی ملکیت لازم ہو جاتی ہے اس میں حکمران کا دخل نہیں۔روایات کی روشنی میں جو بات کہی گئی ہے اس سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک خوب ثابت ہو گیا۔

ــــ: اگر کوئی اس روایت سے استدلال کرے کہ لوگ زمین کو پتھر لگا کر روک لیتے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا جو مردہ زمین کو زندہ کرے وہ اس کی ہے۔

۵۱۹۴ : بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا وَيُونُسَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَاهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَذٰلِكَ أَنَّ رِجَالًا كَانُوْا يَتَحَجَّرُوْنَ -مِنَ الْأَرْضِ .

۵۱۹۴: سالم بن عبداللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا جس نے مردہ زمین کو زندہ کیا وہ اسی کی ہے۔آپ نے یہ بات اس لئے فرمائی کیونکہ لوگ زمین کے اردگرد پتھر لگا کر اس کو روک لیتے تھے۔

۵۱۹۵ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِى الْوَزِيرِ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ.قِيْلَ لَهُ : لَا حُجَّةَ لَكَ فِيْ هٰذَا ، وَمَعْنٰى هٰذَا -عِنْدَنَا -عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ، مِنْ مَعْنَى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ.وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ مُرَادَهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، هُوَ مَا ذَكَرْنَاهُ .

۵۱۹۵: زہری نے سالم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔اس روایت میں تمہارے لئے کوئی دلیل نہیں۔ہمارے ہاں اس کا مفہوم وہی ہے جو ہم نے ارشاد نبوت "من احیی ارضا میتة فهی له" میں ذکر کیا ہے۔بلکہ اس کے علاوہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس روایت کے ظاہر کے خلاف روایت وارد ہے جو ہمارے بیان کردہ مفہوم کی تائید کرتی ہے۔روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

حل: اس روایت میں تمہارے لئے کوئی دلیل نہیں۔ہمارے ہاں اس کا مفہوم وہی ہے جو ہم نے ارشاد نبوت "من احیٰ ارضا میتة فهی له" میں ذکر کیا ہے۔بلکہ اس کے علاوہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس روایت کے ظاہر کے خلاف روایت وارد

ہے جو ہمارے بیان کردہ مفہوم کی تائید کرتی ہے۔ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

۵۱۹۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ :خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ يُقَالُ لَهُ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ، إِلَى عُمَرَ فَقَالَ :إِنَّ بِأَرْضِ الْبَصْرَةِ أَرْضًا لَا تَضُرُّ بِأَحَدِ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَلَيْسَتْ مِنْ أَرْضِ الْخَرَاجِ ، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُقْطِعَنِيْهَا -، أَتَّخِذُهَا قَضْبًا وَزَيْتُوْنًا ، وَنَخْلًا فِيْ نَخِيلِي فَافْعَلْ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ أَحْدَثَ الْفَلَايَا بِأَرْضِ الْبَصْرَةِ .قَالَ :فَكَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ إِنْ كَانَتْ حِمًى -، فَأَقْطِعْهَا إِيَّاهُ . أَفَلَا تَرَى أَنَّ عُمَرَ لَمْ يَجْعَلْ لَهُ أَخْذَهَا ، وَلَا جَعَلَ لَهُ مِلْكَهَا إِلَّا بِإِقْطَاعِ خَلِيْفَتِهِ ذٰلِكَ الرَّجُلَ إِيَّاهَا ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ ، لَكَانَ يَقُوْلُ :لَهُ :وَمَا حَاجَتُكَ إِلَىٰ إِقْطَاعِيْ إِيَّاكَ ، لِأَنَّ لَكَ أَنْ تُحْيِيَهَا دُوْنِيْ، وَتَعْمُرَهَا فَتَمْلِكُهَا .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْإِحْيَاءَ عِنْدَ عُمَرَ ، هُوَ مَا أَذِنَ الْإِمَامُ فِيْهِ، لِلَّذِيْ يَتَوَلَّاهُ وَمَلَّكَهُ إِيَّاهُ .وَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۱۹۶: محمد بن عبیداللہ نے بیان کیا کہ بصرہ کا ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا بصرہ کی سرزمین میں ایک جگہ ایسی ہے اگر آپ پسند کریں تو اسے میرے لئے خاص کر دیں میں اس میں سبزی' زیتون' کھجوریں لگا لوں گا۔ یہ پہلا شخص تھا جس نے بصرہ میں جنگل کو حاصل کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ وہ جگہ اگر چراگاہ ہے تو اسے اس شخص کے لئے مختص کر دیں۔ ذرا غور فرمائیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کا لینا اور حاصل کرنا اپنے نائب کی تقسیم کے بغیر ناجائز قرار دیا اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ فرماتے کہ میری تقسیم کی کیا حاجت ہے تم میری اجازت کے بغیر بھی اس کو لے سکتے ہو اور آباد کر کے مالک بن سکتے ہو یہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں یہ زمین آباد کرنے کے باوجود اسی کی ہوگی جس کے لئے حکمران اختیار دے گا اور مالک بنائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اثر بھی اس کی مزید تائید کرتا ہے ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: ذرا غور فرمائیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کا لینا اور حاصل کرنا اپنے نائب کی تقسیم کے بغیر ناجائز قرار دیا اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ فرماتے کہ میری تقسیم کی کیا حاجت ہے تم میری اجازت کے بغیر بھی اس کو لے سکتے ہو اور آباد کر کے مالک بن سکتے ہو یہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں یہ زمین آباد کرنے کے باوجود اسی کی ہوگی جس کے لئے حکمران اختیار دے گا اور مالک بنائے گا۔

مزید تائیدی قول:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اثر بھی اس کی مزید تائید کرتا ہے ملاحظہ ہو۔

۵۱۹۷ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :لَنَا رِقَابُ الْأَرْضِ .قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ رِقَابَ الْأَرَضِيْنَ -كُلَّهَا اِلٰى أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَأَنَّهَا لَا تَخْرُجُ مِنْ أَيْدِيْهِمْ إِلَّا بِإِخْرَاجِهِمْ إِيَّاهَا إِلٰى مَا رَأَوْا ، عَلٰى حُسْنِ النَّظَرِ مِنْهُمْ لِلْمُسْلِمِيْنَ ، فِيْ عِمَارَةِ بِلَادِهِمْ ، وَصَلَاحِهَا ، فَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۵۱۹۷:ابن عون نے محمد سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا زمینوں کی ملکیت ہمارے اختیار میں ہے۔ان آثار سے دلالت مل گئی کہ تمام زمینوں کی ملکیت مسلمان حکمران کو حاصل ہے ان کے ہاتھ سے اس وقت نکلے گی جب وہ اپنی صوابدید کے مطابق اس کی آبادکاری اور بہتری کے لئے مسلمانوں کے حوالے کریں گے۔یہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا تبصرہ: ان آثار سے دلالت مل گئی کہ تمام زمینوں کی ملکیت مسلمان حکمران کو حاصل ہے ان کے ہاتھ سے اس وقت نکلے گی جب وہ اپنی صوابدید کے مطابق اس کی آبادکاری اور بہتری کے لئے مسلمانوں کے حوالے کریں گے۔یہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

نوٹ :اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کی طرف ہے اس کو دلائل نقلیہ اور نظریہ سے اچھی طرح واضح کیا ہے کہ زمین افتادہ حاکم کی اجازت سے آبادکار کی ملکیت بنے گی اپنی مرضی سے قبضہ کر کے آباد کرنے سے اس کی ملکیت نہ بنے گی۔(مترجم)

بَابُ اِنْزَاءِ الْحَمِيْرِ عَلَى الْخَيْلِ

گھوڑی سے گدھے کے ملاپ کا حکم

خلاصۃ المرام :

نمبر①: گھوڑی سے گدھے کے ملاپ کو بعض لوگوں نے مکروہ قرار دیا اور اس کی ممانعت کی ہے اس قول کو حضرت عمر بن عبدالعزیز،شعبی،ابن ابی حبیب مصری رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر②: جمہور علماء وفقہاء ائمہ اربعہ رحمہم اللہ نے اس میں کچھ بھی حرج قرار نہیں دیا۔

فریق اوّل کا مؤقف: گھوڑی اور گدھے کی جفتی کو بعض علماء نے حرام قرار دیا اس کی دلیل میں مندرجہ ذیل آثار کو پیش کیا۔

۵۱۹۸ :حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، عَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ : أَهْدَيْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً ، فَرَكِبَهَا ، فَقَالَ عَلِيٌّ :لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ ، لَكَانَ لَنَا مِثْلُ هٰذِهٖ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ .

۵۱۹۸: ابورزین نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو ایک خچر ہدیۃً دی گئی آپ ﷺ نے اس پر سواری کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگر ہم گدھے سے گھوڑی کو جفتی کرائیں تو ہمارے لئے بھی اسی طرح کے جانور ہوں۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کام تو بے علم لوگ کرتے ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب۵۳' نسائی فی الخیل باب ۱۰' مسند احمد ۱' ۷۸/۱۰۰' ۱۳۲/۱۵۸۔

۵۱۹۹ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عُثْمَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَلِي ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ .

۵۱۹۹: عثمان بن علقمہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۲۰۰ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ح .

۵۲۰۰: ربیع موذن نے اسد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۲۰۱ :وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَا :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : مَا اخْتَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ ، اِلَّا بِثَلَاثٍ :اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ ، وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ ، وَأَنْ لَا نُنْزِي الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ . فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى هٰذَا، فَكَرِهُوْا اِنْزَاءَ الْحُمُرِ عَلَى الْخَيْلِ ، وَحَرَّمُوْا ذٰلِكَ وَمَنَعُوْا مِنْهُ، وَاحْتَجُّوْا بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَلَمْ يَرَوْا بِذٰلِكَ بَأْسًا ، وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ ذٰلِكَ لَوْ كَانَ مَكْرُوْهًا ، لَكَانَ رُكُوْبُ الْبِغَالِ مَكْرُوْهًا ، لِأَنَّهٗ لَوْلَا رَغْبَةُ النَّاسِ فِي الْبِغَالِ وَرُكُوْبِهِمْ اِيَّاهَا ، لَمَا أُنْزِيَتِ الْحُمُرُ عَلَى الْخَيْلِ .أَلَا تَرَى أَنَّهٗ لَمَّا نَهٰى عَنْ اِخْصَاءِ بَنِي آدَمَ ، كَرِهَ بِذٰلِكَ اتِّخَاذَ الْخُصْيَانِ ، لِأَنَّ فِي اتِّخَاذِهِمْ ، مَا يُحْمَلُ مِنْ تَحْضِيضِهِمْ عَلَى اِخْصَائِهِمْ ، لِأَنَّ النَّاسَ اِذَا تَحَامَوْا اتِّخَاذَهُمْ ، لَمْ يَرْغَبْ أَهْلُ الْفِسْقِ فِيْ اِخْصَائِهِمْ .

۵۲۰۱: عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں لوگوں کو چھوڑ کر کسی بات میں خاص نہیں کیا سوائے ان تین چیزوں کے۔ مکمل وضو کرنا' صدقہ نہ کھانا' گھوڑی اور گدھے کا ملاپ نہ کرائیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ گدھے کی گھوڑی سے

جفتی مکروہ وحرام اور ممنوع ہے اس کی دلیل مندرجہ بالا آثار ہیں۔علماء کی دوسری جماعت کہتی ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔اس کی عقلی دلیل یہ ہے کہ اگر یہ مکروہ ہوتا تو خچر پر سواری بھی مکروہ ہوتی اگر لوگوں کی اس پر سواری میں رغبت نہ ہوتو لوگ یہ جفتی نہ کرائیں۔اس کی نظیر یہ ہے کہ غلاموں کو خصی کرنا ممنوع ہے تو خصی غلاموں کی خرید وفروخت بھی منع ہے۔کیونکہ ان کی خریداری خصی کرنے کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔جب لوگ اس سے گریز کریں گے۔تو اہل فسق غلاموں کو خصی کرنے کی طرف رغبت نہیں کریں گے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۲۷' ترمذی فی الجہاد باب۲۳' نسائی فی الطہارۃ باب۱۰۵' الخیل باب۱۰' مسند احمد ۷۸/۱' ۲۲۵/۲۳۴' ۲۴۹۔

اخصاء کے متعلق عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

۵۲۰۲ : وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَفِيفُ بْنُ سَالِمٍ ، قَالَ :ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عِيسَى الذَّهَبِيُّ قَالَ :أُتِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِخَصِي فَكَرِهَ أَنْ يَبْتَاعَهُ وَقَالَ :مَا كُنْتُ لِأُعِيْنَ عَلَى الْإِخْصَاءِ .فَكُلُّ شَيْءٍ فِي تَرْكِ كَسْبِهِ تَرْكٌ لِبَعْضِ أَهْلِ الْمَعَاصِي لِمَعْصِيَتِهِمْ فَلَا يَنْبَغِي كَسْبُهُ .فَلَمَّا أُجْمِعَ عَلَى إِبَاحَةِ اتِّخَاذِ الْبِغَالِ وَرُكُوْبِهَا ، دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ الَّذِي فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ ، لَمْ يُرَدْ بِهِ التَّحْرِيْمُ ، وَلٰكِنَّهُ أُرِيْدَ بِهِ مَعْنًى آخَرُ .فَمِمَّا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُكُوْبِ الْبِغَالِ ،

۵۲۰۲: علاء بن عیسیٰ ذہبی کہتے ہیں عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس خصی غلام لایا گیا انہوں نے اس کی خریداری کو ناپسند کیا اور فرمایا یہ خصی پن کی اعانت کرنے والا نہیں۔اصول یہ ہے کہ ہر وہ چیز جس کی کمائی چھوڑ دینے سے اہل معاصی کے گناہ چھوڑنے میں مدد ملتی ہو اس کا چھوڑنا ضروری ہے۔خچر کو خریدنا اور ان کو سواری کے لئے استعمال کرنا جب سب کے ہاں درست ہے تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ اثر اوّل میں ممانعت سے تحریمی مراد نہیں۔بلکہ اس سے دوسرا مفہوم مراد ہے۔

حاصل کلام: اصول یہ ہے کہ ہر وہ چیز جس کی کمائی چھوڑ دینے سے اہل معاصی کے گناہ چھوڑنے میں مدد ملتی ہو اس کا چھوڑنا ضروری ہے۔

فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: خچر کو خریدنا اور ان کو سواری کے لئے استعمال کرنا جب سب کے ہاں درست ہے تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ اثر اوّل میں ممانعت سے تحریمی مراد نہیں۔بلکہ اس سے دوسرا مفہوم مراد ہے۔

خچر پر سواری کے متعلق روایات:

۵۲۰۳: مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عُمَارَةَ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ ؟ . فَقَالَ : لَا وَاللّٰهِ ، مَا وَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلٰكِنْ وَلَّى سَرَعَانُ النَّاسِ ، تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ ، وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا ، وَهُوَ يَقُوْلُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ .

۵۲۰۳: ابواسحاق نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے حضرت براءؓ سے کہا اے ابوعمارہ! تم حنین کے دن شکست کھا کر بھاگے؟ انہوں نے جواب دیا نہیں اللہ کی قسم! جناب رسول اللہ ﷺ میدان سے نہیں بھاگے۔ لیکن جلد باز لوگ بھاگے۔ ان کو ہوازن نے تیروں سے آلیا۔ واقعۃً میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو سفید خچر پر سوار پایا جبکہ ابو سفیان بن حارثؓ خچر کی لگام تھامے ہوئے تھا۔ آپ ﷺ کی زبان مبارک پر یہ کلمات تھے میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا (پوتا) ہوں (یعنی بزدل نہیں)۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب ٦١' ترمذی فی الجهاد باب ١٥' مسند احمد ٢٨٩/٤۔

۵۲۰۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۵۲۰۴: شعبہ نے ابواسحاق سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۲۰۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، مِثْلَهُ .

۵۲۰۵: زہیر بن ابی اسحاق نے حضرت براءؓ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۲۰۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَاهُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، قَالَ : شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ ، فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ ، رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ نُفَارِقْهُ ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ أَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نَفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ .

۵۲۰۶: کثیر بن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ ان کے والد عباس بن عبدالمطلبؓ نے بتلایا کہ میں جناب رسول

اللہ ﷺ کے ساتھ حنین کے دن موجود تھا۔ میں اور ابوسفیان بن حارثؓ رسول اللہ ﷺ سے لمحہ بھر بھی جدا نہیں ہوئے۔ جناب رسول اللہ ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار تھے جو فروہ بن نفاثہ جذامی نے بطور ہدیہ دی تھی۔

تخریج : مسلم فی الجهاد ۷٦۔

۵۲۰۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ أَبِيْهِ، نَحْوَهُ.

۵۲۰۷: زہری نے کثیر بن عباس سے انہوں نے اپنے والد محترم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۲۰۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ حُصَيْنٍ ، قَالَ :ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ .

۵۲۰۸: قاسم بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں حنین کے دن جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اور جناب رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے۔

۵۲۰۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ ، عَنْ أُمِّهٖ قَالَتْ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ، عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ ، وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ .

۵۲۰۹: سلیمان بن عمرو بن احوص نے اپنی والدہ محترمہ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو نحر کے دن جمرہ عقبہ کے پاس اس وقت دیکھا جبکہ آپ اپنے خچر پر سوار تھے۔

۵۲۱۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّهٗ قَالَ :أَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ ، وَهُوَ رَاكِبٌ عَلٰى بَغْلَتِهٖ .

۵۲۱۰: عبداللہ بن بشر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں آئے اس وقت آپ اپنے خچر پر سوار تھے۔

۵۲۱۱ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ ، وَحُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ

شَهْبَاءَ ، فَمَرَّ عَلٰى حَائِطٍ لِبَنِى النَّجَّارِ ، فَإِذَا قَبْرٌ يُعَذَّبُ صَاحِبُهٗ ، فَحَاصَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوْا ، لَدَعَوْتُ اللّٰهَ يُسْمِعُكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ .

۵۲۱۱: حمید الطّویل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے آپ اپنے شہباء نامی خچر پر سوار تھے۔ آپ کا گزر بنی نجار کے ایک احاطہ کے پاس سے ہوا۔ اچانک ایک قبر کو پایا قبر والے کو عذاب ہو رہا تھا۔ آپ کا خچر ڈر گیا۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس بات کا خطرہ نہ ہوتا کہ تم قبور میں دفن کرنا بند کر دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذاب قبر سنا دیتا۔

تخریج : مسلم فی الجنة ٦٨/٦٧' نسائی فی الجنائز باب ١١٤' مسند احمد ١٠٣/٣' ٢٠١' ٢٧٣' ٢٨٤۔

۵۲۱۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ ، قَالَ : ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ ، قَالَ : ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى ، قَالَ : ثَنَا فَائِدٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِىْ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهٗ رَأٰى بَغْلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْبَاءَ ، وَكَانَتْ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ .

۵۲۱۲: عبید اللہ بن علی بن ابی رافع نے اپنے والد سے بیان کیا کہ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خچر شہباء دیکھا ہے۔ وہ علی بن حسین (امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) کے پاس تھا۔

۵۲۱۳ : وَحَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِىْ إِيَاسُ بْنُ سَلْمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِىْ أَبِىْ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا ، فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا فِيْهِ فَمَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْهَزِمًا وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءَ .

۵۲۱۳: ایاس بن سلمہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں غزوہ حنین میں شرکت کی پھر انہوں نے طویل روایت بیان کی۔ اس روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ غزوہ حنین میں بھاگتے ہوئے میرا گزر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہوا جبکہ آپ اپنے شہباء نامی خچر پر سوار تھے۔

۵۲۱۴ : حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِىْ هِلَالٍ ، عَنْ أَسْلَمَ بْنِ أَبِىْ عِمْرَانَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَتَهٗ ، فَاتَّبَعْتُهٗ ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ . فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبَاحَةِ رُكُوْبِ الْبِغَالِ . وَقَدْ رُوِىَ فِىْ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ،

۵۲۱۴: اسلم بن ابی عمران نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار

ہوئے۔ میں اس کے پیچھے ہولیا پھر انہوں نے روایت ذکر کی۔ متواتر روایات سے جناب رسول اللہ ﷺ کا خچر پر سوار ہونا ثابت ہے جس سے خچر کی سواری کا مباح ہونا ثابت ہو گیا۔ خچر پر سواری کے مباح ہونے پر حضرت کی روایات ملاحظہ ہوں۔

حاصل روایات: متواتر روایات سے جناب رسول اللہ ﷺ کا خچر پر سوار ہونا ثابت ہے جس سے خچر کی سواری کا مباح ہونا ثابت ہو گیا۔

خچر پر سواری کے مباح ہونے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایات ملاحظہ ہوں۔

۵۲۱۵ : مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيْبٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَشْوَعَ عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِبَغْلَةٍ يَوْمَ الْأَضْحٰى فَرَكِبَهَا ، فَلَمْ يَزَلْ يُكَبِّرُ حَتّٰى أَتَى الْجَبَّانَةَ .

۵۲۱۵: حنش بن معتمر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ عید الاضحیٰ کے دن ان کے لئے ایک خچر لایا گیا پس آپ اس پر سوار ہوئے اور تکبیر کہتے رہے یہاں تک کہ صحرا میں پہنچے۔

اللغات: الجبانة۔ صحراء۔ بلند ہموار بے درخت زمین۔

۵۲۱۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَّارِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ ، يُرِيْدُ الصَّلَاةَ ،فَجَاءَ رَجُلٌ فَأَخَذَ بِخِطَامِ بَغْلَتِهٖ، فَسَأَلَهٗ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ ، فَقَالَ هُوَ يَوْمُكَ هٰذَا، خَلِّ سَبِيْلَهَا . فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَمَا مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؟ قِيْلَ لَهٗ :قَدْ قَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ مَعْنَاهُ إِنَّ الْخَيْلَ قَدْ جَاءَ فِيْ ارْتِبَاطِهَا ، وَاكْتِسَابِهَا ، وَعَلَفِهَا الْأَجْرُ ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِي الْبِغَالِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يُنْزٰى فَرَسٌ عَلٰى فَرَسٍ ، حَتّٰى يَكُوْنَ عَنْهُمَا مَا فِيْهِ الْأَجْرُ ، وَيَحْمِلُ حِمَارًا عَلٰى فَرَسٍ فَيَكُوْنُ عَنْهُمَا بَغْلٌ لَا أَجْرَ فِيْهِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ أَيْ لِأَنَّهُمْ يَتْرُكُوْنَ بِذٰلِكَ إِنْتَاجَ مَا فِي ارْتِبَاطِهِ الْأَجْرُ ، وَيُنْتِجُوْنَ مَا لَا أَجْرَ فِي ارْتِبَاطِهِ . فَمِمَّا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّوَابِ فِي ارْتِبَاطِ الْخَيْلِ ،

۵۲۱۶: یحییٰ بن جزار نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ یوم نحر کو اپنے سفید خچر پر سوار ہو کر نکلے۔ آپ نماز کے لئے جا رہے تھے تو ایک آدمی نے خچر کی لگام تھام لی اور آپ ﷺ سے سوال کیا کہ حج اکبر کا دن کون سا ہے

تو آپ نے فرمایا وہ تمہارا یہی دن ہے۔ اس نے آپ کا راستہ چھوڑ دیا۔ اس بات کا کیا مطلب ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "انما یفعل ذلك الذین لا یعلمون" اہل علم سے اسی قسم کا معنی منقول ہے "ان الخیل قد جاء فی ارتباطها و اکتسابها" کہ گھوڑے کو باندھنے' حاصل کرنے' چارہ ڈالنے میں اجر ہے اور خچر میں یہ اجر منقول نہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھوڑے کا ملاپ اسی جنس سے ہوتا کہ اس سے پیدا شدہ بچے میں اجر ہو اور اگر گدھے کو گھوڑی پر جفتی کرائیں گے تو اس سے خچر پیدا ہوگا جس میں کوئی اجر نہیں۔ ان لوگوں کو بے علم کہا کیونکہ اس جفتی سے اس جانور کو حاصل کیا جس کے پالنے میں اجر نہیں اور اس کو چھوڑا جس میں اجر ہے۔

سوال: اس بات کا کیا مطلب ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "انما یفعل ذلك الذین لا یعلمون"

جواب: اہل علم سے اسی قسم کا معنی منقول ہے "ان الخیل قد جاء فی ارتباطها و اکتسابها" کہ گھوڑے کو باندھنے' حاصل کرنے' چارہ ڈالنے میں اجر ہے اور خچر میں یہ اجر منقول نہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھوڑے کا ملاپ اسی جنس سے ہوتا کہ اس سے پیدا شدہ بچے میں اجر ہو اور اگر گدھے کو گھوڑی پر جفتی کرائیں گے تو اس سے خچر پیدا ہوگا جس میں کوئی اجر نہیں۔ ان لوگوں کو بے علم کہا کیونکہ اس جفتی سے ایسا جانور حاصل کیا جس کے پالنے میں اجر نہیں اور اس کو چھوڑا جس میں اجر ہے۔

گھوڑا پالنے پر ثواب کی روایات:

۵۲۱۷: مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ سَعِیْدٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَیْلِ ، فَقَالَ هِیَ لِثَلَاثَةٍ : لِرَجُلٍ أَجْرٌ ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ ، وَلِرَجُلٍ وِزْرٌ ، فَأَمَّا مَنْ رَبَطَهَا عُدَّةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ، فَإِنَّهُ لَوْ طَوَّلَ لَهَا فِیْ مَرْجٍ خَصِیْبٍ ، أَوْ رَوْضَةٍ خَصِیْبَةٍ ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٍ ، وَعَدَدَ أَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ ، وَلَوْ انْقَطَعَ طُوْلُهَا ذٰلِكَ فَاعْتَلَتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَیْنِ ، كَتَبَ اللّٰهُ عَدَدَ آثَارِهَا حَسَنَاتٍ ، وَلَوْ مَرَّتْ بِنَهْرٍ عَجَاجٍ لَا یُرِیْدُ السَّقْیَ بِهٖ ، فَشَرِبَتْ مِنْهُ ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ ، وَمَنْ ارْتَبَطَهَا تَغَنِّیًا وَتَعَفُّفًا ، ثُمَّ لَمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِیْ رِقَابِهَا وَظُهُوْرِهَا ، كَانَتْ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ ، وَمَنْ ارْتَبَطَهَا فَخْرًا وَرِیَاءً وَنَوَاهُ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ ، كَانَتْ لَهُ بُوْرًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ . قَالُوْا : فَالْخَمْرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : لَمْ یَنْزِلْ عَلَیَّ فِی الْخَمْرِ شَیْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآیَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ یَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَرَهٗ وَمَنْ یَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَرَهٗ.

۵۲۱۷: ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے گھوڑے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگوں کے لئے۔ باعث اجر' باعث ستر' باعث بوجھ ہے۔ پہلا شخص

جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کی تیاری کے لئے گھر میں گھوڑا باندھے اور اس کو عرصہ تک سرسبز و شاداب چراگاہ یا سرسبز باغ میں رکھتا ہے تو جس قدر وہ کھاتا ہے اور جس قدر وہ لید کرتا ہے۔ اس کے مطابق اللہ تعالیٰ اس آدمی کی نیکیاں لکھتا ہے اور اگر وہ زیادہ دیر نہ چرے بلکہ ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھے تو اس کے قدموں کے نشانات کے مطابق اللہ تعالیٰ اس آدمی کی نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اگر وہ ٹھاٹھیں مارتے دریا سے گزرے اور پانی پلانے کا ارادہ نہ ہو لیکن اس نے پی لیا تو جس قدر اس نے پانی پیا اللہ تعالیٰ اس کے مطابق اسی شخص کے لئے نیکیاں لکھ دیتا ہے۔

نمبر ②: اور جو شخص گھوڑے کو مالداری کے حصول اور دوسروں کے آگے دست سوال سے بچنے کے لئے کرتا ہے پھر اس کی گردن اور پشت میں اللہ تعالیٰ کا حق نہیں بھلاتا وہ گھوڑا اس کے لئے جہنم کی آگ سے آڑ اور رکاوٹ کا باعث ہے۔

نمبر ③: گھوڑے کو تکبر کے لئے باندھنے والا اور مسلمانوں سے دشمنی کی خاطر باندھنے والا ہو۔ تو وہ گھوڑا قیامت کے دن اس کے لئے بوجھ ہوگا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ گدھوں کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا۔ گدھوں کے متعلق مجھ پر ایک آیت کے سواء کچھ بھی نازل نہیں ہوا جو شخص ایک ذرہ کے برابر نیکی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا اور جو آدمی ایک ذرہ کے برابر برائی کرے گا وہ بھی اسے پالے گا۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب۴۸، والاعتصام باب۲۴، مسلم فی الزکاة ۲۶/۲۴، ترمذی فی فضائل الجهاد باب۱۰، نسائی فی الخیل باب۱، ابن ماجه فی الجهاد باب۱۴، مالك فی الجهاد ۳، مسند احمد ۲۶۲/۲۔

۵۲۱۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِنَحْوِ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۵۲۱۸: ابوصالح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۲۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ ، إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۵۲۱۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں سے بھلائی وابستہ ہے۔

تخریج : بخاری فی المناقب باب۲۸، مسلم فی الزکاة ۲۵، الامره ۹۶/۹۹، ابو داؤد فی الجهاد باب۴۱، ابن ماجه فی التجارات باب۶۹، الجهاد باب۱۴، دارمی فی الجهاد باب۳۳، مالك فی الجهاد ۴۴، مسند احمد۱۸۱/۵۔

۵۲۲۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ .

۵۲۲۰: نافع نے ابن عمر سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۲۲۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ ، عَنْ أَیُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ .

۵۲۲۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۲۲۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِیُّ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ .

۵۲۲۲: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۲۲۳ :حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ أَبِیْ سَعِیْدٍ أَنَّ سَعِیْدًا الْمَقْبُرِیَّ حَدَّثَهٗ ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ احْتَبَسَ فَرَسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، اِیْمَانًا بِاللّٰهِ، وَتَصْدِیْقًا بِوُعُوْدِ اللّٰهِ، كَانَ شِبَعُهٗ وَرِیُّهٗ، وَرَوْثُهٗ، حَسَنَاتٍ فِیْ مِیْزَانِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ .

۵۲۲۳: سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں گھوڑا باندھا۔ اس حال میں کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والا اور اس کے وعدوں پر یقین کرنے والا تھا۔ تو اس گھوڑے کا سیر ہونا' لید کرنا' کل قیامت کے روز اس کے میزان میں حسنات کا باعث ہوگا۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب ٤٥' نسائی فی الخیل باب ١١' مسند احمد ٣٧٤/٢۔

۵۲۲۴ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِیْ عُتْبَةُ بْنُ أَبِیْ حَكِیْمٍ ، عَنِ الْحُصَیْنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْمَهْدِیِّ ، عَنْ أَبِی الْمُصَبِّحِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْخَیْلُ فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ وَالنَّیْلُ ، اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ ، وَقَلِّدُوْهَا، وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْاَوْتَارَ .

۵۲۲۴: ابوالمصبح نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی اور ثواب کا حصول لکھ دیا گیا ان کو قلادہ ڈالو تانت کا قلادہ مت ڈالو۔

۵۲۲۵ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ ، قَالَ :ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ یُوْنُسَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِیْدٍ ، عَنْ أَبِیْ زُرْعَةَ ، عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ ، الْاَجْرُ وَالْغَنِیْمَةُ .

۵۲۲۵: ابوزرعہ نے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ

گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لئے اجر اور خیر لکھ دی گئی ہے۔

۵۲۲۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، عَنْ يُوْنُسَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۵۲۲۶: یزید بن زریع نے یونس سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۵۲۲۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ يُحَدِّثُ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ نُعَيْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا كَبْشَةَ يُحَدِّثُ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ ، وَأَهْلُهَا مُعَانُوْنَ عَلَيْهَا ، وَالْمُنْفِقُ عَلَيْهَا كَالْبَاسِطِ يَدَيْهِ بِالصَّدَقَةِ .

۵۲۲۷: زیاد بن نعیم کہتے ہیں کہ میں نے صحابی ابو کبشہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی لکھ دی ہے اور ان کو رکھنے والے ان پر مشقت برداشت کرتے رہیں گے۔ ان پر خرچ کرنے والا اس طرح ہے جیسا سخاوت کے دونوں ہاتھ پھیلانے والا ہو۔

۵۲۲۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ، قَالَ : ثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ وَابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ . فَقِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، مِمَّ ذٰلِكَ ؟ قَالَ الْأَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَزَادَ فِيْهِ ابْنُ إِدْرِيْسَ وَالْإِبِلُ عِزٌّ لِأَهْلِهَا ، وَالْغَنَمُ بَرَكَةٌ .

۵۲۲۸: حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلائی گھوروں کی پیشانی سے وابستہ ہے۔ آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ کس طرح؟ فرمایا قیامت تک ثواب اور مال غنیمت ملتا رہے گا اور ابن ادریس کی روایت میں یہ اضافہ بھی موجود ہے اونٹ اونٹوں والوں کے لئے عزت کا باعث ہیں اور بکریاں برکت کا باعث ہیں۔

۵۲۲۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ ، قَالَ : ثَنَا فِطْرٌ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، قَالَ : وَقَفَ عَلَيْنَا عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسِنَا ، فَحَدَّثَنَا فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ أَبَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۵۲۲۹: ابو اسحاق کہتے ہیں کہ ہمارے پاس عروہ بارقی رضی اللہ عنہ آ کر کھڑے ہوئے جبکہ ہم اپنی مجلس میں تھے اور ہمیں فرمانے لگے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود فرماتے سنا کہ بھلائی گھوڑوں کی پیشانی کے ساتھ قیامت تک کے

لئے وابستہ کر دی گئی ہے۔

۵۲۳۰ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِیْ اِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ .

۵۲۳۰: عیزار بن حریث نے حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۲۳۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ الْوُحَاظِیُّ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ الْأَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ .

۵۲۳۱: جابر بن عامر نے حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے آخر میں یہ اضافہ بھی ہے اجر اور غنیمت ملے گا۔

۵۲۳۲ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ ، قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَفْطَسُ ، قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيُّ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ نُفَيْلٍ السَّكُوْنِیُّ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَأَهْلُهَا مُعَانُوْنَ عَلَيْهَا . فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَمَا مَعْنَى اخْتِصَاصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِیْ هَاشِمٍ بِالنَّهْيِ عَنْ اِنْزَاءِ الْحَمِيْرِ عَلَى الْخَيْلِ ؟ قِيْلَ لَهُ :

۵۲۳۲: جبیر بن نفیر نے بیان کیا کہ مجھے سلمہ بن قیس سکونی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ گھوڑوں کی پیشانیوں سے خیر قیامت تک کے لئے منسلک کر دی گئی اور گھوڑا رکھنے والے ان پر مشقت اٹھاتے رہیں گے۔ گزشتہ روایات میں بنی ہاشم کو گدھے کی گھوڑی پر جفتی سے کیوں منع فرمایا گیا۔ اس خصوصیت کی کیا وجہ ہے؟ تو اس کے جواب میں کہیے بنی ہاشم میں گھوڑوں کی قلت تھی اس وجہ سے ان کو گھوڑے کی نسل بڑھانے کی ترغیب اور کچر کی نسل کشی سے منع کیا گیا جیسا اس اثر میں موجود ہے۔

ایک سوال اور اس کا جواب:

گزشتہ روایات میں بنی ہاشم کو گدھے کی گھوڑی پر جفتی سے کیوں منع فرمایا گیا۔ اس خصوصیت کی کیا وجہ ہے؟

جواب: بنی ہاشم میں گھوڑوں کی قلت تھی اس وجہ سے ان کو گھوڑے کی نسل بڑھانے کی ترغیب اور خچر کی نسل کشی سے منع کیا گیا جیسا اس اثر میں موجود ہے۔

۵۲۳۳ :لِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِىْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِىُّ ، قَالَ :ثَنَا الْمُرَجَّى ، هُوَ ابْنُ رَجَاءَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْجَهْضَمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : مَا اخْتَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِثَلَاثٍ :أَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ ، وَأَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ ، وَأَنْ لَا نُنْزِىَ حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ . قَالَ :فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَسَنِ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ ، فَحَدَّثْته ، فَقَالَ :صَدَقَ ، كَانَتِ الْخَيْلُ قَلِيْلَةً فِىْ بَنِىْ هَاشِمٍ فَأَحَبَّ أَنْ تَكْثُرَ فِيْهِمْ .فَبَيَّنَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ -بِتَفْسِيْرِهِ هٰذَا -الْمَعْنَى الَّذِى لَهُ اخْتَصَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِىْ هَاشِمٍ أَنْ لَا تَنْزُوْا الْحِمَارَ عَلَى فَرَسٍ ، وَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِلتَّحْرِيْمِ ، وَإِنَّمَا كَانَتِ الْعِلَّةُ ، قِلَّةَ الْخَيْلِ فِيْهِمْ ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ تِلْكَ الْعِلَّةُ ، وَكَثُرَتِ الْخَيْلُ فِىْ أَيْدِيْهِمْ ، صَارُوْا فِىْ ذٰلِكَ كَغَيْرِهِمْ .وَفِى اخْتِصَاصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ ، دَلِيْلٌ عَلَى إِبَاحَتِهِ إِيَّاهُ لِغَيْرِهِمْ .وَلِمَا كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ فِى ارْتِبَاطِ الْخَيْلِ ، مَا ذَكَرْنَا مِنَ الثَّوَابِ وَالْأَجْرِ ، وَسُئِلَ عَنْ ارْتِبَاطِ الْحَمِيْرِ ، فَلَمْ يَجْعَلْ فِى ارْتِبَاطِهَا شَيْئًا ، وَالْبِغَالُ الَّتِىْ هِىَ خِلَافُ الْخَيْلِ مِثْلُهَا -كَانَ مِنْ تَرْكِ أَنْ تُنْتِجَ مَا فِى ارْتِبَاطِهِ وَكَسْبِهِ ثَوَابٌ ، وَأَنْتَجَ مَا لَا ثَوَابَ فِى ارْتِبَاطِهِ وَكَسْبِهِ ، مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ .فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا ، إِبَاحَةُ نَتْجِ الْبِغَالِ لِبَنِىْ هَاشِمٍ ، وَغَيْرِهِمْ ، وَإِنْ كَانَ إِنْتَاجُ الْخَيْلِ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِىْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِىْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .كِتَابُ وُجُوْهِ الْفَىْءِ وَخُمُسِ الْغَنَائِمِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ . وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَىْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَكَانَ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِى الْآيَةِ الْأُوْلٰى ، هُوَ فِيْمَا صَالَحَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ أَهْلَ الشِّرْكِ مِنَ الْأَمْوَالِ ، وَفِيْمَا أَخَذُوْهُ مِنْهُمْ فِىْ جِزْيَةِ رِقَابِهِمْ ، وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ .وَكَانَ مَا ذَكَرَهُ فِى الْآيَةِ الثَّانِيَةِ ، هُوَ خُمُسُ مَا غَلَبُوْا عَلَيْهِ بِأَسْيَافِهِمْ ، وَمَا أَشْبَهَهٗ، مِنَ الرِّكَازِ الَّذِىْ جَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ عَلَى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، الْخُمُسَ ، وَتَوَاتَرَتْ بِذٰلِكَ الْآثَارُ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۲۳۳: عبید اللہ بن عبداللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے ہمیں خاص کیا ہے۔صدقہ نہ کھائیں' مکمل وضو کریں' گھوڑی اور گدھے کا ملاپ نہ کرائیں۔راوی کہتے ہیں کہ میں

عبداللہ بن حسن سے ملا جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور میں نے ان کو یہ حدیث سنائی (اور اس کا معنی دریافت کیا) تو فرمانے لگے آپ نے سچ فرمایا بنو ہاشم میں گھوڑوں کی قلت تھی پس آپ نے چاہا کہ ان کی نسل کشی ہوتا کہ وہ زیادہ ہو جائیں۔ عبداللہ بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی وضاحت سے بتلا دیا کہ بنو ہاشم کو اس سلسلہ میں خاص کرنے کی وجہ یہ نہیں کہ گدھے کی جفتی حرام ہے بلکہ اس کی وجہ بنی ہاشم میں گھوڑوں کی قلت ہے۔ جب وہ علت ختم ہوگئی تو حکم بھی ختم ہوگیا اس میں وہ دوسرں کی طرح ہو گئے اور نہی میں خاص کر دینا یہ بھی دوسروں کے لئے اباحت کی دلیل بن گیا۔ جب کہ گھوڑے کو پالنے میں اتنا بڑا ثواب واجر ہے اور گدھے کے باندھنے کا اجر تو ذکر نہیں فرمایا مگر ان کے باندھنے کو گناہ بھی قرار نہیں دیا گیا اور خچر بھی گدھے کی طرح ہے تو وہ آدمی جب اس کی نسل کشی کو ترک کر کے جس کی نسل کشی میں ثواب ہی ثواب ہے۔ اس کی نسل کشی کا سلسلہ جاری کرے جس میں ثواب نہیں تو ایسا آدمی بے علم کہلانے کا حقدار ہے کہ نری خیر کو چھوڑ کر وقتی معمولی فائدے کو اپنانے والا ہے۔ آخری اثر سے بنی ہاشم کے لئے بھی خچر کی نسل کشی کا جواز ثابت اور دوسروں کے لئے تو پہلے بھی درست ہی تھا۔ اگر چہ گھوڑے کی نسل کشی افضل ہے یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمۃ اللہ علیہم کا قول ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پہلی آیت میں جس مال کا ذکر فرمایا ہے اس کا تعلق اس مال سے ہے جس کو مسلمان مشرکین سے بطور صلح حاصل کریں اور وہ مال جس کو ان سے بطور جزیہ جانوں کے بدلے میں لیا جائے اور اسی قسم کے جو دوسرے اموال ہیں اور آیت دوم میں جس مال کا تذکرہ ہے اس سے مراد وہ مال ہے جو تلواروں کے ذریعہ غلبہ سے حاصل ہو۔ یا مدفون خزانہ ہو اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے پانچواں حصہ مقرر کیا اور اس سلسلہ میں متواتر روایات پائی جاتی ہیں۔ دو روایات بطور نمونہ ذکر کی جاتی ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب۱۲۷، ترمذی فی الجهاد باب۲۳، نسائی فی الطهارة والخیل باب۱۰، مسند احمد ۷۸/۱۔

حاصل کلام: نمبر①: عبداللہ بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی وضاحت سے بتلا دیا کہ بنو ہاشم کو اس سلسلہ میں خاص کرنے کی وجہ یہ نہیں کہ گدھے کی جفتی حرام ہے بلکہ اس کی وجہ بنی ہاشم میں گھوڑوں کی قلت ہے۔ جب وہ علت ختم ہوگئی تو حکم بھی ختم ہوگیا اس میں وہ دوسرں کی طرح ہو گئے۔

نمبر②: اور نہی میں خاص کر دینا یہ بھی دوسروں کے لئے اباحت کی دلیل بن گیا۔

نمبر③: جب کہ گھوڑے کو پالنے میں اتنا بڑا ثواب واجر ہے اور گدھے کے باندھنے کا اجر تو ذکر نہیں فرمایا مگر ان کے باندھنے کو گناہ بھی قرار نہیں دیا گیا اور خچر بھی گدھے کی طرح ہے تو وہ آدمی جب اس کی نسل کشی کو ترک کر کے جس کی نسل کشی میں ثواب ہی ثواب ہے۔ اس کی نسل کشی کس سلسلہ جاری کیا جس میں ثواب نہیں وہ ایسا آدمی بے علم کہلانے کا حقدار ہے کہ نری خیر کو چھوڑ کر وقتی معمولی فائدے کو اپنانے والا ہے۔

آخری اثر سے بنی ہاشم کے لئے بھی خچر کی نسل کشی کا جواز ثابت اور دوسروں کے لئے تو پہلے بھی درست ہی تھا۔ اگرچہ گھوڑے کی نسل کشی افضل ہے یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس مؤقف کو ثابت کیا کہ جس طرح خچر کی سواری اور اس کو پالنا درست ہے اسی طرح اس کی نسل کشی بھی حرام نہیں بلکہ درست و جائز ہے۔ (مترجم)

فئی اور غنیمتوں کے خمس کی اقسام

خلاصۃ المرام: فئی کے متعلق دو آراء ہیں:

نمبر ①: جمہور علماء رحمہم اللہ کا قول یہ ہے کہ اس کو تمام مسلمانوں پر بلاتفریق فقیر وغنی اور مجاہدین وحکام اور عام آفات اور پلوں وغیرہ کے رفاہی کاموں میں صرف کیا جائے گا۔

نمبر ②: امام شافعی رحمہ اللہ کا قول یہ ہے کہ اس میں خمس ہوگا اور خمس آیت غنائم کے مذکورین میں صرف کریں گے باقی اجتہاد امام پر موقوف ہے۔ بدایۃ المجتہد ۵' ۴' ۳۱' دوسرا مسئلہ خمس غنیمت۔ آیت میں مذکور مصارف پر خرچ ہوگا۔ اب آپ کی وفات کے بعد اس کے متعلق اختلاف ہے پہلا قول۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ذوی القربیٰ کا حصہ آپ کی وفات کی وجہ سے ساقط ہوا اب تین حصول میں تقسیم ہوگا۔ ذوی القربیٰ کا حصہ بقول امام شافعی بوجہ قرابت ہے ہر فقیر وغنی اس کا حق دار ہے اور احناف کے ہاں بوجہ نصرت حق ہے اور وہ ساقط ہے۔ (التعلیق ج ۴' المرقات ج ۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **ما افاء اللہ** ...... (الحشر: ۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **واعلموا انما غنمتم من شیء** ...... (الانفال: ۲)

نمبر ①: اور جو اللہ تعالیٰ بستیوں والوں سے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطاء کرے تو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرابت والوں اور یتیموں اور مساکین' مسافروں کے لئے ہے۔

نمبر ②: اور جان جو کچھ تم مال غنیمت سے حاصل کرو تو بلاشبہ اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرابت داروں اور یتیموں اور مساکین اور مسافروں کے لئے ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: اللہ تعالیٰ نے پہلی آیت میں جس مال کا ذکر فرمایا ہے اس کا تعلق اس مال سے ہے جس کو مسلمان مشرکین سے بطور صلح حاصل کریں اور وہ مال جس کو ان سے بطور جزیہ جانوں کے بدلے میں لیا جائے اور اسی قسم کے جو دوسرے اموال ہیں۔

اور آیت دوم میں جس مال کا تذکرہ ہے اس سے مراد وہ مال ہے جو تلواروں کے ذریعہ غلبہ سے حاصل ہو۔ یا مدفون خزانہ ہو اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے پانچواں حصہ مقرر کیا اور اس سلسلہ میں متواتر روایات پائی جاتی ہیں۔

دو روایات بطور نمونہ ذکر کی جاتی ہیں۔

۵۲۳۴ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، وَعَنْ أَبِي سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرِّكَازِ ، الْخُمُسُ .

۵۲۳۴: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دفن شدہ مال میں خمس یعنی پانچواں حصہ ہے۔

تخریج : بخاری فی المساقاة باب۳' والزکاة باب٦٦' مسلم فی الحدود ٤٥/٤٦' ابو داؤد فی اللقطه ١٧١٠' والامارة باب٤٠' والدیات باب٢٧' الترمذی فی الاحکام باب٣٧' ابن ماجه فی اللقطه باب٤' مالك فی الزکاة ٩' مسند احمد ٣١٤/١' ١٨٠/٢' ١٨٦' ٢٠٣' ١٢٨/٣' ٣٣٥' ٣٣٦۔

۵۲۳۵ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ .فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ :يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ، أَمَعَهُ أَبُو سَلْمَةَ ؟ فَقَالَ إِنْ كَانَ مَعَهُ، فَهُوَ مَعَهُ فَكَانَ حُكْمُ جَمِيعِ الْفَيْءِ ، وَخُمُسُ الْغَنَائِمِ ، حُكْمًا وَاحِدًا .ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي تَأْوِيلِ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي آيَةِ الْفَيْءِ فَلِلّٰهِ وَفِي الْغَنِيمَةِ فَأَنَّ لِلّٰهِ . فَقَالَ بَعْضُهُمْ :قَدْ وَجَبَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِذٰلِكَ سَهْمٌ فِي الْفَيْءِ ، وَفِي خُمُسِ الْغَنِيمَةِ ، فَجَعَلَ ذٰلِكَ السَّهْمَ فِي نَفَقَةِ الْكَعْبَةِ .وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ،

۵۲۳۵: سعید بن المسیب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ایک سائل کہنے لگا اے سفیان ابومحمد کیا ابوسلمہ ان کے ساتھ ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا اگر ابوسلمہ ان کے ساتھ ہوں تب بھی حکم میں ان کے ساتھ ہیں یعنی یہی حکم دینے والے ہیں۔تمام فئی کا یہی حکم ہے اور خمس غنائم بھی اسی حکم میں ہے۔لوگوں نے اس آیت فئی کے متعلق مختلف کلام کیا ہے۔**واعلموا انما غنمتم من شیء فان لله خمسه والرسول ولذی القربی والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل**" (الآیہ ۴۱ سورۃ الانفال) اسی طرح غنیمت کے متعلق بھی کلام کیا ہے۔فئی میں ایک حصہ لازم ہے اسی طرح غنیمت کے خمس میں بھی لازم ہے انہوں نے اس حصے کو بیت اللہ شریف پر خرچ کے لئے قرار دیا ہے۔انہوں نے یہ ابوالعالیہ سے روایت کی ہے۔

۵۲۳۶ : حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْغَنِيمَةِ ، فَيَضْرِبُ بِيَدِهِ، فَمَا وَقَعَ فِيهَا مِنْ شَيْءٍ ، جَعَلَهُ لِلْكَعْبَةِ ، وَهُوَ سَهْمُ بَيْتِ اللّٰهِ، ثُمَّ يَقْسِمُ مَا بَقِيَ خَمْسَةً ، فَيَكُونُ لِلنَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمٌ ، وَلِذِي الْقُرْبٰى سَهْمٌ ، وَلِلْيَتَامٰى سَهْمٌ ، وَلِلْمَسَاكِيْنِ سَهْمٌ ، وَلِابْنِ السَّبِيْلِ سَهْمٌ .قَالَ :وَالَّذِي جَعَلَهُ لِلْكَعْبَةِ ، هُوَ السَّهْمُ الَّذِي جَعَلَهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . وَذَهَبَ آخَرُوْنَ إِلٰى مَا أَضَافَ اللّٰهُ -جَلَّ ثَنَاؤُهُ -إِلٰى نَفْسِهِ مِنْ ذٰلِكَ ، أَنَّهُ مِفْتَاحُ كَلَامٍ ، افْتَتَحَ بِهِ مَا أَمَرَ مِنْ قِسْمَةِ الْفَيْءِ ، وَخَمَّسَ الْغَنَائِمَ فِيْهِ، قَالُوْا :وَكَذٰلِكَ مَا أَضَافَهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا .

۵۲۳۶: میری طرف علی بن عبدالعزیز ؒ نے لکھا کہ مجھے ابوعبیداللہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوالعالیہ ؓ سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مال غنیمت لایا جاتا تو آپ اس میں ہاتھ ڈالتے اس میں سے جو کچھ ہاتھ میں آجاتا اس کو بیت اللہ شریف کے لئے قرار دے دیتے وہ بیت اللہ شریف کا حصہ ہوتا پھر جو کچھ بچتا اس کو پانچ حصوں میں تقسیم فرماتے۔ایک حصہ جناب رسول اللہ ﷺ اور ایک حصہ آپ کے قرابت داروں کے لئے ایک حصہ یتیموں کے لئے۔ایک حصہ محتاجوں کے لئے اور ایک حصہ مسافروں کے لئے بیت اللہ شریف کے لیے وہی حصہ مقرر فرماتے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا۔آیت میں فان لله خمسه الایہ اس میں جس حصے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی طرف منسوب کیا ہے تو نسبت آغاز کلام کے لئے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے غنائم کے خمس کی تقسیم کے حکم کی ابتداء فرمائی اور جو جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہے اس کا یہی مقصد ہے کہ کلام کا آغاز کرنے کے لئے یہ نسبت ذکر کی (کیوں رسول اللہ ﷺ اس خمس کو تقسیم کرنے والے ہیں) یہ بات حضرت ابن عباس ؓ سے نقل کی ہے۔

روایت ابن عباس ؓ:

۵۲۳۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ رَاشِدٍ الْبَصْرِيُّ ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْكُوْفِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ، قَالُوْا :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ كَانَتِ الْغَنِيْمَةُ تُقْسَمُ عَلٰى خَمْسَةِ أَخْمَاسٍ ، فَأَرْبَعَةٌ مِنْهَا لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهَا ، وَخُمُسٌ وَاحِدٌ يُقْسَمُ عَلٰى أَرْبَعَةٍ ، فَرُبْعٌ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِذِي الْقُرْبٰى ، يَعْنِي :قَرَابَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَمَا كَانَ لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ ، فَهُوَ لِقَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَمْ يَأْخُذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئًا ، وَالرُّبْعُ الثَّانِي لِلْيَتَامٰى .وَالرُّبْعُ الثَّالِثُ لِلْمَسَاكِيْنِ ، وَالرُّبْعُ الرَّابِعُ لِابْنِ السَّبِيْلِ ، وَهُوَ الضَّيْفُ الْفَقِيْرُ الَّذِي يَنْزِلُ الْمُسْلِمِيْنَ . وَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ اللّٰهِ

عَزَّ وَجَلَّ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ مِفْتَاحُ كَلَامٍ ، وَأَنَّ قَوْلَهُ وَلِلرَّسُوْلِ يَجِبُ بِهِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ سَهْمٌ ، وَكَذٰلِكَ مَا أَضَافَهُ اِلَى مَنْ ذَكَرَهُ فِيْ آيَةِ خُمُسِ الْغَنَائِمِ جَمِيْعًا .وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .

۵۲۳۷: علی بن ابی طلحہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ مال غنیمت پانچ حصوں میں تقسیم کیا جاتا چار حصے غازیوں کے ہوتے اور ایک خمس چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا۔ ایک چوتھائی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور آپ کے قرابت والوں کے لئے ہوتا یعنی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ ہوتا وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت والوں کے لئے ہوتا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس میں سے کوئی چیز نہ لیتے تھے۔ دوسرا چوتھائی یتیموں اور تیسرا چوتھائی مساکین اور چوتھا چوتھائی مسافروں کے لئے اس سے مراد وہ فقیر مہمان ہیں جو مسلمانوں کے پاس آئے۔ آیت "فان لله خمسه" یہ تو افتتاح کلام کے لئے ہے اور للرسول کے الفاظ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک حصہ کا لازم کرنا مراد ہے اور اسی طرح غنائم کے خمس میں جن تمام کا تذکرہ ہوا ان کے لئے حصہ کو لازم کرنا مراد ہے اور یہ حسن بن محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ روایت یہ ہے۔

تیسرا قول: آیت "فان لله حمسه" یہ تو افتتاح کلام کے لئے ہے اور للرسول کے الفاظ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک حصہ کا لازم کرنا مراد ہے اور اسی طرح غنائم کے خمس میں جن تمام کا تذکرہ ہوا ان کے لئے حصہ کو لازم کرنا مراد ہے اور یہ حسن بن محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ روایت یہ ہے۔

۵۲۳۸ :حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ ، مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ح .

۵۲۳۸: موسیٰ بن مسعود نے سفیان ثوری رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

۵۲۳۹ :وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ الْآيَةَ .قَالَ :أَمَّا قَوْلُهُ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ فَهُوَ مِفْتَاحُ كَلَامِ اللّٰهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ .فَاخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ قَائِلٌ :سَهْمُ ذَوِي الْقُرْبَى لِقَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ .وَقَالَ قَائِلٌ :سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهِ. ثُمَّ أَجْمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَنْ جَعَلُوْا هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِي الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ

إِمَارَةِ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْمَا يُقْسَمُ عَلَيْهِ الْفَيْءُ وَخُمُسُ الْغَنَائِمِ هٰذَا الِاخْتِلَافِ ، فَقَالَ كُلُّ فَرِيْقٍ مِنْهُمْ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ .وَجَبَ أَنْ نَنْظُرَ فِيْ ذٰلِكَ ، لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ أَقْوَالِهِمْ فِيْهِ قَوْلًا صَحِيْحًا .فَاعْتَبَرْنَا قَوْلَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى أَنَّهُمَا يُقْسَمَانِ عَلٰى سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، وَجَعَلُوْا مَا أَضَافَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى نَفْسِهِ مِنْ ذٰلِكَ يَجِبُ بِهِ سَهْمٌ ، يُصْرَفُ فِيْ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى ، كَمَا ذَكَرُوْا ، هَلْ لَهُ مَعْنَى أَمْ لَا ؟ فَرَأَيْنَا الْغَنِيْمَةَ قَدْ كَانَتْ مُحَرَّمَةً عَلٰى مَنْ سِوٰى هٰذِهِ الْأُمَّةِ مِنَ الْأُمَمِ ، ثُمَّ أَبَاحَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ رَحْمَةً مِنْهُ إِيَّاهَا وَتَخْفِيْفًا مِنْهُ عَنْهَا ، وَجَاءَتْ بِذٰلِكَ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۲۳۹: عبداللہ بن المبارک نے سفیان ثوری سے انہوں نے قیس بن مسلم سے نقل کیا ہے کہ میں نے حسن بن محمد بن علی رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق دریافت کیا۔ واعلموا انما غنمتم من شئ فان لله۔ الایة وہ کہنے لگے "فان لله خمسه" یہ ابتدا کلام ہے دنیا و آخرت میں کلام کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے نام سے ہے۔ وللرسول ولذی القربی الایة۔ جناب رسول اللہ ﷺ اور ذی القربیٰ یتامیٰ مساکین اور مسافروں کا تذکرہ حصوں کی تقسیم کے لئے ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد آپ کا حصہ باقی ہوگا یا نہیں۔ اس کے متعلق دورائے ہوئیں۔ ذوالقربیٰ کا حصہ خلفاء کے قرابت داروں کے لئے ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کا حصہ آپ کے بعد خلیفہ کے لئے ہوگا۔ پھر اس پر اتفاق صحابہ ہوا کہ یہ دونوں حصے گھوڑے اور جہاد کے اسلحہ کے لئے استعمال ہوں گے۔ یہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت میں تھا۔ اب جبکہ فئی اور خمس غنائم کی تقسیم میں یہ اختلاف ہوا اور ہر فریق نے وہ بات کہی جس کا ہم نے تذکرہ کیا تو اب ضروری ہو گیا کہ ہم ان کے اقوال سے صحیح قول سامنے لائیں۔ پس ہم نے اولاً اس قول کا جائزہ لیا جو اس کو چھ حصوں میں تقسیم کے قائل ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہونے والے حصہ کو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کرنا لازم کیا (بیت اللہ کے لئے) جیسا کہ انہوں نے ذکر کیا اس کا کوئی مطلب بنتا ہے یا نہیں۔ پس ہم نے غور کیا کہ اس امت کے علاوہ دیگر امتوں رپ غنیمت کا استعمال حرام تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت کرتے ہوئے اور اس امت پر تخفیف کرتے ہوئے اس کو حلال فرمایا اور اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ سے کئی آثار وارد ہیں ملاحظہ ہوں۔

جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد آپ کا حصہ باقی ہوگا یا نہیں۔ اس کے متعلق دورائے ہوئیں۔

نمبر ①: ذوالقربیٰ کا حصہ خلفاء کے قرابت داروں کے لئے ہے۔

نمبر ②: جناب رسول اللہ ﷺ کا حصہ آپ کے بعد خلیفہ کے لئے ہوگا۔ پھر اس پر اتفاق صحابہ ہوا کہ یہ دونوں حصے گھوڑے اور جہاد کے اسلحہ کے لئے استعمال ہوں گے۔ یہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت میں تھا۔ اب جبکہ فئی اور خمس غنائم کی تقسیم

میں یہ اختلاف ہوا اور ہر فریق نے وہ بات کہی جس کا ہم نے تذکرہ کیا تو اب ضروری ہو گیا کہ ہم ان کے اقوال سے صحیح قول سامنے لائیں۔

پس ہم نے اولاً اس قول کا جائزہ لیا جو اس کو چھ حصوں میں تقسیم کے قائل ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہونے والے حصہ کو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کرنا لازم کیا (بیت اللہ کے لئے) جیسا کہ انہوں نے ذکر کیا اس کا کوئی مطلب بنتا ہے یا نہیں۔

پس ہم نے غور کیا کہ اس امت کے علاوہ دیگر امتوں پر غنیمت کا استعمال حرام تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت کرتے ہوئے اور اس امت پر تخفیف کرتے ہوئے اس کو حلال فرمایا اور اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ سے کئی آثار وارد ہیں ملاحظہ ہوں۔

۵۲۴۰ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ ذَكْوَانَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : لَمْ تَحِلَّ الْغَنِيْمَةُ لِأَحَدٍ سُوْدِ الرُّئُوْسِ قَبْلَنَا ، كَانَتِ الْغَنِيْمَةُ تَنْزِلُ النَّارَ فَتَأْكُلُهَا ، فَنَزَلَتْ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِي الْكِتَابِ السَّابِقِ .

۵۲۴۰: ذکوان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم سے پہلے یہ غنائم سیاہ سروں والی کسی قوم کے لئے حلال نہ تھی۔ آسمان سے آگ اتر کر غنیمت کو جلا دیتی تو یہ آیت اتری: لو لا کتاب من اللہ سبق...... اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لکھا ہوا سبقت نہ کر چکا ہوتا تو سابقہ لکھے کے مطابق تمہیں دردناک عذاب پہنچتا۔

تخریج : ترمذی فی تفسیر سورۃ ۸' باب۷' مسند احمد ۲۵۲/۲۔

۵۲۴۱ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ ، قَالَ : ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمْ تَحِلَّ الْغَنِيْمَةُ لِقَوْمٍ سُوْدِ الرُّئُوْسِ قَبْلَكُمْ ، كَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِنَ السَّمَاءِ فَتَأْكُلُهَا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ، فَوَقَعُوْا فِي الْغَنَائِمِ فَاخْتَلَفَ بِهِمْ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا . ثُمَّ إِنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِي الْأَنْفَالِ ، فَانْتَزَعَهَا اللّٰهُ مِنْهُمْ ، ثُمَّ جَعَلَهَا لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ .

۵۲۴۱: ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ غنائم تم سے پہلے کسی سیاہ بالوں والی قوم کے لئے حلال نہ تھے بلکہ آسمان سے آگ آ کر ان کو جلا دیتی تھی یہاں تک کہ بدر کا دن آیا

اور وہ غنائم میں مبتلا ہوئے اور اس کے متعلق ان میں اختلاف ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ لو لا کتاب من اللہ سبق...... پھر اصحاب رسول اللہ ﷺ نے غنیمت کے (تقسیم کے) متعلق اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے تقسیم کا حق چھین کر جناب رسول اللہ ﷺ کو عنایت فرمایا اور یہ آیت اتاری: یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول...... آپ سے غنائم کے متعلق پوچھتے ہو تو آپ فرما دیں یہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے لئے ہیں۔

تخریج: ترمذی فی تفسیر سورہ۸' باب۷' مسند احمد ۲/۲۵۲۔

۵۲۴۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى ، عَنْ مَكْحُوْلٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرٍ ، فَلَقِيَ الْعَدُوَّ .فَلَمَّا هَزَمَهُمُ اللّٰهُ، اتَّبَعَتْهُمْ طَائِفَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَقْتُلُوْنَهُمْ وَأَحْدَقَتْ طَائِفَةٌ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَاسْتَوْلَتْ طَائِفَةٌ بِالْعَسْكَرِ وَالنَّهْبِ .فَلَمَّا نَفَى اللّٰهُ الْعَدُوَّ ، وَرَجَعَ الَّذِيْنَ طَلَبُوْهُمْ ، قَالُوْا :لَنَا النَّفَلُ ، نَحْنُ طَلَبْنَا الْعَدُوَّ ، وَبِنَا نَفَاهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهَزَمَهُمْ .وَقَالَ الَّذِيْنَ أَحْدَقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا أَنْتُمْ بِأَحَقَّ مِنَّا ، نَحْنُ أَحْدَقْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَا يَنَالُ الْعَدُوُّ مِنْهُ غِرَّةً .وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتَوْلَوْا عَلَى الْعَسْكَرِ وَالنَّهْبِ :وَاللّٰهِ مَا أَنْتُمْ أَحَقُّ بِهِ مِنَّا ، نَحْنُ حَوَيْنَاهُ وَاسْتَوْلَيْنَاهُ .فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِلَى قَوْلِهِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ فَقَسَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ عَنْ فَوَاقٍ .

۵۲۴۲: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف تشریف لے گئے پھر دشمن سے ٹکراؤ ہوا۔ پس جب اللہ نے دشمن کو شکست دے دی تو مسلمانوں کے ایک گروہ نے ان کا پیچھا کر کے ان کو قتل کیا اور ایک جماعت نے جناب رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کا فریضہ انجام دیا اور ایک جماعت لشکر پر غلبہ پا کر مال غنیمت جمع کرنے میں مصروف ہو گئی۔ جب اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست دے دی اور وہ لوگ لوٹ کر آئے جنہوں نے دشمن کا پیچھا کیا تھا وہ کہنے لگے غنیمت ہمارا حق ہے ہم نے دشمن کو ڈھونڈا اور ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو بھگایا اور شکست دی۔ وہ لوگ جنہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کا فریضہ انجام دیا تھا وہ کہنے لگے تم ہم سے زیادہ غنیمت کے حقدار نہیں ہو۔ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کا فریضہ انجام دیا اور دشمن دھوکا دہی سے بھی آپ تک نہیں پہنچ سکا۔ رہے وہ لوگ جنہوں نے لشکر کی حفاظت کی اور

لوٹ کر اکٹھا کیا وہ کہنے لگے اللہ کی قسم تم ہم سے زیادہ حقدار نہیں ہو۔ ہم نے لشکر کی حفاظت کی اور غنیمت پر قبضہ جمایا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی: یسئلونك عن الانفال قل الانفال لله والرسول ...... ان كنتم مؤمنين...... جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مکمل طور پر برابر تقسیم فرما دیا۔

تخريج : مسند احمد ٣٢٤/٥۔

۵۲۴۳ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ :ثَنَا أَبُو النَّضْرِ ، قَالَ :ثَنَا الْأَشْجَعِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيْعَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى ، عَنْ مَكْحُوْلٍ ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَحْوَهُ .وَلَمْ يَذْكُرْ عُبَادَةَ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَسَمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَوَاقٍ بَيْنَهُمْ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ .وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ :إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنٰى .

۵۲۴۳: ابوسلام نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے اس میں حضرت عبادہ کا تذکرہ نہیں البتہ یہ لفظ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے مابین مکمل طور پر برابر تقسیم فرما دیا اور قرآن مجید کی یہ آیت اتری۔ یسئلونك عن الانفال الايه۔

بعض علماء کا قول یہ ہے کہ اس آیت کا شان نزول یہ نہیں جیسا کہ یہ روایات اس کی تائید کرتی ہیں۔

۵۲۴۴ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ :ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ فِيْ قَوْلِهِ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ .قَالَ :مَا نَدَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِلَى الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ غَيْرِ قِتَالٍ ، مِنْ دَابَّةٍ وَنَحْوِ ذٰلِكَ ، فَهُوَ نَفْلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَالَ :وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا التَّأْوِيْلِ ، مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَمْرِ أَبِيْ بَكْرَةَ .

۵۲۴۴: عبدالملک بن سلیمان نے عطاء رحمہ اللہ سے اس آیت کے متعلق نقل کیا۔ یسئلونك عن الانفال قل الانفال لله والرسول الاية۔ کہنے لگے مشرکین کا جو اونٹ غلام وغیرہ مسلمانوں کی طرف بلا قتال بھاگ کر آ جائے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نفل ہے اور عطاء رحمہ اللہ کہنے لگے اس تاویل کے درست ہونے کی دلیل وہ روایت ہے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرہ کے بارے میں فرمائی۔ (وہ روایت یہ ہے)

روایت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ:

۵۲۴۵ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبِيْ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ

الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : كَانَ مَنْ خَرَجَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الطَّائِفِ أَعْتَقَهُ، فَكَانَ أَبُوْبَكْرَةَ مِنْهُمْ ، فَهُوَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۲۴۵: مقسم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ طائف کی لڑائی کے روز جو غلام قلعہ سے بھاگ کر آگئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آزاد کر دیا۔ حضرت ابوبکرہ انہی میں سے تھے۔ پس یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔

۵۲۴۶ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْخَلِيْلِ الْكُوْفِيُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : أَعْتَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الطَّائِفِ ، مَنْ خَرَجَ إِلَيْهِ مِنْ عَبِيْدِ الطَّائِفِ ، فَكَانَ مِمَّنْ عَتَقَ يَوْمَئِذٍ ، أَبُوْبَكْرَةَ وَغَيْرُهُ، فَكَانُوْا مَوَالِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۲۴۶: مقسم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کی لڑائی کے روز قلعہ سے نکلنے والے تمام غلاموں کو آزاد کر دیا ان آزاد ہونے والوں میں حضرت ابوبکرہ بھی شامل تھے۔ وہ سب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔

۵۲۴۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰى ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُهَلْهَلٍ ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ ، عَنِ الشِّبَاكِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيْفٍ قَالَ : سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْنَا أَبَا بَكْرَةَ ، فَأَبٰى عَلَيْنَا وَقَالَ هُوَ طَلِيْقُ اللّٰهِ، وَطَلِيْقُ رَسُوْلِهِ . أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْتَقَ أَبَا بَكْرَةَ ، وَمَنْ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنْ عَبِيْدِ الطَّائِفِ ، عِتْقًا صَارُوْا بِهِ مَوَالِيَهُ؟ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مِلْكَهُمْ كَانَ وَجَبَ لَهُ قَبْلَ الْعَتَاقِ ، دُوْنَ سَائِرِ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَأَنَّهُمْ إِذَا أُخِذُوْا بِغَيْرِ قِتَالٍ ، كَمَا لَوْ لَمْ يُوْجَفْ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ ، وَذٰلِكَ لِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، دُوْنَ مَنْ سِوَاهُ، مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ :إِنَّ تَأْوِيْلَ هٰذِهِ الْآيَةِ أُرِيْدُ بِهِ مَعْنًى غَيْرَ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ .

۵۲۴۷: شباک نے شعبی رحمہ اللہ سے انہوں نے ثقیف کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ وہ ابوبکرہ کو ہمیں واپس کر دیں تو آپ نے انکار فرما دیا اور فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر آزاد شدہ ہے اور اللہ کے رسول نے اس کو آزاد کیا ہے۔ ان روایات میں غور فرمائیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو

بکرہ کو آزاد فرما دیا اور ان تمام غلاموں کو بھی آزاد فرما دیا جو قلعہ سے اتر کر آ گئے تھے وہ آپ کے موالی بن گئے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ان پر آپ کی ملک عتاق سے قبل کامل تھی اور مسلمانوں کو ان پر ملک حاصل نہ ہوئی تھی۔ اس لئے کہ وہ بغیر لڑائی کے حاصل ہوئے تھے۔ جس طرح کہ وہ بستیاں جن پر پیدل وسوار فوج کو چڑھا کر لے جانے کی ضرورت نہ پڑی۔ یہ خاص جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے تھے دوسروں کا اس میں حق نہ تھا۔

تخریج : مسند احمد ۱۶۸/٤، ۳۱۰۔

حاصل روایات : ان روایات میں غور فرمائیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرہ کو آزاد فرما دیا اور ان تمام غلاموں کو بھی آزاد فرما دیا جو قلعہ سے اتر کر آ گئے تھے وہ آپ کے موالی بن گئے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ان پر آپ کی ملک عتاق سے قبل کامل تھی اور مسلمانوں کو ان پر ملک حاصل نہ ہوئی تھی۔ اس لئے کہ وہ بغیر لڑائی حاصل ہوئے تھے۔ جس طرح کہ وہ بستیاں جن پر پیدل وسوار فوج کو چڑھا کر لے جانے کی ضرورت نہ پڑی۔ یہ خاص جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے تھے دوسروں کا اس میں حق نہ تھا۔

(تو گویا نفل سے مراد وہ اموال ہیں جو بغیر لڑائی کے حاصل ہوں اور وہ اس آیت کی مراد ہیں (واللہ اعلم)

اس آیت کی ایک اور تفسیر ملاحظہ ہو۔

مندرجہ بالا دو معانی کے علاوہ بھی اس آیت کی تفسیر کی گئی ہے وہ درج ذیل ہے۔

۵۲۴۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسَى ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ ، قَالَ :ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِيْ هِنْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا ، فَلَهُ كَذَا وَكَذَا .فَذَهَبَ شُبَّانُ الرِّجَالِ ، وَجَلَسَ شُيُوْخٌ تَحْتَ الرَّايَاتِ .فَلَمَّا كَانَتِ الْغَنِيْمَةُ ، جَاءَ الشُّبَّانُ يَطْلُبُوْنَ نَفْلَهُمْ ، فَقَالَ الشُّيُوْخُ :لَا تَسْتَأْثِرُوْا عَلَيْنَا ، فَإِنَّا كُنَّا تَحْتَ الرَّايَاتِ ، وَلَوْ انْهَزَمْتُمْ ، كُنَّا رِدْءًا لَكُمْ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ فَقَرَأَ حَتّٰى بَلَغَ كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيْقًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكَارِهُوْنَ . يَقُوْلُ :أَطِيْعُوْا فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ ، كَمَا رَأَيْتُمْ عَاقِبَةَ أَمْرِيْ ، حَيْثُ خَرَجْتُمْ وَأَنْتُمْ كَارِهُوْنَ ، فَقَسَمَ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ .أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَسَمَهُ كُلَّهُ بَيْنَهُمْ كَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ . وَكَانَ مَا أَضَافَهُ اللّٰهُ إِلٰى نَفْسِهٖ، عَلٰى سَبِيْلِ الْفَرْضِ ، وَمَا أَضَافَهُ إِلٰى رَسُوْلِهٖ ، عَلٰى سَبِيْلِ التَّمْلِيْكِ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ وَجْهٌ آخَرُ أَيْضًا .

۵۲۴۸: عکرمہ نے ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ جب بدر کا دن آیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا۔جس نے فلاں کام اس طرح انجام دیا اس کو اتنا ملے گا جس نے اس طرح کیا اس کو یہ دیا جائے گا۔جوان آگے بڑھ گئے اور بوڑھے جھنڈوں کے نیچے رہے۔جب غنیمت جمع ہوگئی تو نوجوانوں نے اپنی خصوصی غنیمت کا مطالبہ کیا۔بوڑھے بولے تم ہمارے مقابلے میں قابل ترجیح نہیں ہو۔ہم تو جھنڈوں کی حفاظت میں ان کے نیچے رہے۔اگر تم شکست کھا کر پیچھے ہٹتے تو ہم تمہارے لئے دفاعی معاون تھے۔اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یسئلونك عن الانفال الایة آپ نے یہ آیت لکارھون (آیت ۵ الانفال) تک تلاوت فرمائی۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اس غنیمت کے سلسلہ میں میرا حکم مانو! جیسا کہ تم نے میرے حکم کا انجام پہلے دیکھ لیا کہ تم ناپسندیدگی کے ساتھ نکلے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں فتح دے دی۔پس آپ نے ان کے مابین برابر تقسیم کر دیا۔ذرا غور سے دیکھو کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے تمام مال غنیمت کو ان کے مابین تقسیم کر دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے یسئلونك عن الانفال الایہ اتار کر فرمایا۔اللہ تعالیٰ نے اس میں اپنی طرف اس کی نسبت بطور فرض کے اور جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف بطور تملیک کے فرمائی ہے۔

ایک اور تفسیر ملاحظہ ہو۔

۵۲۴۹ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : نَزَلَتْ فِيْ أَرْبَعُ آيَاتٍ، أَصَبْتُ سَيْفًا يَوْمَ بَدْرٍ ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، نَفِّلْنِيْهِ، فَقَالَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ .ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ ، نَفِّلْنِيْهِ، فَقَالَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَه قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، نَفِّلْنِيْهِ. فَقَالَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَه ، أَتَجْعَلُ كَمَنْ لَا غِنَى لَهُ، أَوْ قَالَ :أَوْ جَعَلَ كَمَنْ لَا غِنَى لَهُ الشَّكُّ مِنِ ابْنِ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :وَنَزَلَ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ كُلِّهَا ، الَّتِيْ أَبَاحَتِ الْغَنَائِمَ إِنَّمَا جُعِلَتْ فِيْ بَدْءِ تَحْلِيْلِهَا ، لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ .فَلَمْ يَكُنْ مَا أَضَافَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى مِنْهَا إِلَى نَفْسِهِ، عَلٰى أَنْ يُصْرَفَ شَيْءٌ مِنْهَا فِيْ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى ، فَيُصْرَفُ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ الْحَقِّ بِعَيْنِهِ، لَا يَجُوْزُ أَنْ يَتَعَدّٰى إِلَى غَيْرِهِ، وَيُصْرَفَ بِعَيْنِهَا إِلَى سَهْمٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَتَكُوْنُ مُقَسَّمَةً عَلٰى سَهْمَيْنِ ، مَصْرُوْفَةً فِيْ وَجْهَيْنِ ، بَلْ جُعِلَتْ كُلُّهَا مُتَصَرِّفَةً فِيْ وَجْهٍ وَاحِدٍ ، وَهُوَ إِنْ جَعَلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ يَسْتَأْثِرْ بِهَا عَلٰى أَصْحَابِهِ ، وَلَمْ يَخُصَّ بِهَا بَعْضَهُمْ دُوْنَ بَعْضٍ ، بَلْ عَمَّهُمْ بِهَا جَمِيْعًا ، وَسَوّٰى بَيْنَهُمْ فِيْهَا ، وَلَمْ يُخْرِجْ مِنْهَا لِلّٰهِ خُمُسًا ، لِأَنَّ آيَةَ الْخُمُسِ فِيْءُ الْأَفْيَاءِ ، وَآيَةُ الْغَنَائِمِ لَمْ تَكُنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ حِيْنَئِذٍ .فَفِيْمَا ذَكَرْنَا ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْغَنَائِمِ ، وَهِيَ الَّتِيْ وَقَعَ فِيْ تَأْوِيْلِهَا مِنَ الِاخْتِلَافِ مَا قَدْ ذَكَرْنَا ، أَنْ لَا يَكُوْنَ مَا أَضَافَ

اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا اِلَى نَفْسِهِ مِنَ الْغَنَائِمِ ، يَجِبُ بِهٖ لِلّٰهِ فِيْهَا سَهْمٌ ، فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ السَّهْمُ ، خِلَافَ سَهْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا .وَلٰكِنَّهٗ كَانَ مِنْهُ عَلٰى اَنَّهٗ لَهٗ، عَزَّ وَجَلَّ ، فَرَضَ أَنْ يُقْسَمَ عَلٰى مَا سَمَّاهُ مِنَ الْوُجُوْهِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا .فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ الْغَنِيْمَةَ تُقْسَمُ عَلٰى سِتَّةِ أَسْهُمٍ .ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّهَا تُقْسَمُ عَلٰى أَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ ، اِلٰى مَا احْتَجُّوْا بِهٖ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ فِيْ صَدْرِ هٰذَا الْكِتَابِ ، وَاِنْ كَانَ خَبَرًا مُنْقَطِعًا ، لَا يَثْبُتُ مِثْلُهٗ ، غَيْرَ اَنَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْآثَارِ يَقُوْلُوْنَ :اِنَّهٗ صَحِيْحٌ ، وَاِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَلْحَةَ ، وَاِنْ كَانَ لَمْ يَكُنْ رَأٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاِنَّمَا أَخَذَ ذٰلِكَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَعِكْرِمَةَ ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۵۲۴۹:مصعب بن سعد نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ فرمانے لگے میرے متعلق چار آیات نازل ہوئیں میں نے بدر کے دن ایک تلوار پائی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ بطور غنیمت مجھے عنایت فرما دیں آپ نے فرمایا اس کو وہیں رکھ دو جہاں سے تم نے یہ لی ہے۔ میں نے پھر کہا یا رسول اللہ ﷺ! یہ مجھے مال غنیمت میں مجھے عنایت فرما دیں آپ نے فرمایا تم نے یہ جہاں سے لی وہیں رکھ دو۔ میں نے تیسری مرتبہ کہا یا رسول اللہ ﷺ! یہ بطور غنیمت مجھے عنایت ہو۔ آپ نے پھر فرمایا اس کو وہیں رکھ دو جہاں سے تم نے اس کو اٹھایا ہے۔ کیا تم اس طرح کر رہے ہو جیسے وہ شخص کرتا ہے جس کو اس چیز کے بغیر چارہ نہ ہو۔ (یہ شک ابن مرزوق راوی کو ہے) سعد فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **یسئلونك عن الانفال......** امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان تمام آثار سے جن میں غنائم کا مباح ہونا مذکور رہا تو شروع میں ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے مقرر کیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو اپنی ذات کے لئے منسوب کیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے حق پر خرچ کیا جائے۔ وہ بعینہ اس کے حق میں خرچ ہو اور کسی دوسری طرف اس کا پھیرنا درست نہ ہو اور اس کو اسی طرح جناب رسول اللہ ﷺ کے حصہ کی طرف پھیرا جائے اور اس کو دو حصوں پر تقسیم کر کے دو مقام پر خرچ کرنا لازم ہو۔ بلکہ اصل یہ ہے کہ تمام مال ایک ہی مصرف پر لگایا جائے گا اور وہ مصرف یہ ہے کہ اسے جناب رسول اللہ ﷺ کا حصہ قرار دیا جائے اور اس میں آپ اپنے کو تقسیم میں صحابہ کرام سے نہ تو ترجیح دیں اور نہ ان کے مابین بعض کو عطاء اور بعض کو عدم عطاء والا معاملہ کریں بلکہ اس کو ان میں برابر تقسیم کریں اور اس میں سے خمس (پانچواں حصہ) بھی نہ نکالا جائے۔ کیونکہ آیت خمس مال فیٔ سے متعلق نازل ہوئی اس وقت تک غنائم کے سلسلہ میں آیت نازل نہ ہوئی تھی۔ ہم نے جو ذکر کیا ہے اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ جب غنائم والی آیت نازل ہوئی اور وہ: **یسئلونك عن الانفال قل الانفال للّٰہ وللرسول والذی القربٰی......** ہے اس میں غنائم کے ایک حصے کو اللہ تعالیٰ نے

اپنی ذات کی طرف منسوب کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا الگ حصہ مراد نہیں بلکہ وہی جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ ہے وہ وہی حصہ ہے اس سے الگ نہیں۔ لیکن اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا گیا تا کہ یہ بات لازم قرار دی جائے کہ جن جن کے حصے مقرر کئے گئے ہیں انہی پر تقسیم کئے جائیں۔ مال غنیمت میں چھ حصے ماننے والوں کی تردید: جب ان مقامات پر صرف کرنا لازم ہوا تو اس نے ان لوگوں ک اقول باطل ہو گیا جو غنیمت کو چھ حصوں میں تقسیم کے قائل ہیں۔ غنائم کے چار حصوں میں تقسیم کرنے والوں کے قول کی تردید: جو لوگ غنائم کو چار حصوں میں تقسیم کے قائل ہیں ان کی دلیل کا موازنہ کرتے ہیں اس سلسلہ میں روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما منقطع ہے وہ پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔ البتہ اہل علم کے کچھ آثار سے اتنی بات ثابت ہوتی ہے کہ غنیمت صدقہ ہے اور علی بن ابی طلحہ نے اگرچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو نہیں دیکھا مگر اس نے مجاہد و عکرمہ مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول اخذ کیا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل اثر سے ظاہر ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان تمام آثار سے جن میں غنائم کا مباح ہونا مذکور ہوا تو شروع میں ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے مقرر کیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو اپنی ذات کے لئے منسوب کیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے حق پر خرچ کیا جائے۔ وہ بعینہ اس کے حق میں خرچ ہو اور کسی دوسری طرف اس کا پھیرنا درست نہ ہو اور اس کو اسی طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ کی طرف پھیرا جائے اور اس کو دو حصوں پر تقسیم کر کے دو مقام پر خرچ کرنا لازم ہو۔ بلکہ اصل یہ ہے کہ تمام مال ایک ہی مصرف پر لگایا جائے گا اور وہ مصرف یہ ہے کہ اسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ قرار دیا جائے اور اس میں آپ اپنے کو تقسیم میں صحابہ کرام سے نہ تو ترجیح دیں اور نہ ان کے مابین بعض کو عطاء اور بعض کو عدم عطاء والا معاملہ کریں بلکہ اس کو ان میں برابر تقسیم کریں اور اس میں سے خمس (پانچواں حصہ) بھی نہ نکالا جائے۔ کیونکہ آیت خمس مال فئی سے متعلق نازل ہوئی اس وقت تک غنائم کے سلسلہ میں آیت نازل نہ ہوئی تھی۔ ہم نے جو ذکر کیا ہے اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ جب غنائم والی آیت نازل ہوئی اور وہ یہ **یسئلونك عن الانفال قل الانفال لله وللرسول والذی القربٰی الایه** ہے اس میں غنائم کے ایک حصے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی طرف منسوب کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا الگ حصہ مراد نہیں بلکہ وہی جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ ہے وہ وہی حصہ ہے اس سے الگ نہیں۔ لیکن اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا گیا تا کہ یہ بات لازم قرار دی جائے کہ جن جن کے حصے مقرر کئے گئے ہیں انی پر تقسیم کئے جائیں۔

مالِ غنیمت میں چھ حصے ماننے والوں کی تردید:

جب ان مقامات پر صرف کرنا لازم ہوا تو اس نے ان لوگوں ک اقول باطل ہو گیا جو غنیمت کو چھ حصوں میں تقسیم کے قائل ہیں۔

غنائم کے چار حصوں میں تقسیم کرنے والوں کے قول کی تردید:

جو لوگ غنائم کو چار حصوں میں تقسیم کے قائل ہیں ان کی دلیل کا موازنہ کرتے ہیں اس سلسلہ میں روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما منقطع ہے وہ پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔ البتہ اہل علم کے کچھ آثار سے اتنی بات ثابت ہوتی ہے کہ غنیمت صدقہ ہے اور علی بن ابی طلحہ نے اگرچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو نہیں دیکھا مگر اس نے مجاہد وعکرمہ مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول اخذ کیا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل اثر سے ظاہر ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۵۲۵۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ فَهْمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا رَحَلَ إِلَى مِصْرٍ ، فَانْصَرَفَ مِنْهَا بِكِتَابِ التَّأْوِيْلِ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، مَا رَأَيْتُ رِحْلَته ذَهَبَتْ بَاطِلَةً . فَوَجَدْنَا مَا أُضِيْفَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّحِيَّةَ فِيْ آيَةِ الْأَنْفَالِ ، قَدْ كَانَ التَّمْلِيكُ ، لَا عَلَى مَا سِوَاهُ .فَقَدْ كَانَ فِيْ هٰذَا حُجَّةٌ قَاطِعَةٌ ، تُغْنِيْنَا عَنِ الِاحْتِجَاجِ بِمَا سِوَاهَا ، عَلَى أَهْلِ هٰذَا الْقَوْلِ .وَلٰكِنَّا نُرِيْدُ فِي الِاحْتِجَاجِ عَلَيْهِمْ فَنَقُوْلُ :قَدْ وَجَدْنَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَضَافَ إِلَى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنَ الْفَيْءِ فِيْ غَيْرِ الْآيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَدَّمْنَا ذِكْرَهُمَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، فَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى التَّمْلِيكِ مِنْهُ إِيَّاهُ، مَا أَضَافَهُ إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ .

۵۲۵۰: علی بن حسین بن عبدالرحمن بن فہم کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا کہ اگر کوئی مصر کا سفر کرے اور وہاں سے معاویہ بن صالح کی کتاب التاویل لے آئے تو اس کا سفر بے کار نہیں گیا۔ پس ہمارے ہاں آیت انفال میں جو کچھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ تملیک کو ظاہر کرنے کے لئے ہے اور کسی مقصد کے لئے نہیں۔ اس میں خود ایسی قطعی دلیل ہے جو کہ کسی اور روایت کے ان قول والوں کے خلاف دلیل بنانے سے ہمیں بے نیاز کرتی ہے مگر اتمام حجت کے طور پر ہم مزید دلیل پیش کئے دیتے ہیں۔ چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان دو آیات کے علاوہ بھی فئی کی نسبت اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی ہے۔ جو اس بات کا ثبوت پیش کرتی ہیں کہ وہ اضافت تملیک کے لئے ہے جیسا کہ سورہ حشر کی یہ آیت: **وما افاء الله علی رسوله منهم فما اوجفتم علیه من خیل ولا رکاب** (الحشر:۶) روایت ملاحظہ ہو۔

۵۲۵۱ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَأَبُوْ أُمَيَّةَ ، قَالَا :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ النَّصْرِيِّ ، قَالَ :أَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ الْمَدِيْنَةَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ قَوْمِكَ، وَقَدْ أَمَرْنَا لَهُمْ بِرَضْخٍ ، فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ

فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ ، إِذْ جَاءَهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ ، فَقَالَ :هٰذَا عُثْمَانُ ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، وَسَعْدٌ ، وَالزُّبَيْرُ ، وَطَلْحَةُ يَسْتَأْذِنُوْنَ عَلَيْكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُمْ . ثُمَّ مَكَثْنَا سَاعَةً فَقَالَ :هٰذَا الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ يَسْتَأْذِنَانِ عَلَيْكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُمَا . فَدَخَلَ الْعَبَّاسُ ، قَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا الرَّجُلِ ، وَهُمَا -حِيْنَئِذٍ -فِيْمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ .فَقَالَ الْقَوْمُ :اقْضِ بَيْنَهُمَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَأَرِحْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَنْ صَاحِبِهِ .فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ ، أَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوْا :قَدْ قَالَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَقَالَا :نَعَمْ .قَالَ :فَإِنِّي سَأُخْبِرُكُمْ عَنْ هٰذَا الْفَيْءِ ، إِنَّ اللّٰهَ خَصَّ نَبِيَّهُ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ غَيْرَهُ فَقَالَ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَوَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ ، وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ ، وَلَقَدْ قَسَمَهَا بَيْنَكُمْ ، وَبَثَّهَا فِيْكُمْ ، حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ ، وَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهُ عَلٰى أَهْلِهِ رِزْقَ سَنَةٍ ، ثُمَّ يَجْمَعُ مَا بَقِيَ مَجْمَعَ مَالِ اللّٰهِ .أَفَلَا تَرٰى أَنَّ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ هُوَ عَلٰى فَيْءٍ تَمَلَّكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ سَائِرِ النَّاسِ ، لَيْسَ عَلٰى مِفْتَاحِ الْكَلَامِ الَّذِيْ يَجِبُ لَهُ بِهِ مِلْكٌ .فَكَذٰلِكَ مَا أَضَافَهُ إِلَيْهِ أَيْضًا فِيْ آيَةِ الْفَيْءِ وَفِيْ آيَةِ الْغَنِيمَةِ اللَّتَيْنِ قَدَّمْنَا ذِكْرَهُمَا فِيْ صَدْرِ هٰذَا الْكِتَابِ ، هُوَ عَلَى التَّمْلِيكِ مِنْهُ، لَيْسَ لَهُ عَلَى افْتِتَاحِ الْكَلَامِ الَّذِيْ لَا يَجِبُ لَهُ بِهِ مِلْكٌ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْفَيْءَ وَالْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ ، قَدْ كَانَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْرَفَانِ فِيْ خَمْسَةِ أَوْجُهٍ ، لَا فِيْ أَكْثَرَ مِنْهَا ، وَلَا فِيْمَا دُوْنَهَا وَقَدْ كَتَبَ إِلَيَّ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

۵۲۵۱: مالک بن اوس نصری کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری طرف پیغام بھیج کر فرمایا تمہاری قوم کے لوگ مدینہ منورہ میں آئے ہیں ہم نے ان کے لئے تھوڑے سے عطیے کا فیصلہ کیا ہے پس تم آ کر ان میں تقسیم کر دو۔ میں اسی حالت میں تھا کہ آپ کا دربان یرفأ آ گیا اور کہنے لگا یہ عثمان عبدالرحمن سعد زبیر طلحہ رضی اللہ عنہم آپ کے پاس حاضری کی اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ان کو اجازت دے دو۔ پھر ابھی ذرا سی دیر گزری تھی کہ یرفأ نے آ کر کہا یہ عباس و علی رضی اللہ عنہما آپ کے ہاں آنے کی اجازت چاہتے ہیں انہوں نے فرمایا ان کو اجازت دے دو۔ پس عباس رضی اللہ عنہ نے داخل ہوتے ہی کہا اے امیر المؤمنین میرے اور اس آدمی کے درمیان فیصلہ کر دو۔ وہ دونوں اموال بنی نضیر سے حاصل ہونے والے مال فئی کے متعلق جھگڑ رہے تھے۔ تمام حاضرین نے کہا اے امیر المؤمنین

ان کے مابین فیصلہ فرما کر ہر ایک کو دوسرے سے راحت پہنچائیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کو مخاطب کر کے فرمایا میں تم دونوں کو اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "لا نورث ماترکناہ صدقۃ" دونوں نے جواب میں کہا بالکل آپ نے یہ بات فرمائی ہے پھر دوسری مرتبہ یہی بات کہی انہوں نے جواب میں نعم کہا۔ پھر فرمایا میں تمہیں اس فئی کے متعلق بتلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سے کس چیز کے ساتھ خاص کیا وہ دوسروں کو نہ دی چنانچہ فرمایا .وما افاء اللہ علی رسول (الحشر:٦) اللہ کی قسم اس مال کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے علاوہ اور کسی کے لئے اٹھا نہیں رکھا اور نہ اس کے سلسلے میں تمہارے اوپر دوسروں کو ترجیح دی۔ آپ نے وہ مال تم پر تقسیم کر دیا اور تم میں پھیلا دیا یہاں تک کہ اس میں سے یہ بچ گیا۔ آپ اس میں سے اپنے اہل کے لئے ایک سال کا خرچہ لیتے تھے۔ پھر بقیہ مال کو اللہ تعالیٰ کا مال قرار دے کر جمع کر دیتے۔ اس ارشاد الٰہی: ماافاء اللہ علی رسول منھم (الحشر ٦) اس میں اس فئی کا ذکر ہے جو لوگوں کی بجائے آپ کی ملک ہے۔ یہ افتتاح کلام میں نہیں کہ جس سے ملک لازم نہ ہوتی ہو۔ پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ فئی اور خمس غنائم سے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پانچ مواقع میں اس کو صرف کیا جاتا تھا۔ نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ۔ پس چار حصوں میں تقسیم غنائم والا قول غلط ٹھہرا۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : روایت لا نورث ما ترکنا صدقه کی اسناد یه هیں۔ بخاری فی الخمس باب ١' فضائل اصحاب النبی ﷺ باب ١٢' المغازی باب ١٤' النفقات باب٣' الفرائض باب٣' الاعتصام باب٥' مسلم فی الجهاد ٥٢/٤٩' ابو داؤد فی الاماره باب١٩' ترمذی فی السیر باب ٤٤' نسائی فی الفیٔ باب٩' ١٦' مالك فی الكلام ٢٧' مسند احمد ٤/١' ٦٠' ١٦٤' ٤٦٣/٢' ١٤٥/٦۔

حاصل کلام: اس ارشاد الٰہی ماافاء اللہ علی رسولہ منھم (الحشر:٦) اس میں اس فئی کا ذکر ہے جو لوگوں کی بجائے آپ کی ملک ہے۔ یہ افتتاح کلام میں نہیں کہ جس سے مال کا لازم نہ ہوتی ہو۔

پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ فئی اور خمس غنائم سے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پانچ مواقع میں اس کو صرف کیا جاتا تھا۔ نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ۔ پس چار حصوں میں تقسیم غنائم والا قول غلط ٹھہرا۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

٥٢٥٢ : يُحَدِّثُنِي، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُفَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : رَأَيْتُ الْغَنَائِمَ تُجَزَّأُ خَمْسَةَ أَجْزَاءٍ ، ثُمَّ تُسْهَمُ عَلَيْهِمْ ، فَمَا أَصَابَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ لَهُ، لَا تُحْتَازُ .

٥٢٥٢: میری طرف علی بن عبدالعزیز نے یہ روایت لکھی کہ نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے غنائم کو دیکھا کہ وہ پانچ حصوں میں تقسیم کئے جاتے تھے۔ جو اس میں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہوتا وہ اور کسی کے لئے جمع نہ کیا جاتا۔

اللغات: تحتاز۔ جمع کرنا۔ تجزاء۔ اجزاء بنانا۔

۵۲۵۳: ثُمَّ حَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ :ثَنَا أَبِي، وَسَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ ، فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ عَنْهُمَا .

۵۲۵۳: یحییٰ بن عثمان نے اپنے والد اور سعید بن عفیر سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۲۵۴: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : مِمَّا أَصَابَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ لَهُ، وَيَقْسِمُ الْبَقِيَّةَ بَيْنَهُمْ . وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ، وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ .

۵۲۵۴: ابن المبارک نے ابن لہیعہ سے پھر اس نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی البتہ یہ الفاظ مختلف ہیں جو حصہ جناب رسول اللہ ﷺ کو پہنچا وہ آپ ہی کے ساتھ خاص ہوتا اور بقیہ ان کے مابین تقسیم کر دیا جاتا اور یہ روایت یحییٰ بن جزار اور عطاء بن ابی رباح رحمہم اللہ سے بھی مروی ہے۔

۵۲۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ :سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَّارِ يَقُولُ : سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمُسُ الْخُمُسِ .

۵۲۵۵: موسیٰ بن ابی عائشہ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن جزار کو کہتے سنا کہ جناب نبی اکرم ﷺ کا حصہ خمس کا خمس ہوتا تھا۔

۵۲۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ خُمُسُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَخُمُسُ الرَّسُولِ ، وَاحِدٌ . ثُمَّ تَكَلَّمُوا فِي تَأْوِيلِ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِذِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ :هُمْ بَنُو هَاشِمٍ ، الَّذِينَ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةَ ، لَا مَنْ سِوَاهُمْ مِنْ ذَوِي قُرْبَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ اللهُ لَهُمْ مِنَ الْفَيْءِ ، وَمِنْ خُمُسِ الْغَنَائِمِ ، مَا جَعَلَ لَهُمْ مِنْهَا بَدَلًا مِمَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنَ الصَّدَقَةِ .وَقَالَ قَوْمٌ :هُمْ بَنُو هَاشِمٍ ، وَبَنُو الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً ، دُونَ مَنْ سِوَاهُمْ مِنْ قَرَابَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَالَ قَوْمٌ :هُمْ قُرَيْشٌ كُلُّهَا ، الَّذِينَ يَجْمَعُهُ وَإِيَّاهُمْ أَقْصَى آبَائِهِ مِنْ قُرَيْشٍ ، دُونَ مَنْ سِوَاهُمْ ، مِمَّنْ يُقَارِبُهُ مِنْ قِبَلِ أُمَّهَاتِهِ ، مِمَّنْ لَيْسَ مِنْ قُرَيْشٍ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ أَنْ يَعُمَّهُمْ ، إِنَّمَا كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْطِيَ مَنْ رَأَى إِعْطَاءَهُ مِنْهُمْ دُونَ بَقِيَّتِهِمْ .وَقَالَ قَوْمٌ :هُمْ قَرَابَتُهُ مِنْ

قِبَلِ آبَائِهِ اِلَى أَقْصَى أَبٍ لَهُ مِنْ قُرَيْشٍ ، وَمِنْ قِبَلِ أُمَّهَاتِهِ اِلَى أَقْصَى أُمٍّ ، لِكُلِّ أُمٍّ مِنْهُنَّ مِنَ الْعَشِيرَةِ الَّتِي هِيَ مِنْهَا .غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ أَنْ يَعُمَّهُمْ بِعَطِيَّتِهِ، اِنَّمَا يُعْطِي مَنْ رَأَى اِعْطَاءَهُ مِنْهُمْ .وَقَدْ احْتَجَّ كُلُّ فَرِيقٍ مِنْهُمْ لِمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ فِي ذٰلِكَ ، بِمَا سَنَذْكُرُهُ فِي كِتَابِنَا هٰذَا، وَنَذْكُرُ مَعَ ذٰلِكَ مَا يَلْزَمُهُ مِنْ مَذْهَبِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى .فَأَمَّا أَهْلُ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ الَّذِينَ جَعَلُوهُ لِبَنِي هَاشِمٍ خَاصَّةً ، فَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اخْتَصَّهُمْ بِذٰلِكَ ، بِتَحْرِيمِهِ الصَّدَقَةَ عَلَيْهِمْ .فَإِنَّ قَوْلَهُمْ هٰذَا -عِنْدَنَا -فَاسِدٌ ، لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَرَّمَتِ الصَّدَقَةُ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ ، قَدْ حَرَّمَهَا عَلَى مَوَالِيهِمْ كَتَحْرِيمِهِ اِيَّاهَا عَلَيْهِمْ ، وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُ الْآثَارُ بِذٰلِكَ .

۵۲۵۶: عبدالملک بن ابی سلیمان نے عطاء رحمہ اللہ سے روایت کی کہ خمس اللہ تعالیٰ کا اور خمس الرسول یہ ایک ہی چیز ہے۔بعض نے کہا اس لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ولذی القربیٰ (الحشر ۷) کے متعلق کلام کیا گیا کہ اس سے مراد کون ہیں؟ مراد بنو ہاشم ہیں کہ جن پر صدقہ حرام کیا گیا ان کے علاوہ آپ کے قرابت والوں کا فئی میں حصہ نہیں۔صدقہ کے ان پر حرام کر دینے کے بدلے ان کے لئے خمس غنائم مقرر کیا گیا۔اس سے مراد خاص بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں۔اس کے علاوہ قرابت داران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں شامل نہیں۔تمام قریش مراد ہیں جو آپ کے ساتھ قریش (بنو کنانہ) ہونے میں شریک ان کے علاوہ مراد نہیں جو کہ والدہ کی طرف سے تو اقارب پر لازم نہیں تھا کہ تمام کو دیں آپ کو اختیار تھا کہ جن کو مناسب خیال فرمائیں دیں۔مراد وہ قرابت دار ہیں باپ کی طرف سے قریش کے آخری والد تک اور والدہ کی طرف۔آخری ماں تک ہر ماں کا وہ قبیلہ جس سے وہ ہے۔البتہ ان تمام کو عطیہ دینا لازم نہ تھا۔آپ کی رائے پر موقوف تھا جس کو مناسب خیال کریں دیں۔ان میں سے ہر ایک نے اپنے قول کے لئے دلیل پیش کی جو آئندہ ذکر کی جائے گی۔ہم وہاں اس قول کے لوازمات میں ذکر کریں گے۔ان شاء اللہ۔پہلا قول یہ ہے کہ یہ بنی ہاشم کے ساتھ مخصوص ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تحریم صدقہ کے ساتھ خاص کیا ہے۔مگر ہمارے نزدیک ان کا یہ قول غلط ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صدقہ کو حرام کیا تو موالی بنی ہاشم کے لئے بھی حرام کیا۔جیسا کہ بنی ہاشم پر حرام کیا اور اس سلسلہ میں بہت سی روایات ہیں چند نقل کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ولذی القربیٰ (الحشر ۷) کے متعلق کلام کیا گیا کہ اس سے مراد کون ہیں؟

نمبر ①: مراد بنو ہاشم ہیں کہ جن پر صدقہ حرام کیا گیا ان کے علاوہ آپ کے قرابت والوں کا فئی میں حصہ نہیں۔صدقہ کے ان پر حرام کر دینے کے بدلے ان کے لئے خمس غنائم مقرر کیا گیا۔

نمبر ②: اس سے مراد خاص بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں۔اس کے علاوہ قرابت داران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں شامل نہیں۔

نمبر ③: تمام قریش مراد ہیں جو آپ کے ساتھ قریش (بنو کنانہ) ہونے میں شریک ان کے علاوہ مراد نہیں جو کہ والدہ کی طرف

سے تو اقارب تھے مگر قریش نہ تھے (اوپر والے اجداد میں شریک تھے) البتہ آپ پر لازم نہیں تھا کہ تمام کو دیں آپ کو اختیار تھا کہ جن کو مناسب خیال فرمائیں دیں۔

نمبر ④: مراد وہ قرابت دار ہیں باپ کی طرف سے قریش کے آخری والد تک اور والدہ کی طرف۔ آخری ماں تک ہر ماں کا وہ قبیلہ جس سے وہ ہے۔ البتہ ان تمام کو عطیہ دینا لازم نہ تھا۔ آپ کی رائے پر موقوف تھا جس کو مناسب خیال کریں دیں۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنے قول کے لئے دلیل پیش کی جو آئندہ ذکر کی جائے گی۔ ہم وہاں اس قول کے لوازمات میں ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

پہلا قول اور اس کی حقیقت:

پہلا قول یہ ہے کہ یہ بنی ہاشم کے ساتھ مخصوص ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تحریم صدقہ کے ساتھ خاص کیا ہے۔

مگر ہمارے نزدیک ان کا یہ قول غلط ہے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جب صدقہ کو حرام کیا تو موالی بنی ہاشم کے لئے بھی حرام کیا۔ جیسا کہ بنی ہاشم پر حرام کیا اور اس سلسلہ میں بہت سی روایات ہیں چند نقل کرتے ہیں۔

۵۲۵۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْمِقْسَمِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اسْتَعْمَلَ أَرْقَمَ بْنَ أَرْقَمَ عَلَى الصَّدَقَاتِ ، فَاسْتَتْبَعَ أَبَا رَافِعٍ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَا أَبَا رَافِعٍ ، إِنَّ الصَّدَقَةَ حَرَامٌ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ، وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ .

۵۲۵۷: مقسم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے ارقم بن ارقم کو صدقات کا عامل بنایا تو انہوں نے ابورافع جو ساتھ چلنے کے لئے کہا۔ ابورافع جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ سے اجازت مانگی تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے ابورافع صدقہ محمد اور آل محمد پر حرام ہے اور قوم کا غلام انہی میں سے ہوتا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۸/۶۔

۵۲۵۸ : حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ ، وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ رَافِعٍ ، مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ لِأَبِيْ رَافِعٍ :اصْحَبْنِيْ كَيْمَا نُصِيْبُ مِنْهَا .فَقَالَ :حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ إِنَّ آلَ مُحَمَّدٍ ، لَا يَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ ، وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ

أَنْفُسِهِمْ.

۵۲۵۸ حکم نے ابن ابی رافع مولی رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے اپنے والد ابو رافعؓ سے نقل کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے بنو مخزوم کے ایک آدمی کو صدقہ کا عامل بنایا اس نے ابو رافعؓ کو کہا کہ تم میرے ساتھ چلو تا کہ ہم اس میں سے اپنا حصہ پائیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا میں جناب رسول اللہ ﷺ سے اجازت حاصل کر لوں۔

تشریح چنانچہ ابو رافعؓ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اجازت کے لئے حاضر ہوئے اور اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ آل محمد کے لئے صدقہ حلال نہیں اور قوم کا غلام انہی میں سے ہوتا ہے۔

تخریج: مسند احمد ۱/۶۔

۵۲۵۹: حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: ثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ كُلْثُوْمٍ، ابْنَةِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَتْ: إِنَّ مَوْلًى لَنَا يُقَالُ لَهُ هُرْمُزُ، أَوْ كَيْسَانُ، أَخْبَرَ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَدَعَانِي فَقَالَ يَا أَبَا فُلَانٍ، إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ نُهِيْنَا أَنْ نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ، وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَلَا تَأْكُلِ الصَّدَقَةَ. فَلَمَّا كَانَتِ الصَّدَقَةُ الْمُحَرَّمَةُ عَلَى بَنِيْ هَاشِمٍ، قَدْ دَخَلَ فِيْهِمْ مَوَالِيْهِمْ، وَلَمْ يَدْخُلْ مَوَالِيْهِمْ مَعَهُمْ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ فَسَادُ قَوْلِ مَنْ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَتْ لِذَوِي الْقُرْبَى فِيْ آيَةِ الْفَيْءِ، وَفِيْ آيَةِ خُمُسِ الْغَنِيْمَةِ، بَدَلًا مِمَّا حُرِّمَ عَلَيْهِمْ الصَّدَقَةَ. وَيَفْسُدُ هٰذَا الْقَوْلُ أَيْضًا مِنْ جِهَةٍ أُخْرَى، وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الصَّدَقَةَ لَوْ كَانَتْ حَلَالًا لِبَنِيْ هَاشِمٍ، كَهِيَ لِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ، لَكَانَتْ حَرَامًا عَلَى أَغْنِيَائِهِمْ، كَحُرْمَتِهَا عَلَى أَغْنِيَاءِ جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ مِمَّنْ سِوَاهُمْ. وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ بَنِيْ هَاشِمٍ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى جَمِيْعًا، وَفِيْهِمُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَقَدْ كَانَ مُوْسِرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ جَمِيْعًا. أَلَا تَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَعَجَّلَ مِنْهُ زَكَاةَ مَالِهِ عَامَيْنِ؟ فَلَمَّا رَأَيْنَا يَسَارَهُ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى، وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَسَارُ يَمْنَعُهُ مِنَ الصَّدَقَةِ قَبْلَ تَحْرِيْمِ اللّٰهِ إِيَّاهَا عَلَى بَنِيْ هَاشِمٍ، فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى لَمْ يُجْعَلْ لِمَنْ يُجْعَلُ لَهُ خَلَفًا مِنَ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ. وَأَمَّا الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلَى أَنَّ ذَوِي الْقُرْبَى فِي الْآيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَدَّمْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْكِتَابِ، هُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ، وَبَنُو الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً. فَإِنَّهُمُ احْتَجُّوْا لِقَوْلِهِمْ بِمَا رَوَى جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ .

۵۲۵۹: عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ میں حضرت امّ کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا ہے ہمارے ایک غلام کا نام ہرمز ہے یا کیسان ہے۔ اس نے بتلایا کہ میرا گزر جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ہوا آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا اے ابوفلاں۔ ہم اہل بیت نبوت کو صدقہ کھانے سے منع کیا گیا ہے اور قوم کا غلام انہی سے ہوتا ہے پس صدقہ مت کھانا۔ صدقہ بنی ہاشم پر جس طرح حرام ہے ان کے موالی پر بھی حرام کیا گیا ہے مگر تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ ذوالقربیٰ کے حصہ میں موالی کو داخل نہیں کیا گیا۔ اس سے ان لوگوں کی دلیل کی کمزوری ظاہر ہوگئی کہ آیت فئی اور آیت خمس غنیمت میں ذوی القربیٰ کے حصہ کی وجہ صدقہ کی حرمت ہے اللہ تعالیٰ ان کو اس کا عوض دیا ہے۔ نظر ڈالنے سے معلوم ہوا کہ اگر صدقہ تمام بنی ہاشم کے لئے عام مسلمانوں کی طرح حلال ہوتا تو ان کے مالداروں پر حرام ہوجیسا کہ عامۃ المسلمین میں مالداروں پر صدقہ حرام ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ذوی القربیٰ کے حصہ میں امیر وغریب کے امتیاز کے بغیر سب ہی شامل ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بھی یہ حصہ ملتا تھا حالانکہ وہ جاہلیت واسلام دونوں میں خوشحال تھے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ان سے دوسال کی پیشگی زکوٰۃ طلب کی (تو زکوٰۃ مالدار پر لازم ہے) جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی خوشحالی ذوی القربیٰ کے حصہ سے ان کے لئے مانع نہ تھی اور یہ خوش حالی صدقے کو بنی ہاشم پر حرام ہونے سے بھی ان پر صدقہ حرام کرنے والی تھی۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ بنی ہاشم کے لئے ذوی القربیٰ کا حصہ صدقہ کی حرمت کے بدلے نہیں ہے۔ ان لوگوں کا ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ ذوی القربیٰ سے مراد دونوں آیات میں بنو ہاشم اور بنو مطلب مراد ہیں انہوں نے اپنی دلیل میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت کو پیش کیا ہے۔

روایت حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ:

۵۲۶۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبَغْدَادِيَّانِ ، قَالَا :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى بِهٖ أَعْطٰى بَنِيْ هَاشِمٍ ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ، وَلَمْ يُعْطِ بَنِيْ أُمَيَّةَ شَيْئًا .فَأَتَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ ، رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰؤُلَاءِ بَنُوْ هَاشِمٍ فَضَّلَهُمُ اللّٰهُ بِكَ، فَمَا بَالُنَا وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ؟ وَاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ فِي النَّسَبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ .فَقَالَ اِنَّ بَنِي الْمُطَّلِبِ لَمْ يُفَارِقُوْنِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْاِسْلَامِ . قَالُوْا :فَلَمَّا رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَمَّ بِعَطِيَّتِهٖ مَا أُمِرَ أَنْ يُعْطِيَهُ ذَوِيْ قُرْبَاهُ، بَنِيْ هَاشِمٍ ،

وَبَنِی الْمُطَّلِبِ ، وَحَرَمَ مَنْ فَوْقَهُمْ ، فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا ، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَنْ فَوْقَهُمْ لَيْسُوْا مِنْ ذَوِی قُرْبَاهُ .وَهٰذَا الْقَوْلُ أَيْضًا -عِنْدَنَا -فَاسِدٌ ، لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُ قَدْ حَرَمَ بَنِی أُمَيَّةَ ، وَبَنِی نَوْفَلٍ ، وَلَمْ يُعْطِهِمْ شَيْئًا ، لِأَنَّهُمْ لَيْسُوْا قَرَابَةً ، وَكَيْف لَا يَكُوْنُوْنَ قَرَابَةً ، وَمَوْضِعُهُمْ مِنْهُ، كَمَوْضِعِ بَنِی الْمُطَّلِبِ ؟ فَلَمَّا كَانَ بَنُو أُمَيَّةَ وَبَنُو نَوْفَلٍ ، لَمْ يَخْرُجُوْا مِنْ قَرَابَةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَرْكِهِ إِعْطَاءَ هُمْ ، كَانَ كَذٰلِكَ مَنْ فَوْقَهُمْ ، مِنْ سَائِرِ بُطُوْنِ قُرَيْشٍ ، لَا يَخْرُجُوْنَ مِنْ قَرَابَتِهٖ، بِتَرْكِهِ إِعْطَاءَ هُمْ وَقَدْ أَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى مَنْ لَيْسَ مِنْ بَنِی هَاشِمٍ ، وَلَا مِنْ بَنِی الْمُطَّلِبِ ، وَلٰكِنَّهٗ مِنْ قُرَيْشٍ ، مِمَّنْ يَلْقَاهُ إِلٰى أَبٍ ، هُوَ أَبْعَدُ مِنَ الْأَبِ ، مِنَ الَّذِی يَلْقَاهُ عَنْهُ بَنُو أُمَيَّةَ ، وَبَنُو نَوْفَلٍ ، وَهُوَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ .

۵۲۶۰: سعید بن المسیب نے حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت کی ہے۔ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ذوی القربیٰ کا حصہ تقسیم فرمایا تو بنو ہاشم اور بنو مطلب کو دیا مگر بنو امیہ کو بالکل عنایت نہیں فرمایا۔ چنانچہ میں اور عثمان ؓ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ بنو ہاشم کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی وجہ سے فضیلت عنایت فرمائی ہمارا اور بنی مطلب کا کیا فرق ہے؟ ہم اور وہ نسب کے قرابت میں ایک شے ہیں۔ آپ نے فرمایا بنی عبدالمطلب جاہلیت و اسلام دونوں زمانوں میں میرے ساتھ رہے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب آپ نے حکم الٰہی کے مطابق اپنے عطیہ کو بنی ہاشم و بنی مطلب دونوں قرابت والوں پر بلا تفریق تقسیم فرمایا اور ان سے اوپر والوں کو محروم رکھا اور انہیں کوئی چیز عنایت نہ فرمائی اس سے یہ ثابت ہوا کہ ان سے اوپر نسب میں شریک ذوی القربیٰ میں شامل نہیں۔ ہمارے نزدیک یہ قول بھی درست نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بنو امیہ اور بنو نوفل دونوں کو محروم کیا گیا اور ان کو کچھ نہیں دیا گیا۔ (ابولہب کی اولاد بھی محروم رہی) کیونکہ وہ قرابت دار نہ تھے حالانکہ یہ بات درست نہیں کیونکہ قرابت میں ان کا مرتبہ بنو مطلب کے برابر تھا۔ اب جبکہ بنو امیہ اور بنو نوفل قرابت نبوت میں شامل رہے اگرچہ ذوی القربیٰ کے عطیہ میں سے ان کو حصہ نہیں دیا گیا۔ اسی طرح وہ لوگ جو ان سے اوپر ہیں تمام بطون قریش قرابت میں تو داخل رہیں گے اگرچہ ذوی القربیٰ کے حصہ میں سے ان کو نہ دیا جائے گا اور دوسری طرف ملاحظہ کریں کہ آپ ﷺ نے ذوی القربیٰ کے اس حصہ میں سے بنو ہاشم کے علاوہ بنو مطلب کو بھی عنایت فرمایا جو کہ فقط قریش سے تھے جو والد کی طرف سے دور والے جد میں شریک تھے۔ حالانکہ بنو امیہ، بنو نوفل یعنی زبیر بن عوام آپ کے والد کی طرف سے قریب تر تھے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : نسائی فی الفئی باب ۵' مسند احمد ۸۱/۴۔

۵۲۶۱ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِی سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهٖ، أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ ، لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بِأَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ ، سَهْمٍ لِلزُّبَيْرِ ، وَسَهْمٍ لِذِي الْقُرْبٰى ، لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، أُمِّ الزُّبَيْرِ ، وَسَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ .

۵۲۶۱: یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ وہ فرماتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والے سال زبیر بن عوام کو چار حصے عنایت فرمائے۔ زبیر کا حصہ قرابت کا حصہ ام الزبیر صفیہ بنت عبدالمطلب کی وجہ سے اور دو حصے گھوڑے کے۔

تخریج : نسائی فی الخیل باب۱۷۔

۵۲۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْبَغْدَادِيُّ ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ دَاوُدَ الزُّبَيْرِيُّ ، قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ يَوْمَ خَيْبَرَ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ ، سَهْمًا لَهٗ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَسَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ ، وَسَهْمًا لِذِي الْقُرْبٰى .

۵۲۶۲: ابوالزناد نے خارجہ بن زید بن ثابتؓ نے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والے سال زبیر بن عوام کو چار حصے عنایت فرمائے ایک حصہ عام مسلمانوں کے ساتھ۔ دو حصے گھوڑے کے اور ایک حصہ قرابت داری کا۔

۵۲۶۳ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : كَانَ الزُّبَيْرُ يُضْرَبُ لَهٗ فِي الْغَنَمِ بِأَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ ، سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ ، وَسَهْمًا لِذِي الْقُرْبٰى . فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَى الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ ، لِقَرَابَتِهٖ مِنْهُ ، مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى ، وَالزُّبَيْرُ لَيْسَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ، وَلَا بَنِي الْمُطَّلِبِ ، وَقَدْ جَعَلَهٗ فِيْمَا أَعْطَاهُ مِنْ ذٰلِكَ كَبَنِيْ هَاشِمٍ ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ ذَوِي الْقُرْبٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ ، وَبَنُو الْمُطَّلِبِ ، وَمَنْ سِوَاهُمْ مِنْ ذَوِي قَرَابَتِهٖ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : إِنَّ الزُّبَيْرَ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ، فَإِنَّ أُمَّهٗ مِنْهُمْ ، وَهِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ فَبِهٰذَا أَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَاهُ فَقَامَ عِنْدَهٗ بِمَوْضِعِهٖ مِنْهُ بِأُمِّهٖ مَقَامَ غَيْرِهٖ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ .قِيْلَ لَهٗ : لَوْ كَانَ مَا وَصَفْتَ كَمَا ذَكَرْتَ ،

إِذًا لَأَعْطَى مَنْ سِوَاهُ مِنْ غَيْرِ بَنِيْ هَاشِمٍ ، مِمَّنْ أُمُّهُ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ ، وَقَدْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ غَيْرِ بَنِيْ هَاشِمٍ ، مِمَّنْ أُمَّهَاتُهُمْ هَاشِمِيَّاتٌ ، مِمَّنْ هُوَ أَمَسُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَسَبِ أُمِّهِ رَحِمًا ، مِنَ الزُّبَيْرِ ، مِنْهُمْ أُمَامَةُ ابْنَةُ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ ، وَقَدْ حَرَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعْطِهَا شَيْئًا مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى إِذْ حَرَمَ بَنِيْ أُمَيَّةَ ، وَهِيَ مِنْ بَنِيْ أُمَيَّةَ ، وَلَمْ يُعْطِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّهَا الْهَاشِمِيَّةِ ، وَهِيَ زَيْنَبُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ -عَنْهَا .وَحَرَمَ أَيْضًا جَعْدَةَ بْنَ هُبَيْرَةَ الْمَخْزُوْمِيَّ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا ، وَأُمُّهُ أُمُّ هَانِئٍ ، ابْنَةُ أَبِي طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ فَلَمْ يُعْطِهِ بِأُمِّهِ شَيْئًا ، إِذْ كَانَتْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِي أَعْطَى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ ، مَا أَعْطَاهُ مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى ، لَيْسَ لِقَرَابَتِهِ لِأُمِّهِ، وَلٰكِنَّهُ لِمَعْنًى غَيْرِ ذٰلِكَ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ ذَوِي الْقُرْبٰى ، لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ ، وَبَنُو الْمُطَّلِبِ ، وَمَنْ سِوَاهُمْ ، مِمَّنْ هُوَ لَهُ قَرَابَةٌ مِنْ غَيْرِ بَنِيْ هَاشِمٍ ، وَمِنْ غَيْرِ بَنِي الْمُطَّلِبِ .أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُوْلَهُ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ الْآيَةِ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ فَلَمْ يَقْصِدْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنِّذَارَةِ ، بَنِيْ هَاشِمٍ ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً ، بَلْ قَدْ أَنْذَرَ مِنْ قَوْمِهٖ، مِمَّنْ هُوَ أَبْعَدُ مِنْهُ رَحِمًا مِنْ بَنِيْ أُمَيَّةَ ، وَمِنْ بَنِيْ نَوْفَلٍ .

۵۲۶۳: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو غنیمت میں چار حصے دیئے جاتے ایک حصہ عامۃ المسلمین کے ساتھ دو حصے گھوڑے کے اور ایک حصہ قرابت کا۔ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو ذوی القربیٰ کے حصہ میں سے قرابت کا حصہ دیا۔ حالانکہ زبیر بنو ہاشم سے نہ تھے اور نہ بنی مطلب سے تھے اور ان کو اس عطیے میں بنو ہاشم اور بنو مطلب کی طرح قرار دیا تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ذوی القربیٰ تو بنو ہاشم و بنو مطلب ہی ہیں مگر ان کے علاوہ (قریش) وہ آپ کے قرابت دار ہیں۔ یہ بات درست ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بنو ہاشم سے نہ تھے مگر ان کی والدہ تو بنو ہاشم سے تھیں۔اسی وجہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی عنایت فرمایا جتنا عنایت فرمایا۔ وہ والدہ کی وجہ سے دوسرے بنی ہاشم کی طرح ہو گئے۔ اگر بات اسی طرح ہوتی جیسا کہ تم نے بیان کی تو ان کے علاوہ بھی دیگر غیر بنو ہاشم کو آپ عنایت فرماتے جن کی مائیں بنو ہاشم سے تھیں اور کئی غیر بنی ہاشم آپ کے پاس موجود تھے جن کی مائیں ہاشمی تھیں اور والدہ کی طرف سے رشتہ داری میں وہ آپ سے زبیر کی نسبت بہت قریب تر تھے۔ جیسے امامہ بنت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہا

جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو محروم رکھا کوئی چیز ذوی القربیٰ کے حصہ سے عنایت نہیں فرمائی جب کہ بنوامیہ محروم رہے اور وہ بھی بنوامیہ سے تھیں۔ آپ نے انکو ان کی والدہ ہاشمیہ زینب بنت رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے کچھ بھی عنایت نہیں فرمایا۔ اسی طرح جعدہ بن ہبیرہ مخزومی بھی محروم رہا اس کو بھی کوئی چیز نہیں دی حالانکہ ان کی والدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا ہاشمیہ تھیں وہ ابوطالب بن عبدالمطلب کی بیٹی تھیں۔ تو جعدہ کو اپنی ہاشمیہ ماں کی وجہ سے کچھ نہیں دیا گیا جبکہ وہ بنو ہاشم و بنو مطلب دونوں سے متعلق تھے۔ اس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ذوی القربیٰ کے حصہ سے زبیر رضی اللہ عنہ کو جو کچھ عنایت فرمایا وہ والدہ کی وجہ سے نہیں تھا۔ بلکہ کسی اور وجہ سے تھا۔ پس مذکورہ تفصیل سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ذوی القربیٰ میں بنو ہاشم بنو مطلب اور ان کے علاوہ جن کو بنی ہاشم اور بنی مطلب کے علاوہ سے قرابت حاصل ہے وہ سب شامل ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو اس آیت کے علاوہ دوسری آیت: وانذر عشیرتك الاقربین (الشعراء:۲۱۴) میں حکم فرمایا کہ اپنے قریبی خاندان کو ڈراؤ۔ آپ نے اس ڈرانے میں بنو ہاشم و بنو مطلب کو خاص نہیں کیا بلکہ اپنی قوم بطون قریش سب کو شامل کیا ان میں ان سے دور والے بنوامیہ اور بنونوفل بھی شامل تھے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۵۲۶۴ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ ، عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ ، اجْمَعْ لِيْ بَنِيْ هَاشِمٍ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا ، اَوْ اَرْبَعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ .قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ قَصَدَ بِالنِّذَارَةِ اِلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ خَاصَّةً .

۵۲۶۴: عباد بن عبداللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین (الشعراء:۲۱۴) تو مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا اے علی! تم میرے لئے بنی ہاشم کو جمع کرو ان کی تعداد چالیس تھی یا ایک کم چالیس تھی پھر اسی طرح روایت ذکر کی۔

ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ نے اس روایت میں خاص بنو ہاشم کو انذار کرنا مراد لیا ہے۔

۵۲۶۵ :فَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِثْلَهُ ، غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اجْمَعْ لِيْ بَنِي الْمُطَّلِبِ .

۵۲۶۵: عبداللہ بن حارث نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت

کی ہے۔البتہ اس میں یہ زائد ہے بنو مطلب کو میرے لئے اکٹھا کرو۔

۵۲۶۶ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسَى ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ ، وَزُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَا : لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَضْفَةٍ مِنْ جَبَلٍ ، فَعَلَا أَعْلَاهَا ، ثُمَّ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ ، إِنِّيْ نَذِيْرٌ . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، إِدْخَالُهُ بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ ، مَعَ مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْهُمْ ، مِنْ قَرَابَتِهٖ.

۵۲۶۶:ابوعثمان نہدی نے قبیصہ بن مخارق اور زہیر بن عمرو سے روایت کی ہے دونوں کا بیان ہے کہ جب: وانذر عشیرتك الاقربین الایة نازل ہوئی تو جناب رسول اللہ ﷺ پہاڑ کے گرم پتھر کی طرف گئے اور اس پر چڑھ کر آواز دی۔اے بنی عبد مناف بیشک میں نذیر ہوں۔

تخریج : بخاری فی تفسیر ۲۶' باب۲' مسند احمد ۶۰/۵۔

۵۲۶۷ :حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ ، وَحَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ ، قَالَا :ثَنَا ضِمَامُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، عَنِ ابْنِ وَرْدَانَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ ، يَا بَنِيْ قُصَيٍّ ، يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ أَنَا النَّذِيْرُ ، وَالْمَوْتُ الْمُغِيْرُ ، وَالسَّاعَةُ الْمَوْعِدُ . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهٗ دَعَا بَنِيْ قُصَيٍّ ، مَعَ مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْهُمْ .

۵۲۶۷:ابن وردان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے اس طرح اعلان فرمایا۔اے بنی ہاشم' اے بنی قصی' اے بنی عبد مناف میں نذیر ہوں اور موت تم پر لوٹ ڈالنے والا دشمن ہے اور قیامت وعدے کی جگہ اور وقت ہے۔

طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس روایت میں بنی قصی کو بھی بلایا حالانکہ ان سے قریب تر لوگ موجود تھے۔

۵۲۶۸ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، وَعَفَّانُ ، عَنْ أَبِيْ عَوَانَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَى يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ ، أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ ، يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ ، أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ ، يَا بَنِيْ هَاشِمٍ أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ ، يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ ، يَا فَاطِمَةَ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ ، أَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ ، فَإِنِّيْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا . فَفِيْ هٰذَا

الْحَدِيْثِ أَنَّهُ أَنْذَرَ بَنِى كَعْبِ بْنِ لُؤَى ، مَعَ مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْهُمْ .وَفِى الْحَدِيْثِ أَيْضًا أَنَّهُ جَعَلَهُمْ جَمِيْعًا ، ذَوِى أَرْحَامٍ .

۵۲۶۸: موسیٰ بن طلحہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب آیت : وانذر عشیرتك الاقربین...... نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے نبی کھڑے ہوئے اور آواز دی اے بنی کعب بن لوی اپنے آپ کو آگ سے نکالو۔اے بنی عبد مناف تم اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ۔ اے بنی عبدالمطلب اپنے آپ کو آگے سے چھڑاؤ۔اے بنی ہاشم تم اپنے آپ کو آگے سے رہائی دلاؤ۔اے بنی عبدالمطلب تم اپنے آپ کو آگے سے بچاؤ۔اے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ۔میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا البتہ تمہارے میرے ساتھ رشتہ داری اس میں تمہارے رحم کا پاس کروں گا۔اس روایت میں آپ نے بنوکعب بن لوی کو ان لوگوں سے ساتھ رکھا جوان کے مقابلہ میں بہت قریب تھے۔اس روایت میں یہ بتلایا کہ تمہارے ساتھ میری رحم کی رشتہ داری ہے۔گویا سب کوذوی الارحام فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الادب باب ۱٤، مسلم فی الایمان ۳٤۸، ترمذی فی تفسیر سورة ۲٦، نسائی فی الوصایا باب٦، مسند احمد ۲، ۳۳/۳٦۰۔

اس روایت میں آپ نے بنوکعب بن لوی کوان لوگوں کے ساتھ رکھا جوان کے مقابلہ میں بہت قریب تھے۔اس روایت میں یہ بتلایا کہ تمہارے ساتھ میری رحم کی رشتہ داری ہے۔گویا سب کوذوی الارحام فرمایا۔

۵۲۶۹ : حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ :ثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِى يَا بَنِى عَدِى ، يَا بَنِى فُلَانٍ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ، حَتّٰى اجْتَمَعُوْا ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ ، أَرْسَلَ رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ .وَجَاءَ أَبُوْ لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ ، فَاجْتَمَعُوْا ، فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِى تُرِيْدُ أَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ ، أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ ؟ .قَالُوْا :نَعَمْ مَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا ، قَالَ فَإِنِّىْ نَذِيْرٌ لَكُمْ ، بَيْنَ يَدَىْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ . فَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ دَعَا بُطُوْنَ قُرَيْشٍ كُلَّهَا .

۵۲۶۹:سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب آیت وانذر عشیرتك الاقربین (الشعراء) نازل ہوئی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر چڑھے اور اس طرح آواز دی اے بنی عدی اے بنی فلاں تمام بطون قریش کو آواز دی یہاں تک کہ وہ تمام جمع ہو گئے پس جو کوئی آدمی نہ آ سکتا تھا۔اس نے اپنی طرف سے قاصد بھیجا تا کہ بات کو معلوم کرے۔ابولہب اور قریش آ کر اکٹھے ہوئے۔تو آپ نے ان کو مخاطب کر کے

فرمایا۔تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں اطلاع دوں کہ وادی میں گھڑ سوار دستہ تم پر لوٹ ڈالنا چاہتا ہے کیا تم میری بات کی تصدیق کرو گے۔انہوں نے کہا جی ہاں۔ہم نے تمہارے جھوٹ کا تجربہ نہیں کیا تم سچ بولتے ہو۔آپ نے فرمایا میں سخت عذاب سے ڈرانے کے لئے تمہارے پاس نذیر بن کر آیا ہوں۔اس روایت میں تمام بطون قریش کو دعوت دینا مذکور ہے۔

۵۲۷۰ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ :ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ ، قَالَ ثَنَا ابْنُ خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ ، وَاَبُوْ سَلْمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَنْزَلَ عَلَيْهِ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ، لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، يَا بَنِيْ عَبْدَ مَنَافٍ ، اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ، لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، يَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، لَا اُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، لَا اُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، يَا فَاطِمَةُ ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، لَا اُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا .

۵۲۷۰: سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ پر جب یہ آیت ''وانذر عشيرتك الاقربين'' نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا اے قریش کے گروہ اللہ تعالیٰ سے اپنے نفوس کو خرید لو۔میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے بچانے کے لئے کوئی کام نہ آسکوں گا۔اے بنی عبد مناف! تم اپنے نفوس کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو۔میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے چھڑانے کے لئے ذرہ بھر کام نہ آؤں گا۔اے عباس بن عبدالمطلب میں اللہ تعالیٰ سے چھڑانے کے لئے تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔اے صفیہ عمۃ الرسول! اللہ تعالیٰ کے عذاب سے چھڑانے کے لئے میں تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔اے فاطمہ بنت رسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ سے چھڑانے کے لئے تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔

تخریج:بخاری فی الوصایا باب ۱۱' تفسیر سوره۲۶' باب۲' دارمی فی الرقاق باب۲۳' مسند احمد ۲۰۶/۱۔

۵۲۷۱ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدٌ وَاَبُوْ سَلْمَةَ ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ ، غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ يَا صَفِيَّةُ ، يَا فَاطِمَةُ . فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، اَنْ يُنْذِرَ عَشِيْرَتَهُ الْاَقْرَبِيْنَ ، اَنْذَرَ قُرَيْشًا ، بَعِيْدَهَا وَقَرِيْبَهَا ، دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ جَمِيْعًا ذَوُو قَرَابَتِهِ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ ، لَقَصَدَ بِاِنْذَارِهِ اِلَى ذَوِيْ قَرَابَتِهِ مِنْهُمْ ، وَتَرَكَ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ بِذَوِيْ قَرَابَةٍ لَهُ، فَلَمْ يُنْذِرْهُ كَمَا لَمْ يُنْذِرْ مَنْ يَجْمَعُهُ، وَاِيَّاهُ اَبٌ غَيْرُ قُرَيْشٍ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :اِنَّهُ

إِنَّمَا جَمَعَ قُرَيْشًا كُلَّهَا فَأَنْذَرَهَا ، لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَهُ أَنْ يُنْذِرَ عَشِيرَتَهُ الْأَقْرَبِينَ ، وَلَا عَشِيرَةَ لَهُ أَقْرَبُ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَلِذٰلِكَ دَعَا قُرَيْشًا كُلَّهَا ، إِذْ كَانَتْ بِأَجْمَعِهَا، عَشِيرَتَهُ الَّتِي هِيَ أَقْرَبُ الْعَشَائِرِ إِلَيْهِ .قِيلَ لَهُ :لَوْ كَانَ كَمَا ذَكَرْتُ ، إِذًا كَانَ يَقُولُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْقُرْبٰى وَلٰكِنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَقُلْ لَهُ كَذٰلِكَ ، وَقَالَ لَهُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ . فَأَعْلَمَهُ أَنَّ كُلَّ أَهْلِ هٰذِهِ الْعَشِيرَةِ مِنْ أَقْرِبِيهِ .فَبَطَلَ بِمَا ذَكَرْنَا ، قَوْلُ مَنْ جَعَلَ ذَا قُرْبٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَنِي هَاشِمٍ ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً .وَفِيمَا ذَكَرْنَا مِنْ بَعْدِ هٰذِهِ الْحُجَّةِ الَّتِي احْتَجَجْنَا بِهَا ، مَا يُغْنِينَا عَنِ الِاحْتِجَاجِ لِقَوْلِ مَنْ قَالَ :إِنَّ ذَوِي قُرْبٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، هُمْ قُرَيْشٌ كُلُّهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي تَأْوِيلِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى مَا يَدُلُّ عَلَى هٰذَا الْمَعْنَى أَيْضًا .

۵۲۷۱: سعید اور ابوسلمہ نے بتلایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی۔ بس اس میں یہ اضافہ ہے اے صفیہ اے فاطمہ۔ جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قریبی خاندان والوں کو ڈرانے کا حکم ہوا تو آپ نے قریش کے بعید و قریب سب رشتہ داروں کو دعوت دی۔ اس سے دلالت مل گئی کہ یہ تمام آپ کے قرابت والے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو قرابت والوں کو ڈراتے وقت ان کو ڈراتے جو زیادہ قرابت والے تھے اور جو قرابت دار نہ تھے ان کو چھوڑ دیتے۔ جیسا کہ آپ نے غیر قریش کو چھوڑ دیا اور ان کو اقربین کے انذار میں شامل نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قریش کو جمع کیا اور ڈرایا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عشیرہ اقربین کو ڈرانے کا حکم فرمایا تھا اور قریش سے قریب تر آپ کا اور خاندان نہ تھا۔ اسی لئے آپ نے تمام قریش کو جو کہ تمام قبائل آپ سے قریب تر تھے دعوت دی۔ تو اس کا جواب یہ ہے اگر آپ کی بات درست تسلیم کر لی جائے جیسا کہ آپ نے ذکر کیا تو **وانذر عشیرتك القربٰی** ہونا چاہئے تھا حالانکہ آیت میں تو **وانذر عشیرتك الاقربین** (الشعراء:۲۱۴) فرمایا گیا ہے۔ آپ کو اس سے یہ بتلایا کہ خاندان قریش کے سب لوگ آپ کے اقارب ہیں پس اس سے ان لوگوں کی بات غلط ثابت ہوگئی جنہوں نے ذوالقربیٰ کو فقط بنو ہاشم و بنو مطلب کے ساتھ خاص کیا۔ ذوالقربیٰ سے تمام قریش مراد ہیں۔ اگر چہ یہ بات ہم نے ثابت کر دی کہ ذوی القربیٰ سے فقط بنو ہاشم و بنو مطلب مراد نہیں بلکہ تمام قریش مراد ہیں۔ اس مؤقف کے لئے ہم ایسی دلیل پیش کرنا چاہئے جو تمام دلائل سے بے نیاز کرنے والی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: **قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربٰی** (الشوریٰ:۲۳) کی تفسیری روایت اس معنی پر دلالت کرتی ہے۔

حاصل روایات: جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قریبی خاندان والوں کو ڈرانے کا حکم ہوا تو آپ نے قریش کے بعید و قریب

سب رشتہ داروں کو دعوت دی۔ اس سے دلالت مل گئی کہ یہ تمام آپ کے قرابت والے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو قرابت والوں کو ڈراتے وقت ان کو ڈراتے جو زیادہ قرابت والے تھے اور جو قرابت دار نہ تھے ان کو چھوڑ دیتے۔ جیسا کہ آپ نے غیر قریش کو آپ نے چھوڑ دیا اور ان کو اقربین کے انذار میں شامل نہیں کیا۔

سوال: آپ ﷺ نے تمام قریش کو جمع کیا اور ڈرایا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عشیرہ اقربین کو ڈرانے کا حکم فرمایا تھا اور قریش سے قریب تر آپ کا اور خاندان نہ تھا۔ اسی لئے آپ نے تمام قریش کو جو کہ تمام قبائل آپ سے قریب تر تھے دعوت دی۔

جواب: اس کا جواب یہ ہے اگر آپ کی بات درست تسلیم کر لی جائے جیسا کہ آپ نے ذکر کیا تو وانذر عشیرتك القربٰی ہونا چاہئے تھا حالانکہ آیت میں تو وانذر عشیرتك القربین (الشعراء۲۱۴) فرمایا گیا ہے۔ آپ کو اس سے یہ بتلایا کہ خاندان قریش کے سب لوگ آپ کے اقارب ہیں پس اس سے ان لوگوں کی بات غلط ثابت ہوگئی جنہوں نے ذوالقربیٰ کو فقط بنو ہاشم و بنو مطلب کے ساتھ خاص کیا۔ ذوالقربیٰ سے تمام قریش مراد ہیں۔

اگر چہ یہ بات ہم نے ثابت کر دی کہ ذوی القربیٰ سے فقط بنو ہاشم و بنو مطلب مراد نہیں بلکہ تمام قریش مراد ہیں۔ اس مؤقف کے لئے ہم ایسی دلیل پیش کرنا چاہئے جو تمام دلائل سے بے نیاز کرنے والی ہے۔

نمبر①: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربٰی (الشوریٰ:۲۳) کی تفسیری روایت اس معنی پر دلالت کرتی ہے۔

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما:

۵۲۷۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ: ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ قَالَ: ثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِیْ هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَیْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی قَالَ أَنْ یَصِلُوْا قَرَابَتِیْ، وَلَا یُكَذِّبُوْنِیْ فَهٰذَا عَلَی الْخِطَابِ لِقُرَیْشٍ كُلِّهَا، فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ، عَلٰی أَنَّ قُرَیْشًا كُلَّهَا، ذَوُو قَرَابَتِهٖ. وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ أَیْضًا عَنْ عِكْرِمَةَ مَا یَدُلُّ عَلٰی هٰذَا الْمَعْنٰی أَیْضًا.

۵۲۷۲: امام شعبی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربٰی (الشوریٰ۔۲۳) کے متعلق تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تم سے صرف اسی بات کا مطالبہ کرتا ہوں کہ تم میری قرابت کا لحاظ کرو اور میری تکذیب نہ کرو۔ یہ تم قریش کو خطاب ہے اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ تمام قریش آپ کے قرابت والے تھے۔ روایت عکرمہ رحمہ اللہ سے تائید۔ عکرمہ رحمہ اللہ کی روایت اس کی مؤید ہے۔

۵۲۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ: ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ قَالَ: ثَنَا یَحْیَی بْنُ أَیُّوْبَ الْبَجَلِیُّ قَالَ: سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَیْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی قَالَ: كَانَتْ

قَرَابَاتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بُطُوْنِ قُرَيْشٍ كُلِّهَا ، فَكَانُوْا أَشَدَّ النَّاسِ لَهُ أَذًى ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى .

۵۲۷۳: یحییٰ بن ایوب بجلی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے اس آیت قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ (الشوریٰ) کے متعلق سوال کیا تو فرمانے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بطون قریش میں قرابت تھی اور قریش ہی ایذاء میں سب سے بڑھ کر تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت تمام بطون قریش کے متعلق اتاری۔

۵۲۷۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ فَرُّوْخَ ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ : أَتٰى رَجُلٌ عِكْرِمَةَ فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ ، قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى قَالَ : أَسَبَائِيٌّ أَنْتَ ؟ قَالَ : لَسْتُ بِسَبَائِيٍّ ، وَلٰكِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَعْلَمَ . قَالَ : إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ أَنْ تَعْلَمَ ، فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ حَيٌّ مِنْ أَحْيَاءِ قُرَيْشٍ إِلَّا وَقَدْ عَرِقَ فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَقَدْ كَانَتْ قُرَيْشٌ يَصِلُوْنَ أَرْحَامَهُمْ مِنْ قِبَلِهِ فَمَا عَدَا إِذَا جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ ، فَقَطَعُوْهُ وَمَنَعُوْهُ ، وَحَرَمُوْهُ ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى أَنْ تَصِلُوْنِيْ لِمَا كُنْتُمْ تَصِلُوْنَ بِهِ قَرَابَتَكُمْ قَبْلِيْ . وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى .

۵۲۷۴: عمر بن فروخ نے حبیب بن زبیر سے روایت کی کہ ایک آدمی حضرت عکرمہ کی خدمت میں آیا اور کہا اے ابو عبداللہ! اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کیا معنی ہے قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ انہوں نے فرمایا کیا تو سبائی گروہ سے تعلق رکھتا ہے میں نے کہا میں سبائی تو نہیں لیکن میں تفسیر معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا اگر تفسیر جاننا چاہتے ہو تو (سنو) قبائل قریش میں کوئی خاندان ایسا نہ تھا کہ جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری نہ ہو اور قریش پہلے صلہ رحمی کرتے تھے اور کوئی حد بڑھنے والا نہ تھا جب آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اسلام کی طرف بلایا تو انہوں نے قطع رحمی کی آپ کے ساتھ میل ملاپ کو روکا اور محروم کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ" اب بھی تم مجھ سے اسی طرح صلہ رحمی کرو جیسا کہ اس سے پہلے صلہ رحمی کرتے تھے۔

مجاہد رحمہ اللہ کے قول سے تائید۔ حضرت مجاہد کا قول بھی اسی معنی کی تائید کرتا ہے۔

۵۲۷۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ : ثَنَا وَرْقَاءُ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ قَوْلِهِ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى أَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ وَتُصَدِّقُوْنِيْ ، وَتَصِلُوْا

رَحِمِي .فَفِي مَا رَوَيْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، وَعَنْ عِكْرِمَةَ ، وَعَنْ مُجَاهِدٍ ، فِي تَأْوِيلِ هٰذِهِ الْآيَةِ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ قُرَيْشًا كُلَّهَا ذَوُو قَرَابَةٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَاهُ فِي تَأْوِيلِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ فِي تَأْوِيلِ هٰذِهِ الْآيَةِ وَجْهٌ يُخَالِفُ هٰذَا الْوَجْهَ .

۵۲۷۵:ابن ابی نجیح نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اس آیت قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربٰی" کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا (اے قریش) تم میری اتباع کرو اور میری تصدیق کرو اور میرے ساتھ صلہ رحمی سے پیش آؤ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ان کے دونوں شاگرد عکرمہ ومجاہد رحمہم اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں جو فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام قریش آپ کے قرابت دار ہیں اور یہ بات اس تاویل کے موافق ہے جو ہم نے وانذر عشیرتك الاقربین" کی گزشتہ سطور میں کی ہے۔حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا قول اس تاویل کے خلاف ہے۔

۵۲۷۶ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ ، عَنْ هُشَيْمٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى قَالَ : التَّقَرُّبُ إِلَى اللّٰهِ بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ .فَأَمَّا مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّ قُرَيْشًا مِنْ ذَوِي قُرْبٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنَّ مِنْ ذَوِي الْقُرْبٰى أَيْضًا مَنْ مَسَّهُ بِرَحِمٍ مِنْ قِبَلِ أُمَّهَاتِهِ إِلٰى أَقْصٰى كُلِّ أَبٍ ، لِكُلِّ أُمٍّ مِنْ أُمَّهَاتِهِ مِنَ الْعَشِيرَةِ الَّتِي هِيَ مِنْهَا ، فَإِنَّهُ احْتَجَّ لِمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ بِالنَّظَرِ ، وَقَالَ : رَأَيْتُ الرَّجُلَ بِنِسْبَتِهِ مِنْ أَبِيهَا وَمِنْ أُمِّهِ مُخْتَلِفًا ، وَلَمْ يَمْنَعْهُ اخْتِلَافُ نَسَبِهِ مِنْهُمَا إِنْ كَانَ ابْنًا لَهُمَا ، ثُمَّ رَأَيْنَاهُ يَكُونُ لَهُ قَرَابَةٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ، فَيَكُونُ بِمَوْضِعِهِ مِنْ أَبِيهَا قَرَابَةٌ لِذِي قَرَابَةِ أَبِيهِ، وَيَكُونُ بِمَوْضِعِهِ مِنْ أُمِّهِ قَرَابَةٌ لِذِي قُرْبٰى أُمِّهِ .أَلَا تَرٰى أَنَّهُ يَرِثُ إِخْوَتَهُ لِأَبِيهَا وَإِخْوَتَهُ لِأُمِّهِ، وَتَرِثُهُ إِخْوَتُهُ لِأَبِيهَا وَإِخْوَتُهُ لِأُمِّهِ، وَإِنْ كَانَ مِيرَاثُ فَرِيقٍ مِمَّنْ ذَكَرْنَا ، مُخَالِفًا لِمِيرَاثِ الْفَرِيقِ الْآخَرِ ، وَلَيْسَ اخْتِلَافُ ذٰلِكَ بِمَانِعٍ مِنْهُ الْقَرَابَةَ .فَلَمَّا كَانَ ذَوُو قُرْبٰى أُمِّهِ قَدْ صَارُوا لَهُ قَرَابَةً ، كَمَا أَنَّ ذَوِي قُرْبٰى أَبِيهَا قَدْ صَارُوا لَهُ قَرَابَةً ، كَانَ مَا يَسْتَحِقُّهُ ذَوُو قُرْبٰى أَبِيهَا بِقَرَابَتِهِمْ مِنْهُ، يَسْتَحِقُّ ذَوُو قُرْبٰى أُمِّهِ بِقَرَابَتِهِمْ مِنْهُ مِثْلَهُ .وَقَدْ تَكَلَّمَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي مِثْلِ هٰذَا، فِي رَجُلٍ أَوْصٰى لِذِي قَرَابَةِ فُلَانٍ بِثُلُثِ مَالِهِ ، فَقَالُوا فِي ذٰلِكَ أَقْوَالًا سَنُبَيِّنُهَا ، وَنُبَيِّنُ مَذْهَبَ صَاحِبِ كُلِّ قَوْلٍ مِنْهَا ، الَّذِي أَدَّاهُ إِلٰى قَوْلِهِ الَّذِي قَالَهُ مِنْهَا ، فِي كِتَابِنَا هٰذَا، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ :هِيَ كُلُّ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْ فُلَانٍ الْمُوصِي لِقَرَابَتِهِ، بِمَا أَوْصٰى لَهُمْ بِهِ

مِنْ قِبَلِ أَبِيْهِ، وَمِنْ قِبَلِ أُمِّهِ، غَيْرَ أَنَّهُ يَبْدَأُ فِي ذٰلِكَ بِمَنْ كَانَتْ قَرَابَتُهُ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أَبِيْهِ، عَلٰى مَنْ كَانَتْ قَرَابَتُهُ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ .وَتَفْسِيرُ ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ عَمٌّ وَخَالٌ ، فَقَرَابَةُ عَمِّهِ مِنْهُ، مِنْ قِبَلِ أَبِيْهِ، كَقَرَابَةِ خَالِهِ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ، فَيَبْدَأُ فِي ذٰلِكَ عَمَّهُ، عَلٰى خَالِهِ ، فَيَجْعَلُ الْوَصِيَّةَ لَهُ.وَكَانَ زُفَرُ بْنُ الْهُذَيْلِ يَقُوْلُ :الْوَصِيَّةُ لِكُلِّ مَنْ قَرُبَ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أَبِيْهِ أَوْ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ، دُوْنَ مَنْ كَانَ أَبْعَدَ مِنْهُ مِنْهُمْ ، وَسَوَاءٌ فِي ذٰلِكَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ ذَا رَحِمٍ لِلْمُوْصِي لِقَرَابَتِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ ذَا رَحِمٍ .وَقَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا :الْوَصِيَّةُ فِي ذٰلِكَ لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا أَبٌ وَاحِدٌ ، مُنْذُ كَانَتِ الْهِجْرَةُ مِنْ قِبَلِ أَبِيْهِ، أَوْ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ .وَسَوَّيَا فِي ذٰلِكَ بَيْنَ مَنْ بَعُدَ مِنْهُمْ وَبَيْنَ مَنْ قَرُبَ ، وَبَيْنَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مَحْرَمَةً مِنْهُمْ ، وَبَيْنَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مِنْهُمْ غَيْرَ مَحْرَمَةٍ .وَلَمْ يُفَضِّلَا فِي ذٰلِكَ بَيْنَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مِنْهُمْ مِنْ قِبَلِ الْأَبِ ، عَلٰى مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مِنْهُمْ مِنْ قِبَلِ الْأُمِّ .وَكَانَ آخَرُوْنَ يَذْهَبُوْنَ فِي ذٰلِكَ إِلٰى أَنَّ الْوَصِيَّةَ بِمَا وَصَفْنَا ، لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَالْمُوْصِي لِقَرَابَتِهِ أَبُوْهُ الثَّالِثُ إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ .وَكَانَ يَذْهَبُوْنَ فِي ذٰلِكَ إِلٰى أَنَّ الْوَصِيَّةَ لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا الْمُوْصِي لِقَرَابَتِهِ أَبُوْهُ الرَّابِعُ إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ .وَكَانَ آخَرُوْنَ يَذْهَبُوْنَ فِي ذٰلِكَ إِلٰى أَنَّ الْوَصِيَّةَ فِيمَا ذَكَرْنَا ، لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا الْمُوْصِي لِقَرَابَتِهِ، أَبٌ وَاحِدٌ فِي الْإِسْلَامِ أَوْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِمَّنْ يَرْجِعُ بِآبَائِهِ أَوْ بِأُمَّهَاتِهِ إِلَيْهِ، إِمَّا عَنْ أَبٍ ، وَإِمَّا عَنْ أُمٍّ إِلٰى أَنْ يَلْقَاهُ يَثْبُتُ بِهِ الْمَوَارِيثُ وَيَقُوْمُ بِهِ الشَّهَادَاتُ .فَأَمَّا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى ، مِمَّا ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْفَصْلِ فَفَاسِدٌ -عِنْدَنَا -لِأَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَسَمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى ، أَعْطٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ، وَأَكْثَرُهُمْ غَيْرُ ذَوِي أَرْحَامٍ مَحْرَمَةٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ أَبَا طَلْحَةَ أَنْ يَجْعَلَ شَيْئًا مِنْ مَالِهِ ، قَدْ جَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ .فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلَ فِي فُقَرَاءِ قَرَابَتِهِ، فَجَعَلَهُ أَبُوْ طَلْحَةَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، وَلِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ . فَأَمَّا حَسَّانٌ فَيَلْقَاهُ عِنْدَ أَبِيْهِ الثَّالِثِ ، وَأَمَّا أُبَيٌّ ، فَيَلْقَاهُ عِنْدَ أَبِيْهِ السَّابِعِ ، وَلَيْسَا بِذَوِي أَرْحَامٍ مِنْهُ مَحْرَمَةٍ ، وَجَاءَتْ بِذٰلِكَ الْآثَارُ .

۵۲۷۶: منصور بن زاذان نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے: ''قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربٰی'' آیت کی تفسیر میں نقل کیا کہ اس سے اعمال صالحہ کے ساتھ قرب خداوندی حاصل کرنا مراد ہے۔ جن لوگوں کا یہ قول

ہے کہ اس سے مراد قریش کی قرابت داری ہے اور ماں کی طرف سے صلہ رحمی کا تعلق رکھنے والے مراد ہیں اور یہ سلسلہ آپ کی امہات کے قبیلہ کی طرف سے ان کے اعلیٰ جد تک پہنچتا ہے ان کی قیاسی ونظری دلیل یہ ہے کہ آدمی کو اپنے باپ اور ماں کی طرف سے مختلف نسبت حاصل ہوتی ہے اگر وہ ان دونوں کی اولاد سے ہے تو اس نسبت سے اس کو اختلاف نسب مانع نہیں ہے۔ پھر یہ بھی دیکھی بھالی بات ہے کہ اس کو ان دونوں میں سے ہر ایک سے قرابت حاصل ہے۔ پھر وہ والد کی قرابت کے سبب اس کے قرابت داروں میں سے ہوگا اور والدہ کی طرف سے قرابت کے باعث وہ اس کے قرابت داروں میں سے ہوگا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ باپ کی طرف سے بھائیوں کا وارث بھی ہوتا ہے اور ماں کی طرف سے بھائیوں کا بھی وارث بنتا ہے۔ اسی طرح اس کے باپ کی طرف سے بھائی اور ماں کی طرف سے بھائی اس کے وارث بنتے ہیں اگرچہ ان فریقوں کی میراث ایک دوسرے کے خلاف ہے۔ لیکن یہ اختلاف قرابت سے مانع نہیں تو جب ماں کے قرابت دار اس کے بھی قرابت دار ہوئے جیسے کہ باپ کے قرابت دار اس کے قرابتدار ہوتے ہیں تو جس چیز کے حق دار اس کے باپ کے قرابت دار ہوں گے اس کی ماں کے قرابت دار بھی قرابت کی وجہ سے مستحق ہوں گے۔ اگر ایک آدمی مرنے سے پہلے یہ وصیت کرے کہ میرا تہائی مال میرے قرابتداروں کو دیا جائے اس سے کون لوگ مراد ہوں گے اس میں ائمہ احناف کے مابین ابھی اختلاف ہے۔ یہ مال اس آدمی کے ذی رحم محرموں کو ملے گا جن کو اس کے باپ اور ماں کی طرف سے رشتہ داری حاصل ہے۔ البتہ باپ کی طرف کے قرابت داروں کو ماں کے قرابت داروں پر ترجیح حاصل ہوگی۔ مثلاً میت کے چچا کو ماموں پر ترجیح حاصل ہوگی۔ وصیت کو چچا کے حق میں مانیں گے۔ یہ وصیت ہر اس رشتہ دار کے حق میں ہے جو باپ کی طرف اور ماں کی طرف سے قریبی رشتہ والا ہے۔ دور والے رشتہ دار مراد نہ ہوں گے۔ اس میں وصیت کرنے والے کے ذی رحم محرم اور غیر ذی رحم برابر ہوں گے۔ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو وصیت کرنے والے کے ساتھ جد اعلیٰ میں شریک ہیں جب سے ہجرت ہوئی خواہ وہ ماں کی طرف سے شریک ہوں یا باپ کی طرف سے شریک ہوں اس میں دور اور نزدیک کے ذی رحم محرم اور غیر ذی رحم محرم برابر ہیں۔ گویا ابو یوسف ومحمد رحمہما اللہ باپ اور ماں کے رشتہ داروں میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ بعض دیگر ائمہ کہتے ہیں کہ یہ وصیت ہر اس شخص کے حق میں ہے جس کو اور موصی کو تیسرا باپ جمع کرے اور اس سے نیچے رشتہ میں شریک ہوں۔ یہ وصیت ہر اس شخص کے لئے ہے جو وصیت کرنے والے کے ساتھ چوتھے باپ میں اور اس سے نیچے کی قرابت میں شراکت رکھتا ہو۔ اس وصیت میں وہ تمام لوگ شریک ہیں جو وصیت کرنے والے کے ساتھ اسلام یا جاہلیت کے زمانہ میں ایک باپ کی قرابت میں ہوں اور وہ اپنے باپوں یا ماؤں کے ساتھ اس کی طرف لوٹتا ہو یا باپ کی طرف سے یہاں تک کہ وہ اس سے مل جائے اور اسی رشتہ داری سے وراثت ثابت ہوگی اور اسی کے ساتھ شہادتیں قائم ہوں گی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان اقوال میں قول اوّل جو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے وہ درست نہیں کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت

والوں کے حصہ کی تقسیم کر کے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو دیا حالانکہ ان میں اکثریت ان لوگوں کی تھی جو ذی رحم محرم نہ تھے۔جیسا کہ یہ روایت شاہد ہیں۔ مروی ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ جو مال لائے ہیں اس میں سے کچھ حصہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے مقرر کر دیں پھر ان کو حکم فرمایا کہ باقی مال اپنے محتاج قرابت داروں میں صرف کر دیں۔تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کو حضرت ابن ابی کعب اور حسان بن ثابت کے لئے مقرر کر دیا حالانکہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے ان کا رشتہ تیسرے باپ میں ملتا تھا اور حضرت ابی بن کعبؓ کے ساتھ ساتویں پشت میں رشتہ ملتا تھا اور دونوں ان کے ذی رحم محرم نہ تھے۔قرابت دار سے ذی رحم مراد نہیں مطلقاً رشتہ دار مراد ہیں۔اس سلسلہ کی روایات ملاحظہ ہوں۔

۵۲۷۷ : فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْمَاجِشُوْنِ ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، قَالَ :وَكَانَ دَارُ أَبِيْ جَعْفَرٍ وَالدَّارُ الَّتِيْ تَلِيْهَا ، اِلٰى قَصْرِ بَنِيْ حُدَيْلَةَ حَوَائِطَ فَقَالَ :وَكَانَ قَصْرُ بَنِيْ حُدَيْلَةَ حَوَائِطَ لِأَبِيْ طَلْحَةَ ، فِيْهَا بِئْرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا فَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ، وَيَأْكُلُ ثَمَرَهَا .فَجَاءَهُ أَبُو طَلْحَةَ ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ :اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ فَاِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِيْ اِلَيَّ ، هٰذِهِ الْبِئْرُ ، فَهِيَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ ، أَرْجُو بِرَّهُ وَذُخْرَهُ، اجْعَلْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ يَا أَبَا طَلْحَةَ ، مَالٌ رَابِحٌ ، قَدْ قَبِلْنَاهُ مِنْكَ، وَرَدَدْنَاهُ عَلَيْكَ، فَاجْعَلْهُ فِي الْأَقْرَبِيْنَ .قَالَ :فَتَصَدَّقَ أَبُو طَلْحَةَ عَلٰى ذَوِيْ رَحِمِهِ، فَكَانَ مِنْهُمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ، وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ .قَالَ :فَبَاعَ حَسَّانُ نَصِيْبَهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ ، فَقِيْلَ لَهُ :اِنَّ حَسَّانًا يَبِيْعُ صَدَقَةَ أَبِيْ طَلْحَةَ ، فَقَالَ :لَا أَبِيْعُ صَاعًا بِصَاعٍ مِنْ دَرَاهِمَ .

۵۲۷۷: اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔"لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون......" (آل عمران:۹۲) تو حضرت ابوطلحہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت آپ منبر پر تشریف فرما تھے حضرت ابوجعفر کا گھر اور وہ گھر جس کے قریب قصر حدیلہ ہے وہاں ابوطلحہ کے باغات تھے اور یہ قصر حدیلہ یہ ابوطلحہ کا باغ تھا جس میں کنواں تھا جناب رسول اللہ ﷺ اس میں تشریف لے جاتے اور اس کا پانی نوش فرماتے اور پھل کھاتے تھے۔تو ابوطلحہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے اور ابوطلحہ کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ فرما رہے

ہیں:"لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون......" میرا سب سے محبوب ترین مال یہ کنواں ہے پس یہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے۔ میں اس کی نیکی اور ذخیرے کا امیدوار ہوں۔ اس کو یارسول اللہ ﷺ جہاں پسند کریں لگا دیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ واہ واہ اے ابوطلحہ! یہ تو نفع بخش مال ہے ہم نے اس کو تمہاری طرف سے قبول کیا اور تیری طرف لوٹا دیا اس کو اپنے اقربین میں خرچ کردو۔ انس کہتے ہیں کہ ابوطلحہ نے اپنے ذی رحم پر تقسیم کر دیا۔ ان میں حضرت ابی بن کعب اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ انس کہتے ہیں کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے اپنا حصہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ فروخت کردیا تو ان سے کہا گیا کہ حسان ابوطلحہ کا صدقہ فروخت کرتے ہیں۔ تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں ایک صاع کھجور کو دراہم کے ایک صاع کے بدلے بھی فروخت نہ کروں گا۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت ابوطلحہ نے یہ باغ حضرت ابی بن کعب اور حسان بن ثابتؓ میں تقسیم کیا حالانکہ حضرت ابی کا سلسلہ نسب ساتویں پشت میں ان سے ملتا ہے کیونکہ ابوطلحہ کا نام زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار ہے اور حسان کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ حسان بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار۔ ان دونوں میں سے کوئی بھی ذی رحم محرم نہیں ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ یہ قول غلط ہے کہ قرابت دار وہ ذی رحم محرم ہو۔ ہم نے اس فصل میں جو کچھ بیان کیا اس سے امام زفر کے قول کا فساد بھی ظاہر ہوگیا کیونکہ یہ بات ہمارے سامنے ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب بنی ہاشم و بنی مطلب کو دیا تو ان میں قریب و بعید رحم میں حصے کے لحاظ سے فرق نہیں کیا کیونکہ یہ سب آپ کے قرابت دار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ قرابت والوں کو دو اگر قریب والا دور والے کے لئے رکاوٹ ہوتا تو قریب کے ہوتے ہوئے بعید کو عنایت نہ فرماتے حالانکہ سب کو دیا۔ ان ابوطلحہ انصاری ہیں جنہوں نے اپنے عطیہ میں ابی بن کعب اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما کو جمع کیا حالانکہ ایک قریب تر اور دوسرا بعید تھا مگر قرابت والے ہونے کی وجہ سے دونوں کو دیا اور ابوطلحہ کا یہ فعل امر رسول اللہ ﷺ کے مخالف نہیں تھا جیسا جناب رسول اللہ ﷺ بنی مطلب کو بنی ہاشم کے ساتھ قرابت کی وجہ دینے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والے نہ تھے جو کہ اللہ تعالیٰ نے قرابت والوں کو دینے کا حکم فرمایا تھا۔ دوسرے اور تیسرے قول کی تردید: وہ لوگ جنہوں نے یہ کہا کہ قرابتدار وہ ہیں جو چوتھے یا تیسرے باپ میں موصی کے ساتھ شریک ہوں یہ قول بھی فاسد ہے کیونکہ انہوں نے بڑی دلیل یہ ذکر کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قرابت داروں کا حصہ بنو مطلب کو دیا اور وہ چوتھی پشت میں آپ کے ساتھ شریک تھے اور آپ نے پانچویں پشت یا اس سے اوپر والے شرکاء کو حصہ عنایت نہیں فرمایا۔ حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ بنو امیہ اور بنو نوفل کو محروم کیا اور ان کو کچھ نہیں دیا۔ کیونکہ وہ آپ کے قرابت داروں سے نہ تھے اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جب آپ نے اوپر کے لوگوں کو محروم رکھا تو اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ قرابت دار

نہیں تھے۔ دیکھئے یہ ابوطلحہ ہیں۔ جنھوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اپنے بعض ایسے قرابت داروں کو عطاء فرمایا جو ساتویں پشت میں آپ کے ساتھ جمع ہوئے تھے۔ اس فعل میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں فرمائی اور نہ ہی جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کے اس عمل پر کسی قسم کا اعتراض فرمایا۔ (اس نے اس قول کا فساد ظاہر ہو گیا) بالکل اسی طرح جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ قرابت دار وہ ہیں جو تیسری پشت میں شریک ہوں ان کی اہم دلیل یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جب ذوی القربی کا حصہ تقسیم فرمایا تو تمام بنو ہاشم کو دیا اس لئے کہ وہ آپ کے ساتھ تیسری پشت میں شریک تھے۔ پس ان کو آپ سے قرابت حاصل تھی اور بنو مطلب کو اس لئے عنایت فرمایا کہ وہ آپ کے حلیف تھے۔ اگر آپ ان کو قرابت داری کی وجہ سے عطاء فرماتے تو جو قرابت داری میں ان کے مماثل تھے جیسے بنو امیہ اور بنو نوفل تو ان کو بھی عطاء فرماتے۔ اس دلیل کا جواب یہ ہے۔ اگر جناب رسول اللہ ﷺ بنو مطلب کو معاہدے اور حلیف ہونے کی وجہ سے عطاء کرتے تو قرابت داری کی وجہ سے عطاء نہ فرماتے بلکہ دیگر حلفاء کو بھی عنایت فرماتے بنو خزاعہ آپ کے حلیف تھے۔ عمرو بن سالم خزاعی آپ کی خدمت میں حلف کے متعلق یہ اشعار پڑھے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج: بخاری فی الزکاۃ باب ٤٤، والوصایا باب١٧، ٢٦، والوکالہ باب١٥، و تفسیر سورہ ٥/٣، والاشربہ باب١٣، مسلم فی الزکاۃ ٤٣، دارمی فی الزکاۃ باب٢٣، مسند احمد ٣، ١٤١/٢٥٦، ٢٨٥۔

۵۲۷۸ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَالَ :اَوْ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا جَاءَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَائِطِي الَّذِيْ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا ، لَوِ اسْتَطَعْتُ اَنْ اُسِرَّهٗ لَمْ اُعْلِنْهُ، قَالَ اجْعَلْهُ فِيْ فُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ، وَفُقَرَاءِ اَهْلِكَ .

۵۲۷۸: حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب آیت **لن تنالوا البر حتی تنفقو مما تحبون**" (آل عمران۔۹۲) نازل ہوئی یا یہ کہا کہ آیت "**من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا**" (البقرہ۔۲۴۵) نازل ہوئی تو ابوطلحہ آ کر کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ! میرا وہ باغ جو فلاں مقام پر واقع ہے۔ اگر میں اس کو چھپا سکتا ہوتا تو میں اس کو ظاہر بھی نہ کرتا۔ آپ نے فرمایا۔ اس کو اپنے غریب قرابت داروں اور فقراء اہل پر خرچ کر دو۔

تخریج: ترمذی فی التفسیر سورہ ٣، باب ٥، مسند احمد ٣، ١٠٥/١٧٤۔

۵۲۷۹ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ :ثَنَا اَبِيْ، عَنْ ثُمَامَةَ قَالَ :قَالَ اَنَسٌ : كَانَتْ لِاَبِيْ طَلْحَةَ اَرْضٌ فَجَعَلَهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اجْعَلْهَا فِيْ فُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانٍ وَأُبَيٍّ ، قَالَ أُبَيٌّ ، عَنْ ثُمَامَةَ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَكَانَا أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنِّيْ .

۵۲۷۹: ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابوطلحہ کے پاس ایک زمین تھی جس کو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کر دیا۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے قرابت داروں میں تقسیم کر دو تو انہوں نے حضرت حسان وابی رضی اللہ عنہما کو دے دی۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ دونوں ابوطلحہ کے مجھ سے زیادہ قریبی رشتہ دار تھے۔

تخریج: مسند احمد ۳/۱۱۵' ۱۷۴۔

۵۲۸۰ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا ، مِنْ نَخْلٍ ، وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ حَائِطًا حُدَيْلَةَ ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ .قَالَ أَنَسٌ - :فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهِ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَإِنَّ أَحَبَّ الْاَمْوَالِ إِلَيَّ ، الْحَائِطُ ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَيْثُ شِئْتَ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ، بَخٍ ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتُ فِيْهِ، وَأَنَا أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ .فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ :أَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِيْ أَقَارِبِهِ وَبَنِيْ عَمِّهِ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَهٰذَا أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ جَعَلَهَا فِي أُبَيٍّ وَحَسَّانٍ ، وَإِنَّمَا يَلْتَقِيْ هُوَ وَأُبَيٌّ ، عِنْدَ أَبِيْهِ السَّابِعِ ، لِأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ ، اسْمُهُ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ .وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ ، وَكِلَاهُمَا لَيْسَ بِذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى فَسَادِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْقَرَابَةَ لَيْسَتْ إِلَّا مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ رَحِمًا مَحْرَمَةً .وَأَمَّا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ زُفَرُ بْنُ الْهُذَيْلِ بِمَا قَدْ حَكَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ ، فَفَاسِدٌ أَيْضًا ، لِأَنَّا رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَعْطٰى بَنِيْ هَاشِمٍ ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ مَا أَعْطَاهُمْ ، مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى -قَدْ سَوّٰى

بَيْنَ مَنْ قَرُبَتْ رَحِمُهُ مِنْهُ، وَبَيْنَ مَنْ بَعُدَتْ رَحِمُهُ مِنْهُمْ مِنْهُ وَهُمْ جَمِيعًا لَهُ ذَوُو قَرَابَةٍ .فَلَوْ كَانَ مَنْ قَرُبَ مِنْهُ يَحْجُبُ مَنْ بَعُدَ مِنْهُ إِذًا لَمَا أَعْطَاهُ بَعِيدًا مَعَ قَرِيبٍ ، لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا أَمَرَهُ أَنْ يُعْطِيَ ذَا قَرَابَتِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لِيُخَالِفَ مَا أَمَرَهُ بِهِ .وَهٰذَا أَبُو طَلْحَةَ ، فَقَدْ جَمَعَ فِي عَطِيَّتِهِ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ ، وَحَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ ، وَأَحَدُهُمَا أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنَ الْآخَرِ ، إِنْ كَانَا مِنْ ذَوِي قَرَابَتِهِ.وَلَمْ يَكُنْ لِمَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ ، مُخَالِفًا لِمَا أَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِعْطَائِهِ بَنِي الْمُطَّلِبِ مَعَ بَنِي هَاشِمٍ ، مُخَالِفًا أَمْرَ اللّٰهِ فِي إِعْطَائِهِ مَنْ أَمَرَهُ بِإِعْطَائِهِ مِنْ قَرَابَتِهِ.وَأَمَّا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الَّذِيْنَ قَالُوْا :قَرَابَةُ الرَّجُلِ كُلُّ مَنْ جَمَعَهُ وَإِيَّاهُ أَبُوْهُ الرَّابِعُ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ مِنْ آبَائِهِ، فَفَاسِدٌ أَيْضًا ، لِأَنَّ أَهْلَهُ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلَيْهِ أَيْضًا وَلَهُمْ عَلَيْهِ فِيمَا ذَكَرُوْا ، إِعْطَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى بَنِي الْمُطَّلِبِ ، وَهُمْ بَنُو أَبِيهِ الرَّابِعِ ، وَلَمْ يُعْطِ بَنِي أَبِيهِ الْخَامِسِ ، وَلَا بَنِي أَحَدٍ مِنْ آبَائِهِ الَّذِيْنَ فَوْقَ ذٰلِكَ .وَقَدْ رَأَيْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَمَ بَنِي أُمَيَّةَ ، وَبَنِي نَوْفَلٍ ، فَلَمْ يُعْطِهِمْ شَيْئًا ، لَيْسَ لِأَنَّهُمْ لَيْسُوْا مِنْ ذَوِي قَرَابَتِهِ.فَكَذٰلِكَ يُحْتَمَلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ ، إِذْ حَرَمَ مَنْ فَوْقَهُمْ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مِنْهُ، لَيْسَ لِأَنَّهُمْ لَيْسُوْا مِنْ قَرَابَتِهِ.وَهٰذَا أَبُو طَلْحَةَ ، فَقَدْ أَعْطَى مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِعْطَائِهِ إِيَّاهُ ذَا قَرَابَتِهِ الْفُقَرَاءِ ، بَعْضَ بَنِي أَبِيهِ السَّابِعِ .فَلَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لِمَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَالِفًا ، وَلَا أَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَهُ مِنْ ذٰلِكَ .فَأَمَّا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَنَّ قَرَابَةَ الرَّجُلِ ، كُلُّ مَنْ جَمَعَهُ وَإِيَّاهُ أَبُوْهُ الثَّالِثُ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ ، فَإِنَّهُمْ قَالُوْا :لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى ، أَعْطَى بَنِي هَاشِمٍ جَمِيعًا ، وَهُمْ بَنُو أَبِيهِ الثَّالِثِ ، فَكَانُوْا قَرَابَتُهُمْ مِنْهُ، وَأَعْطَى بَنِي الْمُطَّلِبِ مَا أَعْطَاهُمْ ، لِأَنَّهُمْ حُلَفَاؤُهُ، وَلَوْ كَانَ أَعْطَاهُمْ ، لِأَنَّهُمْ قَرَابَتُهُ، لَأَعْطَى مَنْ هُوَ فِي الْقَرَابَةِ مِثْلُهُمْ ، مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ ، وَبَنِي نَوْفَلٍ .فَهٰذَا الْقَوْلُ -عِنْدَنَا -فَاسِدٌ ، لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ أَعْطَى بَنِي الْمُطَّلِبِ بِالْحِلْفِ لَا بِالْقَرَابَةِ ، لَأَعْطَى جَمِيعَ حُلَفَائِهِ، فَقَدْ كَانَتْ خُزَاعَةُ حُلَفَاءَهُ، وَلَقَدْ نَاشَدَهُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ الْخُزَاعِيُّ بِذٰلِكَ الْحِلْفِ .

۵۲۸۰: اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ ابوطلحہ انصار میں سب سے زیادہ کھجوروں کے لحاظ سے مالدار تھے۔ ان کو سب نے زیادہ حدیلہ نامی باغ پسند تھا۔ وہ مسجد کے سامنے تھا۔ جناب

رسول اللہ ﷺ اس میں داخل ہوتے اور اس کا عمدہ پانی نوش فرماتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب آیت:
"لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون" نازل ہوئی اور جناب ابوطلحہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے "لن تنالوا البر الایه......"میرا سب سے زیادہ محبوب وہ باغ ہے۔ وہ صدقہ ہے میں اس کی نیکی اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ذخیرہ ہونے کی امید ہے۔ یارسول اللہ ﷺ! اس کو جہاں چاہیں اس کو صرف کریں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بہت خوب بہت خوب۔ یہ نفع بخش مال ہے۔ جوتم نے کہا وہ میں نے سن لیا۔ میرا خیال یہ ہے کہ تم اسے اقربین میں تقسیم کردو۔ ابو طلحہ کہنے لگے یارسول اللہ! میں ایسا ہی کروں گا۔ تو ابوطلحہ نے اپنے اقارب اور بنی عم چچازاد میں تقسیم کر دیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ نے یہ باغ حضرت ابی بن کعب اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ میں تقسیم کیا حالانکہ حضرت ابی کا سلسلہ نسب ساتویں پشت میں ان سے ملتا ہے کیونکہ ابوطلحہ کا نام زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار ہے اور حسان کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ حسان بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار۔ ان دونوں میں سے کوئی بھی ذی رحم محرم نہیں ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ یہ قول غلط ہے کہ قرابت دار وہ ذی رحم محرم ہوتا ہے۔ قول زفر رحمہ اللہ کا جواب یہ ہے کہ ہم نے اس فصل میں جو کچھ بیان کیا اس سے امام زفر کے قول کا فساد بھی ظاہر ہو گیا کیونکہ یہ بات ہمارے سامنے ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جب بنی ہاشم و بنی مطلب کو دیا تو ان میں قریب و بعید رحم میں حصے کے لحاظ سے فرق نہیں کیا کیونکہ یہ سب آپ کے قرابت دار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ قرابت والوں کو دو اگر قریب والا دور والے کے لئے رکاوٹ ہوتا تو قریب کے ہوتے ہوئے بعید کو عنایت نہ فرماتے حالانکہ سب کو دیا۔ یہ ابوطلحہ انصاری ہیں جنہوں نے اپنے عطیہ میں ابی بن کعب اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما کو جمع کیا حالانکہ ایک قریب تر اور دوسرا بعید تھا مگر قرابت والے ہونے کی وجہ سے دونوں کو دیا اور ابوطلحہ کا یہ فعل امر رسول اللہ ﷺ کے مخالف نہیں تھا جیسا جناب رسول اللہ ﷺ بنی مطلب کو بنی ہاشم کے ساتھ قرابت کی وجہ سے دینے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والے نہ تھے جو کہ اللہ تعالیٰ نے قرابت والوں کو دینے کا حکم فرمایا تھا۔ وہ لوگ جنہوں نے یہ کہا کہ قرابتدار وہ ہیں جو چوتھے یا تیسرے باپ میں موصی کے ساتھ شریک ہوں یہ قول بھی فاسد ہے کیونکہ انہوں نے بڑی دلیل یہ ذکر کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قرابت داروں کا حصہ بنو مطلب کو دیا اور وہ چوتھی پشت میں آپ کے ساتھ شریک تھے اور آپ نے پانچویں پشت یا اس سے اوپر والے شرکاء کو حصہ عنایت نہیں فرمایا۔ حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ بنو امیہ اور بنو نوفل کو محروم کیا اور ان کو کچھ نہیں دیا۔ کیونکہ وہ آپ کے قرابت داروں سے نہ تھے اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جب آپ نے اوپر کے لوگوں کو محروم رکھا تو اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ قرابت دار نہیں تھے۔ دیکھئے یہ ابوطلحہ ہیں۔ جنہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اپنے بعض ایسے قرابت

داروں کو عطاء فرمایا جو ساتویں پشت میں آپ کے ساتھ جمع ہوئے تھے۔ اس فعل میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں فرمائی اور نہ ہی جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کے اس عمل پر کسی قسم کا اعتراض فرمایا۔ (اس سے اس قول کا فساد ظاہر ہو گیا) بالکل اسی طرح جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ قرابت دار وہ ہیں جو تیسری پشت میں شریک ہوں ان کی اہم دلیل یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جب ذوی القربیٰ کا حصہ تقسیم فرمایا تو تمام بنو ہاشم کو دیا اس لئے کہ وہ آپ کے ساتھ تیسری پشت میں شریک تھے۔ پس ان کو آپ سے قرابت حاصل تھی اور بنو مطلب کو اس لئے عنایت فرمایا کہ وہ آپ کے حلیف تھے۔ اگر آپ ان کو قرابت داری کی وجہ سے عطاء فرماتے تو جو قرابت داری میں ان کے مماثل تھے جیسے بنو امیہ اور بنو نوفل تو ان کو بھی عطاء فرماتے۔ اس دلیل کا جواب یہ ہے کہ اگر جناب رسول اللہ ﷺ بنو مطلب کو معاہدے اور حلیف ہونے کی وجہ سے عطاء کرتے تو قرابت داری کی وجہ سے عطاء نہ فرماتے بلکہ دیگر حلفاء کو بھی عنایت فرماتے بنو خزاعہ آپ کے حلیف تھے۔ عمرو بن سالم خزاعی آپ کی خدمت میں حلف کے متعلق یہ اشعار پڑھے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

بنو خزاعہ کے سلسلہ میں روایت:

۵۲۸۱ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :لَمَّا وَادَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ مَكَّةَ ، وَكَانَتْ خُزَاعَةُ حُلَفَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، وَكَانَتْ بَنُوْبَكْرٍ حُلَفَاءَ قُرَيْشٍ ، فَدَخَلَتْ خُزَاعَةُ فِيْ صُلْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَتْ بَنُوْبَكْرٍ فِيْ صُلْحِ قُرَيْشٍ .فَكَانَتْ بَيْنَ خُزَاعَةَ وَبَيْنَ بَكْرٍ بَعْدُ قِتَالٌ ، فَأَمَدَّتْهُمْ قُرَيْشٌ بِسِلَاحٍ وَطَعَامٍ وَظَلَّلُوْا عَلَيْهِمْ ، وَظَهَرَتْ بَنُوْبَكْرٍ عَلَى خُزَاعَةَ ، فَقَتَلُوْا فِيهِمْ .فَقَدِمَ وَافِدُ خُزَاعَةَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَ بِمَا صَنَعَ الْقَوْمُ ، وَدَعَاهُ إِلَى النُّصْرَةِ ، وَأَنْشَدَ فِيْ ذٰلِكَ :لَا هُمَّ إِنِّيْ نَاشِدٌ مُحَمَّدَا حِلْفَ أَبِيْنَا وَأَبِيْهِ الْأَتْلَدَا وَالِدًا كُنَّا وَكُنْتُ وَلَدَا إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوْكَ الْمَوْعِدَا وَزَعَمُوْا أَنْ لَسْتُ أَدْعُو أَحَدَا وَنَقَضُوْا مِيْثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا وَجَعَلُوْا لِيْ بِكَدَاءَ رُصَّدَا وَهُمْ أَذَلُّ وَأَقَلُّ عَدَدَا وَهُمْ أَتَوْنَا بِالْوَتِيرِ هُجَّدَا وَقَتَلُوْنَا رُكَّعًا وَسُجَّدَا ثَمَّتَ أَسْلَمْنَا وَلَمْ نَنْزِعْ يَدَا فَانْصُرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَصْرًا أَعْتَدَا وَابْعَثْ جُنُوْدَ اللّٰهِ تَأْتِيْ مَدَدَا فِيْ فَيْلَقٍ كَالْبَحْرِ يَأْتِيْ مُزْبِدَا فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ تَجَرَّدَا إِنْ سِيمَ خَسْفًا وَجْهُهُ تَرَبَّدَا .قَالَ حَمَّادٌ :وَهٰذَا الشِّعْرُ ، بَعْضُهُ عَنْ أَيُّوْبَ ، وَبَعْضُهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَازِمٍ ، وَأَكْثَرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ .

۵۲۸۱: ایوب نے حضرت عکرمہ سے نقل کیا کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ سے صلح کا معاہدہ کرلیا۔ بنو خزاعہ زمانہ جاہلیت سے آپ کے حلیف چلے آرہے تھے۔ جبکہ بنوبکر قریش کے حلیف تھے۔ تو بنوخزاعہ جناب رسول اللہ ﷺ کی صلح میں داخل ہوئے اور بنوبکر قریش کی صلح میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد بنوخزاعہ اور بنوبکر کے مابین لڑائی پیش آئی۔ قریش نے ہتھیاروں اور رسد سے بنوبکر کی معاونت کی اور ان کی پشت پناہی کی بنوبکر کو بنوخزاعہ پر غلبہ ملا تو انہوں نے ان کے آدمیوں کو قتل کیا بنوخزاعہ کا وفد جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان لوگوں نے جو کچھ کیا تھا اس کی اطلاع دی اور جناب رسول اللہ ﷺ کو نصرت کی طرف بلایا اور یہ اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

نمبر ①: اے اللہ! میں حضرت محمد ﷺ کو باپ اور دادا کے درمیان ہونے والا معاہدہ یاد دلاتا ہوں۔

نمبر ②: آپ فرزند تھے اور ہم والد تھے (عمر میں بڑے تھے) بلاشبہ قریش نے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے۔

نمبر ③: ان کا خیال یہ تھا کہ میں کسی کو نہ بلاؤں گا انہوں نے آپ سے کیا ہوا پختہ وعدہ توڑ دیا۔

نمبر ④: اور کداء (ایک مقام کا نام ہے جو مکہ کے بلند حصہ میں واقع ہے) میں انہوں نے میرے لئے گھات بنا رکھی تھی وہ نہایت کمزور اور قلیل تعداد میں تھے۔

نمبر ⑤: وہ مقام وتیر میں تہجد کے وقت آئے جبکہ ہم رکوع وسجدہ میں قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف تھے۔

نمبر ⑥: اس جگہ ہم نے امن پسندی کا مظاہرہ کیا اور ہم نے ہاتھ نہیں کھینچا اے اللہ کے رسول ﷺ ہماری نہایت مضبوط مدد فرمائیں۔

نمبر ⑦: آپ مدد کے لئے ایسا خدائی لشکر روانہ فرمائیں جو ایسے دستوں پر مشتمل ہوں جو سمندر کی طرح جوش سے جھاگ نکال رہے ہوں۔

نمبر ⑧: ان دستوں میں اللہ کا رسول ﷺ بے نیام تلوار کے ساتھ ہوں اور لڑائی کی پوری تیاری کرنے والے ہوں۔ اگر آپ سے جھک جانے کا مطالبہ ہو آپ کا چہرہ ناراضگی سے بدل جائے۔

بقول حماد بعض اشعار تو ایوب سے اور بعض یزید بن حازم سے نقل کئے اور اکثر محمد بن اسحاق سے لئے گئے ہیں۔

مگر ابن ہشام نے ان اشعار کو زیادہ درست اور پختہ انداز سے لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو سیرۃ ابن ہشام۔ (مترجم)۔

اللغات: ناشد۔ یاد دلانا۔ الاتلد۔ نہایت پرانا۔ ولدا۔ اس سے اشارہ کیا بنوعبد مناف اور قصی کی والدہ خزاعیہ ہے) اعتدا۔ تیار۔ المدد۔ معاونت۔ تجرد۔ تیاری کرنا۔ سیم۔ مطالبہ کرنا۔ الخسف۔ ذلت۔ تربد۔ بدلنا۔

۵۲۸۲: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَغَيْرِهٖ، نَحْوَهٗ، غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّ الْمُنَاشِدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الشِّعْرِ ، عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ .فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ

خُزَاعَةَ فِیْ سَهْمِ ذَوِی الْقُرْبَی ، لِلْحِلْفِ الَّذِیْ بَیْنَهُ وَبَیْنَهُمْ ، اسْتَحَالَ أَنْ یَکُوْنَ إِعْطَاءُ بَنِی الْمُطَّلِبِ لِلْحِلْفِ ، وَلَوْ کَانَ إِعْطَاؤُهُمْ لِلْحِلْفِ أَیْضًا ، لَأَعْطَی مَوَالِیَ بَنِیْ هَاشِمٍ ، وَهُوَ فَلَمْ یُعْطِهِمْ شَیْئًا .وَأَمَّا مَا ذَهَبَ أَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمَا ، مِمَّا قَدْ ذَکَرْنَاهُ عَنْهُمَا ، فَهُوَ أَحْسَنُ هٰذِهِ الْأَقْوَالِ کُلِّهَا عِنْدَنَا ، لِأَنَّا رَأَیْنَا النَّاسَ فِیْ دَهْرِنَا هٰذَا، یُنْسَبُوْنَ إِلَی الْعَبَّاسِ ، وَکَذٰلِكَ آلُ عَلِیٍّ ، وَآلُ جَعْفَرٍ ، وَآلُ عَقِیْلٍ ، وَآلُ الزُّبَیْرِ ، وَطَلْحَةَ ، کُلُّ هٰؤُلَاءِ لَا یُنْسَبُ أَوْلَادُهُمْ إِلَّا إِلٰی أَبِیْهِمُ الْأَعْلٰی، فَیُقَالُ :بَنُو الْعَبَّاسِ ، وَبَنُوْ عَلِیٍّ ، وَبَنُوْ مَنْ ذَکَرْنَا ، حَتّٰی قَدْ صَارَ ذٰلِكَ یَجْمَعُهُمْ ، وَحَتّٰی قَدْ صَارُوْا بِآبَائِهِمْ مُتَفَرِّقِیْنَ کَأَهْلِ الْعَشَائِرِ الْمُخْتَلِفَةِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :رَأَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَسَمَ سَهْمَ ذَوِی الْقُرْبٰی ، إِنَّمَا جَعَلَهُ فِیْمَنْ یَجْمَعُهُ وَإِیَّاهُ أَبٌ جَاهِلِیٌّ ، فَکَانَ بَنُو ذٰلِكَ الْأَبِ مِنْ ذَوِی قَرَابَتِهِ، وَکَذٰلِكَ مَنْ أَعْطَاهُ أَبُو طَلْحَةَ ، مَا أَعْطَاهُ مِمَّنْ ذَکَرْنَا ، فَإِنَّمَا یَجْمَعُهُمْ وَإِیَّاهُ أَبٌ جَاهِلِیٌّ .فَلِمَ قُلْتُمْ :إِنَّ قَرَابَةَ الرَّجُلِ هِیَ مَنْ جَمَعَهُ وَإِیَّاهُ أَقْصَی آبَائِهِ فِی الْإِسْلَامِ ؟ قِیْلَ لَهُ :قَدْ ذَکَرْنَا فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنَّا ، فِیْ کِتَابِنَا هٰذَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَعْطٰی قَرَابَةً ، وَمَنَعَ قَرَابَةً ، وَقَدْ کَانَ کُلُّ مَنْ أَعْطَاهُ وَکُلُّ مَنْ حَرَمَهُ، مِمَّنْ لَمْ یُعْطِهِ، مِمَّنْ مَوْضِعُهُ مِنْهُ، وَمَوْضِعُ الَّذِی أَعْطَاهُ یَجْمَعُهُ وَإِیَّاهُمْ عَشِیْرَةٌ وَاحِدَةٌ ، یُنْسَبُوْنَ إِلَیْهَا حَتّٰی یُقَالَ لَهُمْ جَمِیْعًا هٰؤُلَاءِ الْقُرَیْشِیُّوْنَ وَلَا یُنْسَبُوْنَ إِلٰی مَا بَعْدَ قُرَیْشٍ ، فَیُقَالُ هٰؤُلَاءِ الْکِنَانِیُّوْنَ فَصَارَ أَهْلُ الْعَشِیْرَةِ جَمِیْعًا بَنِیْ أَبٍ وَاحِدٍ وَقَرَابَةٍ وَاحِدَةٍ ، وَبَانُوْا مِمَّنْ سِوَاهُمْ ، فَلَمْ یُنْسَبُوْا إِلَیْهِ فَکَذٰلِكَ أَیْضًا کُلُّ أَبٍ حَدَثَ فِی الْإِسْلَامِ صَارَ فَخِذًا أَوْ صَارَ عَشِیْرَةً یُنْسَبُ وَلَدُهُ إِلَیْهِ فِی الْإِسْلَامِ فَکَانَ هُوَ وَوَلَدُهُ یُنْسَبُوْنَ جَمِیْعًا إِلٰی عَشِیْرَةٍ وَاحِدَةٍ قَدْ تَقَدَّمَتِ الْإِسْلَامَ فَهُمْ جَمِیْعًا مِنْ أَهْلِ تِلْكَ الْعَشِیْرَةِ ، هٰذَا أَحْسَنُ الْأَقْوَالِ فِیْ هٰذَا الْبَابِ عِنْدَنَا ، وَاللّٰهَ نَسْأَلُهُ التَّوْفِیْقَ .ثُمَّ رَجَعْنَا إِلٰی مَا أَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَوِیْ قُرْبَاهُ، فَوَجَدْنَا النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِیْ ذٰلِكَ .فَقَالَ بَعْضُهُمْ :أَعْطَاهُ بِحَقٍّ قَدْ وَجَبَ لَهُمْ بِذِکْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِیَّاهُمْ فِیْ آیَةِ الْغَنَائِمِ ، وَفِیْ آیَةِ الْفَیْءِ ، وَلَمْ یَکُنْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْعُهُمْ مِنْ ذٰلِكَ ، وَلَا التَّخَطِّی بِهٖ عَنْهُمْ إِلٰی غَیْرِهِمْ وَلَأَنْفُسِهِمْ ، مِنْ خُمُسِ جَمِیْعِ الْفَیْءِ ، وَمِنْ خُمُسِ خُمُسِ جَمِیْعِ الْغَنَائِمِ ، کَمَا لَیْسَ لَهُ مِنْهُ، مَنْعُ الْمُقَاتِلَةِ مِنْ أَرْبَعَةِ أَخْمَاسِ الْغَنَائِمِ ، وَلَا التَّخَطِّی بِهٖ عَنْهُمْ إِلٰی غَیْرِهِمْ .وَقَالَ آخَرُوْنَ :لَمْ یَجِبْ لِذِیْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ فِی الْفَیْءِ ،

وَلَا فِیْ خُمُسِ الْغَنَائِمِ بِالْآيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْتُهُ مَا فِیْ أَوَّلِ كِتَابِنَا هٰذَا، وَإِنَّمَا وَكَّدَ اللّٰهُ أَمْرَهُمْ بِذِكْرِهِ إِيَّاهُمْ فِیْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ، ثُمَّ لَا يَجِبُ بَعْدَ ذٰلِكَ لَهُمْ فِی الْفَيْءِ وَخُمُسِ الْغَنَائِمِ إِلَّا كَمَا يَجِبُ لِغَيْرِهِمْ مِنْ سَائِرِ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ لَا قَرَابَةَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْقَوْلُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ.

۵۲۸۲: محمد بن اسحاق نے زہری وغیرہ سے اسی طرح بیان کی البتہ اس نے یہ بیان کیا کہ ان اشعار سے جناب رسول اللہ ﷺ کو یاد دلانے والا عمرو بن سالم خزاعی ہے۔ جب آنحضرت ﷺ نے اپنے اور خزاعہ کے درمیان معاہدے کی وجہ سے ان کو قرابت داروں کے حصے میں شریک نہیں فرمایا تو یہ بات ناممکن ہے کہ بنو مطلب کو معاہدے کی وجہ سے عطاء فرمایا۔ اگر آپ معاہدے کی وجہ سے عطاء فرماتے تو بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلاموں کو بھی دیتے لیکن آپ نے ان کو کچھ نہیں دیا۔ ان تمام اقوال میں سب سے بہتر قول وہ ہے جس کو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے۔ ان اقوال میں سب سے بہتر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جو لوگ ہمارے زمانے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہو کر آل عباس اور آل علی، آل جعفر، آل عقیل، آل زبیر، آل طلحہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کہلاتے ہیں۔ تو ان تمام کی اولاد اپنے جداعلیٰ کی طرف منسوب ہوتی ہے گویا ان اولاد کو جداعلیٰ کا ایک ہونا جمع کرتا ہے اور وہ اپنے آباؤ اجداد کی وجہ سے اسی طرح الگ الگ ہوتے ہیں جیسے مختلف قبائل ہیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جب قرابت داروں کا حصہ تقسیم فرمایا تو ان لوگوں کو عنایت فرمایا جو آپ کے ساتھ دور جاہلیت کے باپ میں شریک تھے تو اس باپ کی اولاد آپ کے قرابتدار تھے۔ اسی طرح حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جن لوگوں کو عطاء فرمایا ان کی بھی یہی صورت تھی۔ تو پھر یہ کہنا کیسے درست ہوا کہ قرابت میں وہ لوگ شریک ہیں جس کے ساتھ وہ اسلام میں جداولیٰ کے ساتھ جمع ہوتے ہیں۔ ہم جیسا کہ پہلے ذکر کر آئے کہ آپ ﷺ نے اپنے بعض قرابتداروں کو دیا اور بعض کو محروم کر دیا اور روک لیا۔ تو آپ نے جن کو دیا اور جن کو نہ دیا وہ تمام آپ کے ساتھ ایک ہی قبیلہ میں جمع ہوتے ہیں اور اسی قبیلہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں یہاں تک کہ ان کو قریش کہا جاتا ہے وہ قریش کے بعد کی طرف منسوب نہیں کئے جاتے کہ ان کو کنانی کہا جائے تو وہ تمام ایک قبیلے کے افراد ہوئے ایک باپ کی اولاد ہیں اور ایک ہی قرابت سے تعلق رکھتے ہیں اور اس طرح وہ باقی لوگوں سے جدا ہو گئے ان کی طرف منسوب نہیں ہوتے اسی طرح جو باپ اسلام میں سامنے آیا تو وہ فخذ یا عشیرہ کہلایا ان کی اولاد اسلام میں اس کی طرف منسوب ہوتی ہے تو وہ اور اس کی اولاد سب کے سب ایک قبیلہ (عشیرہ) کی طرف منسوب ہوتے ہیں جو اسلام سے پہلے ہو اور وہ سب اس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں ہمارے نزدیک یہ سب سے اچھا قول ہے۔ اس مضمون کی طرف ہم پھر لوٹ آئے کہ آپ ﷺ نے اپنے قرابت داروں کو کس طرح عطاء فرمایا۔ آپ ﷺ نے ان کو وہ حق عنایت فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے آیت غنیمت اور آیت فئی میں ذکر کر کے لازم کیا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ

اختیار نہ تھا کہ آپ ان سے اس حق کو روکتے یا ان کو چھوڑ کر دوسروں کو عنایت فرماتے۔ ان کو یہ تمام مال فئی کے خمس اور تمام غنائم کے خمس سے دیا جاتا جیسا کہ غنائم کے پانچ حصوں میں سے چار حصے مجاہدین سے روکنے یا ان کو چھوڑ کر دوسروں کو دینے کا آپ کو اختیار نہ تھا۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے قرابت داروں کے لئے فئی اور غنائم کے خمس میں جو حق لازم ہوا وہ ان دو آیات کی وجہ سے نہیں جنہیں اس کتاب کے شروع میں ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اس حق کا ذکر تاکید سے فرمایا پھر ان کے لئے فئی اور غنیمت کے خمس میں اسی طرح لازم ہوا جیسا کہ دیگر فقراء اسلام کے لئے واجب ہے جن کو جناب رسول اللہ ﷺ سے قرابت کا حق حاصل نہ تھا۔ یہ قول حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا ہے۔

تشریح جب آنحضرت ﷺ نے اپنے اور بنوخزاعہ کے درمیان معاہدے کی وجہ سے ان کو قرابت داروں کے حصے میں شریک نہیں فرمایا تو یہ بات ناممکن ہے کہ بنو مطلب کو معاہدے کی وجہ سے عطاء فرمایا۔ اگر آپ معاہدے کی وجہ سے عطاء فرماتے تو بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلاموں کو بھی دیتے لیکن آپ نے ان کو کچھ نہیں دیا۔

تمام اقوال میں بہتر قول:

ان تمام اقوال میں سب سے بہتر قول وہ جس کو امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

وجہ ترجیح: ان اقوال میں سب سے بہتر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جو لوگ ہمارے زمانے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہو کر آل عباس اور آل علی، آل جعفر، آل عقیل، آل زبیر، آل طلحہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کہلاتے ہیں۔ تو ان تمام کی نسبت اپنے جداعلیٰ کی طرف ہے گویا ان اولاد کو جداعلیٰ کا ایک ہونا جمع کرتا ہے اور وہ اپنے آباؤ اجداد کی وجہ سے اسی طرح الگ الگ ہوتے ہیں جیسے مختلف قبائل ہیں۔

سوال: اگر کوئی یہ کہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جب قرابت داروں کا حصہ تقسیم فرمایا تو ان لوگوں کو عنایت فرمایا جو آپ کے ساتھ دور جاہلیت کے باپ میں شریک تھے تو اس باپ کی اولاد آپ کے قرابتدار تھے۔ اسی طرح حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جن لوگوں کو عطاء فرمایا ان کی بھی یہی صورت تھی۔ تو پھر یہ کہنا کیسے درست ہوا کہ قرابت میں وہ لوگ شریک ہیں جس کے ساتھ وہ اسلام میں جداولیٰ کے ساتھ جمع ہوتے ہیں۔

جواب: ہم جیسا کہ پہلے ذکر کر آئے کہ آپ ﷺ نے اپنے بعض قرابتداروں کو دیا اور بعض کو محروم کر دیا اور روک لیا۔ تو آپ نے جن کو دیا اور جن کو نہ دیا وہ تمام آپ کے ساتھ ایک ہی قبیلہ میں جمع ہوتے ہیں اور اسی قبیلہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں یہاں تک کہ ان کو قریش کہا جاتا ہے وہ قریش کے بعد کی طرف منسوب نہیں کئے جاتے کہ ان کو کنانی کہا جائے تو وہ تمام ایک قبیلے کے افراد ہوئے ایک باپ کی اولاد ہیں اور ایک ہی قرابت سے تعلق رکھتے ہیں اور اس طرح وہ باقی لوگ سے جدا ہو گئے ان کی طرف منسوب نہیں ہوتے اسی طرح جو باپ اسلام میں سامنے آیا تو وہ فخذ یا عشیرہ کہلایا ان کی اولاد اسلام میں اس کی طرف منسوب

ہوتی ہے تو وہ اور اس کی اولاد سب کے سب ایک قبیلہ (عشیرہ) کی طرف منسوب ہوتے ہیں جو اسلام سے پہلے ہو اور وہ سب اس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں ہمارے نزدیک یہ سب سے اچھا قول ہے۔

اللغات: عشیرہ۔ ایک باپ کی اولاد۔ فخذ۔ اسلام میں جداعلیٰ کی اولاد۔

قرابتداروں کا حق کس طور دیا گیا:

اس مضمون کی طرف ہم پھر لوٹ آئے کہ آپ ﷺ نے اپنے قرابت داروں کو کس طرح عطاء فرمایا۔

قول اوّل: آپ ﷺ نے ان کو وہ حق عنایت فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے آیت غنیمت اور آیت فئی میں ذکر کر کے لازم کیا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ اختیار نہ تھا کہ آپ ان سے اس حق کو روکتے یا ان کو چھوڑ کر دوسروں کو عنایت فرماتے۔ ان کو یہ تمام مال فئی کے خمس اور تمام غنائم کے خمس سے دیا جاتا جیسا کہ غنائم کے پانچ حصوں میں سے چار حصے مجاہدین سے روکنے یا ان کو چھوڑ کر دوسروں کو دینے کا آپ کو اختیار نہ تھا۔

دوسرا قول: جناب رسول اللہ ﷺ کے قرابت داروں کے لئے فئی اور غنائم کے خمس میں جو حق لازم ہوا وہ ان دو آیات کی وجہ سے نہیں جنہیں اس باب کے شروع میں ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اس حق کا ذکر تاکید سے فرمایا پھر ان کے لئے فئی اور غنیمت کے خمس میں اسی طرح لازم ہوا جیسا کہ دیگر فقراء اسلام کے لئے واجب ہے جن کو جناب رسول اللہ ﷺ سے قرابت کا حق حاصل نہ تھا۔ یہ قول حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

اثر عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ:

۵۲۸۳: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ ثَابِتُ بْنُ يَعْقُوْبَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ، عَنْ عَمِّهِ أَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :هٰذَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِي الْفَيْءِ وَالْمَغْنَمِ .أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَائِرَ وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُوْنَ ، فَشَرَعَ فِيْهِ الدِّيْنَ ، وَأَبْهَجَ بِهِ السَّبِيْلَ ، وَصَرَفَ بِهِ الْقَوْلَ ، وَبَيَّنَ مَا يُؤْتٰى مِمَّا يَنَالُ بِهِ مِنْ رِضْوَانِهٖ، وَمَا يُنْتَهٰى عَنْهُ مِنْ مَنَاهِيْهِ وَمَسَاخِطِهٖ. ثُمَّ أَحَلَّ حَلَالَهُ الَّذِيْ وَسَّعَ بِهٖ ، وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ، فَجَعَلَهٗ مَرْغُوْبًا عَنْهُ، مَسْخُوْطًا عَلٰى أَهْلِهٖ ، وَجَعَلَ مِمَّا رَحِمَ بِهٖ هٰذِهِ الْأُمَّةَ ، وَوَسَّعَ بِهٖ عَلَيْهِمْ مَا أَحَلَّ مِنَ الْمَغْنَمِ ، وَبَسَطَ مِنْهُ وَلَمْ يَحْظُرْهُ عَلَيْهِمْ ، كَمَا ابْتَلٰى بِهٖ أَهْلَ النُّبُوَّةِ وَالْكِتَابِ ، مِمَّنْ كَانَ قَبْلَهُمْ .فَكَانَ مِنْ ذٰلِكَ ، مَا نَفَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَاصَّةٍ دُوْنَ النَّاسِ ، مِمَّا غَنِمَهٗ مِنْ أَمْوَالِ بَنِيْ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرِ ، إِذْ يَقُوْلُ اللّٰهُ حِيْنَئِذٍ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ

وَلَا رِكَابٍ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . فَكَانَتْ تِلْكَ الْاَمْوَالُ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجِبْ فِيْهَا خُمُسٌ وَلَا مَغْنَمٌ ، لِيُوَلِّيَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرَهٗ .وَاخْتَارَ اَهْلَ الْحَاجَةِ بِهَا ، السَّابِقَةَ عَلٰى مَا يُلْهِمُهٗ مِنْ ذٰلِكَ ، وَيَأْذَنُ لَهٗ بِهٖ ، فَلَمْ يَضُرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخْتَرْهَا لِنَفْسِهٖ، وَلَا لِاَقَارِبِهٖ ، وَلَمْ يُخَصِّصْ بِهٰذَا مِنْهُمْ بِفَرْضٍ وَلَا سُهْمَانَ ، وَلٰكِنْ آثَرَ ، بِاَوْسَعِهَا وَاَكْفَرِهَا اَهْلَ الْحَقِّ وَالْقُدْمَةِ ، مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ ، يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ، اُولٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُوْنَ . وَقَسَمَ اللّٰهُ طَوَائِفَ مِنْهَا فِيْ اَهْلِ الْحَاجَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ ، وَحَبَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِيْقًا مِنْهَا لِنَائِبَتِهٖ وَحَقِّهٖ، وَمَا يَعْرُوْهُ اَيْ يَعْرِضُ لَهٗ وَيَعْتَرِيْهِ غَيْرُ مُفْتَقِدٍ شَيْئًا مِنْهَا وَلَا مُسْتَأْثِرٍ بِهٖ ، وَلَا مُرِيْدٍ اَنْ يُوْرِثَهٗ اَحَدٌ بَعْدَهٗ، فَجَعَلَهٗ صَدَقَةً لَا يُوْرَثُ لِاَحَدٍ فِيْهِ هَادَّةٌ فِي الدُّنْيَا ، وَمَحْقَرَةٌ لَهَا وَاَثَرَةٌ لِمَا عِنْدَ اللّٰهِ، فَهٰذَا الَّذِيْ لَمْ يُوْجَفْ فِيْهِ خَيْلٌ وَلَا رِكَابٌ .وَمِنَ الْاَنْفَالِ الَّتِيْ آثَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهٗ وَلَمْ يَجْعَلْ لِاَحَدٍ فِيْهَا مِثْلَ الَّذِيْ جَعَلَ لَهٗ مِنَ الْمَغْنَمِ ، الَّذِيْ فِيْهِ اخْتِلَافُ مَنِ اخْتَلَفَ ، قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ . ثُمَّ قَالَ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ . فَاَمَّا قَوْلُهٗ فَلِلّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى غَنِيٌّ عَنِ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا وَكُلِّ مَا فِيْهَا ، وَلَهٗ ذٰلِكَ كُلُّهٗ، وَلٰكِنَّهٗ يَقُوْلُ :اجْعَلُوْهُ فِيْ سَبِيْلِهِ الَّتِيْ اَمَرَ بِهَا .وَقَوْلُهٗ وَلِلرَّسُوْلِ فَاِنَّ الرَّسُوْلَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ حَظٌّ فِي الْمَغْنَمِ اِلَّا كَحَظِّ الْعَامَّةِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَلٰكِنَّهٗ يَقُوْلُ :اِلَى الرَّسُوْلِ قِسْمَتُهٗ وَالْعَمَلُ بِهٖ وَالْحُكُوْمَةُ فِيْهِ .فَاَمَّا قَوْلُهٗ وَلِذِي الْقُرْبٰى فَقَدْ ظَنَّ جَهَلَةٌ مِنَ النَّاسِ ، اَنَّ لِذِيْ قُرْبٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمًا مَفْرُوْضًا مِنَ الْمَغْنَمِ ، قُطِعَ عَنْهُمْ وَلَمْ يُؤْتَهٗ اِيَّاهُمْ .وَلَوْ كَانَ كَذٰلِكَ ، لَبَيَّنَهٗ كَمَا بَيَّنَ فَرَائِضَ الْمَوَارِيْثِ ، فِي النِّصْفِ ، وَالرُّبُعِ ، وَالسُّدُسِ ، وَالثُّمُنِ ، وَلَمَا نَقَصَ حَظُّهُمْ مِنْ ذٰلِكَ غِنَاءٌ ، كَانَ عِنْدَ اَحَدِهِمْ ، اَوْ فَقْرٌ ، كَمَا لَا يَقْطَعُ ذٰلِكَ حَظَّ الْوَرَثَةِ مِنْ سِهَامِهِمْ .وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَفَلَ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا مِنَ الْمَغْنَمِ ، مِنَ الْعَقَارِ ، وَالسَّبْيِ ، وَالْمَوَاشِيْ ، وَالْعُرُوْضِ ، وَالصَّامِتِ .وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَرْضٌ يُعْلَمُ ، وَلَا اَثَرٌ يُقْتَدٰى بِهٖ ، حَتّٰى قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ قَسَمَ فِيْهِمْ قِسْمًا يَوْمَ خَيْبَرَ ، لَمْ

يَعُمَّ بِذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ عَامَّتَهُمْ ، وَلَمْ يُخَصِّصْ قَرِيبًا دُوْنَ آخَرَ أَحْوَجَ مِنْهُ .لَقَدْ أَعْطَى يَوْمَئِذٍ مَنْ لَيْسَتْ لَهُ قَرَابَةٌ ، وَذٰلِكَ لَمَّا شَكَوْا لَهُ مِنَ الْحَاجَةِ ، وَمَا كَانَ مِنْهُمْ فِي جَنْبِهِ مِنْ قَوْمِهِمْ ، وَمَا خَلَصَ إِلَى حُلَفَائِهِمْ مِنْ ذٰلِكَ ، فَلَمْ يُفَضِّلْهُمْ عَلَيْهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ .وَلَوْ كَانَ لِذِي الْقُرْبَى حَقٌّ ، كَمَا ظَنَّ أُولٰئِكَ ، لَكَانَ أَخْوَالُهُ ذَوِي قُرْبَى ، وَأَخْوَالُ أَبِيهَا وَجَدِّهِ، وَكُلُّ مَنْ ضَرَبَهُ بِرَحِمٍ ، فَإِنَّهَا الْقُرْبَى كُلُّهَا .وَكَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَمَا ظَنُّوا ، لَأَعْطَاهُمْ إِيَّاهُ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، بَعْدَمَا وَسِعَ الْفَيْءُ وَكَثُرَ .وَأَبُو الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ مَلَكَ مَا مَلَكَ ، وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ فِيهِ قَائِلٌ ، أَفَلَا عَلَّمَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ أَمْرًا يَعْمَلُ بِهِ فِيهِمْ ، وَيُعْرَفُ بَعْدَهُ.وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَمَا زَعَمُوْا ، لَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ فَإِنَّ مِنْ ذَوِي قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمَنْ كَانَ غَنِيًّا ، وَكَانَ فِي سَعَةٍ يَوْمَ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَبَعْدَ ذٰلِكَ .فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ السَّهْمُ جَائِزًا لَهُ وَلَهُمْ ، كَانَتْ تِلْكَ دُوْلَةٌ ، بَلْ كَانَتْ مِيرَاثًا لِقَرَابَتِهِ، لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ قَطْعُهَا وَلَا نَقْضُهَا .وَلٰكِنَّهُ يَقُوْلُ :لِذِي قُرْبَى ، بِحَقِّهِمْ وَقَرَابَتِهِمْ فِي الْحَاجَةِ .وَالْحَقُّ اللَّازِمُ كَحَقِّ الْمُسْلِمِيْنَ ، فِي مَسْكَنَتِهِ وَحَاجَتِهِ، فَإِذَا اسْتَغْنَى ، فَلَا حَقَّ لَهُ.وَالْيَتِيمُ فِي يُتْمِهِ، وَإِنْ كَانَ الْيَتِيمُ وَرِثَ عَنْ وَارِثِهِ، فَلَا حَقَّ لَهُ.وَابْنُ السَّبِيلِ ، فِي سَفَرِهِ وَصَيْرُوْرَتِهِ -إِنْ كَانَ كَبِيرَ الْمَالِ -مُوَسَّعًا عَلَيْهِ، فَلَا حَقَّ لَهُ فِيهِ، وَرُدَّ ذٰلِكَ الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ الْحَاجَةِ .وَبَعَثَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ بَعَثَ ، وَذَكَرَ الْيَتِيمَ ذَا الْمَقْرَبَةِ وَالْمِسْكِيْنَ ذَا الْمَتْرَبَةِ ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ هٰكَذَا ، لَمْ يَكُنْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا صَالِحُ مَنْ مَضَى لِيَدَعُوْا حَقًّا فَرَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِذِي قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْمُوْنَ لَهُمْ بِحَقِّ اللّٰهِ فِيهِ كَمَا قَالَ أَقِيمُوْا الصَّلَاةَ وَآتُوْا الزَّكَاةَ وَأَحْكَامَ الْقُرْآنِ ، وَلَقَدْ أَمْضَوْا عَلَى ذٰلِكَ عَطَايَا مِنْ عَطَايَا وَضَعَهَا فِي أَفْيَاءِ النَّاسِ وَإِنَّ بَعْضَ مَنْ أُعْطِيَ مِنْ تِلْكَ الْعَطَايَا لَمَنْ هُوَ عَلَى غَيْرِ دِيْنِ الْإِسْلَامِ ، فَأَمْضَوْا ذٰلِكَ لَهُمْ ، فَمَنْ زَعَمَ غَيْرَ هٰذَا كَانَ مُفْتَرِيًا مُتَقَوِّلًا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلِهِ ، وَصَالِحِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا غَيْرَ الْحَقِّ .وَأَمَّا قَوْلُ مَنْ يَقُوْلُ فِي الْخُمُسِ :إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَهُ فَرَائِضَ مَعْلُوْمَةً ، فِيهَا حَقُّ مَنْ سَمَّى ، فَإِنَّ الْخُمُسَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ بِمَنْزِلَةِ الْمَغْنَمِ .وَقَدْ آتَى اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا ، فَأَخَذَ مِنْهُ أُنَاسًا ، وَتَرَكَ ابْنَتَهُ، وَقَدْ أَرَتْهُ يَدَيْهَا مِنْ مَحَلِّ الرَّحَى ، فَوَكَلَهَا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالَى وَالتَّسْبِيحِ ، فَهٰذِهِ ادَّعَتْ حَقًّا لِقَرَابَتِهِ.وَلَوْ كَانَ هٰذَا الْخُمُسُ وَالْفَيْءُ ، عَلَى مَا ظَنَّ مَنْ يَقُوْلُ هٰذَا الْقَوْلَ ، كَانَ

ذٰلِكَ حَيْفًا عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، وَاعْتِزَامًا لِمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ، وَلَمَا عُطِّلَ قَسْمُ ذٰلِكَ فِيمَنْ يَدَّعِي فِيهِ بِالْقَرَابَةِ وَالنَّسَبِ وَالْوِرَاثَةِ ، وَلَدَخَلَتْ فِيهِ سُهْمَانُ الْعَصَبَةِ وَالنِّسَاءُ أُمَّهَاتُ الْأَوْلَادِ .وَيَرَى مَنْ تَفَقَّهَ فِي الدِّينِ أَنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ مُوَافِقٍ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ وَ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ وَقَوْلِ الْأَنْبِيَاءِ لِقَوْمِهِمْ مِثْلَ ذٰلِكَ .وَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدَّعِيَ مَا لَيْسَ لَهُ، وَلَا لِيَدَعَ حَظًّا وَلَا قَسْمًا لِنَفْسِهِ وَلَا لِغَيْرِهِ، وَاخْتَارَهُ اللّٰهُ لَهُمْ وَامْتَنَّ عَلَيْهِمْ فِيهِ، وَلَا لِيَحْرِمَهُمْ إِيَّاهُ .وَلَقَدْ سَأَلَهُ نِسَاءُ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ ، الْفِكَاكَ وَتَخْلِيَةَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ سَبَايَاهُمْ ، بَعْدَمَا كَانُوا فَيْئًا ، فَفَكَّهُمْ وَأَطْلَقَهُمْ .وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْأَلُ مِنْ أَنْعَامِهِمْ شَجَرَةً بِرِدَائِهِ، فَظَنَّ أَنَّهُمْ نَزَعُوهُ عَنْهُ لَوْ كَانَ عَدَدُ شَجَرِ تِهَامَةَ نَعَمًا لَقَسَمْته بَيْنَكُمْ ، وَمَا أَنَا بِأَحَقَّ بِهِ مِنْكُمْ بِقَدْرِ وَبَرَةٍ آخُذُهَا مِنْ كَاهِلِ الْبَعِيرِ إِلَّا الْخُمُسَ ، فَإِنَّهُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ . فَفِي هٰذَا بَيَانُ مَوَاضِعِ الْفَيْءِ الَّتِي وَجَّهَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ، بِحُكْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى ، وَعَدْلِ قَضَائِهِ. فَمَنْ رَغِبَ عَنْ هٰذَا ،أَوْ أَلْحَدَ فِيهِ، وَسَمَّى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَيْرِ مَا سَمَّاهُ بِهِ رَبُّهُ، كَانَ بِذٰلِكَ مُفْتَرِيًا مُكَذِّبًا ، مُحَرِّفًا لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ مَوَاضِعِهِ، مُصِرًّا بِذٰلِكَ وَمَنْ تَابَعَهُ عَلَيْهِ عَلَى التَّكْذِيبِ ، وَإِلَى مَا صَارَ إِلَيْهِ ضَلَالُ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ الَّذِينَ يَدَّعُونَ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ .قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ : وَقَالَ آخَرُونَ إِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ أَمْرَ الْخُمُسِ إِلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَضَعَهُ فِيمَنْ رَأَى وَضْعَهُ فِيهِ، مِنْ قَرَابَتِهِ، غَنِيًّا كَانَ أَوْ فَقِيرًا ، مَعَ مَنْ أَمَرَ أَنْ يُعْطِيَهُ مِنَ الْخُمُسِ سِوَاهُمْ ، مِمَّنْ تَبَيَّنَ فِي آيَةِ الْخُمُسِ ، وَلِذٰلِكَ أَمْرُهُ فِي آيَةِ الْفَيْءِ أَيْضًا .فَلَمَّا اخْتَلَفُوا فِي هٰذَا ، الِاخْتِلَافَ الَّذِي وَصَفْنَا ، وَجَبَ أَنْ نَنْظُرَ فِي ذٰلِكَ ، لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ أَقْوَالِهِمْ هٰذِهِ، قَوْلًا صَحِيحًا .فَاعْتَبَرْنَا قَوْلَ مَنْ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى مِنْ قَرَابَتِهِ مَنْ أَعْطَى ، مَا أَعْطَاهُ بِحَقٍّ وَاجِبٍ لَهُمْ لَمْ يَذْكُرْ اللّٰهُ إِيَّاهُمْ فِي آيَةِ الْغَنَائِمِ ، وَفِي آيَةِ الْفَيْءِ .فَوَجَدْنَا هٰذَا الْقَوْلَ فَاسِدًا ، لِأَنَّا رَأَيْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى قَرَابَةً وَمَنَعَ قَرَابَةً .فَلَوْ كَانَ مَا أَضَافَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ فِي آيَةِ الْغَنَائِمِ ، وَفِي آيَةِ الْفَيْءِ ، عَلَى طَرِيقِ الْفَرْضِ مِنْهُ لَهُمْ ، إِذًا لَمَا حَرَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَحَدًا ، وَلَعَمَّهُمْ بِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ ، حَتّٰى لَا يَكُونَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ خَارِجًا عَمَّا أَمَرَهُ اللّٰهُ بِهِ فِيهِمْ .أَلَا يَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَوْصَى لِذِي قَرَابَةِ فُلَانٍ بِثُلُثِ مَالِهِ ، وَهُمْ يَخُصُّونَ وَيَعْرِفُونَ أَنَّ

الْقَائِمَ بِوَصِيَّتِهِ لَيْسَ لَهُ وَضْعُ الثُّلُثِ فِي بَعْضِ الْقَرَابَةِ دُوْنَ بَقِيَّتِهِمْ ، حَتّٰى يَعُمَّهُمْ جَمِيْعًا بِالثُّلُثِ الَّذِي يُوْصِي لَهُمْ بِهِ ، وَيُسَوِّيْ بَيْنَهُمْ فِيْهِ، وَإِنْ فَعَلَ فِيْهِ مَا سِوٰى ذٰلِكَ ، كَانَ مُخَالِفًا لِمَا أُمِرَ بِهِ .وَحَاشَ لِلّٰهِ، أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ فِعْلِهِ لِمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ بِهِ مُخَالِفًا ، وَلِحُكْمِهِ تَارِكًا .فَلَمَّا كَانَ مَا أَعْطٰى مِمَّا صَرَفَهُ فِيْ ذَوِيْ قُرْبَاهُ، لَمْ يَعُمَّ بِهِ قَرَابَتَهُ كُلَّهَا ، اسْتَحَالَ بِذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، لِقَرَابَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ مَنَعَهُمْ مِنْهُ، لِأَنَّ قَرَابَتَهُ لَوْ كَانَ جُعِلَ لَهُمْ شَيْءٌ بِعَيْنِهِ، كَانُوْا كَذَوِي قَرَابَةِ فُلَانٍ الْمُوْصِي لَهُمْ بِثُلُثِ الْمَالِ ، الَّذِي لَيْسَ لِلْوَصِيِّ مَنْعُ بَعْضِهِمْ وَلَا إِيْثَارُ أَحَدِهِمْ دُوْنَ أَحَدٍ .فَبَطَلَ بِذٰلِكَ ، هٰذَا الْقَوْلُ .ثُمَّ اعْتَبَرْنَا قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْا لَمْ يَجِبْ لِذِيْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ فِيْ آيَةِ الْفَيْءِ ، وَلَا فِيْ آيَةِ الْغَنَائِمِ ، وَإِنَّمَا وَكَّدَ أَمْرَهُ بِذِكْرِ اللّٰهِ إِيَّاهُمْ أَيْ :فَيُعْطَوْنَ لِقَرَابَتِهِمْ وَلِفَقْرِهِمْ، وَلِحَاجَتِهِمْ .فَوَجَدْنَا هٰذَا الْقَوْلَ فَاسِدًا لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَمَا قَالُوْا ، لَمَا أَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْنِيَاءَ بَنِيْ هَاشِمٍ ، مِنْهُمُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ، فَقَدْ أَعْطَاهُ مَعَهُمْ ، وَكَانَ مُوْسِرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ ، حَتّٰى لَقَدْ تَعَجَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِي الْقُرْبٰى لَيْسَ لِلْفَقْرِ ، لٰكِنْ لِمَعْنًى سِوَاهُ .وَلَوْ كَانَ لِلْفَقْرِ أَعْطَاهُمْ ، لَكَانَ مَا أَعْطَاهُمْ مَا سَبِيْلُهُ سَبِيْلَ الصَّدَقَةِ ، وَالصَّدَقَةُ مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ .

۵۲۸۳: مالک بن انس رحمہ اللہ نے اپنے چچا ابوسہیل بن مالک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ فئی اور غنیمت کے متعلق حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا یہ خط ہے۔حمد وصلوۃ کے بعد! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح نازل فرمایا کہ وہ ایمان والوں کے لئے باعث بصیرت و رحمت ہو۔اس میں دین ظاہر کیا اور راستے کو مقرر فرمایا اور بات کو پھیر پھیر کر بیان کیا اور رضاء الٰہی کے حصول والی چیزوں کو اس میں ذکر کیا اور ایسی چیزوں کو بیان کر دیا جن سے اس کی ناراضی اور غضب کے مقامات سے بچا جاتا ہے۔پھر بعض چیزوں کو حلال کر کے اس میں وسعت عنایت فرمائی اور کچھ چیزوں کو حرام کر کے ان سے نفرت کا حکم دیا اور ان کو حاصل کرنے والوں پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔اس امت پر جن چیزوں کے ذریعہ وسیع رحمت فرمائی ان میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے لئے مال غنیمت کو حلال کیا اور اس کے متعلق کشادگی عنایت فرمائی اور ان کو اس سے منع نہیں کیا جیسا کہ اس سے پہلے انبیاء اور اہل کتاب کو اس میں مبتلا کیا گیا اور اسی میں سے وہ مال ہے جو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنو قریظہ اور بنو نضیر سے بطور فئی حاصل ہوا وہ مال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھا لوگوں کے لئے نہ تھا۔اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے

فرمایا:"ما افاء الله علی رسولہ ...... واللہ علی کل شیءٍ قدیر" (الحشر:٦) اور جو مال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو عنایت فرمایا ان پر تم نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو جس پر چاہے مسلط کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر قدرت حاصل ہے۔ یہ مال جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص تھے ان میں خمس واجب نہ تھا اور نہ یہ مال خمس غنیمت تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو اس کا اختیار دیتا اور آپ اللہ تعالیٰ کے فرمانے سے ان میں سے پہلے حاجت مندوں کا انتخاب فرماتے۔ پس جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو تقسیم نہ فرمایا اور اپنے یا اپنے رشتہ داروں کے لئے اسے اختیار بھی نہ کیا اور نہ ہی ان میں سے کسی کو مقرر کر کے یا حصہ دے کر خاص کیا بلکہ اس میں سے زیادہ اور وسیع مال کے ساتھ مستحق اور قدیم مہاجرین کو ترجیح دی جنہیں ان کے گھروں اور مالوں سے نکالا گیا وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضا تلاش کرنے والے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار ہیں۔ وہی لوگ سچے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کا حصہ انصار میں سے ضرورت مند لوگوں میں تقسیم فرمایا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس میں سے کچھ اپنی ضروریات اور حقوق کے لئے رکھا اور وہ مال جو آپ کے پاس اس طرح ہوتا کہ آپ اس میں سے کسی چیز کو کم نہ پاتے اور نہ اس میں کسی کو ترجیح دیتے اور نہ ہی اس کے بعد کسی کو دینے کا ارادہ فرماتے اسے آپ صدقہ قرار دیتے اس میں سے کسی کو وراثت نہ ملتی۔ وہ دنیا میں سخاوت کرتے ہوئے اور دنیا کو حقیر قرار دیتے ہوئے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس کو ترجیح دیتے ہوئے ایسا کرتے رہے' یہ وہ مال ہے جس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے گئے اور یہ اس مال غنیمت سے ہے۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو ترجیح دی اور اس میں کسی شخص کے لئے اس مال غنیمت کی طرح حصہ قرار نہیں دیا۔ جس میں اختلاف کرنے والوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں اختلاف کیا:"ماافاء الله علی رسوله من اهل القرٰی...... بین الاغنیاء منکم" تک کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ بستیوں والوں کے مال سے اپنے رسول ﷺ کے قرابت داروں' یتیموں' مساکین اور مسافروں کے لئے ہے تا کہ وہ (مال) تمہارے دولت مند لوگوں کے درمیان گردش نہ کرتا رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:"ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنه فانتھوا واتقوا الله ان الله شدید العقاب......" کہ جو کچھ تمہیں جناب رسول اللہ ﷺ دیں اس کو لے لو اور جس سے تم کو منع کریں اس سے باز رہو اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو بے شک اللہ تعالیٰ سخت بدلہ لینے والے ہیں۔ رہا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فللّٰہ تو اللہ تعالیٰ کائنات اور اس کے رہنے والوں اور جو کچھ اس میں ہے ان سب سے بے پرواہ ہیں۔ یہ سب کچھ اس کی ملکیت ہے لیکن وہ فرماتے ہیں کہ اسے اس کی راہ میں صرف کرو جس طرح اس نے حکم دیا اور رہا یہ ارشاد خداوندی للرسول تو جناب رسول اللہ ﷺ کا حصہ مال غنیمت میں عام مسلمانوں کے حصہ کی طرح تھا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو اس کی تقسیم اور اس پر عمل کروانے اور فیصلے کا اختیار حاصل تھا اور ارشادِ خداوندی: ولذی القربٰی کے متعلق جاہل لوگوں کا خیال یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے قرابت داروں کے حصے مقرر ہوئے ہیں

آپ نے وہ حصہ ان سے منقطع کر دیا اور ان کو نہ دیا۔ حالانکہ اگر ایسی بات ہوتی تو اللہ تعالیٰ بیان فرما دیتے جیسا کہ ورثاء کے سلسلہ میں نصف' چوتھائی' چھٹا' آٹھواں حصہ بیان فرما دیا اور ان کا حصہ اس سے کم نہیں کیا جا سکتا خواہ غناء ہو یا فقر جیسا کہ ورثاء کا حصہ ان سے روکا نہیں جاتا۔ بلکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو مال غنیمت سے کچھ مال' زمین' قیدی' سامان اور سونا چاندی عنایت فرمایا۔لیکن جو کچھ عنایت فرمایا ان میں سے کچھ بھی فرض نہ تھا جو کہ معلوم کیا جائے اور نہ سنت تھا کہ جس کی پیروی اور اقتداء کی جائے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو قبض کیا۔ البتہ آپ ﷺ نے ان کے مابین خیبر کے دن کچھ تقسیم فرمایا مگر عمومی طور پر ان کے عام لوگوں کو عنایت نہیں فرمایا اور نہ ہی کسی قریبی کی تخصیص دوسرے کو چھوڑ کر فرمائی جو اس سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ بلکہ اس دن ان کو بھی عنایت فرمایا۔ جن کے ساتھ آپ کو قرابت حاصل نہیں تھی اور یہ اس وقت عنایت فرمایا جب انہوں نے آپ کی خدمت میں حاجت کی شکایت کی اور جو ان میں سے ان کی قوم میں سے آپ کے پہلو میں تھے اور جو ان کے حلفاء تھے ان کو قرابت کی وجہ سے فضیلت نہیں دی۔ اگر بالفرض ذی القربیٰ کا حق تھا جیسا کہ ان لوگوں کا گمان ہے تو وہ (انصار) آپ کے ماموں اور والد اور دادا کے ماموں ذوی القربیٰ میں ہوتے۔ ہر وہ جس کا رحم سے تعلق ہو وہ تمام ذوی القربیٰ تھے۔ اگر یہ بات اسی طرح ہوتی جس طرح ان حضرات کا خیال ہے تو مال فئی کے زیادہ ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو عطاء کرتے اور حضرت ابوالحسن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جب حکومت ملی اور اس وقت تو کوئی ان پر اعتراض کرنے والا بھی نہ تھا تو اس وقت ان رشتہ داروں نے ان کو وہ بات یاد نہ دلائی جس پر عمل کیا جائے اور ان کے بعد معمول بھی ہو۔ اگر بقول ان کے یہ بات اسی طرح ہوتی تو پھر اللہ تعالیٰ یہ نہ فرماتے **کیلا یکون دولة بین الاغنیاء منکم**" کیونکہ آیت کے اترنے کے وقت آپ کے قرابت والوں میں کچھ لوگ مالدار تھے اگر یہ حصہ ان کے لئے مقرر ہوتا تو یہ ان کے مابین گردش کرنے والی دولت بنتی بلکہ قرابت رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے مال وراثت بن جاتا اور کسی کو اس کے منقطع کرنے کا حق نہ ہوتا۔لیکن وہ فرماتے ہیں کہ قرابت والوں کا حق ان کی قرابت کی وجہ سے حاجت وضرورت کے وقت ہے اور حق لازم محتاجی اور حاجت کے وقت مسلمانوں کے حق کی طرح ہے پس جب وہ ضرورت مند نہ رہے تو اس کا کوئی حق نہیں اور حق یتیم یتیمی کی حالت سے متعلق ہے اگر وہ اپنے وارث سے حصہ لے لیتا ہے تو اب اس کا کوئی حق نہیں۔ ابن السبیل کا حق سفر کی حالت میں ہے اور اگر وہ زیادہ مالدار ہے اور اس کے پاس وسیع مال ہے تو اس کا کوئی حق نہیں۔ بلکہ یہ حق ضرورت مند لوگوں کی طرف لوٹایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور قرابت دار یتیم کا تذکرہ فرمایا اور اس مسکین کا ذکر کیا جو محتاج ہے۔ ان تمام کا یہی حکم ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ اور سلف صالحین میں سے کوئی بھی آپ کے قرابت داروں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ حق کو چھوڑنے والا نہ تھا بلکہ وہ سب ان کا حق ادا کرنے والے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "**اقیموا الصلاة واتوا الزکوة**" نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو

وغیرہ احکام قرآن (پر وہ عمل پیرا تھے) بلاشبہ انہوں نے ان عطایا کو جاری رکھا جو ان عطیات سے تھے جن کو لوگوں کے مال غنیمت میں رکھا گیا تھا۔ ان میں سے بعض عطیات ایسے لوگوں کے لئے بھی تھے جو دین اسلام پر نہ تھے مگر انہوں نے ان کو بھی جاری رکھا اور بند نہ کیا۔ پس اس کے باوجود جو یہ خیال کرے (کہ انہوں نے حق بنتا تھا اور اس کو روک لیا) وہ مفتری اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور ایمان والے صالح بندے جو حق میں ان کی پیروی کرنے والے تھے ان پر جھوٹ باندھنے والا ہے۔ رہا ان لوگوں کا قول جو خمس کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے مقررہ فرائض کی طرح مقرر کیا ہے اس میں ان کا حق لازم ہے جن کا نام لیا گیا ہے خمس اس سلسلہ میں غنیمت کے مال کی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو کچھ قیدی عنایت فرمائے پس اس سے بعض لوگوں کو عنایت فرمائے اور اپنی بیٹی کو چھوڑ دیا حالانکہ بیٹی نے اپنے ہاتھوں پر چکی پیس کر پڑنے والے نشانات بتلائے آپ نے بیٹی کو ذکر اللہ اور تسبیح کے حوالے کیا حالانکہ انہوں نے اپنا حق قرابت مانگا۔ اگر یہ خمس اور فئی اسی طرح ہوتا جیسا کہ اس قائل کا خیال ہے تو پھر یہ مسلمانوں پر زیادتی بنتی اور ان کے اس حصے کو دور کرنا جو اللہ تعالیٰ نے فئی میں ان کے لئے مقرر کیا ہے اور اس کی تقسیم ان لوگوں میں معطل نہ ہوتی جو قرابت' نسب اور وارثت کی وجہ سے دعویدار تھے اور اس میں دو حصے اور بھی داخل ہوتے ایک عصبات کا اور دوسرا امہات الاولاد کا۔ مگر جس کو دین کی ذرا سی سمجھ ہے وہ کہے گا کہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے خلاف ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو فرمائی: **قل ما اسئلکم علیه من اجرو ما انا من المتکلفین** اور سورہ ص :۸۶ میں ہے کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس پر کوئی بدلہ طلب نہیں کرتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں اور دیگر انبیاء علیہم السلام نے بھی اپنی اقوام کو اسی طرح کی بات فرمائی۔ اور کسی رسول ﷺ کے لئے مناسب نہیں کہ وہ ایسی چیز کا مدعی جو اس کے لئے مناسب نہیں اور نہ یہ مناسب ہے کہ کسی کے مقرر شدہ حصہ کو چھوڑے اور نہ کسی حصہ کو اپنے لئے یا دوسرے کے لئے تقسیم کرے' اللہ تعالیٰ نے ان کو چنا اور مخلوق پر امین بنایا ہوتا ہے ان کے حصص سے محروم کرنے والا نہیں بنایا ہوتا۔ آپ ﷺ سے بنوسعد بن بکر نے سوال کیا کہ ان کو آزاد کر دیا جائے اور ان کے مسلمان قیدیوں کو چھوڑ دیا جائے اور یہ مطالبہ مال فئی بن جانے کے بعد کیا تو آپ نے ان کو آزاد کر دیا اور چھوڑ دیا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اس وقت ارشاد فرمایا جب قبیلہ بنوسعد آپ سے اپنے جانور مانگ رہے تھے جبکہ آپ کی چادر ایک درخت سے اٹک گئی اور آپ کو خیال ہوا کہ انہوں نے کھینچ لی ہے۔ اگر تہامہ کے درختوں کی تعداد میں میرے پاس چوپائے ہوتے تو میں ان کو تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور اس میں سے سوائے خمس کے اونٹ کے کوہان سے لی گئی اون کے ایک بال کے برابر بھی حق نہیں رکھتا اور وہ بھی تمہاری طرف ہی لوٹا دیا جاتا ہے۔ (نسائی فی الھبه باب:۱) اس روایت میں صاف وضاحت ہے کہ فئی کے خرچ کے وہی مقامات ہیں جن پر اس کو جناب رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے خرچ کیا اور عادلانہ فیصلہ کے مطابق صرف کیا۔ پس آدمی نے اس تقسیم سے اعراض کیا یا اس میں الحاد کی راہ اپنائی اور جناب

رسول اللہ ﷺ کا نام اور رکھا جو اللہ تعالیٰ نے نہیں رکھا تو اس سبب سے مفتری، مکذب اور قرآن مجید کا محرف بنے گا اور وہ اور اس کے پیروکار اس تکذیب میں اہل کتاب کے اس انجام کو پانے والے ہوں گے جنہوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام پر جھوٹے دعوے کئے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ایک اور قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خمس کا معاملہ اپنے پیغمبر ﷺ کے سپرد کیا کہ وہ جہاں چاہے لگائیں یعنی اپنے قرابت دار خواہ غنی ہوں یا فقیر ان پر صرف کریں اور اس کے ساتھ ساتھ ان پر بھی جن کو ان کے علاوہ خمس میں سے دینے کا حکم فرمایا۔ جس کو آیت خمس میں واضح کیا گیا اور اسی لئے آیت فئی میں بھی اس کا حکم دیا گیا۔ جب اس سلسلہ میں اس قدر اختلاف ہے تو لازم ہے کہ اس سلسلہ میں غور کر کے صحیح قول کو نکالیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے قرابت داروں میں سے جن کو دیا جو کچھ دیا حق واجب کی وجہ سے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا تذکرہ آیت غنیمت اور آیت فئی میں نہیں کیا۔ یہ قول اس لئے فاسد ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض قرابت والوں کو دیا اور بعض قرابت والوں کو نہیں دیا۔ آیت غنیمت اور آیت فئی میں جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے نسبت کی ہے اگر اس سے فرضیت مراد ہو تو پھر جناب رسول اللہ ﷺ ان میں سے کسی کو بھی محروم نہ فرماتے اور جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر فرمایا ہے وہ سب کو عنایت فرماتے تاکہ کوئی چیز ان میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے نکلی ہوئی نہ ہوتی۔ کیا یہ ثابت نہیں کہ اگر کوئی آدمی اپنے قرابت والوں کے متعلق ثلث مال کی وصیت کرتا ہے وہ لوگ خصوصی طور پر جانتے ہیں کہ اس آدمی کی وصیت پر صحیح عمل کرنے والا وہی کہلائے گا جو تمام قرابت داروں کو دے نہ کہ وہ جو بعض کو محروم اور بعض کو نوازے۔ اگر اس نے اس طرح کر دیا تو یہ اس کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والا ہوگا۔ پناہ بخدا! کہ اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کو ذرہ بھر چھوڑنے اور ذرہ بھر اس کی مخالفت کرنے والا ہو۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ مال دیا جس کو آپ اپنے قرابت والوں پر صرف کریں اور آپ نے وہ مال اپنے تمام قرابت داروں پر صرف نہیں کیا تو یہ بات ناممکن ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے قرابتداروں کے لئے مقرر کیا اور آپ نے روک لیا۔ کیونکہ اگر آپ کے قرابت والوں کے لئے کوئی معینہ چیز مقرر فرمائی گئی تو ان کی مثال اس وصیت والے کی ہوگئی جس نے قرابت والوں کے لئے ثلث مال کی وصیت کی ہو۔ تو وصی کو یہ حق نہیں بنتا کہ کسی قرابت دار کو دوسرے پر ترجیح دے یا بعض کو دے اور بعض کو محروم کرے۔ پس اس سے یہ قول باطل ٹھہرا۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے قرابت والوں کے لئے فئی اور غنائم میں کوئی حق واجب نہیں کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نام کا تذکرہ کر کے حکم میں تاکید فرمائی۔ مطلب یہ ہوا کہ ان کو قرابت، فقر اور حاجت کے طور پر دیا جائے گا۔ یہ قول بھی فاسد ہے کیونکہ اگر یہ بات درست ہوتی تو آپ بنی ہاشم کے مالداروں کو نہ دیتے جن میں عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہیں آپ نے ان کو ان کے ساتھ عنایت فرمایا حالانکہ یہ تو جاہلیت و اسلام میں خوشحال لوگوں میں سے تھے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے قرابت داروں کو جو فوری طور پر عنایت فرمایا وہ فقر کی وجہ سے نہیں بلکہ کسی اور وجہ سے عنایت فرمایا اگر فقر کی وجہ سے ہوتا تو ان کو جو کچھ دیا وہ

بطور صدقہ ہوگا حالانکہ صدقہ توان پر حرام ہے۔

صدقہ کی حرمت پر روایات:

۵۲۸۴ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِى مَرْيَمَ ، عَنْ أَبِى الْجَوْزَاءِ السَّعْدِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا تَحْفَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :أَذْكُرُ أَنِّى أَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ ، فَجَعَلْتُهَا فِي فِي ، فَأَخْرَجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْقَاهَا فِي التَّمْرِ .فَقَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا كَانَ عَلَيْكَ فِي هٰذِهِ التَّمْرَةِ لِهٰذَا الصَّبِيِّ .فَقَالَ :إِنَّا -آلَ مُحَمَّدٍ -لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ .

۵۲۸۴: ابو الجوزاء سعدی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تمہیں جناب رسول اللہ ﷺ سے کیا بات یاد ہے؟ کہنے لگے مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں نے صدقہ کی کھجوروں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو میرے منہ سے نکال کر صدقہ کی کھجوروں میں واپس ڈال دیا ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! اس بچے کے اس ایک کھجور کھانے سے آپ پر کیا الزام تھا تو آپ نے فرمایا: ہم آل محمد کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

تخریج: مسلم فی الزکاۃ ۱۶۱' ابوداؤد فی الزکاۃ باب ۲۹' دارمی فی الصلاۃ باب ۲۱۴' مسند احمد ۱/ ۲۰۰۔

۵۲۸۵: حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ سِنَانٍ قَالَ :قُلْتُ لِلْحَسَنِ ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهِ وَلَا لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِهِ.

۵۲۸۵: ربیعہ بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے حسن رضی اللہ عنہ کو کہا پھر اسی طرح روایت کی البتہ آخر میں یہ الفاظ ہیں ان کے اہل میں سے بھی کسی کے لئے جائز نہیں۔

۵۲۸۶ : حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ وَسَعِيْدٌ ، ابْنَا زَيْدٍ ، عَنْ أَبِى جَهْضَمَ ، مُوْسَى بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ مَا اخْتَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ إِلَّا بِثَلَاثٍ :إِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ ، وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ ، وَأَنْ لَا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ .

۵۲۸۶: عبیداللہ بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین چیزوں کے ساتھ خاص کیا ہے کامل وضو کریں ہم صدقہ نہ کھائیں گدھے کی

گھوڑی سے جفتی نہ کرائیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۲۷' ترمذی فی الجہاد باب۲۳' نسائی فی الطہارۃ باب۱۰۵' والخیل باب۱۰' مسند احمد ۱' ۷۸/۹۵' ۲۲۵/۲۳۴۔

۵۲۸۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ ، قَالَ : ثَنَا شَبَّابَةُ بْنُ سَوَّارٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ .

۵۲۸۷: محمد بن خزیمہ نے علی بن جعد رحمہ اللہ سے اسی طرح روایت کی۔

۵۲۸۸ : وَحَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ ، قَالَ : أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا تَمْرَۃً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَۃِ ، فَأَدْخَلَہَا فِیْ فِیْہِ ، فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : کِخْ کِخْ ، أَلْقِہَا أَلْقِہَا ، أَمَا عَلِمْتُ أَنَّا لَا نَأْکُلُ الصَّدَقَۃَ .

۵۲۸۸: حضرت عبدالرحمن بن زیاد سے روایات ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی ایک کھجور لے کر اسے اپنے منہ میں ڈال لیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کخ۔ کخ۔ اس کو پھینک دو پھینک دو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

تخریج : بخاری فی الزکاۃ باب۶۰' الجہاد باب۱۸۸' دارمی فی الزکاۃ باب۱۶' مسند احمد ۲' ۴۰۹/۴۴۴۔

اللغات: کخ کخ۔ یہ ڈانٹ کا کلمہ ہے۔

۵۲۸۹ : حَدَّثَنَا بَکَّارُ بْنُ قُتَیْبَۃَ وَإِبْرَاہِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بَکْرٍ السَّہْمِیُّ ، عَنْ بَہْزِ بْنِ حَکِیْمٍ ، عَنْ أَبِیْہَا عَنْ جَدِّہٖ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ إِبِلٍ سَائِمَۃٍ فِیْ کُلِّ أَرْبَعِیْنَ ابْنَۃُ لَبُوْنٍ ، مَنْ أَعْطَاہَا مُؤْتَجِرًا ، فَلَہٗ أَجْرُہَا ، وَمَنْ مَنَعَہَا فَأَنَا آخِذُہَا مِنْہُ ، وَشَطْرَ إِبِلِہٖ ، عَزْمَۃٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا ، لَا یَحِلُّ لِأَحَدٍ مِنَّا مِنْہَا شَیْءٌ .

۵۲۸۹: بہز بن حکیم نے اپنے والد انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ چرنے والے اونٹوں میں اس طرح زکوٰۃ ہے۔ ہر چالیس میں بنت لبون (اونٹ کا تین سالہ بچہ) جس نے اجر کی خاطر دیا اسے اس کا ثواب ملے گا اور جس نے زکوٰۃ روک لی تو میں اس سے (زبردستی) لے لوں گا اور اونٹوں کا یہ حصہ (زکوٰۃ) یہ ہمارے رب کے فرائض سے ہے۔ ہمارے (گھرانہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم) میں سے کسی کے لئے اس میں سے کوئی چیز جائز نہیں۔

تخریج: ابوداؤد فی الزکاۃ باب ۵، نسائی فی الزکاۃ باب ۴، ۷، دارمی فی الزکاۃ باب ۳۶، مسند احمد ۴/۲/۵۔

۵۲۹۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ : ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مَرْوَانَ الضَّرِيْرُ . ح

۵۲۹۰: علی بن معبد نے کہا ہمیں حکم بن مروان الضریر نے بیان کی۔

۵۲۹۱ : وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَا : ثَنَا مَعْرُوْفُ بْنُ وَاصِلٍ السَّعْدِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَفْصَةَ فِيْ سَنَةِ تِسْعِيْنَ قَالَ ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ فِيْ حَدِيْثِهِ ابْنَةُ طَلْقٍ تَقُوْلُ : ثَنَا رَشِيْدُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبُوْ عُمَيْرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِطَبَقٍ عَلَيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ أَصَدَقَةٌ أَمْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ : بَلْ صَدَقَةٌ ، قَالَ : فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَى الْقَوْمِ وَالْحَسَنُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَأَخَذَ الصَّبِيُّ تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ ، فَأَدْخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصْبُعَهُ وَجَعَلَهُ يَتَرَفَّقُ بِهِ ، فَأَخْرَجَهَا ، فَقَذَفَهَا ، ثُمَّ قَالَ إِنَّا -آلَ مُحَمَّدٍ -لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ .

۵۲۹۱: معروف بن واصل سعدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حفصہ سے ۹۰ھ میں سنا ابن ابی داؤد نے اپنی روایت میں ذکر کیا کہ یہ حفصہ بنت طلق ہے وہ کہتی ہیں کہ ہمیں رشید بن مالک اور ابوعمیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے آپ کے پاس ایک کھجوروں کا تھال لایا گیا آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ۔ اس نے جواب دیا یہ صدقہ ہے آپ نے اسے لوگوں کے سامنے رکھ دیا جو آپ کے سامنے بیٹھے تھے۔ بچے نے ایک کھجور لے کر منہ میں رکھ لی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلی اس کے منہ میں ڈالی اور اس سے نرمی اختیار کر کے اسے نکال لیا پھر فرمایا ہم آل محمد ﷺ صدقہ نہیں کھاتے۔

تخریج : بخاری فی اهبه باب۷، ترمذی فی الزکاة باب۲۵، نسائی فی الزکاة باب۹۸، مسند احمد ۳/۴۹۰۔

۵۲۹۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيْمٍ الْأَوْدِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ الصَّدَقَةِ ، فَتَنَاوَلَ الْحَسَنُ تَمْرَةً فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيْهِ وَقَالَ إِنَّا -أَهْلَ بَيْتٍ -لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ .

۵۲۹۲: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیت الصدقہ میں داخل ہوا۔ تو حسن نے ایک کھجور لے لی آپ نے وہ اس کے منہ سے نکال دی اور فرمایا ہم اہل بیت کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

تخریج: بنحوہ فی مسند احمد ۳۴۸/۴۔

۵۲۹۳: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : إِنَّا -أَهْلَ بَيْتٍ -لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَلَمْ يَشُكَّ .قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :أَفَلَا يَرٰى أَنَّ الصَّدَقَةَ الَّتِي تَحِلُّ لِسَائِرِ الْفُقَرَاءِ مِنْ غَيْرِ بَنِي هَاشِمٍ مِنْ جِهَةِ الْفَقْرِ ، لَا تَحِلُّ لِبَنِي هَاشِمٍ مِنْ حَيْثُ تَحِلُّ لِغَيْرِهِمْ .فَكَذٰلِكَ الْفَيْءُ وَالْغَنِيمَةُ ، لَوْ كَانَ مَا يُعْطَوْنَ مِنْهَا عَلٰى جِهَةِ الْفَقْرِ ، إِذًا لَمَا حَلَّ لَهُمْ .فَأَمَّا مَا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ هٰذَا الْقَوْلِ لِقَوْلِهِمْ ، مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِالتَّسْبِيحِ ، عِنْدَمَا سَأَلَتْهُ أَنْ يُخْدِمَهَا خَادِمًا عِنْدَ قُدُوْمِ السَّبْيِ عَلَيْهِ، فَوَكَّلَهَا إِذًا ، بِمَا أَمَرَهَا بِهِ مِنَ التَّسْبِيحِ وَلَمْ يُخْدِمْهَا مِنَ السَّبْيِ أَحَدًا .

۵۲۹۳: محمد بن سعید اصبہانی کہتے ہیں کہ ہمیں شریک نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے البتہ ہم اہل بیت کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے اور انہوں نے یہ روایت بغیر شک کے الفاظ کے نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کیا ان لوگوں کو نظر نہیں آتا کہ جو صدقہ تمام فقراء کے لئے جو بنی ہاشم کے علاوہ ہوں حلال ہے۔وہ بنو ہاشم کے لئے اس طرح حلال نہیں جس طرح دوسروں کے لئے حلال ہے مال فیٔ اور مال غنیمت کا بھی یہی حکم ہے۔اگر ان کو یہ مال فقر کی وجہ سے دیا جاتا تو اس صورت میں حلال نہ ہوتا۔ان حضرات کی بڑی دلیل یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب قیدیوں کی آمد پر ایک خادم کی درخواست کی تو آپ نے انہیں تسبیح کا حکم فرمایا اور قیدیوں میں سے کوئی غلام مرحمت نہ فرمایا۔

روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ:

۵۲۹۴: فَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ أَثَرَ الرَّحٰى فِي يَدَيْهَا ، وَبَلَغَهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ سَبْيٌ ، فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا ، فَلَمْ تَلْقَهُ وَلَقِيَتْهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، فَأَخْبَرَتْهَا الْحَدِيثَ .فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ بِذٰلِكَ .قَالَ :فَأَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا ، فَذَهَبْنَا أَنْ نَقُوْمَ فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا ؟ تُكَبِّرَانِ اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ ، وَتُسَبِّحَانِ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ، وَتَحْمَدَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ، إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا ، فَإِنَّهُ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ .

۵۲۹۴: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ہاتھوں میں چکی کے اثرات کی شکایت کر رہی تھیں ان کو یہ اطلاع ملی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کچھ قیدی آئے ہیں تو وہ آپ سے خادم طلب کرنے آئیں چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی ملاقات نہ ہو سکی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی انہوں نے ان کے سامنے بات ذکر کی پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اس بات کی اطلاع دی حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارے ہاں تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں پر جا چکے تھے۔ ہم آپ کی آمد پر اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا کیا میں تم دونوں کو اس سے بہتر چیز نہ بتلا دوں جو تم نے مانگی ہے؟ ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر' ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ' ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اس وقت پڑھ لیا کرو جبکہ بستر پر لیٹو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔

تخریج: بخاری فی فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب ۹' والنفقات باب ۶' مسلم فی الذکر ۸۰' ابو داؤد فی الادب باب ۱۰۰' مسند احمد ۹۶/۱۔

۵۲۹۵: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسَى ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِفَاطِمَةَ ذَاتَ يَوْمٍ قَدْ جَاءَ اللّٰهُ أَبَاكِ بِسَعَةٍ مِنْ رَقِيْقٍ فَاسْتَخْدِمِيْهِ فَأَتَتْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أُعْطِيكُمَا ، وَأَدَعُ أَهْلَ الصُّفَّةِ يَطْوُوْنَ بُطُوْنَهُمْ وَلَا أَجِدُ مَا أُنْفِقُ عَلَيْهِمْ ، وَلٰكِنْ أَبِيْعُهَا وَأُنْفِقُ عَلَيْهِمْ ، أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا عَلَّمَنِيْهِ جِبْرِيْلُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ كَبِّرَا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا ، وَاحْمَدَا عَشْرًا ، وَسَبِّحَا عَشْرًا فَإِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ مَا ذُكِرَ فِي حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ شُعَيْبٍ .قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :أَفَلَا يَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُخْدِمْهَا مِنَ السَّبْيِ خَادِمًا ، وَلَوْ كَانَ لَهَا فِيْهِ حَقٌّ بِمَا ذَكَرَ اللّٰهُ مِنْ ذَوِي الْقُرْبٰى فِي آيَةِ الْغَنِيْمَةِ ، وَفِي آيَةِ الْفَيْءِ إِذًا لَمَا مَنَعَهَا مِنْ ذٰلِكَ وَآثَرَ غَيْرَهَا عَلَيْهَا .أَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا أُعْطِيكُمَا وَأَدَعُ أَهْلَ الصُّفَّةِ يَطْوُوْنَ بُطُوْنَهُمْ ، وَلَا أَجِدُ مَا أُنْفِقُ عَلَيْهِمْ . قِيْلَ لَهُ :مَنْعُهُ إِيَّاهَا ، يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ لِأَنَّهَا لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ قَرَابَةٌ ، وَلٰكِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَهُ أَقْرَبَ مِنَ الْقَرَابَةِ ، لِأَنَّ الْوَلَدَ لَا يَجُوْزُ أَنْ يُقَالَ هُوَ قَرَابَةُ أَبِيْهِ، وَإِنَّمَا الْقَرَابَةُ مِنْ بَعْدِ الْوَلَدِ .أَلَا يَرَى إِلَى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهٖ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ فَجَعَلَ الْوَالِدَيْنِ غَيْرَ الْأَقْرَبِيْنَ .فَكَمَا كَانَ الْوَالِدَانِ يَخْرُجَانِ مِنْ قَرَابَةِ وَلَدِهِمَا ، فَكَذٰلِكَ وَلَدُهُمَا يَخْرُجُ مِنْ قَرَابَتِهِمَا .وَلَقَدْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ

رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی ، فِیْ رَجُلٍ أَوْصَی بِثُلُثِ مَالِهٖ لِذِیْ قَرَابَةِ فُلَانٍ اِنَّ وَالِدَیْهِ وَوَلَدَهٗ، لَا یَدْخُلُوْنَ فِیْ ذٰلِكَ ، لِأَنَّهُمْ أَقْرَبُ مِنَ الْقَرَابَةِ . فَیَحْتَمِلُ أَنْ یَکُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یُعْطِ فَاطِمَةَ مَا سَأَلَتْهُ، لِهٰذَا الْمَعْنٰی .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ أَیْضًا فِیْ غَیْرِ فَاطِمَةَ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ مِثْلَ هٰذَا أَیْضًا ،

۵۲۹۵: عطاء بن سائب نے اپنے والد سے انہوں نے جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایک دن کہا تمہارے والد کو اللہ تعالیٰ نے غلاموں کی وسعت دی ہے تم ان سے ایک خادم طلب کر لو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ کی خدمت میں یہ بات ذکر کی تو آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں اہل صفہ کو بھوک سے لپٹتا چھوڑ کر تم دونوں کو نہ دوں گا جبکہ میرے پاس ان پر خرچ کے لئے کوئی چیز نہیں لیکن میں ان کو فروخت کر کے ان پر خرچ کروں گا کیا میں تم دونوں کو اس سے بہت بہتر چیز نہ دے دوں جو مجھے جبرائیل علیہ السلام نے سکھائی ہے؟ تم دونوں ہر نماز کے بعد دس دس مرتبہ اللہ اکبر' دس دس مرتبہ الحمد للہ' دس دس مرتبہ سبحان اللہ اسی طرح جب کہ تم دونوں اپنے بستروں پر لیٹو۔ پھر سلیمان بن شعیب جیسی روایت ذکر کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کوئی یہ کہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں میں سے کوئی خادم نہیں دیا۔ اگر آیت غنیمت اور آیت فئی میں قرابت داروں کے ذکر کی وجہ سے ان کا حق ہوتا تو آپ ان سے نہ روکتے اور دوسروں کو ان پر ترجیح نہ دیتے کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں اہل صفہ کو چھوڑ کر تمہیں نہ دوں گا وہ بھوک سے لپٹ رہے ہیں اور میرے پاس ان پر خرچ کرنے کی کوئی چیز نہیں جو ان پر خرچ کر سکوں۔ آپ کے ان کو عنایت نہ فرمانے میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ان کو آپ سے قرابت نہ ہو کیونکہ وہ تو قرابت سے بھی بڑھ کر بہت قریب تھیں۔ کیونکہ اولاد سے متعلق یہ بات کہنا جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے والد کے قریبی ہیں اس لئے کہ قرابت تو اولاد کے بعد شروع ہوتی ہے کیا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو نہیں دیکھتے کہ فرمایا۔ "**قل ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین الایة**" (البقرہ ۲۱۵) فرما دیں جو مال خرچ کرو وہ والدین اور اقربین کے لئے ہے۔ اس آیت میں ماں باپ کو غیر قریبی قرار دیا۔ تو جس طرح والدین اولاد کی قرابت سے خارج ہیں بالکل اسی طرح ان کی اولاد بھی ان کی قرابت سے خارج ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ کے قول سے تائید: امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میرا فلاں تہائی مال قرابت داروں کو دیا جائے وہ فرماتے ہیں کہ اس فلاں کے والدین اور اولاد اس میں داخل نہ ہوں گے کیونکہ وہ قرابت سے بڑھ کر قریب ہیں تو اس بات کا احتمال ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سوال پر اس مذکورہ بالا وجہ سے غلام عطاء نہ فرمایا ہو۔ (**اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال**) اس میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی کیونکر تخصیص ہے جبکہ یہ بات اور بنو ہاشم کے متعلق بھی مروی ہے۔ جیسا کہ یہ روایت ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کوئی یہ کہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں میں سے کوئی خادم نہیں دیا۔ اگر آیت غنیمت اور آیت فئی میں قرابت داروں کے ذکر کی وجہ سے ان کا حق ہوتا تو آپ ان سے نہ روکتے اور دوسروں کو ان پر ترجیح نہ دیتے کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں اہل صفہ کو چھوڑ کر تمہیں نہ دوں گا وہ بھوک سے لپٹ رہے ہیں اور میرے پاس ان پر خرچ کرنے کی کوئی چیز نہیں جو ان پر خرچ کرسکوں۔

جواب: آپ کے ان کو عنایت نہ فرمانے میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ان کو آپ سے قرابت نہ ہو کیونکہ وہ تو قرابت سے بھی بڑھ کر بہت قریب تھیں۔ کیونکہ اولاد سے متعلق یہ بات کہنا جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے والد کے قریبی ہیں اس لئے کہ قرابت تو اولاد کے بعد شروع ہوتی ہے کیا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو نہیں دیکھتے کہ فرمایا: "قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ......" (البقرہ: ۲۱۵) فرمادیں جو مال خرچ کرو وہ والدین اور اقربین کے لئے ہے۔ اس آیت میں ماں باپ کو غیر قریبی قرار دیا۔ تو جس طرح والدین اولاد کی قرابت سے خارج ہیں بالکل اسی طرح ان کی اولاد بھی ان کی قرابت سے خارج ہے۔

امام محمد رحمہ اللہ کے قول سے تائید: امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میرا فلاں تہائی مال قرابت داروں کو دیا جائے وہ فرماتے ہیں کہ اس فلاں کے والدین اور اولاد اس میں داخل نہ ہوں گے کیونکہ وہ قرابت سے بڑھ کر قریب ہیں تو اس بات کا احتمال ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سوال پر اس مذکورہ بالا وجہ سے غلام عطاء نہ فرمایا ہو۔

(اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال)

جواب: اس میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی کیونکر تخصیص ہے جبکہ یہ بات اور بنو ہاشم کے متعلق بھی مروی ہے۔ جیسا کہ یہ روایت ہے۔

۵۲۹۶ : فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ : ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكِيمِ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا ذَهَبَتْ هِيَ وَأُمُّهَا ، حَتّٰى دَخَلَتَا عَلٰى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، فَخَرَجْنَ جَمِيعًا ، فَأَتَيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَقْبَلَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ ، وَمَعَهُ رَقِيْقٌ ، فَسَأَلْنَهُ أَنْ يُخْدِمَهُنَّ فَقَالَ صَرِيْعُكُنَّ يَتَامَى أَهْلِ بَدْرٍ .

۵۲۹۶: عمرو بن حکیم سے روایت ہے کہ ان کی والدہ نے ان سے بیان کیا کہ وہ اور ان کی والدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئیں پھر وہ وہاں سے نکل کر جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس وقت آپ کسی غزوہ سے تشریف لائے تھے آپ کے ساتھ کچھ غلام تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان سب کے لئے غلام مانگے تو آپ نے فرمایا اہل بدر کے یتیم تمہاری بنسبت زیادہ پچھاڑے ہوئے ہیں (ضرورت مند ہیں)

۵۲۹۷ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ ، قَالَ أَمْلَى عَلَيْنَا

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيِّ ، أَنَّ الْفَضْلَ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ ، حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ أُمِّ الْحَكِيمِ ، أَوْ ضُبَاعَةَ ابْنَتَيِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، حَدَّثَهُ عَنْ إِحْدَاهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ : أَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا ، فَذَهَبْتُ أَنَا وَأُخْتِيْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَحْنُ فِيْهِ، وَسَأَلْنَا أَنْ يُعْطِيَنَا شَيْئًا مِنَ السَّبْيِ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكُنَّ يَتَامَى بَدْرٍ ، وَلٰكِنْ سَأَدُلُّكُنَّ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُنَّ ، تُكَبِّرْنَ اللّٰهَ عَلٰى إِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ، ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً ، وَثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً ، وَثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .وَاحِدَةٌ .
قَالَ عَيَّاشٌ :وَهُمَا ابْنَتَا عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۲۹۷:ام حکیم یا ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب کے بیٹے نے بیان کیا کہ ان دونوں میں سے ایک نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیدی ملے پھر میں اور میری بہن فاطمہ بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ہم نے (پریشانی کی) شکایت کی اور گزارش کی کہ آپ ہمیں کچھ قیدی عنایت فرما دیں۔تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے بدر کے یتیم سبقت کر گئے لیکن میں تمہیں اس سے زیادہ بہتر کی راہنمائی کرتا ہوں ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ایک مرتبہ لاالٰہ الا اللہ وحدہ لاشریك له له الملك وله الحمد وهو علی كل شئ قدیر پڑھیں۔
عیاش راوی کہتے ہیں کہ یہ دونوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زبیر کی بیٹیاں ہیں۔

۵۲۹۸ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ :ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : وَلَا أَدْرِي ، مَا اسْمُ الرَّجُلِ ، وَلَا اسْمُ أَبِيْهَا؟ قِيْلَ لَهُ :لَيْسَ هٰذَا حُجَّةً لَكَ عَلٰى مَنْ أَوْجَبَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى ، لِأَنَّهُ إِنَّمَا يُوْجِبُهُ لِمَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيْثَارَهُ بِهِ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ آثَرَ بِهِ ذَا قُرْبَاهُ مِنْ يَتَامَى أَهْلِ بَدْرٍ ، وَمِنَ الضُّعَفَاءِ الَّذِيْنَ قَدْ صَارُوْا لِضَعْفِهِمْ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ .فَلَمَّا انْتَفَى قَوْلُ مَنْ رَأَى سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى وَاحِدٌ بِجُمْلَتِهِمْ ، عَلٰى أَنَّهُمْ عِنْدَهُ بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً ، لَا يَتَخَطَّوْنَ إِلٰى غَيْرِهِمْ وَقَوْلُ مَنْ قَالَ :إِنَّ حَقَّ ذَوِي الْقُرْبٰى فِيْ خُمُسٍ فِي الْغَنَائِمِ ، وَفِي الْفَيْءِ بِفَقْرِهِمْ وَلِحَاجَتِهِمْ ، بِمَا احْتَجَجْنَا بِهِ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْقَوْلَيْنِ .ثَبَتَ الْقَوْلُ الْآخَرُ ، وَهُوَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ لَهُ أَنْ يَخُصَّ بِهِ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ ، وَأَنْ يَحْرِمَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :وَمَا دَلِيْلُكَ عَلٰى ذٰلِكَ ؟ قِيْلَ

لَهُ : قَدْ ذَكَرْنَا مِنَ الدَّلَائِلِ عَلٰى ذٰلِكَ ، فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ ، مَا يُغْنِيْنَا عَنْ إِعَادَتِهِ هَاهُنَا ، مَعَ أَنَّا نَزِيْدُ فِيْ ذٰلِكَ بَيَانًا أَيْضًا .

۵۲۹۸: اصبغ بن فرج کہتے ہیں کہ عبداللہ بن وہب نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت ذکر کی ہے۔ البتہ اتنی بات کہی کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ آدمی کا اور اس کے باپ کا کیا نام ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بات تمہارے لئے ان لوگوں کے خلاف دلیل نہیں بن سکتی جو کہ قرابت داروں کے حصہ کو لازم قرار دیتے ہیں کیونکہ وہ اسے ان لوگوں کے لئے واجب قرار دیتا ہے جس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجیح دینا مناسب سمجھیں۔ تو عین ممکن ہے کہ آپ نے اس کے ساتھ اپنے قرابت داروں میں اہل بدر کے یتیموں اور ان کمزوروں کو ترجیح دی ہو جو اپنی کمزوری کی وجہ سے اہل صفہ میں سے ہو گئے۔ جب ہمارے دلائل سے دونوں قولوں کی نفی ہو گئی یعنی اس آدمی کے قول کی بھی جو کہ قرابت داروں کے لئے ایک ہی حصہ قرار دیتا ہے یعنی اس کے نزدیک وہ صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب کا حق ہے دوسروں کی طرف تجاوز نہ کرے گا اور دوسرا یہ قول جو غنائم اور فئی میں ان کا حصہ ان کی محتاجی اور حاجت کی وجہ سے قرار دیتا ہے۔ تو تیسرا قول خود ثابت ہو گیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ جس کو چاہیں اس کے ساتھ خاص کریں اور جس کو چاہیں محروم کریں۔ اس قول کی تمہارے پاس کیا دلیل ہے۔ اس قول کے دلائل کا پہلے تذکرہ کیا جا چکا ہے البتہ چند اضافی دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔

: اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بات تمہارے لئے ان لوگوں کے خلاف دلیل نہیں بن سکتی جو کہ قرابت داروں کے حصہ کو لازم قرار دیتے ہیں کیونکہ وہ اسے ان لوگوں کے لئے واجب قرار دیتا ہے جس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجیح دینا مناسب سمجھیں۔

تو عین ممکن ہے کہ آپ نے اس کے ساتھ اپنے قرابت داروں میں اہل بدر کے یتیموں اور ان کمزوروں کو ترجیح دی ہو جو اپنی کمزوری کی وجہ سے اہل صفہ میں سے ہو گئے۔ جب ہمارے دلائل سے دونوں قولوں کی نفی ہو گئی یعنی اس آدمی کے قول کی بھی جو کہ قرابت داروں کے لئے ایک ہی حصہ قرار دیتا ہے یعنی یہ کہ وہ صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب کا حق ہے دوسروں کی طرف تجاوز نہ کرے گا اور دوسرا اس کا قول جو غنائم اور فئی میں ان کا حصہ ان کی محتاجی اور حاجت کی وجہ سے قرار دیتا ہے۔ تو تیسرا قول خود ثابت ہو گیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ جس کو چاہیں اس کے ساتھ خاص کریں اور جس کو چاہیں محروم کریں۔

: اس قول کی تمہارے پاس کیا دلیل ہے۔

: اس قول کے دلائل کا پہلے تذکرہ کیا جا چکا ہے البتہ چند اضافی دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔

۵۲۹۹ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ ، قَالَ : ثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ ، أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ : اجْتَمَعَ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ

الْمُطَّلِبِ فَقَالَا لَوْ بَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ لِي وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَدَّيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَأَصَابَا مَا يُصِيبُ النَّاسُ .قَالَ :فَبَيْنَا هُمَا فِي ذٰلِكَ ، جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَوَقَفَ عَلَيْهِمَا ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ عَلِيٌّ لَا تَفْعَلَا ، فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ .فَقَالَا :مَا يَمْنَعُكَ هَذَا إِلَّا نَفَاسَةٌ عَلَيْنَا ، فَوَاللّٰهِ لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَفِسْنَا عَلَيْكَ .فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَبُو حَسَنٍ ، أَرْسِلَاهُمَا فَانْطَلَقَا وَاضْطَجَعَ ، فَلَمَّا صَلَّى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ ، سَبَقْنَاهُ إِلَى الْحُجْرَةِ فَقُمْنَا عِنْدَهَا حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِآذَانِنَا فَقَالَ أَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ .ثُمَّ تَكَلَّمَ أَحَدُنَا فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَنْتَ أَبَرُّ النَّاسِ وَأَوْصَلُ النَّاسِ وَبَلَغْنَا النِّكَاحَ ، وَقَدْ جِئْنَاكَ لِتُؤَمِّرَنَا عَلَى بَعْضِ الصَّدَقَاتِ فَنُؤَدِّيَ إِلَيْكَ كَمَا يُؤَدُّونَ ، وَنُصِيبَ كَمَا يُصِيبُونَ فَسَكَتَ حَتّٰى أَرَدْنَا أَنْ نُكَلِّمَهُ، وَجَعَلَتْ زَيْنَبُ تَلْمَعُ إِلَيْنَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ :أَنْ لَا تُكَلِّمَاهُ، فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِي لِآلِ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ ، اُدْعُ إِلَيَّ مَحْمِيَةَ -وَكَانَ عَلَى الْخُمُسِ -وَنَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَجَاءَاهُ .فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ لِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ، فَأَنْكَحَهُ .وَقَالَ لِنَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ فَأَنْكَحَنِي .فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ أَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا . أَفَلَا يَرَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ مَحْمِيَةَ أَنْ يُصْدِقَ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ ، وَلَمْ يَقْسِمِ الْخُمُسَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ عَدَدِ بَنِي هَاشِمٍ ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ، فَيُعْلَمُ مِقْدَارُ مَا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ .

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّهُ أَتَى مَا سَمَّى اللّٰهُ لِذَوِي الْقُرْبٰى فِي الْآيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا ، فِي صَدْرِ كِتَابِنَا هٰذَا، لَيْسَ لِقَوْمٍ بِأَعْيَانِهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ .لَوْ كَانَ ذٰلِكَ إِذًا ، لَوَجَبَ التَّسْوِيَةُ فِيهِ بَيْنَهُمْ ، وَإِذًا لَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْبِسُهُ فِي يَدِ مَحْمِيَةَ دُونَ أَهْلِهِ حَتّٰى يَضَعَهُ فِيهِمْ ، كَمَا لَمْ يَحْبِسْ أَرْبَعَةَ أَخْمَاسِ الْغَنَائِمِ عَنْ أَهْلِهَا وَلَمْ يُوَلِّ عَلَيْهَا حَافِظًا دُونَ أَهْلِهَا .فَفِي تَوْلِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُمُسِ مِنَ الْغَنَائِمِ مَنْ يَحْفَظُهُ حَتّٰى يَضَعَهُ فِيمَنْ يَأْمُرُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ، فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ حُكْمَهُ إِلَيْهِ فِيمَنْ يَرَى فِي ذَوِي قُرْبَاهُ وَلَوْ كَانَ لِذَوِي الْقُرْبٰى حَقٌّ بِعَيْنِهِ، لَا يَجُوزُ أَنْ يُصْرَفَ سَهْمٌ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ حَظُّهُ مِنْهُ إِلَى مَنْ سِوَاهُ، وَإِنْ كَانُوا أُولِي قُرْبٰى، لَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْبِسُ حَقًّا لِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، وَلَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَلَا عَنْ غَيْرِهِمَا ، حَتّٰى يُؤَدِّيَ إِلَى كُلِّ

وَاحِدٍ مِنْهُمْ حَقَّهُ، وَلَمَّا احْتَاجَ الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَعَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيعَةَ أَنْ يُصَدِّقَ عَنْهُمَا شَيْئًا قَدْ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَهُمَا بِالْآيَةِ الَّتِي ذَكَرَهُمْ فِيهَا .فَفِي انْتِفَاءِ مَا ذَكَرْنَا ، دَلِيلٌ صَحِيحٌ وَحُجَّةٌ قَائِمَةٌ ، أَنَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَهُ فِي ذَوِي قُرْبَاهُ الَّذِينَ جَعَلَهُ فِيهِمْ ، وَمَا قَدْ كَانَ لَهُ صَرْفُهُ عَنْهُمْ إِلَى ذَوِي قُرْبَاهُ مِثْلِهِمْ ، وَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَمْ يَكُنْ أَوْلَى بِهِ مِنْ بَعْضٍ ، إِلَّا مَنْ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضْعَهُ فِيهِ مِنْهُمْ ، فَيَكُونُ بِذٰلِكَ أَوْلَى مِمَّنْ رَأَى يُحْظِيهِ بِهِ مِنْهُمْ .وَفِي ذٰلِكَ أَيْضًا حُجَّةٌ أُخْرَى وَهِيَ :أَنَّ فَهْدَ بْنَ.

۵۲۹۹: عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث نے بیان کیا کہ ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبدالمطلب جمع ہوئے اور باہمی گفتگو کی کہ اگر ہم ان دو بچوں (عبدالمطلب اور فضل) کو صدقہ کی وصولی کے لئے بھیجیں تو جو کچھ لوگ دیتے ہیں یہ بھی دیں اور جو کچھ لوگ حاصل کرتے ہیں یہ بھی حاصل کریں۔ راوی کہتے ہیں وہ دونوں اسی حالت میں تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور ان دونوں کے پاس کھڑے ہو گئے انہوں نے آپ کے سامنے ذکر کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہ کرو۔ اللہ کی قسم! جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کریں گے۔ ان دونوں نے کہا تم ہمارے ساتھ حسد کی وجہ سے اس بات سے رک رہے ہو۔ اللہ کی قسم تمہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی ملی ہم نے تو حسد نہیں کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ابوحسن ہوں (یعنی حسد نہیں کرتا) پس تم ان دونوں کو بھیج دو۔ پھر وہ دونوں چلے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ لیٹ گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ادا فرما چکے تو ہم آپ سے پہلے حجرہ مبارکہ میں پہنچ گئے اور وہاں کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ آپ تشریف لے آئے اور آپ نے (شفقت سے) ہم دونوں کے کان پکڑے اور فرمایا جو کچھ تمہارے دل میں ہے ظاہر کرو۔ پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ اندر گئے۔ آپ ان دنوں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔ ہم نے ایک دوسرے کو بات کرنے کا وکیل بنایا۔ پھر ہم میں سے ایک نے کلام کیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ لوگوں میں سے سب سے زیادہ نیکی کرنے والے اور سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے ہیں ہم دونوں نکاح کی عمر کو پہنچ چکے ہیں۔ ہم آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہمیں بعض صدقات (پر عامل) مقرر فرمائیں تاکہ ہم بھی دوسروں کی طرح آپ تک (وصول شدہ) مال پہنچائیں اور دوسروں کی طرح ہم بھی فائدہ حاصل کریں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی یہاں تک کہ ہم نے ارادہ کیا کہ آپ سے (دوسری مرتبہ) کلام کریں۔ مگر حضرت زینب رضی اللہ عنہا پردہ کے پیچھے سے ہمیں گفتگو نہ کرنے کا اشارہ فرما رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صدقہ حلال نہیں یہ لوگوں کی میل کچیل ہے تم محمیہ کو میرے پاس بلا لاؤ۔ یہ خمس پر نگران تھے اور نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کو بھی بلاؤ۔ جب وہ دونوں آگئے تو آپ نے حضرت محمیہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا اس لڑکے یعنی فضل

بن عباس سے تم اپنی بیٹی کا نکاح کر دو۔ چنانچہ انہوں نے نکاح کر دیا اور نوفل بن حارث کو فرمایا اس لڑکے عبدالمطلب بن ربیعہ سے تم اپنی بیٹی کا نکاح کر دو۔ تو انہوں نے میرے ساتھ نکاح کر دیا۔ پھر حضرت محمیہ سے فرمایا کہ ان دونوں کی طرف سے خمس میں سے اتنا اتنا مہر ادا کر دو۔ کیا معترض کو یہ معلوم نہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محمیہ رضی اللہ عنہ کو خمس میں سے دونوں کا مہر ادا کرنے کا حکم فرمایا اور اس کے بعد بنو ہاشم اور بنو مطلب کی تعداد کے مطابق خمس تقسیم نہیں فرمایا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے کتنی مقدار ہے۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں آیات میں جن کو ہم نے شروع باب میں ذکر کیا ہے۔ قرابتداروں کو جو حصہ بیان فرمایا ہے وہ قرابت کی وجہ سے کسی معین جماعت کے لئے نہیں اگر ایسا ہوتا تو اس صورت میں ان کے درمیان برابری ضروری ہوتی اور اس صورت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اہل بیت سے علیحدہ کر کے حضرت محمیہ رضی اللہ عنہ کے پاس نہ رکھتے حتیٰ کہ وہ ان سب کو عطا فرماتے جیسا کہ آپ نے غنیمت کے چار حصے ان کے حقداروں سے نہیں روکے اور ان سے روک کر اس پر کوئی محافظ مقرر نہیں فرمایا۔ تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غنیمت کے خمس پر کسی کو مقرر کرنا پھر آپ کے حکم سے اس کا کسی کو عطاء ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا اختیار آپ کو حاصل تھا کہ قرابت داروں میں سے جس کو مناسب سمجھیں عطاء فرمائیں۔ اگر قرابت داروں کا مقررہ حصہ ہوتا تو آپ کسی قرابت دار کا حصہ دوسرے کو عطاء نہ فرماتے خواہ وہ کتنا ہی قریبی ہو اور آپ یقیناً حضرت فضل بن عباس اور عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث اور ان کے علاوہ دوسروں کا حق نہ روکتے بلکہ ان میں سے ہر ایک کو اس کا حق دیتے اور اس صورت میں حضرت فضل بن عباس اور عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو اس بات کی محتاجی نہ ہوتی کہ ان کی طرف سے کوئی چیز بطور مہر ادا کی جائے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آیت مذکورہ کے ذریعہ ان کا حق واجب قرار دیا۔ ہم نے جو کچھ ذکر کیا یہ اس بات کی نفی پر صحیح اور مضبوط دلیل ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عمل کیا کہ بعض کو عطا فرمایا اور دوسروں کو محروم کر دیا حالانکہ ان میں سے بعض دوسروں سے زیادہ قریبی نہ تھے تو اس کی صاف وجہ یہی تھی کہ آپ کو اس بات کا اختیار تھا کہ ان میں سے جس کو چاہیں مقدم کریں اور حصہ عنایت فرمائیں۔ اس سلسلہ کی دوسری دلیل یہ ہے۔

تخریج : مسلم فی الزکاۃ ۱۶۷' مسند احمد ۱۶۶/۴۔

۵۳۰۰ :سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيَى قَدْ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بُلْقِينَ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِوَادِي الْقُرَى ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لِمَنِ الْمَغْنَمُ ؟ فَقَالَ لِلّٰهِ سَهْمٌ ، وَلِهٰؤُلَاءِ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ قُلْتُ فَهَلْ أَحَدٌ أَحَقُّ بِشَيْءٍ مِنَ الْمَغْنَمِ مِنْ أَحَدٍ ؟ قَالَ لَا ، حَتَّى السَّهْمُ يَأْخُذُهُ أَحَدُكُمْ مِنْ جَنْبِهِ.

فَلَيْسَ بِأَحَقَّ بِهٖ مِنْ أَخِيْهِ.

۵۳۰۰: بدیل بن میسرہ نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے بلقین کے ایک آدمی سے روایت کی کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا آپ اس وقت وادی قریٰ میں تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! مال غنیمت کس کے لئے ہے؟ آپ نے فرمایا ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے ان لوگوں (غازیوں ۹ کے لئے چار حصے میں نے پوچھا کیا کوئی شخص دوسرے کی بنسبت غنیمت کا زیادہ حقدار ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں یہاں تک کہ تم میں سے جو حصہ لیتا ہے تو وہ اپنے بھائی کی بنسبت اس کا زیادہ حق دار نہیں ہے۔

۵۳۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بُلْقِيْنَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۳۰۱: خالد حذاء نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے بلقین کے ایک آدمی سے اس نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۳۰۲: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، قَالَ: ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ، قَالَ: كُنْتُ أَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ؟ أَوْ مَنِ الْوَفْدُ؟ قَالُوْا: رَبِيْعَةُ، قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ، أَوْ بِالْوَفْدِ، غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَادِمِيْنَ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِأَصْلٍ فَصْلٍ نُخْبِرُ بِهٖ مَنْ وَرَاءَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ. قَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ، قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَأَنْ يُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ.

۵۳۰۲: ابوحمزہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بیٹھا تھا وہ فرمانے لگے کہ وفد عبدالقیس جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا۔ تم کون لوگ ہو؟ یا تم کون وفد ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم ربیعہ سے تعلق رکھتے ہیں آپ نے فرمایا قوم یا وفد کو مرحبا ہو۔ نہ رسوائی ہو نہ شرمندگی۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ کے پاس صرف حرمت والے مہینوں رجب' ذوالقعدہ' ذوالحجہ' محرم میں آسکتے ہیں (باقی مہینوں میں لڑائی کا خطرہ ہوتا ہے) آپ ہمیں اصل اور فیصلہ کن بات بتلائیں تاکہ ہم اپنے پچھلوں کو بتلائیں اور اس کے ذریعہ ہم جنت میں داخل ہوں آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان کیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا۔ اس بات کی گواہی دو

کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا۔ رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور یہ کہ تم مال غنیمت سے پانچواں حصہ دو۔

تخریج : بخاری فی الایمان باب ٤٠، والعلم باب ٢٥، والادب باب ٩٨، دالاحاد باب ٥، مسلم فی الایمان ٢٤، نسائی فی الاشربه باب ٤٨، مسند احمد ١ / ٢٨٨۔

۵۳۰۳ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِیْ حَمْزَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَعَلِمَ أَنَّهٗ قَدْ أَضَافَ الْخُمُسَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَلَمْ يُضِفْ اِلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَخْمَاسِهَا ، وَأَنَّ مَا سِوَاهُ مِنْهَا لِقَوْمٍ بِغَيْرِ أَعْيَانِهِمْ ، يَضَعُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ عَلٰی مَا يَرٰی ، وَلَوْ كَانَ لِذِی الْقُرْبٰی الْمَعْلُوْمِ عَدَدُهُمْ ، لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ .أَفَلَا يَرٰی أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ يَأْخُذُ الْخُمُسَ ، لِيَضَعَهٗ فِيْمَا يَرٰی وَضْعَهٗ، وَيَقْسِمُ مَا بَقِيَ بَعْدَهٗ عَلَی السُّهْمَانِ .فَدَلَّ أَنَّ مَا كَانَ يَقْسِمُهٗ عَلَی السُّهْمَانِ أَنَّهٗ لِقَوْمٍ بِأَعْيَانِهِمْ ، لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ مَنْعُهُمْ مِنْهُ، وَأَنَّ الَّذِیْ يَأْخُذُهٗ، لَا يَقْسِمُهٗ حَتّٰی يُدْخِلَ فِيْهِ رَأْيَهٗ هُوَ الَّذِیْ لَيْسَ لِقَوْمٍ بِأَعْيَانِهِمْ ، وَأَنَّهٗ مَرْدُوْدٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی يَضَعَهٗ فِيْمَا يَرٰی .ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِیْ حُكْمِ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُهٗ فِیْ ذَوِیْ قُرْبَاهُ فِیْ حَيَاتِهٖ، كَيْفَ حُكْمُهٗ بَعْدَ وَفَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ قَائِلُوْنَ :هُوَ رَاجِعٌ مِنْ قَرَابَتِهٖ اِلٰی قَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهٖ وَقَالَ آخَرُوْنَ :هُوَ لِبَنِیْ هَاشِمٍ ، وَلِبَنِی الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً .وَقَالَ آخَرُوْنَ :وَهُمُ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰی أَنَّ مَا كَانَ فِیْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ رَأَی النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضْعَهٗ فِيْهِ مِنْ قَرَابَتِهٖ هُوَ مُنْقَطِعٌ عَنْهُمْ بِوَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَنَظَرْنَا فِیْ هٰذِهِ الْأَقْوَالِ ، لِنَسْتَخْرِجَ مِنْهَا قَوْلًا صَحِيْحًا ، فَرَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِیْ حَيَاتِهٖ فِی الْمَغْنَمِ ، سَهْمُ الصَّفِيِّ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ ذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ فِيْهِ،

۵۳۰۳: عبدالقیس' ابوحمزہ نے ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ وفد عبدالقیس جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اس سے ان کو معلوم ہوا کہ خمس غنیمت کی اضافت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کی ہے اور چار حصے آپ کی طرف منسوب نہیں کئے اور ان کے علاوہ مال لوگوں کے لئے بلاتعیین ہے اس کو جناب رسول اللہ ﷺ اپنی رائے کے مطابق استعمال فرمائیں گے۔ اگر یہ ذی القربیٰ مقرر ہوتے اور انہی کو دیا جاسکتا تو اس طرح نہ ہوتا۔

طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کیا یہ جانی پہچانی بات نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ خمس لیتے تا کہ اس کی اپنی مرضی کے مطابق صرف کریں اور باقی کو دو حصوں میں بانٹ دیں اس سے یہ خود ثابت ہو گیا کہ جس کے دو حصے کئے جاتے وہ معین لوگوں کے لئے تھا کہ کسی کو یہ جائز نہ تھا کہ اس حصہ سے ان کو محروم کرے اور جس کو اپنی رائے کے مطابق صرف کرنے کے لئے رکھتے وہ متعین لوگوں کے لئے نہ تھا وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹایا جانے والا تھا تا کہ جہاں چاہیں صرف فرمائیں۔اس میں تین قول ہیں ایک یہ حصہ آپ کے قرابت والوں سے ہٹ کر خلفاء کے قرابت والوں کو ملے گا۔ وہ حصہ بنی ہاشم و بنو مطلب کو بعد میں بھی ملتا رہے گا۔ان کا قول یہ ہے کہ جو حصہ جناب نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں اس طرح تھا کہ جس کو قرابت والوں میں پسند فرماتے عنایت فرماتے' وہ حصہ وفات رسول اللہ ﷺ سے منقطع ہو جائے گا۔اب ان تمام اقوال پر غور کرتے ہیں تا کہ صحیح قول کو دوسرے اقوال سے الگ کیا جائے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مال غنیمت میں سے ایک وہ منتخب حصہ ہے جس کو آپ ﷺ اپنی زندگی میں لیتے تھے اور اہل علم کے مابین اس میں کوئی اختلاف نہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات میں وارد ہے۔

جو حصہ ذوی القربیٰ کا آپ اپنی زندگی میں دیتے رہے وفات کے بعد اس کا حکم کیا ہے؟

اس میں تین اقوال ہیں ایک یہ حصہ آپ کے قرابت والوں سے ہٹ کر خلفاء کے قرابت والوں کو ملے گا۔

نمبر ②: وہ خاصہ بنی ہاشم و بنو مطلب بعد میں بھی ملتا رہے گا۔

نمبر ③: ان کا قول یہ ہے کہ جو حصہ جناب نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں اس طرح تھا کہ جس کو قرابت والوں میں پسند فرماتے عنایت فرماتے وہ حصہ وفات رسول اللہ ﷺ سے منقطع ہو جائے گا۔

تمام اقوال پر غور:

اب ان تمام اقوال پر غور کرتے ہیں تا کہ صحیح قول کو دوسرے اقوال سے الگ کیا جائے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مال غنیمت میں سے ایک وہ منتخب حصہ ہے جس کو آپ ﷺ اپنی زندگی میں لیتے تھے اور اہل علم کے مابین اس میں کوئی اختلاف نہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات میں وارد ہے۔

۵۳۰۴: مَا حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ ، عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا :إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ مُضَرَ ، وَإِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُ بِهِ ، وَنُحَدِّثُ بِهِ مَنْ بَعْدَنَا .قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ ، شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنْ تُقِيْمُوا الصَّلَاةَ ، وَتُؤْتُوا الزَّكَاةَ ، وَتُعْطُوْا سَهْمَ

اللّٰهِ مِنَ الْغَنَائِمِ وَالصَّفِّي ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْحَنْتَمِ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالنَّقِيرِ ، وَالْمُزَفَّتِ .

۵۳۰۴: ابوحمزہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ عبدالقیس کا وفد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگے ہمارے اور آپ کے مابین یہ مضر کا قبیلہ آباد ہے اور ہم حرمت والے مہینوں کے علاوہ آپ تک پہنچ نہیں سکتے پس آپ ہمیں ایسی باتوں کا حکم فرمائیں جن کو ہم خود اختیار کریں اور پچھلے لوگوں کو بیان کر سکیں۔ آپ نے فرمایا تمہیں چاروں باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار سے روکتا ہوں۔ ① اقرار شہادتین۔ ② نماز کو قائم کرو۔ ③ زکوٰۃ ادا کرو۔ ④ غنائم سے اللہ تعالیٰ کا اور منتخب حصہ نکالو اور جن باتوں سے منع کرتا ہوں وہ یہ ہیں شراب کے تمام اقسام کے برتنوں سے منع کرتا ہوں۔ ① سبز گھڑے۔ ② کدو۔ ③ لکڑی کھود کر بنائے ہوئے۔ ④ تارکول لگے ہوئے برتن سے۔ (جب برتنوں کا استعمال ممنوع ہوا تو شراب تو پہلے ہی حرام تھی۔)

۵۳۰۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسَى ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ .

۵۳۰۵: عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالفقار نامی تلوار بدر کے دن بطور زائد کے لیا۔

تخریج: ترمذی فی السیر باب ۱۲' ابن ماجہ فی الجہاد باب ۱۸' مسند احمد ۱/۲۷۱۔

۵۳۰۶ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى الْهَمْدَانِيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو النَّضْرِ ، قَالَ : ثَنَا الْأَشْجَعِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ سَهْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَهْمِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَكَانَ الصَّفِيُّ يُصَفَّى بِهٖ إِنْ شَاءَ عَبْدًا ، وَإِنْ شَاءَ أَمَةً ، وَإِنْ شَاءَ فَرَسًا .

۵۳۰۶: مطرف کہتے ہیں کہ میں نے شعبی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ مال غنیمت میں مسلمانوں کے حصہ کی طرح تھا اور منتخب حصہ وہ آپ کی مرضی پر غلام یا لونڈی یا گھوڑے کی صورت میں جو چاہتے لیتے تھے۔

۵۳۰۷ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِي ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ : تَنَفَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمًا ، وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيْهِ الرُّؤْيَا ، يَوْمَ أُحُدٍ .

۵۳۰۷: عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالفقار کو بدر کے دن اپنے لئے زائد منتخب فرمایا۔ یہی وہ تلوار ہے جس کے متعلق احد کے دن خواب میں دیکھا کہ اس میں

دندانے ہیں (تو اس کی تعبیر صحابہ کرام کی شہادت سے فرمائی)

۵۳۰۸ :حَدَّثَنَا یُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِی عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ اللَّیْثِیِّ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ فِیْمَا یَحْتَجُّ بِهٖ ، كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ صَفَایَا ، بَنِی النَّضِیرِ ، وَخَیْبَرَ ، وَفَدَكَ .فَأَمَّا بَنُو النَّضِیرِ ، فَكَانَتْ ، فَجَزَّأَهَا ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ ، فَقَسَمَ مِنْهَا جُزْءًا بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ ، وَحَبَسَ جُزْءًا لِلنَّفَقَةِ ، فَمَا فَضَلَ عَنْ أَهْلِهٖ ، رَدَّهُ إِلَی فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ .

۵۳۰۸: مالک بن اوس کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی دلیل میں ذکر کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منتخب مال تین تھے۔ نمبرا بونضیر۔ نمبر۲ خیبر۔ نمبر۳ فدک سے حاصل شدہ مال۔ پھر اموال بنونضیر کو آپ نے تین حصوں میں تقسیم فرمایا۔ نمبرا ایک حصہ عام مسلمانوں کے لئے۔ نمبر۲ ایک حصہ ذاتی خرچہ جات کے لئے۔ نمبر۳ فقراء مہاجرین رضی اللہ عنہم اجمعین کے لئے۔

تخریج : ابو داؤد فی الامارة باب ۱۹۔

۵۳۰۹ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ یَحْیَی الْهَمْدَانِیُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْجُرَیْرِیُّ ، عَنْ أَبِی الْعَلَاءِ ، قَالَ : بَیْنَمَا أَنَا مَعَ مُطَرِّفٍ بِأَعْلَی الْمِرْبَدِ ، فِی سُوْقِ الْإِبِلِ إِذْ أَتٰی عَلَیْنَا أَعْرَابِیٌّ مَعَهُ قِطْعَةُ أَدِیْمٍ ، أَوْ قِطْعَةُ جِرَابٍ ، شَكَّ الْجُرَیْرِیُّ .فَقَالَ :هَلْ فِیْكُمْ مَنْ یَقْرَأُ ؟ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَأُ ، قَالَ :هَا ، فَاقْرَأْهُ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَهُ لَنَا .فَإِذَا فِیْهِ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ ، لِبَنِی زُهَیْرِ بْنِ قَیْسٍ ، حَیٍّ مِنْ عُكْلٍ ، إِنَّهُمْ شَهِدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَفَارَقُوْا الْمُشْرِكِیْنَ ، وَأَقَرُّوْا بِالْخُمُسِ فِیْ غَنَائِمِهِمْ ، وَسَهْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَفِیِّهٖ، فَإِنَّهُمْ آمِنُوْنَ بِأَمَانِ اللّٰهِ .فَقَالَ لَهُ بَعْضُهُمْ :هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا تُحَدِّثُنَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ یَذْهَبَ عَنْهُ وَحَرُ الصَّدْرِ ، فَلْیَصُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ ، وَثَلَاثَةَ أَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ .فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ :أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :أَلَا أَرَاكُمْ تَرَوْنَنَا ، أَنِّی أَكْذِبُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؟ لَا حَدَّثْتُكُمُ الْیَوْمَ حَدِیْثًا ، فَأَخَذَهَا ، ثُمَّ انْطَلَقَ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :وَأَجْمَعُوْا جَمِیْعًا أَنَّ هٰذَا السَّهْمَ لَیْسَ لِلْخَلِیْفَةِ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنَّهُ لَیْسَ فِیْهِ كَالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .فَلَمَّا كَانَ الْخَلِیْفَةُ لَا یَخْلُفُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا كَانَ

لَهُ، مِمَّا خَصَّهُ اللّٰهُ بِهٖ دُوْنَ سَائِرِ الْمُقَاتِلِيْنَ مَعَهُ، كَانَتْ قَرَابَتُهُ أَحْرَى أَنْ لَا تَخْلُفَ قَرَابَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْمَا كَانَ لَهُمْ فِيْ حَيَاتِهٖ مِنَ الْفَيْءِ وَالْغَنِيْمَةِ .فَبَطَلَ بِهٰذَا ، قَوْلُ مَنْ قَالَ : اِنَّ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى بَعْدَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهٖ. ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى مَا قَالَ النَّاسُ ، سِوٰى هٰذَا الْقَوْلِ مِنْ هٰذِهِ الْأَقْوَالِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ .فَأَمَّا مَنْ خَصَّ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ، دُوْنَ مَنْ سِوَاهُمْ مِنْ ذَوِيْ قُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَجَعَلَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى لَهُمْ خَاصَّةً ، فَقَدْ ذَكَرْنَا فَسَادَ قَوْلِهٖ فِيْمَا تَقَدَّمَ ، فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا، فَأَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ إِعَادَتِهٖ هَاهُنَا .وَكَذٰلِكَ مَنْ جَعَلَهُ لِفُقَرَاءِ قَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ أَغْنِيَائِهِمْ ، وَجَعَلَهُمْ كَغَيْرِهِمْ مِنْ سَائِرِ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ .فَقَدْ ذَكَرْنَا أَيْضًا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ ، فَسَادَ قَوْلِهٖ ، فَأَغْنَانَا عَنْ اِعَادَتِهٖ هَاهُنَا وَبَقِيَ قَوْلُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ أَنْ يَضَعَهُ فِيْمَنْ رَأٰى وَضْعَهُ فِيْهِ، مِنْ ذَوِي قَرَابَتِهٖ وَأَنَّ أَحَدًا مِنْهُمْ لَا يَسْتَحِقُّ مِنْهُ شَيْئًا حَتّٰى يُعْطِيَهُ اِيَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ كَانَ لَهُ أَنْ يَصْطَفِيَ مِنَ الْمَغْنَمِ لِنَفْسِهٖ مَا رَأٰى .فَكَانَ ذٰلِكَ مُنْقَطِعًا بِوَفَاتِهٖ، غَيْرَ وَاجِبٍ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِ وَفَاتِهٖ.فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ ، مَا لَهُ أَنْ يَخُصَّ بِهٖ مَنْ رَأٰى مِنْ ذَوِيْ قُرْبَاهُ، دُوْنَ مَنْ سِوَاهُ مِنْ ذَوِيْ قُرْبَاهُ فِيْ حَيَاتِهٖ، اِلَّا أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ اِلٰى أَحَدٍ مِنْ بَعْدِ وَفَاتِهٖ.وَلَمَّا بَطَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ اِلٰى أَحَدٍ بَعْدَ وَفَاتِهٖ، بَطَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ السَّهْمُ لِأَحَدٍ مِنْ ذَوِي قَرَابَتِهٖ، بَعْدَ وَفَاتِهٖ.فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ أَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْكُمْ ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، ثُمَّ ذَكَرَ .

۵۳۰۹: ابوالعلاء کہتے ہیں کہ میں مطرف کے ساتھ اونٹوں کے بازار میں مربد کے بالائی حصہ میں موجود تھا کہ ہمارے پاس ایک بدوکھال کا ٹکڑا یا تلوار کے خول کا ٹکڑا لایا۔ جریری کو اس میں شک ہے کہ کون سا ابوالعلاء نے بتلایا اور کہنے لگا کیا تم میں کوئی پڑھا لکھا ہے میں نے کہا میں پڑھ سکتا ہوں۔ اس نے کہا لو یہ پڑھو۔ یہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں لکھ کر دیا۔ اس میں یہ لکھا تھا۔ یہ محمد نبی ﷺ کی طرف سے بنی زہیر بن قیس کے نام ہے جو عکل کا ایک خاندان ہے۔ انہوں نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی ہے اور مشرکین سے جدائی اختیار کر لی ہے اور انہوں نے اپنے غنائم میں خمس کا اقرار کیا ہے اور یہ بھی اقرار کیا پیغمبر ﷺ کا حصہ اور منتخب حصہ دیں گے وہ اللہ تعالیٰ کی امان کے سبب امن میں آنے والے ہیں۔ بعض لوگوں نے اس دیہاتی سے کہا کیا تم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز سنی ہے اگر سنی ہے تو تم ہمیں بیان کرو؟ اس نے کہا ہاں میں نے آپ کو کہتے سنا جس کو یہ پسند ہو کہ اس

کے سینے سے بخل نکل جائے تو وہ صبر (رمضان) کے مہینہ کے روزے اور ہر ماہ کے تین روزے رکھے مجمع میں سے ایک نے کہا کیا تم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے؟ کیا تم میرے بارے میں یہ خیال کرتے ہو کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے متعلق جھوٹی بات بتاؤں گا؟ میں آج تم سے کوئی حدیث بیان نہ کروں گا پھر اس نے وہ چمڑے کا ٹکڑا لیا اور پھر چلا گیا۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس بات پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد یہ حصہ خلیفہ کے لئے نہیں اس لئے کہ خلیفہ اس حکم میں نبی اکرم ﷺ کی طرح نہیں۔ پس جب خلیفۃ المسلمین اس خصوصی مال میں جو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے علاوہ آپ کے ساتھ خاص کیا تو آپ کے قرابت داران خلیفہ اس کے زیادہ حقدار ہیں کہ جو قرابت نبوت کی وجہ سے آپ کے قرابت والوں کو ملتا تھا وہ اس کے مستحق نہ وہ خواہ وہ مال فئی ہو یا غنیمت۔ پس اس سے ان لوگوں کا قول باطل ہو گیا جو ذوی القربیٰ کے حصہ کو وفات نبی اکرم ﷺ کے بعد خلیفہ کے قرابت والوں کو اس کا مستحق قرار دیتے ہیں۔ جنہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ حصص بنو ہاشم و بنو مطلب کے ساتھ خاص ہوں گے دیگر ذوالقربیٰ کو نہ ملے گا انہی کے ساتھ یہ حصہ خاص رہے گا اس قول کا ابطال ہم پہلے کر چکے جس کو دہرانے کی چنداں حاجت نہیں ہے۔اسی طرح یہ قول بھی باطل ہے کہ جنہوں نے یہ کہا کہ یہ فقراء قرابت داروں کو دیا جائے گا مالداروں کو نہ دیا جائے گا اور یہ عام مسلمان فقراء کا حکم رکھتے ہیں اس کا ابطال ظاہر کر دیا گیا دوبارہ دہرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔اس قول کے قائلین کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی مرضی پر موقوف تھا جہاں اور جس پر چاہتے خرچ کر سکتے تھے ان میں سے کوئی قرابت دار دوسرے کے مقابلے میں زیادہ استحقاق نہ رکھتا تھا اور آپ کو اپنے ذات کے لئے مال غنیمت جس کو چاہیں چننے کا اختیار تھا۔اس کا حکم یہ ہے کہ آپ کی وفات سے یہ منقطع ہو گیا وفات کے بعد کسی کے لئے لازم نہیں ہے۔نظر کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کو اپنی زندگی میں اختیار تھا اپنے قرابت داروں میں سے جسے چاہیں عطا فرمائیں اور دوسروں کو چھوڑ دیں آپ کے وصال کے بعد کسی کو یہ حق حاصل نہیں تو پھر جب آپ کے وصال کے بعد کسی کے لئے اس اختیار کا ہونا باطل ہو گیا تو آپ کی وفات کے بعد اس حصے کا آپ کے کسی قرابتدار کے لئے ہونا بھی باطل ہو گیا۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس بات کا انکار کیا ہے۔

اللُّغَات: مربد۔ اونٹوں کا باڑہ۔ ادیم۔ چمڑے کا ٹکڑا۔

تخریج : نسائی فی الفئی‘ مسند احمد ۷۸/۵۔

قول اوّل کا ابطال: امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس بات پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد یہ حصہ خلیفہ کے لئے نہیں اس لئے کہ خلیفہ اس حکم میں نبی اکرم ﷺ کی طرح نہیں۔ پس جب خلیفۃ المسلمین اس خصوصی مال میں جو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے علاوہ آپ کے ساتھ خاص کیا تھا تو خلیفہ کے قرابتدار اس کے کس طرح حقدار ہوں گے جبکہ آپ کے قرابتدار آپ کی وفات کے بعد اس کے حقدار نہیں۔

پس اس سے ان لوگوں کا قول باطل ہو گیا جو ذوی القربیٰ کے حصہ کو وفات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ کے قرابت والوں کو اس کا مستحق قرار دیتے ہیں۔

قول ثانی کا ابطال: جنہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ حصص بنو ہاشم و بنو مطلب کے ساتھ خاص ہوں گے دیگر ذوالقربیٰ کو نہ ملے گا انہی کے ساتھ یہ حصہ خاص رہے گا اس قول کا ابطال ہم پہلے کر چکے جس کو دہرانے کی چنداں حاجت نہیں ہے۔

قول ثالث کا ابطال: اسی طرح یہ قول بھی باطل ہے کہ جنہوں نے یہ کہا کہ یہ فقراء قرابت داروں کو دیا جائے گا مالداروں کو نہ دیا جائے گا اور یہ عام مسلمان فقراء کا حکم رکھتے ہیں اس کا ابطال ظاہر کر دیا گیا دوبارہ دہرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

قول رابع: اس قول کے قائلین کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی پر موقوف تھا جہاں اور جس پر چاہتے خرچ کر سکتے تھے ان میں سے کوئی قرابت دار دوسرے کے مقابلے میں زیادہ استحقاق نہ رکھتا تھا اور آپ کو اپنی ذات کے لئے مال غنیمت جس کو چاہیں چننے کا اختیار تھا۔

اس کا حکم: یہ ہے کہ آپ کی وفات سے یہ منقطع ہو گیا وفات کے بعد کسی کے لئے لازم نہیں ہے۔

نظری دلیل: نظر کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کو اپنی زندگی میں اختیار تھا اپنے قرابت داروں میں سے جسے چاہیں عطا فرمائیں اور دوسروں کو چھوڑ دیں آپ کے وصال کے بعد کسی کو یہ حق حاصل نہیں تو پھر جب آپ کے وصال کے بعد کسی کے لئے اس اختیار کا ہونا باطل ہو گیا تو آپ کی وفات کے بعد اس حصے کا آپ کے کسی قرابتدار کے لئے ہونا بھی باطل ہو گیا۔

سوال: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس بات کا انکار کیا ہے۔

۵۳۱۰ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمِّي ، جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ حَدَّثَهُ أَنَّ نَجْدَةَ ، صَاحِبُ الْيَمَامَةِ ، كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى .فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّهُ لَنَا ، وَقَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعَانَا لِيُنْكِحَ مِنْهُ أَيِّمَنَا ، وَيَقْضِي مِنْهُ غَارِمَنَا ، فَأَبٰى أَنْ يُسَلِّمَهُ لَنَا كُلَّهُ ، وَرَأَيْنَا أَنَّهُ لَنَا .

۵۳۱۰: یزید بن ہرمز نے بیان کیا کہ یمامہ کے حکمران نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھا وہ ذوی القربیٰ کے حصہ کے بارے میں پوچھ رہے تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لکھا کہ وہ حصہ ہمارے لئے تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بلایا تا کہ وہ ہمارے رنڈوں کا نکاح کریں اور اس سے ہمارے قرضوں کو ادا کریں تو ہم نے انکار کیا مگر یہ کہ وہ تمام مال ہمیں دیں۔ ہمارا یہی خیال ہے کہ وہ ہمارا حق ہے۔

تخریج : نسائی بنحوه فی الفئی باب۱ مسند احمد ۱ / ۳۲۰۔

۵۳۱۱ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبِي، قَالَ : سَمِعْتُ قَيْسًا

يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ ، قَالَ :كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِى الْقُرْبٰى الَّذِيْنَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، وَفَرَضَ لَهُمْ .فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَأَنَا شَاهِدٌ كِتَابَهُ إِنَّهُمْ قَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا . قِيْلَ لَهُ :إِنَّا لَمْ نَدْفَعْ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ خُوْلِفْنَا فِيْمَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ مِمَّا ذَكَرْنَا ، وَلٰكِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ ، رَأٰى فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ سَهْمَ ذَوِى الْقُرْبٰى ثَابِتٌ ، وَأَنَّهُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ ، فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَ وَفَاتِهِ، وَقَدْ أَخْبَرَ أَنَّ قَوْمَهُ أَبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ، وَفِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَنْ تَابَعَهُ مِنْهُمْ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .وَ عَلٰى ذٰلِكَ فَمِثْلُ مَنْ ذَكَرْنَا ، يَكُوْنُ قَوْلُهُ مُعَارِضًا لِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا .

۵۳۱۱: یزید بن ہرمز کہتے ہیں کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس ؓ کی طرف لکھا ان سے ذوی القربیٰ کے حصہ کے متعلق پوچھا جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا اور حصہ مقرر کیا ہے حضرت ابن عباس ؓ نے ان کو لکھا اور میرے سامنے لکھا کہ ہم ہی جناب نبی اکرم ﷺ کے قرابت دار ہیں لیکن ہماری قوم نے ہماری اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔ ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ ہمارے موقف کی مخالفت نہیں کی گئی لیکن ابن عباس ؓ کا اس سلسلہ میں خیال یہ ہے کہ ذوی القربیٰ کا حق ثابت ہے اور وہ نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ اور وفات کے بعد بھی اسی طرح ثابت ہے اور انہوں نے یہ بتلایا کہ ان کی قوم نے ان کی اس بات کا انکار کیا اور ان انکار کرنے والوں میں حضرت عمر ؓ ان کی اتباع کرنے والے لوگ ہیں چنانچہ اس کے مطابق جن کا ہم نے تذکرہ کیا ان کا قول عبداللہ بن عباس ؓ کے قول کا معارضہ کر سکتا ہے۔

تخریج : مسلم فی الجهاد ۱٤۰' دارمی فی السیر باب ۳۲' مسند احمد ۱/۲٤۸۔

حاصل: ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ ہمارے موقف کی مخالفت نہیں کی گئی لیکن ابن عباس ؓ کا اس سلسلہ میں خیال یہ ہے کہ ذوی القربیٰ کا حق ثابت ہے اور وہ نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ اور وفات کے بعد بھی اسی طرح ثابت ہے اور انہوں نے یہ بتلایا کہ ان کی قوم نے ان کی اس بات کا انکار کیا اور ان انکار کرنے والوں میں حضرت عمر ؓ ان کی اتباع کرنے والے لوگ ہیں چنانچہ اس کے مطابق جن کا ہم نے تذکرہ کیا ان کا قول عبداللہ بن عباس ؓ کے قول کا معارضہ کر سکتا ہے۔

حضرت علی ؓ کا قول و عمل:

۵۳۱۲ :وَلَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ ، عَنِ ابْنِ حُمَيْدٍ ، قَالَ :وَقَعَتْ جَرَّةٌ فِيْهَا وَرِقٌ مِنْ دَيْرِ حَرْبٍ فَأَتَيْتُ بِهَا عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ

طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اقْسِمْهَا عَلَى خَمْسِهِ أَخْمَاسٍ فَخُذْ أَرْبَعَةً ، وَهَاتِ خُمُسًا . فَلَمَّا أَدْبَرْتُ قَالَ : أَفِي نَاحِيَتِكَ مَسَاكِينُ فُقَرَاءُ ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ ، قَالَ فَخُذْهُ، فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ . أَفَلَا يَرَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَدْ أَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ الْخُمُسَ مِنَ الرِّكَازِ فِي فُقَرَاءِ نَاحِيَتِهِ، فَلَمْ يُوجِبْ عَلَيْهِ دَفْعَ شَيْءٍ مِنْهُ إِلَى أَحَدٍ مِنْ ذَوِي قُرْبَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَهٰذَا خِلَافُ مَا كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، رَآهُ فِي ذٰلِكَ .وَقَدْ

۵۳۱۲: عبداللہ بن بشر خثعمی نے ابن حمید سے نقل کیا کہ میں نے ایک گھڑا پایا جس میں برباد گرجے کی چاندی تھی میں وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا تو آپ نے فرمایا اس کو پانچ حصوں میں تقسیم کرو اور چار خود لے لو اور پانچواں حصہ میرے پاس لے آؤ۔ (میں نے ایسا کر دیا) جب میں پیٹھ پھیر کر چل دیا تو فرمایا کیا تمہاری طرف فقراء و مساکین ہیں میں نے کہا جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا اس کو لے جاؤ اور ان کے مابین تقسیم کر دو۔ اس معترض کو دیکھنا چاہئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گڑھے ہوئے مال کے خمس کو اس طرف کے فقراء میں تقسیم کا حکم فرمایا اور اس میں سے کوئی چیز اقارب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دینی لازم نہیں کی۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے کے خلاف ہے۔

۵۳۱۳ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُمَيَّةَ اللَّهُمَّ ، أَوْ حَدَّثَ الْقَوْمَ وَأَنَا فِيهِمْ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ :أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ ظُهْرًا ، فَأَتَيْتُهُ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى الْبَابِ سَمِعْتُ نَحِيبًا شَدِيدًا ، فَقُلْتُ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أَعْيَى عُمَرُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ، فَدَخَلْتُ حَتَّى جِئْتُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَا بَأْسَ بِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ :أَعْجَبَكَ مَا رَأَيْتَ ؟ قُلْتُ نَعَمْ ، قَالَ :هَا إِنَّ الْخَطَّابَ عَلَى اللّٰهِ لَوْ كَرَّسْنَا عَلَيْهِ، كَانَ حَذَا إِلَى صَاحِبِي قَبْلِي .قَالَ : ثُمَّ قَالَ :اجْلِسْ بِنَا نَتَفَكَّرُ ، فَكَتَبْنَا الْمُحِقِّينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَكَتَبْنَا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ دُونَ ذٰلِكَ ، فَأَصَابَ الْمُحِقِّينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ ، وَأَصَابَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ -رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِنَّ -وَمَنْ دُونَ ذٰلِكَ ، أَلْفٌ حَتَّى وَزَّعْنَا الْمَالَ .أَفَلَا تَرَى أَنَّ عُمَرَ ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ ، قَدْ سَوَّيَا بَيْنَ الْمُحِقِّينَ ، وَبَيْنَ أَهْلِ الدَّرَجَةِ الَّتِي بَعْدَهُمْ ، وَلَمْ يُدْخِلَا فِي ذٰلِكَ ، ذَوِي قُرْبَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَرَابَتِهِمْ ، كَمَا أَدْخَلَا الْاِسْتِحْقَاقَ بِاسْتِحْقَاقِهِمْ .

۵۳۱۳: عمیر بن اسحاق کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم عبداللہ بن عبداللہ بن امیہ نے مجھے یا لوگوں کو بیان کیا اور میں اس میں موجود تھا وہ کہتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ظہر کے وقت کسی آدمی کو بھیجا جب میں ان کے پاس آیا دروازے پر پہنچا تو میں نے زور دار رونے کی آواز سنی میں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔ یہ بات امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کو پیش آئی ہے۔ میں داخل ہو کر ان کے پاس پہنچا اور ہاتھ ان پر پڑا تو میں نے کہا امیر المؤمنین آپ بالکل ٹھیک ہیں۔ آپ نے فرمایا تم نے جو دیکھا اس پر تعجب کیا؟ میں نے کہا جی ہاں۔ پھر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے مخاطبات پر اگر سختی سے ہم عمل کریں گے تو تب اپنے سے پہلے ساتھی کے قدم بقدم چل سکیں گے۔ پھر فرمانے لگے ہمارے ساتھ بیٹھو ہم سوچ بچار کرتے ہیں ہم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو حقدار ہیں ان کے نام لکھے ہیں ہم نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور ان کے علاوہ دوسروں کے نام بھی لکھے ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں حقدار ہیں ان کو چار ہزار ملے گا جبکہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور ان کے علاوہ ہیں ان کو ایک ایک ہزار ملا یہاں تک کہ انہوں نے مال کو تقسیم کر دیا۔ غور فرمائیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حقدار اور بعد کے درجہ والوں کے درمیان برابری برتی اور قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ذوالقربیٰ کو اس طرح شامل نہیں کیا جیسا کہ حقداروں کو ان کے استحقاق کی وجہ سے داخل کیا۔

۵۳۱۴: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَيْضًا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِیْ رَجَاءٍ الْهَاشِمِیُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، مَوْلٰی غُفْرَةَ ، قَالَ :لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَوُلِّیَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَدِمَ عَلَيْهِ مَالٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ ، فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِیْ، وَلْيَأْخُذْ .فَأَتٰی جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ :وَعَدَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ مَالٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ ، أَعْطَانِیْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ، وَهٰكَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، مِلْءَ كَفَّيْهِ قَالَ :خُذْ بِيَدِكَ، فَأَخَذَ بِيَدِهٖ، فَوَجَدَهَا خَمْسَمِائَةٍ فَقَالَ :اُعْدُدْ إِلَيْهَا أَلْفًا .ثُمَّ أَعْطِ مَنْ كَانَ وَعَدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا ، ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَ النَّاسِ مَا بَقِیَ ، فَأَصَابَ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ .فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ ، جَاءَهٗ مَالٌ كَثِيْرٌ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ ، فَقَسَمَهٗ بَيْنَ النَّاسِ ، فَأَصَابَ كُلَّ إِنْسَانٍ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا ، وَفَضَلَ مِنَ الْمَالِ فَضْلٌ .فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، قَدْ فَضَلَ فَضْلٌ ، وَلَكُمْ خَدَمٌ يُعَالِجُوْنَ لَكُمْ ، وَيَعْمَلُوْنَ لَكُمْ ، فَإِنْ شِئْتُمْ رَضَخْنَا لَهُمْ ، فَرَضَخَ لَهُمْ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ ، خَمْسَةَ دَرَاهِمَ .فَقِيْلَ :يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَضَّلْتَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارَ بِفَضْلِهِمْ .قَالَ :إِنَّمَا أُجُوْرُهُمْ عَلَی اللّٰهِ، إِنَّمَا هٰذَا مَغَانِمُ ، وَالْأُسْوَةُ فِی الْمَغَانِمِ أَفْضَلُ مِنَ الْأَثَرَةِ .فَلَمَّا تُوُفِّیَ أَبُوْبَكْرٍ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، وَاسْتُخْلِفَ عُمَرُ ، فُتِحَتْ عَلَیْہِ الْفُتُوْحُ ، وَجَاءَ ھُمْ مَالٌ أَکْثَرُ مِنْ ذٰلِکَ فَقَالَ کَانَ لِأَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ ھٰذَا الْمَالِ رَأْیٌ وَلِیْ رَأْیٌ آخَرُ ، رَأٰی أَبُوْبَکْرٍ أَنْ یَقْسِمَ بِالسَّوِیَّۃِ ، وَرَأَیْتُ أَنْ أُفَضِّلَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْأَنْصَارَ ، وَلَا أَجْعَلَ مَنْ قَاتَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَنْ قَاتَلَ مَعَہٗ. فَفَضَّلَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْأَنْصَارَ ، فَجَعَلَ لِمَنْ شَھِدَ بَدْرًا مِنْھُمْ خَمْسَۃَ آلَافٍ ، وَمَنْ کَانَ لَہٗ إِسْلَامٌ مَعَ إِسْلَامِھِمْ ، إِلَّا أَنَّہٗ لَمْ یَشْھَدْ بَدْرًا ، أَرْبَعَۃَ آلَافٍ أَرْبَعَۃَ آلَافٍ ، وَلِلنَّاسِ عَلٰی قَدْرِ إِسْلَامِھِمْ وَمَنَازِلِھِمْ .وَفَرَضَ لِأَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اثْنَیْ عَشَرَ أَلْفًا ، لِکُلِّ امْرَأَۃٍ مِنْھُنَّ ، إِلَّا صَفِیَّۃَ وَجُوَیْرِیَۃَ ، فَرَضَ لَھُمَا سِتَّۃَ آلَافٍ ، سِتَّۃَ آلَافٍ ، فَأَبَتَا أَنْ تَأْخُذَا .فَقَالَ :إِنَّمَا فَرَضْتُ لَکُنَّ بِالْھِجْرَۃِ ، فَقَالَتَا :إِنَّمَا فَرَضْتُ لَھُنَّ لِمَکَانِھِنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَنَا مِثْلُ مَکَانِھِنَّ ، فَأَبْصَرَ ذٰلِکَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَجَعَلَھُنَّ سَوَاءً .وَفَرَضَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اثْنَیْ عَشَرَ أَلْفًا ، لِقَرَابَتِہٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفَرَضَ لِنَفْسِہٖ خَمْسَۃَ آلَافٍ ، وَفَرَضَ لِعَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خَمْسَۃَ آلَافٍ ، وَرُبَّمَا زَادَ الشَّیْءَ ، وَفَرَضَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، خَمْسَۃَ آلَافٍ خَمْسَۃَ آلَافٍ ، أَلْحَقَھُمَا بِأَبِیْھِمَا لِقَرَابَتِھِمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفَرَضَ لِأُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، أَرْبَعَۃَ آلَافٍ ، وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ، ثَلَاثَۃَ آلَافٍ ، فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا :بِأَیِّ شَیْءٍ زِدْتَہٗ عَلَیَّ ؟ قَالَ :فَبِمَا ، فَمَا کَانَ لِأَبِیْھَا مِنَ الْفَضْلِ ، مَا لَمْ یَکُنْ لَکَ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ مِنَ الْفَضْلِ مَا لَمْ یَکُنْ لِیْ فَقَالَ :إِنَّ أَبَاہُ کَانَ أَحَبَّ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِیکَ، وَکَانَ ھُوَ أَحَبَّ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْکَ .وَفَرَضَ لِأَبْنَاءِ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْأَنْصَارِ ، مِمَّنْ شَھِدَ بَدْرًا ، أَلْفَیْنِ أَلْفَیْنِ فَمَرَّ بِہٖ عُمَرُ بْنُ أَبِیْ سَلَمَۃَ فَقَالَ :زِدْہُ أَلْفًا یَا غُلَامُ .وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَحْشٍ :لِأَیِّ شَیْءٍ زِدْتَہٗ عَلَیَّ ؟ وَاللّٰہِ مَا کَانَ لِأَبِیْھَا مِنَ الْفَضْلِ مَا لَمْ یَکُنْ لِآبَائِنَا .قَالَ :فَرَضْتُ لِأَبِیْ سَلَمَۃَ أَلْفَیْنِ ، وَزِدْتُہٗ لِأُمِّ سَلَمَۃَ أَلْفًا ، فَلَوْ کَانَتْ لَکَ أُمٌّ مِثْلُ أُمِّ سَلَمَۃَ ، زِدْتُکَ أَلْفًا .وَفَرَضَ لِأَھْلِ مَکَّۃَ ثَمَانِیْ مِائَۃٍ فِی الشَّرَفِ مِنْھُمْ ، ثُمَّ النَّاسُ عَلٰی قَدْرِ مَنَازِلِھِمْ ، وَفَرَضَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو ، ثَمَانِیْ مِائَۃٍ ، وَفَرَضَ لِلنَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ فِیْ أَلْفَیْ دِرْھَمٍ .فَقَالَ لَہٗ طَلْحَۃُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ :جَاءَکَ ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو ، وَنَسَبُہٗ إِلٰی جَدِّہٖ، فَفَرَضْتَ لَہٗ ثَمَانِیْ مِائَۃٍ ، وَجَاءَکَ ھِنَبَۃُ مِنَ الْأَنْصَارِ ،

فَفَرَضْتُ لَهُ فِيْ أَلْفَيْنِ .فَقَالَ :إِنِّيْ لَقِيْتُ أَبَا هٰذَا، يَوْمَ أُحُدٍ ، فَسَأَلَنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ قُتِلَ ، فَسَلَّ سَيْفَهٗ، وَكَسَرَ غِمْدَهٗ، وَقَالَ :إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُتِلَ ، فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ ، وَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ ، وَهٰذَا يَرْعَى الْغَنَمَ بِمَكَّةَ أَفَتَرَانِيْ أَجْعَلُهُمَا سَوَاءً ؟ ، .قَالَ :فَعَمِلَ عُمَرُ ، عُمْرَهٗ كُلَّهٗ بِهٰذَا ، حَتّٰى إِذَا كَانَ فِيْ آخِرِ السَّنَةِ الَّتِيْ قُتِلَ فِيْهَا سَنَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ ، حَجَّ فَقَالَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ : لَوْ مَاتَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ، قُمْنَا إِلَى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ ، فَبَايَعْنَاهُ . قَالَ أَبُوْ مَعْشَرٍ :يَعْنُوْنَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الْمَدِيْنَةَ ، خَطَبَ ، فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهِ رَأَى أَبُوْبَكْرٍ فِيْ هٰذَا الْمَالِ رَأْيًا ، رَأَى أَنْ يَقْسِمَ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ وَرَأَيْتُ أَنْ أُفَضِّلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارَ بِفَضْلِهِمْ ، فَإِنْ عِشْتُ هٰذِهِ السَّنَةَ أَرْجِعُ إِلَى رَأْيِ أَبِيْ بَكْرٍ ، فَهُوَ خَيْرٌ مِنْ رَأْيِيْ .أَفَلَا تَرَى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَمَّا قَسَمَ ، سَوَّى بَيْنَ النَّاسِ جَمِيْعًا ، فَلَمْ يُقَدِّمْ ذَوِيْ قُرْبَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ ، وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ سَهْمًا فِيْ ذٰلِكَ الْمَالِ أَبَانَهُمْ بِهِ عَنِ النَّاسِ .فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّهٗ كَانَ لَا يَرَى لَهُمْ بَعْدَ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فِيْ مَالِ الْفَيْءِ ، سِوَى مَا يَأْخُذُوْنَهٗ كَمَا يَأْخُذُ مَنْ لَيْسَ بِذَوِي الْقُرْبَى .ثُمَّ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَمَّا أَفْضَى إِلَيْهِ الْأَمْرُ وَرَأَى التَّفْضِيْلَ بَيْنَ النَّاسِ عَلَى الْمَنَازِلِ، لَمْ يَجْعَلْ لِذَوِي الْقُرْبَى سَهْمًا يَبِيْنُوْنَ أَيْ يَمْتَازُوْنَ بِهِ عَلَى النَّاسِ ، وَلٰكِنَّهٗ جَعَلَهُمْ وَسَائِرَ النَّاسِ سَوَاءً ، وَفَضَّلَ بَيْنَهُمْ بِالْمَنَازِلِ ، غَيْرَ مَا يَسْتَحِقُّوْنَهٗ بِالْقَرَابَةِ ، لَوْ كَانَ لِأَهْلِهَا سَهْمٌ قَائِمٌ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ مِنْ ارْتِفَاعِ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيْثٍ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

۵۳۱۴: غفرہ کے آزادکردہ غلام عمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو ان کے پاس بحرین کا مال آیا۔ تو انہوں نے اعلان فرمایا۔ جس آدمی کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی وعدہ ہو۔ وہ آئے اور لے لے۔ پس حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ جب بحرین کا مال آئے گا تو مجھے اتنا۔ اتنا۔ اتنا عنایت فرمائیں گے آپ نے تین مرتبہ دونوں ملا کر بھر کر فرمایا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اپنے ہاتھ سے لے لو۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے لیا تو شمار کرنے پر پانچ سو نکلے انہوں نے فرمایا ان کے ساتھ ایک ہزار اور گن لو۔ پھر انہوں نے جن کے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بھی وعدہ فرمایا تھا ان کو دیا۔ بقیہ مال لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ ہر آدمی کو بیس بیس درہم

ملے پھر بھی مال میں سے کچھ بچ گیا۔تو اسی طرح عمر رضی اللہ عنہ کے قول فھی لھؤلاء۔ سے ذوالقربیٰ کے حصہ کا اس وقت تک کے لئے باقی رہنالازم نہیں آتا جس میں اس کے متعلق وہ کہا گیا جو کہا گیا۔حضرت مالک بن اوس کی یہ روایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت کے جو ذوی القربیٰ کے حصہ سے متعلق ہے یہ روایت مخالف اور معارض ہے اور صحیح معارض ہے۔ (پس اس پر اعتراض باطل ہوا) ذرا غور تو کرو کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے درمیان مال کو برابر تقسیم کیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتداروں کو دوسروں سے مقدم نہ کیا ان کے لئے اس مال میں ایسا حصہ مقرر نہیں کیا جس کی وجہ سے وہ دوسروں سے امتیاز والے ہوں اس سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کے قرابت داروں کے لئے مال فئی میں صرف وہی حصہ خیال کرتے تھے جو وہ غیر قرابت داروں کو دیتے تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب حکومت ملی تو انہوں نے صحابہ کرام میں درجات کے لحاظ سے فضیلت دینا مناسب خیال کیا تو انہوں نے بھی اہل قرابت کے لئے کوئی ایسا حصہ مقرر نہیں کیا جس کی وجہ سے انہیں دوسرے لوگوں پر برتری حاصل ہو بلکہ انہوں نے ان کو اور باقی لوگوں کو برابر رکھا اور ان کے مابین صرف مراتب کے لحاظ سے فضیلت کو قائم کیا نہ کہ جس کے وہ قرابت کے لحاظ سے حقدار تھے اگر ان کا کوئی مقررہ حصہ ہوتا تو وہ ضرور قائم کرتے۔ کہ ذوی القربیٰ کا حصہ وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرتفع ہو گیا جیسا کہ روایت عمر رضی اللہ عنہ بھی اس پر دلالت کرتی ہے۔اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آیت **واعلموا انما غنمتم الایہ** تلاوت فرمائی پھر فرمایا یہ غنیمت ان لوگوں کے لئے ہے۔اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ذوی القربیٰ کا حصہ ان کے ہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی ثابت تھا۔جیسا کہ آپ کی حیات مبارکہ میں ثابت تھا۔تو یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بتلا رہے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذوی القربیٰ کا حصہ ان کو دینے سے انکار فرمایا کیونکہ ان کے نزدیک یہ ان حضرات کا حق نہ بنتا تھا تو اس بات کے ہوتے ہوئے پھر یہ دعویٰ مالک بن اوسؓ کی روایت سے کس طرح کیا جا سکتا ہے کہ وہ وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس حصے کے قائل تھے۔ بلکہ اس روایت سے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ حصہ ان لوگوں کے لئے ہے یعنی جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی تو اس وقت یہ ان کا حصہ تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر فرمایا۔جس طرح کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ کی اضافت آپ کی طرف فرمانے کا معنی بھی یہی ہے کہ وہ آپ کی حیات مبارکہ میں اور آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کے لئے نہ تھا بلکہ آپ کی زندگی میں تو جاری تھا مگر وفات شریفہ سے منقطع ہو گیا بالکل اسی طرح جو کچھ آپ کے قرابت داروں کی طرف منسوب ہوا وہ بھی آپ کی حیات طیبہ میں آپ کی وفات طیبہ سے یہ حصہ مرتفع (ختم) ہو گیا۔انہوں نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کچھ مال بچ گیا ہے تمہارے لئے کچھ لوگ مقدم ہیں جو تمہارے لئے کام کرتے اور مشقت اٹھاتے ہیں اگر تم پسند کرتے ہو تو ہم ان کو دے دیتے ہیں پس ان کو پانچ پانچ درہم عنایت فرمائے۔آپ سے کہا گیا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ مہاجرین وانصار کو ان کی فضیلت کی

وجہ سے زیادہ دیتے تو مناسب تھا۔آپ نے فرمایا ان کے اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہیں یہ تو غنائم ہیں ان میں ترجیح کی بنسبت برابری افضل ہے۔ پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور ان کے ہاتھوں خوب فتوحات ہوئیں اور ان کے پاس اس سے زیادہ اموال آئے تو انہوں نے فرمایا اس مال کے متعلق ایک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے تھی اور ایک میری رائے ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے برابر تقسیم کی تھی اور میری رائے یہ ہے کہ میں مہاجرین وانصار کو فضیلت دوں اور ان کو جنہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لڑائی کے (زمانہ کفر میں) ان کی طرح قرار نہ دوں جنہوں نے آپ کے ساتھ مل کر (ہمیشہ کفر کے خلاف) لڑائی کی۔ پس آپ نے مہاجرین وانصار کو فضیلت دی بدریین کو پانچ ہزار اور جوان کے ساتھ اسلام لائے مگر بدر میں حاضر نہیں ہوئے ان کے لئے چار ہزار اور دیگر لوگوں کو ان کے اسلام اور مراتب کے مطابق دیا۔اور ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بارہ ہزار مقرر کیا یہ مقدار تمام کے لئے یکساں رکھی مگر صفیہ اور جویریہ رضی اللہ عنہما کی طرف چھ ہزار بھیجا انہوں نے لینے سے انکار کیا تو آپ نے فرمایا میں نے ہجرت کی وجہ سے مقرر کیا۔ دونوں نے کہا تم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق کی وجہ سے ان کے لئے مقرر کیا ہے اور ہمارا مرتبہ بھی بحیثیت زوجہ ان کے ساتھ برابر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو سمجھ گئے اور ان کا حصہ برابر کر دیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت کی وجہ سے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے لئے بارہ ہزار مقرر فرمائے اور اپنے لئے پانچ ہزار مقرر فرمائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے بھی پانچ ہزار مقرر کئے اور بعض اوقات زائد بھی دیئے حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے لئے بھی پانچ پانچ ہزار مقرر فرمائے۔قرابت کی وجہ سے ان دنوں حضرات کو ان کے والد کے ساتھ ملا دیا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لئے چار ہزار اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے تین ہزار مقرر فرمائے۔انہوں نے گزارش کی کہ آپ نے کس وجہ سے انہیں مجھ سے زیادہ دیا ان کے والد کو آپ کی طرح فضیلت حاصل نہیں اور انہیں مجھ سے بڑھ کر فضیلت نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے والد تمہارے والد سے زیادہ محبوب تھے۔ انصار ومہاجرین کے بچوں کے لئے دو دو ہزار مقرر فرمائے۔ عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما وہاں سے گزرے تو آپ نے فرمایا اے غلام! ان کو کچھ زیادہ دے دو اس پر محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ نے ان کو مجھ سے زیادہ کس وجہ سے دیئے تو فرمایا۔ ان کے والد کو اللہ کی قسم! ہمارے آباؤ اجداد سے زیادہ فضیلت حاصل نہیں ہے آپ نے فرمایا میں نے حضرت ابو سلمہ کے لئے تو دو ہزار مقرر کئے ہیں اور حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے ایک ہزار کا اضافہ کیا ہے۔ اگر تمہاری ماں بھی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا جیسی ہوتی تو میں تمہیں بھی ایک ہزار زائد دیتا۔ اہل مکہ کے لئے ان کے احترام واعزاز میں آٹھ سو مقرر کیا پھر ان کو ان کے مرتبے کے مابق عنایت فرمایا حضرت عثمان بن عبداللہ بن عثمان بن عمرو کے لئے آٹھ سو مقرر فرمائے جبکہ نضر بن انس رضی اللہ عنہ کے لئے دو ہزار۔ اس پر حضرت طلحہ بن عبیداللہ نے عرض کیا کہ آپ کے پاس حضرت عثمان بن عمرو کا بیٹا آیا (اور دادا کی طرف نسبت بتلائی) تو آپ نے اس کو آٹھ سو دیئے اور انصار کا ایک

بست آدمی آیا تو آپ نے اس کے لئے دو ہزار مقرر کر دیئے۔ آپ نے فرمایا میں نے غزوہ احد کے دن اس کے باپ سے ملاقات کی تو اس نے مجھ سے جناب رسول اللہ ﷺ کے متعلق دریافت کیا میں نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ شہید ہو گئے ہیں چنانچہ اس نے تلوار لے کر اس کا پرتلہ توڑ ڈالا اور کہا جناب رسول اللہ ﷺ اگر شہید ہو گئے تو خدا تو زندہ ہے اسے موت نہ آئے گی اور لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہو گئے اور یہ شخص مکہ میں بکریاں چراتا رہا تمہارا کیا خیال ہے کہ میں ان کو برابر کر دوں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت اپنے دور خلافت میں اسی پر عمل پیرا رہے یہاں تک کہ جب آخری سال آیا جس میں جام شہادت نوش کیا ۲۳ھ کو تو آپ نے حج کیا بعض لوگوں نے کہا اگر امیر المؤمنین وفات پا جائیں تو ہم فلاں فلاں کی بیعت کر لیں گے۔ حضرت ابومعشر راوی کہتے ہیں ان کی مراد حضرت طلحہ بن عبید اللہ تھے جب عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ واپس لوٹے تو آپ نے خطبہ دیا اور اپنے خطبہ میں فرمایا۔ اس مال کے متعلق ایک رائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تھی کہ ان کے مابین برابر تقسیم کیا جائے اور میری رائے یہ تھی کہ مہاجرین و انصار کو ان کی فضیلت کے باعث ترجیح دوں اگر میں اس سال زندہ رہا تو میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے کی طرف رجوع کروں گا ان کی رائے میری رائے سے بہتر ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے درمیان مال کو برابر تقسیم کیا اور جناب رسول اللہ ﷺ کے قرابتداروں کو دوسروں سے مقدم نہ کیا ان کے لئے اس مال میں ایسا حصہ مقرر نہیں کیا جس کی وجہ سے وہ دوسروں سے امتیاز والے ہوں اس سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد آپ کے قرابت داروں کے لئے مال فئی میں صرف وہی حصہ خیال کرتے تھے وہ جو غیر قرابت داروں کو دیتے تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب حکومت ملی تو انہوں نے صحابہ کرام میں درجات کے لحاظ سے فضیلت دینا مناسب خیال کیا تو انہوں نے بھی اہل قرابت کے لئے کوئی ایسا حصہ مقرر نہیں کیا جس کی وجہ سے انہیں دوسرے لوگوں پر برتری حاصل ہو بلکہ انہوں نے ان کو اور باقی لوگوں کو برابر رکھا اور ان کے مابین صرف مراتب کے لحاظ سے فضیلت کو قائم کیا نہ کہ جس کے وہ قرابت کے لحاظ سے حقدار تھے اگر ان کا کوئی مقررہ حصہ ہوتا تو وہ ضرور قائم کرتے۔

حاصل روایات: کہ ذوی القربیٰ کا حصہ وفات رسول اللہ ﷺ سے مرتفع ہو گیا جیسا کہ روایت عمر رضی اللہ عنہ بھی اس پر دلالت کرتی ہے۔

۵۳۱۵ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ هِلَالٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ :كُنْتُ جَالِسًا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَجَاءَهُ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَخْتَصِمَانِ .قَالَ الْعَبَّاسُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا الْكَذَا الْكَذَا . قَالَ حَمَّادٌ :أَنَا أَكْنِيْ عَنِ الْكَلَامِ .فَقَالَ :وَاللّٰهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا ،

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تُوُفِّيَ وَوُلِّيَ اَبُوْبَكْرٍ صَدَّقْتُهُ فَقَوِيَ عَلَيْهَا ، وَاَدّٰى فِيْهَا الْاَمَانَةَ ، فَزَعَمَ هٰذَا اَنَّهُ خَانَ وَفَجَرَ ، وَكَلِمَةً قَالَهَا اَيُّوْبُ ، قَالَ :وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّهُ مَا خَانَ وَلَا فَجَرَ ، وَلَا كَذَا قَالَ حَمَّادٌ :وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ مَالِكٍ ، وَغَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ لَقَدْ كَانَ فِيْهَا رَاشِدًا تَابِعًا لِلْحَقِّ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ اَيُّوْبَ .فَلَمَّا تُوُفِّيَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وُلِّيتُهَا بَعْدَهُ، فَقَوِيتُ عَلَيْهَا فَاَدَّيْتُ فِيْهَا الْاَمَانَةَ ، وَزَعَمَ هٰذَا اَنِّيْ خُنْتُ ، وَلَا فَجَرْتُ ، وَلَا تِيْلَكَ الْكَلِمَةُ .وَفِيْ حَدِيْثِ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَقَدْ كُنْتُ فِيْهَا رَاشِدًا تَابِعًا لِلْحَقِّ . ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ عِكْرِمَةَ ، ثُمَّ اَتَيَانِيْ فَقَالَا :اِدْفَعْ اِلَيْنَا صَدَقَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعْتُهَا اِلَيْهِمَا ، فَقَالَ هٰذَا لِهٰذَا :اَعْطِنِيْ نَصِيْبِيْ مِنِ ابْنِ اَخِيْ ، وَقَالَ هٰذَا لِهٰذَا، اَعْطِنِيْ نَصِيْبِيْ مِنِ امْرَاَتِيْ مِنْ اَبِيْهَا ، وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوْرَثُ مَا تَرَكَ صَدَقَةً . وَفِيْ حَدِيْثِ عَمْرٍو ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِنَّا لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ . ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ عِكْرِمَةَ ، ثُمَّ تَلَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا الْاٰيَةَ .فَهٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ ، ثُمَّ تَلَا وَاعْلَمُوْا اَنَّ مَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ .ثُمَّ قَالَ :وَهٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ .وَفِيْ حَدِيْثِ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ .فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَاصَّةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْهِ خَيْلًا وَلَا رِكَابًا ، فَكَانَ يَاْخُذُ مِنْ ذٰلِكَ قُوْتَهٗ وَقُوْتَ اَهْلِهٖ ، وَيَجْعَلُ بَقِيَّةَ الْمَالِ لِاَهْلِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ اَيُّوْبَ ، ثُمَّ تَلَا مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ ، ثُمَّ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ حَتّٰى بَلَغَ اُوْلٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُوْنَ فَهٰؤُلَاءِ الْمُهَاجِرُوْنَ ، ثُمَّ قَرَاَ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى بَلَغَ فَاُوْلٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ قَالَ :فَهٰؤُلَاءِ الْاَنْصَارُ .قَالَ :ثُمَّ قَرَاَ وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ حَتّٰى بَلَغَ رَءُوْفٌ رَحِيْمٌ . فَهٰذِهِ الْاٰيَةُ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا لَهٗ حَقٌّ ، اِلَّا مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ رَقِيْقِكُمْ ، فَاِنْ اَعِشْ -اِنْ شَاءَ اللّٰهُ- لَمْ يَبْقَ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا سَيَاْتِيْهِ حَقُّهٗ، حَتّٰى رَاعِي الثُّلَّةِ يَاْتِيْهِ حَظُّهٗ، اَوْ قَالَ حَقُّهٗ .قَالَ :فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ تَلَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ مَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ .ثُمَّ قَالَ :وَهٰذِهٖ

لِهٰؤُلَاءِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ سَهْمَ ذَوِی الْقُرْبٰی قَدْ كَانَ ثَابِتًا عِنْدَهُ لَهُمْ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ لَهُمْ فِیْ حَيَاتِهٖ قِيْلَ لَهٗ :لَيْسَ فِيْمَا ذَكَرْتُ ، عَلٰى مَا ذَهَبْتُ إِلَيْهِ، وَكَيْفَ يَكُوْنُ لَكَ فِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى مَا ذَهَبْتُ إِلَيْهِ، وَقَدْ كَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِلٰى نَجْدَةَ حِيْنَ كَتَبَ ، يَسْأَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذَوِی الْقُرْبٰی قَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعَانَا إِلٰى أَنْ يُنْكِحَ مِنْهُ أَيِّمَنَا وَيَكْسُوْ مِنْهُ عَارِيَنَا ، فَأَبَيْنَا عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَهٗ لَنَا كُلَّهٗ ، فَأَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا . فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُ أَنَّ عُمَرَ أَبٰى عَلَيْهِمْ دَفْعَ السَّهْمِ إِلَيْهِمْ ، لِأَنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ لَهُمْ ، فَكَيْفَ يُتَوَهَّمُ عَلَيْهِ فِيْمَا رَوٰى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ غَيْرُ ذٰلِكَ ؟ وَلٰكِنْ مَعْنٰى مَا رَوٰى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ قَوْلِهٖ فَهٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ أَیْ :فَهِیَ لَهُمْ عَلٰى مَعْنٰى مَا جَعَلَهَا اللّٰهُ لَهُمْ فِیْ وَقْتِ إِنْزَالِهِ الْآيَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ ، وَعَلٰى مِثْلِ مَا عَنٰى بِهٖ عَزَّ وَجَلَّ ، مَا جَعَلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا مِنَ السَّهْمِ الَّذِیْ أَضَافَهٗ إِلَيْهِ .فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ السَّهْمُ جَارِيًا لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَيَاتِهٖ وَبَعْدَ وَفَاتِهٖ غَيْرَ مُنْقَطِعٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، بَلْ كَانَ جَارِيًا لَهٗ فِیْ حَيَاتِهٖ مُنْقَطِعًا عَنْهُ بِمَوْتِهٖ.وَكَذٰلِكَ مَا أَضَافَهٗ فِيْهَا إِلٰى ذَوِیْ قُرْبَاهُ كَذٰلِكَ أَيْضًا وَاجِبًا لَهُمْ فِیْ حَيَاتِهٖ، يَضَعُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ ، مُرْتَفِعًا بِوَفَاتِهٖ، كَمَا لَمْ يَكُنْ قَوْلُ عُمَرَ فَهٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ ، لَا يَجِبُ بِهٖ بَقَاءُ سَهْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْوَقْتِ الَّذِیْ قَالَ فِيْهِ مَا قَالَ كَانَ ذٰلِكَ قَوْلُهٗ ، فَهِیَ لِهٰؤُلَاءِ لَا يَجِبُ بِهٖ بَقَاءُ سَهْمِ ذَوِی الْقُرْبٰی إِلَى الْوَقْتِ الَّذِیْ قَالَ فِيْهِ مَا قَالَ ، مُعَارَضَةً صَحِيْحَةً بَاقِيَةً ، أَنْ يَكُوْنَ حَدِيْثُ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ هٰذَا عَنْ عُمَرَ مُخَالِفًا لِحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ سَهْمِ ذَوِی الْقُرْبٰی .

۵۳۱۵: مالک بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اچانک حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہما جھگڑتے ہوئے آئے حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اے امیر المؤمنین میرے اور اس کے مابین جو ایسا ایسا ہے ضرور فیصلہ فرمائیں۔ حماد راوی کہتے ہیں کہ میں کلام سے کنایہ کرتا ہوں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں اللہ کی قسم تمہارے مابین ضرور فیصلہ کروں گا۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے صدقہ کے ذمہ دار بنے تو وہ اس پر مضبوط رہے اور انہوں نے اس میں امانت کو ادا کیا اس شخص کو خیال ہوا کہ انہوں نے خیانت کی اور گناہ کیا۔ ایوب راوی نے یہ بات نقل کی ہے اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ انہوں نے نہ خیانت کی اور نہ بکواس کی اور اس طرح کیا۔ حماد کہتے ہیں کہ ہمیں عمرو بن دینار نے مالک سے اور بہت سے روات نے زہری

سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ابوبکر اس بات میں ہدایت پر تھے اور حق کی اتباع کرنے والے تھے۔ پھر ایوب والی روایت کے الفاظ کی طرف رجوع کیا کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور میں اس صدقے کا ان کے بعد ذمہ دار بنا۔ تو میں اس پر مضبوط رہا اور اس میں امانت ادا کرتا رہا اور ان کو خیال ہوا کہ میں نے خیانت کی اور گناہ کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے نہ خیانت کی اور نہ گناہ میں مبتلا ہوا اور نہ وہ کلمہ کہا۔ روایت عمرو عن الزہری میں ہے' میں اس میں سیدھی راہ چلنے والا تھا پھر عکرمہ کی روایت کی طرف بات لوٹ آتی ہے کہ یہ دونوں حضرات آئے اور مجھے کہنے لگے تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ کو ہمارے حوالہ کرو میں نے وہ ان کے حوالے کر دیا پھر اس نے اس کو کہا میرے بھتیجے کی طرف سے میرا حصہ دے دو اور اس نے اس کو کہا میری بیوی کا حصہ جو ان کے والد کی طرف سے بنتا ہے وہ دے دو حالانکہ اس کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کی وراثت نہیں ہوتی جو چھوڑ جائیں صدقہ ہوتا ہے۔ روایت عمرو عن الزہری میں ہے بے شک میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہماری وراثت نہیں ہوتی جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ پھر روایت عکرمہ کی طرف بات لوٹی۔ کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی **انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیہا** (التوبہ: ۶۲) بے شک صدقات فقراء مساکین اور عمال کا حق ہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ صدقات ان کا حق ہیں (جن کا آیت میں ذکر ہے) کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی "**ما افاء اللہ علی رسولہ منہم فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب الی آخر الآیۃ**" کہ جو اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور فئی عنایت فرمایا پس تم اس پر گھوڑے اور اونٹ چڑھا کر نہیں لے گئے۔ پھر یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص تھا کہ جس پر مسلمانوں نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے۔ پس آپ اس سے اپنی اور اہل وعیال کا خرچہ لیتے اور بقیہ مال اپنے گھر والوں کے لئے رکھ لیتے۔ پھر روایت حدیث ایوب کی طرف لوٹی۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی: "**ما افاء اللہ الی اولئک ہم الصادقون**" (الحشر: ۷) آیت کے آخر تک۔ (کہ وہی لوگ سچے ہیں) پھر یہ آیت تلاوت کی "**للفقراء المہاجرین الذین اخرجوا من دیارہم واموالہم**" (الحشر: ۸) "**اولئک ہم الصادقون**" (الحشر: ۸) پس یہ مہاجرین ہیں پھر آیت: "**والذین تبوا الدار**" پڑھی یہاں تک کہ حماد "**فاولئک ہم المفلحون**" (الحشر: ۹) تک پہنچے پس یہ انصار ہیں راوی کہتے ہیں پھر پڑھا **والذین جاء وا من بعدہم**" (الحشر: ۱۰) یہاں تک کہ "**رؤف رحیم**" (الحشر: ۱۰) تک پہنچے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس آیت نے تمام مسلمانوں کے لئے حق کو ثابت کر دیا سوائے ان غلاموں کے جن کے وہ مالک ہوں۔ اگر میں زندہ رہا تو (ان شاء اللہ) تو کوئی مسلمان ایسا باقی نہ رہے گا جس کو میں حصہ نہ دوں یہاں تک بھیڑوں کا ریوڑ چرانے والے کو بھی اس کا حق دوں گا۔ آپ نے حظ یا حق کا لفظ استعمال فرمایا دونوں کا معنی ایک ہے۔ اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آیت **واعلموا انما غنمتم**...... تلاوت فرمائی پھر فرمایا یہ غنیمت ان لوگوں کے لئے ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہو گئی

کہ ذوی القربیٰ کا حصہ ان کے ہاں جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد بھی ثابت تھا۔ جیسا کہ آپ کی حیات مبارکہ میں ثابت تھا۔ اس روایت میں جو تم نے پیش کی تمہارے مستدل کی کوئی گنجائش نہیں اور دلیل کیسے بنتی جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا وہ خط موجود ہے جو انہوں نے نجدہ حاکم یمامہ کے استفسار کے جواب میں لکھا۔ اس میں صاف موجود ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بلایا تا کہ وہ اس مال میں سے ہمارے رنڈوں کا نکاح کریں اور ہمارے بلا پوشاک لوگوں کو لباس پہنائیں تو ہم نے وہ لینے سے انکار کر دیا۔ تو یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بتلا رہے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذوی القربیٰ کا حصہ ان کو دینے سے انکار فرمایا کیونکہ ان کے نزدیک یہ ان حضرات کا حق نہ بنتا تھا تو اس بات کے ہوتے ہوئے پھر یہ دعویٰ مالک بن اوسؓ کی روایت سے کس طرح کیا جا سکتا ہے کہ وہ وفات رسول اللہ ﷺ کے بعد اس حصے کے قائل تھے۔ بلکہ اس روایت سے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ حصہ ان لوگوں کے لئے ہے یعنی جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت جناب رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمائی تو اس وقت یہ ان کا حصہ تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر فرمایا۔ جس طرح کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے حصہ کی اضافت آپ کی طرف فرمانے کا معنی بھی یہی ہے کہ وہ آپ کی حیات مبارکہ میں تھا اور آپ کی وفات کے بعد آپ کے لئے نہ تھا بلکہ آپ کی زندگی میں تو جاری تھا مگر وفات شریفہ سے منقطع ہو گیا بالکل اسی طرح جو کچھ آپ کے قرابت داروں کی طرف منسوب ہوا وہ بھی آپ کی حیات طیبہ تھا' میں آپ کی وفات طیبہ سے یہ حصہ مرتفع (ختم) ہو گیا۔ تو جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کہ یہ ان لوگوں کے لئے ہے' اس سے جناب رسول اللہ ﷺ کے حصہ کا اس وقت تک کے لئے باقی رہنا لازم نہیں آتا جس وقت اس حصہ کے متعلق کہا گیا جو کہا گیا تو اسی طرح عمر رضی اللہ عنہ کے قول فھی لھؤ لاء۔ سے ذوالقربیٰ کے حصہ کا اس وقت تک کے لئے باقی رہنا لازم نہیں آتا جس میں اس کے متعلق وہ کہا گیا جو کہا گیا۔ حضرت مالک بن اوس کی یہ روایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت کے جو ذوی القربیٰ کے حصہ سے متعلق ہے یہ روایت مخالف اور معارض ہے اور صحیح معارض ہے۔ (پس اس پر اعتراض باطل ہوا)

۵۳۱۶ :وَلَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ الْكَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِءٍ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ يَرِثُكَ إِذَا مِتَّ ؟ قَالَ :وَلَدِي وَأَهْلِي .قَالَتْ : فَمَا لَكَ تَرِثُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنِيْ؟ . قَالَ :يَا ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَرَّثَ أَبُوْكَ دَارًا وَلَا ذَهَبًا ، وَلَا غُلَامًا .قَالَتْ :وَلَا سَهْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، الَّذِيْ جَعَلَهُ لَنَا وَصَافِيَتَنَا الَّتِي بِيَدِكَ . فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَنِيْهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، فَإِذَا مِتَّ ، كَانَتْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ .

۵۳۱۶: ابو صالح نے ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں اے ابو بکر جب تم مر جاؤ گے تو تمہارا

کون وارث ہوگا؟ انہوں نے کہا میری اولاد اور بیوی۔ کہنے لگیں پھر کیا وجہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت میری بجائے آپ لیتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا اے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی آپ کے والد محترم وراثت میں نہ کوئی گھر چھوڑا اور نہ سونا اور نہ غلام۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کیا اس حصے کے بھی وارث نہ بنے جو اللہ تعالیٰ کا حصہ ہے جو اس نے ہمارے لئے مقرر کیا اور وہ ہمارا وہ خالص حصہ جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا وہ لقمہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں کھانے کو دیا۔ جب میں مر جاؤں تو وہ مسلمانوں میں تقسیم ہوگا۔

۵۳۱۷: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لِأَبِيْ بَكْرٍ : مَنْ يَرِثُكَ اِذَا مِتَّ ؟ قَالَ :وَلَدِي وَأَهْلِي .قَالَتْ : فَمَا لَكَ تَرِثُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَنَا . قَالَ :يَا ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا وَرَّثَ أَبُوْكِ دَارًا ، وَلَا مَالًا ، وَلَا غُلَامًا ، وَلَا ذَهَبًا ، وَلَا فِضَّةً .قَالَتْ : فَدَكُ الَّتِيْ جَعَلَهَا اللّٰهُ لَنَا ، وَصَافِيَتُنَا الَّتِي بِيَدِكَ لَنَا . قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا طُعْمَةٌ أَطْعَمَنِيْهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، فَاِذَا مِتُّ ، فَهِيَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ . أَفَلَا يَرَى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ أَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَا كَانَ يُعْطِيْهِ ذَوِي قُرْبَاهُ ، فَاِنَّمَا كَانَ مِنْ طُعْمَةٍ أَطْعَمَهَا اللّٰهُ اِيَّاهُ وَمَلَّكَهُ اِيَّاهَا حَيَاتَهُ ، وَقَطَعَهَا عَنْ ذَوِي قَرَابَتِهِ بِمَوْتِهِ وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْ صَدْرِ هٰذَا الْكِتَابِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ :اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ قَائِلٌ :سَهْمُ ذَوِي الْقُرْبَى لِقَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ ، وَقَالَ قَائِلٌ : سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهِ ، ثُمَّ اجْتَمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَنْ جَعَلُوْا هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِي الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، فَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ اِمَارَةِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَلَمَّا أَجْمَعُوْا بَعْدَمَا كَانُوْا اخْتَلَفُوْا ، كَانَ اِجْمَاعُهُمْ حُجَّةً .وَفِيْمَا أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ ، بُطْلَانُ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى مِنَ الْمَغَانِمِ وَالْفَيْءِ ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَأَمَّا مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، فَاِنَّمَا كَانَ فِيْمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ ، مُتَابِعًا لِأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، كَرَاهَةَ أَنْ يَدَّعِيَ عَلَيْهِ خِلَافَهُمَا .

۵۳۱۷: ابو صالح نے ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا تمہارا

کون وارث ہوگا جب تم مرجاؤ گے؟ انہوں نے کہا میری اولاد اور بیوی۔ وہ کہنے لگیں پھر کیا وجہ ہے کہ تم ہمارے بجائے جناب رسول اللہ ﷺ کی وراثت کے حقدار بن گئے ابوبکر کہنے لگے اے جناب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی۔ تمہارے والد محترم نے وراثت میں نہ مال چھوڑا نہ غلام' نہ ہی سونا اور چاندی۔ انہوں نے کہا فدک کی وہ زمینیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر کیں اور ہمارا وہ خالص حصہ جو تمہارے پاس ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہنے لگے! اے جناب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ وہ مال تو لقمہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں کھانے کو دیا ہے۔ جب میں فوت ہو جاؤں وہ مسلمانوں کے لئے وقف ہوگی۔ کیا معترض کو یہ بات نظر نہیں آتی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں یہ اطلاع دی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے ذوی القربیٰ کو جو زندگی میں عنایت فرمایا یہ لقمہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو کھلایا ہے اور حیاۃ مقدسہ میں اس کا مالک بنایا ہے اور آپ کی وفات سے اس کو منقطع کر دیا ہے۔ ہم نے اس کتاب کے شروع میں حسن بن محمد بن علی بن ابی طالبؒ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا لوگوں کا اس بارے میں اختلاف ہوا کہ ذوی القربیٰ کو وفات رسول اللہ ﷺ کے بعد حصہ ملے گا یا نہیں۔ تو بعض نے کہا کہ ذوی القربیٰ کا حصہ خلیفہ کے قرابت والوں کے لئے ہوگا۔ دوسروں نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا حصہ آپ کے بعد خلیفہ کو ملے گا پھر اس پر اجماع ہوا کہ یہ دونوں حصے گھوڑوں اور جہاد کے اسلحہ کے لئے صرف کئے جائیں اور یہ اجماع خلافت صدیقی رضی اللہ عنہ میں ہوا جب صحابہ کرام کا اختلاف کے بعد اجماع ہو گیا تو ان کا اجماع حجت ہے۔ ذوی القربیٰ کا جو حصہ مغانم وفئی میں تھا وفات رسول اللہ ﷺ کے بعد اس اجماع سے منقطع ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جو روایت تم نے بیان کی ہے وہ بات انہوں نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی متابعت میں کی ہے تا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ وہ ان کی مخالفت کرنے والے ہیں۔ اسے اس روایت میں ذکر کیا گیا ہے۔

حاصل روایات: کیا معترض کو یہ بات نظر نہیں آتی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں یہ اطلاع دی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے ذوی القربیٰ کو جو زندگی میں عنایت فرمایا یہ لقمہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو کھلایا ہے اور حیاۃ مقدسہ میں اس کا مالک بنایا ہے اور آپ کی وفات سے اس کو منقطع کر دیا ہے۔

ہم نے اس کتاب کے شروع میں حسن بن محمد بن علی بن ابی طالبؒ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا لوگوں کا اس بارے میں اختلاف ہوا کہ ذوی القربیٰ کو وفات رسول اللہ ﷺ کے بعد حصہ ملے گا یا نہیں۔

نمبر ①: تو بعض نے کہا کہ ذوی القربیٰ کا حصہ خلیفہ کے قرابت والوں کے لئے ہوگا۔

نمبر ②: دوسروں نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا حصہ آپ کے بعد خلیفہ کو ملے گا پھر اس پر اجماع ہوا کہ یہ دونوں حصے گھوڑوں اور جہاد کے اسلحہ کے لئے صرف کئے جائیں اور یہ اجماع خلافت صدیقی رضی اللہ عنہ میں ہوا جب صحابہ کرام کا اختلاف کے بعد اجماع ہو گیا تو ان کا اجماع حجت ہے۔ ذوی القربیٰ کا جو حصہ مغانم وفئی میں تھا وہ وفات رسول اللہ ﷺ کے بعد اس اجماع

سے منقطع ہو گیا۔

حل: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جو روایت تم نے بیان کی ہے وہ بات انہوں نے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم کی متابعت میں کی ہے تا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ وہ ان کی مخالفت کرنے والے ہیں جیسا کہ حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ کی یہ روایت ہے۔

۵۳۱۸ :وَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ، قُلْتُ أَرَأَيْتَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَيْثُ وَلِيَ الْعِرَاقَ وَمَا وَلِيَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ ، كَيْفَ صَنَعَ فِي سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى؟ قَالَ :سَلَكَ بِهِ -وَاللّٰهِ -سَبِيلَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .قُلْتُ وَكَيْفَ ، وَأَنْتُمْ تَقُولُونَ ؟ قَالَ :أَمَا وَاللّٰهِ، مَا كَانَ أَهْلُهُ يَصْدُرُونَ إِلَّا عَنْ رَأْيِهِ. قُلْتُ فَمَا مَنَعَهُ؟ قَالَ :كَرِهَ -وَاللّٰهِ -أَنْ يُدَّعَى عَلَيْهِ خِلَافُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .قِيلَ لَهُ :هٰذَا تَأَوَّلَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي تَرْكِهِ خِلَافَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، وَهُوَ يَرَى فِي الْحَقِيقَةِ ، خِلَافَ مَا رَأَيَا .لَا يَجُوزُ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا -عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَلَا يُتَوَهَّمُ عَلَى مِثْلِهِ ، فَكَيْفَ يُتَوَهَّمُ عَلَيْهِ وَقَدْ خَالَفَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي أَشْيَاءَ ، وَخَالَفَ عُمَرَ وَحْدَهُ فِي أَشْيَاءَ أُخَرَ ؟ مِنْهَا :مَا رَأَى مِنْ جَوَازِ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ بَعْدَ نَهْيِ عُمَرَ عَنْ بَيْعِهِنَّ ، وَمِنْ ذٰلِكَ مَا رَأَى مِنَ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ النَّاسِ فِي الْعَطَاءِ ، وَقَدْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُفَضِّلُ بَيْنَهُمْ عَلَى قَدْرِ سَوَابِقِهِمْ .وَلَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ أَعْرَفَ بِاللّٰهِ مِنْ أَنْ يُجْرِيَ شَيْئًا عَلَى مَا الْحَقُّ عِنْدَهُ فِي خِلَافِهِ، وَلٰكِنَّهُ أَجْرَى الْأَمْرَ بِسَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى عَلَى مَا رَآهُ حَقًّا وَعَدْلًا ، فَلَمْ يُخَالِفْ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيهِ، وَلَقَدْ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيهِ يُخَالِفُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي حَيَاتِهِمَا فِي أَشْيَاءَ قَدْ رَأَيَا فِي ذٰلِكَ خِلَافَ مَا رَأَى ، فَلَا يَرَى الْأَمْرَ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ دَنَفًا ، وَلَا يَمْنَعَانِهِ مِنْ ذٰلِكَ ، وَلَا يُؤَاخِذَانِهِ عَلَيْهِ، فَكَيْفَ يَسَعُهُ هٰذَا فِي حَالٍ ، الْإِمَامُ فِيهَا غَيْرُهُ، ثُمَّ بَضَقَ عَلَيْهِ فِي حَالٍ هُوَ الْإِمَامُ فِيهَا نَفْسُهُ، هٰذَا -عِنْدَنَا - مُحَالٌ .

۵۳۱۸: محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر رحمہ اللہ سے پوچھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب عراق کے حکمران ہوئے تو اس وقت ذوی القربیٰ کے حصہ کے سلسلہ میں انہوں نے کیا کیا؟ انہوں نے جواب دیا اللہ کی قسم! انہوں نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی راہ اختیار کی۔ میں نے کہا۔ یہ کیسے حالانکہ تم اور کچھ کہتے ہو؟ انہوں نے فرمایا۔ سنو!

اللہ کی قسم! ان کے اہل وعیال تو ان کی رائے پر چلتے تھے۔ میں نے کہا پھر ان کو کیا رکاوٹ تھی؟ ابوجعفر کہنے لگے اللہ کی قسم! انہوں نے ناپسند کیا کہ لوگ ان پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مخالفت کا الزام لگائیں۔ یہ محمد بن علی رحمہ اللہ کا تاویل کرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ کہنا کہ انہوں نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت کے الزام سے بچنے کے لئے ان کی رائے کی موافقت کی حالانکہ ان کی رائے اس کے خلاف تھی۔ ہمارے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ الزام لگانا غلط ہے بلکہ ہم تو ان کے متعلق ایسا وہم کرنا بھی درست نہیں سمجھتے اور کیسے سمجھ سکتے ہیں جبکہ کئی مواقع میں انہوں نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی رائے کی مخالفت کی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کئی چیزوں میں اختلاف منقول ہے چند مسائل یہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ام ولدہ کی بیع کو منع کیا مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے جواز کے قائل تھے اور رہے۔ عطیات میں برابری کی جائے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سبقت کرنے والوں کو دوسروں سے فضیلت کے قائل وعامل تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی خوب پہچان کرنے والے تھے یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ خلاف حق دیکھیں اور اس کو جاری رہنے دیں۔ لیکن انہوں نے ذوی القربیٰ کے معاملے نافذ حکم کو حق وانصاف پایا اس لئے انہوں نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت نہیں کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ شیخین کی کئی معاملات میں ان کی زندگی میں مخالفت کرتے تھے اور اس کو معیوب نہ سمجھا جاتا تھا اور نہ وہ دونوں حضرات ان کو اس بات سے روکتے تھے اور نہ اس پر کوئی مواخذہ کرتے تھے۔ جب یہ بات اس وقت بھی ان کے متعلق کہی نہیں جاسکتی جبکہ دوسرا امام ہو۔ تو اس صورت میں اسی پر قائم رہنا اور بھی بعید تر ہے جبکہ وہ خود حاکم ہوں۔ ہمارے ہاں یہ محال ہے پس وہ تاویل درست نہیں۔ اس کی تائیدی دلیل ملاحظہ ہو۔

جواب: محمد بن علی رحمہ اللہ کا تاویل کرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ کہنا کہ انہوں نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت کے الزام سے بچنے کے لئے ان کی رائے سے موافقت کی حالانکہ ان کی رائے اس کے خلاف تھی۔

ہمارے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ الزام لگانا غلط ہے بلکہ ہم تو ان کے متعلق ایسا وہم کرنا بھی درست نہیں سمجھتے اور کیسے سمجھ سکتے ہیں جبکہ کئی مواقع میں انہوں نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی رائے کی مخالفت کی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کئی چیزوں میں اختلاف منقول ہے چند مسائل یہ ہیں۔

نمبر ①: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ام ولدہ کی بیع کو منع کیا مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے جواز کے قائل تھے اور رہے۔

نمبر ②: عطیات میں برابری کی جائے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سبقت کرنے والوں کو دوسروں سے فضیلت کے قائل وعامل تھے۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی خوب پہچان کرنے والے تھے یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ خلاف حق دیکھیں اور اس کو جاری رہنے دیں۔ لیکن انہوں نے ذوی القربیٰ کے معاملے میں نافذ حکم کو حق وانصاف پایا اس لئے انہوں نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت نہیں کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ شیخین کی کئی معاملات میں ان کی زندگی میں مخالفت کرتے تھے اور اس کو معیوب نہ سمجھا جاتا تھا اور نہ وہ دونوں حضرات ان کو اس بات سے روکتے تھے اور نہ اس پر کوئی مواخذہ کرتے تھے۔ جب یہ بات اس وقت بھی ان کے

متعلق کہی نہیں جاسکتی جبکہ دوسرا امام ہو۔ تو اس صورت میں اسی پر قائم رہنا اور بھی بعید تر ہے جبکہ وہ خود حاکم ہوں۔ ہمارے ہاں یہ محال ہے پس وہ تاویل درست نہیں۔ اس کی تائیدی دلیل ملاحظہ ہو۔

اللغات: دنف۔ تکلیف۔ بصق علیہ۔ زبردستی چلانا۔

۵۳۱۹: وَلَقَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ ، قَالَ :ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ :كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ فَتَذَاكَرْنَا الْخِيَارَ ، فَقَالَ :أَمَّا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَدْ سَأَلَنِي عَنْهُ فَقُلْتُ إِنْ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ أَحَقُّ بِهَا ، وَإِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ كَذٰلِكَ ، وَلٰكِنَّهَا إِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ، وَإِنْ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا ، فَلَا شَيْءَ فَلَمْ أَسْتَطِعْ إِلَّا مُتَابَعَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ .فَلَمَّا آلَ الْأَمْرُ إِلَيَّ ، عَرَفْتُ أَنِّي مَسْئُولٌ عَنِ الْفُرُوجِ ، فَأَخَذْتُ بِمَا كُنْتُ أَرَى .فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ :رَأْيٌ رَأَيْتَهُ ، تَابَعَكَ عَلَيْهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ رَأْيٍ انْفَرَدْتَ بِهِ .فَقَالَهُ : أَمَا وَاللّٰهِ، لَقَدْ أَرْسَلَ إِلَيَّ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَخَالَفَنِي وَإِيَّاهُ فَقَالَ إِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا وَإِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَثَلَاثٌ ، لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ . أَفَلَا يَرَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَخْبَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ لَمَّا خَلَصَ إِلَيْهِ الْأَمْرُ وَعَرَفَ أَنَّهُ مَسْئُولٌ عَنِ الْفَرْجِ أَخَذَ بِمَا كَانَ يَرَى ، وَأَنَّهُ لَمْ يَرَ تَقْلِيدَ عُمَرَ فِيمَا يَرَى خِلَافَهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .وَكَذٰلِكَ أَيْضًا لَمَّا خَلَصَ إِلَيْهِ الْأَمْرُ اسْتَحَالَ -مَعَ مَعْرِفَتِهِ بِاللّٰهِ، وَمَعَ عِلْمِهِ أَنَّهُ مَسْئُولٌ عَنِ الْأَمْوَالِ -أَنْ يَكُونَ يُبِيحُهَا مَنْ يَرَاهُ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهَا ، وَيَمْنَعَ مِنْهَا أَهْلَهَا .وَلٰكِنَّهُ كَانَ الْقَوْلُ عِنْدَهُ، فِي سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى ، كَالْقَوْلِ فِيمَا كَانَ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، فَأَجْرَى الْأَمْرَ عَلٰى ذٰلِكَ ، لَا عَلٰى مَا سِوَاهُ .فَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ ، وَأَبُو يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ، فَإِنَّ الْمَشْهُورَ عَنْهُمْ فِي سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى ، أَنَّهُ قَدْ ارْتَفَعَ بِوَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنَّ الْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ ، وَجَمِيعِ الْفَيْءِ ، يُقْسَمَانِ فِي ثَلَاثَةِ أَسْهُمٍ ، لِلْيَتَامٰى ، وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ .

۵۳۱۹: عیسیٰ بن عاصم نے زاذان سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ ہم نے باہمی خیار عورت کے متعلق مذاکرہ کیا تو فرمانے لگے امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں مجھ سے پوچھا تو میں نے کہا اگر وہ عورت اپنے خاوند کی طرف لوٹ آئے تو ایک طلاق رجعی ہے اور وہ خاوند اس کا زیادہ حقدار ہے اور اگر وہ

عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک بائنہ طلاق ہوگی۔تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ اس طرح نہیں بلکہ اس طرح ہے کہ اگر وہ اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک طلاق رجعی ہوگی اور وہ خاوند اس کا سب سے زیادہ حقدار ہوگا اور اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کر لیتی ہے تو اس پر کچھ نہیں (کوئی طلاق ہی نہیں) تو اس وقت میرے لئے امیر المؤمنین کی اتباع کے علاوہ چارہ نہ تھا۔اب جبکہ معاملہ میرے پاس آیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ کل مجھ سے ان شرمگاہوں کے متعلق سوال ہوگا تو میں نے اپنے اجتہاد کو اختیار کیا۔اس پر ان کے بعض ساتھیوں نے کہا اگر امیر المؤمنین تمہاری رائے پر چلتے تو یہ بات مجھے زیادہ پسند تھی کہ آپ اپنی تنہا رائے پر چلتے تو انہوں نے فرمایا۔سنو صاحب! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابتؓ کی طرف آدمی بھیج کر دریافت کیا تو انہوں نے میری اور ان کی رائے کے خلاف رائے دی انہوں نے کہا اگر وہ عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو ایک طلاق رجعی اور وہ خاوند اس کا دوسروں سے زیادہ حقدار ہے اور اگر وہ عورت اپنے نفس کو پسند کر لیتی ہے تو تین واقع ہو جائیں گی اور وہ عورت اور خاوند سے نکاح کے بغیر اس کے لئے حلال نہ ہوگی۔معترض کو نظر نہیں آتا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس ارشاد میں یہ خبر دی کہ جب ان کو حکومت ملی تو انہوں نے عورتوں کے سلسلہ میں اپنی ذمہ دار خیال کرتے ہوئے کہ وہ مسؤل ہیں اپنے اجتہاد پر عمل کیا اور جس بات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے خلاف رائے تھی اس پر ان کی تقلید کو جائز قرار نہیں دیا۔تو اب جب آپ کو خلافت ملی تو یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کا علم رکھنے کے باوجود وہ اموال کے سلسلہ میں مسؤل ہونے کے باوجود غیر مستحق لوگوں کو دیتے رہے اور اہل لوگوں سے روک لیا۔ازخود ثابت ہوا کہ ان کا قول قرابت داروں کے سلسلہ میں ان کے قول کے موافق تھا فلہٰذا انہوں نے اسی حکم کو جاری رکھا اس کے علاوہ کو اختیار نہیں کیا۔امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کے متعلق مشہور یہی ہے کہ وہ اسی بات کے قائل تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قرابت داروں کا حصہ منقطع ہوگیا اور مال فئی اور خمس غنائم اب تین حصوں میں بانٹیں گے۔یتامیٰ۔محتاج۔مسافر۔جیسا یہ اثر ہے۔

۵۳۲۰ : وَكَذٰلِكَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيْعِ اللُّؤْلُئِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ .وَهٰكَذَا يُعْرَفُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، فِيْ جَمِيْعِ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ رَأْيِهِ، وَمِمَّا حَكَاهُ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا .

۵۳۲۰: یعقوب بن ابراہیم نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے اسی طرح روایت کی ہے اور امام محمد رحمہ اللہ کی تمام مرویات میں یہی رائے پائی جاتی ہے اور انہوں نے ابوحنیفہ ابو یوسف رحمہما اللہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔اصحاب امالی کا قول یہ ہے۔

۵۴۲۱ : فَأَمَّا أَصْحَابُ الْإِمْلَاءِ فَإِنَّ جَعْفَرَ بْنَ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ :أَمْلَى عَلَيْنَا أَبُوْ يُوْسُفَ فِيْ رَمَضَانَ فِيْ سَنَةِ إِحْدَى وَثَمَانِيْنَ وَمِائَةٍ ، قَالَ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَهٰذَا ، فِيْمَا بَلَغَنَا -وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -فِيْمَا أَصَابَ مِنْ عَسَاكِرِ أَهْلِ الشِّرْكِ مِنَ الْغَنَائِمِ ، وَالْخُمُسُ مِنْهَا ، عَلَى مَا سَمَّى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهِ أَرْبَعَةُ أَخْمَاسِهَا بَيْنَ الْجُنْدِ الَّذِيْنَ أَصَابُوْا ذٰلِكَ ، لِلْفَرَسِ سَهْمٌ ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمٌ ، عَلَى مَا جَاءَ مِنَ الْأَحَادِيْثِ وَالْآثَارِ .وَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى :لِلرَّجُلِ سَهْمٌ ، وَلِلْفَرَسِ سَهْمٌ ، وَالْخُمُسُ يُقْسَمُ عَلَى خَمْسَةِ أَسْهُمٍ ، خُمُسُ اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ وَاحِدٌ ، وَخُمُسُ ذَوِي الْقُرْبَى ، لِكُلِّ صِنْفٍ سَمَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ خُمُسُ الْخُمُسِ .فَفِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ ثُبُوْتُ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى قَالُوْا :وَأَمْلَى عَلَيْنَا أَبُوْ يُوْسُفَ فِيْ مَسْأَلَةٍ قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ :إِذَا ظَهَرَ الْإِمَامُ عَلَى بَلَدٍ مِنْ بِلَادِ أَهْلِ الشِّرْكِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ ، يَفْعَلُ فِيْهِ الَّذِيْ يَرَى أَنَّهُ أَفْضَلُ وَخَيْرٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ ، إِنْ رَأَى أَنْ يُخَمِّسَ الْأَرْضَ وَالْمَتَاعَ ، وَيَقْسِمَ أَرْبَعَةَ أَخْمَاسِهِ بَيْنَ الْجُنْدِ الَّذِيْنَ افْتَتَحُوْا مَعَهُ، فَعَلَ ، وَيَقْسِمُ الْخُمُسَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَسْهُمٍ ، لِلْفُقَرَاءِ ، وَالْمَسَاكِيْنِ ، وَابْنِ السَّبِيْلِ .وَإِنْ رَأَى أَنْ يَتْرُكَ الْأَرَضِيْنَ وَيَتْرُكَ أَهْلَهَا فِيْهَا ، وَيَجْعَلَهَا ذِمَّةً ، وَيَضَعُ عَلَيْهِمْ وَعَلَى أَرَضِيْهِمُ الْخَرَاجَ ، وَكَمَا فَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالسَّوَادِ ، كَانَ ذٰلِكَ كُلُّهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ ، سُقُوْطُ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى ، وَهٰذَا الْقَوْلُ هُوَ الْمَشْهُوْرُ عَنْهُمْ .وَالَّذِي اتَّفَقَتْ عَلَيْهِ هَاتَانِ الرِّوَايَتَانِ فِي الْفَيْءِ ، وَفِيْ خُمُسِ الْغَنِيْمَةِ أَنَّهُمَا إِذَا خَلَصَا جَمِيْعًا ، وُضِعَ خُمُسُ الْغَنَائِمِ فِيْمَا يَجِبُ وَضْعُهُ فِيْهِ، مِمَّا ذَكَرْنَا .وَأَمَّا الْفَيْءُ ، فَيُبْدَأُ مِنْهُ بِإِصْلَاحِ الْقَنَاطِرِ ، وَبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ ، وَأَرْزَاقِ الْقُضَاةِ ، وَأَرْزَاقِ الْجُنْدِ ، وَجَوَائِزِ الْوُفُوْدِ ، ثُمَّ يُوْضَعُ مَا بَقِيَ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ مِثْلِ مَا يُوْضَعُ فِيْهِ خُمُسُ الْغَنَائِمِ سَوَاءٌ .فَهٰذِهِ وُجُوْهُ الْفَيْءِ وَأَخْمَاسُ الْغَنَائِمِ الَّتِيْ كَانَتْ تَجْرِيْ عَلَيْهَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْ تُوُفِّيَ .وَمَا يَجِبُ أَنْ يَمْتَثِلَ فِيْهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، فَقَدْ بَيَّنَّا ذٰلِكَ وَشَرَحْنَاهُ بِغَايَةِ مَا مَلَكْنَا ، وَاللّٰهَ نَسْأَلُ التَّوْفِيْقَ .وَأَمَّا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، فَإِنَّهُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ :ثَنَا أَبُو النَّضْرِ ، قَالَ : ثَنَا الْأَشْجَعِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخُمُسِ ، هُوَ خُمُسُ الْخُمُسِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِهٰذِهِ الطَّبَقَاتِ الَّتِيْ سَمَّى اللّٰهُ، وَالْأَرْبَعَةُ الْأَخْمَاسِ لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ .

۵۳۲۱: بشر بن ولید بیان کرتے ہیں کہ ہمیں امام ابو یوسف نے رمضان ۱۸۱ھ میں یہ لکھوایا اللہ تعالیٰ کا قول۔ ''واعلموا انما غنمتم'' (الانفال ۴۱) اور تم جان لو! کہ جو کچھ تم مال غنیمت سے حاصل کرو تو اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور آپ کے قرابت داروں اور یتامیٰ اور مساکین اور مسافروں کے لئے ہے تو یہ اس چیز کے بارے میں جیسا کہ ہم تک بات پہنچی (اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں) کہ مشرکین کے لشکروں سے جو مال غنیمت کے طور پر حاصل ہو اس میں سے خمس ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کا تذکرہ فرمایا ہے اور چار حصے اس لشکر کے ہوں گے جس نے اس کو حاصل کیا ایک حصہ گھوڑے کا اور ایک حصہ اس آدمی کا۔ جیسا کہ احادیث و آثار میں مروی ہے۔ حاصل اثر: اس میں ذوی القربیٰ کے لئے خمس کا ثبوت ملتا ہے۔ اس میں ذوی القربیٰ کے لئے خمس کا ثبوت ملتا ہے۔ اصحاب امالی کی دوسری روایت: (بشر بن ولید وغیرہ) نے بیان کیا کہ ہمیں امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے ایک مسئلہ اس طرح املاء کروایا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب امام کو مشرکین کے کسی علاقہ پر غلبہ حاصل ہو تو اسے اختیار ہے کہ وہ اس کے متعلق وہ طرز عمل اختیار کرے جو بہتر اور مسلمانوں کے لئے خیر کا باعث ہو۔ اگر اس کی رائے ہو کہ وہ زمین اور سامان کا خمس لے لے اور چار حصے بقیہ فاتح لشکریوں میں تقسیم کر دے تو اس کو اس کی اجازت ہے اور خمس کو تین حصوں میں تقسیم کرے۔ نمبر ۱ افتقراء۔ نمبر ۲ مساکین۔ نمبر ۳ مسافر اور اگر وہ مناسب خیال کرے زمینوں کو وہاں کے قابضین کو اس میں چھوڑ دے اور ان کو ذمی بنائے اور ان کی زمینوں پر خراج اور ان پر خراج مقرر کر دے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سواد عراق کے متعلق کیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت ثابت کر رہی ہے کہ ذوی القربیٰ کا حصہ ساقط ہوگا۔ ہمارے ائمہ کا مشہور قول یہی ہے۔ ان دونوں روایات کے اتفاق سے جو بات معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے فئی اور خمس غنائم جب حاصل ہو جائیں تو اہل حق کو دیا جائے۔ فئی کے مصارف وفود کے اخراجات و انعامات ہیں پھر ان سے جو بچ رہے وہ خمس غنائم کو جہاں خرچ کیا جاتا ہے وہیں صرف کیا جائے۔ ان میں کچھ فرق نہیں۔ خمس غنائم اور فئی کی وہ صورتیں جن پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وفات تک عمل ہوتا رہا اور جو صورتہائے عمل آپ کی وفات کے بعد قیامت تک کے لئے واجب التعمیل تھیں ان کو حتی الامکان ہم نے اپنی ہمت کے مطابق وضاحت سے ذکر کر دیا۔ جہاں تک سفیان ثوری رحمہ اللہ کا تعلق ہے ہمیں مالک بن یحییٰ نے انہوں نے ابوالنضر انہوں نے اشجعی سے انہوں نے سفیان سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ خمس میں خمس الخمس ہے اور خمس کے باقی چار حصے ان طبقات میں تقسیم ہوں گے جن کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر کیا اور کل کے چار حصے مقاتلین کے ہوں گے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت ثابت کر رہی ہے کہ ذوی القربیٰ کا حصہ ساقط ہوگا۔ ہمارے ائمہ کا مشہور قول یہی ہے۔ ان دونوں روایات کے اتفاق سے جو بات معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے فئی اور خمس غنائم جب حاصل ہو جائیں تو اہل حق کو دیا جائے۔

فئی کے مصارف: وفود کے اخراجات وانعامات پھران سے جو بچ رہے وہ خمس غنائم کو جہاں خرچ کیا جاتا ہے وہیں صرف کیا جائے۔ ان میں کچھ فرق نہیں۔

خمس غنائم اور فئی کی وہ صورتیں جن پر جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں وفات تک عمل ہوتا رہا اور جو صورتہائے عمل آپ کی وفات کے بعد قیامت تک کے لئے واجب التعمیل تھیں ان کو حتی الامکان ہم نے اپنی ہمت کے مطابق وضاحت سے ذکر کر دیا۔ اللّٰہ نسال التوفیق۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک:

جہاں تک سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے ہمیں مالک بن یحیٰ نے انہوں نے ابوالنضر انہوں نے اشجعی سے انہوں نے سفیان سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا حصہ خمس میں خمس الخمس ہے اور خمس کے باقی چار حصے ان طبقات میں تقسیم ہوں گے جن کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر کیا اور کل کے چار حصے مقاتلین کے ہوں گے۔

نوٹ: اس باب میں طویل الذیل تفصیلات کے بعد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور محمد رحمۃ اللہ علیہ کے معروف مسلک کو راجح قرار دیا۔ جس میں ذوی القربیٰ کا حصہ وفات سے ساقط ہے۔ (واللہ اعلم) (مترجم)

جناب رسول اللہ ﷺ کا مکہ کو قوت وزور سے فتح کرنا

كِتَابُ الْحُجَّةِ فِىْ فَتْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :اِجْتَمَعَتِ الْاُمَّةُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، صَالَحَ أَهْلَ مَكَّةَ قَبْلَ افْتِتَاحِهِ اِيَّاهَا ، ثُمَّ افْتَتَحَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ .فَقَالَ قَوْمٌ :كَانَ افْتِتَاحُهُ اِيَّاهَا بَعْدَ أَنْ نَقَضَ أَهْلُ مَكَّةَ الْعَهْدَ وَخَرَجُوْا مِنَ الصُّلْحِ ، فَافْتَتَحَهَا يَوْمَ افْتَتَحَهَا وَهِيَ دَارُ حَرْبٍ ، لَا صُلْحَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَهْلِهَا ، وَلَا عَقْدَ وَلَا عَهْدَ .وَمِمَّنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ :أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَالْاَوْزَاعِيُّ ، وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ .وَقَالَ قَوْمٌ :بَلْ افْتَتَحَهَا صُلْحًا .ثُمَّ احْتَجَّ كُلُّ فَرِيْقٍ مِنْ هٰذَيْنِ الْفَرِيْقَيْنِ لِقَوْلِهِ ، مِنَ الْآثَارِ بِمَا سَنُبَيِّنُهُ فِىْ كِتَابِىْ هٰذَا، وَنَذْكُرُ مَعَ ذٰلِكَ ، صِحَّةَ مَا احْتَجَّ بِهِ أَوْ فَسَادَهُ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَكَانَ حُجَّةُ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَهَا صُلْحًا ، أَنْ قَالَ أَمَّا الصُّلْحُ فَقَدْ كَانَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ مَكَّةَ ، فَأَمِنَ كُلُّ فَرِيْقٍ مِنْهُ وَمِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، مِنَ الْفَرِيْقِ الْآخِرِ ، ثُمَّ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فِىْ ذٰلِكَ ، مَا يُوْجِبُ نَقْضَ الصُّلْحِ . وَاِنَّمَا كَانَ بَنُوْ نُفَاثَةَ ، وَهُمْ غَيْرٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، قَاتَلُوْا خُزَاعَةَ ، وَأَعَانَهُمْ

عَلٰی ذٰلِكَ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، وَثَبَتَ بَقِيَّةُ أَهْلِ مَكَّةَ عَلٰی صُلْحِهِمْ ، وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِهِمُ الَّذِیْ عَاهَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَتْ بَنُو نُفَاثَةَ ، وَمَنْ تَابَعَهُمْ ، عَلٰی مَا فَعَلُوْا مِنْ ذٰلِكَ مِنَ الصُّلْحِ ، وَثَبَتَ بَقِيَّةُ أَهْلِ مَكَّةَ عَلَى الصُّلْحِ الَّذِیْ كَانُوْا صَالَحُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالُوْا :وَالدَّلِيْلُ عَلٰی ذٰلِكَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا افْتَتَحَهَا ، لَمْ يَقْسِمْ فِيْهَا فَيْئًا ، وَلَمْ يَسْتَعْبِدْ فِيْهَا أَحَدًا .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِیْ ذٰلِكَ لِمُخَالِفِهِمْ ، أَنَّ عِكْرِمَةَ ، مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، وَمُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِیَّ ، وَعَلَيْهِمَا يَدُوْرُ أَكْثَرُ أَخْبَارِ الْمَغَازِیْ ، قَدْ رُوِیَ عَنْهُمَا مَا يَدُلُّ عَلٰی خُرُوْجِ أَهْلِ مَكَّةَ مِنَ الصُّلْحِ الَّذِیْ كَانُوْا صَالَحُوْا عَلَيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحْدَاثٍ أَحْدَثُوْهَا .

خلاصۃ الزام: اس سلسلہ میں دوقول ہیں۔

نمبر①: فریق اوّل امام ابوحنیفہ اوزاعی سفیان ثوری رحمہم اللہ اکثر ائمہ مکہ کوزور سے مفتوحہ مانتے ہیں۔

نمبر②: جبکہ امام شافعی احمد ابو یوسف رحمہم اللہ کا قول صلح سے فتح کرنا ہے اس باب میں دلائل پوری تفصیل سے ذکر کر کے قول اوّل کا راجح قرار دیا گیا ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس بات پر تو امت کا اتفاق ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ سے فتح کرنے سے پہلے صلح کی پھر اس کے بعد اس کو فتح کیا۔ اس کے متعلق دو رائے ہیں۔ ایک یہ کہ آپ نے اہل مکہ کے نقض عہد کے بعد اس کو فتح کیا وہ اس وقت صلح سے نکل چکے تھے۔ جب مکہ کو فتح کیا تو اس وقت وہ دار حرب تھا۔ آپ کے اور وہاں کے رہنے والوں کے درمیان نہ کوئی عہد و معاہدہ تھا اور نہ ہی صلح تھی۔ یہ امام ابوحنیفہ اوزاعی مالک سفیان ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ آپ نے صلح کے طور پر اس کو فتح کیا۔ ہر فریق نے اپنی دلیل میں آثار و روایات کو پیش کیا ہم آئندہ سطور میں ان کا تذکرہ کریں گے اور پھر ان میں جن کے دلائل میں کمزوری ہے وہ بھی ان شاء اللہ ظاہر کریں گے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے مابین صلح ہو گئی تھی اور ہر گروہ دوسرے سے بے خوف ہو چکا تھا بنونفاثہ (بنوبکر۔ (ابن ہشام)) جو کہ اہل مکہ سے نہ تھے انہوں نے بنوخزاعہ سے لڑائی کی اور قریش کے کچھ آدمیوں اس لڑائی میں بنونفاثہ کی معاونت کی۔ بقیہ اہل مکہ تو اسی طرح اپنی صلح پر برقرار رہے اور انہوں نے اپنے اس عہد کی پابندی کی جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کر چکے تھے۔ البتہ بنونفاثہ اور ان کے پیرو اس صلح سے اپنی حرکت کی بناء پر خارج ہو گئے۔ بقیہ اہل مکہ اپنی اس صلح پر قائم رہے جو انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ اس کی دلیل یہ ہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو مال فئی تقسیم نہیں کیا اور نہ کسی کو غلام بنایا۔ حضرت عکرمہ جو کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام تھے اور محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب زہری جن کے گرد مغازی کی خبریں گھومتی ہیں انہی دونوں سے مروی ہیں ان

دونوں کا بیان ہے کہ اہل مکہ اپنی اس حرکت کی وجہ سے صلح سے خارج ہو چکے تھے جو حرکت انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کی تھی۔ روایت عکرمہ ملاحظہ ہو۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس بات پر تو امت کا اتفاق ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ سے فتح کرنے سے پہلے صلح کی پھر اس کے بعد اس کو فتح کیا۔ اس کے متعلق دو رائے ہیں۔

فریق اوّل: آپ نے اہل مکہ کے نقض عہد کے بعد اس کو فتح کیا وہ اس وقت صلح سے نکل چکے تھے۔ جب مکہ کو فتح کیا تو اس وقت وہ دارالحرب تھا۔ آپ کے اور وہاں کے رہنے والوں کے درمیان نہ کوئی عہد و معاہدہ تھا اور نہ ہی صلح تھی۔ یہ امام ابوحنیفہ اوزاعی مالک سفیان ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

فریق ثانی کا قول: آپ نے صلح کے طور پر اس کو فتح کیا۔ ہر فریق نے اپنی دلیل میں آثار و روایات کو پیش کیا ہم آئندہ سطور میں ان کا تذکرہ کریں گے اور پھر ان میں جن کے دلائل میں کمزوری ہے وہ بھی ان شاء اللہ ظاہر کریں گے۔

فریق ثانی کی دلیل: جناب رسول اللہ ﷺ اور ان کے مابین صلح ہوگئی تھی اور ہر گروہ دوسرے سے بے خوف ہو چکا تھا بنونفاثہ (بنو بکر۔ (ابن ہشام)) جو کہ اہل مکہ سے نہ تھے انہوں نے بنوخزاعہ سے لڑائی کی اور قریش کے کچھ آدمیوں نے اس لڑائی میں بنو نفاثہ کی معاونت کی۔ بقیہ اہل مکہ تو اسی طرح اپنی صلح پر برقرار رہے اور انہوں نے اپنے اس عہد کی پابندی کی جو جناب رسول اللہ ﷺ سے وہ کر چکے تھے۔ البتہ بنونفاثہ اور ان کے پیرو اس صلح سے اپنی حرکت کی بناء پر خارج ہو گئے۔ بقیہ اہل مکہ اپنی اس صلح پر قائم رہے جو انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی تھی۔

قیام صلح کی دلیل: اس کی دلیل یہ ہے جب جناب رسول اللہ ﷺ نے مکہ کو فتح کیا تو مال فئی تقسیم نہیں کیا اور نہ کسی کو غلام بنایا۔

فریق اوّل کی دلیل: حضرت عکرمہ جو کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام تھے اور محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب زہری جن کے گرد مغازی کی خبریں گھومتی ہیں اور انہی دونوں سے مروی ہیں ان دونوں کا بیان ہے کہ اہل مکہ اپنی اس حرکت کی وجہ سے صلح سے خارج ہو چکے تھے جو حرکت انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کی تھی۔ روایت عکرمہ ملاحظہ ہو۔

۵۳۲۲ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لَمَّا وَادَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ مَكَّةَ ، وَكَانَتْ خُزَاعَةُ حُلَفَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، وَكَانَتْ بَنُوْبَكْرٍ حُلَفَاءَ قُرَيْشٍ .فَدَخَلَتْ خُزَاعَةُ فِيْ صُلْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَدَخَلَتْ بَنُوْبَكْرٍ فِيْ صُلْحِ قُرَيْشٍ ، فَكَانَ بَيْنَ خُزَاعَةَ وَبَيْنَ بَنِيْ بَكْرٍ بَعْدُ قِتَالٌ ، فَأَمَدَّهُمْ قُرَيْشٌ بِسِلَاحٍ وَطَعَامٍ ، وَظَلَّلُوْا عَلَيْهِمْ ، وَظَهَرَتْ بَنُوْبَكْرٍ عَلَى خُزَاعَةَ ، فَقَتَلُوْا فِيْهِمْ .فَخَافَتْ قُرَيْشٌ أَنْ يَكُوْنُوْا عَلَى قَوْمٍ قَدْ نَقَضُوْا ،

فَقَالُوْا لِأَبِیْ سُفْيَانَ :اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَأَجِدَّ الْحِلْفَ ، وَأَصْلِحْ بَيْنَ النَّاسِ وَأَنْ لَيْسَ فِیْ قَوْمٍ ظَلَّلُوْا عَلَى قَوْمٍ وَأَمَدُّوْهُمْ بِسِلَاحٍ وَطَعَامٍ مَا إِنْ يَكُوْنُوْا نَقَضُوْا .فَانْطَلَقَ أَبُوْ سُفْيَانَ وَسَارَ ، حَتَّى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَ كُمْ أَبُوْ سُفْيَانَ ، وَسَيَرْجِعُ رَاضِيًا بِغَيْرِ حَاجَةٍ .فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ :يَا أَبَا بَكْرٍ أَجِدَّ الْحِلْفَ وَأَصْلِحْ بَيْنَ النَّاسِ أَوْ بَيْنَ قَوْمِكَ، قَالَ :فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ الْأَمْرُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِلَى رَسُوْلِهٖ ، وَقَدْ قَالَ فِيْمَا قَالَ لَهُ بِأَنْ لَيْسَ فِیْ قَوْمٍ ظَلَّلُوْا عَلَى قَوْمٍ وَأَمَدُّوْهُمْ بِسِلَاحٍ وَطَعَامٍ ، مَا إِنْ يَكُوْنُوْا نَقَضُوْا .قَالَ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ :الْأَمْرُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَإِلَى رَسُوْلِهٖ .قَالَ :ثُمَّ أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ لَهُ نَحْوًا مِمَّا ذَكَرَ لِأَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ :أَنَقَضْتُمْ ؟ فَمَا كَانَ مِنْهُ جَدِيْدًا ، فَأَبْلَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ، وَمَا كَانَ مِنْهُ شَدِيْدًا ، أَوْ قَالَ مَتِينًا ، فَقَطَعَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَقَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ :وَمَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ شَاهِدَ عَشَرَةٍ .ثُمَّ أَتَى فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ، فَقَالَ لَهَا :يَا فَاطِمَةُ ، هَلْ لَكِ فِیْ أَمْرٍ تَسُوْدِيْنَ فِيْهِ نِسَاءَ قَوْمِكِ ، ثُمَّ ذَكَرَ لَهَا نَحْوًا مِمَّا قَالَ لِأَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ لَهَا :فَتُجَدِّدِيْنَ الْحِلْفَ ، وَتُصْلِحِيْنَ بَيْنَ النَّاسِ .فَقَالَتْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا :لَيْسَ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُوْلِهٖ .قَالَ :ثُمَّ أَتَى عَلِيًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ نَحْوًا مِمَّا قَالَ لِأَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ :مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا أَضَلَّ ، أَنْتَ سَيِّدُ النَّاسِ فَأَجِدَّ الْحِلْفَ وَأَصْلِحْ بَيْنَ النَّاسِ .فَضَرَبَ أَبُوْ سُفْيَانَ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى وَقَالَ قَدْ أَخَذْتُ بَيْنَ النَّاسِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ .قَالَ :ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى قَدِمَ ، وَاللّٰهِ مَا أَتَيْتَنَا بِحَرْبٍ فَيُحْذَرُ ، وَلَا أَتَيْتَنَا بِصُلْحٍ فَيَأْمَنُ ، ارْجِعْ ارْجِعْ .قَالَ وَقَدِمَ وَفْدُ خُزَاعَةَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا صَنَعَ الْقَوْمُ ، وَدَعَاهُ بِالنُّصْرَةِ وَأَنْشَدَ فِیْ ذٰلِكَ :لَاهُمَّ إِنِّیْ نَاشِدٌ مُحَمَّدًا حِلْفَ أَبِيْنَا وَأَبِيْهِ الْأَتْلَدَا وَالِدًا كُنَّا وَكُنْتَ وَلَدًا إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوْكَ الْمَوْعِدَا وَنَقَضُوْا مِيْثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا وَجَعَلُوْا لِیْ بِكَدَاءَ رُصَّدًا وَزَعَمُوْا أَنْ لَسْتَ تَدْعُوْا أَحَدًا وَهُمْ أَذَلُّ وَأَقَلُّ عَدَدًا وَهُمْ أَتَوْنَا بِالْوَتِيْرِ هُجَّدًا نَتْلُوْا الْقُرْآنَ رُكَّعًا وَسُجَّدًا ثَمَّتَ أَسْلَمْنَا وَلَمْ نَنْزِعْ يَدًا فَانْصُرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَصْرًا أَعْتَدَا وَابْعَثْ جُنُوْدَ اللّٰهِ تَأْتِیْ مَدَدًا فِیْ فَيْلَقٍ كَالْبَحْرِ يَأْتِیْ مُزْبِدًا فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ تَجَرَّدَا إِنْ سِيْمَ خَسْفًا وَجْهُهُ تَرَبَّدَا . قَالَ حَمَّادٌ :هٰذَا الشِّعْرُ بَعْضُهُ عَنْ أَيُّوْبَ ، وَبَعْضُهُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَازِمٍ ، وَأَكْثَرُهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ .ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيْثِ أَيُّوْبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ :مَا

قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :أَتَانِيْ وَلَمْ أَشْهَدْ بِبَطْحَاءِ مَكَّةَ رِجَالَ بَنِي كَعْبٍ تُحَزُّ رِقَابُهَا وَصَفْوَانُ عَوْدٍ حَرَّ مِنْ وَدْقِ اسْتِهِ فَذَاكَ أَوَانُ الْحَرْبِ حَانَ غِضَابُهَا فَيَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ لَنَا مَرَّةً سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو حَوْلَهَا وَعِقَابُهَا قَالَ :فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِيلِ فَارْتَحَلُوْا فَسَارُوْا ، حَتّٰى نَزَلُوْا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ .قَالَ :وَجَاءَ أَبُوْ سُفْيَانَ حَتّٰى نَزَلَ لَيْلًا ، فَرَأَى الْعَسْكَرَ وَالنِّيْرَانَ ، فَقَالَ :مَا هَذَا ؟ قِيلَ :هٰذِهِ تَمِيْمٌ ، أَمْحَلَتْ بِلَادُهَا فَانْتَجَعَتْ بِلَادَكُمْ .قَالَ :هٰؤُلَاءِ وَاللّٰهِ أَكْثَرُ مِنْ أَهْلِ مِنًى ، أَوْ مِثْلُ أَهْلِ مِنًى .فَلَمَّا عَلِمَ أَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَكَّرَ وَقَالَ :دُلُّوْنِيْ عَلَى الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، وَأَتَى الْعَبَّاسَ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ وَانْطَلَقَ بِهِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَتَى بِهِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ لَهُ فَقَالَ يَا أَبَا سُفْيَانَ ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ قَالَ :وَكَيْفَ أَصْنَعُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى ؟ قَالَ أَيُّوْبُ :حَدَّثَنِيْ أَبُو الْخَلِيْلِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ : قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْقُبَّةِ مَا قُلْتَهَا أَبَدًا .قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ :مَنْ هَذَا ؟ قَالُوْا :عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَأَسْلَمَ أَبُوْ سُفْيَانَ فَانْطَلَقَ بِهِ الْعَبَّاسُ ، فَلَمَّا أَصْبَحُوْا ، ثَارَ النَّاسُ لِظُهُوْرِهِمْ .قَالَ :فَقَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ :يَا أَبَا الْفَضْلِ ، مَا لِلنَّاسِ أُمِرُوْا فِيْ شَيْءٍ ؟ قَالَ :فَقَالَ :لَا ، وَلٰكِنَّهُمْ قَامُوْا إِلَى الصَّلَاةِ فَأَمَرَهُ فَتَوَضَّأَ ، وَانْطَلَقَ بِهِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ ، كَبَّرَ ، فَكَبَّرَ النَّاسُ ، ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوْا ، ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوْا .فَقَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ :مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ طَاعَةَ قَوْمٍ جَمَعَهُمْ مِنْ هَاهُنَا وَهَا هُنَا ، وَلَا فَارِسَ الْأَكَارِمَ وَلَا الرُّوْمَ ذَاتَ الْقُرُوْنِ بِالطَّوْعِ مِنْهُمْ . قَالَ حَمَّادٌ :وَزَعَمَ زَيْدُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ :يَا أَبَا الْفَضْلِ أَصْبَحَ ، وَاللّٰهِ، ابْنُ أَخِيْكَ عَظِيْمَ الْمُلْكِ ، قَالَ :لَيْسَ بِمُلْكٍ وَلٰكِنَّهَا نُبُوَّةٌ ، قَالَ :أَوْ ذَاكَ أَوْ ذَاكَ قَالَ :ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى حَدِيْثِ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ :فَقَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ :وَاصَبَاحَ قُرَيْشٍ .قَالَ : فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ أَذِنْتَ لِيْ فَأَتَيْتُ أَهْلَ مَكَّةَ فَدَعَوْتُهُمْ وَأَمَّنْتُهُمْ ، وَجَعَلْتُ لِأَبِيْ سُفْيَانَ شَيْئًا يُذْكَرُ بِهِ .قَالَ :فَانْطَلَقَ فَرَكِبَ بَغْلَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْبَاءَ ، وَانْطَلَقَ .قَالَ :فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوْا عَلَيَّ أَبِيْ، رُدُّوْا عَلَيَّ أَبِيْ، إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ، إِنِّيْ أَخَافُ أَنْ تَفْعَلَ بِكَ قُرَيْشٌ ، كَمَا فَعَلَتْ ثَقِيْفٌ بِعُرْوَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، دَعَاهُمْ إِلَى اللّٰهِ فَقَتَلُوْهُ ، أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَكِبُوْهَا مِنْهُ، لَأُضْرِمَنَّهَا عَلَيْهِمْ نَارًا .قَالَ :فَانْطَلَقَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :فَقَالَ يَا أَهْلَ

مَكَّةَ ، أَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا ، فَقَدِ اسْتَبْطَنْتُم بِأَشْهَبَ بَازِلٍ .قَالَ :وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ الزُّبَيْرَ مِنْ قِبَلِ أَعْلَى مَكَّةَ ، وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ مِنْ قِبَلِ أَسْفَلِ مَكَّةَ .قَالَ :فَقَالَ لَهُمْ :هَذَا الزُّبَيْرُ مِنْ قِبَلِ أَعْلَى مَكَّةَ ، وَهٰذَا خَالِدٌ مِنْ قِبَلِ أَسْفَلِ مَكَّةَ ، وَخَالِدٌ وَمَا خَالِدٌ ، وَخُزَاعَةُ مُجَدَّعَةُ الْأُنُوْفِ .ثُمَّ قَالَ :مَنْ أَلْقَى سِلَاحَهُ فَهُوَ آمِنٌ ، وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ ، وَمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ .ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَتَرَامَوْا بِشَيْءٍ مِنَ النَّبْلِ ، ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَأَمَّنَ النَّاسَ إِلَّا خُزَاعَةَ عَنْ بَنِي بَكْرٍ ، وَذَكَرَ أَرْبَعَةً ، مِقْيَسَ بْنَ صَبَابَةَ ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي سَرْحٍ ، وَابْنَ خَطَلٍ ، وَسَارَةَ مَوْلَاةَ بَنِي هَاشِمٍ ، قَالَ حَمَّادٌ :سَارَةَ فِي حَدِيْثِ أَيُّوْبَ ، أَوْ فِي حَدِيْثِ غَيْرِهِ. قَالَ : فَقَاتَلَهُمْ خُزَاعَةُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَكَثُوْا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِإِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ قَالَ خُزَاعَةُ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ .

۵۳۲۲: ایوب نے عکرمہ سے نقل کیا کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ سے صلح کر لی قبیلہ بنوخزاعہ زمانہ جاہلیت سے آپ کا حلیف چلا آ رہا تھا اور بنوبکر قبیلہ قریش کا حلیف تھا۔ بنوخزاعہ جناب رسول اللہ ﷺ اور بنوبکر قریش کے معاہدہ صلح میں شامل ہو گئے اس کے بعد بنوخزاعہ اور بنوبکر میں باہمی لڑائی ہو گئی قریش نے اسلحہ اور رسد سے ان کی معاونت کی اور ان کی پیٹھ ٹھونکی چنانچہ بنوبکر کو بنوخزاعہ پر غلبہ حاصل ہوا تو انہوں نے ان کو خوب قتل کیا قریش کو معاہدہ توڑنے والے گروہ کا ساتھ دینے کی وجہ سے خطرہ محسوس ہوا۔ چنانچہ انہوں نے ابوسفیان بن حرب سے کہا کہ حضرت محمد ﷺ کے پاس جا کر معاہدہ کی تجدید کرلو۔ لوگوں کے مابین صلح کرواؤ اور یہ کہو کہ اگر کچھ لوگوں نے ان کی ہتھیاروں اور رسد سے مدد کی اور سایہ بھی کیا تو یہ نقض عہد ہرگز نہیں ہے۔ (حضرت) ابوسفیان وہاں سے چل کر مدینہ طیبہ پہنچا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوسفیان تمہارے پاس آ رہے ہیں مگر یہ بے نیل ومرام خوش ہو کر لوٹ جائے گا۔ چنانچہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ اے ابوبکر! معاہدے کی تجدید کرواور لوگوں کے درمیان کہا یا اپنی قوم کہا کے درمیان صلح کراؤ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ معاملہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاتھ میں ہے۔ انہوں نے اس دوران یہ بھی کہا کہ اگر کچھ لوگوں نے ان لوگوں پر سایہ کیا اور ہتھیاروں اور رسد سے بنوبکر کی امداد کی ہے تو یہ کوئی عہد کو توڑنا نہیں راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاملہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاتھ میں ہے۔ راوی کہتے ہیں وہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے بھی وہی بات کہی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے عہد شکنی کی ہے جو عہد نیا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے پرانا کر دیا اور وہ جو اس میں سے سخت تھا یا مضبوط تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے بودا

کر دیا ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں نے آج کے دن جیسا سخت دن نہیں دیکھا۔ پھر وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا اوران کو کہا اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! کیا تم کسی معاملے میں اپنی قوم کی عورتوں کی سرداری کرو گی پھران سے بھی وہی بات کہی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی۔ پھر ان سے کہا کہ معاہدہ کی تجدید کرا دو اور لوگوں کے درمیان صلح کرا دو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ معاملہ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے بھی وہی بات کہی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آج کے دن کی طرح کوئی آدمی نہیں دیکھا جو زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہو تم لوگوں کے سردار ہو۔ تم خود حلف کی تجدید کروا اور صلح کراؤ۔ ابوسفیان نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر مارا اور کہا کہ میں نے لوگوں کو ایک دوسرے سے جوڑ دیا پھر چل دیا اور واپس لوٹ آیا۔ تو کفار قریش کہنے لگے اللہ کی قسم! تو ہمارے پاس نہ تو لڑائی کی خبر لایا کہ ہم احتیاط برتیں اور نہ صلح کی اطلاع لایا کہ مطمئن ہو جائیں جلد واپس جاؤ۔ جاؤ۔ ادھر بنو خزاعہ کا وفد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور جو کفار قریش نے کاروائی کی تھی اس کی اطلاع دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدد کی درخواست کی اور یہ اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔ نمبر ①: اے اللہ۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کے جد امجد کا حلف یاد دلانے والا ہوں۔ نمبر ②: ہم والد کی جگہ تھے اور آپ اولاد کی جگہ تھے بلاشبہ قریش نے آپ سے بدعہدی کی ہے۔ نمبر ③: آپ کے ساتھ پختہ عہد کو توڑ ڈالا ہے اور مقام کداء میں میرے خلاف بھی مورچہ بندی کی۔ نمبر ④: ان کا خیال یہ ہے کہ آپ کسی کے بلاوے کا جواب نہ دیں گے قریش کمزور اور گنتی میں کم ہیں۔ نمبر ⑤: وہ مقام وتیر میں ہم پر حملہ آور ہوئے جبکہ تہجد کے وقت ہم تلاوت قرآن مجید اور رکوع وسجود کی حالت میں تھے۔ نمبر ⑥: اسی جگہ ہم نے صلح کی تھی اس لئے ہم نے ہاتھ نہ کھینچا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہماری بھرپور مدد فرمائیں۔ نمبر ⑦: آپ اتنے بڑے لشکر کو بھیج دیں جو سمندر کی طرح جوش سے جھاگ نکال رہا ہو۔ نمبر ⑧: اس لشکر میں اللہ کے رسول ہوں جو تلوار کو بے نیام کرنے والے ہوں اگر قوم کو ذلت پہنچے تو آپ کا چہرہ مبارک اس سے دوری اختیار کرنے والا ہو۔ حماد راوی کا بیان ہے کہ ان میں سے بعض اشعار ایوب جبکہ دوسرے یزید بن حازم سے نقل کئے گئے ہیں اور اکثر اشعار محمد بن اسحاق سے لئے گئے ہیں پھر راوی اس روایت کی طرف لوٹا جو ایوب نے عکرمہ سے نقل کی ہے اور اس نے وہ بیان کیا جو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا ترجمہ یہ ہے۔ نمبر ①: میرے پاس بنو کعب کے وہ لوگ بطحاء مکہ میں حاضر ہوئے جن گردنوں کو تن سے جدا ہونا تھا مگر میں وہاں موجود نہ تھا۔ نمبر ②: اور اس لکڑی کی صفائی کا کیا کہنا جو اپنی جڑ کے کنارے سے کاٹی گئی ہو پس یہ تو لڑائی کا زمانہ ہے جو مشکل وقت تک آن پہنچا ہے۔ نمبر ③: کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میری مدد کا جوش و جذبہ اور بدلے کا جذبہ سہیل بن عمرو تک پہنچ جائے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کا حکم دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روانہ ہوئے اور چلتے رہے یہاں تک کہ مرظہران میں اترے۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوسفیان آیا اور وہاں رات کو اترا اور لشکر اور آگ

کو دیکھا تو کہا یہ کیا؟ کسی نے کہا یہ قبیلہ تمیم ہے جن کے ملک میں قحط سالی پڑ گئی ہے اور وہ رزق کی تلاش میں تمہارے علاقے میں آئے ہیں۔ ابوسفیان کہنے لگے! اللہ کی قسم یہ تو منیٰ والوں سے زیادہ ہیں یا منیٰ والوں جتنے ہیں جب انہیں معلوم ہوا کہ یہ تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو اس کی حالت خراب ہوگئی پھر کہا کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب کے متعلق میری راہنمائی کرو اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر ماجرا ذکر کیا تو وہ ان کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر گئے آپ ایک خیمہ میں تھے آپ نے فرمایا۔ اے ابوسفیان ایمان لے آؤ بچ جاؤ گے انہوں نے کہا لات وعزیٰ کا کیا کروں؟ ایوب کہتے ہیں مجھے ابوالخلیل نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر میدان میں تھے وہ فرمانے لگے میں نے یہ کبھی نہیں کہا ابوسفیان نے پوچھا یہ کون ہے! انہوں نے کہا یہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں اسی وقت ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا۔ ابوالفضل عباس ان کو (اپنے خیمے میں) لے گئے جب صبح ہوئی تو لوگ اپنی سواریوں کی طرف تیزی سے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوسفیان کہنے لگے اے ابوالفضل لوگوں کو کیا ہوا۔ کیا ان کو کسی چیز کا حکم ملا؟ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ لیکن وہ نماز کے لئے تیار ہو رہے ہیں عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو وضو کا کہا تو انہوں نے وضو کیا اور ان لے کر خدمت نبوی کی طرف روانہ ہوئے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں داخل ہونے کے لئے تکبیر کہی تو لوگوں نے تکبیر کہی۔ پھر آپ نے رکوع کیا تو انہوں نے رکوع کیا پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو انہوں نے رکوع سے سر اٹھایا۔ ابوسفیان کہنے لگے میں نے آج کے دن جیسی اطاعت یہاں سے وہاں ان تک اکٹھی کسی قوم میں نہیں دیکھی۔ معزز فارسی قلعوں والے رومی اطاعت میں ان جیسے نہیں ہیں۔ حماد کا قول: حماد کہتے ہیں کہ یزید بن حازم نے عکرمہ سے اپنے خیال کے مطابق یہ بیان کیا کہ ابوسفیان نے کہا اے ابوالفضل تمہارا بھتیجا تو بڑا بادشاہ بن گیا۔ حضرت عباس کہنے لگے یہ بادشاہی نہیں بلکہ یہ نبوت ہے۔ اس نے کہا وہ ہو یا وہ ہو۔ (بہرحال وہ بڑا بن گیا ہے) راوی کہتے ہیں کہ پھر بات روایت ایوب عن عکرمہ کی طرف لوٹ آئی کہ ابوسفیان کہنے لگے پھر تو قریش کی بربادی! راوی کہتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ مجھے اجازت مرحمت فرماتے تو میں اہل مکہ کے ہاں جاتا اور ان کو دعوت دیتا اور ان کو امان دیتا اور آپ ابوسفیان کے لئے کوئی ایسی قابل تذکرہ چیز ٹھہرا دیں راوی کہتے ہیں وہ چل دیئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہباء نامی خچر پر سوار ہو کر روانہ ہوئے۔ راوی کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے باپ کو میری طرف واپس لوٹاؤ میرے باپ کو میری طرف لوٹاؤ۔ بلاشبہ آدمی کا چچا اور باپ ایک ہی اصل سے ہوتے ہیں مجھے خطرہ ہے کہ قریش تمہارے ساتھ وہ سلوک کریں گے جو عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ قوم ثقیف نے کیا کہ اس نے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی تو انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ خبردار! اللہ کی قسم! اگر انہوں نے بھی ایسا ہی کیا میں ان پر آگ برساؤں گا۔ راوی کہتے ہیں عباس روانہ ہوئے اور اعلان فرمایا۔ اے اہل مکہ اسلام لاؤ۔ بچ جاؤ گے۔ تم دشوار اور سخت معاملے میں الجھ گئے ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ کو

بالائی مکہ کی طرف سے اور خالد بن ولید کو مسفلہ مکہ کی طرف سے روانہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان کو اعلان فرمایا یہ زبیر مکہ کی بالائی جانب سے اور یہ خالد مکہ کے مسفلہ کی جانب سے آ رہے ہیں اور خالد تو خالد ہے اور خزاعہ ناک کاٹنے والے ہیں۔ عباس نے پھر فرمایا۔ جو ہتھیار ڈال دے اسے امن ہے جو اپنا دروازہ بند کر لے اس کو امن ہے جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کو امن ہے پھر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اہل مکہ نے ان کی طرف کچھ تیر پھینکے ادھر سے بھی پھینکے گئے آپ ان پر غالب آ گئے تو لوگ امن میں آ گئے خزاعہ بنی بکر سے امن میں نہ تھے اور چار کا تذکرہ فرمایا مقیس بن ضبابہ' عبداللہ بن ابی سرح' ابن خطل' بنی ہاشم کی لونڈی سارہ ان کو امن حاصل نہ تھا۔ حماد کا قول: حماد نے حدیث ایوب یا کسی دوسری روایت میں سارہ بتلایا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ بنوخزاعہ نے ان سے نصف نہار تک لڑائی کی پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ **الا تقاتلون قوما نکثوا ایمانهم وهموا باخراج الرسول**" (التوبہ۔۱۵) تم ان لوگوں سے کیوں کر نہیں لڑتے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالنے کا ارادہ کیا۔ آیت کے آخر تک۔

۵۳۲۳ : حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ اِسْحَاقَ يَقُوْلُ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ وَغَيْرُهٗ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَالَحَ قُرَيْشًا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى أَنَّهٗ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَدْخُلَ فِيْ عَقْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَهْدِهٖ دَخَلَ فِيْهِ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَدْخُلَ فِيْ عَقْدِ قُرَيْشٍ وَعَهْدِهِمْ دَخَلَ فِيْهِ .فَتَوَاثَبَتْ خُزَاعَةُ وَبَنُوْ كَعْبٍ وَغَيْرُهُمْ مَعَهُمْ ، فَقَالُوْا :نَحْنُ فِيْ عَقْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَهْدِهٖ. وَتَوَاثَبَتْ بَنُوْبَكْرٍ ، فَقَالُوْا :نَحْنُ فِيْ عَقْدِ قُرَيْشٍ وَعَهْدِهِمْ .وَقَامَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْوَفَاءِ بِذٰلِكَ سَنَةً وَبَعْضَ سَنَةٍ ، ثُمَّ إِنَّ بَنِيْ بَكْرٍ عَدَوْا عَلٰى خُزَاعَةَ ، عَلٰى مَا لَهُمْ بِأَسْفَلِ مَكَّةَ .فَقَالَ لَهُ الزُّبَيْرُ :بَيَّتُوْهُمْ فِيْهِ، فَأَصَابُوْا مِنْهُمْ رَجُلًا وَتَجَاوَزَ الْقَوْمُ فَاقْتَتَلُوْا ، وَرَفَدَتْ قُرَيْشٌ بَنِيْ بَكْرٍ بِالسِّلَاحِ وَقَاتَلَ مَعَهُمْ مَنْ قَاتَلَ مِنْ قُرَيْشٍ بِالنَّبْلِ مُسْتَخْفِيًا ، حَتّٰى جَاوَزُوْا خُزَاعَةَ اِلَى الْحَرَمِ ، وَقَائِدُ بَنِيْ بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ ، نَوْفَلُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، فَلَمَّا انْتَهَوْا اِلَى الْحَرَمِ قَالَتْ بَنُوْبَكْرٍ :يَا نَوْفَلُ اِلٰهَكَ اِلٰهَكَ ، اِنَّا قَدْ دَخَلْنَا الْحَرَمَ .فَقَالَ كَلِمَةً عَظِيْمَةً :لَا اِلٰهَ لَهُ الْيَوْمَ يَا بَنِيْ بَكْرٍ ، أَصِيْبُوْا ثَأْرَكُمْ ، قَدْ كَانَتْ خُزَاعَةُ أَصَابَتْ قَبْلَ الْإِسْلَامِ نَفَرًا ثَلَاثَةً ، وَهُمْ مُتَحَرِّفُوْنَ ، دُوَيْنًا ، وَكُلْثُوْمًا ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ زُرَيْقِ بْنِ يَعْمُرَ ، فَلَعَمْرِيْ يَا بَنِيْ بَكْرٍ ، اِنَّكُمْ تَسْرِقُوْنَ فِي الْحَرَمِ ، أَفَلَا تُصِيْبُوْنَ ثَأْرَكُمْ فِيْهِ؟ قَالَ :وَقَدْ كَانُوْا أَصَابُوْا مِنْهُمْ رَجُلًا لَيْلَةَ

بَيَّتُوهُمْ بِالْوَتِيرِ ، وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يُقَالُ لَهُ مُنَبِّهٌ رَجُلًا مُفْرَدًا فَخَرَجَ هُوَ وَتَمِيمٌ .فَقَالَ مُنَبِّهٌ :يَا تَمِيمُ ، انْجُ بِنَفْسِكَ ، فَأَمَّا أَنَا ، فَوَاللّٰهِ، إِنِّي لَمَيِّتٌ ، قَتَلُونِي أَوْ لَمْ يَقْتُلُونِي .فَانْطَلَقَ تَمِيمٌ فَأَدْرَكَ مُنَبِّهٌ فَقَتَلُوهُ وَأَفْلَتَ تَمِيمٌ ، فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ ، لَحِقَ إِلَى دَارِ بُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ ، وَدَارِ رَافِعٍ مَوْلًى لَهُمْ .وَخَرَجَ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ ، حَتَّى قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ عَمْرٌو :لَا هُمَّ إِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدًا حِلْفَ أَبِينَا وَأَبِيهِ الْأَتْلَدَا وَالِدًا كُنَّا وَكُنْتَ وَلَدًا ثُمَّةَ أَسْلَمْنَا فَلَمْ نَنْزِعْ يَدًا فَانْصُرْ رَسُولَ اللّٰهِ نَصْرًا أَعْتَدَا وَادْعُ عِبَادَ اللّٰهِ يَأْتُوا مَدَدًا فِيهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ قَدْ تَجَرَّدَا إِنْ سِيمَ خَسْفًا وَجْهُهُ تَرَبَّدَا فِي فَيْلَقٍ كَالْبَحْرِ يَأْتِي مُزْبِدَا إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوكَ الْمَوْعِدَا وَنَقَضُوا مِيثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا وَجَعَلُوا لِي فِي كَدَاءَ رُصَّدَا وَزَعَمُوا أَنْ لَسْتُ أَدْعُو أَحَدًا وَهُمْ أَذَلُّ وَأَقَلُّ عَدَدَا هُمْ بَيَّتُونَا بِالْوَتِيرِ هُجَّدَا فَقَتَلُونَا رُكَّعًا وَسُجَّدَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نُصِرْتَ بَنِي كَعْبٍ .ثُمَّ خَرَجَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ فِي نَفَرٍ مِنْ خُزَاعَةَ حَتَّى قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَأَخْبَرُوهُ بِمَا أُصِيبَ مِنْهُمْ وَقَدْ رَجَعُوا .وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّكُمْ بِأَبِي سُفْيَانَ قَدْ قَدِمَ لِيَزِيدَ فِي الْعَهْدِ ، وَيَزِيدَ فِي الْمُدَّةِ . ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوًا مِمَّا فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ فِي طَلَبِ أَبِي سُفْيَانَ الْجَوَابَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ ، وَمِنْ عُمَرَ ، وَمِنْ عَلِيٍّ ، وَمِنْ فَاطِمَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ ، وَجَوَابِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ لَهُ بِمَا أَجَابَهُ فِي ذٰلِكَ ، عَلَى مَا فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، وَلَمْ يَذْكُرْ خَبَرَ أَبِي سُفْيَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَلَا أَمَانَ الْعَبَّاسِ إِيَّاهُ وَلَا إِسْلَامَهُ، وَلَا بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ .قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ :فِي هٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ أَنَّ الصُّلْحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ مَكَّةَ ، دَخَلَتْ خُزَاعَةُ فِي صُلْحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحِلْفِ الَّذِي كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ، وَدَخَلَتْ بَنُوبَكْرٍ فِي صُلْحِ قُرَيْشٍ ، لِلْحِلْفِ الَّذِي كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ.فَصَارَ حُكْمُ حُلَفَاءِ كُلِّ فَرِيقٍ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ قُرَيْشٍ فِي الصُّلْحِ ، كَحُكْمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُكْمِ قُرَيْشٍ .وَكَانَ بَيْنَ حُلَفَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ حُلَفَاءِ قُرَيْشٍ مِنَ الْقِتَالِ ، مَا كَانَ ، فَكَانَ ذٰلِكَ نَقْضًا مِنْ حُلَفَاءِ قُرَيْشٍ لِلصُّلْحِ الَّذِي كَانُوا دَخَلُوا فِيهِ، وَخُرُوجًا مِنْهُمْ بِذٰلِكَ مِنْهُ .فَصَارُوا بِذٰلِكَ ، حَرْبًا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .ثُمَّ أَمَدَّتْ قُرَيْشٌ حُلَفَاءَ هَا هٰؤُلَاءِ

بِمَا قَوَّوْهُمْ بِهٖ عَلٰى قِتَالِ خُزَاعَةَ ، حَتّٰى قُتِلَ مِنْهُمْ مَنْ قُتِلَ وَقَدْ كَانَ الصُّلْحُ مَنَعَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ .فَكَانَ فِيْمَا فَعَلُوْا مِنْ ذٰلِكَ ، نَقْضًا لِلْعَهْدِ ، وَخُرُوْجًا مِنَ الصُّلْحِ ، فَصَارَتْ قُرَيْشٌ بِذٰلِكَ ، حَرْبًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَصْحَابِهٖ .فَقَالَ الْآخَرُوْنَ :وَكَيْفَ يَكُوْنُ بِمَا ذَكَرْتُمْ كَمَا وَصَفْتُمْ ، وَقَدْ رَوَيْتُمْ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ وَفَدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ بَعْدَ أَنْ كَانَ بَيْنَ بَنِيْ بَكْرٍ وَبَيْنَ خُزَاعَةَ مِنَ الْقِتَالِ مَا كَانَ ، وَبَعْدَ أَنْ كَانَ مِنْ قُرَيْشٍ لِبَنِيْ بَكْرٍ مِنَ الْمَعُوْنَةِ لَهُمْ مَا كَانَ عَلِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْضِعِهٖ، فَلَمْ يَصِلْهُ وَلَمْ يَعْرِضْ لَهٗ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهٗ كَانَ عِنْدَهٗ فِيْ أَمَانِهٖ عَلٰى حَالِهٖ ، غَيْرَ خَارِجٍ مِنْهُ مِمَّا كَانَ مِنْ بَنِيْ بَكْرٍ فِيْ قِتَالِ خُزَاعَةَ ، وَمَا كَانَ مِنْ قُرَيْشٍ فِيْ مَعُوْنَةِ بَنِيْ بَكْرٍ بِمَا أَعَانُوْهُمْ بِهٖ مِنَ الطَّعَامِ وَالسِّلَاحِ وَالتَّظْلِيْلِ ، غَيْرِ نَاقِضٍ لِأَمَانِهٖ بِصُلْحِهِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرَ مُخْرِجٍ لَهٗ مِنْهُ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْآخَرِيْنَ أَنَّ تَرْكَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّعَرُّضَ لِأَبِيْ سُفْيَانَ ، لَمْ يَكُنْ لِأَنَّ الصُّلْحَ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبَيْنَ أَهْلِ مَكَّةَ قَائِمٌ ، وَلٰكِنَّهٗ تَرَكَهٗ، لِأَنَّهٗ كَانَ وَافِدًا إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، طَالِبًا الصُّلْحَ الثَّانِيَ ، سِوَى الصُّلْحِ الْأَوَّلِ ، لِانْتِقَاضِ الصُّلْحِ الْأَوَّلِ ، فَلَمْ يَعْرِضْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلٍ وَلَا غَيْرِهٖ، لِأَنَّ مِنْ سُنَّةِ الرُّسُلِ أَنْ لَا يُقْتَلُوْا .

۵۳۲۳: محمد بن مسلم بن شہاب زہری وغیرہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قریش سے حدیبیہ والے سال اس شرط پر صلح کی کہ جو قبیلہ چاہے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ معاہدے میں شامل ہو جائے اور جو آدمی چاہے وہ عقد قریش میں داخل ہو۔ تو بنو خزاعہ اور بنو کعب وغیرہ اور ان کے حامی قبائل کود پڑے اور کہنے لگے ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے عقد اور عہد میں شامل ہوتے ہیں قریش نے اس معاہدے کی ایک سال اور دوسرے سال کا کچھ حصہ پاسداری کی۔ پھر اسفل مکہ میں بنو بکر نے بنو خزاعہ کے مال پر حملہ کر کے لوٹ لیا۔ زہیر نے کہا ان پر رات کو حملہ کر دو۔ چنانچہ انہوں نے ان کے ایک آدمی کو مار ڈالا وہ لوگ آگے بڑھے اور باہمی لڑنے لگے۔ قریش نے اسلحہ سے بنو بکر کی امداد کی اور قریش نے خفیہ طور پر تیروں کے ذریعہ لڑائی میں شرکت کی۔ یہاں تک کہ بنو خزاعہ حرم تک پہنچ گئے اس وقت بنو بکر کا سپہ سالار نوفل بن معاویہ تھا۔ جب وہ حرم تک پہنچے تو بنو بکر کہنے لگے اے نوفل۔ ہلاکت سے بچ۔ ہلاکت سے بچ۔ اب ہم حرم میں داخل ہو چکے۔ تو اس نے بڑی بری بات کہی۔ آج اس کا کوئی معبود نہیں۔ اے بنی بکر تم اپنا بدلہ چکا دو اسلام سے پہلے بنو خزاعہ نے ان کے تین آدمی قتل کیے تھے اور وہ لڑائی سے الگ

تھے ان کے نام یہ تھے نمبرا ذویب۔ نمبر۲ کلثوم۔ نمبر۳ سلیمان بن اسود بن زریق یعمری۔ اے بنی بکر۔ میری عمر کی قسم! اگر چہ تم حرم میں پہنچ رہے ہو کیا تم اس میں اپنا بدلہ نہ لو گے؟ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے بنوخزاعہ کے ایک آدمی کو مقام وتیر میں شب خون مار کر قتل کر دیا تھا اس وقت اس کے ساتھ اس کی قوم کا ایک منبہ نامی آدمی تھا وہ اکیلا آدمی تھا چنانچہ وہ اور تمیم دونوں نکلے۔ منبہ نے کہا اے تمیم تم اپنے آپ کو بچاؤ' اللہ کی قسم! میں مارا جاؤں گا۔ خواہ وہ مجھے قتل کریں یا اور کچھ۔ تمیم چلا گیا انہوں نے منبہ کو پا کر قتل کر دیا اور تمیم بچ نکلا۔ جب وہ مکہ میں داخل ہوا تو بدیل بن ورقاء اور ان کے غلام رافع سے ملا اور عمرو بن سالم خزاعی وہاں سے نکلا اور جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کھڑا ہو گیا اس وقت جناب رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور اس نے یہ اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔ نمبر ①: اے اللہ! میں حضرت محمد ﷺ کو اپنا اور اپنے دادا کا پرانا عہد یاد دلاتا ہوں۔ نمبر ②: ہم تمہارے لئے باپ کی جگہ تھے اور تم بیٹوں کی جگہ بلاشبہ قریش نے اپنے عہد کو توڑ ڈالا ہے۔ نمبر ③: اور آپ کے پکے وعدے کو توڑ دیا ہے اور انہوں نے میرے لئے بھی مقام کداء میں مورچہ بنایا۔ نمبر ③: اے اللہ کے رسول آپ مضبوط مدد کریں اللہ کے بندوں کو بلاؤ وہ مدد کے لئے آئیں گے۔ نمبر ④: ہم وہاں اسلام لائے اور آج تک بیعت سے ہاتھ نہیں کھینچا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ ہماری مضبوط مدد فرمائیں۔ نمبر ⑤: اللہ تعالیٰ کے بندوں کو بلاؤ۔ وہ مدد کے لئے آئیں گے۔ نمبر ⑥: ان میں اللہ کا رسول ہے جنہوں نے تلوار کو سونتا ہے اگر کسی نے ذلت کا ارادہ کیا تو آپ کا چہرہ محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ نمبر ⑦: وہ بہت بڑے لشکر میں ہیں جو جھاگ مارنے والے سمندر کی طرح ہے۔ نمبر ⑨: اور ان کا خیال یہ تھا کہ میں کسی کو نہ بلاؤں گا حالانکہ وہ زیادہ ذلیل اور عدد میں کم ہیں۔ نمبر ⑦: تہجد کے وقت مقام وتیر میں انہوں نے ہم پر شب خون مار کر رکوع وسجدہ میں ہمیں قتل کر دیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی کعب کی مدد کی جائے گی پھر بدیل بن ورقاء بنوخزاعہ کے ایک وفد کے ساتھ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مدینہ حاضر ہوئے اور اپنے اوپر گزری ہوئی واردات سنا کر واپس آ گئے آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس ابوسفیان معاہدے کی طوالت اور مدت میں اضافے کے لئے آئے گا۔ پھر اسی قسم کی روایت بیان کی کہ ابوسفیان نے حضرت ابوبکر' عمر اور علی المرتضیٰ' فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ بات کی اور ان حضرات نے جو جوابات دیئے وہ ذکر کئے۔ ایوب نے اپنی روایت میں ابوسفیان کی عباس رضی اللہ عنہ سے گفتگو اور ان امن دینے اور ان کے اسلام لانے کا تذکرہ نہیں کیا اور نہ ہی حدیث کا باقی حصہ نقل کیا ہے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں' ان دونوں احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صلح جو جناب رسول اللہ ﷺ اور اہل مکہ میں ہوئی بنوخزاعہ قبیلہ اس میں داخل ہو گیا اس لئے کہ وہ پہلے سے آپ کے حلیف چلے آ رہے تھے اور بنوبکر قریش کی صلح میں شامل ہو گئے کیونکہ ان کے اور قریش کے مابین پہلے سے معاہدہ چلا آ رہا تھا اور ہر فریق کے حلیف کا حکم بھی اصل معاہدہ کرنے والوں جیسا ہو گیا جناب رسول اللہ ﷺ کے حلفاء اور قریش کے حلفاء میں لڑائی ہو گئی اس سے حلفاء قریش اس معاہدے سے

خارج ہوگئے اس سے وہ جناب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کے خلاف لڑنے والے بن گئے پھر اس سے بڑھ کر قریش نے اپنے حلفاء کی امداد کر کے ان کو بنوخزاعہ کے قتل کے لئے تقویت پہنچائی اور ان کے کئی آدمی مقتول ہوئے حالانکہ صلح اس کے لئے رکاوٹ تھی۔ پس ان کی یہ حرکت بھی نقص عہد تھا اور صلح سے نکلنا تھا اس سے قریش بھی آپ کے اور اصحاب کے محارب بن گئے۔ جو تم نے کہا یہ کیسے ہوسکتا ہے جب کہ ابوسفیان جبکہ ابوسفیان مدینہ منورہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور یہ حاضری بنوبکر و بنوخزاعہ کی لڑائی کے بعد تھی اور قریش اس سے قبل بنوبکر کی مدد کر چکے تھے جناب رسول اللہ ﷺ کو ابوسفیان کی اس حالت کا علم تھا مگر اس کے باوجود نہ تو آپ نے صلہ رحمی فرمائی اور نہ ہی اس پر تعرض فرمایا تو کیا یہ اس بات کی کھلی دلیل نہیں کہ آپ کے نزدیک وہ امان میں تھا بنوبکر و بنوخزاعہ کی لڑائی کی وجہ سے وہ امان سے خارج نہ ہوا تھا اور قریش نے بنوبکر کی اسلحہ اور کھانے سے جو معاونت کی تھی اس کے باوجود وہ صلح ختم نہ ہوئی تھی۔ جو ان کے اور جناب نبی اکرم ﷺ کے درمیان ہوئی تھی اور نہ وہ اس سے خارج ہوئے تھے۔ فریق اوّل کا کہنا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ابوسفیان سے تعرض نہ کرنے کی وجہ یہ نہیں تھی کہ جو صلح آپ کے اور مکہ والوں کے درمیان ہوئی تھی وہ باقی تھی بلکہ آپ کے چھوڑنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ آپ کی خدمت میں تجدید صلح کے لئے آیا تھا۔ کیونکہ پہلی صلح ٹوٹ چکی تھی (جیسا کہ روایات میں یہ بات واضح ہے) اس کی آمد کی غرض سے آپ نے بذریعہ وحی پہلے مطلع کیا) باقی قتل کے لئے تعرض نہ کرنے کی وجہ صلح کا نہ ٹوٹنا نہیں بلکہ یہ وجہ تھی کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا۔ جیسا مندرجہ ذیل روایت اس کی شاہد ہے۔

نوٹ: ان اشعار کو بیروت، رحمانیہ کے نسخوں میں قدیمی کتب خانہ کے نسخہ سے مختلف نقل کیا گیا ہے، ہم نے تمام کا ترجمہ کر دیا۔ (مترجم)

۵۳۲۴: ثُمَّ قَدْ رُوِیَ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ ، مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ عَیَّاشٍ ، قَالَ :ثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ أَبُوْ وَائِلٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ مُعَیْرٍ السَّعْدِیُّ ، قَالَ : خَرَجْتُ أَسْتَبِقُ فَرَسًا لِیْ بِالسَّحَرِ ، فَمَرَرْتُ عَلٰى مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ بَنِیْ حَنِیْفَةَ ، فَسَمِعْتُهُمْ یَشْهَدُوْنَ أَنَّ مُسَیْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَرَجَعْتُ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، فَذَكَرْتُ لَهٗ أَمْرَهُمْ ، فَبَعَثَ الشُّرَطَ فَأَخَذُوْهُمْ ، وَجِیْءَ بِهِمْ اِلَیْهِ، فَتَابُوْا وَرَجَعُوْا عَمَّا قَالُوْا ، وَقَالُوْا لَا نَعُوْدُ ، فَخَلّٰى سَبِیْلَهُمْ .وَقَدِمَ رَجُلًا مِنْهُمْ یُقَالُ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النَّوَّاحَةِ ، فَضَرَبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ النَّاسُ :أَخَذْتَ قَوْمًا فِیْ أَمْرٍ وَاحِدٍ ، فَخَلَّیْتَ سَبِیْلَ بَعْضِهِمْ ، وَقَتَلْتَ بَعْضَهُمْ .فَقَالَ : كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَجَاءَهُ ابْنُ النَّوَّاحَةِ وَرَجُلٌ مَعَهٗ یُقَالُ لَهُ ابْنُ وَثَّالِ بْنِ حَجَرٍ ، وَافِدَیْنِ مِنْ عِنْدِ مُسَیْلِمَةَ .فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدَانِ

أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ؟ فَقَالَا :أَتَشْهَدُ أَنْتَ أَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُولُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهٖ ، لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا وَفْدًا ، لَقَتَلْتُكُمَا فَلِذٰلِكَ قَتَلْتُ هٰذَا .

۵۳۲۴: ابووائل نے ابن معیر سعدی سے روایت کی ہے کہ میں مقام شجرہ میں اپنے گھوڑے کو دوڑلگوانے کے لئے نکلا' میرا گزر بنوحنیفہ کی ایک مسجد کے پاس سے ہوا میں نے سنا کہ وہ یہ گواہی دے رہے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے۔ میں اسی دم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹ کر آیا اور میں نے ان کا معاملہ ان کے سامنے رکھا انہوں نے پولیس بھیج کر ان کو گرفتار کرالیا اور ان کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے لایا گیا (ترغیب دلانے پر) انہوں نے توبہ کر کے اپنی بات سے رجوع کیا اور انہوں نے وعدہ کیا کہ ہم دوبارہ یہ حرکت نہ کریں گے آپ نے ان کا راستہ چھوڑ دیا۔ ان میں ایک آدمی آیا جس کو عبداللہ بن نواحہ کہتے تھے چنانچہ اس کی گردن اڑا دی گئی تو لوگ کہنے لگے تم نے ایک گروہ کو ایک ہی معاملے میں پکڑا اور ان میں سے بعض کو جانے دیا اور بعض کو قتل کر دیا (یہ تفاوت کیوں؟) تو آپ نے فرمایا میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ ابن النواحہ آپ کی خدمت میں آیا اور اس کے ساتھ ایک اور آدمی تھا جو ابن وثال بن حجر کے نام سے پکارا جاتا تھا یہ دونوں مسیلمہ کی طرف سے وفد بن کر آئے تھے۔ ان دونوں کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میری رسالت کی گواہی دیتے ہو؟ دونوں کہنے لگے کیا تم گواہی دیتے ہو کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے؟ آپ نے فرمایا میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہوں اگر میں وفد کو قتل کرتا ہوتا تو تم دونوں کو قتل کر دیتا تو اس شخص کو میں نے اسی وجہ سے قتل کیا ہے۔

تخریج : دارمی فی السیر باب ۶۰' مسند احمد ۴۰۴/۱۔

۵۳۲۵ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ حَدَّثَهٗ ، أَنَّ أَبَا رَافِعٍ أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ أَقْبَلَ بِكِتَابٍ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ :فَلَمَّا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُلْقِيَ فِي قَلْبِي الْإِسْلَامُ ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا .رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمَا إِنِّي لَا أَخِيسُ بِالْعَهْدِ وَلَا أَحْبِسُ الْبُرُدَ ، وَلٰكِنِ ارْجِعْ ، فَإِنْ كَانَ فِي قَلْبِكَ الَّذِي فِي قَلْبِكَ الْآنَ فَارْجِعْ .قَالَ :فَرَجَعْتُ ثُمَّ أَقْبَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَسْلَمْتُ. قَالَ بُكَيْرٌ :وَأَخْبَرَنِي، أَنَّ أَبَا رَافِعٍ كَانَ قِبْطِيًّا .

۵۳۲۵: حسن بن علی بن ابی رافع نے بیان کیا کہ مجھے ابورافع نے بتلایا کہ میں قریش کی طرف سے ایک خط لے کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ابورافع بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام ڈال دیا گیا تو میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو کبھی قریش کی طرف لوٹ کر نہ

جاؤں گا۔ اس پر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں عہد شکنی نہیں کرتا اور نہ قاصدوں کو روکتا ہوں لیکن تم لوٹ کر جاؤ۔ اگر تیرے دل میں وہی رہے جو تیرے دل میں اب ہے تو واپس لوٹ آؤ۔ ابورافع کا بیان ہے کہ میں واپس لوٹ آیا پھر جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

بکیر راوی کا بیان ہے کہ یہ ابورافع قبطی (مصری) قوم سے تعلق رکھتے تھے۔

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۵۱' مسند احمد ۸/۶۔

اللغات: اخیس۔ توڑنا۔ البرد۔ قاصد' ڈاک۔

۵۳۲۶ : حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ، قَالَ : ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ ، عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ نُعَيْمٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَهُ رَسُولُ مُسَيْلِمَةَ بِكِتَابِهِ ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُمَا : وَأَنْتُمَا تَقُولَانِ مِثْلَ مَا يَقُولُ ؟ فَقَالَا : نَعَمْ .فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ ، لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا . وَالدَّلِيلُ عَلَى خُرُوجِ أَهْلِ مَكَّةَ مِنَ الصُّلْحِ ، بِمَا كَانَ بَيْنَ بَنِي بَكْرٍ وَبَيْنَ خُزَاعَةَ ، وَبِمَا كَانَ مِنْ مَعُونَةِ قُرَيْشٍ لِبَنِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ ، طَلَبُ أَبِي سُفْيَانَ تَجْدِيدَ الْحِلْفِ ، وَتَوْكِيدَ الصُّلْحِ عِنْدَ سُؤَالِ أَهْلِ مَكَّةَ إِيَّاهُ ذَلِكَ .وَلَوْ كَانَ الصُّلْحُ لَمْ يَنْتَقِضْ ، إِذًا لَمَا كَانَ بِهِمْ إِلَى ذَلِكَ حَاجَةٌ ، وَلَكَانَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، وَعَلِيٌّ ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمَّا سَأَلَهُمْ أَبُو سُفْيَانَ مَا سَأَلَهُمْ مِنْ ذَلِكَ يَقُولُونَ : مَا حَاجَتُكَ وَحَاجَةُ أَهْلِ مَكَّةَ إِلَى ذَلِكَ ؟ إِنَّهُمْ جَمِيعًا فِي صُلْحٍ وَفِي أَمَانٍ ، لَا تَحْتَاجُونَ مَعَهُمَا إِلَى غَيْرِهِمَا .ثُمَّ هَذَا عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ ، وَاحِدُ خُزَاعَةَ ، يُنَاشِدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا مِنْ مُنَاشَدَتِهِ إِيَّاهُ، فِي حَدِيثِ عِكْرِمَةَ ، وَالزُّهْرِيِّ ، وَسَأَلَهُ فِي ذَلِكَ النَّصْرَ وَيَقُولُ فِيمَا يُنَاشِدُهُ مِنْ ذَلِكَ : إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوكَ الْمَوْعِدَا وَنَقَضُوا مِيثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِرُ ذَلِكَ عَلَيْهِ ثُمَّ كَشَفَ لَهُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ الْمَعْنَى الَّذِي بِهِ كَانَ نَقْضُ قُرَيْشٍ ، مَا كَانُوا عَاهَدُوهُ عَلَيْهِ، وَوَافَقُوهُ بِأَنْ قَالَ : وَهُمْ أَتَوْنَا بِالْوَتِيرِ هُجَّدًا فَقَتَلُونَا رُكَّعًا وَسُجَّدًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي ذَلِكَ أَحَدًا غَيْرَ قُرَيْشٍ ، مِنْ بَنِي نُفَاثَةَ ، وَلَا مِنْ غَيْرِهِمْ .ثُمَّ أَنْشَدَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ فِي الشِّعْرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ، فِي حَدِيثِ عِكْرِمَةَ ، الْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرَهُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ فِي الشِّعْرِ الَّذِي نَاشَدَ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

.فَفِیْ ذٰلِكَ دَلِیْلٌ أَنَّ رِجَالَ بَنِیْ كَعْبٍ ، أَصَابَهُمْ مِنْ نَقْضِ قُرَیْشٍ الَّذِی بِهٖ خَرَجُوْا مِنْ عَهْدِهِمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ ، أَلَا تَرَاهُ یَقُوْلُ :أَتَانِیْ وَلَمْ أَشْهَدْ بِبَطْحَاءِ مَكَّةَ رِجَالَ بَنِیْ كَعْبٍ تُحَزُّ رِقَابُهَا ثُمَّ ذَكَرَ مَا بَیَّنَّاهُ لِمَنْ كَانَ سَبَبًا مِنْ ذٰلِكَ قُرَیْشٌ وَرِجَالُهَا فَقَالَ :فَیَا لَیْتَ شِعْرِیْ هَلْ لَنَا لِزُمْرَةٍ سُهَیْلُ بْنُ عَمْرٍو حَوْلُهَا وَعِتَابُهَا وَسُهَیْلُ بْنُ عَمْرٍو ، هُوَ كَانَ أَحَدَ مَنْ عَاقَدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصُّلْحَ .فَأَمَّا مَا ذُكِرَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا افْتَتَحَهَا ، لَمْ یَقْسِمْ مَالًا ، وَلَمْ یَسْتَعْبِدْ أَحَدًا ، وَلَمْ یَغْنَمْ أَرْضًا ، فَكَیْفَ یَسْتَعْبِدُ قَدْ مَنَّ عَلَیْهِ فِیْ دَمِهٖ وَمَالِهٖ .فَأَمَّا أَرْضُ مَكَّةَ ، فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ اخْتَلَفُوْا فِیْ تَرْكِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التَّعَرُّضَ لَهَا .فَمَنْ یَذْهَبُ إِلٰی أَنَّهٗ افْتَتَحَهَا عَنْوَةً فَقَالَ :تَرَكَهَا مِنَّةً عَلَیْهِمْ ، كَمِنَّتِهٖ عَلَیْهِمْ فِیْ دِمَائِهِمْ ، وَفِیْ سَائِرِ أَمْوَالِهِمْ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰی ذٰلِكَ أَبُوْ یُوْسُفَ ، لِأَنَّهٗ كَانَ یَذْهَبُ إِلٰی أَنَّ أَرْضَ مَكَّةَ ، تَجْرِیْ عَلَیْهَا الْأَمْلَاكُ ، كَمَا تَجْرِیْ عَلٰی سَائِرِ الْأَرَضِیْنَ .وَقَالَ بَعْضُهُمْ :لَمْ تَكُنْ أَرْضُ مَكَّةَ مِمَّا وَقَعَتْ عَلَیْهِ الْغَنَائِمُ ، لِأَنَّ أَرْضَ مَكَّةَ عِنْدَهُمْ ، لَا تَجْرِیْ عَلَیْهَا الْأَمْلَاكُ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰی ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِیْفَةَ ، وَسُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ .وَقَدْ ذَكَرْنَا فِیْ هٰذَا الْبَابِ الْآثَارَ الَّتِیْ رَوَاهَا كُلُّ فَرِیْقٍ ، مِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰی مَا ذَهَبَ إِلَیْهِ أَبُوْ حَنِیْفَةَ ، وَأَبُوْ یُوْسُفَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ، فِیْ كِتَابِ الْبُیُوْعِ ، مِنْ شَرْحِ مَعَانِی الْآثَارِ الْمُخْتَلِفَةِ الْمَرْوِیَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْأَحْكَامِ فَأَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ إِعَادَتِهٖ هٰهُنَا .ثُمَّ رَجَعَ الْكَلَامُ إِلٰی مَا یُثْبِتُ أَنَّ مَكَّةَ فُتِحَتْ عَنْوَةً .فَإِنْ قُلْتُمْ إِنَّ حَدِیْثَیِ الزُّهْرِیِّ وَعِكْرَمَةَ اللَّذَیْنِ ذَكَرْنَا ، مُنْقَطِعَانِ .قِیْلَ لَكُمْ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدِیْثٌ یَدُلُّ عَلٰی مَا رَوَیْنَاهُ .

۵۳۲۶: مسلمہ بن نعیم نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت موجود تھا جبکہ آپ کے پاس مسیلمہ کا قاصد خط لے کر آیا جناب رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو فرمایا کیا تم دونوں اسی طرح کہتے ہو جیسے وہ کہتا ہے؟ انہوں نے ہاں کہہ کر اقرار کیا۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ قاعدہ نہ ہوتا کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا تو میں تم دونوں کی گردن اڑا دیتا۔ بنوبکر اور بنوخزاعہ کے باہمی پیش آنے والے قتال سے اہل مکہ کے صلح سے نکل جانے کی دلیل ہے۔ نمبر ا قریش نے بنوبکر کی مدد کی۔ نمبر۲ ابوسفیان نے تجدید معاہدہ کی درخواست کی اور جب اہل مکہ سے اس سلسلہ میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے اس کو صلح کی تاکید قرار دیا۔ اگر صلح ٹوٹی نہ تھی تو قریش کو اس کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ نمبر ③: اور دوسری طرف حضرت ابوبکر، عمر، علی، فاطمہ رضی اللہ

عنہم اجمعین سے ابوسفیان ہرگز اس کا سوال نہ کرتا جبکہ انہوں نے یہی جواب دیا کہ جب وہ صلح و امان میں ہیں تو مزید صلح و امان کی چنداں ضرورت نہیں۔ نمبر ۴: نیز یہ عمرو بن سالم خزاعی قسم دے کر جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کرتا ہے جیسا عکرمہ زہری کی روایت میں موجود ہے اور آپ سے مدد کا سوالی ہے یاددہانی کا ایک شعر یہ ہے۔ ان قریشیا اخلفوك الموعدا۔ ونقضوا میثاقك المؤكدا۔ اس شعر کو سن کر جناب رسول اللہ ﷺ نے ذرا انکار نہیں فرمایا۔ پھر عمر بن سالم قریش کے عہد توڑنے کی وضاحت کرتا ہے کہ قریش نے جس بات پر معاہدہ کیا تھا اسی کو توڑ ڈالا۔ شعر یہ ہے۔ وهم اتونا بالوتير هجدا۔ فقتلونا ركعا سجدا۔ اور اس شعر میں قریش کے علاوہ بنونفاشہ وغیرہ کسی کا تذکرہ نہیں کیا۔ نمبر ۵: پھر حضرت حسان بن ثابت ؓ نے روایت عکرمہ میں وہی مفہوم ذکر کیا جو عمرو بن سالم خزاعی نے اپنے شعر میں جناب رسول اللہ ﷺ کو یاد دلایا۔ اس سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ بنو کعب کے لوگوں کو قریش کا عہد توڑنا پہنچا جس کی وجہ سے بطن مکہ میں معاہدے سے نکل گئے حضرت حسان ؓ فرماتے ہیں اتانی ولھو اشھد ببطحاء مکه۔ رجال بنی کعب تحزرقابھا۔ نمبر ۶: پھر حضرت حسان قریش اور اس کے لوگوں کا تذکرہ کیا جو اس کا باعث بنے فیالیت شعری هل لنا لزمرة۔ سهیل بن عمرو حولها وعقابها۔ بعض نے هل لنا لزمرة کی بجائے تنالن نصرتی ذکر کیا اور حولها کی بجائے حرها ذکر کیا۔ مطلب یہ ہے کاش سہیل بن عمرو کے گروہ کو معلوم ہو جاتا کہ ہمارے لئے ان پر قابو اور سزا دینے کا اختیار ہے یا کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ میری مدد کا جذبہ و جوش سہیل بن عمرو کو پہنچ جائے گا اور سہیل بن عمرو وہ شخص ہے جو جناب رسول اللہ ﷺ کے معاہدہ میں ان کی طرف سے پیش پیش تھا۔ باقی یہاں یہ سوال کہ مکہ کو فتح کیا تو مال غنیمت نہ لیا نہ کسی کو غلام بنایا نہ زمین کو غنیمت کا مال قرار دیا۔ اس کا آسان جواب یہ ہے کہ لوگوں کو کس طرح غلام بنا سکتے تھے۔ جبکہ آپ ان کے اموال و خون کے سلسلہ میں احسان کر کے امان دے چکے تھے۔ رہا زمین مکہ کا معاملہ تو جناب رسول اللہ ﷺ کے اس پر تعرض نہ فرمانے کی وجہ جان و مال کی طرح اس کو بھی امان دے دی تھی۔ نمبر ۲ سرزمین مکہ ان زمینوں میں شامل ہی نہیں کہ جن کو بطور غنیمت لیا جاتا ہے گویا یہ مستثنیٰ ہے۔ (واللہ اعلم) قول اوّل: کہ مکہ مکرمہ کی سرزمین میں ملکیت جاری ہوگی جیسا کہ بقیہ تمام زمینوں میں جاری ہوتی ہے یہ امام ابو یوسف ؒ کا قول ہے۔ قول ثانی: سرزمین مکہ ان زمینوں میں شامل نہیں جن پر غنائم کا حکم جاری ہو۔ کیونکہ سرزمین مکہ کا کوئی مالک نہیں یہ امام ابوحنیفہ، سفیان ثوری ؒ کا مؤقف ہے۔ کتاب البیوع میں اس کا تذکرہ تفصیل سے آئے گا۔ اب دوبارہ فتح مکہ پر غلبہ کی نوعیت کی طرف بات لوٹ آئی ہے۔ آپ نے جو روایات اس سلسلہ میں ذکر کی ہیں وہ دونوں ہی منقطع ہیں جن سے احتجاج ہی درست نہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۵٤، دارمی فی السیر باب ۵۹۔

ایک ضمنی مسئلہ

مکہ کی زمین کا حکم کیا ہے؟

قولِ اوّل: کہ مکہ مکرمہ کی سرزمین میں ملکیت جاری ہوگی جیسا کہ بقیہ تمام زمینوں میں جاری ہوتی ہے یہ امام ابویوسف رحمہ اللہ کا قول ہے۔

قولِ ثانی: سرزمین مکہ ان زمینوں میں شامل نہیں جن پر غنائم کا حکم جاری ہو۔ کیونکہ سرزمین مکہ کا کوئی مالک نہیں یہ امام ابوحنیفہ سفیان ثوری رحمہم اللہ کا موقف ہے۔

ایک سرسری سوال:

آپ نے جو روایات اس سلسلہ میں ذکر کی ہیں وہ دونوں ہی منقطع ہیں جن سے احتجاج ہی درست نہیں۔

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی روایات منقول ہیں جو اس پر دلالت کرنے والی ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

۵۳۲۷ : حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيٰى، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ ، قَالَ :قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضٰى لِسَفْرَةٍ وَخَرَجَ لِعَشْرٍ مَضَيْنَ مِنْ رَمَضَانَ ، فَصَامَ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْكَدِيْدِ أَفْطَرَ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَتّٰى نَزَلَ مَرَّ الظَّهْرَانِ فِيْ عَشَرَةِ آلَافٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَسَمِعَتْ سُلَيْمٌ وَمُزَيْنَةُ .فَلَمَّا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ الظَّهْرَانِ ، وَقَدْ عَمِيَتِ الْاَخْبَارُ عَلٰى قُرَيْشٍ ، فَلَا يَأْتِيهِمْ خَبَرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَدْرُوْنَ مَا هُوَ فَاعِلٌ ، وَخَرَجَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ ، وَحَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ ، يَنْظُرُوْنَ هَلْ يَجِدُوْنَ خَبَرًا ، أَوْ يَسْمَعُوْنَهٗ.فَلَمَّا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ الظَّهْرَانِ ، قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ :وَاصَبَاحَ قُرَيْشٍ ، لَئِنْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً قَبْلَ أَنْ يَأْتُوْهُ فَيَسْتَأْمِنُوْهُ ، اِنَّهٗ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ اِلٰى آخِرِ الدَّهْرِ .قَالَ : فَجَلَسْتُ عَلٰى بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءِ ، فَخَرَجْتُ عَلَيْهَا حَتّٰى دَخَلْتُ الْاَرَاكَ ، فَلَقِيَ بَعْضَ الْحَطَّابَةِ ، أَوْ صَاحِبَ لَبَنٍ ، أَوْ ذَا حَاجَةٍ يَأْتِيهِمْ ، يُخْبِرُهُمْ بِمَكَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجُوْا اِلَيْهِ .قَالَ :فَاِنِّيْ لَاَسِيْرُ عَلَيْهِ، وَأَلْتَمِسُ مَا خَرَجْتُ لَهٗ، اِذْ

سَمِعْتُ كَلَامَ أَبِي سُفْيَانَ وَبُدَيْلٍ ، وَهُمَا يَتَرَاجَعَانِ ، وَأَبُو سُفْيَانَ يَقُولُ :مَا رَأَيْتُ كَاللَّيْلَةِ نِيرَانًا قَطُّ وَلَا عَسْكَرًا .قَالَ بُدَيْلٌ :هٰذِهِ، وَاللّٰهِ خُزَاعَةُ حَمَشَتْهَا الْحَرْبُ .فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ :خُزَاعَةُ وَاللّٰهِ، أَذَلُّ مِنْ أَنْ يَكُونَ هٰذِهِ نِيرَانُهُمْ .فَعَرَفْتُ صَوْتَ أَبِي سُفْيَانَ ، فَقُلْتُ :يَا أَبَا حَنْظَلَةَ ، قَالَ : فَعَرَفَ صَوْتِي فَقَالَ :أَبُو الْفَضْلِ ؟ قَالَ :قُلْتُ :نَعَمْ قَالَ :مَا لَكَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي؟ قَالَ قُلْتُ : وَيْلَكَ ، هٰذَا، وَاللّٰهِ رَسُولُ اللّٰهِ فِي النَّاسِ ، وَاصَبَاحَ قُرَيْشٍ وَاللّٰهِ لَئِنْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً قَبْلَ أَنْ يَأْتُوهُ فَيَسْتَأْمِنُوهُ ، إِنَّهُ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ .قَالَ :فَمَا الْحِيلَةُ ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي؟ قَالَ قُلْتُ :لَا وَاللّٰهِ إِلَّا أَنْ تَرْكَبَ فِي عَجُزِ هٰذِهِ الدَّابَّةِ فَآتِيَ بِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ لَئِنْ ظَفِرَ بِكَ، لَيَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ .قَالَ :فَرَكِبَ فِي عَجُزِ الْبَغْلَةِ ، وَرَجَعَ صَاحِبَاهُ .قَالَ :وَكُلَّمَا مَرَرْتُ بِنَارٍ مِنْ نِيرَانِ الْمُسْلِمِينَ قَالُوا :مَنْ هَذَا ؟ فَإِذَا نَظَرُوا ، قَالُوا :عَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ حَتَّى مَرَرْتُ بِنَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ :مَنْ هَذَا ؟ وَقَامَ إِلَيَّ ، فَلَمَّا رَآهُ عَلَى عَجُزِ الدَّابَّةِ ، عَرَفَهُ وَقَالَ : أَبُو سُفْيَانَ عَدُوُّ اللّٰهِ؟ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَمْكَنَ مِنْكَ .وَخَرَجَ يَشْتَدُّ نَحْوَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَضْتُ الْبَغْلَةَ فَسَبَقْتُهُ، كَمَا تَسْبِقُ الدَّابَّةُ الْبَطِيئَةُ الرَّجُلَ الْبَطِيءَ ، ثُمَّ اقْتَحَمْتُ عَنِ الْبَغْلَةِ وَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَخَلَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَذَا أَبُو سُفْيَانَ ، قَدْ أَمْكَنَ اللّٰهُ مِنْهُ بِلَا عَقْدٍ وَلَا عَهْدٍ ، فَدَعْنِي فَأَضْرِبْ عُنُقَهُ .قَالَ قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ أَجَرْتُهُ .قَالَ :ثُمَّ جَلَسْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَخَذْتُ بِرَأْسِهِ فَقُلْتُ :وَاللّٰهِ لَا يُنَاجِيهِ رَجُلٌ دُونِي .قَالَ :فَلَمَّا أَكْثَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي شَأْنِهِ، فَقُلْتُ :مَهْلًا يَا عُمَرُ وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ مَا قُلْتَ هٰذَا، وَلٰكِنْ قَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ .قَالَ فَقَالَ :مَهْلًا يَا عَبَّاسُ لَإِسْلَامُكَ يَوْمَ أَسْلَمْتَ ، كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ إِسْلَامِ الْخَطَّابِ وَمَا لِيَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ إِسْلَامَكَ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِسْلَامِ الْخَطَّابِ .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ بِهِ إِلَى رَحْلِكَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَأْتِنَا بِهِ .قَالَ :فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا رَآهُ قَالَ وَيْحَكَ يَا أَبَا سُفْيَانَ ، أَلَمْ يَأْنِ لَكَ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟ .قَالَ :بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَمَا أَحْلَمَكَ وَأَكْرَمَكَ وَأَوْصَلَكَ ، أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَادَ يَقَعُ فِي نَفْسِي أَنْ لَوْ كَانَ مَعَ

اللّٰهِ غَيْرُهُ لَقَدْ أَغْنَىٰ شَيْئًا بَعْدُ .وَقَالَ :وَيْلَكَ يَا أَبَا سُفْيَانَ أَلَمْ يَأْنِ لَكَ أَنْ تَشْهَدَ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟
.قَالَ :بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ مَا أَحْلَمَكَ وَأَكْرَمَكَ وَأَوْصَلَكَ أَمَا وَاللّٰهِ هٰذِهٖ فَإِنَّ فِي النَّفْسِ مِنْهَا حَتَّى
الْآنَ شَيْئًا .قَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :قُلْتُ :وَيْلَكَ أَسْلِمْ وَاشْهَدْ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُوْلُ اللّٰهِ قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ عُنُقُكَ .قَالَ :فَشَهِدَ شَهَادَةَ الْحَقِّ وَأَسْلَمَ .قَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
:فَقُلْتُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ هٰذَا الْفَخْرَ فَاجْعَلْ لَهُ شَيْئًا .قَالَ نَعَمْ مَنْ دَخَلَ
دَارَ أَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ .فَلَمَّا ذَهَبْتُ لِأَنْصَرِفَ قَالَ يَا عَبَّاسُ
احْبِسْهُ بِمَضِيْقِ الْوَادِيْ عِنْدَ حَطِيْمِ الْجُنْدِ حَتّٰى يَمُرَّ بِهٖ جُنُوْدُ اللّٰهِ فَيَرَاهَا .قَالَ :فَحَبَسْتُهُ حَيْثُ
أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :وَمَرَّتْ بِهِ الْقَبَائِلُ عَلٰى رَايَاتِهَا بِهَا فَكُلَّمَا مَرَّتْ
قَبِيْلَةٌ قَالَ :مَنْ هٰذِهٖ؟ قُلْتُ :بَنُوْ سُلَيْمٍ قَالَ :يَقُوْلُ :مَا لِيْ وَلِبَنِيْ سُلَيْمٍ ثُمَّ تَمُرُّ بِهٖ قَبِيْلَةٌ فَيَقُوْلُ :
مَنْ هٰذِهٖ فَأَقُوْلُ :مُزَيْنَةُ فَقَالَ :مَا لِيْ وَلِمُزَيْنَةَ .حَتّٰى نَفِدَتِ الْقَبَائِلُ لَا تَمُرُّ بِهٖ قَبِيْلَةٌ إِلَّا سَأَلَنِيْ عَنْهَا
فَأُخْبِرُهُ إِلَّا قَالَ :مَا لِيْ وَلِبَنِيْ فُلَانٍ .حَتّٰى مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَضْرَاءِ
كَتِيْبَةٍ فِيْهَا الْمُهَاجِرُوْنَ ، وَالْأَنْصَارُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لَا يُرَى مِنْهُمْ إِلَّا الْحَدَقُ فِي الْحَدِيْدِ .فَقَالَ :
سُبْحَانَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا عَبَّاسُ ؟ قُلْتُ :هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُهَاجِرِيْنَ ،
وَالْأَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .فَقَالَ :مَا لِأَحَدٍ بِهٰؤُلَاءِ قِبَلٌ وَاللّٰهِ يَا أَبَا الْفَضْلِ لَقَدْ أَصْبَحَ مُلْكُ ابْنِ
أَخِيْكَ الْغَدَاةَ عَظِيْمًا .قَالَ :قُلْتُ :وَيْلَكَ يَا أَبَا سُفْيَانَ إِنَّهَا النُّبُوَّةُ قَالَ :فَنَعَمْ .قَالَ :قُلْتُ الْتَجِئْ
إِلٰى قَوْمِكَ أُخْرُجْ إِلَيْهِمْ ، حَتّٰى إِذَا جَاءَهُمْ صَرَخَ بِأَعْلٰى صَوْتِهٖ :يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ قَدْ
جَاءَكُمْ فِيْمَا لَا قِبَلَ لَكُمْ بِهٖ فَمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ .فَقَامَتْ إِلَيْهِ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ
رَبِيْعَةَ فَأَخَذَتْ شَارِبَهُ فَقَالَتْ :اُقْتُلُوا الدَّهْمَ الْأَحْمَسَ فَبِئْسَ طَلِيْعَةُ قَوْمٍ .قَالَ :وَيْلَكُمْ لَا تَغُرَّنَّكُمْ
هٰذِهٖ مِنْ أَنْفُسِكُمْ وَإِنَّهُ قَدْ جَاءَ مَا لَا قِبَلَ لَكُمْ بِهٖ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ .قَالُوْا :قَاتَلَكَ
اللّٰهُ وَمَا يُغْنِيْ غَنَاءَ دَارِكَ قَالَ :وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ . فَهٰذَا حَدِيْثٌ مُتَّصِلُ الْإِسْنَادِ
صَحِيْحٌ مَا فِيْهِ مَعْنًى يَدُلُّ عَلٰى فَتْحِ مَكَّةَ عَنْوَةً وَيَنْفِيْ أَنْ يَكُوْنَ صُلْحًا وَيُثْبِتُ أَنَّ الْهُدْنَةَ الَّتِيْ
كَانَتْ تَقَدَّمَتْ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ قَدْ كَانَتْ انْقَطَعَتْ وَذَهَبَتْ
قَبْلَ وُرُوْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ .أَلَا يَرٰى إِلٰى قَوْلِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
وَاصَبَاحَ قُرَيْشٍ وَاللّٰهِ لَئِنْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً قَبْلَ أَنْ يَأْتُوْهُ

فَيَسْتَأْمِنُوْهُ إِنَّهُ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ . أَفَتَرَى الْعَبَّاسَ -عَلَى فَضْلِ رَأْيِهِ وَعَقْلِهِ -يَتَوَهَّمُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَرَّضُ قُرَيْشًا وَهُمْ مِنْهُ فِيْ أَمَانٍ وَصُلْحٍ وَهُدْنَةٍ ؟ هَذَا مِنَ الْمُحَالِ الَّذِى لَا يَجُوْزُ كَوْنُهُ وَلَا يَنْبَغِىْ لِذِى لُبٍ أَوْ لِذِىْ عَقْلٍ أَوْ لِذِى دِيْنٍ أَنْ يَتَوَهَّمَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ .ثُمَّ هٰذَا الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ خَاطَبَ أَبَا سُفْيَانَ بِذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَئِنْ ظَفِرَ بِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقْتُلَنَّكَ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ إِنْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً . فَلَا يَدْفَعُ أَبُوْ سُفْيَانَ قَوْلَهُ وَلَا يَقُوْلُ لَهُ وَمَا خَوْفِىْ وَخَوْفُ قُرَيْشٍ مِنْ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَنَحْنُ فِيْ أَمَانٍ مِنْهُ؟ إِنَّمَا يَقْصِدُ بِدُخُوْلِهِ أَنْ يَنْتَصِفَ خُزَاعَةَ مِنْ بَنِى نُفَاثَةَ دُوْنَ قُرَيْشٍ وَسَائِرِ أَهْلِ مَكَّةَ .وَلَمْ يَقُلْ لَهُ أَبُوْ سُفْيَانَ وَلِمَ يَضْرِبُ عُنُقِى؟ إِذْ قَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاللّٰهِ لَئِنْ ظَفِرَ بِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ وَأَنَا فِيْ أَمَانٍ مِنْهُ .ثُمَّ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -لَمَّا رَأَى أَبَا سُفْيَانَ -يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَذَا أَبُوْ سُفْيَانَ قَدْ أَمْكَنَ اللّٰهُ مِنْهُ بِلَا عَهْدٍ وَلَا عَقْدٍ فَدَعْنِىْ أَضْرِبْ عُنُقَهُ .وَلَمْ يُنْكِرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ إِذْ كَانَ أَبُوْ سُفْيَانَ -عِنْدَهُ -لَيْسَ فِيْ أَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِيْ صُلْحٍ مِنْهُ .ثُمَّ لَمْ يُحَاجَّ أَبُوْ سُفْيَانَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذٰلِكَ وَلَا حَاجَّهُ عَنْهُ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَلْ قَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنِّىْ قَدْ أَجَرْتُهُ . فَلَمْ يُنْكِرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُمَرَ وَلَا عَلَى الْعَبَّاسِ مَا كَانَ مِنْهُمَا مِنَ الْقَوْلِ الَّذِى ذَكَرْنَاهُ عَنْهُمَا .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَوْلَا جِوَارُ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذًا لَمَا مَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْمَا أَرَادَ مِنْ قَتْلِ أَبِىْ سُفْيَانَ .فَأَىُّ خُرُوْجٍ مِنِ الصُّلْحِ مُنْعَدِمٍ ؟ وَأَىُّ نَقْضٍ لَهُ يَكُوْنُ أَبْيَنَ مِنْ هٰذَا ؟ ثُمَّ أَبُوْ سُفْيَانَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ بَعْدَ ذٰلِكَ نَادَىٰ بِأَعْلَىٰ صَوْتِهِ بِمَا جَعَلَهُ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِىْ سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ . وَلَمْ يَقُلْ لَهُ قُرَيْشٌ وَمَا حَاجَتُنَا إِلَى دُخُوْلِنَا دَارَكَ وَإِلَىْ إِغْلَاقِنَا أَبْوَابَنَا وَنَحْنُ فِيْ أَمَانٍ قَدْ أَغْنَانَا عَنْ طَلَبِ الْأَمَانِ بِغَيْرِهِ. وَلٰكِنَّهُمْ عَرَفُوْا خُرُوْجَهُمْ مِنَ الْأَمَانِ الْأَوَّلِ وَانْتِقَاضَ الصُّلْحِ الَّذِى كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُمْ عِنْدَمَا خُوْطِبُوْا بِمَا خُوْطِبُوْا بِهِ مِنْ هٰذَا الْكَلَامِ غَيْرُ آمِنِيْنَ إِلَّا أَنْ يَفْعَلُوْا مَا جَعَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ آمِنِيْنَ أَنْ يَفْعَلُوْهُ مِنْ دُخُوْلِهِمْ دَارَ أَبِىْ سُفْيَانَ أَوْ مِنْ إِغْلَاقِهِمْ

أَبْوَابَهُمْ. ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ أُمِّ هَانِءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَهِيَ دَارُ حَرْبٍ لَا دَارُ أَمَانٍ.

۵۳۲۷: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کی گیارہ تاریخ کو سفر پر روانہ ہوئے۔ صحابہ کرام نے آپ کے ساتھ روزہ رکھا تھا۔ یہاں تک کہ جب مقام کدید پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ افطار کر دیا پھر چلتے رہے یہاں تک کہ دس ہزار مسلمانوں کے ساتھ مرظہران پر پہنچے۔ تو قبیلہ بنو سلیم اور مزینہ نے سنا قریش پر آپ کی اطلاع بند تھی پس ان کو آپ کی آمد کی اطلاع نہ مل سکی اور نہ ان کو یہ معلوم ہو سکا کہ آپ کیا کرنے والے ہیں۔ اس رات ابوسفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء یہ دیکھنے نکلے کہ ان کو آپ کی کوئی خبر اور اطلاع ملے۔ آپ سے متعلق وہ کچھ سن پائیں جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرء الظہر ان میں رونق افروز ہوئے تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا قریش کے لئے صبح بری ہو گی اگر وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امن طلب نہ کریں اور آپ مکہ مکرمہ میں بطور غلبہ داخل ہوئے تو قریش کے لئے عمر بھر کی بربادی اور ہلاکت ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید خچر پر بیٹھ کر پیلو کے درختوں کے جھنڈ میں داخل ہوا تا کہ لکڑیاں کاٹنے والوں دودھ دوہنے والوں اور مزدوری کرنے والوں سے ملاقات کر کے ان کو بتلا دوں کہ وہ قریش کو جا کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہاں پہنچنے کی اطلاع دیں اور ان کو بتلا دیں کہ وہ آپ کی خدمت میں آئیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے مقصد کی تلاش میں تھا کہ اچانک ابوسفیان اور بدیل کی گفتگو سنائی دی وہ دونوں واپس لوٹ رہے تھے ابوسفیان کہہ رہے تھے آج رات جیسی آگ میں کبھی نہیں دیکھی اور نہ ایسا لشکر دیکھا۔ بدیل بولا۔ اللہ کی قسم! یہ خزاعہ ہیں جو لڑنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ ابوسفیان! اللہ کی قسم وہ تو نہایت کمزور ہیں ان کی آگ ایسی کہاں؟ (نہ ان کی تعداد نہ اتنے خیمے نہ آگ) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوسفیان کی آواز کو پہچان لیا اور میں نے آواز دے کر کہا ابوحنظلہ ہو۔ اس نے میری آواز پہچان کر کہا ابوالفضل ہو؟ میں نے ہاں میں جواب دیا۔ ابوسفیان: میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کو کیا ہوا؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ: تمہارے لئے ہلاکت ہو۔ اللہ کی قسم! یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ہیں۔ قریش کی صبح پر افسوس! اگر قریش نے اس سے پہلے آپ سے امان نہ طلب کی کہ آپ مکہ مکرمہ میں غلبہ سے داخل ہوں تو قریش دائمہ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے۔ ابوسفیان: میرے ماں باپ آپ پر قربان! اس کی کیا صورت ہے؟ عباس رضی اللہ عنہ: اللہ کی قسم اس کی کوئی تدبیر نہیں بس یہی ہے کہ تم میری سواری پر پیچھے بیٹھ جاؤ اور میں تمہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤں گا۔ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر قابو پا لیا تو تمہاری گردن اڑا دی جائے گی۔ چنانچہ ابوسفیان تو میرے پیچھے خچر پر سوار ہو گئے اور ان کے دونوں ساتھی واپس لوٹ گئے۔ جب میں مسلمانوں کی کسی آگ کے پاس سے گزرتا تو وہ پوچھتے یہ کون

ہے؟ جب دیکھتے تو کہتے یہ جناب رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں جو آپ کے خچر پر سوار ہیں۔ یہاں تک کہ میری سواری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آگ کے پاس سے گزری تو انہوں نے فرمایا۔ یہ کون ہے؟ اور پھر میری طرف (احتراماً) اٹھے جب ابوسفیان کو سواری پر میرے پیچھے دیکھا تو اسے پہچان لیا اور فرمایا اللہ کا دشمن ابوسفیان! الحمد للہ کہ آج اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے قابو میں دے دیا اور تیزی سے جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف بھاگے۔ میں نے بھی خچر کو ایڑ لگائی اور بس ان سے اتنا آگے نکلا جتنا سست جانور سست آدمی سے آگے بڑھتا ہے پھر جلدی سے میں خچر سے نیچے کود کر جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا ہی تھا کہ ادھر سے عمر رضی اللہ عنہ آگئے اور وہ آپ کی خدمت میں داخل ہو کر کہنے لگے۔ یارسول اللہ ﷺ! یہ ابوسفیان ہے اللہ تعالیٰ کے بغیر عقد وعہد کے اس پر قابو عنایت فرمایا ہے مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اُڑا دوں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ: یارسول اللہ ﷺ میں نے اس کو پناہ دی ہے عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور میں نے آپ کے سر مبارک کو پکڑا اور کہا اللہ کی قسم! آپ سے میرے سوا اور کوئی سرگوشی نہ کرے گا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق بہت اصرار کیا تو میں نے کہا۔ بس کر وائے عمر رضی اللہ عنہ! اگر کوئی بنو عدی بن کعب کا آدمی ہوتا تو تم یہ باتیں نہ کرتے لیکن تم جانتے ہو کہ یہ عبد مناف کا آدمی ہے عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں انہوں نے مجھے کہا اے عباس رضی اللہ عنہ رک جاؤ! جس دن تم اسلام لائے وہ مجھے اس سے زیادہ پسند تھا کہ میرا باپ خطاب اسلام لاتا اور اس میں صرف اتنی بات تھی کہ تمہارا اسلام لانا جناب رسول اللہ ﷺ کو خطاب کے اسلام لانے سے زیادہ پسند تھا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے اپنے کجاوے کی طرف لے جاؤ صبح کے وقت اس کو میرے پاس لاؤ۔ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب صبح ہوئی تو میں جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف اسے لے کر گیا جب جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا اے ابوسفیان تم پر افسوس ہے کیا تیرے لئے وقت نہیں آیا کہ تو لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دے۔ ابوسفیان: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ بڑے حلیم کریم اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں سنئے اللہ کی قسم! میرے دل میں یہ آ رہی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود ہوتا تو اب تک کچھ فائدہ تو پہنچاتا۔ آپ نے فرمایا اے ابوسفیان! تم پر افسوس کیا تیرا وہ وقت نہیں آیا کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ ابوسفیان! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ بڑے حلیم، کریم اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں سنئے! اللہ کی قسم! اس کے متعلق دل میں ابھی تک کچھ وسوسہ باقی ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ: تو ہلاک ہوا اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور اسلام قبول کر لو اس سے پہلے پہلے کہ تیری گردن اڑائی جائے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس نے اسلام قبول کر لیا اور حق کی گواہی دی۔ اس موقعہ پر میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ابوسفیان دنیاوی فخر کو پسند کرنے والا آدمی ہے پس اس کے لئے کوئی ایسی چیز مقرر کر دیں۔ آپ نے فرمایا۔ جی ہاں (میں مقرر کئے دیتا ہوں) جو ابوسفیان کے گھر داخل ہوا اس کو امن

ہے جو اپنا دروازہ بند کر کے بیٹھ رہے اس کو امن ہے جب میں واپس لوٹنے لگا تو فرمایا۔ اے عباس رضی اللہ عنہ! اس کو وادی کے تنگ موڑ پر روکو جو لشکر کی گزرگاہ ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے لشکروں کو یہ گزرتا دیکھ لے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ان کو وہیں روک رکھا جہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ چنانچہ وہاں سے اپنے اپنے جھنڈوں کے ساتھ قبائل گزرنے لگے۔ جب کوئی قبیلہ گزرتا تو وہ پوچھتے یہ کون ہیں؟ میں جواب میں کہتا یہ بنو سلیم ہیں تو وہ کہتے مجھے بنی سلیم سے کیا واسطہ۔ پھر اور قبیلہ گزرتا تو وہ پوچھتے یہ کون ہیں؟ میں نے جواب میں کہا مزینہ ہیں تو وہ جواب میں کہتے مجھے مزینہ سے کیا غرض یہاں تک کہ تمام قبائل گزرتے گئے جب کسی قبیلہ کا گزر ہوتا تو مجھ سے دریافت کرتے میں ان کو بتلاتا تو یہی کہتے مجھے بنی فلاں سے کیا غرض۔ یہاں تک کہ آپ سبز پوش دستے میں گزرے جس میں مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم تھے اور جن سے لوہے کے سوا اور کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ تو ابوسفیان بولے۔ سبحان اللہ۔ اے عباس رضی اللہ عنہ یہ کون لوگ ہیں میں نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین وانصار ؓ کے دستہ میں ہیں۔ تو وہ بول اٹھے! ان کے مقابلے کی کسی میں ہمت نہیں۔ اللہ کی قسم اے ابوالفضل! تیرے بھتیجے کی بادشاہی آج صبح بہت بڑی ہے میں نے کہا اے ابوسفیان تم پر افسوس ہے یہ نبوت ہے تو انہوں نے کہا ہاں (یہ نبوت ہے) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا تم اپنی قوم کے پاس جاؤ اور ان کو پیغام دو جب ابوسفیان مکہ والوں کے ہاں پہنچے تو بلند آواز سے پکارا! اے گروہ قریش! یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم پر ایسا لشکر لے کر چڑھ آئے ہیں جس کے مقابلے کی تم میں تاب نہیں۔ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کو امن ہے۔ اس پر ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کھڑی ہوئی اور ان کی مونچھوں سے پکڑ کر کہنے لگی اس خالص صاف رنگ والے موٹے کو قتل کر دو۔ تو قوم کا بدترین مخبر ہے۔ ابوسفیان! کہنے لگے افسوس! اے لوگو! اپنے متعلق اس عورت کے دھوکا میں مت پڑ جانا۔ یقینی بات ہے کہ وہ ایسا لشکر لے کر آئے ہیں جس کے مقابلے کی تم میں طاقت نہیں! جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کو امن ہے۔ انہوں نے کہا اللہ تمہیں سمجھے! تیرا گھر ہم سب کے لئے کیا کفایت کرے گا۔ ابوسفیان کہنے لگے جو اپنا دروازہ بند کر کے بیٹھ رہے اس کو امن ہے۔ (یہ متصل سند والی صحیح روایت ہے۔ اس میں مکہ کے زور سے فتح ہونے کا مفہوم پایا جاتا ہے اور صلح سے اس کے فتح ہونے کی نفی ہے اور یہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ وہ صلح جو آپ کے اور قریش کے مابین ہوئی تھی وہ آپ کے مکہ پر چڑھائی سے پہلے منقطع ہو چکی تھی۔ ہمارے معترض کو یہ نظر نہیں آتا کہ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ واصباح قریش واللہ لئن دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم...... ذرا غور فرمائیں کہ قریش اگر امن وصلح میں ہوتے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ جیسا عقل ورائے والا آدمی یہ خیال نہ کرتا کہ قریش پر آپ تعرض کریں گے اور وہ اس سے ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ ناممکن بات ہے کوئی صاحب عقل کسی صاحب دین کے متعلق یہ سوچ نہیں سکتا۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو یہ کیوں فرماتے: واللہ لئن ظفر بك...... کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں اس حالت میں پالیں تو ضرور قتل کر دیں گے۔ اللہ کی قسم اس میں قریش کی بربادی ہے اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زور سے مکہ

میں داخل ہو گئے اور ابوسفیان نے کہیں ان کو یہ جواب نہیں دیا: وما خوفی و خوف قریش من دخول رسول الله ﷺ مکة' ونحن فی امان منه؟ مجھے اور قریش کو حضور ﷺ کے مکہ میں داخلے کا کیا خطرہ ہے جبکہ ہم ان سے امان میں ہیں اور آپ کے داخلے کا مقصد تو خزاعہ کا بنونفاثہ سے بدلہ دلانا ہے قریش اور دوسرے اہل مکہ سے اس کا کیا تعلق ہے۔ ابوسفیان! عباس رضی اللہ عنہ کو یہ بھی کہتے نظر نہیں آتے کہ میری گردن کیوں ماری جائے گی؟ جبکہ عباس رضی اللہ عنہ ان کو بڑی قسموں سے یہ کہہ رہے ہیں اگر انہوں نے تم پر قابو پالیا تو وہ تمہاری گردن اڑا دیں گے۔ میں تو ان کی طرف سے امن و امان میں ہوں۔ یہ عمر رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کرتے ہیں جبکہ انہوں نے ابوسفیان کو دیکھا۔ یارسول اللہ ﷺ! یہ ابوسفیان ہے اس پر اللہ تعالیٰ بلا عہد و پیمان قابو دے دیا ہے۔ مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا بالکل انکار نہیں فرمایا۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ جب ابوسفیان آپ کے پاس تھے اس وقت وہ نہ تو جناب رسول اللہ ﷺ کی امان میں تھے اور نہ صلح میں۔ پھر ابوسفیان نے اس سلسلہ میں عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی جھگڑا نہیں کیا اور نہ ہی عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے جھگڑا کیا۔ بلکہ عباس رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی کہ میں نے اس کو پناہ دی ہے آپ ﷺ نے عباس و عمر رضی اللہ عنہما کی باہمی گفتگو میں سے کسی چیز کا انکار نہیں فرمایا تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اگر عباس رضی اللہ عنہ نے پناہ نہ دی ہوتی تو آپ عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے ارادے سے منع نہ فرماتے یعنی قتل ابوسفیان۔ اب انصاف سے آپ ہی بتلائیں کہ کون سا صلح سے نکلنا اس کو ختم کرنے والا ہے اور صلح کا کون سا توڑنا اس سے زیادہ واضح ہوگا۔ پھر اس کے بعد ابوسفیان مکہ میں داخل ہو کر بلند آواز سے وہ بات کہتے ہیں جو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے مقرر فرمائی تھی۔ من دخل دار ابی سفیان فهو آمن...... کہ ابوسفیان کے گھر میں داخل ہونے والے کو امن ہے اور اپنا دروازہ بند کر لینے والے کو امن ہے۔ مگر اس کے باوجود قریش ان کو یہ نہیں کہتے جناب ہمیں آپ کے گھر میں داخلے اور اپنے گھروں کے دروازے بند کرنے کی کیا حاجت ہے ہم تو امن میں ہیں اور ہمیں کسی امان کی ضرورت نہیں لیکن قریش سمجھتے تھے کہ وہ پہلے امان سے نکل چکے ہیں اور صلح ٹوٹ چکی ہے ان کلمات سے ان کا خطاب کیا جانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ قطعاً امن میں نہ تھے۔ ان کے لئے اب ایک ہی راستہ ہے جس سے وہ امن میں داخل ہو سکتے ہیں کہ وہ اس بات کو اپنا لیں جو جناب رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائی ہے ابوسفیان کے گھر میں یا اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیں۔ پھر ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے بھی ایسی روایت وارد ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا مکہ میں جب داخلہ ہوا تو اس وقت مکہ دار الحرب تھا دار امان و صلح نہ تھا۔ روایات ام ہانی رضی اللہ عنہا ملاحظہ ہو۔)

اللغات: الحمیت۔ صاف رنگ۔ الدسم۔ چربی والا۔ الحدق۔ دیکھنا۔ احاطہ کرنا۔

حاصل روایات: یہ متصل سند والی صحیح روایت ہے۔

نمبر ①: اس میں مکہ کے زور سے فتح ہونے کا مفہوم پایا جاتا ہے اور صلح سے اس کے فتح ہونے کی نفی ہے۔

نمبر②: اور یہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ وہ صلح جو آپ کے اور قریش کے مابین ہوئی تھی وہ آپ کے مکہ پر چڑھائی سے پہلے منقطع ہو چکی تھی۔

نمبر③: ہمارے معترض کو کیا یہ نظر نہیں آتا کہ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: **واصباح قریش واللہ لئن دخل رسول** صلی اللہ علیہ وسلم......

نمبر④: ذرا غور فرمائیں کہ قریش اگر امن وصلح میں ہوتے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ جیسا عقل ورائے والا آدمی یہ خیال نہ کرتا کہ قریش پر آپ تعرض کریں گے اور وہ اس سے ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ ناممکن بات ہے کوئی صاحب عقل کسی صاحب دین کے متعلق یہ سوچ نہیں سکتا۔

نمبر⑤: پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو یہ کیوں فرماتے **واللہ لئن ظفر بك**...... کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں اس حالت میں پالیں تو ضرور قتل کر دیں گے۔ اللہ کی قسم اس میں قریش کی بربادی ہے اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زور سے مکہ میں داخل ہو گئے اور ابوسفیان نے کہیں ان کو یہ جواب نہیں دیا **وما خوفی و خوف قریش من دخول رسول** صلی اللہ علیہ وسلم **مکة' ونحن فی امان منه**؟ مجھے اور قریش کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں داخلے کا کیا خطرہ ہے جبکہ ہم ان سے امان میں ہیں اور آپ کے داخلے کا مقصد تو خزاعہ کا بنونفاثہ سے بدلہ دلانا ہے قریش اور دوسرے اہل مکہ سے اس کا کیا تعلق ہے۔

نمبر⑥: ابوسفیان! عباس رضی اللہ عنہ کو یہ بھی کہتے نظر نہیں آتے کہ میری گردن کیوں ماری جائے گی؟ جبکہ عباس رضی اللہ عنہ ان کو بڑی قسموں سے یہ کہہ رہے ہیں اگر انہوں نے تم پر قابو پالیا تو وہ تمہاری گردن اڑا دیں گے۔ میں تو ان کی طرف سے امن وامان میں ہوں۔

نمبر⑦: یہ عمر رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں جبکہ انہوں نے ابوسفیان کو دیکھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ابوسفیان ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے بلا عہد وپیمان قابو دے دیا ہے۔ مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا بالکل انکار نہیں فرمایا۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ جب ابوسفیان آپ کے پاس تھے اس وقت وہ نہ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امان میں تھے اور نہ صلح میں۔

نمبر⑧: پھر ابوسفیان نے اس سلسلہ میں عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی جھگڑا نہیں کیا اور نہ ہی عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے جھگڑا کیا۔ بلکہ عباس رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی کہ میں نے اس کو پناہ دی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کی باہمی گفتگو میں سے کسی چیز کا انکار نہیں فرمایا۔

حاصل: اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ اگر عباس رضی اللہ عنہ نے پناہ نہ دی ہوتی تو آپ عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے ارادے سے منع نہ فرماتے یعنی قتل ابوسفیان۔ اب انصاف سے آپ ہی بتلائیں کہ کون سا صلح سے نکلنا اس کو ختم کرنے والا ہے اور صلح کا کون سا توڑنا اس سے زیادہ واضح ہوگا۔

نمبر⑨: پھر اس کے بعد ابوسفیان مکہ میں داخل ہو کر بلند آواز سے کہتے ہیں وہ بات کہتے ہیں جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے مقرر فرمائی تھی۔ **من دخل دار ابی سفیان فھو آمن**...... کہ ابوسفیان کے گھر میں داخل ہونے والے کو امن ہے اور

اپنا دروازہ بند کر لینے والے کو امن ہے۔ مگر اس کے باوجود قریش ان کو یہ نہیں کہتے جناب ہمیں آپ کے گھر میں داخلے اور اپنے گھروں کے دروازے بند کرنے کی کیا حاجت ہے ہم تو امن میں ہیں اور ہمیں کسی آمان کی ضرورت نہیں۔

لیکن قریش سمجھتے تھے کہ وہ پہلے امان سے نکل چکے ہیں اور صلح ٹوٹ چکی ہے ان کلمات سے ان کا خطاب کیا جانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ قطعاً امن میں نہ تھے۔ ان کے لئے اب ایک ہی راستہ تھا جس سے وہ امن میں داخل ہو سکتے تھے کہ وہ اس بات کو اپنا لیں جو جناب رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائی ہے ابوسفیان کے گھر میں یا اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیں۔

نمبر ⑩: پھر ام ہانی بنت ابی طالب ؓ سے بھی ایسی روایت وارد ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا مکہ میں جب داخلہ ہوا تو اس وقت مکہ دارالحرب تھا دار امان و صلح نہ تھا۔ روایات ام ہانی ؓ ملاحظہ ہو۔

۵۳۲۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَمَّا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلٰى مَكَّةَ فَرَّ اِلَيَّ رَجُلَانِ مِنْ اَحْمَائِيْ مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ وَكَانَتْ عِنْدَ هُبَيْرَةَ بْنِ اَبِيْ وَهْبٍ الْمَخْزُوْمِيِّ فَدَخَلَ عَلَيَّ اَخِيْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ :لَاَقْتُلَنَّهُمَا .فَغَلَّقْتُ عَلَيْهِمَا بَيْتِيْ ثُمَّ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلٰى مَكَّةَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ فِيْ جَفْنَةٍ اِنَّ فِيْهَا اَثَرَ الْعَجِيْنِ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ .فَلَمَّا اغْتَسَلَ اَخَذَ ثَوْبَهُ فَتَوَشَّحَ بِهِ ثُمَّ صَلّٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الضُّحٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَيَّ فَقَالَ مَرْحَبًا وَاَهْلًا بِاُمِّ هَانِئٍ مَا جَاءَ بِكِ ؟ فَاَخْبَرْتُهُ خَبَرَ الرَّجُلَيْنِ وَخَبَرَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ وَاَمَّنَّا مَنْ اَمَّنْتِ .

۵۳۲۸: ابو مرہ عقیل بن ابی طالب کے غلام نے ام ہانی ؓ سے بیان کیا کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ مکہ کی بالائی جانب میں نازل ہوئے تو میرے پاس میرے دو دیور جن کا تعلق بنو مخزوم سے تھا بھاگ کر آئے حضرت ام ہانی ؓ کی شادی ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی سے ہوئی تھی۔ میرے بھائی حضرت علی ؓ میرے پاس آئے اور کہنے لگے میں ان دونوں کو ضرور قتل کروں گا۔ میں نے (ان دونوں کو گھر میں داخل کر کے) باہر سے اپنے گھر کا دروازہ بند کر دیا پھر میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مکہ کے بالائی حصہ میں حاضر ہوئی میں نے آپ کو ایک ٹب میں غسل کرتے پایا جس میں آٹے کے اثرات تھے حضرت فاطمہ ؓ کپڑے سے غسل کے موقعہ پر آپ کو پردہ کئے ہوئے تھیں جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ نے کپڑا لیا اور اس میں اپنے جسم مبارک کو لپیٹا پھر نماز چاشت کی آٹھ رکعت ادا فرمائی پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا ام ہانی ؓ کو مرحبا اور خوش آمدید ہو۔ کیسے آمد ہوئی ہے؟ میں نے آپ کو ان دو آدمیوں کی بات اور علی ؓ کی بات بتلائی تو آپ نے فرمایا جس کو تم نے

پناہ دی اس کو ہم نے بھی پناہ دی جس کو تو نے امان دی ہم نے بھی امان دی۔

تخریج : ابوداؤد فی الجہاد باب ۱۵۵ مسند احمد ۶/۳۴۱ ، ۳۴۳۔

۵۳۲۹ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيْ مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيْلٍ عَنْ فَاخِتَةَ أُمِّ هَانِءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ .قَالَتْ :فَقُلْتُ :اِنِّيْ أَجَرْتُ حَمَوَيَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاِنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُفْلِتُ عَلَيْهِمَا لِيَقْتُلَهُمَا .قَالَتْ :فَقَالَ مَا كَانَ لَهُ ذٰلِكَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ . أَفَلَا تَرَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ الْمَخْزُوْمِيِّيْنَ لِمَكَّةَ ؟ وَلَوْ كَانَا فِيْ أَمَانٍ لَمَا طَلَبَ ذٰلِكَ مِنْهُمَا فَأَمَّنَتْهُمَا أُمُّ هَانِءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لِيَحْرُمَ بِذٰلِكَ دِمَاؤُهُمَا عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَمْ تَقُلْ لَهُ مَا لَكَ اِلَى قَتْلِهِمَا مِنْ سَبِيْلٍ لِأَنَّهُمَا وَسَائِرَ أَهْلِ مَكَّةَ فِيْ صُلْحٍ وَأَمَانٍ . ثُمَّ أَخْبَرَتْ أُمُّ هَانِءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِمَا كَانَ مِنْ جِوَارِ هٰذَيْنِ الْمَخْزُوْمِيِّيْنَ .فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ وَلَمْ يُعَنِّفْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ اِرَادَتِهِ قَتْلَهُمَا قَبْلَ جِوَارِ أُمِّ هَانِءٍ اِيَّاهُمَا .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَوْلَا جِوَارُهَا لَصَحَّ قَتْلُهُمَا وَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ قَتْلُهُمَا وَثَمَّةَ أَمَانٌ قَائِمٌ وَصُلْحٌ مُتَقَدِّمٌ لَهُمَا وَهٰذَا دُخُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَأَيُّ شَيْءٍ أَبْيَنُ مِنْ هٰذَا ؟ ثُمَّ قَدْ رَوَى أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مَا هُوَ أَبْيَنُ مِنْ هٰذَا.

۵۳۲۹ : ابن ابی الذئب نے سعید مقبری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابو مرہ مولیٰ عقیل سے انہوں نے ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن غسل فرمایا پھر ایک کپڑے میں لپٹ کر جس کی دونوں اطراف ایک دوسرے کے خلاف ڈالنے والے تھے آپ نے آٹھ رکعت نماز ادا فرمائی۔ ذرا غور فرمائیں کہ جناب علی رضی اللہ عنہ نے مکہ کے دو مخزومیوں کو قتل کرنا چاہا اگر اہل مکہ امان میں تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے قتل کے در پے نہ ہوتے اور ام ہانی رضی اللہ عنہا کو انہیں امان دینے کی کیا ضرورت تھی کہ جس سے علی رضی اللہ عنہ پر ان کا قتل حرام ہو جائے۔ نمبر۲ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ نہیں کہا کہ تم ان کو قتل نہیں کر سکتے کیونکہ یہ اور تمام اہل مکہ صلح اور امان میں ہیں۔ پھر ام ہانی رضی اللہ عنہا نے علی رضی اللہ عنہ کے طرز عمل اور اپنے پناہ دینے کا تذکرہ کیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی

پناہ کو تو بحال رکھا مگر علی رضی اللہ عنہ کو ام ہانی کی امان سے پہلے ان کے ارادہ قتل پر کوئی ڈانٹ ڈپٹ نہیں فرمائی۔ اس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی اگر ام ہانی رضی اللہ عنہا ان کو پناہ نہ دیتیں تو ان کا قتل درست تھا۔ اگر صلح قائم و دائم تھی تو پھر ان کا قتل محال و ناممکن تھا۔ اب اس سے زیادہ واضح اور کیا دلیل ہو کہ مکہ میں آپ کا داخلہ زور سے ہوا۔ پھر اس سے واضح تر روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

تخریج : مسلم فی الجهاد ٨٤/٨٥/٨٦' مسند احمد ٢/٥٣٨۔

روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ:

٥٣٣٠ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ مُوْسَى قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ :وَفَدْنَا إِلَى مُعَاوِيَةَ ، وَفِيْنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ :أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِحَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ؟ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ : أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ عَلَى إِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْأُخْرَى وَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَّرِ فَأَخَذُوْا بَطْنَ الْوَادِي وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَتِيْبَةٍ فَنَظَرَ فَرَآنِيْ فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ :يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ :اهْتِفْ لِيْ بِالْأَنْصَارِ وَلَا يَأْتِيْنِيْ إِلَّا أَنْصَارِيٌّ .قَالَ :فَهَتَفَ بِهِمْ حَتَّى إِذَا طَافُوْا بِهِ وَقَدْ وَبَّشَتْ قُرَيْشٌ أَوْبَاشَهَا وَأَتْبَاعَهَا فَقَالُوْا :تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَإِنْ أُصِيْبُوْا أُعْطِيْنَا الَّذِيْ سَأَلْنَا .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ -حِيْنَ طَافُوْا بِهِ -انْظُرُوْا إِلَى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ ثُمَّ قَالَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى أُحْصُدُوْهُمْ حَصَادًا حَتَّى تُوَافُوْنِيْ بِالصَّفَا فَانْطَلَقُوْا فَمَا يَشَاءُ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ مَا شَاءَ إِلَّا قَتَلَ وَمَا تَوَجَّهَ إِلَيْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ .فَقَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُبِيْحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ وَلَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ فَأَغْلَقَ النَّاسُ أَبْوَابَهُمْ .وَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ فَأَتَى عَلَى صَنَمٍ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَعْبُدُوْنَهُ، وَفِيْ يَدِهٖ قَوْسٌ فَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ .فَلَمَّا أَتَى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعَنُ فِيْ عَيْنَيْهِ وَيَقُوْلُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا . حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهٖ أَتَى الصَّفَا فَصَعِدَ عَلَيْهَا حَتَّى نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُوْهُ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ، وَالْأَنْصَارُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ تَحْتَهٗ. فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ

بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ :أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرَابَتِهِ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ.فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :وَجَاءَهُ الْوَحْيُ بِهِ وَكَانَ إِذَا جَاءَ لَمْ يَخْفَ عَلَيْنَا فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُقْضَى الْوَحْيُ .قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَقُلْتُمْ :أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرَابَتِهِ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ؟ قَالُوا :لَوْ كَانَ ذَكَرَ .قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَيْكُمْ ، وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ ، وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ فَأَقْبَلُوا يَبْكُونَ إِلَيْهِ وَيَقُولُونَ :وَاللَّهِ مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلَّا ضَنًّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ . فَهَذَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُخْبِرُ أَنَّ قُرَيْشًا عِنْدَ دُخُولِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَبَّشَتْ أَوْبَاشَهَا وَأَتْبَاعَهَا فَقَالُوا :تَقَدَّمَ هَؤُلَاءِ فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَإِنْ أُصِيبُوا أَعْطَيْنَا الَّذِي سَأَلْنَا وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى ذَلِكَ مِنْهُمْ فَقَالَ لِلْأَنْصَارِ انْظُرُوا إِلَى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ ثُمَّ قَالَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى احْصُدُوهُمْ حَصَادًا حَتَّى تُوَافُونِي بِالصَّفَا فَمَا يَشَاءُ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ مَنْ شَاءَ إِلَّا قَتَلَ وَمَا تَوَجَّهَ إِلَيْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ فَيَكُونُ مِنْ هَذَا دُخُولًا عَلَى أَمَانٍ ثُمَّ كَانَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ الْمَنُّ عَلَيْهِمْ ، وَالصَّفْحُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ زِيَادَةٌ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ .

۵۳۳۰: ثابت بنانی نے عبداللہ بن رباح سے روایت ہے کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اس وفد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے تو وہ کہنے لگے اے انصاریو! کیا میں تمہارے متعلقہ روایات میں سے ایک روایت تمہیں نہ سناؤں۔ پھر انہوں نے فتح مکہ کا تذکرہ کیا اور بتلایا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ میں داخلہ فرمایا تو وہ اس طرح تھا کہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کو لشکر کے ایک حصہ پر اور خالد بن ولید کو لشکر کے دوسرے حصہ پر اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو پیدل دستے پر مقرر فرمایا۔ انہوں نے بطن وادی کا راستہ اختیار کیا۔ جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے ایک دستے پر تھے آپ کی نگاہ مجھ پر پڑی تو فرمایا۔ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے کہا اے اللہ کے نبی میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا میرے لئے انصار کو بلاؤ اور صرف میرے انصار ہی میرے پاس آئیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کو آواز دی گئی جب وہ سب جمع ہو گئے قریش نے اپنے اوباشوں اور بدمعاشوں کو جمع کیا وہ کہنے لگے یہ لوگ آگے بڑھے ہیں اگر ان کو کامیابی مل گئی تو ہم ان کے ساتھ ہو جائیں گے اور اگر یہ لوگ مارے گئے تو ہم ان کو اتنا مال دیں گے جتنا وہ ہم سے مانگیں گے۔ جب انصار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے تو

آپ نے فرمایا قریش کے اوباشوں اور چیلوں چانٹوں کو دیکھو پھر آپ نے ایک ہاتھ کو دوسرے پر رکھ کر فرمایا تم ان کو کھیتی کی طرح کاٹ ڈالو یہاں تک کہ صفا کے پاس مجھے آملو۔ پس انصار روانہ ہوئے۔ پس ہم میں سے جو بھی چاہتا جس کو قتل کرتا جاتا تھا۔ ان میں سے ایک بھی ہماری طرف متوجہ نہ ہوا ابوسفیان کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ! قریش کے نوجوانوں کا خون مباح کر دیا گیا۔ آج کے دن کے بعد قریش نہ رہیں گے۔ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرے وہ امان میں ہے جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے وہ امن میں ہے۔ اس پر لوگوں نے اپنے گھروں کے دروازے بند کر لئے۔ جناب نبی اکرم ﷺ چلتے ہوئے حجر اسود کے پاس پہنچے اور اس کا استلام فرمایا۔ پھر بیت اللہ کا طواف کیا پھر آپ بیت اللہ کے پہلو میں کھڑے ہوئے بت کے قریب آئے جس کی مشرک پوجا کرتے تھے اس وقت آپ کے دست اقدس میں کمان تھی اور اس کا سرا آپ پکڑنے والے تھے۔ جب آپ بت کے قریب پہنچے تو کمان کا سرا اس کی دونوں آنکھوں میں چبھونے لگے اور زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے۔ جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا حق آگیا اور باطل بھاگ گیا بلاشبہ باطل بھاگنے والا ہے جب آپ طواف سے فارغ ہوئے تو صفا پر اس قدر بلند ہوئے کہ بیت اللہ نظر آنے لگا پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اللہ تعالیٰ کی تعریفیں بیان کر کے جو چاہا دعائیں فرمائیں اس وقت انصار پہاڑی کے نیچے تھے۔ بعض انصار ایک دوسرے کو کہنے لگے آپ کو قرابت کی رغبت اور خاندان کی مہربانی نے آلیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا جب آپ پر وحی آتی تھی تو ہم پر مخفی نہ رہتی تھی ہم میں سے کوئی آدمی اس وقت جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سر اٹھا کر اس وقت تک نہ دیکھ سکتا تھا یہاں تک کہ وحی مکمل ہو۔ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے گروہ انصار! کیا تم نے بات کہی ہے اس آدمی کو تو اس کی قرابت داری کی رغبت اور قبیلہ پر مہربانی نے آلیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا شاید ایسا تذکرہ ہوا ہو۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ یقینی بات ہے بے شک میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں میں نے اللہ تعالیٰ کے لئے اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے۔ میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ اور میری موت بھی تمہارے ساتھ ہے انصار رو رو کر کہہ رہے تھے اللہ کی قسم! ہم نے یہ بات اور جو کچھ ہم نے کہا وہ اللہ اور اس کے رسول کے متعلق بخل کرتے ہوئے کہا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرنے والے اور تمہارے عذر کو قبول کرنے والے ہیں۔ (یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتلا رہے ہیں کہ قریش نے اس وقت جبکہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اپنے اوباشوں اور پیروکاروں کو ابھارا اور کہنے لگے یہ لوگ آئے ہیں اگر ان کو کامیابی ہوگئی تو ہم ان کے ساتھ ہو جائیں گے اور اگر یہ ہلاک ہوئے تو ہم ان کو وہ انعام دیں گے جو یہ طلب کریں گے جناب رسول اللہ ﷺ کو (وحی سے) اس کی اطلاع مل گئی تو آپ نے انصار کو کہا کہ تم قریش کے اوباشوں سے پیروکاروں کا خیال کرو اور آپ نے ایک ہاتھ دوسرے پر مار کر فرمایا ان کو کھیتی کی طرح کاٹ ڈالو یہاں تک صفا کے پاس تم مجھ سے مل جاؤ۔ پس ہم میں سے جو جس کو چاہتا

قتل کر رہا تھا ان میں سے کسی ایک نے بھی ہمارا سامنا نہ کیا کہ وہ اس سے امان میں داخل ہوتے پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے (ابوسفیان کی درخواست) ان پر احسان و درگزر فرمایا۔ اس روایت میں سلیمان بن مغیرہ والی روایت سے کچھ اضافہ روایت یہ ہے یہ روایات قاسم بن سلام کی ہے۔)

تخریج : مسلم فی الجهاد ۸۴/۸۵/۸۶' مسند احمد ۵۳۸/۲۔

حاصل روایات : یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتلا رہے ہیں کہ قریش نے اس وقت جبکہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اپنے اوباشوں اور پیروکاروں کو ابھارا اور کہنے لگے یہ لوگ آئے ہیں اگر ان کو کامیابی ہوگئی تو ہم ان کے ساتھ ہو جائیں گے اور اگر یہ ہلاک ہوئے تو ہم ان کو وہ انعام دیں گے جو یہ طلب کریں گے جناب رسول اللہ ﷺ کو (وحی سے) اس کی اطلاع مل گئی تو آپ نے انصار کو کہا کہ تم قریش کے اوباشوں سے پیروکاروں کا خیال کرو اور آپ نے ایک ہاتھ دوسرے پر مار کر فرمایا کہ ان کو کھیتی کی طرح کاٹ ڈالو یہاں تک صفا کے پاس تم مجھ سے مل جاؤ۔ پس ہم میں سے جو جس کو چاہتا قتل کر رہا تھا ان میں سے کسی ایک نے بھی ہمارا سامنا نہ کیا کہ وہ اس سے امان میں داخل ہوتے پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے (ابوسفیان کی درخواست پر) ان پر احسان و درگزر فرمایا۔

اس روایت میں سلیمان بن مغیرہ والی روایت سے کچھ اضافہ ہے' روایت قاسم بن سلام کی ہے۔

۵۳۳۱ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ مِسْكِيْنٍ قَالَ :حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ :ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -حِيْنَ سَارَ إِلَى مَكَّةَ لِيَسْتَفْتِحَهَا -فَسَرَّحَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ ، وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَخَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .فَلَمَّا بَعَثَهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اهْتِفْ بِالْأَنْصَارِ فَنَادَى :يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَجِيْبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءُوْا كَمَا كَانُوْا عَلَى مُعْتَادٍ .ثُمَّ قَالَ :أُسْلُكُوْا هٰذَا الطَّرِيْقَ وَلَا يُشْرِفَنَّ أَحَدٌ إِلَّا أَيْ :قَتَلْتُمُوْهُ .وَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنْ قَتْلِ يَوْمَئِذٍ الْأَرْبَعَةِ .قَالَ :ثُمَّ دَخَلَ صَنَادِيْدُ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْكَعْبَةَ وَهُمْ يَظُنُّوْنَ أَنَّ السَّيْفَ لَا يُرْفَعُ عَنْهُمْ ثُمَّ طَافَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَى الْكَعْبَةَ فَأَخَذَ بِعِضَادَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ وَمَا تَظُنُّوْنَ ؟ .فَقَالُوْا : نَقُوْلُ أَخٌ وَابْنُ عَمٍّ حَلِيْمٌ رَحِيْمٌ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقُوْلُ كَمَا قَالَ يُوْسُفُ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ . قَالَ :فَخَرَجُوْا كَأَنَّمَا نُشِرُوْا مِنَ الْقُبُوْرِ فَدَخَلُوْا فِي الْإِسْلَامِ .فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ يَلِي الصَّفَا فَخَطَبَ ، وَالْأَنْصَارُ أَسْفَلَ مِنْهُ .فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَمَا إِنَّ الرَّجُلَ أَخَذَتْهُ الرَّأْفَةُ بِقَوْمِهِ

وَأَدْرَكَتْهُ الرَّغْبَةُ فِي قَرَابَتِهِ. قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ الْوَحْيَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَقُلْتُمْ: أَخَذَتْهُ الرَّأْفَةُ بِقَوْمِهِ وَأَدْرَكَتْهُ الرَّغْبَةُ فِي قَرَابَتِهِ فَمَا نَبِيٌّ أَنَا إِذًا كَلَّا وَاللَّهِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا إِنَّ الْمَحْيَا لَمَحْيَاكُمْ وَإِنَّ الْمَمَاتَ لَمَمَاتُكُمْ. قَالُوا: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْنَا إِلَّا مَخَافَةَ أَنْ تُفَارِقَنَا إِلَّا ضِنًّا بِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ صَادِقُونَ عِنْدَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ. قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا نَكَسَ نَحْرَهُ بِدُمُوعِ عَيْنَيْهِ. أَفَلَا يَرَى أَنَّ قُرَيْشًا بَعْدَ دُخُولِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَدْ كَانُوا يَظُنُّونَ أَنَّ السَّيْفَ لَا يُرْفَعُ عَنْهُمْ أَفَتَرَاهُمْ كَانُوا يَخَافُونَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَمَّنَهُمْ قَبْلَ ذَلِكَ؟ هَذَا وَاللَّهِ غَيْرُ مَخُوفٍ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُمْ عَلِمُوا أَنَّ إِلَيْهِ قَتْلَهُمْ إِنْ شَاءَ وَأَنَّ إِلَيْهِ الْمَنَّ عَلَيْهِمْ إِنْ شَاءَ وَأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَظْهَرَهُ عَلَيْهِمْ وَصَيَّرَهُمْ فِي يَدِهِ يَحْكُمُ فِيهِمْ بِمَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ قَبْلُ، وَمَنَّ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَعَفَا عَنْهُمْ. ثُمَّ قَالَ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ لَا تُغْزَى مَكَّةُ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ أَبَدًا.

۵۳۳۱: ثابت بنانی نے روایت کو عبداللہ بن رباح سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے جناب رسول اللہ ﷺ جب فتح مکہ کے لئے روانہ ہوئے تو آپ نے ابوعبیدہ بن جراح' زبیر بن العوام' خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کی سرکردگی میں لشکر روانہ فرمائے۔ جب ان کو روانہ کیا جاچکا تو آپ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا تم انصار کو آواز دو۔ انہوں نے اے نصار کے گروہ! کہہ کر آواز دی جناب رسول اللہ ﷺ کی بات سنو! وہ اپنی عادت کے مطابق آئے پھر آپ نے فرمایا تم اس راستہ سے چلو۔ جس کا سامنا ہوا سے قتل کر دو۔ جناب رسول اللہ ﷺ چلتے رہے اللہ تعالیٰ نے فتح عنایت فرمائی۔ اس میں قتل ہونے والے چار آدمی تھے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قریشی مشرک سردار کعبہ میں داخل ہو گئے ان کا خیال یہ تھا کہ وہ قتل سے نہ بچ سکیں گے آپ ﷺ نے طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا فرمائی پھر کعبہ شریف کے پاس آئے اور دروازے کی چوکھٹ کی دونوں جانبین پکڑ کر فرمایا تم کیا کہتے اور کیا گمان کرتے ہو؟ انہوں نے کہا آپ بھائی ہیں اور مہربان حوصلہ مند چچا کے بیٹے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں وہی بات کہتا ہوں جو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمائی تھی: ﴿لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ﴾ (یوسف:۹۲)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ بیت اللہ سے اس طرح نکلے گویا وہ قبور سے اٹھے ہیں۔ پھر وہ اسلام لے آئے۔
جناب رسول اللہ ﷺ صفا کے قریبی دروازہ سے نکلے اور آپ نے صفا پر خطبہ دیا۔ انصار نچلی جانب وادی میں تھے وہ کہنے لگے اس شخص کو اپنی قوم پر نرمی نے آلیا اور قوم کی طرف میلان نے پالیا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی اتاری۔ آپ نے فرمایا: اے انصار! کیا تم نے یہ کہا: اخذته الرافة بقومه وادركته الرغبة في قرابته۔ اس صورت میں تو میں نبی نہ ہوں گا اللہ کی قسم میں اللہ تعالیٰ کا سچا رسول ہوں۔ میرا جینا مرنا تمہارے ساتھ ہے انہوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم یہ بات آپ کی جدائی کے خطرے سے بخل کرتے ہوئے کہی۔ آپ نے فرمایا تم اللہ اور اس کے رسول کے ہاں سچے ہو۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ان میں کوئی ایسا نہ تھا کہ جس کا سینہ آنکھوں کے آنسوؤں کی وجہ سے جھکا نہ ہو۔

حاصل روایات: کیا اس معترض کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں داخلہ کے بعد کفار قریش کا گمان یہی تھا کہ وہ تلوار کی کاٹ سے بچ نہ سکیں گے یہ کس طرح ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وہ امن وامان میں ہوں اور پھر ڈر رہے ہوں اللہ کی قسم! یہ موقعہ تو آپ سے پھر ڈرنے کا نہیں تھا۔ لیکن وہ سمجھ گئے کہ آپ کی مرضی ہے کہ خواہ ان کو قتل کر دیں یا احسان کر کے چھوڑ دیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو غلبہ دیا اور آپ کے قابو میں کر دیا ہے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو پہلے یا بعد حکم دیا اسی طرح عمل پیرا ہوں گے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو معاف کر دیا پھر ان کو یہ بھی فرمایا۔ آج کے دن کے بعد مکہ میں لڑائی نہ کی جائے گی۔ جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

۵۳۳۲ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْبَرْصَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُوْلُ لَا تُغْزٰى مَكَّةُ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ أَبَدًا . قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ :تَفْسِيْرُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِأَنَّهُمْ لَا يَكْفُرُوْنَ أَبَدًا فَلَا يُغْزَوْنَ عَلَى الْكُفْرِ ، هٰذَا لَا يَكُوْنُ اِلَّا وَدُخُوْلُهُ اِيَّاهَا دُخُوْلُ غَزْوٍ .ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ صَبْرًا .

۵۳۳۲: شعبی نے حارث بن برصاء رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس دن کہ مکہ فتح ہوا آج کے بعد کبھی مکہ پر لڑائی کے لئے چڑھائی نہ کی جائے گی۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مکہ والے کبھی کفر اختیار نہ کریں گے کہ ان سے کفر کو ہٹانے کے لئے جہاد کرنا پڑے۔ پھر آپ نے فرمایا آج کے دن کے بعد کوئی قرشی قید میں جکڑ کر قتل نہ کیا جائے گا۔

تخریج: ترمذی فی السیر باب ۴۵' مسند احمد ۴۱۲/۳' ۴' ۲۱۳/۳۴۳۔

۵۳۳۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ :ثَنَا أَبِي عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُطِيْعٍ :سَمِعْتُ مُطِيْعًا يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُوْلُ :لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . قَالَ :فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ دِمَاءَ قُرَيْشٍ اِنَّمَا حُرِّمَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لِمَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُرْمَتُہُ یَوْمَئِذٍ عَلَیْھِمْ .ثُمَّ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ خُطْبَۃً بَیَّنَ فِیْھَا حُکْمَ مَکَّۃَ قَبْلَ دُخُوْلِہٖ اِیَّاھَا وَحُکْمَھَا وَقْتَ دُخُوْلِہٖ اِیَّاھَا وَحُکْمَھَا بَعْدَ ذٰلِکَ .

۵۳۳۳: شعبی نے عبداللہ بن مطیع سے نقل کیا کہ میں نے مطیع سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا آج کے بعد قیامت تک کوئی قریشی پکڑ جکڑ کر قتل نہ کیا جائے گا۔اس روایت سے یہ دلالت مل گئی کہ قریش کے خون اس دن کے بعد حرام ہوئے اس دن ان کے خون جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے حرام نہ تھے۔ پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اس مین مکہ میں داخلے سے پہلے جو اس کا حکم تھا وہ بتلایا اور داخلہ کے وقت اور بعد کا حکم بتلایا۔جیسا کہ یہ روایت دلالت کر رہی ہے عمرو بن عون کی روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسلم فی الجھاد ٨٨' دارمی فی الدیات باب ٢٤' مسند احمد ٣' ٤١٢' ٤' ٢١٣۔

۵۳۳۴ : حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنِ بْنِ اِسْمَاعِیْلَ اَنَّہٗ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مَکَّۃَ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمٰوَاتِ ، وَالْاَرْضَ ، وَالشَّمْسَ ، وَالْقَمَرَ وَوَضَعَھَا بَیْنَ ھٰذَیْنِ الْاَخْشَبَیْنِ ثُمَّ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَمْ تَحِلَّ لِیْ اِلَّا سَاعَۃً مِنْ نَھَارٍ وَلَا یُخْتَلٰی خَلَاھَا وَلَا یُعْضَدُ شَجَرُھَا وَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُھَا وَلَا یُرْفَعُ لُقَطَتُھَا اِلَّا مُنْشِدُھَا .فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِلَّا الْاِذْخِرَ .

۵۳۳۴: عمرو بن عون بن اسماعیل بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ کو اس دن سے حرام قرار دیا جس دن کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور سورج اور چاند کو پیدا کیا اور مکہ کو ان دو اخشبین کے درمیان رکھا پھر یہ میرے علاوہ کسی کے لئے حلال نہیں ہوا اور میرے لئے بھی دن کے ایک خاص وقت میں حلال ہوا۔اس کے گھاس کو نہ کاٹا جائے اور نہ اس کے درخت کو کاٹا جائے اور نہ اس کے شکار کو بھگایا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز کو اٹھایا جائے سوائے اس آدمی کے جس کی گم ہوئی ہو۔عباس ؓ نے کہا مگر اذخر گھاس (آپ نے فرمایا مگر اذخر)

تخریج : بخاری فی الجنائز باب٧٦' والعلم باب ٣٩' والصید باب ٩' المغازی باب٥٣' مسلم فی الحج ٤٤٥/٤٤٠' ابو داؤد فی المناسک باب٧٩/٩٥' نسائی فی الحج باب ١١٠/١٢٠' مسند احمد ١/١١٩' ٣/١٩٩۔

۵۳۳۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ :ثَنَا سَعِیْدٌ الْمَقْبُرِیُّ قَالَ :سَمِعْتُ اَبَا شُرَیْحٍ الْکَعْبِیَّ یَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ

حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَنَّ فِيهَا شَجَرًا ، فَإِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ قَدْ أُحِلَّتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَحَلَّهَا لِي وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ وَإِنَّمَا أَحَلَّهَا لِي سَاعَةً .

۵۳۳۵: سعید مقبری کہتے ہیں کہ میں نے ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام کیا لوگوں نے اس کو حرام نہیں کیا۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اس میں کوئی خون نہ بہائے اور نہ کسی درخت کو کاٹے' اگر کوئی بتکلف رخصت رخصت بنانے کی کوشش کرے (تو اسے کہتا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اللہ کے رسول کے لئے حلال کیا اور وہ بھی دن کی ایک گھڑی کے لئے' لوگوں کے لئے اس کو حلال نہیں کیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الدیات باب۱۳' مسند احمد ۳۸۵/۶۔

۵۳۳۶ : حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ :وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ : لَمَّا بَعَثَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ الْبَعْثَ إِلَى مَكَّةَ لِغَزْوِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَتَاهُ أَبُو شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ فَكَلَّمَهُ بِمَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى نَادِي قَوْمِهِ فَجَلَسَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَ عَمَّا حَدَّثَ عَمْرَو بْنَ سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّا جَاءَ بِهِ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ .قَالَ :قُلْتُ لَهُ : إِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ عَدَتْ خُزَاعَةُ عَلَى رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَتَلُوهُ بِمَكَّةَ وَهُوَ مُشْرِكٌ .قَالَ : فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا خَطِيبًا فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ ، وَالْأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرًا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَلَمْ تَحِلَّ لِي إِلَّا هٰذِهِ السَّاعَةَ غَضَبًا أَلَا ثُمَّ عَادَتْ كَحُرْمَتِهَا أَلَا فَمَنْ قَالَ لَكُمْ :إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحَلَّهَا فَقُولُوا :إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَلَّهَا لِرَسُولِهِ وَلَمْ يُحِلَّهَا لَكَ .يَا مَعْشَرَ خُزَاعَةَ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ فَقَدْ قَتَلْتُمْ قَتِيلًا لَأَدِيَنَّهُ فَمَنْ قُتِلَ بَعْدَ مَقَامِي هٰذَا فَهُوَ بِخَيْرِ نَظَرَيْنِ إِنْ أَحَبَّ فَدَمُ قَاتِلِهِ وَإِنْ أَحَبَّ فَعَقْلُهُ . قَالَ :انْصَرِفْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَنَحْنُ أَعْلَمُ بِحُرْمَتِهَا مِنْكَ إِنَّهَا لَا تَمْنَعُ سَافِكَ دَمٍ وَلَا مَانِعَ جِزْيَةٍ لَا خَالِعَ طَاعَةٍ .قَالَ :قُلْتُ قَدْ كُنْتُ شَاهِدًا وَكُنْتَ غَائِبًا وَقَدْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَلِّغَ شَاهِدُنَا غَائِبَنَا قَدْ أَبْلَغْتُكَ.

۵۳۳۶: سعید بن مقبری نے ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جب عمرو بن سعید نے عمروہ ابن زبیر کے خلاف فوج کشی کے لئے مکہ لشکر بھیجا تو ابوشریح اس کے پاس گئے اور اس سے بات کرتے ہوئے وہ بات بتلائی جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی پھر وہاں سے نکل کر اپنی قوم کی مجلس میں پہنچے اور بیٹھ گئے میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے پاس بیٹھ گیا اور انہوں نے وہ روایت بیان کی جو عمرو بن سعید کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر کے سنائی تھی اور پھر عمرو بن سعید نے جو اس کا جواب دیا۔ (وہ بھی ذکر کیا)۔ ابوشریح کہنے لگے میں اس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جبکہ آپ نے مکہ فتح کیا جبکہ فتح کے دن کی صبح ہوئی تو بنوخزاعہ نے بنو ہذیل کے ایک آدمی پر زیادتی کرتے ہوئے اس کو مکہ میں شرک کی حالت میں قتل کر ڈالا۔

ابوشریح کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے مکہ کو آسمان و زمین کی پیدائش سے حرام کیا ہے اور وہ قیامت تک حرام رہے گا۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے حلال نہیں کہ وہ اس میں خون ریزی کرے اور اس کے درخت کو کاٹے اور یہ کسی کے لئے مجھ سے پہلے حلال نہیں ہوا اور میرے بعد کسی کے لئے حلال نہ ہوگا اور میرے لئے بھی اسی ایک گھڑی کے لئے حلال ہوا اور اس کا مقصد بھی غضب الٰہی کا قریش پر ظاہر کرنا مقصود تھا۔

خبردار! پھر اس کی حرمت پہلے کی طرح واپس لوٹ آئی۔

خبردار! جو شخص تم سے کہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حلال کیا تو اس کو جواب دو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس کو حلال کیا ہے۔ تیرے لئے اس کو حلال نہیں کیا۔

اے گروہ خزاعہ اپنے ہاتھ روک لو۔ تم نے ایک آدمی مار ڈالا ہے میں ضرور اس کی دیت ادا کروں گا۔ جس آدمی نے میرے خطبے کے بعد قتل کیا۔ اس کو دو میں سے ایک چیز اختیار کرنا ہوگی اگر وہ پسند کرے تو اپنے قاتل کا خون بہا ادا کر دے اور اگر پسند کرے تو اس کی دیت ادا کرے۔

ابوشریح کہتے ہیں کہ (یہ بات سن کر وہ کہنے لگا) اے شیخ واپس چلے جاؤ۔ ہم اس کی حرمت کو تم سے زیادہ جانتے ہیں وہ (مکہ) خون بہانے والے حرمت سے روکنے والے اور باغی (کو پکڑنے) کے لئے مانع نہیں میں نے کہا میں تو وہاں موجود تھا اور تو غائب تھا اور ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ ہم موجودین غائبین کو پہنچا دیں میں نے آپ کا حکم پہنچا دیا۔

۵۳۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ حِيْنَ قَطَعَ بَعْثًا إِلَى مَكَّةَ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ. يَا هٰذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مَکَّۃَ حَرَامٌ حَرَّمَھَا اللّٰہُ وَلَمْ یُحَرِّمْھَا النَّاسُ وَاِنَّ اللّٰہَ اِنَّمَا اَحَلَّ لِیَ الْقِتَالَ بِھَا سَاعَۃً مِنَ النَّھَارِ وَلَعَلَّہٗ اَنْ یَکُوْنَ بَعْدِیْ رِجَالٌ یَسْتَحِلُّوْنَ الْقِتَالَ بِھَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ مِنْھُمْ فَقُوْلُوْا :اِنَّ اللّٰہَ اَحَلَّھَا لِرَسُوْلِہٖ وَلَمْ یُحِلَّھَا لَکَ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ .وَلَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیُبَلِّغُ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ مَا حَدَّثْتُکَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ .قَالَ عَمْرٌو :اِنَّکَ شَیْخٌ قَدْ خَرِفْتَ وَقَدْ ھَمَمْتُ بِکَ قَالَ :اَمَا وَاللّٰہِ لَاَتَکَلَّمَنَّ بِالْحَقِّ وَاِنْ شَدَدْتَ رِقَابَنَا .

۵۳۳۷: سعید مقبری بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے سنا جبکہ وہ عمرو بن سعید کو فرما رہے تھے اور وہ منبر پر بیٹھا تھا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب اس نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ لڑائی کے لئے لشکر روانہ کیا۔
اے صاحب! میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام قرار دیا ہے اس کو لوگوں نے حرام قرار نہیں دیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے لئے بھی دن کی ایک گھڑی میں لڑائی کو جائز قرار دیا اور ممکن ہے کہ میرے بعد کچھ لوگ اس میں لڑائی کو جائز و حلال قرار دیں تو جو ایسا کرے اس سے کہو! بے شک اس کو اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال قرار دیا تمہارے لئے حلال قرار نہیں دیا (اور فرمایا) تم میں سے جو موجود ہیں وہ غائب لوگوں کو یہ بات پہنچا دیں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات نہ فرمائی ہوتی کہ حاضر غائب کو پہنچا دے تو میں تمہیں یہ بات نہ کہتا۔ عمرو بن سعید یہ سن کر کہنے لگا۔ تم بوڑھے ہو گئے جس کی وجہ سے تمہاری عقل سٹھیا گئی ہے۔ میں تو تمہیں سزا دینے کا پختہ ارادہ کر چکا۔ حضرت ابو شریح فرمانے لگے ہم ضرور بضرور حق بات کہیں گے خواہ تم ہماری مشکیں کس دو۔

۵۳۳۸ : حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ شُعَیْبِ بْنِ اللَّیْثِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْخُزَاعِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنٰی حَدِیْثِ فَھْدٍ الَّذِیْ قَبْلَ ھٰذَا الْحَدِیْثِ .

۵۳۳۸: ابو سعید مقبری کہتے ہیں کہ حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

۵۳۳۹ :حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ :اَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَۃَ عَنْ اَبِیْ سَلْمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْحَجُوْنِ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰہِ اِنَّکِ لَخَیْرُ اَرْضِ اللّٰہِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰہِ اِلَی اللّٰہِ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ کَانَ قَبْلِیْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ وَمَا اُحِلَّتْ لِیْ اِلَّا سَاعَۃً مِنَ النَّھَارِ وَھِیَ بَعْدَ سَاعَتِھَا ھٰذِہٖ حَرَامٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ .

۵۳۳۹: ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجون پہاڑ پر کھڑے ہوئے پھر فرمایا اللہ کی قسم! بے شک اللہ تعالیٰ کی زمین پر تو سب سے بہتر زمین ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پیاری زمین ہے مجھ سے پہلے کسی کے لئے اور نہ میرے بعد کسی کے لئے یہ حلال ہوگی اور میرے لئے بھی دن کی ایک گھڑی میں حلال ہوئی اب اس گھڑی کے بعد قیامت تک کے لئے حرام ہے۔

۵۳۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ وَأَبُوْ سَلَمَةَ قَالَا :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۵۳۴۰: حماد بن سلمہ نے محمد بن عمرو سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۳۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مَكَّةَ قَتَلَتْ هُذَيْلٌ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ بِقَتِيْلٍ كَانَ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ .قَالَ :فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ أَهْلِ مَكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ ، وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِيْ وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَإِنَّهَا سَاعَتِيْ هٰذِهٖ حَرَامٌ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدِهَا .

۵۳۴۱: ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ کو فتح کر دیا تو ہذیل نے بنولیث کا ایک آدمی مار ڈالا اور یہ قتل اس آدمی کے بدلے کیا جو زمانہ جاہلیت میں بنو ہذیل کا ہوا تھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ سے ہاتھیوں کو دفع کر دیا اور اپنے رسول اور ایمان والوں کو مکہ پر غلبہ دیا یہ مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا اور میرے بعد بھی کسی کے لئے حلال نہ ہوگا میرے لئے بھی دن کی ایک گھڑی میں حلال کیا گیا۔ پس بلاشبہ وہ یہی گھڑی ہے جو حرام کی گئی اس کے درخت کو نہ کاٹا جائے گا اور نہ اس کے کانٹے کو توڑا جائے گا اور نہ اس کی گری پڑی چیز کو اٹھایا جائے گا سوائے اس آدمی کے جس کی گم کردہ ہو۔

تخریج : بخاری فی العلم باب۳۹' والشروط باب۱۵' مسلم فی الحج ۴۴۷' ابو داؤد فی المناسك باب۸۹' والجهاد باب۱۵۶' مسند احمد ۲/۲۳۸' ۴/۳۲۳۔

۵۳۴۲: حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ أَهْلِ مَكَّةَ الْفِيْلَ وَقَالَ لَا يُلْتَقَطُ ضَالَّتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ . أَفَلَا يَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخْبَرَ بِهٖ فِيْ خُطْبَتِهٖ هٰذِهٖ أَنَّ

اللّٰهَ تَعَالٰى أَحَلَّ لَهُ مَكَّةَ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ عَادَتْ حَرَامًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .فَلَوْ كَانَ لَا حَاجَةَ بِهٖ اِلَى الْقِتَالِ فِىْ تِلْكَ السَّاعَةِ اِذًا لَكَانَتْ فِىْ تِلْكَ السَّاعَةِ ، وَفِيْمَا قَبْلَهَا وَفِيْمَا بَعْدَهَا عَلٰى مَعْنًى وَاحِدٍ وَكَانَ حُكْمُهَا فِىْ تِلْكَ الْاَوْقَاتِ كُلِّهَا حُكْمًا وَاحِدًا .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :اِنَّمَا أُبِيْحَ لَهُ اِظْهَارُ السِّلَاحِ بِهَا لَا غَيْرُ .قِيْلَ لَهُ :وَأَىُّ حَاجَةٍ بِهٖ اِلٰى اِظْهَارِ السِّلَاحِ اِذَا كَانَ لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يُقَاتِلَ بِهٖ أَحَدًا فِيْهَا ؟ هٰذَا مُحَالٌ عِنْدَنَا وَلَا يَجُوْزُ اِظْهَارُ السِّلَاحِ بِهَا اِلَّا وَهُوَ مُبَاحٌ لَهُ الْقِتَالُ بِهٖ .وَقَدْ بَيَّنَ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ فِىْ حَدِيْثِهِ الَّذِىْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِىْ هٰذَا الْفَصْلِ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِىِّ هٰذَا الْمَعْنٰى فَقَالَ فِيْهِ وَاِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا أَحَلَّ لِىَ الْقِتَالَ فِيْهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ . أَفَيَجُوْزُ لَهُ أَنْ يُحِلَّ لَهُ قِتَالَ مَنْ هُوَ فِىْ هُدْنَةٍ مِنْهُ وَأَمَانٍ ؟ هٰذَا لَا يَجُوْزُ .ثُمَّ قَدْ كَانَ دُخُوْلُهُ اِيَّاهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُخُوْلَ مُحَارِبٍ لَا دُخُوْلَ آمِنٍ لِاَنَّهُ دَخَلَهَا وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ .

۵۳۴۲: حرب بن شداد نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی۔ البتہ انہوں نے یہ کہا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ سے ہاتھی والوں کو روک دیا اور یہ بھی کہا۔ اس کی گری پڑی چیز کو وہی اٹھا سکتا ہے جس کی گم ہوئی ہو۔ کیا معترض کو یہ معلوم نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے اس خطبہ میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ کو دن کی ایک گھڑی میں حلال کیا پھر اس کی حرمت قیامت تک کے لئے لوٹ کر آئی اگر اس موقعہ پر قتال کی حاجت نہ ہوتی تو اس گھڑی اور اس سے پہلے اور اس کے بعد اوقات اس کا تو مفہوم ایک ہی تھا اور اس کا حکم ان تمام اوقات میں ایک ہی تھا۔ اگر کوئی معترض کہے کہ آپ کے لئے اس لئے مباح ہوا تا کہ اسلحہ کو ظاہر کر سکیں اس کے علاوہ کوئی مقصد نہ تھا۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ اسلحہ کے اظہار کی آخر کیا ضرورت تھی جبکہ اس کے ساتھ کسی کو لڑنے کی اجازت ہی نہ تھی؟ ہمارے نزدیک تو یہ بات ناممکن ہے اسلحہ کا اظہار بھی وہاں اس کو جائز ہے جس کے لئے قتال مباح ہو اور شروع باب میں اسی معنی کی روایت ابوسعید مقبری سے گزر چکی جس میں یہ مذکور ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں قتال کو دن کی ایک گھڑی میں حلال کیا ہے یہ کیوں کر جائز ہے کہ ادھر تو وہ لوگ امان اور صلح میں ہوں اور ادھر ان سے قتال کیا جائے یہ ہرگز جائز نہیں۔ آپ کا مکہ میں داخل ایک محارب کی طرح تھا امن کا داخلہ نہ تھا کیونکہ آپ کے سر مبارک پر مغفر (خود) رکھا ہوا تھا۔ جیسا اس روایت میں ہے۔

تخریج : بخاری فی العلم باب۳۹' مسلم فی الحج ٤٤٧' ابو داؤد فی المناسك باب۸۹' مسند احمد ۲/۲۳۸۔

۵۳۴۳ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ

الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ .فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوْهُ .قَالَ مَالِكٌ :قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا .

۵۳۴۳: ابن شہاب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح والے سال جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھا جب آپ نے اس کو اتارا تو ایک شخص آ کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ابن خطل ہے جو کعبہ شریف کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو۔
امام مالک کہتے ہیں کہ ابن شہاب نے بتلایا کہ اس دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں نہ تھے۔

تخریج : بخاری فی الصید ۱۸' والجهاد باب۱۶۹' والمغازی باب۴۸' واللباس باب۱۷' مسلم فی الحج ۴۵۰' ابو داؤد فی الجهاد باب۱۱۷' ترمذی فی الجهاد باب۱۸' نسائی فی المناسك باب۱۰۷' ابن ماجه فی الجهاد باب۱۸' دارمی فی المناسك باب۸۸' والسیر باب۲۰' مالك فی الموطا ۲۴۷' فی الحج مسند احمد ۱۰۹/۳۔

۵۳۴۴ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا . وَقِيْلَ :إِنَّهُ دَخَلَهَا وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ !

۵۳۴۴: ابو الولید نے مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ اس میں یہ الفاظ نہیں کہ آپ اس وقت حالت احرام میں نہ تھے اور یہ بھی کہا گیا کہ جب آپ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ سیاہ پگڑی پہنے ہوئے تھے۔

۵۳۴۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ .

۵۳۴۵: ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ پگڑی پہن رکھی تھی۔

تخریج : مسلم فی الحج ۴۵۱/۴۵۴' ابو داؤد فی اللباس باب۶' ۲۰' ترمذی فی اللباس باب۱۱' والجهاد باب۹' تفسیر سوره۶۹/۲' نسائی فی المناسك باب۱۰۷' والزینه باب۱۰۹' ابن ماجه فی اللباس باب۱۴' والجهاد باب۲۲' دارمی فی المناسك باب۸۸' مسند احمد ۳' ۳۶۳' ۴'

۳۰۷۔

۵۳۴۶ : حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ : ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۳۴۶: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۳۴۶ : حَدَّثَنَا فَهْدُ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلِمَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ .

۵۳۴۷: حماد بن مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں جب داخل ہوئے تو آپ سیاہ عمامہ پہنے ہوئے تھے۔

تخریج : مسلم فی الحج ٤٥١/٤٥٤ ابن ماجه فی اللباس باب١٤ ١٥ والجهاد باب٢٢۔

۵۳۴۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْاَوْدِيُّ قَالَ : ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ : فَلَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ اِيَّاهَا غَيْرَ مُحَارِبٍ اِذًا لَمَّا دَخَلَهَا .وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْلَالَ اللّٰهِ مَكَّةَ لَهُ كَمَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ قَدْ مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يَدْخُلُوْا الْحَرَمَ غَيْرَ مُحْرِمِيْنَ .

۵۳۴۸: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخلہ کے وقت محارب نہ ہوتے تو مکہ میں داخلہ کی ضرورت نہ تھی یہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جوان رواۃ میں سے ہیں جنہوں نے یہ روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو ان کے لئے حلال کر دیا تھا جیسا کہ ہم نے ابھی روایت نقل کی ہے۔حالانکہ حرم کی سرزمین میں بلا احرام داخلہ ممنوع ہے۔

بلا احرام دخول مکہ کی ممانعت کی روایات:

۵۳۴۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ : حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ مَكَّةَ اِلَّا مُحْرِمًا .

۵۳۴۹: عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ کوئی آدمی بلا احرام مکہ میں داخل نہ ہو۔

۵۳۵۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ :ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ :قَالَ عَطَاءٌ قَالَ :ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا عُمْرَةَ عَلَى الْمَكِّيِّ إِلَّا أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْحَرَمِ فَلَا يَدْخُلُهُ إِلَّا حَرَامًا . فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :فَإِنْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ مَكَّةَ قَرِيبًا ؟ قَالَ :نَعَمْ يَقْضِي حَاجَتَهُ وَيَجْعَلُ مَعَ قَضَائِهَا عُمْرَةً .

۵۳۵۰: عطاء کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا مکی آدمی کے عمرہ کی صورت یہ ہے کہ وہ حرم سے باہر جائے پھر احرام سے مکہ میں داخل ہو۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے سوال کیا اگر کوئی آدمی نکل کر مکہ کے قریبی علاقہ میں جائے تو انہوں نے فرمایا تب بھی احرام لازم ہے وہ اپنی ضرورت بھی پوری کرے اور عمرہ بھی ادا کرے۔

۵۳۵۱ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ :ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ تَاجِرٌ وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ إِلَّا وَهُوَ مُحْرِمٌ . فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ إِحْلَالَ اللّٰهِ إِيَّاهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ لِحَاجَتِهِ إِلَى الْقِتَالِ مِنْهَا لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنَ النَّاسَ جَمِيعًا إِلَّا سِتَّةَ نَفَرٍ وَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ

۵۳۵۱: عطاء بن ابی رباح نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کوئی تاجر اور طالب حاجت بھی مکہ میں بلا احرام داخل نہیں ہوسکتا۔ان روایات سے یہ دلالت مل گئی کہ دخول مکہ کے لئے احرام ضروری ہے آپ کا بلا احرام داخلہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے مکہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حاجت قتال کی وجہ سے حلال کیا اور قتال کے لئے بلا احرام ہونا لازم ہے۔فلا جدال) اگر کوئی معترض کہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام کو امن دیا مگر چھ آدمی مستثنیٰ تھے اور یہ روایت اس کی دلیل ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے دخول مکہ کے لئے احرام ضروری ہے آپ کا بلا احرام داخلہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے مکہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حاجت قتال کی وجہ سے حلال کیا اور قتال کے لئے بلا احرام ہونا لازم ہے۔فلا جدال)

اعتراض: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام کو امن دیا مگر چھ آدمی مستثنیٰ تھے اور یہ روایت اس کی دلیل ہے۔

فتح مکہ کے دن مباح الدم (جن کا خون حلال تھا) چھ افراد:

۵۳۵۲ :مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ :ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :زَعَمَ السُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ آمَنَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَقَالَ اُقْتُلُوْهُمْ وَاِنْ وَجَدْتُمُوْهُمْ مُتَعَلِّقِيْنَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ عِكْرِمَةَ بْنَ اَبِىْ جَهْلٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خَطَلٍ وَمِقْيَسَ بْنَ صَبَابَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ سَرْحٍ .فَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَطَلٍ فَاُتِیَ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَبَقَ اِلَيْهِ سَعِيْدُ بْنُ حُرَيْثٍ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَسَبَقَ سَعِيْدٌ عَمَّارًا وَكَانَ اَشَدَّ الرَّجُلَيْنِ فَقَتَلَهُ.وَاَمَّا مِقْيَسُ بْنُ صَبَابَةَ فَاَدْرَكَهُ النَّاسُ فِى السُّوْقِ فَقَتَلُوْهُ .وَاَمَّا عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِىْ جَهْلٍ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَاَصَابَتْهُمْ رِيْحٌ عَاصِفٌ فَقَالَ اَصْحَابُ السَّفِيْنَةِ لِاَهْلِ السَّفِيْنَةِ اَخْلِصُوْا فَاِنَّ آلِهَتَكُمْ لَا تُغْنِىْ عَنْكُمْ شَيْئًا هَاهُنَا .فَقَالَ عِكْرِمَةُ :وَاللّٰهِ لَئِنْ لَمْ يُنَجِّنِىْ فِى الْبَحْرِ اِلَّا الْاِخْلَاصُ لَمْ يُنَجِّنِىْ فِى الْبَرِّ غَيْرُهُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَیَّ عَهْدًا اِنْ اَنْتَ اَنْجَيْتَنِىْ مِمَّا اَنَا فِيْهِ اَنِّىْ آتِیَ مُحَمَّدًا ثُمَّ اَضَعُ يَدِیْ فِىْ يَدِهٖ فَلَاَجِدَنَّهُ عَفُوًّا كَرِيْمًا فَاَسْلَمَ .قَالَ :وَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ سَرْحٍ اخْتَبَاَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهٖ حَتّٰى اَوْقَفَهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ :فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَاْبٰى فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ .ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَمَا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ يَقُوْمُ اِلٰى هٰذَا حِيْنَ رَآنِىْ كَفَفْتُ يَدِیْ عَنْ بَيْعَتِهٖ فَيَقْتُلُهُ.قَالُوْا :مَا دَرَيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا فِىْ نَفْسِكَ فَهَلَّا اَوْمَاْتَ اِلَيْنَا بِعَيْنِكَ .فَقَالَ اِنَّهُ لَا يَنْبَغِىْ لِنَبِىٍّ اَنْ تَكُوْنَ لَهُ خَائِنَةُ عَيْنٍ .

۵۳۵۲: اسباط بن نصر کہتے ہیں کہ سدی کا زعم یہ ہے کہ مصعب بن سعد نے اپنے والد سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب فتح مکہ کا دن آیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کو امن دیا سوائے چار مردوں اور دو عورتوں کے۔ ان کے متعلق فرمایا ان کو قتل کر ڈالو خواہ یہ کعبہ کے پردوں سے لٹکنے والے ہوں: نمبر ① عکرمہ بن ابی جہل۔ نمبر ② عبداللہ بن خطل۔ نمبر ③ مقیس بن ضبابہ۔ نمبر ④ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔

تشریح عبداللہ بن خطل کو کعبہ کے پردوں سے لپٹا پایا گیا سعید بن حریث اور عمار بن یاسرؓ دونوں اس کی طرف دوڑے سعید آگے نکل گئے وہ زور میں زیادہ تھے اور اس کو قتل کر دیا اور مقیس بن ضبابہ کو لوگوں نے بازار میں پا کر قتل کر دیا باقی عکرمہ (یمن کی طرف) کشتی میں سوار ہو کر چل دیئے طوفان آ گیا کشتی والے ایک دوسرے کو کہنے لگے خالص کر کے اللہ کو پکارو تمہارے معبود یہاں کام نہیں دیتے۔ عکرمہ کہنے لگے۔ اگر یہ سمندر میں بچا نہیں سکتے تو خشکی میں بھی بچا نہیں سکتے۔ خشکی میں بھی وہی بچا سکتا ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں اگر تو مجھے اس طوفان سے بچالے گا تو میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں رکھ دوں گا میں امید کرتا ہوں کہ وہ مجھے مہربانی سے معاف فرما دیں گے۔ پس وہ اسلام لے آئے۔ باقی عبداللہ بن ابی

سرح' حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہاں چھپ گیا جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ کو بیعت کر لیجئے۔ راوی کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھا کر تین مرتبہ اس کی طرف دیکھا۔ ہر مرتبہ آپ نگاہ کو دور کر لیتے پھر تین مرتبہ کے بعد اس کو بیعت کر لیا۔

پھر صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا آدمی نہ تھا کہ اس کی طرف اٹھ کر اس وقت اس کو قتل کر ڈالتا جبکہ میں نے اس کی بیعت سے ہاتھ روک لیا تھا انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی بات ہم بوجھ نہیں سکے۔ آپ نے ہماری طرف آنکھ سے کیوں اشارہ نہ کر دیا آپ نے فرمایا۔ کسی نبی کی آنکھ بھی خیانت کرنے والی نہیں ہوتی۔ (یعنی وہ کسی چیز کو نظر چرا کر نہیں دیکھتے)

تخریج : بخاری فی الصید باب۱۸' والجهاد باب۱۶۹' المغازی باب۴۸' مسلم فی الحج ۴۵۰' ابو داؤد فی الجهاد باب۱۱۷' ترمذی فی الجهاد باب۱۸' نسائی فی الحج باب۱۰۷' والتحریم باب۱۴' دارمی فی المناسك باب۸۸' والسیر باب۱۹' مالك فی الحج ۲۴۷' مسند احمد ۳/۱۶۴' ۱۸۶' ۴/۴۲۳۔

۵۳۵۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .قِيْلَ لَهٗ :هٰذَا مَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ أَظْفَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ .أَلَا يَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ صَالَحَ أَوَّلًا قَدْ كَانَ دَخَلَ فِيْ صُلْحِهٖ ذٰلِكَ هٰؤُلَاءِ السِّتَّةُ النَّفَرُ وَأَنَّ دِمَاءَ هُمْ قَدْ حَلَّتْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِأَسْبَابٍ حَدَثَتْ مِنْهُمْ بَعْدَ الصُّلْحِ وَكَذٰلِكَ أَبُوْ سُفْيَانَ أَيْضًا كَانَ فِي الصُّلْحِ .ثُمَّ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَتَاهُ بِهِ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا أَبُوْ سُفْيَانَ قَدْ أَمْكَنَ اللّٰهُ مِنْهُ بِغَيْرِ عَقْدٍ وَلَا عَهْدٍ .فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَجَارَهُ الْعَبَّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِحَقْنِ دَمِهٖ لِجِوَارِهٖ .وَكَذٰلِكَ هُبَيْرَةُ بْنُ أَبِيْ وَهْبٍ الْمَخْزُوْمِيُّ وَابْنُ عَمِّهِ اللَّذَانِ كَانَا لَحِقَا بَعْدَ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ إِلٰى أُمِّ هَانِءٍ بِنْتِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَأَرَادَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْ يَقْتُلَهُمَا وَقَدْ كَانَا دَخَلَا فِي الصُّلْحِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَدْ حَلَّتْ دِمَاؤُهُمَا بَعْدَ ذٰلِكَ بِالْأَسْبَابِ الَّتِيْ كَانَتْ مِنْهُمَا حَتّٰى أَجَارَتْهُمَا أُمُّ هَانِءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَحَرُمَتْ بِذٰلِكَ دِمَاؤُهُمَا .وَكَذٰلِكَ مَنْ لَمْ يَدْخُلْ دَارَ أَبِيْ سُفْيَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَلَا مَنْ لَمْ يُغْلِقْ عَلَيْهِ بَابَهٗ قَدْ كَانَ دَخَلَ فِي الصُّلْحِ الْأَوَّلِ عَلٰى غَيْرِ اِشْرَاطٍ عَلَيْهِ فِيْهِ دُخُوْلُ دَارِ أَبِيْ سُفْيَانَ وَلَا بِغَلْقِ بَابِ نَفْسِهٖ عَلَيْهِ ثُمَّ حَلَّ دَمُهٗ بَعْدَ الصُّلْحِ الْأَوَّلِ بِالْأَسْبَابِ الَّتِيْ كَانَتْ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ .

۵۴۵۳: ابوامیہ نے احمد بن فضل سے روایت کی اور پھر اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ یہ معاملات تو اس وقت سے متعلق ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان پر فتح وکامیابی عنایت فرمادی۔ ذرا غور تو کرو۔ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ابتداء میں صلح کی یہ چھ لوگ بھی صلح میں داخل تھے ان کے خون ان اسباب کی وجہ سے حلال ہوئے ہیں جن کا ارتکاب انہوں نے صلح کے بعد کیا ہے اسی طرح ابوسفیان بھی صلح میں داخل تھا (جب صلح توڑ دی) تو عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت کہا جب ابو سفیان کو عباس رضی اللہ عنہ لے کر خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ ابوسفیان دشمن خدا پر اللہ تعالیٰ بلاعہد و معاہدہ قابو عنایت فرمایا ہے مجھے اس کے قتل کی اجازت دیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی بات کا انکار نہیں کیا۔ یہاں تک کہ ان کے خون کی حفاظت کے لئے عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو پناہ دی اپنے قرب کی وجہ سے۔اسی طرح ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی اور اس کا ابن عم جنہوں نے ام ہانی رضی اللہ عنہا کے ہاں پناہ لی یہ داخلہ مکہ کے بعد کی بات ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ یہ دونوں بھی پہلی صلح میں تو محفوظ دم تھے پھر ان کے خون بعد میں ان کی حرکات کی وجہ سے مباح ہوئے یہاں تک کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے پناہ دی تو تب وہ محفوظ الدم بنے۔اسی طرح وہ لوگ جو ابوسفیان کے گھر میں فتح مکہ کے دن داخل نہ ہوئے اور نہ انہوں نے اپنے دروازے بند کئے وہ پہلی صلح میں تو بلاشرط داخل تھے کہ ابوسفیان کے گھر میں داخلہ یا دروازہ بند کرنا پھر صلح کے بعد انہوں نے ایسے اسباب پیدا کئے جو ان کے خون کو مباح کرنے والے تھے۔

جواب: یہ معاملات تو اس وقت سے متعلق ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان پر فتح وکامیابی عنایت فرمادی۔

ذرا غور تو کرو۔ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ابتداء میں صلح کی یہ چھ لوگ بھی صلح میں داخل تھے ان کے خون ان اسباب کی وجہ سے حلال ہوئے ہیں جن کا ارتکاب انہوں نے صلح کے بعد کیا ہے اسی طرح ابوسفیان بھی صلح میں داخل تھا (جب صلح توڑ دی) تو عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت کہا جب ابوسفیان کو عباس رضی اللہ عنہ لے کر خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ ابوسفیان دشمن خدا پر اللہ تعالیٰ بلاعہد و معاہدہ قابو عنایت فرمایا ہے مجھے اس کے قتل کی اجازت دیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی بات کا انکار نہیں کیا۔ یہاں تک کہ ان کے خون کی حفاظت کے لئے عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو پناہ دی اپنے قرب کی وجہ سے۔

اسی طرح ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی اور اس کا ابن عم جنہوں نے ام ہانی رضی اللہ عنہا کے ہاں پناہ لی یہ داخلہ کے مکہ کے بعد کی بات ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ یہ دونوں بھی پہلی صلح میں تو محفوظ دم تھے پھر ان کے خون بعد میں ان کی حرکات کی وجہ سے مباح ہوئے یہاں تک کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے پناہ دی تو تب وہ محفوظ الدم بنے۔

اسی طرح وہ لوگ جو ابوسفیان کے گھر میں فتح مکہ کے دن داخل نہ ہوئے اور نہ انہوں نے اپنے دروازے بند کئے وہ پہلی صلح میں تو بلاشرط داخل تھے کہ ابوسفیان کے گھر میں داخلہ یا دروازہ بند کرنا پھر صلح کے بعد انہوں نے ایسے اسباب پیدا کئے جو ان

کے خون کو مباح کرنے والے تھے۔

۵۳۵۴ : فَدَلَّ بِمَا حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يُوْنُسَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الطُّوْسِيُّ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ عَنْ أَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهَا وَكَانَ اسْمُهُ الْعَاصِ فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيْعًا قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -حِيْنَ أَمَرَ بِقَتْلِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ بِمَكَّةَ -يَقُوْلُ لَا تُغْزَى مَكَّةُ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَدًا وَلَا يُقْتَلُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ صَبْرًا بَعْدَ الْعَامِ . فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ غَزْوُهَا فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ بِخِلَافِهِ فِيْمَا بَعْدَهُ مِنَ الْاَعْوَامِ ، وَفِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ لَا أَمَانَ لِاَهْلِهَا فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ لِاَنَّهُ لَا يُغْزَى مَنْ هُوَ فِيْ أَمَانٍ .وَقَوْلُهُ لَا يُقْتَلُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ صَبْرًا بَعْدَ ذٰلِكَ الْعَامِ لِذٰلِكَ .وَفِيْمَا رَوَيْنَا وَذَكَرْنَا مِنَ الْآثَارِ وَكَشَفْنَا مِنَ الدَّلَائِلِ مَا تَقُوْمُ الْحُجَّةُ بِهٖ فِيْ كَشْفِ مَا اخْتَلَفْنَا فِيْهِ وَاِيْضَاحِ فَتْحِ مَكَّةَ أَنَّهُ عَنْوَةٌ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ .وَلَقَدْ رُوِيَ فِيْ أَمْرِ مَكَّةَ مَا يَمْنَعُ أَنْ يَكُوْنَ صُلْحًا

۵۳۵۴: شعبی نے عبداللہ بن مطیع بن اسود سے انہوں نے اپنے والد حضرت مطیع سے روایت کی ہے ان کا نام پہلے عاص تھا (جس کا معنی نافرمان ہے) آپ نے اس کا نام مطیع رکھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا جب کہ آپ نے مکہ میں اس گروہ کے قتل کا حکم فرمایا تو ارشاد فرمایا آج کے بعد مکہ پر (کفر کی وجہ سے) جہاد نہ کیا جائے گا اور نہ کوئی قریشی قید و بند میں اس سال کے بعد مقتول ہوگا۔ اس روایت سے یہ دلالت ملتی ہے کہ آپ کا یہ غزوہ دوسرے سالوں کے غزوات سے الگ نوعیت کا تھا۔ اس غزوہ میں اہل مکہ کو امان حاصل نہ تھی کیونکہ جو امان میں ہو اس سے لڑائی درست نہیں اور لا یقتل رجل من قریش والا ارشاد بھی اسی خاطر تھا۔ ہم نے آثار و دلائل پیش کر کے یہ ثابت کر دیا کہ فتح مکہ زور سے ہوئی تھی فریق ثانی نے جس طرح کہا اس طرح نہیں۔ وباللہ التوفیق۔

تخریج : روایت ۵۳۳۲، ۵۳۳۳ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

موقف فریق اوّل کی تائیدی روایات:

۵۳۵۵ :مَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ح .

۵۳۵۵: یحییٰ بن عثمان بن صالح نے عبداللہ بن صالح سے روایت کی۔

۵۳۵۶ :وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ

قَالَ : حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَۃَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ : لَقَدْ أَظْهَرَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامَ فَأَسْلَمَ أَهْلُ مَکَّۃَ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاۃُ حَتّٰی إِنْ کَانَ لَیَقْرَأُ بِالسَّجْدَۃِ وَیَسْجُدُ فَیَسْجُدُوْنَ فَمَا یَسْتَطِیْعُ بَعْضُهُمْ أَنْ یَسْجُدَ مِنَ الزِّحَامِ وَضِیْقِ الْمَکَانِ لِکَثْرَۃِ النَّاسِ حَتّٰی قَدِمَ رُءُوْسُ قُرَیْشٍ الْوَلِیْدُ بْنُ الْمُغِیْرَۃِ وَأَبُوْجَهْلٍ وَغَیْرُهُ فَکَانُوْا بِالطَّائِفِ فِیْ أَرْضِیهِمْ فَقَالَ : أَتَدَعُوْنَ دِیْنَ آبَائِکُمْ فَکَفَرُوْا . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ : فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ أَنَّ إِسْلَامَ أَهْلِ مَکَّۃَ قَدْ کَانَ تَقَدَّمَ وَأَنَّهُمْ کَفَرُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ . فَکَیْفَ یَجُوْزُ أَنْ یُؤَمِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا مُرْتَدِّیْنَ بَعْدَ قُدْرَتِهٖ عَلَیْهِمْ ؟ هٰذَا لَا یَجُوْزُ عَلَیْهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ . وَلَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ جَمِیْعًا أَنَّ الْمُرْتَدَّ یُحَالُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الطَّعَامِ إِلَّا مَا یَقُوْمُ بِنَفْسِهٖ وَأَنَّهٗ یُحَالُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ سَعَۃِ الْعَیْشِ ، وَالتَّصَرُّفِ فِیْ أَرْضِ اللّٰهِ حَتّٰی یُرَاجِعَ دِیْنَ اللّٰهِ تَعَالٰی أَوْ یَأْبٰی ذٰلِكَ فَیَمْضِیَ عَلَیْهِ حُکْمُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَأَنَّهٗ لَوْ سَأَلَ الْإِمَامَ أَنْ یُؤَمِّنَهٗ عَلٰی أَنْ یُقِیْمَ مُرْتَدًّا آمِنًا فِیْ دَارِ الْإِسْلَامِ أَنَّ الْإِمَامَ لَا یُجِیْبُهٗ إِلٰی ذٰلِكَ وَلَا یُعْطِیْهِ مَا سَأَلَ . فَفِیْ ثُبُوْتِ مَا ذَکَرْنَا مِنْ إِجْمَاعِ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی مَا وَصَفْنَا دَلِیْلٌ صَحِیْحٌ وَحُجَّۃٌ قَاطِعَۃٌ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یُؤَمِّنْ أَهْلَ مَکَّۃَ بَعْدَ قُدْرَتِهٖ عَلَیْهِمْ وَظَفَرِهٖ بِهِمْ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ .

۵۳۵۶: عروہ نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اسلام کو غالب وظاہر فرمایا تو اہل مکہ اسلام لے آئے اور یہ نماز کی فرضیت سے پہلے کی بات ہے یہاں تک کہ جب آپ آیت سجدہ پڑھتے اور آپ سجدہ کرتے تو وہ بھی سجدہ کرتے بعض جگہ کی تنگی اور بھیڑ کی وجہ سے سجدہ نہ کر پاتے کیونکہ لوگوں کی تعداد بہت زیادہ تھی قریش کا سربراہ ولید بن مغیرہ' ابوجہل وغیرہ وہ طائف میں اپنے علاقے میں تھے وہ کہنے لگے کیا تم اپنے آباء کا دین چھوڑ رہے ہو چنانچہ انہوں نے انکار کر دیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت ثابت کرتی ہے کہ اہل مکہ کا اسلام پہلے تھا اور انہوں نے پھر انکار کیا۔ پھر یہ کیسے درست ہے کہ قدرت کے بعد اس قوم کو امان دی جائے جو مرتد ہوئے تھے؟ یہ آپ ﷺ کے متعلق سوچنا بھی غلط ہے۔ مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ مرتد کے کھانے میں رکاوٹ ڈالی جائے گی سوائے اس مقدار کے جس سے اس کی جان بچ جائے اس کے اور خوشحالی اور زمین میں تصرف وکاروبار میں رکاوٹ ڈالی جائے گی تاکہ وہ دین کی طرف لوٹ آئے یا انکار کر دے پھر اس پر اللہ تعالیٰ کا حکم (قتل) نافذ کر دیا جائے اگر وہ یہ مطالبہ کرے کہ حاکم اس کو امن دے تاکہ وہ ارتداد کی حالت میں دارالاسلام میں مقیم رہے تو اس کی یہ درخواست قبول نہ کی جائے گی۔ اس دلیل سے یہ ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ کو قدرت وکامیابی کے امان نہیں دی۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع

والمآب۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: یہ روایت ثابت کرتی ہے کہ اہل مکہ کا اسلام پہلے تھا اور انہوں نے پھر انکار کیا۔ پھر یہ کیسے درست ہے کہ قدرت کے بعد اس قوم کو امان دی جائے جو مرتد ہوئے تھے؟ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سوچنا بھی غلط ہے۔

اجماعی مسئلہ:

مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ مرتد کے کھانے میں رکاوٹ ڈالی جائے گی سوائے اس مقدار کے جس سے اس کی جان بچ جائے اس کے اور خوشحالی اور زمین میں تصرف و کاروبار میں رکاوٹ ڈالی جائے گی تاکہ وہ دین کی طرف لوٹ آئے یا انکار کردے پھر اس پر اللہ تعالیٰ کا حکم (قتل) نافذ کردیا جائے اگر وہ یہ مطالبہ کرے کہ حاکم اس کو امن سے تاکہ وہ ارتداد کی حالت میں دارالاسلام میں مقیم رہے تو اس کی یہ درخواست قبول نہ کی جائے گی۔

اس دلیل سے یہ ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ کو قدرت و کامیابی کے امان نہیں دی۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

نوٹ: امام طحاوی رحمہ اللہ نے یہاں فریق اوّل کے مؤقف کو ترجیح دی اور اس کے لئے طویل بحث کر کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کو واضح کیا اس باب میں بھی اپنے مزاج کے خلاف تذکرہ فریق اوّل کا پہلے کر کے ترجیح اسی کو دی حالانکہ وہ راجح مسلک کو اکثر و بیشتر بعد میں ذکر کرتے ہیں۔ اس باب میں ثابت کیا کہ مکہ مکرمہ زور سے فتح کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

خرید وفروخت کا بیان

بَابُ بَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالْحِنْطَةِ مُتَفَاضِلًا

گندم کے بدلے جو اضافے اور کمی کے ساتھ فروخت کرنا

خلاصۃ المرام: گندم اور جو کی خرید وفروخت تفاضل کے ساتھ درست نہیں کیونکہ یہ ایک جنس ہے امام احمد کے ہاں اسی طرح ہے۔

فریق ثانی: ان کی اجناس الگ ہیں ان کی بیع تفاضل کے ساتھ جائز ہے اسی کو ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے اسی کو امام شافعی و ثوری رحمہ اللہ نے اختیار کیا (المغنی ۴ج)

فریق اوّل: جس طرح ہم جنس اشیاء میں تبادلے کے وقت برابری ضروری ہے گندم اور جو میں بھی برابری ضروری ہے جیسا کہ اس روایت سے ثابت ہوتا ہے۔

۵۳۵۷ : حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی الصَّدَفِیُّ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهٗ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهٗ أَرْسَلَ غُلَامًا لَهٗ بِصَاعٍ مِنْ قَمْحٍ هُوَ الْحِنْطَةُ فَقَالَ لَهٗ : بِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ شَعِيْرًا ، فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَأَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةَ بَعْضِ صَاعٍ ، فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرٌ أَخْبَرَهٗ ، فَقَالَ لَهٗ مَعْمَرٌ : لِمَ فَعَلْتَ ؟ اِنْطَلِقْ فَرُدَّهٗ ، وَلَا تَأْخُذْ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، فَاِنِّیْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ ،

مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ ، الشَّعِيرَ .قِيلَ لَهُ :فَإِنَّهُ لَيْسَ مِثْلَهُ ، قَالَ :إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُضَارِعَهُ أَنْ يُشْبِهَهُ. قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَلَّدُوْهُ ، وَقَالُوْا :لَا يَجُوْزُ بَيْعُ الْحِنْطَةِ بِالشَّعِيْرِ ، إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا بَأْسَ بِبَيْعِ الْحِنْطَةِ بِالشَّعِيْرِ مُتَفَاضِلًا ، مِثْلَيْنِ بِمِثْلٍ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى فِي الْحَدِيْثِ الَّذِي احْتَجُّوْا بِهٖ عَلَيْهِمْ ، أَنَّ مَعْمَرًا أَخْبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُهُ يَقُوْلُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ثُمَّ قَالَ مَعْمَرٌ :وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ .فَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ الَّذِيْ حَكَاهُ عَنْهُ مَعْمَرٌ ، الطَّعَامَ الَّذِيْ كَانَ طَعَامَهُمْ يَوْمَئِذٍ ، فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عَلَى الشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ ، فَلَا يَكُوْنُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ شَيْءٌ مِنْ ذِكْرِ بَيْعِ الْحِنْطَةِ بِالشَّعِيْرِ ، مِمَّا ذَكَرَ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَإِنَّمَا هُوَ مَذْكُوْرٌ عَنْ مَعْمَرٍ ، مِنْ رَأْيِهٖ، وَمِنْ تَأْوِيْلِهٖ مَا كَانَ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .أَلَا تَرَى أَنَّهُ قِيْلَ لَهُ :فَإِنَّهُ لَيْسَ مِثْلَهُ ، أَيْ :لَيْسَ مِنْ نَوْعِهٖ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ قَالَهُ، وَكَانَ جَوَابُهُ لَهُ إِنِّيْ أَخْشٰى أَنْ يُضَارِعَهُ كَأَنَّهُ خَافَ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ سَمِعَهُ يَقُوْلُهُ، وَهُوَ مَا ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِهٖ عَلَى الْأَطْعِمَةِ كُلِّهَا فَتَوَقّٰى ذٰلِكَ وَتَنَزَّهَ عَنْهُ، لِلرَّيْبِ الَّذِيْ وَقَعَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنْهُ. فَلَمَّا انْتَفٰى أَنْ يَكُوْنَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ حُجَّةٌ لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ عَلٰى صَاحِبِهٖ ، نَظَرْنَا هَلْ فِيْ غَيْرِهٖ مَا يَدُلُّنَا عَلٰى حُكْمِ ذٰلِكَ كَيْفَ هُوَ ؟ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ.

۵۳۵۷: بسر بن سعید نے معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے ایک غلام کو گندم کا صاع دے کر بھیجا پھر فرمایا کہ اس کے بدلے جو خرید لاؤ غلام گیا اور ایک صاع سے زائد جو لایا جب حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا تو آپ نے فرمایا تم نے ایسا کیوں کیا۔ اسے واپس کرو اور برابر برابر بدلو۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا غلہ غلہ کے بدلے برابر ہونا چاہئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان دنوں ہمارا غلہ جو تھا۔ ان سے کہا گیا کہ جو اس کی مثل نہیں تو فرمانے لگے مجھے اس بات کا خطرہ ہے کہ یہ اس کے کہیں مشابہ نہ ہو۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ جیسا یہ روایت ثابت کرتی ہے کہ گندم اور جو کی خرید وفروخت باہمی برابر سرابر کے علاوہ درست نہیں۔ دوسروں نے کہا جو اور گندم کی بیع کم زیادہ مقدار کے ساتھ جائز ہے خواہ گندم ایک مثل ہو اور جو اس سے دوگنا ہوں۔ فریق اوّل کا جواب: اس روایت میں حضرت معمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بات سنی ہے وہ اسی قدر ہے الطعام بالطعام مثلا بمثل پھر معمر کہتے ہیں کہ ہم ان دنوں بطور

طعام جو استعمال کرتے تھے پس یہ جائز ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی جو کے مقابلے میں جو کی بیع ہو پس اس روایت میں گندم کے بدلے جو کی بیع کا سرے سے تذکرہ ہی نہیں بقیہ آگے حضرت معمر رضی اللہ عنہ نے جو آپ ﷺ سے سنا اس کی تعبیر میں انہوں نے گندم و جو کے الگ نوع ہونے سے انکار نہیں فرمایا۔ بلکہ اپنے ہاں کمال احتیاط برتتے ہوئے محض اپنے شک کی بناء پر اس کو مثلاً بمثل میں داخل مانا۔ اب جب یہ احتمال پیدا ہوا تو یہ روایت فریق اوّل کی دلیل نہ رہی کسی فیصلہ پر پہنچنے کے لئے دیگر روایات کو ملاحظہ کرتے ہیں۔ جس معنی کی تائید مل جائے گی اسے تسلیم کر لیا جائے گا۔ روایت عبادہ بن صامتؓ ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسلم فی المساقات ۹۳' مسند احمد ۴۰۰/۶۔

۵۳۵۸ : فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهٗ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، اِنَّكُمْ قَدْ أَحْدَثْتُمْ بُيُوْعًا ، لَا أَدْرِي مَا هِيَ ؟ وَاِنَّ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ ، وَزْنًا بِوَزْنٍ ، تِبْرَهٗ وَعَيْنَهٗ، وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ ، وَزْنًا بِوَزْنٍ ، تِبْرَهَا وَعَيْنَهَا ، وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ ، وَالْفِضَّةُ أَكْثَرُهُمَا ، يَدًا بِيَدٍ ، وَلَا يَصْلُحُ نَسِيئًا ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ ، مُدًّا بِمُدٍ ، يَدًا بِيَدٍ ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ ، مُدًّا بِمُدٍ ، يَدًا بِيَدٍ ، وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالْبُرِّ ، وَالشَّعِيْرُ أَكْثَرُهُمَا ، يَدًا بِيَدٍ ، وَلَا يَصِحُّ نَسِيئَةً ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ ، حَتّٰى عَدَّ الْمِلْحَ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، مَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ ، فَقَدْ أَرْبٰى . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ : فَهٰذَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَدْ خَالَفَ مَعْمَرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا الْكَلَامُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۳۵۸: ابوالاشعث نے حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے لوگو! تم نے بیع کی کئی اقسام گھڑ لی ہیں میں نہیں جانتا کہ ان کی حقیقت کیا ہے۔ سنو! سونے کی ڈلی سونے کی ڈلی کے بدلے اور اس کا سکہ سکے کے بدلے برابر وزن میں اسی طرح چاندی کی ڈلی اور سکہ چاندی کے بدلے جب وزن میں برابر ہوں (تو فروخت کرو) اور اس میں حرج نہیں کہ سونے کو چاندی کے بدلے کم زیادہ نقدی میں لیا دیا جائے۔ یہ ادھار درست نہیں اور کھجور کے بدلے کھجور برابر دیا جائے اور نمک کو نمک کے بدلے برابر دیا جائے جس نے ان میں (جب جنس ایک ہو) کی اضافہ کیا اس نے سود لیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے معمر رضی اللہ عنہ کے مؤقف کے خلاف بات کہی یہ بات صرف عبادہ رضی اللہ عنہ کی اپنی رائے نہیں بلکہ انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے۔ روایت عبادہ رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

۵۳۵۹ :حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ اَيُّوْبَ السِّخْتِيَانِيّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، وَرَجُلٍ آخَرَ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوْا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ ، وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ ، وَلَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ ، وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ ، وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ ، عَيْنًا بِعَيْنٍ ، وَلٰكِنْ بِيْعُوْا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ ، وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ ، وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ ، وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ ، وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ ، كَيْفَ شِئْتُمْ . قَالَ :وَنَقَصَ أَحَدُهُمَا ، التَّمْرَ بِالْمِلْحِ ، وَزَادَ الْآخَرُ مَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبٰى .

۵۳۵۹: مسلم بن یسار اور ایک دوسرے شخص نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔سونا سونے کے بدلے اور چاندی۔چاندی کے بدلے گندم گندم کے بدلے۔جو جو کے بدلے کھجور کھجور کے بدلے اور نمک نمک کے بدلے برابر فروخت کرو۔مگر سونے کو چاندی اور چاندی کو سونے کے بدلے اسی طرح گندم کو جو کے بدلے اور جو کو گندم کے بدلے اور کھجور کو نمک کے بدلے اور نمک کو کھجور کے بدلے نقداً جس طرح چاہو فروخت کرو۔کھجور و نمک میں سے ایک چیز کم ہو اور دوسری زیادہ ہو تو یہ اضافہ درست ہے (اور جب جنس ایک ہو) تو جس نے زیادہ لیا اس نے سود کا کام کیا۔

تخریج : مسلم فی المساقات ۸۰، نسائی فی البیوع باب ۵۰، مسند احمد ۵/ ۳۲۰۔

۵۳۶۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ ، قَالَ :ثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۳۶۰: وہیب نے ایوب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۵۳۶۱ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ أَبِيْ تَمِيْمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، عَنِ ابْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُوْلُ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَايَعُوْا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْحِنْطَةَ بِالْحِنْطَةِ وَلَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبٰى وَلٰكِنْ بِيْعُوْا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْحِنْطَةَ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ .

۵۳۶۱: ابوالاشعث نے حضرت عبادہ بن صامتؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا یا اس طرح فرمایا تم سونے کو سونے کے بدلے اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے فروخت کرو مگر اس صورت میں جبکہ ان کا وزن برابر ہو۔ اسی طرح کھجور کو کھجور کے بدلے اور نہ گندم کو گندم کے عوض اور نہ جو کو جو کے عوض اور نہ نمک کو نمک کے عوض فروخت کرو مگر اس صورت میں جبکہ یہ برابر ہوں اور ایک ہی جنس ہوں پس جس نے بڑھایا اس نے سودی کاروبار کیا لیکن سونا چاندی کے بدلے اور گندم جو کے بدلے اور کھجور کے بدلے دست بدست جس طرح چاہو کم زیادہ دے سکتے ہو۔

تخریج : مسلم فی المساقاۃ ۸۳' ترمذی فی البیوع باب۲۳' نسائی فی البیوع باب۴۲' ابن ماجه فی التجارات باب۴۸' مسند احمد ۵ / ۳۲۰۔

۵۳۶۲ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِيبُ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ أَنْ يُبَاعَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ ، تِبْرُهُ وَعَيْنُهُ ، إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ ، تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا ، إِلَّا مَثَلًا بِمِثْلٍ ، وَذَكَرَ الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ ، وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ ، وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ كَيْلًا بِكَيْلٍ ، فَمَنْ زَادَ ، أَوْ ازْدَادَ ، فَقَدْ أَرْبَى .وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الشَّعِيرِ بِالْبُرِّ ، يَدًا بِيَدٍ ، وَالشَّعِيرُ أَكْثَرُهُمَا.

۵۳۶۲: اشعث صنعانی نے حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے سونے کا ٹکڑا اور سکہ سونے کے بدلے فروخت کرنے سے روکا مگر اس صورت میں جبکہ دونوں کا وزن برابر ہو۔ چاندی کا ٹکڑا اور اس کا سکہ بھی چاندی کے ٹکڑے کے بدلے برابر برابر وزن میں ہونا چاہئے۔ آپ نے جو کے بدلے جو اور کھجور کے بدلے کھجور نمک کے بدلے نمک کا ذکر فرمایا۔ کہ دونوں کا پیمانہ برابر ہو۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ کیا فرمایا اس نے سود کمایا۔ البتہ گندم کو جو کے بدلے دست بدست فروخت کرنا کمی واضافہ کے ساتھ دینے میں حرج نہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب۱۲' ترمذی فی البیوع باب۲۳' نسائی فی البیوع باب۴/ ۴۳/ ۴۴' دارمی فی البیوع باب۴۱' مسند احمد ۵ / ۳۲۰۔

۵۳۶۳ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِيبُ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِهِ .

۵۳۶۳: ابوالاشعث نے حضرت عبادہؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ نے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۳۶۴: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ عَنْ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ :ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ ، قَالَ :ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ یَسَارٍ ، وَذَکَرَ آخَرَ حَدَّثَاهُ، أَوحَدَّثَنَا قَالَ :جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَیْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَمُعَاوِیَةَ ، فِیْ کَنِیْسَةٍ أَوْ بِیْعَةٍ .فَحَدَّثَ عُبَادَةُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوْا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ ، وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ ، وَلَا الشَّعِیْرَ بِالشَّعِیْرِ ، وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ ، وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ ، اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ ، عَیْنًا بِعَیْنٍ قَالَ أَحَدُهُمَا ، وَلَمْ یَقُلِ الْآخَرُ : قَالَ عُبَادَةُ :أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِیْعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ ، وَالْبُرَّ بِالشَّعِیْرِ ، وَالشَّعِیْرَ بِالْبُرِّ ، یَدًا بِیَدٍ ، کَیْفَ شِئْنَا . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ : فَفِیْ هٰذِهِ الْآثَارِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، اِبَاحَةُ بَیْعِ الشَّعِیْرِ بِالْحِنْطَةِ مِثْلَیْنِ بِمِثْلٍ ، فَقَدْ ثَبَتَ الْقَوْلُ بِذٰلِكَ مِنْ طَرِیْقِ الْآثَارِ ، ثُمَّ الْتَمَسْنَا حُکْمَ ذٰلِكَ مِنَ الْحِنْطَةِ کَمْ هِیَ ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ :هِیَ نِصْفُ صَاعٍ لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ :هِیَ مُدٌّ لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ .فَکَانَ الَّذِیْنَ جَعَلُوْهَا مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفَ صَاعٍ ، یَجْعَلُوْنَهَا مِنَ الشَّعِیْرِ صَاعًا ، وَکَانَ الَّذِیْ جَعَلُوْهَا مِنَ الْحِنْطَةِ مُدًّا ، یَجْعَلُوْنَهَا مِنَ الشَّعِیْرِ مُدَّیْنِ ، وَقَدْ ذَکَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِیْدِهِ عَنْهُمْ فِیْ غَیْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُمَا نَوْعَانِ مُخْتَلِفَانِ ، لِأَنَّهُمَا لَوْ کَانَا مِنْ نَوْعٍ وَاحِدٍ ، اِذًا لَأَجْزَأَ مِنْ أَحَدِهِمَا مَا یُجْزِءُ مِنَ الْآخَرِ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :اِنَّهُ اِنَّمَا زِیْدَ فِی الشَّعِیْرِ ، عَلٰی مَا جُعِلَ فِیْ ذٰلِكَ مِنَ الْحِنْطَةِ ، لِغُلُوِّ الْحِنْطَةِ ، وَاتِّسَاعِ الشَّعِیْرِ .فَالْجَوَابُ لَهُ فِیْ ذٰلِكَ ، أَنَّا رَأَیْنَا مَا یُعْطٰی مِنْ جَیِّدِ الْحِنْطَةِ وَمِنْ رَدِیْئِهَا فِیْ کَفَّارَةِ الْأَیْمَانِ سَوَاءً ، وَکَذٰلِكَ الشَّعِیْرُ .أَلَا تَرٰی أَنَّ مَنْ وَجَبَتْ عَلَیْهِ کَفَّارَةُ یَمِیْنٍ ، فَأَعْطٰی کُلَّ مِسْکِیْنٍ نِصْفَ مُدٍّ ، یُسَاوِیْ نِصْفَ صَاعٍ ، أَنَّ ذٰلِكَ لَا یُجْزِئُهُ مِنْ نِصْفِ صَاعٍ، وَلَا مِنْ مُدٍّ .فَلَمَّا کَانَ مَا ذَکَرْنَا کَذٰلِكَ ، وَکَانَ الشَّعِیْرُ یُؤَدّٰی مِنْهُ کَفَّارَاتُ الْأَیْمَانِ مِثْلَیْ مَا یُؤَدّٰی مِنَ الْحِنْطَةِ ، فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ نَوْعٌ خِلَافُ الْحِنْطَةِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنْ لَا بَأْسَ بِبَیْعِهِ بِالْحِنْطَةِ ، مِثْلَیْنِ بِمِثْلٍ وَأَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ ، وَأَبِیْ یُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ أَجْمَعِیْنَ .

۵۳۶۴: محمد بن سیرین نے مسلم بن یسار اور دوسرے کا بھی ذکر کیا دونوں نے اس کو بیان یا ہم نے بیان کیا کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ایک جگہ جمع ہوئے جو عیسائیوں یا یہودیوں کا گرجا تھا۔ تو عبادہ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا بدلے سونے کے اور چاندی کے بدلے چاندی اور جو کے بدلے جو مت

فروخت کرو اور نہ کھجور کے بدلے کھجور اور نہ نمک کے بدلے نمک مگر برابر سرابر اور عین کے بدلے عین یہ ایک راوی نے آخری الفاظ کہے دوسرے نے نہیں کہے۔ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جو کی بیع گندم کے بدلے دومثل ایک مثل کے بدلے جائز قرار دی ہے جب روایت سے یہ بات ثابت ہوگئی اب گندم کی مقدار کا حکم تلاش کیا۔ کہ گندم و جو میں نسبت کیا ہوگی۔ بعض صحابہ کرام کا قول: نمبرا ہر مسکین کو گندم کا نصف صاع۔ نمبر۲ ہر مسکین کو ایک مد دیا جائے گا۔ جن حضرات نے گندم کے نصف صاع اور جو کا صاع برابر قرار دیا دوسروں سے گندم کا ایک مد اور جو دو مد۔ یہ صدقۃ الفطر میں تفصیل سے ذکر کر دیا گیا۔اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ گندم اور جو ایک دوسرے سے الگ انواع ہیں کیونکہ اگر ان کی نوع ایک ہوتی تو پھر ایک میں جو چیز جائز ہے دوسری میں بھی مقدار اتنی ہی رہتی۔ جو میں اضافہ کی وجہ انواع کا مختلف ہونا نہیں بلکہ گندم کی گرانی اور جو کے ستا ہونے کی وجہ سے ایسا کیا گیا۔ ذرا توجہ تو فرمائیں گندم میں عمدہ ہو یا ردی کی مقدار یکساں رہے گی اور جو کا بھی یہی حال ہے مثلاً کسی پر قسم کا کفارہ لازم ہوا اس نے ہر مسکین کو نصف مد گندم دی جو قیمت میں نصف صاع متوسط گندم کے برابر ہے تو یہ کفارہ ادا نہ ہوگا۔ نہ نصف صاع متوسط گندم کے برابر ہے تو یہ کفارہ ادا نہ ہوگا نہ نصف صاع کے اعتبار سے نہ مد کے لحاظ سے۔ جب یہ بات ثابت شدہ ہے تو کفارات کی ادائیگی آج تک تو گندم سے دونے جو سے ادا کی جاتی رہی اس سے ثابت ہو گیا کہ یہ الگ نوع ہے اور یہ بات ثابت ہوگئی کہ گندم کو ایک مثل یا دو مثل سے فروخت کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

عبادہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم سونے کو چاندی اور گندم کو جو اور جو کو گندم کے بدلے فروخت کریں جیسے چاہیں بدست بدست فروخت کریں۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جو کی بیع گندم کے بدلے دومثل ایک مثل کے بدلے جائز قرار دی ہے جب روایت سے یہ بات ثابت ہوگئی اب گندم کی مقدار کا حکم تلاش کیا۔ کہ گندم و جو میں نسبت کیا ہوگی۔ بعض صحابہ کرام کا قول: نمبرا ہر مسکین کو گندم کا نصف صاع۔ نمبر۲ ہر مسکین کو ایک مد دیا جائے گا۔

جن حضرات نے گندم کے نصف صاع اور جو کا صاع برابر قرار دیا دوسروں سے گندم کا ایک مد اور جو دو مد۔ یہ صدقۃ الفطر میں تفصیل سے ذکر کر دیا گیا۔

اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ گندم اور جو ایک الگ انواع ہیں کیونکہ اگر ان کی نوع ایک ہوتی تو پھر ایک میں جو چیز جائز ہے دوسری میں بھی مقدار اتنی ہی رہتی۔

اعتراض:

جو میں اضافہ کی وجہ انواع کا مختلف ہونا نہیں بلکہ گندم کی گرانی اور جو کے ستا ہونے کی وجہ سے ایسا کیا گیا۔

جواب: ذرا توجہ تو فرمائیں گندم عمدہ ہو یا ردی اس کی مقدار یکساں رہے گی اور جو کا بھی یہی حال ہے مثلاً کسی پر قسم کا کفارہ لازم ہوا اس نے ہر مسکین کو نصف مد گندم دی جو قیمت میں نصف صاع متوسط گندم کے برابر ہے تو یہ کفارہ ادا نہ ہوگا۔ نہ نصف صاع متوسط گندم کے برابر ہے تو یہ کفارہ ادا نہ ہوگا نہ نصف صاع کے اعتبار سے نہ مد کے لحاظ سے۔ جب یہ بات ثابت شدہ ہے تو کفارات کی ادائیگی آج تک تو گندم سے دوگنا جو سے ادا کی جاتی رہی اس سے ثابت ہوگیا کہ یہ الگ نوع ہے۔

اور یہ بات ثابت ہوگئی کہ گندم کو ایک مثل یا دو مثل سے فروخت کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ بَيْعُ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ

تر کھجور کے بدلے خشک کھجور کی بیع

خلاصۃ المرام: رطب تر کھجور کی بیع خشک کے بدلے بیع مزابنہ کہلاتی ہے اس کے متعلق دو قول ہیں۔

نمبر ①: امام مالک شافعی احمد اور ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کے ہاں یہ جائز نہیں ہے۔

نمبر ②: فریق ثانی کا قول امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ہاں برابر کیل کے ساتھ اس بیع مزابنہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(البذل ج ۴ التعلیق ج ۳ ص ۳۰۹)

۵۳۶۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَاهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ :أَنَّ زَيْدًا أَبَا عَيَّاشٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ سَعْدًا ، عَنِ السُّلْتِ بِالْبَيْضَاءِ ، فَقَالَ سَعْدٌ : شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ ، فَقَالَ أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا جَفَّ ؟ فَقَالُوْا :نَعَمْ ، قَالَ فَلَا إِذًا وَكَرِهَهُ .

۵۳۶۵: زید ابو عیاش نے بتلایا کہ انہوں نے سعد سے پوچھا کہ چھلکے والے جو اور گندم کے متعلق دریافت کیا تو حضرت سعد کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تر کھجور اور خشک کھجور کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کیا تر کھجور خشک ہونے سے کم ہو جاتی ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا پھر جائز نہیں اور اس کو آپ نے ناپسند فرمایا۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب۱۸' ترمذی فی البیوع باب۱۴' نسائی فی البیوع باب۳۶' ابن ماجه فی التجارات باب ۵۳' مالك فی البیوع ۲۲' (بتغیر یسیر من اللفظ)

۵۳۶۶ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ ،

عَنْ زَيْدٍ أَبِى عَيَّاشٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِى وَقَّاصٍ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ.قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَلَّدُوْهُ وَجَعَلُوْهُ أَصْلًا ، وَمَنَعُوْا بِهٖ بَيْعَ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ :أَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا .وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَجَعَلُوْا الرُّطَبَ وَالتَّمْرَ ، نَوْعًا وَاحِدًا ، وَأَجَازُوْا بَيْعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِصَاحِبِهٖ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَكَرِهُوْهُ نَسِيئَةً .فَاعْتَبَرْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ الَّذِى احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِمْ مُخَالِفُهُمْ ، هَلْ دَخَلَهٗ شَىْءٌ ؟

۵۳۶۶: زید ابو عیاش نے سعد رضی اللہ عنہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح فرماتے سنا پھر اسی طرح روایت ذکر کی۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کے پیش نظر بعض علماء نے تر کھجور کی خرید وفروخت خشک کھجور کے عوض ممنوع قرار دی ہے اور یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔دوسروں نے کہا تر کھجور یا خشک دونوں ایک قسم ہیں ان کی بیع نقد برابر برابر ایک دوسرے کے ساتھ درست ہے اور ادھار جائز نہیں۔مؤقف اوّل کا جواب یہ ہے کہ جس حدیث سے استدلال کیا گیا دیگر آثار کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی ممانعت کی گئی وہ ان کی ادھار بیع ہے پس فریق اوّل کی متدل نہ رہی۔روایت ملاحظہ فرمائیں۔

۵۳۶۷ :فَإِذَا ابْنُ أَبِىْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِىُّ ، قَالَ :ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِىْ كَثِيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّ زَيْدًا ، أَبَا عَيَّاشٍ ، أَخْبَرَهٗ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِىْ وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ نَسِيئَةً . فَكَانَ هٰذَا أَصْلَ الْحَدِيْثِ فِيْهِ ذِكْرُ النَّسِيئَةِ ، زَادَهٗ يَحْيَى بْنُ أَبِىْ كَثِيْرٍ عَلٰى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، فَهُوَ أَوْلٰى .وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ أَيْضًا ، غَيْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَلٰى مِثْلِ مَا رَوَاهُ، يَحْيَى بْنُ أَبِىْ كَثِيْرٍ أَيْضًا .

۵۳۶۷: ابو عیاش زید نے سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجور کی خشک کھجور کے بدلے خرید ادھار کی صورت میں منع کی ہے۔پس اصل روایت میں نسیہ (ادھار) کا لفظ موجود ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت مالک بن انس کی روایت سے جو اضافہ پایا جاتا ہے یہی اولیٰ ہے۔اس روایت کو یحییٰ کے علاوہ عبداللہ بن یزید نے بھی اسی طرح روایت کیا جیسا کہ یحییٰ نے کی ہے۔روایت عبداللہ بن یزید ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۱۸۔

حاصل روایات : پس اصل روایت میں نسیہ (ادھار) کا لفظ موجود ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت مالک بن انس کی روایت سے جو اضافہ پایا جاتا ہے یہی اولیٰ ہے۔

تائیدی روایت: اس روایت کو یحییٰ کے علاوہ عبداللہ بن یزید نے بھی اسی طرح روایت کیا جیسا کہ یحییٰ نے کی ہے۔ روایت عبداللہ بن یزید ملاحظہ ہو۔

۵۳۶۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِيْ أَنَسٍ أَنَّ مَوْلًى لِبَنِيْ مَخْزُوْمٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّهُ سُئِلَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ ، عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِفُ الرَّجُلَ الرُّطَبَ بِالتَّمْرِ اِلٰى أَجَلٍ ؟ فَقَالَ سَعْدٌ :نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ هٰذَا . فَهٰذَا عِمْرَانُ بْنُ أَبِيْ أَنَسٍ ، وَهُوَ رَجُلٌ مُتَقَدِّمٌ مَعْرُوْفٌ ، قَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ ، كَمَا رَوَاهُ يَحْيَى .فَكَانَ يَنْبَغِيْ فِيْ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ أَنْ يَكُوْنَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ -لَمَّا اُخْتُلِفَ عَنْهُ فِيْهِ -أَنْ يَرْتَفِعَ وَيَثْبُتَ حَدِيْثُ عِمْرَانَ هٰذَا .فَيَكُوْنَ هٰذَا النَّهْيُ الَّذِيْ جَاءَ فِيْ حَدِيْثِ سَعْدٍ هٰذَا، اِنَّمَا هُوَ لِعِلَّةِ النَّسِيئَةِ لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ .فَهٰذَا سَبِيْلُ هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَاِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالرُّطَبِ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، أَنَّهُ جَائِزٌ .وَكَذٰلِكَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَاِنْ كَانَتْ فِيْ أَحَدِهِمَا رُطُوْبَةٌ لَيْسَتْ فِي الْآخَرِ ، وَكُلُّ ذٰلِكَ يَنْقُصُ اِذَا بَقِيَ نُقْصَانًا مُخْتَلِفًا وَيَجِفُّ .فَلَمْ يَنْظُرُوْا اِلٰى ذٰلِكَ فِيْ حَالِ الْجُفُوْفِ ، فَيُبْطِلُوْا الْبَيْعَ بِهٖ ، بَلْ نَظَرُوْا اِلٰى حَالِهٖ فِيْ وَقْتِ وُقُوْعِ الْبَيْعِ ، فَعَمِلُوْا عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يُرَاعُوْا مَا يَئُوْلُ اِلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ جُفُوْفٍ وَنُقْصَانٍ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ ، الرُّطَبُ بِالتَّمْرِ ، يُنْظَرُ اِلٰى ذٰلِكَ فِيْ وَقْتِ وُقُوْعِ الْبَيْعِ ، وَلَا يُنْظَرُ اِلٰى مَا يَئُوْلُ اِلَيْهِ مِنْ تَغْيِيْرٍ وَجُفُوْفٍ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَهُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا .

۵۳۶۸: عبداللہ نے عمران بن ابی انس سے روایت کی کہ بنی مخزوم کے ایک مولیٰ نے مجھے بیان کیا کہ میں نے سعد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جو آدمی خشک کھجور کے بدلے تر کھجور کی بیع سلم کرتا ہے تو سعد فرمانے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔ عمران بن ابوانس معروف مشہور آدمی ہیں انہوں نے بھی روایت کو یحییٰ بن ابی کثیر کی طرح روایت کی ہے۔ معانی کو درست اور ان کے مابین تطبیق کا تقاضا یہ ہے کہ عبداللہ بن یزید کی روایت ان سے مختلف ہے تو وہ مرتفع ہوگئی اور عمران والی روایت جس کا مضمون سب روایات میں ہے وہ باقی رہی پس حضرت سعد رضی اللہ عنہ والی روایت میں جس نہی کا تذکرہ ہے اس کا تعلق بس ادھار سے ہے۔ روایات کے لحاظ سے مطابقت ثابت کردی گئی تو اب نظری دلیل بھی پیش کی جا رہی ہے تر کھجور کو تر کھجور کے عوض برابر فروخت کرنے میں کسی کو کلام نہیں۔ اسی طرح خشک کھجور کو خشک کھجور کے عوض برابر فروخت کرنے میں سب جواز کے قائل ہیں۔ اگر

ان میں سے کسی میں کم زیادہ رطوبت باقی ہوتو اس کی طرف توجہ نہیں کی گئی کہ جس سے خشکی کی حالت کا اعتبار کر کے بیع کو باطل قرار دیں بلکہ خرید وفروخت کے وقت اس کی حالت کا لحاظ رکھا گیا اس کے آئندہ نفع ونقصان یا وزن میں کمی کا لحاظ نہیں کیا گیا۔ پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ تر کھجور کے سلسلہ میں خرید وفروخت کے وقت اس کی حالت کا لحاظ کیا جائے گا آئندہ اس کے خشک ہو کر بدلنے کا لحاظ نہ ہوگا یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے اور ہمارے ہاں تقاضا نظر بھی یہی ہے۔

حاصل روایات: عمران بن ابوانس معروف مشہور آدمی ہیں انہوں نے بھی روایت کو یحییٰ بن ابی کثیر کی طرح روایت کیا ہے۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ رطب کی بیع کے سلسلہ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک کو ترجیح دے کر اسی کے حق میں نظری دلیل پیش کی ہے اور خود طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان بھی یہی متبادر معلوم ہوتا ہے۔ (مترجم)

بَابُ تَلَقِّي الْجَلَبِ

باہر جا کر تجار سے ملاقات کرنا

خلاصۃ المرام:

نمبر ①: اس باب میں اس بات کو بیان کیا کہ ائمہ احناف رحمہم اللہ کے ہاں تاجر کے شہر میں داخلہ سے قبل باہر جا کر سودا کرنے کی ممانعت ضرر سے مشروط ہے اگر ضرر معتد بہ نہ ہو تو پھر اباحت ہے ممانعت والی روایات ضرر سے مقید ہیں۔ جیسا کہ غیر موجود چیز کی بیع کی ممانعت سے بیع سلم مستثنیٰ ہے۔

نمبر ②: امام احمد رحمہ اللہ کا قول جس کو ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے نقل کیا وہ بیع کے بطلان کا ہے۔ (المغنی ص ۲۴۱ ج ۴)

۵۳۶۹ : حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، قَالَ : أَنَا سِمَاكٌ ، عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوْا السُّوْقَ ، وَلَا يُنَفِّقْ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ .

۵۳۶۹: عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بازار سے آگے مت بڑھو اور نہ ہی تم میں سے ایک دوسرے (چیز کے بازار میں آنے سے پہلے) ملاقات کرے۔

تخریج: ترمذی فی البیوع باب ۴۱۔

۵۳۷۰ : وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، قَالَ : ثَنَا سِمَاكٌ ، عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوْا

السُّوْقَ .

۵۳۷۰: عکرمہ نے ابن عباس ؓ روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم بازار سے آگے مت بڑھو۔

۵۳۷۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَلَقَّى السِّلَعُ حَتّٰى تَدْخُلَ الْأَسْوَاقَ .

۵۳۷۱: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سامان کے بازار میں داخل ہونے سے پہلے اچکنے سے منع فرمایا۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۱۴' مسند احمد ۲/ ۱۱' ۲۲۔

اللغات: السلع۔ جمع سلعة۔ سامان تجارت۔ یتلقی۔ آگے بڑھ کر خرید لینا۔

۵۳۷۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۵۳۷۲: ابوبکر بن ابی شیبہ نے ابن نمیر سے روایت کی ہے پھر اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۳۷۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَلَقَّوْا الْبُيُوْعَ .

۵۳۷۳: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اشیاء کو آگے جا کر (سستے داموں) مت اچکو۔ (اس سے لوگوں کو نقصان و دھوکا پہنچتا ہے)

اللغات: بیوع سے مراد فروخت ہونے والی اشیاء۔

۵۳۷۴ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى أَنْ يُتَلَقَّى السِّلَعُ ، حَتّٰى يَهْبِطَ أَيْ يَنْزِلَ بِهَا الْأَسْوَاقَ .

۵۳۷۴: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سامان آگے جا کر سودا کر لینے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ بازار میں نہ پہنچ جائے۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۱۴' مسند احمد ۲/ ۷' ۱۴۲۔

۵۳۷۵ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَسَدٌ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ

الْخَيَّاطِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ .

۵۳۷۵: مسلم الخیاط نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلہ کو آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الاجاره باب١٤' مسلم فی البیوع ١١/١٩' نسائی فی البیوع باب١٨' مسند احمد ١/٣٦٨' ٢/٤٢۔

۵۳۷۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوْا شَيْئًا مِنَ الْبَيْعِ ، حَتّٰى يَقْدَمَ سُوْقَكُمْ .

۵۳۷۶: داؤد بن صالح بن دینار نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابوسعیدؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بیع کی چیز کے بارے میں بازار میں آنے سے پہلے تاجر کو مت ملو۔

۵۳۷۷ : وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : نُهِيْنَا ، أَوْ نُهِيَ عَنِ التَّلَقِّيْ .

۵۳۷۷: ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ ہمیں تجار کو آگے جا کر ملنے سے روکا گیا۔

تخریج : بخاری فی الشروط باب١١' مسلم فی البیوع ١٢' نسائی فی البیوع باب١٦' ١٧' مسند احمد ٢/٢٠' ٤٠٢۔

۵۳۷۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ .

۵۳۷۸: اعرج نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قافلوں کو آگے جا کر مت ملو (سامان خریدلانے کے لئے)

تخریج: بخاری فی البیوع باب۶۴' ابوداؤد فی البیوع باب۴۶' نسائی فی البیوع باب۱۷' مالک فی البیوع ۹۶' مسند احمد ۲/۱۵۶۔

۵۳۷۹ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَاحْتَجَّ قَوْمٌ بِهٰذِهِ الْآثَارِ ، فَقَالُوْا :مَنْ تَلَقَّى شَيْئًا قَبْلَ دُخُوْلِهِ السُّوْقَ ، ثُمَّ اشْتَرَاهُ، فَشِرَاؤُهُ بَاطِلٌ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :كُلُّ مَدِيْنَةٍ يَضُرُّ التَّلَقِّي بِأَهْلِهَا ، فَالتَّلَقِّي فِيْهَا مَكْرُوْهٌ ، وَالشِّرَاءُ جَائِزٌ ، وَكُلُّ مَدِيْنَةٍ لَا يَضُرُّ التَّلَقِّي بِأَهْلِهَا ، فَلَا بَأْسَ بِالتَّلَقِّي فِيْهَا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

۵۳۷۹:ابن ابی لیلیٰ نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتاجروں کو آگے جا کر مت ملو۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:بعض نے ان آثار کو سامنے رکھ کر یہ کہا کہ جس نے آگے جا کر بازار میں آنے سے پہلے جس سامان کو خرید لیا اس کی بیع باطل ہے۔دوسروں نے کہا جس شہر والوں کو باہر باہر سامان خرید لینے سے نقصان پہنچتا ہو وہ آگے جا کر سودا کر لینا مکروہ ہے مگر خرید لیا تو بیع جائز ہے اور اگر کسی شہر والوں کو اس سے نقصان نہیں پہنچتا تو اس میں کراہت بھی نہیں۔اس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : نسائی فی البیوع باب١٨' ابن ماجه فی التجارات باب١٦' دارمی فی البیوع باب٣٢' مسند احمد ٢ / ٤١٠' ٤٨٨۔

اللغات:الجلب۔اس سے مجلوب بھیڑ بکریاں وغیرہ سامان تجارت مراد ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:بعض نے ان آثار کو سامنے رکھ کر یہ کہا کہ جس نے آگے جا کر بازار میں آنے سے پہلے جس سامان خرید لیا اس کی بیع باطل ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف:جس شہر والوں کو باہر باہر سامان خرید لینے سے نقصان پہنچتا ہو اس کا آگے جا کر سودا کر لینا مکروہ ہے مگر خرید لیا تو بیع جائز ہے اور اگر کسی شہر والوں کو اس سے نقصان نہیں پہنچتا تو اس میں کراہت بھی نہیں۔اس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۵۳۸۰ :بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :كُنَّا نَتَلَقَّى الرُّكْبَانَ ، فَنَشْتَرِيْ مِنْهُمُ الطَّعَامَ جُزَافًا ، فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيْعَهُ، حَتّٰى نُحَوِّلَهُ مِنْ مَكَانِهِ، أَوْ نَنْقُلَهُ.

۵۳۸۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے ہم قافلوں کو آگے جا کر مل لیتے اور ان سے غلہ ستا لے لیتے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس وقت تک فروخت کرنے سے منع کر دیا یہاں تک کہ ہم اس کو وہاں سے ہٹایا منتقل نہ کر لیں۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب٧٢۔

۵۳۸۱ :وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ ، قَالَ :ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ ، قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُمْ كَانُوْا يَشْتَرُوْنَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ ، عَلٰى

عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَيَبْعَثُ عَلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَبِيْعُوْهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ، حَتّٰى يُبَلِّغُوْهُ إِلٰى حَيْثُ يَبِيْعُوْنَ الطَّعَامَ . فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ إِبَاحَةُ التَّلَقِّي ، وَفِي الْأَوَّلِ ، النَّهْيُ عَنْهُ، فَأَوْلٰى بِنَا أَنْ نَجْعَلَ ذٰلِكَ عَلٰى غَيْرِ التَّضَادِّ وَالْخِلَافِ .فَيَكُوْنُ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ التَّلَقِّي ، لَمَا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الضَّرَرِ عَلٰى غَيْرِ الْمُتَلَقِّيْنَ الْمُقِيْمِيْنَ فِي الْأَسْوَاقِ .وَيَكُوْنُ مَا أُبِيْحَ مِنَ التَّلَقِّي ، هُوَ الَّذِيْ لَا ضَرَرَ فِيْهِ عَلَى الْمُقِيْمِيْنَ فِي الْأَسْوَاقِ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذِهِ الْآثَارِ -عِنْدَنَا -وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ إِجَازَةِ الشِّرَاءِ مَعَ التَّلَقِّي الْمَنْهِيِّ عَنْهُ،

۵۳۸۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے ہم زمانہ نبوت میں قافلوں سے غلہ خرید کر لیتے تھے آپ ان پر ایک آدمی مقرر فرما دیتے جو خریداری کے مقامات سے منتقل کرنے کے بغیر فروخت سے روک دیتا یہاں تک کہ خریدار اس مقام پر نہ پہنچاتے جہاں انہوں نے غلہ فروخت کرنا ہوتا۔ (منڈی میں) مندرجہ بالا آثار تلقی یا بیع کو درست قرار دے رہی ہیں جبکہ اس سے پہلی روایات ممانعت کی طرف مشیر ہیں پس ہمارے لئے بہتر یہ ہے کہ ان کے تضاد واختلاف کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ پس جس سودے کو آگے جا کر کرنے کی ممانعت ہے جس سے بازار والوں اور آگے جا کر سودا نہ کرنے والوں کو نقصان (معتدبہ) پہنچے اور جو مباح کی گئی ہے اس سے مراد وہ ہے جس سے بازار میں ٹھہرنے والوں پر کوئی معتدبہ ضرر لازم نہ آتا ہو۔ ہم نے ان آثار کی باہمی تطبیق کر دی۔ واللہ اعلم۔ پہلے ملاقات کر کے خریداری پر ممانعت کے باوجود بیع کے جواز کی دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج: بخاری فی البیوع باب ۷۲' مسلم فی البیوع ۳۴' نسائی فی البیوع باب ۵۷' ابن ماجہ فی التجارات باب ۳۸' مسند احمد ۲' ۱۴۲/۱۳۵۔

حاصل روایات: مندرجہ بالا آثار تلقی بالبیع کو درست قرار دے رہی ہیں جبکہ اس سے پہلی روایات ممانعت کی طرف مشیر ہیں پس ہمارے لئے بہتر یہ ہے کہ ان کے تضاد واختلاف کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

پس سودے کو آگے جا کر کرنے کی ممانعت ہے جس سے بازار والوں اور آگے جا کر سودا نہ کرنے والوں کو (معتدبہ) نقصان پہنچے اور جو مباح کی گئی ہے اس سے مراد وہ ہے جس سے بازار میں ٹھہرنے والوں پر کوئی معتدبہ ضرر لازم نہ آتا ہو۔ ہم نے ان آثار کی باہمی تطبیق کر دی۔ واللہ اعلم۔

پہلے ملاقات کر کے خریداری پر ممانعت کے باوجود بیع کے جواز کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۵۳۸۲: بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ ، فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَيْئًا ، فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا أَتَى بِالسُّوْقِ .

۵۳۸۲: محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باہر تاجروں سے ملاقات مت کرو جس نے ملاقات کر کے اس سے سودا لے لیا اسے بازار میں آنے پر اختیار ہے۔

تخریج : روایت ۵۳۷۹ کی تخریج ملاحظہ کر لیں۔ نسائی فی البیوع باب۱۸۔

۵۳۸۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوْا الْجَلَبَ ، وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ ، وَالْبَائِعُ بِالْخِيَارِ إِذَا دَخَلَ السُّوْقَ . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ ، ثُمَّ جَعَلَ لِلْبَائِعِ فِيْ ذٰلِكَ الْخِيَارَ ، إِذَا دَخَلَ السُّوْقَ ، وَالْخِيَارُ لَا يَكُوْنُ إِلَّا فِيْ بَيْعٍ صَحِيْحٍ ، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ فَاسِدًا ، لَأُجْبِرَ بَائِعُهُ وَمُشْتَرِيْهِ عَلَى فَسْخِهِ ، وَلَمْ يَكُنْ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ، الْإِبَاءُ عَنْ ذٰلِكَ .فَلَمَّا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِيَارَ فِيْ ذٰلِكَ لِلْبَيْعِ ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ صِحَّتُهُ ، وَإِنْ كَانَ مَعَهُ تَلَقٍ مَنْهِيٌّ عَنْهُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَأَنْتُمْ لَا تَجْعَلُوْنَ الْخِيَارَ لِلْبَائِعِ الْمُتَلَقَّى ، كَمَا جَعَلَهُ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .فَجَوَابُنَا لَهُ فِيْ ذٰلِكَ ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثَبَتَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ ، مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُ الْآثَارُ بِذٰلِكَ ، وَسَنَذْكُرُهَا فِيْ مَوْضِعِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ ، أَنَّهُمَا إِذَا تَفَرَّقَا ، فَلَا خِيَارَ لَهُمَا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَأَنْتَ قَدْ جَعَلْتَ لِمَنْ اشْتَرَى ، مَا لَمْ يَرَ ، خِيَارَ الرُّؤْيَةِ ، حَتّٰى يَرَاهُ فَيَرْضَاهُ، فَبِمَا أَنْكَرْتَ أَنْ يَكُوْنَ خِيَارُ الْمُتَلَقَّى كَذٰلِكَ أَيْضًا ؟ .قِيْلَ لَهُ :إِنَّ خِيَارَ الرُّؤْيَةِ ، لَمْ نُوْجِبْهُ قِيَاسًا ، وَإِنَّمَا وَجَدْنَا أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَثْبَتُوْهُ وَحَكَمُوْا بِهِ ، وَأَجْمَعُوْا عَلَيْهِ، وَلَمْ يَخْتَلِفُوْا فِيْهِ .وَإِنَّمَا جَاءَ الِاخْتِلَافُ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ بَعْدَهُمْ ، فَجَعَلْنَا ذٰلِكَ خَارِجًا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا وَعَلِمْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْنِ ذٰلِكَ ، لِإِجْمَاعِهِمْ عَلَى خُرُوْجِهِ مِنْهُ، كَمَا عَلِمْنَا بِإِجْمَاعِهِمْ عَلَى تَجْوِيْزِ السَّلَمِ ، أَنَّهُ خَارِجٌ مِنْ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :وَهَلْ رَوَيْتُمْ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خِيَارِ الرُّؤْيَةِ شَيْئًا ؟ قِيْلَ لَهُ :نَعَمْ ،

۵۳۸۳: ابن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باہر جا کر تاجروں سے ملاقات مت کرو اور کوئی شہری دیہاتی سے بیع نہ کرے جب بازار میں داخل ہو تو بائع کو اختیار حاصل

ہوگا کہ (فسخ کرے یا باقی رکھے) اس روایت میں آگے جا کر تاجروں سے سامان خریدنے کی ممانعت ہے پھر فروخت کرنے والے کو اختیار دیا جبکہ وہ منڈی میں پہنچ جائے اور خیار تو درست خرید و فروخت میں ہوتا ہے اگر بیع فاسد ہوتی تو خریدار اور بائع کو فسخ پر مجبور کیا جاتا اور کسی کو انکار کا اختیار نہ تھا۔ یہاں جب بائع کو خیار دے دیا تو اس سے اس کی درستی ثابت ہوگئی اگرچہ اس نے ممنوع ملاقات کی۔ اگر کوئی معترض کہے کہ تم ملاقات کئے جانے والے بائع کو اس طرح اختیار نہیں دیتے جیسے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا۔ تو اس کے جواب میں ہم یہ جواب دیں گے اس حال میں کہ توفیق الٰہی ہمارے شامل حال ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے البیعان بالخیار کہ بائع و مشتری ہر دو کو اختیار ہے جب تک کہ وہ مجلس بیع سے جدا نہ ہوں اور متواتر روایت ہے جس کو اسناد کے ساتھ آئندہ ذکر کریں گے۔ پس اس سے یہ معلوم ہوگیا کہ وہ جب مجلس بیع سے جدا ہو جائیں گے تو اختیار باقی نہ رہے گا۔ تمہارے ہاں تو مشتری کو مال دیکھنے تک خیار رؤیت حاصل ہوتا ہے جب دیکھ کر پسند آئے تو تب خیار ختم ہوتا ہے خیار تلقی والے کو بدرجہ اولیٰ حاصل ہونا چاہئے۔ تو اس کے جواب میں ہم کہیں گے کہ خیار رؤیت قیاس سے ثابت نہیں بلکہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجماع اور ان کے آثار و عمل سے ثابت ہے ان میں سے کسی سے اختلاف منقول نہیں۔ اس میں اختلاف بعد والوں سے منقول ہے اور ہم نے البیعان بالخیار حتی یتفرقا ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے خارج کر دیا۔ ہم اس بات کو جانتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اختیار مراد نہیں لیا۔ کیونکہ آپ کے ارشاد سے اس کے خارج ہونے پر اتفاق ہے جس طرح کہ ہم جانتے ہیں کہ صحابہ کرام کا بیع سلم کے جواز پر اجماع ہے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کہ جو تمہارے پاس موجود نہ ہو اس کو مت فروخت کرو۔ اس نہی سے بیع سلم خارج ہے۔ خیار رؤیت پر صحابہ کرام کے آثار اگر موجود ہیں تو ان کو پیش کرو۔ تو اس کے جواب میں ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار بطور نمونہ ذکر رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج :۔بخاری فی البیوع باب۵۸، ۶۸/۶۴، والاجارہ باب۱۴، والشروط باب۸، مسلم فی البیوع ۱۲/۱۱، ترمذی فی البیوع باب۱۷، مالك فی البیوع ۹۶، مسند احمد ۱/۱۶۴، ۲/۱۵۳، ۳/۳۰۷، ۴/۵، ۱۱/۳۱۴۔ باختلاف یسیر من اللفظ۔

۵۳۸۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانِ ، قَالَا : ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ أَبِي مَعْرُوْفٍ الْمَكِّيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ : اشْتَرَى طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَالًا ، فَقِيْلَ لِعُثْمَانَ : إِنَّكَ قَدْ غُبِنْتَ وَكَانَ الْمَالُ بِالْكُوْفَةِ وَهُوَ مَالُ آلِ طَلْحَةَ الْآنَ بِهَا . فَقَالَ عُثْمَانُ : لِيَ الْخِيَارُ ، لِأَنِّيْ بِعْتُ مَا لَمْ أَرَ . فَقَالَ طَلْحَةُ : إِلَيَّ الْخِيَارُ ، لِأَنِّيْ اشْتَرَيْتُ مَا لَمْ أَرَ . فَحَكَّمَا بَيْنَهُمَا

جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ ، فَقَضَى أَنَّ الْخِيَارَ لِطَلْحَةَ ، وَلَا خِيَارَ لِعُثْمَانَ .وَالْآثَارُ فِي ذَلِكَ قَدْ جَاءَ تْ مُتَوَاتِرَةً ، وَإِنْ كَانَ أَكْثَرُهَا مُنْقَطِعًا ، فَإِنَّهُ مُنْقَطِعٌ ، لَمْ يُضَادَّهُ مُتَّصِلٌ .وَفِي هَذَا أَيْضًا حُجَّةٌ أُخْرَى ، وَهِيَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، جَعَلَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ لِلْمُتَلَقَّى الْبَائِعِ الْخِيَارَ ، فِيمَا بَاعَ إِذَا دَخَلَ الْأَسْوَاقَ ، وَعَلِمَ بِالْأَسْعَارِ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ ، هَلْ ضَادَّ ذَلِكَ شَيْءٌ أَمْ لَا ؟ فَاعْتَبَرْنَا ذَلِكَ ،

۵۳۸۴: علقمہ بن وقاص لیثی بیان کرتے ہیں کہ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کوئی چیز خریدی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کسی نے کہا تمہیں سودے میں نقصان ہے۔ اس وقت مال کوفہ میں تھا۔ وہ مال آل طلحہ کا تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اختیار ہے کیونکہ میں وہ چیز بیچ رہا ہوں جس کو میں نے نہیں دیکھا۔ اس سلسلہ میں متواتر آثار وارد ہیں اگرچہ اکثر منقطع ہیں مگر اس کے متضاد کوئی متصل روایت موجود نہیں (پس وہ آثار قیاس سے اعلیٰ واولیٰ ہیں) اس میں ایک اور دلیل یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بائع کو اختیار دیا ہے جس سے باہر جا کر ملاقات کی گئی ہے کہ جب وہ منڈی میں آئے اور اسے گرانی کا علم ہو جائے (تو وہ سودا توڑ سکتا ہے) اب فیصلہ پر پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے بالمقابل کوئی واضح روایت مل جائے۔ روایت انس رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے بھی اختیار ہے کیونکہ میں نے ایسی چیز خریدی ہے جس کو میں نے نہیں دیکھا۔
دونوں نے حضرت جبیر بن مطعم کو فیصل بنایا۔ تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو اختیار ہے مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اختیار نہیں۔

حاصل اثر: اس سلسلہ میں متواتر آثار وارد ہیں اگرچہ اکثر منقطع ہیں مگر اس کے متضاد کوئی متصل روایت موجود نہیں (پس وہ آثار قیاس سے اعلیٰ واولیٰ ہیں)

روایت میں دوسری دلیل: اس میں ایک اور دلیل یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بائع کو اختیار دیا ہے جس سے باہر جا کر ملاقات کی گئی ہے کہ جب وہ منڈی میں آئے اور اسے گرانی کا علم ہو جائے (تو وہ سودا توڑ سکتا ہے) اب فیصلہ پر پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے بالمقابل کوئی واضح روایت مل جائے۔ روایت انس رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

۵۳۸۵ : فَإِذَا أَبُوبَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ ، وَإِنْ كَانَ أَبَاهُ أَوْ أَخَاهُ .

۵۳۸۵: ابن سیرین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ہمیں اس بات سے منع کیا گیا کہ کوئی شہری دیہاتی

کے ساتھ بیع نہ کرے اگر چہ وہ اس کا باپ یا بھائی ہو۔

۵۳۸۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :نُهِيْنَا أَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ .

۵۳۸۶: محمد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہمیں اس بات سے روک دیا گیا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی سے سودا کرے۔

۵۳۸۷ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِىْ ذِئْبٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْخَيَّاطِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ .

۵۳۸۷: مسلم خیاط نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شہری دیہاتی سے بیع نہ کرے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۵۸' مسلم فی ابیوع ۱۲/۱۱' ۲۱/۲۰' ابو داؤد فی البیوع باب٤٥' ترمذی فی البیوع باب۱۷' مالك فی البیوع ٩٦۔

۵۳۸۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۵۳۸۸: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۳۸۹ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ أَعْيَنَ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِىْ سُلَيْمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ. ، وَزَادَ وَلَا يَشْتَرِىْ لَهٗ.

۵۳۸۹: مجاہد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے ولا یشتری لہ اور نہ خریداری کرے۔

۵۳۹۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ .

۵۳۹۰: داؤد بن صالح بن دینار نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کوئی شہری کسی دیہاتی سے سودا نہ کرے۔

۵۳۹۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: ثَنَا وَهْبٌ. ح.

۵۳۹۱: ابن مرزوق نے وہب سے نقل کیا ہے۔

۵۳۹۲: وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۵۳۹۲: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۳۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَسْبَاطٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۵۳۹۳: ابن سیرین نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۳۹۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ، يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۵۳۹۴: سعید بن مسیب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۳۹۵: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ نَبْهَانَ، مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۵۳۹۵: صالح بن نبہان مولی التوامہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۳۹۶: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَهَى أَوْ نُهِيَ، أَنْ يَبِيْعَ الْمُهَاجِرُ لِلْأَعْرَابِيِّ.

۵۳۹۶: ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا یا منع فرمایا یا منع کیا گیا کہ مہاجر کسی اعرابی کو کوئی چیز فروخت کرے۔

۵۳۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلَى، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَبِيْعَ الْحَاضِرُ لِبَادٍ .

۵۳۹۷:ابن ابی لیلیٰ نے ایک صحابی رسول ﷺ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ شہری کسی دیہاتی سے سودا کرے۔

۵۳۹۸ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِی ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْتَرِيَ حَاضِرٌ لِبَادٍ . فَنَظَرْنَا فِي الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا نَهَى الْحَاضِرَ أَنْ يَبِيْعَ لِلْبَادِی مَا هِيَ ؟ فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ

۵۳۹۸: صالح مولی التوامہ نے کہا میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی سے بیع نہ کرے۔ہم نے اس علت پر غور کیا جس کی وجہ سے شہری کو دیہاتی سے سودا کرنے سے منع کیا گیا۔(چنانچہ وہ ان روایات میں مل گئی)

۵۳۹۹ :حَدَّثَنَا ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، قَالَ :سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ ، دَعُوا النَّاسَ ، يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ .

۵۳۹۹:ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شہری کسی دیہاتی سے سودا نہ کرے لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ و اللہ تعالیٰ ان کو ایک دوسرے سے رزق دے گا۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۲۰' ابو داؤد فی البیوع باب۴۵' ترمذی فی البیوع باب۱۳' نسائی فی البیوع باب۱۷' ابن ماجه فی التجارات باب۱۵' مسند احمد ۳/ ۳۰۷' ۳۹۲/ ۳۸۶۔

۵۴۰۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، قَالَ :ثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ أَبِي يَزِيْدَ أَنَّهُ جَاءَ هُ فِي حَاجَةٍ ، قَالَ :فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوْا النَّاسَ ، فَلْيُصِبْ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَلْيَنْصَحْ لَهُ. فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّمَا نَهَى الْحَاضِرَ أَنْ يَبِيْعَ لِلْبَادِی ، لِأَنَّ الْحَاضِرَ يَعْلَمُ أَسْعَارَ الْأَسْوَاقِ فَيَسْتَقْصِي عَلَى الْحَاضِرِيْنَ ، فَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ رِبْحٌ ، وَإِذَا بَاعَهُمُ الْأَعْرَابِيُّ عَلَى غِرَّتِهِ وَجَهْلِهِ ، بِأَسْعَارِ الْأَسْوَاقِ ، رَبِحَ عَلَيْهِ الْحَاضِرُوْنَ .فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخَلِّيَ بَيْنَ الْحَاضِرِيْنَ وَبَيْنَ الْأَعْرَابِ فِي الْبُيُوْعِ ، وَمَنَعَ الْحَاضِرِيْنَ أَنْ يَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ .فَإِذَا كَانَ مَا وَصَفْنَا كَذٰلِكَ ، وَثَبَتَ إِبَاحَةُ التَّلَقِّي الَّذِي لَا ضَرَرَ فِيْهِ، بِمَا وَصَفْنَا

مِنَ الْآثَارِ الَّتِیْ ذَکَرْنَا ، صَارَ شِرَی الْمُتَلَقِّی مِنْهُمْ ، شِرَیْ حَاضِرٍ مِنْ بَادٍ ، فَهُوَ دَاخِلٌ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْا النَّاسَ ، یَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَبَطَلَ أَنْ یَکُوْنَ فِیْ ذٰلِکَ خِیَارٌ لِلْبَائِعِ ، لِأَنَّهُ لَوْ کَانَ لَهُ فِیْهِ خِیَارٌ ، إِذًا لَمَا کَانَ لِلْمُشْتَرِی فِیْ ذٰلِکَ رِبْحٌ ، وَلَا أَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرًا أَنْ یَعْتَرِضَ عَلَیْهِ، وَلَا أَنْ یَتَوَلَّی الْبَیْعَ لِلْبَادِی مِنْهُ، لِأَنَّهُ یَکُوْنُ بِالْخِیَارِ فِیْ فَسْخِ ذٰلِکَ الْبَیْعِ ، أَوْ یَرُدُّ لَهُ ثَمَنَهُ، إِلَی الْأَثْمَانِ الَّتِیْ تَکُوْنُ فِیْ بِیَاعَاتِ أَهْلِ الْحَضَرِ ، بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ .فَفِیْ مَنْعِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحَاضِرِیْنَ مِنْ ذٰلِکَ ، إِبَاحَةُ الْحَاضِرِیْنَ الْتِمَاسَ غِرَّةِ الْبَادِیْنَ فِی الْبَیْعِ مِنْهُمْ ، وَالشِّرَاءِ مِنْهُمْ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ ، وَأَبِیْ یُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ أَجْمَعِیْنَ .

۵۴۰۰: وہیب نے عطاء بن حکیم بن ابوزید سے روایت کی ہے کہ میں ایک کام کے لئے ان کے ہاں گیا تو انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا لوگوں کو چھوڑ دو بعض بعض سے فائدہ اٹھائیں گے جب تم میں سے کوئی نصیحت طلب کرے تو وہ اپنے بھائی کو مخلصانہ نصیحت کرے۔ان روایات سے معلوم ہو گیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے شہری کو دیہاتی سے سودا کرنے سے اس وجہ سے منع فرمایا کیونکہ شہری کو منڈی کے بھاؤ معلوم ہیں۔وہ شہریوں پر انتہائی بھاؤ لگائے گا اس طرح ان کو کچھ بھی نفع نہ ہوگا اور جب دیہاتی بازار کا بھاؤ معلوم نہ ہونے کی حالت میں پہنچے گا تو دوسرے شہریوں کو بھی نفع پہنچے گا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ شہریوں اور دیہاتیوں کو خرید و فروخت میں آزاد چھوڑ دیا جائے اور شہریوں کو اس سلسلہ میں ان کے ہاں جانے سے منع کر دیا۔اب جبکہ یہ بات اسی طرح ہے جیسا کہ ہم نے بیان کی تو اب آگے جا کر اس سودہ کرنے کی اباحت ثابت ہوئی جس میں شہریوں کو ضرر نہ ہو۔جن روایات کو ہم نے ذکر کیا ہے اس میں باہر نکل کر خریدنے والے کا خریدنا وہ شہری کے دیہاتی سے خریدنے کی طرح ہوا۔پس یہ جناب رسول اللہ ﷺ کے قول **دعوا الناس یرزق اللہ بعضهم من بعض** میں داخل ہے اور اس سے بائع کے خیار کا بطلان بھی ثابت ہو گیا کیونکہ اگر اس کو اختیار ہوگا تو مشتری نفع سے قطعاً محروم رہے گا اور پھر آپ یہ بھی حکم نہ فرماتے کہ اس کے سلسلہ میں کوئی تعرض کرے اور نہ یہ فرماتے کہ کوئی دیہاتی کے لئے خریداری کا ذمہ دار نہ بنے کیونکہ اس کو تو خود ذاتی طور پر بیع کے فسخ کا اختیار حاصل ہے یا اس کی ثمن کے رد کرنے کا اختیار ان اثمان کے ساتھ حاصل ہے جو شہریوں کی بیوع میں ایک دوسرے کی طرف واپس ہوتی ہیں۔جناب رسول اللہ ﷺ کے حاضرین کو اس بات سے روک دینے سے شہریوں کے لئے اس بات کا جواز مل گیا کہ وہ دیہاتیوں کی بے خبری سے فائدہ اٹھائیں اور ان سے سودا خریدیں۔یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۶۸' مسند احمد ۴۱۸/۳' ۲۵۹/۴۔

بَابُ خِيَارِ الْبَيِّعَيْنِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا

بائع اور مشتری کو جدا ہونے سے پہلے تک خیار ہے

خُلاصۃ المرام : خیار کے متعلق ایک قول یہ ہے کہ جب تک تفرق بالا بدان نہ ہو اس وقت تک خیار حاصل رہے گا اس کو امام شافعی رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مختار قول بھی یہی ہے۔

نمبر②: تفرق فی الاقوال سے ہی خیار ختم ہو کر بیع لازم ہو گئی یہ ائمہ احناف اور جمہور علماء کا قول ہے۔(خلاصة الاشتات)

۵۴۰۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ .ح .

۵۴۰۱: ابراہیم بن مرزوق نے وہب سے انہوں نے شعبہ سے۔

۵۴۰۲: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ .ح .

۵۴۰۲: ابراہیم نے ابوحذیفہ سے انہوں نے سفیان سے۔

۵۴۰۳: وَحَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُؤَمَّلٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ .ح .

۵۴۰۳: ابوبکرہ نے مومل سے انہوں نے سفیان سے۔

۵۴۰۴: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالُوْا جَمِيْعًا ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ فَلَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا ، حَتّٰى يَتَفَرَّقَا ، أَوْ يَكُوْنَ بَيْعَ خِيَارٍ .

۵۴۰۴: نصر بن مرزوق نے علی بن معبد سے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے۔تمام نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خریدار اور بائع کے درمیان سودا اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں یا اس خرید و فروخت میں وہ خیار طے کرلیں۔

۵۴۰۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَارِمٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا أَيُّوْبُ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ ، مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ :أَوْ يَقُوْلُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ :اخْتَرْ وَرُبَّمَا قَالَ أَوْ يَكُوْنُ بَيْعَ خِيَارٍ .

۵۴۰۵: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باہمی خرید و فروخت کرنے والوں کو جدا ہونے تک اختیار ہوتا ہے یا ان میں سے ایک دوسرے سے کہہ دے کہ تمہیں اختیار ہے بعض اوقات اس طرح

فرمایا یہ بیع خیار والی ہوگی۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب ۱۹/۲۰، ۲۲/۴۲، مسلم فی البیوع ۴۳/۴۶، ۴۷، ۴۷، ابو داؤد فی البیوع باا۵، ترمذی فی البیوع باب ۲۶، نسائی فی البیوع باب ۴، ۸، ابن ماجہ فی التجارات باب ۱۷، دارمی فی البیوع باب ۱۵، مالک فی البیوع ۷۹، مسند احمد ۹/۴، ۳، ۴۰۲/۴۰۲، ۴۰۳، ۵، ۲۳/۱۲۔

۵۴۰۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا شُجَاعٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ بِالْخِيَارِ ، مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، أَوْ يَكُوْنُ بَيْعَ خِيَارٍ .

۵۴۰۶: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والوں کو جدا ہونے سے پہلے تک اختیار ہے یا بیع خیار ہے۔

۵۴۰۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْخَلِيْلِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا أَوْ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا ، بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا ، وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا ، مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا .

۵۴۰۷: عبداللہ بن حارث نے حکیم بن حزامؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا خریدار اور فروخت کنندہ کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں انہوں نے حتی یتفرقا یا مالم یتفرقا فرمایا۔ اگر وہ دونوں سچ بولنے اور بات واضح کرنے والے ہوں گے تو سودے میں برکت ڈال دی جائے گی اور اگر انہوں نے جھوٹ اور کتمان عیب سے کام لیا تو سودے کی برکت ختم کر دی جائے گی۔

اللغات : صدقا۔ یہاں شیٔ کی درست تعریف مراد ہے۔ محقت مٹائی جاتی ہے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۱۹/۲۲، ابو داؤد فی البیوع باب۵۱، ترمذی فی البیوع باب۲۶، نسائی فی البیوع باب ۴/۸، دارمی فی البیوع باب۱۵، مسند احمد ۳، ۲/۴۰۲، ۴۳۴۔

۵۴۰۸: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ أَبِي الْوَضِيْءِ ، عَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ ، أَنَّهُمُ اخْتَصَمُوْا إِلَيْهِ فِيْ رَجُلٍ بَاعَ جَارِيَةً ، فَنَامَ مَعَهَا الْبَائِعُ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَا أَرْضَاهَا . فَقَالَ أَبُوْبَرْزَةَ :إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، وَكَانَا فِيْ خِبَاءِ شَعْرٍ .

۵۴۰۸: ابوالوضیٰ نے حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ ان کے ہاں لوگ ایک لونڈی کی بیع کا مقدمہ لے کر آئے پھر بائع ان دونوں کے پاس سو گیا صبح ہوئی تو اس نے کہا مجھے لونڈی پسند نہیں۔ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا۔ بائع اور مشتری کو اس وقت تک اختیار ہوتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں اور یہ دونوں ایک اونی خیمے میں تھے۔

اللغات: خباء۔ خیمہ۔

۵۴۰۹: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ جَمِيْلِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْوَضِيءِ ، قَالَ :نَزَلْنَا مَنْزِلًا ، فَبَاعَ صَاحِبٌ لَنَا مِنْ رَجُلٍ فَرَسًا ، فَأَقَمْنَا فِي مَنْزِلِنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا . فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ ، قَامَ الرَّجُلُ يُسْرِجُ فَرَسَهُ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ : اِنَّك قَدْ بِعْتَنِيْ فَاخْتَصَمَا اِلَى أَبِيْ بَرْزَةَ .فَقَالَ :اِنْ شِئْتُمَا ، قَضَيْتُ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَمَا أَرَاكُمَا تَفَرَّقْتُمَا .

۵۴۰۹: ابوالوضیٰ کہتے ہیں کہ ہم ایک پڑاؤ پر اترے تو ہمارے ایک ساتھی نے ایک شخص کو گھوڑا فروخت کیا ہم اس منزل پر ایک دن رات ٹھہرے دوسرے دن وہ شخص کھڑا ہوا اور گھوڑے پر زین کسنے لگا خریدار نے کہا تم نے یہ میرے ہاتھ فروخت کر دیا ہے پھر وہ اپنا جھگڑا لے کر حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا اگر تم پسند کرو تو میں تمہارے مابین جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم والے فیصلے کے مطابق فیصلہ کر دیتا ہوں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا آپ نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والے کو اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں اور میرے خیال میں تم ایک دوسرے جدا نہیں ہوئے۔

۵۴۱۰: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا أَوْ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا ، بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا ، فَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا ، فَعَسٰى أَنْ يَدُوْرَ بَيْنَهُمَا فَضْلٌ ، وَتُمْحَقَ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا . قَالَ هَمَّامٌ :سَمِعْتُ أَبَا التَّيَّاحِ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِ هٰذَا .

۵۴۱۰: عبداللہ بن حارث نے حضرت حکیم بن حزام سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع و مشتری کو جدا ہونے تک خیار ہوتا ہے اگر وہ سچ کہیں گے اور چیز کی حقیقت بتلا دیں گے تو ان کو برکت دی جائے گی

اوراگروہ چھپائیں گے تو ممکن ہے کہ مال کی گردش تو باقی رہے مگر سودے کی برکت مٹ جائے۔ ہمام راوی کہتے ہیں میں نے الوالتیاح کو کہتے سنا کہ میں نے یہ روایت خود عبداللہ بن الحارث عن حکیم بن حزام عن النبی ﷺ کی اسی سند سے اسی طرح سنی ہے۔

تخریج : روایت بخاری کتاب البیوع باب۲۲' ٤٤' ترمذی فی البیوع باب۲٦' نسائی فی البیوع باب٤'٨' دارمی فی البیوع باب١٥' مسند احمد ٣'٢/٤٠٢/٤٠٣۔

۵۴۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو النَّضْرِ ، هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ ، عَنْ أَبِیْ كَثِيْرٍ الْغُبَرِیِّ ، عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، أَوْ يَكُوْنُ بَيْعَ خِيَارٍ .

۵۴۱۱: ابوکثیر غبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا خریدار اور فروخت کرنے والے کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں یا بیع خیار ہو۔

۵۴۱۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ ، قَالَ :ثَنَا الْحَسَنُ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ ، مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، وَيَأْخُذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَا رَضِيَ مِنَ الْبَيْعِ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَاخْتَلَفَ النَّاسُ فِي تَأْوِيْلِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا . فَقَالَ قَوْمٌ :هٰذَا عَلَى الِافْتِرَاقِ بِالْأَقْوَالِ ، فَإِذَا قَالَ الْبَائِعُ قَدْ بِعْتُ مِنْكَ قَالَ الْمُشْتَرِي قَدْ قَبِلْت فَقَدْ تَفَرَّقَا وَانْقَطَعَ خِيَارُهُمَا .وَقَالُوْا :الَّذِيْ كَانَ لَهُمَا مِنَ الْخِيَارِ ، هُوَ مَا كَانَ لِلْبَائِعِ أَنْ يُبْطِلَ قَوْلَهُ لِلْمُشْتَرِي قَدْ بِعْتُكَ هٰذَا الْعَبْدَ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ قَبْلَ قَبُوْلِ الْمُشْتَرِيْ .فَإِذَا قَبِلَ الْمُشْتَرِي ، فَقَدْ تَفَرَّقَ هُوَ وَالْبَائِعُ ، وَانْقَطَعَ الْخِيَارُ .وَقَالُوْا :هٰذَا كَمَا ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الطَّلَاقِ فَقَالَ وَإِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِنْ سَعَتِهِ . فَكَانَ الزَّوْجُ إِذَا قَالَ لِلْمَرْأَةِ قَدْ طَلَّقْتُكِ عَلٰى كَذَا وَكَذَا فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ قَدْ قَبِلْت فَقَدْ بَانَتْ ، وَتَفَرَّقَا بِذٰلِكَ الْقَوْلِ ، وَإِنْ لَمْ يَتَفَرَّقَا بِأَبْدَانِهِمَا .قَالُوْا :فَكَذٰلِكَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ قَدْ بِعْتُك عَبْدِيْ هٰذَا، بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَقَالَ الْمُشْتَرِي قَدْ قَبِلْتُ فَقَدْ تَفَرَّقَا بِذٰلِكَ الْقَوْلِ ، وَإِنْ لَمْ يَتَفَرَّقَا بِأَبْدَانِهِمَا .وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ ، وَفَسَّرَ هٰذَا التَّفْسِيْرَ ، مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .وَقَالَ عِيْسَى بْنُ أَبَانَ :الْفُرْقَةُ الَّتِيْ تَقْطَعُ الْخِيَارَ الْمَذْكُوْرَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، هِيَ

الْفُرْقَةُ بِالْأَبْدَانِ ، وَذٰلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَالَ لِلرَّجُلِ قَدْ بِعْتُكَ عَبْدِي هٰذَا بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَلِلْمُخَاطَبِ بِذٰلِكَ الْقَوْلِ ، أَنْ يَقْبَلَ ، مَا لَمْ يُفَارِقْ صَاحِبَهُ، فَإِذَا افْتَرَقَا ، لَمْ يَكُنْ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ يَقْبَلَ .قَالَ :وَلَوْلَا أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ جَاءَ ، مَا عَلِمْنَا ، مَا يَقْطَعُ مَا لِلْمُخَاطَبِ ، مِنْ قَبُوْلِ الْمُخَاطَبَةِ الَّتِي خَاطَبَهُ بِهَا صَاحِبُهُ، وَأَوْجَبَ لَهُ بِهَا الْبَيْعَ .فَلَمَّا جَاءَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، عَلِمْنَا أَنَّ افْتِرَاقَ أَبْدَانِهِمَا بَعْدَ الْمُخَاطَبَةِ بِالْبَيْعِ ، يَقْطَعُ قَبُوْلَ تِلْكَ الْمُخَاطَبَةِ .وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا التَّفْسِيْرُ ، عَنْ أَبِي يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .قَالَ عِيْسَى :وَهٰذَا أَوْلَى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ تَفْسِيْرُ تَأْوِيْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، لِأَنَّا رَأَيْنَا الْفُرْقَةَ الَّتِي لَهَا حُكْمٌ فِيْمَا اتَّفَقُوْا عَلَيْهِ، هِيَ الْفُرْقَةُ فِي الصَّرْفِ ، فَكَانَتْ تِلْكَ الْفُرْقَةُ إِنَّمَا يَجِبُ بِهَا فَسَادُ عَقْدٍ مُتَقَدِّمٍ ، وَلَا يَجِبُ بِهَا صَلَاحُهُ .فَكَانَتْ هٰذِهِ الْفُرْقَةُ الْمَرْوِيَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي خِيَارِ الْمُتَبَايِعَيْنِ ، إِذَا جَعَلْنَاهَا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ، فَسَدَ بِهَا مَا كَانَ تَقَدَّمَ مِنْ عَقْدِ الْمُخَاطَبِ .وَإِنْ جَعَلْنَاهَا عَلٰى مَا قَالَ الَّذِيْنَ جَعَلُوْا الْفُرْقَةَ بِالْأَبْدَانِ يَتِمُّ بِهَا الْبَيْعُ ، كَانَتْ بِخِلَافِ فُرْقَةِ الصَّرْفِ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا أَصْلٌ فِيْمَا اتَّفَقُوْا عَلَيْهِ، لِأَنَّ الْفُرْقَةَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهَا ، إِنَّمَا يَفْسُدُ بِهَا مَا تَقَدَّمَهَا ، إِذَا لَمْ يَكُنْ تَمَّ ، حَتّٰى كَانَتْ .فَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَجْعَلَ هٰذِهِ الْفُرْقَةَ الْمُخْتَلَفَ فِيْهَا ، كَالْفُرْقَةِ الْمُتَّفَقِ عَلَيْهَا ، فَيُجْبَرُ بِهَا فَسَادُ مَا قَدْ تَقَدَّمَهَا ، مِمَّا لَمْ يَكُنْ تَمَّ ، حَتّٰى كَانَتْ ، فَثَبَتَ بِذٰلِكَ ، مَا ذَكَرْنَا .وَقَالَ آخَرُوْنَ :هٰذِهِ الْفُرْقَةُ الْمَذْكُوْرَةُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ ، هِيَ عَلَى الْفُرْقَةِ بِالْأَبْدَانِ ، فَلَا يَتِمُّ الْبَيْعُ ، حَتّٰى تَكُوْنَ ، فَإِذَا كَانَتْ ، تَمَّ الْبَيْعُ .وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ ، بِأَنَّ الْخَبَرَ ، أَطْلَقَ ذِكْرَ الْمُتَبَايِعَيْنِ فَقَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ ، مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا . قَالُوْا :فَهُمَا قَبْلَ الْبَيْعِ مُتَسَاوِمَانِ ، فَإِذَا تَبَايَعَا ، صَارَا مُتَبَايِعَيْنِ ، فَكَانَ اسْمُ الْبَائِعِ ، لَا يَجِبُ لَهُمَا إِلَّا بَعْدَ الْعَقْدِ فَلَمْ يَجِبْ لَهُمَا الْخِيَارُ .وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا ، بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا بَايَعَ رَجُلًا شَيْئًا ، فَأَرَادَ أَنْ لَا يَقْبَلَهُ، قَامَ فَمَشٰى ، ثُمَّ رَجَعَ .قَالُوْا :وَهُوَ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَكَانَ ذٰلِكَ -عِنْدَهُ -عَلَى التَّفَرُّقِ بِالْأَبْدَانِ ، وَعَلٰى أَنَّ الْبَيْعَ يَتِمُّ بِذٰلِكَ .فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا ، عَلٰى أَنَّ مُرَادَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا .وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِحَدِيْثِ أَبِي بَرْزَةَ الَّذِي قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ، فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، وَبِقَوْلِهِ لِلرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ مَا أَرَاكُمَا تَفَرَّقْتُمَا فَكَانَ ذٰلِكَ التَّفَرُّقُ عِنْدَهُ هُوَ التَّفَرُّقَ بِالْأَبْدَانِ ، وَلَمْ يَتِمَّ الْبَيْعُ عِنْدَهُ، قَبْلَ ذٰلِكَ التَّفَرُّقِ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ -عِنْدَنَا -عَلٰى

أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ ، لِأَهْلِ الْمَقَالَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ ، أَنَّ مَا ذَكَرُوْا مِنْ قَوْلِهِمْ لَا يَكُوْنَانِ مُتَبَايِعَيْنِ إِلَّا بَعْدَ أَنْ يَتَعَاقَدَا الْبَيْعَ ، وَهُمَا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتَسَاوِمَانِ غَيْرُ مُتَبَايِعَيْنِ فَذٰلِكَ إِغْفَالٌ مِنْهُمْ لِسَعَةِ اللُّغَةِ ، لِأَنَّهُ قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَا سُمِّيَا مُتَبَايِعَيْنِ ، لِقُرْبِهِمَا مِنَ التَّبَايُعِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُوْنَا تَبَايَعَا ، وَهٰذَا مَوْجُوْدٌ فِي اللُّغَةِ قَدْ سُمِّيَ إِسْحَاقُ أَوْ إِسْمَاعِيْلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ، ذَبِيْحًا لِقُرْبِهِ مِنَ الذَّبْحِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ذُبِحَ فَكَذٰلِكَ يُطْلَقُ عَلَى الْمُتَسَاوِمَيْنِ ، اسْمُ الْمُتَبَايِعَيْنِ ، إِذَا قَرُبَا مِنَ الْبَيْعِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُوْنَا تَبَايَعَا . وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسُوْمُ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيْهِ وَقَالَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيْهِ وَمَعْنَاهُمَا وَاحِدٌ . فَلَمَّا سَمّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، الْمُسَاوِمَ الَّذِيْ قَدْ قَرُبَ مِنَ الْبَيْعِ ، مُتَبَايِعًا ، وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ عَقْدِهِ الْبَيْعَ ، احْتَمَلَ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْمُتَسَاوِمَانِ ، سَمَّاهُمَا مُتَبَايِعَيْنِ ، لِقُرْبِهِمَا مِنَ الْبَيْعِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُوْنَا عَقَدَا عُقْدَةَ الْبَيْعِ ، فَهٰذِهِ مُعَارَضَةٌ صَحِيْحَةٌ . وَأَمَّا مَا ذَكَرُوْا ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، مِنْ فِعْلِهِ الَّذِي اسْتَدَلُّوْا بِهِ ، عَلٰى مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفُرْقَةِ ، فَإِنَّ ذٰلِكَ قَدْ يَحْتَمِلُ - عِنْدَنَا - مَا قَالُوْا ، وَيَحْتَمِلُ غَيْرَ ذٰلِكَ . قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، أَشْكَلَتْ عَلَيْهِ تِلْكَ الْفُرْقَةُ ، الَّتِيْ سَمِعَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا هِيَ ؟ فَاحْتَمَلَتْ - عِنْدَهُ - الْفُرْقَةَ بِالْأَبْدَانِ ، عَلٰى مَا ذَكَرَهُ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ . وَاحْتَمَلَتْ - عِنْدَهُ - الْفُرْقَةَ بِالْأَبْدَانِ عَلٰى مَا ذَكَرَهُ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ ، الَّتِيْ ذَهَبَ إِلَيْهَا عِيْسٰى . وَاحْتَمَلَتْ - عِنْدَهُ - الْفُرْقَةَ بِالْأَقْوَالِ ، عَلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْآخَرُوْنَ ، وَلَمْ يَحْضُرْهُ دَلِيْلٌ يَدُلُّهُ أَنَّهُ بِأَحَدِهَا أَوْلٰى مِنْهُ بِمَا سِوَاهُ مِنْهَا ، فَفَارَقَ بَائِعَهُ بِبَدَنِهِ ، احْتِيَاطًا . وَيُحْتَمَلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ فَعَلَ ذٰلِكَ ، لِأَنَّ بَعْضَ النَّاسِ ، يَرٰى أَنَّ الْبَيْعَ لَا يَتِمُّ إِلَّا بِذٰلِكَ ، وَهُوَ يَرٰى أَنَّ الْبَيْعَ يَتِمُّ بِغَيْرِهٖ . فَأَرَادَ أَنْ يَتِمَّ الْبَيْعُ فِيْ قَوْلِهٖ وَقَوْلِ مُخَالِفِهٖ ، حَتّٰى لَا يَكُوْنَ لِبَائِعِهٖ نَقْضُ الْبَيْعِ عَلَيْهِ ، فِيْ قَوْلِهٖ ، وَلَا فِيْ قَوْلِ مُخَالِفِهٖ . وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ ، مَا يَدُلُّ أَنَّ رَأْيَهُ فِي الْفُرْقَةِ ، كَانَ بِخِلَافِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَنْ ذَهَبَ ، إِلٰى أَنَّ الْبَيْعَ يَتِمُّ بِهَا .

۵۴۱۲: حسن نے سمرہ بن جندبؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ بائع و مشتری کو اختیار ہے جب تک کہ وہ دونوں جدا نہ ہوں اور ہر ایک ان میں سے اس بیع کو اختیار کرے جس کو وہ پسند کرتا ہو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: لوگوں نے البیعان بالخیار مالم یتفرقا کی تاویل میں اختلاف کیا ہے۔ اس سے مراد اقوال میں جدائی ہے جب مالک نے کہا میں نے تمہیں یہ چیز فروخت کر دی خریدار نے کہا میں نے قبول کر لی اب

گویا دونوں جدا ہو گئے اور ان کا اختیار جاتا رہا۔ چنانچہ وہ یہ کہتے ہیں ان کو جو اختیار حاصل تھا وہ یہی تھا جو بائع کے لئے ہوتا ہے کہ وہ مشتری کو کہتا ہے میں نے تمہیں یہ غلام ایک ہزار کے بدلے فروخت کیا یہ بات مشتری کے قبول کرنے سے پہلے تک ہوتی ہے اگر خریدار نے قبول کر لیا تو گویا اس میں اور فروخت کرنے والے میں جدائی ہو گئی اور خیار جاتا رہا۔ یہ اسی طرح ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ **ان یتفرقا یغن اللہ کلا من سعتہ** (النساء ۱۳۰) کہ اگر میاں بیوی علیحدگی اختیار کر لیں تو اللہ تعالیٰ ہر ایک کو دوسرے سے اپنی وسعت کے ساتھ مستغنی کر دے گا۔ تو خاوند نے جب عورت کو کہہ دیا **قد طلقتك علی كذا و كذا** عورت نے اس کے جواب میں **قد قبلت** کہہ دیا تو وہ عورت بائنہ ہو گئی اس بات کے کرتے ہی وہ جدا ہو جائیں گے اگرچہ وہ ابدان سے الگ نہ بھی ہوئے ہوں۔ اسی طرح جب ایک آدمی دوسرے کو کہتا ہے **قد بعتك عبدی هذا بالف درهم** اس کے جواب میں خریدار نے کہا **قد قبلت** مجھے قبول ہے تو یہ بات کہتے ہی وہ جدا ہو گئے (کیونکہ ان کی بات سابقہ مکمل ہو کر ختم ہو گئی) اگرچہ وہ ابدان کے لحاظ سے الگ نہ ہوئے ہوں۔ یہ امام محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔ انہوں نے یہ تفسیر بیان کی ہے۔ عیسیٰ بن ابان کا کہنا ہے کہ اس اثر میں جدائی سے مراد ابدان کا جدا ہونا ہے جیسے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو کہا **قد بعتك عبدی هذا بالف درهم**" اب خریدار کو اپنے ساتھی سے جدا ہونے سے پہلے تک قبول و عدم قبول کا اختیار ہے جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تو پھر وہ قبولیت معتبر شمار نہ ہو گی۔ دلیل یہ ہے کہ اگر یہ ارشاد نبوت وارد نہ ہوتا تو ہمیں معلوم نہ ہو سکتا کہ مخاطب کو جو بات کہی گئی ہے وہ کب منقطع ہوئی اور بیع کب لازم ہوئی۔ جب یہ روایت آ گئی تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ خطاب بیع کے بعد جب وہ ایک دوسرے سے الگ ہو گئے تو خطاب کی قبولیت منقطع ہو گئی (بعد میں ہاں نہ معتبر نہیں) یہی تفسیر امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے بھی مروی ہے۔ عیسیٰ کہتے ہیں کہ اس روایت کی جتنی تفاسیر کی گئی ہیں ان میں سب سے بہتر یہ ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ جس جدائی پر سب کا اتفاق ہے وہ بیع صرف کی صورت میں (قبضہ کر لینے کے بغیر) جدا ہو جانا ہے اس جدائی سے وہ عقد (سودا) فاسد ہو جاتا ہے جو کہ پہلے سے موجود تھا اس سے عقد کی درستگی لازم نہیں آتی۔ (بیع صرف سونے چاندی کی بیع کو کہتے ہیں) حاصل یہ ہے کہ یہ جدائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بائع و مشتری کے خیار کے سلسلہ میں مروی ہے۔ جب ہم نے اس کو اس معنی پر محمول کیا تو اس سے مخاطب کا سابقہ معاہدہ فاسد ہو گیا اور اگر ہم امام ابو یوسف رحمہ اللہ والے قول کے مطابق ابدان میں جدائی کو لازم قرار دیں تو یہ بیع مکمل ہو گئی مگر یہ بیع صرف کی جدائی کے مخالف ٹھہری اور جس پر ان کا اتفاق ہے اس میں اس کی کوئی اصل نہیں پائی جاتی اس کی دلیل یہ ہے کہ متفق علیہ جدائی یہ ہے کہ وہ بیع کی تکمیل سے پہلے ہوتی ہے یعنی ابھی سے بیع مکمل نہیں ہوتی بلکہ وہ جدا ہونے سے مکمل ہوتی ہے۔ پس زیادہ بہتر بات یہ ہے کہ ہم اس اختلافی جدائی کو متفق علیہ جدائی کی طرح قرار دیں۔ اس سے اس فساد کا ازالہ ہو جائے اور وہ بیع کا فساد ہے۔ جو کہ ابھی پوری نہ ہوئی تھی یہاں تک کہ جدائی ہوئی اس سے ہماری مذکورہ بات ثابت ہو گئی۔ "البیعان

بالخیار مالم یتفرقا" اس روایت میں جس فرقت کا تذکرہ ہے اس سے جسمانی علیحدگی مراد ہے پس جب تک یہ وقوع میں نہ آئے اس وقت تک سودا مکمل نہ ہوگا جب یہ پائی جائے گی تو بیع مکمل ہو جائے گی۔ اس روایت میں بائع ومشتری کا مطلق ذکر کیا ہے کہ آپ نے فرمایا خرید وفروخت کرنے والے کو اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں۔ تو سودا کرنے سے پہلے تو وہ بھاؤ لگانے والے تھے جب سودا کر لیتے ہیں تب بائع ومشتری بنتے ہیں پس ان پر بائع ومشتری کا لفظ عقد کے بعد بولا جاتا ہے پس ان کے لئے خیار لازم نہ ہوا۔ (کیونکہ وہ بھی بائع و مشتری نہیں بنے) اس کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے کہ جب آپ کسی سے سودا کرتے اور واپس کرنا نہ چاہتے تو کھڑے ہو جاتے کچھ دور جاتے اور پھر واپس لوٹ آئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول سن رکھا تھا "البیعان بالخیار مالم یتفرقا" پس ان کے ہاں اس کا مطلب جسمانی جدائی تھا اور وہ اس سے بیع کو مکمل سمجھتے تھے پس ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد جسمانی جدائی ہے۔ دوسری دلیل حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو شروع باب میں مذکور ہوئی کہ دونوں مقدمہ لانے والوں کو آپ نے فرمایا میرے خیال میں تم دونوں ایک دوسرے سے جدا ہونے والے نہیں ہو۔ (پس آپ نے فیصلہ بائع کے حق میں کر دیا) اس سے ثابت ہوا کہ ان کے ہاں بھی جسمانی جدائی مراد ہے اور اس جدائی کے عدم وقوع کی صورت میں بیع تام نہ ہوگی۔ یہ کہنا کہ عقد بیع کے بعد وہ بائع ومشتری بنتے ہیں...... ان کو بائع ومشتری کہنا لغت کے توسع کے اعتبار سے ہے اور یہ اطلاق فروخت وخرید کے قریب والوں پر بولا جا سکتا ہے خواہ سودا نہ کیا ہو مثلاً اسحاق یا اسماعیل کو ذبیح کہنا قرب کی وجہ سے ہے اگرچہ وہ ذبح نہ ہوئے تھے بالکل اسی طرح بھاؤ لگانے والے کو بائع ومشتری کہہ دینا جبکہ وہ بیع کے قریب ہوں اگرچہ بیع نہ کی ہو درست ہے۔ (حدیث میں یہ اطلاق ملاحظہ ہو) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی مسلمان بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ لگائے اور نہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے۔ دونوں ہم معنی الفاظ ہیں لایسوم، لایبیع۔ اس ارشاد میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سودا کرنے والے کو سودے کے قرب کی وجہ سے خرید وفروخت کرنے والا قرار دیا اگرچہ یہ بات عقد بیع سے پہلے کی ہے تو اس میں اس بات کا احتمال پیدا ہو گیا کہ عقد بیع سے پہلے کی ہے تو اس میں اس بات کا احتمال پیدا ہو گیا کہ بھاؤ لگانے والے کو بائع ومشتری قرار دیا گیا ہو۔ اگرچہ اس نے عقد بیع نہ کیا ہو۔ یہ خوب جواب ہے۔ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ میں جہاں تمہارا احتمال ہے تو ایک اور احتمال بھی موجود ہے وہ یہ ہے کہ ممکن ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ پر جدائی کا مفہوم مشتبہ ہو گیا ہو جس کو انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے وہ جسمانی فرقت مراد ہو جو قول ثانی میں عیسیٰ بن ابان نے مراد لی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ گفتگو سے جدائی مراد لیتے ہوں جیسا کہ قول اوّل کے قائلین کہتے ہیں اور ان تمام احتمالات میں عدم تعیین کی وجہ سے انہوں نے جسمانی فرقت کو احتیاطاً اختیار فرما لیا ہو اور ایک احتمال یہ بھی ہے کہ انہوں نے یہ عمل اس لئے کیا ہو کہ مخاطب اس کا قائل ہو۔ تو اس کے نزدیک بھی عقد کی تکمیل کرنے کے

لئے قولی انقطاع اور جسمانی فرقت کو اختیار کیا ہو۔ تا کہ کسی کے مطابق توڑنے کا حق باقی نہ رہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی روایت پائی جاتی ہے جو فرقت کے سلسلہ میں آپ کی رائے کو ظاہر کرتی ہے اور وہ فرقت جسمانی سے بیع کی تکمیل کے قائلین کے خلاف ہے۔ ملاحظہ ہو۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: لوگوں نے البیعان بالخیار مالك یتفرقا کی تاویل میں اختلاف کیا ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول: اس سے مراد اقوال میں جدائی ہے جب مالک نے کہا میں نے تمہیں یہ چیز فروخت کر دی خریدار نے کہا میں نے قبول کر لی اب گویا دونوں جدا ہو گئے اور ان کا اختیار جاتا رہا۔

دلیل نمبر ①: وہ یہ کہتے ہیں ان کو جو اختیار حاصل تھا وہ یہی تھا جو بائع کے لئے ہوتا ہے کہ وہ مشتری کو کہتا ہے میں نے تمہیں یہ غلام ایک ہزار کے بدلے فروخت کیا یہ بات مشتری کے قبول کرنے سے پہلے تک ہوتی ہے اگر خریدار نے قبول کر لیا تو گویا اس میں اور فروخت کرنے والے میں جدائی ہوتی ہے اگر خریدار نے قبول کر لیا تو گویا اس میں اور فروخت کرنے والے میں جدائی ہو گئی اور خیار جاتا رہا۔ یہ اسی طرح ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ان یتفرقا یغن اللّٰہ کلا من سعتہ (النساء ۱۳۰) کہ اگر میاں بیوی علیحدگی اختیار کر لیں تو اللہ تعالیٰ ہر ایک دوسرے سے اپنی وسعت کے ساتھ مستغنی کر دے گا۔

تو خاوند نے جب عورت کو کہہ دیا قد طلقتك علی کذا و کذا عورت نے اس کے جواب میں قد قبلت کہہ دیا تو وہ عورت بائنہ ہو گئی اس بات کے کرتے ہی وہ جدا ہو جائیں گے اگر چہ وہ ابدان سے الگ نہ بھی ہوئے ہوں۔

دلیل نمبر ②: اسی طرح جب ایک آدمی دوسرے کو کہتا ہے قد بعتك عبدی ھذا بالف درھم اس کے جواب میں خریدار نے کہا قد قبلت مجھے قبول ہے تو یہ بات کہتے ہی وہ جدا ہو گئے (کیونکہ ان کی بات سابقہ مکمل ہو کر ختم ہو گئی) اگر چہ وہ ابدان کے لحاظ سے الگ نہ ہوئے ہوں۔ یہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ انہوں نے یہ تفسیر بیان کی ہے۔

نمبر ②: عیسیٰ بن ابان کا قول: اس اثر میں جدائی سے مراد ابدان کا جدا ہونا ہے جیسے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو کہا قد بعتك عبدی ھذا بالف درھم" اب خریدار کو اپنے ساتھی سے جدا ہونے سے پہلے تک قبول وعدم قبول کا اختیار ہے جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تو پھر وہ قبولیت معتبر شمار نہ ہو گی۔

دلیل یہ ہے کہ اگر یہ ارشاد نبوت وارد نہ ہوتا تو ہمیں معلوم نہ ہو سکتا کہ مخاطب کو جو بات کہی گئی ہے وہ کب منقطع ہوئی اور بیع کب لازم ہوئی۔ جب یہ روایت آ گئی تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ خطاب بیع کے بعد جب وہ ایک دوسرے سے الگ ہو گئے تو خطاب کی قبولیت منقطع ہو گئی (بعد میں ہاں نہ معتبر نہیں) یہی تفسیر امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مروی ہے۔

عیسیٰ کہتے ہیں کہ اس روایت کی جتنی تفاسیر کی گئی ہیں ان میں سب سے بہتر یہ ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ جس جدائی پر سب کا اتفاق ہے وہ بیع صرف کی صورت میں (قبضہ کر لینے کے بغیر) جدا ہو جانا ہے اس جدائی سے وہ عقد (سودا) فاسد ہو جاتا ہے جو کہ پہلے سے موجود تھا اس سے عقد کی درستگی لازم نہیں آتی۔ (بیع صرف سونے چاندی کی بیع کو کہتے ہیں)

حاصل: یہ جدائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بائع و مشتری کے خمار کے سلسلہ میں مروی ہے۔

نمبر①: جب ہم نے اس کو اس معنی پر محمول کیا تو اس سے مخاطب کا سابقہ معاہدہ فاسد ہو گیا۔
نمبر②: اور اگر ہم امام ابو یوسف رحمہ اللہ والے قول کے مطابق ابدان میں جدائی کو لازم قرار دیں تو یہ بیع مکمل ہو گئی مگر یہ بیع صرف کی جدائی کے مخالف ٹھہری اور جس پر ان کا اتفاق ہے اس میں اس کی کوئی اصل نہیں پائی جاتی اس کی دلیل یہ ہے کہ متفق علیہ جدائی یہ ہے کہ وہ بیع کی تکمیل سے پہلے ہوتی ہے یعنی ابھی سے بیع مکمل نہیں ہوتی بلکہ وہ جدا ہونے سے مکمل ہوتی ہے۔
پس زیادہ بہتر بات یہ ہے کہ ہم اس اختلافی جدائی کو متفق علیہ جدائی کی طرح قرار دیں۔ اس سے اس فساد کا ازالہ ہو جائے اور وہ بیع کا فساد ہے۔ جو کہ ابھی پوری نہ ہوتی تھی یہاں تک کہ جدائی ہوئی اس سے ہماری مذکورہ بات ثابت ہو گئی۔

بیع فرقت بالابدان کے قائلین اور ان کے دلائل:

"البیعان بالخیار مالم یتفرقا" اس روایت میں جس فرقت کا تذکرہ ہے اس سے جسمانی علیحدگی مراد ہے پس جب تک یہ وقوع میں نہ آئے اس وقت تک سودا مکمل نہ ہوگا جب یہ پائی جائے گی تو بیع مکمل ہو جائے گی۔
دلیل نمبر①: اس روایت میں بائع و مشتری کا مطلق ذکر کیا ہے کہ آپ نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والے کو اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں۔ تو سودا کرنے سے پہلے تو وہ بھاؤ لگانے والے تھے جب سودا کر لیتے ہیں تب بائع و مشتری بنتے ہیں پس ان پر بائع کا لفظ عقد کے بعد بولا جاتا ہے پس ان کے لئے خیار لازم نہ ہوا۔ (کیونکہ وہ ابھی بائع و مشتری نہیں بنے)
اس کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت ہے کہ جب آپ کسی سے سودا کرتے اور واپس کرنا نہ چاہتے تو کھڑے ہو جاتے کچھ دور جاتے اور پھر واپس لوٹ آتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول سن رکھا تھا "البیعان بالخیار مالم یتفرقا" پس ان کے ہاں اس کا مطلب جسمانی جدائی تھا اور وہ اس سے بیع کو مکمل سمجھتے تھے پس ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد جسمانی جدائی ہے۔
دلیل نمبر②: دوسری دلیل حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو شروع باب میں مذکور ہوئی کہ دونوں مقدمہ لانے والوں کو انہوں نے فرمایا میرے خیال میں تم دونوں ایک دوسرے سے جدا ہونے والے نہیں ہو۔ (پس آپ نے فیصلہ بائع کے حق میں کر دیا) اس سے ثابت ہوا کہ ان کے ہاں بھی جسمانی جدائی مراد ہے اور اس جدائی کے عدم وقوع کی صورت میں بیع تام نہ ہوگی۔

پہلے دو اقوال کے قائلین کی طرف سے ان قول والوں کا جواب:

نمبر①: یہ کہنا کہ عقد بیع کے بعد وہ بائع و مشتری بنتے ہیں...... ان کو بائع و مشتری کہنا لغت کے توسع کے اعتبار سے ہے اور یہ اطلاق فروخت و خرید کے قریب والوں پر بولا جا سکتا ہے خواہ سودا نہ کیا ہو مثلاً اسحاق یا اسماعیل کو ذبیح کہنا قرب کی وجہ سے ہے اگرچہ وہ ذبح نہ ہوئے تھے بالکل اسی طرح بھاؤ لگانے والے کو بائع و مشتری کہہ دینا جبکہ وہ بیع کے قریب ہوں اگرچہ بیع نہ کی ہو درست ہے۔ (حدیث میں یہ اطلاق ملاحظہ ہو) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی مسلمان بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ لگائے اور نہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے۔ دونوں ہم معنی الفاظ ہیں لا یسوم' لا یبیع۔

حاصل: اس ارشاد میں جناب رسول اللہ ﷺ نے سودا کرنے والے کو سودے کے قرب کی وجہ سے خرید و فروخت کرنے والا قرار دیا اگرچہ یہ بات عقد بیع سے پہلے کی ہے تو اس میں اس بات کا احتمال پیدا ہو گیا کہ عقد بیع سے پہلے کی ہے تو اس میں اس بات کا احتمال پیدا ہو گیا کہ بھاؤ لگانے والے کو بائع و مشتری قرار دیا گیا ہو۔ اگرچہ اس نے عقد بیع نہ کیا ہو۔ یہ خوب جواب ہے۔

روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا جواب: روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما میں جہاں تمہارا احتمال ہے تو ایک اور احتمال بھی موجود ہے وہ یہ ہے کہ ممکن ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما پر جدائی کا مفہوم مشتبہ ہو گیا ہو جس کو انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے وہ جسمانی فرقت مراد ہو جو قول ثانی میں عیسیٰ بن ابان نے مراد لی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ گفتگو سے جدائی مراد لیتے ہوں جیسا کہ قول اوّل کے قائلین کہتے ہیں اور ان تمام احتمالات میں عدم تعیین کی وجہ سے انہوں نے جسمانی فرقت کو احتیاطاً اختیار فرما لیا ہو۔

اور ایک احتمال یہ بھی ہے کہ انہوں نے یہ عمل اس لئے کیا ہو کہ مخاطب اس کا قائل ہو۔ تو اس کے نزدیک بھی عقد کی تکمیل کرنے کے لئے قولی انقطاع اور جسمانی فرقت کو اختیار کیا ہو۔ تاکہ کسی کے مطابق توڑنے کا حق باقی نہ رہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی روایت پائی جاتی ہے جو فرقت کے سلسلہ میں آپ کی رائے کو ظاہر کرتی ہے اور وہ فرقت جسمانی سے بیع کی تکمیل کے قائلین کے خلاف ہے۔ ملاحظہ ہو۔

روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما:

۵۴۱۳: وَذٰلِكَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ شُعَيْبٍ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ :حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، قَالَ :مَا أَدْرَكَتِ الصَّفْقَةُ حَيًّا فَهُوَ مِنْ مَالِ الْمُبْتَاعِ .

۵۴۱۳: حمزہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جو کچھ سودے میں سے زندہ موجود پایا جائے وہ خریدار کے مال کا حصہ ہے۔

۵۴۱۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، قَدْ كَانَ يَذْهَبُ فِيْمَا أَدْرَكَتِ الصَّفْقَةُ حَيًّا ، فَهَلَكَ بَعْدَهَا ، أَنَّهٗ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِيْ. فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهٗ كَانَ يَرٰى أَنَّ الْبَيْعَ يَتِمُّ بِالْأَقْوَالِ قَبْلَ الْفُرْقَةِ ، الَّتِيْ تَكُوْنُ بَعْدَ ذٰلِكَ ، وَأَنَّ الْبَيْعَ يَنْتَقِلُ بِتِلْكَ الْأَقْوَالِ مِنْ مِلْكِ الْبَائِعِ إِلٰى مِلْكِ الْمُبْتَاعِ ، حَتّٰى يَهْلِكَ مِنْ مَالِهٖ إِنْ هَلَكَ .فَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا ، أَدَلُّ عَلٰى مَذْهَبِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، فِي الْفُرْقَةِ الَّتِيْ سَمِعَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِمَّا ذَكَرُوْا .وَأَمَّا مَا

ذَكَرُوْا ، عَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَا حُجَّةَ لَهُمْ فِيْهِ أَيْضًا -عِنْدَنَا لِأَنَّ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ اِنَّمَا هُوَ فِيْمَا رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ جَمِيْلِ بْنِ مُرَّةَ ، أَنَّ رَجُلًا بَا عَ صَاحِبَهُ فَرَسًا ، فَبَاتَا فِيْ مَنْزِلٍ ، فَلَمَّا أَصْبَحَا ، قَامَ الرَّجُلُ يُسْرِجُ فَرَسَهُ، فَقَالَ لَهُ بِعْتَنِي قَالَ أَبُوْبَرْزَةَ اِنْ شِئْتُمَا قَضَيْتُ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ ، حَتّٰى يَتَفَرَّقَا وَمَا أَرَاكُمَا تَفَرَّقْتُمَا . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُمَا قَدْ كَانَا تَفَرَّقَا بِأَبْدَانِهِمَا ، لِأَنَّ فِيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ قَامَ يُسْرِجُ فَرَسَهُ، قَدْ تَنَحّٰى بِذٰلِكَ مِنْ مَوْضِعٍ اِلٰى مَوْضِعٍ .فَلَمْ يَرَا عِ أَبُوْبَرْزَةَ ذٰلِكَ ، وَقَالَ مَا أَرَاكُمَا تَفَرَّقْتُمَا أَيْ لَمَّا كُنْتُمَا مُتَشَاجِرَيْنِ أَحَدُكُمَا يَدَّعِي الْبَيْعَ ، وَالْآخَرُ يُنْكِرُهُ، لَمْ تَكُوْنَا تَفَرَّقْتُمَا الْفُرْقَةَ ، الَّتِيْ يَتِمُّ بِهَا الْبَيْعُ ، وَهِيَ خِلَافُ مَا قَدْ تَفَرَّقَا بِأَبْدَانِهِمَا .ثُمَّ بَعْدَ هٰذَا، فَقَدْ وَجَدْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْمَبِيْعَ يَمْلِكُهُ الْمُشْتَرِيْ بِالْقَوْلِ ، دُوْنَ التَّفَرُّقِ بِالْأَبْدَانِ .وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَا عَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ. فَكَانَ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلٰى أَنَّهُ اِذَا قَبَضَهُ، حَلَّ لَهُ بَيْعُهُ، وَقَدْ يَكُوْنُ قَابِضًا لَهُ قَبْلَ افْتِرَاقِ بَدَنِهِ وَبَدَنِ بَائِعِهِ. وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَا عَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ وَسَنَذْكُرُ هٰذِهِ الْآثَارَ فِيْ مَوَاضِعِهَا مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۵۴۱۴: یونس نے ابن شہاب سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جن کے نزدیک سودے میں سے جو موجود میسر آ جائے اس کے بعد کہ وہ مال ہلاک ہو گیا تو وہ مشتری کا مال ہے اس سے اس بات پر واضح دلالت مل گئی کہ ان کے ہاں عقد فریقین سے بیع مکمل ہو جاتی ہے اور یہ اس فرقت سے پہلے ہے جو اس کے بعد رونما ہوتی ہے اور مبیعہ عقد خرید وفروخت سے بائع کی ملکیت سے خارج ہو کر مشتری کی ملکیت میں داخل ہو جاتا ہے اس کی ہلاکت مشتری کے مال کی ہلاکت ہے۔پس یہ بات دلالت میں واضح تر ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مذہب فرقت عاقدین کے سلسلہ میں جو انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہی ہے جو فریق اوّل وثانی نے ذکر کیا ہے۔روایت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کا جواب یہ ہے کہ فریق ثالث کی اس روایت میں بھی کوئی دلیل نہیں اس میں روایت گھوڑے کے فروخت ہونے اور پھر رات اپنی منزل میں گزار کر صبح کے وقت بائع کا گھوڑے کی زین کسنے کے لئے کھڑا ہونے کا تذکرہ ہے خریدنے والے نے اپنی خریداری کا ذکر کیا پھر وہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جھگڑا لے کر گئے انہوں نے ان کی رضامندی سے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق فیصلہ کر دینے پر اطمینان کا اظہار کیا تو انہوں نے فرمایا بائع و مشتری کو جدا ہونے تک اختیار ہے اور میں تمہیں جدا ہونے والا خیال نہیں کرتا۔ اس روایت میں یہ دلالت پائی جاتی ہے کہ وہ جسمانی طور پر ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تھے کیونکہ کھڑے ہو کر گھوڑے کی زین کسنے کا سلسلہ گھوڑا باندھنے کی جگہ میں ہو سکتا ہے اور حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے اس کا قطعاً لحاظ نہیں کیا۔ بلکہ فرمایا میں تمہیں جدا ہونے والا خیال نہیں کرتا۔ کیونکہ تمہارا جھگڑا ہے ایک دعویٰ خرید کرتا ہے اور دوسرا منکر ہے تو یہ اصلاً فروخت کا عقد نہیں ہے جس سے سودا مکمل ہوتا ہے پس اس سے جسمانی جدائی تکمیل عقد کا باعث ہے۔ یہ بات تو ثابت نہ ہو سکی۔ پھر ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی باتیں پائیں جو اس بات پر دال ہیں کہ بات چیت سے ہی مشتری شئی کا مالک بن جاتا ہے جسمانی فرقت کی حاجت نہیں ہے اور وہ یہ روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من ابتاع طعاما فلا يبيعه حتى يقبضه'' (بخاری باب ۵۱) ہم مزید روایات اپنے موقعہ پر ذکر کریں گے ان شاء اللہ۔

۵۴۱۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ .ح .

۵۴۱۵: ابن وہب سے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے۔

۵۴۱۶: وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدٍ ، أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنبَرِ يَقُوْلُ كُنْتُ أَشْتَرِي التَّمْرَ ، فَأَبِيعُهُ بِرِبْحِ الْآصُعِ ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَيْتَ فَاكْتَلْ ، وَإِذَا بِعْتَ فَكِلْ . فَكَانَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا مُكَايَلَةً ، فَبَاعَهُ قَبْلَ أَنْ يَكْتَالَهُ، لَا يَجُوْزُ بَيْعُهُ، فَإِذَا ابْتَاعَهُ، فَاكْتَالَهُ وَقَبَضَهُ، ثُمَّ فَارَقَ بَيِّعَهُ، فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ ، أَنَّهُ لَا يَحْتَاجُ بَعْدَ الْفُرْقَةِ إِلَى إِعَادَةِ الْكَيْلِ وَخُوْلِفَ بَيْنَ اكْتِيَالِهِ إِيَّاهُ بَعْدَ الْبَيْعِ قَبْلَ التَّفَرُّقِ ، وَبَيْنَ اكْتِيَالِهِ إِيَّاهُ قَبْلَ الْبَيْعِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا اكْتَالَهُ اكْتِيَالًا ، يَحِلُّ لَهُ بَيْعُهُ، فَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ الِاكْتِيَالُ مِنْهُ، وَهُوَ لَهُ مَالِكٌ .وَإِذَا اكْتَالَهُ اكْتِيَالًا ، لَا يَحِلُّ لَهُ بَيْعُهُ، فَقَدْ كَالَهُ وَهُوَ غَيْرُ مَالِكٍ لَهُ. فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا ، وُقُوْعُ مِلْكِ الْمُشْتَرِي فِي الْبَيْعِ بِابْتِيَاعِهِ إِيَّاهُ، قَبْلَ فُرْقَةٍ تَكُوْنُ بَعْدَ ذٰلِكَ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَمْوَالَ تُمْلَكُ بِعُقُوْدٍ ، فِي أَبْدَانٍ ، وَفِي أَمْوَالٍ ، وَفِي مَنَافِعَ ، وَفِي أَبْضَاعٍ .فَكَانَ مَا يُمْلَكُ مِنَ الْأَبْضَاعِ ، هُوَ النِّكَاحُ ، فَكَانَ ذٰلِكَ يَتِمُّ بِالْعَقْدِ ، لَا بِفُرْقَةٍ بَعْدَهُ.وَكَانَ مَا يُمْلَكُ بِهِ الْمَنَافِعُ ، هُوَ الْإِجَارَاتِ ، فَكَانَ ذٰلِكَ مَمْلُوْكًا بِالْعَقْدِ ، لَا بِالْفُرْقَةِ بَعْدَ الْعَقْدِ .فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ ، أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْأَمْوَالُ الْمَمْلُوْكَةُ ، بِسَائِرِ الْعُقُوْدِ ، مِنَ الْبُيُوْعِ وَغَيْرِهِمَا ، تَكُوْنُ

مَمْلُوكَةً بِالْأَقْوَالِ ، لَا بِالْفُرْقَةِ بَعْدَهَا قِيَاسًا وَنَظَرًا ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵۴۱۶: سعید بن میسب نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ منبر پر فرما رہے تھے۔ میں کھجور خرید کر کچھ صاع کے نفع پر فروخت کرتا تھا تو مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خریداری کرو تو کیل کرلیا کرو اور جب فروخت کرو تو کیل کرلیا کرو۔ پس جو شخص کیل (ماپ کر) کر کے غلہ خرید لے تو ماپنے سے پہلے اگر فروخت کر دیا تو یہ جائز نہیں۔ لیکن جب خریدنے کے بعد ماپ لیا اور قبضہ کرلیا اور اس کے بعد مالک سے جدا ہوا تو اس پر سب کا اجماع ہے کہ اس کو فرقت کے بعد دوبارہ ماپنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ سودا ہو جانے کے بعد اور جدا ہونے سے پہلے ماپنے اور سودے سے پہلے ماپنے کے متعلق اختلاف ہے تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ اگر وہ اس کا ایسا ماپ کرتا ہے جس کے بعد اس کی فروخت جائز ہے تو یہ ماپنا اس کی طرف سے ہوگا اور وہ اس کا مالک ہوگا اور اگر وہ ایسا کیل ہے جس کے بعد اس کو فروخت کرنا جائز نہیں تو اس نے گویا ایسی حالت میں کیل کیا ہے کہ وہ اس کا مالک نہیں ہے۔ اس سابقہ تفصیل سے واضح ہوا کہ خریدار کو جدا ہونے سے پہلے ہی صرف سودا کر لینے سے ملک حاصل ہو جاتی ہے۔ روایات کو سامنے رکھنے سے تو اس باب کا یہی مطلب ہوگا۔ اب طریق نظر سے اس کی وضاحت کی جاتی ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ عقود کے ذریعہ اجسام' اموال اور منافع بضع پر ملکیت حاصل ہوتی ہے اور یہ عقد سے مکمل ہو جاتے ہیں اس کے بعد جدا ہونے کے ذریعہ سے نہیں اور اجارات کے ذریعہ ہی منافع کا مالک بنتا ہے جدا ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ بیع وغیرہ کے ذریعہ جن اموال کی ملکیت حاصل ہوتی ہے ان کا بھی یہی حکم ہے عقد کے بعد فرقت پر موقوف نہیں۔ قیاس وغور وفکر سے ہماری اس تقریر کی تائید ہوتی ہے۔ یہی حضرت امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب ۵۱' مسند احمد ۱' ۶۲/۷۵۔

بَابُ بَيْعِ الْمُصَرَّاةِ

جانور کے تھنوں میں دودھ روک کر بیع کرنا

خلاصۃ البرام: مسئلہ مصراۃ میں اختلاف علماء کا حاصل یہ ہے کہ شوافع' مالکیہ وحنابلہ رحمہم اللہ کے ہاں اس جانور کو عیب کی وجہ سے واپس کرے اور ایک صاع طعام بھی اس کو دے۔

نمبر ②: احناف کے ہاں اس عیب سے رد کرنا لازم نہیں البتہ اس عیب کی وجہ سے جانور کی قیمت میں جو کمی واقع ہوئی ہے اس کی واپسی کا اس سے مطالبہ کرے ضمان تو مثلیات میں ہوتا ہے اور یہاں دودھ کے بدلے صاع اس کو دے رہا ہے۔ کتاب الفقہ علی

المذاہب ج ۳ ص ۱۶۶۔

۵۴۱۷: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرَةَ ، بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، وَخِلَاسُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً ، أَوْ لِقْحَةً مُصَرَّاةً ، فَحَلَبَهَا ، فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظِيْرَيْنِ ، بَيْنَ أَنْ يَخْتَارَهَا ، وَبَيْنَ أَنْ يَرُدَّهَا ، وَإِنَاءً مِنْ طَعَامٍ .

۵۴۱۷: ابن سیرین اور خلاس بن عمرو نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایسی اونٹنی یا بکری خریدی جو مصراۃ تھی (جس کے تھنوں میں خریدار کو دھوکا دینے کے لئے دودھ روکا گیا ہو) تو اس کو دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے یا تو اس کو رکھ لے یا اسے واپس کر دے اور اس کے ساتھ (دودھ کے بدلے) غلہ سے بھرا ہوا برتن (جس میں دودھ دوہتے ہیں) بھی دے۔

تخریج: بخاری فی البیوع باب ۶۵' مسلم فی البیوع ۲۳/۲۶' ابوداؤد فی البیوع باب ۴۶' ترمذی فی البیوع باب ۲۹' نسائی فی البیوع باب ۱۴' ابن ماجہ فی التجارات باب ۴۲' دارمی فی البیوع باب ۱۹' مسند احمد ۲' ۲۴۸/۴۸۱' ۴/۳۱۴۔

۵۴۱۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ .

۵۴۱۸: محمد بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔

اللغات: مصراۃ۔ تھنوں میں خریدار کو دھوکا دہی کے لئے دودھ روکنا۔ لقحہ۔ گابھن اونٹنی۔

۵۴۱۹: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، هُوَ ابْنُ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنِ ابْتَاعَ مُصَرَّاةً ، فَهُوَ بِالْخِيَارِ ، إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ هٰكَذَا فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ .وَفِيْ حَدِيْثِ أَيُّوْبَ وَصَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ .

۵۴۱۹: ابن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس نے مصراۃ خریدی اس کو اختیار ہے اگر چاہے تو ایک صاع کھجور کے ساتھ واپس کر دے محمد بن زیاد کی روایت میں اسی طرح ہے اور روایت ایوب میں ہے کہ کھجور کا ایک صاع ہو۔ گندم نہ ہو۔

اللغات: سمراء۔ گندم۔

۵۴۲۰: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ ، وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ .ح .

۵۴۲۰: ربیع جیزی وصالح بن عبدالرحمٰن دونوں نے عبداللہ بن مسلمہ سے روایت کی ہے۔

۵۴۲۱: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ .ح .

۵۴۲۱: یونس نے عبداللہ بن نافع سے روایت کی ہے۔

۵۴۲۲: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالُوْا : حَدَّثَنَا دَاوٗدَ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ بَشَّارٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً ، فَلْيَنْقَلِبْ بِهَا ، فَلْيَحْلُبْهَا فَإِنْ رَضِيَ حِلَابَهَا أَمْسَكَهَا ، وَإِلَّا رَدَّهَا ، وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ .

۵۴۲۲: موسیٰ بن بشار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس نے مصراۃ بکری خریدی وہ واپس لے جائے اس کا دودھ دوہے اگر پسند آ جائے تو روک لے ورنہ اس واپس کرے اور اس کے ساتھ کھجور کا ایک صاع واپس کرے۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۲۳۔

اللغات : حلاب۔ دودھ۔ دودھ والا برتن۔

۵۴۲۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۵۴۲۳: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۴۲۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوٗدَ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ ، وَعِكْرَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً ، أَوْ لِقْحَةً مُصَرَّاةً ، وَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّهَا مُصَرَّاةٌ ، فَإِنَّهُ إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ، وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا .

۵۴۲۴: عبدالرحمٰن سعد، عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مصراۃ بکری خریدی یا گابھن مصراۃ خریدی اور اس کو معلوم نہ ہوا کہ وہ مصراۃ ہے اگر وہ پسند کرے تو لوٹا دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور بھی دے اور اگر چاہے تو اپنے پاس روک لے۔

۵۴۲۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَا إِسْحَاقَ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنِ اشْتَرٰی شَاةً مُصَرَّاةً ، فَلْيَنْقَلِبْ بِهَا ، فَلْيَحْلُبْهَا ، فَإِنْ رَضِيَ حِلَابَهَا أَمْسَكَهَا ، وَإِلَّا رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَقَدْ رُوِيَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَمَا ذَكَرْنَا ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهَا لِخِيَارِ الْمُشْتَرِي وَقْتًا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ جَعَلَ الْخِيَارَ لَهُ فِي ذٰلِكَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ .

۵۴۲۵: ابواسحاق نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تھنوں میں دودھ روکی ہوئی بکری خرید لی وہ اس کو لوٹا کر اس کا دودھ دوہے اگر دودھ کی مقدار پسند آئے تو روک رکھے ورنہ مالک کو واپس کر دے اور کھجور کا ایک صاع بھی ساتھ دے۔ طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ان روایات میں تو مدت خیار کی کوئی تعیین مذکور نہیں مگر دیگر روایات میں مدت خیار تین دن مذکور ہے۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۲۳۔

تین دن مدتِ خیار کی روایات:

۵۴۲۶: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُوْ أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الشَّاةِ وَهِيَ مُحَفَّلَةٌ فَإِذَا بَاعَهَا ، فَإِنَّ صَاحِبَهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، فَإِنْ كَرِهَهَا ، رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ .

۵۴۲۶: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری کو فروخت سے منع فرمایا جس کے تھنوں میں دودھ زیادہ ظاہر کرنے کے لئے روکا گیا ہو جب اس نے فروخت کر دی تو اب مشتری کو تین دن تک اختیار ہے اگر ناپسند کرے تو واپس کرے اور ایک صاع کھجور بھی واپس کرے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۶۴/۷۱' ابو داؤد فی البیوع باب۴۶' نسائی فی البیوع باب۱۴' ابن ماجه فی التجارات باب۴۲' مسند احمد ۱/۴۳۰' ۲/۲۴۸۔

اللغات: محفلہ۔ جس بکری کے تھنوں میں دودھ روکا جائے۔

۵۴۲۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ سُهَيْلَ بْنَ أَبِيْ صَالِحٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنِ ابْتَاعَ شَاةً مُصَرَّاةً ، فَهُوَ فِيْهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، فَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا ، وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا ، وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ .

۵۴۲۷: سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد سے انہوں نے جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس نے

مصراة بکری خریدی اسے تین دن کا اختیار ہے۔خواہ روکے یا واپس کر دے اور ایک صاع کھجور بھی دیدے۔

۵۴۲۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، وَحَبِيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ طَعَامٍ ، لَا سَمْرَاءَ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى أَنَّ الشَّاةَ الْمُصَرَّاةَ اِذَا اشْتَرَاهَا رَجُلٌ فَحَلَبَهَا ، فَلَمْ يَرْضَ حِلَابَهَا ، فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ، كَانَ بِالْخِيَارِ ، اِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا ، وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا ، وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى اِلَّا أَنَّهُ قَالَ : يَرُدُّهَا وَيَرُدُّ مَعَهَا قِيْمَةَ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ .وَقَدْ كَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ أَيْضًا قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ فِيْ بَعْضِ أَمَالِيْهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِالْمَشْهُوْرِ عَنْهُ .وَخَالَفَ ذٰلِكَ كُلَّهُ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَيْسَ لِلْمُشْتَرِيْ رَدُّهَا بِالْعَيْبِ ، وَلٰكِنَّهُ يَرْجِعُ عَلَى الْبَائِعِ بِنُقْصَانِ الْعَيْبِ .وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ ، أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا .وَذَهَبُوْا اِلٰى أَنَّ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ ، مِمَّا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، مَنْسُوْخٌ .فَرُوِيَ عَنْهُمْ هٰذَا الْكَلَامُ مُجْمَلًا ، ثُمَّ اُخْتُلِفَ عَنْهُمْ مِنْ بَعْدُ فِي الَّذِيْ نَسَخَ ذٰلِكَ مَا هُوَ ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ ، فِيْمَا أَخْبَرَنِيْ عَنْهُ ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ ، نَسَخَهُ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِيْدِهٖ، فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ .فَلَمَّا قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفُرْقَةِ الْخِيَارَ ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَا خِيَارَ لِأَحَدٍ بَعْدَهَا اِلَّا لِمَنِ اسْتَثْنَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِقَوْلِهٖ اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :وَهٰذَا التَّأْوِيْلُ ، عِنْدِيْ ، فَاسِدٌ لِأَنَّ الْخِيَارَ الْمَجْعُوْلَ فِي الْمُصَرَّاةِ ، اِنَّمَا هُوَ خِيَارُ عَيْبٍ ، وَخِيَارُ الْعَيْبِ لَا يَقْطَعُهُ الْفُرْقَةُ .أَلَا تَرٰى أَنَّ رَجُلًا لَوْ اشْتَرٰى عَبْدًا فَقَبَضَهُ، وَتَفَرَّقَا ، ثُمَّ رَأٰى بِهٖ عَيْبًا بَعْدَ ذٰلِكَ ، أَنَّ لَهُ رَدَّهُ عَلٰى بَائِعِهٖ، بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ ، لَا يَقْطَعُ ذٰلِكَ التَّفَرُّقُ ، الَّذِيْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الْمَذْكُوْرَةِ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ .فَكَذٰلِكَ الْمُبْتَاعُ لِلشَّاةِ الْمُصَرَّاةِ ، فَاِذَا قَبَضَهَا فَاحْتَلَبَهَا ، فَعَلِمَ أَنَّهَا عَلٰى غَيْرِ مَا كَانَ ظَهَرَ لَهُ مِنْهَا ، وَكَانَ ذٰلِكَ لَا يَعْلَمُهُ فِي احْتِلَابِهٖ مَرَّةً وَلَا مَرَّتَيْنِ ، جُعِلَتْ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ هٰذِهِ الْمُدَّةُ ، وَهِيَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ ، حَتّٰى يَحْلُبَهَا فِيْ ذٰلِكَ ، فَيَقِفَ عَلٰى حَقِيْقَةِ مَا هِيَ عَلَيْهِ .فَاِنْ كَانَ بَاطِنُهَا كَظَاهِرِهَا ، فَقَدْ لَزِمَتْهُ وَاسْتَوْفٰى مَا اشْتَرٰى .وَاِنْ كَانَ ظَاهِرُهَا بِخِلَافِ بَاطِنِهَا ، فَقَدْ ثَبَتَ الْعَيْبُ ، وَوَجَبَ لَهُ

رَدُّهَا بِهٖ .فَإِنْ حَلَبَهَا بَعْدَ الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ ، فَقَدْ حَلَبَهَا بَعْدَ عِلْمِهٖ بِعَيْبِهَا ، فَذٰلِكَ رِضَاءٌ مِنْهُ بِهَا .فَلِهٰذِهِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُ ، وَجَبَ فَسَادُ التَّأْوِيْلِ الَّذِیْ وَصَفْتُ .وَقَالَ عِيْسَى بْنُ أَبَانَ :كَانَ مَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُكْمِ فِي الْمُصَرَّاةِ ، بِمَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ ، فِيْ وَقْتِ مَا كَانَتِ الْعُقُوْبَاتُ فِي الذُّنُوْبِ ، يُؤْخَذُ بِهَا الْأَمْوَالُ .فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الزَّكَاةِ أَنَّهٗ مَنْ أَدَّاهَا طَائِعًا ، فَلَهٗ أَجْرُهَا ، وَإِلَّا أَخَذْنَاهَا مِنْهُ وَشَطْرَ مَالِهٖ ، عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ . وَمِنْ ذٰلِكَ مَا رُوِیَ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِيْ سَارِقِ الثَّمَرَةِ الَّتِيْ لَمْ تُحْرَزْ فَإِنَّهٗ يُضْرَبُ جَلَدَاتٍ ، وَيَغْرَمُ مِثْلَيْهَا .وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِيْدِهٖ فِيْ بَابِ وَطْءِ الرَّجُلِ جَارِيَةَ امْرَأَتِهٖ فَأَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ إِعَادَةِ ذِكْرِهَا هٰهُنَا .قَالَ :فَلَمَّا كَانَ الْحُكْمُ فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ كَذٰلِكَ حَتّٰى نَسَخَ اللّٰهُ الرِّبَا أُفْرِدَتِ الْأَشْيَاءُ الْمَأْخُوْذَةُ إِلٰى أَمْثَالِهَا ، إِنْ كَانَتْ لَهَا أَمْثَالٌ ، وَإِلٰى قِيْمَتِهَا ، إِنْ كَانَتْ لَا أَمْثَالَ لَهَا ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنِ التَّصْرِيَةِ ، وَرُوِیَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ .

۵۴۲۸: ابن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے البتہ اس میں یہ لفظ مختلف ہیں اس کا واپس کرنا ایک صاع طعام کے ساتھ ہو نہ کہ گیہوں کے ساتھ۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کسی نے تھنوں میں دودھ روکی گئی بکری خرید لی پھر اس کا دودھ دوہتا رہے تین دن میں اگر دودھ پر مطمئن نہ ہو تو واپس کرتے وقت ایک کھجور کا صاع بھی دے یہ قول ابن ابی لیلیٰ نے اختیار کیا البتہ انہوں نے کھجور کی بجائے ایک صاع کی قیمت ذکر کی ہے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے بعض امالی میں بھی یہ بات ملتی ہے مگر ان کے متعلق یہ معروف نہیں۔ فریق ثانی کا کہنا ہے کہ عیب کی وجہ سے وہ مشتری واپس کرنے کا مجاز نہیں البتہ عیب کا نقصان وہ مالک سے لے سکتا ہے یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔ فریق اوّل کی روایات کا جواب یہ ہے کہ جس قدر روایات گزری ہیں یہ منسوخ ہیں انہوں نے یہ اجمالی بات کہی ہے اب ناسخ کے متعلق پچھلے علماء کا اختلاف ہے۔ محمد بن شجاع کہتے ہیں کہ ابن ابی عمران نے ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ان روایات کی یہ روایات **البیعان بالخیار مالم یتفرقا**" یہ روایت گزشتہ اوراق میں اسناد کے ساتھ ذکر کی جا چکی ہے۔ پس جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرقت کے ذریعہ خیار کو ختم کر دیا تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ سودا مکمل ہونے کے بعد اب کسی کو بھی اختیار نہ ہوگا سوائے اس کے جس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "**الا بیع الخیار**" سے مستثنیٰ فرمایا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ تاویل غلط ہے کیونکہ تھنوں میں دودھ روکے جانے والے جانور کی بیع خیار عیب کی قسم سے ہے اور وہ بائع و مشتری کی جدائی سے بھی ختم نہیں ہوتی۔ سابقہ قول کے قائلین کو یہ دیکھنا چاہئے کہ اگر کوئی شخص غلام خرید کر

اس پر قبضہ کر لے پھر وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں اس کے بعد اس غلام میں عیب ظاہر ہو تو اس بات پر تمام کا اجماع ہے کہ اس کو واپس کرنے کا حق حاصل ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ سے جو روایات فرقت کے سلسلہ میں مروی ہیں وہ اس حق کو ختم نہیں کرتیں۔ بالکل اسی طرح مسئلہ مصراۃ میں بکری کا خریدار اس پر قبضہ کر لینے کے بعد اس کا دودھ دوہتا ہے اور ظاہر کے مخالف پاتا ہے اور اس نقص کا علم ایک دوبار دوہنے سے نہیں ہوتا تو اسے اتنا وقت دیا جائے گا جس کے ذریعہ وہ حقیقت سے آگاہ ہو اور وہ تین دن کی مدت ہے اگر وہ جانور ظاہر کی طرح نکلے تو بیع لازم ہو جائے گی اور جو خریدا اس کو مکمل وصول کرے اور اگر اس کے خلاف عیب ثابت ہو جائے تو لوٹانا واجب ہو جائے گا اور اگر اس نے تین دن کے بعد اس کا دودھ دوہا تو یہ علامت رضا ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ ہم نے جو علت ذکر کی ہے اس سے سابقہ تاویل کا فساد ظاہر ہو گیا۔ عیسیٰ بن ابان رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ مصراۃ کے مسئلہ میں جس قدر روایات مالی ضمان کی وارد ہیں۔ یہ اس زمانے سے متعلق ہیں جب گناہ کی سزا مالی جرمانے سے دی جاتی تھی۔ اس کی دلیل یہ مسئلہ مصراۃ ہے اس کی دوسری مثال زکوٰۃ کا یہ حکم ہے۔ "**من اداها طائعا فله اجرها والا اخزنا هامنه و شطر ماله غرمة من غرمات ربنا عزوجل**" جو زکوٰۃ خوشی سے ادا کرے تو وہ اجر پائے گا ورنہ ہم اس سے زبردستی وصول کریں گے اور اس کے مال کا ایک حصہ بطور تاوان لیں گے جو کہ ہمارے رب تعالیٰ کی طرف سے مقررہ تاوان سے ہے۔ اس کی تیسری مثال عمرو بن شعیب کی چور کے سلسلے میں یہ روایت ہے کہ جس نے غیر محفوظ پھل کی چوری کی اسے کوڑے مارے جائیں گے اور بطور تاوان دوگنا پھل لیا جائے گا۔ ہم نے اسناد سمیت یہ روایت باب **وطئ الرجل جارية امراته**" میں ذکر کی ہے اعادہ کی حاجت نہیں۔ جب اسلام کے ابتدائی دور میں حکم اسی طرح تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سود کو منسوخ فرمایا اور اشیاء اپنی مثل کی طرف لوٹ گئیں جبکہ ان کی مثل ہو اور جن کی مثل نہ تھی وہ قیمت کی طرف لوٹ گئیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے تھنوں میں دودھ جمع کرنے سے منع فرمایا جیسا کہ یہ روایات شاہد ہیں۔

۵۴۲۹: فَذَكَرَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى ، عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :أَشْهَدُ عَلَى الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بَيْعَ الْمُحَفَّلَاتِ خِلَابَةٌ ، وَلَا يَحِلُّ خِلَابَةُ مُسْلِمٍ .فَكَانَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَبَاعَ مَا قَدْ جَعَلَ يَبِيْعُهُ إِيَّاهُ مُخَالِفًا لِمَا أَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَاخِلًا فِيْمَا نَهٰى عَنْهُ، فَكَانَتْ عُقُوْبَتُهُ فِيْ ذٰلِكَ أَنْ يَجْعَلَ اللَّبَنَ الْمَحْلُوْبَ فِي الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ لِلْمُشْتَرِي بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ ، وَلَعَلَّهُ يُسَاوِي آصُعًا كَثِيْرَةً ، ثُمَّ نُسِخَتِ الْعُقُوْبَاتُ فِي الْأَمْوَالِ بِالْمَعَاصِي ، وَرُدَّتِ الْأَشْيَاءُ إِلَى مَا ذَكَرْنَا .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، وَوَجَبَ رَدُّ

الْمُصَرَّاةِ بِعَيْنِهَا ، وَقَدْ زَايَلَهَا اللَّبَنُ ، عَلِمْنَا أَنَّ ذٰلِكَ اللَّبَنَ الَّذِى أَخَذَهُ الْمُشْتَرِى مِنْهَا ، قَدْ كَانَ بَعْضُهُ فِىْ ضَرْعِهَا ، فِىْ وَقْتِ وُقُوْعِ الْبَيْعِ عَلَيْهَا ، فَهُوَ فِىْ حُكْمِ الْمَبِيْعِ ، وَبَعْضُهُ حَدَثَ فِىْ ضَرْعِهَا فِىْ مِلْكِ الْمُشْتَرِى ، بَعْدَ وُقُوْعِ الْبَيْعِ عَلَيْهَا ، فَذٰلِكَ لِلْمُشْتَرِى .فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ رَدَّ اللَّبَنَ ، بِكَمَالِهِ عَلَى الْبَائِعِ ، إِذَا كَانَ بَعْضُهُ بِمَا لَمْ يَمْلِكْ بَيْعَهُ، وَلَمْ يُمْكِنْ أَنْ يُجْعَلَ اللَّبَنُ كُلُّهُ لِلْمُشْتَرِىْ إِنْ كَانَ مَلَكَ بَعْضَهُ مِنْ قِبَلِ الْبَائِعِ بِبَيْعِهِ إِيَّاهُ الشَّاةَ الَّتِى قَدْ رَدَّهَا عَلَيْهِ بِالْعَيْبِ ، وَكَانَ مِلْكُهُ لَهُ إِيَّاهُ بِجُزْءٍ مِنَ الثَّمَنِ إِذَا كَانَ وَقَعَ بِهِ الْبَيْعُ ، فَلَا يَجُوْزُ أَنْ يَرُدَّ الشَّاةَ بِجَمِيْعِ الثَّمَنِ ، وَيَكُوْنَ ذٰلِكَ اللَّبَنُ سَالِمًا لَهُ بِغَيْرِ ثَمَنٍ .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، مَنَعَ الْمُشْتَرِىَ مِنْ رَدِّهَا ، وَرَجَعَ عَلَى بَائِعِهِ بِنُقْصَانِ عَيْبِهَا ، قَالَ عِيسَى فَهٰذَا وَجْهُ حُكْمِ بَيْعِ الْمُصَرَّاةِ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :وَالَّذِىْ قَالَ عِيسَى مِنْ هٰذَا ، يَحْتَمِلُ غَيْرَ مَا قَالَ ، إِنِّىْ رَأَيْتُ فِىْ ذٰلِكَ وَجْهًا هُوَ أَشْبَهُ، عِنْدِى ، بِنَسْخِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَجْهِ الَّذِىْ ذَهَبَ إِلَيْهِ عِيسَى .وَذٰلِكَ أَنَّ لَبَنَ الْمُصَرَّاةِ الَّذِى احْتَلَبَهُ الْمُشْتَرِى مِنْهَا ، فِى الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ الَّتِى احْتَلَبَهَا فِيْهَا ، قَدْ كَانَ بَعْضُهُ فِىْ مِلْكِ الْبَائِعِ قَبْلَ الشِّرَاءِ ، وَحَدَثَ بَعْضُهُ فِىْ مِلْكِ الْمُشْتَرِىْ بَعْدَ الشِّرَاءِ ، إِلَّا أَنَّهُ قَدِ احْتَلَبَهَا مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ .فَكَانَ مَا كَانَ فِىْ يَدِ الْبَائِعِ مِنْ ذٰلِكَ مَبِيْعًا ، إِذَا أَوْجَبَ نَقْضَ الْبَيْعِ فِى الشَّاةِ ، وَجَبَ نَقْضُ الْبَيْعِ فِيْهِ .وَمَا حَدَثَ فِىْ يَدِ الْمُشْتَرِى مِنْ ذٰلِكَ ، فَإِنَّمَا كَانَ مَلَكَهُ، بِسَبَبِ الْبَيْعِ أَيْضًا ، وَحُكْمُهُ حُكْمُ الشَّاةِ ، لِأَنَّهُ مِنْ بَدَنِهَا هٰذَا عَلَى مَذْهَبِنَا .وَكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ لِمُشْتَرِى الْمُصَرَّاةِ بَعْدَ رَدِّهَا ، جَمِيْعَ لَبَنِهَا الَّذِىْ كَانَ حَلَبَهُ مِنْهَا بِالصَّاعِ مِنَ التَّمْرِ الَّذِى أَوْجَبَ عَلَيْهِ رَدَّهُ مَعَ الشَّاةِ .وَذٰلِكَ اللَّبَنُ حِيْنَئِذٍ قَدْ تَلِفَ ، أَوْ تَلِفَ بَعْضُهُ فَكَانَ الْمُشْتَرِى قَدْ مَلَكَ لَبَنًا دَيْنًا ، بِصَاعِ تَمْرٍ دَيْنٍ ، فَدَخَلَ ذٰلِكَ فِىْ بَيْعِ الدَّيْنِ بِالدَّيْنِ ثُمَّ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدُ ، عَنْ بَيْعِ الدَّيْنِ بِالدَّيْنِ .

۵۴۲۹: مسروق نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ ابوالقاسم الصادق المصدوق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تھنوں میں دودھ روکے ہوئے جانوروں کی فروخت دھوکا ہے کسی مسلمان سے دھوکا کرنا جائز نہیں۔ تو جو شخص یہ حرکت کرنے والا ہے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے منہ موڑنے والا ہے یہ اس چیز میں داخل ہے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا ہے اب ایسی حرکت کرنے والے کی سزا یہ ہے کہ تین دن میں جو دودھ اس سے حاصل کیا ہے وہ خریدار کو صرف ایک صاع کے بدلے میں حاصل ہو جائے گا عین ممکن ہے کہ وہ کئی

صاع کے برابر ہو۔ اس کے بعد مالی جرمانے سے سزا کا حکم منسوخ ہو گیا اور اشیاء کو امثال کی طرف لوٹا دیا گیا (یعنی مثل صوری یا معنوی) جیسا ہم نے ذکر کیا جب بات کی اصل یہ ہے اور مصراۃ کو بعینہ واپس لوٹانا ضروری ہے اور دودھ اس سے زائل ہو چکا (جو جمع کیا گیا تھا) اس سے معلوم ہوا کہ جو دودھ خریدار کو حاصل ہوا ہے اس میں سے کچھ مقدار سودا کرتے وقت تھنوں میں ضرور موجود تھی وہ بیع کے حکم میں ہوگا اور کچھ دودھ خریدنے کے بعد مشتری کی ملکیت میں پہنچ کر پیدا ہوا وہ مشتری کا ہی ہے جبکہ تمام دودھ کو بائع کی طرف لوٹایا نہیں جاتا اس لئے کہ وہ بعض دودھ کی بیع کا مالک نہیں اور تمام دودھ کے متعلق یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ مشتری اس کا مالک ہے کیونکہ وہ اس مقدار دودھ کا مالک ہے جو جانور فروخت کرتے وقت اس کے تھنوں میں تھا جس جانور کو عیب کی وجہ سے واپس کر دیا گیا اور مالک نے اس کو اتنی رقم کے ساتھ اس شئی کا مالک بنایا تھا جس پر ان کا سودا ہوا تھا۔ پس یہ بھی درست نہ ہوا کہ بکری کو پوری قیمت کے بدلے لوٹایا جائے اور یہ دودھ مکمل طور پر بلا قیمت اس خریدار کا ہو جائے۔ جب معاملہ اس طرح ہے تو خریدار کو واپس لوٹانے سے منع کیا جائے گا اور وہ عیب کی وجہ سے ہونے والے نقصان کے سلسلہ میں بائع کی طرف رجوع کرے گا عیسیٰ بن ابان کہتے ہیں کہ مسئلہ مصراۃ کا حکم یہی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو بات ابن ابان رحمہ اللہ نے کہی اس میں اس کے علاوہ کی گنجائش ہے اور وہ اس روایت کی تنسیخ کے لئے اس سے بہت بہتر ہے وہ یہ ہے کہ مصراۃ کا وہ دودھ جو تین روز تک خریدار نے استعمال کیا اس میں سے کچھ دودھ تو سودے سے پہلے خریدار کی ملک تھا اور کچھ دودھ خریدنے کے بعد مشتری کی ملکیت میں پیدا ہوا البتہ اس نے بار بار دوہا تو جو کچھ خریدار کے قبضہ میں تھا وہ سودے میں شامل ہو گیا۔ جب اس جانور کی بیع کو توڑنا ضروری ہو گیا تو اس دودھ میں بھی بیع کا توڑنا ضروری ہو گیا اور جو دودھ خریدار کے ہاتھ میں ہوتے ہوئے پیدا ہوا تو اس کی ملکیت بھی تو بیع کے سبب سے ہے اور اس کا حکم بھی بکری وغیرہ والا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ دودھ اس کے بدن سے نکلا ہے اور یہ بات ہمارے مذہب کے بالکل مطابق ہے۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصراۃ کے خریدار کے لئے اس جانور کو لوٹانے کے بعد اس کے تمام دودھ کو جو اس نے اس دوران دوہا ہے ایک صاع کھجور کے بدلے قرار دیا جو صاع کھجوریں کہ وہ بکری وغیرہ کے ساتھ وہ بائع کو دیتا ہے اور اس وقت تک تو وہ دودھ تمام یا کم از کم اس کا بعض حصہ تلف ہو چکا ہوتا ہے پس خریدار اس دودھ کا کھجور کے قرض صاع کے بدلے مالک ہو چکا پس اس طرح وہ دودھ اس بیع القرض بالقرض میں داخل ہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کی بیع قرض کے بدلے منع فرمائی ہے (پس یہ اس اعتبار سے منسوخ ہوا) قرض کے بدلے قرض کی بیع ممنوع ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی التجارات باب ۴۲' مسند احمد ۱ / ۴۳۳۔

حضرت عیسیٰ بن ابان کے قول پر طحاوی رحمہ اللہ کا تبصرہ:

جو بات ابن ابان رحمہ اللہ نے کہی اس میں اس کے علاوہ کی گنجائش ہے اور وہ اس روایت کی تنسیخ کے لئے اس سے بہت بہتر

ہے وہ یہ ہے کہ مصراۃ کا وہ دودھ جو تین روز تک خریدار نے استعمال کیا اس میں سے کچھ دودھ تو سودے سے پہلے خریدار کی ملک تھا اور کچھ دودھ خریدنے کے بعد مشتری کی ملکیت میں پیدا ہوا البتہ اس نے بار بار دوھا تو جو کچھ خریدار کے قبضہ میں تھا وہ سودے میں شامل ہوگیا۔ جب اس جانور کی بیع کو توڑنا ضروری ہوگیا تو اس دودھ میں بھی بیع کا توڑنا ضروری ہوگیا اور جو دودھ خریدار کے ہاتھ میں ہوتے ہوئے پیدا ہوا تو اس کی ملکیت بھی تو بیع کے سبب سے ہے اور اس کا حکم بھی بکری وغیرہ والا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ دودھ اس کے بدن سے نکلا ہے اور یہ بات ہمارے مذہب کے بالکل مطابق ہے۔

۵۴۳۰: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، قَالَ أَبُو بَكْرَةَ فِيْ حَدِيْثِهِ :أَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، وَقَالَ ابْنُ مَرْزُوْقٍ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ الزَّبْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْكَالِءِ بِالْكَالِءِ يَعْنِي الدَّيْنَ بِالدَّيْنِ . فَنَسَخَ ذٰلِكَ مَا كَانَ تَقَدَّمَ مِنْهُ، مِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِي الْمُصَرَّاةِ ، مِمَّا حُكْمُهُ حُكْمُ الدَّيْنِ .وَيُقَالُ لِلَّذِيْ ذَهَبَ إِلَى الْعَمَلِ بِمَا رُوِيَ فِي الْمُصَرَّاةِ ، مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ وَعَمِلَتْ بِذٰلِكَ الْعُلَمَاءُ .

۵۴۳۰: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر ﷠ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے قرض کی قرض کے بدلے بیع سے منع فرمایا ہے۔ اس حکم کی بنا پر مصراۃ کا معاملہ جو کہ قرض کے بدلے قرض قرار پاتا ہے منسوخ ٹھہرا۔ روایات مصراۃ کے عاملین سے گزارش یہ ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''الخراج بالضمان'' اور اس پر بہت سے علماء کا عمل ہے۔ روایت بالسند ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: اس حکم کی بنا پر مصراۃ کا معاملہ جو کہ قرض کے بدلے قرض قرار پاتا ہے منسوخ ٹھہرا۔

فریق اوّل کی روایات کا جواب دوسرے رخ سے:

روایات مصراۃ کے عاملین سے گزارش یہ ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''الخراج بالضمان'' اور اس پر بہت سے علماء کا عمل ہے۔ روایت بالسند ملاحظہ ہو۔

۵۴۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ .ح .

۵۴۳۱: ابوعاصم نے ابن ابی الذئب سے روایت کی ہے۔

۵۴۳۲: وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ.

۵۴۳۲: ابن ابی الذئب نے مخلد بن خفاف انہوں نے عروہ سے ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضمان کے سبب خراج کا حقدار ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۷۱ ترمذی فی البیوع باب ۵۳ نسائی فی البیوع باب ۱۶ ابن ماجہ فی التجارات باب ۴۳ مسند احمد ۶ / ۴۹، ۲۳۷، ۲۰۸ الخراج سے یہاں مراد۔

۵۴۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا الزِّنْجِيُّ بْنُ خَالِدٍ ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : زَعَمَ لَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : إِنَّ رَجُلًا اشْتَرَىٰ عَبْدًا فَاسْتَغَلَّهُ ، ثُمَّ رَأَىٰ بِهٖ عَيْبًا ، فَخَاصَمَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّهُ بِالْعَيْبِ .فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّهُ قَدْ اسْتَغَلَّهُ فَقَالَ لَهُ الْغَلَّةُ بِالضَّمَانِ .

۵۴۳۳: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے غلام خریدا پھر چند دن اس سے کام لیا پھر اس میں عیب پایا تو وہ اپنا مقدمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو عیب کے ساتھ مالک کو واپس لوٹا دیا مالک نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے چند دن اس سے کام لیا ہے آپ نے فرمایا ضمان کے سبب وہ نفع کا حقدار بن گیا۔

تخریج: مسند احمد ۶ / ۸۰، ۱۱۶، ۱۶۱۔

۵۴۳۴: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ :ثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :ثَنَا الزِّنْجِيُّ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۵۴۳۴: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۴۳۵: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنِ ، قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ .فَتَلَقَّى الْعُلَمَاءُ هٰذَا الْخَبَرَ بِالْقَبُوْلِ ، وَزَعَمْتَ أَنْتَ أَنَّ رَجُلًا لَوْ اشْتَرَى شَاةً فَحَلَبَهَا ، ثُمَّ أَصَابَ بِهَا عَيْبًا غَيْرَ التَّحْفِيلِ ، أَنَّهُ يَرُدُّهَا وَيَكُوْنُ اللَّبَنُ لَهُ .وَكَذٰلِكَ لَوْ كَانَ مَكَانَ اللَّبَنِ وَلَدٌ وَلَدَتْهُ، رَدَّهَا عَلَى الْبَائِعِ ، وَكَانَ الْوَلَدُ لَهُ، وَكَانَ ذٰلِكَ ، عِنْدَكَ، مِنَ الْخَرَاجِ الَّذِيْ جَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُشْتَرِيْ بِالضَّمَانِ .فَلَيْسَ يَخْلُو الصَّاعُ الَّذِيْ تُوْجِبُهُ عَلَى مُشْتَرِي الْمُصَرَّاةِ ، إِذَا رَدَّهَا إِلَى الْبَائِعِ بِالتَّصْرِيَةِ أَنْ يَكُوْنَ عِوَضًا مِنْ جَمِيْعِ اللَّبَنِ الَّذِي احْتَلَبَهُ مِنْهَا الَّذِيْ كَانَ بَعْضُهُ فِيْ ضَرْعِهَا فِيْ وَقْتِ وُقُوْعِ الْبَيْعِ، وَحَدَثَ بَعْضُهُ فِيْ ضَرْعِهَا بَعْدَ الْبَيْعِ أَوْ يَكُوْنُ عِوَضًا مِنَ اللَّبَنِ الَّذِيْ كَانَ فِيْ

ضَرْعِهَا ، فِيْ وَقْتِ وُقُوْعِ الْبَيْعِ خَاصَّةً .فَإِنْ كَانَ عِوَضًا مِنْهُمَا ، فَقَدْ نَقَضْتَ بِذٰلِكَ أَصْلَكَ الَّذِيْ جَعَلْتَ الْوَلَدَ وَاللَّبَنَ لِلْمُشْتَرِيْ بَعْدَ الرَّدِّ بِالْعَيْبِ ، لِأَنَّكَ جَعَلْتَ حُكْمَهَا حُكْمَ الْخَرَاجِ الَّذِيْ جَعَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُشْتَرِي بِالضَّمَانِ .وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ الصَّاعُ عِوَضًا مِمَّا كَانَ فِيْ ضَرْعِهَا فِيْ وَقْتِ وُقُوْعِ الْبَيْعِ خَاصَّةً ، وَالْبَاقِيْ سَالِمٌ لِلْمُشْتَرِي ، لِأَنَّهُ مِنَ الْخَرَاجِ ، فَقَدْ جَعَلْتُ لِلْبَائِعِ صَاعًا دَيْنًا بِلَبَنٍ دَيْنٍ ، وَهٰذَا غَيْرُ جَائِزٍ فِيْ قَوْلِكَ ، وَلَا فِيْ قَوْلِ غَيْرِكَ .فَعَلٰى أَيِّ الْوَجْهَيْنِ كَانَ هٰذَا الْمَعْنَىْ عَلَيْهِ، عِنْدَكَ ، فَأَنْتَ بِهٖ تَارِكٌ أَصْلًا مِنْ أُصُوْلِكَ .وَقَدْ كُنْتَ أَنْتَ بِالْقَوْلِ بِنَسْخِ هٰذَا الْحُكْمِ فِي الْمُصَرَّاةِ أَوْلَى مِنْ غَيْرِكَ ، لِأَنَّكَ أَنْتَ تَجْعَلُ اللَّبَنَ فِيْ حُكْمِ الْخَرَاجِ ، وَغَيْرُكَ لَا يَجْعَلُهُ كَذٰلِكَ .

۵۴۳۵: عبدالملک بن عبدالعزیز نے مسلم بن خالد سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت نقل کی ہے۔علماء نے اس روایت کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور قبول کیا ہے۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں تمہارا خیال یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی بکری خریدے پھر اس کا دودھ دوہے اس کے بعد اس میں ایسا عیب پائے جو تھنوں میں دودھ کے جمع کرنے سے علاوہ ہو تو وہ اس کو لوٹا دے اور وہ دودھ کا مالک ہو جائے گا اور اگر دودھ کی بجائے بچہ جنے تو وہ جانور بائع کی طرف لوٹا دیا جائے گا مگر بچہ خریدار کا ہوگا اور تمہارے ہاں یہ وہ نفع ہے جس کو جناب نبی اکرم ﷺ نے ضمان کے بدلے مشتری کیلئے قرار دیا ہے پس ایک صاع کھجور جس کو تھنوں میں دودھ جمع کئے جانے والے جانور کو خریدنے والے پر لازم کرتے ہو کہ بائع کی طرف لوٹانے کی صورت میں یہ اس تمام دودھ کا عوضانہ ہے جو اس نے خریداری کے ایام میں استعمال کیا ہے جس میں سے کچھ تو سودا کے وقت بکری کے تھنوں میں تھا اور کچھ دودھ سودا کر لینے کے بعد اسکے تھنوں میں پیدا ہوا یا وہ کھجوروں کا صاع اس دودھ کا عوض ہے جو سودا کرتے وقت اسکے تھنوں میں موجود تھا۔اگر بقول تمہارے یہ ان دونوں کے بدلے میں ہے تو اس سے تمہارا قاعدہ مقررہ ٹوٹ گیا کہ تم نے عیب کی وجہ سے بیع کو رد کرنے کی صورت میں دودھ اور بچے دونوں کو مشتری کی ملک قرار دیا کیونکہ تمہارے ہاں اس کا حکم اس نفع کی طرح ہے جس کو جناب رسول اللہ ؐ نے ضمان کی وجہ سے مشتری کے لئے قرار دیا اور اگر کھجوروں کا وہ صاع اس دودھ کا عوض ہے جو سودا کرتے وقت اس کے تھنوں میں پایا جاتا تھا اور باقی تمام کا تمام مشتری کیلئے ہوگا کیونکہ یہ نفع کا حصہ ہے تو تم نے قرض دودھ کے بدلے مالک کے لئے ایک صاع کھجور بطور قرض لازم کر دیں اور یہ بات تمہارے اور دوسروں کے ہاں بھی جائز نہیں ہے۔بہر حال ان دونوں باتوں میں سے جو بات بھی تمہارے ہاں درست ہو اس سے کسی نہ کسی قاعدہ کا ترک لازم آئے گا اگرچہ تمہارا قول دوسروں کے قول سے بہتر ہے کہ مصراۃ کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔کیونکہ تم اس دودھ کو نفع کے حکم میں قرار دیتے ہو اور دوسروں کے ہاں اس طرح نہیں۔

بَابُ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ تَتَنَاهٰى

پھلوں کے صلاحیت تک پہنچنے سے پہلے بیع

خلاصۃ المرام: فریق اوّل امام مالک' شافعی' احمد' اسحاق رحمہم اللہ کے ہاں پھلوں کی بیع صلاح کے ظہور سے جبکہ قطع کی شرط بھی نہ ہوتب بھی ناجائز ہے۔

نمبر②: فریق ثانی کے ہاں بیع ثمار قبل بدو صلاح درست ہے۔اس قول کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور صاحبین رحمہما اللہ اور اوزاعی رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل: کہ پھلوں کی بیع صلاحیت کے ظاہر ہونے سے پہلے درست نہیں ہے جیسا کہ ان روایات سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے۔

۵۴۳۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ وَهْبُ اللّٰهِ بْنُ رَاشِدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ وَاشْتِرَائِهٖ، حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ.

۵۴۳۶: حضرت نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کو بیچنے اور خریدنے سے منع فرماتے تھے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۸۲' مسلم فی البیوع ۵۲/۵۴' نسائی فی البیوع باب ۲۸' ابن ماجه باب۱۲' مسند احمد ۲/ ۳۷' ۳/ ۳۷۲' ۳۸۱۔

۵۴۳۷: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ .ح

۵۴۳۷: سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اس وقت تک پھلوں کو نہ بیچو جب تک ان کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے۔

۵۴۳۸: وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ قَالَا جَمِيْعًا، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ .ح

۵۴۳۸: لیثی اور عقیل نے ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

۵۴۳۹: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمٍ ،

عَنْ أَبِيهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ، حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ.

۵۴۳۹: سالم نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے پھلوں کی بیع ان میں صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے مت کرو۔

تخریج: بخاری فی البیوع باب۸۲' والمساقاة باب۱۷' مسلم فی البیوع باب۵۱' ابو داؤد فی البیوع باب۲۲۔

۵۴۴۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ: ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ.

۵۴۴۰: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھل کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اسے فروخت مت کرو۔

۵۴۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، هُوَ الْغُدَانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. وَزَادَ، فَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا، قَالَ: حَتّٰى يَذْهَبَ عَاهَتُهَا.

۵۴۴۱: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح نقل فرمایا اور یہ اضافہ بھی ہے کہ جب ان کی صلاحیت کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا یہاں تک کہ ان کی آفت کا وقت ختم ہو جائے۔

تخریج: مسند احمد ۲/۴۱۔

۵۴۴۲: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تَذْهَبَ الْعَاهَةُ، قَالَ قُلْتُ: مَتٰى ذَاكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: طُلُوْعُ الثُّرَيَّا.

۵۴۴۲: عثمان بن عبداللہ بن سراقہ نے ابن عمر ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ نے روایت کی ہے کہ آپ نے پھلوں کی بیع آفت کے خطرے تک ممنوع قرار دی۔ عثمان کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا اے ابو عبدالرحمٰن وہ کون سا وقت ہے؟ تو فرمایا جب ثریا طلوع ہو جائے۔

تخریج: بخاری فی الزکاة باب۵۸' مسلم فی البیوع ۵۲' مسند احمد ۲/۳۲۔

۵۴۴۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ: ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

بَيْعِ الثَّمَرِ ، حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ .

۵۴۴۳: عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں میں صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کی بیع سے ممانعت فرمائی ہے۔

۵۴۴۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ ، حَتّٰى تُشْقِحَ . فَقِيْلَ لِجَابِرٍ :وَمَا تُشْقِحُ ؟ قَالَ :تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ ، وَيُؤْكَلُ مِنْهَا .

۵۴۴۴: سعید بن مینا نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع سے ممانعت فرمائی یہاں تک کہ وہ سرخ و زرد ہو جائیں۔ جابر رضی اللہ عنہ نے تشقح کی تفسیر سرخ و زرد سے فرمائی ہے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۸۵، مسلم فی البیوع ۸٤، ابو داؤد فی البیوع ۲۲، مسند احمد ۳۲۰/۳۔

۵۴۴۵: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَرَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ ، قَالَ : ثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ ، عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ ، حَتّٰى تَنْجُوَ مِنَ الْعَاهَةِ .

۵۴۴۵: ابوالرجال نے اپنی والدہ عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک پھلوں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ آفت سے نکل جائیں۔

تخریج : مالك فی البیوع ۱۲، مسند احمد ٦، ۷۰/۱٦۰۔

۵۴۴٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلُ ، قَالَ :ثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ ، حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ.

۵۴۴٦: خارجہ بن زید نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل میں صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے پھلوں کی فروخت سے منع فرمایا۔

۵۴۴۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ ، وَالْمُخَاضَرَةِ ، وَالْمُلَامَسَةِ ، وَالْمُنَابَذَةِ ، قَالَ عُمَرُ :فَسَّرَ لِي أَبِيْ فِي الْمُخَاضَرَةِ ، قَالَ : لَا يَنْبَغِي أَنْ يُشْتَرَى شَيْءٌ مِنْ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتَّى يُوْنِعَ يَحْمَرَّ أَوْ يَصْفَرَّ .

۵۴۴۷: اسحاق بن عبداللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ اور مزابنہ مخاضرہ ملامسہ منابذہ سے منع فرمایا۔ عمر بن یونس کہتے ہیں کہ میرے والد فرماتے مخاضرہ۔ سبز پھل کی بیع کرنا یہ جائز نہیں جب تک سرخ وزرد نہ ہو جائے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب ۹۳' نسائی فی الایمان باب ۴۵۔

اللغات :محاقله۔ گندم جوسٹے میں ہو اس کی بیع خشک گندم کے بدلے۔ مزابنه۔ درخت پر لگے ہوئے پھل کا اندازہ کر کے توڑے ہوئے مقررہ مقدار پھل کے بدلے فروخت کرنا۔ مخاضره۔ کھجور کے سبز پھل کی بیع۔ ملامسه۔ یہ کہہ کر بیع کرنا کہ اس کی بیع اس وقت ہوگی جب میں نے یا تو نے ہاتھ لگا دیا۔ منابذه۔ ان چیزوں میں سے جس پر کنکری گرے وہ اس قدر قیمت میں میں نے خرید لی (شروح مشکوۃ)

۵۴۴۸: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُوْبَكْرٍ الصَّيْرَفِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ ، حَتّٰى تَزْهُوَ ، وَعَنِ الْعِنَبِ ، حَتّٰى يَسْوَدَّ ، وَعَنِ الْحَبِّ ، حَتّٰى يَشْتَدَّ .

۵۴۴۸: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا اس کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی بیع سرخ ہونے سے پہلے اور انگور کی بیع سیاہ ہونے سے پہلے اور غلے کی بیع سخت ہونے سے پہلے منع فرمائی۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۲۲' ترمذی فی البیوع باب ۱۵' ابن ماجه فی التجارات باب ۳۲' مسند احمد ۳' ۲۲۱ / ۲۵۰۔

۵۴۴۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ . فَقُلْتُ لِأَنَسٍ: وَمَا زَهْوُهَا ؟ فَقَالَ :تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ ، أَرَأَيْتَ اِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ ؟ بِمَ يَسْتَحِلُّ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيْهِ؟

۵۴۴۹: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے کھجوروں کی بیع سرخ وزرد پڑنے سے پہلے منع فرمائی ہے میں نے انس سے سوال کیا زہو کیا ہے تو فرمایا سرخ وزرد ہونا۔ ذرا غور کرو اگر اللہ تعالیٰ نے پھل کو روک دے تو کس چیز سے تم اپنے مسلمان بھائی کا مال اپنے لئے حلال قرار دو گے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۸۵' مسلم فی البیوع ۵۰' ابو داؤد فی البیوع باب۲۲' ترمذی فی البیوع باب۱۵' نسائی فی البیوع باب۴' ابن ماجه فی التجارات باب۳۲' مسند احمد ۵/۲۔

۵۴۵۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : نَهٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ثَمَرَةِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ ، قِيلَ لَهُ : وَمَا تَزْهُو؟ قَالَ تَحْمَرُّ ، أَوْ تَصْفَرُّ .

۵۴۵۰: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا پھل سرخ و زرد پڑنے سے پہلے فروخت کرنا منع کیا ان سے تزھو کا معنی پوچھا تو انہوں نے سرخ و زرد ہونا بتلایا۔

۵۴۵۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَبَايَعُوا الثِّمَارَ حَتّٰى تَزْهُوَ . قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ : وَمَا تَزْهُو ؟ قَالَ تَحْمَرُّ أَوْ تَصْفَرُّ ، أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللهُ الثَّمَرَةَ ؟ بِمَ يَسْتَحِلُّ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ .

۵۴۵۱: حمید الطّویل نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک پھل سرخ و زرد نہ ہو جائے فروخت مت کرو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! زہو کیا ہے؟ تو فرمایا سرخ و زرد ہونا۔ ذرا دھیان کرو اگر اللہ پھل کو روک دے تو تم کس طرح مسلمان بھائی کے مال کو اپنے لئے حلال کرو گے۔

۵۴۵۲: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ . قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ ، فَزَعَمُوا أَنَّ الثِّمَارَ لَا يَجُوزُ بَيْعُهَا فِي رُءُوسِ النَّخْلِ حَتّٰى تَحْمَرَّ أَوْ تَصْفَرَّ . وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا : هٰذِهِ الْآثَارُ كُلُّهَا عِنْدَنَا ، ثَابِتَةٌ صَحِيحٌ مَجِيئُهَا ، فَنَحْنُ آخِذُونَ بِهَا ، غَيْرُ تَارِكِينَ لَهَا . وَلٰكِنْ تَأْوِيلُهَا عِنْدَنَا ، غَيْرُ مَا تَأَوَّلَهَا عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى . وَذٰلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ ، حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ، فَاحْتَمَلَ ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ عَلٰى مَا تَأَوَّلَهُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى ، وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِهِ بَيْعَ الثِّمَارِ ، قَبْلَ أَنْ يَكُونَ ، فَيَكُونَ الْبَائِعُ بَائِعًا لِمَا لَيْسَ عِنْدَهُ ، فَقَدْ نَهَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ ، فِي نَهْيِهِ عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ .

۵۴۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھل کو بدوِ اصلاح سے قبل نہ بیچو۔ امام

طحاوی ﷫ فرماتے ہیں: سرخ یا زرد پڑنے سے پہلے کھجور کی بیع درخت پر درست نہیں۔ فریق اوّل کا یہ مؤقف ہے انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔ فریق ثانی نے ان کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ روایات بالکل درست ہیں ہم ان کو اختیار کرنے والے ہیں ان کو چھوڑنے والے نہیں مگر ان کی تاویل وہ نہیں جو فریق اوّل نے کی ہے آپ کا ارشاد پھلوں کی بیع صلاحیت کے ظہور سے پہلے درست نہیں اس میں فریق اوّل کی تاویل کی جہاں گنجائش ہے تو اس کی ایک اور تاویل یہ ہے کہ اس سے پھلوں کی بیع مراد ہے جو کہ درخت پر آنے سے پہلے ہے اور اس صورت میں فروخت کرنے والا ایسی چیز فروخت کر رہا ہے جو اس کے پاس نہیں ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کئی سالوں کے لئے پھلوں کی بیع کی جائے۔ سعید اور ابوسلمہ نے ابو ہریرہ ؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ پھلوں کو صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے مت فروخت کرو۔

درختوں کی کئی سالوں کی بیع ممنوع ہے:

۵۴۵۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ. قَالَ يُونُسُ: قَالَ لَنَا سُفْيَانُ، هُوَ بَيْعُ الثِّمَارِ، قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا.

۵۴۵۳: سلیمان بن عتیق نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے درختوں کی کئی سالوں کی بیع سے منع فرمایا ہے یونس کہتے ہیں کہ ہمیں سفیان نے بتلایا کہ یہ پھلوں کی بیع صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے کرنے کو کہتے ہیں (اس کا نام بیع معاومہ ہے)

تخریج: مسلم فی البیوع ۸۵/۹۹' ابو داؤد فی البیوع باب۲۳' نسائی فی البیوع باب۶۹' مسند احمد ۳/۳۰۹، ۳۱۴۔

۵۴۵۴: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَا: ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ، ثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْمِنْهَالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ.

۵۴۵۴: حسن نے سمرہ بن جندبؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کئی سالوں کی اکٹھی بیع سے منع فرمایا ہے۔

۵۴۵۵: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ: ثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يُطْعَمَ.

۵۴۵۵: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کی اس وقت بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ کھانے کے قابل ہو۔

تخریج : مسلم فی البیوع نسائی فی الایمان باب ۴۵' والبیوع باب ۲۸' مسند احمد ۱/ ۲۴۹'۳' ۱۶۱/ ۳۹۲۔

۵۴۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۴۵۶: ابوالزبیر نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۴۵۷: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ وَأَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ ، فَقَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ ، حَتّٰى نَأْكُلَ مِنْهُ، أَوْ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ .

۵۴۵۷: ابوالبختری کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کھجور کی بیع کے متعلق دریافت کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کھجور کی بیع کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کے قابل ہونے سے پہلے کھجور کی بیع سے منع فرمایا "حتی تاکل منه یا یؤکل منه" کے الفاظ فرمائے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب ۸۵' مسلم فی البیوع ۵۵/ ۸۳' ابو داؤد فی البیوع باب ۲۲' مالک فی البیوع ۳۷۔

۵۴۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ يَقُوْلُ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فَقُلْتُ اِنَّا نَدَعُ أَشْيَاءَ، لَا نَجِدُ لَهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَحْرِيْمًا .قَالَ :اِنَّا نَفْعَلُ ذٰلِكَ ، نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ .

۵۴۵۸: ابوالبختری طائی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیع سلم کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا ہم بعض اشیاء چھوڑتے ہیں حالانکہ ان کی حرمت کتاب اللہ میں نہیں پاتے کہنے لگے ہم یہ اس لئے کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھائے جانے کے قابل ہونے سے پہلے ہمیں کھجور کی بیع سے منع فرمایا۔

تخریج: روایت ۵۴۵۷ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۵۴۵۹: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ ، عَنْ خَالِدٍ أَنَّهٗ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يُسْأَلُ عَنِ الرَّجُلِ يَبِيْعُ ثَمَرَةَ أَرْضِهٖ، رُطَبًا كَانَ أَوْ

عِنبًا يُسْلِفُ فِيهَا قَبْلَ أَنْ تَطِيبَ ؟ فَقَالَ :لَا يَصْلُحُ ، إِنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ بَاعَ ثَمَرَةَ أَرْضٍ لَهُ ثَلَاثَ سِنِينَ، فَسَمِعَ بِذٰلِكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ .فَقَالَ فِي النَّاسِ : مَنَعَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَ الثَّمَرَةَ حَتّٰى تَطِيبَ .

۵۴۵۹: خالد نے عطاء سے سنا ان سے پوچھا گیا کہ جو آدمی اپنی زمین کا پھل تر یا خشک کھجور کی صورت میں عمدہ ہونے سے پہلے بیچتا ہے تو انہوں نے فرمایا یہ اس کے لائق نہیں۔ ابن الزبیر نے اپنی ایک زمین کا پھل تین سال کے لئے فروخت کر دیا جب یہ بات جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے سنی تو مسجد کی طرف نکل کر گئے اور لوگوں میں اعلان کر دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پھلوں کو عمدہ بن جانے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۸۳' مسلم فی البیوع ۵۳/۸۶' مسند احمد ۳/۳۱۲۔

ظاہر ہو جانے والے پھلوں کی بیع کے جواز کی روایات:

۵۴۶۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَفِ فِي التَّمْرِ ، فَقَالَ :نَهٰى عُمَرُ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ ، حَتّٰى يَصْلُحَ .فَدَلَّتْ هٰذِهِ الْآثَارُ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا ، عَلٰى أَنَّ الثِّمَارَ الْمَنْهِيَّ عَنْ بَيْعِهَا قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا ، مَا هِيَ ؟ فَإِنَّهَا الْمَبِيعَةُ قَبْلَ كَوْنِهَا الْمُسْلَفَ عَلَيْهَا .فَنَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُونَ وَيُؤْمَنَ عَلَيْهَا الْعَاهَةُ ، فَحِينَئِذٍ يَجُوزُ السَّلَمُ فِيهَا .أَفَلَا تَرٰى أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمَّا سَأَلَهُ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ ، عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ ، كَانَ جَوَابُهُ فِي ذٰلِكَ ، مَا ذَكَرَ فِي حَدِيثِهِ، عَنِ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ ، حَتّٰى تُطْعَمَ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ النَّهْيَ ، إِنَّمَا وَقَعَ فِي الْآثَارِ الَّتِي قَدَّمْنَا ذِكْرَهَا فِي هٰذَا الْبَابِ ، عَلٰى بَيْعِ الثِّمَارِ ، قَبْلَ أَنْ تَكُونَ ثِمَارًا .أَلَا تَرٰى إِلٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ ، بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ؟ . فَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ إِلَّا عَلَى الْمَنْعِ ، مِنْ ثَمَرَةٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ تَكُونَ .وَإِنَّمَا الَّذِي فِي هٰذِهِ الْآثَارِ ، هُوَ النَّهْيُ عَنِ السَّلَمِ فِي الثِّمَارِ فِي غَيْرِ حِينِهَا ، فَهٰذِهِ الْآثَارُ تَدُلُّ عَلَى النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ .فَأَمَّا بَيْعُ الثِّمَارِ فِي أَشْجَارِهَا ، بَعْدَمَا ظَهَرَتْ ، فَإِنَّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا جَائِزٌ صَحِيحٌ .وَالدَّلِيلُ عَلٰى ذٰلِكَ ، مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۴۶۰: ابوالبختری سے مروی ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پھلوں میں بیع سلم کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے برو صلاح سے قبل پھلوں کی بیع سے منع کیا ہے۔ حاصل آثار: ان آثار سے

معلوم ہوتا ہے جن پھلوں کی فروخت سے منانعت کی گئی ہے وہ وہی ہیں جن میں صلاحیت ظاہر نہیں ہوئی اس کی حقیقت کیا ہے؟ تو یہ وہ بیع ہے جو ان کے وجود میں آنے سے پہلے کی جائے۔ اس سے اس وقت تک کے لئے منع فرمایا یہاں تک کہ آفت سے محفوظ ہو جائیں جب محفوظ ہو جائیں تو ان میں بیع سلم جائز ہے۔ ذرا غور فرمائیں کہ جب ابوالبختری ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا کھجور میں بیع سلم درست ہے تو ان کا جواب یہ تھا کہ پھلوں کی بیع اس وقت درست ہے جب وہ کھائے جانے کے قابل ہو جائیں۔ آثار میں جس ممانعت کا تذکرہ ہے وہ پھلوں کی بیع پھل بننے سے پہلے کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ملاحظہ ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ پھلوں کو روک دے تو تم میں سے کون ہے پھر جو اپنے بھائی کا مال لے سکے گا۔ تو اب اس سے مراد ان پھلوں کی بیع سے ممانعت ہے جو ابھی تک پھل نہیں بنے۔ نیز ان آثار میں جس بیع سلم سے روکا گیا ہے وہ پھلوں کی بے وقت بیع سلم ہے۔ باقی درختوں پر ان پھلوں کی بیع جو ظاہر ہو چکے ہوں ہمارے ہاں جائز ہے۔ اس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۵۴۶۱: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ يُؤَبَّرَ ، فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِيْ بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ ، وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا ، فَمَالُهُ لِلَّذِيْ بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ .

۵۴۶۱: سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس شخص نے تابیر کے بعد کھجور کو فروخت کیا اس کا پھل بائع کا ہوگا مگر یہ کہ خریدار شرط لگا لے اور جس نے غلام فروخت کیا تو اس کا مال فروخت کرنے والے کا ہوگا مگر یہ کہ خریدار شرط لگا لے۔ (مال سے یہاں مراد غلام کے پاس جو کچھ کپڑے اور اشیاء ہوں)

تخریج : بخاری فی المساقاة باب۱۷ مسلم فی البیوع ۸۰ ترمذی فی البیوع باب۲۵ نسائی فی البیوع باب۷۶۔

۵۴۶۲: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ : حَدَّثَنِي الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنِ اشْتَرَى عَبْدًا وَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهُ ، فَلَا شَيْءَ لَهُ ، وَمَنِ اشْتَرَى نَخْلًا بَعْدَ تَأْبِيْرِهَا ، وَلَمْ يَشْتَرِطِ الثَّمَرَ ، فَلَا شَيْءَ لَهُ .

۵۴۶۲: سالم نے اپنے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ جس آدمی نے غلام خریدا اور اس کے مال کی شرط نہ لگائی تو اس کی کوئی چیز مشتری کو نہ ملے گی۔ جس آدمی نے تابیر کے بعد کھجور کا درخت خریدا اور اس نے پھل کی شرط نہیں لگائی تو اس کو کچھ نہ ملے گا۔

تخریج : ترمذی فی البیوع باب ۲۵ بنحوہ۔

۵۴۶۳: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنِىْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا اشْتَرَىْ نَخْلًا قَدْ أَبَّرَهَا صَاحِبُهَا ، فَخَاصَمَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ أَنَّ الثَّمَرَةَ لِصَاحِبِهَا الَّذِىْ أَبَّرَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُشْتَرِىْ. قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، ثَمَرَ النَّخْلِ لِبَائِعِهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهَا مُبْتَاعُهَا ، فَيَكُوْنَ لَهُ بِاشْتِرَاطِهِ إِيَّاهَا ، وَيَكُوْنَ بِذٰلِكَ مُبْتَاعًا لَهَا .وَقَدْ أَبَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰهُنَا ، بَيْعَ ثَمَرَةٍ فِىْ رُئُوسِ النَّخْلِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْمَعْنَى الْمَنْهِيَّ عَنْهُ فِى الْآثَارِ الْأَوَلِ خِلَافُ هٰذَا الْمَعْنَى .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :إِنَّ مَا أُجِيْزَ ، هُوَ بَيْعُ الثَّمَرِ فِىْ هٰذِهِ الْآثَارِ ،لِأَنَّهُ مَبِيْعٌ مَعَ غَيْرِهِ، وَلَيْسَ فِىْ جَوَازِ بَيْعِهِ مَعَ غَيْرِهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ بَيْعَهُ وَحْدَهُ كَذٰلِكَ ، لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ تَدْخُلُ مَعَ غَيْرِهَا فِى الْبِيَعَاتِ ، وَلَا يَجُوْزُ إِفْرَادُهَا بِالْبَيْعِ .مِنْ ذٰلِكَ ، الطُّرُقُ وَالْأَفْنِيَةُ ، تَدْخُلُ فِىْ بَيْعِ الدُّوْرِ ، وَلَا يَجُوْزُ أَنْ تُفْرَدَ بِالْبَيْعِ .فَجَوَابُنَا فِىْ ذٰلِكَ ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ ، أَنَّ الطُّرُقَ وَالْأَفْنِيَةَ ، تَدْخُلُ فِى الْبَيْعِ ، وَإِنْ لَمْ يُشْتَرَطْ ، وَلَا يَدْخُلُ الثَّمَرُ فِىْ بَيْعِ النَّخْلِ إِلَّا أَنْ يُشْتَرَطَ .فَالَّذِىْ يَدْخُلُ فِىْ بَيْعِ غَيْرِهِ، لَا بِاشْتِرَاطٍ ، هُوَ الَّذِى لَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَبِيْعًا وَحْدَهُ.وَالَّذِى لَا يَكُوْنُ دَاخِلًا فِىْ بَيْعِ غَيْرِهِ إِلَّا بِاشْتِرَاطٍ ، هُوَ الَّذِىْ إِذَا اُشْتُرِطَ ، كَانَ مَبِيْعًا ، فَلَمْ يَجُزْ أَنْ يَكُوْنَ مَبِيْعًا مَعَ غَيْرِهِ إِلَّا وَبَيْعُهُ وَحْدَهُ جَائِزًا .أَلَا يَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ بَاعَ دَارًا ، وَفِيْهَا مَتَاعٌ ، أَنَّ ذٰلِكَ الْمَتَاعَ لَا يَدْخُلُ فِى الْبَيْعِ وَأَنَّ مُشْتَرِيَهَا لَوْ اشْتَرَطَهُ فِىْ شِرَائِهِ الدَّارَ ، صَارَ لَهُ بِاشْتِرَاطِهِ إِيَّاهُ .وَلَوْ كَانَ الَّذِىْ فِى الدَّارِ خَمْرًا أَوْ خِنْزِيرًا ، فَاشْتَرَطَهُ فِى الْبَيْعِ ، فَسَدَ الْبَيْعُ .فَكَانَ لَا يَدْخُلُ فِىْ شِرَائِهِ الدَّارَ بِاشْتِرَاطِهِ فِىْ ذٰلِكَ ، إِلَّا مَا يَجُوْزُ لَهُ شِرَاؤُهُ .وَلَوْ اشْتَرَى وَحْدَهُ، وَكَانَ الثَّمَرُ الَّذِىْ ذَكَرْنَا يَجُوْزُ لَهُ اشْتِرَاطُهُ مَعَ النَّخْلِ ، فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ ، إِلَّا لِأَنَّهُ يَجُوْزُ بَيْعُهُ وَحْدَهُ.أَوَ لَا يَرَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، وَقَرَنَهُ مَعَ ذِكْرِهِ النَّخْلَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا لَهُ مَالٌ ، فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ .فَجَعَلَ الْمَالَ لِلْبَائِعِ ، إِذَا لَمْ يَشْتَرِطْهُ الْمُبْتَاعُ ، وَجَعَلَهُ لِلْمُبْتَاعِ بِاشْتِرَاطِهِ إِيَّاهُ، وَكَانَ ذٰلِكَ الْمَالُ لَوْ كَانَ خَمْرًا أَوْ خِنْزِيرًا ، فَسَدَ بَيْعُ الْعَبْدِ ، إِذَا اشْتَرَطَهُ فِيْهِ .وَإِنَّمَا يَجُوْزُ أَنْ يَشْتَرِطَ مَعَ الْعَبْدِ مِنْ مَالِهِ ، مَا يَجُوْزُ بَيْعُهُ وَحْدَهُ، فَأَمَّا مَا لَا يَجُوْزُ بَيْعُهُ وَحْدَهُ، فَلَا يَجُوْزُ اشْتِرَاطُهُ فِىْ بَيْعِهِ، لِأَنَّهُ يَكُوْنُ بِذٰلِكَ مَبِيْعًا ، وَبَيْعُ ذٰلِكَ الشَّىْءِ ، لَا يَصْلُحُ ، فَذٰلِكَ أَيْضًا دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا

فِي الثَّمَرَةِ الدَّاخِلَةِ فِيْ بَيْعِ النَّخْلِ بِالِاشْتِرَاطِ ، أَنَّهَا الثِّمَارُ الَّتِيْ يَجُوْزُ بَيْعُهَا عَلَى الِانْفِرَادِ ، دُوْنَ بَيْعِ النَّخْلِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا .وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ يَذْهَبُ إِلٰى أَنَّ النَّهْيَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، هُوَ بَيْعُ الثَّمَرِ ، عَلٰى أَنْ يُتْرَكَ فِيْ رُئُوْسِ النَّخْلِ ، حَتّٰى يَبْلُغَ وَيَتَنَاهٰى ، وَحَتّٰى يُجَدَّ ، وَقَدْ وَقَعَ الْبَيْعُ عَلَيْهِ قَبْلَ التَّنَاهِيْ ، فَيَكُوْنُ الْمُشْتَرِيْ قَدِ ابْتَاعَ ثَمَرًا ظَاهِرًا ، وَمَا يُنَمِّيْهِ نَخْلُ الْبَائِعِ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ يُجَدَّ ، فَذٰلِكَ بَاطِلٌ .قَالَ :فَأَمَّا إِذَا وَقَعَ الْبَيْعُ بَعْدَمَا تَنَاهٰى عِظَمُهُ، وَانْقَطَعَتْ زِيَادَتُهُ ، فَلَا بَأْسَ بِابْتِيَاعِهِ وَاشْتِرَاطِ تَرْكِهِ إِلَى حَصَادِهِ وَجِدَادِهِ. قَالَ :فَإِنَّمَا وَقَعَ النَّهْيُ عَنْ ذٰلِكَ ، لِاشْتِرَاطِهِ التَّرْكَ لِمَكَانِ الزِّيَادَةِ .قَالَ :وَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنْ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ الِاشْتِرَاطِ فِي ابْتِيَاعِهِ، بَعْدَ عَدَمِ الزِّيَادَةِ .حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ بِهٰذَا ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ مُحَمَّدٍ .وَتَأْوِيْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ فِيْ هٰذَا أَحْسَنُ ، عِنْدَنَا ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .وَالنَّظَرُ أَيْضًا يَشْهَدُ لَهُ، لِأَنَّهُ إِذَا وَقَعَ الْبَيْعُ عَلَى الثِّمَارِ بَعْدَ تَنَاهِيْهَا، عَلٰى أَنْ تُتْرَكَ إِلَى الْحَصَادِ ، فَالنَّخْلُ هَاهُنَا ، مُسْتَأْجَرَةٌ ، لِيَكُوْنَ الثِّمَارُ فِيْهَا إِلٰى وَقْتِ جِدَادِهَا عَنْهَا ، وَذٰلِكَ لَوْ كَانَ عَلَى الِانْفِرَادِ ، لَمْ يَجُزْ ، فَإِذَا كَانَ مَعَ غَيْرِهِ، هُوَ أَيْضًا كَذٰلِكَ .وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ :إِنَّ النَّهْيَ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ، لَمْ يَكُنْ مِنْهُ عَلٰى تَحْرِيْمِ ذٰلِكَ ، وَلٰكِنَّهُ كَانَ عَلَى الْمَشُوْرَةِ عَلَيْهِمْ بِذٰلِكَ لِكَثْرَةِ مَا كَانُوْا يَخْتَصِمُوْنَ إِلَيْهِ فِيْهِ وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۵۴۶۳: عکرمہ بن خالد مخزومی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک آدمی نے کھجور کا تأبیر شدہ درخت خریدا۔ تأبیر بائع نے کی تھی وہ اپنا جھگڑا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا تو آپ نے فیصلہ فرمایا کہ پھل تأبیر والے کا ہوگا مگر جبکہ خریدار شرط لگا لے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا درخت خریدنے کی صورت میں پھل کا مالک تأبیر والے کو قرار دیا مگر جب کہ مشتری شرط لگائے کہ پھل میرا ہوگا اس سے وہ پھل کا فروخت کرنے والا بن جائے گا اور اس ارشاد میں کھجور کے درخت پر پھل کو صلاحیت کے ظہور سے پہلے قابل فروخت قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جن آثار میں ممانعت پائی جاتی ہے وہ اس روایت کے خلاف ہیں۔ اگر کوئی معترض کہے کہ ان روایات میں جس بیع کا جواز ہے وہ پھلوں کی بیع ہے کیونکہ وہ دوسری چیز سے مل کر فروخت کیے جا رہے ہیں اور دوسری چیز سے ملا کر ان کی بیع اس بات کو ثابت نہیں کرتی کہ ان کی بیع الگ

بھی جائز ہو۔ کیونکہ ہم بہت سی چیزوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ سودے میں دوسرے کے ساتھ شامل ہیں۔ مگر تنہا ان کی بیع جائز نہیں ہوئی مثلاً راستے اور صحن وغیرہ جن کی بیع مکانات کی بیع میں شامل ہوتی ہے ان کو الگ فروخت کرنا جائز نہیں۔ تو اس کے جواب میں کہیں گے کہ جناب راستے اور صحن تو بلاشرط بھی گھر کی بیع میں داخل ہوتے ہیں مگر درخت کی بیع میں پھل شرط کے بغیر داخل نہیں ہوتا تو جو چیز دوسری چیز کے سوا میں کسی شرط کے بغیر داخل ہو اس کو تنہا فروخت کرنا جائز نہیں اور وہ چیز جو دوسری چیز کی بیع میں بلاشرط لگائے داخل نہ ہو تو وہ شرط کی صورت میں ہی مبیع بنے گی پس دوسری چیز کے ساتھ وہی چیز مبیع بن سکتی ہے جس کو الگ فروخت کیا جا سکتا ہو۔ اس معترض کو دیکھنا چاہئے کہ اگر کوئی شخص مکان فروخت کرے اور اس میں سامان ہو تو وہ سامان مکان کے سودے میں شامل نہیں ہوگا اور اگر خریدار سودے میں اس کی شرط رکھے تو اس شرط کی وجہ سے وہ سامان مشتری کا ہو جائے گا اور اگر گھر میں شراب یا خنزیر (جیسی ناجائز چیز ہو) اور وہ سودے میں اس کی شرط رکھے تو یہ بیع فاسد ہوگی۔ فلہٰذا مکان کی خریداری کے وقت شرط رکھنے سے وہی چیز سودے میں داخل ہوگی جس کو خریدا جا سکتا ہے خواہ انفرادی طور پر خرید لے۔ یہ پھل جس کا تذکرہ کیا گیا ہے درخت کے ساتھ اس کی شرط رکھنا درست ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ پھل الگ بھی فروخت ہو سکتا ہے۔ معترض کو یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد میں اس کو درخت کے تذکرے کے ساتھ ملا کر ذکر فرمایا ہے۔ جس نے اپنا ایسا غلام فروخت کیا جس کے پاس مال تھا تو وہ مال بائع کا ہوگا البتہ یہ کہ خریدار یہ شرط لگالے (تو پھر مال خریدار کا ہوگا) آپ نے وہ مال شرط نہ رکھنے کی صورت میں مال بائع کا قرار دیا اور یہ شرط رکھنے کی وجہ کیا ہے اور بالفرض اگر یہ مال شراب یا خنزیر ہو تو شرط کی صورت میں بیع فاسد ہو جائے گی۔ (رہا یہ مسئلہ کہ غلام کے ساتھ یہ شرط کیوں کر جائز ہے) تو غلام کے ساتھ جواز کی وجہ اس کا الگ فروخت ہو سکنا ہے اور جس چیز کو الگ فروخت نہیں کر سکتے سودا کرتے وقت اس کی شرط رکھنا جائز نہیں کیونکہ اس وقت وہ مبیعہ بن جائے گی جبکہ اس میں مبیعہ بننے کی صلاحیت نہیں ہے اور یہ بھی اس بات کی واضح دلیل ہے جو کہ ہم نے بیان کی کہ درخت کے سودے میں پھل صرف شرط قرار دینے کی صورت میں داخل ہوگا کیونکہ پھل کا سودا درخت کے بغیر بھی درست ہے۔ اس سے ہماری مذکورہ بات ثابت ہوگئی اور یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ کا مسلک ہے۔ باب کے شروع میں ممانعت کی روایات کا مطلب یہ ہے کہ پھلوں کو اس طرح فروخت کرنا کہ ان کو درخت کے اوپر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ انتہاء کو پہنچ جائیں اور ان کو کاٹا جائے حالانکہ سودا تو ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ہوا تو اس طرح خریدار ظاہری پھل کو خریدتا ہے اس کے بعد توڑنے تک جو اس میں اضافہ ہوتا ہے وہ بائع کے درخت پر ہوتا ہے اور یہ باطل ہے۔ البتہ جب پھل کا بڑھنا بند ہو جائے اور اب اس میں اضافہ نہ ہو سکے تو اس صورت میں اگر خریدنے اور توڑنے اور چننے تک درخت پر رکھنے کی شرط لگائی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ درخت پر چھوڑنے کی شرط اس لئے ممنوع ہے کہ اس میں اضافہ ہو رہا ہے اور اس میں اس بات پر دلیل ہے

کہ اب اضافہ نہ ہونے کی صورت میں خریدتے وقت (درخت کے اوپر) شرط لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
مجھے سلیمان بن شعیب نے اپنے والد کی وساطت سے امام محمد رحمہ اللہ سے یہ بات نقل کی ہے۔ اس سلسلے میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول زیادہ اچھا ہے۔ قیاس بھی شیخین کے قول کی تائید کرتا ہے کیونکہ اگر پھل کے مکمل ہو جانے کے بعد اس کا سودا اس شرط پر کیا جائے کہ وہ کاٹنے تک درخت پر رہیں گے۔ اس صورت میں درخت کرایہ پر حاصل ہوگا۔ تاکہ کاٹنے تک پھل اسی پر قائم رہیں اور یہ بات درست نہیں تو دوسرے کے ساتھ مل کر بھی درست نہ ہوگی۔ پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے فروخت کی ممانعت کی وجہ بعض نے یہ بتلائی ہے کہ یہ ممانعت حرمت کے لئے نہیں بلکہ بطور مشورہ ہے کیونکہ اس بناء پر لوگوں کا جھگڑا کثرت سے ہو جاتا ہے چنانچہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول اس کی شہادت ہے۔

۵۴۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو زُرْعَةَ وَهْبُ اللّٰهِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ :قَالَ أَبُو الزِّنَادِ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُوْلُ : كَانَ النَّاسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَايَعُوْنَ الثِّمَارَ .فَإِذَا جَاءَ الْبَائِعُ وَحَضَرَهُ لِلتَّقَاضِي .قَالَ الْمُبْتَاعُ إِنَّهُ أَصَابَ الثَّمَرَ الْعَفَنُ الرَّمَادُ ، أَصَابَهُ مُرَاقٌ أَوْ أَصَابَهُ قُشَامٌ عَاهَاتٌ يَحْتَجُّوْنَ بِهَا ، وَالْقُشَامُ :شَيْءٌ يُصِيبُهُ، حَتّٰى لَا يَرْطُبَ .قَالَ :فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُوْمَةُ فِي ذٰلِكَ -لَا تَتَبَايَعُوْا ، حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ كَالْمَشُوْرَةِ يُشِيْرُ بِهَا ، لِكَثْرَةِ خُصُوْمَتِهِمْ .فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا رَوَيْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ ، حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ، إِنَّمَا كَانَ هٰذَا عَلَى الْمَعْنٰى، لَا عَلٰى مَا سِوَاهُ.

۵۴۶۴: عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ سہل بن ابی حثمہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ حضرت زید بن ثابتؓ فرمایا کرتے تھے کہ لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں پھلوں کی تجارت کرتے جب فروخت کرنے والا خریدار سے رقم کا تقاضا کرتا تو وہ کہتا کہ پھل تو کسی آفت یا بیماری کی وجہ سے خراب ہو گیا ہے کھجور تری کی وجہ سے خراب ہوئی کھجور کا رنگ خاکستری ہو گیا گرنے کی وجہ سے پھل خراب ہو گیا پھر سرخ پڑ کر رطوبت جاتی رہی۔ یہ تمام کھجور کو پہنچنے والی بیماریاں تھیں جن سے وہ لوگ حجت کرنے لگے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑوں کی کثرت کے پیش نظر اس بات سے منع فرمایا کہ اس وقت تک بیع نہ کرو جب تک پھل کی صلاحیت ظاہر نہ ہو۔ اس باب کے شروع میں ممانعت والی روایات اس معنی کے اعتبار سے ہیں۔ ظاہر سے متبادر مفہوم مراد نہیں ہے۔

حاصل روایات: اس باب کے شروع میں ممانعت والی روایات اس معنی کے اعتبار سے ہیں' ظاہر سے متبادر مفہوم مراد نہیں ہے۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کو راجح قرار دیا اور آخر میں حضرت زید بن ثابتؓ والی روایت پیش کی اگر اس کو اختیار کیا جائے تو کسی جواب کی ضرورت نہیں رہتی۔ واللہ اعلم۔

بَابُ الْعَرَايَا

عرایا کی بیع

خلاصۃ الرام: ہبہ کے طور پر تازہ کھجور کے بدلے خشک کھجور دینا۔ عریہ کو امام شافعی رحمہ اللہ بیع مانتے ہیں اور اس کی رخصت کو فقط معری نہیں بلکہ تمام لوگوں کے لئے مانتے ہیں۔

نمبر ۲: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور مالک رحمہ اللہ اس کو بیع تسلیم نہیں کرتے بلکہ رجوع فی الھبہ کی قسم سے مانتے ہیں اور اندازہ سے اس کے بدلے میں کھجور دے دینا جائز مانتے ہیں۔

۵۴۶۵: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ . قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ :وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي الْعَرَايَا .

۵۴۶۵: سالم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کی بیع پھل کے بدلے کرنے سے منع فرمایا ہے اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب زید بن ثابتؓ نے ہمیں بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی رخصت عنایت فرمائی ہے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب ۷۴' مسلم فی البیوع ۵۷' مسند احمد ۲ / ۸' ۱۵۰۔

۵۴۶۶: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَارِمٌ .ح

۵۴۶۶: ابراہیم بن مرزوق نے کہا ہمیں عارم نے بیان کیا۔

۵۴۶۷: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَا :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ . قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :وَأَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي الْعَرَايَا .

۵۴۶۷: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے (درخت پر لگے ہوئے پھل کی بیع خشک توڑی کھجور کے بدلے کیل سے کرنا مزابنہ کہلاتا ہے)

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ زید بن ثابتؓ نے مجھے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی رخصت دی ہے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۷۵' ۸۲' مسلم فی البیوع ۶۷/۵۹' ۷۳/۷۲' ابو داؤد فی البیوع باب ۳۳/۳۱' ترمذی فی البیوع باب ۱٤ /۵۵' نسائی فی الایمان باب ٤۵' ابن ماجه فی التجارات ٥٤' دارمی فی المقدمه باب۲۸' مسند احمد ۲' ۷/۵' ۳' ۸/۱٦۔

۵۴۶۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي الْعَرَايَا .

۵۴۶۸: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی۔

تخریج: مالک فی البیوع ۲۳' ابن ماجہ فی التجارات باب ۵۴' بخاری فی الشرب باب ۱۷' سابقہ روایت کی تخریج پیش نظر ہو۔

۵۴۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ ، وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا .

۵۴۶۹: علی بن شیبہ نے اس سند سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ سے منع فرمایا اسی طرح مزابنہ سے مگر عرایا کی اجازت دی ہے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب٨٤' مسلم فی البیوع ٨٣/٧١' ابو داؤد فی البیوع باب١٩/٣٣' ترمذی فی البیوع باب٦٢/ ٧٠' نسائی فی البیوع باب٣٢/ ٣٣' ابن ماجه فی التجارات باب٥٥' مسند احمد ٢' ٨/١١' ٣/١٣' ٤/٢۔

۵۴۷۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا ، بِالتَّمْرِ أَوِ الرُّطَبِ.

۵۴۷۰: خارجہ بن زید نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عرایا کی اجازت دی خواہ خشک کھجور ہو یا تازہ۔

تخریج : بخاری فی المساقاة باب١٧' والبیوع باب٨٣' مسلم فی البیوع ٦٤' ابو داؤد فی البیوع باب١٩/ ٢٠' نسائی فی البیوع باب٣٤/ ٣٥' مسند احمد ٢/٥' ٥' ١٨١/ ١٨٨۔

۵۴۷۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ :بِعْتُ مَا فِيْ رُءُوْسِ نَخْلِيْ بِمِائَةِ وَسْقٍ ، وَإِنْ زَادَ فَلَهُمْ ، وَإِنْ

نَقَصَ فَعَلَيْهِمْ .فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ بِالتَّمْرِ ، اِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا .

۵۴۷۱: عمرو بن دینار نے اسماعیل شیبانی سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے کھجور کے پھل کو ایک سو وسق کے بدلے فروخت کیا اگر بڑھ جائے انہی کی ہوگی اور اگر کم ہو تب بھی نقصان کے وہ ذمہ دار ہوں گے میں نے اس کے متعلق ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع خشک کھجور کے بدلے منع فرمائی ہے البتہ عرایا کی اجازت دی ہے۔

تخریج: ۵۴۶۵ روایت کی تخریج ملاحظہ فرمائیں۔

۵۴۷۲: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يُطْعَمَ وَقَالَ لَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْهُ اِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ ، اِلَّا الْعَرَايَا ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِيْهَا .

۵۴۷۲: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کی بیع سے اس وقت تک منع فرمایا یہاں تک کہ وہ کھانے کے لائق ہو اور فرمایا اس میں سے جو چیز فروخت ہو وہ دراہم و دنانیر کے بدلے ہو مگر عرایا کی اجازت عنایت فرمائی ہے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۸۳، المساقاة باب۱۷، مسلم فی البیوع ۸۱/۸۲، ابو داؤد فی البیوع باب۲۲، مسند احمد ۳/۳٦۰۔

۵۴۷۳: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اِلَّا أَنَّهُ أَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا .

۵۴۷۳: عطاء نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت دی ہے۔

تخریج: روایت ۵۴۷۰ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۵۴۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ مِيْنَاءَ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ ،

وَالْمُخَابَرَةِ .وَقَالَ أَحَدُهُمَا :وَالْمُعَاوَمَةِ ، وَقَالَ الْآخَرُ :وَبَيْعِ السِّنِيْنَ ، وَنَهٰى عَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا .

۵۴۲۴: سعید بن مینا نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ مزابنہ مخابرہ سے تو منع فرمایا اور ایک راوی نے کہا معاومہ اور دوسرے نے کہا کہ درخت کی کئی سالوں کے لئے بیع سے منع فرمایا ہے اور بیع ثنیا یعنی کسی چیز کے استثناء غیر معلوم کی ممانعت فرمائی اور عرایا کی رخصت دی۔

تخریج : بخاری فی المساقات باب۱۷' مسلم فی البیوع ۸۱/۸۵' ۹۳/۱۲۱' ابو داؤد فی البیوع باب۳۳' ترمذی فی البیوع باب۵۵' نسائی فی الایمان باب۴۵' والبیوع باب۲۹/۳۹' ۷٤' دارمی فی البیوع باب۷۲' مسند احمد ۵' ۱۸۷/۱۸۸۔

اللُّغَاتُ: مخابرہ۔ ثلث یا ربع پر زمین کرائے پر دینا۔ ثنیا۔ غیر معلوم چیز کا بیع سے استثناء۔

۵۴۲۵: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ ، اِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ يُبَاعَ بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ ، يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا .

۵۴۲۵: بشیر بن یسار نے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تازہ کھجور کی بیع خشک کھجور کے بدلے منع فرمائی ہے مگر عرایا میں رخصت دی ہے کہ ان کو اندازہ کر کے تازہ کھجور کے بدلے فروخت کر دیا جائے اور مالک کے گھر کے لوگ تازہ استعمال کر لیں۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۸۳' مسلم فی البیوع ٦۱' مسند احمد ۵' ۱۹۰/۳٦٤۔

۵۴۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ دَارِهِمْ ، مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ أَبِيْ حَثْمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ ، وَقَالَ ذٰلِكَ الرِّبَا ذٰلِكَ الْمُزَابَنَةُ اِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ ، النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا ، يَأْكُلُوْنَهَا رُطَبًا .

۵۴۲۶: بشیر بن یسار نے اپنے علاقہ کے بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ان میں سے سہل بن ابی حثمہ ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجور کی بیع پھل کے بدلے کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا یہ سود ہے یہ مزابنہ ہے البتہ عرایا کی اجازت دی ہے (وہ یہ ہے کہ) باغ والے ایک یا دو کھجوروں کا پھل غرباء کو ہدیہ کریں پھر ان کا پھل اندازہ کر کے ان سے خشک کھجور کے بدلے لے لیں اور تازہ کھجور خود استعمال میں لائیں۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۸۳' مسلم فی البیوع ۶۱/۶۷' ابو داؤد فی البیوع باب۱۹' نسائی فی البیوع باب۳۵'
مسند احمد ۲/۴' ۲' ۵' ۱۹۰۔

۵۴۷۷: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ، وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا :ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا . فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي مَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ . يَشُكُّ دَاوُدَ فِي خَمْسَةٍ أَوْ فِي مَا دُوْنَ خَمْسَةٍ .

۵۴۷۷: مولیٰ ابن ابی احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی بیع کی اجازت پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم میں دی ہے۔ داؤد راوی کو خمسہ یا مادون خمسہ میں شک ہے۔

۵۴۷۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ وَاسِعِ بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ فِي الْوَسْقِ وَالْوَسْقَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ وَالْأَرْبَعَةِ ، وَقَالَ فِي كُلِّ عَشْرَةِ أَقْنَاءٍ قِنْوٌ يُوْضَعُ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَسَاكِيْنِ .

۵۴۷۸: واسع بن حبان نے جابر رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایات کے سلسلہ میں ایک دو تین چار وسق تک اجازت دی ہے اور فرمایا ہر دس گچھوں میں سے ایک گچھا مسجد میں مساکین کے لئے رکھا جائے۔

تخریج: ابوداؤد فی الزکاۃ باب۳۲' مسند احمد ۳/۳۶۰۔

۵۴۷۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ . غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ :ثُمَّ قَالَ الْوَسْقِ وَالْوَسْقَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ وَالْأَرْبَعَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهٗ فِي كُلِّ عَشْرَةٍ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَقَدْ جَاءَ تْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَاتَرَتْ فِي الرُّخْصَةِ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا وَقَبِلَهَا أَهْلُ الْعِلْمِ جَمِيعًا ، وَلَمْ يَخْتَلِفُوْا فِي صِحَّةِ مَجِيئِهَا ، وَتَنَازَعُوْا فِي تَأْوِيلِهَا .فَقَالَ قَوْمٌ :الْعَرَايَا أَنَّ الرَّجُلَ يَكُوْنُ لَهُ النَّخْلَةُ وَالنَّخْلَتَانِ ، فِي وَسَطِ النَّخْلِ الْكَثِيْرِ ، لِرَجُلٍ آخَرَ .قَالُوْا :وَقَدْ كَانَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ، اِذَا كَانَ وَقْتُ الثِّمَارِ ، خَرَجُوْا بِأَهْلِيهِمْ اِلَى حَوَائِطِهِمْ ، فَيَجِيْءُ صَاحِبُ النَّخْلَةِ أَوِ النَّخْلَتَيْنِ بِأَهْلِهِ ، فَيَضُرُّ ذٰلِكَ بِأَهْلِ النَّخْلِ الْكَثِيْرِ .فَرَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبِ النَّخْلِ الْكَثِيْرِ أَنْ يُعْطِيَ صَاحِبَ النَّخْلَةِ أَوِ النَّخْلَتَيْنِ خَرْصَ مَا لَهٗ مِنْ ذٰلِكَ ، تَمْرًا ، لِيَنْصَرِفَ هُوَ وَأَهْلُهٗ عَنْهُ ، وَيَخْلُصَ تَمْرُ الْحَائِطِ كُلُّهٗ لِصَاحِبِ النَّخْلِ الْكَثِيْرِ ،

فَيَكُونُ فِيهِ هُوَ وَأَهْلُهُ .وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْقَوْلُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ .وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ -رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ -فِيمَا سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ أَبِي عِمْرَانَ ، يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي يُوْسُفَ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ -مَعْنَى ذٰلِكَ عِنْدَنَا -أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ ثَمَرَ نَخْلَةٍ مِنْ نَخْلِهِ فَلَا يُسْلِمُ ذٰلِكَ إِلَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ لَهُ، فَرَخَّصَ لَهُ أَنْ يَحْبِسَ ذٰلِكَ ، وَيُعْطِيَهُ مَكَانَهُ، خَرْصَهُ تَمْرًا .وَكَانَ هٰذَا التَّاوِيلُ أَشْبَهَ وَأَوْلَى ، مِمَّا قَالَ مَالِكٌ ،لِأَنَّ الْعَرِيَّةَ إِنَّمَا هِيَ الْعَطِيَّةُ .أَلَا يَرَى إِلَى الَّذِي مَدَحَ الْأَنْصَارَ كَيْفَ مَدَحَهُمْ ، إِذْ يَقُوْلُ :لَيْسَتْ بِسَنْهَاءٍ وَلَا رُجَّبِيَّةٍ وَلٰكِنْ عَرَايَا فِي السِّنِينَ الْجَوَائِحِ أَيْ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُعْرُوْنَهَا فِي السِّنِينَ الْجَوَائِحِ .فَلَوْ كَانَتِ الْعَرِيَّةُ كَمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَالِكٌ ، إِذًا لَمَا كَانُوْا مَمْدُوْحِينَ بِهَا ، إِذْ كَانُوْا يُعْطُوْنَ كَمَا يُعْطُوْنَ ، وَلٰكِنِ الْعَرِيَّةُ بِخِلَافِ مَا قَالَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ ذَكَرْتَ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَمَرِ بِالتَّمْرِ ، وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا ، فَصَارَتِ الْعَرَايَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا هِيَ بَيْعُ ثَمَرٍ بِتَمْرٍ ، قِيْلَ لَهُ :لَيْسَ فِي الْحَدِيثِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ ، إِنَّمَا فِيهِ ذِكْرُ الرُّخْصَةِ فِي الْعَرَايَا ، مَعَ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ ، وَقَدْ يُقْرَنُ الشَّيْءُ بِالشَّيْءِ وَحُكْمُهُمَا مُخْتَلِفٌ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ ذَكَرَ التَّوْقِيفَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى خَمْسَةِ أَوْسُقٍ ، وَفِي ذِكْرِهِ ذٰلِكَ ، مَا يَنْفِي أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ ، كَحُكْمِهِ. قِيلَ لَهُ :مَا فِيهِ مَا يَنْفِي شَيْئًا مِمَّا ذَكَرْتَ ، وَإِنَّمَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، لَوْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُوْنُ الْعَرِيَّةُ إِلَّا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ ، أَوْ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ . فَإِذَا كَانَ الْحَدِيثُ إِنَّمَا فِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ ، أَوْ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ ، فَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيهِ لِقَوْمٍ فِي عَرِيَّةٍ لَهُمْ هٰذَا مِقْدَارُهَا .فَنَقَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ ، وَأَخْبَرَ بِالرُّخْصَةِ فِيمَا كَانَتْ ، وَلَا يَنْفِي ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ تِلْكَ الرُّخْصَةُ جَارِيَةً فِيمَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَفِي حَدِيثِ عُمَرَ وَجَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا فَصَارَ ذٰلِكَ مُسْتَثْنًى مِنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ بَيْعُ ثَمَرٍ بِتَمْرٍ .قِيلَ لَهُ :قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَصَدَ بِذٰلِكَ إِلَى الْمُعْرَى لَهُ فَرَخَّصَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ تَمْرًا ، بَدَلًا مِنْ تَمْرٍ فِي رُئُوسِ النَّخْلِ ؛ لِأَنَّهُ يَكُوْنُ بِذٰلِكَ ، فِي مَعْنَى الْبَائِعِ ، وَذٰلِكَ لَهُ حَلَالٌ ، فَيَكُوْنُ الْإِسْتِثْنَاءُ لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ .وَفِي حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ

فِيْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ ، بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا فَقَدْ ذَكَرَ لِلْعَرِيَّةِ أَهْلًا ، وَجَعَلَهُمْ يَأْكُلُوْنَهَا رُطَبًا ، وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ إِلَّا وَمَلَكَهَا الَّذِيْنَ عَادَتْ إِلَيْهِمْ بِالْبَدَلِ الَّذِى أُخِذَ مِنْهُمْ ، فَذٰلِكَ يُثْبِتُ قَوْلَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :لَوْ كَانَ تَأْوِيْلُ هٰذِهِ الْآثَارِ ، مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ لَمَا كَانَ لِذِكْرِ الرُّخْصَةِ فِيْهَا مَعْنًى .قِيْلَ لَهُ :بَلْ لَهُ مَعْنًى صَحِيْحٌ ، وَلٰكِنْ قَدْ اخْتَلَفَ فِيْهِ مَا هُوَ .فَقَالَ عِيْسَى بْنُ أَبَانَ :مَعْنَى الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ ، أَنَّ الْأَمْوَالَ كُلَّهَا ، لَا يَمْلِكُ بِهَا إِبْدَالًا ، إِلَّا مَنْ كَانَ مَالِكَهَا ، لَا يَبِيْعُ رَجُلٌ مَا لَا يَمْلِكُ بِبَدَلِهِ ، فَيَمْلِكُ ذٰلِكَ الْبَدَلَ .وَإِنَّمَا يَمْلِكُ ذٰلِكَ الْبَدَلَ إِذَا مَلَكَهُ، بِصِحَّةِ مِلْكِهِ لِلشَّيْءِ الَّذِى هُوَ بَدَلٌ مِنْهُ .قَالَ :فَالْمُعْرِى ، لَمْ يَكُنْ مَلَكَ الْعَرِيَّةَ ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَبَضَهَا ، وَالتَّمْرُ الَّذِى يَأْخُذُهُ بَدَلًا مِنْهَا ، قَدْ جُعِلَ طَيِّبًا لَهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، وَهُوَ بَدَلٌ مِنْ رُطَبٍ لَمْ يَكُنْ مَلَكَهُ .قَالَ :فَهٰذَا هُوَ الَّذِى قَصَدَ بِالرُّخْصَةِ إِلَيْهِ .وَقَالَ غَيْرُهُ، الرُّخْصَةُ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَعْرَى الرَّجُلَ الشَّيْءَ مِنْ ثَمَرِهِ، وَقَدْ وَعَدَهُ أَنْ يُسَلِّمَهُ إِلَيْهِ لِيَمْلِكَهُ الْمُسَلَّمُ إِلَيْهِ بِقَبْضِهِ إِيَّاهُ، وَعَلَى الرَّجُلِ فِيْ دِيْنِهِ أَنْ يَفِيَ بِوَعْدِهِ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مَأْخُوْذٍ بِهِ فِي الْحُكْمِ ، فَرَخَّصَ لِلْمُعْرِى أَنْ يَحْتَبِسَ مَا أَعْرَى ، بِأَنْ يُعْطِيَ الْمُعْرَى خَرْصَهُ تَمْرًا ، بَدَلًا مِنْهُ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُوْنَ آثِمًا ، وَلَا فِيْ حُكْمِ مَنْ اخْتَلَفَ مَوْعِدًا ، فَهٰذَا مَوْضِعُ الرُّخْصَةِ .وَهٰذَا التَّأْوِيْلُ الَّذِى ذَكَرْنَاهُ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، أَوْلٰى مِمَّا حُمِلَ عَلَيْهِ وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ .لِأَنَّ الْآثَارَ قَدْ جَاءَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاتِرَةً ، بِالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ .فَمِنْهَا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا .وَمِنْهَا

۵۴۷۹: ابن اسحٰق نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی البتہ اس نے یہ لفظ نقل کیے ہیں: **"الوسق والوسقين والثلاثه والاربعة"** اس نے **"فی کل عشر"** ذکر نہیں کیا۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیع عرایا کی اجازت کے سلسلہ میں متواتر آثار وارد ہیں تمام اہل علم نے ان کو قبول کیا ہے ان کی صحت میں کسی کو کلام نہیں البتہ عرایا کی تعریف میں اختلاف ہے۔عرایا یہ ہے کہ کسی کے نخلستان کے درمیان دو یا ایک کھجور ہو ان حضرات کا کہنا یہ ہے کہ اہل مدینہ پھلوں کے موسم میں اپنے گھر والوں کو باغات میں لے جاتے ایک یا دو درختوں کا مالک اپنے گھر والوں کے ساتھ آتا اس طرح زیادہ درختوں کے مالک کو تکلیف پہنچتی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ درختوں والے کو اجازت مرحمت فرمائی کہ وہ ایک یا دو درختوں کے مالک کو اس کی کھجوروں کے اندازے پر خشک کھجوریں دے دے تا کہ اس کے اہل خانہ واپس لوٹ جائیں اور باغ کی تمام کھجوریں زیادہ کھجوروں کے مالک کے لئے

خاص ہو جائیں اور اب ان میں صرف اس کا اور اس کے اہل خانہ کا حق رہ جائے۔ یہ قول امام مالک بن انس رحمہ اللہ کا ہے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ ہمارے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی کو اپنے درخت کا پھل بطور عطیہ دے اور پھل کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اس کے حوالے نہ کرے تو اس کو اجازت ہے کہ وہ اس عطیہ کو روک کر اس کی جگہ اندازہ کر کے کھجوریں دے دے یہ قول امام مالک رحمہ اللہ کے قول سے زیادہ عمدہ اور بہتر ہے کیونکہ عریہ کی حقیقت عطیہ ہے۔ ذرا توجہ تو فرمائیں کہ جس نے انصار کی تعریف کی ہے تو وہ کس طرح کی ہے۔ (شعر کا ترجمہ) ان کا عطیہ ان درختوں کی صورت میں نہیں ہوتا جو ایک سال میں ایک مرتبہ پھل دیتے ہیں اور دوسرے سال پھل نہیں دیتے اور نہ ایسے درخت ہیں کہ جن کو سہارے کے لئے ستون دیا جاتا ہے۔ بلکہ وہ قحط کے سالوں میں عطیات دیتے ہیں۔ اگر عرایا کا وہ مفہوم لیا جائے جو امام مالک رحمہ اللہ (فریق اول) کے ہاں ہے تو اس صورت میں ان کا فعل قابل مدح وستائش نہیں۔ وہ تو عام اور ہر ایک کا فعل ہے مگر عرایا کا مفہوم اس کے خلاف ہے (یہ گویا قحط کے اوقات میں غرباء کو دیئے جانے والے عطیات ہیں) اگر کوئی معترض کہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ میں ذکر فرمایا کہ تازہ کھجور کی بیع خشک کھجور کے بدلے جائز نہیں ہے تو اس روایت میں بھی عرایا سے خشک کھجوروں کے بدلے تازہ کھجوروں کی بیع مراد ہے۔ تو اس کے جواب میں کہیں گے کہ آپ جو بات کہہ رہے ہیں حدیث میں تو ایسی بات نہیں ہے روایت میں صرف عرایا کی اجازت کا تذکرہ ہے اور اس کے ساتھ خشک کھجور کے بدلے تازہ کھجوروں کی ممانعت بھی مذکور ہے اور کبھی ایک چیز کو دوسری سے ملا کر لے آتے ہیں مگر ان کا حکم مختلف ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں تو عرایا کی پانچ وسق تک اجازت ثابت ہوتی ہے اس سے زائد کی نفی ظاہر ہے۔ نفی کی بات تو روایات میں موجود نہیں ہے یہ تو اس صورت میں ہے جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح فرماتے کہ عطیہ صرف پانچ وسق میں ہے یا اس سے کم میں ہے۔ بلکہ روایت میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت پانچ وسق یا اس سے کم میں دی تو ان کی وجہ ممکن ہے یہ ہو کہ آپ نے جس خاص قوم کو عطیہ کی یہ اجازت دی ان کے عطیہ کی مقدار اتنی تھی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی کو نقل کر دیا اور جو اجازت دی گئی تھی اس کی اطلاع دے دی لیکن اس سے زائد میں عرایا کی نفی ہوتی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ کی روایات میں ہے "الا انہ رخص فی العرایا" تو خشک کھجور کے بدلے کھجور کی بیع سے استثناء ہے اس سے تو معلوم ہو رہا ہے کہ یہ بھی تازہ کھجور کے بدلے خشک کھجور کی بیع ہے (جو کہ ممنوع ہے) تو اس کے جواب میں کہیں گے کہ اس میں ممکن ہے کہ آپ کا مقصود وہ آدمی ہو جس کو عرایا دیا گیا ہے تو اس کو اجازت دی گئی کہ درخت کے اوپر والی کھجوروں کے بدلے اتاری ہوئی کھجوریں لے لے کیونکہ اس طرح وہ معنوی اعتبار سے بائع کہلائے گا اور یہ اس کے لئے درست ہے پس اس علت کی بناء یہ استثناء ہے اور حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: "الا انہ رخص فی بیع العریہ بخرصھا تمرا" کہ اندازے والی خشک کھجور

کے بدلے عریہ فروخت کرنے کی اجازت ہے تا کہ مالک تازہ کھجوریں استعمال کر لے اور یہ بات اسی وقت ہوسکتی ہے جبکہ وہ لوگ جن کے پاس یہ کھجوریں آئی ہیں عوض دے کر مالک بن جائیں اور یہ بات تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کو ثابت کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ اگر ان روایات کا وہ مفہوم ہو جو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے لیا ہے تو اس کی اجازت کا کوئی معنی ہی نہیں (عطیہ تو خود اجازت ہے) عرایا کا یہ ایک درست معنی ہے جس کو امام صاحب نے اختیار کیا ہے البتہ دیگر حضرات نے اس کا دوسرا معنی بتلایا ہے۔ عیسیٰ بن ابان رحمہ اللہ کا قول: عرایا کی اجازت کا مطلب یہ ہے بدل کے طور پر مالک کا مالک وہی شخص ہوسکتا ہے جو اس عطیہ کا مالک ہو جائے اور جو شخص کسی چیز کا بدل کی وجہ سے مالک ہوتا ہے وہ اس کو فروخت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ بدل کی وجہ سے مالک ہوا اسی طرح تو وہ اس بدل کا مالک ہو جائے گا وہ اس بدل کا مالک اسی صورت میں ہوتا جب بدلے میں دی جانے والی چیز کا صحیح طور پر وہ مالک ہو۔ پس جس کو عطیہ دیا گیا وہ اس عطیہ کا مالک نہیں کیونکہ اس نے اس پر قبضہ نہیں کیا اور جو کھجوریں وہ اس کے عوض میں لیتا ہے حدیث کے مطابق وہ اس کے لئے درست قرار دی گئیں ہیں اور وہ ان تازہ کھجوروں کا عوض ہے جن کا وہ مالک نہیں ہوا۔ ان کے ہاں رخصت کا یہی مطلب ہے۔ دیگر علماء کا کہنا ہے کہ اجازت سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص جب کسی دوسرے آدمی کو اپنا کچھ پھل عرایا کے طور پر دیتا ہے اور اس سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ اسے اس کے حوالے کر دے گا۔ تا کہ وہ شخص جس کو دیا گیا ہے قبضہ کر کے اس کا مالک بن جائے اور قرض کے معاملے میں وعدے کو پورا کرنا آدمی پر لازم ہوتا ہے اگر اس کے حکم پر اس سے مواخذہ نہیں ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطیہ دینے والے کو اجازت مرحمت فرمائی کہ وہ اس چیز کو روک رکھے جو اس نے عطیہ دیا ہے اور اس کے بدلے میں اندازے سے کھجوریں دے دے اس میں وہ گنہگار نہیں ہوگا اور نہ وہ وعدہ خلافی کرنے والوں میں شمار ہوگا تو رخصت کا یہ موقع ہے۔ اس روایت کی تمام توجیہات میں وہ توجیہ جس کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اختیار کیا وہ سب سے بہتر ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد روایات میں وارد ہے کہ خشک کھجوروں کی بیع تازہ کھجوروں کے بدلے درست نہیں ہے۔ ان میں سے چند روایات ہم شروع باب میں ذکر کر آئے ہیں اور بعض یہ ہیں:

اللغات: قنو۔ گچھا جس میں تازہ کھجوریں لگی ہوں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: بیع عرایا کی اجازت کے سلسلہ میں متواتر آثار وارد ہیں تمام اہل علم نے ان کو قبول کیا ہے ان کی صحت میں کسی کو کلام نہیں البتہ عرایا کی تعریف میں اختلاف ہے۔

فریق اول: عرایا یہ ہے کہ کسی کے نخلستان کے درمیان کسی کی دو یا ایک کھجور ہو ان حضرات کا کہنا یہ ہے کہ اہل مدینہ پھلوں کے موسم میں اپنے گھر والوں کو باغات میں لے جاتے ایک یا دو درختوں کا مالک اپنے گھر والوں کے ساتھ آتا اس طرح زیادہ درختوں کے مالک کو تکلیف پہنچتی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ درختوں والے کو اجازت مرحمت فرمائی کہ وہ ایک یا دو درختوں کے مالک کو اس کی کھجوروں کے اندازے پر خشک کھجوریں دے دے تا کہ اس کے اہل خانہ واپس لوٹ جائیں اور باغ کی تمام

کھجوریں زیادہ کھجوروں کے مالک کے لئے خاص ہو جائیں اور اب ان میں صرف اس کا اور اس کے اہل خانہ کا حق رہ جائے۔
یہ قول امام مالک بن انس رحمہ اللہ کا ہے۔

فریق دوم: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول: امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ ہمارے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی کو اپنے درخت کا پھل بطور عطیہ دے اور پھل کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اس کے حوالے نہ کرے تو اس کو اجازت ہے کہ وہ اس عطیہ کو روک کر اس کی جگہ اندازہ کر کے کھجوریں دے دے یہ قول امام مالک رحمہ اللہ کے قول سے زیادہ عمدہ اور بہتر ہے کیونکہ عریہ کی حقیقت عطیہ ہے۔ ذرا توجہ تو فرمائیں کہ جس شخص نے انصار کی تعریف کی ہے تو وہ اس طرح کی ہے۔ (شعر کا ترجمہ)

''ان کا عطیہ ان درختوں کی صورت میں نہیں ہوتا جو ایک سال میں ایک مرتبہ پھل دیتے ہیں اور دوسرے سال پھل نہیں دیتے اور نہ ایسے درخت ہیں کہ جن کو سہارے کے لئے ستون دیا جاتا ہے۔ بلکہ وہ قحط کے سالوں میں عطیات دیتے ہیں۔''

اللغات: السنہاء' المشنہاء۔ وہ کھجور جو ایک سال پھل دے دوسرے سال نہ دے۔ الرجبیۃ۔ جس درخت کو سہارے سے کھڑا کریں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اگر عرایا کا وہ مفہوم لیا جائے جو امام مالک رحمہ اللہ (فریق اول) کے ہاں ہے تو اس صورت میں ان کا فعل قابل مدح وستائش نہیں۔ وہ تو عام اور ہر ایک کا فعل ہے مگر عرایا کا مفہوم اس کے خلاف ہے (یہ گویا قحط کے اوقات میں غرباء کو دیئے جانے والے عطیات ہیں)

سوال: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ میں ذکر فرمایا کہ تازہ کھجور کی بیع خشک کھجور کے بدلے جائز نہیں ہے تو اس روایت میں بھی عرایا سے خشک کھجوروں کے بدلے تازہ کھجوروں کی بیع مراد ہے۔

جواب: آپ جو بات کہہ رہے ہیں حدیث میں تو ایسی بات نہیں ہے روایت میں صرف عرایا کی اجازت کا تذکرہ ہے اور اس کے ساتھ خشک کھجور کے بدلے تازہ کھجوروں کی ممانعت بھی مذکور ہے اور کبھی ایک چیز کو دوسری سے ملا کر لے آتے ہیں مگر ان کا حکم مختلف ہوتا ہے۔

سوال: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں تو عرایا کی پانچ وسق تک اجازت ثابت ہوتی ہے اس سے زائد کی نفی ظاہر ہے۔

جواب: نفی کی بات تو روایات میں موجود نہیں ہے یہ تو اس صورت میں ہے جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح فرماتے کہ عطیہ صرف پانچ وسق میں ہے یا اس سے کم میں ہے۔ بلکہ روایت میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت پانچ وسق یا اس سے کم میں دی تو ان کی وجہ ممکن ہے یہ ہو کہ آپ نے جس خاص قوم کو عطیہ کی یہ اجازت دی ان کے عطیہ کی مقدار اتنی تھی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی کو نقل کر دیا اور جو اجازت دی گئی تھی اس کی اطلاع دے دی لیکن اس سے زائد میں عرایا کی نفی نہیں ہوتی۔

سوال: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ کی روایات میں ہے "الا انه رخص فی العرایا" تو خشک کھجور کے بدلے کھجور کی بیع سے استثناء ہے اس سے تو معلوم ہو رہا ہے کہ یہ بھی تازہ کھجور کے بدلے خشک کھجور کی بیع ہے (جو کہ ممنوع ہے)

جواب: اس میں ممکن ہے کہ آپ کا مقصود وہ آدمی ہو جس کو عرایا دیا گیا ہے تو اس کو اجازت دی گئی کہ درخت کے اوپر والی کھجوروں کے بدلے اتاری ہوئی کھجوریں لے لے کیونکہ اس طرح وہ معنوی اعتبار سے بائع کہلائے گا اور یہ اس کے لئے درست ہے پس اس علت کی بناء یہ استثناء ہے اور حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ "الا انه رخص فی بیع العریه بخرصها تمرا" کہ اندازے والی خشک کھجور کے بدلے عریہ فروخت کرنے کی اجازت ہے تاکہ مالک تازہ کھجوریں استعمال کر لے اور یہ بات اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ وہ لوگ جن کے پاس یہ کھجوریں آ ہی ہیں عوض دے کر مالک بن جائیں اور یہ بات تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کو ثابت کرتی ہے۔

ایک اعتراض:

اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ اگر ان روایات کا وہ مفہوم ہو جو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے لیا ہے تو اس کی اجازت کا کوئی معنی ہی نہیں (عطیہ تو خود اجازت ہے)

حاصل کلام اس روایت کی تمام توجیہات میں وہ توجیہ جس کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اختیار کیا وہ سب سے بہتر ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد روایات میں وارد ہے کہ خشک کھجوروں کی بیع تازہ کھجوروں کے بدلے درست نہیں ہے۔ ان میں سے چند روایات ہم شروع باب میں ذکر کر آئے ہیں اور بعض یہ ہیں۔

۵۴۸۰: مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدٌ ، وَأَبُو سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَبَايَعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ :وَحَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ سَوَاءً .

۵۴۸۰: سعید و ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تازہ کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے فروخت نہ کرو۔ ابن شہاب کہتے ہیں مجھے سالم نے اپنے والد عبداللہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے۔

۵۴۸۱: حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْله .

۵۴۸۱: سالم نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۴۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُجَّاجِ ، قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰى ثَمَرَةً بِمِائَةِ فَرْقٍ بِكَيْلٍ لَهُ؟ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذَا ، يَعْنِي الْمُزَابَنَةَ

۵۴۸۲: عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر ؓ کو فرماتے سنا جبکہ ان سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو سوفرہ (ایک پیمانہ) کے بدلے پھل خریدتا ہے اور کیل کر کے دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے یہ مزابنہ ہے۔

۵۴۸۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ ، كَيْلًا ، وَالزَّبِيْبِ بِالْعِنَبِ كَيْلًا ، وَالزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا .

۵۴۸۳: نافع نے ابن عمر ؓ روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے تازہ پھل کی بیع کھجور خشک کے بدلے کیل کر کے منع فرمائی اسی طرح کشمش کو انگور کے بدلے کیل کر کے اور گندم کی کھیتی کو گندم کے بدلے ناپ کر دینے سے منع فرمایا ہے۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۷۳ ابو داؤد فی البیوع باب ۱۸۔

۵۴۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ ثَمَرَةَ أَرْضِهِ مِنْ رَجُلٍ بِمِائَةِ فَرْقٍ .فَقَالَ :نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذَا ، وَهُوَ الْمُزَابَنَةُ .

۵۴۸۴: عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ ابن عمر ؓ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنی زمین کا پھل ایک آدمی کو سوفرق کے بدلے فروخت کیا تو انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ یہ مزابنہ ہے۔

۵۴۸۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ وَهْبُ اللّٰهِ بْنُ رَاشِدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ : وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ أَوْ يَبِيْعَ حَائِطَهُ بِتَمْرٍ كَيْلًا ، أَوْ كَرْمَهُ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا ، وَأَنْ يَبِيْعَ الزَّرْعَ كَيْلًا ، بِشَيْءٍ مِنَ الطَّعَامِ .

۵۴۸۵: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا اور فرمایا مزابنہ

یہ ہے کہ کوئی آدمی باغ خریدے یا فروخت کرے خشک کھجور کے بدلے کیل کر کے یا باغ کی بیلیں کشمش کے بدلے کیل کر کے فروخت کرے اور کھیتی میں پائے جانے والے دانوں کو خشک گندم کے بدلے کیل سے فروخت کرنا۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۷۵/۸۲' مسلم فی البیوع ۷۲/۷۶' نسائی فی البیوع باب۳۳' مالک فی البیوع ۲۳' مسند احمد ۶۳/۲۔

۵۴۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ .

۵۴۸۶: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

تخریج : بخاری کتاب البیوع باب۸۲' ۹۳' والمساقات باب۱۷' مسلم فی البیوع ۵۹' ۸۱' ابو داؤد فی البیوع باب۳۱' ۳۳' ترمذی فی البیوع باب۱۴' ۵۵' نسائی فی الایمان باب۴۵' ابن ماجه فی التجارات باب۵۴' والرھون باب۷/۸' دارمی فی المقدمه باب۲۸' مالک فی البیوع ۲۴/۲۵' مسند احمد ۲۲۴/۱' ۳۹۲/۲' ۶/۳' ۵' ۱۸۵/۱۹۰۔

۵۴۸۷: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، وَزَادَ أَنْ يَبِيْعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرَقِ حِنْطَةٍ ، وَالْمُزَابَنَةُ :أَنْ يَبِيْعَ الثَّمَرَ فِي رُءُوْسِ النَّخْلِ بِمِائَةِ فَرَقٍ .

۵۴۸۷: عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے اور انہوں نے یہ اضافہ کیا کہ کوئی شخص کھڑی فصل کو گندم کے سو فرق کے بدلے فروخت کر دے اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت کے اوپر موجود پھل کو ایک سو فرق کے بدلے فروخت کرے۔

۵۴۸۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ ، وَالْمُزَابَنَةِ ، وَالْمُحَاقَلَةِ .

۵۴۸۸: عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مخابرہ' مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔

۵۴۸۹: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ ، وَالْمُزَابَنَةِ . قَالَ وَالْمُحَاقَلَةُ :الشَّرْطُ فِي الزَّرْعِ ،

وَالْمُزَابَنَةُ :التَّمْرُ بِالثَّمَرِ ، فِي النَّخْلِ . فَهٰذِهِ الْآثَارُ ، قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْكَيْلِ مِنَ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ فِي رُئُوْسِ النَّخْلِ .فَإِنْ حُمِلَ تَأْوِيْلُ الْعَرَايَا ، عَلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، كَانَ النَّهْيُ عَلٰى عُمُوْمِهٖ ، وَلَمْ يَبْطُلْ مِنْهُ شَيْءٌ .وَإِنْ حُمِلَ عَلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَالِكٌ ، خَرَجَ مِنْهُ مَا تَأَوَّلَ هُوَ الْعَرِيَّةَ عَلَيْهِ ، فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَخْرُجَ شَيْءٌ مِنْ حَدِيْثٍ مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ إِلَّا بِحَدِيْثٍ مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ .عَلٰى تَأْوِيْلِهٖ ، أَوْ بِدَلَالَةٍ أُخْرٰى مُتَّفَقٍ عَلَيْهَا .وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ ، فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ .فَإِنْ حَمَلْنَا مَعْنَى الْعَرِيَّةِ .عَلٰى مَا قَالَ مَالِكٌ ، ضَادَّ مَا رُوِيَ فِيْهَا .مَا رُوِيَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ .وَإِنْ حَمَلْنَاهُ عَلٰى مَا قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، اتَّفَقَتْ مَعَانِيْهَا ، وَلَمْ تَتَضَادَّ .وَالْأَوْلٰى بِنَا ، فِي صَرْفِ وُجُوْهِ الْآثَارِ وَمَعَانِيْهَا ، صَرْفُهَا إِلٰى مَا لَيْسَ فِيْهِ تَضَادٌّ ، وَلَا مُعَارَضَةٌ لِسُنَّةٍ بِسُنَّةٍ .فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا فِي مَعْنَى الْعَرَايَا ، مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاللّٰهُ وَلِيُّ التَّوْفِيْقِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنَّهٗ قَالَ : خَفِّفُوْا فِي الصَّدَقَاتِ ، فَإِنَّ فِي الْمَالِ الْعَرِيَّةَ وَالْوَصِيَّةَ .

۵۴۸۹: عمر بن ابی سلمہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا محاقلہ: کھیتی میں شرط رکھنے اور المزابنہ کھجور کے اوپر تازہ پھل خشک کھجور کے بدلے فروخت کرنا۔ یہ تواتر سے آنے والی روایات ہیں جن درختوں پر موجود پھل کو اتری ہوئی خشک کھجور یا پھل کے بدلے فروخت کی ممانعت کی گئی ہے اگر عرایا کا وہ مفہوم لیا جائے جو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے لیا ہے تو نہی اپنے عموم پر رہے گی اور اس میں سے کچھ بھی باطل نہ ہوگا اور اگر اس کی تفسیر امام مالک رحمہ اللہ والی اختیار کی جائے تو ممانعت سے ان کا بیان کردہ عریہ تو خرج ہو جائے گا اور کسی متفق علیہ والی روایت سے کسی چیز کو اسی صورت میں خارج کیا جاتا ہے جبکہ اس کے مقابل حدیث کے مفہوم پر اتفاق ہو یا کوئی اور دلالت موجود ہو جس پر اتفاق ہو۔ حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تر کھجوروں کو خشک کھجور کے بدلے فروخت کی ممانعت کے سلسلہ میں اور روایات بھی وارد ہیں اگر امام مالک رحمہ اللہ والا معنی لیا جائے تو تر کھجوروں کو خشک کے بدلے فروخت کی ممانعت سے تضاد لازم آئے گا اور اگر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ والا معنی لیا جائے اور ان کے قول پر محمول کیا جائے تو ان کے معانی متفق رہیں گے اور تضاد نہ ہوگا اور زیادہ بہتر یہی ہوتا ہے کہ روایات کو ایسی بات کی طرف پھیرا جائے جس میں سنت کا سنت سے تضاد نہ ہو اور ان میں معارضہ نہ پایا جائے۔ عرایا کے اس مفہوم سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ثابت ہوا و اللہ التوفیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صدقات میں نرمی برتا کرو اس لئے کہ مال میں عریہ اور وصیت بھی ہے یہ بات مکحول نے

نقل کی ہے۔

عرایا کے اس مفہوم سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ثابت ہوا و اللہ التوفیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صدقات میں نرمی برتا کرو اس لئے کہ مال میں عریہ اور وصیت بھی ہے یہ بات مکحول نے نقل کی ہے۔

۵۴۹۰: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَكْحُوْلٍ الشَّامِيِّ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْعَرِيَّةَ ، إِنَّمَا هِيَ شَيْءٌ يُمَلِّكُهُ أَرْبَابُ الْأَمْوَالِ قَوْمًا فِيْ حَيَاتِهِمْ ، كَمَا يُمَلِّكُوْنَ الْوَصَايَا بَعْدَ وَفَاتِهِمْ .وَحُجَّةٌ أُخْرَى فِيْ أَنَّ مَعْنَى الْعَرِيَّةِ ، كَمَا قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، لَا كَمَا قَالَ مُخَالِفُهُ.

۵۴۹۰: مکحول شامی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل کیا کہ صدقات میں تخفیف کرو کیونکہ اس میں وصیت اور عریہ بھی ہے۔اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ عریہ وہ چیز ہے جس کو مالدار اپنی زندگی میں غرباء کو مالک بناتے ہیں جس طرح وصیت کے ذریعہ محروم لوگوں کو اپنے مرجانے کے بعد مالک بناتے ہیں عریہ کا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ والا معنی درست ہونے پر دوسری دلیل یہ ہے۔

۵۴۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوْبَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ . قَالَ :وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا ، فِي النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ ، تُوْهَبَانِ لِلرَّجُلِ ، فَيَبِيْعُهُمَا بِخَرْصِهِمَا تَمْرًا . فَهٰذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّخْصَةَ فِي الْعَرِيَّةِ ، فَقَدْ أَخْبَرَ أَنَّهَا الْهِبَةُ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۵۴۹۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دو درختوں کے عریہ کی اجازت دی ہے کہ وہ کسی آدمی کو بطور ہبہ دے دیئے جائیں۔ پھر وہ آدمی ان کو اندازے کے ساتھ خشک کھجوروں کے بدلے فروخت کرے لیجئے یہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جو عریہ کی اجازت نقل کرنے والے راویوں میں سے ہیں انہوں نے عرایا کو صاف لفظ میں ہبہ قرار دیا۔ واللہ اعلم۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نے جواز عریہ کا قول تو سب سے نقل کیا مگر اختلاف کی وجہ عریہ کی تفسیر میں اختلاف کو قرار دیا اور انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تفسیر کو سب سے بہتر قرار دے کر مضبوط دلائل سے اس کا ہبہ ہونا ثابت کر دیا جس سے روایات کا تضاد بھی جاتا رہا۔ جزاہ اللہ عنا و عن الامہ۔

بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَرِى الثَّمَرَةَ فَيَقْبِضُهَا فَيُصِيبُهَا جَائِحَةٌ

خریدے ہوئے پھل پر قبضہ کے بعد آفت کا آجانا

خلاصۃ المرام: وہ آفت جس میں انسانی دخل نہ ہو بلکہ قدرتی ہو جیسا آندھی' ژالہ باری مکڑی وغیرہ۔

فریق اوّل: پھلوں کو خرید لینے اور قبضہ کرنے کے بعد اگر بڑا نقصان پھلوں کو پہنچ جائے تو وہ بائع کے مال سے منہا کر دیا جائے گا جیسا کہ ان روایات سے ثابت ہے۔

۵۴۹۲: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيْقٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ ، وَاَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ .

۵۴۹۲: سلیمان بن عتیق نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سالوں کی بیع سے منع فرمایا اور تباہ ہونے والے پھل کو اصل میں سے نکالنے کا حکم فرمایا۔

تخریج : مسلم فی المساقاة ۱۷' ابو داؤد فی البیوع باب۵۸/۲۲' نسائی فی البیوع باب ۳۰' مالك فی البیوع ۱۶' مسند احمد ۳۰۹/۳۔

۵۴۹۳: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۴۹۳: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۴۹۴: حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِى الْوَزِيْرِ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيْقٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْجَائِحَةِ . قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ مَعْنٰى هٰذِهِ الْجَوَائِحِ الَّتِىْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضْعِهَا ، هِىَ الثِّمَارُ ، يَبْتَاعُهَا الرَّجُلُ فَيَقْبِضُهَا ، فَيُصِيْبُهَا فِىْ يَدِهٖ جَائِحَةٌ ، فَيَذْهَبُ بِثُلُثِهَا فَصَاعِدًا .قَالُوْا :فَذٰلِكَ يُبْطِلُ ثَمَنَهَا عَنِ الْمُشْتَرِى .قَالُوْا :وَمَا اَصَابَهَا ، فَاَذْهَبَ بِشَىْءٍ مِنْهَا دُوْنَ ثُلُثِهَا ، ذَهَبَ ذٰلِكَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِى ، وَلَمْ يَبْطُلْ عَنْهُ مِنْ ثَمَنِهٖ شَىْءٌ ، قَلِيْلٌ وَلَا كَثِيْرٌ .قَالُوْا :وَهٰذَا مِثْلُ الْحَدِيْثِ الْآخَرِ الْمَرْوِىِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۴۹۴: سلیمان بن عتیق نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک

شدہ پھل کو نکال دینے کا حکم فرمایا۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ اس جائحہ (ہلاکت) جس کے نقصان کو اصل سے نکالنے کا حکم ان روایات میں مذکور ہے اس سے مراد پھلوں کا نقصان ہے اس کی شرط یہ ہے کہ خریدنے کے بعد اس کو قبضہ میں لے لے اور اس کے پاس پھل اتنا تباہ ہو کہ پھل کا تیسرا حصہ یا اس سے زیادہ تباہ کردے وہ کہتے ہیں کہ اس آفت کی وجہ سے مشتری سے اس کی قیمت باطل ہو جاتی ہے اور اگر وہ ہلاکت معمولی نقصان کردے تو وہ خریدار کے مال کا نقصان سمجھا جائے گا اور اس کی قیمت میں سے کوئی چیز کم نہ کی جائے گی نہ قلیل نہ کثیر۔یہ اس روایت کی طرح ہے جس کو جابرؓ نے روایت کیا ہے۔

تخریج : مسلم فی المساقات ۱۷' نسائی فی البیوع باب ۳۰۔

۵۴۹۵: فَذَكَرُوْا مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيْكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ ، فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا ، بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ .

۵۴۹۵: ابوالزبیر نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اپنے بھائی کو پھل فروخت کرو پھر اس کو آفت پہنچ جائے تو تمہیں اس قیمت (نقصان شدہ) سے کچھ بھی لینا درست نہیں۔تم کیوں اپنے بھائی کا مال ناحق لیتے ہو۔

تخریج: مسلم فی المساقاۃ ۱۴' ابوداؤد فی الزکاۃ باب ۲۶' البیوع باب ۵۸' نسائی فی الزکاۃ باب ۸۶/۸۰' والبیوع باب ۳۰' ابن ماجہ فی التجارات باب ۳۳' دارمی فی الزکاۃ باب ۳۷' مسند احمد ۳/۷۷' ۵/۴' ۶۰۔

۵۴۹۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. قَالُوْا .قَدْ بَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ ، الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :مَا ذَهَبَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ شَيْءٍ ، قَلَّ أَوْ كَثُرَ ، بَعْدَ أَنْ يَقْبِضَهُ الْمُشْتَرِيْ ، ذَهَبَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِيْ .وَمَا ذَهَبَ فِيْ يَدِ الْبَائِعِ ، قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ الْمُشْتَرِيْ ، بَطَلَ ثَمَنُهُ عَنِ الْمُشْتَرِيْ .وَقَالُوْا :مَا هٰذِهِ الْآثَارُ الْمَرْوِيَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ ذَكَرْتُمُوْهَا ، فَمَقْبُوْلٌ صَحِيْحٌ عَلٰى مَا جَاءَ .وَلَسْنَا نَدْفَعُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا لِصِحَّةِ مَخْرَجِهِ، وَلٰكِنَّا نُخَالِفُ التَّأْوِيْلَ الَّذِيْ تَأَوَّلَهَا عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى .وَنَقُوْلُ :إِنَّ مَعْنَى الْجَوَائِحِ الْمَذْكُوْرَةِ فِيْهَا ، هِيَ الْجَوَائِحُ الَّتِيْ يُصَابُ النَّاسُ بِهَا ، وَيَجْتَاحُهُمْ فِي الْأَرَضِيْنَ الْخَرَاجِيَّةِ الَّتِيْ خَرَاجُهَا لِلْمُسْلِمِيْنَ ، فَيُوْضَعُ ذٰلِكَ الْخَرَاجُ عَنْهُمْ - وَاجِبٌ لَازِمٌ ، لِأَنَّ فِيْ ذٰلِكَ صَلَاحًا لِلْمُسْلِمِيْنَ ، وَتَقْوِيَةً لَهُمْ فِيْ عِمَارَةِ أَرَضِيهِمْ فَأَمَّا فِي الْأَشْيَاءِ الْمَبِيْعَاتِ ، فَلَا .فَهٰذَا تَأْوِيْلُ حَدِيْثِ جَابِرٍ ، الَّذِيْ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .وَأَمَّا حَدِيْثُ جَابِرٍ الثَّانِيْ،

فَمَعْنَاهُ غَيْرُ هٰذَا الْمَعْنَى ، وَذٰلِكَ أَنَّهُ ذَكَرَ فِيهِ الْبَيْعَ ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْقَبْضَ .فَذٰلِكَ -عِنْدَنَا -عَلَى الْبِيَاعَاتِ الَّتِي تُصَابُ فِي أَيْدِي بَائِعِيهَا ، قَبْلَ قَبْضِ الْمُشْتَرِي لَهَا ، فَلَا يَحِلُّ لِلْبَاعَةِ أَخْذُ أَثْمَانِهَا ، لِأَنَّهُمْ يَأْخُذُونَهَا بِغَيْرِ حَقٍّ .فَهٰذَا تَأْوِيلُ هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَهُمْ .فَأَمَّا مَا قَبَضَهُ الْمُشْتَرُونَ ، وَصَارَ فِي أَيْدِيهِمْ ، فَذٰلِكَ كَسَائِرِ الْبِيَاعَاتِ ، الَّتِي يَقْبِضُهَا الْمُشْتَرُونَ لَهَا ، فَيَحْدُثُ بِهَا الْآفَاتُ فِي أَيْدِيهِمْ .فَكَمَا كَانَ غَيْرُ الثِّمَارِ ، يَذْهَبُ مِنْ أَمْوَالِ الْمُشْتَرِينَ لَهَا ، لَا مِنْ أَمْوَالِ بَاعَتِهَا ، فَكَذٰلِكَ الثِّمَارُ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ ، وَهُوَ أَوْلَى ، مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هٰذَا الْحَدِيثُ ,لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۴۹۶: ابو عاصم نے ابن جریج سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔اس روایت نے فریق اوّل کے مؤقف کو خوب واضح کر دیا۔دوسروں نے کہا قبضہ کے بعد قلیل وکثیر جو کچھ نقصان ہوگا وہ خریدار کا ہو گا اور مالک کے ہاتھ میں جب تک وہ چیز موجود ہے اس وقت ہونے والے نقصان کی قیمت مشتری کے ذمہ نہ ہو گی۔ان آثار مرویہ میں جو کچھ آیا وہ بالکل درست ہے اسناد کی درستی کی وجہ سے کوئی بھی قابل رد نہیں۔البتہ ان کی وہ تاویل جو آپ نے کی ہے اس کو درست قرار نہیں دیتے۔درست تاویل ملاحظہ فرمائیں۔حضرت جابرؓ کی روایت اوّل کی تاویل یہ ہے کہ اس سے مراد وہ آفات ہیں جو خراجی زمینوں میں پہنچیں اور لوگوں کو محتاج کر دیں تو اس وقت خراج کا ان سے ہٹانا لازم ہے کیونکہ اس میں مسلمانوں کا فائدہ ہے اور اراضی کی آبادی میں یہ چیز معاون ہے فروخت شدہ اشیاء سے اس کا تعلق نہیں۔اس روایت میں بیع کا ذکر ہے قبضے کا اس میں تذکرہ ہی نہیں۔ہمارے ہاں اس سے مراد وہ بیوع ہیں جن میں مشتری کا قبضہ ابھی ثابت نہ ہو تو اس آفت شدہ چیز کی قیمت خریدار سے لینا جائز نہیں کیونکہ وہ بلا بدل ہے۔یہ اس روایت کی تاویل ہے باقی وہ بیوع جن پر مشتری قبضہ کرے تو دیگر تمام بیوع کی طرح اس میں پیش آمدہ آفت کا تعلق مشتری سے ہوگا جیسا کہ پھلوں کے علاوہ اشیاء میں وہ خریداروں کا مال جاتا ہے۔مالکوں کا اس سے تعلق نہیں ہوتا پھلوں کا بھی یہی حکم ہے۔نظر کا تقاضا بھی یہی ہے اور اس حدیث کا اس پر محمول کرنا اولیٰ ہے۔کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۵۴۹۷: مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ .ح

۵۴۹۷: ابن وہب نے عمرو بن الحارث سے روایت کی ہے۔

۵۴۹۸: وَحَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ .ح

۵۴۹۸: یونس نے عبداللہ بن یوسف سے روایت کی ہے۔

۵۴۹۹: وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ .ح

٥٤٩٩: ربیع المؤذن نے شعیب بن لیث سے روایت کی ہے۔

٥٥٠٠: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ السَّيْلَحِيْنِيُّ قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، قَالُوْا : جَمِيعًا، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : أُصِيْبَ رَجُلٌ مِنْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا ، فَكَثُرَ دَيْنُهُ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ، وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ . فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُبْطِلْ دَيْنَ الْغُرَمَاءِ، بِذَهَابِ الثِّمَارِ ، وَفِيْهِمْ بَاعَتُهَا ، وَلَمْ يَرُدَّهُ عَلَى الْبَاعَةِ بِالثَّمَنِ ، إِنْ كَانُوْا قَدْ قَبَضُوْا ذٰلِكَ مِنْهُ، ثَبَتَ أَنَّ الْجَوَائِحَ الْحَادِثَةَ فِيْ يَدِ الْمُشْتَرِى ، لَا تَكُوْنُ مُطَالِبَةً عَنْهُ شَيْئًا مِنَ الثَّمَنِ ، الَّذِىْ عَلَيْهِ لِلْبَائِعِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :إِنَّ الثِّمَارَ لَا تُشْبِهُ سَائِرَ الْبِيَاعَاتِ لِأَنَّهَا مُعَلَّقَةٌ فِيْ رُئُوْسِ النَّخْلِ ، لَا يَصِلُ إِلَيْهَا يَدُ مَنِ ابْتَاعَهَا إِلَّا بِقَطْعِهِ إِيَّاهَا ، وَسَائِرُ الْأَشْيَاءِ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ .فَمَا يَكُوْنُ مَقْبُوْضًا بِغَيْرِ قَطْعٍ مُسْتَأْنَفٍ ، فَهُوَ الَّذِىْ يَذْهَبُ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِى .وَمَا كَانَ لَا يُقْبَضُ إِلَّا بِقَطْعٍ مُسْتَأْنَفٍ ، فَهُوَ الَّذِىْ يَذْهَبُ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ .قِيْلَ لَهُ :هٰذَا الْكَلَامُ فَاسِدٌ مِنْ وَجْهَيْنِ :أَمَّا أَحَدُهُمَا ، فَإِنَّا رَأَيْنَا هٰذِهِ الثِّمَارَ ، إِذَا بِيْعَتْ فِيْ رُئُوْسِ النَّخْلِ ، فَذَهَبَتْ بِكَمَالِهَا ، أَوْ ذَهَبَ مِنْهَا شَىْءٌ فِيْ أَيْدِىْ بَاعَتِهَا ، ذَهَبَ ذٰلِكَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ دُوْنَ أَمْوَالِ الْمُشْتَرِيْنَ ، فَكَانَ ذَهَابُ قَلِيْلِهَا وَكَثِيْرِهَا فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءً ، لِأَنَّهُمْ لَمْ يَقْبِضُوْهَا فَإِذَا قَبَضُوْهَا ، فَذَهَبَ مِنْهَا مَا دُوْنَ الثُّلُثِ ، فَقَدْ أُجْمِعَ أَنَّهُ ذَاهِبٌ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِى ، لِأَنَّهُ ذَهَبَ بَعْدَ قَبْضِهِ إِيَّاهُ .فَلَمَّا اسْتَوَى ذَهَابُ قَلِيْلِهِ وَكَثِيْرِهِ فِيْ يَدِ الْبَائِعِ ، فَكَانَ قَلِيْلُهُ إِذَا ذَهَبَ فِيْ يَدِ الْمُشْتَرِى ، ذَهَبَ مِنْ مَالِهِ ، كَانَ ذَهَابُ كَثِيْرِهِ كَذٰلِكَ .وَكَانَ الْمُشْتَرِى -لِتَخْلِيَةِ الْبَائِعِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ثَمَرِ النَّخْلِ -قَابِضًا لَهُ، وَإِنْ لَمْ يَقْطَعْهُ، فَهٰذَا وَجْهٌ .وَوَجْهٌ آخَرُ ، أَنَّا رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ ، حَتّٰى يُقْبَضَ ، وَأَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ ، وَكَانَتِ الثِّمَارُ فِيْ ذٰلِكَ دَاخِلَةً بِاتِّفَاقِهِمْ وَأَجْمَعُوْا أَنَّ الْمُشْتَرِىَ لَهَا لَوْ بَاعَهَا فِيْ يَدِ بَائِعِهَا ، كَانَ بَيْعُهُ بَاطِلًا ، وَلَوْ بَاعَهَا بَعْدَ أَنْ خَلَّى الْبَائِعُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا ، وَلَمْ يَقْطَعْهَا ، كَانَ بَيْعُهُ جَائِزًا ، فَصَارَ قَابِضًا لَهَا ، بِتَخْلِيَةِ الْبَائِعِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا ، قَبْلَ قَطْعِهِ إِيَّاهَا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ قَبْضَ الْمُشْتَرِى الْمُعَلَّقَةَ فِيْ رُئُوْسِ النَّخْلِ ، هُوَ بِتَخْلِيَةِ الْبَائِعِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا ، وَإِمْكَانِهِ إِيَّاهُ مِنْهَا .فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ بِهِ ، فَقَدْ صَارَتْ فِيْ يَدِهِ وَضَمَانِهِ، وَبَرِءَ مِنْهَا الْبَائِعُ .فَمَا حَدَثَ فِيْهَا مِنْ جَائِحَةٍ ،

أَتَتْ عَلَيْهَا كُلِّهَا ، أَوْ عَلَى بَعْضِهَا ، فَهِيَ ذَاهِبَةٌ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي ، لَا مِنْ مَالِ الْبَائِعِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ .

۵۵۰۰: تمام روات نے بکیر بن اشج سے انہوں نے عیاض بن عبداللہ سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کے خریدے ہوئے پھل آفت سے تباہ ہو گئے اس پر قرض ہو گیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر صدقہ کرو۔ چنانچہ اسے صدقہ دیا گیا مگر وہ اتنی مقدار کو نہ پہنچا کہ جس سے قرض کی ادائیگی ہو تو آپ نے قرضداروں کو منع فرمایا یہ لے لو اور اس کے علاوہ تمہارے لئے کچھ نہیں ہے۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض داروں کا قرض پھل کے تباہ ہونے کے باوجود باطل قرار نہیں دیا اور ان قرض داروں میں فروخت کرنے والے بھی تھے اور نہ آپ نے ثمن کے ساتھ فروخت کرنے والے کی طرف لوٹایا کہ وہ اس پر قبضہ کر لیں۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ مشتری کے ہاتھوں میں ہونے والے نقصان کی قیمت کے متعلق بائع سے کسی چیز کی کمی کا مطالبہ نہیں کر سکتا (اپنی مرضی سے کچھ چھوڑے یہ اس کی مرضی ہے) اگر کوئی معترض کہے کہ پھل کو دوسری بیوع کے حکم میں شامل نہیں کر سکتے کیونکہ یہ تو کھجور کے اوپر ہوتے ہیں جہاں فروخت کرنے والے کا ہاتھ تو پھل توڑنے کی صورت میں پہنچ سکتا ہے اور دیگر اشیاء ایسی نہیں۔ پس جو چیز کاٹنے کے بغیر قبضہ میں آتی ہے وہ خریدار کے مال سے جاتی ہے اور جو چیز کاٹنے کے بغیر قبضہ میں نہیں آتی وہ فروخت کرنے والے کے مال سے ضائع ہو گی۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا تمہاری یہ بات دو اعتبار سے غلط ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب پھلوں کو درختوں کے اوپر فروخت کریں اور وہ مکمل طور پر یا کچھ حصہ فروخت کرنے والے کے قبضہ کی صورت میں ضائع ہو جائے تو وہ فروخت کرنے والے کے مال سے ضائع ہوتا ہے خریدار کے مال سے ضائع نہیں ہوتا اس میں قلیل و کثیر کا ضیاع برابر ہے کیونکہ خریدار نے ابھی قبضہ نہیں کیا جب وہ قبضہ کر لے اور تہائی سے کم حصہ ضائع ہو تو بالاتفاق خریدار کے مال سے ضائع ہو گا۔ کیونکہ یہ اس کے قبضہ کے بعد ضائع ہوا۔ پس جب فروخت کرنے والے کے ہاتھ میں تھوڑے اور زیادہ کا ضائع ہونا برابر ہے تو خریدار کے ہاتھ میں تھوڑے مال کا ضیاع جب اس کی طرف سے ضیاع شمار ہوتا ہے تو زیادہ کا ضیاع بھی اسی کی طرف سے ہو گا اور بائع کا خریدار کو اجازت دینا قبضہ قرار پائے گا یہ فاسد ہونے کی اوّل وجہ ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ کے بغیر غلہ کی فروخت کی ممانعت فرمائی ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے اور پھل بھی سب کے نزدیک اس میں داخل ہیں اور اس پر بھی اجماع ہے کہ اگر وہ خریدار کے قبضہ میں ہوں اور خریدار فروخت کر دے تو یہ بیع باطل ہو گی اور اگر وہ بائع کی طرف سے پھلوں تک رسائی کی اجازت دینے کے بعد فروخت کرے اور ابھی پھل نہ توڑے تو یہ بیع جائز ہے کیونکہ بائع کی طرف سے رکاوٹ کے خاتمہ پر وہ پھلوں پر قابض ہو گیا ہے اگر اس سے وہ پھل توڑے نہیں۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ درخت پر لگے ہوئے پھلوں پر خریدار کا قبضہ یہی ہے کہ مالک اسے پھلوں تک پہنچنے کی اجازت دے دے اور وہ ان پر قدرت پا

لے جب وہ ایسا کرے گا تو پھل اس کے قبضہ اور ضمان میں آ گئے اور بائع ان سے بری الذمہ ہو گیا اب جو آفت ان پھلوں پر آئے گی خواہ تمام یا بعض کا ضیاع ہو وہ خریدار کے مال کی ہلاکت ہو گی بائع کے مال سے نہیں۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مسلم فی المساقات ۱۸' ابو داؤد فی البیوع باب ۵۸' ترمذی فی الزکاۃ باب ۲۴' نسائی فی البیوع باب ۹۵/۳۰' ابن ماجہ فی الاحکام ۲۵' مسند احمد ۳' ۵۸/۳۶۔

بَابُ مَا نُهِيَ عَنْ بَيْعِهٖ حَتّٰى يُقْبَضَ

قبضے سے پہلے کسی چیز کو فروخت کرنا

خلاصۃ المرام :اس میں تین فریق ہیں۔

نمبر ①: طعام کے علاوہ بھی کسی چیز کو قبضہ سے پہلے فروخت کرنا جائز نہیں خواہ وہ غلہ ہو یا کوئی دوسری چیز ہو اس قول کو امام شافعی محمد اور ثوری رحمہم اللہ نے اختیار کیا۔

نمبر ۲: غلہ کے علاوہ میں جائز ہے اس قول کو امام مالک نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ③: امام ابوحنیفہ ابو یوسف رحمہما اللہ کے ہاں منقولی اشیاء میں قبضہ سے پہلے اس کی فروخت درست نہیں البتہ غیر منقولہ اشیاء مثلاً زمین وغیرہ میں جائز ہے۔ دوسرے اور تیسرے قول کا حاصل ایک ہے۔

۵۵۰۱: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ وَعَفَّانُ ، قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا ، فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ.

۵۵۰۱: عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس نے غلہ خریدا اس کو اس وقت تک فروخت نہ کرے یہاں تک کہ وہ اس پر قبضہ کرے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب ۵۵/۵٤' مسلم فی البیوع ۵۳/۳۲' ابو داؤد فی البیوع باب ۶۵' نسائی فی البیوع باب ۵۵' دارمی فی البیوع باب ۲۵' مالك فی البیوع ٤١' مسند احمد ۳۵۶/۱' ۲' ۷۹/۶٤' ۹' ۱۱۱/۱۰۔

۵۵۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۵۰۲: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۵۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۵۰۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۵۰۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا ، فَلَا يَبِيْعُهٗ ، حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ.

۵۵۰۴: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جس نے غلہ خریدا اس کو فروخت نہ کرے جب تک کہ پورے طور پر وصول نہ کرلے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۵۱، ۵۵‘ مسلم فی البیوع ۲۹ / ۳۴‘ ابو داؤد فی البیوع باب۶۵‘ ترمذی فی البیوع باب۵۶‘ نسائی فی البیوع باب۵۵‘ ابن ماجہ فی التجارات باب۳۷‘ مالک فی البیوع ۴۰‘ مسند احمد ۱/ ۵۶‘ ۲/ ۲۲۔

۵۵۰۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهٗ ، حَتّٰى يَقْبِضَهٗ .

۵۵۰۵: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلہ خریدے اس کو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک کہ وہ قبضہ نہ کرے۔

تخریج : سابقہ تخری ۵۵۰۱ کو ملاحظہ کریں۔

۵۵۰۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَمَالِكٌ وَغَيْرُهُمْ : أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُمْ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهٗ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ.

۵۵۰۶: نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ جس نے غلہ خریدا وہ اس کو پورے طور پر وصول کرنے کے بغیر فروخت نہ کرے۔

تخریج : روایت ۵۵۰۴ ملاحظہ ہو۔

۵۵۰۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ. ، قَالَ مَالِكٌ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ.

۵۵۰۷: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے "حتی یقبضه" کے الفاظ نقل کئے ہیں کہ وہ قبضہ کرلے۔

۵۵۰۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُهٗ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عُبَيْدٍ الْمَدَنِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى أَنْ يَبِيْعَ أَحَدٌ طَعَامًا اشْتَرَاهُ بِكَيْلٍ ، حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ.

۵۵۰۸: قاسم بن محمد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیل سے خریدا ہوا غلہ اس وقت تک فروخت کرنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ اس کو پورا قبضہ میں نہ لے لے۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ٦٥، نسائی فی البیوع باب ٥٦۔

۵۵۰۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهٗ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ .

۵۵۰۹: ابوالزبیر سے جابر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے غلہ خریدا وہ قبضہ کرنے تک فروخت نہ کرے۔

۵۵۱۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهٗ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ.

۵۵۱۰: سلیمان بن یسار نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے غلہ خریدا وہ اس کو پورا پورا وصول کرنے تک (یعنی قبضہ کرنے تک) فروخت نہ کرے۔

۵۵۱۱: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ الْجُشَمِيِّ ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ :قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُنَبَّأْ أَوْ أَلَمْ أُخْبِرْكَ أَنَّكَ تَبِيْعُ الطَّعَامَ ، فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهٗ .

۵۵۱۱: عبداللہ بن عصمہ جشمی نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مجھے اطلاع نہیں دی گئی یا میں نے تمہیں خبر نہیں دی کہ تم غلہ فروخت کرتے ہو پس قبضہ سے پہلے فروخت مت کرو۔

تخریج : نسائی فی البیوع باب ٥٥، مالك فی البیوع ٤٣، مسند احمد ٤٠٣/٣۔

۵۵۱۲: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ.

۵۵۱۲: عبداللہ بن محمد بن صفی نے حکیم بن حزامؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے البتہ "حتی یقبضہ" کے لفظ زائد کہے ہیں۔

۵۵۱۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِیْدِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ حِزَامِ بْنِ حَکِیْمٍ ، عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ :کُنْتُ أَشْتَرِیْ طَعَامًا ، فَأَرْبَحُ فِیْهَا قَبْلَ أَنْ أَقْبِضَهُ فَسَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :لَا تَبِعْهُ حَتّٰی تَقْبِضَهُ . قَالَ : أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی أَنَّ مَنْ اشْتَرٰی طَعَامًا مَا ، لَمْ یَجُزْ لَهٗ بَیْعُهٗ حَتّٰی یَقْبِضَهٗ، وَمَنْ اشْتَرٰی غَیْرَ الطَّعَامِ ، حَلَّ لَهٗ بَیْعُهٗ وَاِنْ لَمْ یَقْبِضْهٗ، وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَقَالُوْا :لَمَّا قَصَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْیِ اِلَی الطَّعَامِ ، دَلَّ ذٰلِکَ أَنَّ حُکْمَ غَیْرِ الطَّعَامِ فِیْ ذٰلِکَ ، بِخِلَافِ حُکْمِ الطَّعَامِ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا ذٰلِکَ النَّهْیُ قَدْ وَقَعَ عَلَی الطَّعَامِ وَغَیْرِ الطَّعَامِ ، وَاِنْ کَانَ الْمَذْکُوْرُ فِی الْآثَارِ الَّتِیْ ذُکِرَ ذٰلِکَ النَّهْیُ فِیْهَا هُوَ الطَّعَامُ .وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ

۵۵۱۳: عطاء نے حکیم بن حزامؓ سے روایت کی ہے کہ میں غلہ خریدتا تھا میں قبضہ سے پہلے اس میں نفع لیتا تھا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو فرمایا۔ قبضہ سے پہلے اس کو فروخت نہ کرو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ جو غلہ بھی خریدا جائے قبضہ سے پہلے اس کی فروخت درست نہیں اور غلہ کے علاوہ اشیاء کی فروخت قبضہ سے پہلے بھی درست ہے جیسا کہ ان آثار بالا سے معلوم ہوتا ہے۔ دوسروں نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ جب غلے کی ممانعت کا قصد کیا تو اس سے ثابت ہوا کہ غیر طعام کا حال اس سے مختلف ہے۔ اس ممانعت کا تعلق طعام و غیر طعام ہر دو سے ہے۔ اگرچہ آثار میں طعام کا خصوصاً تذکرہ ہے اس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : نسائی فی البیوع باب ۵۵۔

۵۵۱۴: بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِیُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِی الزِّنَادِ ، عَنْ عُبَیْدِ بْنِ حُنَیْنٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :ابْتَعْتُ زَیْتًا بِالسُّوْقِ ، فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهٗ، لَقِیَنِیْ رَجُلٌ فَأَعْطَانِیْ بِهٖ رِبْحًا حَسَنًا ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلٰی یَدِهٖ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِیْ بِذِرَاعِیْ ، فَالْتَفَتُّ اِلَیْهِ، فَاِذَا هُوَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَیْثُ ابْتَعْتَهٗ حَتّٰی تَحُوْزَهٗ اِلٰی رَحْلِکَ ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَبِیْعَ السِّلَعَ حَیْثُ تُبْتَاعُ ، حَتّٰی تَحُوْزَهَا التُّجَّارُ اِلٰی رِحَالِهِمْ . فَلَمَّا أَخْبَرَ زَیْدٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ الزَّیْتَ قَدْ دَخَلَ فِیْمَا کَانَ

نَهٰى عَنْ بَيْعِهٖ قَبْلَ قَبْضِهٖ، وَهُوَ غَيْرُ الطَّعَامِ الَّذِيْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْىَ عَنْ بَيْعِهٖ بَعْدَ ابْتِيَاعِهٖ حَتّٰى يُقْبَضَ ، وَعَمِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ ، فَأَرَادَ بَيْعَ الزَّيْتِ قَبْلَ قَبْضِهٖ، لِأَنَّهٗ لَيْسَ مِنَ الطَّعَامِ ، فَقَبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، وَلَمْ يَكُنْ كَانَ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ قَصْدِهٖ إِلَى الطَّعَامِ ، بِمَانِعٍ أَنْ يَكُوْنَ غَيْرُ الطَّعَامِ فِيْ ذٰلِكَ بِخِلَافِ الطَّعَامِ ، ثُمَّ أَكَّدَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنِ ابْتِيَاعِ السِّلَعِ حَيْثُ تُبْتَاعُ ، حَتّٰى تَحُوْزَهَا التُّجَّارُ إِلٰى رِحَالِهِمْ فَجَمَعَ فِيْ ذٰلِكَ كُلَّ السِّلَعِ ، وَفِيْهَا غَيْرُ الطَّعَامِ ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ بَيْعُ شَيْءٍ ابْتِيْعَ إِلَّا بَعْدَ قَبْضِ مُبْتَاعِهٖ إِيَّاهُ، طَعَامًا كَانَ أَوْ غَيْرَ الطَّعَامِ .وَقَدْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقَدْ عَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْدَهٗ بِالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يُقْبَضْ إِلَى الطَّعَامِ .

۵۵۱۴: عبید بن حنین نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے بازار سے زیتون کا تیل خریدا جب میں نے سودا کرلیا تو مجھے ایک اچھا بھلا نفع دے رہا تھا میں نے اس کے ساتھ بیع کو مکمل کرنا چاہا تو میرے پیچھے ایک آدمی نے میرے بازو کو پکڑا۔ میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے وہ کہنے لگے اس کو مت فروخت کرو جہاں تم نے خریدا ہے جب تک کہ تم اپنے کجاوے پر نہ لے جاؤ اس لئے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ سامان جہاں سے خریدا جائے وہیں اس کی بیع کا معاملہ کیا جائے جب تک کہ تجار اس کو اپنے کجاوے کی طرف منتقل نہ کرلیں۔ جب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بتلا دیا کہ قبضہ سے پہلے فروخت کی ممانعت میں زیتون بھی شامل ہے اور زیتون تو غلہ سے غیر ہے جس کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم حاصل ہوا کہ خریدنے کے بعد اس کو قبضہ کرنے سے پہلے فروخت نہ کیا جائے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس پر عمل کیا چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے زیتون کو بیچنے کا ارادہ فرمایا کیونکہ وہ غلہ نہیں تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ سے اس بات کو قبول کیا اور انہوں نے ان روایات کے ضمن میں جن کو باب کے شروع میں ذکر کیا گیا ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلہ کا ارادہ کرنے کے سلسلے میں کوئی ایسی بات نہیں سنی جو اس سلسلے میں غلہ کے علاوہ کے لئے مخالف حکم میں رکاوٹ بنتی ہو۔ پھر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس بات کو اور پختہ کر دیا انہوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سامان کے اسی جگہ فروخت کرنے سے منع فرماتے تھے جہاں سے وہ خریدا گیا یہاں تک کہ تاجر حضرات اسے اپنے گھروں میں لے جائیں تو آپ نے اس میں ہر قسم کے سامان کا تذکرہ فرمایا۔ جس میں غلہ کے علاوہ اشیاء بھی داخل ہیں۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس چیز کو خریدا جائے وہ غلہ ہو یا کوئی دوسری چیز قبضہ

کے بغیر اسے فروخت کرنا جائز نہیں اور حضرت ابن عباس ﷠ نے بھی یہی بات فرمائی حالانکہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ معلوم کر چکے تھے کہ آپ نے قبضہ سے پہلے فروخت کرنے کی ممانعت سے غلہ کا ارادہ فرمایا۔ ابن عباس ﷠ کی روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ٦٥، مسند احمد ١٩١/٥۔

اللغات :اضرب علی یدہ۔ یہ ہاتھ پر ہاتھ مارنا تکمیل بیع کی علامت تھی۔ الحوز۔ جمع کرنا۔ الرحل۔ کجاوہ۔ رہائشگاہ۔

۵۵۱۵: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :أَمَّا الَّذِىْ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَبَيْعُ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يُسْتَوْفَى .قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِرَأْيِهِ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَىْءٍ مِثْلَهٗ. فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، لَمْ يَمْنَعْهُ قَصْدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْىِ إِلَى الطَّعَامِ ، أَنْ يُدْخِلَ فِىْ ذٰلِكَ النَّهْىِ ، غَيْرَ الطَّعَامِ .وَقَدْ رَوَى ابْنُ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۵۵۱۵: طاؤس نے ابن عباس ﷠ سے روایت کی ہے فرمایا سنو! کہ جس چیز سے جناب رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا وہ قبضہ کرنے سے پہلے غلے کی فروخت ہے۔ ابن عباس ﷠ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں ہر چیز اس کی مثل ہے تو یہ ابن عباس ﷠ ہیں، جنہیں جناب رسول اللہ ﷺ کی نہی سے غلہ مراد لینے کے باوجود ہر چیز کو اس ممانعت میں داخل کرنے سے کسی چیز نے نہیں روکا۔ حضرت جابر ﷜ سے بھی اسی طرح کی روایت ہے۔

روایتِ جابر ﷜:

۵۵۱٦: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِى الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، فِى الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الْمَبِيْعَ ، فَيَبِيْعُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهٗ، قَالَ :أَكْرَهُهٗ .فَهٰذَا جَابِرٌ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ سَوّٰى بَيْنَ الْأَشْيَاءِ الْمَبِيْعَةِ فِىْ ذٰلِكَ ، وَقَدْ عَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْدَهٗ بِالنَّهْىِ عَنِ الْبَيْعِ فِيْهِ حَتّٰى يُقْبَضَ إِلَى الطَّعَامِ بِعَيْنِهٖ، فَدَلَّ ذٰلِكَ النَّهْىُ ، عَلٰى مَا قَدْ تَقَدَّمَ وَصْفُنَا لَهٗ.فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ ، فَكَيْفَ قَصَدَ بِالنَّهْىِ فِىْ ذٰلِكَ إِلَى الطَّعَامِ بِعَيْنِهٖ، وَلَمْ يَعُمَّ الْأَشْيَاءَ ؟ قِيْلَ لَهٗ :قَدْ وَجَدْنَا مِثْلَ هٰذَا فِى الْقُرْآنِ ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَقْتُلُوْا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَأَوْجَبَ عَلَيْهِ الْجَزَاءَ الْمَذْكُوْرَ فِى الْآيَةِ .وَلَمْ يَخْتَلِفْ أَهْلُ الْعِلْمِ فِىْ قَاتِلِ الصَّيْدِ خَطَأً ، أَنَّ عَلَيْهِ مِثْلَ ذٰلِكَ ، وَأَنَّ ذِكْرَهُ الْعَمْدَ ، لَا يَنْفِى الْخَطَأَ .فَكَذٰلِكَ ذِكْرُهُ الطَّعَامَ ، فِى النَّهْىِ عَنْ بَيْعِهٖ قَبْلَ الْقَبْضِ ، لَا يَنْفِىْ غَيْرَ الطَّعَامِ .وَقَدْ رَأَيْنَا الطَّعَامَ يَجُوْزُ السَّلَمُ فِيْهِ، وَلَا يَجُوْزُ السَّلَمُ فِى

الْعُرُوْضِ ، وَكَانَ الطَّعَامُ أَوْسَعَ أَمْرًا فِي الْبُيُوْعِ مِنْ غَيْرِ الطَّعَامِ ؛ لِأَنَّ الطَّعَامَ يَجُوْزُ السَّلَمُ فِيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الْمُسْلَمِ إِلَيْهِ، وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ فِيْ غَيْرِهٖ. فَلَمَّا كَانَ الطَّعَامُ أَوْسَعَ أَمْرًا فِي الْبُيُوْعِ وَأَكْثَرَ جَوَازًا ، وَرَأَيْنَاهُ قَدْ نَهٰى عَنْ بَيْعِهٖ حَتّٰى يُقْبَضَ ، كَانَ ذٰلِكَ فِيْمَا لَا يَجُوْزُ السَّلَمُ فِيْهِ أَحْرٰى أَنْ لَا يَجُوْزَ بَيْعُهُ حَتّٰى يُقْبَضَ .فَقَصَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ إِلَى الَّذِيْ إِذَا نَهٰى عَنْهُ، دَلَّ نَهْيُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ عَلٰى نَهْيِهٖ عَنْ غَيْرِهٖ، وَأَغْنَاهُ ذِكْرُهُ لَهُ عَنْ ذِكْرِهٖ لِغَيْرِهٖ، فَقَامَ ذٰلِكَ مَقَامَ النَّهْيِ ، لَوْ عَمَّ بِهِ الْأَشْيَاءَ كُلَّهَا .وَلَوْ قَصَدَ بِالنَّهْيِ إِلٰى غَيْرِ الطَّعَامِ ، أَشْكَلَ حُكْمُ الطَّعَامِ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى السَّامِعِ ، فَلَمْ يَدْرِ ، هَلْ هُوَ كَذٰلِكَ أَمْ لَا ؟ لِأَنَّهُ يَجِدُ الطَّعَامَ يَجُوْزُ السَّلَمُ فِيْهِ، وَلَيْسَ هُوَ بِقَائِمٍ حِيْنَئِذٍ ، وَلَيْسَ يَجُوْزُ ذٰلِكَ فِي الْعُرُوْضِ ، فَيَقُوْلُ كَمَا خَالَفَ الطَّعَامُ الْعُرُوْضَ فِيْ جَوَازِ السَّلَمِ فِيْهِ، وَلَيْسَ عِنْدَ الْمُسْلَمِ إِلَيْهِ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِي الْعُرُوْضِ ، فَكَذٰلِكَ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ مُخَالِفًا لَهُ فِيْ جَوَازِ بَيْعِهٖ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ ، وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ غَيْرَ جَائِزٍ فِي الْعُرُوْضِ .فَهٰذَا هُوَ الْمَعْنَى الَّذِيْ لَهُ قَصَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يُقْبَضْ ، إِلَى الطَّعَامِ خَاصَّةً .وَفِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ أُخْرٰى ، وَذٰلِكَ أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِيْ حَرُمَ بِهٖ عَلٰى مُشْتَرِي الطَّعَامِ بَيْعُهُ قَبْلَ قَبْضِهٖ، هُوَ أَنْ لَا يَطِيْبَ لَهُ رِبْحُ مَا فِيْ ضَمَانِ غَيْرِهٖ، فَإِذَا قَبَضَهُ، صَارَ فِيْ ضَمَانِهٖ، فَطَابَ لَهُ رِبْحُهُ فَجَازَ أَنْ يَبِيْعَهُ حَيْثُ أَحَبَّ .وَالْعُرُوْضُ الْمَبِيْعَةُ ، هٰذَا الْمَعْنٰى بِعَيْنِهٖ، مَوْجُوْدٌ فِيْهَا ، وَذٰلِكَ أَنَّ الرِّبْحَ فِيْهَا قَبْلَ قَبْضِهَا ، غَيْرُ حَلَالٍ لِمُبْتَاعِهَا ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ نَهٰى عَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ .فَكَمَا كَانَ ذٰلِكَ قَدْ دَخَلَ فِيْهِ الطَّعَامُ وَغَيْرُ الطَّعَامِ ، وَلَمْ يَكُنِ الرِّبْحُ يَطِيْبُ لِأَحَدٍ إِلَّا بِتَقَدُّمِ ضَمَانِهٖ، لِمَا كَانَ عَنْهُ وَذٰلِكَ الرِّبْحُ .فَكَذٰلِكَ الْأَشْيَاءُ الْمَبِيْعَةُ كُلُّهَا ، مَا كَانَ مِنْهَا يَطِيْبُ الرِّبْحُ فِيْهِ لِبَائِعِهٖ، فَحَلَالٌ لَهُ بَيْعُهُ، وَمَا كَانَ مِنْهَا يَحْرُمُ الرِّبْحُ فِيْهِ عَلٰى بَائِعِهٖ، فَحَرَامٌ عَلَيْهِ بَيْعُهُ .وَقَدْ جَاءَتْ أَيْضًا آثَارٌ أُخَرُ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يُقْبَضْ ، لَمْ يَقْصِدْ فِيْهَا إِلَى الطَّعَامِ وَلَا إِلٰى غَيْرِهٖ.

۵۵۱۶: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں روایت کی ہے جو کسی چیز کو خریدنے کے بعد قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرتا ہے انہوں نے جواب دیا میں اس کو ناپسند کرتا ہوں۔ یہ حضرت جابرؓ ہیں جنہوں نے اس سلسلہ میں تمام فروخت کی جانے والی اشیاء کو برابر رکھا حالانکہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کر چکے تھے کہ قبضہ سے پہلے جن چیزوں کی فروخت سے ممانعت ہے اس سے غلہ مراد ہے پس یہ نہی اس بات پر دلالت کرتی ہے

جس کو ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔اگر کوئی معترض کہے کہ یہ کس طرح معلوم ہو گیا کہ نہی سے مراد صرف غلہ ہے ممانعت عام مراد نہیں ہے۔تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ قرآن مجید میں اس کی مثال پائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم حالت احرام میں ہو تو شکار کو قتل نہ کرو اور تم میں سے جو شخص اس کو جان بوجھ کر قتل کرے گا" **لاتقتلوا الصيد وانتم حرم الايه**"اس آیت میں جان بوجھ کر شکار کرنے والے کی سزا بیان کی گئی ہے اور اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ جو خطاءً شکار کو قتل کرے اس کی سزا اس سے مختلف نہیں ہے تو جس طرح یہاں عمداً کا ذکر خطاءً کی نفی نہیں کرتا اسی طرح قبضہ سے پہلے فروخت کی ممانعت کے سلسلہ میں غلہ کا تذکرہ اس کے علاوہ کی نفی کو لازم نہیں کرتا اور ہم یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ غلہ میں بیع سلم جائز ہے اور سامان میں یہ بیع جائز نہیں ہے خریدار کے لئے فروخت کے سلسلہ میں غلہ میں زیادہ گنجائش پائی جاتی ہے کیونکہ اس میں بیع سلم کی اجازت ہے خواہ غلہ مسلم الیہ کے پاس موجود نہ ہو۔مگر دیگر اشیاء میں یہ بیع جائز نہیں پس جب خرید و فروخت کے سلسلے میں غلہ میں زیادہ گنجائش ہے اور اس کا جواز بھی زیادہ ہے اور قبضہ کرنے سے پہلے اس کو فروخت کرنا بھی جائز نہیں تو جن اشیاء میں بیع سلم جائز نہیں تو وہ اس بات کے زیادہ مناسب ہیں کہ قبضہ سے پہلے ان کا فروخت کرنا جائز نہ ہو۔جناب رسول اللہ ﷺ نے ممانعت فرماتے ہوئے جس چیز کا ارادہ فرمایا وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس کے علاوہ اشیاء بھی اس نہی میں شامل ہوں اور اس کے تذکرے نے دوسری اشیاء کے تذکرہ سے بے نیاز کر دیا تو یہی چیز اس کی نہی کے قائم مقام ہو جائے گی اگر تمام اشیاء مراد لی جائیں اور اگر ممانعت سے غلہ کے علاوہ کا قصد فرماتے تو سننے والے پر غلہ کا حکم مشتبہ ہو جاتا اور اس کو معلوم نہ ہو سکتا کہ کیا اس کا حکم بھی یہی ہے یا دیگر۔کیونکہ یہ بات تو اس کے سامنے ہے کہ غلے میں بیع سلم جائز ہے حالانکہ وہ اس وقت موجود نہیں جب کہ سامان میں یہ جائز نہیں تو وہ کہہ سکتا ہے کہ جس طرح بیع سلم کے جوز میں غلہ دوسرے اسباب سے مختلف ہے حالانکہ وہ مسلم الیہ کے پاس موجود نہیں۔جبکہ یہ سامان کا حکم نہیں تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ باقی سامان کے برعکس غلہ کو قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرنا جائز ہو۔یہی وہ وجہ ہے کہ جس کی خاطر جناب رسول اللہ ﷺ نے قبضہ سے پہلے فروخت کرنے کی ممانعت میں صرف غلے کا ارادہ فرمایا۔وہ مفہوم جس کی بناء پر مشتری کے لئے غلے کی فروخت قبضے سے قبل حرام قرار پائی وہ یہ ہے اس کو اس چیز کا نفع لینا مناسب نہیں جو دوسروں کی ضمان میں ہو پھر جب اس نے قبضہ کر لیا تو یہ چیز اس کی اپنی ضمان میں چلی گئی پس نفع لینا اس کے لئے مناسب ہوا پس وہ جہاں سینگ سمائیں فروخت کر دے۔تو ہر فروخت ہونے والے سامان میں یہ مفہوم پایا جاتا ہے۔یعنی خریدار کے لئے قبضہ سے پہلے نفع لینا حلال نہیں ہے۔کیونکہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اس وقت تک نفع لینے سے روک دیا جب تک کہ وہ چیز اپنی ضمان میں نہ آ جائے تو جس طرح اس میں غلہ اور اس کے علاوہ سامان داخل ہے اور کسی کے لئے بھی ضمان حاصل کرنے سے پہلے نفع لینا جائز نہیں کیونکہ یہ نفع ممنوع ہے تو اس طرح وہ تمام اشیاء جنہیں فروخت کیا جا سکے اگر قبل الضمان ان کا نفع

لینا حلال ہے تو ان کا فروخت کرنا بھی جائز ہے اور اگر بائع پر اس کا نفع حرام ہے تو اس کا فروخت کرنا بھی حرام ہو گا۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے کچھ اور روایات بھی مراد ہیں جن میں آپ نے قبضہ سے پہلے کسی چیز کی فروخت سے منع فرمایا ہے اور ان میں آپ نے غلے اور اس کے علاوہ کا قصد نہیں فرمایا۔ (بلکہ حکم عام ہے) روایات عبداللہ بن عصمہ رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

۵۵۱۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ ، عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ ، قَالَ :ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ أَنَّ يَعْلَى بْنَ حَكِيْمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ يُوْسُفَ بْنَ مَاهَكَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عِصْمَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ قَالَ :أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَقَالَ إِذَا ابْتَعْتَ شَيْئًا ، فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ.

۵۵۱۷: یوسف بن ماھک نے حضرت عبداللہ بن عصمہ رحمہ اللہ سے روایت کی کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جب تم کوئی چیز خریدو تو قبضہ کرنے سے پہلے فروخت نہ کرو۔

تخریج :روایت ۵۵۱۳ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۵۵۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ يَعْلَى بْنُ حَكِيْمٍ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ أَبَاهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِنِّيْ أَشْتَرِيْ بُيُوْعًا فَمَا يَحِلُّ لِيْ مِنْهَا ؟ .قَالَ :إِذَا اشْتَرَيْتَ بَيْعًا ، فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَبِهٰذَا نَأْخُذُ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .غَيْرَ أَنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ قَالَ :لَا بَأْسَ بِبَيْعِ الدُّوْرِ وَالْأَرْضِيْنَ ، قَبْلَ قَبْضِ مُشْتَرِيْهَا إِيَّاهَا ، لِأَنَّهَا لَا تُنْقَلُ وَلَا تُحَوَّلُ ، وَسَائِرُ الْبِيَاعَاتِ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ .وَالنَّظَرُ فِيْ هٰذَا -عِنْدَنَا -أَنْ يَكُوْنَ الْعُرُوْضُ وَسَائِرُ الْأَشْيَاءِ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءً ، عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي الطَّعَامِ .

۵۵۱۸: یعلیٰ بن حکیم نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میں کئی سودے کرتا ہوں ان میں سے میرے لئے کیا کیا حلال ہے تو آپ نے فرمایا جب تم کوئی سودا لو تو قبضہ سے پہلے فروخت نہ کرو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مکانات اور اراضی کو خریدنے والا قبضہ سے پہلے فروخت کر سکتا ہے کیونکہ وہ غیر منقول ہیں اور اپنی جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں ہو سکتیں جبکہ دیگر اشیاء کا یہ حال نہیں ہے۔ مگر ہمارے ہاں قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ سامان اور دیگر تمام اشیاء برابر ہیں جیسا کہ ہم نے غلہ کے سلسلہ میں ذکر کیا ہے۔

بَابُ الْبَيْعِ يُشْتَرَطُ فِيهِ شَرْطٌ لَيْسَ مِنْهُ

سودے میں عقد کے خلاف شرط لگانا

خلاصۃ الرام:

نمبر①: امام مالک، احمد، اوزاعی رحمہم اللہ کے ہاں بیع کسی ایک شرط کے ساتھ درست ہے مثلاً سینا یا رنگنا۔

نمبر②: فریق ثانی کا قول یہ ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ شافعی رحمہ اللہ اور جمہور علماء کے ہاں بیع پر خلاف عقد شرط لگانے سے بیع بھی باطل اور شرط بھی فاسد ہوگی۔ (التعلیق ج۳ والبدل ج۴)

فریق اوّل: نے فرمایا بیع میں کوئی سی شرط لگائی جاسکتی ہے بیع بھی جائز ہوگی اور شرط بھی درست ہوگی جیسا اس روایت سے ثابت ہوتا ہے۔

۵۵۱۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ كَانَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ فَأَعْيَاهُ، فَأَدْرَكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ يَا جَابِرُ ؟ فَقَالَ :أُعْيِيَ نَاضِحِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ أَمَعَكَ شَيْءٌ ؟ فَأَعْطَاهُ قَضِيْبًا أَوْ عُوْدًا ، فَنَخَسَهُ بِهٖ ، أَوْ قَالَ ضَرَبَهُ، فَسَارَ سَيْرَةً لَمْ يَكُنْ يَسِيْرُ مِثْلَهَا .فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ بِأُوْقِيَّةٍ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هُوَ نَاضِحُكَ .قَالَ :فَبِعْتُهُ بِأُوْقِيَّةٍ ، وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ، حَتّٰى أَقْدَمَ عَلٰى أَهْلِيْ ، فَلَمَّا قَدِمْتُ أَتَيْتُهُ بِالْبَعِيْرِ فَقُلْتُ هٰذَا بَعِيْرُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَعَلَّكَ تَرٰى أَنِّيْ إِنَّمَا حَبَسْتُكَ، لِأَذْهَبَ بِبَعِيْرِكَ، يَا بِلَالُ ، أَعْطِهٖ مِنَ الْعَيْبَةِ أُوْقِيَّةً وَقَالَ انْطَلِقْ بِبَعِيْرِكَ، فَهُمَا لَكَ .قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا بَاعَ مِنْ رَجُلٍ دَابَّةً ، بِثَمَنٍ مَعْلُوْمٍ ، عَلٰى أَنْ يَرْكَبَهَا الْبَائِعُ إِلٰى مَوْضِعٍ مَعْلُوْمٍ ، أَنَّ الْبَيْعَ جَائِزٌ ، وَالشَّرْطَ جَائِزٌ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ جَابِرٍ هٰذَا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، ثُمَّ افْتَرَقَ الْمُخَالِفُوْنَ لَهُمْ عَلٰى فِرْقَتَيْنِ، فَقَالَتْ فِرْقَةٌ :الْبَيْعُ جَائِزٌ ، وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ .وَقَالَتْ فِرْقَةٌ :الْبَيْعُ فَاسِدٌ ، وَسَنُبَيِّنُ مَا ذَهَبَتْ إِلَيْهِ الْفِرْقَتَانِ جَمِيْعًا ، فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِهَاتَيْنِ الْفِرْقَتَيْنِ جَمِيْعًا ، عَلَى الْفِرْقَةِ الْأُوْلٰى فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَا ، أَنَّ فِيْهِ مَعْنَيَيْنِ ، يَدُلَّانِ أَنْ لَا حُجَّةَ لَهُمْ فِيْهِ .فَأَمَّا أَحَدُ الْمَعْنَيَيْنِ ، فَإِنَّ

مُسَاوَمَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اِنَّمَا كَانَتْ عَلَى الْبَعِيْرِ ، وَلَمْ يَشْتَرِطْ فِيْ ذٰلِكَ لِجَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رُكُوْبًا ، قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :فَبِعْتُهُ وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ اِلٰى اَهْلِي . فَوَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الْبَيْعَ اِنَّمَا كَانَ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ الْمُسَاوَمَةُ ، مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ كَانَ الْاِسْتِثْنَاءُ لِلرُّكُوْبِ مِنْ بَعْدُ ، فَكَانَ ذٰلِكَ الْاِسْتِثْنَاءُ مَفْصُوْلًا مِنَ الْبَيْعِ ، لِاَنَّهُ اِنَّمَا كَانَ بَعْدَهُ، فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ تَدُلُّنَا كَيْفَ حُكْمُ الْبَيْعِ ، لَوْ كَانَ ذٰلِكَ الْاِسْتِثْنَاءُ مَشْرُوْطًا فِيْ عُقْدَتِهِ، هَلْ هُوَ كَذٰلِكَ أَمْ لَا ؟ وَأَمَّا الْحُجَّةُ الْاُخْرٰى ، فَاِنَّ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :لَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَعِيْرِ ، فَقُلْتُ هٰذَا بَعِيْرُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .قَالَ لَعَلَّكَ تَرٰى أَنِّيْ اِنَّمَا حَبَسْتُكَ لِأَذْهَبَ بِبَعِيْرِكَ، يَا بِلَالُ أَعْطِهِ أُوْقِيَّةً ، وَخُذْ بَعِيْرَكَ .فَهُمَا لَكَ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ الْاَوَّلَ ، لَمْ يَكُنْ عَلَى التَّبَايُعِ .فَلَوْ ثَبَتَ أَنَّ الْاِشْتِرَاطَ لِلرُّكُوْبِ ، كَانَ فِيْ أَصْلِهِ بَعْدَ ثُبُوْتِ هٰذِهِ الْعِلَّةِ ، لَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ حُجَّةٌ ، لِأَنَّ الْمُشْتَرَطَ فِيْهِ ذٰلِكَ الشَّرْطُ ، لَمْ يَكُنْ بَيْعًا .وَلِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمْ يَكُنْ مَلَكَ الْبَعِيْرَ عَلٰى جَابِرٍ ، فَكَانَ اشْتِرَاطُ جَابِرٍ لِلرُّكُوْبِ ، اشْتِرَاطًا فِيْمَا هُوَ لَهُ مَالِكٌ .فَلَيْسَ فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِ ذٰلِكَ الشَّرْطِ ، لَوْ وَقَعَ فِيْ بَيْعٍ يُوْجِبُ الْمِلْكَ لِلْمُشْتَرِيْ كَيْفَ كَانَ حُكْمُهُ؟ وَذَهَبَ الَّذِيْنَ أَبْطَلُوْا الشَّرْطَ فِيْ ذٰلِكَ ، وَجَوَّزُوْا الْبَيْعَ اِلٰى حَدِيْثِ بَرِيْرَةَ .

۵۵۱۹: شعبی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک اونٹ پر سفر کر رہا تھا سفر نے اونٹ کو تھکا دیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ کر ملے اور فرمایا اے جابر! کیا معاملہ ہے؟ میں نے کہا میرا اونٹ چلنے سے رہ گیا آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے میں نے آپ کو ایک کھجور کی شاخ تھمائی تو آپ نے اس اونٹ کو کچوکا دیا یا وہ چھڑی ماری تو وہ اونٹ اس تیزی سے چلنے لگا آج تک کبھی ایسا نہ چلا ہو گا۔فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی پیش کردہ روایت میں دو ایسی باتیں ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اس میں فریق اوّل کی دلیل ندارد ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کا خیال یہ ہے جب کوئی آدمی دوسرے کو مقرر ثمن کے بدلے کوئی چیز فروخت کر دے اور شرط یہ لگائے کہ وہ فلاں جگہ تک اس پر سواری کرے گا یہ بیع جائز ہے اور شرط بھی درست ہے اس کی دلیل یہ روایت جابرؓ ہے۔دوسروں نے کہا اس کے علماء دو جماعتوں میں بٹ گئے نمبرا بیع درست شرط باطل ہو۔نمبر۲ بیع فاسد ہوگی ان دونوں جماعتوں کے مؤقف کی عنقریب وضاحت کریں گے۔حضرت جابرؓ کی پیش کردہ روایت میں دو ایسی باتیں ہیں جو اس بات پر

دلالت کرتی ہیں کہ اس میں فریق اوّل کی دلیل ندارد ہے۔ جناب نبی اکرم ﷺ کا حضرت جابرؓ سے نرخ مقرر فرمانا صرف اونٹ کے لئے تھا اور اس میں سواری کی کوئی شرط نہ تھی حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو فروخت کیا اور اپنے گھر آنے تک اس پر سواری کو مستثنیٰ کیا تو روایت کا مطلب یہ ہوا کہ سودا تو صرف اونٹ کا ہوا اسی کا نرخ جناب نبی اکرم ﷺ نے ایک اوقیہ چاندی مقرر فرمائی۔ سواری کا استثناء بعد میں ہوا۔ پس یہ استثناء بیع سے الگ ہے کیونکہ وہ سودے کے بعد ہوا اس روایت میں بیع کے وقت استثناء کی شرط اور اس کا کوئی حکم موجود نہیں ہے۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ جب میں مدینہ منورہ آیا تو جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اونٹ لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! یہ اپنا اونٹ لے لیں تو آپ نے فرمایا شاید تمہارا خیال ہو کہ میں نے تمہیں اونٹ حاصل کرنے کے لئے روکا۔ اے بلال ایک اوقیہ چاندی دے دو اور اے جابرؓ آپ اپنا اونٹ بھی لے جائیں یہ دونوں تمہارے ہیں۔ اس میں اس بات کی ظاہر دلالت ہے کہ پہلا قول سودے سے متعلق ہی نہ تھا اگر اس علت کے ثبوت کے بعد سواری کی شرط ثابت بھی ہو جائے کہ وہ اصل بیع میں تھی تو پھر بھی یہ حدیث فریق اوّل کی دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ جس میں یہ شرط ہو وہ سرے سے بیع ہی نہیں (کہ بیع کا اس پر حکم لگے) جب جناب رسول اللہ ﷺ جابرؓ کی طرف سے اونٹ کے مالک ہی نہیں بنے تو اب جابرؓ کا سواری کی شرط لگانا اپنے اپنی سواری سے متعلق تھا۔ بالفرض اگر یہ شرط اس بیع میں واقع ہو جس سے خریدنے والے کے لئے ملک ثابت ہو جاتی ہے تو اس کے حکم پر بھی اس روایت میں کوئی دلالت نہیں پائی جاتی۔ جو حضرات بیع کو درست قرار دیتے ہیں مگر شرط کو خلاف عقد ہونے کی وجہ سے باطل کہتے ہیں ان کی دلیل روایت بریرہ ؓ ہے۔ روایت بریرہ ملاحظہ ہو۔

۵۵۲۰: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَتُعْتِقَهَا ، فَقَالَ لَهَا أَهْلُهَا نَبِيْعُكِهَا -عَلَى أَنَّ وَلَاءَ هَا لَنَا .فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ .

۵۵۲۰: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے حضرت بریرہ ؓ کو خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ فرمایا تو ان کے گھر والوں نے کہا ہم اس شرط پر اس کو فروخت کرتے ہیں کہ اس کی ولاء ہمارے لئے ہوگی ام المؤمنین ؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا تمہارے لئے اس میں کوئی رکاوٹ نہیں کیونکہ ولاء اس کے لئے ہوتی ہے جو آزاد کرتا ہے۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب ۷۰' والشروط باب ۱۰/۳' والاطعمه باب ۳۱' والفرائض باب ۲۰/۱۹' والطلاق باب ۱۴' والکفارات باب ۸' والنکاح باب ۱۸' مسلم فی العتق ۶/۵' ابو داؤد فی الفرائض باب ۱۲' والعتاق باب ۳' ترمذی فی الفرائض باب ۲۰' نسائی فی الزکاۃ باب ۹۹' والبیوع باب ۷۶/۷۵' دارمی فی الطلاق باب ۱۵' مسند احمد ۲۸۱/۱' ۲۸/۲' ۶' ۹۶/۳۳۔

۵۵۲۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِيْنُ عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ :إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ، فَعَلْتُ .فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِأَهْلِهَا ، فَقَالُوْا :لَا ، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لَنَا . قَالَ مَالِكٌ :قَالَ يَحْيَى :فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ أَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا ، فَأَعْتِقِيْهَا ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ .

۵۵۲۱: عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معاونت لینے آئیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تمہارے مالک پسند کریں تو میں ان کو یکمشت رقم دے دوں اور تمہیں آزاد کر دوں۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات اپنے مالکوں کو ذکر کی تو انہوں نے کہا ہم اس شرط پر کرنے کو تیار ہیں کہ تمہاری ولاء ہمیں ملے۔ مالک کہتے ہیں کہ یحییٰ نے بتلایا کہ عمرہ کا خیال یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کی تو آپ نے ان کو خرید کر آزاد کرنے کا حکم فرمایا اور فرمایا ولاء تو آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔

۵۵۲۲: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَتُعْتِقَهَا ، فَاشْتَرَطَ مَوَالِيْهَا وَلَاءَهَا .فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ .

۵۵۲۲: اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ کو خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو اس کے مالکوں نے ولاء کے حصول کی شرط لگائی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا اس کو خرید کر آزاد کر دو ولاء کو آزاد کنندہ کو ملتا ہے۔

۵۵۲۳: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ .عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَهْلَ بَيْتِ بَرِيْرَةَ أَرَادُوْا أَنْ يَبِيْعُوْهَا وَيَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ .فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ .

۵۵۲۳: اسود نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ بریرہ کے گھر والوں نے فروخت کا ارادہ کیا اور ولاء کی شرط لگائی تو انہوں نے یہ بات جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کی تو آپ نے فرمایا اس کو خرید کر آزاد کر دو۔ ولاء تو آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔

۵۵۲۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَ تْ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنْ شَاءَ أَهْلُكِ اشْتَرَيْتُكِ، وَنَقَدْتُهِمْ ثَمَنَك صَبَّةً وَاحِدَةً. فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا، فَقَالَتْ لَهُمْ ذٰلِكَ، فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ. فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا، وَلَا يَضُرُّكِ مَا قَالُوْا، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ. قَالُوْا: فَلَمَّا كَانَ أَهْلُ بَرِيْرَةَ أَرَادُوْا بَيْعَهَا عَلٰى أَنْ تُعْتَقَ، وَيَكُوْنَ وَلَاؤُهَا لَهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: لَا يَضُرُّكِ ذٰلِكَ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ هٰكَذَا الشُّرُوْطُ كُلَّهَا، الَّتِيْ تُشْتَرَطُ فِي الْبُيُوْعِ، وَأَنَّهَا تَبْطُلُ، وَتَثْبُتُ الْبُيُوْعُ. فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ أَنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ هٰكَذَا رُوِيَتْ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتُعْتِقَهَا، فَأَبٰى أَهْلُهَا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ وَلَاؤُهَا لَهُمْ. وَقَدْ رَوَاهَا آخَرُوْنَ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ.

۵۵۲۴: قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ بریرہ رضی اللہ عنہا ان کی خدمت میں بدل کتابت میں معاونت کے لئے آئیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تمہارے مالک چاہیں تو تمہیں نقد رقم یکمشت دے کر خرید لوں وہ اپنے مالکوں کے پاس گئیں اور ان کو یہ بات بتلائی تو انہوں نے ولاء کی شرط سے اس بات کو تسلیم کرنے کی بات رکھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا اسے خرید لو ان کی شرط تمہیں نقصان نہ دے گی اس لئے کہ ولاء تو آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔ جب حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے گھر والوں نے انہیں اس شرط پر فروخت کا ارادہ ظاہر کیا کہ ولاء ان کو ملے اور ان کو آزاد کیا جائے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تمہارے لئے یہ بات مضر نہیں ہے۔ بلاشبہ ولاء تو آزاد کرنے والے کا ہوتا ہے تو یہ اس بات کی دلالت ہے کہ بیع میں اس قسم کی شروط (جو خلاف عقد ہوں) وہ باطل ہوتی ہیں گویا یہ روایات فریق اوّل کے خلاف تب دلیل بن سکتی ہے جبکہ یہ آثار اسی طرح مروی ہوں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خرید کر بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کرنا چاہا اس کے مالکوں نے اس شرط پر فروخت کرنے پر رضامندی ظاہر کی کہ ولاء ان کو ملے۔ دوسرے فریق کا مؤقف یہ ہے کہ یہ شرط سرے سے باطل ہے انہوں نے اس روایت کو مندرجہ ذیل طرق سے روایت کیا ہے۔

۵۵۲۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ: ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، مِنْهُمْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، وَاللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: جَاءَ تْ بَرِيْرَةُ إِلَيَّ، فَقَالَتْ: يَا عَائِشَةُ، إِنِّيْ قَدْ كَاتَبْتُ أَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ

أَوَاقٍ ، فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ ، فَأَعِينِينِي ، وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا .فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ : ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ، فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أُعْطِيَهُمْ ذٰلِكَ جَمِيعًا ، وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ .فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا ، فَعَرَضَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ ، فَأَبَوْا وَقَالُوا :إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ ، وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لَنَا .فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ مِنْهَا ابْتَاعِي وَأَعْتِقِي ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ .وَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ :أَمَّا بَعْدُ ، فَمَا بَالُ نَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، فَهُوَ بَاطِلٌ ، وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ ، قَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ ، وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ مَا فِي الْأَحَادِيثِ الْأُوَلِ ، وَذٰلِكَ أَنَّ فِي الْأَحَادِيثِ الْأُوَلِ ، أَنَّ أَهْلَ بَرِيرَةَ ، أَرَادُوا أَنْ يَبِيعُوهَا عَلَى أَنْ تُعْتِقَهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، وَيَكُونَ وَلَاؤُهَا لَهُمْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ ، اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ . فَكَانَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِبَاحَةُ الْبَيْعِ : عَلَى أَنْ يُعْتِقَ الْمُشْتَرِي ، وَعَلَى أَنْ يَكُونَ وَلَاءُ الْمُعْتَقِ لِلْبَائِعِ ، فَإِذَا وَقَعَ ذٰلِكَ ، ثَبَتَ الْبَيْعُ ، وَبَطَلَ الشَّرْطُ ، وَكَانَ الْوَلَاءُ لِلْمُعْتِقِ .وَفِي حَدِيثِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهَا :إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أُعْطِيَهُمْ ذٰلِكَ تُرِيدُ الْكِتَابَةَ صَبَّةً وَاحِدَةً فَعَلْتُ ، وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي .فَلَمَّا عَرَضَتْ عَلَيْهِمْ بَرِيرَةُ ذٰلِكَ قَالُوا :إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ مِنْهَا ، اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ . فَكَانَ الَّذِي فِي هٰذَا الْحَدِيثِ ، مِمَّا كَانَ مِنْ أَهْلِ بَرِيرَةَ ، مِنِ اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ ، لَيْسَ فِي بَيْعٍ ، وَلٰكِنْ فِي أَدَاءِ عَائِشَةَ إِلَيْهِمُ الْكِتَابَةَ عَنْ بَرِيرَةَ ، وَهُمْ تَوَلَّوْا عَقْدَ تِلْكَ الْكِتَابَةِ ، وَلَمْ يَكُنْ تَقَدَّمَ ذٰلِكَ الْأَدَاءُ مِنْ عَائِشَةَ ، مِلْكٌ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ مِنْهَا أَيْ :لَا تَرْجِعِينَ لِهٰذَا الْمَعْنَى ، عَمَّا كُنْتِ نَوَيْتِ فِي عَتَاقِهَا مِنَ الثَّوَابِ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ . فَكَانَ ذِكْرُ ذٰلِكَ الشِّرَاءِ هَاهُنَا ابْتِدَاءً ، مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَيْسَ مِمَّا كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ ، بَيْنَ عَائِشَةَ ، وَبَيْنَ أَهْلِ بَرِيرَةَ ، فِي شَيْءٍ .ثُمَّ كَانَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَخَطَبَ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، فَهُوَ بَاطِلٌ ، وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ .إِنْكَارًا مِنْهُ عَلَى عَائِشَةَ ، فِي طَلَبِهَا وَلَاءَ

مَنْ تَوَلَّى غَيْرُهَا كِتَابَتَهَا بِحَقِّ مِلْكِهِ عَلَيْهَا ثُمَّ نَبَّهَهَا وَعَلَّمَهَا بِقَوْلِهِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ أَيْ: أَنَّ الْمُكَاتَبَ إِذَا أُعْتِقَ بِأَدَاءِ الْكِتَابَةِ، فَمُكَاتِبُهُ هُوَ الَّذِي أَعْتَقَهُ، فَوَلَاؤُهُ لَهُ. فَهٰذَا حَدِيْثٌ فِيْهِ، ضِدُّ مَا فِيْ غَيْرِهِ مِنَ الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ، وَلَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلَى اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ فِي الْبَيْعِ كَيْفَ حُكْمُهُ؟ هَلْ يَجِبُ بِهِ فَسَادُ الْبَيْعِ أَمْ لَا ؟ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ ، قَدْ رَوَاهُ عَنْ أَبِيْهِ، فَزَادَ فِيْهِ شَيْئًا .قُلْنَا لَهُ :صَدَقْتَ ،

۵۵۲۵:عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے پاس بریرہ آئیں اور کہنے لگیں۔اے عائشہ رضی اللہ عنہا! میں نے ۹ اوقیہ چاندی پر اپنے مالکوں سے مکاتبت کی ہے اور ہر سال ایک اوقیہ دینے کا وعدہ کیا ہے تم میری بدل کتابت میں معاونت کرو۔اس وقت تک بدل کتابت میں سے کچھ بھی ادائیگی نہ کی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کو کہا اپنے مالکوں کو کہو اگر ان کو پسند ہو تو تمام بدل کتابت دے دوں اور تیری ولاء میرے لئے ہوگی۔وہ اپنے مالکوں کے پاس گئیں اور یہ بات پیش کی تو انہوں نے کہا اگر وہ چاہتی ہیں کہ تم پر صدقہ کردیں تو کرڈالیں مگر تمہاری ولاء تو ہماری ہی ہوگی پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی سلسلہ میں آپ سے مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا یہ چیز تمہارے لئے رکاوٹ نہیں بن سکے گی تو خرید کر آزاد کردو۔ولاء تو آزاد کرنے والے کا ہوتا ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کا مضمون پہلی روایات کے خلاف ہے حضرت بریرہ کے مالکوں نے ان کو اس شرط پر فروخت کرنا چاہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس کو آزاد کرے اور ولاء بھی ان کو ملے تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شرط تمہارے لئے رکاوٹ نہ بنی چاہئے تم خرید کر آزاد کردو۔ولاء تو آزاد کرنے والے کا ہوتا ہے۔یہ روایت بیع کی اباحت کو اس شرط کے ساتھ ثابت کررہی ہے کہ مشتری اس کو آزاد کردے اور معتق کا ولاء بھی بائع کو ملے جب یہ بات اس طرح ہوجائے تو بیع ثابت ہوجائے گی اور شرط باطل ہوجائے گی اور ولاء معتق کو ملے گی اور روایت عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا اگر تمہارے مالک پسند کریں تو میں ان کو تمام بدل کتابت ایک مرتبہ دے دوں گی مگر ولاء میرے لئے ہوگی جب یہ بات بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے مالکوں کو پیش کی تو انہوں نے کہا اگر وہ ثواب کمانا چاہتی ہیں تو کرڈالیں مگر ولاء ہماری ہوگی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اے عائشہ رضی اللہ عنہا یہ شرط تمہیں اس کی خریداری اور آزادی سے مانع نہ ہوجائے ولاء معتق کا ہوتا ہے۔پس اس روایت میں یہ ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا نے مالکوں کی طرف سے ولاء کی شرط بیع میں تو نہیں تھی لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے کتابت کی ادائیگی میں شرط تھی وہ عقد کتابت کے ذمہ دار تھے اور اس اداء سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ملک حاصل نہ تھی۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی تو آپ نے فرمایا ان کی شرط تمہیں اس عمل سے مانع نہ بنی چاہئے تم جو عتاق سے ثواب کی نیت کرچکی ہو اس کو

پورا کرو ولاء کو معتق کو ہی ملتا ہے اور یہ شراء کا تذکرہ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے بطور ابتداء فرمایا اس سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور بریرہ کے مالکوں میں تو اس کا نشان بھی نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ کا خطبہ دینا مذکور ہے کہ ان لوگوں کو کیا ہو گیا جو ایسی شرائط مقرر کرتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں۔ ہر وہ شرط جو کتاب میں نہیں وہ باطل ہے خواہ ایسی سو شرائط ہوں اس میں آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے طلب ولاء والے مطالبے سے انکار فرمایا جو حق ملک کی وجہ سے مکاتبہ کے مالک تھے پھر ان کو بتلایا کہ ولاء تو خود معتق ہی کو ملتا ہے یعنی بدل کتابت کی ادائیگی سے جب مکاتب آزاد کرا دیا جائے تو اب اس کا مکاتب وہ معتق ہے اس لئے ولاء اس کی طرف جائے گی۔ یہ روایت پہلی روایت کے خلاف ہے اور اس میں بیع کے اندر ولاء کی شرط لگانے کا بالکل ذکر نہیں کہ اس سے بیع فاسد ہو جائے گی یا نہیں۔ اگر کوئی معترض کہے کہ ہشام بن عروہ نے اس رایت کو نقل کیا تو اس میں کچھ اضافہ کر دیا۔ ہم کہیں گے تم نے سچ کہا۔

خطبہ نبوت: جناب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا کہ وہ ایسی شرائط لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں۔ ہر ایسی شرط جو کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے خواہ سو شرائط ہوں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ برحق ہے اللہ تعالیٰ کی شرط مضبوط ہے۔ ولاء آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: اس روایت کا مضمون پہلی روایات کے خلاف ہے حضرت بریرہ کے مالکوں نے ان کو اس شرط پر فروخت کرنا چاہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس کو آزاد کرے اور ولاء بھی ان کو ملے تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ شرط تمہارے لئے رکاوٹ نہ بننی چاہئے تم خرید کر آزاد کر دو۔ ولاء تو آزاد کرنے والے کا ہوتا ہے۔

سوال: ہشام بن عروہ نے اس رایت کو نقل کیا تو اس میں کچھ اضافہ کر دیا

جواب: تم نے بالکل درست کہا چنانچہ ان کی روایت یہ ہے۔

۵۵۲۶: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ :جَاءَ تْنِيْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ :اِنِّيْ كَاتَبْتُ أَهْلِيْ عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ ، فِيْ كُلِّ عَامٍ أُوْقِيَّةٌ ، فَأَعِيْنِيْنِي .فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ :اِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ ، عَدَدْتُهَا لَهُمْ ، وَيَكُوْنُ وَلَاؤُكِ لِي ، فَعَلْتُ .فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى أَهْلِهَا ، فَقَالَتْ لَهُمْ ذٰلِكَ ، فَأَبَوْا عَلَيْهَا .فَجَاءَ تْ مِنْ عِنْدِ أَهْلِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ :اِنِّيْ قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا اِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ .فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا ، فَأَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ فَقَالَ خُذِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ ، فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ ، فَذَكَرَ مِثْلَ مَا فِيْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ .

۵۵۲۶: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ بریرہ میرے ہاں آکر کہنے لگیں میں نے اپنے مالکوں سے ۹ اوقیہ چاندی پر مکاتبت کر لی ہے اور ہر سال ایک اوقیہ ادا کرنا ہے تم میری مدد کرو۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تمہارے مالک پسند کریں کہ میں ان کو گن دوں تو میں گن دوں گی اور ولاء میرے لئے ہوگی بریرہ اپنے مالکوں کے ہاں گئیں اور ان کو یہ بات بتلائی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ تو وہ مالکان کے ہاں سے ہو کر آئیں اس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے وہ کہنے لگیں میں نے ان کو وہ بات پیش کی مگر انہوں نے انکار کر دیا اور ولاء کی شرط لگائی تو اس بات کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اور اس سے دریافت کیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بات بتلائی تو آپ نے فرمایا تو اس کو خرید لو اور شرط لگا لو ولاء تو معتق کو ملتا ہے۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا پھر زہری کی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۵۲۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مِثْلُ مَا فِيْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ الَّذِيْ كَانَ فِيْهِ الِاشْتِرَاطُ مِنْ أَهْلِ بَرِيْرَةَ ، أَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ وَإِبَاءُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهَا هُوَ أَدَاءُ عَائِشَةَ ، عَنْ بَرِيْرَةَ الْكِتَابَةَ .فَقَدْ اتَّفَقَ الزُّهْرِيُّ وَهِشَامٌ عَلٰى هٰذَا، وَخَالَفَا فِيْ ذٰلِكَ أَصْحَابَ الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ ، وَزَادَ هِشَامٌ عَلَى الزُّهْرِيِّ ، قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ هٰكَذَا فِيْ حَدِيْثِ هِشَامٍ وَمَوْضِعُ هٰذَا الْكَلَامِ فِيْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ ابْتَاعِيْ وَأَعْتِقِيْ ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ . فَفِيْ هٰذَا اخْتَلَفَ هِشَامٌ وَالزُّهْرِيُّ .فَإِنْ كَانَ الَّذِيْ يُعْتَبَرُ فِيْ هٰذَا ، هُوَ الضَّبْطُ وَالْحِفْظُ ، فَيُؤْخَذُ بِمَا رَوٰى أَهْلُهٗ، وَيَتْرُكُ مَا رَوَى الْآخَرُوْنَ ، فَإِنَّ مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ أَوْلٰى ، لِأَنَّهٗ أَتْقَنُ وَأَضْبَطُ وَأَحْفَظُ ، مِنْ هِشَامٍ .وَإِنْ كَانَ الَّذِيْ يُعْتَبَرُ فِيْ ذٰلِكَ ، هُوَ التَّأْوِيْلُ ، فَإِنَّ قَوْلَهٗ خُذِيْهَا قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنَاهُ :ابْتَاعِيْهَا ، كَمَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لِصَاحِبِهٖ بِكَمْ آخُذُ هٰذَا الْعَبْدَ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ بِكَمْ أَبْتَاعُ هٰذَا الْعَبْدَ ؟ . وَكَمَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ خُذْ هٰذَا الْعَبْدَ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ الْبَيْعَ .ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَرِطِيْ فَلَمْ يُبَيِّنْ مَا تَشْتَرِطُ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ وَاشْتَرِطِيْ مَا يُشْتَرَطُ فِي الْبِيَاعَاتِ الصِّحَاحِ فَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ هِشَامٍ هَذَا لَمَّا كَشَفَ مَعْنَاهُ، خِلَافٌ لِشَيْءٍ مِمَّا فِيْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ ، وَلَا بَيَانٌ فِيْهِمَا كَيْفَ حُكْمُ الْبَيْعِ إِذَا وَقَعَ فِيْهِ مِثْلُ هٰذَا الشَّرْطِ ، هَلْ يَكُوْنُ فَاسِدًا ، أَوْ هَلْ يَكُوْنُ جَائِزًا ؟ وَأَمَّا مَا احْتَجَّ بِهِ الَّذِيْنَ أَفْسَدُوْا الْبَيْعَ بِذَلِكَ الشَّرْطِ فَمَا

۵۵۲۷: ابن وہب نے مالک سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔اس روایت میں بھی زہری کی روایت کی طرح ہے کہ بریرہ کے مالکان کی طرف سے ولاء کی شرط تھی اور انکار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے تھا کہ ولاء میری ہوگی تو میں یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا، بریرہ کی طرف سے بدل کتابت ادا کردوں گی۔اب زہری اور ہشام دونوں اس بات پر متفق ہیں اور حدیث اوّل کے رواۃ اس کے خلاف ہیں البتہ زہری نے ہشام سے چند الفاظ زائد بیان کئے ہیں۔کہ "**خذیها واشترطی' فانما الولاء لمن اعتق' كذا فی روایة هشام**" روایت زہری میں کلام کی جگہ تو یہ الفاظ ہیں "**ابتاعی واعتقی' فانما الولاء لمن اعتق**" اس میں ہشام وزہری کا اختلاف ہے۔اگر ضبط واتقان کا لحاظ کیا جائے تو ہشام سے زہری کا مرتبہ بڑھ کر ہے پس اس کی روایت کو لیا جائے اور دوسری روایت چھوڑ دی جائے۔اگر تاویل کو دیکھا جائے تو "**خذیها**" کا معنی خریدنا ہے جیسا کہ کہتے ہیں "**بكم اخذ هذا العبد؟**" اس سے مراد خریدنا ہوتا ہے۔جیسا کہتے ہیں "**خذ هذا العبد بالف درهم**" مراد بیع کرنا ہے۔پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اشترطی" مگر شرط کی وضاحت نہیں۔تو ممکن ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ جو صحیح بیوع میں شرط لگاتے ہیں وہ لگا لو۔روایت ہشام میں اس کا معنی ظاہر کرنے والی کوئی بات نہیں اور حدیث زہری کے کوئی بات مخالف بھی نہیں اور ان دونوں روایتوں میں یہ مذکور نہیں کہ جب ایسی شرط لگا دی جائے تو اس کا کیا حکم ہوگا۔بیع فاسد ہوگی یا جائز ہوگی۔

بیع کو فاسد قرار دینے والوں کے دلائل:

۵۵۲۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ أَبِیْ هِنْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعٍ وَسَلَفٍ ، وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِیْ بَيْعَةٍ .

۵۵۲۸: عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض اور بیع سے اور بیع میں دو شرطوں سے منع فرمایا ہے۔

تخریج : بخاری فی اسلم باب۷' ابو داؤد فی البیوع باب۵۵' نسائی فی البیوع باب ۷۱/۶۱' دارمی فی البیوع باب۲۶' مالك فی البیوع ۶۹' مسند احمد ۲' ۲۰۵/۱۷۵۔

۵۵۲۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ ، وَلَا شَرْطَانِ فِیْ بَيْعٍ .

۵۵۲۹: عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا قرض اور بیع حلال نہیں اور دو شرطیں بیع میں درست نہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب۶۸، ترمذی فی البیوع باب۱۹، نسائی فی البیوع باب ۷۲/۶۰، مسند احمد ۱۷۹/۲۔

۵۵۳۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۵۵۳۰: سلیمان بن حرب نے حماد بن زید سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۵۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۵۵۳۱: محمد بن فضل نے حماد بن زید سے پھر انہوں نے اسی طرح اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۵۵۳۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ :ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ ، وَعَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ .

۵۵۳۲: عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بیع میں دو شرائط اور قرض اور بیع سے منع فرمایا ہے۔

۵۵۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۵۵۳۳: عمرو بن شعیب عن ابیہ وعن جدہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۵۳۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى عَنْ بَيْعٍ وَسَلَفٍ . قَالُوْا :فَالْبَيْعُ فِي نَفْسِهِ شَرْطٌ ، فَإِذَا شُرِطَ فِيهِ شَرْطٌ آخَرُ ، فَكَانَ هٰذَا شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ ، فَهٰذَا هُوَ الشَّرْطَانِ الْمَنْهِيُّ عَنْهُمَا عِنْدَهُمْ ، الْمَذْكُورَانِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ .وَقَدْ خُولِفُوْا فِي ذٰلِكَ فَقِيلَ :الشَّرْطَانِ فِي الْبَيْعِ، هُوَ :أَنْ يَقَعَ الْبَيْعُ عَلَى أَلْفِ دِرْهَمٍ حَالٍ أَوْ عَلَى مِائَةِ دِينَارٍ إِلَى سَنَةٍ ، فَيَقَعُ الْبَيْعُ عَلَى أَنْ يُعْطِيَهُ الْمُشْتَرِي أَيَّهُمَا شَاءَ ، فَالْبَيْعُ فَاسِدٌ ، لِأَنَّهُ وَقَعَ بِثَمَنٍ مَجْهُولٍ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ ، مِمَّا قَدْ رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۵۳۴: عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ نے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بیع اور ادھار سے منع فرمایا۔ بیع بذات خود شرط ہے جب اس پر دوسری شرط لگا دیں تو یہ سودے میں دو شرطیں ہو گئیں جن کی ممانعت مندرجہ بالا

روایت میں ہے۔دو شرائط کی مراد کیا ہے: نمبر ا بیع اور ایک اور شرط لگانا جیسا ابھی کہا گیا ہے۔ نمبر ۲ دو شرائط سے مراد یہ ہے کہ اگر نقد لو تو ایک ہزار درہم قیمت اور اگر تم ایک سال بعد دو تو ایک سو دینار قیمت ہے تو اس سے سودا اس بات پر ہوا کہ خریدنے والا جو چاہے دے تو یہ بیع فاسد ہے کیونکہ قیمت مجہول ہے۔اس کی تائید اقوال صحابہ کرام سے سے ہوتی ہے۔

اس کی تائید اقوالِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے:

۵۵۳۵: أَنَّ مُبَشِّرَ بْنَ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلْمَةَ قَالَ :سَمِعْت مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، يُحَدِّثُ عَنْ زَيْنَبَ، اِمْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهَا بَاعَتْ عَبْدَ اللّٰهِ جَارِيَةً ، وَاشْتَرَطَتْ خِدْمَتَهَا .فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا ، وَلَا أَجِدُ فِيْهَا مَثُوْبَةً .

۵۵۳۵: محمد بن عمرو بن الحارث حضرت زینب زوجہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے ابن مسعود کو ایک لونڈی فروخت کی اور اس کی خدمت کی شرط لگائی۔ جب یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کی گئی تو آپ نے فرمایا وہ ہرگز اس کے قریب نہ جائیں میں اس میں کوئی ثواب نہیں پاتا۔

۵۵۳۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :لَا يَحِلُّ فَرْجٌ إِلَّا فَرْجٌ ، إِنْ شَاءَ صَاحِبُهُ بَاعَهُ، وَإِنْ شَاءَ وَهَبَهُ، وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهُ، لَا شَرْطَ فِيْهِ .

۵۵۳۶: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ کوئی فرج حلال نہیں مگر ایک فرج 'اگر اس کا مالک چاہے تو فروخت کر دے اور اگر چاہے تو اس کو ہبہ کر دے اور اگر چاہے تو اس کو روک کر رکھے اس میں کوئی شرط نہ ہو۔

۵۵۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْأَمَةَ ، عَلٰى أَنْ لَا يَبِيْعَ وَلَا يَهَبَ .فَقَدْ أَبْطَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بَيْعَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَتَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ ، وَلَمْ يُخَالِفْهُ فِيْهِ .وَقَدْ كَانَ لَهُ خِلَافُهُ، أَنْ لَوْ كَانَ يَرٰى خِلَافَ ذٰلِكَ ، لِأَنَّ مَا كَانَ مِنْ عُمَرَ ، لَمْ يَكُنْ عَلٰى جِهَةِ الْحُكْمِ ، وَإِنَّمَا كَانَ عَلٰى جِهَةِ الْفُتْيَا .وَتَابَعَتْهُمَا زَيْنَبُ ، امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ ، وَلَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُحْبَةٌ .وَتَابَعَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، وَقَدْ عَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا كَانَ مِنْ قَوْلِهِ لِعَائِشَةَ فِيْ

أَمْرِ بَرِيْرَةَ ، عَلٰى مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَعْنَاهُ، كَانَ عِنْدَهُ، عَلٰى خِلَافِ مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ الَّذِيْنَ احْتَجُّوْا بِحَدِيْثِهِ، وَلَمْ نَعْلَمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَنْ ذَكَرْنَا ، ذَهَبَ فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى غَيْرِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ ، وَمَنْ تَابَعَهُ عَلٰى ذٰلِكَ ، مِمَّنْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ .فَكَانَ يَنْبَغِي أَنْ يَجْعَلَ هٰذَا أَصْلًا وَاجْمَاعًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَضِيَ عَنْهُمْ ، وَلَا يُخَالِفُ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهِ، أَنَّ شُرُوْطًا صِحَاحًا ، قَدْ تُعْقَدُ فِي الشَّيْءِ الْمَبِيْعِ ، مِثْلُ الْخِيَارِ إِلٰى أَجَلٍ مَعْلُوْمٍ ، لِلْبَائِعِ وَلِلْمُبْتَاعِ ، فَيَكُوْنُ الْبَيْعُ عَلٰى ذٰلِكَ جَائِزًا .وَكَذٰلِكَ الْأَثْمَانُ ، قَدْ تُعْقَدُ فِيْهَا آجَالٌ يَشْتَرِطُهَا الْمُبْتَاعُ ، فَتَكُوْنُ لَازِمَةً إِذَا كَانَتْ مَعْلُوْمَةً وَيَكُوْنُ الْبَيْعُ بِهَا مُضَمَّنًا .وَرَأَيْنَا ذٰلِكَ الْأَجَلَ ، لَوْ كَانَ فَاسِدًا ، فَسَدَ بِفَسَادِهِ الْبَيْعُ ، وَلَمْ يَثْبُتِ الْبَيْعُ ، وَيَنْتَفِي هُوَ إِذَا كَانَ مَعْقُوْدًا فِيْهِ .فَلَمَّا جُعِلَ الْبَيْعُ مُضَمَّنًا بِهٰذِهِ الشَّرَائِطِ الْمَشْرُوْطَةِ فِيْ ثَمَنِهِ، فِيْ صِحَّتِهَا وَفَسَادِهَا ، فَجُعِلَ جَائِزًا بِجَوَازِهَا ، وَفَاسِدًا بِفَسَادِهَا ، ثُمَّ كَانَ الْبَيْعُ إِذَا وَقَعَ عَلَى الْمَبِيْعِ ، وَكَانَ عَبْدًا ، عَلٰى أَنْ يَخْدُمَ الْبَائِعَ شَهْرًا ، فَقَدْ مَلَّكَ الْبَائِعُ الْمُشْتَرِيَ عَبْدَهُ عَلٰى أَنْ مَلَّكَهُ الْمُشْتَرِي أَلْفَ دِرْهَمٍ وَخِدْمَةَ الْعَبْدِ شَهْرًا وَالْمُشْتَرِي حِيْنَئِذٍ ، غَيْرُ مَالِكٍ لِلْخِدْمَةِ ، وَلَا لِلْعَبْدِ ، لِأَنَّ مِلْكَهُ لِلْعَبْدِ إِنَّمَا يَكُوْنُ بَعْدَ تَمَامِ الْبَيْعِ ، فَصَارَ الْبَيْعُ وَاقِعًا بِمَالٍ وَبِخِدْمَةِ عَبْدٍ ، لَا يَمْلِكُهُ الْمُشْتَرِي فِيْ وَقْتِ ابْتِيَاعِهِ بِالْمَالِ ، وَبِخِدْمَتِهِ، وَقَدْ رَأَيْنَاهُ لَوِ ابْتَاعَ عَبْدًا لِخِدْمَةِ أَمَةٍ ، لَا يَمْلِكُهَا ، كَانَ الْبَيْعُ فَاسِدًا .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ الْبَيْعُ أَيْضًا كَذٰلِكَ إِذَا عَقَدَ لِخِدْمَةِ مَنْ لَمْ يَكُنْ تَقَدَّمَ مِلْكُهُ لَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْعَقْدِ ، لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ نَهٰى عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ .وَلَمَّا كَانَتِ الْأَثْمَانُ مُضَمَّنَةً بِالْآجَالِ الصَّحِيْحَةِ وَالْفَاسِدَةِ ، عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا ، كَانَ كَذٰلِكَ ، الْأَشْيَاءُ الْمَثْمُوْنَةُ ، أَيْضًا الْمُضَمَّنَةُ بِالشَّرَائِطِ الْفَاسِدَةِ وَالصَّحِيْحَةِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْبَيْعَ ، لَوْ وَقَعَ وَاشْتُرِطَ فِيْهِ شَرْطٌ مَجْهُوْلٌ ، أَنَّ الْبَيْعَ يَفْسُدُ بِفَسَادِ ذٰلِكَ الشَّرْطِ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا .فَقَدِ انْتَفٰى قَوْلُ مَنْ قَالَ يَجُوْزُ الْبَيْعُ وَيَبْطُلُ الشَّرْطُ وَقَوْلُ مَنْ قَالَ يَجُوْزُ الْبَيْعُ ، وَيَثْبُتُ الشَّرْطُ . وَلَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَوْلٌ غَيْرُ هٰذَيْنِ الْقَوْلَيْنِ ، وَغَيْرُ الْقَوْلِ الْآخَرِ أَنَّ الْبَيْعَ يَبْطُلُ إِذَا اشْتُرِطَ فِيْهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ . فَلَمَّا انْتَفَى الْقَوْلَانِ الْأَوَّلَانِ ، ثَبَتَ هٰذَا الْقَوْلُ الْآخَرُ ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵۵۳۷: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ آدمی کوئی لونڈی اس شرط پر خریدے کہ وہ نہ اس کو فروخت کرے گا اور نہ ہبہ کرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ کی بیع کو باطل کر دیا اور عبداللہ نے ان کی بات مان کر مخالفت نہیں کی اور وہ اس کی مخالفت کر سکتے تھے اگر ان کی رائے اس کے خلاف ہوتی کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بطور حکم نہیں فرمائی بلکہ بطور فتویٰ بات فرمائی اور پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ان کی اتباع کی اور وہ بھی صحابیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی ان کی اتباع کی ہے حالانکہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد جو آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ میں فرمایا تھا ان کو معلوم تھا اور انہی کی روایت سے ہم نے باب میں ذکر کیا ہے۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کے نزدیک اس حدیث کا وہ مفہوم نہیں جو اس حدیث سے استدلال کرنے والوں نے اپنایا ہے اور ان مذکورہ بالا صحابہ کرام کے علاوہ کوئی ایسا صحابی ہمارے علم میں نہیں ہے جس نے اس سلسلہ میں حضرت عمر فاروقؓ اور ان کے متبعین جن کا ان روایات میں ذکر ہوا کہ انہوں نے ان کے خلاف مذہب اختیار کیا ہو۔ فلہٰذا اس بات کو اصل اور صحابہ کرام کا اجماع قرار دیا جائے اور اس کی مخالفت نہ کی جائے۔ روایات کے طریقہ سے اس باب کا بیان یہی ہے۔ اس اصل پر سب کا اتفاق ہے کہ فروخت کی جانے والی اشیاء میں صحیح شرائط رکھی جاتی ہیں مثلاً بائع یا مشتری کو ایک معلوم وقت تک خیار حاصل ہوتا ہے اس شرط پر بیع جائز ہوتی ہے اسی طرح قیمت کی ادائیگی کے لئے ایک وقت مقرر کیا جاتا ہے اور یہ خریدنے والے کی طرف سے شرط ہوتی ہے اور یہ لازم ہو جاتی ہے جبکہ معلوم ہو اور ان کے ساتھ بیع مشروط ہو جاتی ہے اور ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اگر یہ میعاد فاسد ہو تو اس سے بیع بھی فاسد ہو جاتی ہے اور وہ ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس کی نفی ہوتی ہے جبکہ اس کو عقد میں ذکر کیا جائے۔ تو جب سودے کی صحت و فساد قیمت میں رکھی جانے والی ان شرائط سے مشروط ہے تو ان کے جائز ہونے سے سودا جائز ہوگا اور ان کے فساد سے بیع بھی فاسد ہوگی پھر جب غلام کی بیع اس شرط پر کی جائے کہ وہ ایک ماہ فروخت کرنے والے کی خدمت کرے گا تو بلاشبہ بائع نے خریدوالے کو اپنے غلام کا اس طرح مالک بنایا کہ وہ اسے ہزار درہم اور ایک مہینہ تک غلام کے اس کی خدمت کرنے کا مالک بنائے اور خریدنے والا اس وقت خدمت کا مالک نہیں اور نہ ہی غلام کا مالک ہے۔ کیونکہ اسے بیع کے مکمل ہونے کے بعد ملکیت حاصل ہوگی تو (اس طرح) یہ سودا مال اور غلام کے خدمت کرنے پر واقع ہوا اور مشتری مال اور خدمت کے بدلے اسے خریدنے وقت اس غلام کا مالک ہی نہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر وہ غلام کو کسی ایسی لونڈی کی خدمت کے لئے خریدے۔ جس کا وہ مالک نہیں ہوا تو یہ بیع فاسد ہوتی ہے۔ تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جس کا وہ اس عقد سے پہلے مالک نہیں ہوا اس کے خدمت کرنے کی شرط پر بیع کا حکم بھی یہی ہو کیونکہ حضور علیہ السلام نے اس چیز کے سودے سے منع فرمایا۔ جو تمہارے پاس نہ ہو۔ تو جب قیمتیں صحیح اور فاسد میعاد کے ساتھ مشروط ہو جاتی ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے تو اس طرح وہ اشیاء جن کی وہ قیمتیں ہیں وہ بھی شرائط فاسدہ اور صحیحہ کے ساتھ مشروط ہوں گی۔ پس اس

سے یہ ثابت ہوا کہ اگر سودا اس طرح واقع ہو کہ اس میں مجہول شرط رکھی جائے اس کے فساد سے بیع فاسد ہوگی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ تو اس طرح ان لوگوں کے قول کی نفی ہوگئی جو کہتے ہیں کہ بیع جائز اور شرط باطل ہو جائے گی اور جو کہتے ہیں کہ بیع جائز اور شرط ثابت ہوگی اس باب میں ان دو قولوں اور اس قول کے سوا کوئی اور قول نہیں کہ جب بیع میں ایسی شرط لگائی جائے جو اس سے نہیں تو وہ بیع باطل ہو جاتی ہے۔ پس دو قول باطل ہو گئے تو یہ تیسرا قول ثابت ہو گیا امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کے نزدیک اس حدیث کا وہ مفہوم نہیں جو اس حدیث سے استدلال کرنے والوں نے اپنایا ہے اور ان مذکورہ بالا صحابہ کرام کے علاوہ کوئی ایسا صحابی ہمارے علم میں نہیں ہے جس نے اس سلسلہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ان کے متبعین جن کا ان روایات میں ذکر ہوا کہ انہوں نے ان کے خلاف مذہب اختیار کیا ہو۔ فلہٰذا اس بات کو اصل اور صحابہ کرام کا اجماع قرار دیا جائے اور اس کی مخالفت نہ کی جائے۔

روایات کے طریقہ سے اس باب کا بیان یہی ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اس اصل پر سب کا اتفاق ہے کہ فروخت کی جانے والی اشیاء میں صحیح شرائط رکھی جاتی ہیں مثلاً بائع یا مشتری کو ایک معلوم وقت تک خیار حاصل ہوتا ہے اس شرط پر بیع جائز ہوتی ہے اسی طرح قیمت کی ادائیگی کے لئے ایک وقت مقرر کیا جاتا ہے اور یہ خریدنے والے کی طرف سے شرط ہوتی ہے اور یہ لازم ہو جاتی ہے جبکہ معلوم ہو اور ان کے ساتھ بیع مشروط ہو جاتی ہے اور ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اگر یہ میعاد فاسد ہو تو اس سے بیع بھی فاسد ہو جاتی ہے اور وہ ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس کی نفی ہوتی ہے جبکہ اس کو عقد میں ذکر کیا جائے۔

تو جب سودے کی صحت و فساد قیمت میں رکھی جانے والی ان شرائط سے مشروط ہے تو ان کے جائز ہونے سے سودا جائز ہوگا اور ان کے فساد سے بیع بھی فاسد ہوگی پھر جب غلام کی بیع اس شرط پر کی جائے کہ وہ ایک ماہ فروخت کرنے والے کی خدمت کرے گا تو بلاشبہ بائع نے خریدوالے کو اپنے غلام کا اس طرح مالک بنایا کہ وہ اسے ہزار درہم اور ایک مہینہ تک غلام کے اس کی خدمت کرنے کا مالک بنائے اور خریدنے والا اس وقت خدمت کا مالک نہیں اور نہ ہی غلام کا مالک ہے۔ کیونکہ اسے بیع کے مکمل ہونے کے بعد ملکیت حاصل ہوگی تو (اس طرح) یہ سودا مال اور غلام کے خدمت کرنے پر واقع ہوا اور مشتری مال اور خدمت کے بدلے اسے خریدنے وقت اس غلام کا مالک ہی نہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر وہ غلام کو کسی ایسی لونڈی کی خدمت کے لئے خریدے۔ جس کا وہ مالک نہیں ہوا تو یہ بیع فاسد ہوتی ہے۔

تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جس کا وہ اس عقد سے پہلے مالک نہیں ہوا اس کی خدمت کرنے کی شرط پر بیع کا حکم بھی یہی ہو کیونکہ حضور علیہ السلام نے اس چیز کے سودے سے منع فرمایا۔ جو تمہارے پاس نہ ہو۔

تو جب قیمتیں صحیح اور فاسد میعاد کے ساتھ مشروط ہو جاتی ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے تو اس طرح وہ اشیاء جن کی وہ قیمتیں ہیں وہ بھی شرائط فاسدہ اور صحیحہ کے ساتھ مشروط ہوں گی۔

حاصل کلام: پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ اگر سودا اس طرح واقع ہو کہ اس میں مجہول شرط رکھی جائے اس کے فساد سے بیع فاسد ہوگی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ تو اس طرح ان لوگوں کے قول کی نفی ہوگئی جو کہتے ہیں کہ بیع جائز اور شرط باطل ہو جائے گی اور جو کہتے ہیں کہ بیع جائز اور شرط ثابت ہوگی اس باب میں ان دو قولوں اور اس قول کے سوا کوئی اور قول نہیں کہ جب بیع میں ایسی شرط لگائی جائے جو اس سے نہیں تو وہ بیع باطل ہو جاتی ہے۔

پس دو قول باطل ہو گئے تو یہ تیسرا قول ثابت ہو گیا امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

نوٹ: امام طحاوی رحمہ اللہ نے شرط فاسد سے بیع کے باطل ہونے کو ترجیح دی اور دلائل و نظر سے ثابت کیا۔

بَابُ بَيْعِ أَرْضِ مَكَّةَ وَإِجَارَتِهَا

مکہ کی زمین کو بیچنا اور کرائے پر دینا

خلاصۃ البرام: اس میں علماء کی دو رائے ہیں

نمبر ①: ایک فریق کا قول یہ ہے کہ مکہ کے مکانات کی بیع وشراء اور اجارہ درست نہیں کیونکہ وہ زور سے فتح ہوا اس قول کو امام ابو حنیفہ، مالک، محمد، مجاہد، ثوری، عطاء رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ (التعلیق ج ۳ ص ۲۶۸ والعینی ج ۴ ص ۵۹۰)

نمبر ②: امام شافعی واحمد، ابو یوسف، طاوس رحمہم اللہ کے ہاں مکہ کے مکانات واراضی کی بیع وشراء جائز ہے کیونکہ وہ صلحاً فتح ہوا۔

۵۵۳۸: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِي ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَحِلُّ بَيْعُ بُيُوْتِ مَكَّةَ وَلَا إِجَارَتُهَا .

۵۵۳۸: مجاہد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ کے گھروں کی خرید وفروخت اور ان کو کرایہ پر دینا درست نہیں ہے۔

۵۵۳۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ بِفَتْحٍ وَسُكُوْنِ الْمُعْجَمَةِ ، قَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ ، وَرِبَاعُ مَكَّةَ تُدْعَى السَّوَائِبَ مَنِ احْتَاجَ سَكَنَ ، وَمَنِ اسْتَغْنَى أَسْكَنَ .

۵۵۳۹: علقمہ بن نضلہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر عثمان رضی اللہ عنہم کی وفات ہوگئی اور مکہ کی جگہوں کو سوائب کہا جاتا رہا جو ضرورت مند ہوتا وہ رہائش اختیار کرتا جو ضرورت مند نہ ہوتا وہ دوسرے کو ٹھہراتا۔

تخریج: ابن ماجہ فی المناسب باب ۱۰۲۔

اللغات: رباع جمع ربعہ۔ گھر مسکن۔ السوائب جمع سائبہ۔ جانور کو آزاد چھوڑنا کہ جہاں چاہیں آئیں جائیں۔

۵۵۴۰: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ ، قَالَ : كَانَتْ الدُّوْرُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ ، مَا تُبَاعُ ، وَلَا تُكْرَى ، وَلَا تُدْعَى إِلَّا السَّوَائِبَ ، مَنْ احْتَاجَ سَكَنَ ، وَمَنِ اسْتَغْنَى أَسْكَنَ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوْا :لَا يَجُوْزُ بَيْعُ أَرْضِ مَكَّةَ وَلَا إِجَارَتُهَا .وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ ، أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَمُحَمَّدٌ ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ .

۵۵۴۰: عثمان بن ابی سلیمان نے علقمہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر، عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں مکہ کے مکانات کو نہ فروخت کیا جاتا اور نہ کرایہ پر دیا جاتا۔ ان کو سوائب کہا جاتا تھا جو ضرورت مند ہوتا رہائش اختیار کرتا جس کو ضرورت نہ ہوتی وہ دوسرے کو ٹھہراتا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ مکہ کی زمین کو فروخت کرنا اور کرایہ پر دینا جائز نہیں ہے۔ یہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کا قول ہے اور عطاء و مجاہد کا قول بھی یہی ہے۔

۵۵۴۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ ، أَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ أُجُوْرَ بُيُوْتِ مَكَّةَ .

۵۵۴۱: عوام بن حوشب نے عطاء بن ابی رباح کے متعلق نقل کیا کہ وہ مکہ کے مکانات کو کرایہ پر دینا مکروہ قرار دیتے تھے۔

۵۵۴۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ ، قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهٗ قَالَ :مَكَّةُ مُبَاحٌ ، لَا يَحِلُّ بَيْعُ رِبَاعِهَا ، وَلَا إِجَارَةُ بُيُوْتِهَا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا بَأْسَ بِبَيْعِ أَرْضِهَا وَإِجَارَتِهَا ، وَجَعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ كَسَائِرِ الْبُلْدَانِ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْقَوْلِ ، أَبُوْ يُوْسُفَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ،

۵۵۴۲: ابراہیم بن مہاجر نے مجاہد سے نقل کیا کہ وہ فرماتے مکہ مباح ہے اس کی زمین فروخت کرنا اور مکان کرایہ

پر دینا جائز نہیں۔ دوسروں نے کہا مکہ کی زمین کو فروخت کرنا اور کرایہ پر دینا جائز ہے جیسا کہ دوسرے شہروں کا حکم ہے یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے۔

۵۵۴۳: بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَتَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ ؟ .فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُوْرٍ ؟ . وَكَانَ عَقِيْلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ ، هُوَ وَطَالِبٌ ، وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ ، وَلَا عَلِيٌّ ، لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ ، وَكَانَ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ ، كَافِرَيْنِ .وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ .

۵۵۴۳: عمرو بن عثمان نے اسامہ بن زیدؓ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مکہ میں اپنے گھر تشریف لے جائیں گے تو آپ نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی رہائش اور مکان چھوڑا ہے۔ عقیل اور طالب ابو طالب کے وارث بنے جبکہ حضرت جعفر اور علی رضی اللہ عنہما وارث نہیں ہوئے کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل و طالب کافر تھے (بعد میں عقیل اسلام لائے) اسی لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے مؤمن کافر کا وارث نہیں بن سکتا۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ٤٤' مسلم فی الحج ٤٣٩' ابن ماجه فی الفرائض باب ٦۔

۵۵۴۴: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَا يَدُلُّ أَنَّ أَرْضَ مَكَّةَ تُمْلَكُ ، وَتُوْرَثُ، لِأَنَّهٗ قَدْ ذَكَرَ فِيْهَا مِيْرَاثَ عَقِيْلٍ وَطَالِبٍ ، لَمَّا تَرَكَهُ أَبُوْ طَالِبٍ فِيْهَا مِنْ رِبَاعٍ وَدُوْرٍ ، فَهٰذَا خِلَافُ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ .وَلَمَّا اخْتَلَفَا ، أُحْتِيجَ إِلَى النَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ ، لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ ، قَوْلًا صَحِيْحًا .وَلَوْ صَارَ إِلَى طَرِيْقِ اخْتِيَارِ الْأَسَانِيْدِ ، وَصَرَفَ الْقَوْلَ إِلَى ذٰلِكَ ، لَكَانَ حَدِيْثُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَصَحَّهُمَا إِسْنَادًا .وَلٰكِنَّا نَحْتَاجُ إِلَى كَشْفِ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ ، فَرَأَيْنَا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ، الَّذِيْ كُلُّ النَّاسِ فِيْهِ سَوَاءٌ، لَايَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَبْنِيَ فِيْهِ بِنَاءً ، وَلَا يَحْتَجِرَ مِنْهُ مَوْضِعًا ، وَكَذٰلِكَ حُكْمُ جَمِيْعِ الْمَوَاضِعِ الَّتِيْ لَا يَقَعُ لِأَحَدٍ فِيْهَا مِلْكٌ ، وَجَمِيْعُ النَّاسِ فِيْهَا سَوَاءٌ .أَلَا تَرَى أَنَّ عَرَفَةَ لَوْ أَرَادَ رَجُلٌ أَنْ يَبْنِيَ فِي الْمَكَانِ الَّذِيْ يَقِفُ فِيْهِ النَّاسُ فِيْهَا بِنَاءً لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهٗ.وَكَذٰلِكَ مِنًى لَوْ أَرَادَ أَنْ يَبْنِيَ فِيْهَا دَارًا ، كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مَمْنُوْعًا ، وَكَذٰلِكَ جَاءَ الْأَثَرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۵۴۴: بحر بن نصر نے ابن وہب سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ

فرماتے ہیں: اس روایت سے ثابت ہو رہا ہے کہ مکہ کی زمین کا مالک بنا جا سکتا ہے اور وراثت میں مل سکتی ہے کیونکہ اس میں عقیل وطالب کی وراثت کا اس جائداد کے متعلق تذکرہ ہے جو ابوطالب نے مرتے وقت چھوڑی اس میں زمین اور مکانات تھے یہ پہلی روایت کے مخالف ہے۔ جب اختلاف ہوا تو اب اس پر غور کی ضرورت ہے تاکہ صحیح ترین قول سامنے آ جائے۔ اگر سند کو دیکھا جائے تو علی بن حسین والی روایت سند کے اعتبار سے مضبوط ہے۔ سوچ بچار سے معلوم ہوا کہ مسجد حرام جس میں تمام لوگ برابر ہیں اس میں تعمیر کی کسی کو اجازت نہیں اور نہ ہی اس کے کسی حصے کو ممنوع قرار دینے کی اجازت ہے یہی حکم ان تمام مقامات کا ہے جن میں کسی کی ملکیت نہیں ہوتی اور ان میں تمام لوگ برابر ہوتے ہیں۔ ذرا غور کریں کہ میدان عرفات میں تمام لوگ وقوف کرتے ہیں کوئی شخص عمارت بنانا چاہے تو اس کو جائز نہیں اسی طرح اگر کوئی شخص منیٰ میں عمارت بنانا چاہے تو اس کو روکا جائے گا جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایات وارد ہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت سے ثابت ہو رہا ہے کہ مکہ کی زمین کا مالک بنا جا سکتا ہے اور وراثت میں مل سکتی ہے کیونکہ اس میں عقیل وطالب کی وراثت کا اس جائداد کے متعلق تذکرہ ہے جو ابوطالب نے مرتے وقت چھوڑی اس میں زمین اور مکانات تھے یہ پہلی روایت کے مخالف ہے۔

محاکمہ:

جب اختلاف ہوا تو اب اس پر غور کی ضرورت ہے تاکہ صحیح ترین قول سامنے آ جائے۔

نمبر ①: اگر سند کو دیکھا جائے تو علی بن حسین والی روایت سند کے اعتبار سے مضبوط ہے۔

نمبر ②: سوچ بچار سے معلوم ہوا کہ مسجد حرام جس میں تمام لوگ برابر ہیں اس میں تعمیر کی کسی کو اجازت نہیں اور نہ ہی اس کے کسی حصے کو ممنوع قرار دینے کی اجازت ہے یہی حکم ان تمام مقامات کا ہے جن میں کسی کی ملکیت نہیں ہوتی اور ان میں تمام لوگ برابر ہوتے ہیں۔

ذرا غور کریں کہ میدان عرفات میں تمام لوگ وقوف کرتے ہیں کوئی شخص عمارت بنانا چاہے تو اس کو جائز نہیں اسی طرح اگر کوئی شخص منیٰ میں عمارت بنانا چاہے تو اس کو روکا جائے گا جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایات وارد ہیں۔

روایت عائشہ رضی اللہ عنہا:

۵۵۴۵: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مَرْوَانَ الضَّرِيْرُ الْكُوْفِيُّ ، قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قُلْتُ ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَلَا نَتَّخِذُ لَكَ بِ مِنًى شَيْئًا تَسْتَظِلُّ بِهِ ؟ .فَقَالَ :يَا عَائِشَةُ ، إِنَّهَا مُنَاخٌ لِمَنْ سَبَقَ . أَفَلَا تَرَى أَنَّ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْذَنْ لَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوْا لَهُ فِيْهَا شَيْئًا يَسْتَظِلُّ بِهٖ ، لِأَنَّهَا مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ ، وَلِأَنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ فِيْهَا سَوَاءٌ .

۵۵۴۵: یوسف بن ماھک نے اپنی والدہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم منیٰ میں آپ کے لئے کوئی چیز نہ بنا دیں جس سے آپ سایہ حاصل کریں آپ نے فرمایا اے عائشہ! وہ ان لوگوں کے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے جو پہلے پہنچ جائیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اجازت مرحمت نہیں فرمائی کہ اس میں خیمہ بھی لگاسکیں کیونکہ وہ پہلے پہنچنے والے کے لئے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے۔ جہاں وہ بٹھالے اور تمام لوگوں کا حق اس میں برابر ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسک ص۸۹' ترمذی فی الحج باب۵۱' ابن ماجه فی المناسک باب۵۲' دارمی فی المناسک باب۸۷' مسند احمد ۱۸۷/۶۔

اللغات: المناخ۔ اونٹوں کا باڑہ۔

۵۵۴۶: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ . ح

۵۵۴۶: حسین بن صر نے فریابی سے روایت کی ہے۔

۵۵۴۷: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَا : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ ، عَنْ أُمِّهٖ ، وَكَانَتْ تَخْدُمُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، فَحَدَّثَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ ، مِثْلَهٗ .قَالَ : وَسَأَلَتْ أُمِّيْ مَكَانَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَعْدَمَا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْطِيَهَا إِيَّاهُ .فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ : لَا أُحِلُّ لَكِ وَلَا لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ أَنْ يَسْتَحِلَّ هٰذَا الْمَكَانَ تَعْنِيْ مِنًى . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا حُكْمُ الْمَوَاضِعِ الَّتِي النَّاسُ فِيْهَا سَوَاءٌ ، وَلَا مِلْكَ لِأَحَدٍ عَلَيْهَا ، وَرَأَيْنَا مَكَّةَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ ، قَدْ أُجِيْزَ الْبِنَاءُ فِيْهَا .رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَوْمَ دَخَلَهَا : مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِيْ سُفْيَانَ ، فَهُوَ آمِنٌ ، وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهٗ ، فَهُوَ آمِنٌ .

۵۵۴۷: یوسف بن ماھک نے اپنی والدہ سے روایت کی ہے کہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کرتی تھیں انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ یوسف کہتے ہیں کہ میں نے اپنی ماں سے سے سوال کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مکان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وہ مجھے دے دیں تو میری والدہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا وہ جگہ میں نہ تیرے لئے جائز سمجھتی ہوں اور نہ اپنے گھر والوں میں سے کسی کے لئے (مراد منیٰ میں خیمہ والی جگہ) امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حکم ان تمام مقامات کا ہے جو تمام لوگوں کے لئے برابر ہیں کہ ان پر کسی کا ملکیت والا حق نہیں مگر مکہ مکرمہ کا حکم ان کے خلاف ہے اس میں عمارات کی تعمیر درست ہے جناب رسول

اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوا اس کو امن ہے اور جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے اس کو امن ہے۔

تخریج : مسلم فی الجھاد ۸۶' ابو داؤد فی الامارہ باب ۲۵۔

۵۵۴۸: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَلَمَّا كَانَتْ مَكَّةُ مِمَّا تُغْلَقُ عَلَيْهِ الْأَبْوَابُ ، وَمِمَّا تُبْنٰى فِيْهَا الْمَنَازِلُ ، كَانَتْ صِفَتُهَا ، صِفَةَ الْمَوَاضِعِ الَّتِيْ يَجْرِيْ عَلَيْهَا الْأَمْلَاكُ ، وَيَقَعُ فِيْهَا الْمَوَارِيْثُ .فَإِنْ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءَ نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ . قِيْلَ لَهٗ :قَدْ رُوِیَ فِيْ تَأْوِيْلِ هٰذَا عَنِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ ،

۵۵۴۸: عبداللہ بن رباح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت کی ہے (جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کو امن ہے) جب کہ مکہ مکرمہ کا یہ حال ہے کہ وہاں دروازے بند کئے جاتے ہیں اور یہ ان مقامات سے ہے جہاں عمارات بنائی جاتی ہیں تو اس کا حال ان مقامات کی طرح ہوگا جن پر ملک جاری ہوتی ہے اور وراثت نافذ ہوتی ہے۔ اگر کوئی دلیل پیش کرے کہ اگر کوئی آیت: ﴿اَلْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ﴾ (الحج ۲۵) کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اس کے معاملے میں برابر ہے تو دعویٰ ملک کیونکر درست ہوا۔

تخریج : مسند احمد ۲۹۲/۲' ابو داؤد فی الامارۃ باب ۲۵۔

الجواب متقدمین کی تفسیر کی روشنی میں:

۵۵۴۹: مَا قَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ وَقَالَ :خَلْقُ اللّٰهِ فِيْهِ سَوَاءٌ .

۵۵۴۹: حضرت سعید نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہاں کے باشندے اور باہر کے لوگ برابر ہیں سے مراد یہ کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق برابر ہے۔

۵۵۵۰: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ قَالَ :أَرَدْتُ أَنْ أَعْتَكِفَ ، فَسَأَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَأَنَا بِمَكَّةَ فَقَالَ :أَنْتَ عَاكِفٌ ، ثُمَّ قَرَأَ سَوَاءَ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ .

۵۵۵۰: سفیان نے ابو حصین سے روایت کی کہ میں نے اعتکاف کا ارادہ کیا تو میں نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے

پوچھا اس وقت میں مکہ مکرمہ میں تھا۔ انہوں نے فرمایا۔ تو مکہ کا رہنے والا ہے پھر یہ آیت تلاوت کی "سواء العاکف فیه والباد" (الحج ۲۵)

۵۵۵۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَوَاءَ الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ قَالَ : النَّاسُ فِي الْبَيْتِ سَوَاءٌ ، لَيْسَ أَحَدٌ أَحَقَّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ. فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ إِنَّمَا قَصَدَ بِذٰلِكَ إِلَى الْبَيْتِ أَوْ إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، لَا إِلَى سَائِرِ مَكَّةَ ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .

۵۵۵۱: عبدالملک نے عطاء سے روایت کی کہ "سواء العاکف فیه والباد" کہ لوگ بیت اللہ میں برابر ہیں کوئی ایک دوسرے سے زیادہ حق نہیں رکھتا۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اس سے مسجد حرام یا بیت اللہ مراد ہے کہ عبادت کے لحاظ سے اس میں سب کا حق برابر ہے تمام مکہ مراد نہیں یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نے یہاں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کو ترجیح دے کر اس کو دلائل سے ثابت کیا ہے ان کا اپنا رجحان اسی کی طرف ہے مکہ کی اراضی کو فروخت کرنا اور کرایہ پر دینا سب درست ہے۔ واللہ اعلم

بَابُ ثَمَنِ الْكَلْبِ

کتے کی قیمت کا حکم

خلاصۃ المرام: یہاں دو قول منقول ہیں:

نمبر ①: کتے کی قیمت مہر بغی کی طرح حرام ہے اس قول کو امام شافعی، احمد، اوزاعی رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: جن کتوں سے فائدہ اٹھانا جائز ہے ان کی قیمت بھی حلال و جائز ہے۔ اس قول کو امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد اور ابراہیم نخعی اور عطاء رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ (کذا ذکرہ العینی ج ۵/۲۳۸، والبذل ج ۴/۲۸۵)

۵۵۵۲: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ .

۵۵۵۲: ابوبکر بن عبدالرحمن نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور زانیہ کی اجرت اور کاہن کے ہدیہ سے منع فرمایا۔

تخریج: بخاری فی البیوع باب۲۵، ۱۱۳، والاجاره باب۲۰، الطلاق باب۵۱، والطب باب۴۶، مسلم فی المساقات ۴۰، ابو داؤد فی البیوع باب۲۶، ترمذی فی البیوع باب۴۶، والطب باب۲۳، نسائی فی الصید باب۵، ابن ماجه فی التجارات

باب۹' دارمی فی البیوع باب۳٤' مالك فی البیوع ٦٨' مسند احمد ١/ ٢٣٥' ٤/ ١١٨/ ١١٩' ١٤٠/ ١٤١' ٣٠٨۔

اللغات: البغی۔ زنا۔ حلوان۔ مٹھائی۔ عطیہ۔ کاھن۔ نجومی۔

۵۵۵۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۵۵۳: مالک نے زہری سے پھر انہوں نے اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۵۵۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ هُنَّ سُحْتٌ أَيْ حَرَامٌ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۵۵۵۴: ابوبکر نے ابی مسعود سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے فرمایا تین چیزیں حرام ہیں پھر اسی طرح روایت کی ہے۔

تخریج : ۵۵۵۲ کی تخریج پیش نظر ہو۔

۵۵۵۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْخَزَّازُ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ حَدَّثَهٗ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ حَدَّثَهٗ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ .

۵۵۵۵: سائب بن یزید سے روایت ہے کہ رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سینگی لگانے والے کی کمائی گندی ہے اور زنا کی اجرت خبیث ہے اور کتے کی قیمت خبیث ہے۔

تخریج : مسلم فی المساقات ٤١/ ٤٢' ابو داؤد فی البیوع باب٣٨' ترمذی فی البیوع باب٤٦' نسائی فی البیوع باب٩١' دارمی فی البیوع باب٧٨' مسند احمد ٣' ٤٦٤/ ٤٦٥۔

۵۵۵۶: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، وَنَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ حُبَيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ .

۵۵۵۶: عاصم بن ضمرہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ سے کتے کی قیمت سے منع فرمایا۔

تخریج : روایت ۵۵۵۲ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۵۵۵۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيُّ،

عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَمَنُ الْكَلْبِ حَرَامٌ .

۵۵۵۷: قیس بن حبتر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی ہے کہ کتے کی قیمت حرام ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱/۳۵۶۔

۵۵۵۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۵۵۵۸: عبیداللہ نے عبدالکریم سے پھر انہوں نے اپنے اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۵۵۹: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التُّجِيْبِيُّ قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ . ح

۵۵۵۹: عبداللہ تجیبی نے عثمان بن صالح سے روایت کی ہے۔

۵۵۶۰: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ جَعْفَرٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ أَخْبَرَهٗ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ ، وَإِنْ كَانَ ضَارِيًا .

۵۵۶۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع کیا اگرچہ وہ شکاری ہی کیوں نہ ہو۔

اللغات : ضاری۔ شکاری کتا۔ شکار پر ابھارنا۔

۵۵۶۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ أَثْبَتَهٗ مَرَّةً وَمَرَّةً ، شَكَّ فِيْ أَبِيْ سُفْيَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ .

۵۵۶۱: اعمش نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا۔ اعمش نے کبھی ابوسفیان کا ذکر کیا اور کبھی براہ راست جابر سے نقل کر دی۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۶۲' ترمذی فی البیوع باب ۴۹' نسائی فی البیوع باب ۹۲' والصید باب ۱۶' ابن ماجه فی التجارات باب ۱۹' مسند احمد ۳/۳۳۹' ۳۴۹۔

۵۵۶۲: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ . وَلَمْ يَشُكَّ .

۵۵۶۲: ابوسفیان نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے اور اعمش نے

شک سے بیان نہیں کی۔

۵۵۶۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۵۶۳: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۵۶۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَعْرُوفُ بْنُ سُوَيْدٍ .أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ حَدَّثَهُمْ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ .

۵۵۶۴: علی بن رباح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتے کی قیمت حلال نہیں۔

۵۵۶۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ.

۵۵۶۵: عطاء بن یسار نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور زانیہ کی اجرت سے منع فرمایا۔

تخریج : روایت ۵۵۵۲ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۵۵۶۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ، قَالَ :ثَنَا رَبَاحٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنُ الْكَلْبِ مِنَ السُّحْتِ .

۵۵۶۶: عطاء نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کتے کی قیمت حرام ہے۔

۵۵۶۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ .

۵۵۶۷: ابوحازم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

۵۵۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ .ح

۵۵۶۸: ابوبکرہ نے ابوالولید سے روایت کی ہے۔

۵۵۶۹: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :ثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ ، أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۵۵۶۹: عون بن ابی جحیفہ نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۵۷۰: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۵۵۷۰: عطاء نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۵۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، قَالَ :سَأَلْتُ جَابِرًا ، عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ ، فَقَالَ :زَجَرَ عَنْ ذٰلِكَ ، رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ :أَبُوجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى تَحْرِيمِ أَثْمَانِ الْكِلَابِ كُلِّهَا ، وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا :لَا بَأْسَ بِأَثْمَانِ الْكِلَابِ كُلِّهَا ، الَّتِي يُنْتَفَعُ بِهَا .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ ، عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى ، فِيمَا احْتَجُّوا بِهِ عَلَيْهِمْ ، مِنَ الْآثَارِ الَّتِي ذَكَرْنَا ، أَنَّ الْكِلَابَ ، قَدْ كَانَ حُكْمُهَا أَنْ تُقْتَلَ كُلُّهَا ، وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ إِمْسَاكُ شَيْءٍ مِنْهَا ، فَلَمْ يَكُنْ بَيْعُهَا حِينَئِذٍ بِجَائِزٍ ، وَلَا ثَمَنُهَا بِحَلَالٍ .فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ ،

۵۵۷۱: ابوالزبیر نے بیان کیا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کتے اور بلی کی قیمت کے متعلق دریافت کیا انہوں نے جواب دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے جھڑکا ہے یعنی روکا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: علماء کی ایک جماعت نے کلاب کی قیمت کو حرام قرار دیا اور ان کی دلیل مندرجہ بالا روایات ہیں۔ دوسروں نے کہا تمام اقسام کے کتوں کی قیمت میں کوئی حرج نہیں جن کتوں سے فائدہ اٹھایا جاتا ہو۔ فریق اوّل کے مؤقف کا جواب یہ ہے کہ شروع میں تمام کتوں کے قتل کا حکم تھا اور کسی کتے کو بھی رکھنے کی اجازت نہ تھی اور اس وقت ان کی خرید وفروخت اور اجرت حرام تھی یہ روایات اس کی شاہد ہیں۔ (گزشتہ روایات کا تعلق اس زمانے سے ہے)

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: علماء کی ایک جماعت نے کلاب کی قیمت کو حرام قرار دیا اور ان کی دلیل مندرجہ بالا روایات ہیں۔

فریق ثانی کا مؤقف: تمام اقسام کے کتوں کی قیمت میں کوئی حرج نہیں جن کتوں سے فائدہ اٹھایا جاتا ہو۔

فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: شروع میں تمام کتوں کے قتل کا حکم تھا اور کسی کتے کو بھی رکھنے کی اجازت نہ تھی اور اس وقت ان کی خرید وفروخت اور اجرت حرام تھی یہ روایات اس کی شاہد ہیں۔ (گزشتہ روایات کا تعلق اس زمانے سے ہے)

قتل کلاب کی روایات:

۵۵۷۲: مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ كُلِّهَا ، فَأَرْسَلَ فِيْ أَقْطَارِ الْمَدِيْنَةِ أَنْ تُقْتَلَ .

۵۵۷۲: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام کتوں کے قتل کا حکم جاری فرمایا اور مدینہ کی اطراف میں آدمی بھیج کر قتل کا حکم دیا۔

تخریج : مسلم فی المساقات ٤٧۔

۵۵۷۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَافِعًا صَوْتَهٗ ، يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ .

۵۵۷۳: سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز سے فرماتے سنا کہ کتوں کو قتل کر دیا جائے۔

۵۵۷۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ .

۵۵۷۴: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کا حکم فرمایا۔

۵۵۷۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ بِنْتِ أَبِيْ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ الْعَنَزَةَ إِلٰى أَبِيْ رَافِعٍ ، فَأَمَرَهٗ أَنْ يَقْتُلَ كِلَابَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهَا ، حَتّٰى أَفْضَى بِهِ الْقَتْلُ إِلٰى كَلْبٍ لِعَجُوْزٍ ، فَأَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهٖ .

۵۵۷۵: ابن بنت ابی رافع نے ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع کو نیزہ عنایت فرمایا اور مدینہ کے تمام کتوں کو قتل کا حکم فرمایا یہاں تک کہ وہ بڑھیا کے کتے تک پہنچے تو آپ نے اس کو بھی قتل کرنے کا حکم فرمایا۔

تخریج : مسند احمد ٩/٦۔

اللغات :العنزہ۔ برچھا۔

۵۵۷۶: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ .ح

۵۵۷۶: ابوبکرہ نے ابوعامر عقدی سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۵۷۷: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَا :ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ : أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِقَتْلِ الْكِلَابِ .فَخَرَجْتُ أَقْتُلُهَا ، لَا أَرٰى كَلْبًا إِلَّا قَتَلْتُهُ ، حَتّٰى أَتَيْتُ مَوْضِعَ كَذَا ، وَسَمَّاهُ، فَإِذَا فِيهِ كَلْبٌ يَدُورُ بِبَيْتٍ ، فَذَهَبْتُ لِأَقْتُلَهُ.فَنَادَانِي إِنْسَانٌ مِنْ جَوْفِ الْبَيْتِ :يَا عَبْدَ اللّٰهِ، مَا تُرِيدُ أَنْ تَصْنَعَ ؟ قُلْتُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَقْتُلَ هٰذَا الْكَلْبَ .قَالَتْ :إِنِّي امْرَأَةٌ بِدَارِ مَضْيَعَةٍ وَإِنَّ هٰذَا الْكَلْبَ يَطْرُدُ عَنِّي السِّبَاعَ ، وَيُؤْذِنُنِي بِالْجَائِي ، فَائْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاذْكُرْ لَهُ ذٰلِكَ .فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَأَمَرَنِي بِقَتْلِهِ.

۵۵۷۷: سالم بن عبداللہ نے ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کتوں کے قتل کا حکم فرمایا۔ تو میں ان کو قتل کرنے نکلا۔ جس کتے پر نظر پڑتی اس کو میں قتل کر دیتا یہاں تک کہ میں فلاں جگہ پہنچا انہوں نے جگہ کا نام لیا اس میں ایک کتا پایا جو ایک گھر کے گرد گھوم رہا تھا پس میں اس کو قتل کرنے لگا تو گھر کے اندر سے مجھے ایک انسانی آواز سنائی دی۔ اے اللہ کے بندے! تم کیا کرنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا میں اس کتے کو مارنا چاہتا ہوں۔ وہ کہنے لگی میں ایک ہلاکت والے گھر میں رہتی ہوں یہ کتا درندوں اور ایذاء دینے والی اشیاء سے حفاظت کرتا ہے۔ (میں نے اس کو چھوڑ دیا) اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے مجھے اس کے قتل کا حکم فرمایا۔

تخریج : مسند احمد ۳۹۱/۶۔

اللغات :المضیعة۔ ضائع ہونے کی جگہ۔ جوف۔ اندر۔ یطرد۔ دفاع کرنا۔

۵۵۷۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ ، لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا ، فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ .

۵۵۷۸: حسن نے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اگر کتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ایک مستقل مخلوق نہ ہوتے تو میں ان کے قتل کا حکم جاری کرتا۔ پس تم خالص سیاہ کتے کو قتل کر دو۔

تخریج : ابو داؤد فی الاضاحی باب۲۱' ترمذی فی الصید باب۱۷/۱۶' نسائی فی الصید باب۱۰' ابن ماجه فی الصید

باب ۲، مسند احمد ۸۵/٤، ٥٤/٥۔

اللغات: اسود بھیم۔ نہایت سیاہ۔ خالص سیاہ۔

۵۵۷۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ: ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَاعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا، فَذَهَبَتِ السَّاعَةُ، وَلَمْ يَأْتِهِ. فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا بِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَابِ، فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ الْبَيْتَ؟. قَالَ إِنَّ فِي الْبَيْتِ كَلْبًا، وَإِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ، وَلَا صُورَةٌ. فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكَلْبِ فَأُخْرِجَ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْكِلَابِ أَنْ تُقْتَلَ.

۵۵۷۹: ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت آنے کا وعدہ کیا جس وقت آتے تھے وہ وقت گزر گیا اور وہ نہ آئے۔

پس جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو جبرائیل علیہ السلام دروازے پر تھے آپ نے فرمایا تمہیں گھر میں آنے سے کون سی رکاوٹ تھی؟ انہوں نے کہا گھر میں کتا ہے اور ہم ایسے گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا اور تصویر ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کو نکالنے کا حکم دیا وہ نکال دیا گیا پھر آپ نے قتل کلاب کا حکم جاری فرمایا۔

تخریج: بخاری فی بدء الخلق باب۷/۱۷، والمغازی باب۱۲، واللباس باب۸۹، والترمذی فی الادب باب٤٤، نسائی فی الطهارة باب٦٧، والصید باب۱۱/۹، ابو داؤد فی الطهارة باب۸۹، ابن ماجه فی اللباس باب٤٤، دارمی فی الاستیذان باب۳٤، مسند احمد ۸۰/۱، ۱۰٤، ۳۹۰/۲، ٤، ۲۹/۲۸، ۲۰۳/٥، ٦، ۱٤۳/۳۳۰۔

۵۵۸۰: وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، قَالَ: ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَمْسَكَ الْكَلْبَ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَكَانَ هٰذَا حُكْمُ الْكِلَابِ أَنْ تُقْتَلَ، وَلَا يَحِلُّ إِمْسَاكُهَا وَلَا الِانْتِفَاعُ بِهَا. فَمَا كَانَ الِانْتِفَاعُ بِهِ حَرَامًا وَإِمْسَاكُهُ حَرَامًا فَثَمَنُهُ حَرَامٌ. فَإِنْ كَانَ نَهْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ كَانَ وَهٰذَا حُكْمُهَا، فَإِنَّ ذٰلِكَ قَدْ نُسِخَ، فَأُبِيحَ الِانْتِفَاعُ بِالْكِلَابِ. وَرُوِيَ فِي ذٰلِكَ.

۵۵۸۰: سائب بن یزید کہتے ہیں کہ سفیان بن زہیر رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے کتا باندھ کر رکھا اس کے اجر سے ہر روز ایک قیراط کم ہو جاتا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کتوں کے متعلق

قتل کا حکم ہوا ان کو رکھنا اور فائدہ اٹھانا درست نہ تھا جب تک انتفاع حرام تھا اس وقت تک رکھنا اور قیمت بھی حرام تھی اگر نہی کی وہ روایات ہیں تو یہ حکم بھی موجود ہے۔ اگر یہ منسوخ ہے۔ تو انتفاع بھی مباح ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲' ۴۷۳/۴۲۸۔

انتفاعِ کلب کی اباحت:

۵۵۸۱: مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :ثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ : سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا اِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا بِالصَّيْدِ ، أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ ، فَاِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ .

۵۵۸۱: سالم کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتا پالا سوائے شکاری کتے کے یا چوپایوں کے حفاظتی کتے کے اس کے اجر میں سے دو قیراط ہر روز کم ہوتے ہیں۔

تخریج : بخاری فی الذبائح باب۶' مسلم فی المساقاۃ ۶۰/۵۱' ترمذی فی الصید باب۱۷' نسائی فی الصید ۱۳/۱۲' دارمی فی الصید باب۲' مالك فی الاستیذان ۱۳' مسند احمد ۲' ۸/۴' ۶۰/۵۵' ۱۰۱/۱۱۳۔

۵۵۸۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ ، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ .

۵۵۸۲: سالم نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس نے شکاری یا کھیتی کے کتے کے علاوہ کتا پالا۔ ہر روز اس کے عمل سے دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔

تخریج : ۵۵۸۱' کو ملاحظہ کریں۔

۵۵۸۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۵۵۸۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۵۸۴: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَارِمٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۵۸۴: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۵۸۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُوْ أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ،

عَنْ نَافِعٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قِيرَاطٌ .

۵۵۸۵: عبداللہ بن عبیداللہ نے نافع سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی البتہ انہوں نے قیراطان کی بجائے قیراط فرمایا ہے۔

۵۵۸۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ .

۵۵۸۶: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۵۸۷: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ ، أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ .

۵۵۸۷: عمرو بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار اور کھیتی کے کتے کے علاوہ تمام کتوں کے قتل کا حکم فرمایا۔

۵۵۸۸: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ شِهَابٍ :حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ، رَافِعًا صَوْتَهُ ، يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ، وَكَانَتِ الْكِلَابُ تُقْتَلُ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ .

۵۵۸۸: سالم بن عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز سے فرماتے سنا کہ کتوں کو قتل کر دو۔ شکار اور کھیتی کے کتوں کے علاوہ تمام کتے قتل کر دیئے جاتے تھے۔

۵۵۸۹ :قَالَ ابْنُ شِهَابٍ :وَحَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا ، لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ ، وَلَا مَاشِيَةٍ ، وَلَا أَرْضٍ ، فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيْرَاطَانِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ .

۵۵۸۹: سعید بن المسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے چوپائے، شکار اور کھیتی کی ضرورت کے علاوہ کتا پالا اس کے اجر سے ہر روز دو قیراط کم ہوتے ہیں۔

تخریج : بخاری فی الحرث باب۳' بدء الخلق ۱۷' مسلم فی المساقاة ۵۰/۵۱' ۵۲/۵۳' ترمذی فی الصید باب۱۷' نسائی فی الصلاة ۱۲/۱۳' ابن ماجه فی الصید باب۲' دارمی فی الصید باب۲' فی الاستیذان ۱۲/۱۳' مسند احمد ۲/۴' ۳/۲۱۹۔

۵۵۹۰: وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا ، غَيْرَ كَلْبِ زَرْعٍ وَلَا صَيْدٍ ، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ .

۵۵۹۰: ابوالحکم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمایا کہ آپ نے فرمایا جس نے کھیتی' شکار کے علاوہ کتا پالا تو اس کے عمل سے ہر روز دو قیراط کم ہوتے ہیں۔

تخریج : نسائی فی الصید باب ۲۶' مسلم فی المساقاة ۵۶/۴۶' ترمذی فی الصید باب ۱۷' ابو داؤد فی الاضاحی باب ۲۱' ابن ماجه فی الصید باب ۱' مسند احمد ۲' ۷۹/۲۷۔

۵۵۹۱: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ :ثَنَا مُوْسٰى، عَنْ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ . غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : إِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ .

۵۵۹۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے البتہ انہوں نے شکار اور چوپایوں کے کتے کو مستثنیٰ کیا ہے۔

تخریج : بخاری فی الذبائح باب ۶' نسائی فی الصید باب ۱۳' مالك فی الستيذان ۱۳' مسنداحمد ۴۷/۲۔

۵۵۹۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ بُجَيْرِ بْنِ أَبِيْ بُجَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْكِلَابَ فَقَالَ : مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ قَنَصٍ أَوْ كَلْبِ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ .

۵۵۹۲: بجیر بن ابی بجیر نے ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کا تذکرہ کیا پھر فرمایا جس نے شکار اور چوپایوں کے کتوں کے علاوہ کتا پالا اس کے اجر سے ہر روز دو قیراط کم ہوتے ہیں۔

تخریج : مسند احمد ۳۷/۲۔

۵۵۹۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَغَيْرِهٖ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكِلَابِ، وَقَالَ لَا يَتَّخِذِ -الْكِلَابَ إِلَّا صَيَّادٌ ، أَوْ خَائِفٌ ، أَوْ صَاحِبُ غَنَمٍ .

۵۵۹۳: ابوسلمہ وغیرہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے پالنے سے منع فرمایا اور فرمایا شکار کے لئے یا خطرے والا یا بکریوں والا کتا پال سکتا ہے۔

۵۵۹۴: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ ، قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا ، فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ ، إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ .

۵۵۹۴: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کھیتی یا چوپایوں کے علاوہ کتا پالا تو اس کے اجر سے ہر روز ایک قیراط کم ہو جاتا ہے۔

تخریج : بخاری فی بدء الخلق باب۱۷، مسلم فی المساقاة ۵۳، نسائی فی الصید باب ۱۰، ابن ماجه فی الصید باب۲، مسند احمد ۴۲۵/۲۔

۵۵۹۵: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرًا ، أَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِلَابِ شَيْئًا ؟ قَالَ :أَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ ، ثُمَّ أَذِنَ لِطَوَائِفَ .

۵۵۹۵: ابوالزبیر نے بتلایا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے متعلق کچھ فرمایا ہے؟ کہنے لگے ان کے قتل کا حکم دیا پھر بعض خانہ بدوشوں کو اجازت دے دی۔

۵۵۹۶: وَحَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ بِمُعْجَمَةٍ وَفَاءٍ مُشَدَّدَةٍ قَالَ : أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ، ثُمَّ قَالَ مَا لِيْ وَلِلْكِلَابِ ؟ ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ ، وَفِي كَلْبٍ آخَرَ ، نَسِيَهُ سَعِيْدٌ .

۵۵۹۶: مطرف نے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کا حکم فرمایا پھر فرمایا میرا کتوں سے کیا واسطہ؟ پھر آپ نے شکاری کتے کی اجازت دی اور ایک دوسرے کتے کی جس کو سعید بھول گئے۔

تخریج : ابن ماجه فی الصید باب۱، دارمی فی الصید باب ۲، مسند احمد ۵۶/۵۔

۵۵۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنَائِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا ، لَا يُغْنِي عَنْهُ فِي ضَرْعٍ ، وَلَا زَرْعٍ ،

نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ .قَالَ :فَقَالَ السَّائِبُ لِسُفْيَانَ :أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :إِيْ وَرَبِّ الْقِبْلَةِ .

۵۵۹۷: سائب بن یزید کہتے ہیں کہ سفیان بن ابی زہیر شنائی رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جس نے کتا پالا اس کو دودھ والا جانور اور کھیتی کام نہ دے گی اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہوتا ہے۔ سائب نے سفیان سے پوچھا کیا تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تو انہوں نے فرمایا۔ جی ہاں۔ مجھے رب کعبہ کی قسم میں نے سنا ہے۔

۵۵۹۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خَصِيْفَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۵۵۹۸: مالک نے یزید بن خصیفہ سے روایت کی' پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۵۹۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَصِيْفَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ. :غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ السَّائِبِ لِسُفْيَانَ أَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ؟ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ ، فَلَمَّا ثَبَتَتِ الْإِبَاحَةُ بَعْدَ النَّهْيِ ، وَأَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ مَا أَبَاحَ بِقَوْلِهٖ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ اعْتَبَرْنَا حُكْمَ مَا يُنْتَفَعُ بِهٖ ، هَلْ يَجُوْزُ بَيْعُهُ، وَيَحِلُّ ثَمَنُهُ أَمْ لَا ؟ فَرَأَيْنَا الْحِمَارَ الْأَهْلِيَّ قَدْ نُهِيَ عَنْ أَكْلِهٖ ، وَأُبِيْحَ كَسْبُهُ وَالْاِنْتِفَاعُ بِهٖ ، فَكَانَ بَيْعُهُ، إِذْ كَانَ هٰذَا حُكْمُهُ، حَلَالًا ، وَثَمَنُهُ حَلَالٌ .وَكَانَ يَجِيْءُ فِي النَّظَرِ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ ، الْكِلَابُ ، لَمَّا أُبِيْحَ الْاِنْتِفَاعُ بِهَا ، حَلَّ بَيْعُهَا وَأَكْلُ ثَمَنِهَا .وَيَكُوْنُ مَا رُوِيَ فِيْ حُرْمَةِ أَثْمَانِهَا كَانَ وَقْتَ حُرْمَةِ الْاِنْتِفَاعِ بِهَا ، وَمَا رُوِيَ فِيْ إِبَاحَةِ الْاِنْتِفَاعِ بِهَا ، دَلِيْلٌ عَلٰى حِلِّ أَثْمَانِهَا .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵۵۹۹: مالک نے یزید بن خصیفہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ البتہ سائب کا یہ قول مذکور نہیں۔ أسمعت هذا من رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم؟ طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ممانعت کے بعد جب اباحت کا ثبوت ان آثار سے مل گیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اس رشاد میں اباحت اتار دی: ﴿وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ﴾ (المائدہ:۴) اب جس سے نفع اٹھایا جا سکے اس کے حکم کا اعتبار کیا۔ اب اس کے فروخت کا جواز اور اجرت کو حلال مانیں گے یا نہیں۔ اس کی فروخت کے جواز اور ثمن کے درست ہونے کے سلسلہ میں دیکھنا ہے چنانچہ پالتو گدھے کو دیکھیں کہ اس کے گوشت کا کھانا ممنوع ہے البتہ اس سے فائدہ اٹھانا اور کمائی میں معاونت لینا

درست ہے پھراس کی بیع کا حکم بھی یہی پایا جاتا ہے کہ وہ بھی حلال ہےاوراس کی اجرت بھی حلال ہے۔تقاضا نظر یہی ہے کہ کتے کا بھی یہی حکم ہو کیونکہ اس سے انتفاع درست ہےاوراس کی فروخت اور قیمت کا کھانا جائز ہےاور وہ روایات جواس کی ثمن کے حرام ہونے کے سلسلہ میں وارد ہیں وہ اس وقت سے متعلق ہیں جب انتفاع تھااور جو انتفاع کے مباح ہونے کی روایت ہیں وہ اس کی ثمن کے حلال ہونے کا ثبوت ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔(ہم گزشتہ سطور میں روایات ذکر کر آئے مگران روایات میں اضافہ ہےاس لئے ان کو بھی ذکر کیا جارہا ہے)۔

کیا ثمن کلب حلال ہے؟نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اس کی فروخت کے جواز اور ثمن کے درست ہونے کے سلسلہ میں دیکھنا ہے چنانچہ پالتو گدھے کو دیکھیں کہ اس کے گوشت کا کھانا ممنوع ہےالبتہ اس سے فائدہ اٹھانا اور کمائی میں معاونت لینا درست ہے پھراس کی بیع کا حکم بھی یہی پایا جاتا ہے کہ وہ بھی حلال ہےاوراس کی اجرت بھی حلال ہے۔

تقاضا نظر یہی ہے کہ کتے کا بھی یہی حکم ہو کیونکہ اس سے انتفاع درست ہےاوراس کی فروخت اور قیمت کا کھانا جائز ہے اور وہ روایات جواس کی ثمن کے حرام ہونے کے سلسلہ میں وارد ہیں وہ اس وقت سے متعلق ہیں جب انتفاع جائز تھااور جوانتفاع کے مباح ہونے کی روایت ہیں وہ اس کی ثمن کے حلال ہونے کا ثبوت ہیں۔

جواز واباحت کی مزید تائید:

(ہم گزشتہ سطور میں روایات ذکر کر آئے مگران روایات میں اضافہ ہےاس لئے ان کو بھی ذکر کیا جارہا ہے)۔

۵۶۰۰:وَقَدْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِیُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ ، عَنْ سَلْمٰى أُمِّ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِیْ رَافِعٍ قَالَ :جَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ .فَأَذِنَ لَهٗ .فَأَبْطَأَ فَأَخَذَ رِدَاءَهٗ فَخَرَجَ .فَقَالَ قَدْ أَذِنَّا لَكَ قَالَ أَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ .فَنَظَرُوْا فَإِذَا فِیْ بَعْضِ بُيُوْتِهِمْ جِرْوٌ فَأَمَرَ أَبَا رَافِعٍ أَنْ لَا يَدَعَ كَلْبًا بِالْمَدِيْنَةِ إِلَّا قَتَلَهٗ .فَإِذَا بِامْرَأَةٍ فِیْ نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ لَهَا كَلْبٌ يَحْرُسُ غَنَمَهَا قَالَ :فَرَحِمْتُهَا فَأَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِیْ فَقَتَلْتُهٗ .فَأَتَاهُ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَقَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .مَاذَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الَّتِیْ أَمَرْتَنَا بِقَتْلِهَا ؟ .قَالَ :فَنَزَلَتْ : يَسْأَلُوْنَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ .

۵۶۰۰: سلمٰی رضی اللہ عنہا ام رافع نے ابورافع سے روایت کی ہے۔ کہ جبرائیل علیہ السلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اجازت طلب کی جو دے دی گئی مگر انہوں نے اندر آنے میں دیر کی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر مبارک لئے باہر تشریف لائے اور فرمایا ہم نے تمہیں اجازت دے دی جبرائیل بولے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جی ہاں۔ لیکن ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر اور کتا ہو۔ پس گھر والے لوگوں نے دیکھا کہ گھر کے ایک کونے میں کتے کا بچہ ہے پس آپ نے ابورافع رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا مدینہ منورہ میں جس کتے کو پائیں قتل کر دیں اچانک وہ مدینہ کی ایک جانب میں پہنچے جہاں ایک عورت کے پاس ایک کتا پایا جو اس کی بکریوں کی حفاظت کرتا تھا۔ ابورافع کہتے ہیں مجھے اس پر رحم آیا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور صورت حال ذکر کر دی تو آپ نے اس کے بھی مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ کی خدمت میں کچھ لوگ آ کر کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس مخلوق کے قتل کا حکم ملا ہے اس میں سے ہمارے لئے کیا جائز ہے؟ تو یہ آیت نازل ہوئی **یسئلونك ماذا احل لهم قل احل لكم الطيبات وما علمتم من الجوارح مكلبين**" (المائدہ:٤)

۵۶۰۱: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ :حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ .عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ .عَنْ سَلْمَى أُمِّ رَافِعٍ .عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ : لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ .أَتَاهُ نَاسٌ فَقَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .مَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الَّتِي أَمَرْتَ بِقَتْلِهَا ؟ فَنَزَلَتْ يَسْأَلُوْنَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ . فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا مِثْلُ مَا قَبْلَهُ .مِمَّا أَبَاحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .بَعْدَ أَنْ أَمَرَ بِقَتْلِهَا .وَإِنْ كَانَ لَمْ يَذْكُرْ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ .غَيْرَ مَا يُصَادُ بِهِ مِنْهَا .وَفِيْهِ زِيَادَةٌ عَلَى مَا قَبْلَهُ مِنَ الْأَحَادِيْثِ .فِي الْإِبَاحَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا .لِأَنَّ فِيْهِ نُزُوْلَ هٰذِهِ الْآيَةِ .بَعْدَ تَحْرِيْمِ الْكِلَابِ .وَأَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ أَعَادَتِ الْجَوَارِحَ الْمُكَلِّبِيْنَ إِلَى أَنْ صَيَّرَتْهَا حَلَالًا .وَإِذَا صَارَتْ كَذٰلِكَ .كَانَتْ فِي سَائِرِ الْأَشْيَاءِ الَّتِي هِيَ حَلَالٌ .فِي حِلِّ إِمْسَاكِهَا .وَإِبَاحَةِ أَثْمَانِهَا ، وَضَمَانِ مُتْلِفِيْهَا ، مَا أَتْلَفُوْا مِنْهَا كَغَيْرِهَا .وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۶۰۱: سلمٰی ام رافع نے ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کا حکم فرمایا تو لوگوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس مخلوق میں سے جس کے قتل کا حکم ہوا ہمارے لئے کیا حلال ہے؟ تو یہ آیت اتری۔ "**یسئلونك ماذا احل لهم الایہ**" (المائدہ۔۴) اس روایت میں بھی ماقبل کی طرح اس چیز کی اباحت ہے جس کے قتل کا پہلے حکم فرمایا۔ اگرچہ اس روایت میں شکاری کتے کے علاوہ دوسرے کتوں کا تذکرہ موجود نہیں

ہے اور اس روایت میں پہلی روایت اباحت سے کچھ اضافہ ہے کیونکہ ان میں آیت کا شان نزول ذکر کیا گیا اس کے بعد کہ ان کا رکھنا حرام کیا گیا تھا۔ اس آیت میں شکاری کتوں کے رکھنے کو جائز قرار دیا دوبارہ ذکر کیا یہاں تک کہ ان کا رکھنا حلال قرار دیا جب یہ صورت حال ہے تو کتوں کو رکھنے اور ان کی قیمت کے حلال ہونے اور ان کو ضائع کرنے والے پر تاوان واجب ہونے کے سلسلہ میں ان کا حکم دوسری حلال اشیاء کی طرح ہو گیا۔

روایات وآثار سے اس کی تائید:

۵۶۰۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ ، يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّهُ قَضٰى فِيْ كَلْبِ صَيْدٍ ، قَتَلَهُ رَجُلٌ ، بِأَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا ، وَقَضٰى فِيْ كَلْبِ مَاشِيَةٍ ، بِكَبْشٍ .

۵۶۰۲: عمرو بن شعیب نے عن ابیہ عن جدہ عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک شکاری کتے کے متعلق چالیس درہم قیمت کے ضمان کا فیصلہ فرمایا جس کو ایک آدمی نے قتل کر دیا تھا اور چوپایوں کی حفاظت کرنے والے کتے کے لئے ایک دنبے کا فیصلہ فرمایا۔

۵۶۰۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ ، وَالسِّنَّوْرِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، أَنَّهُ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَلَمْ يُفَسِّرْ أَيَّ كَلْبٍ هُوَ ؟ فَلَمْ يَخْلُ ذٰلِكَ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ .إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ خِلَافَ كِلَابِ الْمَنَافِعِ أَوْ يَكُوْنَ أَرَادَ كُلَّ الْكِلَابِ ، ثُمَّ ثَبَتَ عِنْدَهُ نَسْخُ كَلْبِ الصَّيْدِ مِنْهَا ، فَاسْتَثْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .

۵۶۰۳: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کتے کی قیمت اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا مگر شکاری کتے کے سلسلہ میں اجازت دی۔ ہم پہلے جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اس باب میں ذکر کر آئے ہیں کہ آپ نے کتے کی قیمت کی ممانعت فرمائی مگر اس بات کی وضاحت نہیں کی کہ وہ کون سا کتا ہے؟ تو اس طرح دونوں صورتوں میں سے ایک سے خالی نہیں۔ یا تو فائدہ دینے والے کتوں کا ارادہ فرمایا یا تمام کتے مراد ہیں۔ پھر جب ان کے ہاں شکاری کتے کے حکم کا منسوخ ہونا ثابت ہو گیا تو انہوں نے اس روایت میں اس کو مستثنیٰ کر دیا۔

۵۶۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :لَا بَأْسَ بِثَمَنِ الْكَلْبِ السَّلُوْقِيِّ .فَهٰذَا عَطَاءٌ يَقُوْلُ هٰذَا، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اللّٰهُ عَنهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ثَمَنَ الْكَلْبِ مِنَ السُّحْتِ . فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ .

۵۶۰۴: اسرائیل نے جابر رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سلوقی (یمن کا ایک گاؤں) کتوں کی قیمت میں کوئی حرج نہیں۔ یہ حضرت عطاء یہاں اباحت ثمن کا فتویٰ دے رہے ہیں حالانکہ ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کر چکے ہیں کہ کتے کی قیمت حرام ہے اسے جابرؓ کی روایت میں مذکور معنی پر مزید دلالت مل گئی۔

۵۶۰۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ :حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ :إِذَا قُتِلَ الْكَلْبُ الْمُعَلَّمُ ، فَإِنَّهُ يُقَوَّمُ قِيمَتَهُ فَيَغْرَمُهُ الَّذِي قَتَلَهُ. فَهٰذَا الزُّهْرِيُّ ، يَقُولُ هٰذَا، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ثَمَنَ الْكَلْبِ سُحْتٌ . فَالْكَلَامُ فِي هٰذَا مِثْلُ الْكَلَامِ فِي حَدِيثِ جَابِرٍ .

۵۶۰۵: عقیل کہتے ہیں کہ ابن شہاب سے مروی ہے کہ جس شکاری کتے کو ہلاک کیا جائے تو اس کی قیمت لگا کر مارنے والے سے تاوان لیا جائے گا۔ زہری کا یہ فتویٰ ہے حالانکہ انہوں نے پہلے ابو بکر بن عبدالرحمٰن کے واسطہ سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت ذکر کی ہے کہ کتے کی قیمت حرام ہے تو اس روایت پر بھی حضرت جابرؓ والی روایت کی طرح کلام ہوگا۔

۵۶۰۶: حَدَّثَنَا بَحْرٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ :كَانَ يُقَالُ :يُجْعَلُ فِي الْكَلْبِ الضَّارِي إِذَا قُتِلَ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا .

۵۶۰۶: یحییٰ بن سعید نے محمد بن یحییٰ انصاری سے روایت نق کی ہے کہ یہ کہا جاتا تھا کہ شکاری کتے کے قتل میں چالیس درہم مقرر کیے جائیں گے۔

۵۶۰۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :لَا بَأْسَ بِثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ .

۵۶۰۷: مغیرہ نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ شکاری کتے کی قیمت میں کوئی حرج نہیں۔

نوٹ: اس باب میں ثمن کلب کے سلسلہ میں فریق ثانی کے قول کو ترجیح دی ہے اور اس کے دلائل ذکر کر کے تائیدی اقوال بھی ذکر کر دیئے۔

بَابُ اِسْتِقْرَاضِ الْحَيَوَانِ

کسی جانور کو بطور قرض لینا

خلاصۃ المرام: بعض علماء کا قول یہ ہے کہ حیوان کا قرض پر لینا جائز ہے امام احمد وشافعی رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

فریق ثانی کا قول یہ ہے حیوان کو قرض پر لینا درست نہیں صرف کیلی وموزونی چیز کو قرض پر لیا جاسکتا ہے ائمہ احناف رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۵۶۰۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَالِكٌ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ اِبِلٌ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ ، فَأَمَرَ أَبَا رَافِعٍ أَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهٗ، فَرَجَعَ اِلَيْهِ أَبُو رَافِعٍ فَقَالَ :لَمْ أَجِدْ فِيهَا اِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رُبَاعِيًّا فَقَالَ أَعْطِهِ اِيَّاهُ، اِنَّ خِيَارَ النَّاسِ ، أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً .

۵۶۰۸: عطاء بن یسار نے ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے نوعمر اونٹ بطور قرض لیا جب آپ کے پاس صدقے کے اونٹ آئے تو حضرت ابورافع کو حکم دیا کہ اس آدمی کو نوعمر اونٹ واپس کردو۔ ابورافع دوبارہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں ان میں سے بہتر سات سالہ اونٹ ہی پاتا ہوں آپ نے فرمایا وہی دے دو۔ بہترین لوگ وہ ہیں جو احسن طریقے پر قرض ادا کرتے ہیں۔

تخریج : مسلم فی المساقاة ۱۱۸' ابو داؤد فی البیوع باب۷۳' نسائی فی البیوع باب ٦٤' دارمی فی البیوع باب ۳۱' مالك فی البیوع ۸۹۔

۵۶۰۹: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا سَلْمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ عَلَيْهِ .فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَمُّوا بِهٖ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرُوْهُ ، فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ، اشْتَرُوْا لَهٗ سِنًّا فَأَعْطُوْهُ اِيَّاهُ، فَقَالُوْا :اِنَّا لَا نَجِدُ اِلَّا سِنًّا هُوَ خَيْرٌ مِنْ سِنِّهٖ، قَالَ :فَاشْتَرُوْهُ فَأَعْطُوْهُ اِيَّاهُ، فَاِنَّ خَيْرَكُمْ ، أَوْ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً .

۵۶۰۹: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی آدمی کا قرض تھا اس نے تقاضا کیا اور سختی سے پیش آیا صحابہ کرام اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس پر دست درازی کا ارادہ کیا تو

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو۔ حق والا بات کر سکتا ہے اس کو ایک اونٹ خرید کر دے دو۔ کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادائیگی میں اچھا ہو۔

تخریج : بخاری فی الاستقراض باب ٤' والوکالۃ باب٦' مسلم فی المساقاۃ ١٢٢' مسند احمد ٤' ٢٦٨/١٦٤١٦۔

اللغات: اغلظ۔ سختی کرنا۔ مقالا۔ بات کرنا۔

۵۶۱۰: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ سَلْمَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ اشْتَرُوْا لَهُ وَقَالَ اُطْلُبُوْا . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى إِجَازَةِ اسْتِقْرَاضِ الْحَيَوَانِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا يَجُوْزُ اسْتِقْرَاضُ الْحَيَوَانِ .وَقَالُوْا :يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا ، كَانَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الرِّبَا ، ثُمَّ حُرِّمَ الرِّبَا بَعْدَ ذٰلِكَ ، وَحُرِّمَ كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً ، وَرُدَّتِ الْأَشْيَاءُ الْمُسْتَقْرَضَةُ إِلَى أَمْثَالِهَا ، فَلَمْ يَجُزِ الْقَرْضُ إِلَّا فِيْمَا لَهُ مِثْلٌ ، وَقَدْ كَانَ أَيْضًا -قَبْلَ نَسْخِ الرِّبَا -يَجُوْزُ بَيْعُ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ ، نَسِيْئَةً .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ

۵۶۱۰: سفیان نے ابوسلمہ سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت کی مگر اشتروا کی بجائے اطلبوا کا لفظ ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: بعض علماء کہتے ہیں جانور کو قرض کے طور پر لینا جائز ہے اور انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔ دوسروں نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ کسی جانور کو بطور قرض لینا جائز نہیں عین ممکن ہے کہ روایت میں جس چیز کا تذکرہ ہے یہ حرمت سود سے پہلے کی بات ہو جب سود حرام ہوا تو ہر قرض جو نفع لائے اس کو حرام قرار دیا گیا اور قرض پر طلب کی جانے والی اشیاء کو ان کے اصل کی طرف لوٹا دیا گیا قرض انہی چیزوں میں درست ہے جن چیزوں کی مثل موجود ہو۔ سود کے حرام ہونے سے پہلے حیوان کی بیع حیوان کے بدلے ادھار جائز تھی۔ یہ روایت ابن ابوداؤد اس کی دلیل ہے۔

حیوان کی بیع حیوان کے بدلے:

۵۶۱۱: أَنَّ ابْنَ أَبِيْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ .ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ ، قَالَا :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا ، فَنَفِدَتِ الْإِبِلُ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ فِيْ قِلَاصٍ جَمْعُ قَلُوْصٍ :النَّاقَةُ الشَّابَّةُ الصَّدَقَةِ ، فَجَعَلَ يَأْخُذُ الْبَعِيْرَ بِالْبَعِيْرَيْنِ إِلٰى إِبِلِ الصَّدَقَةِ ، ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ.

۵۶۱۱: عمرو بن حریث نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک لشکر تیار کرنے کا حکم فرمایا اونٹ ختم ہو گئے تو آپ نے حکم دیا کہ صدقہ کی اونٹنیوں کے بدلے حاصل کرو۔ چنانچہ وہ صدقہ کی دو اونٹنیوں کے بدلے ایک اونٹ لینے لگے۔ پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب۱۶۔

۵۶۱۲: وَرُوِیَ فِیْهِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ مُحْرِزٍ الْبَغْدَادِیُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ قَالَ :ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ أَبِیْ كَثِیْرٍ ، عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَةً .

۵۶۱۲: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کی بیع حیوان کے بدلے ادھار ناجائز قرار دی۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۱۰۵' ابو داؤد فی البیوع باب۲۱' نسائی فی البیوع باب۶۵' ابن ماجه فی التجارات باب۵۶/۵۷' دارمی فی البیوع باب ۳۱/۳۰' مالك فی البیوع ۶۳/۶۴' مسند احمد ۳/۱۰' ۳۱/۵' ۱۲' ۱۹' ۲۱۔

۵۶۱۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ :ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۶۱۳: شہاب بن عباد نے داؤد بن عبدالرحمن سے انہوں نے معمر سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۵۶۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ الصَّیْرَفِیُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَمْرِو بْنِ صَالِحٍ الزُّهْرِیُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَكُنْ یَرٰی بَأْسًا بِبَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ ، اثْنَیْنِ بِوَاحِدٍ ، وَیَكْرَهُهٗ نَسِیْئَةً .

۵۶۱۴: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیوان کی فروخت حیوان کے بدلے۔ دو ایک کے بدلے فروخت کرنے میں کوئی حرج خیال نہ کرتے تھے البتہ ادھار ناپسند کرتے تھے۔

۵۶۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِیْلَ بْنِ سَالِمٍ الصَّائِغُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَیْشٍ وَإِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّیْرَفِیُّ ، قَالُوْا :حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِیْنَارٍ الطَّاحِیُّ قَالَ :ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عُبَیْدٍ ، عَنْ زِیَادِ بْنِ جُبَیْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَةً .

۵۶۱۵: زیاد بن جبیر نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کی فروخت حیوان کے

بدلے اُدھار منع فرمائی۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۲۱' نسائی فی البیوع باب ۶۵' مسند احمد ۵' ۲۱' ۲۲' ۹۹۔

۵۶۱۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ أَبِیْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۶۱۶: حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل فرمائی ہے۔

۵۶۱۷: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۶۱۷: حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۶۱۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَیْشٍ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَکَانَ هٰذَا نَاسِخًا لِمَا رَوَیْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِجَازَةِ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَةً فَدَخَلَ فِیْ ذٰلِكَ أَیْضًا اسْتِقْرَاضُ الْحَیَوَانِ .فَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰی :هٰذَا لَا یَلْزَمُنَا ، لِأَنَّا قَدْ رَأَیْنَا الْحِنْطَةَ لَا یُبَاعُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ نَسِیْئَةً ، وَقَرْضُهَا جَائِزٌ .فَکَذٰلِكَ الْحَیَوَانُ لَا یَجُوْزُ بَیْعُ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ نَسِیْئَةً ، وَقَرْضُهٗ جَائِزٌ .فَکَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلٰی أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ فِیْ تَثْبِیْتِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰی أَنَّ نَهْیَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَةً ، یُحْتَمَلُ أَنْ یَکُوْنَ ذٰلِكَ لِعَدَمِ الْوُقُوْفِ مِنْهُ عَلَی الْمِثْلِ .وَیُحْتَمَلُ أَنْ یَکُوْنَ مِنْ قِبَلِ مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰی فِی الْحِنْطَةِ فِی الْبَیْعِ وَالْقَرْضِ .فَاِنْ کَانَ اِنَّمَا نَهٰی عَنْ ذٰلِكَ مِنْ طَرِیْقِ عَدَمِ وُجُوْدِ الْمِثْلِ ، ثَبَتَ مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الثَّانِیَةِ ، وَاِنْ کَانَ مِنْ قِبَلِ أَنَّهُمَا نَوْعٌ وَاحِدٌ لَا یَجُوْزُ بَیْعُ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ نَسِیْئَةً ، لَمْ یَکُنْ فِیْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِیَةِ عَلٰی أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰی .فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَأَیْنَا الْأَشْیَاءَ الْمَکِیْلَاتِ ، لَا یَجُوْزُ بَیْعُ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ نَسِیْئَةً وَلَا بَأْسَ بِقَرْضِهَا .وَرَأَیْنَا الْمَوْزُوْنَاتِ حُکْمُهَا فِیْ ذٰلِكَ کَحُکْمِ الْمَکِیْلَاتِ سَوَاءٌ ، خَلَا الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ .وَرَأَیْنَا مَا کَانَ مِنْ غَیْرِ الْمَکِیْلَاتِ وَالْمَوْزُوْنَاتِ ، مِثْلَ الثِّیَابِ ؛ وَمَا أَشْبَهَهَا ، فَلَا بَأْسَ بِبَیْعِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ ، وَاِنْ کَانَتْ مُتَفَاضِلَةً ، وَبَیْعُ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ نَسِیْئَةً ، فِیْهِ اخْتِلَافٌ بَیْنَ النَّاسِ .فَمِنْهُمْ مَنْ یَقُوْلُ :مَا کَانَ مِنْهَا مِنْ نَوْعٍ وَاحِدٍ ، فَلَا یَصْلُحُ بَیْعُ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ نَسِیْئَةً .وَمَا کَانَ مِنْهَا مِنْ نَوْعَیْنِ مُخْتَلِفَیْنِ ؛

فَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ بَعْضِهِ بِبَعْضٍ نَسِيئَةً .وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ ، أَبُوْ حَنِيفَةَ ، وَأَبُو يُوسُفَ .وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ :لَا بَأْسَ بِبَيْعِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ ، يَدًا بِيَدٍ وَنَسِيئَةً ، وَسَوَاءٌ عِنْدَهُ كَانَتْ مِنْ نَوْعٍ وَاحِدٍ أَوْ مِنْ نَوْعَيْنِ .فَهٰذِهِ أَحْكَامُ الْأَشْيَاءِ الْمَكِيْلَاتِ وَالْمَوْزُوْنَاتِ وَالْمَعْدُوْدَاتِ ، غَيْرِ الْحَيَوَانِ ، عَلٰى مَا نَشَرْنَا .فَكَانَ غَيْرُ الْمَكِيلِ وَالْمَوْزُوْنِ ، لَا بَأْسَ بِبَيْعِهِ بِمَا هُوَ مِنْ خِلَافِ نَوْعِهِ، نَسِيئَةً ، وَإِنْ كَانَ الْمَبِيْعُ وَالْمُبْتَاعُ بِهِ ثِيَابًا كُلَّهَا ، وَكَانَ الْحَيَوَانُ لَا يَجُوْزُ بَيْعُ بَعْضِهِ بِبَعْضٍ نَسِيئَةً ، وَإِنْ اخْتَلَفَتْ أَجْنَاسُهُ، لَا يَجُوْزُ بَيْعُ عَبْدٍ بِبَعِيْرٍ ، وَلَا بِبَقَرَةٍ وَلَا بِشَاةٍ ، نَسِيئَةً .وَلَوْ كَانَ النَّهْيُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً ، إِنَّمَا كَانَ لِاتِّفَاقِ النَّوْعَيْنِ ، لَجَازَ بَيْعُ الْعَبْدِ بِالْبَقَرَةِ نَسِيئَةً ، لِأَنَّهَا مِنْ غَيْرِ نَوْعِهِ، كَمَا جَازَ بَيْعُ الثَّوْبِ الْكَتَّانِ ، بِالثَّوْبِ الْقُطْنِ الْمَوْصُوْفِ ، نَسِيئَةً .فَلَمَّا بَطَلَ ذٰلِكَ فِيْ نَوْعِهِ، وَفِيْ غَيْرِ نَوْعِهِ ثَبَتَ أَنَّ النَّهْيَ فِيْ ذٰلِكَ ، إِنَّمَا كَانَ لِعَدَمِ وُجُوْدِ مِثْلِهِ ، وَلِأَنَّهُ غَيْرُ مَوْقُوْفٍ عَلَيْهِ .وَإِذَا كَانَ إِنَّمَا بَطَلَ بَيْعُ بَعْضِهِ بِبَعْضٍ نَسِيئَةً ، لِأَنَّهُ غَيْرُ مَوْقُوْفٍ عَلَيْهِ، بَطَلَ قَرْضُهُ أَيْضًا لِأَنَّهُ غَيْرُ مَوْقُوْفٍ عَلَيْهِ .فَهٰذَا هُوَ النَّظْرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا ، مَا قَدْ أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ فِي اسْتِقْرَاضِ الْإِمَاءِ ، أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ ، رَهْنُ حَيَوَانٍ .فَاسْتِقْرَاضُ سَائِرِ الْحَيَوَانِ فِي النَّظَرِ أَيْضًا ، كَذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِنَّا رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَكَمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ ، أَوْ أَمَةٍ وَحَكَمَ فِي الدِّيَةِ بِمِائَةٍ مِنَ الْإِبِلِ ، وَفِيْ أُرُوْشِ الْأَعْضَاءِ ، بِمَا قَدْ حَكَمَ بِهِ ، مِمَّا قَدْ جَعَلَهُ فِي الْإِبِلِ ، وَكَانَ ذٰلِكَ حَيَوَانًا كُلَّهُ يَجِبُ فِي الذِّمَّةِ فَلِمَ لَا كَانَ كُلُّ الْحَيَوَانِ أَيْضًا كَذٰلِكَ ؟ .قِيْلَ لَهُ : قَدْ حَكَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدِّيَةِ وَالْجَنِيْنِ بِمَا ذَكَرْتُ مِنَ الْحَيَوَانِ ، وَمَنَعَ مِنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ بَعْضِهِ بِبَعْضٍ نَسِيئَةً ، عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَشَرَحْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ .فَثَبَتَ النَّهْيُ فِيْ وُجُوْبِ الْحَيَوَانِ فِي الذِّمَّةِ بِأَمْوَالٍ ، وَأُبِيحَ وُجُوْبُ الْحَيَوَانِ فِي الذِّمَّةِ بِغَيْرِ أَمْوَالٍ .فَهٰذَانِ أَصْلَانِ مُخْتَلِفَانِ نُصَحِّحُهُمَا ، وَنَرُدُّ إِلَيْهِمَا سَائِرَ الْفُرُوْعِ .فَنَجْعَلُ مَا كَانَ بَدَلًا مِنْ مَالٍ ، حُكْمَهُ حُكْمَ الْقَرْضِ الَّذِي وَصَفْنَا ، وَمَا كَانَ بَدَلًا مِنْ غَيْرِ مَالٍ ، فَحُكْمُهُ حُكْمُ الدِّيَاتِ .وَالْغُرَّةُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ ، التَّزْوِيْجِ عَلٰى أَمَةٍ وَسَطٍ ، أَوْ عَلٰى عَبْدٍ وَسَطٍ ، وَالْخُلْعَ ، عَلٰى أَمَةٍ وَسَطٍ ، أَوْ عَلٰى عَبْدٍ وَسَطٍ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ مَا وَصَفْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ فِيْ جَنِيْنِ الْحُرَّةِ ، غُرَّةً عَبْدًا ، أَوْ أَمَةً . وَأَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ أَنَّ ذٰلِكَ لَا يَجِبُ فِيْ جَنِيْنِ الْأَمَةِ ، وَأَنَّ

الْوَاجِبَ فِيهِ دَرَاهِمُ أَوْ دَنَانِيرُ ، عَلَى مَا اخْتَلَفُوا .فَقَالَ بَعْضُهُمْ :عُشْرُ قِيمَةِ الْجَنِينِ ، إِنْ كَانَ أُنْثَى ، وَنِصْفُ عُشْرِ قِيمَتِهِ، إِنْ كَانَ ذَكَرًا .وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ ، أَبُوْ حَنِيفَةَ ، وَأَبُوْ يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ .وَقَالَ آخَرُوْنَ :نِصْفُ عُشْرِ قِيمَةِ أُمِّ الْجَنِينِ ، وَأَجْمَعُوْا فِيْ جَنِيْنِ الْبَهَائِمِ أَنَّ فِيْهِ مَا نَقَصَ أُمُّ الْجَنِيْنِ .وَكَانَتِ الدِّيَاتُ الْوَاجِبَةُ مِنَ الْإِبِلِ ، عَلَى مَا أَوْجَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَجِبُ فِيْ أَنْفُسِ الْأَحْرَارِ ، وَلَا يَجِبُ فِيْ أَنْفُسِ الْعَبِيْدِ .فَكَانَ مَا حَكَمَ فِيْهِ بِالْحَيَوَانِ الْمَجْعُوْلِ فِي الذِّمَمِ ، هُوَ مَا لَيْسَ بِبَدَلٍ مِنْ مَالٍ ، وَمَنَعَ مِنْ ذٰلِكَ فِي الْأَبْدَالِ مِنَ الْأَمْوَالِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْقَرْضَ الَّذِيْ هُوَ بَدَلٌ مِنْ مَالٍ ، لَا يَجِبُ فِيْهِ حَيَوَانٌ فِي الذِّمَمِ ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ نَفَرٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ .

۵۶۱۸: حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ روایات جن میں حیوان کی بیع حیوان کے بدلے ادھار جائز قرار دی گئی تھی اس کی ناسخ بن جائیں گی اور حیوان کو کرایہ پر لینا بھی اسی میں داخل ہونے کی وجہ سے ناجائز ٹھہرے گا۔ فریق اوّل والے کہتے ہیں کہ یہ الزام ہم پر لاگو نہیں ہوتا کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ گندم گندم کے بدلے ادھار فروخت نہیں کر سکتے مگر اس کو قرض پر لینا جائز ہے بالکل اسی طرح حیوان کی بیع حیوان کے بدلے ادھار تو جائز نہیں مگر حیوان کو قرض پر لینا جائز ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کو حیوان کے بدلے ادھار فروخت کرنے سے منع فرمایا تو اس میں احتمال یہ ہے کہ ان حیوانات میں مماثلت معلوم نہیں ہو سکتی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی وجہ وہی ہو جو فریق اوّل نے گندم پر قیاس کرتے ہوئے کہی ہے اگر عدم مماثلت ثابت ہوتی ہو تو اس سے دوسرے قول کا ثبوت ملتا ہے اور اگر ان کو ایک نوع تسلیم کیا جائے تو ان کو بطور ادھار ایک دوسرے کے بدلے فروخت کرنا جائز نہیں تو اس صورت میں دوسرے قول والوں کے لئے پہلے قول والوں کے خلاف دلیل نہ بن سکے گی۔ اب ہم اس کو جانچتے ہیں (مکیلی) ماپ کر دی جانے والی اشیاء سے موازنہ کیا تو دیکھا کہ ماپی جانے والی اشیاء کی فروخت ادھار درست نہیں البتہ میں قرض جائز ہے اور دوسری طرف موزونی (وزن کی جانے والی) اشیاء کو دیکھا تو سونے چاندی کے علاوہ کا وہی حکم ہے جو مکیلی اشیاء کا ہے۔ اب ہم نے مکیلی اور موزونی اشیاء کے علاوہ اشیاء کو دیکھا مثلاً کپڑا وغیرہ تو ان کو ایک دوسرے کے بدلے فروخت کرنے میں کوئی حرج نہ پایا۔ خواہ وہ مقدار میں کم یا زیادہ ہو۔ مگر ان کو ایک دوسرے کے بدلے ادھار فروخت کرنے میں فقہاء اسلام کا اختلاف ہے۔ ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ جو ایک قسم سے تعلق رکھتی ہے ان کو تو ایک دوسرے کے بدلے بطور ادھار فروخت کرنا درست نہیں ہے اور جن کی اقسام مختلف ہیں انہیں

ایک دوسرے کے بدلے بطور ادھار فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ قول امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا ہے۔ دوسری جماعت کا قول یہ ہے کہ ان کو ایک دوسرے کے بدلے نقد و ادھار دونوں طرح فروخت کرنا درست ہے خواہ ان کی نوع ایک ہو یا الگ الگ یہ تفصیل مکیلی موزونی عددی اشیاء کے حکم کی کردی ہے۔ یہ حیوان کے علاوہ ہیں۔ پس مکیلی موزونی اشیاء کے علاوہ اشیاء کو جبکہ انواع الگ ہوں تو ادھار فروخت میں کوئی حرج نہیں۔ خواہ فروخت شدہ شئی اور اس کا بدل دونوں کپڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ مگر حیوان کو حیوان کے بدلے ادھار فروخت کرنا جائز نہیں ہے اگر ان کی جنس مختلف ہو تب بھی ان کی بیع درست نہیں ہے مثلاً اونٹ گائے اور بکری کے بدلے غلام کو بطور ادھار فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حیوان حیوان کے بدلے ادھار فروخت کی ممانعت ان کے ایک نوع ہونے کی وجہ سے ہوتی تو گائے کے بدلے غلام کی فروخت تو جائز ہونی چاہئے تھی۔ کیونکہ ان میں تو نوع مختلف ہیں جیسا کہ ریشمی کپڑے کو سوتی کپڑے کے بدلے فروخت کرنا جائز ہے۔ پس جب یہ حکم نوع اور غیر نوع دونوں میں باطل ٹھہرا تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ممانعت کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ وہ اس کی مثل نہیں اور اس لئے بھی کہ اس کی موقوف علیہ نہیں تو جب ان میں ایک دوسرے کی آپس میں ادھار بیع باطل ہے کیونکہ اس پر اس کا دارومدار نہیں تو اس کو قرض پر لینا بھی باطل ہے کیونکہ اس کی مثل پر اطلاع نہیں ہو سکتی۔ اس سلسلہ میں نظر کا تقاضا یہی ہے اور جو چیز کی مزید مؤید ہے وہ یہ ہے کہ لونڈیوں کو قرض پر لینا سب کے نزدیک ناجائز ہے اور وہ بھی حیوان کی جنس میں شامل ہیں پس قیاس کے طور پر تمام حیوانات کا یہی حکم ہونا چاہئے۔ اگر کوئی معترض کہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ناتمام بچے کو گرانے میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم فرمایا ہے اور دیت کے طور پر سو اونٹ کا حکم ہے اسی طرح اعضاء کی دیت کا حکم تو وہ فقط اونٹوں میں مقرر فرمایا دیگر حیوانات میں نہیں حالانکہ ذمہ میں واجب ہونے والے تو سبھی حیوانات ہیں۔ ان کا حکم یکساں کیوں نہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے دیت اور ناتمام بچوں کے تاوان میں وہ حیوان دینے کا حکم فرمایا جس کا تم نے ذکر کیا ہے اور حیوانات کو ایک دوسرے کے بدلے بطور ادھار فروخت کرنے سے منع فرمایا جیسا کہ ہم نے اس باب کے شروع میں وضاحت سے ذکر کر دیا ہے تو کسی کے ذمہ حیوان کے ثابت کرنے کی نفی ثابت ہو گئی اور غیر مال کے بدلے حیوان کا وجوب جائز قرار پایا۔ یہ دونوں الگ الگ قاعدے ہیں ان دونوں کو ہم درست قرار دے کر ان کے فروعات کو ان کی طرف لوٹاتے ہیں۔ جو چیز مال کے بدلے میں ہو اس کو ہم اس قرض کا حکم دیتے ہیں جو ہم نے بیان کیا اور جو چیز غیر مال کا بدل ہو اس کا حکم دیت اور غرہ (ناتمام بچے کا بدل) کا حکم قرار دیتے ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا اور اسی قسم میں درمیانے قسم کی لونڈی یا غلام کے عوض نکاح کرنے کا مسئلہ ہے اسی طرح درمیانی قسم کی لونڈی یا غلام کے بدلے خلع کرنا ہے۔ اس کے درست ہونے کی دلیل یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے آزاد عورت کے جنین میں ایک غلام یا لونڈی مقرر فرمائی ہے اور اس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ لونڈی کے ناتمام

بچے میں لونڈی لازم نہیں بلکہ اس میں دینار ودرہم لازم ہیں جیسا کہ اس میں اختلاف ہے بعض نے اگر لڑکی ہو تو جنین کی قیمت کا دسواں حصہ اور لڑکا ہو تو اس کی قیمت کا بیسواں حصہ ہے۔امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔علماء کا دوسرا گروہ فرماتا ہے جنین کی ماں کی جو قیمت ہے اس کا بیسواں حصہ ہے مگر جانوروں کے جنین کے سلسلہ میں اتفاق ہے کہ جنین کی ماں کی قیمت میں جتنا نقصان ہوا وہ واجب ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں نے اونٹوں کے ذریعہ جو دیت لازم فرمائی ہے وہ آزادنفوس کے سلسلہ میں لازم ہے غلاموں میں نہیں۔ پس جن کے بدلے حیوانات کو رکھا گیا وہ اموال نہیں جبکہ اموال کے بدلے اس کی ممانعت کی گئی اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ قرض جو کہ مال کا بدل ہے اس میں کسی کے ذمہ حیوان واجب نہ ہوں گے۔ یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ روایات جن میں حیوان کی بیع حیوان کے بدلے ادھار جائز قرار دی گئی تھی اس کی ناسخ بن جائیں گی اور حیوان کو کرایہ پر لینا بھی اسی میں داخل ہونے کی وجہ سے ناجائز ٹھہرے گا۔

ایک اعتراض:

فریق اوّل والے کہتے ہیں کہ یہ الزام ہم پر لاگو نہیں ہوتا کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ گندم گندم کے بدلے ادھار فروخت نہیں کر سکتے مگر اس کو قرض پر لینا جائز ہے بالکل اسی طرح حیوان کی بیع حیوان کے بدلے ادھار تو جائز نہیں مگر حیوان کو قرض پر لینا جائز ہے۔

الجواب ونظر طحاوی رحمہ اللہ:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کو حیوان کے بدلے ادھار فروخت کرنے سے منع فرمایا تو اس میں احتمال یہ ہے کہ ان حیوانات میں مماثلت معلوم نہیں ہوسکت اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی وجہ وہی ہو جو فریق اوّل نے گندم پر قیاس کرتے ہوئے کہی ہے اگر عدم مماثلت ثابت ہوتی ہو تو اس سے دوسرے قول کا ثبوت ملتا ہے اور اگر ان کو ایک نوع تسلیم کیا جائے تو ان کو بطور ادھار ایک دوسرے کے بدلے فروخت کرنا جائز نہیں تو اس صورت میں دوسرے قول والوں کے لئے پہلے قول والوں خلاف دلیل نہ بن سکے گی۔اب ہم اس کو جانچتے ہیں (مکیلی) ماپ کردی جانے والی اشیاء سے موازنہ کیا تو دیکھا کہ ماپی جانے والی اشیاء کی فروخت ادھار درست نہیں البتہ میں قرض جائز ہے اور دوسری طرف موزونی (وزن کی جانے والی) اشیاء کو دیکھا تو سونے چاندی کے علاوہ کا وہی حکم ہے جو مکیلی اشیاء کا ہے۔

اب ہم نے مکیلی اور موزونی اشیاء کے علاوہ اشیاء کو دیکھا مثلاً کپڑا وغیرہ تو ان کو ایک دوسرے کے بدلے فروخت کرنے میں کوئی حرج نہ پایا۔خواہ وہ مقدار میں کم یا زیادہ ہو۔مگر ان کو ایک دوسرے کے بدلے ادھار فروخت کرنے میں فقہاء اسلام کا اختلاف ہے۔

ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ جو ایک قسم سے تعلق رکھتی ہے ان کو تو ایک دوسرے کے بدلے بطور ادھار فروخت کرنا درست نہیں ہے اور جن کی اقسام مختلف ہیں انہیں ایک دوسرے کے بدلے بطور ادھار فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

یہ قول امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا ہے۔

دوسری جماعت کا قول یہ ہے کہ ان کو ایک دوسرے کے بدلے نقد وادھار دونوں طرح فروخت کرنا درست ہے خواہ ان کی نوع ایک ہو یا الگ الگ یہ تفصیل مکیلی' موزونی' عددی اشیاء کے حکم کی کر دی ہے۔ یہ حیوان کے علاوہ ہیں۔ پس مکیلی موزونی اشیاء کے علاوہ اشیاء کو جبکہ انواع الگ ہوں تو ادھار فروخت میں کوئی حرج نہیں۔ خواہ فروخت شدہ شئی اور اس کا بدن دونوں کپڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ مگر حیوان کو حیوان کے بدلے ادھار فروخت کرنا جائز نہیں ہے اگر ان کی جنس مختلف ہو تب بھی ان کی بیع درست نہیں ہے مثلاً اونٹ گائے اور بکری کے بدلے غلام کو بطور ادھار فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حیوان کی حیوان نہیں ہے۔ اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حیوان کی حیوان کے بدلے ادھار فروخت کی ممانعت ان کے ایک نوع ہونے کی وجہ سے ہوتی تو گائے کے بدلے غلام کی فروخت تو جائز ہونی چاہئے تھی۔ کیونکہ ان میں تو نوع مختلف ہیں جیسا کہ ریشمی کپڑے کو سوتی کپڑے کے بدلے فروخت کرنا جائز ہے۔

پس جب یہ حکم نوع اور غیر نوع دونوں میں باطل ٹھہرا تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ممانعت کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ وہ اس کی مثل نہیں اور اس لئے بھی کہ اس کی موقوف علیہ نہیں تو جب ان میں ایک دوسرے کی آپس میں ادھار بیع باطل ہے کیونکہ اس پر اس کا دارومدار نہیں تو اس کو قرض پر لینا بھی باطل ہو کیونکہ اس کی مثل پر اطلاع نہیں ہو سکتی۔

اس سلسلہ میں نظر کا تقاضا یہی ہے اور جو چیز کی مزید مؤید ہے وہ یہ ہے کہ لونڈیوں کو قرض پر لینا سب کے نزدیک ناجائز ہے اور وہ بھی حیوان کی جنس میں شامل ہیں پس قیاس کے طور پر تمام حیوانات کا یہی حکم ہونا چاہئے۔

سوال: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناتمام بچے کو گرانے میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم فرمایا ہے اور دیت کے طور پر سو اونٹ کا حکم ہے اسی طرح اعضاء کی دیت کا حکم تو وہ فقط اونٹوں میں مقرر فرمایا دیگر حیوانات میں نہیں حالانکہ ذمہ میں واجب ہونے والے تو سبھی حیوانات ہیں۔ ان کا حکم یکساں کیوں نہیں۔

الجواب اور دو قاعدے:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت اور ناتمام بچوں کے تاوان میں وہ حیوان دینے کا حکم فرمایا جس کا تم نے ذکر کیا ہے اور حیوانات کو ایک دوسرے کے بدلے بطور ادھار فروخت کرنے سے منع فرمایا جیسا کہ ہم نے اس باب کے شروع میں وضاحت سے ذکر کر دیا ہے تو کسی کے ذمہ حیوان کے ثابت کرنے کی نفی ثابت ہو گئی اور غیر مال کے بدلے حیوان کا وجوب جائز قرار پایا۔

یہ دونوں الگ الگ قاعدے ہیں ان دونوں کو ہم درست قرار دے کر ان کے فروعات کو ان کی طرف لوٹاتے ہیں۔

جو چیز مال کے بدلے میں ہو اس کو ہم اس قرض کا حکم دیتے ہیں جو ہم نے بیان کیا اور جو چیز غیر مال کا بدل ہو اس کا حکم

دیت اور غرہ (ناتمام بچے کا بدل) کا حکم قرار دیتے ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا اور اسی قسم میں درمیانے قسم کی لونڈی یا غلام کے عوض نکاح کرنے کا مسئلہ ہے اسی طرح درمیانی قسم کی لونڈی یا غلام کے بدلے خلع کرنا ہے۔

اس کی دلیل: اس کے درست ہونے کی دلیل یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے آزاد عورت کے جنین میں ایک غلام یا لونڈی مقرر فرمائی ہے اور اس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ لونڈی کے ناتمام بچے میں لونڈی لازم نہیں بلکہ اس میں دینار و درہم لازم ہیں جیسا کہ اس میں اختلاف ہے بعض نے اگر لڑکی ہو تو جنین کی قیمت کا دسواں حصہ اور لڑکا ہو تو اسکی قیمت کا بیسواں حصہ ہے۔

امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد ﷭ کا یہی قول ہے۔

علماء کا دوسرا گروہ: جنین کی ماں کی جو قیمت ہے اس کا بیسواں حصہ ہے مگر جانوروں کے جنین کے سلسلہ میں اتفاق ہے کہ جنین کی ماں کی قیمت میں جتنا نقصان ہوا وہ واجب ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے ذریعہ جو دیت لازم فرمائی ہے وہ آزاد نفوس کے سلسلہ میں لازم ہے غلاموں میں نہیں۔

پس جن کے بدلے حیوانات کو رکھا گیا وہ اموال نہیں جبکہ اموال کے بدلے اس کی ممانعت کی گئی اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ قرض جو کہ مال کا بدل ہے اس میں کسی کے ذمہ حیوان واجب نہ ہوں گے۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد ﷭ کا قول ہے۔

اقوال متقدمین سے تائید:

۵۶۱۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبِ الْكَيْسَانِيُّ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : أَسْلَمَ زَيْدُ بْنُ خُلَيْدَةَ إِلٰى عِتْرِيْسِ بْنِ عُرْقُوْبٍ فِيْ قَلَائِصَ ، كُلُّ قَلُوْصٍ بِخَمْسِيْنَ ، فَلَمَّا حَلَّ الْأَجَلُ جَاءَ يَتَقَاضَاهُ ، فَأَتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَسْتَنْظِرُهُ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ رَأْسَ مَالِهِ .

۵۶۱۹: طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ زید بن خلیدہ نے عتریس بن عرقوب کے ساتھ اونٹنیوں میں بیع سلم کی ہر اونٹنی پچاس کے بدلے جب میعاد پوری ہو گئی تو وہ اونٹوں کا تقاضا کرنے آئے عتریس بن عرقوب حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ ان سے مہلت طلب کی جائے تو انہوں نے ان کو منع کر دیا اور حکم فرمایا کہ اپنا اصل مال لے لو۔

۵۶۲۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : اَلسَّلَفُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ إِلٰى أَجَلٍ مُسَمًّى ، لَا بَأْسَ بِهِ ، مَا خَلَا الْحَيَوَانَ .

۵۶۲۰: ابراہیم نے ابن مسعود ﷛ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا حیوان کے علاوہ ہر چیز میں بیع سلم ہو سکتی

ہے۔

۵۶۲۱: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :كَانَ حُذَيْفَةُ يَكْرَهُ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ .

۵۶۲۱: سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حیوان میں بیع سلم کو ناپسند قرار دیتے تھے۔

۵۶۲۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَفِ فِي الْوُصَفَاءِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .قُلْتُ فَإِنَّ أُمَرَاءَ نَا يَنْهَوْنَنَا عَنْ ذٰلِكَ ، قَالَ :فَأَطِيْعُوْا أُمَرَاءَ كُمْ ، وَأُمَرَاؤُنَا يَوْمَئِذٍ ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ ، وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۶۲۲: ابونضرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے غلاموں اور لونڈیوں میں بیع سلم کا حکم دریافت کیا تو فرمایا کوئی حرج نہیں میں نے ان سے کہا کہ ہمارے حکام تو اس سے منع کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ان کی اطاعت کرو۔ ان دنوں ہمارے حکام عبدالرحمٰن بن سمرہ اور دیگر اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

كِتَابُ الصَّرْفِ

بیع صرف کا بیان

بَابُ الرِّبَا

سود کا بیان

خلاصۃ الزام: ربا شرع میں معاوضۃ المال بالمال میں اس اضافے کو کہتے ہیں جس کے مقابلہ میں کوئی عوض نہ ہو اور ہر وہ قرض جو نفع لائے وہ ربا ہے۔ظاہرا تو اشیاء ستہ میں صرف ربا کو مانتے ہیں دیگر تمام ائمہ مجتہدین دیگر اشیاء میں اختلاف علت کے ساتھ ربا کے قائل ہیں۔

نمبر ①: بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے ایک مثل کو دو مثل کے بدلے دے سکتے ہیں۔

فریق ثانی کا قول: سونا چاندی نقد ایک جنس ہو تو برابر برابر اور جنس الگ ہو تو کم زیادہ دیا جاسکتا ہے۔

۵۶۲۳: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيٰى ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَزِيْدَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ .

۵۶۲۳: عبیداللہ بن ابی یزید نے ابن عباس ؓ سے انہوں نے اسامہ بن زید ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سود ادھار میں ہے۔

تخریج : مسلم فی المساقاۃ ۱۰۱/۱۰۲، نسائی فی البیوع باب ۵۰، ابن ماجہ فی التجارات باب۴۹، دارمی فی البیوع باب ۴۲، مسند احمد ۵، ۲۰۲/۲۰۶، ۲۰۹۔

۵۶۲۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا الْخَطِیْبُ بْنُ نَاصِحٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۶۲۴: عمرو بن دینار نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے۔

۵۶۲۵: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِیُّ ، عَنْ خَالِدٍ هُوَ الْحَذَّاءُ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبَا اِلَّا فِی النَّسِیْئَةِ .

۵۶۲۵: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے اسامہ بن زیدؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف قرض میں سود ہے۔

۵۶۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَیْمُوْنٍ ، قَالَ :ثَنَا الْوَلِیْدُ ، عَنِ الْأَوْزَاعِیِّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّ أَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ لَقِیَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ :أَرَأَیْتَ أَیْ أَخْبِرْنِیْ قَوْلَكَ فِی الصَّرْفِ یَعْنِی الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَبَیْنَهُمَا فَضْلٌ ، أَشَیْءٌ سَمِعْتَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ شَیْءٌ وَجَدْتَهٗ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :أَمَّا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا أَعْلَمُهٗ، وَأَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ .وَلٰكِنْ حَدَّثَنِیْ أُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الرِّبَا فِی النَّسِیْئَةِ .

۵۶۲۶: عطاء کہتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے پوچھا بیع صرف میں تم کیا کہتے ہو۔ جبکہ درمیان میں اضافہ لیا جائے کیا تم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات سنی یا کتاب اللہ میں کوئی چیز پائی؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے کتاب اللہ میں میں اس کے متعلق میں کوئی چیز نہیں جانتا البتہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔ لیکن میں نے اُسامہ بن زید سے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک سود قرض میں ہے۔

تخریج : مسلم فی المساقات ۱۰۴، دارمی فی البیوع باب۴۲، مسند احمد ۵، ۲۰۶/۲۰۹۔

۵۶۲۷: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ دَاوٗدَ بْنِ قَیْسٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ ، عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ :أَرَأَیْتَ الَّذِیْ تَقُوْلُ ، الدِّیْنَارَیْنِ

بِالدِّيْنَارِ ، وَالدِّرْهَمَيْنِ بِالدِّرْهَمِ ، أَشْهَدُ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ ، لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا .فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ .فَقَالَ فَإِنِّيْ لَمْ أَسْمَعْ هٰذَا، إِنَّمَا أَخْبَرَنِيْهِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ .قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ :وَنَزَعَ عَنْهَا ابْنُ عَبَّاسٍ .

۵۶۲۷: عطا ابن یسار نے ابوسعید خدری سے نقل کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا دو دینار کی بیع ایک دینار کے بدلے دو درہم کی بیع ایک درہم کے بدلے کیا درست خیال کرتے ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا دینار کے بدلے دینار اور درہم کے بدلے درہم بلا تفاضل (اضافہ) درست ہے۔
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے کیا تم نے یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے میں نے کہا۔ جی ہاں۔ وہ کہنے لگے میں نے یہ نہیں سنا۔ مجھے تو اسامہ نے وہ بات بتلائی۔ ابوسعید کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس بات سے رجوع کر لیا۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۷۹' مالك فی البیوع ۷۹' مسلم فی المساقات ۸۶/۸۵' نسائی فی البیوع باب۴۶/۴۵' ابن ماجه فی التجارات باب۴۸/۵۰' مالك فی البیوع ۳۱/۲۹' مسند احمد ۲' ۴۸۵/۳۷۹۔

۵۶۲۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا قَيْسٌ ، وَهُوَ ابْنُ الرَّبِيْعِ ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحِ السَّمَّانِ ، قَالَ :قُلْتُ لِأَبِيْ سَعِيْدٍ :أَنْتَ تَنْهٰى عَنِ الصَّرْفِ ، وَابْنُ عَبَّاسٍ يَأْمُرُ بِهٖ .فَقَالَ :قَدْ لَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ تُفْتِيْ بِهٖ فِي الصَّرْفِ ؟ أَشَيْءٌ وَجَدْتَهٗ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، أَوْ شَيْءٌ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ .فَقَالَ : أَنْتُمْ أَقْدَمُ صُحْبَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ ، وَمَا أَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا مَا تَقْرَءُوْنَ ، وَلٰكِنْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبَا إِلَّا فِي الدَّيْنِ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ بَيْعَ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ ، وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ ، مِثْلَيْنِ بِمِثْلٍ ، جَائِزٌ ، إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رَوَيْنَا عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَا يَجُوْزُ بَيْعُ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ ، وَلَا الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ ، إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، سَوَاءً بِسَوَاءٍ ، يَدًا بِيَدٍ .وَكَانَتِ الْحُجَّةُ لَهُمْ فِيْ تَأْوِيْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ أَنَّ ذٰلِكَ الرِّبَا إِنَّمَا عَنٰى بِهٖ رِبَا الْقُرْآنِ ، الَّذِيْ كَانَ أَصْلُهٗ فِي النَّسِيْئَةِ ، وَذٰلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَكُوْنُ لَهٗ عَلٰى صَاحِبِهِ الدَّيْنُ ، فَيَقُوْلُ لَهٗ :أَجِّلْنِيْ مِنْهُ إِلٰى كَذَا وَكَذَا بِكَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا أَزِيْدُكَهَا فِيْ دَيْنِكَ، فَيَكُوْنُ مُشْتَرِيًا

لِأَجَلٍ بِمَالٍ ، فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ ذٰلِكَ بِقَوْلِهٖ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ ثُمَّ جَاءَتِ السُّنَّةُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِتَحْرِيْمِ الرِّبَا فِي التَّفَاضُلِ ، فِي الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ ، وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ ، وَسَائِرِ الْأَشْيَاءِ ، الْمَكِيْلَاتِ وَالْمَوْزُوْنَاتِ ، عَلٰى مَا ذَكَرَهُ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ، فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فِيْ بَابِ بَيْعِ الْحِنْطَةِ بِالشَّعِيْرِ فَكَانَ ذٰلِكَ رِبًا حُرِّمَ بِالسُّنَّةِ وَتَوَاتَرَتْ بِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَتّٰى قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الرِّبَا الْمُحَرَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، هُوَ غَيْرُ الرِّبَا ، وَالَّذِيْ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، رُجُوْعُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلٰى مَا حَدَّثَهُ بِهٖ أَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .فَلَوْ كَانَ مَا حَدَّثَهُ بِهٖ أَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مِنْ ذٰلِكَ ، فِي الْمَعْنَى الَّذِيْ كَانَ أُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ بِهٖ اِذًا ، لَمَا كَانَ حَدِيْثُ أَبِيْ سَعِيْدٍ عِنْدَهُ بِأَوْلٰى مِنْ حَدِيْثِ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ عَلِمَ بِتَحْرِيْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الرِّبَا ، حَتّٰى حَدَّثَهُ بِهٖ أَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَعَلِمَ أَنَّ مَا كَانَ حَدَّثَهُ بِهٖ أُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ فِيْ رِبًا غَيْرِ ذٰلِكَ الرِّبَا .فَمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْوِ مَا ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

۵۶۲۸: ابوصالح سمان کہتے ہیں کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا تم بیع صرف میں تفاضل کو روکتے ہو اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کی اجازت دیتے ہیں۔ تو ابوسعید کہنے لگے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملا اور میں نے ان سے پوچھا تم بیع صرف میں تفاضل کا جو فتویٰ دیتے ہو اس کی کیا حقیقت ہے؟ کیا تم نے کتاب اللہ میں کوئی چیز پائی یا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ تو وہ کہنے لگے تمہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے زیادہ صحبت حاصل ہے میں قرآن مجید میں تو وہی پڑھتا ہوں جو تم پڑھتے ہو لیکن اسامہ بن زید نے مجھے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ربا صرف قرض میں ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ سونا' سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے دو مثل ایک مثل کے بدلے لے سکتے ہیں جبکہ نقد ہو۔ انہوں نے اسامہ بن زید کی اس روایت کو دلیل بنایا ہے۔ چاندی چاندی کے بدلے اور سونا سونے کے بدلے برابر برابر اور دست بدست لے دے سکتے ہیں۔ فریق اوّل کے موقف کا جواب یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ روایت جس کو اسامہ بن زید سے

روایت کیا گیا اس سے قرآن مجید میں مذکور ربا مراد ہے جس کی اصل ادھار پر تھی اور اس کی مثال اس طرح ہے کہ کسی آدمی کا اپنے ساتھی پر قرض ہوتا وہ اسے کہتا تم مجھے قرض کے سلسلہ میں اتنی اتنی مہلت اتنے دراہم کے بدلے میں دے دو جو تمہارے قرض میں شامل کر دیئے جائیں گے۔ تو گویا وہ وقت مال کے بدلے خریدتا۔ پس جناب باری تعالیٰ نے اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا "یاایھاالذین امنوا اتقوااللہ وذروا مابقی من الربوا ان کنتم مؤمنین" (البقرہ۔۲۷۸) پھر سنت نے اس کے بعد تفاضل میں ربا کو حرام قرار دیا۔ سونا بدلے سونے کے اور چاندی کے بدلے چاندی اور تمام مکیلی اور موزونی اشیاء میں تفاضل کو حرام قرار دیا گیا جیسا کہ عبادہ بن صامتؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے جو کہ باب "بیع الحنطة بالشعیر" میں گزری یہ وہ ربا ہے جس کو سنت سے حرام کیا اور اس سلسلہ میں متواتر روایات جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہوئیں جن سے حجت قائم ہوگئی۔ اب رہی یہ بات کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ ان روایات میں جس رباء کی حرمت کا تذکرہ ہے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما عن اسامہ بن زیدؓ سے منقول روایت والے ربا سے الگ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ابوسعید کی بات سن کر رجوع کرنا۔ اگر وہ روایات جو ابوسعیدؓ نے بیان کی اور اسامہ بن زیدؓ کی روایت کا ایک مفہوم ہوتا تو وہ ان کے ہاں اسامہ بن زید کی روایت سے مقدم نہ ہوتی مگر ان کو اس ربا کی حرمت کا اس وقت تک علم نہ تھا یہاں تک کہ ابو سعیدؓ نے ان کو روایت بیان کی۔ پس انہوں نے معلوم کر لیا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور ربا اس سے مختلف ہے جو ابوسعیدؓ کی روایت میں وارد ہے جو کہ جناب نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت کی مؤید روایات:

۵۶۲۹: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ : ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدِ بْنِ کَاسِبٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ أَبِیْ حَازِمٍ ، قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ مَوْلًی لَهُمْ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِیْ عَامِرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الدِّیْنَارَ بِالدِّیْنَارَیْنِ ، وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَیْنِ .

۵۶۲۹: مالک بن ابی عامر نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کی جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دینار کو دو دینار کے بدلے اور ایک درہم کو دو دراہم کے بدلے مت فروخت کرو۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۷۹' مسلم فی المساقاة ۷۸' نسائی فی البیوع باب۴۵' ۴۶ مالك فی البیوع ۳۲' مسند احمد ۱۰۹/۲' ۲۰۶/۵۔

۵۶۳۰: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ ، أَنَّ حُمَیْدَ بْنَ قَیْسٍ حَدَّثَهٗ ، عَنْ مُجَاهِدٍ الْمَکِّیِّ ، أَنَّ صَائِغًا -هُوَ عَامِلُ الْحُلِیِّ- سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ : إِنِّیْ أَصُوْغُ ثُمَّ أَبِیْعُ الشَّیْءَ مِنْ ذٰلِكَ بِأَکْثَرَ مِنْ وَزْنِهٖ ، وَأَسْتَفْضِلُ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ عَمَلِیْ. فَنَهَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ

ذٰلِكَ .فَجَعَلَ الصَّائِغَ يُرَدِّدُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ ، وَيَأْبَاهُ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى دَابَّتِهٖ، أَوْ اِلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ .فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ ، لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا ، هٰذَا عَهْدُ نَبِيِّنَا اِلَيْنَا ، وَعَهْدُنَا اِلَيْكُمْ .

۵۶۳۰: مجاہد مکی کہتے ہیں کہ ایک زرگر نے عبداللہ بن عمر ؓ سے سوال کیا میں (سونا' چاندی) پگھلاتا ہوں پھر اس میں سے کچھ زیادہ وزن کے بدلے فروخت کرتا ہوں اور اپنے کام ومحنت کی مقدار سے زائد لیتا ہوں جناب عبداللہ نے اس کو منع کیا۔ زرگر سوال دھراتا رہا اور آپ انکار فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ ابن عمر ؓ مسجد کے دروازے یا اپنے سواری کے جانور تک پہنچ گئے عبداللہ نے اسے فرمایا۔ دینار کے بدلے دینار۔ درہم بدلے درہم کے ان میں تفاضل جائز نہیں یہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہم سے عہد لیا اور ہم تم سے عہد کر رہے ہیں۔

تخریج : مالك في البيوع ٣١۔

۵۶۳۱: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَبِي الْخَلِيْلِ ، عَنْ مُسْلِمِ الْمَكِّيِّ ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ أَنَّهٗ شَهِدَ خُطْبَةَ عُبَادَةَ أَنَّهٗ حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ ، وَزْنًا بِوَزْنٍ ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ ، وَزْنًا بِوَزْنٍ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ كَيْلًا بِكَيْلٍ ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ ، وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالتَّمْرِ ، وَالتَّمْرُ أَكْثَرُهُمَا ، يَدًا بِيَدٍ ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ ، مَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ ، فَقَدْ أَرْبٰى .

۵۶۳۱: مسلم مکی نے ابوالاشعث صنعانی سے روایت کی ہے کہ وہ عبادہ کے اس خطبہ میں موجود تھے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا سونا سونے کے بدلے برابر وزن سے اور چاندی چاندی کے بدلے برابر وزن سے اور گندم کا ماپ گندم کے برابر ناپ کر اور جو جو کے بدلے برابر ماپ سے اور جو کھجور کے بدلے اور کھجور زیادہ ہو جبکہ دست بدست ہو اور کھجور کھجور کے بدلے اور نمک نمک کے بدلے برابر وزن سے دیا جائے جس نے زیادہ لیا یا زیادہ طلب کیا اس نے سود کا کام کیا۔

تخریج : مسلم فی المساقات ۸۰' ۸۲' ترمذی فی البیوع باب ۲۳' نسائی فی البیوع باب ۴۲' ۴۳' دارمی فی البیوع باب ۴۱' مسند احمد ۳۲۰/۵٬۲۷۱۔

۵۶۳۲: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ ، وَزْنًا بِوَزْنٍ ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ ، وَزْنًا بِوَزْنٍ ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ ،

مِثْلًا بِمِثْلٍ ، فَمَنْ زَادَ ، أَوِ ازْدَادَ ، فَقَدْ أَرْبٰى .

۵۶۳۲: ابوالاشعث نے عبادہ بن صامتؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا سونا سونے کے بدلے برابر وزن سے اور چاندی چاندی کے بدلے برابر وزن سے اور گندم گندم کے بدلے برابر سرابر اور جو جو کے بدلے برابر مقدار سے اور کھجور کھجور کے بدلے برابر برابر اور نمک نمک کے بدلے برابر سرابر لیا جائے جس نے اضافہ کیا یا بڑھایا اس نے سود کا کیا کیا۔

تخریج : مسند احمد ٥، ٣١٤/٣٢٠۔

۵۶۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ ، قَالَ :ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ حَبِيْبٍ السَّرَّاجُ ، قَالَ :ثَنَا حَيَّانُ أَبُوْ زُهَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَهٰى تَمْرًا فَأَرْسَلَ بَعْضَ أَزْوَاجِهٖ، وَلَا أَرَاهَا إِلَّا أُمَّ سَلْمَةَ ، بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ فَأَتَوْا بِصَاعٍ مِنْ عَجْوَةٍ .فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ أَنْكَرَهُ قَالَ مِنْ أَيْنَ لَكُمْ هٰذَا ؟ .قَالُوْا :بَعَثْنَا بِصَاعَيْنِ ، فَأَتَيْنَا بِصَاعٍ ، فَقَالَ رُدُّوْهُ ، فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ .

۵۶۳۳: ابن بریدہ نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ کو کھجوروں کی طلب ہوئی تو بعض ازواج نے کھجوریں بھیجیں میرے خیال میں وہ ام المومنین ام سلمٰی ہیں انہوں نے دو صاع کھجور بھیج کر ایک صاع عجوہ منگوائی۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو اس کو عجیب خیال کر کے فرمایا تمہارے ہاں یہ کہاں سے آئیں؟ انہوں نے کہا ہم نے دو صاع کھجور بھیج کر یہ ایک صاع منگوائی ہے آپ نے فرمایا اس کو واپس کر دو۔ مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ (استعمال نہیں فرمائی)

۵۶۳۴: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ ، قَالَ : مَشٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ إِلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ، فِيْ حَدِيْثٍ بَلَغَهُ عَنْهُ فِيْ شَأْنِ الصَّرْفِ ، فَأَتَاهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ، فَسَأَلَهُ عَنْهُ فَقَالَ رَافِعٌ :سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ ، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ ، رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَشِفُّوْا الدِّيْنَارَ عَلَى الدِّيْنَارِ ، وَلَا الدِّرْهَمَ عَلَى الدِّرْهَمِ ، وَلَا تَبِيْعُوْا غَائِبًا مِنْهَا بِنَاجِزٍ ، وَإِنِ اسْتَنْظَرَكَ حَتّٰى يَدْخُلَ عَتَبَةَ بَابِهٖ .

۵۶۳۴: نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے تا کہ ان سے بیع صرف کے سلسلے میں پہنچنے والی روایت کے متعلق دریافت کریں رافع کے ہاں پہنچ کر پوچھا تو رافع رضی اللہ عنہ کہنے لگے میرے ان دونوں کانوں نے یہ بات سنی ہے اور میری ان آنکھوں نے دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے ایک دینار کو دوسرے دینار پر ایک درہم کو دوسرے درہم پر وزن کے اعتبار سے فضیلت مت دو اور سونے چاندی غیر موجود کو نقد کے

بدلے مت فروخت کرو۔ خواہ وہ خریدار تم سے دروازے کے اندر گھسنے کی مہلت مانگے۔

تخریج : مالك في البيوع ٣٤' ٣٥۔

اللغات :لاتشفوا۔ اضافہ کرنا۔ ناجز۔ موجود۔

٥٦٣٥: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَارِمٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ : انْطَلَقْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِلٰى أَبِىْ سَعِيْدٍ ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ قَوْلِهٖ وَاِنِ اسْتَنْظَرَكَ اِلٰى آخِرِ الْحَدِيْثِ ، فَاِنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْهُ .

٥٦٣٥: نافع کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ابوسعیدؓ کے ہاں گیا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ استنظرك سے آخر تک نقل نہیں کیا۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب٧٨' مسلم فی المساقاة ٧٦/٧٥' نسائی فی البیوع باب٤٧' ترمذی فی البیوع باب٢٤' مالك في البيوع ٣٤/٣٠' مسند احمد ٤/٣' ٥٣/٥١'۔

٥٦٣٦: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى' قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

٥٦٣٦: حماد بن سلمہ نے عبیداللہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

٥٦٣٧: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِىْ خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، اَلْكِفَّةُ بِالْكِفَّةِ ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، اَلْكِفَّةُ بِالْكِفَّةِ ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، يَدًا بِيَدٍ ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، يَدًا بِيَدٍ ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، يَدًا بِيَدٍ حَتّٰى ذَكَرَ الْمِلْحَ .

٥٦٣٧: حکیم بن جابر نے عبادہ بن صامتؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ سونا سونے کے بدلے برابر برابر پلڑا پلڑے کے برابر اور چاندی بدلے چاندی کے برابر' پلڑا برابر پلڑے کے۔ گندم بدلے گندم کے برابر سرابر دست بدست' اور جو بدلے جو کے برابر سرابر نقد و نقد اور کھجور بدلے کھجور کے برابر برابر دست بدست لیا دیا جائے یہاں تک کہ نمک کا بھی ذکر کیا۔

اللغات :الكفة۔ پلڑا۔

تخریج : نسائی فی البیوع باب٤٤۔

٥٦٣٨: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِىْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، أَنَّ سُهَيْلَ

بْنَ أَبِیْ صَالِحٍ أَخْبَرَہٗ، عَنْ أَبِیْہِ، عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَبِیْعُوا الذَّھَبَ بِالذَّھَبِ ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ ، اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، سَوَاءً بِسَوَاءٍ.

۵۶۳۸: ابوصالح نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا بدلے سونے کے اور چاندی بدلے چاندی کے مت فروخت کرومگر برابروزن پوراپورا۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۷۸/۷۷' مسلم فی المساقاۃ ۷۷/۷۵' ابو داؤد فی البیوع باب۱۳' ترمذی فی البیوع باب۲۴' نسائی فی البیوع باب۵۰/۴۷' مالك فی البیوع ۳۴/۳۰' مسند احمد ۳' ۹/۴' ۲۲/۶۔

۵۶۳۹: حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِیْ دَاوٗدَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدِّرْھَمُ بِالدِّرْھَمِ ، لَا زِیَادَۃَ ، وَالدِّیْنَارُ بِالدِّیْنَارِ ، وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَھَا عَلٰی بَعْضٍ ، وَلَا تَبِیْعُوْا غَیْبًا مِنْھَا بِنَاجِزٍ .

۵۶۳۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ درہم بدلے درہم کے نہ اضافہ نہ کمی' دینار بدلے دینار کے ایک دوسرے پر فضیلت مت دو اور نہ ہی عیب والے کو بے عیب کے بدلے میں فروخت کرو۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۷۸' مسلم فی المساقات ۷۶/۷۵' نسائی فی البیوع باب۴۷' مالك فی البیوع ۳۰' مسند احمد ۳/۴' ۶۱/۵۱۔

۵۶۴۰: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ رِجَالٌ مِنْ أَھْلِ الْعِلْمِ ، مِنْھُمْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، أَنَّ نَافِعًا ، مَوْلَی ابْنِ عُمَرَ ، حَدَّثَھُمْ ، عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَہٗ.

۵۶۴۰' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل منقول ہے۔

تخریج : بخاری فی الاعتصام باب۲۰' البیوع باب۸۹' ولوکالۃ باب۳' والمغازی باب۳۹' مسلم فی المساقاۃ ۹۵/۹۴' نسائی فی البیوع باب۴۰' مالک فی البیوع ۲۱۔

۵۶۴۱: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ أَنَّ مَالِکًا أَخْبَرَہٗ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِیْدِ بْنِ سُھَیْلٍ ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ ، عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ ، وَعَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰی خَیْبَرَ ، فَجَاءَ ہٗ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ ، فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَکُلُّ تَمْرِ خَیْبَرَ ھٰکَذَا ؟ قَالَ :لَا وَاللّٰہِ، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ ھٰذَا ، بِالصَّاعَیْنِ ، وَالصَّاعَیْنِ بِالثَّلَاثَۃِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَا تَفْعَلْ ، بِعِ الْجَمْعَ

بِالدَّرَاهِمِ ، ثُمَّ اشْتَرِ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا .

۵۶۴۱: سعید بن المسیب نے ابوسعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر پر عامل بنایا وہ جنیب نامی کھجور لایا تو آپ نے پوچھا کیا تمام خیبر کی کھجوریں ایسی ہیں اس نے کہا نہیں اللہ کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم دو صاع دے کر یہ کھجور ایک صاع اور دو صاع تین صاع دوسری کھجور دے کر لے لیتے تھے۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئندہ ایسا مت کرو۔ بلکہ تمام کھجور دراہم کے بدلے فروخت کرو اور پھر دراہم سے جنیب خریدلو۔

۵۶۴۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّازِيّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو النَّضْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ ، قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ، وَهُوَ عَلَيْنَا أَمِيرٌ مَنْ أَعْطَى بِالدِّرْهَمِ مِائَةَ دِرْهَمٍ ، فَلْيَأْخُذْهَا .فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ ، وَزْنًا بِوَزْنٍ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، فَمَنْ زَادَ فَهُوَ رِبًا .وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :إِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ، فَسَلْ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ عَنْ ذٰلِكَ .فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَقَالَ :إِنَّمَا هُوَ رَأْيٌ مِنِّيْ .

۵۶۴۲: عبداللہ بن حنین بیان کرتے ہیں کہ ایک عراقی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہنے لگا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جبکہ وہ ہم پر گورنر تھے کہ جو ایک درہم کو بدلے سو درہم دے اس کو لے لو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے میں نے عمر بن خطاب سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کے بدلے سونا وزن کر کے برابر دو۔ جس نے اضافہ کیا اس نے ربا کا معاملہ کیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے اگر تمہیں پھر بھی شک ہے تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کر لو۔ اس نے ابوسعید سے پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ میں نے یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ بات نقل کی تو انہوں نے فوراً اللہ تعالیٰ سے استغفار کی اور کہا وہ بات میں نے اپنی رائے سے کہی تھی۔

۵۶۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ أَنْكَرَهُ فَقَالَ أَنّٰى لَكَ هٰذَا ؟ قَالَ : اِشْتَرَيْتُهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ قَالَ أَضْعَفْتَ أَرْبَيْتَ، أَوْ أَرْبَيْتَ أَضْعَفْتَ .

۵۶۴۳: ابونضرہ بیان کرتے ہیں کہ ابوسعید نے بیان کیا کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجور لے کر حاضر ہوا آپ نے اس پر تعجب کرتے ہوئے فرمایا تمہارے پاس یہ کیسے آئیں اس نے کہا میں نے یہ دو صاع

کے بدلے خریدی ہیں۔ تو نے بڑھا کر سود کا معاملہ کیا یا تو نے سود والا معاملہ بڑھا کر کیا۔

تخریج : مسلم فی المساقاة ۹۹' مسند احمد ۳/ ۶۰۔

۵۶۴۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ ، قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ قَالَ : ثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعِ تَمْرٍ رَيَّانَ ، وَكَانَ تَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْلًا فَقَالَ أَنّٰى لَكُمْ هٰذَا .فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بِعْنَا صَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ ، بِصَاعٍ مِنْ هٰذَا ، فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا ، وَلٰكِنْ بِيْعُوْا تَمْرَكُمْ ، وَاشْتَرُوْا مِنْ هٰذَا .

۵۶۴۴: سعید بن المسیب نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ کے پاس سیرابی والے درخت کی کھجور لائی گئیں اور آپ کی کھجور بارانی درخت کی تھیں آپ نے فرمایا تمہیں یہ کیسے میسر آئیں؟ انہوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے دو کھجور کے بدلے ایک صاع لی ہیں تو آپ نے فرمایا ایسا مت کرو بلکہ اپنی کھجور فروخت کر کے اس سے یہ خرید لو۔

تخریج : نسائی فی البیوع باب ۴۰۔

اللغات: البعل۔ بارانی کھجور۔ ریان۔ پانی سے سینچا ہوا۔

۵۶۴۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِی ابْنُ أَبِیْ ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارٌ بِدِيْنَارٍ ، وَدِرْهَمٌ بِدِرْهَمٍ ، وَصَاعُ تَمْرٍ بِصَاعِ تَمْرٍ ، وَصَاعُ بُرٍّ بِصَاعِ بُرٍّ، وَصَاعُ شَعِيْرٍ بِصَاعِ شَعِيْرٍ ، لَا فَضْلَ بَيْنَ شَیْءٍ مِنْ ذٰلِكَ .

۵۶۴۵: ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دینار کے بدلے ایک دینار اور ایک درہم کے بدلے ایک درہم اور کھجور کا صاع ایک صاع کے بدلے اور گندم کا صاع ایک صاع گندم کے بدلے اور جو کا صاع ایک صاع جو کے بدلے ان اشیاء میں باہمی اضافہ جائز نہیں۔

۵۶۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيٰى قَالَ : حَدَّثَنِیْ عُقْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْغَافِرِ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعَ تَمْرٍ بِصَاعَيْنِ ، وَلَا حِنْطَةٍ بِصَاعَيْنِ ، وَلَا دِرْهَمٍ بِدِرْهَمَيْنِ .

۵۶۴۶: عقبہ بن عبدالغافر نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صاع کھجور دو صاع کھجور کے بدلے اور نہ ایک صاع گندم دو صاع گندم کے بدلے اور نہ ایک درہم دو درہم کے بدلے

فروخت کیا جائے۔

۵۶۴۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِی اِسْرَائِیْلُ ، عَنْ أَبِیْ اِسْحَاقَ ، عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ بِلَالٍ قَالَ :كَانَ عِنْدِیْ مِنْ تَمْرٍ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَوَجَدْتُ أَطْيَبَ مِنْهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ ، فَاشْتَرَيْتُهٗ ، فَأَتَيْتُ بِهٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ لَكَ هٰذَا يَا بِلَالُ .فَقُلْتُ :اِشْتَرَيْتُهٗ ، صَاعًا بِصَاعَيْنِ فَقَالَ رُدَّهٗ، وَرُدَّ عَلَيْنَا تَمْرَنَا .

۵۶۴۷: مسروق نے حضرت بلالؓ سے روایت کی ہے کہ میرے پاس کچھ کھجوریں جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے رکھی تھیں میں نے اس سے عمدہ پائیں جوایک صاع دوصاع کے بدلے ملتی تھیں میں نے وہ خرید لیں اوران کوآپ کی خدمت میں لایا تو آپ نے پوچھا اے بلال یہ کہاں سے لائے ہو؟ میں نے کہامیں نے خریدی ہیں دوصاع دے کرایک صاع لیا آپ نے فرمایا انہیں واپس کردواور ہماری کھجوریں ہمیں لوٹا دو۔

۵۶۴۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِی ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيٰی، وَخَالِدِ بْنِ أَبِیْ عِمْرَانَ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّبَائِیِّ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ :كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ ، نُبَايِعُ الْيَهُوْدَ ، أُوْقِيَّةَ الذَّهَبِ بِالدِّيْنَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ ، اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ .

۵۶۴۸: حنش بن عبداللہ سبائی نے فضالہ بن عبیدؓ سے نقل کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر میں یہود سے خرید وفروخت کرر ہے تھےایک اوقیہ سونا دے کردو دینار اورتین دینار لے رہے تھے۔تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونے کوسونے کے بدلے برابروزن سے فروخت کرسکتے ہیں۔

۵۶۴۹: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا الْمُعَلَّی بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عُبَادَةُ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنْ يَحْيَی بْنِ أَبِیْ اِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ بَكْرَةَ ، يَعْنِیْ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : نَهَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيْعَ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ ، وَالذَّهَبَ بِالذَّهَبِ ، اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَبِيْعَ الذَّهَبَ فِی الْفِضَّةِ ، وَالْفِضَّةَ فِی الذَّهَبِ ، كَيْفَ شِئْنَا .

۵۶۴۹: عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں چاندی کوچاندی کے بدلے اورسونے کوسونے کے بدلے برابر برابر فروخت کاحکم فرمایا اورسونے کو چاندی اور چاندی کوسونے کے بدلے کم زیادہ جس طرح چاہیں فروخت کی اجازت دی۔

۵۶۵۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ :أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ :أَخْبَرَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ

سُلَيْمَانَ ، مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَّانَ التَّجِيْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ حَنَشًا الصَّنْعَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ ، فِيْ غَزْوَةِ أُنَاسٍ قِبَلَ :الْمَغْرِبِ ، يَقُوْلُ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ بَلَغَنِيْ أَنَّكُمْ تَتَبَايَعُوْنَ الْمِثْقَالَ بِالنِّصْفِ وَالثُّلُثَيْنِ ، وَأَنَّهُ لَا يَصْلُحُ إِلَّا الْمِثْقَالُ بِالْمِثْقَالِ ، وَالْوَزْنُ بِالْوَزْنِ .

۵۶۵۰: حنش صنعانی رویفع بن ثابتؓ سے غزوہ اناس میں مغرب سے پہلے یہ بات بیان کرر ہے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں فرمایا مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم ایک مثقال کی فروخت نصف اور ثلثین سے کرتے ہو اور یہ اسی صورت میں درست ہے جبکہ مثقال مثقال کے بدلے اور وزن وزن کے ساتھ برابر ہو۔

۵۶۵۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ :حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ أَبِيْ تَمِيْمٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ بَشَّارٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ ، لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ ، لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا .

۵۶۵۱: سعید بن بشار نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار دینار کے بدلے ہے ان میں باہمی تفاضل نہیں اور درہم درہم کے بدلے ان میں بھی کوئی اضافہ نہیں (لیا جا سکتا)

۵۶۵۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ تَمِيْمٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ ، وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ ، مُتَفَاضِلًا ، وَكَذٰلِكَ سَائِرُ الْأَشْيَاءِ الْمَكِيْلَاتِ ، الَّتِيْ قَدْ ذُكِرَتْ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا .فَالْعَمَلُ بِهَا أَوْلَى بِنَا ، مِنَ الْعَمَلِ بِحَدِيْثِ أُسَامَةَ ، الَّذِيْ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ تَأْوِيْلُهٗ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ .ثُمَّ هٰذَا أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ ، قَدْ ذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى مَا تَوَاتَرَتْ بِهِ الْآثَارُ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا .

۵۶۵۲: زہیر بن محمد نے موسیٰ بن ابی تمیم سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان آثار متواترہ سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ چاندی کی بیع چاندی کے بدلے اور سونے کی بیع سونے کے بدلے تفاضل کی صورت میں ممنوع ہے تمام مکیلی وموزونی اشیاء جن کا آثار میں تذکرہ ہوا ان کا یہی حکم ہے۔پس ان پر عمل کرنا اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر عمل سے اولیٰ ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ روایت اسامہ کی وہ تاویل کر لی جائے جو ہم نے اسی باب میں ذکر کی ہے۔پھر یہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو آپ کے بعد اسی طرف

گئے ہیں جوان متواتر روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ سے وارد ہوا ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان آثار متواترہ سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ چاندی کی بیع چاندی کے بدلے اور سونے کی بیع سونے کے بدلے تفاضل کی صورت میں ممنوع ہے تمام مکیلی وموزونی اشیاء جن کا آثار میں تذکرہ ہوا ان کا یہی حکم ہے۔ پس ان پر عمل کرنا اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر عمل سے اولیٰ ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ روایت اسامہ کی وہ تاویل کرلی جائے جو ہم نے اسی بات میں ذکر کی ہے۔

عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی تائید:

۵۶۵۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ :خَطَبَ عُمَرُ فَقَالَ : لَا يَشْتَرِیْ أَحَدُكُمْ دِيْنَارًا بِدِيْنَارَيْنِ ، وَلَا دِرْهَمًا بِدِرْهَمَيْنِ ، وَلَا قَفِيْزًا بِقَفِيْزَيْنِ ، إِنِّیْ أَخْشٰی عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ وَإِنِّیْ لَا أُوْتٰی بِأَحَدٍ فَعَلَهٗ إِلَّا أَوْجَعْتُهٗ عُقُوْبَةً ، فِیْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ .

۵۶۵۳: جبلہ بن سحیم نے نقل کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطبہ نقل کرتے سنا تم میں کوئی ایک دینار کے بدلے دو دینار اور نہ ایک درہم کے بدلے دو درہم اور نہ ایک قفیز کے بدلے دو قفیز خریدے۔ مجھے اس میں تمہارے متعلق سود کا خطرہ ہے جو ایسا فعل کرتے پکڑا گیا اس کو مالی اور جانی سزا دی جائے گی۔

اللغات: الرماء۔ الرباء۔ دونوں کا معنی سود ہے۔ النہایہ۔

تخریج: مالك في البيوع ٣٤/٣٥' مسند احمد ١٠٩/٢' ٤/٤۔

۵۶۵۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْأَشْعَثِ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ عُمَرُ : لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ دِرْهَمًا بِدِرْهَمَيْنِ ، فَإِنِّیْ أَخْشٰی عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ .

۵۶۵۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا کہ کوئی تم میں ایک کے بدلے دو درہم نہ لے مجھے تمہارے متعلق اس میں سود کا خطرہ ہے۔

تخریج: مسند احمد ١٠٩/٢' ٤/٤۔

۵۶۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا أَبِیْ، قَالَ :سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ :حَدَّثَنِیْ ابْنُ عُمَرَ ، قَالَ خَطَبَ عُمَرُ فَقَالَ :لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ ، إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَلَا تَشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ ، إِنِّیْ أَخَافُ عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ .

۵۶۵۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں فرمایا سونے کو سونے کے بدلے مت

فروخت کرو اور اسی طرح چاندی کو چاندی کے بدلے مت فروخت کرو مگر جب دونوں برابر ہوں ایک کو دوسرے پر اضافہ مت دو۔ مجھے اس کے متعلق رباء کا خطرہ ہے۔

۵۶۵۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَارِمٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، مِثْلَهُ.قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَهٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَخْطُبُ بِهٰذَا ، عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِحَضْرَةِ أَصْحَابِهِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ لَا يُنْكِرُهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ ، فَدَلَّ ذٰلِكَ ، عَلٰى مُوَافَقَتِهِمْ لَهُ عَلَيْهِ .ثُمَّ قَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا ، عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ ، وَعَلِيٍّ ، وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۵۶۵۶: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ منبر پر سر عام خطبہ دے رہے ہیں اور مجمع میں صحابہ کرام موجود ہیں ان میں سے کوئی اس کا انکار نہیں کرتا یہ دلیل ہے کہ وہ سب اس پر متفق ہیں۔

اقوال حضرت ابوبکر و علی رضی اللہ عنہما سے اس کی تائید:

۵۶۵۷: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ قَيْسٍ ، مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ :كَتَبَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ إِلٰى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ ، حِيْنَ قَدِمَ الشَّامَ .أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّكُمْ قَدْ هَبَطْتُمْ أَرْضَ الرِّبَا ، فَلَا تَتَبَايَعُوْنَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ ، وَلَا الطَّعَامَ بِالطَّعَامِ إِلَّا كَيْلًا بِكَيْلٍ قَالَ أَبُو قَيْسٍ :قَرَأْتُ كِتَابَهُ .

۵۶۵۷: ابوقیس مولیٰ عمرو بن العاص نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لشکر کے سپہ سالاروں کو لکھا جبکہ وہ شام سے واپس لوٹے۔ امابعد تم سودی علاقہ میں گئے ہو سونے کو سونے کے بدلے برابر وزن سے خرید و فروخت کرو اور چاندی کو چاندی کے بدلے مساوی وزن سے بیچو۔ اسی طرح غلہ غلے کے بدلے برابر کیل سے فروخت کرو۔ ابو قیس راوی کہتے ہیں کہ میں نے خود ان کا خط پڑھا ہے۔

۵۶۵۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ مِقْسَمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ ، قَالَ :كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ :يَكُوْنُ عِنْدِي الدَّرَاهِمُ ، فَلَا تُنْفِقُ عَنِّيْ فِيْ حَاجَتِي ، فَأَشْتَرِيْ بِهَا دَرَاهِمَ تَجُوْزُ عَنِّيْ، وَأَحْفِمُ فِيْهَا .قَالَ :فَقَالَ عَلِيٌّ : اِشْتَرِ بِدَرَاهِمِكَ ذَهَبًا ، ثُمَّ اشْتَرِ بِذَهَبِكَ وَرِقًا ، ثُمَّ أَنْفِقْهَا فِيْمَا

شِئْتَ .

۵۶۵۸: ابوصالح سمان کہتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں بیٹھا تھا کہ ان کی خدمت میں ایک آدمی آ کر دریافت کرنے لگا کہ میرے پاس دراہم ہوتے ہیں وہ میری حاجت میں خرچ نہیں ہوتے کیا میں ان کے بدلے دوسرے دراہم خریدلوں تو یہ جائز ہوگا اور ان میں اپنی مرضی سے کم کر دوں۔ آپ نے فرمایا اپنے دراہم کے بدلے سونا خریدو پھر اس کی چاندی خرید کر جہاں چاہو خرچ کرو۔

۵۶۵۹: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، عَنْ عُمَرَ قَالَ الدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ ، فَضْلُ مَا بَيْنَهُمَا رِبًا . قَالَ أَبُوْ نُعَيْمٍ :قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سُفْيَانَ الدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ قَالَ حُسَيْنٌ :قَالَ لِيْ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ، إِمَامُ مَسْجِدِ حَمَّادٍ .

۵۶۵۹: شریح نے عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ درہم کے بدلے درہم ان میں اضافہ لینا سود ہے ابونعیم کا بیان ہے کہ ہمارے بعض احباب نے سفیان سے "الدرھم بالدرھم" نقل کیا۔ حسین راوی کہتے ہیں کہ احمد بن صالح مسجد حماد کے امام نے اسی طرح بیان کیا۔

۵۶۶۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، يَنْهَيَانِ عَنْ بَيْعِ الدِّرْهَمَيْنِ بِالدِّرْهَمِ ، يَدًا بِيَدٍ ، وَيَقُوْلَانِ الدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ ، وَالدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ .

۵۶۶۰: سالم بن عبداللہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر دونوں نقد ایک درہم کو دو درہم کے بدلے فروخت سے منع کرتے تھے اور کہتے کہ درہم بدلے درہم کے اور دینار بدلے دینار کے۔

۵۶۶۱: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ قَرَأَ عَلَيَّ شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ :مَرَّ بِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَمَعَهُ وَرِقٌ فَقَالَ اصْنَعْ لَنَا أَوْضَاحًا لِصَبِيٍّ لَنَا .قُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، عِنْدِيْ أَوْضَاحٌ مَعْمُوْلَةٌ ، فَإِنْ شِئْتَ أَخَذْتُ الْوَرِقَ وَأَخَذْتَ الْأَوْضَاحَ .فَقَالَ عُمَرُ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَوَضَعَ الْوَرِقَ فِيْ كِفَّةِ الْمِيْزَانِ ، وَالْأَوْضَاحَ فِي الْكِفَّةِ الْأُخْرَى ، فَلَمَّا اسْتَوَى الْمِيْزَانُ ، أَخَذَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ ، وَأَعْطَى بِالْأُخْرَى .

۵۶۶۱: ابورافع کہتے ہیں کہ میرے پاس سے عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا۔ ان کے پاس چاندی تھی تو انہوں نے کہا ہماری ایک بچی کے لئے زیور بنا دو۔ میں نے کہا اے امیر المؤمنین میرے پاس استعمال شدہ زیور ہیں اگر تم پسند کرو تو

چاندی لے کر زیور دے دو۔ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے برابر برابر میں نے کہا جی ہاں چنانچہ انہوں نے چاندی کو ایک پلڑے میں رکھا اور دوسرے میں زیورات رکھے جب وزن برابر ہو گیا تو ایک ہاتھ سے زیور لے لیا اور دوسرے سے چاندی دے دی۔

۵۶۶۲: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ رَزِيْنٍ قَالَ : حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ رَبَاحٍ ، وَهُوَ اللَّخْمِیُّ ، قَالَ : كُنَّا فِیْ غَزَاةٍ مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ ، فَقَالَ مِثْلًا بِمِثْلٍ ، لَيْسَ بَيْنَهُمَا فَضْلٌ . وَمِمَّا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ رُجُوْعِهٖ عَنِ الصَّرْفِ ،

۵۶۶۲: علی بن رباح لخمی کہتے ہیں کہ ہم فضالہ بن عبید کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے میں نے ان سے سونے کے بدلے سونا فروخت کرنے سے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا برابر دیا جائے ان میں تفاضل نہ ہو۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما رجوع کا ثبوت اور رجوع کی دو تاویلیں:

۵۶۶۳: مَا قَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ، ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ دَاوٗدَ بْنِ أَبِیْ هِنْدٍ ، عَنْ أَبِیْ نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِی الصَّهْبَاءِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ نَزَعَ عَنِ الصَّرْفِ . فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، وَهُوَ الَّذِیْ رَوٰی عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا الرِّبَا فِی النَّسِيْئَةِ وَتَأَوَّلَ ذٰلِكَ عَلٰی اِجَازَةِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ ، وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ مِثْلَيْنِ بِمِثْلٍ ، وَأَكْثَرَ - مِنْ ذٰلِكَ ، قَدْ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهٖ ذٰلِكَ . فَاِمَّا أَنْ يَكُوْنَ رُجُوْعُهٗ لِعِلْمِهٖ أَنَّ مَا كَانَ أُسَامَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ اِنَّمَا هُوَ رِبَا الْقُرْآنِ ، وَعَلِمَ أَنَّ رِبَا النَّسِيْئَةِ بِغَيْرِ ذٰلِكَ أَوْ يَكُوْنَ ثَبَتَ عِنْدَهٗ مَا خَالَفَ حَدِيْثَ أُسَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، مِمَّا لَمْ يَثْبُتْ مِنْهُ ، حَدِيْثُ أُسَامَةَ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ نَقَلَهٗ لَهٗ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی قَامَتْ عَلَيْهِ بِهِ الْحُجَّةُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ فِیْ حَدِيْثِ أُسَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، لِأَنَّهٗ خَبَرُ وَاحِدٍ - ، فَرَجَعَ اِلٰی مَا جَاءَ تْ بِهِ الْجَمَاعَةُ ، الَّذِيْنَ تَقُوْمُ بِنَقْلِهِمُ الْحُجَّةُ ، وَتَرَكَ مَا جَاءَ بِهِ الْوَاحِدُ ، الَّذِیْ قَدْ يَجُوْزُ عَلَيْهِ السَّهْوُ وَالْغَلَطُ وَالْغَفْلَةُ . وَهٰذَا الَّذِیْ بَيَّنَّا فِی الصَّرْفِ ، قَوْلُ أَبِیْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِیْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵۶۶۳: ابونضرہ نے ابوالصہباء سے روایت کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے قول سے رجوع کر لیا۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ سود تو ادھار

میں ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکالا کہ چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونے کی بیع ایک مثل کے بدلے دو۔ زیادہ مثل کی صورت میں جائز ہے اور انہوں نے اس سے رجوع کر لیا تو ان کا رجوع یا تو اس بات کے معلوم ہو جانے کی وجہ سے تھا کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ ان سے بیان کیا کہ اس سے مراد وہ ربا ہے جس کا قرآن مجید میں تذکرہ ہے اور ان کو معلوم ہو گیا کہ ادھار والا سود اور ہے یا پھر ان کے ہاں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف روایت اس طریقہ پر ثابت ہوئی کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت اس طرح ثابت نہ ہوئی جیسا کہ دوسری روایات ہیں کیونکہ وہ نہایت کثرت سے منقول ہیں۔ اس لئے یہ روایت ان کے لئے حجت بن گئی اور یہ بات حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں نہ تھی۔ کیونکہ وہ تو خبر واحد ہے۔ چنانچہ ان کا رجوع اس روایت کی طرف ہوا جس کو ایک بڑی جماعت نے نقل کیا کہ ان کا نقل کرنا حجت بن جاتا ہے اور انہوں نے خبر واحد کو چھوڑ دیا۔ کیونکہ اس میں بھولنے اور غلطی کا امکان ہے۔ یہ جو اوپر بیان کیا گیا امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں پہلے روایت اسامہ کی وجہ سے صرف رباء نسیہ حرام تھا پھر ابی بن کعب کے ساتھ اور ابو سعید خدری کے ساتھ گفتگو کے بعد تفاضل میں بھی رباء کے قائل ہو گئے اسی کو طحاوی رحمہ اللہ نے ثابت کر کے ترجیح دی ہے۔
(المرقاۃ)

بَابُ الْقِلَادَةِ تُبَاعُ بِذَهَبٍ وَفِيهَا خَرَزٌ وَذَهَبٌ

سونے اور موتی والا ہار سونے کے بدلے فروخت کرنا

خلاصۃ الزام: امام شافعی، احمد، مالک، اسحاق رحمہم اللہ کے ہاں ذہبی قلادہ کو موتیوں سے الگ فروخت کیا جائے گا ورنہ ربا بن جائے گا مندرجہ روایات سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

فریق ثانی کا قول: یہ ہے اگر قلادہ میں جو سونا ہو اس کی قیمت زیادہ ہو تو جدا کرنے کے بعد بھی اس کی فروخت جائز ہوگی۔ سونے کے بدلے سونا اور زائد کے بدلے (حرز) موتی ہوں گے اس لئے درست ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلائل: ذہبی ہار کو موتیوں سے الگ کر کے فروخت کرنا ضروری ہے تا کہ ربا لازم نہ آئے جیسا کہ یہ روایات فضالہ رضی اللہ عنہ ظاہر کرتی ہیں۔

۵۶۶۴: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَوْنٍ الْوَاسِطِيُّ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ : أَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهَا .فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ افْصِلْ بَعْضَهَا عَنْ بَعْضٍ ، ثُمَّ بِعْهَا كَيْفَ شِئْتَ.

۵۶۶۴: حنش صنعانی نے فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے خیبر کے دن ایک ہار پایا جس میں سونا اور موتی تھے میں نے فروخت کرنا چاہا تو میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور میں نے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ان کو ایک دوسرے سے الگ کرو پھر اسے جس طرح چاہو فروخت کرو۔

تخریج : نسائی فی البیوع باب۴۸۔

۵۶۶۵: حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ أَبُوْ شُجَاعٍ ، سَعِیْدُ بْنُ یَزِیْدَ الْحِمْیَرِیُّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِیْ عِمْرَانَ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ ، صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :اشْتَرَیْتُ یَوْمَ خَیْبَرَ قِلَادَةً .فِیْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ ، بِاثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا ، فَفَصَلْتُهَا فَإِذَا الذَّهَبُ أَكْثَرُ مِنْ اثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا .فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰی تُفْصَلَ.

۵۶۶۵: خالد بن ابی عمران نے فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے خیبر کے دن ایک ہار بارہ دینار سے خریدا جس میں سونا اور موتی تھے پس میں نے ان کو الگ کیا تو سونا بارہ دینار سے زیادہ تھا تو میں نے یہ بات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کی تو آپ نے فرمایا اس کو فروخت نہ کیا جائے یہاں تک کہ تم اس کو الگ کرو۔

تخریج : مسلم فی المساقاة ۹۰، ابو داؤد فی البیوع باب۱۳، ترمذی فی البیوع باب۳۲، نسائی فی البیوع باب۴۸، مسند احمد ۲۱۔

۵۶۶۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِیْ شَیْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَزِیْدَ ، قَالَ :سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ أَبِیْ عِمْرَانَ ، یُحَدِّثُ عَنْ حَنَشٍ ، عَنْ فَضَالَةَ قَالَ : أُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ بِقِلَادَةٍ ، فِیْهَا خَرَزٌ مُعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ ، ابْتَاعَهَا رَجُلٌ بِسَبْعٍ أَوْ بِتِسْعٍ .فَأَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا ، حَتّٰی تُمَیِّزَ مَا بَیْنَهُمَا .فَقَالَ :إِنَّمَا أَرَدْتُ الْحِجَارَةَ فَقَالَ لَا ، حَتّٰی تُمَیِّزَ بَیْنَهُمَا ، فَرَدَّهٗ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰی أَنَّ الْقِلَادَةَ إِذَا كَانَتْ كَمَا ذَكَرْنَا لَمْ یَجُزْ أَنْ تُبَاعَ بِالذَّهَبِ ، لِأَنَّ ذٰلِكَ الثَّمَنَ ، وَهُوَ ذَهَبٌ ، یُقْسَمُ عَلٰی قِیْمَةِ الْخَرَزِ ، وَعَلَی الذَّهَبِ ، فَیَكُوْنُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَبِیْعًا ، بِمَا أَصَابَهٗ مِنَ الثَّمَنِ ، كَالْعَرْضَیْنِ یُبَاعَانِ بِذَهَبٍ ، فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَبِیْعٌ بِمَا أَصَابَ قِیْمَتَهٗ، مِنْ ذٰلِكَ الذَّهَبِ .قَالُوْا :فَلَمَّا كَانَ مَا یُصِیْبُ الذَّهَبُ ، الَّذِیْ فِی الْقِلَادَةِ ، إِنَّمَا یُصِیْبُهٗ بِالْخَرَزِ ، وَالظَّنِّ ، وَكَانَ الذَّهَبُ لَا یَجُوْزُ أَنْ یُبَاعَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، لَمْ یَجُزِ الْبَیْعُ إِلَّا أَنْ یَعْلَمَ أَنَّ ثَمَنَ الذَّهَبِ الَّذِیْ فِی الْقِلَادَةِ مِثْلُ وَزْنِهٖ مِنَ الذَّهَبِ ، الَّذِیْ اُشْتُرِیَتْ بِهِ الْقِلَادَةُ .وَلَا یَعْلَمُ بِقِسْمَةِ الثَّمَنِ ، إِنَّمَا یَعْلَمُ بِأَنْ یَكُوْنَ عَلٰی

حِدَةٍ ، بَعْدَ الْوُقُوْفِ عَلَى وَزْنِهٖ، وَذٰلِكَ غَيْرُ مَوْقُوْفٍ عَلَيْهِ إِلَّا بَعْدَ أَنْ يُفْصَلَ مِنَ الْقِلَادَةِ .قَالُوْا : فَلَا يَجُوْزُ بَيْعُ هٰذِهِ الْقِلَادَةِ بِالذَّهَبِ ، إِلَّا بَعْدَ أَنْ يُفْصَلَ ذَهَبُهَا مِنْهَا ، لِمَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلِمَا احْتَجَجْنَا بِهٖ مِنَ النَّظَرِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :إِنْ كَانَتْ هٰذِهِ الْقِلَادَةُ ، لَا يُعْلَمُ مِقْدَارُ ذَهَبِهَا ، أَهُوَ مِثْلُ وَزْنِ جَمِيْعِ الثَّمَنِ ، أَوْ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ ، أَوْ أَكْثَرُ ، إِلَّا أَنْ تُفْصَلَ الْقِلَادَةُ ، فَيُوْزَنُ ذٰلِكَ الذَّهَبُ الَّذِيْ فِيْهَا ، فَيُوْقَفُ عَلَى زِنَتِهٖ لَمْ يَجُزْ بَيْعُهَا بِذَهَبٍ إِلَّا بَعْدَ أَنْ يُفْصَلَ ذَهَبُهَا مِنْهَا ، فَيُعْلَمَ أَنَّهٗ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ الثَّمَنِ .وَإِنْ كَانَتِ الْقِلَادَةُ يُحِيْطُ الْعِلْمُ بِوَزْنِ مَا فِيْهَا مِنَ الذَّهَبِ ، وَيُعْلَمُ أَنَّهٗ أَقَلُّ مِنَ الذَّهَبِ الَّذِيْ بِيْعَتْ بِهٖ أَوْ لَا يُحِيْطُ الْعِلْمُ بِوَزْنِهٖ إِلَّا أَنَّهٗ يَعْلَم -فِي الْحَقِيْقَةِ -أَقَلُّ مِنَ الثَّمَنِ الَّذِيْ بِيْعَتْ بِهِ الْقِلَادَةُ ، وَهُوَ ذَهَبٌ ، فَالْبَيْعُ جَائِزٌ .وَذٰلِكَ أَنَّهٗ يَكُوْنُ ذَهَبُهَا ، بِمِثْلِ وَزْنِهٖ مِنَ الذَّهَبِ الثَّمَنَ ، وَيَكُوْنُ مَا فِيْهَا مِنَ الْخَرَزِ ، بِمَا بَقِيَ مِنَ الثَّمَنِ ، وَلَا يُحْتَاجُ إِلَيْهِ فِي الْعُرُوْضِ الْمَبِيْعَةِ بِالثَّمَنِ الْوَاحِدِ .وَالدَّلِيْلُ عَلَى ذٰلِكَ ، أَنَّا رَأَيْنَا الذَّهَبَ ، لَا يَجُوْزُ أَنْ يُبَاعَ بِذَهَبٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَرَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْ دِيْنَارَيْنِ ، أَحَدُهُمَا فِي الْجَوْدَةِ أَفْضَلُ مِنَ الْآخَرِ ، بِيْعَا ، صَفْقَةً وَاحِدَةً ، بِدِيْنَارَيْنِ مُتَسَاوِيَيْنِ فِي الْجَوْدَةِ ، أَوْ بِذَهَبٍ غَيْرِ مَضْرُوْبٍ جَيِّدٍ ، أَنَّ الْبَيْعَ جَائِزٌ .فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مَرْدُوْدٌ إِلَى حُكْمِ الْقِيْمَةِ ، كَمَا تُرَدُّ الْعُرُوْض مِنْ غَيْرِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، إِذَا بِيْعَتْ بِثَمَنٍ وَاحِدٍ ، إِذًا لَفَسَدَ الْبَيْعُ ، لِأَنَّ الدِّيْنَارَ الرَّدِيْءَ ، يُصِيْبُهٗ أَقَلُّ مِنْ وَزْنِهٖ إِذَا كَانَتْ قِيْمَتُهٗ أَقَلَّ مِنْ قِيْمَةِ الدِّيْنَارِ الْآخَرِ .فَلَمَّا أُجْمِعَ عَلَى صِحَّةِ ذٰلِكَ الْبَيْعِ ، وَكَانَتِ السُّنَّةُ قَدْ ثَبَتَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِأَنَّ الذَّهَبَ ، تِبْرُهٗ وَعَيْنُهٗ سَوَاءٌ ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ الذَّهَبِ فِي الْبَيْعِ إِذَا كَانَ بِذَهَبٍ عَلَى غَيْرِ الْقِسْمَةِ عَلَى الْقِيَمِ ، وَأَنَّهٗ مَخْصُوْصٌ فِيْ ذٰلِكَ بِحُكْمٍ ، دُوْنَ حُكْمِ سَائِرِ الْعُرُوْضِ الْمَبِيْعَةِ صَفْقَةً وَاحِدَةً ، وَإِنَّمَا يُصِيْبُهٗ مِنَ الثَّمَنِ وَزْنُهٗ، لَا مَا يُصِيْبُ قِيْمَتَهٗ. فَهٰذَا هُوَ مَا يَشْهَدُ لِهٰذَا الْقَوْلِ مِنَ النَّظَرِ .وَقَدْ اضْطَرَبَ عَلَيْنَا حَدِيْثُ فَضَالَةَ ، الَّذِيْ ذَكَرْنَا ، فَرَوَاهُ قَوْمٌ ، عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، وَرَوَاهُ آخَرُوْنَ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ .

۵۶۶۶: حنش نے فضالہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس خیبر کے دن ایک قلادہ لایا گیا جس میں جواہرات سونے کے ساتھ لٹکے ہوئے تھے' ایک آدمی نے اسے سات یا نو دینار کے بدلے خریدا۔ جب جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا اور یہ بات عرض کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا دونوں کو الگ کرنے

کے بغیر فروخت نہیں کر سکتے ہو۔اس نے کہا میرا مقصود تو جواہرات تھے آپ نے فرمایا پھر بھی جائز نہیں جب تک کہ دونوں کو الگ الگ نہ کیا جائے پس اس نے واپس کر دیا۔امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر ہار کی مذکورہ صورت ہو تو علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ ایسے ہار کو سونے کے بدلے فروخت کرنا درست نہیں ہے۔کیونکہ یہ سونا ثمن ہے اس کو جواہرات اور سونے پر تقسیم کیا جائے تو وہ دونوں اس قیمت میں فروخت شدہ مال بنے گا جیسا کہ وہ اشیاء سونے کے بدلے فروخت کی جائیں تو اس سونے میں سے جس چیز کے حصہ میں جتنا آئے گا تو وہ اس کے بدلے میں بیع کی جانے والی چیز ہوگی۔ہار کے سونے کی قیمت وہ جواہرات اور اندازے کے بدلے ہوگی حالانکہ سونے کو سونے کے بدلے صرف برابر برابر فروخت کر سکتے ہیں تو اس بیع کے اب جائز ہونے کی ایک ہی صورت ہے کہ یہ معلوم ہو جائے کہ ہار والے سونے کی قیمت اس سونے کے وزن کے برابر ہے جس سونے کے بدلے ہار کو خریدا گیا ہے اور یہ بات تقسیم قیمت سے معلوم نہیں ہو سکتی۔اس کی صورت یہی ہے کہ جب ہار کے سونے کا وزن کر کے اس کی قیمت الگ سے مقرر کی جائے اور یہ اس وقت معلوم ہوگا جب کہ وہ سونا اس ہار سے الگ کر دیا جائے۔پس اس ہار کو سونے کے بدلے فروخت کرنا جائز نہیں جب تک اس کا سونا الگ نہ کر دیا جائے جیسا کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور اس سبب سے جو ہم نے قیاس سے استدلال کیا ہے۔دوسروں نے کہا اس ہار کے سونے سے متعلق یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ تمام قیمت کے برابر ہے یا اس سے کم زیادہ ہے مگر جبکہ اس کو ہار سے الگ کر کے وزن کیا جائے اور اس کے وزن سے واقفیت حاصل کی جائے تو اب اس کی بیع اس وقت تک جائز نہ ہوگی جب تک کہ وہ سونا الگ نہ کیا جائے اور معلوم ہو جائے کہ وہ اس قیمت سے کم ہے اور اگر ہار کے سونے کا علم حاصل ہو اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ وہ اس سونے سے کم ہے جس کے بدلے اس کو فروخت کیا گیا ہے یا اس کے وزن کا علم حاصل نہ ہو مگر یہ معلوم ہو جائے کہ فی الواقع اس کا سونا ہار کی قیمت سے کم ہے اور وہ سونا ہار کی قیمت سے کم ہے جس سونے کے بدلے ہار فروخت کیا گیا تو اس صورت میں یہ سودا جائز ہے اور اس کی وجہ یہ ہے ہار کا سونا اس سونے کے برابر جس کے بدلے میں فروخت کیا گیا ہے اور بقیہ ثمن کے بدلے موتی و جواہرات ہیں اس صورت میں ثمن (سونے) کو قیمتوں پر تقسیم کی ضرورت نہ ہوگی جیسا کہ سامان جس کو ایک ثمن پر فروخت کیا جائے (اس میں الگ اشیاء پر تقسیم کی حاجت نہیں) اس کی دلیل یہ ہے کہ ہم یہ بات پاتے ہیں کہ سونا برابر سونے کے بدلے فروخت کرنا درست ہے اور یہ بھی ہم دیکھتے ہیں کہ فقہاء کا اس سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ ایسے دو دینار جن میں ایک دوسرے کے مقابلے میں زیادہ کھرا ہو ایک ہی معاہدے میں ان دو دیناروں کے بدلے فروخت کرنا جائز ہے جو کھرے پن میں برابر ہوں یا اس سونے کی ڈلی کے بدلے جس کا سکہ نہ بنایا گیا ہو اور وہ خالص ہو۔اگر اس کو بھی قیمت کے حکم کی طرف لوٹایا جاتا جیسا کہ سونے چاندی کے علاوہ سامان کو لوٹایا جاتا ہے جبکہ ان کو ایک ہی ثمن سے فروخت کیا جائے تو یہ بیع فاسد ہوتی کیونکہ ردی دینار کے بدلے کم مقدار میں سونا آئے گا اور اس لئے کہ اس کی قیمت تو دوسرے

دینار سے کم ہے۔ یہ ہے کہ ان دو دیناروں کی برابر سونے کے بدلے بیع جب جائز ہے اور یہ طریقہ جناب رسول اللہ ﷺ کے طرز عمل سے ثابت ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے فروخت کے وقت قیمتوں پر تقسیم نہ کیا جائے گا اور یہ حکم سونے کا پترا اور خالص سونا دونوں برابر ہیں اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ بیع میں یہ سونے کا حکم اس وقت ہے جبکہ وہ سونے کے بدلے میں ہو قیمتوں پر تقسیم والا نہیں ہوگا یہ حکم سونے کے ساتھ مخصوص ہے دوسرے سامان کا یہ حکم نہیں ہے۔ اس کے مقابلے میں جو قیمت ہوگی وہ وزن کے اعتبار سے ہوگی قیمت کے لحاظ سے نہیں قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے۔ حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ ایک روایت میں تو اسے اسی طرح روایت کیا گیا جیسا کہ ہم نے شروع باب میں نقل کیا ہے۔ دوسرے حضرات نے اس طرح روایت کی ہے۔

۵۶۶۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ، أَبُوْ هَانِئٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ : أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ ، وَهِيَ مِنَ الْمَغَانِمِ تُبَاعُ .فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالذَّهَبِ الَّذِيْ فِي الْقِلَادَةِ ، فَنُزِعَ وَحْدَهُ. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ ، وَزْنًا بِوَزْنٍ .

۵۶۶۷: علی بن رباح لخمی نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب نبی اکرم ﷺ کے پاس خیبر میں ایک ہار لایا گیا اس میں سونا اور جواہرات تھے وہ مال غنیمت میں تھا اس کو فروخت کیا جا رہا تھا۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ہار میں لگے ہوئے سونے کو الگ کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا سونے کے بدلے سونا وزن کے لحاظ سے ہوتا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۱۳' مسند احمد ۱۹/۶۔

۵۶۶۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، قَالَ :ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ ، عَنْ فَضَالَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ بِخَيْبَرَ .

۵۶۶۸: حمید بن ہانی نے حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ جناب نبی اکرم ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے خیبر کا ذکر نہیں کیا۔

۵۶۶۹: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ :ثَنَا الْمُقْرِءُ قَالَ :ثَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِيْ هَانِئٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، غَيْرُ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ .فِيْ هٰذَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَزَعَ الذَّهَبَ ، فَجَعَلَهُ عَلٰى حِدَةٍ ، ثُمَّ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ ، وَزْنًا بِوَزْنٍ لِيَعْلَمَ النَّاسُ كَيْفَ حُكْمُ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَ

الذَّهَبَ لِأَنَّ صَلَاحَ الْمُسْلِمِينَ كَانَ فِي ذٰلِكَ ، فَفَعَلَ مَا فِيهِ صَلَاحُهُمْ ، لَا لِأَنَّ بَيْعَ الذَّهَبِ قَبْلَ أَنْ يُنْزَعَ ، مَعَ غَيْرِهِ، فِي صَفْقَةٍ وَاحِدَةٍ ، غَيْرُ جَائِزٍ .وَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَى مَنْ رَوَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفْصَلَ . وَقَدْ رَوَاهُ آخَرُوْنَ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۵۶۶۹: حیوہ نے ابوہانی سے روایت کی انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔اس روایت میں جو کچھ ہے وہ پہلی روایت میں مذکور نہیں آپ ﷺ نے خود سونے کو اتار کر الگ فرمایا پھر ارشاد فرمایا کہ سونے کے بدلے سونا وزن کے لحاظ سے برابر ہوتا ہے یہ آپ نے اس لئے کیا تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ سونے کا حکم کیا ہوتا ہے۔اس لئے الگ کیا کہ اس میں مسلمانوں کا فائدہ تھا تو مسلمانوں کی بہتری والا عمل فرمایا یہ وجہ نہیں کہ سونے کو الگ کرنے کے بغیر ایک ہی سودے میں اس کا فروخت کرنا جائز نہ تھا اور یہ بات اس روایت کے خلاف ہے کہ جس میں فرمایا سونے کو جدا کرنے کے بغیر فروخت نہ کیا جائے۔

ایک اور روایت:

جو کہ ان روایات سے مختلف ہے ملاحظہ ہو:

۵۶۷۰: فَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي حَنَشُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّنْعَانِيُّ ، أَنَّهُ كَانَ فِي الْبَحْرِ ، مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَنَشٌ :فَاشْتَرَيْتُ قِلَادَةً فِيهَا تِبْرٌ وَيَاقُوْتٌ ، وَزَبَرْجَدٌ فَأَتَيْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ ، فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا تَأْخُذِ التِّبْرَ بِالتِّبْرِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، فَإِنِّي كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ ، فَاشْتَرَيْتُ قِلَادَةً بِسَبْعَةِ دَنَانِيْرَ ، فِيهَا تِبْرٌ وَجَوْهَرٌ ، فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْخُذِ التِّبْرَ بِالذَّهَبِ ، إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ .فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ ، غَيْرُ مَا تَقَدَّمَهُ مِنَ الْأَحَادِيْثِ :وَذٰلِكَ أَنَّ مَا حَكَى فَضَالَةُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، هُوَ التِّبْرُ بِالذَّهَبِ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَلَمْ يَذْكُرْ فَسَادَ الْبَيْعِ فِي الْقِلَادَةِ الْمَبِيْعَةِ بِذٰلِكَ إِذْ كَانَ فِيهَا ذَهَبٌ وَغَيْرُهُ. فَهٰذَا خِلَافُ الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ .وَقَدْ رَوَاهُ آخَرُوْنَ أَيْضًا عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ

۵۶۷۰: حنش بن عبداللہ صنعانی کہتے ہیں کہ میں ایک دریائی سفر میں حضرت فضالہ بن عبیدؓ کی معیت میں تھا میں نے ایک ہار خریدا جس میں سونا' یاقوت' زبرجد کا جڑاؤ تھا میں حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات ذکر کی تو انہوں نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے برابر لو۔ میں خیبر میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا

میں نے ساٹھ دینار میں ایک ہار خریدا جس میں سونا اور جواہرات تھے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے برابر ہی لے سکتے ہیں۔اس روایت میں پہلی احادیث سے مختلف مضمون ہے وہ اس طرح کہ اس روایت میں حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا وہ یہ ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے برابر لیا جائے اور جس ہار کو سونے کے بدلے فروخت کیا گیا اس کی بیع کے فاسد ہونے کا ذکر نہیں ہے جبکہ اس میں سونا اور دوسری چیزیں بعینہ خیبر والے ہار کی طرح تھیں یہ روایت پہلی روایات سے مختلف ہے۔

ایک اور انداز سے روایت:

دیگر حضرات نے اس روایت کو اس طرح نقل کیا ہے:

۵۶۷۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، أَنَّ عَامِرَ بْنَ يَحْيَى الْمَعَافِرِيَّ أَخْبَرَهُمَا ، عَنْ حَنَشٍ أَنَّهُ قَالَ :كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ فِيْ غَزْوَةٍ ، فَصَارَتْ لِيْ وَلِأَصْحَابِيْ، قِلَادَةٌ فِيْهَا ذَهَبٌ ، وَوَرِقٌ ، وَجَوْهَرٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهَا .فَسَأَلْتُ فَضَالَةَ ، فَقَالَ :انْزِعْ ذَهَبَهَا ، وَاجْعَلْهُ فِي الْكِفَّةِ ، وَاجْعَلْ ذَهَبًا فِي الْكِفَّةِ الْأُخْرٰى ، ثُمَّ لَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلَا يَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ . فَهٰذَا خِلَافٌ لِمَا تَقَدَّمَهُ مِنَ الْأَحَادِيْثِ ، لِأَنَّ فِيْهِ أَمْرَ فَضَالَةَ بِنَزْعِ الذَّهَبِ وَبَيْعِهِ وَحْدَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ ذَكَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، هُوَ نَهْيُهُ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ ، إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ .فَهٰذَا مَا لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ، وَالْأَمْرُ بِالتَّفْصِيلِ مِنْ قَوْلِ فَضَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَمَرَ بِذٰلِكَ ، عَلٰى أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ عِنْدَهُ، الْبَيْعُ فِيْهَا ، فِي الذَّهَبِ ، حَتّٰى تُفْصَلَ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَمَرَ بِذٰلِكَ ، لِإِحَاطَةِ عِلْمِهِ أَنَّ تِلْكَ قِلَادَةٌ ، لَا يُوْصَلُ إِلٰى عِلْمِ مَا فِيْهَا مِنَ الذَّهَبِ ، وَلَا إِلٰى مِقْدَارِهِ، إِلَّا بَعْدَ أَنْ يُفْصَلَ مِنْهَا .فَقَدْ اضْطَرَبَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، فَلَمْ يُوْقَفْ عَلٰى مَا أُرِيْدَ مِنْهُ .فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْتَجَّ بِمَعْنًى مِنَ الْمَعَانِيْ، الَّتِيْ رُوِيَ عَلَيْهَا ، إِلَّا احْتَجَّ مُخَالِفُهُ عَلَيْهِ، بِالْمَعْنَى الْآخَرِ .وَقَدْ قَدَّمْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، كَيْفَ وَجْهُ النَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ ، وَأَنَّهُ عَلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الَّذِيْنَ جَعَلُوْا حُكْمَ الذَّهَبِ الْمَبِيْعِ مَعَ غَيْرِهِ بِالْمُذَهَّبِ ، لَا عَلٰى قَسْمِ الثَّمَنِ عَلَى الْقِيَمِ ، وَلٰكِنْ عَلٰى أَنَّ الذَّهَبَ مَبِيْعٌ بِوَزْنِهِ مِنَ الذَّهَبِ الثَّمَنِ ، وَمَا بَقِيَ مَبِيْعٌ بِمَا بَقِيَ مِنَ الثَّمَنِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ

، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵۶۷۱: حضرت حنش سے مروی ہے کہ ہم ایک غزوہ میں حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے تو مجھے اور میرے ساتھیوں کو ایک ہار ملا جس میں سونا اور جواہرات تھے میں نے اس کو خریدنا چاہا تو حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا انہوں نے فرمایا اس کا سونا الگ کر دو اور اسے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھو اور دوسرے پلڑے میں بھی سونا رکھو پھر برابر برابر کر کے لو۔ اس کے علاوہ نہ لو کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ سونے کو سونے کے بدلے برابر کے علاوہ ہرگز نہ لے۔ یہ روایت پہلی روایات کے خلاف ہے کیونکہ اس میں یہ موجود ہے کہ حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے سونا اترانے اور اس کو الگ فروخت کرنے کا حکم فرمایا اور یہ بات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل نہیں کی جو کچھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا ہے اس میں سونے کے بدلے سونے کے برابر برابر کے علاوہ فروخت کی ممانعت ہے اس میں تو کسی کو کلام نہیں۔ البتہ سونے کو الگ کرنے کا حکم حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کے اپنے قول سے ثابت ہے۔ ممکن ہے کہ انہوں نے اس بات کا حکم اس لئے دیا ہو کہ ان کے ہاں ہار میں جڑے ہوئے سونے کا الگ کئے بغیر فروخت کران درست نہ ہو یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے اس کا حکم اس لئے دیا کہ وہ جانتے تھے کہ اس ہار میں جڑے ہوئے سونے کی مقدار کا علم اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کو الگ نہ کیا جائے۔ اس روایت میں اضطراب ہوا اور یہ معلوم نہیں ہوا کہ اس کا ملطب کیا ہے پس جو شخص ان معانی میں سے کسی ایک معنی کو دلیل بنائے گا مخالف دوسرے معنی والی روایت سے استدلال کرے گا۔ ہم نے اس باب میں قیاس کا طریقہ پہلے ذکر کر دیا ہے اور یہ ان لوگوں کے مسلک کے مطابق ہے جنہوں نے فروخت شدہ سونے کو دوسرے سونے کے مقابلے میں قرار دیا ہو۔ نہ یہ کہ قیمت کو ان دونوں چیزوں کی قیمت پر تقسیم کرنا بلکہ سونا قیمت میں سے اپنے ہم وزن سونے کے مقابل ہوگا اور جو باقی رہے گا وہ اس چیز کی قیمت ہوگی جو سونے کے ساتھ جڑی ہوئی تھی اور یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حضرت عبادہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کا طرزِ عمل:

۵۶۷۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ ، عَنْ أَبِيْ تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِيِّ ، قَالَ :اشْتَرٰى مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ قِلَادَةً ، فِيْهَا تِبْرٌ ، وَزَبَرْجَدٌ ، وَلُؤْلُؤٌ ، وَيَاقُوْتٌ بِسِتِّمِائَةِ دِيْنَارٍ .فَقَامَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ ، حِيْنَ طَلَعَ مُعَاوِيَةُ الْمِنْبَرَ ، أَوْ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ ، فَقَالَ أَلَا إِنَّ مُعَاوِيَةَ ، اِشْتَرَى الرِّبَا وَأَكَلَهٗ، أَلَا إِنَّهٗ فِي النَّارِ إِلٰى حَلْقِهٖ . فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ الْقِلَادَةُ ، كَانَ فِيْهَا مِنَ الذَّهَبِ أَكْثَرَ ، مِمَّا اُشْتُرِيَتْ بِهٖ ، فَكَانَ مِنْ عُبَادَةَ مَا كَانَ لِذٰلِكَ .وَيَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ بِيْعَتْ بِنَسِيْئَةٍ ، فَإِنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاوِيَةَ ، أَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِذٰلِكَ

بَأْسًا .وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ ، وَفِی السَّبَبِ الَّذِیْ مِنْ أَجْلِهٖ عُبَادَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْكَرَ عَلٰی مُعَاوِیَةَ فِیْ ذٰلِكَ ، مَا أَنْكَرَ .

۵۶۷۲: حضرت ابوتمیم جیشانی سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک ہار جس میں سونا' زبرجد' جواہرات اور یاقوت جڑا ہوا تھا چھ سو دینار کے بدلے خریدا حضرت معاویہ منبر پر بیٹھے یا انہوں نے نماز ظہر ادا کی تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا سنو! معاویہ نے سود کے طور پر سودا کیا اور اسے کھایا سنو! وہ حلق تک جہنم میں ہو گا۔ یہ ممکن ہے کہ اس ہار میں جڑا ہوا سونا اس چھ سو دینار سے زیادہ ہو جس کے بدلے اس کو خریدا گیا تو حضرت عبادہ نے اسی وجہ سے یہ کلام فرمایا اور یہ بھی ممکن ہے اسے ادھار کے طور پر خریدا گیا ہو اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ اس میں کوئی حرج خیال نہ کرتے تھے۔

وجہ اعتراض:

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے اعتراض کا اس روایت میں سبب پایا جاتا ہے۔

۵۶۷۳: مَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ یَحْیَی الْمُزَنِیُّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِیْدِ ، عَنْ أَیُّوْبَ السِّخْتِیَانِیِّ ، عَنْ أَبِیْ قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِی الْأَشْعَثِ قَالَ :كُنَّا فِیْ غَزَاةٍ ، عَلَیْنَا مُعَاوِیَةُ ، فَأَصَبْنَا ذَهَبًا وَفِضَّةً ، فَأَمَرَ مُعَاوِیَةُ رَجُلًا أَنْ یَبِیْعَهَا النَّاسَ فِیْ عَطِیَّاتِهِمْ .قَالَ :فَتَنَازَعَ النَّاسُ فِیْهَا ، فَقَامَ عُبَادَةُ ، فَنَهَاهُمْ ، فَرَدُّوْهَا ، فَأَتَی الرَّجُلُ مُعَاوِیَةَ فَشَكَا اِلَیْهِ .فَقَامَ مُعَاوِیَةُ خَطِیْبًا فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ یُحَدِّثُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِیْثَ ، یَكْذِبُوْنَ فِیْهَا عَلَیْهِ، لَمْ نَسْمَعْهَا .فَقَامَ عُبَادَةُ فَقَالَ :وَاللّٰهِ لَأُحَدِّثَنَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، وَاِنْ كَرِهَ مُعَاوِیَةُ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ ، وَلَا الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ ، وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ ، وَلَا الشَّعِیْرَ بِالشَّعِیْرِ ، وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ ، وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ ، اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ ، یَدًا بِیَدٍ ، عَیْنًا بِعَیْنٍ .

۵۶۷۳: ابوقلابہ نے ابوالاشعث سے نقل کیا کہ ہم ایک غزوہ میں شامل تھے جس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہمارے سپہ سالار تھے' ہمیں سونا چاندی حاصل ہوا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ لوگ اپنے عطیات کو فروخت کر لیں۔ چنانچہ لوگوں نے اس سلسلے میں باہمی نزاع کیا تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان کو اس سے منع فرمایا۔ لوگوں نے وہ اشیاء لوٹا دیں تو وہ آدمی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس بات کی شکایت کی تو امیر معاویہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے ان لوگوں کا کیا حال ہے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جن میں وہ آپ پر بہتان لگاتے ہیں ہم نے وہ نہیں سنی ہیں۔ اس پر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اللہ کی قسم! ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ضرور بیان کریں گے اگرچہ وہ معاویہ کو ناپسند ہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ سونے کو سونے کے بدلے اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے اور نہ گندم کو گندم کے بدلے اور نہ جو کو جو کے بدلے اور نہ کھجور کو کھجور کے بدلے اور نہ نمک کو نمک کے بدلے فروخت کرو مگر جب کہ وہ برابر ہوں اور دست بدست اور نقد بنقد ہوں۔

۵۶۷۴: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ : قَدِمَ نَاسٌ فِيْ اِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ ، يَبِيْعُوْنَ آنِيَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ اِلَى الْعَطَاءِ .فَقَامَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ ، فَقَالَ :اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُذَهَّبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ ، وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ ، وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ ، وَالشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ ، وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ ، اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، سَوَاءً بِسَوَاءٍ ، فَمَنْ زَادَ ، أَوْ ازْدَادَ ، فَقَدْ أَرْبٰى . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ مِنْ اِنْكَارِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ ، وَهُوَ بَيْعُ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ ، اِلٰى أَجَلٍ ، لَا غَيْرَ ذٰلِكَ .وَأَمَّا الْقِلَادَةُ ، الَّتِيْ فِيْهَا الذَّهَبُ الْمَبِيْعَةُ بِالذَّهَبِ ، أَوْ الْقِلَادَةُ الَّتِيْ فِيْهَا الْفِضَّةُ الْمَبِيْعَةُ بِالْفِضَّةِ ، فَلَا دَلَالَةَ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنْهُ، عَلٰى حُكْمِ ذٰلِكَ اِذَا بِيْعَ بِأَكْثَرَ مِنْ وَزْنِ ذَهَبِهٖ أَوْ فِضَّتِهٖ، مِنَ الذَّهَبِ أَوْ الْفِضَّةِ .

۵۶۷۴: ابوقلابہ نے ابوالاشعث صنعانی سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کچھ لوگ آئے جو سونے اور چاندی کے برتن عطیات کے ملنے تک کے وعدے پر فروخت کرتے تھے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا بے شک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو سونے کے بدلے چاندی کو چاندی کے بدلے گندم کو گندم کے بدلے اور کھجور کو کھجور کے بدلے اور جو کو جو کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا مگر جبکہ وہ دونوں برابر برابر ہوں جس نے زیادہ لیا دیا اس نے سود کھایا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض سونے کو (ادھار) میعاد تک فروخت کرنے کی وجہ سے تھا اور کسی وجہ سے نہ تھا۔ جہاں تک اس ہار کا تعلق ہے جس میں جڑا ہوا سونا' سونے کے بدلے فروخت کیا گیا یا وہ ہار جس میں جڑی ہوئی چاندی چاندی کے بدلے فروخت کی گئی ان روایات میں اس سے متعلق حکم پر کوئی دلالت موجود نہیں ہے کہ جب اس ہار کو اس سے زیادہ سونے یا اس کی چاندی سے زیادہ چاندی کے بدلے فروخت کیا جائے۔ اس مسئلہ میں تابعین کی رائے مختلف ہے

۵۶۷۵: وَقَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلٰى، عَنْ

سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :اشْتَرِ السَّيْفَ الْمُحَلَّى بِالْفِضَّةِ .فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ أَجَازَ بَيْعَ السَّيْفِ ، الَّذِي حِلْيَتُهُ فِضَّةٌ ، بِفِضَّةٍ .وَقَدْ رُوِيَ فِي مِثْلِ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ التَّابِعِيْنَ ، اِخْتِلَافٌ.

۵۶۷۵: حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا چاندی سے مرصع تلوار کو چاندی کے بدلے خرید لو۔

حاصل: اس روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اس مرصع تلوار کو چاندی کے بدلے حاصل کرنے کی اجازت فرمائی ہے۔

اقوالِ تابعین:

۵۶۷۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِيْ عِمْرَانَ أَنَّهُ سَأَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ اشْتِرَاءِ الثَّوْبِ الْمَنْسُوْجِ بِالذَّهَبِ، بِالذَّهَبِ ، فَقَالَا :لَا يَصْلُحُ اشْتِرَاؤُهُ بِالذَّهَبِ .

۵۶۷۶: قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ سے سونے کے بدلے سونے سے بنا ہوا کپڑا خریدنے کے متعلق یہ دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اس کو سونے کے بدلے خریدنا درست نہیں۔

۵۶۷۷: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى بَأْسًا ، أَنْ يَشْتَرِيَ ذَهَبًا بِذَهَبٍ ، أَوْ فِضَّةً بِفِضَّةٍ وَذَهَبٍ :

۵۶۷۷: عثمان بن اسود نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے نقل کیا ان کے ہاں اس میں حرج نہیں تھا کہ سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے اور سونے کے بدلے فروخت کیا جائے۔

۵۶۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا ، أَنْ يُبَاعَ السَّيْفُ الْمُفَضَّضُ بِالدَّرَاهِمِ ، بِأَكْثَرَ مِمَّا فِيْهِ، تَكُوْنُ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ ، وَالسَّيْفُ بِالْفَضْلِ.

۵۶۷۸: مبارک نے حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ان کے ہاں اس میں کوئی حرج نہیں کہ چاندی سے مرصع تلوار کو دراہم کے بدلے فروخت کیا جائے اس سے زیادہ جتنا اس میں ہو اور چاندی چاندی کے بدلے اور تلوار فضل کے بدلے ہے۔

۵۶۷۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، أَنَّهُ قَالَ فِيْ بَيْعِ السَّيْفِ الْمُحَلّٰى :اِذَا كَانَتِ الْفِضَّةُ الَّتِيْ فِيْهِ، أَقَلَّ مِنَ الثَّمَنِ ، فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ .

۵۶۷۹: ابو معشر نے ابراہیم سے روایت کی ہے انہوں نے چاندی سے مرصع تلوار کو چاندی کے بدلے فروخت میں کوئی حرج نہیں جبکہ یہ چاندی قیمت والی چاندی سے کم ہو۔

۵۶۸۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي يُوْسُفَ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ :لَا بَأْسَ بِبَيْعِ السَّيْفِ الْمُحَلّٰى ، بِالدَّرَاهِمِ ؛ لِأَنَّ فِيْهِ حَمَائِلَهُ وَجَفْنَهُ وَنَصْلَهُ.

۵۶۸۰: حضرت حصین نے حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں دراہم کے بدلے مرصع تلوار کو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس میں اس کا پرتلہ' میان اور پھل بھی ہے۔
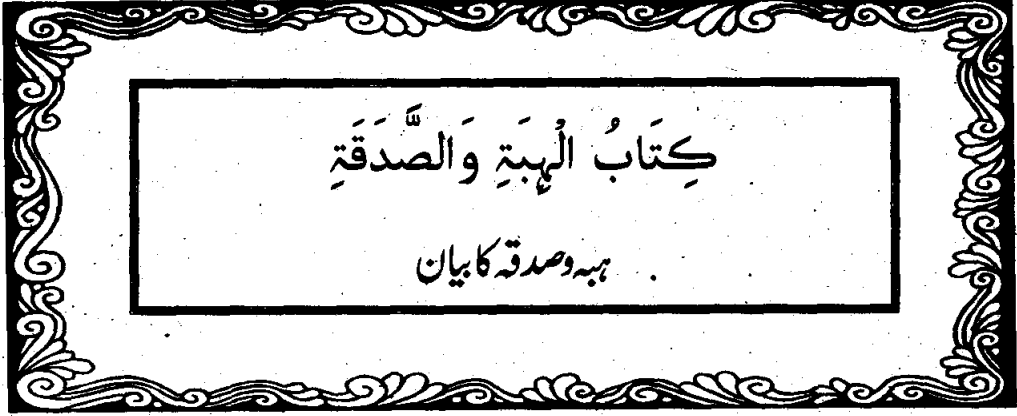
كِتَابُ الْهِبَةِ وَالصَّدَقَةِ

ہبہ وصدقہ کا بیان

بَابُ الرُّجُوْعِ فِی الْهِبَةِ

ہبہ واپس لینا

خلاصۃ المرام:

ہبہ: شریعت میں بلاعوض کسی کو کسی مال کا مالک بنانا۔ قبضہ اور ایجاب وقبول اس کی شرط ہے ہبہ دے کر رجوع میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام مالک' شافعی' اوزاعی واحمد رحمہم اللہ کے ہاں رجوع حرام ہے۔ علماء کا دوسرا گروہ: سات شرائط نہ ہوں تو رجوع جائز ہے وہ موانع سبعہ یہ ہیں دمع خزقہ نمبر۱ اضافہ نہ ہوا مثلاً تعمیر۔ نمبر۲ دونوں میں کوئی مرا نہ ہو۔ نمبر۳ بدلہ نہ لیا ہو۔ نمبر۴ ملک سے نہ نکلی۔ نمبر۵ دونوں میاں بیوی نہ ہوں۔ نمبر۶ قرابت رحم بھی نہ ہو۔ نمبر۷ ہبہ موجود ہو۔ البتہ کراہت میں کسی کو کلام نہیں ہے۔

(البذل' الہدایہ)

فریق اوّل: ہبہ میں رجوع حرام ہے اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

۵۶۸۱: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ، كَالْعَائِدِ فِیْ قَيْئِهٖ. قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى أَنَّ الْوَاهِبَ لَيْسَ لَهٗ أَنْ يَرْجِعَ فِيْمَا وَهَبَ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. وَقَالُوْا: لَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ

الرُّجُوْعَ فِي الْهِبَةِ كَالرُّجُوْعِ فِي الْقَيْءِ وَكَانَ رُجُوْعُ الرَّجُلِ فِي قَيْئِهٖ حَرَامًا عَلَيْهِ كَانَ كَذٰلِكَ رُجُوْعُهٗ فِيْ هِبَتِهٖ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا: لِلْوَاهِبِ أَنْ يَرْجِعَ فِيْ هِبَتِهٖ إِذَا كَانَتْ قَائِمَةً عَلٰى حَالِهَا لَمْ تُسْتَهْلَكْ وَلَمْ يَزِدْ فِيْ بَدَنِهَا بَعْدَ أَنْ يَكُوْنَ الْمَوْهُوْبُ لَهٗ لَيْسَ بِذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنَ الْوَاهِبِ وَبَعْدَ أَنْ يَكُوْنَ لَمْ يُثِبْهُ أَيْ: لَمْ يُعْطِهٖ مِنْهَا ثَوَابًا. فَإِنْ كَانَ أَثَابَهٗ مِنْهَا ثَوَابًا وَقَبِلَ ذٰلِكَ الثَّوَابَ مِنْهُ أَوْ كَانَ الْمَوْهُوْبُ لَهٗ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنَ الْوَاهِبِ فَلَيْسَ لِلْوَاهِبِ أَنْ يَرْجِعَ فِيْهَا. فَإِنْ لَمْ يَكُنِ الْوَاهِبُ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ لِلْمَوْهُوْبِ لَهٗ وَلٰكِنَّهَا امْرَأَةٌ وَهَبَتْ لِزَوْجِهَا أَوْ زَوْجٌ وَهَبَ لِامْرَأَتِهٖ فَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ كَذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ وَلَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنْ يَرْجِعَ فِيْمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهٖ. وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْعَائِدَ فِيْ هِبَتِهٖ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا مَنِ الْعَائِدُ فِيْ قَيْئِهٖ. فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ الرَّجُلَ الْعَائِدَ فِيْ قَيْئِهٖ فَيَكُوْنَ قَدْ جَعَلَ الْعَائِدَ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْمَا هُوَ حَرَامٌ عَلَيْهِ. فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى. وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ الْكَلْبَ الْعَائِدَ فِيْ قَيْئِهٖ وَالْكَلْبُ غَيْرُ مُتَعَبَّدٍ بِتَحْرِيْمٍ وَلَا تَحْلِيْلٍ فَيَكُوْنُ الْعَائِدُ فِيْ قَيْئِهٖ عَائِدًا فِيْ قَذَرٍ كَالْقَذَرِ الَّذِيْ يَعُوْدُ فِيْهِ الْكَلْبُ فَلَا يَثْبُتُ بِذٰلِكَ مَنْعُ الْوَاهِبِ مِنَ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ. فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِي الْآثَارِ مَا يَدُلُّنَا عَلٰى مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ مَا هُوَ؟

۵۶۸۱: حضرت سعید ابن میسب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے والا قے کر کے لوٹانے والے کی طرح ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں علماء کی ایک جماعت کا کہنا یہ ہے ہبہ والا دی ہوئی چیز کو واپس نہیں کر سکتا انہوں نے اس سلسلہ میں مندرجہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہبہ سے رجوع کرنے والے کو قے کر کے واپس لوٹانے والے کی طرح قرار دیا اور قے کر کے واپس کرنا حرام ہے تو ہبہ میں رجوع کا بھی یہی حکم ہے۔ ہبہ کرنے والا اپنے ہبہ کو واپس لے سکتا ہے جب تک کہ وہ چیز اپنی اسی حالت پر قائم ہو اور ہلاک نہ ہوئی ہو اور نہ اس کے بدن میں کوئی اضافہ ہوا ہو۔ جس کو ہبہ کیا گیا وہ اس کا رشتہ دار نہ ہو اس کی طرف سے اسے کوئی بدلہ بھی نہ ملا ہو۔ اگر اس نے اس کے بدلے کچھ دے دیا اور اس نے قبول بھی کر لیا یا ہبہ کیا ہوا شخص اس کا قریبی رشتہ دار ہو تو پھر ہبہ کرنے والا واپس نہیں کر سکتا اگر ہبہ کیا ہوا شخص اس کا رشتہ دار نہ ہو بلکہ اس کی بیوی نے اپنے خاوند کو یا خاوند نے اپنی بیوی کو ہبہ کیا ہو تو یہ دونوں اس معاملے میں قریبی رشتہ دار کی طرح ہیں ان میں سے ایک بھی دوسرے کو دی ہوئی چیز واپس نہیں کر

سکتا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہبہ کر کے واپس کرنے والے کو قے کر کے واپس لوٹانے والے سے تشبیہ دی۔ البتہ قے کر کے اسے واپس لوٹانے والے کے بارے میں یہ نہیں بتلایا کہ اس سے کون مراد ہے۔ یہ ممکن ہے کہ اس سے وہ شخص مراد ہو جو قے کر کے اسے واپس لوٹاتا ہے تو آپ نے ہبہ کر کے لوٹانے والے کو قے کر کے اسے چاٹنے والے کی طرح قرار دیا اور یہ حرام ہے اس سے پہلے قول والوں کی بات ثابت ہو جائے گی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد وہ کتا ہو جو قے کر کے چاٹتا ہو اور کتا حرام وحلال کا مکلف نہیں فلہذا ہبہ کو لوٹانے والا گویا گندگی کو لوٹانے والا ہے جو اس گندگی کی طرح ہے جس کو کتا لوٹاتا ہے۔ اس صورت میں اس سے یہ بات ثابت نہ ہوگی کہ واہب کو ہبہ سے رجوع کرنا منع ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ آیا روایات میں کوئی ایسی روایت موجود ہے جو جناب رسول اللہ ﷺ کی اس مراد پر دلالت کرنے والی ہے جو پہلی روایات سے ظاہر ہو رہی ہے۔

تخریج : بخاری فی الهبة باب١٤ ٣٠/١، الزکاة باب٥٩، والجهاد باب١٣٧، مسلم فی الهبات ١، ٧، ٨، ٢، ابو داؤد فی البیوع باب٨١، ترمذی فی البیوع باب٦٢، نسائی فی الزکاة باب١٠، والهبه باب٣/٢، ابن ماجه فی الهبات باب٥، مالك فی الزکاة ٤٩، مسند احمد ١، ٢١٧/٢٥، ١٨٢/٢۔

حدیث اوّل میں کون مراد ہے؟

٥٦٨٢: فَإِذَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الرَّاجِعُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ .

٥٦٨٢: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ہمارے سامنے بری حالت کی مثال بیان فرمائی کہ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹتا ہے۔

تخریج : بخاری فی الهبه باب٣٠، والخیل باب١٤، ترمذی فی البیوع باب٦١۔

٥٦٨٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ :ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوٗسٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ . فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ تَنْزِيْهَ أُمَّتِهِ عَنْ أَمْثَالِ الْكِلَابِ لَا أَنَّهُ أَبْطَلَ أَنْ يَكُوْنَ لَهُمُ الرُّجُوْعُ فِيْ هِبَاتِهِمْ .وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْكَلَامُ أَيْضًا الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۶۸۳: عبداللہ بن طاوس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ہبہ کو واپس کرنے والا اس کتے کی طرح ہے جو تے کر کے پھر اپنی تے کر دوبارہ لوٹا لیتا ہے۔ اس روایت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پہلی روایت میں جو ہم نے ذکر کی ہے آپ نے اپنی امت کو کتوں کے اوصاف اپنانے سے بچانے کا ارادہ فرمایا ہے یہ بات نہیں کہ ہبہ کی ہوئی اشیاء کو واپس کرنے کو آپ نے باطل قرار دیا۔

تخریج : بخاری باب الخیل باب ١٤ ' مسلم فی الهباب ٨ ' مسند احمد ٣٢٧/١ ' ١٢٨/٢ ـ

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ثبوت:

۵۶۸۴: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .ح

۵۶۸۴: عوف نے حسن سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۵۶۸۵: وَحَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا عَوْفٌ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَعُوْدُ فِي عَطَائِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتّٰى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ فَأَكَلَهٗ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ هٰذَا الْكَلَامِ فِي مَعْنًى غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنٰى.

۵۶۸۵: خلاس بن عمرو کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا جو شخص اپنے عطیہ کو لوٹاتا ہے وہ اس کتے کی طرح ہے جو کھاتا رہتا ہے جب سیر ہو جاتا ہے تو تے کر دیتا ہے اور پھر اسے چاٹ کر واپس کر لیتا ہے۔

یہی کلام دوسرے مفہوم میں:

۵۶۸۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَا :ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهٗ يُبَاعُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهٗ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْمَرَهٗ فِي ذٰلِكَ .فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَلِذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَرٰى أَنْ يَبْتَاعَ مَالًا جَعَلَهٗ صَدَقَةً .

۵۶۸۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کیا اس کے بعد اسے فروخت ہوتا ہوا پایا تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر اجازت طلب کی تو آپ نے

فرمایا اپنے صدقہ کو واپس مت لو۔اسی بات کے پیش نظر ابن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو جائز نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی جس مال کو صدقہ کرے اسی کو خریدے۔

تخریج : بخاری فی الزکاۃ باب ۵۹' نسائی فی الزکوۃ باب ۱۰۰' ابن ماجہ فی الصدقات باب ۲۔

۵۶۸۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبْتَاعَهُ مِنْهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ هُوَ ضِدُّ الْغَلَاءِ .فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ وَاحِدٍ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ .

۵۶۸۷: زید بن اسلم نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ایک گھوڑا ایک شخص کو جہاد کے لئے دیا اس نے اس کو ضائع کر دیا میں نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا اور سوچا کہ وہ اسے کم قیمت میں فروخت کر دے گا۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اسے مت خریدو اگرچہ وہ تمہیں ایک درہم کے بدلے دے اور اپنا صدقہ واپس نہ کرو کیونکہ صدقہ واپس کرنے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے اسے چاٹ لیتا ہے۔

تخریج: بخاری فی الزکاۃ باب ۵۹' والجہاد باب ۱۳۷' مسلم فی الھبات ' نسائی فی الزکاۃ باب ۱۰۰' مالک فی الزکاۃ ۴۹' مسند احمد ار۴۰۔

۵۶۸۸: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ أَبْصَرَ فَرَسًا تُبَاعُ فِي السُّوْقِ وَكَانَ تَصَدَّقَ بِهِ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْتَرِيْهِ؟ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا شَيْئًا مِنْ نِتَاجِهِ أَيْ مِمَّا يُنْتِجُهُ مِنَ الْوَلَدِ .فَمَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْ يَبْتَاعَ مَا كَانَ تَصَدَّقَ بِهِ أَوْ شَيْئًا مِنْ نِتَاجِهِ وَجَعَلَهُ إِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ. فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ بِمُوْجِبِ حُرْمَةِ ابْتِيَاعِ الصَّدَقَةِ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ بِهَا وَلٰكِنْ تَرْكُ ذٰلِكَ أَفْضَلُ لَهُ.فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا قَبْلَ هٰذَا لِمَا ذُكِرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ لَيْسَ عَلَى تَحْرِيْمِ ذٰلِكَ سَوَاءٌ وَلٰكِنَّهُ لِأَنَّ تَرْكَهُ أَفْضَلُ .

۵۶۸۸: زید بن اسلم نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے بازار میں ایک

گھوڑا فروخت ہوتے دیکھا اور وہ وہی گھوڑا تھا جو صدقہ میں دیا جا چکا تھا چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا میں اس کو خرید لوں تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے مت خریدو اور نہ اس کے بچوں میں سے کسی کو خریدو۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس چیز کے خریدنے سے روک دیا جس کو انہوں نے صدقہ کیا تھا۔ اسی طرح اس کی اولاد کی خریداری سے روک دیا اور اس فعل کو اس کتے کے فعل کی طرح قرار دیا جو قے کر کے لوٹاتا ہے تو اس سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ صدقہ کرنے والے کے لئے صدقہ کے مال کو خریدنا حرام ہے بلکہ اس کو چھوڑنا (نہ خریدنا) افضل ہے۔ اسی طرح جو پہلے ذکر ہوا اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ہبہ کو واپس لینے کے سلسلہ میں جو کچھ فرمایا اس سے اس کی حرمت مراد نہیں بلکہ (اس سے کراہت دلا کر) اس کے چھوڑنے کا افضل ہونا ظاہر فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الهبه باب۳۷، مسند احمد ۱ / ۲۵، ۳۷۔

ایک روایت سے استدلال:

۵۶۸۹: وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِیُّ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ ذُرَيْعٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِوَاهِبٍ أَنْ يَرْجِعَ فِیْ هِبَتِهٖ إِلَّا الْوَالِدُ لِوَلَدِهٖ .فَقَالَ قَائِلٌ فَقَدْ دَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى تَحْرِيْمِ الرُّجُوْعِ فِی الْهِبَةِ مِنَ الرَّجُلِ لِغَيْرِ وَلَدِهٖ. قِيْلَ لَهٗ : مَا دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى شَیْءٍ مِمَّا ذَكَرْتَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ ذٰلِكَ الرُّجُوْعَ بِأَنَّهٗ لَا يَحِلُّ لِتَغْلِيْظِهٖ إِيَّاهُ لِكَرَاهِيَةِ أَنْ يَكُوْنَ لِأَحَدٍ مِنْ أُمَّتِهٖ مَثَلُ السُّوْءِ .وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِذِیْ مِرَّةٍ سَوِیٍّ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰى مَعْنٰى أَنَّهَا تَحْرُمُ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ وَلٰكِنَّهَا عَلٰى مَعْنٰى لَاتَحِلُّ لَهٗ مِنْ حَيْثُ تَحِلُّ لِغَيْرِهٖ مِنْ ذَوِی الْحَاجَةِ وَالزَّمَانَةِ . فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا لَا يَحِلُّ لِوَاهِبٍ أَنْ يَرْجِعَ فِیْ هِبَتِهٖ إِنَّمَا هُوَ عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَحِلُّ لَهٗ ذٰلِكَ كَمَا تَحِلُّ لَهُ الْأَشْيَاءُ الَّتِیْ قَدْ أَحَلَّهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِعِبَادِهٖ. وَلَمْ يَجْعَلْ لِمَنْ فَعَلَهَا مَثَلًا كَالْمَثَلِ الَّذِیْ جَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَائِدِ فِیْ هِبَتِهٖ.وَقَدْ دَخَلَ فِیْ ذٰلِكَ الْعَوْدُ فِيْهَا بِالرُّجُوْعِ وَالِابْتِيَاعِ وَغَيْرِهٖ ثُمَّ اسْتَثْنٰى مِنْ ذٰلِكَ مَا وَهَبَ الْوَالِدُ لِوَلَدِهٖ. فَذٰلِكَ -عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -عَلٰى إِبَاحَتِهٖ لِلْوَالِدِ أَنْ يَأْخُذَ مَا وَهَبَ لِابْنِهٖ فِیْ وَقْتِ حَاجَتِهٖ إِلٰى ذٰلِكَ وَفَقْرِهٖ إِلَيْهِ لِأَنَّ مَا يَجِبُ لِلْوَلَدِ مِنْ ذٰلِكَ لَيْسَ بِفِعْلٍ يَفْعَلُهٗ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ

رُجُوْعًا مِنْهُ يَكُوْنُ مَثَلُهُ فِيْهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ الْمُتَرَاجِعِ فِيْ قَيْئِهِ. وَلٰكِنَّهُ شَيْءٌ أَوْجَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ لِفَقْرِهِ فَلَمْ يُضَيِّقْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ كَمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۵۶۸۹: طاؤس نے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہبہ کرنے والے کو جائز نہیں کہ وہ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس کرے البتہ باپ اپنے بیٹے سے ہبہ واپس لے سکتا ہے۔ اس روایت سے ثابت ہو رہا ہے کہ کسی آدمی کو ہبہ واپس کرنا حرام ہے البتہ اپنے لڑکے سے ہبہ لوٹا سکتا ہے۔ ان کو جواب میں کہا جائے گا کہ روایت میں تو آپ کی بات پر کوئی دلالت موجود نہیں ممکن ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے یہ بات لایحل بطور تغلیظ فرمائی ہو کیونکہ آپ اپنی کسی امت میں بھی بری مثال کا انطباق پسند نہ فرماتے تھے۔ جیسا جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی تندرست ٹھیک ٹھاک آدمی کے لئے صدقہ حلال نہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اس پر حرام ہے جس طرح کہ مالدار لوگوں پر حرام ہے بلکہ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جس طرح دیگر حاجتمندوں اور اپاہجوں کے لئے حلال ہے اسی طرح اس کے لئے حلال نہیں۔ پس اسی طرح جو ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کیا کہ ہبہ کرنے والے کو ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینا حلال نہیں کا مطلب ہے کہ اس کے لئے یہ اس طرح حلال نہیں جس طرح دیگر اشیاء ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے حلال قرار دیا ہے اور ان کو لینے والے لوگوں کے لئے ایسی مثال بیان نہیں فرمائی۔ جیسی کچھ ہبہ کر کے واپس کرنے والے کے لئے بیان فرمائیں اور اس رجوع کرنے کے ماتحت ہبہ شدہ چیز کو واپس لینا اس کو خریدنا اور دیگر صورتیں شامل ہیں۔ پھر اس سے والد کا بیٹے کو دیا ہوا مال مستثنیٰ کیا۔ واللہ اعلم۔ مگر احناف کے ہاں یہ بھی جائز ہے جبکہ باپ کو حاجت ہو اور احتیاج ہو کیونکہ اس سلسلہ میں جو کچھ والد کے لئے واجب ہے وہ ایسا فعل نہیں ہے جس کے کرنے سے وہ واپسی کرنے میں کتے کے اپنی قے کے چاٹنے کے مترادف ہو بلکہ یہ وہ چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس (والد) کے فقر کی حالت میں بیٹے کے لئے واجب کیا ہے اور اس سلسلہ میں اسے کسی تنگی میں نہیں ڈالا جیسا کہ دیگر احادیث میں جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے۔

تخریج : ترمذی فی البیوع باب٦١' ولولاء باب٧' نسائی فی الهبه باب٢/٤' ابن ماجه فی الهبه باب٢' مسند احمد ٢٧/٢' ٢٨۔

تشریح اس روایت سے ثابت ہو رہا ہے کہ کسی آدمی کو ہبہ واپس کرنا حرام ہے البتہ اپنے لڑکے سے ہبہ لوٹا سکتا ہے۔ روایات ملاحظہ ہوں:

۵۶۹۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهَا عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّى أَعْطَيْتُ أُمِّى حَدِيْقَةً وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَلَمْ تَتْرُكْ وَارِثًا غَيْرِى .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ صَدَقَتُكَ وَرَجَعَتْ إِلَيْكَ حَدِيْقَتُكَ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَاحَ لِلْمُتَصَدِّقِ صَدَقَتَهُ لَمَّا رَجَعَتْ إِلَيْهِ بِالْمِيْرَاثِ وَمَنَعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنِ ابْتِيَاعِ صَدَقَتِهِ.فَثَبَتَ بِهٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ إِبَاحَةُ الصَّدَقَةِ الرَّاجِعَةِ إِلَى الْمُتَصَدِّقِ بِفِعْلِ اللّٰهِ وَكَرَاهَةُ الصَّدَقَةِ الرَّاجِعَةِ إِلَيْهِ بِفِعْلِ نَفْسِهِ. فَكَذٰلِكَ وُجُوْبُ النَّفَقَةِ لِلْأَبِ عَنْ مَالِ الِابْنِ لِحَاجَتِهِ وَفَقْرِهِ وَجَبَتْ لَهُ بِإِيجَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِيَّاهَا لَهُ. فَأَبَاحَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ارْتِجَاعَ هِبَتِهِ وَإِنْفَاقَهَا عَلٰى نَفْسِهِ وَجَعَلَ ذٰلِكَ كَمَا رَجَعَ إِلَيْهِ بِالْمِيْرَاثِ لَا كَمَا رَجَعَ إِلَيْهِ بِالِابْتِيَاعِ وَالِارْتِجَاعِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ خَصَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْوَالِدَ الْوَاهِبَ دُوْنَ سَائِرِ الْوَاهِبِيْنَ .أَفَيَكُوْنُ حُكْمُ الْوَلَدِ فِيْمَا وَهَبَ لِأَبِيْهَا خِلَافَ حُكْمِ الْوَالِدِ فِيْمَا وَهَبَ لِوَلَدِهِ؟ قِيلَ لَهُ :بَلْ حُكْمُهُمَا فِيْ هٰذَا سَوَاءٌ فَذِكْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدَهُمَا عَلَى الْمَعْنَى الَّذِىْ ذَكَرْنَا يُجْزِءُ مِنْ ذِكْرِهِ إِيَّاهُمَا وَمِنْ ذِكْرِ غَيْرِهِمَا مِمَّنْ حُكْمُهُ فِيْ هٰذَا مِثْلُ حُكْمِهِمَا .وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ.فَحَرَّمَ هٰؤُلَاءِ جَمِيْعًا بِالْأَنْسَابِ .ثُمَّ قَالَ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِىْ أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِى التَّحْرِيْمِ بِالرَّضَاعَةِ غَيْرَ هَاتَيْنِ .فَكَانَ ذِكْرُهُ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلٰى أَنَّ سَائِرَ مَنْ حُرِّمَ بِالنَّسَبِ فِيْ حُكْمِ الرَّضَاعِ سَوَاءٌ وَأَغْنَاهُ ذِكْرُ هَاتَيْنِ بِالتَّحْرِيْمِ بِالرَّضَاعِ عَنْ ذِكْرِ مَنْ سِوَاهُمَا فِيْ ذٰلِكَ إِذْ كَانَ قَدْ جَمَعَ بَيْنَهُنَّ فِى التَّحْرِيْمِ بِالْأَنْسَابِ فَجَعَلَ حُكْمَهُنَّ حُكْمًا وَاحِدًا .فَدَلَّ تَحْرِيْمُهُ بَعْضَهُنَّ أَيْضًا بِالرَّضَاعِ أَنَّ حُكْمَهُنَّ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمٌ وَاحِدٌ .فَكَذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْجِعَ فِيْ هِبَتِهِ فَعَمَّ بِذٰلِكَ النَّاسَ جَمِيْعًا .ثُمَّ قَالَ إِلَّا الْوَالِدَ لِوَلَدِهِ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِىْ ذَكَرْنَا -دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَنْ سِوَى الْوَالِدِ مِنَ الْوَاهِبِيْنَ فِيْ رُجُوْعِ الْهِبَاتِ إِلَيْهِمْ يُرِدُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِيَّاهَا كَذٰلِكَ وَأَغْنَاهُ ذِكْرُ بَعْضِهِمْ عَنْ ذِكْرِ سَائِرِهِمْ .فَلَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ مَا يَدُلُّنَا عَلٰى أَنَّ لِلْوَاهِبِ أَنْ يَرْجِعَ فِيْ هِبَتِهِ بِنَقْضِهِ إِيَّاهَا حَتّٰى يَأْخُذَهَا مِنَ الْمَوْهُوْبِ لَهُ وَيَرُدَّهَا إِلٰى مِلْكِهِ الْمُتَقَدِّمِ الَّذِىْ أَخْرَجَهَا مِنْهُ بِالْهِبَةِ .فَنَظَرْنَا هَلْ نَجِدُ فِيْمَا رُوِىَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا.

۵۶۹۰: عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنی والدہ کو ایک باغ کا عطیہ دیا ہے اب اس کا انتقال ہو گیا اور اس نے میرے علاوہ کوئی وارث نہیں چھوڑا۔ آپ نے فرمایا تمہارا صدقہ واجب ہو گیا (ادا ہو چکا) اور تیرا باغ تیری طرف لوٹ آیا۔ اگر کوئی معترض کہے کہ اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے ہبہ کرنے والے والد کو خاص کیا ہے باقی ہبہ کرنے والے کے لئے یہ حکم کیسے ہو سکتا ہے اگر بیٹا باپ کو کوئی چیز ہبہ کرے تو اس کا حکم باپ کے بیٹے کو ہبہ کرنے کے خلاف ہے۔ تو اس کے جواب میں کہیں اس سلسلے میں دونوں کا حکم یکساں ہے تو جناب نبی اکرم ﷺ کا اس سبب سے جس کو کہ ہم نے ذکر کیا ایک کا تذکرہ دونوں کے ذکر کو کفایت کرنے والا ہے بلکہ ان دونوں کے علاوہ کے لئے بھی کافی ہے جن کا یہی حکم ہو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ تم پر تمہاری مائیں تمہاری بیٹیاں' تمہاری بہنیں' تمہاری پھوپھیاں' تمہاری خالائیں' تمہاری بھتیجیاں اور بھانجیاں حرام کی گئیں یہ نسبی رشتہ کے اعتبار سے ہیں پھر فرمایا تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری رضاعی بہنیں بھی حرام ہیں دودھ کے رشتہ میں صرف ان دو کے ذکر پر اکتفا کیا ان دو کا ذکر کر دینا اس بات کی دلیل ہے کہ جو عورتیں نسب کے لحاظ سے حرام ہیں۔ دودھ کی وجہ سے بھی ان تمام کا حکم وہی ہے دودھ کی وجہ سے ان دو کے حرام ہونے کے تذکرے نے باقی کے تذکرے سے بے نیاز کر دیا کیونکہ نسب کی وجہ سے حرام ہونے میں تمام کا ذکر کر دیا اور ان تمام کے لئے ایک ہی حکم قرار دیا (یعنی حرمت) تو اس سے اس بات پر دلالت مل گئی کہ رضاعت کی وجہ سے بعض کے حرام ہونے سے دوسری رضاعی رشتہ دار عورتوں کا حکم بھی یہی ہے۔ اسی طرح جناب رسول اللہ ﷺ نے جب یہ فرمایا کہ کسی شخص کو ہبہ میں رجوع درست نہیں تو یہ حکم تمام لوگوں کو شامل ہے پھر فرمایا سوائے باپ کے جو کہ اپنے بیٹے کو ہبہ کرے یہ بات جو کہ ہم نے کہی ہے اس کی بنا پر یہ اس بات پر دلالت ہے کہ والد کے علاوہ ہبہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے حکم سے رجوع کریں تو یہی حکم ہوگا۔ تو والد کے تذکرے نے دوسروں کے تذکرہ سے بے نیاز کر دیا۔ فلہٰذا ان روایات میں ایسی کوئی بات نہیں پائی جاتی جو اس بات پر دلالت کرنے والی ہو کہ ہبہ کرنے والا اپنے ہبہ کو توڑ کر موہوب لہ سے واپس لے اور اسے اپنی سابقہ ملکیت میں لائے۔ جس ملکیت سے اس نے ہبہ کر کے اس شئی کو نکالا تھا۔ اب ہم دیکھنا چاہتے کہ آیا آثار صحابہ کرام میں ایسی کوئی چیز پائی جاتی ہے جس سے کوئی دلالت میسر آجائے۔

تخریج : ابن ماجه فی الصدقات باب۳۔

حل: اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے ہبہ کرنے والے والد کو خاص کیا ہے باقی ہبہ کرنے والے کے لئے یہ حکم کیسے ہو سکتا ہے اگر بیٹا باپ کو کوئی چیز ہبہ کرے تو اس کا حکم باپ کے بیٹے کو ہبہ کرنے کے خلاف ہے۔

جواب: اس سلسلے میں دونوں کا حکم یکساں ہے تو جناب نبی اکرم ﷺ کا اس سبب سے جس کو کہ ہم نے ذکر کیا ایک کا تذکرہ دونوں کے ذکر کو کفایت کرنے والا ہے بلکہ ان دونوں کے علاوہ کے لئے بھی کافی جن کا یہی حکم ہو۔

آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس کی تلاش:

اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا آثار صحابہ کرام میں ایسی کوئی چیز پائی جاتی ہے جس سے کوئی دلالت میسر آجائے۔

۵۶۹۱: فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :ثَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ مَنْ وَهَبَ هِبَةً فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا حَتَّى يُثَابَ مِنْهَا بِمَا يَرْضَى .

۵۶۹۱: سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے جس نے کسی کو کوئی چیز ہبہ کی وہ اس کا زیادہ حقدار ہے یہاں تک کہ وہ اس کا اپنی مرضی کے مطابق بدلہ پالے۔

۵۶۹۲: وَإِذَا يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ بْنِ طَرِيفٍ الْمَرِّيِّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِصِلَةِ رَحِمٍ أَوْ عَلَى وَجْهِ صَدَقَةٍ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ فِيهَا وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً يَرَى أَنَّهُ إِنَّمَا يُرَادُ بِهِ الثَّوَابُ فَهُوَ عَلَى هِبَتِهِ يَرْجِعُ فِيهَا إِنْ لَمْ يَرْضَ مِنْهَا .فَهَذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ فَرَّقَ بَيْنَ الْهِبَاتِ وَالصَّدَقَاتِ فَجَعَلَ الصَّدَقَاتِ لَا يَرْجِعُ فِيهَا وَجَعَلَ الْهِبَاتِ عَلَى ضَرْبَيْنِ .فَضَرْبٌ مِنْهَا صِلَةُ الْأَرْحَامِ فَرَدَّ ذٰلِكَ إِلَى حُكْمِ الصَّدَقَاتِ وَمَنَعَ الْوَاهِبَ مِنَ الرُّجُوعِ فِيهَا وَضَرْبٌ مِنْهَا خِلَافُ ذٰلِكَ فَجَعَلَ لِلْوَاهِبِ أَنْ يَرْجِعَ فِيهِ مَا لَمْ يَرْضَ مِنْهُ.

۵۶۹۲: مروان بن حکم نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے صلہ رحمی کے لئے کوئی ہبہ کیا یا بطور صدقہ ہبہ کیا وہ اس میں رجوع نہ کرے اور جس نے اس لئے ہبہ کیا کہ اس سے مقصود صرف حصول ثواب تھا۔ تو وہ اپنے ہبہ کے بارے میں اختیار رکھتا ہے اگر وہ اس کو اس کے ہاں پسند نہ کرے تو لوٹا لے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے ہبہ اور صدقہ میں تفریق کر دی۔ صدقات کو نہ لوٹانے والا قرار دیا اور عطیات کے متعلق دو قسمیں کر دیں۔ نمبر ۱ جو صرف صلہ رحمی کی خاطر ہو تو صدقات کے حکم میں رکھا جائے گا اور ہبہ کرنے والا ان کو لوٹا نہیں سکتا۔ نمبر ۲ اگر واہب اس کے استعمال پر خوش نہ ہو تو اس کو واپس کر سکتا ہے۔

۵۶۹۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَزْرَقُ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ قَالَ مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِي

رَحِمٍ جَازَتْ وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ لَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا .

۵۶۹۳: اسود نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جس نے کسی رحم والے رشتہ دار کو ہبہ کیا ایسا کرنا جائز ہے جس نے غیر ذی رحم محرم کو دیا تو وہ ہبہ کا زیادہ حقدار ہے جب تک کہ اس کا معاوضہ نہ ملے (اگر معاوضہ مل گیا تو پھر واپس نہیں ہو سکتا)۔

۵۶۹۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ :سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْوَاهِبُ أَحَقُّ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا .فَهٰذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ جَعَلَ لِلْوَاهِبِ الرُّجُوْعَ فِيْ هِبَتِهٖ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا .فَذٰلِكَ -عِنْدَنَا -عَلَى الْوَاهِبِ الَّذِيْ جَعَلَ لَهُ الرُّجُوْعَ فِيْ هِبَتِهٖ عَلٰى مَا ذُكِرَ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ قَبْلَ هٰذَا حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ قَوْلُهُمَا رَضِيَ عَنْهُمَا فِيْ ذٰلِكَ .

۵۶۹۴: عبدالرحمٰن بن ابزی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے واہب اپنے ہبہ کا اس وقت تک زیادہ حقدار جب تک کہ اس کا بدلہ نہ دیا جائے۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جو ہبہ کرنے والے کو رجوع کا حق اس وقت تک ثابت فرما رہے ہیں یہاں تک کہ وہ بدلہ نہ لے۔ ہمارے ہاں اس روایت اور پہلی روایت تضاد کو دور کرنے کی صورت یہی ہے کہ اس سے وہ ہبہ کرنے والا مراد ہے جس کا تذکرہ پہلی روایت میں ہو چکا۔

۵۶۹۵: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ .عَلٰى مَا رَوَيْنَا عَنْ سُلَيْمَانَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِنَحْوٍ مِنْ هٰذَا .

۵۶۹۵: شعبہ نے جابر سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے جیسا کہ ہم نے سلیمان کی روایت میں ذکر کی ہے۔

روایت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ:

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت منقول ہے ملاحظہ ہو۔

۵۶۹۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصُبِيِّ قَالَ :كُنْتُ عِنْدَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ إِلَيْهِ .فَقَالَ أَحَدُهُمَا :إِنِّيْ وَهَبْتُ لِهٰذَا بَازِيًا عَلٰى أَنْ يُثِيْبَنِيْ فَلَمْ يَفْعَلْ .فَقَالَ الْآخَرُ :وَهَبَ لِيْ وَلَمْ يَذْكُرْ شَيْئًا .فَقَالَ لَهُ فَضَالَةُ :ارْدُدْ إِلَيْهِ هِبَتَهُ فَإِنَّمَا يَرْجِعُ فِي الْهِبَةِ النِّسَاءُ وَسُقَّاطُ الرِّجَالِ .

۵۶۹۶: عبداللہ بن عامر یحصبی کہتے ہیں کہ میں حضرت فضالہ بن عبیدؓ کے پاس تھا ان کے پاس دو آدمی جھگڑا لے کر آئے ایک کہنے لگا۔ میں نے اس کو ایک باز ہبہ کیا کہ یہ مجھے اس کا بدلہ دے گا مگر اس نے نہ دیا دوسرے نے کہا اس نے مجھے ہبہ کیا اور اس نے کسی بات کا ذکر نہ کیا تو حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا ہبہ اسے واپس کر دو۔ عورتیں اپنا ہبہ واپس لیا کرتی ہیں اور اسی طرح گرے ہوئے لوگ۔

۵۶۹۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصُبِيِّ أَنَّهٗ قَالَ :كُنْتُ عِنْدَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ إِذْ جَاءَهٗ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ إِلَيْهِ فِيْ بَازٍ .فَقَالَ أَحَدُهُمَا :وَهَبْتُ لَهٗ بَازِيًا وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُثِيْبَنِيْ مِنْهُ .فَقَالَ الْآخَرُ :نَعَمْ قَدْ وَهَبَ لِيْ بَازِيًا مَا سَأَلْتُهٗ وَمَا تَعَرَّضْتُ لَهٗ. فَقَالَ لَهٗ فَضَالَةُ أُرْدُدْ إِلَيْهِ هِبَتَهٗ فَإِنَّمَا يَرْجِعُ فِي الْهِبَاتِ النِّسَاءُ وَشِرَارُ الْأَقْوَامِ . وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۶۹۷: عبداللہ بن عامر یحصبی کہتے ہیں کہ میں حضرت فضالہ بن عبیدؓ کے ہاں تھا کہ دو آدمی ایک باز کا جھگڑا لئے حاضر ہوئے تو ان میں سے ایک نے کہا میں نے اس کو باز دیا اور مجھے اس کی طرف سے بدلے کی امید تھی دوسرے نے کہا جی ہاں اس نے مجھے باز دیا تھا جو کہ میں نے نہ اس سے مانگا اور نہ میں نے اس سے کوئی پیش رفت کی تھی تو فضالہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا ہبہ اس کو دے دو ہبات میں عورتیں اور اقوام کے شریر لوگ رجوع کیا کرتے ہیں۔

روایت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ:

حضرت ابوالدرداءؓ سے بھی اسی طرح کی روایت وارد ہے:

۵۶۹۸: مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ الْمَوَاهِبُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ وَهَبَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُسْتَوْهَبَ فَهِيَ كَسَبِيْلِ الصَّدَقَةِ فَلَيْسَ لَهٗ أَنْ يَرْجِعَ فِيْ صَدَقَتِهٖ .وَرَجُلٌ اُسْتُوْهِبَ فَوَهَبَ فَلَهُ الثَّوَابُ فَإِنْ قَبِلَ عَلٰى مَوْهِبَتِهٖ ثَوَابًا فَلَيْسَ لَهٗ إِلَّا ذٰلِكَ وَلَهٗ أَنْ يَرْجِعَ فِيْ هِبَتِهٖ مَا لَمْ يُثَبْ .وَرَجُلٌ وَهَبَ وَاشْتَرَطَ الثَّوَابَ فَهُوَ دَيْنٌ عَلٰى صَاحِبِهَا فِيْ حَيَاتِهٖ وَبَعْدَ وَفَاتِهٖ .فَهٰذَا أَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ جَعَلَ مَا كَانَ مِنَ الْهِبَاتِ مَخْرَجُهٗ مَخْرَجَ الصَّدَقَاتِ فِيْ حُكْمِ الصَّدَقَاتِ .وَمَنَعَ الْوَاهِبَ مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْ ذٰلِكَ كَمَا يُمْنَعُ الْمُتَصَدِّقُ مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْ صَدَقَتِهٖ .وَجَعَلَ مَا كَانَ مِنْهَا بِغَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مِمَّا لَمْ يُشْتَرَطْ ثَوَابٌ مِمَّا يَرْجِعُ فِيْهِ مَا لَمْ يُثَبِ الْوَاهِبُ عَلَيْهِ .وَجَعَلَ مَا اُشْتُرِطَ فِيْهِ الْعِوَضُ فِيْ حُكْمِ الْمَبِيْعِ فَجَعَلَ الْعِوَضَ لِوَاهِبِهٖ وَاجِبًا عَلَى الْمَوْهُوْبِ لَهٗ فِيْ حَيَاتِهٖ وَبَعْدَ وَفَاتِهٖ فَهٰذَا حُكْمُ الْهِبَاتِ عِنْدَنَا .فَأَمَّا مَا ذَكَرْنَا مِنْ

انْقِطَاعِ رُجُوْعِ الْوَاهِبِ فِيْ هِبَتِهِ لِمَوْتِ الْمَوْهُوْبِ لَهُ أَوْ بِاسْتِهْلَاكِهِ الْهِبَةَ فَلِمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ.

۵۶۹۸: راشد بن سعد نے ابوالدرداءؓ سے روایت کی ہے کہ ہبہ کرنے والے تین ہیں۔ نمبر ۱ ایک وہ آدمی جو خود ہبہ کرتا ہے مگر خود اس سے کسی ہبہ کا طالب نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرنے کی طرح ہے اس کو اپنا صدقہ لوٹانا جائز نہیں۔ نمبر ۲ وہ آدمی جس نے ہبہ طلب کیا اس کو ہبہ کر دیا گیا تو اس کو تو بدلہ ملے گا اور اگر اس نے اپنے ہبہ پر بدلے کو قبول کر لیا تو اس کو یہی کچھ ملے گا اور یہ اپنے ہبہ کو بدلہ ملنے سے پہلے پہلے لوٹا سکتا ہے۔ نمبر ۳ جس آدمی نے اس شرط پر ہبہ کیا کہ اس کو بدلہ دینا پڑے گا تو یہ موہوب لہ پر دین ہوگا جو کہ زندگی اور موت کے بعد بھی دینا پڑے گا۔ یہ حضرت ابوالدرداءؓ ہیں انہوں نے ہبات کی تین اقسام بتلائیں۔ نمبر ۱ جو صدقات کی طرح ہیں تو ان کا حکم بھی صدقات والا ہے اس میں ہبہ کرنے والے کو رجوع درست نہیں جیسے کہ صدقہ کرنے والے کو اپنے صدقہ سے رجوع جائز نہیں ہے۔ نمبر ۲ دوسری قسم وہ قرار دی جس میں بدلے کو شرط قرار نہ دیا جائے اس میں ہبہ کرنے والے کو رجوع کا اس وقت تک حق ہے جب تک کہ اس کا بدلہ نہ لے۔ نمبر ۳ اس قسم میں عوض کو شرط قرار دیا گیا یہ بیع کا حکم میں ہے اس میں واہب کو عوض دینا موہوب لہ پر لازم ہو جائے گا یہ زندگی اور موت دونوں میں لازم رہے گا ہمارے ہاں بھی ہباب کا یہی حکم ہے باقی ہمارے ہاں موہوب لہ کے مر جانے یا اس چیز کے ہلاک کر دینے کی صورت میں ہبہ کرنے والے کا حق رجوع ختم ہو جاتا ہے یہ اس لئے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس طرح مروی ہے۔

۵۶۹۹: حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا : حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ. يَعْنِيْ : بِمِثْلِ حَدِيْثِهِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ وَزَادَ وَيَسْتَهْلِكُهَا أَوْ يَمُوْتُ أَحَدُهُمَا . فَجَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتِهْلَاكَ الْهِبَةِ يَمْنَعُ وَاهِبَهَا مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْهَا وَجَعَلَ مَوْتَ أَحَدِهِمَا يَقْطَعُ مَا لِلْوَاهِبِ فِيْهَا مِنَ الرُّجُوْعِ أَيْضًا فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ شُرَيْحٍ فِي الْهِبَةِ نَظِيْرُ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۵۶۹۹: ابراہیم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے جیسا کہ ہم اس سے پہلی فصل میں ذکر کر آئے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ ہبہ کا ہلاک کر دینا یا واہب و موہوب لہ میں سے کسی کی موت بھی۔ (کہ اب وہ واپس نہیں ہو سکتا) اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہبہ کے ہلاک کر دینے کو واپسی کے لئے مانع قرار دیا اسی طرح دونوں میں سے کسی ایک کی موت کو رجوع ہبہ سے مانع قرار دیا ہم احناف بھی اسی طرح کہتے ہیں۔ ہبہ کے متعلق شریح رحمہ اللہ کا قول بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح ہے۔

حاصل روایات: اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہبہ کے ہلاک کر دینے کو واپسی کے لئے مانع قرار دیا اسی طرح دونوں میں سے کسی ایک کی موت کو رجوع ہبہ سے مانع قرار دیا ہم احناف بھی اسی طرح کہتے ہیں۔

حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

ہبہ کے متعلق شریح رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح ہے۔

۵۷۰۰: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ قَالَ :أَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ :سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُحَدِّثُ أَنَّ شُرَيْحًا قَالَ مَنْ أَعْطٰى فِيْ قَرَابَةٍ أَوْ مَعْرُوْفٍ أَوْ صِلَةٍ فَعَطِيَّتُهُ جَائِزَةٌ وَالْجَانِبُ الْمُسْتَقْرَبُ يُثَبُ مِنْ هِبَتِهِ أَوْ يُرَدُّ عَلَيْهِ .

۵۷۰۰: محمد نے بیان کیا کہ شریح رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جس نے اپنے قرابت دار کو اس کی قرابت داری یا نیکی یا احسان کے طور پر دیا تو اس کا عطیہ جائز ہے اور قرابت والی جانب کے لحاظ سے وہ اپنے ہبہ کا بدلہ دے یا اسی کو اس پر لوٹا دیا جائے۔

۵۷۰۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ.قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ : وَأَمَّا هِبَةُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الزَّوْجَيْنِ لِصَاحِبِهِ فَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَدْ /

۵۷۰۱: ابن سیرین نے شریح سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ زوجین کے ایک دوسرے کو ہبہ کا مسئلہ اس طرح ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ زوجین کے ایک دوسرے کو ہبہ کا مسئلہ اس طرح ہے۔

ہبہ زوجہ:

۵۷۰۲: حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ امْرَأَةً وَهَبَتْ لِزَوْجِهَا هِبَةً ثُمَّ رَجَعَتْ فِيهَا فَاخْتَصَمَا إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ لِلزَّوْجِ شَاهِدَاكَ أَنَّهُمَا رَأَيَاهَا وَهَبَتْ لَكَ مِنْ غَيْرِ كُرْهٍ وَلَا هَوَانٍ وَإِلَّا فَيَمِينُهَا لَقَدْ وَهَبَتْ لَكَ عَنْ كُرْهٍ وَهَوَانٍ فَهٰذَا شُرَيْحٌ قَدْ سَأَلَ الزَّوْجَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا وَهَبَتْ لَهُ لَا عَنْ كُرْهٍ بَعْدَ ارْتِجَاعِهَا فِي الْهِبَةِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ السُّنَّةَ لَوْ ثَبَتَتْ عِنْدَهُ عَلٰى ذٰلِكَ لَرَدَّ الْهِبَةَ إِلَيْهَا وَلَمْ يَجُزْ لَهَا الرُّجُوْعُ فِيهَا .وَقَدْ كَانَ مِنْ رَأْيِهِ أَنَّ لِلْوَاهِبِ الرُّجُوْعَ فِيْ هِبَتِهِ إِلَّا مِنْ ذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ فَجَعَلَ الْمَرْأَةَ فِيْ هٰذَا كَذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ فَهٰكَذَا نَقُوْلُ .وَأَمَّا هِبَةُ الزَّوْجِ لِامْرَأَتِهِ

۵۷۰۲: ایوب نے محمد سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کو ایک چیز ہبہ کی پھر اس کو لوٹایا۔ دونوں اپنا مقدمہ قاضی شریح کی خدمت میں لائے تو آپ نے خاوند کو فرمایا کہ تم دو گواہ پیش کرو کہ جنہوں نے دیکھا ہو کہ اس عورت نے تمہیں کسی جبر و اکراہ اور سستی کے بغیر ہبہ کیا ورنہ وہ قسم اٹھائے گی کہ اس نے یہ عطیہ مجبوراً اور ذلت و عجز کے بغیر دیا۔ یہ شریح ہیں کہ جنہوں نے خاوند سے دلیل کا مطالبہ کیا کہ اس نے واقعۃً خاوند کو ہبہ کیا ہے اس میں زبردستی کا دخل نہ تھا یہ بات آپ نے ہبہ لوٹانے کے بعد فرمائی اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اگر یہ روایت ان کے ہاں ثابت ہوتی تو ہبہ خاوند کی طرف لوٹاتے اور عورت کے لئے رجوع کو جائز قرار نہ دیتے۔ قاضی شریح رحمہ اللہ کی رائے یہی تھی کہ ہبہ کرنے والا ہبہ میں رجوع کر سکتا ہے البتہ ذی رحم محرم سے رجوع نہیں کر سکتا انہوں نے عورت کو اس مسئلہ میں ذی رحم محرم سے رجوع نہیں کر سکتا انہوں نے عورت کو اس مسئلہ میں ذی رحم محرم کی طرح قرار دیا ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں۔

خاوند کے ہبہ کا مسئلہ:

۵۷۰۳: فَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ مَنْصُوْرٍ قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيْمُ :إِذَا وَهَبَتِ الْمَرْأَةُ لِزَوْجِهَا أَوْ وَهَبَ الرَّجُلُ لِامْرَأَتِهِ فَالْهِبَةُ جَائِزَةٌ وَلَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنْ يَرْجِعَ فِيْ هِبَتِهِ.

۵۷۰۳: ابو منصور کہتے ہیں کہ ابراہیم کہنے لگے جب عورت اپنے خاوند کو کوئی چیز ہبہ کرے یا مرد اپنی بیوی کو کوئی چیز ہبہ کرے تو ہبہ درست ہے ان میں سے کسی کو بھی یہ جائز نہیں کہ وہ ہبہ کو لوٹائے۔

۵۷۰۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ قَالَ الزَّوْجُ وَالْمَرْأَةُ بِمَنْزِلَةِ ذِی الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ إِذَا وَهَبَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ . فَجُعِلَ الزَّوْجَانِ فِيْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ كَذِی الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ فَمَنَعَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهِ فَهٰكَذَا نَقُوْلُ .وَقَدْ وَصَفْنَا فِيْ هٰذَا مَا ذَهَبْتُ إِلَيْهِ فِي الْهِبَاتِ وَمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ إِذْ لَمْ نَعْلَمْ عَنْ أَحَدٍ مِثْلِ مَنْ رَوَيْنَاهَا عَنْهُ خِلَافًا لَهَا .فَتَرَكْنَا النَّظَرَ مِنْ أَجْلِهَا وَقَلَّدْنَاهَا .وَقَدْ كَانَ النَّظَرُ -لَوْ خَلَّيْنَا وَإِيَّاهُ -خِلَافَ ذٰلِكَ وَهُوَ أَنْ لَا يَرْجِعَ الْوَاهِبُ فِي الْهِبَةِ لِغَيْرِ ذِی الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ ؛ لِأَنَّ مِلْكَهُ قَدْ زَالَ عَنْهَا بِهِبَةِ إِيَّاهَا وَصَارَ لِلْمَوْهُوْبِ لَهُ دُوْنَهُ فَلَيْسَ لَهُ نَقْضُ مَا قَدْ مَلَكَ عَلَيْهِ إِلَّا بِرِضَاءِ مَالِكِهِ. وَلٰكِنْ اتِّبَاعُ الْآثَارِ وَتَقْلِيْدُ أَئِمَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَوْلَى فَلِذٰلِكَ قَلَّدْنَاهَا وَاقْتَدَيْنَاهَا .وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّا فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ

اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵۷۰۴: حماد نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا میاں اور بیوی بمنزلہ ذی رحم محرم کے ہیں جب ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو ہبہ کرے تو وہ اسے لوٹا نہیں سکتا۔ ان تمام آثار میں میاں بیوی کو ہبہ میں ذی رحم محرم کی طرح قرار دیا گیا ہے جو بھی ایک دوسرے کو ہبہ کر دیں تو اس میں رجوع جائز نہیں ہے ہم احناف کا قول بھی یہی ہے۔ ہم نے جو کچھ ہبہ کی اشیاء کے سلسلہ میں اپنا مذہب بیان کیا اس کے لئے جو روایات ہم نے ذکر کی ہیں ان کے خلاف اس قسم کی روایات ہم نہیں پاتے اسی وجہ سے ہم نے قیاس کو ترک کر کے انہی کو اختیار کیا ہے۔ اگر قیاس کا صرف لحاظ کیا جائے تو وہ ان روایات کے مخالف ہے وہ اس طرح کہ ہبہ کرنے والا جس طرح ذی رحم محرم کو دی ہوئی چیز واپس نہیں کر سکتا اسی طرح وہ غیر ذی رحم محرم سے بھی واپس نہ کر سکتا کیونکہ ہبہ کرنے کی وجہ سے اس چیز سے اس کی ملک زائل ہوگئی اور وہ موہوب لہ کی ملک بن گئی اس کی نہیں رہی۔ تو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس کی ملکیت کو توڑے البتہ اس کے مالک کی مرضی سے ایسا کر سکنا ممکن ہے۔ لیکن روایات کی اتباع اور اہل علم ائمہ کرام کی تقلید زیادہ بہتر ہے اسی وجہ سے ہم نے ان روایات کو اپنایا۔ اس باب میں جو بیان کیا گیا یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

نوٹ: ہبہ زوجین میں احناف نے ان کو ذی رحم محرم کے حکم میں قرار دے کر ہبہ کی واپسی کو درست قرار نہیں دیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسی کو راجح کہا ہے۔

بَابُ : الرَّجُلِ يَنْحِلُ بَعْضَ بَنِيْهِ دُوْنَ بَعْضٍ

عطیہ میں اولاد کے درمیان فرق کرنا

خلاصۃ المرام: ① امام احمد اسحاق وثوری رحمہم اللہ کے ہاں اولاد ہبہ میں اولاد کے درمیان فضیلت دینا حرام ہے۔ ② دوسرا موقف امام ابوحنیفہ مالک شافعی رحمہم اللہ کے ہاں اولاد کو عطیات کے سلسلہ میں ایک دوسرے پر فضیلت دینا جائز ہے افضل نہیں اور وہ عطیہ بھی درست ہے اور صحابہ کرام کا عمل عدم حرمت پر دلالت کرتا ہے۔

فریق اوّل کا موقف اور دلیل: ایسا عطیہ جو اولاد میں تفاوت وفرق کے ساتھ ہو وہ واجب الرد ہے جیسا کہ ان روایات سے ثابت ہوتا ہے۔

۵۷۰۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ :ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ :نَحَلَنِيْ أَبِيْ غُلَامًا فَأَمَرَتْنِيْ أُمِّيْ أَنْ أَذْهَبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُشْهِدَهُ عَلٰى ذٰلِكَ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَكُلُّ وَلَدِكَ أَعْطَيْتَهُ فَقَالَ :لَا قَالَ فَارْدُدْهُ .

۵۷۰۵: محمد بن نعمان اور حمید بن عبدالرحمٰن دونوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا میرے والد نے مجھے ایک غلام عنایت فرمایا میری والدہ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤں تا کہ میں اس پر آپ کو گواہ بنالوں اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو دیا ہے؟ میرے والد نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا اس کو واپس لوٹالو۔

تخریج : مسلم فی الهبات ۱۸' مسند احمد ٤' ۲۷۱/۲۷۰' ۲۷۲۔

۵۷۰۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ إِنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِيْ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ :لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْجِعْهُ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا نَحَلَ بَعْضَ بَنِيْهِ دُوْنَ بَعْضٍ أَنَّ ذٰلِكَ بَاطِلٌ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا :قَدْ كَانَ النُّعْمَانُ فِيْ وَقْتِ مَا نَحَلَهُ أَبُوْهُ صَغِيْرًا فَكَانَ أَبُوْهُ قَابِضًا لَهُ لِصِغَرِهِ عَنِ الْقَبْضِ لِنَفْسِهِ. فَلَمَّا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْدُدْهُ بَعْدَمَا كَانَ فِيْ حُكْمِ مَا قَبَضَ دَلَّ هٰذَا أَنَّ النُّحْلَى مِنَ الْوَالِدِ لِبَعْضِ وَلَدِهِ دُوْنَ بَعْضٍ لَا يَهْلِكُهُ الْمَنْحُوْلُ وَلَا يَنْعَقِدُ لَهُ عَلَيْهِ هِبَةٌ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ أَنْ يُسَوِّيَ بَيْنَ وَلَدِهِ فِي الْعَطِيَّةِ لِيَسْتَوُوْا فِي الْبِرِّ وَلَا يُفَضِّلُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَيُوْقِعُ ذٰلِكَ لَهُ الْوَحْشَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمَفْضُوْلِيْنَ مِنْهُمْ .فَإِنْ نَحَلَ بَعْضَهُمْ شَيْئًا دُوْنَ بَعْضٍ وَقَبَضَهُ الْمَنْحُوْلُ لِنَفْسِهِ إِنْ كَانَ كَبِيْرًا أَوْ قَبَضَهُ لَهُ أَبُوْهُ مِنْ نَفْسِهِ إِنْ كَانَ صَغِيْرًا بِإِعْلَامِهِ إِيَّاهُ وَالْإِشْهَادِ بِهِ فَهُوَ جَائِزٌ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ حَدِيْثَ النُّعْمَانِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَلٰى مَا ذَكَرُوْا وَلَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ أَنَّهُ كَانَ حِيْنَئِذٍ صَغِيْرًا وَلَعَلَّهُ وَقَدْ كَانَ كَبِيْرًا وَلَمْ يَكُنْ قَبَضَهُ .وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَلٰى غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ .

۵۷۰۶: محمد بن نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ میرے والد مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام کا عطیہ دیا ہے جو غلام کہ میرا تھا۔ اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اس جیسا غلام اپنے ہر لڑکے کو دیا ہے؟ انہوں نے نفی میں

جواب دیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے واپس لوٹالو۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کے ایک فریق کا خیال یہ ہے کہ اگر ایک لڑکے کو دوسروں کو چھوڑ کر عطیہ دیا تو یہ عطیہ باطل ہے۔مندرجہ بالا روایت دلیل ہے۔جب نعمان کو ان کے والد نے یہ عطیہ دیا اس وقت وہ بہت چھوٹے بچے تھے ان کا والد اس غلام پر قابض تھا اور وہ اپنی نو عمری سے اس پر قبضہ نہ کر سکتے تھے جب آپ ﷺ نے فرمایا: "اردده" کہ اس کو واپس کر دو۔جب حکماً ان کا قبضہ ہوگیا تو آپ نے لوٹانے کا حکم دیا اس سے یہ ثابت ہوا کہ عطیہ والد نے اپنے ایک لڑکے کو دیا تھا اور جس کو دیا گیا وہ اس کا مالک نہ تھا اور نہ اس کا ہبہ منعقد ہوا۔دوسروں نے کہا والد کو چاہئے کہ اپنی اولاد کے عطیات میں برابری برتے تاکہ وہ احسان میں برابر ہوں ان میں کوئی ایک دوسرے سے کم زیادہ نہ ہو۔اس نے جن کو کم دیا گیا ان کے دلوں میں دوری پیدا ہوگی اگر اس نے کچھ چیزیں ایک کو دیں اور اس نے قبضہ کرلیا یہ سمجھ کر کہ یہ میری ہے اگر وہ بڑا یا والد نے اس کی طرف سے قبضہ کرلیا جبکہ وہ چھوٹا تھا تاکہ اس کو بتلا دیا جائے کہ یہ اس کی چیز ہے اور اس پر گواہ بھی بنائے تو یہ درست ہے۔روایت نعمان اس طرح بھی مروی ہے مگر اس کے علاوہ دیگر روایات میں اور طرح مروی ہے ان روایات سے نعمان کا چھوٹا بچہ ہونا ثابت نہیں ہوتا شاید وہ بڑے تھے مگر انہوں نے غلام پر قبضہ نہ کیا تھا۔یہ روایت دوسری سند سے۔

تخریج : بخاری فی الهبه باب۱۲، مسلم فی الهبات ۹/۱۰، نسائی فی النحل باب۱، مالک فی الاقضیه ۳۹۔

۵۷۰۷: فَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ : انْطَلَقَ بِيْ أَبِيْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحَلَنِيْ نُحْلَى لِيُشْهِدَهُ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِك نَحَلْتَهُ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ : لَا . قَالَ : أَيَسُرُّكَ أَنْ يَكُوْنُوْا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ كُلُّهُمْ سَوَاءً قَالَ : بَلٰى قَالَ : فَأَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ . فَكَانَ وَالَّذِيْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَشِيْرٍ فِيْمَا كَانَ نَحَلَهُ النُّعْمَانُ أَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ . فَهٰذَا دَلِيْلٌ أَنَّ الْمِلْكَ ثَابِتٌ لِأَنَّهُ لَوْ لَمْ يَثْبُتْ لَا يَصِحُّ قَوْلُهُ . فَهٰذَا بِخِلَافِ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ لِأَنَّ هٰذَا الْقَوْلَ لَا يَدُلُّ عَلٰى فَسَادِ الْعَقْدِ الَّذِيْ كَانَ عَقَدَهُ النُّعْمَانُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَتَوَقَّى الشَّهَادَةَ عَلٰى مَالِهِ أَنْ يُشْهِدَ عَلَيْهِ وَعَلَى الْأُمُوْرِ الَّتِيْ قَدْ كَانَتْ . وَكَذٰلِكَ لِمَنْ بَعْدَهُ لِأَنَّ الشَّهَادَةَ إِنَّمَا هِيَ أَمْرٌ يَتَضَمَّنُهُ الشَّاهِدُ لِلْمَشْهُوْدِ لَهُ فَلَهُ أَنْ لَا يَتَضَمَّنَ ذٰلِكَ . وَقَدْ يُحْتَمَلُ غَيْرُ هٰذَا أَيْضًا فَيَكُوْنُ قَوْلُهُ أَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ أَيْ : إِنِّيْ أَنَا الْإِمَامُ وَالْإِمَامُ لَيْسَ مِنْ شَأْنِهِ أَنْ يَشْهَدَ وَإِنَّمَا مِنْ شَأْنِهِ أَنْ يَحْكُمَ . وَفِيْ قَوْلِهِ أَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ دَلِيْلٌ عَلٰى صِحَّةِ الْعَقْدِ .

۵۷۰۷: عامر شعبی نے نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میرے والد مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے میرے والد نے مجھے ایک عطیہ دیا تھا وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنانا چاہتے تھے آپ نے فرمایا کیا تم نے اپنی تمام اولاد کو اس قسم کا عطیہ دیا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم کو یہ پسند ہے کہ وہ بھلائی میں سب تمہارے ہاں برابر ہوں انہوں نے کہا جی ہاں کیوں نہیں آپ نے فرمایا پھر تم میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنا لو۔ اس روایت میں حضرت نعمان کو عطیہ دینے پر حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اور کو گواہ بنانے کا حکم فرمایا ہے پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ نعمان کے لئے ملک ثابت تھی کیونکہ اگر ان کی ملک ثابت نہ ہوتی تو آپ اس پر کسی دوسرے کو گواہ بنانے کا حکم نہ فرماتے۔ اس روایت کا مضمون پہلی روایت کے خلاف ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات ان معاملات پر گواہ بننے سے احتراز فرماتے تھے جن پر آپ کو گواہ بننا جائز ہوتا اسی طرح وہ امور جو ہو چکے ہوتے نیز آپ کے بعد والے حضرات کے لئے بھی ایسا کرنا جائز تھا کیونکہ شہادت ایک ایسا معاملہ ہے جس میں شاہد مشہود کے لئے ضامن بنتا ہے اور آپ کو حق تھا کہ ضامن نہ بنتے۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ آپ نے اور کو گواہ بنانے کا فرمایا اس کی وجہ یہ تھی کہ میں حاکم ہوں اور گواہ بننا امام و حاکم کی شان نہیں بلکہ وہ تو امور کا فیصل ہے آپ کا یہ فرما دینا میرے علاوہ اور کسی کو گواہ بناؤ۔ صحت عقد کی دلیل ہے۔

تخریج : مسلم فی الفرائض ۳٤' والهبات ۱۷' ابو داؤد فی البیوع باب۸۳' ابن ماجه فی الهبات باب۱' مسند احمد ٤' ۲۷۰/۲٦۹۔

۵۷۰۸: وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا آدَمُ قَالَ :ثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ الْمُغِیْرَةِ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ : سَمِعْتُ النُّعْمَانَ عَلٰی مِنْبَرِنَا هٰذَا یَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا بَیْنَ أَوْلَادِکُمْ فِی الْعَطِیَّةِ کَمَا تُحِبُّوْنَ أَنْ یُسَوُّوْا بَیْنَکُمْ فِی الْبِرِّ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :کَأَنَّ الْمَقْصُوْدَ اِلَیْهِ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ الْأَمْرُ بِالتَّسْوِیَةِ بَیْنَهُمْ فِی الْعَطِیَّةِ لِیَسْتَوُوْا جَمِیْعًا فِی الْبِرِّ .وَلَیْسَ فِیْهِ شَیْءٌ مِنْ ذِکْرِ فَسَادِ الْعَقْدِ الْمَعْقُوْدِ عَلَی التَّفْضِیْلِ .

۵۷۰۸: شعبی کہتے ہیں کہ میں نے نعمان رضی اللہ عنہ کو ہمارے اس منبر پر فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اولاد کے درمیان عطیات میں برابری کرو جیسا کہ تم یہ پسند کرتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ بھلائی و احسان میں برابر ہوں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس ارشاد سے مقصود مبارک یہ تھا کہ عطیات میں اولاد کے درمیان برابری ہونی چاہئے تاکہ وہ احسان میں وہ برابری کرنے والے ہوں اس میں عقد کے فساد کی کوئی دلیل نہیں جو بعض کی فضیلت کی وجہ سے قائم ہوا۔

۵۷۰۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَکْرِ بْنُ أَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ :ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حُصَیْنٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ

قَالَ :سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ :أَعْطَانِيْ أَبِيْ عَطِيَّةً فَقَالَتْ أُمِّيْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضَى حَتّٰى تُشْهِدَ مِنَ الْاَشْهَادِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَأَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِنِّيْ قَدْ أَعْطَيْتُ ابْنِيْ مِنْ عَمْرَةَ عَطِيَّةً وَإِنِّيْ أُشْهِدُكَ .قَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ أَعْطَيْتَ مِثْلَ هٰذَا ؟ قَالَ لَا قَالَ :فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ . فَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِرَدِّ الشَّيْءِ وَإِنَّمَا فِيْهِ الْأَمْرُ بِالتَّسْوِيَةِ .

۵۷۰۹: شعبی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا میرے والد نے مجھے عطیہ عنایت فرمایا میری والدہ عمرہ بنت رواحہ نے کہا میں تو اس کو اس وقت پسند کروں گی جب کہ تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ بناؤ۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا میں نے اپنی بیوی عمرہ کے بیٹے کو عطیہ دیا ہے اور میں اس پر آپ کو گواہ بناتا ہوں آپ نے فرمایا کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو اسی طرح کا عطیہ دیا ہے میں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے مابین برابری کرو۔ اس روایت میں بھی یہ موجود نہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عطیہ کو واپس لینے کا حکم فرمایا ہو بلکہ اس میں صرف برابری کا حکم فرمایا ہے۔

تخریج : بخاری فی الهبه باب ۱۲' مسلم فی الهبات ۱۳' نسائی فی النحل باب ۱' مسنداحمد ۲۷۵/٤۔

حاصل روایات : اس روایت میں بھی یہ موجود نہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عطیہ کو واپس لینے کا حکم فرمایا ہو بلکہ اس میں صرف برابری کا حکم فرمایا ہے۔

۵۷۱۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ :ثَنَا مُرَجًّى قَالَ :ثَنَا دَاوٗدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ :انْطَلَقَ بِيْ أَبِيْ يَحْمِلُنِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اشْهَدْ أَنِّيْ قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَالِيْ كَذَا وَكَذَا .فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهٗ قَالَ :لَا قَالَ أَمَا يَسُرُّكَ أَنْ يَكُوْنُوْا لَكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً .قَالَ : بَلٰى قَالَ فَلَا إِذًا . فَقَدِ اخْتَلَفَ لَفْظُ حَدِيْثِ دَاوٗدَ هٰذَا فِيْمَا رَوٰى عَنْهُ مُرَجًّى هٰهُنَا وَبِمَا رَوٰى عَنْهُ وُهَيْبٌ فِيْمَا قَدْ تَقَدَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهٰكَذَا رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ عَنِ النُّعْمَانِ وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو الضُّحٰى عَنِ النُّعْمَانِ أَيْضًا .

۵۷۱۰: شعبی نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد مجھے اٹھا کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نعمان کو اپنے مال میں سے اتنا اتنا دیا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو عطیہ دیا ہے انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا یہ بات تمہیں پسند ہے کہ وہ تیرے ساتھ احسان میں برابر ہوں۔ اس نے کہا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ پھر ایسا

مت کرو۔ داؤد کی اس روایت کے الفاظ اس سے مختلف ہیں جو اس سے مرجی سے یہاں روایت کی ہے اور جو اس نے وہیب سے روایت کی جو کہ گزری اسی طرح شعبی نے نعمان سے روایت کی ہے اور ابوالضحیٰ نے نعمان سے بھی روایت کی ہے۔

تخریج : مسلم فی الفرائض ۳۴' والهبات ۱۷' نسائی فی النحل باب۱' ابن ماجه فی الهبات باب۱' مسند احمد ۲۶۹/۴۔

۵۷۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى عَنْ فِطْرٍ ح .

۵۷۱۱: مسدد نے یحییٰ سے انہوں نے فطر سے روایت کی ہے۔

۵۷۱۲: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا فِطْرٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو الضُّحَى قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ :ذَهَبَ بِيْ أَبِيْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلَى شَيْءٍ أَعْطَانِيْهِ .فَقَالَ أَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ؟ قَالَ :نَعَمْ فَقَالَ بِيَدِهِ أَلَا سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ . فَلَمْ يُخْبِرْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ أَمَرَ بِرَدِّهِ .وَإِنَّمَا قَالَ أَلَا سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ عَلَى طَرِيْقِ الْمَشُوْرَةِ وَأَنَّ ذٰلِكَ لَوْ فَعَلَهُ كَانَ أَفْضَلَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةِ النُّعْمَانِ هٰذَا خِلَافُ كُلِّ مَا رَوَيْنَا عَنِ النُّعْمَانِ .

۵۷۱۲: ابوالضحیٰ کہتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میرے والد مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تاکہ وہ اس چیز پر آپ کو گواہ بنائیں جو انہوں نے مجھے دی تھی تو وہ کہنے لگے کیا تمہارا اور بھی لڑکا ہے اس نے کہا جی ہاں۔ تو آپ نے اپنے دست اقدس سے فرمایا تم ان کے مابین برابری کیوں نہیں کرتے۔ پس اس روایت میں اس بات کی کوئی اطلاع نہیں کہ آپ نے ان کو واپس کرنے کا حکم فرمایا بس اتنی بات فرمائی کہ تم ان کے مابین برابری کیوں کرنہیں کرتے یہ بطور مشورہ فرمایا۔ کیوں کہ ایسا کرنا زیادہ بہتر و افضل تھا۔

روایت جابر بن عبداللہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعہ نعمان کے سلسلہ میں اس کے خلاف ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۵۷۱۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا النُّفَيْلُ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ زُبَيْرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيْرٍ لِبَشِيْرٍ انْحَلْ ابْنِيْ غُلَامَكَ وَأَشْهِدْ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ .قَالَ :فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ بِنْتَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِيْ أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِيْ وَقَالَتْ أَشْهِدْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَ أَلَهُ إِخْوَةٌ قَالَ :نَعَمْ قَالَ أَفَكُلُّهُمْ أَعْطَيْتَهُ

قَالَ :لَا قَالَ فَإِنَّ هٰذَا لَا يَصْلُحُ وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلٰى حَقٍّ . فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ أَمَرَهُ لِبَشِيْرٍ بِالرَّدِّ قَبْلَ إِنْفَاذِ بَشِيْرٍ الصَّدَقَةَ فَأَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِمَا ذَكَرْنَا .وَهٰذَا خِلَافُ جَمِيْعِ مَا رُوِيَ عَنِ النُّعْمَانِ لِأَنَّ فِي تِلْكَ الْأَحَادِيْثِ أَنَّهُ نَحَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِيْءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا كَذَا فَأَخْبَرَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ فَعَلَ .وَفِي حَدِيْثِ جَابِرٍ هٰذَا إِخْبَارُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُؤَالِ امْرَأَتِهِ إِيَّاهُ فَكَانَ كَلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِمَا كَلَّمَهُ بِهِ عَلٰى طَرِيْقِ الْمَشُوْرَةِ وَعَلٰى مَا يَنْبَغِي أَنْ يُفْعَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ إِنْ آثَرَ أَنْ يَفْعَلَهُ.وَقَدْ رَوٰى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ مُوَافِقًا لِهٰذَا الْمَعْنٰى .

۵۷۱۳: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی نے کہا میرے بیٹے کو اپنا غلام بطور عطیہ دے دو اور اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنالو۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں کی بیٹی نے مجھ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو اپنا غلام دے دوں اور وہ کہتی ہے کہ اس پر آپ کی گواہی ڈلواؤں۔ آپ نے فرمایا کیا اس کے اور بھائی ہیں اس نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا کیا تم نے سب کو عطیہ دیا ہے انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا یہ مناسب نہیں۔ میں تو خالص حق بات پر گواہ بنتا ہوں۔ یہ روایت بتلاتی ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بشیر کو فرمائی کہ ایسا مت کرو یہ بشیر کے عطیہ دینے سے پہلے کی بات ہے آپ نے اس میں اعلیٰ کی طرف اشارہ فرمایا اور یہ روایت نعمان سے مروی تمام روایات کے خلاف ہے کیونکہ ان روایات میں یہ ہے کہ آپ کی خدمت میں آنے سے پہلے عطیہ کر دیا تھا اور ان کے الفاظ یہ تھے: "انی نحلت" جس نے فعل عطیہ کا ثبوت ملتا ہے اور روایت جابرؓ سے معلوم ہوتا کہ بیوی کے سوال کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشورہ طلب کیا تو آپ نے بطریق مشورہ فرمایا اور جو کرنا مناسب تھا وہ بتلایا اگر وہ ترجیح دینا چاہتا ہو۔

تخریج : مسلم فی الھبات ۱۹' مسند احمد ۳۲۶/۳۔

روایت زہری عن روایت نعمان رضی اللہ عنہ:

شعیب بن ابی حمزہ نے اس روایت کو زہری سے روایت جابر رضی اللہ عنہ کی طرح نقل کیا ہے ملاحظہ ہو۔

۵۷۱۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ :نَحَلَنِي أَبِي غُلَامًا ثُمَّ

مَشٰی بِیْ حَتّٰی اَدْخَلَنِیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ نَحَلْتُ ابْنِیْ غُلَامًا فَاِنْ اَذِنْتَ اَنْ اُجِیْزَہٗ لَہٗ اَجَزْتُہ ثُمَّ ذَکَرَ الْحَدِیْثَ .فَدَلَّ مَا ذَکَرْنَا عَلٰی اَنَّہٗ لَمْ یَکُنِ النُّحْلٰی کَمُلَتْ فِیْہِ مِنْ حِیْنِ نَحَلَہٗ اِیَّاہُ اِلٰی اَنْ اَمَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَدِّہٖ .وَقَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَسَمَ شَیْئًا بَیْنَ اَہْلِہٖ سَوّٰی بَیْنَہُمْ جَمِیْعًا فَاَعْطَی الْمَمْلُوْکَ مِنْہُمْ کَمَا یُعْطَی الْحُرُّ.

۵۷۱۴: زہری نے حمید اور محمد بن نعمان دونوں سے انہوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میرے والد نے مجھے ایک غلام دینا چاہا پھر وہ مجھے لے کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دینا ہے اگر آپ کی اجازت ہوگی تو میں اس کو عنایت کر دوں گا پھر روایت اسی طرح ذکر کی۔ اس روایت سے بھی دلالت مل گئی کہ آپ نے عطیہ نہ کیا تھا اس کی تکمیل کا دارومدار آپ کی اجازت مبارکہ تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک اپنے اہل کے درمیان تمام چیزوں میں برابری تھا۔ مملوک وحر میں بھی برابری فرماتے۔

تخریج : مسند احمد ۲۷۱/٤، ۲۷۳۔

حاصل روایات : اس روایت سے بھی دلالت مل گئی کہ آپ نے عطیہ نہ کیا تھا اس کی تکمیل کا دارومدار آپ کی اجازت مبارکہ تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک اپنے اہل کے درمیان تمام چیزوں میں برابری تھا۔ مملوک وحر میں بھی برابری فرماتے۔ (جیسا کہ یہ روایت شاہد ہے)

۵۷۱۵: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ یُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَہْبٍ قَالَ :اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ :اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِظَبْیَۃِ خَرَزٍ فَقَسَمَہَا بَیْنَ الْحُرَّۃِ وَالْاَمَۃِ .قَالَتْ :عَائِشَۃُ وَکَذٰلِکَ کَانَ اَبِیْ یَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ .فَکَانَ ہٰذَا مِمَّا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ یَعُمُّ بِعَطَایَاہُ جَمِیْعَ اَہْلِہٖ حُرِّہِمْ وَعَبْدِہِمْ لَیْسَ عَلٰی اَنَّ ذٰلِکَ وَاجِبٌ وَلٰکِنَّہٗ اَحْسَنُ مِنْ غَیْرِہٖ. فَکَذٰلِکَ کَانَتْ مَشُوْرَتُہٗ فِی الْوَلَدِ اَنْ یُسَوِّیَ بَیْنَہُمْ فِی الْعَطِیَّۃِ لَیْسَ عَلٰی اَنَّہٗ وَاجِبٌ وَلَا عَلٰی اَنَّ غَیْرَہٗ اِنْ فَعَلَ لَمْ یَثْبُتْ . وَہٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ .وَقَدْ فَضَّلَ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَضِیَ عَنْہُمْ بَعْضَ اَوْلَادِہِمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الْعَطَایَا .

۵۷۱۵: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ آپ کے پاس شفاف موتی آئے تو آپ نے آزاد وحر کی تفریق کے بغیر ان کو تقسیم فرما دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے والد صاحب بھی اسی طرح تقسیم

فرماتے۔آپ ﷺ کا یہ طرزِ عمل اس لئے تھا تا کہ تمام اہل کو آپ کے عطیات عام ہوں خواہ وہ غلام ہو یا آزاد۔یہ تقسیم واجب تو نہ تھی مگر اعلیٰ ضرور تھی پس اسی طرح آپ کا مشورہ مبارک اولاد کے سلسلہ میں عطیات میں تسویہ و برابری اس طور پر نہ تھا کہ یہ فرض واجب ہے اور نہ اس طور پر تھا کہ اگر اس کے علاوہ کیا جائے تو وہ نافذ نہ ہوگا۔یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الامارہ باب۱۳ مسند احمد ٦، ١٥٦/١٥٩، ٢٣٨۔

آپ ﷺ کا یہ طرزِ عمل اس لئے تھا تا کہ تمام حقداروں کو آپ کے عطیات عام ہوں خواہ وہ غلام ہو یا آزاد۔یہ تقسیم واجب تو نہ تھی مگر اعلیٰ ضرور تھی پس اسی طرح آپ کا مشورہ مبارک اولاد کے سلسلہ میں عطیات میں تسویہ و برابری اس طور پر نہ تھا کہ یہ فرض واجب ہے اور نہ اس طور پر تھا کہ اگر اس کے علاوہ کیا جائے تو وہ نافذ نہ ہوگا۔

تفضیل عطیات کے سلسلہ میں روایات:

۵۷۱۶: فَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ نَحَلَهَا جِدَادَ عِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ مَالِهِ بِالْغَابَةِ . فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ وَاللّٰهِ يَا بُنَيَّةُ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ أَحَبَّ إِلَيَّ غِنًى مِنْكِ وَلَا أَعَزَّ النَّاسِ عَلَيَّ فَقْرًا مِنْ بَعْدِيْ مِنْكَ وَإِنِّيْ كُنْتُ نَحَلْتُكِ جِدَادَ عِشْرِيْنَ وَسْقًا فَلَوْ كُنْتُ جَدَدْتِيْهِ وَأَحْرَزْتِيْهِ كَانَ لَكَ وَإِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالُ وَارِثٍ وَإِنَّمَا هُمَا أَخُوْكَ وَأُخْتَاكَ فَاقْسِمُوْهُ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى .فَقَالَتْ عَائِشَةُ :وَاللّٰهِ يَا أَبَتِ لَوْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لَتَرَكْتُهُ إِنَّمَا هِيَ أَسْمَاءُ فَمَنِ الْأُخْرَى قَالَ :ذُوْبَطْنِ بِنْتُ خَارِجَةَ أُرَاهَا جَارِيَةً .

۵۷۱۶: زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین سے روایت کی ہے وہ کہتی ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مقام غابہ کے مال سے بیس وسق کھجوریں اتاری ہوئیں عنایت کیں اور جب ان کی وفات کا وقت آیا تو فرمایا بیٹی! اللہ کی قسم! مالداری کے لحاظ سے تم سے بڑھ کر مجھے کوئی پسند نہیں اور تیری محتاجی سے بڑھ کر میرے لئے کسی کی محتاجی زیادہ پریشان کن نہیں میں نے تمہیں بیس وسق اتاری ہوئی کھجوریں دی تھیں اگر تم ان کو الگ کر کے قبضہ کر چکی ہوتیں تو وہ تمہاری ہوتیں لیکن آج جو کچھ ہے وہ وارثوں کا ہے اور وہ تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں انہیں قرآن مجید کے حکم کے مطابق تقسیم کر لینا۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ابا جان! اللہ کی قسم! اگر مال اس قدر بھی ہوتا تو میں چھوڑ دیتی میری تو ایک بہن اسماء ہیں دوسری کون سی ہے انہوں نے کہا کہ خارجہ کی بیٹی (زوجہ صدیق رضی اللہ عنہ) کے پیٹ میں جو کچھ ہے میرے خیال میں وہ لڑکی ہوگی۔

تخریج : مالك فی الاقضیه ٤٠۔

۵۷۱۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ :ثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ : ثَنَا مَسْرُوقٌ قَالَ :كَانَ أَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ قَدْ أَعْطٰى عَائِشَةَ نُحْلٰى فَلَمَّا مَرِضَ قَالَ لَهَا اجْعَلِيْهِ فِي الْمِيْرَاثِ وَذَكَرُوْا الْقَبْضَ وَالْهِبَةَ وَالصَّدَقَةَ .

۵۷۱۷: حضرت مسروق نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک عطیہ دیا جب آپ بیمار ہوئے تو ان سے فرمایا اس کو میراث بنا دو اور انہوں نے قبضہ، ہبہ اور صدقہ کا ذکر کیا۔

۵۷۱۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِيْ صَالِحُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَضَّلَ بَنِيْ أُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنِحْلٍ قَسَمَهُ بَيْنَ وَلَدِهٖ فَهٰذَا أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَعْطٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دُوْنَ سَائِرِ وَلَدِهٖ وَرَأٰى ذٰلِكَ جَائِزًا وَرَأَتْهُ هِيَ كَذٰلِكَ وَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِمَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ .وَهٰذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ فَضَّلَ بَعْضَ أَوْلَادِهٖ أَيْضًا فِيْمَا أَعْطَاهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مُنْكِرٌ .فَكَيْفَ يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْمِلَ فِعْلَ هٰؤُلَاءِ عَلٰى خِلَافِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَلٰكِنْ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَنَا فِيْمَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ كَاسْتِحْبَابِهِ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ أَهْلِهٖ فِي الْعَطِيَّةِ .وَتَرْكُ التَّفْضِيْلِ لِحُرِّهِمْ عَلٰى مَمْلُوْكِهِمْ لَيْسَ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ مَا لَا يَجُوْزُ غَيْرُهُ وَلٰكِنْ عَلَى اسْتِحْبَابِهٖ لِذٰلِكَ وَغَيْرِهٖ فِي الْحُكْمِ جَائِزٌ كَجَوَازِهٖ. وَقَدْ اخْتَلَفَ أَصْحَابُنَا فِيْ عَطِيَّةِ الْوَلَدِ الَّتِيْ يُتْبَعُ فِيْهَا أَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَشِيْرٍ كَيْفَ هِيَ ؟ .فَقَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ :يُسَوِّيْ بَيْنَ الْأُنْثٰى فِيْهَا وَالذَّكَرِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ :بَلْ يَجْعَلُهَا بَيْنَهُمْ عَلٰى قَدْرِ الْمَوَارِيْثِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ .قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا بَيْنَهُمْ فِي الْعَطِيَّةِ كَمَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يُسَوُّوْا لَكُمْ فِي الْبِرِّ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهٗ أَرَادَ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ الْاِنَاثِ وَالذُّكُوْرِ لِأَنَّهٗ لَا يُرَادُ مِنَ الْبِنْتِ شَيْءٌ مِنَ الْبِرِّ اِلَّا الَّذِيْ يُرَادُ مِنَ الِابْنِ مِثْلُهٗ .فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ مِنَ الْأَبِ لِوَلَدِهٖ مَا يُرِيْدُ مِنْ وَلَدِهٖ لَهٗ وَكَانَ مَا يُرِيْدُ مِنَ الْأُنْثٰى مِنَ الْبِرِّ مِثْلَ مَا يُرِيْدُ مِنَ الذَّكَرِ كَانَ مَا أَرَادَ مِنْهُ لَهُمْ مِنَ الْعَطِيَّةِ لِلْأُنْثٰى مِثْلَ مَا أَرَادَ لِلذَّكَرِ .وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِي الضُّحٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهٗ؟ فَقَالَ :نَعَمْ .فَقَالَ أَلَا سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ ؟ وَلَمْ يَقُلْ أَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهٗ ذَكَرٌ أَوْ أُنْثٰى وَهٰذَا لَا يَكُوْنُ وَاِلَّا وَحُكْمُ الْأُنْثٰى فِيْهِ كَحُكْمِ الذَّكَرِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا ذَكَرَ

التَّسْوِيَةَ اِلَّا بَعْدَ عِلْمِهِ أَنَّهُمْ ذُكُوْرٌ كُلُّهُمْ .فَلَمَّا أَمْسَكَ عَنِ الْبَحْثِ عَنْ ذٰلِكَ ثَبَتَ اسْتِوَاءُ حُكْمِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ فَهٰذَا أَحْسَنُ عِنْدَنَا مِمَّا قَالَ مُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا .

۵۷۱۸: صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰنؒ نے اولاد کو عطیات تقسیم فرمائے تو امّ کلثوم کی اولاد کو فضیلت دی۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو عطیہ دیا اور باقی اولاد کو چھوڑ دیا اور اس کو جائز قرار دیا اور امّ المؤمنین نے بھی اسی طرح خیال فرمایا اور کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے بھی اعتراض نہیں کیا (جبکہ ان کے بیٹے پوتے صحابی ہیں) یہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اولاد کے عطیات میں بعض کو بعض پر فضیلت دی اس پر کسی نے اعتراض نہ کیا اب یہ کسی اور کے لئے کس طرح درست ہے کہ وہ ان حضرات کے عمل کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مخالف قرار دے۔ ہمارے نزدیک تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے اس کا استحباب مراد ہے گھر والوں میں عطیات کی تقسیم میں برابری کرنا اور آزاد کو غلام پر فضیلت دینا اگر ترک کر دیا جائے تو یہ ترک مستحب ہے یہ نہیں کہ ناجائز ہے بلکہ یہ مستحب ہے اور دوسرا طریقہ جائز ہے۔ اس میں ہمارے علماء کا اختلاف ہے کہ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کو آپ نے جو حکم دیا تو وہ کس طرح ہے؟ لڑکوں اور لڑکیوں کے مابین برابری کی جائے۔ وراثت کے حساب سے ۱:۲ کے ساتھ تقسیم کیا جائے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ان کے مابین برابری کرو جیسے تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے لئے خیر میں مساوات قائم کریں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان برابری کا ارادہ فرمایا۔ اس لئے کہ بیٹی سے بھی وہی بھلائی چاہی جاتی ہے جو بیٹے سے مقصود ہوتی ہے تو جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ سے بیٹے کے لئے اس چیز کا ارادہ فرمایا جس کا وہ اپنے بیٹے کے لئے ارادہ کرتا تھا اور وہ بیٹی سے جو بھلائی چاہتا ہے وہ اس کی مثل ہے جو بیٹے سے چاہتا ہے تو آپ نے عطیات کے سلسلہ میں لڑکی کے لئے اس چیز کا ارادہ فرمایا جس کا لڑکے کے لئے فرمایا اور ابوالضحیٰ کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تمہاری اور کوئی اولاد ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا۔ تو ان کے مابین مساوات قائم کرو۔ آپ نے یہ نہیں پوچھا کہ اس کے علاوہ تمہارا کوئی بیٹا بیٹی ہے اور یہ بات اس صورت میں (یعنی مرد و عورت کا فرق) دریافت کیے بغیر یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ بیٹی اور بیٹے کا حکم ایک جیسا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ اس وقت تک برابری کا ذکر نہ فرماتے جب تک آپ کو علم نہ ہو جاتا کہ وہ تمام لڑکے ہیں جب آپ اس بحث میں نہ پڑے تو ثابت ہوا کہ آپ کے نزدیک ان سب کا حکم ایک جیسا ہے۔ ہمارے نزدیک امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی بنسبت یہ قول زیادہ اچھا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مفہوم پر دلالت کرنے والی روایت بھی مروی ہے۔

حاصل روایات: یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو عطیہ دیا اور باقی اولاد کو چھوڑ دیا اور اس کو

جائز قرار دیا اور امّ المؤمنین نے بھی اسی طرح خیال فرمایا اور کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے بھی اعتراض نہیں کیا (جبکہ ان کے بیٹے پوتے صحابی ہیں) یہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اولاد کے عطیات میں بعض کو بعض پر فضیلت دی اس پر کسی نے اعتراض نہ کیا اب کسی اور کیلئے کس طرح درست ہے کہ وہ ان حضرات کے عمل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مخالف قرار دے۔

ہمارے نزدیک تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے اس کا استحباب مراد ہے گھر والوں میں عطیات کی تقسیم میں برابری کرنا اور آزاد کو غلام پر فضیلت دینا اگر ترک کر دیا جائے تو یہ ترک مستحب ہے یہ نہیں کہ ناجائز ہے بلکہ یہ مستحب ہے اور دوسرا طریقہ جائز ہے۔

احناف کے اقوال میں اختلاف:

اس میں ہمارے علماء کا اختلاف ہے کہ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کو آپ نے جو حکم دیا تو کس طرح ہے؟

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ: لڑکوں اور لڑکیوں کے مابین برابری کی جائے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ: وراثت کے حساب سے ۱:۲ کے ساتھ تقسیم کیا جائے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ان کے مابین برابری کرو جیسے تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے لئے خیر میں مساوات قائم کریں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان برابری کا ارادہ فرمایا۔ اس لئے کہ بیٹی سے بھی وہی بھلائی چاہی جاتی ہے جو بیٹے سے مقصود ہوتی ہے تو جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ سے بیٹے کے لئے اس چیز کا ارادہ فرمایا جس کا وہ اپنے بیٹے کے لئے ارادہ کرتا تھا اور وہ بیٹی سے جو بھلائی چاہتا ہے وہ اس کی مثل ہے جو بیٹے سے چاہتا ہے تو آپ نے عطیات کے سلسلہ میں لڑکی کے لئے اس چیز کا ارادہ فرمایا جس کا لڑکے کے لئے فرمایا۔

اور ابوالضحیٰ کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تمہاری اور کوئی اولاد ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا۔ تو ان کے مابین مساوات قائم کرو۔ آپ نے یہ نہیں پوچھا کہ اس کے علاوہ تمہارا کوئی بیٹا بیٹی ہے اور یہ بات اس صورت میں ہو سکتی ہے (یعنی مرد و عورت کا فرق) کئے بغیر دریافت ظاہر کرتی ہے کہ بیٹی اور بیٹے کا حکم ایک جیسا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ اس وقت تک برابری کا ذکر نہ فرماتے جب تک آپ کو علم نہ ہو جاتا کہ وہ تمام لڑکے ہیں جب آپ اس بحث میں نہ پڑے تو ثابت ہوا کہ آپ کے نزدیک ان سب کا حکم ایک جیسا ہے۔ ہمارے نزدیک امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی بنسبت یہ قول زیادہ اچھا ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مفہوم پر دلالت کرنے والی روایت بھی مروی ہے۔

۵۷۱۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَجَاءَ ابْنٌ لَهُ فَقَبَّلَهُ وَأَجْلَسَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ جَاءَتْ بِنْتٌ لَهُ فَأَجْلَسَهَا إِلَى جَنْبِهِ قَالَ فَهَلَّا عَدَلْتَ بَيْنَهُمَا. أَفَلَا

يَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَرَادَ مِنْهُ التَّعْدِيْلَ بَيْنَ الِابْنَةِ وَالِابْنِ وَأَنْ لَا يُفَضِّلَ أَحَدَهُمَا عَلَى الْآخَرِ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِي الْعَطِيَّةِ أَيْضًا .

۵۷۱۹: زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک آدمی تھا اس کا بیٹا آیا تو اس نے اسے چوما اور اپنی ران پر بٹھا لیا پھر اس کی بیٹی آئی تو اس نے اسے پہلو میں بٹھا لیا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ان کے مابین برابری کیوں قائم نہیں کی۔ کیا اس بات کے مخالف کو نظر نہیں آتا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد کے ذریعہ بیٹی اور بیٹے کے درمیان سلوک میں برابری اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دینے کا ارادہ فرمایا تو یہ اس بات کی بھی دلیل ہے جس کو ہم نے عطیہ کے ضمن میں ذکر کیا۔ کیا اس بات کے مخالف کو نظر نہیں آتا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد کے ذریعہ بیٹی اور بیٹے کے درمیان سلوک میں برابری اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دینے کا ارادہ فرمایا تو یہ اس بات کی بھی دلیل ہے جس کو ہم نے عطیہ کے ضمن میں ذکر کیا ہے۔

فریق اوّل کے لئے اشارہ جواب:

اعتدال کا حکم استحباب کے لئے اور اعتدال سے نکلنے کو جور سے تغلیظاً تعبیر کیا گیا عمل صحابہ رضی اللہ عنہم اس کی حرمت کے منافی ہے۔ فتدبر۔ (البذل ج ۴)

نوٹ: اس باب میں اولاد کے مابین عطیات میں برابری کا استحباب ثابت کیا اور اس کی فرضیت و وجوب کو مضبوط دلائل سے مسترد کیا گیا ہے۔ عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کی تائید بھی پیش کی گئی ہے۔

الحمدلله قدتم هذا الباب ليلة الثلاثاء الثالث من الربيع الاول ۱٤۲۹هـ.